

۴۲۲ منتخب احادیث مبارکہ کی شہر آفاق کتاب مکمل سلیبس اردو ترجمہ و نحو و شری

صحیح مسلم  
مترجم  
عربی  
اردو

الحافظ أبو الحسن محمد بن مسلم بن الحجاج القشیری

الامام الحافظ أبو الحسن محمد بن مسلم بن الحجاج القشیری ۵۲۶۱۲ھ

ادانہ امین  
لاہور کراچی  
پاکستان



مجمع التوسيع







۴۲۲ منتخب احادیث مبارکہ کی شہرہ آفاق کتاب کمال سلیس اردو ترجمہ اور حواشی

# صحیح مسلم شریف

عربی  
اردو

الحافظ الصحیح للإمام المسلم

الإمام الحافظ أبو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری ۲۶۱ھ

جلد سوم

اردو ترجمہ - فوائد و شرحیات

مولانا عبد الرحمن صدیقی کاندھلوی

جدید حواشی لایفہ انہم و عہدہ اللہ

مدرسہ مولانا محمد عبداللہ صاحبہ قابل تخصیص فی ہوائی جامعہ دارالعلوم کراچی  
آفریقہ

مولانا مفتی محمد شرف عثمانی داماد کلہو

مفتی و استاذ احدث جامعہ دارالعلوم کراچی

الانکلامیات  
لاہور - کراچی  
پاکستان



پاکستان اور ہندوستان میں ملوث حقوق بشر اور  
 خواتین کی حقوق کی خلاف ورزیاں اور ان کے خلاف  
 جہاد کی ضرورت کی وضاحت

۱۹۸۱ء

پروفیسر

۱۹۸۱ء

پروفیسر

۱۹۸۱ء

پروفیسر

# ادارۃ امین پبلشرز پاکستان

پروفیسر

پروفیسر



# فہرست مضامین صحیح مسلم شریف مترجم اردو جلد سوم

صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۶۲	عورتوں سے کس طرح بیعت لینی چاہئے۔	۲۰		<b>کِتَابُ الْأَمَارَةِ</b>	
۶۳	حسب استطاعت فرمان پذیری اور اطاعت شعاری پر بیعت۔	۲۱	۱۷	لوگ خلافت میں قریش کے تابع ہیں۔	۱
۶۴	سن بلوغ۔	۲۲	۲۱	خلیفہ کا انتخاب اور عدم انتخاب۔	۲
۶۴	حسب اس بات کا خوف ہو کہ قرآن کریم کفار کے ہاتھ لگ جائے گا تو ان کے ملک میں لے جانے کی ممانعت۔	۲۳	۲۲	امارت کی طلب اور حرم کی ممانعت۔	۳
۶۵	گھوڑوں کا بیان اور گھوڑوں کو اس کے لئے تیار کرنا۔	۲۴	۲۳	بلا ضرورت طلب امارت کی کراہت۔	۴
۶۶	گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک غیر دور فضیلت رکھنی ہوگی۔	۲۵	۲۵	حاکم عادل کی فضیلت اور ظالم کی برائی۔	۵
۶۶	گھوڑے کی کنسی تمسیر ہونی چاہئے؟	۲۶	۲۶	مال غنیمت میں خیانت کرنا حرام اور سخت ترین گناہ ہے۔	۶
۷۰	جہاد فی سبیل اللہ اور راہ خدا میں نکلنے کی فضیلت۔	۲۷	۳۱	سرکاری ملازمین کو ہدایا لینے کی ممانعت۔	۷
۷۳	اللہ تعالیٰ کے راستہ میں شہید ہونے کی فضیلت۔	۲۸	۳۵	بادشاہ یا حاکم کی اطاعت ان کاموں میں واجب ہے جو کہ گناہ نہ ہوں اور امور معصیہ میں اطاعت حرام ہے۔	۸
۷۵	صبح یا شام کو راہ خدا میں نکلنے کی فضیلت۔	۲۹	۳۴	امام مسلمانوں کی ذمہ داری۔	۹
۷۶	جہاد فی سبیل اللہ کے لئے جنت میں اللہ تعالیٰ نے کیا کیا درجہ تیار کئے ہیں؟	۳۰	۳۲	جس خلیفہ سے پہلے بیعت ہو اسی کی بیعت کو پورا کرنا چاہئے۔	۱۰
۷۶	جہاد خدا میں مارا جائے قرض کے علاوہ اس کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔	۳۱	۳۵	حاکموں کے ظلم پر صبر کرنے کی ہدایت۔	۱۱
۷۸	شہیدوں کی روحیں جنت میں ہیں اور وہ اپنے پروردگار کے مقرب ہیں، انہیں رزق بھی ملتا ہے۔	۳۲	۳۶	قتلوں کے وقت جماعت مسلمین کے ساتھ رہنے کا حکم۔	۱۲
۸۰	جہاد اور دشمن سے حفاظت کرنے کی فضیلت۔	۳۳	۵۰	مسلمانوں کی جماعت میں تفرقہ ڈالنے والے کا حکم۔	۱۳
۸۱	قاتل اور مقتول دونوں کس صورت سے جنت میں داخل ہوں گے۔	۳۴	۵۱	دو خلیفوں سے بیعت واجب ہے۔	۱۴
۸۳	جو شخص کسی کافر کو قتل کرے اور پھر نیک عمل پر قائم رہے۔	۳۵	۵۲	خلافت شرع و مورد میں حکام پر تکمیل واجب ہے اور جب تک حکام نماز پڑھتے رہیں ان سے قتال نہ کرنا چاہئے۔	۱۵
۸۳	راہ خدا میں صدقہ کرنے کی فضیلت۔	۳۶	۵۳	ایچھے اور برے حاکم۔	۱۶
۸۴	غازی کی سواری وغیرہ کے ذریعہ سے مدد کرنا۔	۳۷	۵۳	لڑائی کے وقت مجاہدین سے بیعت لینے کا انتخاب اور بیعت رضوان کا بیان۔	۱۷
۸۶	مجاہدین کی عورتوں کی حرمت اور ان میں خیانت کرنے والا۔	۳۸	۵۹	جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جائے پھر اسی جگہ آ کر وطن بنانا حرام ہے۔	۱۸
			۵۹	فتح مکہ کے بعد اسلام یا جہاد یا امور خیر پر بیعت ہونا اور اس کے بعد ہجرت کا ظلم نہ رہنے کا مطلب۔	۱۹



صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
	کے گوشت کی حرمت۔		۸۷	معدورین پر جہاد فرما نہیں۔	۳۵
۱۱۸	دریا کے مے مے ہوئے جانور کی اباحت۔	۵۸	۸۸	شہید کے لئے جنت کا ثبوت۔	۳۶
۱۲۱	شہری گدھوں کے کھانوں کی حرمت۔	۵۹	۹۱	جو شخص دین کا بول بالا ہونے کے لئے لڑے تو وہی	۳۷
۱۲۶	گھوڑے کے گوشت کھانے کی اجازت۔	۶۰		راہ خدا میں لڑتا ہے۔	
۱۲۷	گدھے کے گوشت کا حکم۔	۶۱	۹۳	دریا اور شہر کے لئے لڑنے والا جہنمی ہے۔	۳۸
۱۳۳	مذی کا کھانا درست ہے۔	۶۲	۹۴	جس غازی کو غیبت فی اور جسے نہیں ملی، دونوں کے	۳۹
۱۳۴	خرگوش کا کھانا حلال ہے۔	۶۳		ثواب کا تفاوت۔	
۱۳۵	شکار اور دوڑنے میں جتنا چیزوں کی ضرورت ہے ان	۶۴	۹۵	حضور کا فرمان (اِنَّمَا الْاَغْنَاءُ بِالنِّبَاتِ جہاد کو بھی	۴۰
	سے مدد حاصل کرنے کی اباحت اور دو اگلیوں کے			شامل ہے۔	
	درمیان کٹگریاں رکھ کر مارنے کی کراہت۔		۹۶	راہ خدا میں طلب شہادت کی فضیلت۔	۴۱
۱۳۶	ذبح اور قتل اچھی طرح کرنا چاہئے اور ایسے ہی چھری کا	۶۵	۹۷	جو شخص بغیر جہاد کے مر جائے اور اس کے دل میں	۴۲
	حیر کرنا۔			جہاد کی تمنگ بھی نہ ہو، اس کی تہمت و برائی۔	
۱۳۷	جانوروں کو باندھ کر مارنے کی ممانعت۔	۶۶	۹۸	جو بیماری و دیگر کسی عذر کی بنا پر جہاد میں نہ جاسکے اس	۴۳
۱۳۹				کے ثواب کا بیان۔	
	<b>کِتَابُ الْاَضَاحِی</b>		۹۹	دریا میں جہاد کرنے کی فضیلت۔	۴۴
۱۳۹	قربانی کا وقت۔	۶۷	۱۰۰	راہ خدا میں پہرہ دینے کی فضیلت۔	۴۵
۱۴۳	قربانی کے جانوروں کی عمر۔	۶۸	۱۰۱	شہیدوں کا بیان۔	۵۰
۱۴۵	قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا اور ایسے ہی بسم اللہ اور	۶۹	۱۰۲	تیر اندازی کی فضیلت۔	۵۱
	بھجیر کہنا مستحب ہے۔		۱۰۳	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان میری امت کا	۵۲
۱۴۷	دانت اور ہڈی کے علاوہ ہر ایک اس چیز سے جو کہ	۷۰		ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، کسی کی بھی مخالفت	
	خون بہادے، ذبح کرنا درست ہے۔			اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔	
۱۴۹	تمن وین کے بعد قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت	۷۱	۱۰۷	سفر میں جانوروں کی مراعات اور رات کو راستہ میں	۵۳
	اور اس حکم کے منسوخ ہونے اور جس وقت تک			اُترنے کی ممانعت۔	
	طبیعت چاہے گوشت کھانے کی اباحت۔		۱۰۸	سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے اور فراغت و امور کے بعد گھر	۵۴
۱۵۲	فرع اور عتیرہ۔	۷۲		جلدی واپس ہوتا۔	
۱۵۴	جو شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہو وہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ	۷۳	۱۰۹	مسافر کو رات کے وقت گھر واپس آنے کی کراہت۔	۵۵
	سے تاخیر اور ہال نہ کھائے۔			<b>کِتَابُ الصَّیْدِ وَالدَّبَائِحِ</b>	
۱۵۶	جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی تعظیم کے لئے جانور	۷۴	۱۱۰	سکھلائے کتوں سے شکار کرنا۔	۵۶
	کھائے تو وہ شخص ملعون اور زبیحہ حرام ہے۔		۱۱۵	ہر ایک دانت والے درندے اور چبڑ والے پرندے	۵۷



صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۲۱۷	شور یا کھانے کا جواز اور کھانے کا احتیاب۔	۹۲	۱۵۸	کِتَابُ الْأَشْرَبَةِ	
۲۱۹	کھجور کھاتے وقت منگھلیاں علیحدہ رکھنا مستحب ہے اور ایسے عن مہمان کا میریان کے لئے دعا کرنا اور میریان کا مہمان صالح سے دعا کرنا۔	۹۳	۱۵۸	شراب کی حرمت اور یہ کہ شراب انگور اور کھجور وغیرہ سے تیار ہوتی ہے۔	۷۵
۲۱۹	کھجور کے ساتھ گھڑی کھانا۔	۹۴	۱۶۳	شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے۔	۷۶
۲۲۰	کھانے کے وقت تو وضع اور کھانے کے لئے بیٹھنے کا طریقہ۔	۹۵	۱۶۵	شراب سے علاج کرنا حرام ہے۔	۷۷
۲۲۰	جماعت کے ساتھ دودھ کھجوریں کھانے یا دودھ و قند کھانے کی ممانعت۔	۹۶	۱۶۵	کھجور اور انگور سے جو شراب بنائی جائے وہ بھی خمر ہے۔	۷۸
۲۲۱	کھجور یا اور کوئی غلہ وغیرہ پال بچوں کے لئے جمع کر کے رکھنا۔	۹۷	۱۶۶	کھجور اور انگور کو ملا کر بھکھوٹا۔	۷۹
۲۲۲	مدینہ منورہ کی کھجوروں کی فضیلت۔	۹۸	۱۷۰	روغن قیر سے ہوئے برتن اور تونے اور سبز گھڑے اور ایسے ہی لکڑی کے برتن میں غنیمت پکانے کی ممانعت اور اس کے تنعم کے منسوخ ہونے کا بیان۔	۸۰
۲۲۳	کھنٹی کی فضیلت اور اس سے آنکھ کا علاج۔	۹۹	۱۸۰	ہر ایک نشہ والی شراب خمر ہے اور ہر ایک شراب حرام ہے۔	۸۱
۲۲۳	خیلو کے سیاہ پھل کی فضیلت۔	۱۰۰	۱۸۳	جس فیئہ میں تیزی نہ پیدا ہوئی اور نہ اس میں نشہ آیا تو وہ حلال ہے۔	۸۲
۲۲۵	سرکہ کی فضیلت اور اسے سالن کی جگہ استعمال کرنا۔	۱۰۱	۱۸۸	دودھ پینے کا جواز۔	۸۳
۲۲۷	کھن کھانے کا جواز۔	۱۰۲	۱۹۰	سوتے وقت برتنوں کے ڈھکنے، مشکیزوں کا منہ باندھتے اور دروازہ بند کرنے ایسے ہی چرواغ گل کرنے اور آگ بجھا دینے کا احتیاب۔	۸۴
۲۲۸	مہمان کا اکرام اور ایثار کی فضیلت۔	۱۰۳	۱۹۳	کھانے اور پینے کے آداب۔	۸۵
۲۲۵	کھیل کھاتے میں مہمان نوازی کی فضیلت۔	۱۰۴	۱۹۹	کھڑے ہو کر پینے کی کراہت۔	۸۶
۲۲۶	مومن ایک آمنت میں اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔	۱۰۵	۲۰۱	پانی کے برتن میں سانس لینے کی کراہت اور برتن کے باہر تین مرتبہ سانس لینے کا احتیاب۔	۸۷
۲۲۹	کھانے میں عیب نہ لگانا چاہئے۔	۱۰۶	۲۰۲	دودھ یا پانی یا اور کسی چیز کو شروع کرنے والے کے داخلی طرف سے تقسیم کرنا۔	۸۸
۲۳۰	مرد اور عورت کو سونے اور چاندی کے برتنوں کا کھانے اور پینے وغیرہ میں استعمال حرام ہے۔	۱۰۷	۲۰۳	انگھلیاں اور برتن چاٹنے کا احتیاب۔	۸۹
۲۳۲	کِتَابُ اللَّبَاسِ وَالزَّيْنَةِ		۲۰۸	اگر مہمان کے ساتھ اور آدمی آجائیں تو مہمان کیا کرے۔	۹۰
۲۳۲	مردوں اور عورتوں کو سونے اور چاندی کے برتنوں کے استعمال کی حرمت اور سونے کی انگلیوں اور ریشم مردوں پر حرام اور عورتوں کو اس کی اجازت۔	۱۰۸	۲۱۰	معتد شخص کے ہاں اپنے ساتھ کسی اور کو لے جانے میں کوئی مضرت نہیں۔	۹۱
۲۳۵	مرد کو خارش وغیرہ اور کسی عذر سے حریر پہننے کی اجازت۔	۱۰۹			



صفحہ نمبر	مضامین	باب نمبر	صفحہ نمبر	مضامین	باب نمبر
۲۵۶	مردوں کو عطر سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی کراہت۔	۱۱۰	۲۵۸	دھاری دار پٹری چادروں کی فضیلت۔	۱۱۱
۲۵۸	لیاس میں تواضع اور خاساری اختیار کرنا اور موٹا اور مرادہ لباس پہننا۔	۱۱۲	۲۶۰	کالین یا سوزنوں کا جواز۔	۱۱۳
۲۶۱	حاضرت سے زائد بستر اور لباس بنانے کی کراہت۔	۱۱۴	۲۶۱	تکبر اور غرور سے کپڑا لٹکا کر چلنے کی حرمت۔	۱۱۵
۲۶۵	کپڑوں وغیرہ پر اترنا یا اکڑ کر چلنا حرام ہے۔	۱۱۶	۲۶۶	مردوں کو سونے کی دھنجھی پہننا حرام ہے۔	۱۱۷
۲۶۶	جوتے پہننے کا احتیاب۔	۱۱۸	۲۶۷	داسے پر میں پہلے جوتا پہننے اور بائیں جوتے سے پہلے	۱۱۹
۲۶۷	۳۴ سونے کا احتیاب اور ایک جوتا پہن کر چلنے کی کراہت۔	۱۲۰	۲۶۸	ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنے اور ایک ہی	۱۲۱
۲۶۹	کپڑے میں احتیاب کی ممانعت۔	۱۲۱	۲۷۰	مرد کو زعفران لگانا یا زعفران میں رنگے ہوئے کپڑے	۱۲۲
۲۷۱	پہننے کی ممانعت۔	۱۲۳	۲۷۱	بڑھاپے میں زردی یا سرفی کے ساتھ خضاب کرنے کا	۱۲۴
۲۷۲	احتیاب اور سیاہ خضاب کی حرمت۔	۱۲۴	۲۷۲	چانداری کی تصویر بنانے کی حرمت۔	۱۲۵
۲۷۳	سفر میں گھنٹی اور کتار کھنکھنے کی ممانعت۔	۱۲۶	۲۷۴	اونٹ کی گردن میں تانت کا علاوہ ڈالنے کی ممانعت۔	۱۲۷
۲۷۴	چانداری کے منہ پر مارنے اور داغ لگانے کی ممانعت۔	۱۲۸	۲۷۵	چانداری کے منہ کے علاوہ اس کے بدن کے کسی اور حصہ	۱۲۹
۲۷۵	پر داغ دینا درست ہے۔	۱۲۹	۲۷۶	سر کے کچھ حصہ پر ہال رکھنے کی ممانعت۔	۱۳۰
۲۷۶	راستوں پر بیٹھنے کی ممانعت اور راستوں کے حقوق کی	۱۳۱	۲۷۷	ادائیگی کی تاکید۔	۱۳۲
۲۷۷	مصنوعی بال لگانا اور لکڑی اور گودا اور گدانا اور پٹکوں	۱۳۳	۲۷۸	سوار پر چڑھ کر گودا اور گدانا اور پٹکوں	۱۳۴
۲۷۸	سے خوبصورتی کے لئے ہال نوچنا اور نچھانا اور دھنچھانا	۱۳۵			
۲۷۹	کوکشاہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کی خلقت میں تبدیلی کرنا	۱۳۶			
۲۸۰	سب حرام ہے۔	۱۳۷			
۲۸۱	خن خورقوں کا بیان جو باوجود کپڑا پہننے کے نکلی ہیں، خود راجہ	۱۳۸			
۲۸۲	راست سے ہٹ گئی ہیں اور شوہروں کو بھی بتا دیتی ہیں۔	۱۳۹			
۲۸۳	غریب کا لباس پہننے اور جو چیز نہ ہو اس کے اظہار کی	۱۴۰			
۲۸۴	ممانعت۔	۱۴۱			
۲۸۵	کتاب الاداب	۱۴۲			
۲۸۶	ابوالقاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے ناموں کا بیان۔	۱۴۳			
۲۸۷	برے نام رکھنے کی ممانعت۔	۱۴۴			
۲۸۸	برے ناموں کے بدلنے کا احتیاب اور برے نام کا زحمت	۱۴۵			
۲۸۹	وغیرہ نام تبدیل کرنا۔	۱۴۶			
۲۹۰	ملک الحفوک یعنی شاہنشاہ نام رکھنے کی ممانعت۔	۱۴۷			
۲۹۱	بچہ کی تحنیک اور اس کی ولادت کے بعد کسی صالح	۱۴۸			
۲۹۲	آدمی کے پاس تحنیک کے لئے لے جانے کا	۱۴۹			
۲۹۳	احتیاب اور ولادت ہی کے دن نام رکھنے کا جواز اور	۱۵۰			
۲۹۴	عبداللہ ابراہیم اور تمام انبیاء کرام کے ناموں کے	۱۵۱			
۲۹۵	موافق نام رکھنے کا احتیاب۔	۱۵۲			
۲۹۶	جس کے کوئی لڑکا نہ ہو اسے اپنی کنیت اور ایسے ہی بچہ	۱۵۳			
۲۹۷	کی کنیت کرنے کا جواز۔	۱۵۴			
۲۹۸	کسی اور کے لڑکے کو بیٹا کہنے کا جواز اور بطور شفقت	۱۵۵			
۲۹۹	کے ان الفاظ کے استعمال کا احتیاب۔	۱۵۶			
۳۰۰	اجازت طلب کرنے کا احتیاب۔	۱۵۷			
۳۰۱	آواز دینے والے کو، کون ہے کے جواب میں میں	۱۵۸			
۳۰۲	میں کہنے کی کراہت۔	۱۵۹			
۳۰۳	اجنبی کے مکان میں جھانکنا حرام ہے۔	۱۶۰			
۳۰۴	کسی اچھے پر اچانک نگاہ پڑ جانا۔	۱۶۱			
۳۰۵	کتاب السلام	۱۶۲			
۳۰۶	سوار پر چڑھ کر گودا اور گدانا اور پٹکوں	۱۶۳			
۳۰۷	سے خوبصورتی کے لئے ہال نوچنا اور نچھانا اور دھنچھانا	۱۶۴			



صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۳۵۳	دعا کے وقت اپنا ہاتھ درود کے مقام پر رکھنے کا احتیاب۔	۱۶۴	۳۲۳	راستہ میں بیٹھنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دے۔	۱۳۵
۳۵۵	نماز میں شیطان کے وسوسہ سے پناہ مانگنا۔	۱۶۵	۳۲۴	مسلمان کے حقوق میں سے ایک حق سلام کا جواب دینا بھی ہے۔	۱۳۶
۳۵۶	ہر ایک بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہے۔	۱۶۶	۳۲۵	اہل کتاب کو ابتداء بالسلام کی ممانعت اور ان کے سلام کرنے پر کس طرح انہیں جواب دیا جائے؟	۱۳۷
۳۶۳	طاغون و بدقالی اور کہانت۔	۱۶۷	۳۲۸	بچوں کو سلام کرنا مستحب ہے۔	۱۳۸
۳۷۰	بیماری لگ جانا اور بدشگونی اور ہمارے اور صغیر اور نوہ اور غول کی کوئی اصل نہیں۔	۱۶۸	۳۲۹	طلب اجازت کے لئے پردہ وغیرہ ہلانا یا اور کوئی علامت متعین کرنے کا جواز۔	۱۳۹
۳۷۴	شگون اور نیک فال کا بیان، اور یہ کہ کن چیزوں میں نحوست ہو سکتی ہے۔	۱۶۹	۳۳۰	عورتوں کو قضائے حاجت کے لئے نکلنا جائز ہے۔	۱۴۰
۳۷۸	کہانت اور کافروں کے پاس جانے کی حرمت۔	۱۷۰	۳۳۱	دینیہ عورت کے ساتھ خلوت کرنے اور اس کے پاس جانے کی حرمت۔	۱۴۱
۳۸۱	جذائی وغیرہ سے بچنا۔	۱۷۱	۳۳۳	جو شخص اپنی بیوی یا محرم کے ساتھ تنہا ہو اور وہ کسی دوسرے شخص کو دیکھے تو اس سے کہہ دے کہ یہ میری بیوی یا محرم ہے، تاکہ اسے بدگمانی نہ ہو۔	۱۴۲
۳۸۲	سانپ وغیرہ کے مارنے کا بیان۔	۱۷۲	۳۳۵	جو شخص کسی مجلس میں آئے اور آگے جگہ موجود ہو تو وہاں بیٹھ جائے ورنہ پیچھے ہی بیٹھ جائے۔	۱۴۳
۳۸۸	گرگٹ کے مارنے کا احتیاب۔	۱۷۳	۳۳۷	اگر کوئی شخص اپنی جگہ سے کسی وجہ سے اٹھ جائے اور پھر لوٹ آئے تو وہ اس جگہ کا زائد مقدار ہے۔	۱۴۴
۳۹۰	چوٹی کے مارنے کی ممانعت۔	۱۷۴	۳۳۸	مخت کو انجینی عورتوں کے پاس جانے کی ممانعت۔	۱۴۵
۳۹۱	لمی کے مارنے کی ممانعت۔	۱۷۵	۳۳۹	اگر کوئی انجینی عورت راستہ میں ٹھک گئی ہو تو اسے ساتھ سوار کرنا جائز ہے۔	۱۴۶
۳۹۲	چالوروں کو کھلانے اور پلانے کی فضیلت۔	۱۷۶	۳۴۰	تیسرے کی موجودگی میں بغیر اس کی اجازت کے دو کو سرگوشی کرنے کی ممانعت۔	۱۴۷
۳۹۳	<b>کِتَابُ الْأَلْفَاظِ مِنَ الْأَدَبِ</b>		۳۴۲	علاقہ اور بیماری اور بھڑا پھونک۔	۱۴۸
۳۹۴	زمانہ کو برا کہنے کی ممانعت۔	۱۷۷	۳۴۳	جادو کا بیان۔	۱۴۹
۳۹۵	انگور کو کرم کہنے کی ممانعت۔	۱۷۸	۳۴۵	زہر کا بیان۔	۱۵۰
۳۹۶	عبد یا لحد یا مولیٰ یا سید کے استعمال کا بیان۔	۱۷۹	۳۴۶	مریض کو جھانسنے کا احتیاب۔	۱۵۱
۳۹۸	حشت منفسی یعنی میرا نفس نصیبت ہو گیا کہنے کی ممانعت۔	۱۸۰	۳۴۹	نظر اور شملہ اور بچھو کی جھاڑ کرنے کا احتیاب۔	۱۵۲
۳۹۸	مٹک کا استعمال نیز خوشبو اور پھول کو داپس کرنے کی کراہت۔	۱۸۱	۳۵۳	قرآن کریم یا ادنیٰ ماثورہ سے جھاڑ کر اس پر اجرت لینا۔	۱۵۳
۴۰۰	<b>کِتَابُ الشَّعْرِ</b>				
۴۰۳	نرہ شیر یعنی چوہر کی حرمت	۱۸۲			
۴۰۳	<b>کِتَابُ الرُّوْيَا</b>				
۴۰۳	خوابوں کا بیان				



صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۴۵۳	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک کی خوشبو اور اس کی تری۔	۲۰۳	۴۱۶	کِتَابُ الْفَضَائِلِ	
۴۵۵	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کا خوشبودار اور متبرک ہونا۔	۲۰۴	۴۱۶	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب مبارک کی فضیلت اور پتھر کا آپ کو سلام کرنا۔	۱۸۴
۴۵۷	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں اور آپ کے علیہ مبارک اور صفات کا ذکر۔	۲۰۵	۴۱۷	تمام مخلوقات میں ازاد سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے افضل ہیں۔	۱۸۵
۴۶۰	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کا ذکر۔	۲۰۶	۴۱۸	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات۔	۱۸۵
۴۶۳	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کا بیان۔	۲۰۷	۴۲۲	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ پر توکل۔	۱۸۶
۴۶۵	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کا بیان۔	۲۰۸	۴۲۳	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر علم و ہدایت کے ساتھ مبعوث کیا گیا اس کی مثال۔	۱۸۷
۴۶۹	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دسواں مبارک۔	۲۰۹	۴۲۴	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت پر شفقت۔	۱۸۸
۴۷۰	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ جاننے والے اور اس سے سب سے زیادہ ڈرنے والے تھے۔	۲۱۰	۴۲۶	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا۔	۱۸۹
۴۷۱	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع واجب ہے۔	۲۱۱	۴۲۸	جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر مہربانی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس امت کے نبی کو اس کی بلائیت سے پہلے بلا لیتا ہے۔	۱۹۰
۴۷۲	بلا ضرورت کثرت سوال کی ممانعت۔	۲۱۲	۴۲۸	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کوثر کا ثبوت اور آپ کی صفات۔	۱۹۱
۴۷۷	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شریعت کا جو بھی حکم فرمائیں اس پر عمل واجب ہے اور دنیاوی معاش کے متعلق بطور مشورہ کے اپنی رائے سے جو بات فرمادیں اس میں اختیار ہے۔	۲۱۳	۴۲۸	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملائکہ کے ساتھ قتال کا حکم۔	۱۹۲
۴۷۹	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار اور اس کی قربت کی فضیلت۔	۲۱۴	۴۲۹	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت اور بہادری۔	۱۹۳
۴۷۹	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فضائل۔	۲۱۵	۴۳۰	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت۔	۱۹۴
۴۸۱	حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے فضائل۔	۲۱۶	۴۳۱	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن خلق۔	۱۹۵
۴۸۵	حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فضائل۔	۲۱۷	۴۳۲	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خود سخاوت۔	۱۹۶
۴۹۱	حضرت یوسف علیہ السلام کی فضیلت۔	۲۱۸	۴۳۵	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بچوں اور اہل و عیال پر شفقت اور آپ کی تواضع اور اس کے فضائل۔	۱۹۷
۴۹۲	حضرت زکریا علیہ السلام کی فضیلت۔	۲۱۹	۴۳۸	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شرم و حیا۔	۱۹۸
۴۹۳	حضرت خضر علیہ السلام کی فضیلت۔	۲۲۰	۴۳۹	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تبسم اور حسن معاشرت۔	۱۹۹
۵۰۰	کِتَابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ وَضَعِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ		۴۵۰	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں پر رحم کرنا۔	۲۰۰
۵۰۰	فضائل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔	۲۲۱	۴۵۱	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں کا تقرب اور آپ سے برکت حاصل کرنا اور آپ کی تواضع۔	۲۰۱
			۴۵۲	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ ہی کے لئے انتقام لیتے تھے۔	۲۰۲



صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۵۸۲	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے فضائل۔	۲۳۸	۵۰۶	فضائل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔
۵۸۳	فضائل حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ۔	۲۳۹	۵۱۳	فضائل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔
۵۸۷	حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے فضائل۔	۲۵۰	۵۱۸	حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے فضائل۔
۵۹۲	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے فضائل۔	۲۵۱	۵۲۵	فضیلت حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔
۵۹۵	فضائل اصحاب بدر و حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ۔	۲۵۲	۵۳۰	حضرت طلحہ و حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کے فضائل۔
۵۹۷	اصحاب شجرہ یعنی بیعت الرضوان والوں کے فضائل۔	۲۵۳	۵۳۳	فضائل حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ۔
۵۹۸	حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ اور ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہما کے مناقب۔	۲۵۴	۵۳۳	حضرت حسنؓ اور حسینؓ رضی اللہ عنہما کے فضائل۔
۶۰۰	اشعری لوگوں کے فضائل۔	۲۵۵	۵۳۶	زید بن حارثہ اور اسامہ بن زیدؓ کے فضائل۔
۶۰۱	حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کے مناقب۔	۲۵۶	۵۳۷	فضائل حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ۔
۶۰۲	حضرت جعفر بن ابی طالب اور اسامہ بنت عمیسؓ اور ان کی کشتی والوں کی فضیلت۔	۲۵۷	۵۳۹	فضائل ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا۔
۶۰۳	حضرت سلمان و صہیبؓ اور بلالؓ کے فضائل۔	۲۵۸	۵۴۲	ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔
۶۰۴	انصار کے فضائل۔	۲۵۹	۵۵۲	حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا بنت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل۔
۶۰۹	قبیلہ غفار، اسلم، حمیر، اشجع، خزیمہ و دوس اور طبری کے فضائل۔	۲۶۰	۵۵۷	ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔
۶۱۵	بہترین حضرات۔	۲۶۱	۵۵۸	ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے فضائل۔
۶۱۶	قریش کی عورتوں کے مناقب۔	۲۶۲	۵۵۸	حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا کے فضائل۔
۶۱۸	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام کے درمیان بھائی چارہ کرنا۔	۲۶۳	۵۵۹	حضرت انسؓ کی والدہ ام سلمہؓ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے فضائل۔
۶۱۹	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی صحابہ کرام کے لئے باعث امن و برکت تھی اور صحابہ کرام امت کے لئے باعث امن ہیں۔	۲۶۴	۵۶۲	حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور ان کی والدہ کے مناقب۔
۶۲۰	صحابہ کرامؓ، اہل بیتؓ اور شیخ تاجیک کی فضیلت۔	۲۶۵	۵۶۷	حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور انصار کی ایک جماعت کے فضائل۔
۶۲۳	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان جو اس وقت صحابی موجود ہیں سو سال کے بعد ان میں سے کوئی نہیں رہے گا۔	۲۶۶	۵۶۸	حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے مناقب۔
۶۲۷	صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کرنا حرام ہے۔	۲۶۷	۵۷۰	حضرت ابو دجانہ ساک بن خثعمہ کے مناقب۔
۶۲۸	حضرت اولیس قرنی رضی اللہ عنہ کے فضائل۔	۲۶۸	۵۷۰	حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد عبداللہ بن عمرو بن حرام کے فضائل۔
۶۳۰	اہل مصر کے متعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت۔	۲۶۹	۵۷۱	حضرت جلیب رضی اللہ عنہ کے فضائل۔
			۵۷۲	حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے فضائل۔
			۵۷۸	حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے مناقب۔
			۵۸۰	فضائل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما۔
			۵۸۰	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل۔



صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۶۶۴	نجسیت کی حرمت۔	۲۹۲	۶۳۱	علمان دالوں کی فضیلت۔	۲۷۰
۶۶۴	جس بندہ کی اللہ تعالیٰ نے دنیا میں پردہ پوشی کی، اس کی آخرت میں بھی کرے گا۔	۲۹۳	۶۳۲	ثقیف کا کذاب اور کالم۔	۲۷۱
۶۶۵	جس سے برائی کا اندیشہ ہو اس کے ساتھ مدارات کرنا۔	۲۹۴	۶۳۳	قازں دالوں کی فضیلت۔	۲۷۲
۶۶۶	رقی اور ترمی کی فضیلت۔	۲۹۵	۶۳۳	انسانوں کی مثال اونٹوں کی طرح ہے کہ سو میں بھی ایک سواری کے قابل نہیں ملتا۔	۲۷۳
۶۶۷	جانوروں پر لعنت کرنے کی ممانعت۔	۲۹۶	۶۳۴	<b>کِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ</b>	
۶۷۰	جس کسی پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی یا اس کے لئے بددعا وغیرہ کی اور وہ اس کا اہل نہیں تھا، تو یہ اس کے لئے باعث اجر و رحمت ہوگئی۔	۲۹۷	۶۳۴	والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور انہیں حسن سلوک میں مقدم رکھنا۔	۲۷۴
۶۷۳	دور سے شخص کی خدمت اور اس کے افعال کی حرمت۔	۲۹۸	۶۳۶	نفل نماز پر والدین کی اطاعت مقدم ہے۔	۲۷۵
۶۷۵	جھوٹ کی حرمت اور اس کے جواز کی شکلیں۔	۲۹۹	۶۴۰	والدین کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کی فضیلت۔	۲۷۶
۶۷۶	چغلی کی حرمت۔	۳۰۰	۶۴۱	بھلائی اور برائی کے معنی۔	۲۷۷
۶۷۷	جھوٹ کی برائی اور سچ کی اچھائی اور اس کی فضیلت۔	۳۰۱	۶۴۲	صلہ رحمی کا حکم اور قطع رحمی کی حرمت۔	۲۷۸
۶۷۸	غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو پانے کی فضیلت اور کس چیز سے جانا رہنا ہے۔	۳۰۲	۶۴۳	سردہ بغض اور دشمنی کی حرمت۔	۲۷۹
۶۸۰	انسان کی تخلیق بے قابو ہونے والا ہے۔	۳۰۳	۶۴۶	تین شہانہ روز سے زائد اپنے مسلمان بھائی سے قطع تعلق کرنے کی حرمت۔	۲۸۰
۶۸۱	چہرے پر مارنے کی ممانعت۔	۳۰۴	۶۴۷	ہدگمالی، جاسوسی اور حرص و طمع کی حرمت۔	۲۸۱
۶۸۲	انسانوں کو ناحق عذاب دینے پر سخت وعید۔	۳۰۵	۶۴۸	مسلمان پر ظلم کرنا اور اسے ذلیل کرنا، اس کی آبرو ریزی کرنا سب حرام ہیں۔	۲۸۲
۶۸۳	مسجد یا بازار وغیرہ میں تیرے کر ٹکٹے کے وقت اس کی بودیاں پکڑ لینی چاہئیں۔	۳۰۶	۶۴۹	کینہ اور دشمنی رکھنے کی ممانعت۔	۲۸۳
۶۸۵	کسی مسلمان کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنے کی ممانعت۔	۳۰۷	۶۵۰	حب فی اللہ کی فضیلت۔	۲۸۴
۶۸۵	راستہ سے تکلیف دہ چیز کے ہٹا دینے کی فضیلت۔	۳۰۸	۶۵۱	مریض کی عیادت کی فضیلت۔	۲۸۵
۶۸۷	بی و غیرہ اور ایسے ہی جو جانور ایذا نہ پہنچائیں انہیں ستانے کی حرمت۔	۳۰۹	۶۵۲	سومن کو بیمار کی یا غم و پریشانی لاحق ہونے پر ثواب۔	۲۸۶
۶۸۸	کبر و غرور کی حرمت۔	۳۱۰	۶۵۷	ظلم کی حرمت۔	۲۸۷
۶۸۸	اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کسی کو ناامید کرنا حرام ہے۔	۳۱۱	۶۶۱	مسلمان بھائی کو اپنے مسلمان بھائی کی برحالی میں خواہ وہ کالم ہو یا مظلوم، مدد کرنا چاہئے۔	۲۸۸
۶۸۸	ضعفاء اور خاکساروں کی فضیلت۔	۳۱۲	۶۶۲	مومنین کو باہم متحدہ اور ایک دوسرے کا یمن و مددگار ہونا چاہئے۔	۲۸۹
۶۸۹	لوگ بچہ ہو گئے، اس جملہ کے استعمال کی ممانعت۔	۳۱۳	۶۶۳	مچلی لکڑی کی حرمت۔	۲۹۰
۶۸۹	بھائی کے ساتھ حسن سلوک اور بھلائی کرنا۔	۳۱۴	۶۶۴	غفور اور تواضع کی فضیلت۔	۲۹۱



صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۷۹۵	آخر زمانہ میں علم کا ختم ہو جانا، جہالت اور فتنوں کا ظہور ہونا۔	۳۳۳	۶۹۱	ملاقات کے وقت خوش روئی کے ساتھ پیش آنے کا احتیاج۔	۳۱۵
۷۹۶	جو اسلام میں اچھا یا برا طریقہ جاری کرے یا بدارت یا گمراہی کی دعوت دے۔	۳۳۴	۶۹۱	امور جائزہ میں شفاعت کا احتیاج۔	۳۱۶
۷۹۷	کتاب الذکر	۳۳۴	۶۹۲	صلی کی صحبت اختیار کرنا اور بروں کی صحبت سے بچنا۔	۳۱۷
۷۹۸	ذکر الہی کی ترغیب۔	۳۳۵	۶۹۲	لڑکیوں کے ساتھ احسان کرنے کی فضیلت۔	۳۱۸
۷۹۹	اللہ تعالیٰ کے ناموں کا بیان اور ان کے یاد رکھنے کی فضیلت۔	۳۳۶	۶۹۳	بچوں کے انتقال پر صبر کرنے کی فضیلت۔	۳۱۹
۸۰۰	پیشگی کے ساتھ دعا مانگنے اور اسے مشیت الہی پر معلق نہ کرے۔	۳۳۷	۶۹۴	جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت فرماتا ہے تو جبریل امین کو بھی اس چیز کا حکم ہوتا ہے۔ پھر تمام آسمان واسطے اور زمین واسطے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔	۳۲۰
۸۰۱	مصیبت کے آنے پر موت کی تمنا نہ کرنی چاہئے۔	۳۳۸	۶۹۸	تمام روحیں اجتماعی شکل میں تھیں۔	۳۲۱
۸۰۲	جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنے کی آرزو رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے۔	۳۳۹	۶۹۸	انسان کا مشرہ انہی کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔	۳۲۲
۸۰۳	ذکر و دعا اور تقرب الی اللہ کی فضیلت۔	۳۴۰	۷۰۱	نیک آدمی کی تعریف اس کے لئے فوری بشارت ہے۔	۳۲۳
۸۰۴	آخرت کے عوض دنیاوی میں نزول عذاب کی دعا کرنے کی ممانعت۔	۳۴۱	۷۰۲	کتاب القدر	
۸۰۵	محاسن ذکر کی فضیلت۔	۳۴۲	۷۰۲	شکم و درمیں آدمی کی تخلیق کی کیفیت، موت و رزق اور سعادت و شقاوت کا لکھا جاتا ہے۔	۳۲۴
۸۰۶	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر کیا دعا مانگا کرتے تھے۔	۳۴۳	۷۰۳	حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مباحثہ۔	۳۲۵
۸۰۷	لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ اور دعا کی فضیلت۔	۳۴۴	۷۰۴	اللہ تعالیٰ جس طرح وہ چاہے مخلوق انسان کو بھیج دیتا ہے۔	۳۲۶
۸۰۸	درس قرآن اور ذکر الہی کے لئے جمع ہونے کی فضیلت۔	۳۴۵	۷۰۵	قصد و قدر کے احاطہ سے کوئی چیز باہر نہیں۔	۳۲۷
۸۰۹	استغفار کی فضیلت اور اس کی کثرت رکھنا۔	۳۴۶	۷۰۶	ابن آدم پر زنا و غیرہ کا حصہ بھی مقدر ہے۔	۳۲۸
۸۱۰	توبہ کا بیان۔	۳۴۷	۷۰۷	ہر ایک مولود فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے اور کفار اور مسلمانوں کے بچوں کا ختم۔	۳۲۹
۸۱۱	مواقع مشرودہ کے علاوہ آیتہ ذکر کرنے کا ختم۔	۳۴۸	۷۰۸	مقدد شعبہ عمر اور روزی اور رزق میں زیادتی کی نہیں ہوتی۔	۳۳۰
۸۱۲	دعوات اور تہنؤ۔	۳۴۹	۷۰۹	تقدیر پر ایمان اور یقین ضروری ہے۔	۳۳۱
۸۱۳	سوئے وقت کی دعا۔	۳۵۰	۷۱۰	کتاب العلم	
۸۱۴	دعاؤں کا بیان۔	۳۵۱	۷۱۱	فتاویٰ قرآن اور قرآن کریم میں اختلاف کرنے کی ممانعت اور اس پر وعید۔	۳۳۲
۸۱۵	غی الصبار اور سوئے وقت تسبیح پڑھنا۔	۳۵۲			
۸۱۶	مرغ کے اذان دینے کے وقت دعا مانگنے کا احتیاج۔	۳۵۳			

صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۸۳۹	شق قمر۔	۳۷۳	۷۶۷	مصلحت کے وقت کی دعا۔	۳۵۳
۸۴۱	کفار کا بیان۔	۳۷۴	۷۶۸	سبحان اللہ و بھد کی فضیلت۔	۳۵۵
۸۴۳	مومن کو نیکیوں کا بدلہ دنیا و آخرت میں اور کافر کو صرف دنیا ہی میں ملے گا۔	۳۷۵	۷۶۹	مسلمانوں کے لئے پس پشت دعا کرنے کی فضیلت۔	۳۵۶
۸۴۵	مومن اور کافر کی مثال۔	۳۷۶	۷۷۰	کھانے پینے کے بعد شکر الہی کا استحباب۔	۳۵۷
۸۴۶	مومن کی مثال کھجور کے درخت کی طرح ہے۔	۳۷۷	۷۷۱	جب تک کہ غلبت میں اکھبار شکایت نہ کرے تو دعا قبول ہوتی ہے۔	۳۵۸
۸۴۸	شیطان کا براہمت کرنا اور لوگوں کو فتنہ اور فساد میں مبتلا کرنے کے لئے اپنے لشکر کا روانہ کرنا۔	۳۷۸	۷۷۲	اکثر اہل جنت فقراء ہوں گے اور دوزخ میں زیادہ غورتمیں داخل ہوں گی۔	۳۵۹
۸۵۱	جنت میں بخیر رحمت خداوندی کے کوئی اپنے عمل کی وجہ سے داخل نہیں ہوگا۔	۳۷۹	۷۷۵	اصحاب قار کا واقعہ اور اعمال صالحہ کے ساتھ توسل۔	۳۶۰
۸۵۲	اعمال صالحہ کی کثرت اور عبادت الہی میں کوشش کی ترغیب۔	۳۸۰	۷۷۷	<b>کِتَابُ التَّوْبَةِ</b>	
۸۵۵	وحد و فصاحت میں ابدال کو ہاتھ سے نہ جانے دینا۔	۳۸۱	۷۸۱	استغفار کی فضیلت۔	۳۶۱
۸۵۶	<b>کِتَابُ الْجَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيمِهَا وَأَهْلِهَا</b> (جنت اور جنت کی نعمتیں اور جنت والوں کا بیان)		۷۸۲	دوام ذکر اور امور آخرت کے متعلق فکر کرنے کی فضیلت۔	۳۶۲
۸۶۶	جہنم کا بیان، اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بھاڑ دے۔	۳۸۲	۷۸۳	اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے فضل سے بہت ہی نادر ہے۔	۳۶۳
۸۷۱	دنیا کے فنا ہونے اور روزِ حشر کا بیان۔	۳۸۳	۷۸۹	توبہ قبول ہوتی رہتی ہے جب تک کہ گناہ کے بعد توبہ بھی ہوتی رہے۔	۳۶۴
۸۷۹	قیامت کے دن کی حالت۔	۳۸۴	۷۹۰	اللہ تعالیٰ کی غیرت اور تحریم فواحش۔	۳۶۵
۸۸۰	کن مہفات کے ذریعہ سے اہل جنت اور اصحاب قار کو دنیاوی میں پہچان لیا جاتا ہے۔	۳۸۵	۷۹۲	فرمان الہی إِنَّ الْخَيْرَاتِ يُذْهِبُ الْعُيُوبَ۔	۳۶۶
۸۸۳	میت پر جنت یا دوزخ کا مقام پیش کیا جانا اور عذاب قبر اور اس سے بھاڑ مانگنے کا بیان۔	۳۸۶	۷۹۶	قاتل کی توبہ قبول ہے اگرچہ بہت قتل کئے ہوں۔	۳۶۷
۸۸۹	موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنے کا علم۔	۳۸۷	۷۹۷	مومنین پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی سبقت اور دوزخ سے بچاؤ کے لئے ہر ایک مسلمان کے غرض ایک کافر کا فدیہ یہ پیش دیا جاتا۔	۳۶۸
۸۹۱	<b>کِتَابُ الْفِتَنِ وَأَشْرَاطِ السَّاعَةِ</b> (فتنے اور علامات قیامت)		۷۹۹	کعب بن مالک اور ان کے ساتھیوں کی توبہ کا بیان۔	۳۶۹
۹۲۶	ابن صیاد کا بیان۔	۳۸۸	۸۰۹	حدیث ایک اور تہمت لگانے والوں کی توبہ کا قبول ہونا۔	۳۷۰
۹۳۳	سجہ رجال کا بیان۔	۳۸۹	۸۱۸	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم کی برأت اور عصمت۔	۳۷۱
۹۴۷	دجال کے جاسوس کا بیان۔	۳۹۰	۸۱۹	<b>کِتَابُ صِفَاتِ الْمُتَّقِينَ</b> (یعنی متقین کی صفات اور ان کے احکام)	
			۸۲۸	قیامت اور جنت و دوزخ کے احوال۔	۳۷۲



صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۹۸۰	زبان کی حفاظت۔	۳۰۰	۹۵۳	دجال کے چان کے متعلق یقیناً احادیث۔	۳۹۱
۹۸۰	جو شخص دوسروں کو نصیحت کرے اور خود عمل پیرا نہ ہو	۳۰۱	۹۵۵	فتنہ اور فساد کے زمانہ میں عبادت الہی کی فضیلت۔	۳۹۲
	اس کا عذاب۔		۹۵۵	قرب قیامت۔	۳۹۳
۹۸۱	انسان کو اپنے گناہوں کے انکھار کی ممانعت۔	۳۰۲	۹۵۸	نفس خستین کے درمیان وقفہ۔	۳۹۴
۹۸۲	چھپکے والے کا جواب دینا اور بھائی لینے کی ممانعت۔	۳۰۳	۹۵۹	کِتَابُ الزُّهْدِ وَالرَّقَائِقِ	
۹۸۳	احادیث متفرقہ۔	۳۰۳			
۹۸۴	کسی کا اتنی زائد تعریف کرنے کی جس سے اس کے	۳۰۵		(ترک دنیا اور پادشاہی کی رغبت)	
	فتنہ میں پڑ جانے کا اندیشہ ہو ممانعت۔		۹۵۵	دیار قوم محمود پر سے روٹے ہوئے گزرنے کا حکم۔	۳۹۵
۹۸۹	حدیث کو سمجھ کر پڑھنا اور کتابتِ علم کا حکم۔	۳۰۶	۹۵۶	بیودہ، یتیم اور مستحقین کے ساتھ احسان اور حسن سلوک کی	۳۹۶
۹۸۹	اصحابِ اُحدود کا واقعہ	۳۰۷		فضیلت۔	
۹۹۲	قدحہ ابو الیسر اور حضرت جابرؓ کی طویل حدیث۔	۳۰۸	۹۵۶	مسجد بنانے کی فضیلت۔	۳۹۷
۱۰۰۰	رسول اکرمؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا واقعہ۔	۳۰۹	۹۵۷	مساکین اور مسافروں پر خرچ کرنے کی فضیلت۔	۳۹۸
۱۰۰۳	کتاب التفسیر		۹۵۸	ریاء اور نمائش کی حرمت۔	۳۹۹





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب الامارۃ

باب (۱) لوگ خلافت میں قریش کے تابع ہیں۔

(۱) بَاب النَّاسِ تَبَعَ لِقُرَيْشٍ وَالْخِلَافَةُ فِي قُرَيْشٍ \*

۱۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، قتیبہ بن سعید، مغیرہ حزامی (دوسری سند) زبیر بن حرب، عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لوگ اس معاملہ (حکومت و خلافت) میں قریش کے تابع ہیں، مسلمان ان کے قریش کے مسلمانوں کے اور کافران کے قریش کے کافروں کے تابع ہیں۔

۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَعْبٍ وَكُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كِذَا هَذَا عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ يَتْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ عَمْرُو رَوَايَةُ النَّاسِ تَبَعَ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ لِكَافِرِهِمْ \*

۲۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہ ان چند مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں۔ چنانچہ چند احادیث بیان کیں اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ اس امر میں قریش کے تابع ہیں، مسلمان قریش کے مسلمانوں کے اور کافر قریش کے کافروں کے تابع ہیں۔

۲ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ تَبَعَ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعَ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعَ لِكَافِرِهِمْ \*

۳۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، روح، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگ خیر اور شر میں

۳ - وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا زَوْجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

قریش کے تابع ہیں۔ (۱)

۳۔ احمد بن عبد اللہ یونس، عاصم بن محمد، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ امر (خلافت) قریش ہی میں رہے گا۔ یہاں تک کہ لوگوں میں وہی آدمی باقی رہ جائے۔

۵۔ قتیبہ بن سعید، جریر، حصین، جابر بن سرور رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے (دوسری سند) رفاعہ بن ثشم، خالد بن عبد اللہ الطحان، حصین، حضرت جابر بن سرور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا یہ خلافت تمام نہ ہوگی جب تک کہ اس میں بارہ خلفاء نہ ہو جائیں، پھر آپ نے آہستہ سے کچھ فرمایا۔ میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ آپ نے کیا فرمایا، انہوں نے کہا کہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ سب قریش ہی میں ہوں گے۔

(قاعدہ) امام نووی فرماتے ہیں کسی نے اس کے خلاف نہیں کیا، صحابہ کرام کے زمانہ سے لے کر آج تک خلافت قریش ہی میں ہے اور اسی پر تمام اہل اسلام کا اجماع ہے، اور ان بارہ خلیفوں سے خلافت عامہ مراد ہے اور پھر بارہ میں انحصار نہیں اور خلافت نبوت بفرمان اقدس میں سال رہی، اور اس میں امام حسن مسیحی خلیفہ ہوئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۶۔ ابن ابی عمر، سفیان، عبد الملک بن عمیر، حضرت جابر بن سرور رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ بیٹھے لوگوں کا کام چلنا رہے گا، یہاں تک کہ ان کی حکمرانی بارہ آدمی کریں (۲)۔

عَنْهُ وَنَسَمَ النَّاسُ تَبَعَ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ \*  
۴۔ وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اثْنَانِ \*

۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ح وَ حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الرَّحْمَنِ الْوَاسِطِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الطَّحَّانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلِيٍّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَا يَنْقُضِي حَتَّى يَمُوتَ فِيهِمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكُنَامٍ خَفِيٍّ عَلَيَّ قَالَ فَذُنْتُ لِأَبِي مَا قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ \*

۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمْ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا ثُمَّ

(۱) خلیفہ کے لئے قریشی ہونا ضروری ہے یا نہیں؟ یہ مسئلہ اہل علم اور فقہاء کے مابین مختلف فیہ رہا ہے۔ اتنی بات طے ہے کہ خلافت کی شرائط جب کسی قریشی میں پائی جائیں تو وہی خلافت کا سب سے زیادہ اہل ہو گا اور اگر قریشی میں یہ شرائط پائی جائیں کسی غیر قریشی میں پائی جائیں تو وہ غیر قریشی ہی خلافت کا اہل ہو گا۔

(۲) ان بارہ خلفاء سے کون مراد ہیں؟ احادیث میں تو تعین نہیں ہے شراح حدیث کے اقوال مختلف ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فوراً بعد کے بارہ خلفاء مراد ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ آخری زمانہ میں یعنی قیامت سے پہلے یہ بارہ (بقیہ اگلے صفحہ پر)



پھر آپؐ نے آہستہ سے ایک بات کہی جو میں نے نہیں سنی، پھر میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ آپؐ نے کیا فرمایا ہے، انہوں نے کہا کہ یہ فرمایا کہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

۷۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، ساک، حضرت جابر بن عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت کرتے ہیں، باقی اس میں یہ نہیں ہے کہ برابر یہ کام چلتا رہے گا۔

۸۔ بداب بن خالد از دی، حماد بن سلمہ، ساک بن حرب، حضرت جابر بن عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے، بارہ خلیفوں کی خلافت تک ہمیشہ اسلام غالب رہے گا، پھر آپؐ نے ایک بات فرمائی، جسے میں نہیں سمجھا، میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ آپؐ نے کیا فرمایا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ فرمایا کہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معویہ، داؤد، شعبی، حضرت جابر بن عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام ہمیشہ بارہ خلیفوں تک غالب رہے گا پھر آپؐ نے ایک بات فرمائی، جسے میں نہیں سمجھ سکا، میں نے اپنے والد سے کہا، کیا فرمایا، وہ بولے یہ کہا کہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

۱۰۔ نصر بن علی، یزید بن زریق، ابن عون (دوسری سند) احمد بن عثمان نو علی، ازہر، ابن عون، حضرت جابر بن عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا اور میرے ساتھ میرے والد بھی تھے، آپؐ نے فرمایا یہ دین بارہ خلیفوں کی خلافت تک ہمیشہ غالب

تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيتُ عَنْهَا فَسَأَلْتُ أَبِي مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ \*

۷۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَمْعَالٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا \*

۸۔ حَدَّثَنَا هَذَابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَمْعَالٍ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ غَرِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً لَمْ أَفْهَمَهَا فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ فَقَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ \*

۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ هَذَا أَمْرٌ غَرِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ أَفْهَمُهُ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ فَقَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ \*

۱۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَهْدِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الْتَوَقْلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

(بقیہ گزشتہ صفحہ) عادل خفاء ہوں گے۔ میرا قول یہ ہے کہ امتاء اسلام سے لے کر قرب قیامت تک کے بارہ نامور عادل خفاء مراد ہیں۔ ان اقوال میں اتنی بات طے ہے کہ اس سے شیعوں کے بارہ امام بہر حال مراد نہیں کیونکہ حدیث میں بارہ حکامینہ خفاء کا ذکر ہے جبکہ شیعوں کے مزعومہ بارہ اماموں میں سے اکثر کو خلافت یا حکومت نہیں مل سکی۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ أَبِي فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ غَرِيزًا مَبِيعًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً فَقَالَ كَلِمَةً صَمَّيْهَا النَّاسُ فَقُلْتُ يَا أَبِي مَا قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ \*

۱۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ بَكْرٍ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسَارٍ عَنْ غَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ابْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غَامِرٍ نَافِعٍ أَنْ أَخْبِرَنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَتَبْتُ ابْنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُمَيْقٍ غَتِيَّةَ رُحِمَ الْأَسْمِيُّ يَقُولُ لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ يَكُونَ عَلَيْكُمْ أَنَا عَشْرٌ خَلِيفَةٌ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ خُصِيَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَنْتَبِحُونَ اللَّيْلَتِ الْأَبْيَضَ نَيْتَ كِسْرَى أَوْ آلِ كِسْرَى وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ يَتَنَ يَنْدِي السَّاعَةَ كَذَّابِينَ فَاحْذَرُوهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِذَا أُعْطِيَ اللَّهُ أَخَذَكُمْ خَيْرًا فَنَبْتَدَأُ بِنَفْسِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْخَوْضِ \*

۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ مِسَارٍ عَنْ غَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ أُرْسِلَ إِلَى ابْنِ سَمُرَةَ الْعَدَوِيِّ حَدَّثَنَا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ

اور مضبوط رہے گا۔ پھر آپؐ نے کچھ ارشاد فرمایا، جو لوگوں نے مجھے سننے نہیں دیا، میں نے اپنے والد سے پوچھا، کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا، یہ فرمایا کہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

۱۱۔ التمیمہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، حاتم بن اسماعیل، مہاجر بن مسمار، حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا اور اپنے غلام نافع کے ہاتھ روانہ کیا کہ مجھ سے بیان کریں جو آپؐ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، چنانچہ انہوں نے مجھے لکھا کہ میں نے جمعہ کی شام کو جس دن ماعزہ سلمیٰ رجم کئے گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا کہ یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو، یا تم پر بارہ خلیفہ ہوں اور سب کے سب قریش میں سے ہوں، اور نیز میں نے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ مسلمانوں کی ایک قلیل جماعت کسری کے سفید محل کو فتح کرے گی (۱)، اور میں نے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ قیامت کے قریب جھوٹے پیدا ہوں گے تو ان سے بچنا اور سنا فرما رہے تھے کہ جب اللہ تم سے کسی کو دولت عطا کرے تو پہلے اپنے اور اپنے گھروالوں پر خرچ کرے اور نیز میں نے سنا کہ میں تمہارا حوض کوثر پر پیش خیمہ ہوں گا۔

۱۲۔ محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، ابن ابی ذئب، مہاجر بن مسمار، عامر بن سعد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے ابن سمرہ عدویؓ کی طرف اپنے غلام کو بھیجا کہ ہم سے بیان فرمائیے، جو آپؐ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، تو انہوں نے کہا میں نے آپؐ سے سنا فرما رہے تھے اور حاتم کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

(۱) یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور آپؐ کی اخبار صادقہ میں سے ایک ہے آپؐ نے جس طرح خبر دی تھی بعد میں اسی طرح فتح ہوئی اور یہ فتح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ہوئی تھی۔



نَحْوُ حَدِيثِ حَاتِمٍ \*

(۲) بَابُ الْمُسْتَحْبِیْنَ وَتَرْكِهِ \*

۱۳- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَضَرْتُ أَبِي حِينَ أُصِيبَ فَأَتَوْا غِيَّهَ وَقَالُوا جَزَاكَ اللَّهُ عَيْرًا فَقَالَ رَأَيْبٌ وَرَأَيْبٌ قَالُوا اسْتَحْبِبْ فَقَالَ اتَّخَمْتُ أَمْرَكُمْ حَيًّا وَمَيًّا لَوِ دِدْتُ أَنْ حَضِي مِنْهَا الْكُفَّاءُ لَأَ غَلِيٌّ وَلَأَ لِي فَإِنْ أُسْتَحْبِبْتُ فَقَدْ اسْتَحْبَبْتُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي أَبَا نَكْرٍ وَإِنْ أُرْكِكُمْ فَقَدْ تَرَكْتُكُمْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ حِينَ ذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مُسْتَحْبِبٍ \*

باب (۲) خلیفہ کا انتخاب اور عدم انتخاب۔

۱۳۔ ابو کریب، محمد بن ملام، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے والد (حضرت عمرؓ) جب زخمی ہوئے تو میں ان کے پاس تھا، حاضرین نے ان کی تعریف کی اور فرمایا جزاک اللہ خیراً، انہوں نے کہا کہ لوگ مجھ سے امیدوار بھی ہیں اور دُور سے بھی ہیں۔ میں اللہ کی رحمت کا امیدوار ہوں اور اس کے عذاب سے ڈرتا بھی ہوں۔ لوگوں نے کہا آپؓ کسی کو خلیفہ کر جائیے، وہ بولے کہ میں تمہارا زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی بوجہ انھماؤں میں چاہتا ہوں کہ خلافت سے مجھے اتنا ہی ملے کہ نہ مجھ پر کوئی وبال ہو اور نہ مجھے کچھ ثواب ہو، اور اگر میں کسی کو خلیفہ کر ہاؤں تو یہ ہو سکتا ہے کہ جو مجھ سے بہتر تھے یعنی ابو بکرؓ وہ مجھے خلیفہ کر گئے، اور اگر میں کسی کو خلیفہ نہ کروں تو بھی ٹھیک ہے، کیونکہ جو مجھ سے بہتر تھے، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ (علانیہ) کسی کو خلیفہ نہیں کر گئے۔ عبد اللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ وہ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے۔

(تعداد) امام نووی فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا اجماع ہے کہ خلیفہ جس وقت انتقال کرنے لگے تو اسے درست ہے کہ کسی کو خلیفہ کر دے۔ ویسے ہی مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ دے اور اس بات پر بھی اجماع ہے کہ خلیفہ کر دینے سے خلافت صحیح ہو جاتی ہے اور خلافت کو جماعت کے اوپر چھوڑا بھی باجماع اہل اسلام صحیح ہے اور مسلمانوں پر ایک خلیفہ کا تقرر کرنا واجب اور ضروری ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۴- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ زَائِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَأَنفَاقُهُمْ مُتَّفَارِقَةٌ قَالَ إِسْحَقُ وَعَبْدُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَتْ أَغْلَمْتَ أَنَّ أَبَاكَ عَيْرٌ مُسْتَحْبِبٌ قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ يَفْعَلُ قَالَتْ

۱۴۔ اخطی بن ابراہیم، ابن ابی عمر، محمد بن زافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، سالم، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت حفصہؓ کے پاس گیا، انہوں نے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے باپؓ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے، میں نے کہا ایسا نہیں کریں گے انہوں نے کہا، وہ ایسا کریں گے، میں نے قسم کھائی کہ میں اس بارے میں ان سے گفتگو کروں گا، پھر میں خاموش رہا اور دوسرے دن صبح کو بھی

إِنَّهُ قَاعِلٌ قَالَ فَخَلَفْتُ أَنِّي أَكَلَمُهُ فِي ذَلِكَ  
فَسَكَتُ حَتَّى غَضِبْتُ وَلَمْ أَكَلَمُهُ قَالَ فَكُنْتُ  
كَأَنَّمَا أَحْمِلُ بِيَعِينِي خَبَلًا حَتَّى رَجَعْتُ  
فَلَخَجْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلَنِي عَنْ حَالِ النَّاسِ وَأَنَا  
أَعْبَرُهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ إِنِّي سَمِعْتُ النَّاسَ  
يَقُولُونَ مَقَالَةً قَالَيْتُ أَنْ أَقُولَهَا لَكَ زَعَمُوا  
أَنْكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ وَإِنَّهُ لَوْ كَانَ لَكَ رَاجِعِي  
إِلَى لَوْ رَاجِعِي عَنْهُمْ ثُمَّ جَاءَكَ وَتَرَكَهَا رَأَيْتَ أَنْ  
قَدْ ضَيَّعَ قَرَعَايَةَ النَّاسِ أَشَدُّ قَالَ فَوَافَقَهُ قَوْلِي  
فَوَضَعَ رَأْسَهُ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَهُ إِلَيَّ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ  
عَزَّ وَجَلَّ يَحْفَظُ دِينَهُ وَإِنِّي لَأَسْتَخْلِفُ  
فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ  
يَسْتَخْلِفْ وَإِنْ أَسْتَخْلِفْ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَدْ  
أَسْتَخْلَفَ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ ذَكَرَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ فَعَلِمْتُ  
أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَعْبُدَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَحَدًا وَإِنَّهُ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ \*

ان سے تذکرہ نہیں کیا لیکن میرا حال (قسم کھانے کی وجہ سے)  
ایسا تھا کہ جیسے کوئی پہاڑ ہاتھ میں لئے ہوں۔ آخر میں لوٹا، اور  
ان کے پاس گیا انہوں نے لوگوں کا حال دریافت کیا، میں بیان  
کر ہمارا پھر میں نے کہا کہ میں نے لوگوں سے ایک بات سنی تو  
قسم کھا کی کہ آپ سے ضرور اس کا تذکرہ کروں گا وہ کہتے ہیں  
کہ آپ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے اور اگر آپ کا اونٹوں یا  
بکریوں کا کوئی چرواہا ہو پھر وہ آپ کے پاس ان اونٹوں اور  
بکریوں کو چھوڑ کر چلا آئے تو آپ سمجھیں گے کہ اس نے ان  
جانوروں کو ضائع کر دیا تو لوگوں کی تمبیلی تو بہت ضروری ہے،  
میرے اس کہنے سے انہیں خیال ہوا اور کچھ دیر تک وہ سر  
جھکائے رہے، پھر میری جانب سر اٹھایا اور فرمایا، اللہ جل جلالہ  
اپنے دین کی حفاظت کرے گا، اور اگر میں کسی کو خلیفہ نہ کروں  
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی (علانیہ) کسی کو خلیفہ  
نہیں کیا تھا، اور اگر میں خلیفہ کروں تو ابو بکرؓ نے خلیفہ کیا تھا،  
عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ خدا کی قسم جب انہوں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کا ذکر کیا  
تو میں نے جان لیا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر  
کسی کو نہیں کرنے والے، اور وہ خلیفہ نہیں کریں گے۔

(قائد) تو حضرت ابو بکر صدیقؓ کا فعل بھی خلاف شرع نہیں تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیرونی زیادہ مقدم ہے اور مترجم کہتا  
ہے کہ حضرت عمرؓ نے دونوں باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے بین بین طریقہ اختیار فرمایا کہ خلیفہ بھی مقرر نہیں کیا اور ایک اعتبار سے خلیفہ کا  
تقرین بھی فرمایا۔

(۳) بَابُ النَّهْيِ عَنْ طَلَبِ الْإِمَارَةِ وَالْحِرْصِ  
عَلَيْهَا \*

باب (۳) امارت کی طلب اور حرص کی ممانعت۔

۱۵۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، حسن، عبدالرحمن بن  
سروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اے عبدالرحمن امارت کی  
درخواست مت کرو، کیونکہ اگر درخواست کے بعد تجھے غی تو  
تیرے سپرد کر دی جائے گی (لہذا خداوند کی نہ ہوگی) اور اگر

۱۵۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ  
حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ  
إِنْ أُعْطِيتَهَا غَيْرُ مَسْأَلَةٍ أَكَلْتَ بِإِلَيْهَا وَإِنْ



أَعْطَيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أَعْنَتْ عَلَيْهَا \*

۱۶- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ حَرْبٍ وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَجَرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ وَمَنْصُورٍ وَحُمَيْدِ بْنِ حَرْبٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَعْفَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَيْمَانَ بْنِ عَفِيفَةَ وَيُونُسَ بْنِ عُثَيْبٍ وَهَشَامُ بْنُ حَسَّانٍ كُلُّهُمْ عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَثَلٍ حَدِيثٍ جَرِيرٍ \*

۱۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْغَنَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَمِي فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا وَثَّقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ الْآخَرُ بَلَى ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّا وَاللَّهِ لَا نُوَلِّي عَلَى هَذَا الْعَمَلِ أَحَدًا سَأَلَهُ وَلَا أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ \*

۱۸- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لِأَبْنِ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَضَائِي حَدَّثَنَا قُرَّةُ ابْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبُو بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْجَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ بَسَارِي فَكِلَاهُمَا سَأَلَ

بغیر درخواست کے علی تو تیری (منجانب اللہ) مدد کی جائے گی۔  
۱۶- یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، یونس، (دوسری سند) علی بن حجر سعدی، ہشیم، یونس، منصور، حمید (تیسری سند) ابو کامل جعفری، حماد بن زید، سیمان بن عفیفہ، یونس بن عبید، ہشام بن حسان، حسن، حضرت عبد الرحمن بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جریر کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عطاء، ابو اسامہ، برید بن عبد اللہ، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور میرے ساتھ میرے دو چچا زاد بھائی تھے۔ ان میں سے ایک بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ملک اللہ نے آپ کو دیئے ہیں ان میں سے کسی ملک کی حکومت ہمیں دے دیجئے اور دوسرے نے بھی یہ کہا (۱) آپ نے فرمایا خدا کی قسم ہم کسی کو اس امر کا حاکم نہیں بناتے، جو اس حکومت کی درخواست کرے اور نہ اس کو جو اس کی حراص کرے۔

۱۸- عبد اللہ بن سعید، محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید القطان، قرۃ بن خالد، حمید بن ہلال، ابو بردہ، ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ قبیلہ اشعر کے دو آدمی تھے، ایک میرے دائیں اور دوسرے بائیں اور دونوں نے حضور سے کام کی درخواست کی، اور آپ مسواک فرما رہے تھے، آپ نے فرمایا اے ابو موسیٰ یا اے عبد اللہ بن قیس، تم کیا کہتے ہو، میں نے کہا، قسم ہے اس

(۱) منصب امامت یا قضا یا کسی دوسرے منصب کو از خود مانگنا اور اس کا سوال کرنا اہل کے لئے تو مطلقاً ممنوع ہے اور اس منصب کا اہل اگر حسب مال یا حسب جاہ کے لئے اس عہدے کو طلب کرتا ہے تو اس کے لئے بھی ممنوع ہے اور اگر وہ لوگوں میں اصلاح اور عدل کے لئے اور اس کام کے فائدہ حاصل کرنے کے لئے سوال کرتا ہے خاص طور پر جبکہ وہ بلاشبہ دوسروں سے زیادہ اہل اور مستحق ہو تو پھر طلب کرنا جائز ہے۔

الْعَمَلِ وَالنَّبِيِّ حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَسْطَكَ  
فَقَالَ مَا تَقُولُ يَا أُنَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ  
قَيْسٍ قَالِ فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا  
أُطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ  
أَنْهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ قَالِ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى  
سِوَاكِ تَحْتَ شَفِيهِ وَقَدْ قَنَصْتُ فَقَالَ لَنْ أَوْ  
لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مِنْ أُرَادَةٍ وَلَكِنْ أَذْهَبُ  
أَنْتَ يَا أُنَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ  
فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اتَّبَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَعْفَرٍ فَلَمَّا  
قَدِمَ عَلَيْهِ قَالِ أَنْزِلْ وَالْقَى لَهُ وَسَادَةً وَإِذَا  
رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوْتَقٌ قَالِ مَا هَذَا قَالِ هَذَا كَاذُ  
يَهُودِيٍّ فَأَسْلَمَ ثُمَّ رَاجَعَ دِينَهُ دِينَ السُّوءِ فَتَبَوَّذَ  
قَالِ لَنَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قِضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ  
فَقَالِ أَجْلِسُ نَعَمْ قَالِ لَنَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ  
قِضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ  
ثُمَّ تَذَكَّرُوا الْقِيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالِ أَخَذْنَاهَا مُعَاذُ  
أَمَا أَنَا فَأَذَامُ وَأَقُومُ وَأَرْجُو فِي نَوْمَتِي مَا أَرْجُو  
فِي قَوْمَتِي \*

قات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، ان دونوں نے  
اپنے دل کی بات مجھے نہیں بتائی اور میں ضعیف سمجھ سکا کہ یہ آخر  
کام کی درخواست کریں گے، گویا کہ (اس وقت) میں آپ کی  
سواک کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ہونٹ کے نیچے ٹھہری ہوئی تھی،  
آپ نے فرمایا، ہم اس کو یہ کام (حکومت) کبھی سپرد نہیں  
کرتے جو اس کی درخواست کرے لیکن تم جاؤ، اے ابو موسیٰ یا  
عبد اللہ بن قیس، چنانچہ آپ نے مجھے یمن کا حکمران بنا کر بھیج  
دیا، اور میرے پیچھے معاذ بن جبل کو بھی روانہ کر دیا، جب معاذ  
وہاں پہنچے تو ابو موسیٰ نے فرمایا، اترئے اور ایک گدا ان کے لئے  
بچھا دیا گیا، بیان کرتے ہیں کہ اس وقت ایک آدمی رسیوں میں  
جکڑا ہوا میرے پاس موجود تھا، معاذ نے کہا یہ کیا ہے؟ میں نے  
کہا یہ یہودی تھا اور مسلمان ہو اور پھر اپنے برے دین کی طرف  
لوٹ آیا، اور یہودی ہو گیا، معاذ نے کہا کہ میں نہیں بیٹھوں گا،  
"اذا قمتک یہ اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کے مطابق قتل نہ  
کیا جائے، میں نے کہا، اچھا بیٹھے تو معاذ بولنے میں نہیں بیٹھوں  
گا۔ یہی اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ ہے، تین مرتبہ یہی ہوا،  
پھر ابو موسیٰ نے حکم دیا، چنانچہ وہ قتل کیا گیا، اس کے بعد  
دونوں میں قیام اللیل کا تذکرہ ہونے لگا، معاذ بولے، میں تو  
رات کو سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں، اور جس چیز کا نماز  
کی حالت میں امیدوار ہوں، اسی کا اپنے سونے کی حالت میں  
امیدوار ہوں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، مرتد کے قتل پر اہل اسلام کا اجماع ہے اب اس بات میں اختلاف ہے کہ اس سے توبہ کرائی جائے گی یا نہیں،  
تو جمہور علمائے سلف و خلف کا قول یہ ہے کہ توبہ کرائی جائے گی اور ابن قتادہ نے اس بات پر صحابہ کرام کا اجماع نقل بھی نقل کیا ہے اور  
توبہ کرنا واجب ہے۔ اب فی الفور توبہ کرائی چاہئے اور ایک روایت میں ہے کہ تمنا دن کی مہلت دیں گے، یہی قول ہے امام مالک، امام  
ابو حنیفہ اور شافعی و احمد کا۔ اور اپنے سونے میں بھی اسی چیز کا امیدوار ہوں، مطلب یہ کہ قوت حاصل کرنے کے لئے سوتا ہوں تاکہ نماز کی  
طاقت بٹی رہے تو جس توبہ کی نماز کی حالت میں امید ہے اسی توبہ کی سونے کی حالت میں امید رکھتا ہوں۔

(۴) باب (۴) بلا ضرورت طلب امارت کی کراہت۔

(۴) باب كَرَاهِيَةُ الْإِمَارَةِ بِغَيْرِ ضَرُورَةٍ \*

۱۹۔ عبد الملك، شعيب، وليث بن سعد، يزيد بن زريع، بكر بن

۱۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ النَّبِيِّ



خَدَّثَنِي أَبِي شُعْبَةُ بْنُ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ  
بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ  
بْنِ عَمْرٍو عَنْ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ الْحَضْرَمِيِّ  
عَنْ ابْنِ حُجْرَةَ الْأَنْكُرِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَسْتَعْجِلُنِي قَالَ فَضْرَبَ يَدَهُ  
عَلَى مَكِيٍّ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيفٌ  
وَأَنْتَ أَمَانَةٌ وَأَنْتَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِزِّي وَنَدَامَةٌ إِلَّا  
مَنْ أَخْلَصَ بِحَقِّهَا وَأَدَّى إِلَيَّ فِيهَا \*

۲۰ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ  
إِبْرَاهِيمَ كَتَبَاهُمَا عَنْ السُّفَرِيِّ قَالَ زُهَيْرُ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَبِي عَنْ  
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ  
أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ  
يَنِي أَرَأَيْكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ  
لِنَفْسِي لَا تَأْمُرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ \*

(۵) بَابُ فَضِيلَةِ الْإِمَامِ الْعَادِلِ وَعُقُوبَةِ  
الْخَائِرِ \*

۲۱ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ  
حَرْبٍ وَابْنُ سَبْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ  
عَنْ عَمْرٍو بَعْنَى ابْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ أَوْسٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ابْنُ مُعَبَّرٍ وَأَبُو بَكْرِ  
يُتَنَعُّ بِهَذَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي  
حَدِيثِ زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرَ

عمر و، حارث بن یزید حشری، ابن حجر، حضرت ابو ذر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے عاقب نہیں بناتے۔ آپ نے اپنا  
دست مبارک میرے شانے پر مارا اور فرمایا، ابو ذر تو کمزور ہے  
اور یہ امانت ہے، اور قیامت کے دن اس سے سوائے رسولی اور  
شرمندگی کے اور کچھ نہیں ہے مگر جو اس کے حقوق ادا کرے  
اور جو وعدہ دے وہ اس پر عائد ہیں انہیں پورا کرے (۱)۔

۳۰ ذہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، مقبری، عبد اللہ بن  
یزید، سعید بن ابی ایوب، عبید اللہ بن ابی جعفر قرشی، سالم بن  
ابی سالم جیشانی، زوارید والد حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا  
کہ اے ابو ذر میں تجھے کمزور پاتا ہوں اور تیرے لئے وہی پستہ  
کر رہا ہوں جو اپنے لئے کرتا ہوں، لہذا دو آدمیوں پر بھی امیر  
مت بن اور نہ خیم کے مال کا متولی بن۔

بَابُ (۵) حَاكِمِ عَاوِلِ كِي فَضِيلَتِ اور ظَالِمِ كِي يَرَأِي۔

۳۱ ابو بکر بن ابی شیبہ، ذہیر بن حرب، ابن نعیر، سفیان بن  
عیث، عمرو بن دینار، عمرو بن اوس، حضرت عبد اللہ بن عمر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ارشاد فرمایا، انصاف کرنے والے اللہ عزوجل کے  
پاس پروردگار کے داہنی منبروں پر ہوں گے، اور اللہ رب  
العزت کے دونوں ہاتھ یمنین (داہنے) ہیں اور یہ انصاف  
کرنے والے دو حضرات ہیں جو حکم کرتے وقت انصاف کرتے

(۱) اس حدیث میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جو شخص امارت اور قضا بھی ذمہ داریاں پوری کرنے میں اپنے آپ کو کمزور پائے تو یہ ذمہ داریاں  
نہ لے اور یہ ذمہ داریاں قیامت کے دن رسولی اور نہ امانت کا باعث اس شخص کے لئے ہوں گی جو ان کا اہل نہ ہو یا اس نے جو مکر انصاف نہ  
کرتے۔ جو اہل بھی ہو اور چوری طرح انصاف بھی کرے تو اس کے لئے احادیث میں فضائل بیان ہوئے ہیں۔

مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ غَوْ وَجَلَّ وَكَلَّمَا  
يَذِيهِ يَمِينُ الَّذِينَ يَعْبُدُونَ فِي حُكْمِهِمْ  
وَأَغْلِبَهُمْ وَمَا وَلُوا \*

ہیں، اور اپنے بال بچوں اور عزیز و اقارب میں، اور جو کام ان  
کے سپرد کیا جائے، ان میں انصاف کرتے ہیں، (اپنے اور بے  
گمانے کا لحاظ نہیں کرتے)

(فائدہ) یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے، اس کا ذکر میں پہلے بھی کر چکا ہوں، کہ ان احادیث کے ظاہری معنی مروجہ نہیں ہوتے، بلکہ  
جیسا کہ اللہ رب العزت کی شان کے لائق و مناسب ہیں، اور یہی ہمارا اعتقاد ہے، اور بس اس میں کسی قسم کی تاویل کی ضرورت نہیں ہے،  
اور اعتقاد میں نہ کیفیت معلوم کرنے کی حاجت ہے، کیونکہ اس کی ذات تو نہیں کھلم کھلی ہے، و بس ان صفات قشاپ کے بیان کرنے سے  
مقصد اتنا ہے کہ ان کے ذریعہ ہم اپنے خالق کو پہچان سکیں، اس کی شان اس سے بڑے ہو کہ کسی عقلی یا حسی شے کو اس پر قیاس کر سکیں،  
لیکن تقریب الی القہم کے لئے ان کی زبان اور عبارات میں اس کا ذکر کر دیا جاتا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۲۲- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي حُرْمَلَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
شِمَاسَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ أَسْأَلُهَا عَنْ شَيْءٍ  
فَقَالَتْ يَمَنْ أَنْتَ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَصْرَةَ  
فَقَالَتْ كَيْفَ كَانَ صَاحِبُكُمْ لَكُمْ فِي غَزَائِكُمْ  
هَذِهِ فَقَالَ مَا نَقَمْنَا مِنْهُ شَيْئًا إِنْ كَانَ لَيَعُودُ  
لِمَنْ رَجُلٌ مِمَّنَا الْبَعِيرُ فَيَقْطَعُ الْبَعِيرَ وَالْعَبْدُ فَيَقْطَعُ  
الْعَبْدَ وَيَحْتَاجُ إِلَى النِّفْقَةِ فَيَقْطَعُ النِّفْقَةَ فَقَالَتْ  
أَمَّا إِنَّهُ لَا يَمْنَعُنِي الَّذِي فَعَلَ فِي مُحَمَّدٍ بَنِ  
أَبِي بَكْرٍ أَعْبَى أَنْ أُخْبِرَكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي  
يَتْبِي هَذَا اللَّهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّيِّ شَيْئًا  
فَنَسَوْا عَنْهُمْ فَاسْتَفْزَعُوا عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ  
أُمَّيِّ شَيْئًا فَارْفَقُوا بِهِمْ فَارْفَقُوا بِهِ \*

۲۲- ہارون بن سعید ایللی، ابن وہب، حرملہ، عبد الرحمن بن  
شماسہ بیان کرتے ہیں، کہ میں حضرت عائشہ کے پاس کچھ پوچھنے  
کے لئے گیا، انہوں نے فرمایا، تو کن لوگوں میں سے ہے؟ میں  
نے کہا مصر والوں سے، انہوں نے کہا کہ تمہارے حاکم کا اس  
لڑائی میں کیا حال تھا۔ میں نے کہا کہ ہم نے ان کی کوئی برائی  
نہیں دیکھی، ہم میں سے کسی کا اونٹ مر جاتا ہے تو وہ اس  
اونٹ دیتے ہیں، اور غلام مر جاتا ہے تو غلام دے دیتے ہیں اور  
نفقہ کا محتاج ہوتا ہے تو نفقہ اور خرچ دے دیتے ہیں حضرت  
عائشہ نے فرمایا میرے بھائی محمد بن ابو بکر کا جو حال ہو، وہ مجھے  
اس بات کی اطلاع کر دینے سے نہیں روکتا، جو میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے کمرے میں سنا ہے، انہی  
جو میری امت میں سے کسی بھی شے کا والی اور حاکم ہو، اور وہ ان  
پر سختی کرے تو تو بھی ان پر سختی کر، اور جو شخص میری امت  
میں سے کسی چیز کا حاکم ہو، اور وہ ان پر نرمی کرے تو تو بھی ان پر  
نرمی کر۔

۲۳- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
مُهْدِيٍّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ عَنْ حُرْمَلَةَ  
الْبَصْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ  
عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ \*

۲۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ

۲۳- محمد بن حاتم، ابن مہدی، جریر بن حازم، حرملہ بصری،  
عبد الرحمن بن شماسہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۴- قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث،



حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ حَدَّثَنَا الثَّيْبُ عَنْ نَافِعٍ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهُ قَالَ إِنَّا كُنَّا رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ  
رَعِيَّتِهِ قَالَا مِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ  
مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّحُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ  
وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاجِيَةٌ عَلَى بَيْتِ  
بُعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ  
عَنِ مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ إِلَّا فَكُّكُمْ  
رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ \*

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک حاکم ہے، اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا، لہذا جو لوگوں کا امیر ہے، اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہوگا، مرد اپنے گھر والوں کا محافظ ہے، اس سے ان کا سوال ہوگا، اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی اور بچوں کی نگران ہے، اس سے ان کا سوال ہوگا، اور غلام اپنے مالک کے مال کا راعی ہے اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا، آگاہ ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک حاکم ہے، اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہوگا۔

(خاندہ) حتیٰ کہ جو مجروح ہے وہ اپنے نفس اور اعضاء کا محافظ ہے، اس سے ان کے متعلق باز پرس ہوگی۔

۲۵۔ ابو بکر بن شیبہ، محمد بن بشر،

(دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد

(تیسری سند) ابن شیبہ، خالد بن حارث

(چوتھی سند) عبید اللہ بن سعید، یحییٰ القطان، عبید اللہ

(پانچویں سند) ابوالریح، ابوالکامل، حماد بن زید (چھٹی سند) زہیر

بن حرب، اسماعیل، ابوب، (ساتویں سند) محمد بن رافع، ابن ابی

فدیک، غیاث بن عثمان

(آٹھویں سند) ہارون بن سعید، ابی وہب، اسامہ، نافع،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے لیٹ کی روایت کی طرہ سے

حدیث مروی ہے، اور الاستاناق بھی بواسطہ حسن بن

بشر، عبد اللہ بن نمیر، عبید اللہ، رفیع، حضرت ابن عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہما سے لیٹ عن نافع کی روایت کی طرہ سے حدیث نقل

کرتے ہیں۔

۲۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو جَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي

ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْثَى حَدَّثَنَا حَبَابُ بْنُ يَعْنِي ابْنُ

الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا عَبِيدَةُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ يَحْيَى الْقَطَّانُ كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا

حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ خَمِيصًا عَنْ أَبِي يُوْبَ ح وَحَدَّثَنِي

مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَدَيْلٍ أَخْبَرَنَا

الضُّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ

سَعِيدٍ النَّائِلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ كُلُّ

هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ حَدِيثِ الثَّيْبِ

عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَشْرٍ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا مِثْلَ حَدِيثِ الثَّيْبِ عَنْ نَافِعٍ \*

۲۶۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَبِي يُوْبَ

وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبْنُ خُزَيْمٍ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ

۲۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ابوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن

جعفر، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) حرم بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، مسلم بن عبد اللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں باقی ابن شہاب زہری کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ آدمی اپنے باپ کے مال کا محافظ ہے، اور اس سے اس کی باز پرس ہوگی۔

۲۷۔ احمد بن عبد الرحمن بن وہب، ابن وہب، عمرو بن حارث، بکیر، بسر بن سعید، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہی معنی میں حدیث روایت کرتے ہیں۔

۲۸۔ شیبان بن فروخ، ابوالاھب، حسن بیان کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد، معقل بن یسار کی عیادت کے لئے آئے، جس بیماری میں ان کا انتقال ہوا، معقل بولے کہ میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں، جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، اور اگر مجھے امید ہوتی کہ میں ابھی زندہ رہوں گا تو تم سے نہ بیان کرتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے کہ جسے اللہ نے کسی رعیت کا نگران بنایا ہو، اور پھر وہ اس حال میں مرے کہ اپنی رعایا کے حقوق میں خیانت کرنے والا ہو، تو اس پر جنت کو حرام کر دے گا۔

۲۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، یونس، حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابن زیاد، معقل بن یسار کے پاس ان کی بیماری میں گئے، اور ابوالاھب کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، اتنی زیادتی ہے کہ ابن زیاد نے کہا تم نے یہ حدیث

بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَ زَادَ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَ خَسِبْتُ أَنَّهُ قَدْ قَالَ الرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَ مَسْئُولٌ عَنْ رِجْلَيْهِ \*

۲۷ وَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عُمَى عَبْدُ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ سَمَاءُ وَ عُمَرُو ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بَسْرِ بْنِ مَعِيذٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْمَعْنَى \*

۲۸ - وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عَدَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ الْمُسَوَّبِيُّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ بِهِ فَقَالَ مَعْقِلُ إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ لِي حَيَاةً مَا حَدَّثْتُكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَجُلَةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَ هُوَ غَائِبٌ بِرِجْلَيْهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْخَنَةَ \*

۲۹ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ دَخَلَ ابْنُ زِيَادٍ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَ هُوَ رَجَعَ بِعَثَلٍ حَدِيثِ أَبِي الْأَشْهَبِ وَ زَادَ قَالَ أَلَا كُنْتُ



حَدَّثَنِي هَذَا قَبْلَ الْيَوْمِ قَالَ مَا حَدَّثْتَنِي أَوْ لَمْ أَكُنْ بِأَخَذْتَنِي \*

۳۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْمُسْتَعْبِيُّ وَاسْتَحَقَّ بَنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ اسْتَحَقَّ أَخْبَرَنَا وَفَإِنَّ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَبِشٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُبَلِّجِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ زِيَادٍ دَخَلَ عَلَى مُعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ لَهُ مُعْقِلٌ إِنِّي مُخَذِّتُكَ بِحَدِيثِ لَوْلَا أَنِّي فِي الْمَوْتِ لَمْ أَخَذْتُكَ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ إِلَيْهِمْ يَدْخُلَ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ \*

۳۱۔ وَحَدَّثَنَا عُفَّةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْقُمِّيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي مُوَاذَةُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ مُعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ مَرَضَ فَأَتَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ يَعُوذُهُ نَحْوَ حَدِيثِ الْحَسَنِ عَنْ مُعْقِلٍ \*

۳۲۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَرِيرُ بْنُ حَارِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ فَقَالَ أَيُّ بَنِي إِسْمَاعِيلَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْمُحْطَمَةُ فَإِلَّا أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ فَقَالَ لَهُ اجْلِسْ فَإِنَّمَا أَنْتَ مِنْ نَحْلِهِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَهَلْ كَانَتْ

مجھے پہلے کیوں نہ بیان کی، انہوں نے کہا کہ میں نے نہیں بیان کی، یا میں تم سے کیوں بیان کرتا۔

۳۰۔ ابو عثمان مسمعی، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن قس، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، ابو بلجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد، معقل بن یسار کے پاس ان کی بیمار کی میں گیا، معقل بولے کہ میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں، اگر موت کی حالت میں نہ ہوتا تو ہرگز بیان (۱) نہ کرتا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جو حاکم مسلمانوں کے کام کا ذمہ دار ہو، اور ان کے فائدے کی کوشش نہ کرے اور ان کی خیر خواہی نہ کرے، تو وہ ان مسلمانوں کے ساتھ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

۳۱۔ عقبہ بن عکرم قمی، یعقوب بن اسحاق، مواذہ بن ابی الاسود، ابوالاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ معقل بن یسار بیمار ہو گئے تو ان کے پاس عبید اللہ بن زیاد بیمار پر کی کمرے کے لئے آیا اور حسن بن معقل کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۳۲۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، حسن بیان کرتے ہیں کہ عائذ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے، وہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس گئے، اور فرمایا، بیٹا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ بدترین چرواہا خالم بادشاہ ہے، لہذا تو ان میں سے نہ ہو، عبید اللہ بولا، بیٹھ جاؤ، تم بیٹھ جاؤ، تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی بہو ہی تھی، انہوں نے کہا کہ کیا ان کے لئے بہو ہی تھی، بہو سی تو بعد والوں اور غیر لوگوں میں ہے۔

(۱) حضرت معقل بن یسار نے یہ بات اس لئے لے کر فرمائی کہ عبید اللہ بن زیاد کے بارے میں اندازہ تھا کہ انہیں نصیحت کرنا نفع مند نہیں ہو گا نیز اس کی طرف سے ضرر پہنچنے کا بھی اندیشہ ہے۔ دوسری طرف کتمانِ علم سے بھی ڈرتے تھے اور عبید اللہ بن زیاد کی موت قریب ہونے کی وجہ سے اس کی طرف سے ضرر کا امکان کم تھا اس لئے یہ ارشاد فرمایا۔

لَهُمْ نُحَالَةٌ إِنَّمَا كَانَتْ أَتُّخَالَةُ يَغْدَهُمْ وَفِي  
غَيْرِهِمْ \*

(فائدہ) یہ بھی ابن زیاد کی گستاخی تھی، جیسا انسان ہوتا ہے اسے دوسرے بھی دیسے ہی نظر آتے ہیں، صحابہ کی شان تو یہ ہے، اصحابی  
كَالْحَوْمِ فَإِيهِمْ أَخَذْتُمْ مِنْهُمُ الرَّحْمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

(۶) بَابُ غِلْظِ تَحْرِيمِ الْغُلُولِ \*  
باب (۶) مال غنیمت میں خیانت کرنا حرام سخت  
گناہ ہے۔

۳۳۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ابو حیان، ابو زرہ،  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک  
روز ہمارے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے  
ہوئے اور آپ نے غنیمت کے مال میں پوری کرنے کو بیان  
کیا، اور اس کا بہت بڑا گناہ ہونا بتلایا، اور فرمایا کہ میں تم میں سے  
قیامت کے دن کسی کو اس حال میں نہ پاؤں، کہ وہ آئے اور اس  
کی گردن پر ایک اونٹ بڑا رہا ہو، پھر کہے یا رسول اللہ میری  
مدد کیجئے، میں کہوں کہ مجھے کچھ اختیار نہیں، میں تجھ کو احکام الہی  
پہنچا چکا، قیامت کے دن میں تم کو ایسی حالت میں نہ پاؤں، کہ  
گھوڑا تمہاری گردن پر سوار ہو، اور وہ ہنہار ہا ہو اور تم کہہ رہے  
ہو یا رسول اللہ فریاد رسی کیجئے اور میں کہوں، میں تمہارے لئے  
کچھ نہیں کر سکتا، تمہیں پہنچا چکا، قیامت کے دن میں تم کو  
اس حال میں نہ پاؤں کہ تمہاری گردن پر بکری سوار ہو اور وہ  
منہنار ہی ہو، اور تم کہو یا رسول اللہ فریاد رسی کیجئے اور میں کہوں  
میں کچھ نہیں کر سکتا، میں احکام الہی پہنچا چکا، میں قیامت کے  
دن کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ کوئی جان شور کرتی تمہاری  
گردن پر سوار ہو، اور تم کہو یا رسول اللہ فریاد رسی کیجئے اور میں  
کہوں کہ میں کچھ نہیں کر سکتا، میں نے تو حکم پہنچا دیا، کسی کو  
قیامت کے دن میں اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ آئے اور اس کی  
گردن پر کیڑے لدے ہوئے ہوں جو حرکت کر رہے ہوں، پھر  
کہے یا رسول اللہ میری فریاد رسی کیجئے، میں کہوں کہ میں کچھ  
نہیں کر سکتا، میں احکام پہنچا چکا، میں کسی کو تم میں سے قیامت

۳۳۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ  
إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي  
زُرَّعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُولَ  
فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ ثُمَّ قَالَ لَا الْفَيْئَ أَخَذَكُمْ  
يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتَيْهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ  
يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنَيْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ  
شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا الْفَيْئَ أَخَذَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتَيْهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ فَيَقُولُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ أَغْنَيْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ  
أَبْلَغْتُكَ لَا الْفَيْئَ أَخَذَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
عَلَى رَقَبَتَيْهِ شَاةٌ لَهَا ثُعَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَغْنَيْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا  
الْفَيْئَ أَخَذَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتَيْهِ  
نَاقَةٌ لَهَا صَبَاخٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنَيْنِي  
فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا الْفَيْئَ  
أَخَذَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتَيْهِ رَفَاحٌ  
فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنَيْنِي فَأَقُولُ لَا  
أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا الْفَيْئَ أَخَذَكُمْ  
يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتَيْهِ صَامِتٌ فَيَقُولُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ أَغْنَيْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ  
أَبْلَغْتُكَ \*





التَّائِقُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي نُكْرٍ قَالُوا  
 حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ  
 عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْسَابِ  
 يُقَالُ لَهُ ابْنُ النَّبِيِّ قَالَ عُمَرُو وَابْنُ أَبِي عُمَرَ  
 عَلَى الصَّدَقَةِ فَنَمًا قَدِيمًا قَالَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا لِي  
 أَهْدِي لِي قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ عَلَى الْجَبْرِ فَحَمِذَ اللَّهُ وَأَتَى عَلَيْهِ وَقَالَ  
 مَا بَالُ غَامِلٍ أَلْعَنَهُ قَبِيحُونَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا  
 أَهْدِي لِي أَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ فِي بَيْتِ  
 أُمِّهِ حَتَّى يَنْظُرَ أَهْدِي إِلَيْهِ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسُ  
 مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَنَالُ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا  
 جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ بَعِيرٌ لَهُ  
 رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا جُورٌ أَوْ شَاةٌ تَجْعُرُ ثُمَّ رَفَعَ  
 يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا عَفْرَتِي إِنْطَبِهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ  
 هَلْ بَلَغْتُ مَرَّتَيْنِ \*

۳۸- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ نُنْ  
 حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ  
 عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي حُسَيْنٍ  
 السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ ابْنَ النَّبِيِّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْسَابِ عَلَى الصَّدَقَةِ  
 فَجَاءَ بِالْعَمَلِ فَذَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذَا مَا لَكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أَهْدَيْتُ  
 لِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا  
 قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَتَنْظُرَ أَهْدِي  
 إِلَيْكَ أَمْ لَا ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 حَظِيًّا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ \*

۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ

میسینہ زہری، عروہ ابو حمید ساعدی بیان کرتے ہیں کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اسد کے ایک شخص کو جسے ابن  
 النبیہ کہتے تھے زکوٰۃ وصول کرنے پر عامل بتایا، جب یہ اپنی  
 خدمت معوضہ سے واپس آیا تو کہنے لگا، یہ مال تو آپ کا ہے اور  
 یہ مال مجھے ہدیہ میں ملا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر  
 تشریف فرما ہوئے اور اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا کیا وجہ ہے کہ  
 بعض لوگوں کو میں حاکم بنا کر بھیجتا ہوں، اور وہ واپس آکر کہتے  
 ہیں کہ یہ آپ کا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ میں ملا ہے۔ آخر وہ  
 اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا کہ معلوم ہو جاتا اس  
 کے پاس ہدیہ آتا ہے، یا نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے  
 قبضہ میں محمدؐ کی زبان ہے تم میں سے کوئی شخص ایسا مال نہ لے گا  
 مگر یہ کہ قیامت کے دن اسے اپنی گردن پر لا کر لائے گا،  
 اوٹ ہوگا تو بڑا بڑا ہوگا، گائے چٹا رہی ہوگی، بکری منہ نارہی  
 ہوگی، اس کے بعد آپؐ نے اپنے ہاتھوں کو اتار لیندا ٹھایا کہ ہمیں  
 آپؐ کے بغلوں کی سفیدی نظر آگئی، پھر آپؐ نے دو مرتبہ  
 فرمایا، للہی میں نے تیرے احکام کی پوری پوری تبلیغ کر دی ہے۔  
 ۳۸- اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر،  
 زہری، عروہ، ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے  
 ہیں کہ قبیلہ اسد کے ایک شخص ابن النبیہ نامی کو رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے عامل زکوٰۃ بنا کر بھیجا، جب ابن النبیہ مال لے  
 کر واپس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مال  
 پیش کر کے کہنے لگا کہ یہ آپ کا مال ہے اور یہ مال بطور تحفہ کے  
 مجھے ملا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد  
 فرمایا تو اپنے باپ یا ماں کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا، پھر معلوم ہوتا  
 کہ ہدیہ ملا ہے یا نہیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ  
 کے لئے کھڑے ہوئے بقیہ حدیث سفیان کی روایت کی طرح  
 بیان کی ہے۔

۳۹- ابو کریب محمد بن علاء، ابو اسامہ، ہشام ربیعہ اپنے والد



خَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَرْدَنِ عَلَى  
صِنْدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنُ الْأَثَمِ فَلَمَّا جَاءَ  
حَاسِبُهُ قَالَ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا جَلَسْتُ  
فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ  
كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ حَاطَبْنَا فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثَمَى عَلَيْهِ  
ثُمَّ قَالَ أَمَا نَعُدُّ فَإِنِّي أَسْعِجِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ  
عَلَى الْعَمَلِ مِنَّا وَلِإِنِّي لَأُبَيِّنُ اللَّهُ قِيَامِي فَيَقُولُ هَذَا  
مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ أَهْدَيْتُ لِي أَفَمَا جَلَسْتُ فِي  
بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ  
صَادِقًا وَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا  
بَعِيرٌ حَقُّهُ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ نَعَالِي يَحْمِلُهُ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ فَلَا عَرَفَ أَحَدٌ مِنْكُمْ لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُ  
بَعِيرًا لَهُ رِغَاءٌ أَوْ نَقْرَةٌ لَهَا خَوَارٌ أَوْ مَدَاةٌ تَنْغَرُ  
لَمْ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَى تَبَاضُّ إِبْطِيهِ ثُمَّ قَالَ  
الْتَهُمُ هَلْ بَنَعْتُ بَصَرَ عَيْبِي وَسَمِعَ أُذُنِي \*

ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اسد کے ایک شخص ابن المصعب کو  
بنی سلیم کی زکوٰۃ کا محصل مقرر فرمایا، جب وہ وہاں آیا تو حضور  
نے اس سے حساب لیا تو اس نے کہا یہ آپ کا مال ہے اور یہ ہدیہ  
ہے (جو مجھے ملا ہے) آپ نے ارشاد فرمایا اگر تو سچا ہے تو اپنے  
مال باپ کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا، کہ تیرا ہدیہ وہیں آ جاتا، پھر  
آپ نے ہمارے سامنے خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد  
فرمایا، خدا نے جس کام کا مجھے دلی بنایا ہے اس میں سے بعض  
حصوں کا میں تم سے کسی کو والی بنا کر بھیجتا ہوں، اگر وہ مجھ سے  
آکر کہتا ہے کہ یہ تمہارا مال ہے (۱) اور یہ مجھے تحفہ میں ملا ہے،  
اگر وہ سچا ہے تو اپنے مال باپ کے گھر کیوں نہیں بیٹھا رہا کہ اس  
کے پاس وہیں ہدیہ آ جاتا، خدا کی قسم تم میں سے جو کوئی ناحق چیز  
لے گا قیامت کے دن جب اس کا خدا سے سامنا ہو گا تو وہ چیز  
اس پر لہری ہوگی اور میں پیچونوں گا، تم میں سے اس شخص کو کہ  
اللہ سے اونٹ اٹھائے ہوئے ملے گا اور وہ بڑا مٹا ہوگا، یا گائے  
اٹھائے ہوگا جو چلائی ہوگی، یا بکری اٹھائے ہوئے جو منہ نارہی  
ہوگی، اس کے بعد آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اس قدر اٹھائے  
کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی، اور فرمایا اللہ میں نے تیرے  
احکام پہنچا دیئے، ابو حمید بیان کرتے ہیں کہ یہ میری آنکھوں  
نے دیکھا اور کانوں نے سنا۔

۴۰۔ ابو کریب، عبدہ، ابن نمیر، ابن معاویہ۔

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الرحمن بن سہمان۔

(تیسری سند) ابن عمر، سفیان، ہشام سے اسی سند کے ساتھ

۴۱۔ وَخَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ  
وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَخَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
خَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَخَدَّثَنَا ابْنُ

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عاٹ کو اور کسی عید سے پر قاز شخص کو اپنی ذمہ داری کے دوران کسی سے ہدیہ قبول کرنا جائز نہیں ہے ہاں  
البتہ دو شخص جو اس کے عاٹ بننے سے پہلے بھی ہدیہ دیا کرتا تھا اور اس کی پہلے سے یہ عادت تھی تو اس سے سابقہ عادت کے مطابق  
ہدیہ لینا جائز ہے۔ کسی اور سے ہدیہ قبول کرنا اس لئے جائز نہیں ہے کہ ظاہر ہی ہے کہ وہ اس کے صاحب منصب ہونے کی وجہ سے ہدیہ  
دے رہا ہے اور یہ عاٹ ہدیہ قبول کر کے اس سے نرمی کا برتاؤ کرے گا تو خطرہ ہے کہ اپنی ذمہ داری پوری کرنے میں کوتاہی نہ کرے اس لئے  
یہ ہدیہ رشوت کی طرح ہونے کی وجہ سے صحیح نہیں ہوگا۔

أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كَثِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ  
الْأَسَدِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ وَابْنِ نَسِيرٍ فَتَنَّا حَافِ  
حَاسِيَهُ كَمَا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ  
نُفَيْرٍ تَعْلَمُونَ وَاللَّهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ  
أَخَذَكُمْ مِنْهَا شَيْئًا وَزَادَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ قَالَ  
بَصُرْتُ عَيْنِي وَنَسِيتُ أَذُنَايَ وَاسْتَلَوْا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ  
فَإِنَّهُ كَانَ حَاضِرًا مَعِيَ \*

۴۱- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا  
جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ذَكْوَانَ  
وَهُوَ أَبُو الزُّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي  
حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَحَذَا  
بَسْوَادَ كَثِيرٍ فَجَعَلَ يَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا  
أَهْدَى إِلَيَّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لِأَبِي  
حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ قَبْلِي إِلَى أَذُنِي \*

۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
وَكَيْعٌ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي  
عَلْبٍ عَنْ قَبْرِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ  
عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اسْتَعْمَلَنَاهُ مِنْكُمْ  
عَلَى عَمَلٍ فَكُنْتُمْ بِمَحْبُطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غَنُورًا  
يَأْتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَسْوَدُ  
مِنَ الْأَنْصَارِ كَأَنِّي أَنْصُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ أَقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكَ قَالَ وَمَا لَكَ قَالَ  
سَمِعْتُكَ تَقُولُ كَذًا وَكَذَا قَالَ وَأَنَا أَقُولُهُ الْآنَ  
مَنْ اسْتَعْمَلَنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَجِئْ بِقَبْلِيهِ  
وَكَبِيرِهِ فَمَا أَوْجِي مِنْهُ أَخَذَ وَمَا نَهَى عَنْهُ

بعض روایتوں کے الفاظ میں معمولی سے تفسیر کے ساتھ حدیث  
روایت کی گئی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ ابو حمید نے کہا کہ  
میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا اور کہا کہ زید  
بن ثابت سے دریافت کر لو کیونکہ وہ اس وقت میرے ساتھ  
موجود تھے۔

اسی اسحاق بن ابراہیم، جریر، شیبانی، عبد اللہ بن ذکوان،  
ابو الزناد، عروہ بن زبیر، ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص  
کو زکوٰۃ وصول کرنے پر عامل بنایا، وہ بہت سی چیزیں لے کر آیا  
اور کہنے لگا یہ آپ کی ہیں اور یہ مجھے تحفہ میں ملی ہیں، حضرت  
عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو حمید ساعدی سے  
دریافت کیا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ  
فرمان سنا تھا؟ وہ بولے آپ کے دہن مبارک ہی سے میرے  
کانوں تک پہنچا۔

۴۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع بن الجراح، اسماعیل بن ابی خالد،  
قیس بن ابی حازم، عدی بن عمیرہ کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
سنا، آپ فرما رہے تھے تم میں سے جس شخص کو ہم کسی چیز کا دال  
بنائیں اور وہ ہم سے ایک سو یا اس سے کوئی چھوٹی چیز چھپالے  
تو یہ خیانت ہوگی قیامت کے دن اسے لے کر آئے گا، یہ سن کر  
ایک سانولا انصاری کھڑا ہوا، گویا کہ میں اسے دیکھ رہا ہوں اور  
عرش کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کام مجھ سے واپس  
لے لیجئے، آپ نے فرمایا، کیوں کیا بات ہے؟ وہ بولے میں نے  
آپ کو ایسا ایسا فرماتے سنا ہے، آپ نے فرمایا میں اب بھی دعا  
کہتا ہوں کہ جس کو ہم نے کسی چیز کا عامل بنایا وہ چھوٹی بڑی ہر  
چیز لے کر حاضر ہو گا، اس کے بعد جو اسے دیا جائے لے لے اور



انتہی \*

جو نہ دیا جائے اس سے باز رہے۔

۳۳۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، محمد بن بشر (دوسری سند) محمد بن رافع، ابو ساعد، اسحاق بن عمار سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۳۴۔ اسحاق بن ابراہیم شافعی، فضل بن موسیٰ، اسحاق بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم، عدی بن عمیرہ الکندی سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

باب (۸) حاکم کی اطاعت ان کاموں میں واجب ہے جو گناہ نہ ہوں اور امور معصیہ میں اطاعت حرام ہے۔

۳۵۔ زبیر بن حرب، ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد بیان کرتے ہیں کہ ابن جریر نے بیان کیا کہ یہ آیت یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم عبد اللہ بن حذافہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک لشکر کا سرور بنا کر روانہ کیا تھا، ابن جریر بیان کرتے ہیں کہ یہ چیز مجھ سے یحییٰ بن مسلم نے بواسطہ سعید بن جبیر ابن عباس سے نقل کی ہے۔

۴۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ قَالَوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ \*

۴۴۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي عَدَالَةَ أَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ عَمِيرَةَ الْكَنَدِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ \*

(۸) بَابُ وَجُوبِ طَاعَةِ الْأَمْرَاءِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَتَحْرِيمِهَا فِي الْمَعْصِيَةِ \*

۴۵. حَدَّثَنِي زُبَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ تَزَلَّ ( يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ) فِي عِبَادِ اللَّهِ بْنِ حَذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِي السَّهْمِيِّ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ أَخْبَرَنِيهِ يَحْيَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ \*

(تعداد) جمہور مفسرین اور فقہاء کے نزدیک اولی الامر سے مسلمانوں کے حاکم اور امیر مراد ہیں اور بعض حضرات کے نزدیک علماء مراد ہیں، اور بعض کے نزدیک علماء اور امراء دونوں مراد ہیں اور مترجم کے نزدیک بھی یہی قول زیادہ انسب ہے کیونکہ حاکم اور امیر کو بھی مانا جاتا ہے اور خیر القرون میں اکثر علماء ہی حکام ہوا کرتے تھے باقی علماء سے علماء سوء مراد نہیں، نہ الکی بدعت۔

۳۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مغیرہ بن عبد الرحمن حزامی، ابو الزناد اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی

۴۶. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ ابْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جو حاکم پابند شرع کی اطاعت کرے، اس نے میری اطاعت کی اور جو ایسے حاکم سے نافرمانی کرے، اس نے میری نافرمانی کی۔

۳۷۔ زہیر بن حرب، ابن عیینہ، ابو الزناد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، لیکن اس میں یہ نہیں کہ جس نے ایسے حاکم کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

۳۸۔ حرملة بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس شخص نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

(فائدہ) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رسولؐ کی اطاعت کا حکم دیا، لہذا ایک دوسرے کے ساتھ تلازم ثابت ہوگا۔ مترجم کہتا ہے اور آپؐ کا امیر وہی ہو سکتا ہے جو کہ پابند شرع اور عادل و منصف ہو، واللہ اعلم بالصواب۔

۳۹۔ محمد بن حاتم، مکی بن ابراہیم، ابن جریج، ابن زیاد، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور اسی طرح روایت مروی ہے۔

۵۰۔ ابو کمال جعفری، ابو عوانہ، یحییٰ بن عطاء، ابو علقمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ منہ در منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں (دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد (تیسری سند) محمد بن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ بن عطاء، ابو علقمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ يُعْصِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ يُطِيعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يُعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي \*

۴۷۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَمَنْ يُعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي \*

۴۸۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي \*

۴۹۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً \*

۵۰۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي عُلْقَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ فِيهِ إِلَيَّ فِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ سَمِعَ أَبَا عُلْقَمَةَ سَمِعَ



أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ خَابِثَتِهِمْ \*

۵۱ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَائِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ \*

۵۲ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَّابٍ عَنْ حَيْوَةَ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ وَقَالَ مَنْ أَطَاعَ الْأَمِيرَ وَلَمْ يَفْعَلْ أَمْرِي وَكَذَلِكَ فِي حَدِيثِ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ \*

۵۳ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمْعَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ نَسَمٌ وَالطَّاعَةُ فِي عُسْرِكَ وَبُسْرِكَ وَمَنْشَقْلِكَ وَمَكْرَهِكَ وَأَثَرُهُ عَلَيْكَ \*

۵۴ - وَحَدَّثَنَا أَبُو يَكْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَادٍ الْأَشْجَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَوْصَانٍ إِذَا أَسْمَعَ وَأَطِيعَ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا مَحْدَغَ الْأَطْرَافِ \*

۵۵ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُعْبَةَ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ عَبْدًا مَحْمَبًا مَحْدَغَ

۵۱۔ ابن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۵۲۔ ابوالطاہر، ابن وہب، یونس، ابویونس مولیٰ ابو ہریرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں، باقی اس میں یہ نہیں ہے کہ جس نے میرے امیر کی اطاعت کی بلکہ صرف امیر کی اطاعت کا ذکر ہے اور اسی طرح ہمام بن منبہ کی روایت میں ہے۔

۵۳۔ سعید بن منصور، قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمن، ابو حازم، ابوعاصم السمری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تجھ پر سننا اور اطاعت کرنا، (امیر عاقل اور پابند شرع کی) لازم ہے، تکلیف میں بھی اور راحت میں بھی، خوشی میں بھی اور رنج میں بھی اور جس وقت تجھ پر کسی اور کو ترجیح دیں۔

۵۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدالرحمن بن براء اشجری، ابوالکریم، ابن ادریس، شعبہ، ابو عمران، عبداللہ بن صامت، حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کی اگرچہ ایک غلام ہاتھ پاؤں کٹا ہوا کم ہو۔

۵۵۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر (دوسری سند) اسحاق، نصر بن شعیب، ابو عمران سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس کے یہ الفاظ ہیں کہ اگرچہ ایک حبشی ہو، جس کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوں، تمہارا کم ہو۔

## الْأَطْرَافِ \*

۵۶- وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ عَبْدًا مُجَدِّحَ الْأَطْرَافِ \*

۵۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي تَحَدَّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقُولُ وَلَوْ اسْتَعْمَلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ يَمُودُكُمْ بِكَيْدِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا \*

۵۶- عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد شعبہ ابو عمران سے اسی سند کے ساتھ ابن ابی ریس کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۵۷- محمد بن یحییٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، یحییٰ بن حنین اپنی روایت سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرما رہے تھے کہ اگرچہ تم پر ایک غلام کو حاکم بنادیا جائے، جو تم پر اللہ کی کتاب کے موافق حکم کرے تو اس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔

(فائدہ) مقصود تمام احادیث کا یہی ہے کہ اگر کتاب اللہ اور سنت رسول کے موافق حکمرانی کرے تو اس کی اطاعت واجب ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی میں کسی کی بھی اطاعت واجب نہیں ہے "لا طاعة للخلق في معصية الله" بلکہ اطاعت حرام ہے۔

۵۸- ابن بشار، محمد بن جعفر، عبد الرحمن، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور اس میں حمیشی غلام کا ذکر ہے۔

۵۸- وَ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَبْدًا حَبَشِيًّا \*

۵۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع بن الجراح، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں ہے کہ حمیشی غلام جس کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوں۔

۵۹- وَ حَدَّثَنَا أَبُو يَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدِّحًا \*

۶۰- عبد الرحمن بن بشر، بنجر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں حمیشی ہاتھ پاؤں کٹے کا ذکر نہیں اتنی زیادتی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متکی یا عرفات میں سنا۔

۶۰- وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرَ حَدَّثَنَا بَشَرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ حَبَشِيًّا مُجَدِّحًا وَزَادَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي أَوْ بَعَرَفَاتِ \*

۶۱- سلمہ بن شیبہ، حسن بن احسن، معقل، زید بن ابی اسید، یحییٰ بن حنین، احمی و ابو ام حنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کا حج کیا تو آپ نے بہت سی باتیں بیان فرمائیں، پھر میں نے سنا، آپ فرما رہے تھے، اگر تمہارے اوپر ہاتھ پاؤں کٹا اور غائب یہ بھی فرمایا کہ سیاہ رنگ کا غلام ہی

۶۱- وَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْسَنٍ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ حَدِيثِهِ أُمُّ الْحُصَيْنِ قَالَ سَمِعْتُهَا تَقُولُ خَصَعْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



قَوْلًا كَثِيرًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ أَمْرَ عَلَيْكُمْ  
عَبْدٌ مُجَدِّحٌ حَسْبُنَهَا قَالَتْ أَسْوَدُ يَقُوذُكُمْ  
بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا \*

۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَبِثٌ عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ  
السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ  
بِمَعْصِيَةٍ فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ \*  
۶۳۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ  
الْمُنْثَرِي قَالَ حَدَّثَنَا بَحْثِيُّ وَهُوَ الْقُطَّانُ ح وَ  
حَدَّثَنَا ابْنُ نُسَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ  
اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ \*

۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ يَسَّارَ  
وَاللُّثْظِيُّ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ  
عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا  
وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَأَوْفَدَ نَارًا وَقَالَ ادْخُلُوهَا  
فَأَرَادَ نَاسٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالَ الْآخَرُونَ إِنَّا قَدْ  
فَرَرْنَا مِنْهَا فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا لَوْ  
دَخَلْتُمُوهَا لَمْ تَرَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ  
لِلْآخَرِينَ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ  
اللَّهِ بِإِمَاعِ الطَّاعَةِ فِي الْمَعْرُوفِ \*

امیر ہو، جو اللہ تبارک و تعالیٰ کی کتاب کے موافق تمہاری  
قیادت کرے تو اس کی بات سنو، اور اس کی اطاعت و  
فرمانبرداری کرو۔

۶۲۔ قتیبہ بن سعید، لیث، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی  
اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں  
کہ آپ نے فرمایا مسلمان آدمی پر (اس بات کا) سننا اور  
اطاعت کرنا واجب ہے، خواہ اسے پسند ہو یا نہ ہو، لیکن اگر گناہ کا  
قلم کیا جائے تو نہ سننا پاپ ہے اور نہ ماننا۔

۶۳۔ زہیر بن حرب، محمد بن ثنی، یحییٰ قطان (دوسری سند)  
ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی  
طرح روایت مروی ہے۔

۶۴۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، زہید، سعد بن  
سیدہ، ابو عبد الرحمن، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ  
کیا اور ان پر ایک شخص کو امیر بنادیا، چنانچہ اس نے آگ جلائی  
اور لوگوں سے کہا اس میں گھس جاؤ، بعض حضرات کا ارادہ  
ہوا کہ اس میں گھس جائیں اور بعض نے کہا کہ ہم آگ ہی سے  
بھاگ کر آئے ہیں (اسلام لائے ہیں) غرضیکہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا گیا۔ آپ نے ان سے جنہوں  
نے گھسنے کا ارادہ کیا تھا فرمایا کہ اگر تم اس میں گھس جاتے تو  
قیامت تک اسی میں رہتے اور جو گھسنے پر راضی نہ تھے ان کی  
تعریف فرمائی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی  
اطاعت نہیں بلکہ اطاعت تو نیک کام میں ہے۔

(ظاہر) یعنی شریعت کے خلاف جو بات ہو اسے ہرگز نہ ماننا چاہئے، بادشاہ کا باپ حکم دے دے، سب مل کر ایسے بادشاہ اور حکم  
کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت پر مجبور کریں، نہیں ماننا تو معزول کر دیں کیونکہ وہ بھی اور انسانوں کی طرح ہے اس کی اطاعت  
بالذات نہیں ہے بلکہ اصل مقصود تو شریعت کی اطاعت ہے تو جب تک وہ شریعت کے موافق قیادت کرے تو درست ہے ورنہ اگر کسی اس  
کے اوپر اور وہ نیچے ہے۔

۶۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ وَتُقَاتُ بْنُ أَبِي الْمَغْطَبِ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَاسْتَعْمَلَ عَنْبِئَهُمْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيَطِيعُوا فَإِذَا غَضِبُوا فِي شَيْءٍ فَقَالَ اسْمَعُوا لِي خَطْبًا فَجَمَعُوا لَهُ ثُمَّ قَالَ أَوْفِدُوا نَارًا فَأَوْفَدُوا ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْمُرْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْمَعُوا لِي وَتَطِيعُوا فَأَنُوتُوا بَلَى قَالَ فَادْخُلُوهَا قَالَ فَفَطَرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالُوا إِنَّمَا قُورِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَكَانُوا كَذَلِكَ وَسَكَنَ غَضَبُهُ وَطَفِئَتِ النَّارُ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ \*

۶۵۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، زہیر بن حرب، ابو سعید اشجعی، وکیع، اعمش، سعد بن عبیدہ، ابو عبد الرحمن، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور ان پر ایک انصاری کو امیر بنادیا، اور لوگوں کو ان کی اطاعت کرنے اور ان کی بات سننے کا حکم دیا، پھر ان لوگوں نے انہیں کسی بات سے غمہ دلایا انہوں نے کہا نکلیاں جمع کرو سب نے نکلیاں جمع کیں، انہوں نے کہا آگ جلاؤ، سب نے آگ جلا دی پھر انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں میری بات سننے اور اطاعت کرنے کا حکم نہیں دیا تھا، سب نے کہا بیشک انہوں نے کہا تو اس میں داخل ہو جاؤ، یہ سن کر لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم تو آگ ہی سے بھاگ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے ہیں، وہ اسی حال میں رہے حتیٰ کہ ان کا غمہ ٹھنڈا ہو گیا اور آگ بجھا دی گئی جب لوٹ کر آئے تو حضور سے اس کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا اگر آگ میں گھس جاتے تو اس میں رہتے، اطاعت تو صرف امر معروف میں واجب ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، انہوں نے یہ بات بطور امتحان کی تھی یا بطور مذاق، بہر حال خلاف شریعت امور میں حاکم اور سردار کی اطاعت نہیں ہے واللہ اعلم۔

۶۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ \*

۶۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مردی ہے۔

۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَدَّو قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمُنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَنِ اثَرَةٍ عَلَيْنَا

۶۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن إدريس، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ بن عمر، عبادۃ بن ولید، عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے پر سختی اور راحت میں اور خوشی اور ناخوشی کی حالت میں بیعت کی ہے اور گو ہمارے اوپر دوسروں کو ترجیح دی جائے اور اس امر پر کہ ہم اس شخص کی سرداری میں



وَعَنِي أَن لَّا تَنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَعَنِي أَن نَّقُولَ بِالْحَقِّ إِنَّمَا سَكْنَا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ كُفْمَ لَانِم \*

۶۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو مُعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُجَّانَ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَبَحْثِيُّ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ \*

۶۹۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ دُرَيْسٍ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ \*

۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَبٍ الرَّحْمَنِيُّ ابْنُ وَهَبِ بْنِ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي بُكَيْرٌ عَنْ بَسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقُلْنَا حَدَّثَنَا أَصْلَحَكَ اللَّهُ بِحَدِيثٍ يَنْفَعُ اللَّهُ بِهِ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَانَا فَمَكَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَن بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَأَن لَّا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ قَالَ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ فِيهِ بُرْهَانٌ \*

جو اس کا اہل ہے جھگڑا نہیں کریں گے اور جہاں بھی ہوں گے جگہ بات کہیں گے اور اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

۶۸۔ ابن نمیر، عبد اللہ بن اور لیس، ابن عجلان، عبید اللہ بن عمر، یحییٰ بن سعید، عبادۃ بن الولید سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۶۹۔ ابن ابی عمر، عبد العزیز و زور و زوی، یزید بن الہاد، عباد بن ولید، ولید بن عبادۃ، حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور ابن اور لیس کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۷۰۔ احمد بن عبد الرحمن بن وہب بن مسلم، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکیر، بسر بن سعید، جنادہ بن ابی امیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عبادہ بن صامت کے پاس گئے اور وہ بیمار تھے، تو ہم نے کہا، ہم سے حدیث بیان کیجئے اللہ تعالیٰ آپ کو اچھا کرے، اس حدیث جس سے ہمیں فائدہ حاصل ہو، جو کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، تو انہوں نے کہا، کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پایا تو ہم نے آپ سے بیعت کی، اور آپ نے جو عہد لئے ان میں سے یہ بھی تھا کہ ہم بات سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کرتے ہیں، خوشی، ناخوشی، سختی اور آسانی میں اور ہماری حق تلفیاں ہونے میں اور ہم اس شخص کی خلافت میں جو اس کے لائق ہو جھگڑا نہیں کریں گے ہاں اگر (ان کے علم میں) تم کو کھڑا ہو کفر نظر آئے جس کی واضح دلیل خدا کی طرف سے تمہارے پاس ہو۔ (۱)

(۱) امام کے فاسق ہونے کی دو صورتیں ہیں۔ ایسا فاسق جو اس کی ذمت پر بند ہو لوگوں کی طرف متعدي نہ ہو ایسے فاسق کی بنا پر اس کے خلاف خروج کرنا جائز نہیں ہے۔ دوسرا ایسا فاسق جو متعدي ہو پھر اس کی بہت سی اقسام ہیں بعض میں خروج جائز نہیں اور بعض میں خروج جائز ہے۔ اس موضوع پر تحقیقی مواد کے لئے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کی تحریر جزل الکلام فی عزل الامام کا مطالعہ مناسب ہے۔

(قائد) امام نووی فرماتے ہیں کہ کفر سے مراد معاصی ہیں، مطلب یہ ہے کہ جب صاف صاف شرع کے خلاف حاکم کو کرتے دیکھو تو اس وقت خاموش نہ رہو، اور اس سے کہہ دو، اور حق بات بیان کرو، باقی مسلمان حاکم سے لڑنا، اور بغاوت کرنا، باجماع اہل اسلام، اگرچہ وہ فاسق ہو ظالم ہو، حرام ہے، اہل سنت والجماعت کے نزدیک امام فتن سے معزول نہیں ہوگا، ہاں نماز پڑھنا، چھوڑ دے یا کسی بدعت کو ایجاد کرے۔

## (۹) بَابُ الْإِمَامِ جُنَّةٌ \* باب (۹) امام مسلمانوں کی ڈھال ہے۔

۷۱۔ زہیر بن حرب، شبابہ بن قہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، امام ڈھال ہے، اس کے پیچھے سے مسلمان لڑتے ہیں، اور اس کے ذریعے سے بچاؤ کیا جاتا ہے، اب اگر امام تقویٰ اور انصاف کے ساتھ حکم دے گا تو اسے ثواب ملے گا اور اس کے خلاف حکم دے گا تو اس کا دہاں اسی پر ہوگا۔

باب (۱۰) جس خلیفہ سے پہلے بیعت کی ہو، اسی کی بیعت کو پورا کرنا چاہئے۔

۷۲۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، فرات قرظی، ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پانچ سال تک بیٹھا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے تھے کہ آپؐ نے فرمایا، بنی اسرائیل کی سیاست ان کے پیغمبر قائم رکھتے تھے، ایک نبی کے بعد دوسرا نبی ان کا جانشین ہوتا تھا، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں، بلکہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے صحابہ نے عرض کیا پھر آپؐ ہمیں کیا قسم دیتے ہیں، آپؐ نے فرمایا جس سے پہلے بیعت کر لو اسی کی بیعت پوری کرو، اور ان کا حق ادا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو کام ان کے سپرد کیا، اس کی باز پرس ان سے خود کر لے گا۔

۷۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن براد اشعری، عبد اللہ بن اوریس، حسن بن فرات اپنے والد سے اسی سند کے ساتھ، اسی طریقے سے روایت نقل کرتے ہیں۔

۷۱۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيَتَّقَى بِهِ فَإِنَّ أَمْرَ بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدْلَ كَانَ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرٌ وَإِنْ يَأْمُرُ بِغَيْرِهِ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ \*

(۱۰) بَابُ وَجُوبِ الْوَفَاءِ بِبَيْعَةِ الْخُلَفَاءِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ \*

۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتِ الْقَزَّازِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ حَمْسَ مِائِينَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمْ لَأَنْبِيَاءٍ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَابْنُهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَتَكُونُ خُلَفَاءُ تَكْثُرُ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ وَأَعْطَوْهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ سَأَلَهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ \*

۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَادٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ فُرَاتٍ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا لِبِسَادٍ مِثْلَهُ \*

(قائد) امام نووی فرماتے ہیں کہ جب ایک خلیفہ سے بیعت ہو جائے پھر اس کے ہوتے ہوئے دوسرے خلیفہ سے بیعت کریں تو اول ہی کی



بیعت صحیح ہے اور دوسرے کی بیعت حرام ہے اور عہدہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایک زمانہ میں دو غلیفہ نہیں ہو سکتے، اگرچہ دارالسلام بہت وسیع ہو۔

۷۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو الاحوص، وکیع۔

(دوسری سند) ابو سعیدان، وکیع۔

(تیسری سند) ابو کریب، ابن نمیر، ابو معاویہ۔

(چوتھی سند) اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، یحییٰ بن یونس، اعلمش۔

(پانچویں سند) عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعلمش، زید بن وہب، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، عنقریب میرے بعد حق تلفیاں ہوں گی اور ایسے امور ہوں گے جو تم کو ناگوار ہوں گے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے جو شخص اس زمانہ میں ہو اسے آپ کیا مقیم دیتے ہیں؟ فرمایا جو حق تم پر واجب ہے اسے پورا کرنا اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے طلب کرنا۔

۷۵۔ زبیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعلمش، زید بن وہب، عبد الرحمن بن عبد رب الکعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں گیا وہاں عبد اللہ بن عمرو بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکھڑے سایہ میں بیٹھے تھے اور آدمی ان کے پاس جمع تھے، میں بھی جا کر ان کے پاس بیٹھ گیا کہنے لگے کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے ایک پڑاؤ پر اترے، بعض حشرات اپنا خیمہ درست کرنے لگے اور بعض تیر مارنے لگے، اور بعض اپنے مویشیوں کی میں موجود رہے، اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی کہ نماز تیار ہے ہم سب آپ کے پاس جمع ہو گئے، آپ نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے جوئی نرہا ہے، اس پر لازم تھا کہ اپنی امت کو اپنے ملہ کے موافق بھلائی کا راستہ بتائے، اور جو چیز اس کی نعر میں ان کے لئے بری ہو اس سے ڈرائے، اب تمہاری اس امت کی

۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ وَوَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُسَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنْ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْأَعْمَشُ لَهُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي أَمْرَةٌ وَأُمُورٌ تُكْبَرُ وَنَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَأْمُرُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَّا ذَلِكَ قَالَ تَوَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ \*

۷۵۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عِنْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ فَأَتَيْتُهُمْ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَرَكْنَا مَتَرَنَا فَعِثْنَا مَنْ يُصْبِحُ خَبَاءَهُ وَمِمَّا مَنْ يَتَطَهَّرُ وَمِمَّا مَنْ هُوَ فِي حَشَرِهِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمَّالَةَ بِجَامِعَةٍ فَاجْتَمَعْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِنَّا كَانُوا حَقًّا عَلَيْهِ لَوْلَا يَدْرُ

أَمَّا عَلَى خَيْرَ مَا يَحْسِبُ لَهُمْ وَيُنذِرُهُمْ شَرَّ مَا  
يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَإِنَّ أَفْئِدَتَكُمْ هَذِهِ جُعِلَ عَاقِبَتُهَا فِي  
أُولَئِكَ وَسَيُصِيبُ أَجْرَهَا بِلَاءٌ وَأُمُورٌ تُفَكِّرُونَهَا  
وَتَحْيِيءُ فِتْنَةً فَيَرْفُقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَحْيِيءُ الْفِتْنَةُ  
فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هَذِهِ مِنْكَ كَيْفِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ  
وَتَحْيِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هَذِهِ هَذِهِ فَمَنْ  
أُحِبَّ أَنْ يُزْجَرَ عَنْ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ  
فَلْيَأْتِ مَبِيتَهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ  
وَالْبَاطِلِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُجِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ  
وَمَنْ يَبِيعْ بِعَاقِبَةٍ فَأَعْطَاهُ حَقَّقَهُ يَدِهِ وَثَمَرَةُ قَلْبِهِ  
فَيُطْبَعُهُ إِنْ امْتَلَأَ فَإِنْ حَاءَ آخِرُ بِنَارِهِ  
فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخِرِ فَذَلَّوْا مَتَهُ فَقُلْتُ لَهُ  
أَتَشْذِكُ اللَّهَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْوَى إِلَيَّ أُذُنِي وَقَلْبِي  
بَيْنِيهِ وَقَالَ سَمِعْتُهُ أَذْنًا وَوَعَاهُ قَلْبِي فَقُلْتُ  
لَهُ هَذَا إِنْ عَمَلْتَ مُعَاوِيَةَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَأْكُلَ  
أَمْوَالَنَا نَيْنًا بِالْبَاطِلِ وَنَقْتُلَ أَنْفُسَنَا وَاللَّهُ يَقُولُ  
(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ  
بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ  
وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا)  
قَالَ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ أَطِيعُوا فِي طَاعَةِ اللَّهِ  
وَأَعِصِيهِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ \*

عاقبت اس کے ابتدائی حصہ میں ہے اور اس کے اخیر میں  
مصابب ہیں اور ایسے امور پیش آئیں گے جو تمہیں ناگوار  
گزریں گے اور ایسا فتنہ پیدا ہو گا جس کا ایک حصہ دوسرے کو  
کمزور کر دے گا ایک فتنہ آئے گا تو مومن کہے گا کہ یہی میری  
تباہی کو لے کر آیا ہے، پھر یہ فتنہ ہاتھ رہے گا، پھر دوسری  
مصیبت آئے گی تو مومن کہے گا کہ یہی میری ہلاکت لے کر  
آئی ہے، لہذا جو نقص آگ سے دور رہنا اور جنت میں داخل  
ہونا چاہیے تو لازم ہے کہ اس کا انتقال اسی حالت میں ہو اور خدا  
اور روز قیامت پر اس کا ایمان ہو اور جو سلوک اپنے ساتھ ہونا  
پسند کرتا ہے، وہی لوگوں سے کرے، اگر کسی نے امام کی بیعت  
کر لی ہو اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ اور اپنے دل کا ٹھوڑے چکا  
ہے تو بقدر امکان اس کی اطاعت کرے، اگر کوئی دوسرا امام اس  
کا مقابلہ کھڑا ہو جائے تو دوسرے کی گردن مار دے۔ یہ حدیث  
سن کر میں عبد اللہ کے قریب ہوا اور کہا کہ آپ کو خدا کی قسم  
دے کر میں پوچھتا ہوں کہ آپ نے خود حضور سے یہ حدیث  
سنی ہے؟ تو انہوں نے اپنے کانوں اور دل کی طرف اپنے  
ہاتھوں سے اشارہ کر کے فرمایا، میرے کانوں نے سنا اور میرے  
قلب نے محفوظ رکھا۔ میں نے عرض کیا آپ کے یہ بچا زاد  
بھائی معاویہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم آپس میں بیجا طور پر مال  
کھائیں اور اپنی جائیں قتل کریں، حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا  
ایہا الذین آمنوا لا تأکلوا أموالکم بیکم بالباطل الا  
ان تكون تجارة عن تراض منکم ولا تقتلوا انفسکم  
ان الله کان بکم رحیمًا۔ یہ سن کر عبد اللہ تھوڑی دیر  
خاموش رہے، پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ان کی  
فرمانبرداری کرو، اور معصیت الہی میں ان کی نافرمانی کرو۔

۷۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابو سعید اشج، وکیع (دوسری  
سند) ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی  
طریقہ سے روایت نقل کرتے ہیں۔

۷۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ  
نُفَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح  
وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا



عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ \*

۷۷ - وَخَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَدَبِّرِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَفَّيَةِ الصَّائِدِيُّ قَالَ رَأَيْتُ جَمَاعَةً عِنْدَ الْكَفَّيَةِ فَذَكَرُوا حَدِيثَ الْأَعْمَشِ \*

(۱۱) بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ ظُلْمِ الْوُلَاةِ وَاسْتِثَارِهِمْ \*

۷۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ حَدَّثَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تَسْتَعْمِلُونِي كَمَا اسْتَعْمَلْتُمْ فَلَنَا فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَقُولُونَ بَغْيِي أَرَأَيْتُمْ فَاصْبِرُوا حَتَّى نُلْقُوا عَلَى الْخَوْصِ \*

۷۹ - وَخَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْخَارِجِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَارِجِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ حَدَّثَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبِيلِهِ \*

۸۰ - وَخَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَقُلْ حَدَّثَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

۸۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

۷۷۔ محمد بن رافع، ابوالمندثر، اسماعیل بن عمر، یونس بن ابی اسحاق ہمدانی، عبد اللہ بن ابی السفر، عامر، عبد الرحمن بن عبد رب الکعبہ صائدی بیان کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں کی ایک جماعت کو کعبہ کے پاس دیکھا اور اعمش کی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

باب (۱۱) حاکموں کے ظلم پر صبر کرنے کی ہدایت۔

۷۸۔ محمد بن عثمان، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، انس بن مالک، اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خلوت میں عرض کیا کہ حضورؐ نے جس طرح فلاں شخص کو عامل بنایا ہے، مجھے بھی حاکم بناد دیجئے تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب میرے بعد تمہیں اپنے نفسوں پر دوسرے آدمیوں کی ترجیح نظر آئے گی، تو تم صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے عوض کوثر پر ملو۔

۷۹۔ یحییٰ بن حبیب الخاری، خالد بن حارث، شعبہ بن الحجاج، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ حضرت اسید بن حضیر سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خلوت میں عرض کی اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۸۰۔ عبید اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں طبعاً ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

۸۱۔ محمد بن عثمان، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، مالک بن حرب، عنقریب بن وائل حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے

نقل کرتے ہیں کہ سلمہ بن یزید بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا نبی اللہ! فرمائیے، اگر ہم پر ایسے حاکم مسلط ہوں جو اپنے حقوق کا تو مطالبہ کریں اور ہمارے حقوق نہ دیں تو اس وقت آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے اعراض فرمایا، سلمہ نے پھر وہی سوال کیا، آپ نے پھر ان سے اعراض فرمایا (۱) پھر دوسری بات میری مرتبہ سلمہ نے یہی سوال کیا تو اشعث بن قیس نے انہیں کھینچ لیا تو حضور نے فرمایا، تم ان کی بات سننا اور اطاعت کرنا، کیوں کہ ان کا بار ان پر ہے اور تمہارا بار تم پر ہے۔

۸۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، شہابہ، شعبہ، شاہک سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور بیان کیا جب اشعث بن قیس نے انہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم ان کی بات سننا، اطاعت کرنا کیونکہ ان کا بار ان پر ہے اور تمہارا بار تم پر ہے۔

باب (۱۲) فتنوں کے وقت جماعت مسلمین کے ساتھ رہنے کا حکم۔

۸۳۔ محمد بن عثمان، ولید بن مسلم، عبد الرحمن بن یزید بن جابر، بسر بن عبد اللہ الحضرمی، یزید اور یزید بن خولان، حذیفہ بن الیمان بیان کرتے ہیں کہ اور لوگ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلائی کی باتیں دریافت کرتے تھے اور میں آپ سے بری چیزوں کو دریافت کرتا تھا، اس ڈر سے کہ کہیں برائی میں نہ پڑ جاؤں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جہالت اور برائی کی حالت میں تھے مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ خیر (اسلام) عطا فرمایا، اب کیا اس خیر کے بعد کوئی شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا ہاں، میں نے عرض کیا، اس شر کے بعد کیا کوئی خیر ہوگی؟ فرمایا ہاں،

عَنْ سَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ سَلْمَةَ بْنَ يَزِيدٍ الْجَعْفِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُونَا حَقَّنَا فَمَا تَأْمُرُنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فِي الثَّانِيَةِ تَوَّ فِي الثَّالِثَةِ فَحَدَّثَهُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَقَالَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ \*

۸۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شُهَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيْمَانَ بْنِ هَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ فَحَدَّثَهُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ \*

(۱۲) بَابُ الْأَمْرِ بِزُجُومِ الْجَمَاعَةِ عِنْدَ ظُهُورِ الْفِتَنِ وَتَحْذِيرِ الدُّعَاةِ إِلَى الْكُفْرِ \* ۸۳ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي بُسَيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ الْحَضْرَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ حَذِيفَةَ بْنَ الْيَمَانَ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُلْزِمَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ نَعُدُّ هَذَا الْخَيْرَ

(۱) یہ اعراض فرمایا تو وحی کے ابھار کی بنا پر تھا یا اس لئے کہ سائل کے انداز سے آپ کچھ مجھے تھے کہ وہ اپنے امراء کے خلاف خروج کی اجازت مانگ رہے تو انکار کرنے کے لئے آپ نے اعراض فرمایا کہ خروج کی اجازت نہیں ہے۔



شَرُّ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرُّ مِنْ  
 شَرِّ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ  
 قَوْمٌ يَسْتَتُونَ بِغَيْرِ سُنْبِي وَيَهْتَدُونَ بِغَيْرِ هُدًى  
 يَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتَكْبُرُ فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرُّ  
 مِنْ شَرِّ قَالَ نَعَمْ دُعَاءٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ  
 أَجَابَهُمْ بِأَنِّهَا قَدْ فُتِحَتْ فِيهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 صِفْهُمْ لَنَا قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ مِنْ جَلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ  
 بِالسِّبْتِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَرَى إِنْ  
 أَدْرَكْتَنِي ذَلِكَ قَالَ تَلَزَمُ جَمَاعَةُ الْمُسْتَبْعِينَ  
 وَبِعَاقِبَتِهِمْ فَقُلْتُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَنَا  
 إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَمِلْ بَيْنَ الْفِرَقِ كُلِّهَا وَلَوْ أَنْ  
 تَعْصِي عَنِّي أَصْلَ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ  
 وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ \*

لیکن اس میں کچھ آمیزش اور کدورت ہوگی، میں نے عرض  
 کیا، دو آمیزش و کدورت کیا ہے؟ فرمایا ایسے لوگ ہوں گے جو  
 میری سنت پر نہیں چلیں گے اور میرے طریقہ کے سوا  
 دوسروں کا راستہ اختیار کریں گے، ان میں اچھی باتیں بھی ہوں  
 گی اور بری بھی، میں نے عرض کیا، پھر اس کے بعد برائی ہوگی،  
 آپ نے فرمایا ہاں ایسے لوگ جو جہنم کے دروازوں کی طرف  
 لوگوں کو بلاتے گے، جو ان کی بات ماننے لگا انہیں جہنم میں  
 جھونک دیں گے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی حالت  
 بیان فرمائیے، آپ نے فرمایا ان کا رنگ ہم جیسا ہو گا اور ہماری  
 زبان بولیں گے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آج میں اس زمانہ  
 کو پاؤں تو کیا کرو، آپ نے فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور ان  
 کے امام کے ساتھ رہنا، میں نے کہا کہ اُمران کی جماعت اور  
 امام نہ ہو تو، فرمایا تو ان تمام فرقوں سے الگ رہنا خود تم کو  
 مرتے دم تک درخت کی جڑ چپا پڑے۔

(نائد) یعنی جنگل میں چلا جائے اگرچہ کچھ کھانے کو نہ ملے، اور پھر ان بے رہنوں سے نہ ملے، اس حدیث میں خوارج اور قرامطہ وغیرہ گمراہ  
 فرقوں کی پیش گوئی ہے اور کدورت والا زمانہ بنو امیہ کی خلافت کے بعد ہوا، گو اس زمانہ میں بھلائی بھی تھی، مگر بدعات اور رسومات کھیل  
 گئی تھیں اور اس کے بعد سر اسر بے دینی اور گمراہی اور ہجرت کا دور شروع ہو گیا۔

۸۴۔ محمد بن اسلم بن عسکر شیبی، یحییٰ بن حسان (دوسری سند)  
 عبد اللہ بن عبد الرحمن الدرمی، یحییٰ بن حسان، معاویہ بن سلام،  
 زید بن سلام، ابو سلام، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے  
 ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ہم برائی میں تھے، پھر اللہ  
 تعالیٰ نے بھلائی دی، اب اس کے بعد بھی کچھ برائی ہے، آپ  
 نے فرمایا ہاں، میں نے عرض کیا، پھر اس کے بعد بھی بھلائی  
 ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں، میں نے عرض کیا پھر اس کے بعد  
 برائی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں، میں نے عرض کیا کیسے؟ آپ  
 نے فرمایا، میرے بعد دو لوگ حاکم ہوں گے جو میری راہ پر نہ  
 چلیں گے اور میری سنت پر عمل نہ کریں گے اور ان میں ایسے  
 لوگ ہوں گے جن کے دل شیطان کے سے اور بدن آدمیوں

۸۴۔ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ عَسْكَرٍ  
 التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ ح وَ حَدَّثَنَا  
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّرِمِيُّ أَخْبَرَنَا  
 يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ بَغِيٍّ ابْنُ  
 سَلَامٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ قَالَ  
 قَالَ حَذِيفَةُ بْنُ الْيَمَانِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا  
 كُنَّا بِشَرٍّ فَجَاءَ اللَّهُ بِخَيْرٍ فَتَحْنُ فِيهِ فَهَلْ مِنْ  
 وَرَاءَ هَذَا الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ وَرَاءَ  
 ذَلِكَ الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَهَلْ وَرَاءَ ذَلِكَ  
 الْخَيْرُ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ كَيْفَ قَالَ يَكُونُ  
 بَعْدِي أَلَمَةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهَدَايَ وَلَا يَسْتَتُونَ

بِسْمِي وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رَجَاءٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ  
النَّبِيِّينَ فِي جُثَمَانِ إِنْسٍ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ  
أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَذْرَكْتُ ذَلِكَ قَالَ  
تَسْمَعُ وَتَطِيعُ لِلْأَمْرِ وَإِنْ ضَرَبَ ظَهْرَكَ وَأُخِذَ  
مَالُكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعْ \*

جیسے ہوں گے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم اگر میں ایسے زمانے کو پالوں تو کیا کروں، آپ نے فرمایا  
حاکم کی بات سن اور اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کر، اگرچہ وہ  
تیری کمر توڑ دے، اور تیرا سب مال چھین لے پھر بھی تو اس کی  
بات سنے، اور اس کی فرمانبرداری کئے جا۔

(فاکدہ) کیونکہ اجر اور سزا متنی خاموشی اور اطاعت میں ہے اور ایسے مواقع پر بولنا تو اپنے کو ہلاکت میں ڈالتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا  
تَقْبُولُوا بَعْدَ بَيْعِكُمُ إِلَى التَّهْلُكَةِ بَاقِيَ طَاعَتِ اور لزوم جماعت اسور غیر معصیت میں ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۸۵- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا غِلْمَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ  
أَبِي قَبَسٍ بْنِ رِيَّاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنَ  
الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَذَاتَ مَاتَ مِثْلَ  
جَاهِلِيَّةٍ وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ بَغْضَبٍ  
لِعَصْبَةٍ أَوْ يَدْعُو إِلَى عَصْبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصْبَةً  
فَقُتِلَ فَقَبْلَهُ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أَمْرٍ  
يَضْرِبُ بِرَّهَا وَفَاجَرَهَا وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ  
مُؤْمِنِيهَا وَلَا يَغِي لِبَذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ فَلَيْسَ مِنِّي  
وَأَنَا مِنْهُ \*

۸۵- شیبان بن فریوخ، جریر بن حازم، غیلان بن جریر،  
ابو قبیس بن ریاح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو  
شخص حاکم کی اطاعت سے باہر ہو جائے اور جماعت کا ساتھ  
چھوڑ دے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی اور جو شخص  
اندھے مچھڑے کے نیچے لڑے کہ غصہ ہو عصیت کی وجہ سے  
یا ملاتا ہو عصیت کی طرف، یا مدد کرتا ہو عصیت کی (اور خدا کی  
رضا مندی مقصود نہ ہو) پھر وہ مارا جائے تو اس کی موت جاہلیت  
کی ہوگی اور جو میری امت پر دست درازی کرے کہ اچھے  
بروں کو قتل کرے اور مومنین کو بھی نہ چھوڑے اور جس سے  
عہد ہے اس کا عہد بھی پورا نہ کرے تو وہ مجھ سے تعلق نہیں  
رکھتا اور میں اس سے تعلق نہیں رکھتا۔

۸۶- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ  
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ غِلْمَانَ بْنِ  
جَرِيرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَّاحٍ الْقَيْسِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحَوِ  
حَدِيثِ جَرِيرٍ وَقَالَ لَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِيهَا \*

۸۶- عبد اللہ بن عمر القواریری، حماد بن زید، ایوب، غیلان بن  
جریر، زیاد بن ریاح القیسسی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ارشاد فرمایا اور جریر کی طرح روایت مروی ہے، باقی  
اس میں ”لا تحاش“ لفظ مقصود کے بغیر ہے۔

۸۷- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ بْنُ مَيْمُونٍ  
عَنْ غِلْمَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَّاحٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۸۷- زہیر بن حرب، عبد الرحمن بن مہدی، مہدی بن میمون،  
غیلان بن جریر، زیاد بن ریاح، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جو شخص اطاعت سے نکل گیا اور جماعت سے باہر ہو گیا اور اس کی



وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ  
ثُمَّ مَاتَ مَاتَ مَيْتَةً حَاهِلِيَّةً وَمَنْ قُتِلَ تَحْتَ  
رَايَةِ حِمِيَّةٍ يُغَضَّبُ لِلْعَصَةِ وَيُقَاتِلُ لِلْعَصَةِ  
فَلَيْسَ مِنْ أُمَّتِي وَمَنْ خَرَجَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى  
أُمَّتِي بِضَرْبِ بَرٍّهَا وَفَاجِرِهَا لَا يَقْعَاشَ مِنْ  
مُؤْمِنِيهَا وَلَا يَفِي بِذِي عَهْدِهَا فَلَيْسَ مِنِّي \*

٨٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَا  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْلَانَ  
بْنِ جَرِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا ابْنُ الْمُثَنَّى فَلَمْ يَذْكُرِ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَدِيثِ وَأَمَّا ابْنُ  
بَشَّارٍ فَقَالَ فِي رَوَاتِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحُوا حَدِيثَهُمْ \*

٨٩ - حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّيِّعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْفِيِّ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَحْذَرِ فَإِنَّهُ مِنْ فَارِقِ الْجَمَاعَةِ شَبِيرًا فَمَاتَ فَمِيتَةً جَاهِلِيَّةً \*

٢٠ - وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْمُكَارِمِ حَدَّثَنَا الْجَعْفَرُ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ  
عَنْ ابْنِ عُثَيْمٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ  
فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَخْرُجُ مِنَ السُّلْطَانِ  
شَيْئًا فَمَاتَ عَلَيْهِ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً \*

٩١ - حَدَّثَنَا هُرَيْثُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا  
الْعُصَمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي  
مِحْزَلٍ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَحْلِيِّ قَالَ

حاصل میں مر گیا تو وہ چالچلیت کی موت مر اور جو شخص کسی ایذا،  
دہندہ جھنڈے کے نیچے مارا جائے، جو قوم کی وجہ سے غمبہناک  
ہو اور قوم پرستی کے لئے لڑتا ہو، وہ میری امت میں سے نہیں،  
اور جو شخص میری امت سے میری امت کے خلاف اٹھا کہ ان  
کے نیک و بد سب کو مارنے لگا، مومن تک کو نہیں چھوڑا اور  
معابد والوں کے معابد کو بھی پورا نہیں کرتا، تو اس کا مجھ سے  
کوئی تعلق نہیں ہے۔

۹۸۔ محمد بن مشن، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، غیلان بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، ابن مشن راوی نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روایت میں ذکر نہیں کیا ہے، باقی ابن بشار نے اپنی روایت میں بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اور انہیں کی طرح روایت مروی ہے۔

۸۹۔ حسن بن ربیع، حماد بن زید، جعد ابی عثمان، ابور جاہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حاکم کی طرف سے کوئی نامور بات دیکھے تو صبر کرے، کیونکہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت ہٹ کر مرے گا وہ جاہلیت کیا موت مرے گا۔

۹۰۔ شیخان بن فروخ، عبد الوارث، جعد، ابو رجاء، عطاردی، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جسے حاکم کی طرف سے کوئی ناگوار بات پہنچ جائے تو چاہئے کہ اس پر صبر کرے، کیونکہ جو شخص بادشاہ سے ایک بالشت بھی جدا ہو کر مرتا ہے تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔

۹۱۔ ہریم بن عبد الاعلیٰ، معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابو مجلز،  
چند بن عبد اللہ بکلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اندھا دھند

جھنڈے کے نیچے لڑ کر مارا جائے کہ وہ تعصب قوی کی طرف  
جاتا ہے یا عصبیت کی وجہ سے مدد کرتا ہے تو اس کا قتل جاہلیت  
کا سا ہو گا۔

۹۲۔ عبید اللہ بن معاذ غزیری، بواسطہ اپنے والد، عاصم بن محمد  
بن زید، زید بن محمد، نافع بیان کرتے ہیں کہ جب یزید بن  
معاویہ کے زمانے میں حرہ کا واقعہ ہوا تو حضرت ۷۰ عبد اللہ بن عمر،  
عبد اللہ بن مطہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے،  
مطہر نے کہا، ابو عبد الرحمن کے لئے (یہ ان کی کنیت ہے) گدایا  
وال دو! ابن عمر نے کہا کہ میں تمہارے پاس بیٹھنے کے لئے نہیں  
آیا بلکہ ایک حدیث سننے آیا ہوں، میں نے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے جو شخص اپنا ہاتھ اطاعت  
سے نکال لے وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ  
اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوگی، اور جو اس حالت میں مرے  
کہ کسی سے بیعت نہ کی ہوگی تو اس کی موت جاہلیت کی سی  
ہوگی۔

۹۳۔ ابن نمیر، یحییٰ بن عبد اللہ بن بکیر، لیث، عبید اللہ بن ابی  
جعفر، بکیر بن عبد اللہ بن الاشعث، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ابن مطہر کے پاس آئے  
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی اور اسی  
طرح روایت مروی ہے۔

۹۴۔ عمرو بن علی، ابن مہدی (دوسری سند) محمد بن عمرو بن  
جلہ، بشر بن عمر، ہشام بن سعد، زید بن اسلم بواسطہ اپنے والد،  
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے نافع عن ابن عمر کی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۱۳) مسلمانوں کی جماعت میں تفرقہ ڈالنے  
والے کا حکم۔

۹۵۔ ابو بکر بن نافع، محمد بن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، زیاد بن

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ  
نَحْتًا رَأَيْتَ عَمِيَّةً يَدْعُو عَصِيَّةً أَوْ يَنْصُرُ  
عَصِيَّةً فَقَتَلَهُ جَاهِلِيَّةٌ \*

۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا  
أَبِي حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ عَنْ  
زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
عُمَرَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطَيْعٍ حِينَ كَانَ مِنْ أَمْرِ  
الْحَرَّةِ مَا كَانَ زَمَنُ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ  
اَصْرَحُوا يَا أَبِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَسَادَّةُ فَقَالَ يَا  
لَمْ أَتِكَ إِلَّا حَيْسَ أَتَيْتَكَ إِنَّا حَدَّثْنَا حَدَّثَنَا  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةِ لَقِيَ اللَّهَ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي  
عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً \*

۹۳۔ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا بِحْثِي بْنُ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
جَعْفَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشْعَثِ عَنْ  
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنِي ابْنِ مُطَيْعٍ قَدْ كَرَّ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ \*

۹۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ح وَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا بِشَرُّ بْنُ  
عُمَرَ قَالَ جَوَّيْعًا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ  
أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ \*

(۱۳) بَابُ حُكْمِ مَنْ فَرَّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ  
وَهُوَ مُجْتَمِعٌ \*

۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ



بِشَارٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَ قَالَ ابْنُ  
بِشَارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
رِیَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَرْفَجَةَ قَالَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ إِنَّهُ مَتَكُونُ هَنَاتٍ وَهَنَاتٍ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ  
يُفَرِّقَ أَمْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَأَضْرِبُوهُ  
بِالسَّيْفِ كَمَا نَا مِنْ كَانَ \*

علاقہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرفجہ سے سنا کہتے تھے کہ میں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے ارشاد فرمایا  
کہ فتنے اور فساد بہت قریب ہیں تو پھر جو شخص اس امت کے  
کام (اتفاق) کو بگاڑنا چاہے گا تو اسے تلوار سے مارو، چاہے کوئی  
بھی ہو۔

(فائدہ) یعنی اگر سمجھانے اور تنبیہ کرنے کے باوجود وہ اپنے کام سے باز نہ آئے تو اس کا خون ہدر ہو گیا، اب اتفاق امور دین کا بہ نسبت امور  
دنیا کے زیادہ اہم ہے اس اتفاق کو جو بھی بگاڑے۔ اس کا کین حکم ہے۔

۹۶۔ احمد بن حنبل، حبان، ابو عوانہ۔

(دوسری سند) قاسم بن زکریا، عبید اللہ بن موسیٰ، شبیب بن  
(تیسری سند) اسحاق بن ایراقیم، مصعب بن مقدم،  
اسرائیل۔

(چوتھی سند) حجاج، عارم بن الفضل، عبد اللہ بن مختار، زیادہ  
بن مذاقہ، عرفجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے حسب سابق روایتیں مروی ہیں، باقی ان تمام  
روایتوں میں ”فأضربوه“ کا لفظ ہے، یعنی ایسے آدمی کو مار ڈالو۔

۹۶۔ وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَبَاشٍ حَدَّثَنَا حَبَانٌ  
حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا  
حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ ح وَ  
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُصْعَبُ بْنُ  
الْمُقْدَامِ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ح وَ حَدَّثَنِي  
حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ  
زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُخْتَارِ وَ رَجُلٌ سَمَّاهُ  
كُلَيْبُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَثَلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ فِي حَدِيثِهِمْ  
جَمِيعًا فَأَضْرِبُوهُ \*

۹۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، یونس بن ابی یعقوب، یواسطی، اپنے والد،  
عرفجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت  
سے سنا کہ جو شخص تمہارے پاس آئے اور تم سب ایک شخص  
کے اوپر جمے ہوئے ہو اور وہ تم میں پھوٹ اور جدائی ڈالنا چاہے  
تو اسے مار ڈالو۔

۹۷۔ وَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
يُونُسُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ  
أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ أَوْ يَفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَأَضْرِبُوهُ \*

باب (۱۳) دو خلیفوں سے بیعت۔

۹۸۔ وہب بن بقیہ واسطی، خالد بن عبد اللہ، جریری، ابو نصر،  
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے  
ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۱۴) بَابُ إِذَا بُوِيعَ لِخَلِيفَتَيْنِ \*

۹۸۔ وَ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ الْوَاسِطِيُّ  
حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الْحُرَيْرِيِّ عَنْ  
أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بُوِيعَ لِخَلَيفَتَيْنِ فَأَتَمُّوا الْآخِرَ مِنْهُمَا \*  
 فرمایا کہ جب دو خلیفوں کی بیعت ہو جائے تو جس کی آخر میں بیعت ہوئی ہے اسے مار ڈالو۔

(فائدہ) یعنی اگر بغیر قتل کے کوئی چارہ کار نہ ہو تو اسے قتل کر دو، کیونکہ ایک زمانہ میں دو خلیفوں کا ہونا درست نہیں اور جب ایک خلیفہ سے بیعت کر لی گئی، تو دوسرے خلیفہ کی بیعت باطل ہے۔

(۱۵) بَابُ وَجُوبِ الْإِنكَارِ عَلَى الْأَمْرَاءِ  
 فِيمَا يُخَالِفُ الشَّرْعَ وَتَرْكُ قِتَالِهِمْ مَا صَلُّوا وَنَحْوِ ذَلِكَ \*  
 باب (۱۵) خلاف شرع امور میں حکام پر نکیر واجب ہے اور جب تک حکام نماز پڑھتے ہیں ان سے قتال نہ کرنا چاہئے۔

۹۹۔ حَدَّثَنَا هِذَابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُونُ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِيًّا وَمَنْ أَنْكَرَ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا أَفَنَأْتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلُّوا \*  
 ۹۹۔ باب ہذاب بن خالد، ہمام بن یحییٰ، قتادہ، حسن، ضبہ بن مھسن، ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، عنقریب تم پر ایسے حاکم مقرر ہوں گے، کہ تم ان سے اچھے کام بھی دیکھو گے اور برے کام بھی، پھر جو کوئی ان کے برے کام پہچان لے وہ بری ہو، جس نے برے کام کو پر لیا تو وہ بھی بچ گیا لیکن جو برے کام پر راضی ہو اور تابعداری کی وہ برباد ہو، صحابہ نے کہا ہم ان سے جنگ کریں، فرمایا نہیں جب تک نماز پڑھتے ہیں۔

۱۰۰۔ أَبُو غَسَّانَ مَسْعُومِيٌّ، مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، مُعَاذُ بْنُ غَسَّانٍ، مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ وَاسْتَوَاكَ، بِوَاسِطَةِ أَبِيهِ وَالِدِ، قَتَادَةُ، حَسَنٌ، ضَبَّةُ بْنُ مِحْصَنٍ، عَمْرِيٌّ، ام سلمہ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم پر ایسے امیر مقرر ہوں گے جن سے تم اچھے کام بھی دیکھو گے اور برے کام بھی، پھر جو کوئی برے کام کو برا جانے، وہ گناہ سے بچے اور جس نے اس کام کو برا کہا وہ بھی بچا، لیکن جس نے خوشی ظاہر کی، اور ان امور کی پیروی کی، وہ ہلاک اور برباد ہو، صحابہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ان سے جہاد کیوں نہ کریں، فرمایا، نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے ہیں (برا سمجھنے سے مراد دل میں برا سمجھنا، اور انکار سے دل کا انکار مراد ہے)۔

(فائدہ) یعنی جس میں ہاتھ اور زبان سے امور منکرہ کے بدلنے کی طاقت نہ ہو، اور پھر اپنے ہی دل میں ان چیزوں کو برا سمجھے اور ان پر نکیر کرے، تو وہ گناہ سے بچ جائے گا، لیکن ان کی ہاں میں ہاں ملانے والے اور ایسے لوگوں کے نقش قدم پر چلنے والے گنہگار ہوں گے۔



۱۰۱- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْغَنَكِيُّ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ زَيْدٍ  
وَهِشَامُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِخْصَنٍ عَنْ  
أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَنْحَرُ ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ  
بَرِيَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ \*

۱۰۲- وَحَدَّثَنَا هَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ الْبَجَنِيُّ  
حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ  
ضَبَّةَ بْنِ مِخْصَنٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ  
إِلَّا قَوْلَهُ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ لَمْ يَذْكُرْ \*

(۱۶) بَابُ مَخَارِجِ الْأَيْمَةِ وَشِرَارِهِمْ \*

۱۰۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَنْظَلِيُّ  
أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ  
يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ رَزِيقِ بْنِ حَيَّانَ  
عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرْظَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَخَارِجُ  
أَيْمَتِكُمُ الَّذِينَ تَجِبُونَ لَهُمْ وَيَجِبُونَ لَكُمْ وَيُصَلُّونَ  
عَلَيْكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَشِرَارُ أَيْمَتِكُمُ الَّذِينَ  
تُبْغِضُونَ لَهُمْ وَتُبْغِضُونَ لَهُمْ وَتَلْعَنُونَ لَهُمْ  
قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَنَا نُبْغِضُهُمْ بِالسَّيْفِ فَقَالَ  
لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمْ الصَّفَاةَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ  
وَلَاتِكُمْ شَيْئًا تَكْرَهُونَهُ فَادْكُرْهُوا عَمَلَهُ وَلَا  
تَنْزِعُوا يَدًا مِنْ طَاعَةٍ \*

(لاندہ) آج کل حکام تو کیا دیگر حضرات بھی نماز نہیں پڑھتے، لہذا اعلیٰ تدافع بالقتل کی اب باقی نہیں رہی۔

۱۰۴- حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي  
ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ  
أَخْبَرَنِي مُوَلَّى بَنِي فَرَاةَ وَهُوَ رَزِيقُ بْنُ حَبَّانَ أَنَّهُ

۱۰۱- ابو الربیع غنکی، حماد بن زید، معلی بن زیاد، ہشام، حسن، ضبہ  
بن محسن، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ  
انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،  
حسب سابق روایت ہے، لیکن اس میں ہے کہ جس نے تکمیر کی  
وہ بری ہو گیا اور جس نے برا سمجھا، سالم رہا۔

۱۰۲- حسن بن ربیع البجلی، ابن مبارک، ہشام، حسن، ضبہ بن  
محسن حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حسب سابق  
روایت مروی ہے۔ "من رضی و تابع، کا تذکرہ نہیں ہے۔"

باب (۱۶) اچھے اور برے حاکم۔

۱۰۳- اسحاق بن ابراہیم خنظلی، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، یزید  
بن یزید بن جابر، رزق بن حیان، مسلم بن قرظہ، حضرت  
عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تم میں بہترین حاکم وہ ہیں  
جنہیں تم چاہتے ہو اور وہ تمہیں چاہتے ہیں اور وہ تمہارے لئے  
دعا کرتے ہیں اور تم ان کے لئے دعا کرتے ہو اور تمہارے  
برے حاکم وہ ہیں، جن کے تم دشمن ہو اور وہ تمہارے دشمن  
ہیں تم ان پر لعنت کرتے ہو، وہ تم پر لعنت کرتے ہیں، عرض کیا  
گیا یا رسول اللہ ہم ایسے حاکموں کو کھوار سے کیوں نہ دفع کر  
دیں، فرمایا نہیں، جب تک دو نماز کو تم میں قائم کرتے رہیں،  
اپنے حاکموں سے جب کوئی بری بات نظر آئے تو ان کے اعمال  
کو برا سمجھو، مگر اطاعت سے دست کشی مت کرو۔

۱۰۴- داؤد بن رشید، ولید بن مسلم، عبدالرحمن بن یزید بن  
جابر، رزق بن حیان، مسلم بن قرظہ، عوف بن مالک اشجعی  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی

سَمِعَ مُسْلِمُ بْنُ قُرْظَةَ ابْنَ عَمِّ عَوْفٍ بْنِ مَالِكٍ  
 الْأَشْجَعِي يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ  
 الْأَشْجَعِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خِيَارُ أُمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ  
 وَيُحِبُّونَكُمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ  
 وَخِيَارُ أُمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ  
 وَتُبْغِضُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ قَالُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا  
 نَذَاهُكُمْ عَنْ ذَلِكَ قَالَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمْ الصَّلَاةَ  
 لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمْ الصَّلَاةَ إِلَّا مَنْ وَلِيَ عَلَيْهِ وَإِنْ  
 فَرَاةً يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ فَلْيَكْرَهُ مَا يَأْتِي  
 مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ قَالَ ابْنُ  
 جَابِرٍ فَقُلْتُ يَعْنِي لِرُزَيْقٍ حِينَ حَدَّثَنِي بِهَذَا  
 الْحَدِيثِ أَلَّهُ لَا أَبَا الْعَفْدَامِ لِحَدَّثَنِي بِهَذَا أَوْ  
 سَمِعْتُ هَذَا مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرْظَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ  
 عَوْفًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ فَحَنَّا عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَاسْتَقْبَلِ الْقَبِيلَةَ فَقَالَ  
 إِي وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعْتُهُ مِنْ مُسْلِمِ  
 بْنِ قُرْظَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ  
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

۱۰۵ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ  
 حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ بِهَذَا  
 الْإِسْنَادِ وَقَالَ رُزَيْقُ بْنُ مَوْلَى ابْنِي فَرَاةً قَالَ مُسْلِمُ  
 وَرَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ  
 عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرْظَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْوِهِ \*

(۱۷) بَابُ اسْتِحْبَابِ مُبَايَعَةِ الْإِمَامِ

اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ تمہارے بہترین حاکم وہ  
 ہیں جنہیں تم چاہتے ہو اور وہ تم کو پاس دیتے ہیں تم ان کے لئے دعا  
 کرتے ہو، اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں اور تمہارے برے  
 حاکم وہ ہیں جن کے تم دشمن ہو اور وہ تمہارے دشمن ہیں، تم  
 ان پر لعنت کرتے ہو اور وہ تم پر لعنت کرتے ہیں، صحابہ نے  
 عرض کیا، یا رسول اللہ! ایسے برے حاکموں کو ہم دور نہ کر دیں،  
 آپ نے فرمایا، نہیں، جب تک وہ نماز پڑھتے ہیں، لیکن جب  
 کوئی کسی حاکم کو برا کام کرتے دیکھے تو اسے برا جانے، جو کہ وہ  
 اللہ کی نافرمانی کا کام کر رہا ہے مگر اس کی اطاعت سے باہر نہ ہو،  
 ابن جابر بیان کرتے ہیں کہ جب رزق بن حیان نے مجھ سے یہ  
 حدیث بیان کی تو میں نے کہا، ابو مقدم خدا کی قسم دے کر تم  
 سے دریافت کرتا ہوں کہ تم سے یہ حدیث مسلم بن قرظہ نے  
 بیان کی (یا سنی) اور آپ نے عوف بن مالک سے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے یہ سن کر رزق کھٹنوں  
 کے ٹل جھک پڑے، اور قبلہ کی طرف منہ کر کے فرمایا، بے  
 شک مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس کے سوا کوئی عبادت کے  
 لائق نہیں۔ میں نے یہ حدیث مسلم بن قرظہ سے سنی ہے اور  
 انہوں نے حضرت عوف بن مالک سے اور انہوں نے بیان کیا  
 کہ میں نے یہ حدیث رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و ہمارے  
 وسلم سے سنی ہے۔

۱۰۵۔ اسحاق بن موسیٰ انصاری، ولید بن مسلم، ابن جابر رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور  
 انہوں نے رزق بن مولى بنی فزارہ سے کہا ہے، امام مسلم بیان  
 کرتے ہیں کہ اس روایت کو معاویہ بن صالح نے بواسطہ ربیعہ  
 بن یزید، مسلم بن قرظہ، عوف بن مالک، آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

باب (۱۷) لڑائی کے وقت مجاہدین سے بیعت



الْحَبِشَ عَنْدَ إِرَادَةِ الْقِتَالِ وَبَيَانِ بَيْعَةِ  
الرُّضْوَانَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ \*

۱۰۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ  
سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا  
اللِّيثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ  
الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَع مِائَةً فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ أَخَذَ  
بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ وَقَالَ تَابِعْنَاهُ  
عَنِّي أَنْ لَا نَفِرَّ وَلَمْ يُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ \*

۱۰۷- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمْ يُبَايِعْ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَوْتِ إِنَّمَا  
بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ \*

۱۰۸- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا  
حُجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ  
سَمِعَ جَابِرًا يَسْأَلُكُمْ كُنْتُمْ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ  
قَالَ كُنَّا أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ أَخَذَ  
بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ فَبَايَعْنَاهُ غَيْرُ  
حَدِّ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ اعْتَمًا تَحْتَ بَطْنِ  
بَعْبَرَةَ \*

(قائد) منقول ہے کہ انہوں نے اس کے بعد توبہ کر لی تھی اور ان کی توبہ قبول ہو گئی تھی۔

۱۰۹- وَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا  
حُجَّاجٌ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْمُورِيُّ قَوْلِي سُلَيْمَانَ بْنِ  
مُجَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ  
أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَسْأَلُ هَلْ بَايَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ صَلَّى

لینے کا استحباب اور درخت کے نیچے بیت رضوان  
کا بیان۔

۱۰۶- قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد (دوسری سند) محمد بن رافع،  
لیث، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں  
کہ ہم حدیبیہ کے دن ایک ہزار چار سو آدمی تھے، تو ہم نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور حضرت عمر رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے شجرہ رضوان کے نیچے  
تھے اور یہ سمرہ کا درخت ہے اور ہم نے آپ سے نہ بھاگنے پر  
بیعت کی اور موت پر۔

۱۰۷- ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن عیینہ (دوسری سند) ابن نمیر،  
سفیان، ابوالزبیر، حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ ہم نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے موت پر بیعت نہیں کی تھی،  
بلکہ (جہاد سے) نہ بھاگنے پر ہم نے آپ سے بیعت کی۔

۱۰۸- محمد بن حاتم، حجاج، ابن جریج، ابوالزبیر، جابر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ تم حدیبیہ کے دن کتنے آدمی تھے؟  
انہوں نے کہا کہ ہم چودہ سو آدمی تھے ہم نے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سمرہ کے درخت کے نیچے آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے مگر جد  
بن قیس انصاری نے بیعت نہیں کی۔ وہ اپنے اذن کے پیٹ  
کے نیچے چھپ گیا۔

(قائد) منقول ہے کہ انہوں نے اس کے بعد توبہ کر لی تھی اور ان کی توبہ قبول ہو گئی تھی۔

۱۰۹- ابراہیم بن دینار، حجاج بن محمد الأعور، ابن جریج، ابو  
الزبیر، حضرت جابر سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں بیعت لی، انہوں نے کہا نہیں،  
صرف آپ نے وہاں نماز پڑھی اور حدیبیہ میں جو درخت ہے  
اس کے علاوہ آپ نے اور کسی درخت کے نیچے بیعت نہیں

بِهَا وَلَمْ يَبَيْعْ عِنْدَ شَجَرَةٍ إِلَّا الشَّجَرَةَ الَّتِي  
بِالْحُدَيْبِيَةِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ  
أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ دَعَا النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَنِي الْحُدَيْبِيَةِ \*

۱۱۰ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْجَعِيُّ  
وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَاسْتَحَقُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَحْمَدُ  
بْنُ عَبْدَةَ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ قَالَ سَعِيدٌ وَاسْتَحَقُّ  
أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا  
وَأَرْبَع مِائَةٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَ قَالَ جَابِرٌ  
لَوْ كُنْتُ أَبْصِرُ لَأَرَيْتُكُمْ مَوْضِعَ الشَّجَرَةِ \*

(فائدہ) کیونکہ وہ درخت باقی نہیں رہا تھا، حضرت عمرؓ نے جب سنا کہ لوگ اس کے پاس جمع رہتے ہیں، تو انہوں نے اسے کٹوا دیا تھا کہ کہیں  
لوگ اس چیز کو ثواب کہنا شروع کر دیں اور شریعت نے جس چیز کو ثواب یا باعث خیر و برکت قرار نہیں دیا، اسے اپنی رائے سے ثواب اور  
باعث خیر و برکت سمجھنا ہی بدعت ہے، پھر جو شخص بدعت ایجاد کرتا ہے، تو وہ دین کی تکمیل کرنا چاہتا ہے، تو کیا دین کامل نہیں ہوا، جو اسے  
ان رسومات اور بدعات ایجاد کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک بدعت کو گمراہی اور روزخ میں  
لے جانے والی فرمایا ہے اور بدعت ایجاد کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ بدعت پر عمل کرنے سے ایک تو بدعت پر عمل کرنے کا منہ اور  
دوسرا بڑا گناہ اسے ثواب سمجھنا ہے، اسی لئے بدعتی کو توبہ کی توفیق نصیب نہیں ہوتی، سچ ہے کافر کا مسلمان ہونا آسان، پر بدعتی کا توبہ کرنا  
مشکل ہوتا ہے، اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اخیر عمر میں نگاہ جاتی رہی تھی۔

۱۱۱- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَمَشِيِّ وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ  
مُرَّةٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةً  
أَلْفٍ لَكُنَّا كُنَّا أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ \*

(فائدہ) جس وقت صحابہ رضی اللہ عنہم حدیبیہ پہنچے ہیں، تو اس کے کنوئیں میں ایک قسم کے جقدر بھی پانی نہیں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اس میں تھوکا اور برکت کی دعا کی چنانچہ سب نے پانی پیا اور میرا اب ہو گئے بعض روایات میں تیرہ سو کی تعداد آرہی ہے، اور بعض  
میں پندرہ سو کی اور اکثر روایات میں چودہ سو کی اور صحیح یہ ہے کہ چودہ سو سے زائد تھے، تو بعض نے کسر کو پورا کر کے پندرہ سو کہہ دیا، اور بعض  
سے کسر کو حذف کر کے چودہ سو لکھ دیا، اور جن کو صحیح تعداد معلوم نہ ہو سکی تو انہوں نے تیرہ سو کہہ دیا۔

۱- ابن جریرؒ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ابو الزبیر نے بیان  
کیا۔ انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا، فرما رہے تھے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے کنوئیں پر دعا کی  
(اس کا پانی بڑھ گیا)۔

۱۰- معید بن عمروؒ، سدید بن سعید، اسحاق بن ابراہیم، احمد  
بن عبد، سفیان، عمرو، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت  
کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو  
آدمی تھے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ  
آج کے دن تم سب زمین پر رہنے والوں سے افضل اور بہتر ہو،  
حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اگر میری بیٹائی ہوتی،  
تو میں تم کو اس درخت کی جگہ دکھا دیتا۔

۱۱- محمد بن عثی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرو  
حضرت سالم بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت  
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ اصحاب  
شجرہ کتنے تھے؟ انہوں نے کہا کہ اگر ہم لاکھ آدمی بھی ہوتے  
تب بھی وہاں کا کنواں ہم کو کافی ہو جاتا، ہم پندرہ سو تھے۔



۱۱۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، عبد اللہ بن بکر بن نمیر، (دوسری سند) رفاعہ بن ثمم، خالد طحان، حصین، سالم بن ابی الجعد، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو پھر بھی دوپائی ہم سب کو کفایت کر جاتا، مگر ہم اس وقت چند رہ سوتھے۔

۱۱۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، سالم بن ابی الجعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ تم اس روز (حدیبیہ کے دن) کتنے تھے؟ انہوں نے کہا، چودہ سو۔

۱۱۴۔ عبد اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عمرو بن مرہ، حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اصحاب شجرہ تیرہ سوتھے اور اسلم (ایک قبیلہ کا نام) کے لوگ مہاجرین کا قتل گاہ تھے۔

۱۱۵۔ ابن شنی، ابو داؤد (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، حضرت نصر بن شمیل، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۱۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریج، خالد، حکم بن عبد اللہ بن اعرج، معقل بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو شجرہ کے دن دیکھا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے بیعت لے رہے تھے اور میں اس درخت کی ایک شاخ کو آپ کے سر سے اٹھائے ہوئے تھا، اور ہم چودہ سوتھے، ہم نے آپ سے مرنے پر بیعت نہیں کی، بلکہ نہ بھاگنے پر کی ہے۔

۱۱۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، یونس سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۱۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ ح وَ حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنُ طَحَّانٍ كِلَاهُمَا يَقُولُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكُنَّاهَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً \*

۱۱۳۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قُلْتُ لَجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَلْفًا وَ أَرْبَعَ مِائَةٍ \*

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَ كَانَتْ أَسْلَمُ نَعْنُ أُمَّهَاجِرِينَ \*

۱۱۵۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُعْبَةَ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِنْهُ \*

۱۱۶۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَعْرَجِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ الشَّجَرَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النَّاسَ وَ أَنَا رَافِعٌ عُصْبًا مِنْ أَعْصَانِهَا عَنْ رَأْسِهِ وَ نَحْنُ أَرْبَعُ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ لَمْ يُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ وَلَكِنْ بَايَعَنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفَرَّ \*

۱۱۷۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

۱۱۸- وَحَدَّثَنَا خَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ أَبِي مِمَّنْ بَاتَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَاَنْطَلَقْنَا فِي قَابِلٍ حَاجِبِينَ فَخَفِيَ عَلَيْنَا مَكَانُهَا فَإِنْ كَانَتْ تَبَيَّنَتْ لَكُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ \*

۱۱۸- حامد بن عمر، ابو عوانہ، طارق، سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ان لوگوں میں سے تھے، جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شجرہ کے پاس بیعت کی تھی، انہوں نے کہا، پھر جب آئندہ سال ہم حج کو آئے تو اس کی جگہ معلوم نہیں ہوئی اور اگر تمہیں معلوم ہو جائے تو تم زیادہ جانتے ہو۔

(فائدہ) اس وقت اس درخت کے چھپ جانے میں یہ مصلحت تھی کہ کہیں لوگ اس کی خیر و برکت دیکھ کر اس کی پرستش نہ شروع کر دیں اور اس کا چھپ جانا یہ اللہ کی رحمت تھی۔

۱۱۹- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ وَفَرَّأَنَّهُ عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَتَسَوَّاهَا مِنَ الْغَامِ الْمُقْبِلِ \*

۱۲۰- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدَ فَلَمْ أَعْرِفْهَا \*

۱۱۹- محمد بن رافع، ابو احمد، نصر بن علی، ابی احمد بیان کرتے ہیں کہ جس سال شجرہ کی بیعت ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور پھر دوسرے سال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس درخت کو بھول گئے۔

۱۲۰- حجاج بن شاعر، محمد بن رافع، شبابہ، شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے شجرہ رضوان کو دیکھا تھا، مگر پھر جو اس کے پاس آیا تو اسے پہچان نہ سکا۔

۱۲۱- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قُتِلْتُ بِسَلَمَةَ عَلَى أَيْ شَيْءٍ بَاتِعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ \*

۱۲۱- قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، یزید بن ابی عبید، مولیٰ سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ تم نے حدیبیہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کس چیز پر بیعت کی؟ انہوں نے کہا مر جانے پر۔

۱۲۲- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ سَلَمَةَ \*

۱۲۲- اسحاق بن ابراہیم، حماد بن مسعدہ، یزید، حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے اسی طریقہ سے حدیث مروی ہے۔

۱۲۳- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نَعِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَنَا

۱۲۳- اسحاق بن ابراہیم، مخزومی، وہیب، عمرو بن یحییٰ، عباد بن نعیم، عبد اللہ بن زید کے پاس کوئی آیا اور کہنے لگا، کہ یہ ابن حنظلہ لوگوں سے بیعت لے رہا ہے، انہوں نے کہا، کس چیز پر



أَبْنُ قَعْلَانَ هَذَا ذَلِكَ ابْنُ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ فَقَالَ  
مَتَلَى مَاذَا قَالَ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا أَبَايِعُ عَلَى هَذَا  
أَحَدًا نَعُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

بیعت لے رہا ہے، وہ بولا موت پر، تو انہوں نے جواب دیا کہ  
میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد موت پر کسی  
سے بیعت کرنے والا نہیں ہوں۔

(قائدہ) مسلم بن حنظلہ نے یزید کی بیعت توڑ کر عبداللہ بن زبیر سے بیعت کر لی تھی اور لوگوں سے اس لشکر کے قتل کے لئے بیعت کی جا  
ری تھی جو یزید نے مسلم بن عقبہ مری کی قیادت میں عرو کے دن روانہ کیا تھا، مجاشع بن مسعود کی روایت میں ”علی السلام والجهاد“ اور  
حضرت ابن عمر کی روایت میں ”علی السمع والطاعة“ ہے اور مسلم کے علاوہ دوسری کتب میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں بیعت  
علی الصر کا ذکر آیا ہے، علماء نے فرمایا ہے، سب کے معنی ایک ہی ہیں، مقصود یہ ہے کہ میدان جنگ سے نہ بھاگیں گے، یا کامیابی حاصل  
ہو جائے، یا پھر شہید ہو جائیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۱۸) بَابُ تَحْرِيمِ رُجُوعِ الْمُهَاجِرِ إِلَى  
اسْتَبْصَانٍ وَصْنِهِ \*

باب (۱۸) جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر  
جائے پھر اسے وطن بنانا حرام ہے۔

۱۲۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ  
بِعْنِي ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ  
سَلَسَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ  
فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِيْبِكَ  
تَعَرَّبْتَ فَإِنْ لَا وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ \*

۱۲۴ قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، یزید بن ابی عبید بیان  
کرتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن اکوع حجاج کے پاس گئے، تو وہ  
بولا، اے ابن اکوع (عیاذ باللہ) تو مرتد ہو گیا، پھر جنگل میں  
رہنے لگا، سلمہ بولے نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے مجھے جنگل میں رہنے کی اجازت دی ہے۔

(قائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ علمائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مہاجر کو پھر اپنے وطن کی طرف لوٹنا حرام ہے اور سلمہ اپنے  
وطن نہیں گئے ہوں گے، بلکہ کسی اور مقام پر جنگل میں رہے ہو گئے، دوسرے یہ کہ مدینہ میں رہنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
موجودگی میں فرض تھا، یا فتح مکہ سے قبل اس کی فرضیت تھی، کیونکہ مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امداد تھی اور جب مکہ مکرمہ فتح  
ہو گیا تو اب اس کی حاجت باقی نہ رہی، اسی لئے آپ نے فرمادیا، انا ہجرت بعد الفتح۔

(۱۹) بَابُ الصَّبَايَعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى  
الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ وَبَيَانِ مَعْنَى لَا  
مِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ \*

باب (۱۹) فتح مکہ مکرمہ کے بعد اسلام یا جہاد یا مہاجر  
خیر پر بیعت ہونا، اور اس کے بعد ہجرت کا حکم نہ  
رہنے کا مطلب۔

۱۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَبُو جَعْفَرٍ  
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْأَحْوَلِ  
عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ حَدَّثَنِي مُجَاشِعُ بْنُ  
مَسْعُودٍ السُّلَمِيُّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۲۵ - محمد بن صباح، اسماعیل بن زکریا، عاصم بن الاحول، ابو عثمان  
نہدی، مجاشع بن مسعود سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں  
کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہجرت پر  
بیعت کرنے کے لئے آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ أَبَايَعُهُ عَلَى الْهَجْرَةِ فَقَالَ إِنَّ الْهَجْرَةَ قَدْ  
مَضَتْ لِأَهْلِهَا وَلَكِنْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ  
وَالْخَيْرِ \*

ارشاد فرمایا کہ ہجرت تو مہاجرین کے لئے گزر گئی ہے لیکن اب  
اسلام، جہاد اور نیکی کے کاموں پر بیعت کرو۔

(فائدہ) یعنی جس فضیلت والی ہجرت کا فتح مکہ سے قبل حکم ہوا تھا اس کا ثواب تو مہاجرین حاصل کر چکے اب تو اس کا حکم باقی نہیں رہا ہے  
واللہ اعلم بالصواب

۱۲۶ - وَ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ  
بْنُ مُسْجَرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ  
أَخْبَرَنِي مُجَاشِعُ بْنُ مُسْعُودٍ السُّلَمِيُّ قَالَ جِئْتُ  
بِأَخِي أَبِي مَعْبُدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايَعُهُ عَلَى  
الْهَجْرَةِ فَإِنْ قَدْ مَضَتْ الْهَجْرَةُ بِأَهْلِهَا قُلْتُ فَبِأَيِّ  
شَيْءٍ تَبَايَعُهُ قَالَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ  
قَالَ أَبُو عُثْمَانَ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبُدٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ  
مُجَاشِعٍ فَقَالَ صَدَقَ \*

۱۲۶۔ سويد بن سعيد، علی بن مسجر، عاصم، ابو عثمان، مجاشع بن  
مسعود سلمی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے بھائی ابو معبد کو مکہ فتح  
ہو جانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
لایا، اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس سے ہجرت پر بیعت  
لیجئے، آپ نے فرمایا، ہجرت تو مہاجرین کے ساتھ ہو چکی، میں  
نے عرض کیا، پھر آپ کس چیز پر اس سے بیعت کریں گے؟  
فرمایا، اسلام، جہاد اور امور خیر پر، ابو عثمان کہتے ہیں کہ میں  
ابو سعید سے ملا اور ان سے مجاشع کا قول نقل کیا، انہوں نے کہا  
مجاشع نے سچ کہا۔

۱۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ  
فَلَقِيتُ أَحَادَ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ وَلَمْ يَذْكُرْ  
أَبَا مَعْبُدٍ \*

۱۲۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، عاصم سے اسی سند کے  
ساتھ روایت مروی ہے۔ باقی اس میں مجاشع کے بھائی سے  
ملنے کا ذکر ہے، ان کے بھائی ابو معبد کا نام ذکر نہیں کیا ہے۔

۱۲۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاسْحَقُ بْنُ  
إِبْرَاهِيمَ قَالَا أَخْبَرَنَا حَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ  
مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتَحَ  
مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيَّةٌ وَإِذَا اسْتَفِرْتُمْ  
فَانْفِرُوا \*

۱۲۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، مجاہد،  
طاووس، حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا کہ اب ہجرت نہیں  
ہے لیکن جہاد اور نیت باقی ہے اور جس وقت تم سے جہاد میں  
نکلنے کے لئے کہا جائے تو جہاد کے لئے نکلو۔

(فائدہ) امام نووی دار الحرب سے دار الاسلام تک تو قیامت تک ہجرت باقی رہنے کے قائل ہیں، مقصود یہ ہے کہ مکہ طرہ سے ہجرت  
کرنے کا حکم باقی نہیں رہا کیونکہ دار الاسلام ہو گیا، یا یہ کہ دو خصوصی اور فضیلت والی ہجرت جس کا صحابہ کو حکم ہوا تھا اور انہوں نے اس  
فضیلت کو حاصل کر لیا، اب وہ باقی نہیں رہی۔

۱۲۹ - وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو

۱۲۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیع، سفیان، (دوسری



سند) اسحاق بن منصور، ابن رافع، یحییٰ بن آدم، مفضل بن مہبیل (تیسری سند) عبد بن حمید، عبید اللہ بن موسیٰ، اسرائیل منصور سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۳۰۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر بواسطہ اپنے والد، عبد اللہ بن حبیب بن ابی ثابت، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین، عطاء، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا صحیح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی لیکن جہاد اور نیت ہے اور جس وقت تم سے جہاد میں جانے کے لئے کہا جائے تو چل پڑو۔

(فائدہ) عراقی نے اہل و عیال اور اسباب چھوڑ کر مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقارنت چاہی تھی، آپ نے اس وجہ سے یہ فرمایا کہ کہیں اس سے اس پر عمل نہ ہو سکے اور پھر یہاں سے چلا جائے۔

۱۳۱۔ ابو بکر بن خالد باہلی، ولید بن مسلم، عبد الرحمن بن عمرو اور اعلیٰ، ابن شہاب زہری، عطاء بن یزید لثمی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے متعلق دریافت کیا، آپ نے فرمایا، ارے ہجرت بہت مشکل ہے، آپ نے فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں، اس نے کہا، جی ہاں! تو آپ نے ارشاد فرمایا تو ان کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے وہ بولاجی ہاں! تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو سمندروں کے پار عمل کرتا رہ، اللہ تعالیٰ تیرے کسی بھی عمل کو ضائع نہیں کرے گا۔

۱۳۲۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، محمد بن یوسف اور اعلیٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کو نہیں چھوڑے گا، باقی اس روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ جب وہ پانی پینے آتے ہیں، تو ان کا دودھ دھو تا ہے، وہ بولاجی

کُتِيبَ فَإِنَّا حَدَّثْنَا وَكَيْفَ عَنْ مُقْبِلٍ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَابْنُ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ مُهْلَهْلٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ كُلُّهُمْ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ \*

۱۳۱۔ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيبٍ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهَجْرَةِ فَقَالَ لَا هَجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبِئْسَ إِذَا اسْتَفِرْتُمْ فَأَنْتُمْ رَا \*

۱۳۱۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو يَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو النَّوْرَاضِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّثَمِيُّ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهَجْرَةِ فَقَالَ وَتَحَلَّكَ إِنَّ شَأْنِ الْهَجْرَةِ لَشَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤْتِيهِ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَعْمَلْ مِنْ زَوَاةِ الْبَحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَمُوتَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا \*

۱۳۲۔ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ النَّوْرَاضِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَنْ يَمُوتَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ فَهَلْ

نَحْبُهَا يَوْمَ وَرَدَهَا قَالَ نَعَمْ \*

(۲۰) بَابُ كَيْفِيَّةِ بَيْعَةِ النِّسَاءِ \*

ہاں۔

باب (۲۰) عورتوں سے کس طرح بیعت لینی چاہئے۔

۱۳۳۔ ابو الطاہر احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ مسلمان عورتیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کر کے آئیں تو آپ اس آیت کے ذریعے ان کا امتحان لیتے، یا ایہا النبی ارح، یعنی اے نبی جب تیرے پاس مسلمان عورتیں اس بات پر بیعت کرنے آئیں کہ اللہ کا شریک نہ ٹھہرائیں گی، چوری نہ کریں گی اور نہ زنا کریں گی (آخر تک) حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں پھر ان مسلمان عورتوں میں سے جو کوئی ان باتوں کا اقرار کرتی تو گویا بیعت کا اقرار کرتی، اور جب اپنی زبان سے اقرار کر لیتیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیتے جاؤ، پس اب میں تم سے بیعت لے چکا، خدا کی قسم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں چھوا، البتہ آپ ان سے بیان کے ذریعہ بیعت لیتے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے کبھی بھی کسی چیز کا اقرار نہیں لیا ہے مگر جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھیلی کسی عورت کی بھیلی سے کبھی نہیں گئی، بلکہ جب وہ اقرار کر لیتیں تو آپ زبانی فرما دیتے کہ جاؤ، میں تم سے بیعت کر چکا۔

۱۳۳ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ وَقَبِ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَتْ الْمُؤْمِنَاتُ إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْتَحَنُ بِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُحَرِّمَنَّ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ أَقْرَأَ بِهَذَا مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقْرَأَ بِالْمَحَنَةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْرَأَ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِهَا قَالَتْ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُنَّ وَلَا وَاللَّهِ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ فَطُغِرَ أَنْ يَبَايَعَهُنَّ بِالْكَلَامِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللَّهِ مَا أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ فَطُغِرَ إِلَّا بِمَا أَمَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا مَسَّتْ كَفَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّ امْرَأَةٍ فَطُغِرَ وَكَانَ يَقُولُ لَهُنَّ إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ قَدْ بَايَعْتُنَّ كَذَمًا \*

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ عورت سے صرف زبان سے بیعت لینا چاہئے، ان کا ہاتھ چھونے اور پکڑنے کی قطعاً اجازت نہیں ہے اور مردوں سے زبان سے بھی اور ہاتھ پکڑ کر بھی بیعت لینی چاہئے آج کل جو دستور چلا آرہا ہے کہ ہر صاحب مریدنی کا ہاتھ پکڑتے ہیں، پردہ وغیرہ کا کوئی اہتمام نہیں ہے اور نیز ہر صاحب کی صاحبزادی سے مریدوں کو پردہ واجب نہیں اور نہ مریدنی کو ہر صاحب وغیرہ ذلک، یہ تمام چیزیں ناجائز و مفلات اور گمراہ ہیں، ایسے ہر صاحب سے بیعت کس خوبی کی جائے کہ جس کی ابتداء ہی معصیت اور گمراہی پر ہے۔



۱۳۴- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبَلِيُّ وَأَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا أَبُو وَهَبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ بَيْعَةِ النِّسَاءِ قَالَتْ مَا مَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ امْرَأَةٌ فَطُفَّ إِلَا أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا فَإِذَا أَخَذَ عَلَيْهَا فَأَغْطَتْهُ قَالَ أَذْهَبِي فَقَدْ بَايَعْتِكِ \*

(۲۱) بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيمَا اسْتَطَاعَ \*

۱۳۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ وَاللَّمْظُ بَاشُ بْنُ أَيُّوبَ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ خُفَيْرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا لِبَايَعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتَ \*

(۲۲) بَابُ بَيَانِ سَبْنِ الْبُفُوعِ \*

۱۳۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُمْبِرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عَرَضَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي الْقِتَالِ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجْزِئَنِي وَعَرَضَنِي يَوْمَ الْحَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَنِي قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَدِيفَةٌ فَحَدَّثْتُهُ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا لَحَدَّثَ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ فَكُتِبَ إِلَى عُمَارِئِهِ أَنْ يَفْرَضُوا لِمَنْ كَانَ ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ سَنَةً وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَاجْعَلُوهُ فِي الْعِيَالِ \*

۱۳۴- ہارون بن سعید انبلی، ابو الطاہر، ابن وہب، مالک ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عورتوں کی بیعت کے متعلق فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کبھی بھی کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں لگا، البتہ آپ زہابی عہد لیتے، پھر جب زہابی عہد لیتے اور وہ اسے منظور کر لیتیں تو آپ فرماتے جاؤ، میں نے تجھ سے بیعت کر لی۔

باب (۲۱) حسب استطاعت فرمان پذیری کی اور اطاعت شعار کی پر بیعت۔

۱۳۵- یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل، عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا دو بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمان سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کی اور آپ نے ہم سے ارشاد فرمایا کہ یہ بھی کہو، کہ جتنا تجھ سے ہو سکے گا۔

باب (۲۲) سن بلوغ۔

۱۳۶- محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں احد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لڑائی کے لئے پیش ہوا اور میں چودہ سال کا تھا، آپ نے مجھے اجازت نہ دی اور پھر حندق کے دن پیش ہوا، اور اس وقت میں پندرہ سال کا تھا، تو آپ نے مجھے اجازت دیدی، نافع بیان کر سکتے ہیں کہ جن دنوں عمر بن عبدالعزیز خلیفہ تھے میں نے ان کے سامنے آکر یہ حدیث بیان کی، انہوں نے کہا یہی بالغ اور بچے کی حد ہے، چنانچہ انہوں نے اپنے غلاموں کو لکھ دیا کہ جو پندرہ سال کا ہو جائے اس کا حصہ لگائیں اور جو اس سے کم کا ہو اسے بچوں کی میں شمار کریں۔

۱۳۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَغَدَّ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّهَابِ يَعْنِي النَّقَّيَّ حَمِيصًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ سَنَةً فَاسْتَصْفَرْنِي \*

(۲۳) بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُسَافَرَ بِالْمُصْحَفِ إِلَى أَرْضِ الْكُفَّارِ إِذَا خِيفَ وَقُوعُهُ بِأَيْدِيهِمْ \*

۱۳۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ \*

۱۳۹- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ \*

۱۴۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْآنِ فَإِنِّي لَا أَمْنُ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ فَإِنَّ أَيُّوبَ فَقَدْ نَالَهُ الْعَدُوُّ وَخَاصَمُوكُمْ بِهِ \*

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ کہیں دشمن اس کی بے ادبی نہ کریں اور اگر اس کا قصد نہ ہو تو پھر کوئی مضائقہ نہیں، یہی امام ابو حنیفہ اور دیگر ائمہ کا مسلک ہے۔

۱۴۱- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

۱۳۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن ادریس، عبد الرحیم بن سلیمان (دوسری سند) محمد بن ثنی، عبد الوہاب ثقفی، عید اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، بانی اس میں یہ بھی ہے کہ میں چودہ برس کا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چھونا سمجھا۔

باب (۲۳) جب اس بات کا ڈر ہو کہ قرآن مجید کفار کے ہاتھ لگ جائے گا تو ان کے ملک میں لے جانے کی ممانعت۔

۱۳۸- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی حالت میں قرآن کریم دشمن کے ملک میں لے جانے کی ممانعت فرمائی ہے۔

۱۳۹- قتیبہ، لیث (دوسری سند) ابن ریح، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آپ نے قرآن مجید کو دشمن کے ملک میں لے جانے سے منع فرمایا ہے کہ کہیں دشمن کے ہاتھ نہ پڑ جائے۔

۱۴۰- ابو ربیع عتکی، ابو کامل، حماد، ایوب، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن لے کر نہ جاؤ، مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں دشمن کے ہاتھ نہ لگ جائے، ایوب بیان کرتے ہیں کہ دشمن کے ہاتھ لگ جائے اور وہ تم سے جھگڑا کرنا شروع کر دیں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ کہیں دشمن اس کی بے ادبی نہ کریں اور اگر اس کا قصد نہ ہو تو پھر کوئی مضائقہ نہیں، یہی امام ابو حنیفہ اور دیگر ائمہ کا مسلک ہے۔

۱۴۱- زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ (دوسری سند) ابن ابی



يُسَمِعِينَ يُعْنِي ابْنُ عَلِيٍّ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَالثَّقَفِيُّ كُلُّهُمَا عَنْ ابْنِ  
ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَاذِلَكٍ  
أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يُعْنِي ابْنُ عُثْمَانَ جَمِيعًا عَنْ  
رَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ وَالثَّقَفِيِّ فَأَبَى  
أَخَافُ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَحَدِيثِ الضَّحَّاكِ  
عَنِ عُثْمَانَ مَخَافَةُ أَنْ يَذْلَهُ الْعَدُوُّ \*

(۲۴) بَابُ الْمُسَابَقَةِ بَيْنَ الْخَيْلِ  
وَتَضْمِيرُهَا \*

۱۴۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّبَرِيُّ قَالَ  
خَرَّاتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاقَى  
بِالْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفِيَاءِ وَكَانَ  
أَمْدُهَا نَيْفَةَ الْوَدَاعِ وَسَاقَى بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ  
تُضْمَرْ مِنَ النُّيْبَةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَكَانَ  
ابْنُ عُمَرَ فِيمَنْ سَاقَى بِهَا \*

عمر، سفیان، ثقفی، ایوب (تیسری سند) ابن رافع، ابن ابی  
قدیس، ضحاک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی  
ہے باقی ابن علیہ اور ثقفی کی روایت میں "فانی اخاف" کا لفظ  
ہے اور سفیان اور ضحاک بن عثمان کی روایت میں "مخافة ان يذله  
لعدوه" کا لفظ ہے۔

باب (۲۴) گھوڑ دوڑ (۱) اور گھوڑوں کو اس کے  
لئے تیار کرنا۔

۱۴۲۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، مالک، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان  
گھوڑوں کی جو کہ دوڑ کے لئے تیار کئے تھے، مقام حفیاء سے رومیہ  
سے نذر رقیق کی مسجد تک دوڑ کرائی اور حضرت ابن عمر رضی  
اللہ تعالیٰ عنہما بھی ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے دوڑ  
کرائی۔

(فائدہ) مقام حفیہ اور رومیہ الوداع کے درمیان تقریباً چھ میل کا فاصلہ ہے اور ایسے ہی حفیہ الوداع اور مسجد بنی زریق کے درمیان ایک میل کا  
فاصلہ ہے بخاری میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں اس مسافت کا بیان ہے امام نووی اور امام بدر الدین عینی فرماتے ہیں  
کہ گھوڑ دوڑ، گھوڑوں کو دوڑ کے لئے تیار کرنا یا جھڑمت جانز ہے، امام قرطبی فرماتے ہیں اس کے جواز میں کسی کا اختلاف نہیں ہے اور  
گھوڑوں کی تھمر یہ ہے کہ ان کا دانہ چارو آٹم کر کے اور ایک گرم بھون پینا کر بند کو ٹھری میں بند کر دیں تاکہ اسے خوب پسینہ آئے اور  
گوشت کم ہو، اور اس کے ساتھ ساتھ دوڑنے میں تیز ہو۔ (نووی جلد ۲ ص ۱۳۲) عینی جلد ۲ ص ۵۸۸ و جلد ۱۳ ص ۶۱۰

(۱) گھوڑ دوڑ بلا عوض ہو تو بالاتفاق جائز ہے اور اگر بالعوض ہو تو پھر اس کی کئی صورتیں ہیں۔ (۱) عوض اور انعام کسی ایسے شخص کی طرف  
سے ہو جو مقابلہ میں شریک نہ ہو جیسے امام یا کوئی اور شخص جیتنے والے کے لئے یا سب کے لئے درجہ بدرجہ انعام مقرر کر دے تو یہ صورت  
بھی بالاتفاق جائز ہے۔ (۲) مقابلہ میں شریک حضرات میں سے کسی ایک کی طرف سے عوض کی شرط ہو دوسروں کی طرف سے نہ ہو جیسے  
دو مقابلہ کرنے والوں میں سے ایک کہے کہ اگر تو جیت گیا تو میں تمہیں کچھ انعام وغیرہ دوں گا اگر میں جیت گیا تو تیرے ذمہ کچھ نہیں ایسے  
صورت بھی ائمہ اربعہ کے ہاں جائز ہے۔ (۳) مقابلہ میں شریک افراد میں سے ہر ایک کی طرف سے عوض کی شرط ہو کہ جو ہار گیا اس کے  
ذمہ کچھ عوض وغیرہ واجب ہے جو بھی ہار گیا جیتنے والے کے ذمہ کچھ نہیں۔ یہ بالاتفاق حرام ہے اور یہ صورت قمار اور جوا ہے۔

۱۴۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمَحٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الثَّيِّبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ حَفْصَةَ حَدَّثَنَا حَنْفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَاهِلٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمِيَّةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقَّةَ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ مِنْ رِوَايَةِ حَمَّادٍ وَابْنِ عُثَيْبَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَجَعَلْتُ سَابِقًا فُطِفْتُ بِهِ الْفَرَسُ الْمَسْجِدَ \*

(۲۵) بَابُ الْخَيْلِ فِي تَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ \*

۱۴۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِي تَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ \*

۱۴۵- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَبْنُ رُمَحٍ عَنِ الثَّيِّبِ بْنِ سَعْدِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۱۴۳- یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن رُمح، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد۔ (دوسری سند) حنف بن ہشام، ابو الربیع، ابو کاہل۔ (یوب۔)

(تیسری سند) حماد بن زید، ابو یوب۔

(چوتھی سند) ابن نمیر، اسماعیل بن ایوب۔

(پانچویں سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ۔

(چھٹی سند) محمد بن عثمان، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ قطان، عبید اللہ۔

(ساتویں سند) علی بن حجر اور احمد بن عبدہ، ابن ابی عمر، سفیان۔

اسماعیل بن امیہ۔

(آٹھویں سند) محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریر، موسیٰ بن عقبہ۔

(نویں سند) ہارون بن سعید، ابی، ابن وہب، اسامہ، نافع،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مالک کی روایت کی

طرح حدیث مروی ہے، باقی ایوب کی روایت جو بواسطہ حماد اور

ابن علیہ کے ہے، اس میں اتنی زیادتی ہے کہ حضرت عمرؓ نے

فرمایا میں آگے بڑھ گیا اور گھوڑا مجھے لے کر مسجد پر چڑھ گیا۔

باب (۲۵) گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک خیر

(فضیلت) رکھی گئی ہے۔

۱۴۳- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا کہ گھوڑے کی پیشانی میں خیر اور برکت قیامت تک موجود

ہے۔

۱۴۴- قتیبہ، ابن رُمح، لیث بن سعد۔ (دوسری سند) ابو بکر بن

ابی شیبہ، علی بن مسدد، عبد اللہ بن نمیر۔ (تیسری سند) ابن



عَلِيُّ بْنُ مُسْتَهْرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَصْرٍ ح وَحَدَّثَنَا  
ابْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَ  
حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
حَدَّثَنِي أَهْمَانَةُ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ  
عَنْ نَافِعٍ \*

۱۴۶- وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ  
وَصَالِحُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ وَرْدَانَ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ  
قَالَ الْجَهْظِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا  
يُونُسُ بْنُ عَبْدِ عَنْ نَفْصُو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي  
زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ خَرِيرٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ  
اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُلَوِّي نَاصِيَةَ فَرْسٍ بِأَصْبَعِهِ وَهُوَ يَقُولُ  
الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ بِنَوَاصِيهَا تُخَيَّرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ  
الْأَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ \*

۱۴۷- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ  
أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُقْبَانَ كِلَاهُمَا  
عَنْ يُونُسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ \*

۱۴۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَعْمَانَ  
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ  
الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى  
يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ \*

۱۴۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ فَضِيلٍ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ  
الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

نَعِيمٍ، بِوَسْطِهِ اسے والد (چوتھی سند) عبید اللہ بن سعید، یحییٰ،  
عبید اللہ (پانچویں سند) ہارون بن سعید ابی، ابن وہب، اسماء،  
نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے "مالک عن نافع" کی روایت کی طرح حدیث  
مردی ہے۔

۱۴۶- نصر بن علی، صالح بن حاتم بن وردان، یزید بن  
زریع، یونس بن سعید، عمرو بن سعید، ابو زرعہ بن عمرو بن جریر،  
حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے  
ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کو دیکھا کہ آپ گھوڑے کی پیشانی کے بال اپنی انگلی سے  
ٹہر رہے تھے اور فرمادے تھے کہ گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت  
تک کے لئے خیر اور برکت وابستہ ہے، یعنی ثواب اور غنیمت۔

۱۴۷- زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، (دوسری سند)  
ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، یونس سے اسی سند کے ساتھ  
اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۴۸- محمد بن عبد اللہ بن نعیم، بواسطہ اسے (والد) زکریا، عامر،  
عروۃ باریق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خیر و برکت گھوڑوں کی  
پیشانی سے قیامت تک کے لئے وابستہ ہے یعنی اجر و ثواب اور  
غنیمت۔

۱۴۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن فضیل، ابن ادریس، حصین،  
شعبی، عروۃ باریق بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ارشاد فرمایا کہ برکت گھوڑوں کی پیشانی سے ہند

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ مَعْقُوصٌ بَنُو أَصْبِي  
الْخَيْلِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمِذَا قَالَ  
الْآخِرُ وَالْمَعْنَى إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ \*

ہوئی ہے، عرض کیا گیا، یا رسول اللہ کس وجہ سے آپ نے  
فرمایا، ثواب اور غنیمت ہے، قیامت تک کے لئے۔

(فائدہ) اس لئے قیامت تک جہاد باقی رہے گا اور کسی بھی وقت غیر و برکت اس سے جدا ہونے والی نہیں ہے، امام نووی فرماتے ہیں کہ ان  
احادیث سے جہاد کے لئے گھوڑا رکھنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے اور دیگر احادیث میں جو آیا ہے کہ نحوست گھوڑے میں ہے، اس سے وہ  
گھوڑے مراد ہیں جو جہاد کے لئے نہ ہوں، یا بعض گھوڑے مبارک ہیں اور بعض منکوس، مترجم کہتا ہے جن حضرات کو گھوڑا رکھنے کا شوق ہو  
اور ان کے پاس گھوڑا نہ ہو اور نہ اس کی طاقت رکھتے ہوں، تو انما الاعمال بالنیات، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں بھی ثواب سے محروم  
نہیں فرمائے گا۔

۱۵۰ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا  
خَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ  
عُرْوَةُ ابْنُ الْجَعْفَرِ \*

۱۵۰۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر و حصین سے اسی سند کے ساتھ  
روایت مروی ہے، لیکن اس میں عروہ بن جعد کہا ہے۔

۱۵۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَخَلْفُ بْنُ  
هِشَامٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي  
الْأَخْوَصِ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو  
أَبِي عُمَرَ كِذَّاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ جَمِيعًا عَنْ  
شَيْبِ بْنِ عُرْفَةَ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْآخِرُ  
وَالْمَعْنَى وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ سَمِعَ عُرْوَةَ  
الْبَارِقِيِّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

۱۵۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، خلف بن ہشام، ابو بکر بن ابی شیبہ،  
ابو الاخوص (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر،  
سفیان، شیبہ بن عرفہ، عروہ بارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، باقی اس  
میں اجر و ثواب کا تذکرہ نہیں ہے اور سفیان کی روایت میں  
لفظ "عن" کے بجائے "سمعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ  
ہیں۔

۱۵۲ - وَحَدَّثَنَا عَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي  
ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كِذَّاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي  
إِسْحَقَ عَنِ الْغُبَّارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ  
الْجَعْفَرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا  
وَلَمْ يَذْكُرِ الْآخِرُ وَالْمَعْنَى \*

۱۵۲۔ عبید اللہ بن معاذ، ابواسطہ اپنے والد (دوسری سند) ابن  
مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابی اسحاق، حیرہ بن  
حریش، عروہ بن جعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے یہی روایت مروی ہے، باقی اس میں ثواب اور  
غنیمت کا تذکرہ نہیں ہے۔

(فائدہ) عروہ بن جعد اور عروہ بارقی دونوں ایک ہی ہیں۔

۱۵۳ - وَحَدَّثَنَا عَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي  
ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا

۱۵۳۔ عبید اللہ بن معاذ ابواسطہ اپنے والد (دوسری سند) محمد بن  
مثنیٰ، ابن بشار، یحییٰ بن سعید، شعبہ، ابوالانقیاع، حضرت انس



رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ برکت گھوڑوں کی چوٹا نیوں میں ہے۔

۱۵۴۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث (دوسری سند) محمد بن ولید، محمد بن جعفر، شعبہ و ابوالتیاح، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور حسب سابق بیان کیا۔

باب (۲۶) گھوڑے کی کون سی قسمیں بری ہیں۔

۱۵۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابو کریم، وکیع، سفیان، مسلم بن عبد الرحمن، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اشکل گھوڑے کو برا تصور فرماتے تھے۔

۱۵۶۔ محمد بن نمیر، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) عبد الرحمن بن بشر، عبد الرزاق، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی عبد الرزاق کی روایت مثل اتنی زیادتی ہے کہ اشکل گھوڑا وہ ہے جس کا داہنا پاؤں اور بایاں ہاتھ سفید ہو، یا داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں سفید ہو۔

(فائدہ) اور اکثر اہل لغت کے نزدیک اشکل وہ ہے جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک پاؤں گھوڑے کے اپنے رنگ کا، یا تین ہم رنگ اور ایک سفید، اور ابن ورید بیان کرتے ہیں کہ اشکل وہ ہے جس کے ایک طرف کا ہاتھ اور پاؤں سفید ہو، یا ایک طرف کا ہاتھ اور دوسری طرف کا ہر، مترجم کہتا ہے کہ حضور کا اشکل گھوڑے کو اچھا سمجھنے کی ممکن ہے یہ وجہ ہو کہ اس کو رکھنے کے بعد آپؐ نے اس میں کوئی خرابی محسوس نہ فرمائی ہو، واللہ اعلم۔

۱۵۷۔ محمد بن بشر، محمد بن جعفر (دوسری سند) محمد بن عثمان، وہب بن جریر، شعبہ، عبد اللہ بن یزید نخعی، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كَلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ \* ۱۵۴ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ سَمِعَ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَبِيهِ \*

(۲۶) بَاب مَا يُكْرَهُ مِنْ صِفَاتِ الْخَيْلِ \*

۱۵۵ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُسْمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشَّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ \*

۱۵۶ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِلَّةُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَالشَّكَالُ أَنْ يَكُونَ الْفَرَسُ فِي رَجْلِهِ أَيْحَنِي نَبَاضٌ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرَى أَوْ فِي يَدِهِ الْيُسْرَى وَرَجْلُهُ الْيُسْرَى \*

۱۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعُتْبَى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ

وسلم سے وکیع کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، باقی وہب کی روایت میں "عبداللہ بن یزید" کا لفظ ہے اور غنی کا تذکرہ نہیں ہے۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ النَّخَعِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِ وَكَيِّعٌ فِي رِوَايَةٍ وَهَبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّخَعِيَّ \*

(۲۷) بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالْخُرُوجِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ \*

باب (۲۷) جہاد فی سبیل اللہ اور راہ خدا میں نکلنے کی فضیلت۔

۱۵۸۔ زہیر، جریر، عمارہ بن قعقاع، ابو زرہ، ابو ہریرہ و رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس شخص کا ضامن ہے جو اللہ کے راستہ میں نکلے اور نہ نکلے مگر میرے راستہ میں جہاد کے لئے اور مجھ پر ایمان رکھتا ہو، اور میرے رسولوں کی تصدیق کرتا ہو، اللہ فرماتا ہے ایسا شخص میری حفاظت میں ہے، یا تو میں اسے (شہادت دے کر) جنت میں داخل کروں گا یا اسے اس کے گھر کی طرف ثواب اور نفیست دے کر واپس کروں گا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، کوئی زخم بھی ایسا نہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں لگے مگر وہ قیامت کے دن اسی شکل میں آئے گا جیسا کہ دنیا میں لگا تھا، اس کا رنگ تو خون کا ہو گا اور خوشبو مشک جیسی، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، اگر مسلمان پر دشوار نہ ہوتا تو میں کسی بھی ایسے لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا، لیکن میرے پاس اتنی گنجائش نہیں کہ مسلمانوں کو سواریاں دوں اور نہ ان کے پاس اتنی گنجائش ہے اور مسلمانوں پر یہ شوق ہو گا کہ وہ میرے ساتھ نہ چلیں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کروں، پھر مارا جاؤ، پھر جہاد کروں، پھر مارا جاؤں اور پھر جہاد کروں اور پھر مارا جاؤں

۱۵۸ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ عُمَارَةَ وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَضَعَنَّ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَإِمَانًا بِي وَتَصَدِيقًا بِرُسُلِي فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَابِلًا مَا نَالَ مِنْ أُخْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ كَلِمٍ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهِ حِينَ كَلِمَ لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ وَرِيحُهُ مِسْكٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَشَقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدْتُ خِجَافَ سَرِيَّةٍ تَغْرُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَبَدًا وَلَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَخْرِجُهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً وَيَشْقُ غَنَائِمُهُمْ أَنْ يَنْحَلُّوا عَنِّي وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوِ دِدْتُ أَنِّي أَغْرُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَقْتُلُ ثُمَّ أَغْرُو فَأَقْتُلُ ثُمَّ أَغْرُو فَأَقْتُلُ \*

(فائدہ) یعنی بار بار راہ خدا میں جہاد کروں، پھر شہید ہوں، پھر زندہ ہوں، پھر شہید ہوں، اس حدیث سے جہاد کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور نیز معلوم ہوا کہ اس کے برابر اور کوئی دوسری عبادت نہیں ہے نیز حدیث سے بشریت رسول بھی ثابت ہوئی کیونکہ شہادت لانا اللہ کی



شہنشاہ ہے، مالک کو امداد کے لئے اترے ہیں، شہادت انبیاء کے اور دوسرے انہوں ہی کو حاصل ہوا کرتی ہے۔

۱۵۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن فضیل، عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۵۹ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

۱۶۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، معمر بن عبد الرحمن حزامی، ابوالزناد، اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس شخص کا ضمان ہے جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرے اور اس کے گھر سے نکلنے کی وجہ صرف جہاد فی سبیل اللہ اور تصدیق کلمۃ اللہ ہو، یا اس طور کہ اللہ تعالیٰ اسے (شہادت دے کر) جنت میں داخل کرے گا، یا مع ثواب اور نعمت کے اس کے گھر میں واپس کر دے گا، جہاں سے وہ نکلا تھا۔

۱۶۰ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمَغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكْفُلُ اللَّهُ لِمَنْ خَاضَ فِي سَبِيلِهِ لَمْ يُخْرِجْهُ مِنْ بَيْتِهِ إِنَّا جَهَادٌ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ يَأْتِي يَدْخُلُهُ الْجَنَّةُ أَوْ يُرْجَعُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَمْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ \*

۱۶۱۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابوالزناد، اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کوئی ایسا نہیں جو کہ راہ خدا میں زخمی ہوتا ہو اور اللہ تعالیٰ خوب واقف ہے، اس شخص سے جو کہ راہ خدا میں زخمی ہوتا ہے۔ مگر قیامت کے دن جب وہ آئے گا تو اس کا زخم بہت ہو گا رنگ تو اس کا خون کا سیاہ ہو گا اور خوشبو مشک جیسی ہو گی۔

۱۶۱ - حَدَّثَنَا عَمْرُو الْقَوْدِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يُكَلِّمْ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِهِ إِذَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَخُرُجُهُ يُنْعَبُ اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرَّيْحُ رِيحُ مِسْكِ \*

۱۶۲۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہ، ابنا چند مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کی راہ میں مسلمان کو جو زخم لگے وہ قیامت کے دن اسی شکل میں جیسا کہ لگا تھا خون بہتا ہوا آئے گا رنگ تو اس کا خون کا ہو گا اور خوشبو مشک کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر مسلمانوں کے لئے دشواری کا

۱۶۲ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلِمٍ يُكَلِّمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ تَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذَا طُعِنَتْ تَفْجَرُ دَمًا اللَّوْنُ نَوْنُ دَمٍ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمُسْلِمِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ

فِي يَدِهِ لَوْ أَنَّ أَشَقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ  
خَلْفَ سَرِيَّةٍ نَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَكِنْ لَا أَجِدُ  
مَنْعَةً فَأُحِبُّهُمْ وَلَا يَحْلُونَ سَعَةً فَيَنْبَغُونِي وَلَا  
تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَقْعُدُوا بَعْدِي \*

سبب نہ ہوتا تو میں راہ خدا میں لڑنے والے کسی دستہ فوج سے  
پیچھے نہ ہوتا، لیکن مجھ میں اتنی گنجائش نہیں کہ سب مسلمانوں  
کو سواریاں دوں، اور ان میں بھی اتنی وسعت نہیں کہ سب  
میرے ساتھ جائیں اور یہ بھی انہیں گوارا نہیں ہے کہ وہ سب  
میرے بعد بیٹھے رہیں۔

۱۶۳ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
أَبِي الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
لَوْ أَنَّ أَشَقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ  
سَرِيَّةٍ يَمْشِي حَدِيثُهُمْ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ وَالَّذِي نَفْسِي  
بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أَقْتُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيَا  
بِعَثَلٍ حَدِيثُ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ \*

۱۶۳۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابو الزناد، اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ اگر مسلمانوں کو دشواری نہ ہوتی تو  
میں ہر لشکر کے ساتھ چلتا، بقیہ حدیث اسی سند کے ساتھ  
مروی ہے کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے،  
میری آرزو ہے کہ خدا کی راہ میں مارا جاؤں، پھر زندہ دیکھا جاؤں  
جیسا کہ حدیث ابو زرہ عن ابی ہریرہ میں مضمون گزر چکا ہے۔

(فائدہ) موت، حیات کا طاری ہونا اور اس بات کی تمنا و خواہش کرنا، یہ سب بشریت کے خواص اور لوازمات میں سے ہیں، ملائکہ کے اندر تو  
یہ جذبات اللہ تعالیٰ نے پیدا ہی نہیں کئے اس حدیث سے بھی صاف طور پر بشریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی فضیلت و بہت  
ہو گئی۔ اور نیز آپ کی تمنا اور خواہش بتا رہی ہے کہ انبیاء کرام کے قبضہ میں کوئی چیز نہیں ہے، ان الحكم الا الله۔

۱۶۴ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَهَّابِ بِعَنْيِ الثَّقَفِيِّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ  
أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ  
أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مُرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ  
يَعْقُبَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ  
أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا أَتَخَلَّفَ  
خَلْفَ سَرِيَّةٍ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ \*

۱۶۴۔ محمد بن ثقفی، عبد الوہاب، ثقفی (دوسری سند) ابو بکر بن  
ابی شیبہ، ابو معاویہ (تیسری سند) ابن ابی عمر، مروان بن  
معاویہ، یحییٰ بن سعید، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میری امت کو دشواری  
نہ ہوتی تو میں کسی بھی لشکر سے پیچھے رہتا پسند نہ کرتا اور حسب  
سابق روایت مروی ہے۔

۱۶۵ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَضَمْنُ اللَّهُ  
لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ إِلَى قَوْلِهِ مَا تَحَلَّفْتُ  
خَلْفَ سَرِيَّةٍ نَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى \*

۱۶۵۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا، اللہ اس شخص کا ضامن ہے جو اس کے راستہ  
میں جہاد کے لئے نکلے (یہاں تک) کہ آپ نے فرمایا میں کسی  
بھی لشکر سے جو کہ اللہ کے راستہ میں جہاد کے لئے نکلے، پیچھے



نہ رہتا۔

(۲۸) بَابُ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى \*

۱۶۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَحُسَيْنٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ لَهَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ بِسَرُّهَا أَنُّهَا تَرْجِعُ إِلَى الدُّنْيَا وَلَنَا أَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدُ فَإِنَّهُ يَنْمُنِي أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ \*

۱۶۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعُمَيْيِّ وَأَبْنُ يَسَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَأَنَّ لَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ غَيْرِ الشَّهِيدِ فَإِنَّهُ يَنْمُنِي أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ \*

۱۶۸- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعْبُدُ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لَا نَسْتَطِيعُونَهُ قَالُوا فَأَعَادُوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا نَسْتَطِيعُونَهُ وَقَالَ فِي الثَّلَاثَةِ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْغَانِمِ الْفَائِزِ بِآيَاتِ اللَّهِ لَا يَقْتَرُ مِنْ صِيَامٍ وَلَا عِلَاقَةٍ حَتَّى يَرْجِعَ

باب (۲۸) اللہ تعالیٰ کے راستہ میں شہید ہونے کی فضیلت۔

۱۶۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد احمر، شعبہ، قتادہ، حمید، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص مر جائے اور خدا کے ہاں اس کے لئے کوئی اور چیز خیر بھی ہو تو وہ نہیں چاہتا کہ دنیا میں لوٹ کر جائے اور نہ دنیا و مافیہا لینا پسند کرتا ہے، البتہ شہید جب شہادت کی فضیلت دیکھتا ہے تو آرزو کرتا ہے کہ پھر دنیا میں آئے اور پھر مارا جائے۔

۱۶۷۔ محمد بن منکب، ابن ہشام، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص جنت میں داخل ہو جاتا ہے وہ دنیا میں لوٹ کر جانا پسند نہیں کرتا، اگرچہ روئے زمین کی تمام چیزیں اسے مل جائیں، البتہ شہید جب اپنی عزت و تکریم کو دیکھتا ہے تو آرزو اور خواہش کرتا ہے کہ لوٹ کر جائے اور دس مرتبہ پھر (خدا کی راہ میں) شہید کیا جائے۔

۱۶۸۔ سعید بن منصور، خالد بن عبد اللہ الواسطی، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ جہاد فی سبیل اللہ کے برابر بھی کوئی چیز ہے؟ آپ نے فرمایا لوگوں میں اس چیز کی طاقت نہیں ہے، صحابہ نے دہرایا تو مرتبہ اسی چیز کا اعادہ کیا، آپ نے فرمایا، اس کے برابر (عمل کرنے کی) کسی میں طاقت نہیں، تیسری مرتبہ فرمایا، مجاہد فی سبیل اللہ جہاد فی سبیل اللہ سے واپس تک ایسا ہوتا ہے جیسا کہ صائم الدہر شب زندہ دار ہو، ہر وقت احکام الہی کی

الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى \*

تفیل میں مصروف ہو، روزہ اور نماز سے کسی قسم کی سستی بھی نہ پیدا ہوتی ہو۔

۱۶۹۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، (دوسری سند) زبیر بن حرب، جریر، (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ ابو معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہیل سے اسی سند کے ساتھ، اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

۱۷۰۔ حسن بن علی حلوانی، ابو توبہ، معاویہ بن سلام، زید بن سلام، ابو سلام، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس تھا ایک شخص بولا کہ مسلمان ہو جانے کے بعد سوائے حاجیوں کو پانی پلانے کے میں اور کسی عمل کو اتنا نہیں سمجھتا، دوسرا بولا میں مسلمان ہونے کے بعد مسجد حرام کو آباد کرنے اور اسے تعمیر کرنے کے علاوہ اور کسی عمل کو اس کے برابر نہیں سمجھتا، تیسرا بونا کہ تم لوگوں نے جو کچھ کہا، اس سے جہاد فی سبیل اللہ افضل ہے، حضرت عمرؓ نے انہیں ڈانٹا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس آوازیں مت بلند کرو اور یہ جمعہ کا دن تھا، اور جمعہ کا نماز پڑھنے کے بعد خدمت اقدس میں حاضر ہو کر تمہارے آپس کے اختلاف کو حضورؐ سے دریافت کرو وں گا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، اجعلتم سقایۃ الحاج و عمارة المسجد الحرام کمن امن باللہ والیوم الآخر و جاهد فی سبیل اللہ، آخر آیت تک۔

۱۶۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ \*  
۱۷۰ - حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَنبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّا أُبَالِي أَنْ لَا أَعْمَلَ عَمَلًا يَعُدُّ الْإِسْنَامُ إِلَّا أَنْ أُسْقِيَ الْحَاجَّ وَقَالَ آخَرُ مِمَّا أُبَالِي أَنْ لَا أَعْمَلَ عَمَلًا يَعُدُّ الْإِسْنَامُ إِلَّا أَنْ أَعْمُرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَقَالَ آخَرُ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِمَّا قُلْتُمْ فَرَجَرَهُمْ غَمْرٌ وَقَالَ لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ عِنْدَ مَنبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَلَكِنْ إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ دَخَلْتَ فَاسْتَقْبَلْتَهُ فِيمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ( أَجْعَلْتُمْ مَقَايَةَ الْحَاجِّ وَ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ) الْآيَةَ إِنِّي آخِرُهَا \*

(فائدہ) یعنی جہاد فی سبیل اللہ کے برابر کوئی عمل نہیں ہے۔

۱۷۱۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، یحییٰ بن حسان، معاویہ، زید، ابو سلام، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اور ابو توبہ کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۷۱ - وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْيَانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَنبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَثَلٍ حَدِيثُ أَبِي تَوْبَةَ \*



(۲۹) بَابُ فَضْلِ الْغَدُوَّةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ \*

۱۷۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْتَمَةَ بْنِ قُتَيْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَغَدُوَّةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا \*

۱۷۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَارِجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْغَدُوَّةُ بَغْدُوها الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا \*

۱۷۴ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدُوَّةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا \*

۱۷۵ - حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مُرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَنَا أَنْ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي وَسَاقَ الْحَبْلِيَّتِ وَقَالَ فِيهِ وَالرَّوْحَةُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ غَدُوَّةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا \*

۱۷۶ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ وَاسْحَقُ قَالَ وَاسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْأَخْرَاقُ حَدَّثَنَا الْمُعَمَّرِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

بَاب (۲۹) صبح یا شام کو راہ خدا میں نکلنے کی فضیلت۔

۱۷۲۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صبح یا شام کو راہ خدا میں نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

۱۷۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبد العزیز بن ابی حازم، ابواسط اسدین والد، سہل بن سعد الساعدی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا صبح کے وقت میں بندہ کار راہ خدا میں نکلنا دنیا و مافیہا سے افضل ہے۔

۱۷۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع و سفیان، ابوحازم، سہل بن سعد مرادی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی راہ میں صبح یا شام کو ایک مرتبہ نکلنا دنیا و مافیہا سے افضل ہے۔

۱۷۵۔ ابن ابی عمر، مروان بن معاویہ، یحییٰ بن سعید، ذکوان بن ابی صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میری امت سے کچھ لوگ ایسے نہ ہوتے اور حدیث بیان کی اور اس کے بعد آخر میں فرمایا راہ خدا میں شام کو یا صبح کو نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

۱۷۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، زہیر بن حرب، معمر بن عبد اللہ بن یزید، سعید بن ابی ایوب، شریک بن شریک، معمر بن ابی عبد الرحمن بن حبیب، حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسالت

آب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راہ خدا میں ایک مرتبہ صبح نکلنا ایک مرتبہ شام کو نکلنا، ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر آفتاب نکلتا ہے، یا غروب ہو گا۔

۷۷۷۔ محمد بن عبد اللہ بن قیس، علی بن حسن، عبد اللہ بن مبارک، سعید بن ابی ایوب، حیوہ بن شریح، شریح بن شریح، ابو عبد الرحمن جبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

باب (۳۰) مجاہد کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت میں کیا کیا درجات تیار کئے ہیں۔

۱۷۸۔ سعید بن منصور، عبد اللہ بن وہب، ابو ہانی خولانی، ابو عبد الرحمن جبلی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابو سعید جو اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہو گیا، اس کے لئے جنت واجب ہے، ابو سعید کو یہ فرمان بہت عمدہ معلوم ہوا، انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ پھر فرمائیے، حضور نے پھر فرمایا، اور فرمایا ایک بات اور بھی ہے جس کے ذریعہ بندہ کے جنت میں سو درجے بلند ہوتے ہیں اور ہر ۱۰ درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان، میں نے کہا وہ کیا ہے یا رسول اللہ، فرمایا جہاد فی سبیل اللہ، جہاد فی سبیل اللہ۔

باب (۳۱) جو راہ خدا میں مارا جائے، قرض کے

ابی ایوب، حدیثی شریح بن شریح، عن ابی عبد الرحمن الحبلی قال سمعت ابا ایوب يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة في سبيل الله او راحة خير مما طلعت عليه الشمس وغربت \*

۱۷۷۔ حدیثی محمد بن عبد اللہ بن قیس، حدیثی علی بن الحسن عن عبد اللہ بن المبارک، احمر بن سعید بن ابی ایوب و حیوہ بن شریح قال کل واحد منهما حدیثی شریح بن شریح عن ابی عبد الرحمن الحبلی انه سمع ابا ایوب الانصاری يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثل سوا \*

(۳۰) باب بیان ما أعد الله تعالى للمجاهد في الجنة من الدرجات \*

۱۷۸۔ حدیثی سعید بن منصور، حدیثی عبد اللہ بن وہب، حدیثی ابو ہانی خولانی عن ابی عبد الرحمن الحبلی عن ابی سعید الخدری ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا ابا سعید من رضي بالله رباً وبالإسلام ديناً وبمحمد نبياً وجبت له الجنة فعجب لها ابو سعید فقال ابعدها عني يا رسول الله ففعل ثم قال وأخري يرفع بها العبد مائة درجة في الجنة ما بين كل درجتين كما بين السماء والأرض قال وما هي يا رسول الله قال الجهاد في سبيل الله الجهاد في سبيل الله \*

(۳۱) باب من قتل في سبيل الله



كَفَرْتُ بِمَا خَطَايَاؤُ إِلَّا الَّذِينَ \*

۱۷۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ  
فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْإِيمَانَ  
بِاللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَكْفُرُ عَنِّي  
خَطَايَايَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ  
صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ  
أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَتَكْفُرُ عَنِّي  
خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ  
مُدْبِرٍ إِلَّا الَّذِينَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي  
ذَلِكَ \*

۱۸۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ  
بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا  
يَعْقُبُ بْنُ يَعْقُبٍ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي  
سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ  
أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ \*

۱۸۱ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ح قَالَ  
وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ

علاوہ اس کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں

۷۹۔ اہ قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید، عبد اللہ بن ابی  
قتادہ، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا ہوا فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپ نے صحابہ کرام کے  
مجمع میں کھڑے ہو کر فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان باللہ  
سب سے افضل اعمال ہیں، یہ سن کر ایک شخص نے کھڑے ہو  
کر عرض کیا، یا رسول اللہ فرمائیے، اگر میں راہ خدا میں مارا  
جاؤں، تو میرے گناہوں کی معافی ہو جائے گی؟ آپ نے فرمایا  
ہاں، اگر راہ خدا میں مارے جاؤ، اور ایمان پر جمے رہو اور ثواب  
کی امید رکھو، دشمن کی جانب متوجہ رہو، اور پشت پھیر کر نہ  
بھاگو، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم  
نے کیا کہا تھا۔ اس نے عرض کیا کہ میں نے کہا تھا کہ اگر میں راہ  
خدا میں مارا جاؤں تو میرے گناہوں کی معافی ہو جائے گی؟  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں بشرطیکہ تم جمے  
رہو، ایمان اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے دشمن کی جانب متوجہ  
رہو اور پشت پھیر کر نہ بھاگو، مگر قرص معاف نہیں ہو گا کیونکہ  
جبرئیل نے مجھ سے ابھی یہی کہا ہے۔

۱۸۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن شیبہ، یزید بن ہارون، یحییٰ بن  
سعید، سعید بن ابی سعید مقبری، عبد اللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا، کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کے  
راستہ میں قتل کر دیا جاؤں اور لیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی  
روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۸۱۔ سعید بن منصور، سفیان، عمرو بن دینار، محمد بن قیس  
(دوسری سند) محمد بن عجلان، محمد بن قیس، عبد اللہ بن ابی قتادہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ کی زیادتی کے ساتھ نقل کرتے ہیں کہ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ أَحَدَهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ أَنْ رَجَعْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْغَبِيرِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ ضَرَبْتُ بِسَيْفِي بِمَعْنَى حَدِيثِ الْمُقْبَرِيِّ \*

۱۸۲- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عِيَّاشٍ وَهُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْقُتَيْبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنِ \*

(تذکرہ) معلوم ہوا حقوق اللہ کی معافی ہو جاتی ہے، حقوق العباد کی معافی نہیں ہوتی (نووی جلد ۲ ص ۳۵)

۱۸۳- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِيُّ حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ أَبِي الْيُوبِ حَدَّثَنِي عِيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقُتَيْبِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الدَّيْنِ \*

(۳۲) بَابُ بَيَانِ أَنَّ أَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِي الْجَنَّةِ وَأَنَّهُمْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ \* ۱۸۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِثَابُهُمَا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا خَرِيرٌ وَغَيْمِيُّ بْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنْ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُسَيْرٍ وَالْقُضَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے، کہ ایک شخص نے آکر عرض کیا اگر میں اپنی تلوار سے، راجاؤں، تو کیا میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ اور اسی روایت مقبری کی روایت کی طرح ہے۔

۱۸۲- زکریا بن یحییٰ بن صالح مصری، مفصل بن فضال، عیاش بن عباس قتیبی، عبد اللہ بن یزید، ابی عبد الرحمن حبلی، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شہید کے قرض کے علاوہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۱۸۳- زہیر بن حرب، عبد اللہ بن یزید مقرئ، سعید بن ابی ایوب، عیاش بن عباس قتیبی، ابو عبد الرحمن حبلی، عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، راجدہ میں مارا جانا قرض کے علاوہ تمام گناہوں کی معافی کا سبب ہے۔

باب (۳۲) شہیدوں کی روحیں جنت میں ہیں اور وہ اپنے رب کے نزدیک رزق دیے جاتے ہیں۔

۱۸۴- یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، عیسیٰ بن یونس، اعمش (تیسری سند) محمد بن عبد اللہ بن تمیم اسباط، ابو معاویہ، اعمش، عبد اللہ بن مرہ، مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے آیت ”وَلَا تُحْسِنُ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَالُهُمْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ“ کی تفسیر دریافت کی تو



بِ مَرَّةٍ عَنْ مُسْرُوفٍ قَالَ سَأَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ عَنْ  
هَذِهِ الْآيَةِ ( وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ) قَالَ  
أَمَّا إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَرَوَاهُمْ فِي  
جَوْفِ صُورٍ عَظِيمٍ لَهَا قَنَادِيلٌ مُعْتَقَةٌ بِالْعَرُشِ  
تَسْرُحُ مِنْ أُنْحَى حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِي إِلَى  
بَلَدِ الْقَنَادِيلِ فَاقْلَعُ إِلَيْهِمْ رِثْمَهُمْ اصْطَاعَةً فَقَالَ  
هَلْ تَسْتَهْوُونَ شَيْئًا قَالُوا أَيْ شَيْءٍ نَسْتَهْوِي  
وَنَحْنُ نَسْرُحُ مِنَ الْحَبَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلْنَا  
ذَلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ  
يُتْرَكُوا مِنْ أَنْ يُسْأَلُوا قَالُوا يَا رَبِّ تُرِيدُ أَنْ  
تُرَدُّ أَرَوَاهُمْ فِي أَحْسَنَ مَا حَتَّى نُقْتَلَ فِي  
سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَلَمَّا رَأَى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ  
حَاجَةٌ تُرَكُّوا \*

فرمایا کہ ہم نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی چیز دریافت کی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا، ان کی روحیں سبز پردوں کے پونوں میں رہتی ہیں، ان کے لئے کچھ قدیل عرش میں آویزاں ہیں، جنت کے اندر جہاں چاہتے ہیں یہ پردے سیر کرتے ہیں، پھر لوٹ کر ان قدیلوں کے پاس آ جاتے ہیں، ان کا پروردگار ان کی جانب متوجہ ہوتا ہے، اور فرماتا ہے، اُن کی اور چیز کی خواہش ہے، وہ عرض کرتے ہیں کہ اب ہم کس چیز کی خواہش کریں، جنت میں جس جگہ چاہتے ہیں، سیر کرتے ہیں۔ ان کا رب ان کے ساتھ تین مرتبہ یہی فرماتا ہے۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ بغیر درخواست کے چارہ نہیں ہے، تو عرض کرتے ہیں کہا اے رب ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں لوٹا دے تاکہ ہم پھر دوبارہ تیری راہ میں مارے جائیں، جب اللہ تعالیٰ ملاحظہ فرماتا ہے کہ انہیں کوئی حاجت نہیں ہے، تو انہیں اسی حالت میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔

(فائدہ) ترجمہ آیت مذکورہ فی اللحد یہ ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قتل کئے گئے ہیں انہیں مراد مت خیال کرو بلکہ وہ لوگ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے مقرب ہیں، انہیں رزق بھی ملتا ہے، اور وہ خوش ہیں، اس چیز سے جو کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فحش سے عطا فرمائی ہے۔ حضرت حکیم الامت بیان القرآن جلد اول ص ۷۸ پر تحریر فرماتے ہیں، گو اس کی نسبت یہ کہنا، کہ وہ مر گیا، صحیح اور جائز ہے، لیکن اس کی موت کو دوسرے مردوں کی سی موت سمجھنے کی ممانعت کی گئی ہے، وہ جہ اس کی یہ ہے کہ مرنے کے بعد وہ برزخی زندگی ہر ایک شخص کی روح کو حاصل ہے۔ اور اس سے جزا و سزا کا اور اک ہوتا ہے۔ لیکن شہید کو اس حیات میں اور مردوں سے ایک گونہ امتیاز ہے، اور وہ امتیاز یہ ہے کہ اس کی یہ حیات آثار میں اور لوگوں سے قوی ہے۔ حتیٰ کہ شہید کی اس حیات کی قوت کا ایک اثر بر خلاف معمولی مردوں کے اس کے جسد ظاہری تک بھی پہنچا ہے کہ اس کا جسد باوجود مجموعہ گوشت و پوست ہونے کے خاک سے متاثر نہیں ہوتا اور مشکل جسد زندہ کے صحیح و سالم رہتا ہے۔ جیسا کہ احادیث اور مشاہدات شہد ہیں، پس اس امتیاز کی وجہ سے شہداء کو احیاء کہا گیا۔ اور اس کو دوسرے اموات کے برابر اموات کہنے کی ممانعت کی گئی ہے اور یہی حیات ہے جس میں حضرات انبیاء علیہم السلام شہداء سے بھی زیادہ امتیاز اور قوت رکھتے ہیں، حتیٰ کہ بعد موت ظاہری کے سلامت جسد کے ساتھ ایک اثر اس حیات کا اس عالم کے احکام میں یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مشرک اور کافر احیاء کے ان کی ازواج سے کسی کو نکاح جائز نہیں ہوتا، اور ان کا مال میراث میں تقسیم نہیں ہوتا اور اس حیات میں سب سے قوی تر انبیاء ہیں، پھر شہداء اور پھر معمولی مردے، البتہ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اولیاء بھی اس فضیلت میں شہداء کے شریک ہیں۔ سو مجاہد و نفس میں مرنے کو بھی معنی شہادت میں داخل سمجھیں گے۔ اس طرح سے وہ بھی شہداء ہونے کیوں کہا جائے کہ تنہا ہی شہداء کی نام مردوں کے اعتبار سے اضافی ہے، ان خواص کے اعتبار سے حقیقی نہیں۔ نیز جلد ۲ ص ۷۴ پر تحریر فرماتے ہیں اور رزق ملنے کی کیفیت

احادیث صحیحہ میں وارد ہے کہ ان کی ارواح قناریل عربی میں رہتی ہیں اور جنت کی بہار سے پانی پیتے ہیں اور اس کے اثمار سے کھاتے ہیں، روح احمد ابوداؤد والحاکم عن ابن عباس مرفوعاً کذا فی الباب المقتول، نیز تحریر فرماتے ہیں میں کہتا ہوں کہ یہ حصہ انبار و اثمار کا کسی ایسے مقام سے مل جائے ہو گا، جو جنت کے متعلق ہو گا، پھر یہ اشکال اذم ہی نہیں آتا کہ جنت میں جا کر پھر حشر کے وقت کیسے نکالے جائیں گے، تھی کلامہ، امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنت موجود ہے اور اسی جنت سے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اتارے گئے تھے، یعنی اہل جنت والجماعت کا مسلک ہے البتہ معزز اور بعض اہل بدعت کا یہ قول ہے کہ جنت قیامت کے بعد پیدا کی جائے گی، اور آدم علیہ السلام جس جنت سے نکالے گئے وہ اور تھی، اور نیز معلوم ہوا کہ روح کو فنا نہیں اور روح کی حقیقت میں اختلاف ہے، اکثر علمائے کرام فرماتے ہیں، ہندوؤں کو اس کی حقیقت معلوم نہیں، قل ہر روح سن امر ربی اور تمام اقوال میں واضح یہ ہے کہ ارواح اجسام لطیفہ ہیں، جو بدن میں سائے ہوئے ہیں جب وہ جدا ہوتے ہیں، تو آدمی مر جاتا ہے (نووی جلد ۲ ص ۱۳۶)

(۳۳) بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالرِّبَاطِ \* باب (۳۳) جہاد اور دشمن سے حفاظت کر نیکی فضیلت۔

۱۸۵۔ منصور بن ابی مزاحم، یحییٰ بن حمزہ، محمد بن الولید زہری، عطاء بن یزید لیش، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کون شخص افضل ہے؟ آپ نے فرمایا وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرے، اس نے دریافت کیا، پھر کون؟ آپ نے فرمایا، وہ مومن جو پہاڑ کی کسی گھاٹی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

۱۸۶۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عطاء بن یزید لیش، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کونسا شخص افضل ہے؟ آپ نے فرمایا وہ مومن جو راہ خدا میں اپنی جان و مال سے جہاد کرے، اس نے پوچھا، پھر کون؟ آپ نے فرمایا وہ شخص جو پہاڑ کی کسی گھاٹی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

۱۸۷۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، محمد بن یوسف، ابوزاعی، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت مردی ہے، باقی اس میں صرف ”رجل“ ہے تم رجل نہیں ہے۔

۱۸۵ - حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ النَّبَشِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ فَقَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشَّعَابِ يَعْبُدُ اللَّهَ رَبَّهُ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ \*

۱۸۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ النَّبَشِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ رَجُلٌ مُعْتَرِلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشَّعَابِ يَعْبُدُ اللَّهَ رَبَّهُ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ \*

۱۸۷ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فَقَالَ.



وَرَجُلٌ فِي شَعْبٍ وَلَمْ يَقُلْ ثُمَّ رَجُلٌ \*

۱۸۸- حَدَّثَنَا يَعْنِي بْنُ يَعْنِي الشَّيْبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ خَيْرِ مَعَايِ النَّاسِ لِمَنْ رَجُلٌ مُسْبِكٌ عِزَّانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُضِيرُ عَلَى مَنْتِهِ كَمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَرْعَةً صَارَ عَلَيْهِ يَسْمِي الْقَتْلَ وَالْعَوْتَ مَطَانُهُ أَوْ رَجُلٌ فِي غَنَمَةٍ فِي رَأْسٍ شَعْفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشَّعَابِ أَوْ يَقُتِلُ وَادٍ مِنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيُعِيدُ رِيَّةً حَتَّى يَأْتِيَهُ الْبَغِيرُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ \*

۱۸۹- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ وَيَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَذْرٍ وَقَالَ فِي شَعْبَةٍ مِنْ هَذِهِ الشَّعَابِ عِزَّانَ رَوَّيَّةً يَحْيَى \*

۱۹۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو يَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَسَمَةَ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُحَنِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَعْنَى حَدِيثِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ بَعْجَةَ وَقَالَ فِي شَعْبٍ مِنَ الشَّعَابِ \*

۱۸۸- یحییٰ بن یحییٰ، عبد العزیز بن ابی حازم، بواسطہ اپنے والد، عجمی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا آدمیوں میں بہترین زندگی اس شخص کی زندگی ہے جو رادھا میں اپنے گھوڑے کی اگام تھامے ہوئے اس کی پشت پر ادا جا رہا ہو۔ جہاں دشمن کی آہٹ یا خوفناک آواز سنتا ہے۔ اسی طرف اڑ جاتا ہے۔ اور ہر قتل گاہ میں موت کا طالب رہتا ہے یا اس آدمی کی زندگی بہتر ہے جو تھوڑی سی بکریاں لئے ان پہاڑوں میں کسی کی چوٹی پر یا ان ولادیوں میں سے کسی وادی میں رہتا ہے۔ نماز پڑھتا اور زکوٰۃ دیتا ہے اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت کرتا ہے۔ سوائے بھلائی کے لوگوں کے کسی جھگڑے میں نہیں ہوتا۔

۱۸۹- قتیبہ بن سعید، عبد العزیز بن ابو حازم، یعقوب بن عبد الرحمن قاری، ابو حازم سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں "عن عجمی بن عبد اللہ بن ہذر" ہے اور شعبۃ من هذه الشعاب کے الفاظ مروی ہیں۔ یعنی یحییٰ کی روایت کے برخلاف۔

۱۹۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابو کریب، وکیع، اسامہ بن زید، عجمی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا اور ابو حازم کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے باقی اس میں "شعب من الشعاب" کا لفظ ہے۔

(لَا تُدَوِّ) حدیث میں دو شخصوں کو قتل قرار دیا ہے ایک مجاہد جو شہاد کو دوسرے عابد و رکنار کو اور حقیقتاً جب فساد کا زمانہ ہو، جیسے یہ زمانہ تو عزالت افضل ہے۔ اور حدیث اسی زمانہ پر محمول ہے اور اگر قتول سے مخالفت ہو سکے اور اس کی عزالت سے لوگوں کو نقصان ہو، تو پھر احتیاطی افضل ہے۔

باب (۳۴) قاتل اور مقتول دونوں کس صورت

(۳۴) بَابُ بَيَانِ الرَّجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا

## الْآخِرُ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ \*

## سے جنت میں داخل ہو گئے

۱۹۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُسَيْرٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُكَ اللَّهُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخِرُ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَقَالُوا كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يُفَاتِنُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيُشْهِدُ ثُمَّ يُتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُكْسِلُهُمْ فَيُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيُشْهِدُ \*

۱۹۱۔ محمد بن ابی عمر مکی، سفیان، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دو شخصوں کو دیکھ کر ہنستا ہے کہ ایک نے دوسرے کو قتل کیا اور پھر دونوں جنت میں گئے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کس طرح؟ فرمایا، یہ اللہ کی راہ میں قاتل کرتا ہے اور پھر شہید ہو جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے (اس کے) قاتل پر رحمت فرمائی اور وہ شرف باسلام ہو اور اللہ کے راستہ میں جہاد کیا پھر وہ بھی شہید ہو گیا۔

(غائد) امام نووی فرماتے ہیں، جیسے سے مراد رضا ثواب اور ان کی تعریف ہے، ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ جیسے سے اللہ رب العزت کی رضا اور خوشنودی مراد ہے کیونکہ انسان جس وقت خوش ہوتا ہے تو ہنستا ہے، لہذا بطور استعارہ کے یہ استعمال کیا گیا ہے اور مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں علامہ طبری سے نقل کیا ہے کہ ”یضحک“ کا اصل ”الی“ لانا، یہ دال ہے انجسلا اور توجہ علی العبد پر، کہا جاتا ہے، یضحک الی فان ”یعنی لہاں کی طرف متوجہ ہوا اور خوش اخلاق سے پیش آیا۔

۱۹۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ \*

۱۹۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابو کریب، وکیع، سفیان، ابو الزناد سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا الزُّرَّاقُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُكَ اللَّهُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخِرُ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالُوا كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يُقْتُلُ هَذَا فَيُلَاحِظُ الْجَنَّةَ ثُمَّ يُتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْآخِرِ فَيُهْدِيهِ إِلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُشْهِدُ \*

۱۹۳۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ان چند روایات سے نقل کرتے ہیں جو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ چنانچہ چند احادیث کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دو آدمیوں سے خوش ہوتا ہے کہ ایک نے دوسرے کو قتل کیا، اور پھر دونوں جنت میں داخل ہوں گے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کس طرح؟ فرمایا یہ قتل کیا جاتا ہے اور جنت میں داخل ہوتا ہے۔ پھر اللہ دوسرے پر توجہ فرماتا ہے۔ اسے اسلام کی توفیق دیتا ہے۔ یہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے پھر شہید کر دیا جائے۔



## (۳۵) بَاب مَنْ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَبَّدَ \*

باب (۳۵) جو کافر کو قتل کرے اور نیک عمل پر قائم رہے۔

۱۹۴۔ یحییٰ بن ابی یوسف قصبہ، علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر اور اس کا مارنے والا مسلمان ہمیشہ دونوں دوزخ میں نہیں رہیں گے۔

۱۹۵۔ عبد اللہ بن عون البہدلی، ابو اسحق فزاری، ابو راسیم بن محمد، اسماعیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو دونوں جہنم میں اکٹھا ہو گئے، جو ایک دوسرے کو نقصان پہنچا دیں۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا جو مسلمان کافر کو قتل کرے اور پھر نیکی پر قائم رہے۔

(نوٹ: ۱) ہم نووی فرماتے ہیں، اس پر یہ اشکال ہے کہ ایسا مسلمان جو کہ نیکی پر قائم ہو۔ دو تو دوزخ میں جائے گا ہی نہیں، پھر کیسا ہو سکتا ہے کہ اس کا مطلب ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ رواق سے نکلے ہو گئی ہوں۔ مضمون یہ ہو کہ جو کافر کسی مسلمان کو قتل کرے، اس کے بعد وہ شرف یا سلام ہو جائے جیسے کہ اس سے پہلے باب میں احادیث گزر چکی ہیں۔ یا یہ مطلب ہو کہ ایمان پر تو قائم ہو، لیکن اور کتا ہوں سے نہ بچے، تو ایسا مومن جہنم میں جاسکتا ہے، لیکن اس کافر کے ساتھ نہ رہے گا، قاضی عیاض فرماتے ہیں۔ ایسے مسلمان کو کسی اور طریقہ پر اس کے گناہوں کی سزا دی جائے گی۔ جیسا کہ اعراف وغیرہ میں یاد دہانی میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے نہیں۔

## (۳۶) بَاب فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ \*

باب (۳۶) اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صدقہ کرنے کی فضیلت۔

۱۹۶۔ اسحاق بن ابراہیم خطابی، جریر، اعشى، ابو عمرو شیبانی، ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ایک اونٹنی نکیل سمیت لایا، اور بولایا اللہ کے راستہ میں دینا، ہوں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم نے اس سے ارشاد فرمایا کہ اس کے بدلے میں تجھے قیامت کے دن سات سو اونٹنوں جن کے تکمیل پڑی ہوگی ملیں گی۔

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخُطَلَبِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ نَافَةَ مَخْطُومَةٍ فَقَالَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْتَ بِمَا يَوْمَ النِّيَافَةِ سَنَعُ بِأَنِّهِ نَافَةٌ كُنْهَا مَخْطُومَةٌ \*

۱۹۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، زائدہ، (دوسری سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

باب (۳۷) غازی کی سواری وغیرہ کے ذریعہ سے مدد کرنے کی فضیلت۔

۱۹۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، ابن ابی عمر، ابو معاویہ، اعمش، ابو عمرو شیبانی، ابو مسعود انصاری ر عنی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا، یا رسول اللہ میرا جانور جو تار باب میری مدد کیجئے، آپ نے فرمایا، میرے پاس سواری نہیں ہے، ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ میں اسے وہ شخص بتا دوں، جو اسے سواری دیدے، آپ نے فرمایا، جو نیکی کا راستہ بتلا دے، اس کو نیکی کرنے والے کے برابر ہی ثواب ملتا ہے۔

۱۹۹۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، (دوسری سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، (تیسری سند) محمد بن رافع، عبد الرزاق، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۰۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت بن مالک (دوسری سند) ابو بکر بن نافع، بنیر، حماد بن سلمہ، ثابت، انس ر عنی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ سلم کے ایک نوجوان نے عرض کیا، یا رسول اللہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں اور میرے پاس سامان نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا فلاں کے پاس جاؤ اس نے جہاد کا سامان کیا تھا، عمرو دینار ہو گیا۔ وہ نوجوان اس کے پاس آیا اور کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں سلام کیا ہے، اور فرمایا ہے کہ وہ سامان جہاد جو تم نے تیار

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ عَنْ زَيْدَةَ ح وَ حَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كَلَامًا عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*  
(۳۷) بَابُ فَضْلِ إِعَانَةِ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِسَرَكُوبٍ وَغَيْرِهِ \*

۱۹۸۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو كُرَيْبٍ وَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَ الْلَفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَبْذِعُ بِي فَاحْبِسْنِي فَقَالَ مَا عِنْدِي فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَذِلَّةٌ عَلَى مَنْ يَحِبُّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَا عَلَى عَمْرٍو فَلَمْ يَمْلَأْ أَحَدٌ قَاعِيهِ \*

۱۹۹۔ وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ ح وَ حَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ كَثَمَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

۲۰۰۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ رَافِعٍ وَ الْلَفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَتَلَ مِنْ أَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْغَزَا وَ لَيْسَ مَعِيَ مَا أَتَجَهَّزُ قَالَ أَفَتِ فَلَانَا فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرَضَ فَلَمَّا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى



اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَزِّلُكَ السَّلَامُ وَيَقُولُ أُعْطِيَنِي  
الَّذِي تَجَهَّزْتُ بِهِ قَالَ يَا فُتَاةُ أُعْطِيَنِي الَّذِي  
تَجَهَّزْتُ بِهِ وَلَا تَحْجِبِي عَنْهُ شَيْئًا فَوَاللّٰهِ لَأُ  
نَحْجِبِي مِنْهُ شَيْئًا فَبَارَكَ لَكَ لَيْلٌ فِيهِ \*

۲۰۱- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الطَّاهِرِ  
قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَقَالَ سَعِيدُ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَنْ مَرْثُومِ بْنِ  
الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بَسْرِ بْنِ  
سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْحُثَنِيِّ عَنْ رَسُولِ  
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ جَهَّزَ  
غَارِيًّا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ حَلَمَهُ فِي  
أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا \*

۲۰۲- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلَّمِ حَدَّثَنَا  
يَعْقُبُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَمْعَةَ بْنِ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ عَنْ بَسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ  
الْحُثَنِيِّ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ جَهَّزَ غَارِيًّا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ حَلَفَ غَارِيًّا فِي  
أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا \*

۲۰۳- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيْيَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُتَارِكِ حَدَّثَنَا  
يَعْقُبُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى  
الْمُهَاجِرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ  
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعَثًا إِلَى نَبِيِّ

کیا تھا وہ مجھے دیدہ، انہوں نے (اپنی بی بی سے) کہا اے فُتَاةُ وہ  
سب سامان اسے دے دے، اور کوئی اس سے نہ رکھ، بخدا جو چیز  
تو اس میں سے رکھ لے گی، اس میں برکت نہیں ہوگی۔

۲۰۱- سعید بن منصور، ابو الطاہر، ابن واہب، عمرو بن حارث،  
بکیر بن اشج، بسر بن سعید، حضرت زید بن خالد ہثنی رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اللہ  
تعالیٰ کے راستہ میں کسی غازی کا سامان کر دیا، اس نے بھی جہاد  
کیا، اور جس نے غازی کے گھریا کی خیر رکھی، اس نے بھی جہاد  
کیا (۱)۔

۲۰۲- ابو الربیع الزہرانی، یزید بن زریج، حسین معلم، یحییٰ بن  
کثیر، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، بسر بن سعید حضرت زید بن خالد  
ہثنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان  
کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے کسی  
غازی کا (جہاد کے لئے) سامان تیار کر دیا، اس نے جہاد کیا اور  
جس نے غازی کے گھریا کی خیر رکھی اس نے جہاد کیا۔

۲۰۳- زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، علی بن مبارک، یحییٰ  
بن ابی کثیر، ابو سعید مولى مہری، حضرت ابو سعید خدری رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے بنی نضیر کی طرف، جو بدیل قبیلہ کی ایک شاخ ہے، ایک  
شکر روانہ کیا اور ارشاد فرمایا، ہر (گھر کے) دو مردوں میں سے

(۱) مجاہد کے لئے سامان مہیا کرنے والا اور اس کے جانے کے بعد اس کے اہل و عیال کی خبر گیری کرنے والا مجاہدین کے زمرے میں لکھا تو چاہے  
ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ بالفعل جہاد کرنے والے کے اجر کے برابر اجر و ثواب بھی حاصل کر لے اس لئے کہ مشقت میں پڑنے، خطروں  
میں کود پڑنے اور اپنی جان کو بلائت میں ڈالنے جیسے اعمال شاقہ کے اعتبار سے اجر و ثواب بھی مختلف ہو گا۔ حاصل یہ کہ مجاہدین میں شہرہ تو سب  
کا ہو گا البتہ اجر و ثواب ہر ایک کو اس کے عمل اور محنت کے اعتبار سے حاصل ہو گا۔ اس لئے اجر و ثواب میں برابری ضروری نہیں ہے۔

ایک مرد نکلے، اور ثواب دونوں کو ملے گا۔

لَحْيَانٌ مِنْ هَذَيْنِ فَقَالَ يَنْبَغُ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ  
أَخَذَهُمَا وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا \*

۲۰۳۔ اسحاق بن منصور، عبدالعزیز بن عبدالوارث، بواسطہ اپنے والد، ابو سعید مولیٰ مہری، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۰۴۔ وَخَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
الصَّمَدِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي  
يُحَدِّثُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو  
سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ بَعَثَ بَعْثًا بَعْدَهُ \*

۲۰۵۔ اسحاق بن منصور، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۰۵۔ وَخَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا  
عَبِيدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ  
يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِلَّةً \*

۲۰۶۔ سعید بن منصور، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن عمارت، یزید بن ابی حبیب، یزید بن ابی سعید، ابو سعید مولیٰ مہری، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لیثان کی طرف ایک لشکر روانہ کیا، اور فرمایا، ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی نکلے، پھر رہنے والے سے فرمایا، جو بھی تم میں سے جانے والے کے گھر کی خیر و خوبی سے خبر رکھے، تو اس کو جہاد میں جانے والے کے آٹھ ثواب کے بقدر ملے گا۔

۲۰۶۔ وَخَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ  
يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ  
مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَى  
بَنِي لَحْيَانٍ لِيُخْرِجَ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلًا ثُمَّ قَالَ  
لِلْقَاعِدِ أَتُكْمُ خَلْفَ الْخَارِجِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ  
كَأَنَّهُ مِثْلُ يَصْفَرٍ أَخْرَجَ \*

باب (۳۸) مجاہدین کی عورتوں کی حرمت اور ان میں خیانت کرنے والا۔

(۳۸) بَابُ حُرْمَةِ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ وَإِثْمِ  
مَنْ خَانَهُمْ فِيهِنَّ \*

۲۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، مکیج، سفیان، علقمہ بن مرجم، سلیمان بن بريدة، بريدة رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجاہدین کی عورتوں کی حرمت، گھروں میں رہنے والوں پر ایسی ہے جیسا کہ ان کی ماؤں کی حرمت اور جو شخص بھی گھروں پر رہنے والوں میں سے کسی مجاہد کے گھر بار کی خبر گیری رکھے، اور پھر اس میں خیانت کرے، تو وہ قیامت دن کفر کیا جائے گا اور مجاہد اس کے عمل

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ  
سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ  
عَنْ الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ  
مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلِفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي  
أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ إِلَّا وَقَفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ



فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ \*

میں سے جو چاہے گا لے لے گا۔ اب تمہارا کیا خیال ہے۔

(فائدہ) یعنی مجاہد کو اثر کہا جائے گا تو وہ کوئی نیکی باقی نہیں چھوڑے گا۔ اب تمہاری کیا رائے ہے، چاہے اپنی نیکیاں زیادہ کرادے اور چاہے جو ہیں ان کو بھی لٹا دے، تاکہ عاری رہ جاؤ۔

۲۰۸ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ عُلْفَمَةَ بْنِ مَرْثُومٍ عَنْ أَبِي بَرْثُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ يَحْيَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَمَعْنَى حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ \*

۲۰۸۔ محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، مسعر، علقمہ بن مرثد، ابن بریدہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور ثوری کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۰۹ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قُتَيْبٍ عَنْ عُلْفَمَةَ بْنِ مَرْثُومٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فَقَالَ فَحَدَّثَ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتُ فَانْقَسَتْ بِالنَّبَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا ظَنُّكُمْ \*

۲۰۹۔ سعید بن منصور، سفیان، قتب، علقمہ بن مرثد سے اس سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اس میں یہ ہے کہ مجاہد سے کہا جائے گا کہ اس کی نیکیوں میں سے تو جو چاہے لے لے یہ فرماؤ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، پھر تمہارا کیا خیال ہے۔

(۳۹) بَابُ سُقُوطِ فَرَضِ الْحَيَاةِ عَنِ الْمُعْذُورِينَ \*

باب (۳۹) معذورین پر جہاد فرض نہیں ہے۔

۲۱۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالثَّقَفِيُّ بِأَبْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ يَقُولُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَمَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَجَاءَ بِكَفٍ يَكْتُمُهَا فَشَكَا إِلَيْهِ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ خُزَّازَتَهُ فَقَرَأَتْ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ) قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي هَذِهِ الْآيَةِ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) بِعَثَلٍ حَدِيثُ الْبَرَاءِ وَ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِي رَوَاتِهِ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ

۲۱۰۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق، براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت لا یستوی القاعدون من المؤمنین کے معنی گھر بیٹھے والے اور لڑنے والے مسلمان برابر نہیں، کی تفسیر میں بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید کو حکم دیا کہ وہ ایک شہ کی ہڈی لے کر آئیں، اور اس پر یہ آیت لکھیں۔ تب عبداللہ بن ام مکتوم نے اپنی بیوائی کی شکایت کی، تو اس وقت "خیر لو لے الضرر" کا لفظ اور بزل ہوا یعنی جو لوگ معذور نہیں ہیں، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے سعد بن ابراہیم نے ایک آدمی کے واسطے سے، حضرت زید بن ثابت سے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح یہ روایت بیان کی ہے اور ابن بشار نے اپنی روایت میں سند اس طرح بیان کی ہے، سعد بن ابراہیم عن ابیہ عن رجل عن زید بن ثابت (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ثابت \*

۲۱۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرِ عَنْ  
بِشْرِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ لَمَّا  
نَزَلَتْ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) كُنْتُمْ  
ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَنَزَلَتْ (غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ) \*

(۴۰) بَابُ ثَبُوتِ الْحَنَّةِ لِلْمَشْهَدِ \*

۲۱۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو النَّسَعِيُّ  
وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَالْقُضَافِيُّ السَّعِيدِيُّ أَخْبَرَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ وَجَلَّ  
ابْنُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فِتْنَتًا قَالَتْ فِي الْحَنَّةِ  
فَالْقِي نَمَرَاتٍ كُنَّ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ  
وَفِي حَدِيثِ سُوَيْدٍ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ \*

۲۱۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو  
أَسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ  
جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّبِيتِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ  
الْمَصْبُغِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ  
زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ  
مِنْ بَنِي النَّبِيتِ قَبِيلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ  
حَتَّى قُتِلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ  
هَذَا بِسِيرٍ وَأَجْرٌ كَثِيرٌ \*

۲۱۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
النَّضَرُ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ  
وَعَدُّ بْنُ حَمِيدٍ وَالْقَاضِي مُتْقَارِبَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا  
هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ  
الْمَغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

۲۱۱ - ابو کریب، ابن بشر، مسعر، ابو اسحاق، حضرت براء، رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت یہ آیت «یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ  
آمَنُوا لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ» نازل ہوئی، تو ابن ام مکتوم نے آپ سے گفتگو کی، اس کے بعد  
"غیر اولی الضرر" کا لفظ نازل ہوا۔

باب (۴۰) شہید کے لئے جنت کا ثبوت۔

۲۱۲ - سعید بن عمرو اشعری، سدید بن سعید، سفیان، عمرو و حضرت  
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے  
عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں، راجاؤں، تو کہاں ہوں گا۔ آپ  
نے فرمایا، جنت میں، یہ سن کر اس نے چند کھجوریں جو اس کے  
ہاتھ میں تھیں پھینک دیں، پھر لڑا، یہاں تک کہ شہید ہو گیا،  
اور سدید کی روایت میں ہے کہ احد کے دن ایک آدمی نے  
حضور سے یہ عرض کیا تھا۔

۲۱۳ - ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، زکریا، ابو اسحاق، حضرت  
براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا (دوسری سند) احمد  
بن حنبل، المصیبی، عیسیٰ بن یونس، زکریا، ابو اسحاق، حضرت  
براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار کے خاندان بنی  
نہیت کا ایک شخص حاضر ہوا، اور کہنے لگا کہ اشدان، لا الہ الا اللہ و  
تکبیر، عید و رسول، پھر آگے بڑھا اور لڑ کر شہید ہو گیا۔ رسالت  
مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس نے عمل تو بہت  
کم کیا۔ لیکن ثواب بہت زیادہ پایا۔

۲۱۴ - ابو بکر بن نضر، ابی النضر، ہارون بن عبد اللہ، محمد بن  
رافع، عبد بن حمید، ہاشم بن قاسم، سلیمان بن مغیرہ، ثابت  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو سفیان  
کے قائد کی خیر لانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ہمسیر کو جاسوس بنا کر بھیجا، چنانچہ وہ لوٹ کر آیا، اور اس



بَغَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْتِ  
 غِيَا يُغْفِرُ مَا صَنَعْتَ غَيْرَ أَبِي سُفْيَانَ فَجَاءَ  
 وَمَا فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَذْرِي مَا اسْتَشْتِي  
 بَعْضُ نِسَائِهِ قَالَ فَحَدَّثَهُ الْحَدِيثَ قَالَ فَخَرَجَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَبَّمَ فَقَالَ  
 إِنَّ لَنَا صَبِيَّةً فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا فَلْيَرْكَبْ  
 مَعَنَا فَجَعَلَ رَجُلَانِ يَسْتَاذِنُونَهُ فِي ظَهْرَانِهِمَا فِي  
 غِيَا الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَا إِلَا مَنْ كَانَ ظَهْرُهُ  
 حَاضِرًا فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى سَبَقُوا الْمُشْرِكِينَ إِلَى  
 بَدْرِ وَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقَدِّمَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَيَّ  
 شَيْءٌ حَتَّى أَكُونَ أَنَا دُونَهُ فَذُنَا الْمُشْرِكُونَ  
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمُوا  
 إِلَى جَنَّةِ عَرْضِهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ قَالَ يَقُولُ  
 عُمَيْرُ بْنُ الْأَنْصَارِيِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَنَّةُ  
 عَرْضِهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ قَالَ نَعَمْ قَالَ بَخ  
 نَحْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا  
 يَحْمِلُكَ عَلَيَّ قَوْلُكَ بَخِ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا  
 رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا رَجَاءُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ  
 فَوَيْلٌ مِنْ أَهْلِهَا فَخَرَجَ نِسْرَاتٍ مِنْ قَرِيدٍ  
 فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ أَنَا حَيٌّ حَتَّى  
 أَكُلَ تَعَرَّيْتُ هَلَاكِهَا لِحَيَاةٍ طَوِيلَةٍ قَالَ فَرَمَى  
 بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ \*

۲۱۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَفَتِيَّةُ  
 بْنُ سَعِيدٍ وَالْفَلَّاحُ يَحْيَى قَالَ وَفَتِيَّةُ حَدَّثَنَا وَ قَالَ

وقت گھر میں میرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 ملاو اور کوئی نہیں تھا، راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے معلوم  
 نہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی کس بی بی  
 کا ذکر کیا، چنانچہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ ہمیں ایک بات کی طلب ہے، تو  
 جس کی سواری موجود ہو، دو ہمارے ساتھ سوار ہو جائے، یہ  
 سن کر کچھ لوگوں نے مدینہ کے بالائی حصہ سے اپنی سواریاں  
 لانے کی اجازت طلب کی۔ ارشاد فرمایا نہیں، صرف وہی  
 حضرات چلیں، جن کی سواریاں (یہاں) موجود ہیں، بالآخر  
 حضور اور صحابہ چل دیے اور مشرکین سے پہلے چاہ بدر پہنچ  
 گئے، اور مشرک بھی آگئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا کہ جب تک میں آگے نہ بڑھوں تم میں سے کوئی کسی چیز  
 کی طرف پیش قدمی نہ کرے، جب مشرکین قریب ہی آگئے،  
 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب اس جنت میں  
 جانے کے لئے تیار ہو جاؤ جس کا عرش آسمان و زمین کے برابر  
 ہے، عمیر بن حمام انصاری نے عرض کیا، یا رسول اللہ جنت کا  
 عرض آسمان و زمین کے برابر ہے! آپ نے فرمایا ہاں، عمیر  
 نے کہا واہ، واہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ملاو  
 کہنے کی کیا وجہ، عمیر بولے، خدا کی قسم، یا رسول اللہ میں نے یہ  
 بات اس امید پر کہی تھی کہ میں بھی اہل جنت میں سے ہو جاتا  
 آپ نے فرمایا، تم جنت والوں ہی میں سے ہو، عمیر رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ نے کچھ چھوہارے اپنے ترکش سے نکالے، اور انہیں  
 کھانا شروع کیا، پھر کہنے لگے کہ اگر میں ان چھوہاروں کے ختم  
 کرنے تک زندہ رہوں گا، تو یہ بڑا وقت ہو جائے گا، چنانچہ  
 انہوں نے جو سکھوئیں ان کے پاس تھیں، وہ پھینک دیں، اور  
 کفار سے اتنا لڑے کہ شہید ہو گئے۔

۲۱۵۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، قتیبہ بن سعید، سلیمان، ابو عمران جوئی،  
 ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے

يَحْيَىٰ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ  
الْحَوَظِيِّ عَنْ أَبِي يَكْرَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ  
أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي وَهُوَ بِخَضِرَةِ الْعَدُوِّ يَقُولُ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْوَابَ  
الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلِّ الشَّجَرِ فَقَامَ رَجُلٌ رَتَّ  
الْهَيْئَةَ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ  
فَرَجِعْ إِلَيَّ أَصْحَابِي فَقَالَ أَقْرَأْ عَلَيْكُمُ السُّدَانَ ثُمَّ  
كَسَرَ حَفْنٌ سِغَاقَهُ فَأَلْقَاهُ ثُمَّ مَشَى بِسَيْفِهِ إِلَى  
الْعَدُوِّ فَضْرَبَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ \*

۲۱۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَفَانُ  
حَدَّثَنَا خُشَادُ أَخْبَرَنَا نَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
قَالَ حَاءُ نَاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالُوا أَنْ أَيْعِثَ مَعَنَا رَجُلًا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ  
وَالسُّنَّةَ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ  
يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَاءُ فِيهِمْ خَالِي حَرَامٌ يَقْرَأُونَ  
الْقُرْآنَ وَيَقْدِرُ سَوْنٌ بِاللَّيْلِ يَتَعَلَّمُونَ وَكَانُوا  
بِالنَّهَارِ يَحْبِسُونَ بِالنَّسَاءِ فَيَضَعُونَهُ فِي الْمَسْجِدِ  
وَيَحْتَضِبُونَ فَيَبْعُونَهُ وَيَشْتَرُونَ بِهِ الطَّعَامَ بِالْأَهْلِ  
الصُّعْبَةِ وَبِالْفُقَرَاءِ فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَعَرَضُوا لَهُمْ فَقَتَلُوهُمْ قَبْلَ أَنْ  
يَبْعُوا الْمَسْكَاةَ فَقَالُوا إِنَّهُمْ بَلَغُوا عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَا قَدْ  
لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَرَضِينَا عَنْكَ قَالَ وَأَنْتِ  
رَجُلٌ حَرَامٌ خَالَ أَنَسٌ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ بِرُمَحٍ  
حَتَّى أَلْقَاهُ فَقَالَ حَرَامٌ فُرْتُ وَرَبُّ الْكَعْبَةِ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِأَصْحَابِهِ إِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوا وَإِنَّهُمْ قَالُوا  
اللَّهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ

اُتْلُ کر رہے ہیں کہ وہ دشمن کے سامنے تھے اور آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ جنت کے دروازے مکہ اور  
کے سایہ کے نیچے ہیں، یہ سن کر ایک فرسودہ لباس والا آدمی  
کھڑا ہو گیا، اور بولا، اے ابو موسیٰ (یہ ان کی کنیت ہے) کیا تم  
نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسا فرماتے  
ہوئے سنا ہے، انہوں نے کہا، ہاں، یہ سکر وہ آدمی اپنے  
ساتھیوں کی طرف گیا اور بولا میں تم کو "السلام علیکم" کہتا ہوں  
پھر غوار کی نیام توڑ کر پھینک دی، اور اپنی مکہ والے کرو دشمن کی  
طرف بڑھا اور مارتے مارتے شہید ہو گیا۔

۲۱۶ - محمد بن حاتم، عفان، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارے ساتھ چند  
آدمی کر دیجئے جو ہمیں قرآن و حدیث سکھائیں، آپ نے ان  
کے ساتھ ستر انصاریوں کو کر دیا، جنہیں قرآن کہتے تھے، ان میں  
میرے ماموں حرام بھی تھے، یہ انصاری قرآن کریم پڑھا  
کرتے تھے اور رات کو قرآن کریم کے درس و تدریس اور  
سیکھنے میں مصروف رہتے اور دن میں پانی لا کر مسجد میں رکھتے اور  
(جنگل) سے لکڑیاں لا کر فروخت کر کے کھانا خرید کر اہل صفہ  
اور دیگر فقراء کو کھلایا کرتے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے انہیں روانہ کر دیا، تو منزل مقصود تک پہنچنے سے قبل ہی  
کفار نے انہیں مار ڈالا۔ اس وقت ان شہداء نے کہا۔ الہی تو  
ہمارے نبی کو اطلاع پہنچا دے کہ ہم اللہ سے ملائی ہو گئے ہیں ہم  
اس سے راضی ہیں وہ ہم سے راضی ہو گیا۔ اسی واقعہ میں  
میرے ماموں حرام کے پیچھے سے ایک شخص نے آکر نیزہ مارا  
کہ آ پار نکل گیا۔ حرام بولے رب کعبہ کی قسم میں کامیاب  
ہو گیا، غرضیکہ آنحضرت نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے  
فرمایا کہ تمہارے بھائی شہید ہو گئے، اور انہوں نے کہا ہے کہ



وَرَضِيَتْ عَنَّا \*

ابنی ہمارے نبی کو خبر کر دے کہ ہم تجھ سے مل گئے ہیں اور ہم تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہے۔

(نہ کہو) یہ خبر آپ کو جبریل نے پہنچائی، اسی کا نام اطلاع غیب ہے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غم غیب نہیں تھا اور نہ آپ حاضر و ناظر تھے اور صحابہ کرام کا بھی یہی عقیدہ تھا اس لئے انہوں نے اللہ رب العزت کے حضور میں درخواست کی کہ ہمارا یہ پیغام پہنچا دیجئے۔

۷۵۔ محمد بن حاتم، بہر، سلیمان، ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے چچا جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا وہ جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر نہیں تھے، اور یہ غیر حاضری انہیں بہت شاق گزری تھی، تب مجھے لگے پہلا معرکہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور میں غیر حاضر تھا، خیر آئندہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر کبلی میں کوئی دوسرا معرکہ رکھایا، تو خدا تعالیٰ بھی رکھ لے گا، میں کیا کر رہا ہوں اور اس کے علاوہ اور کلمات کہنے سے ڈرے، والغرض جنگ احد کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معرکہ میں حاضر ہوئے اور سامنے سے سعد بن معاذ آتے نظر پڑے، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے ابو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس طرف؟ مجھے تو احد پہاڑ کی جانب سے جنت کی خوشبو آرہی ہے پھر دو کافروں سے لڑے، یہاں تک کہ شہید ہو گئے اور ان کے ہسم پر اسی سے کچھ لوہر توڑا اور نیزہ اور تیر کے زخم موجود تھے ان کی بہن یعنی میری چھو بھی ریح بنت النضر نے کہا کہ میں نے اپنے بھائی کی لاش انگلیوں سے پھینچی، اور یہ آیت نازل ہوئی رجال صدقوا لعلی وہ لوگ جنہوں نے اپنے اس عہد کو جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا پورا کر دکھایا، بعض تو ان میں سے اپنا کام کر چکے اور بعض انتظار میں ہیں، صحابہ کہتے ہیں کہ یہ آیت انس اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

باب (۴۱) جو شخص دین کا بول بالا ہونے کیلئے لڑے، تو وہی راہ خدا میں لڑتا ہے۔

۲۱۷۔ وَخَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِزْ حَدَّثَنَا سُبَّانُ بْنُ الْمُعْبِرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ عَمِّي النَّبِيُّ سَمِعْتُ بِهِ لَمْ يَشْهَدْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْرًا قَالَ فَشَقَّ عَلَيْهِ قَالَ أَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِيَّتُ غَنَهُ وَإِنْ أَرَانِي اللَّهُ مَشْهَدًا فِيمَا بَعْدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَرَانِي اللَّهُ مَا أَصْنَعُ قَالَ فَهَابَ أَنْ يَخُونَ غُبْرًا قَالَ فَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ فَاسْتَقْبَلَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ لَهُ أَنَسُ يَا أَبَا عَمْرٍو إِنَّ فِتْنًا وَهَذَا يَرْبِيعُ الْجَنَّةِ أُحُدُ دُونَ أُحُدٍ قَالَ فَجَازَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ قَالَ فَوَجَدَ فِي جَسَدِهِ بَضْعَ وَثَمَانُونَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَطَلْعَةٍ وَرَمِيَّةٍ قَالَ فَتَدَاثَلَتْ أُخْتُهُ عَمِّيَّةُ الرَّبِيعِ بِنْتُ النَّضْرِ قَعًا عَرَفَتْ أَخِي إِلَّا بَيِّنَاتِهِ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (رَجُلًا صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَعِينَهِمْ مِنْ قَضَىٰ نَحْبِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا) قَالَ فَكَانُوا يُؤَدُّونَ أَتَيْنَا نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ \*

(۴۱) بَاب مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ كَلِمَةً لِلَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ \*

۲۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِبْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ أَنَّ رَجُلًا أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ بِلِسَانِهِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ بِذِكْرِهِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ بِبِرِّهِ مَكَانَهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لِيَتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ أَعْلَى فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ \*

۲۱۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً أَيْ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لِيَتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْأَعْلَى فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ \*

۲۲۰ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ مِنَّا شَجَاعَةً فَذَكَرَ مِثْلَهُ \*

۲۲۱ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِتَالِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ

۲۱۸ - محمد بن عثمان بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابو وائل، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ آدمی مال نفیست کے لئے لڑتا ہے اور بعض نام آوری کے لئے لڑتے ہیں اور بعض اظہار ولیری و شجاعت کے لئے لڑتے ہیں تو ان سب میں سے راہ خدا میں کون سا لڑتا ہے؟ تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس لئے لڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلمہ کا بول بالا ہو وہی راہ خدا میں لڑتا ہے۔

۲۱۹ - ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن عطاء، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو بہادری دکھانے کے لئے لڑتا ہے یا اپنی قوم اور خاندان کی عزت کی وجہ سے لڑتا ہے یا نمائش کی وجہ سے، ان میں سے راہ خدا میں کون سا لڑنا شمار ہوگا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس لئے لڑے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو اور راہ خدا میں ہے۔

۲۲۰ - اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش، شقیق، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور کہا کہ یا رسول اللہ! آدمی شجاعت کے لئے لڑتا ہے اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۲۱ - اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابو وائل، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد فی سبیل اللہ کے متعلق دریافت کیا اور عرض کیا کہ آدمی غصہ کی وجہ سے لڑتا ہے اور انسان اپنی قوم کی طرفداری کی وجہ سے لڑتا ہے، چنانچہ آپ



نے اپنا سر اس کی طرف اٹھایا کیونکہ وہ کھڑا تھا اور ارشاد فرمایا کہ جو اس لئے لڑے تاکہ اطاعت کلمۃ اللہ ہو تو وہی راہِ خدا میں لڑنے والا ہے۔

باب (۴۲) ریاء اور شہرت کے لئے لڑائی کرنے والا جہنمی ہے۔

۲۲۲۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، ابن جریر، یونس بن یوسف، سیمان بن یسار بیان کرتے ہیں کہ لوگ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے متفرق ہوئے تو شامیوں میں سے نائل نامی ایک شخص نے کہا اے شیخ مجھ سے ایک حدیث بیان کر دو جو کہ تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی، ابو ہریرہؓ نے کہا اچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ قیامت کے دن جس کا سب سے پہلے فیصلہ ہو گا وہ ایک شخص ہو گا جو کہ شہید ہو گیا ہو گا، اسے طلب کیا جائے گا اور جو نعمتیں اس کو دی گئی تھیں وہ اسے دکھائی جائیں گی وہ انہیں پہچان لے گا۔ پھر ارشاد ہو گا کہ تو نے ان نعمتوں کو کس طرح استعمال کیا، وہ کہے گا کہ میں نے تیری راہ میں قتال کیا حتیٰ کہ شہید ہو گیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو اس لئے لڑا تھا کہ تاکہ تجھے بہرہ پہنچ جائے، سو وہ ہو گیا پھر اس کے متعلق حکم دیا جائے گا، چنانچہ اسے منہ کے بل کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا، ایک اور شخص ہو گا جس نے دین کا علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھا ہو گا، اس کو اللہ کے حضور میں حاضر کیا جائے گا اور تمام نعمتیں دکھائی جائیں گی وہ انہیں پہچان لے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے ان نعمتوں کا کیا کیا؟ وہ کہے گا میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور تیری خوشنودی کے لئے قرآن کریم پڑھا، ارشاد ہو گا تو جھوٹا ہے تو نے صرف اس لئے علم سیکھا تھا کہ تجھے عالم کہا جائے، اور اس لئے قرآن کریم پڑھا کہ تجھ کو قاری کہا جائے، چنانچہ وہ کہا جا چکا، پھر حکم ہو گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹے ہوئے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا، ایک

حَبِيبُهُ قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ وَمَا رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِيَتَكُونَ كَلِمَةً لِلَّهِ هِيَ الْغَلْبَةُ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ \*

(۴۲) بَاب مَنْ قَاتَلَ لِلرِّيَاءِ وَالشُّمُوعَةِ اسْتَحَقَّ النَّارَ \*

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْرٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَوْسُفَ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَهُ نَائِلُ أَهْلِ الشَّامِ أَيُّهَا الشَّيْخُ حَدَّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَىٰ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَحْلٌ اسْتُشْهِدَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَفَهُ يَعْنِي فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ بِإِذْنِ يَمَانٍ جَرِيءٍ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُجِبَ غَلِي وَجْهَهُ حَتَّى الْفَيْءُ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعْلَمُ التَّعْلَمُ وَعَلِمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَفَهُ يَعْنِي فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ تَعْلَمْتُ التَّعْلَمُ وَعَلِمْتُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ تَعْلَمْتُ التَّعْلَمُ يُقَالُ عَالِمٌ وَقَرَأْتُ الْقُرْآنَ يُقَالُ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُجِبَ غَلِي وَجْهَهُ حَتَّى الْفَيْءُ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَمَعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ أَعْمَالِ كُلِّهِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَفَهُ يَعْنِي فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَعَ فِيهَا إِلَّا أَنفَعْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ

وَلَكِنَّكَ فَعَلْتَ لِبَقَالٍ هُوَ حَوَادٌّ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ  
أَمَرَ بِهِ فَصَحِبَ عَلِيٌّ وَجْهَهُ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ \*

اور شخص ہو گا جسے اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کا مال دیا ہو گا وہ بھی اللہ کے پاس لایا جائے گا اور اللہ اسے اپنی تمام نعمتیں دکھائے گا وہ پہچان لے گا، ارشاد ہو گا کہ تو نے ان نعمتوں کا کس طرح استعمال کیا؟ وہ کہے گا میں نے تیرے لئے جن طریقوں میں تو خرچ کرنا پسند کرتا تھا، اسی طریقہ پر خرچ کیا، کوئی طریقہ باقی نہیں چھوڑا، ارشاد ہو گا تو جھوٹا ہے تو نے اس لئے یہ کیا تھا کہ تجھے جہنم میں داخل دیا جائے گا۔

۲۲۳۔ علی بن خشرم، حجاج بن محمد، ابن جریج، یونس بن یوسف، سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں کہ لوگ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متفرق ہو گئے تو ایک شام کے رہنے والے آدمی نے جس کا نام نائل تھا ان سے کہہ دیا اور بقیہ حدیث خالد بن حارث کی روایت کی طرح مروی ہے۔

۲۲۳۔ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا  
الْحُجَّاجُ بْنُ يَعْقُبٍ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ  
حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ  
يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّجَ النَّاسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَهُ  
نَائِلُ الشَّامِيِّ وَاقْصُرْ الْحَدِيثَ بَعْثًا حَدِيثَ  
خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ \*

باب (۴۳) جس غازی کو غنیمت ملی اور جسے غنیمت نہیں ملی، دونوں کے ثواب کا تفاوت۔

(۴۳) بَابُ بَيَانِ قَدْرِ ثَوَابِ مَنْ غَزَا  
فَغَنِمَ وَمَنْ لَمْ يَغْنَمْ \*

۲۲۴۔ عبد بن حمید، عبد اللہ بن یزید، ابو عبد الرحمن، دیلمی، ابو یوسف، ابو ہانی، ابو عبد الرحمن حنفی، عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لشکر راہ خدا میں لڑے اور غنیمت کا مال کمائے تو اسے ثواب و خیر دے دے تو فوراً مل جاتے ہیں اور ایک حصہ باقی رہ جاتا ہے اور جس کو غنیمت کا مال نہ ملے تو سب کا سب ثواب آخرت ہی میں ملے گا (مطلب یہ ہے کہ مجاہد کو اگر جہاد سے غنیمت نہ ملے تو یہی اس کے حق میں بہتر ہے)۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ مُرَیْجٍ عَنْ أَبِي هَانِيٍّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَبِيبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُصِيبُونَ الْغَنِيمَةَ إِلَّا تَعَجَّلُوا ثَلَاثَ أَجْرِهِمْ مِنْ أَنْجَرَةٍ وَيَتَنَفَّسُ لَهُمُ الثَّلَاثُ وَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا غَنِيمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ \*

۲۲۵۔ محمد بن سہل، اسمعیلی، ابن ابی مریم، نافع بن یزید، ابو ہانی، ابو عبد الرحمن حنفی، عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لشکر یا جہادی دستہ جہاد کرتا مال غنیمت لوٹا اور سالم رہتا ہے

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِيٍّ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَبِيبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ



اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ غَازِیَةٍ اَوْ  
سَرِیَّةٍ نَزَعُوا فَتَغَنَّمُوا وَتَسَلَّمُوا اِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّجُوا  
تَلْتَلٰی اُحْجُورَهُمْ وَمَا مِنْ غَازِیَةٍ اَوْ سَرِیَّةٍ تَخْلِفُ  
وَتُنْصَابُ اِلَّا تَمَّ اُحْجُورُهُمْ \*

(فائدہ) دو مجاہدین سالم رہیں اور غنیمت بھی حاصل کریں تو انہیں یہ نسبت ایسے مجاہدین کے جو عالی ہاتھ آئیں اور سالم رہیں، یا سالم بھی نہ  
رہیں ثواب کم ہے گا۔

(۴۴) بَابُ قَوْلِهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ  
اِنَّمَا النَّاعِمَانِ بِالنِّيَّةِ وَاَنَّهُ يَدْخُلُ فِيهِ  
الْغَزْوُ وَغَيْرُهُ مِنَ النَّاعِمَانِ \*

۲۲۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ  
حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيٰی بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ  
الْحَضَنْبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ  
وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاعِمَانِ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا بِاَمْرٍ مَا  
نَوٰی فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ  
فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ  
يَدْبًا يُصِیْبُهَا اَوْ امْرَاً یَّتْرَوْنَهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰی مَا  
هَاجَرَ اِلَيْهِ \*

باب (۴۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا  
فرمان مبارک کہ ”اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے“  
اور یہ چیز جہاد کو بھی شامل ہے۔

۲۲۶۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعنب، مالک، یحییٰ بن سعید، محمد  
بن ابراہیم، علقمہ بن وقاص، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا ہے کہ اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے  
لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی ہے چنانچہ جس کی ہجرت  
اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے اس کی ہجرت اللہ اور اس  
کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لئے ہے اور جس کا  
ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے  
لئے ہے تو اس کی ہجرت اسی لئے ہے جس کے لئے اس نے  
ہجرت کی۔

۲۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ  
أَخْبَرَنَا الثَّلَاثُ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَنْكَبِيُّ  
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ رَیْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
السُّبْتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّهْمٰنُ بْنُ یَعْنٰی الثَّقَفِيُّ ح وَ

۲۲۷۔ محمد بن ریح بن المہاجر  
(دوسری سند) ابو الربیع عنکبی  
(تیسری سند) محمد بن قنی، عبد الوہاب الشافعی  
(چوتھی سند) اسحاق بن ابراہیم، ابو خالہ احمد، سلیمان بن حیاء

(۱) اجر و ثواب معصیت اور مشقت کے بقدر حاصل ہوتا ہے اس لئے جس مجاہد نے مال غنیمت اپنی جان کی سلامتی کے ساتھ حاصل کر لیا  
اسے آخرت میں صرف دخول جنت حاصل ہو گا اور جس نے مال غنیمت حاصل نہ کیا اس کو اس کے بقدر مزید اجر حاصل ہو گا اور اسی طرح  
جسے سلامتی حاصل نہ ہوئی اسے بھی اس کے عوض اجر حاصل ہو گا۔ خدا اسے یہ ہے کہ تین چیزیں ہیں سلامتی، مال غنیمت اور دخول جنت۔ دخول  
جنت تو ہر ایک مجاہد کے لئے ہے اور یہی دو چیزیں ہیں اس سے ایک اگر وہ نہیں حاصل نہ ہو تو اس کے عوض مزید اجر حاصل ہو گا۔

(پانچویں سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، حفص بن غیاث و یزید بن یارون۔

(چھٹی سند) محمد بن علاء الہمدانی، ابن مبارک۔

(ساتویں سند) ابن ابی عمر سفیان، یحییٰ بن سعید سے مالک کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی حدیث مذکور ہے، باقی سفیان کی روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ منہ پر یہ فرمان بیان کر رہے تھے۔

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ غِيَاثٍ وَيزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كَثَمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِإِسْنَادٍ مَالِكٍ وَمَعْنَى حَابِيَةٍ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمَنِيرِ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

(ظاندہ) امام نووی فرماتے ہیں اس حدیث کی عظمت اور کثرت فوائد پر علماء کا اتفاق ہے، امام شافعیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث ثلث ایمان ہے اور فقہ کے مترادفوں میں اس حدیث کو دخل ہے اور بعض نے رابع اسلام کہا ہے، عبد الرحمن بن مہدیؒ، اور امام بخاریؒ نے فرمایا ہے جو کوئی کتاب تصنیف کرے تو اولاً اس حدیث سے ابتدا کرے اور امام بخاریؒ نے اس حدیث کو صحیح بخاری میں سات جگہ ذکر کیا ہے اور اس حدیث میں ایک لفظ یہ ہے کہ تم تابعی اس حدیث کو ایک دوسرے سے نقل کرتے ہیں، یحییٰ، محمد، اور علقمہ اور یحییٰ پر آکر یہ حدیث پہنچی ہے اور دو سو محدثین سے زائد اس کے نقل کرنے والے ہیں جیسا کہ پہلے میں کتاب الایمان میں اس کے متعلق لکھ چکا۔

(۴۵) بَابُ اسْتِحْبَابِ طَلَبِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى \*

باب (۴۵) اللہ تعالیٰ کے راست میں شہادت طلب کرنے کا استحباب۔

۲۲۸۔ شیبان بن فروخ، حماد بن سلمہ، ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچے دل سے شہادت کا طلب گار ہو تو اسے شہادت کا ثواب دیا جاتا ہے، خواہ اسے شہادت نہ نصیب ہو۔

۲۲۸ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا أُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِيبْ \*

۴۴۹۔ ابوالطاهر، حرملہ، عبد اللہ بن وہب، ابو شریح، سہل بن ابی امامہ، بواسطہ اپنے والد حضرت سہل بن حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص دل سے اللہ رب العزت سے شہادت کا طلب گار ہوتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اسے بھی شہید کے مرتبہ پر پہنچا دیں گے، اگرچہ وہ اپنے بستر پر ہی مرے۔

۲۲۹ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ حَرْمَلَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو شَرِيحٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ بْنَ حَنْظَلٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو الطَّاهِرِ فِي حَدِيثِهِ بِصِدْقٍ \*



(۴۶) بَابُ ذِمَّةٍ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ \*

باب (۴۶) جو شخص بغیر جہاد کے مر جائے اور اس کے دل میں جہاد کی امنگ بھی نہ ہو، اس کی ذمہ داری۔

۲۳۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْمٍ الْأَنْطَاكِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ وَقْتَبِ بْنِ الْمُكَرَّمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سُمَيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِذَنْفُسِهِ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ بَغَاقٍ قَالَ ابْنُ سَهْمٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ فَتَرَى أَنَّ ذَلِكَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

۲۳۰۔ محمد بن عبد الرحمن بن سہم الانطاکی، عبد اللہ بن مبارک، وہیب بن علی، عمر بن محمد بن مبارک، ابوصالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مر جائے اور جہاد نہ کرے اور جہاد کرنے کا دل میں ارادہ بھی نہ ہو تو اس کی موت نفاق کے ایک شعبہ پر ہوگی، ابن سہم بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مبارک نے کہا، ہمارا خیال ہے کہ یہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے متعلق تھا۔

(قائد) باقی حدیث کا حکم عام ہے، یعنی دو منافقوں کے مشابہ ہو گیا، اس لئے کہ ترک جہاد نفاق کا ایک شعبہ ہے۔

(۴۷) بَابُ ثَوَابِ مَنْ حَبَسَهُ عَنِ الْغَزْوِ مَرَضٌ أَوْ عَذْرٌ آخَرُ \*

باب (۴۷) جو بیمار یا کسی عذر کی بنا پر جہاد میں نہ جاسکے اس کے ثواب کا بیان۔

۲۳۱ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُهَيْبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَرْجُلًا مَا سَبَّوْنَكُمْ مَسِيرًا وَلَا قُطْعَتُمْ وَأَوْدِيَا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ \*

۲۳۱۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابوسہیب، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جہاد میں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، آپ نے فرمایا کہ یہ میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ تم جہاں کہیں سفر کرتے ہو اور جس وادی کو طے کرتے ہو، وہ تمہارے ساتھ ہیں، مگر مرض نے انہیں روک لیا ہے۔

۲۳۲ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمُ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ إِلَّا شَرَكُواكُمْ فِي الْأَجْرِ \*

۲۳۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوسعید اشجی، وکیع (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی وکیع کی روایت ہے کہ وہ ثواب میں تمہارے ساتھ شریک ہیں۔

(۴۸) بَابُ فَضْلِ الْغَزْوِ فِي الْبَحْرِ \*

۲۳۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حُرَّامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتَطْعَمُهُ وَكَانَتْ أُمِّ حُرَّامٍ تَحْتَ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ ثُمَّ خَلَسَتْ تَقْلِي رَأْسَهُ قَتَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَبُونَ بَيْعَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِيرَةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِيرَةِ يَشْكُ أَتَيْهَمَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ قَتَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلَى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبْتُ أُمِّ حُرَّامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ الْبَحْرَ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَصُرْعَتْ عَنْ دَائِبَتِهَا حِينَ خَرَجْتُ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكْتُ \*

باب (۳۸) دریا میں جہاد کرنے کی فضیلت۔

۲۳۳- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لے جایا کرتے، اور وہ آپ کو کھانا کھلاتیں، اور ام حرام بنت ملحان، عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے، انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور سر مبارک سے جو کچھ نکالتے بیٹھ گئیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے، تھوڑی دیر کے بعد مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے، ام حرام نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو کس بات سے ہنسی آرہی ہے؟ فرمایا میری امت کے کچھ جہاد کرنے والے میرے سامنے پیش کئے گئے جو سطح سمندر پر سوار ہو رہے تھے، جیسے بادشاہ تخت پر متمکن (۱) ہوتے ہیں، یا بادشاہوں کی طرح تخت پر، ام حرام نے عرض کیا یا رسول اللہ، خدا تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ مجھے بھی اس میں شامل فرما دے، آپ نے دعا فرمائی اور پھر سر مبارک رکھ کر سو گئے، تھوڑی دیر کے بعد پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ فرمایا میری امت کے کچھ مجاہدوں کو میرے سامنے پیش کیا گیا جیسے پہلے فرمایا تھا، ام حرام بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ دعا فرمائیے اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل کر دے، فرمایا تم پہلے لوگوں میں ہو، چنانچہ ام حرام بنت ملحان، حضرت معاویہ کے زمانہ میں سمندر میں سوار ہوئیں اور سمندر سے ٹکرنے کے بعد سواری پر سے گر کر انتقال کر گئیں۔

(۱) ”بادشاہوں کی طرح تختوں پر سوار ہوں گے“ اس سے مراد یہاں ان کی آخرت کی حالت کو بیان کرنا ہے کہ جنت میں اس طرح تختوں پر بیٹھے ہوں گے یا غزوہ کے بعد کثرت فنائم کی بنا پر آسودگی کی حالت کو بیان کرنا مقصود ہے کہ فتوحات اور غنیمتوں کی کثرت کی بنا پر عہد سواریاں عہد ولیاں اور عہد رہائش گاہوں اور عہد مجلسوں والے ہوں گے۔ یا ان کی جہاد کے موقع کی حالت بیان کرنا مقصود ہے کہ پانچویں پر کشتیوں اور جہازوں میں انتہائی سکون کے ساتھ بیٹھ کر جہاد کریں گے۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)



۲۳۴- حَدَّثَنَا حَلْفٌ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُمِّ حَرَامٍ وَهِيَ خَالَتُ أَنَسٍ قَالَتْ أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ عِنْدَنَا فَاسْتَقِظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أَبَى أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ أُرِيتُ قَوْمًا مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ ظَهْرَ الْبَحْرِ كَالْمَوَكِّ عَلَى الْأَسِيرَةِ فَقُلْتُ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ فَإِنِّي مِنْهُمْ قَالَتْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَقِظَ أَيْضًا وَهُوَ يَضْحَكُ فَمَنَّا لَهُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقُلْتُ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتَ مِنَ النَّوَّالِينَ قَالَ فَتَرَوْنَهَا عِبَادَةُ بَنِي النَّصَامَةِ بَعْدَ فَعْرَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهُ فَمَنَّا أَنْ جَاءَتْ قُرْبَتُ لَهَا بَعَثَ فَرَكَبَهَا فَصَرَ عَنْهَا فَأَنَلَتْ عَنْقَهَا \*

۲۳۴- خلف بن ہشام، حماد بن زید، یحیی بن سعید، محمد بن یحیی بن حبان، انس بن مالک، ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا، انس بن مالک کی خالہ بیان کرتی ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے، اور آپ نے ہمارے غی ہاں قیلولہ فرمایا، پھر جیسے ہوئے بیدار ہوئے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کس وجہ سے نہیں رہے ہیں؟ فرمایا میری امت کے کچھ لوگ مجھے دکھانے گئے جو سطح سمندر پر سوار ہو رہے تھے، جیسا کہ بادشاہ تخت پر مستکن ہوتے ہیں، میں نے عرض کیا دنا کیجئے اللہ مجھے بھی ان سے کرے، فرمایا تو ان میں سے ہے، بیان کرتی ہیں کہ آپ سو گئے اور جیسے ہوئے بیدار ہوئے میں نے وجہ پوچھی آپ نے وہی جواب دیا، میں نے عرض کیا دعا کیجئے اللہ مجھے ان سے کر دے، فرمایا تو پہلے گروہ میں سے ہے، اس کے بعد عبادہ بن صامٹ نے ان سے نکاح کیا اور لوگوں نے سمندر میں جہاد کیا، عبادہ ان کو بھی اپنے ساتھ لے گئے جب واپس آئیں تو ایک فخر ان کے سامنے لایا گیا اس پر چڑھیں لیکن اس نے انہیں گرا دیا اور ان کی گردن ٹوٹ گئی اور شہید ہو گئیں۔

۲۳۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ابْنُ الْمُثَنَّا جَرِ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَا أَعْبَرَنَا الثَّالِثُ عَنْ يَحْيَى

۲۳۵- محمد بن ریح بن مہاجر، یحیی بن یحیی، لیث بن سعید، ابن حبان، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی خالہ ام

(بقیہ زینت سفر) "فی زمن معاویہ" سے مراد وہ زمانہ ہے جب حضرت معاویہ حضرت عثمان غنی کی خلافت کے زمانہ میں ملک شام کے امیر تھے۔

اس حدیث میں دو بحر کی غزویں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور صحیح بخاری کی روایت کو سامنے رکھا جائے تو اس روایت میں بیان کردہ روم کے غزوے کی تعیین بھی معلوم ہوتی ہے کہ وہ بحر حلی کے اردے سے چانے والا سب سے پہلا لشکر ہو گا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اس غزوے کے شرکاء کے لئے جنت کی خوشخبری بھی سنائی ہے۔ اور زیادہ تر تاریخی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس غزوے میں یزید بن معاویہ بھی شریک تھے بلکہ اس لشکر کے امیر تھے۔ اس روایت کی بنا پر بعض حضرات یزید بن معاویہ کی منقبت اور فضیلت پر استدلال پکڑتے ہیں جو کہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ مغفرت کی بشارت مشروط ہے اس کے متانی کاموں کے نہ پائے جانے کی شرط کے ساتھ۔ اور اس لئے بھی کہ جہاد سہاقد گناہوں کی مغفرت کا تودر بعد پلتا ہے نہ کہ بعد والوں کے لئے بھی اور اس غزوے میں شرکت کے بعد یزید سے بڑے گناہوں کا صدور ہوا جن کی وجہ سے اب اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

حرام بنت ملحان سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے قریب ہی سو گئے پھر آپ جاگے تو آپ ہنس رہے تھے، بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ کیوں ہنس رہے ہیں، فرمایا میری امت کے چند لوگ میرے سامنے لائے گئے جو اس بحرِ اخضر پر سوار ہو رہے تھے، پھر حماد بن زید کی طرح روایت بیان کی۔

بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ أَنَّهَا قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَقْفَظَ بَنَسَمُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ ظَهْرَ هَذَا الْبَحْرِ الْأَخْضَرِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ \*

۲۳۶۔ یحییٰ بن ابوب، حمید، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبد اللہ بن عبد الرحمن، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی خالہ بنت ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور اپنا سر مبارک ان کے پاس رکھ دیا اور حسب سابق بقیہ روایت اسحاق بن ابی طلحہ، اور محمد بن یحییٰ بن حبان کی روایت کی طرح مروی ہے۔

۲۳۶۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حَجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَةَ مِلْحَانَ خَالَهَ أَنَسٍ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عِنْدَهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ \*

(فائدہ) یہ ہم ۷۰م رضی اللہ تعالیٰ عنہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محرم تھیں یعنی رضاعی خالہ تھیں اور یہ جہد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت امیر معاویہ کی سرکاری میں ملکِ روم ۳۷ھ میں ہوا ہے۔ اور نیز معلوم ہوا کہ مکرّم کے ساتھ خلوت درست ہے۔

باب (۴۹) خدا کے راستہ (۱) میں پہرہ دینے کی فضیلت۔

(۴۹) بَابُ فَضْلِ الرِّبَاطِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ \*

۲۳۷۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن بہرام الدارمی، ابو الولید الطیالسی، لیث بن سعد، ابوب بن موسیٰ، نیکول، شرحبیل بن سمط، حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک دن اور رات کا پہرہ دینا ایک

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ بَهْرَامٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ سَعْدٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَيْكُولٍ عَنْ شَرْحِبِيلَ بْنِ السَّمْعَطِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱) مسلمانوں کی حفاظت کے لئے پہرہ دینا بہت فضیلت والا عمل ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ ”رباط مسلمانوں کے خون کی حفاظت کے لئے شروع ہے جبکہ جہاد کافروں اور مشرکوں کا خون بہانے کے لئے شروع ہے اور مجھے مسلمانوں کے خون کی حفاظت مشرکوں کے خون بہانے سے زیادہ محبوب ہے۔“ اس بنا پر کئی حضرات نے رباط کو جہاد سے افضل عمل قرار دیا ہے۔



يَقُولُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ حَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ  
وَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ  
وَأَجْرِي عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَأَمِنَ الْفِتَانُ \*

۲۳۸- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَوْحٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ  
الْخَزَارِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ شُرَحْبِيلَ  
بْنِ السَّمْعَانِ عَنْ سَلْمَانَ الْخَثِيرِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الْبُيُوتِ عَنْ  
يُوسُفَ بْنِ مُوسَى \*

(۵۰) بَابُ بَيَانِ الشُّهَدَاءِ \*

۲۳۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ  
عَلَى مَالِكٍ عَنْ مَعْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ تَبْنَعَا رَجُلٌ يَعْتَبِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غَضَبًا  
شَوْكَ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَحْرَقَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ وَغَفَرَ  
لَهُ وَقَالَ الشُّهَدَاءُ حَمْسَةُ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ  
وَالْفَرَقُ وَصَاحِبُ الْهَنْدِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ \*

مہینہ بھر روزے رکھنے اور عبادت کرنے سے افضل ہے، اور  
اگر مر جائے گا تو اس کا وہی عمل جاری رہے گا جو کرتا تھا اور اس  
کا رزق جاری کر دیا جائے گا اور قبر کے فتنہ سے باموں رہے گا۔  
۲۳۸- ابو الطاہر، ابن وہب، عبد الرحمن بن شریح، عبد الکریم  
بن حارثہ، ابو عبیدہ بن عقبہ، شرحبیل بن سمعان، حضرت  
سلمان خیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے لیٹ عن ابوب بن موسیٰ کی حدیث کی طرح روایت نقل  
کرتے ہیں۔

باب (۵۰) شہیدوں کا بیان۔

۲۳۹- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، معنی، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص جارہا تھا اس نے راستہ میں ایک  
کشتہ دار شاخ دیکھی، وہ ہٹا دی، اللہ تعالیٰ نے اسے اس کا بدلہ  
دیا اور اس کی مغفرت فرمادی اور فرمایا شہید پانچ ہیں، جو طاعون  
میں مرے، جو پیٹ کے غار میں مرے، جو ڈوب کر مرے،  
جو دھب کر مرے، جو راہ خدا میں شہید ہو جائے۔

(فائدہ) شہداء کی تعداد اہم مالک کی روایت میں سات اور ابن ماجہ کی روایت میں آٹھ اور ایک دوسری روایت میں نو اور ایک تیسری روایت  
میں گیارہ آئی ہے، امام یحییٰ فرماتے ہیں کہ یہ تعداد میں اختلاف باہم اختلاف وحی کے ہے، امام نووی فرماتے ہیں مقتول فی سبیل اللہ کے  
علاوہ دوسرے شہداء کو شہداء فی سبیل اللہ کے برابر ثواب ملے گا، باقی دنیا میں انہیں غسل بھی دیا جائے گا اور ان پر نماز بھی پڑھی جائے گی،  
اور شہید فی سبیل اللہ کو غسل نہیں دیا جائے گا اور اس پر نماز پڑھی جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۲۴۰- زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم شہید کس کو جانتے ہو؟ صحابہ نے  
عرض کیا یا رسول اللہ جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مرا جائے وہ  
شہید ہے، آپ نے فرمایا تب تو میری امت میں شہید بہت کم  
ہوں گے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۴۰- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
عَنْ سَهِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعْلَمُونَ  
الشَّهِيدَ فَيَكُمُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ قُتِلَ فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذَا  
لَقِيْنِي قَالُوا فَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ

قَتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونَ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبُصْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ ابْنُ مِقْسَمٍ أَشْهَدُ عَلَى أَبِيكَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ قَالَ وَالْفَرِيقُ شَهِيدٌ \*

۲۴۱- وَحَدَّثَنِي عَنِ الْخُبَيْرِ بْنِ بَيَانَ الْوَسِيطِيِّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ هَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سُهَيْلٌ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ أَشْهَدُ عَلَى أَخِيكَ أَنَّهُ زَادَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيدٌ \*

۲۴۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَزَادَ فِيهِ وَالْفَرِيقُ شَهِيدٌ \*

۲۴۳- حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبُكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ يَحْيَى ابْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ قَالَتْ قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بِمَ مَاتَ يَحْيَى بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَتْ قُلْتُ بِالْمُطَاعُونَ قَالَتْ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونَ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ \*

۲۴۴- وَحَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُعَاعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ \*

(۵۱) بَابُ فَضْلِ الرَّمِيِّ \*

۲۴۵- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ثَمَامَةَ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ

پھر شہید کون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے، اور جو راہ خدا میں (سچ و غیرہ کو جاتے ہوئے) مر جائے وہ شہید ہے، جو طاعون میں مرے وہ بھی شہید ہے، جو بیٹ کی بیماری میں مرے وہ بھی شہید ہے، ابن مقسم بیان کرتے ہیں کہ میں تیرے باپ کے اوپر گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے کہا ہے جو ذاب کر مر جائے وہ بھی شہید ہے۔

۲۴۱- عبد الحمید بن بیان الواسطی و خالد، سہیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی سہیل کی روایت میں یہ بھی ہے کہ مجھے عبید اللہ بن مقسم نے ابو صالح سے روایت کیا کہ میں تیرے بھائی پر گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے یہ زیادتی بھی بیان کی ہے کہ جو غرق ہو جائے وہ بھی شہید ہے۔

۲۴۲- محمد بن حاتم، یہز و وہب، سہیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس روایت میں ہے کہ مجھ سے عبد اللہ بن مقسم نے ابو صالح سے نقل کیا اور یہ زیادتی بیان کی ہے کہ جو غرق ہو جائے وہ بھی شہید ہے۔

۲۴۳- حامد بن عمر بکراوی، عبد الواحد بن زیاد، عاصم، حفصہ بنت سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ مجھ سے انس بن مالک نے دریافت کیا کہ یحییٰ بن ابی عمر کا کس عارضہ سے انتقال ہوا؟ میں نے کہا طاعون سے تو انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، طاعون ہر ایک مسلمان کی شہادت ہے۔

۲۴۴- ولید بن شعاع، علی بن مسہر، عاصم سے اسی سند کے ساتھ اسی طریقہ سے روایت بیان کرتے ہیں۔

باب (۵۱) تیر اندازی کی فضیلت۔

۲۴۵- ہارون بن معروف، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابو علی ثمامہ بن شعیب، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ



يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَبْنِيِّ يَقُولُ ( وَأَعْبُدُوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ ) أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ \*

علیہ وسلم سے سنا، آپ منبر پر فرما رہے تھے "وَأَعْبُدُوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ" قوت سے تیر اندازی مراد ہے، قوت سے تیر اندازی مراد ہے، قوت سے مراد تیر اندازی ہے۔

(تاکید) امام نووی فرماتے ہیں اس حدیث سے جہاد کے لئے تیر اندازی کرنے کی اہمیت ثابت ہوتی ہے اور اس کی ہر ایک تفصیل راوی راہلہ کی مشق کہ جیسا کہ بدوق وغیرہ قیاس کر لینا چاہئے اور اپنے ہی گھوڑے کی سواری اور دوڑ وغیرہ جب کہ جہاد کی نیت سے ہو، اور اگر کسی کو یہ چیزیں میسر نہ ہوں اور نہ ہی استطاعت رکھتا ہو تو صرف شوق اور تمنا ہی پ، جیسا کہ سابقہ روایات عدم شوق جہاد کی مذمت پر وال ہیں۔ ثواب ملتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۲۴۶ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْخَارِثِ عَنْ أَبِي عُبَيْ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتَفْتَحُ عَلَيْكُمْ أَرْضُونَ وَيَكْفِيكُمْ اللَّهُ فَلَا يُعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَهْجُو بِأَمْسِهِمْ \*

۲۴۶ - ہارون بن معروف، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابو علی، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ تم پر قریب تمہارے ہاتھوں پر کئی ملک فتح ہوں گے اور اللہ تمہارے لئے کافی ہے، لہذا کوئی تم میں سے اپنے تیر کا کھین یعنی نشانہ کی مشق کو نہ چھوڑے۔

۲۴۷ - وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُسَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ يَكْرِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرُو بْنِ الْخَارِثِ عَنْ أَبِي عُبَيْ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ \*

۲۴۷ - داؤد بن رشید، ولید بن کبر، عمرو بن حارث، ابو یحییٰ ہمدانی، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُطَاهِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ الْخَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمَاسَةَ أَنَّ قَتَيْبًا الْأَخْجَعِيَّ قَالَ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ تَخْتَلِفُ بَيْنَ هَذَيْنِ الْغَرَضَيْنِ وَأَنْتَ كَبِيرٌ يَسْقُ عَلَيْكَ فَإِنَّ عَقِبَةَ لَوْ لَكَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَعْلَمِهِ فَإِنَّ الْخَارِثَ فَقُلْتُ يَا ابْنَ سَمَاسَةَ وَمَا ذَاكَ قَالَ إِنَّهُ قَالَ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ لَمْ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا أَوْ قَدْ غَضِنِي \*

۲۴۸ - محمد بن ریح، مہاجر، لیث، حارث بن یعقوب، عبد الرحمن بن شماسہ بیان کرتے ہیں کہ قتیبہ الحنفی نے عقبہ بن عامر سے کہا تم ان دونوں نشانوں میں آتے جاتے ہو، بوڑھے ضعیف ہو کر تم پر مشکل ہوتا ہوگا، عقبہ بن عامر نے کہا کہ میں نے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات نہ سنی ہوتی تو میں یہ مشقت نہ اٹھاتا، حارث کہتے ہیں کہ میں نے ابن شماسہ سے کہا، وہ کیا بات تھی، انہوں نے کہا آپ نے فرمایا جو کوئی تیر مارنا سیکھے، پھر اسے چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں آیا وہ گناہ گار ہے۔

(۵۲) بَابُ قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ (۵۲) رَسُولِ أَكْرَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ \*

فرمان، میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، کسی کی بھی مخالفت اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

۲۴۹- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعُتْكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَذَلِكَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ وَهُمْ كَذَلِكَ \*

۲۴۹- سعید بن منصور، ابو الربیع عتکی، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، ایوب، ابو قلابہ، ابواسماء، ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ حق (۱) پر قائم رہے گا انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آئے اور وہ اسی حال پر ہوں گے اور قتیبہ کی روایت میں "وہم کذلک" (یعنی وہ اسی حال پر ہوں گے) نہیں ہے۔

۲۵۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدَةُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ النَّفْعِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَزَالَ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ \*

۲۵۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، (دوسری سند) ابن نمیر، وکیع، عبدہ، اسماعیل بن ابی خالد (تیسری سند) ابن ابی عمر، مروان، فزاری، اسماعیل، قیس، حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ لوگوں پر غالب رہے گا یہاں تک کہ اللہ کا امر آ جائے اور وہ غالب ہی ہوں گے۔

(۱) قائمہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے یا قیامت مراد ہے یا وہ امراد ہے جس سے ہر مومن مر جائے گا اور یہ گروہ امام بخاری فرماتے ہیں، اہل علم کا ہے اور امام احمد فرماتے ہیں، اس سے مراد اہل سنت والجماعت ہیں، مترجم کہتا ہے، اور علما کے دیوبند کے اہل سنت والجماعت ہونے میں کسی قسم کا کوئی اشکال نہیں ہے، اور نہ شبہ ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۲۵۱- مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ابواسامہ، اسماعیل، قیس، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما

۲۵۱- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

(۱) یعنی ایسا طاغوت ہمیشہ رہے گا جو مخالفوں پر غالب رہے گا۔ قوت کے ساتھ یا دلیل کے ساتھ اور حق کے ساتھ متصف ہو گا۔ اس طاغوت سے کون مرے گا یہ ہے کہ ایمان والوں کی مختلف النوع کے لوگ اس طاغوت میں داخل ہیں، ان میں مجاہدین بھی داخل ہیں، اور فقہاء، محدثین، زبَاد، ہر پالمعروف اور نہما عن المنکر کرنے والے اور خیر کے دوسرے کاموں میں مشغول لوگ بھی داخل ہیں۔



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ  
مَرْوَانَ سَوَاءً \*

۲۵۲ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ  
بِشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ سَيْفَالِدِّ بْنِ خَرِيزٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَنْ يَبْرَحَ  
هَذَا الدِّينُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عَصَابَةٌ مِنَ  
الْمُسْلِمِينَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ \*

۲۵۳ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَخُجَّاجُ بْنُ  
السَّائِرِ قَالَا حَدَّثَنَا خُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ  
ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ  
عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ  
عَنِ الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ \*

(فائدہ) چنانچہ علماء و پوئلہ، اہل باطل اور اہل بدعت کی تردید اور محمد بن کے زندقہ ثابت کرنے سے عرصہ دراز سے مصروف ہیں اور انشاء  
اللہ رہیں گے۔

۲۵۴ - حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاجِمٍ حَدَّثَنَا  
يَعْقُبُ بْنُ حَمْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ  
جَابِرٍ أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ هَانِئٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ  
مُعَاوِيَةَ عَلَى الْجَنْبِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ  
أُمَّتِي قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ أَوْ  
خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ  
عَنِ النَّاسِ \*

۲۵۵ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا  
كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ بَرْقَانَ  
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصْنَمِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ  
أَبِي سُفْيَانَ ذَكَرَ حَدِيثًا رَوَاهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى

رہے تھے اور مردان کی روایت کی طرح حدیث مردی ہے۔

۲۵۲ - محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، سناک بن  
حرب، حضرت جابر بن سمور رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد  
فرمایا یہ دین برابر قائم رہے گا اور اس پر قیامت قائم ہونے تک  
(مخالفین سے) مسلمانوں کی ایک جماعت لڑتی رہے گی۔

۲۵۳ - ہارون بن عبد اللہ، خجاج بن شاعر، خجاج بن محمد، ابن  
جریر، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمادے تھے کہ ہمیشہ میری  
امت سے میں سے ایک گروہ حق پر قیامت تک لڑتا رہے گا اور  
قائم رہے گا۔

(فائدہ) چنانچہ علماء و پوئلہ، اہل باطل اور اہل بدعت کی تردید اور محمد بن کے زندقہ ثابت کرنے سے عرصہ دراز سے مصروف ہیں اور انشاء  
اللہ رہیں گے۔

۲۵۴ - منصور بن ابی مزاجم، یحییٰ بن حمزہ، عبد الرحمن بن یزید  
بن جابر، عمیر بن ہانی، رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
میں نے امیر معاویہ سے سنا وہ منبر پر فرما رہے تھے کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ ہمیشہ ایک  
گروہ میری امت کا اللہ کے حکم پر قائم رہے گا جو کوئی انہیں  
ہکا نہ چاہے یا ان کی مخالفت کرنا چاہے وہ کچھ نقصان نہیں پہنچا  
سکے گا۔ حتیٰ کہ اللہ کا حکم آ جائے اور وہ لوگوں پر غالب رہیں  
گے۔

۲۵۵ - اسحاق بن منصور، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، یزید  
بن اصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امیر  
معاویہ بن ابوسفیان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک  
حدیث بیان کرتے سنا، میں نے ان کے علاوہ کسی کو منبر پر

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَسْمَعْهُ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَنبَرِهِ حَدِيثًا غَيْرَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَلَئِنْ نَزَالَ عَصَاةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَافَاهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ \*

۲۵۶ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهَبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيُّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَسْلَمَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعِنْدَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ الْخَلْقِ هُمْ شَرٌّ مِنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَدْعُونَ اللَّهَ بِشَيْءٍ إِلَّا رَدَّ عَنْهُمْ فَيَسْأَلُهُمْ عَلَى ذَلِكَ أَقْبَلَ عَقِبَهُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ لَهُ مَسْلَمَةُ يَا عَقِبَةُ اسْمَعْ مَا يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ عَقِبَةُ هُوَ أَعْلَمُ وَأَنَا أُنَا فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ عَصَاةٌ مِنَ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى أَمْرِ اللَّهِ ظَاهِرِينَ بِلَعْنَتِهِمْ لَا يَضُرُّهُمْ مِنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَجَلُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ رَجُلًا كَرِيمًا أَمْسَكَ مَسْهَا مَسَّ الْحَبِيرِ فَلَا تَرُكُ نَفْسًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَّا قَبَضَتْهُ ثُمَّ يَقْبِضُ شِرَارَ النَّاسِ عَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ \*

۲۵۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ أَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِينَ عَلَى

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو بیان کرتے نہیں سنا ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کی بھلائی چاہتا ہے اسے دین میں سمجھ عطا فرمادیتا ہے اور مسلمانوں کا ایک گروہ برابر حق پر لڑتا رہے گا اور اپنے مخالفین پر قیامت تک غالب رہے گا۔

۲۵۶۔ ابن عبد الرحمن بن وہب، عبد اللہ بن وہب عمرو بن حارث، یزید بن ابی حبیب، عبد الرحمن بن شماسہ مہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسلمہ بن محمد کے پاس تھا اور ان کے پاس عبد اللہ بن عمرو بن العاص بھی تھے، عبد اللہ کہنے لگے کہ قیامت ایسی شریر اور بدتر مخلوق کے زمانے میں آئے گی جو اہل جاہلیت سے بھی زیادہ بدتر ہوگی۔ خدا تعالیٰ سے جس چیز کی دعا مانگے گی اللہ ان کی دعا رد فرمادے گا اسی سلسلہ گفتگو میں عقبہ بن عامر بھی آئے مسلمہ نے ان سے کہا عقبہ سنئے، عبد اللہ کیا کہہ رہے ہیں، عقبہ بولے یہ زیادہ واقف ہیں مگر میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ میری امت کا ایک گروہ برابر امر الہی پر لڑتا رہے گا، اور اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا، مخالفین انہیں ضرر نہیں پہنچا سکیں گے، یہاں تک کہ اسی حالت پر قیامت آجائے گی، عبد اللہ نے فرمایا بیشک اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی اور بدن کو لگنے میں وہ ریشم کی معلوم ہوگی جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا اسے بغیر روح قبضہ کئے نہ چھوڑے گی، اس کے بعد سب شریر لوگ رد جائیں گے اور انہیں پر قیامت قائم ہوگی۔

۲۵۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، داؤد بن ابی ہند، ابو عثمان حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہمیشہ اہل غرب حق پر غالب رہیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔



الْحَقِّ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ\*

(قائد) علی بن المدینی بیان کرتے ہیں کہ غرب سے مراد غرب ہیں اور غرب بڑے ڈول کو بولتے ہیں، کیونکہ یہ خصوصیت اکثر ان ہی کو حاصل ہے بوجہ فیضان معرفت کے اور قاضی عیاض فرماتے ہیں، غرب سے مراد سختی والے حضرات ہیں کیونکہ غرب ہر ایک چیز کی انتہا اور کمال کو بولا جاتا ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ وہ بیت المقدس والے ہیں اور محاذ فرماتے ہیں کہ شام والے ہیں، امام نووی فرماتے ہیں کہ حق پر غالب آئے ولی جماعت کی بہت سی قسمیں ہیں، جیسے کہ مجاہدین، فقہاء، محدثین، زہاد، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے، اور دیگر اصحاب خیر تو یہ سب کو شامل ہے اور ان سب جماعتوں کا ایک مقام پر جمع ہونا بھی ضروری نہیں اور اس میں اجماع امت کے محبت ہونے پر بھی دلیل ہے۔

باب (۵۳) سفر میں جانوروں کی مراعات، اور رات کو راستہ میں اترنے کی ممانعت۔

۲۵۸۔ زبیر بن حرب، جریر، سہیل بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم موسم بہار میں سفر کرو تو زمین سے اونٹوں کو ان کا حصہ لینے دو اور جب قحط کے زمانہ میں سفر کرو تو ان پر جلدی چلے جاؤ اور جب رات کو کہیں اترو تو راستہ سے ہٹ کر اترو، کیونکہ وہ موذی جانوروں کا ٹھکانہ ہے۔

۲۵۹۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز بن محمد، سہیل بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم سبزہ زور میں سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا حصہ دو، اور خشک سال میں سفر کرو تو تیز چلو، تاکہ اونٹوں کی قوت فنا نہ ہو جائے اور اگر اخیر شب میں کہیں قیام کرو تو راستہ سے بچ کر ٹھہرو، کیونکہ راستہ رات میں چوپاؤں کی گزرگاہ اور کیرے مکڑوں کا مسکن اور پناہ گاہ ہوتی ہیں۔

باب (۵۴) سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے اور

(۵۳) بَابُ مُرَاعَاةِ مَصْلِحَةِ الدَّوَابِّ فِي السَّيْرِ وَالنَّهْيِ عَنِ التَّعَرُّيسِ فِي الطَّرِيقِ\*

۲۵۸۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْحَبَشِ فَأَعْطُوا الْبَابَ حَقَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّيَةِ فَأَسْرِعُوا غَنِيَهَا السَّيْرِ وَإِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا مَأْوَى الْهُوَامِ بِاللَّيْلِ\*

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْحَبَشِ فَأَعْطُوا الْبَابَ حَقَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّيَةِ فَابْدُرُوا بِهَا بَقِيَّتَهَا وَإِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا مَأْوَى الْهُوَامِ بِاللَّيْلِ\*

(۵۴) بَابُ السَّفَرِ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ اللعالمین بنا کر مبعوث فرمائے گئے ہیں چنانچہ آپ نے لوگوں کو سوار یوں پر سوار ہونے کے آداب اور ادب، گھوڑے، گدھے وغیرہ سوار یوں کی رعایت رکھنے کے بھی آداب سکھائے اور انھیں ان کی بہت سے زیادہ کسی کام کا مکلف بنانے سے اور زیادہ بوجھ لادنے سے منع فرمایا۔ جب جانوروں کی اتنی رعایت رکھنے کا اہتمام ہے تو اپنے ان ملازموں کا جو انسان ہوں ان کے کھانے، پینے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنا زیادہ ضروری ہے جس سے بہت سے اہل ثروت حضرات غافل ہیں۔

وَاسْتَحْبَابِ تَعْجِيلِ الْمُسَافِرِ إِلَى أَهْلِهِ  
بَعْدَ قَضَاءِ شُغْلِهِ \*

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْنَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ  
وَأَسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ وَأَبُو مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ  
وَمَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُرَاجِمٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا  
حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى  
التَّبِيعِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ  
سَمِيُّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ  
الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ تَوَهُُّهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَإِذَا  
قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيَعْجَلْ إِلَى أَهْلِهِ  
قَالَ نَعَمْ \*

فراغت امور کے بعد گھر جلدی واپس ہونا چاہئے۔

۲۶۰۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، اسماعیل بن ابی اویس،  
ابو مصعب زہری، منصور بن ابی مزاحم، قتیبہ بن سعید، مالک،  
(دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ التمیمی، مالک، یحییٰ، ابو صالح، حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے،  
سونے، کھانے اور پینے سے تم کو روک دیتا ہے، اس لئے تم میں  
سے جب کسی کا کام پورا اور ختم ہو جائے تو اپنے گھر آنے میں  
عجلت کرے۔

(تذکرہ) حضرت انس عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دوسری مروی ہے کہ سفر کرو، تندرست رہو گے، چنانچہ ابن جوزی سے  
دریافت کیا گیا کہ سفر کو عذاب کا ٹکڑا کیوں فرمایا، انہوں نے کہا اس لئے کہ سفر میں احباب سے جدا ہوتی ہے، لہذا ان دونوں رواتوں میں  
کسی قسم کا تعارض نہیں کیونکہ مشقت اور محنت سفر میں ضرور ہوتی ہے اس وجہ سے صحت ٹھیک رہتی ہے۔

باب (۵۵) مسافر کو رات کے وقت گھر واپس  
آنے کی کراہت۔

(۵۵) بَابُ كَرَاهَةِ الطَّرُوقِ وَهُوَ الدُّخُولُ  
لَيْلًا \*

۲۶۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ہمام، اسحاق بن  
عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے اپنے  
گھر میں رات کو نہ آتے بلکہ دن کے وقت صبح یا شام کو تشریف  
لائے۔

۲۶۱۔ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا  
يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا وَكَانَ يَأْتِيهِمْ غَدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً \*

۲۶۲۔ زہیر بن حرب، عبد الصمد بن عبد الوارث، ہمام، اسحاق  
بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت  
مروی ہے، باقی اس میں ”لایدخل“ کا لفظ ہے۔

۲۶۲۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا  
إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ  
بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُوتِلُو غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ لَا يَدْخُلُ \*



۲۶۳۔ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ اللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ دَخَلْنَا بُدْعُلَ فَقَالَ أَهْلُهَا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً كَيْ نَمْتَشِيطَ الشَّعْبَةَ وَنَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةَ \*

۲۶۳۔ اسماعیل بن سالم، ہشیم، سیار (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، سیار، شعبی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جہاد میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، جب واپس مدینہ آئے تو ہم شہر میں داخل ہونے لگے، آپ نے فرمایا تھک رہے ہو، رات کو یعنی شام کو داخل ہوں گے تاکہ پرانے دباؤں والی کٹنگھی کر لے اور جس کا شوہر غائب ہے، وہ اپنا ناز سنگھ کر لے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں جو بے سفر پر گیا ہوا ہو اس کے لئے اچانک گھر آنا کروا ہے ہاں پہلے سے اطلاع کر دینی چاہئے اگر کہیں قریب ہی گیا ہو اسے تو بیوی کو صبح شام میں آنے کی توقع ہے تو پھر کوئی مفائدہ نہیں ہے، باقی یہ کراہت تشریحی ہے۔

۲۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ أَحَدُكُمْ لَيْلًا فَلَا يَأْتِي أَهْلَهُ طَرُوقًا حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةَ وَتَمْتَشِيطَ الشَّعْبَةَ \*

۲۶۴۔ محمد بن مثنیٰ، عبد الصمد، سیار، عامر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی رات کو سفر سے واپس آئے تو (اچانک) رات کو اپنے گھر والوں میں نہ جا پہنچے اتنی مہلت دے کہ جس کا شوہر غیر حاضر تھا وہ اپنی اصلاح کر لے اور پرانے دباؤں والی کٹنگھی چوٹی کر لے۔

۲۶۵۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا زَوْجُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ \*

۲۶۵۔ یحییٰ بن حبیب، زوج بن عبادہ، شعبہ، سیار سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۶۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَالَ الرَّجُلُ الْغَيْبَةَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ طَرُوقًا \*

۲۶۶۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عاصم، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ جب آدمی مدت سے سفر میں ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچانک رات کو گھر آنے سے منع کیا ہے۔

۲۶۷۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا زَوْجُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

۲۶۷۔ یحییٰ بن حبیب، زوج، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۶۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

۲۶۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، محارب، جابر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ

کوئی شخص طویل سفر سے رات کو اپنے گھر واپس پر جا پہنچے اور ان کے حالات کا ملاحظہ کرے اور خیانت کاروں کا تجسس ہو۔

۲۶۹۔ محمد بن قتی، عبد الرحمن، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ سفیان نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ یہ آخری الفاظ بھی حدیث میں ہیں یا نہیں۔

۴۷۰۔ محمد بن شمس، محمد بن جعفر۔

(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواہرہ اپنے والد، شعبہ، حارث، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کو ایک گھر آنے کی کراہت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں آخری جملہ نہیں ہے۔

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلًا يَتَخَوَّنُهُمْ أَوْ يَلْتَمِسُ عَثَرَاتِهِمْ \*

۲۶۹۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ سُفْيَانُ لَا أَذْرِي هَذَا فِي الْحَدِيثِ أَمْ لَا يَعْنِي أَنْ يَتَخَوَّنَهُمْ أَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ \*

۲۷۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَرَاهَةِ الطَّرُوقِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَتَخَوَّنُهُمْ أَوْ يَلْتَمِسُ عَثَرَاتِهِمْ \*

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب الصيد والدبائح

باب (۵۶) سکھلائے ہوئے کتوں سے شکار کرنا۔

۲۷۱۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابراہیم، بہام بن حارث، عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سکھلائے ہوئے کتوں کو چھوڑتا ہوں پھر وہ شکار کو میرے لئے چکر کر روک رکھتے ہیں پھر میں (ان کو چھوڑتے وقت) بسم اللہ بھی کہہ لیتا ہوں، آپ نے فرمایا جب تو اپنا سکھایا ہوا کتا چھوڑے پھر اللہ کا نام بھی لے تو کھا جو وہ شکار کرے، میں نے کہا، اگرچہ وہ مار ڈالے، آپ نے فرمایا اگرچہ وہ مار ڈالے، بشرطیکہ کہ کوئی غیر کتا اس کے ساتھ مل نہ گیا ہو، میں نے عرض کیا کہ میں بغیر پر کا حیر شکار کے مارتا ہوں اور وہ مر جاتا ہے، آپ نے فرمایا جب تم بغیر

(۵۶) بَابُ الصَّيْدِ بِالْكِتَابِ الْمُعَلَّمَةِ \*

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرْسِلُ الْكِتَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَيُحْسِنُ عَلَيَّ وَأَذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَقَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كَلِمَتُكَ الْمُعَلَّمَةُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلْ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَنُ قَالَ وَإِنْ قَتَلَنُ مَا لَمْ يَشْرُكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مَعَهَا قُلْتُ نَهَ فَنَبِي أُرْمِي بِالْمِعْرَاضِ الصَّيْدَ فَأَصِيبُ فَقَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَحَرِّقْ فَكُلَّهُ وَإِنْ أَصَابَهُ



بَعْرَضِهِ فَلَا تَأْكُلُهُ \*

پر کا تیر شکار کے مارو، اور تیر پار ہو جائے تو شکار کو کھا سکتے ہو اور اگر تیر کے عرض سے شکار مر جائے تو پھر اسے مت کھاؤ۔

(قائد) امام نووی فرماتے ہیں، شکار کی اباحت پر علماء کا اتفاق ہے اور کتاب و سنت اور اجماع امت کے بکثرت دلائل اس کی اباحت پر دال ہیں، اور ہر ایک شکاری کہتے کا شکار حلال ہے، دسپ کہ اسے چھوڑتے وقت بسم اللہ کہے، امام ابو حنیفہ مالک اور جمہور علماء کرام کا یہی مسلک ہے اور اگر سد ہوا نہ ہو، سد یا ہو تو جو غیر چھوڑے شکار کرے تو اس کا شکار بااجماع حرام ہے، اور تیر کے شکار کے متعلق جیسا کہ حدیث میں آپ نے ارشاد فرمایا ہے یہی مسلک ہے شافعی، مالک، ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علماء کا، باقی گویا وغیرہ کا شکار مطلقاً درست نہیں ہے۔ واللہ اعلم

۲۷۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن فضیل، بیان، شعبی، عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ان کتوں سے شکار کھیتے ہیں، آپ نے فرمایا، جب تم اپنے شکاری کتے کو چھوڑ دو اور چھوڑتے وقت بسم اللہ کہہ دو جو شکار کتوں نے تمہارے لئے روک رکھا ہے، خواہ اسے قتل کر دیا ہو، تم کھا سکتے ہو اور اگر کتا بھی اس جانور سے کھالے تو پھر نہ کھاؤ، مجھے اندیشہ ہے کہ شاید کتے نے اپنے لئے شکار کیا ہو، اور اگر تمہارے کتوں کے ساتھ اور دوسرے کتے بھی مل جائیں، تب بھی اس شکار کو مت کھاؤ۔

۲۷۳۔ جید اللہ بن محاذ غبری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عبد اللہ بن ابی السفر، شعبی، عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغیر پر کے تیر کے شکار کا حکم دریافت کیا، آپ نے فرمایا اگر شکار تیر کی دھار سے مرا ہو تو کھاؤ اور جو عرض سے مرا ہو تو سو تو وہ ہے (اور حرام ہے) اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتے کے شکار کا حکم دریافت کیا، فرمایا جب تم شکار پر کتے چھوڑو اور بسم اللہ کہہ دو تو شکار کھا سکتے ہو، لیکن اگر کتا خود اس میں سے کچھ کھالے تو پھر نہ کھاؤ، کیونکہ اس صورت میں کتے نے اپنے لئے شکار کیا ہوگا، اور میں نے عرض کیا کہ اگر میرے کتے کے ساتھ دوسرا شریک ہو جائے اور معلوم نہ ہو کہ کس کتے نے شکار کیا ہے، فرمایا نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی ہے، دوسرے کتے پر نہیں۔

۲۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَتَّابٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّا نَقُودُ نَصِيدَ الْكِلَابِ فَقَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كِلَابُكَ الْمُعْلَمَةُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا فَكُلْ مِنْهَا أَمْسَكَ عَنْكَ وَإِنْ قَتَلْنَا أَوْ أَنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَنْ نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ \*

۲۷۳۔ وَحَدَّثَنَا عُثَيْبُ بْنُ مُغَاذٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُثَيْبِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْبَعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَقُلْ فَإِنَّهُ وَقِيدٌ فَلَا تَأْكُلْ وَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْكَلْبِ فَقَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ فَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ فَإِنْ وَجَدْتُ مَعَ كُلِّي كَلْبًا آخَرَ فَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَهُ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمِيتَ عَلَى كُلِّبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ \*

۲۷۴۔ یحییٰ بن ابوب، ابن علیہ، شعبہ، عبد اللہ بن ابی السفر، شعبی، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیر کے شکار کے بارے میں دریافت کیا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۷۵۔ ابو بکر بن نافع العبدی، غندر، عبد اللہ بن ابی السفر، شعبی، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیر کے شکار کے بارے میں دریافت کیا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۷۶۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، زکریا، عامر عدی بننا حاتم بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیر کے شکار کے متعلق دریافت کیا، آپ نے فرمایا اگر نوک سے لگے تو کھالے اور اگر پٹ لگے تو وہ مردار ہے، اور میں نے آپ سے کتے کے شکار کے متعلق دریافت کیا، فرمایا جس ہانور کو کتا پکڑ لے اور اس میں سے کچھ نہ کھائے تو اسے کھا لے اس لئے کہ اس کا ذبح کتے کا پکڑنا ہی ہے، اور اگر اس کے ساتھ دوسرا کتا بھی دیکھے، اور تجھے اس بات کا خوف ہو کہ دوسرے کتے نے بھی اس کے ساتھ پکڑا ہو گا اور مار ڈالا ہو گا تو پھر اسے نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے اللہ کا نام اپنے کتے پر لیا ہے، دوسرے کے کتے پر نہیں لیا۔

۲۷۷۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، زکریا بن ابی زائد سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۷۸۔ محمد بن ولید بن عبد الحمید، محمد بن جعفر، شعبہ، سعید بن مسروق، شعبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور دو ہمارے ہمسایہ اور شریک کار تھے مقام نہرین میں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۷۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَشْعَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ \*

۲۷۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ غَنْدَرٌ، عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الشَّافِعِيُّ عَنْ نَاسٍ ذَكَرَ شُعْبَةُ عَنْ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ بِمِثْلِ ذَلِكَ \*

۲۷۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا أَصَابَ بِحَذَاهُ فَكُلُّهُ وَمَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَهُوَ وَفِيهِ رَسَائِلُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلُّهُ فَإِنَّ ذَكَاتَهُ أَخَذَهُ فَإِنْ وَجَدْتَ عِنْدَهُ كَتَبًا آخَرَ فَحَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ \*

۲۷۷۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي زَائِدَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

۲۷۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ وَكَانَ لَنَا جَارًا



وَدَحِيلًا وَرَبِيطًا بِالنُّهْرَيْنِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرْمِلُ كَنَفِي فَأَجِدُ مَعَ كَنَفِي كَلْبًا قَدْ أَخَذَ لَنَا أَذْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَبَّتَ عَلَى كَنَفِكَ وَلَمْ تَسْمِ عَلَى غَيْرِهِ \*

۲۷۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ \*

۲۸۰- حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُونِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُرْسِلَتْ كَنَفُكَ فَإِذَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَأَذْرَكَهُ حَيًّا فَأَذْبَحْهُ وَإِنْ أَذْرَكَهُ قَدْ قُتِلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَنَفِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قُتِلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهُمَا فَتَنَهُ وَإِنْ رُمِيتَ سَهْمًا فَإِذَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تُجِدْ فِيهِ إِلَّا أَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ وَإِنْ سَبَّتَ وَإِنْ وَجَدْتَهُ غَرِيفًا فِي الْعَاءِ فَلَا تَأْكُلْ \*

سے دریافت کیا کہ میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں اور اپنے کتے کے ساتھ ایک دوسرا کتا پاتا ہوں اور شکار پکڑا ہوتا ہے، اب نہیں معلوم کہ شکار کس نے پکڑا ہے؟ آپ نے فرمایا، مت کھاؤ، کیونکہ تم نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی ہے دوسرے کتے پر نہیں پڑھی۔

۲۷۹- محمد بن ولید، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، شعبی، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۸۰- ولید بن شجاع السکونی، علی بن مسہر، عاصم، شعبی، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے تو اللہ کا نام لے پھر اگر وہ تیرے شکار کو روک لے اور تو اسے زندہ پائے تو ذبح کر لے اور اگر وہ مار ڈالے، لیکن اس سے کھائے نہیں تو بھی اس سے کھا لے اور اگر تو اپنے کتے کے ساتھ دوسرا کتا بھی پائے اور جانور مارا گیا تو مت کھا، اس لئے کہ تجھے معلوم نہیں کہ کس نے قتل کیا ہے اور اگر تو تیرے مارے تو بھی بسم اللہ کہہ لے پھر اگر اس کے بعد تیرا شکار ایک دن تک غائب رہے اور تو اس میں اپنے تیر کے علاوہ اور کسی مار کا نشان نہ پائے تو اگر چاہے تو کھا لے، اور اگر پانی میں ڈوبا ہوا پائے تو مت کھا۔

(فائدہ) اگر تیر مارنے کے بعد شکار غائب رہے اور پھر وہ تلاش کے بعد پانی میں ڈوبا ہوا ملے تو اس کا کھانا باتفاق علماء کرام حرام ہے (قالہ النووی) کیونکہ احتمال ہے کہ پانی میں ڈوب کر مر گیا ہو کیونکہ اصل حرمت ہے اور حلت تیر لگنے کی بناء پر ہے اور شک کی وجہ سے حلت ختم ہو گئی واللہ اعلم بالصواب۔

۲۸۱- یحییٰ بن یوب، عبد اللہ بن مبارک، عاصم، شعبی، عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق دریافت کیا، آپ نے فرمایا جب تم اپنا تیر پھینکو تو بسم اللہ کہو، پھر اگر اسے مرا ہوا

۲۸۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا اللَّهُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ قَالَ إِذَا رُمِيتَ

مَهْمَكَ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قُتِلَ  
فَكُلْ إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَإِنَّكَ لَا  
تَدْرِي الْمَاءُ فَتَنُهُ أَوْ سَهْمُكَ \*

۲۸۲- حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ  
الْمُبَارَكِ عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شَرِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ  
بْنَ يَزِيدَ الدَّمَشَقِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ  
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخَثَمِيَّ يَقُولُ  
أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضٍ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ نَأْكُلُ  
فِي آيَتِهِمْ وَأَرْضٍ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ  
بِكَلْبِي الْمُعْلَمِ أَوْ بِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعْلَمٍ  
فَأَخْبَرَنِي مَا الَّذِي يَجِلُّ لَنَا مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَمَّا مَا  
ذَكَرْتَ أَنْكُمْ بِأَرْضٍ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ  
تَأْكُلُونَ فِي آيَتِهِمْ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آيَتِهِمْ فَلَا  
تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا  
فِيهَا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضٍ صَيْدٍ فَمَا  
أَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا  
أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعْلَمِ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ  
وَمَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعْلَمٍ فَادْكُرْ  
ذِكْرَهُ فَكُلْ \*

پاؤ تو اسے کھا لو مگر یہ کہ وہ پانی میں پڑا ہوا ملے تو نہ کھاؤ، کیونکہ تم  
کو معلوم نہیں ہے کہ وہ ڈوب کر مرایا تمہارے تیر کی وجہ سے  
مرے۔

۲۸۲- ہناد بن سری، ابن مبارک، حیوہ بن شریح، ربیع بن  
یزید دمشقی، ابودریس، عائدہ اللہ، ابو ثعلبہ خثمی بیان کرتے ہیں  
کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا  
اور عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اہل کتاب کے  
ملک میں رہتے ہیں ہم ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں اور ہمارا  
ملک شکار کا ملک ہے، میں اپنی کمان سے شکار کرتا ہوں اور اپنے  
سکھائے ہوئے کتے سے شکار کرتا ہوں اور اپنے اس کتے سے جو  
سکھایا ہوا نہیں ہے تو فرمائیے، ان میں سے کون سا شکار ہمارے  
لئے حلال ہے؟ آپ نے فرمایا تمہارا یہ کہنا کہ ہم اہل کتاب کے  
ملک میں رہتے ہیں، ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں تو اگر تم کو  
اور برتن مل سکیں تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ، اور اگر اور  
برتن نہ ملیں تو انہیں دھو لو اور پھر ان میں کھاؤ، اور یہ جو تم نے  
بیان کیا کہ ہم شکار کے ملک میں ہیں تو جو تم نے اپنی کمان کے  
ساتھ شکار کیا ہے تو اگر اس پر اللہ کا نام لیا ہے تو کھا لو اور جو  
تمہارا سکھایا ہوا کتا شکار کرے تو (چھوڑتے وقت) اس پر اللہ کا  
نام لو، اور پھر اسے کھا لو اور جو غیر سکھائے ہوئے کتے سے شکار  
کیا ہے تو اگر اس کو ذبح کر تو کھاؤ (ورنہ نہیں)

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، ابوداؤد کی روایت میں اتنی زیادتی اور ہے کہ وہ اہل کتاب اپنی ہانڈیوں میں سو پکاتے ہیں اور برتنوں میں  
شراب پیتے ہیں، اب اگر ان برتنوں کی نجاست یقینی ہے تو انہیں دھونا واجب ہے ورنہ مستحب، لہذا دھونے کے بعد فقہاء کے نزدیک خوب اور  
برتن ملے یا نہ ملے ان کا استعمال جائز ہے اور یہ حکم بطور احتیاط اور تقویٰ کے ہے اور فتویٰ جواز پر ہے اور فقہاء کی مراد ان برتنوں سے وہ ہے  
جن میں اس قسم کی نجاست کا استعمال نہ ہوتا ہو، واللہ اعلم۔

۲۸۳- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ  
كِلَاهُمَا عَنْ حَيَّوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْنُ حَدِيثُ  
ابْنِ الْمُبَارَكِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ وَهْبٍ لَمْ

۲۸۳- ابوالطاهر، ابن وہب، (دوسری سند) زہیر بن حرب،  
مقبری حیوہ سے اس سند کے ساتھ، ابن مبارک کی روایت کی  
حدیث نقل کرتے ہیں باقی ابن وہب کی روایت میں کمان کے  
ساتھ شکار کرنے کا تذکرہ نہیں ہے۔



يَذْكُرُ فِيهِ صَيْدُ الْقَوْمِ \*

۲۸۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْحِطَّاطُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ قَعَابَ عَنَتِكَ فَأَذْرِكْهُ فَكُلَّهُ مَا لَمْ يَتَيْنِ \*

۲۸۴- محمد بن مہران رازی، ابو عبد اللہ حماد بن خالد الحیاط، عن معاویہ بن صالح، عن عبد الرحمن بن جبیر، عن ابیہ عن ابی ثعلبہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، جب تو تیر مارے پھر شکار غائب ہو جائے اور اس کے بعد ملے تو اس کو کھا سکتے ہو، بشرطیکہ بدبودار نہ ہو جائے۔

(فائدہ) یہ قسم استہالی ہے اور ایک روایت میں کہتے کے پھر کے متعلق بھی یہی حکم آیا ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ کراہت تنزیہی پر محمول ہے نہ کہ کراہت تحریمی پر۔

۲۸۵- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ أَبِي حَفْصٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يُذْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلَّهُ مَا لَمْ يَتَيْنِ \*

۲۸۵- محمد بن احمد بن ابی حنفہ، معن بن عیسیٰ، معاویہ بن حفصہ، عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر، بواسطہ اپنے والد ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں جس کو تین روز سے غائب ہونے کے بعد شکار ملا ہو، فرمایا اسے کھا سکتے ہو۔ بشرطیکہ بدبو نہ پیدا ہوئی ہو۔

۲۸۶- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْغَنَاءِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْحُسَيْنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُهُ فِي الصَّيْدِ ثُمَّ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ وَأَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْحُسَيْنِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْغَنَاءِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ ثَوْتَهُ وَقَالَ فِي الْكَلْبِ كُلَّهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ إِنْ لَا يَتَيْنِ فَذَعَهُ \*

۲۸۶- محمد بن حاتم، عبد الرحمن بن مہدی، معاویہ بن صالح، علاء، مکحول، ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے بارے میں حدیث روایت کرتے ہیں، ابن حاتم، ابن مہدی، معاویہ بن صالح، عبد الرحمن بن جبیر، ابو الزاہریہ، جبیر بن نفیر، حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علماء کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے لیکن اس میں یوکا تذکرہ نہیں ہے، ہاں یہ ہے کہ اگر کتے کا مارا ہوا شکار تین دن کے بعد ملے تو کھا سکتے ہو، ہاں اگر اس میں بدبو ہو گئی ہے تو چھوڑ دو۔

(۵۷) بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ \*

۲۸۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ

باب (۵۷) ہر ایک دانت والے درندے اور ہنچے والے پرندے کے گوشت کھانے کی حرمت۔

۲۸۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، منیان

بن عیینہ، زہری، ابو اوریس، ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک دانت والے درندے کے کھانے سے ممانعت فرمائی ہے، اسحاق اور ابن ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی روایت میں یہ زیادتی نقل کی ہے کہ زہری نے بیان کیا کہ ملک شام میں آنے تک ہم نے اس حدیث کو نہیں سنا۔

۲۸۸- حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو اوریس خولانی، ابو ثعلبہ حسنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک دانت والے درندے کے کھانے سے منع کیا ہے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں، کہ ہم نے یہ حدیث اپنے علماء سے حجاز میں نہیں سنی، یہاں تک کہ مجھ سے ابو اوریس نے بیان کیا، اور دو فقہاء شام میں سے تھے۔

۲۸۹- ہارون بن سعید الخلی، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابن شہاب، ابو اوریس خولانی، حضرت ابو ثعلبہ حسنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک دانت والے درندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔

۲۹۰- ابو الطاہر، ابن وہب، مالک بن انس، ابن ابی ذئب، عمرو بن حارث، یونس بن یزید، وغیرہم۔ (دوسری سند) محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر۔ (تیسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، یوسف بن یحییٰ۔

(چوتھی سند) خلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد بواسطہ اپنے والد، ابو صالح، زہری سے اسی سند کے ساتھ یونس اور عمرو کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے اور سب نے کھانے کا ذکر کیا ہے، مگر صالح اور یوسف کی روایت میں

ابراہیم و ابن ابی عمر قال إسحق أخبرنا و قال  
أنا آخران حدثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن  
أبي إدريس عن أبي ثعلبة قال نهى النبي صلى  
الله عليه وسلم عن أكل كل ذي ناب من  
الشيء زاد إسحق وابن أبي عمر في حديثهما  
قال الزهري ولم نسمع بهذا حتى قدمنا الشام  
۲۸۸- وحدثني حرملة بن يحيى أخبرنا ابن  
وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب عن أبي  
إدريس الخولاني أنه سمع أبا ثعلبة الخشني  
يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم  
عن أكل كل ذي ناب من السباع قال ابن  
شهاب ولم أسمع ذلك من علمائنا بالجواز  
حتى حدثني أبو إدريس وكان من فقهاء أهل  
الشام

۲۸۹- وحدثني هارون بن سعيد الأيلي  
حدثنا ابن وهب أخبرنا عمرو بن عيسى ابن  
الحارث أن ابن شهاب حدثه عن أبي إدريس  
الخولاني عن أبي ثعلبة الخشني أن رسول  
الله صلى الله عليه وسلم نهى عن أكل كل  
ذی ناب من السباع

۲۹۰- وحدثني أبو الطاهر أخبرنا ابن وهب  
أخبرني مالك بن انس وابن أبي ذئب وعمرو  
بن الحارث ويونس ابن يزيد وغيرهم ح و  
حدثني محمد بن رافع وعبد بن حميد عن عبد  
الرزاق عن معمر ح و حدثنا يحيى بن يحيى  
أخبرنا يوسف بن الماحشون ح و حدثنا  
الخلواني وعبد بن حميد عن يعقوب بن  
ابراهيم بن سعد حدثنا أبي عن صالح كنهم









بِإِغْلَالِ الدُّهْنِ وَتَقْتِطِيعِ مِنْهُ الْخَلْرِ كَالثُّورِ أَوْ  
كَقَذْرِ الثُّورِ فَلَقَدْ أَخَذَ مِنَّا أَبُو عُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ  
عَشَرَ رَجُلًا فَأَقْعَدَهُمْ فِيهِ وَقَبَّ عَلَيْهِ وَأَخَذَ  
صَبْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَأَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ أَغْظَمَ بَعِيرٌ  
مَعَنَا فَمَرُّ مِنْ تَحْتِهَا وَنَزَوْدَنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَاتِقٌ  
فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَّرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هُوَ رِزْقٌ  
أَخْرَجَهُ اللَّهُ لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ  
فَتَصْبِغُونَا قَالَ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَكَلَهُ \*

رہے اور ہم تین سو آدمی تھے، کھاتے کھاتے موٹے ہو گئے۔  
مجھے یاد ہے کہ مشکلوں سے بھر کر ہم نے اس جانور کی آنکھ  
کے حلقہ سے چربی نکالی تھی اور اس میں سے تیل کے برابر  
گوشت کے ٹکڑے کاٹے تھے غرضیکہ ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنه نے ہم سے تیرہ آدمیوں کو لیا، تو وہ سب اس کی آنکھ کے  
حلقے کے اندر بیٹھ گئے اور ایک پسلی اس کی پسلیوں میں سے اٹھا  
کر کھڑی کی، پھر ان دونوں میں سے جو ہمارے ساتھ تھے  
سب سے بڑے اونٹ پر کچاوا کسا، تو وہ اس کے نیچے سے نکل  
گیا اور ہم نے اس کے گوشت میں سے توشہ سکے لئے و شاتق  
(ابلا ہوا گوشت) بنا لئے، جب ہم مدینہ منورہ آئے اور حضور  
کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ واقعہ بیان کیا، آپ نے  
فرمایا: وہ اللہ کا رزق تھا، جو اس نے تمہارے لئے نکالا تھا۔ اب  
اگر تمہارے پاس اس گوشت میں سے کچھ ہے تو ہمیں بھی  
کھلاؤ، چاہے بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اس کا گوشت آپ کے  
پاس بھیجا، آپ نے کھایا۔

(قائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، حضرت ابو عبیدہ اولاد سے اپنے اجتہاد سے مردہ سمجھے اور پھر ان کا اجتہاد بدل گیا، کیونکہ اگر مردار بھی ہوتا تو  
مضطر کے لئے مردار کھانا بھی حلال ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کا دل خوش کرنے کے لئے اس میں سے کھایا، یا بطور تبرک  
کے اور نیز معلوم ہوا کہ آدمی کو اپنے دو دست سے کسی چیز کا مانگنا درست ہے، اور یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ آپ کو علم غیب نہیں تھا اور بخاری کی  
روایت اور نیز مسلم کی روایت میں ہے کہ سمندر نے ایک مچھلی باہر پھینک دی جسے غبر بونا جاتا ہے، اور قسطلانی فرماتے ہیں کہ اس کا طول  
پچاس ذراع تھا، اور اس کو ولہ کہا جاتا ہے۔ اور یہ غزوہ ۶ھ میں صبح صیدیہ سے پہلے ہوا اور قاموس میں ہے کہ غبر ایک دریائی جانور کا گوشت  
ہے، یا ایک پتھر نکلا ہے، جو دریا میں ہے اور غبر مچھلی کا بھی نام ہے اور باتفاق اہل اسلام مچھلی حلال ہے۔

۲۹۸۔ عبد الجبار بن العلاء، سفیان، عمرو، جابر بن عبد اللہ بیان  
کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں روایت کیا،  
اور ہم تین سو سوار تھے اور ہمارے سردار ابو عبیدہ بن الجراح  
تھے اور ہم قریش کے قافلہ کو تاک رہے تھے، تو ہم سمندر کے  
کنارے آدھے مہینے تک پڑے رہے اور وہاں سخت بھوکے  
ہوئے، یہاں تک کہ پتے کھانے لگے اور اس لشکر کا نام ہی تھوڑا  
کا لشکر ہو گیا، پھر سمندر نے ہمارے لئے ایک جانور بھیج دیا،

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَلَاءِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ سَمِعَ عَمْرُوَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ رَاكِبٍ وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ  
الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيرًا لِقَرَيْشٍ فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ  
نُصْفَ شَهْرٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا  
الْحَبِيطَ فَسَمِعِي حَيْشَ الْحَبِيطِ فَأَلْقَى لَنَا الْبَحْرُ

ذَابَةٌ يُقَالُ لَهَا الْغَبِيرُ فَأَكَلْنَا مِنْهَا نَصْفَ شَهْرٍ  
وَأَكَلْنَا مِنْ وَذْكُهَا حَتَّى ثَابَتْ أَحْسَمَانَا قَالَ  
فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ طَبْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ ثُمَّ  
نَظَرَ إِلَى أَطْوَلِ رَجُلٍ فِي الْحَبَشِ وَأَطْوَلِ  
جَمَلٍ فَخَمَفَهُ عَلَيْهِ فَمَرَّ تَحْتَهُ قَالَ وَجَلَسَ فِي  
حِجَاجٍ غَيْرِهِ نَظَرَ قَالَ وَأَخْرَجْنَا مِنْ وَقَبِ عَيْنِهِ  
كَذَا وَكَذَا قَنَةً وَذَلِكَ قَالَ وَكَانَ مَعَنَا جِرَابٌ  
مِنْ تَمْرٍ فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِي كُلَّ رَجُلٍ مِنْهَا  
قُبْضَةً قُبْضَةً ثُمَّ أَعْطَانَا تَمْرَةً تَمْرَةً فَلَمَّا أَفِينَا  
وَجَدْنَا فَقْدَهُ \*

جسے غنبر کہتے ہیں (۱)۔ پھر اسے نصف مہینہ تک کھاتے رہے  
اور اس کی چربی بدن پر ملتے رہے حتیٰ کہ ہم خوب موٹے ہو گئے  
پھر ابوسعید و رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی ایک پسلی لے کر  
کھڑی کی اور سب سے لمبا آدمی لشکر میں تلاش کیا۔ اور ایسے ہی  
سب سے لمبا اونٹ اور پھر اس آدمی کو اس اونٹ پر سوار کیا، وہ  
اس پسلی کے نیچے سے نکل گیا اور اس کی آنکھ کے حلقہ میں کئی  
آدمی بیٹھ گئے، جابر بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اس کی آنکھ کے  
حلقہ سے اتنے اتنے گھڑے چڑیا کے بھرے اور ہمارے ساتھ  
کھجوروں کی ایک بوری تھی، ابو عبیدہ ہمیں ایک ایک مٹھی کھجور  
کی دیتے تھے پھر ایک ایک کھجور دینے لگے، جب وہ بھی نہ ملی تو  
ہمیں اس کا نہ ملنا معلوم ہو گیا۔

(ظہیر) یعنی اونٹ بقدر ایک مٹھی کے دیتے تھے اور جب کھجوریں ختم ہو گئیں، تو پھر ایک ایک دینا شروع کر دیں اور جب ایک مٹھی نہ رہی تو  
ایک ہی قیمت معلوم ہونے لگی اور بعض لشکر نے گوشت نصف مہینہ کھایا ہو گا۔

۲۹۹ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمْدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ سَمِعَ عَمْرُوَ جَابِرًا يَقُولُ فِي حَبَشِ  
الْحَمَطِ إِنَّ رَجُلًا فَخَرْنَا ثَمَانِ جَزَائِرٍ ثُمَّ قَلَانَا ثُمَّ  
نَهَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ \*

۲۹۹ - عبد الحمید بن العلاء، سفیان، عمرو، حضرت جابر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تھوں کے لشکر میں ایک دن ایک  
شخص نے تین اونٹ کاٹے، پھر تین کاٹے، پھر ابو عبیدہ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ نے منع کر دیا۔

(قائمہ) کہ ہمیں لشکر میں سے اونٹ ختم ہی نہ ہو جائیں۔

۳۰۰ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
عَبْدَةُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ  
عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ  
ثَمَانُ مِائَةٍ نَحْمِلُ أَزْوَاجَنَا عَلَى رِقَابِنَا \*

۳۰۰ - عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، ہشام بن عروہ،  
وہب بن کیسان، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں  
روانہ کیا اور ہم تین سو آدمی تھے اور ہمارا توشتہ ہماری گردنوں پر  
تھا۔

۳۰۱ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ  
أَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ

۳۰۱ - محمد بن حاتم، عبد الرحمن بن مہدی، مالک بن انس،  
ابو نعیم، وہب بن کیسان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ

(۱) یہ غبر نامی جانور ایک مچھلی تھی جیسا کہ بخاری کی روایت میں اس کے لئے حوت کا لفظ آیا ہے اور اتنی بڑی تھی کہ ایک مہینہ تک روزانہ  
تین سو آدمی پیٹ بھر کر اس میں سے کھاتے رہے۔



اللّٰهُ أَخْبَرَهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً ثَلَاثَ مِائَةٍ وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجُرَّاحِ فَقَبِي زَادَهُمْ فَجَمَعَ أَبُو عُبَيْدَةَ زَادَهُمْ فِي مِزْوَدٍ فَكَانَ يُقَوِّمُنَا حَتَّى كَانَ يُصِيبُنَا كُلُّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ \*

۳۰۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَاةٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً أَنَا فِيهِمْ إِلَى سَيْفِ الْبَحْرِ وَسَاقُوا خَمِيعًا بَقِيَّةَ الْخَبِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ فَكُلَّ مِنْهَا الْحَيْشُ ثَمَانِي عَشْرَةَ لَيْلَةً \*

علیہ وسلم نے تین سو کا ایک لشکر روانہ فرمایا، اور ان کا سردار حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو متعین فرمایا اور جب ان کا توشہ ختم ہو گیا، تو حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب کے توشہ دان جمع کئے اور ہم کو یومیہ ایک ایک کھجور دیا کرتے تھے۔

۳۰۲- ابو کریب، ابو اسامہ، ولید بن کثیر، وہب بن کيسان، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سمندر کے کنارے ایک لشکر روانہ فرمایا، اور میں بھی ان ہی میں تھا، بقیہ حدیث عمر و بن دینار اور ابو الزبیر کی روایت کی طرح ہے، باقی وہب بن کيسان کی روایت میں یہ ہے کہ ہم لشکر والوں نے اٹھارہ دن تک اس کا گوشت کھایا۔

(فائدہ) بعض حضرات نے اٹھارہ دن تک اور بعض نے ایک ماہ تک، اور کچھ حضرات نصف مہینہ تک اس کا گوشت کھاتے رہے۔ واللہ اعلم

۳۰۳- حجاج بن الشاعر، عثمان بن عمر، (دوسری سند) محمد بن رافع، ابوالمنذر القرظی، داؤد بن قیس، عبید اللہ بن مقسم، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درض مہینہ کی طرف ایک لشکر روانہ کیا اور اس پر ایک شخص کو امیر بنایا، بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۳۰۳- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنْذِرِ الْقُرْظِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ دَاوُدَ ابْنِ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثًا إِلَى أَرْضِ حِفْظَةَ وَاسْتَفْصَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ \*

(فائدہ) ہم معنی فرماتے ہیں کہ قریش کے قافلہ کے ساتھ ساتھ قبیلہ حمیر پر بھی حملہ کا ارادہ ہو گا، لہذا اسباقہ احادیث اور اس روایت میں کسی قسم کا کوئی تعارض نہیں ہے۔

(۵۹) بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ لَحْمِ الْحُمُرِ الْبَاسِيَّةِ \*

۳۰۴- یحییٰ بن یحییٰ، مالک بن انس، ابن شہاب، عبد اللہ بن محمد

ابن علی، حسن بن محمد بن علی، بواسطہ اپنے والد، حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن عورتوں کے ساتھ جمعہ کرنے اور شہری گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۳۰۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، زبیر بن حرب، سفیان، (دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ (تیسری سند) ابوالطاهر، حرملہ، ابن وہب، یونس (چوتھی سند) اسحاق، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زبیری سے اس سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور یونس کی حدیث میں ہے کہ شہری گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۳۰۶۔ حسن بن علی حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح ابن شہاب ابوہریرہ، حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہری گدھوں کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے۔

۳۰۷۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ نافع، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہری گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

۳۰۸۔ ہارون بن عبد اللہ، محمد بن بکر، ابن جریج، نافع، ابن عمر (دوسری سند) ابن ابی عمر، بواسطہ اپنے والد، معمر بن عیسٰی، مالک بن انس، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن شہری گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا، حالانکہ لوگوں

عَلَى مَا بَلَغَ بَنِي أَنَسٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي صَالِحٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرٍ وَعَنْ لُحُومِ الْخُمُرِ الْبَاسِيَةِ \*

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَزُعَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُثَيْدُ النَّوْحِ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ كُنْهَمُ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخُمُرِ الْبَاسِيَةِ \*

۳۰۶۔ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِنَانُهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخُمُرِ الْبَاسِيَةِ \*

۳۰۷۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ وَسَالِمٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخُمُرِ الْبَاسِيَةِ \*

۳۰۸۔ وَحَدَّثَنِي هُرُوقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبِي وَمَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ



کو اس کی حاجت تھی۔

وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْحِمَارِ الْأَهْلِيَّ يَوْمَ خَيْبَرَ وَكَانَ النَّاسُ اِحْتِاجُوا إِلَيْهَا \*

۳۰۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی اونی سے بستی کے گدھوں کے گوشت کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ خیبر کے دن ہمیں بھوک لگی اور ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہم نے یہود کے گدھے جو شہر سے نکل رہے تھے پکڑے تھے چنانچہ ہم نے انہیں کاٹا اور ان کا گوشت ہماری ہانڈیوں میں اعلیٰ رہا تھا، اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا، ہانڈیوں کو الٹ دو اور گدھوں کا گوشت مت کھاؤ، میں نے کہا، آپ نے گدھوں کا گوشت کیسے حرام کیا ہم نے آپس میں یہ باتیں کیں، بعض بولے کہ آپ نے انہیں قطعاً حرام کر دیا اور بعض نے کہا اس لئے حرام کر دیا کہ ابھی ان کا خمس نہیں نکلا تھا۔

۳۰۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى عَنْ لُحُومِ الْحِمَارِ الْأَهْلِيَّةِ فَقَالَ أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَصَبْنَا بِالْقَوْمِ حُمُرًا خَارِجَةً مِنَ الْمَدِينَةِ فَتَحَرَّنَاهَا فَإِنْ قُدِّرْنَا لَتَغْيِي إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ اكْفَتُوا الْقُدُورَ وَلَا تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الْحِمَارِ شَيْئًا فَقُلْتُ حَرَّمَهَا تَحْرِيمٌ مَآذَا قَالَ تَحَدَّثْنَا بَيْنَنَا فَقُلْنَا حَرَّمَهَا الْبَتَّةَ وَحَرَّمَهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ \*

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں صحابہ کرام، تابعین اور علمائے کرام کے نزدیک گدھوں کا گوشت کھانا حرام ہے اور یہ سب احادیث صحیحہ اسی پر دلیل ہیں، واللہ اعلم۔

۳۱۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيْلِي خَيْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِي الْحِمَارِ الْأَهْلِيَّةِ فَاتَّحَرَّنَاهَا فَلَمَّا غَلَّتْ بِهَا الْقُدُورُ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ اكْفَتُوا الْقُدُورَ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْحِمَارِ شَيْئًا قَالَ فَقَالَ نَاسٌ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ وَقَالَ اخْرُجُوا نَهَى عَنْهَا الْبَتَّةَ \*

۳۱۰۔ ابو کامل، فضیل بن حسین، عبدالواحد بن زیاد، سلیمان شیبانی، حضرت عبداللہ بن ابی اونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کی راتوں میں ہم بھوکے ہوئے، جب خیبر کا دن ہوا تو ہم بستی کے گدھوں پر متوجہ ہوئے، انہیں کاٹا اور جب ہانڈیاں اٹھنے لگیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیاں الٹ دو اور ان گدھوں کے گوشت میں سے کچھ بھی نہ کھاؤ، اس وقت بعض حضرات نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے ممانعت فرمائی ہے کہ ان سے خمس نہیں نکلا، اور بعض بولے کہ آپ نے انہیں قطعاً (ہیشہ کے لئے) حرام کر دیا۔

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي

۳۱۱۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، عدی بن ثابت،

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عہد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے گدھوں کو پکڑا اور انہیں پکایا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیوں کو الٹ دو۔

۳۱۲۔ ابن شیبہ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے خیبر کے دن گدھے پکڑے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیوں کو الٹ دو۔

۳۱۳۔ ابوکریب، اسحاق بن ابراہیم، ابن بشر، مسعر، ثابت بن عبید، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم کو گدھوں کے گوشت سے منع کر دیا گیا۔

۳۱۴۔ زہیر بن حرب، جریر، عاصم، شعبی، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گدھوں کے گوشت پھینک دیئے کا حکم فرمایا، کچا ہو یا پکا، پھر اس کے کھانے کا ہمیں حکم نہیں دیا۔

۳۱۵۔ ابوسعید الخدری، حفص بن غیاث، عاصم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

۳۱۶۔ احمد بن یوسف از دی، عمر بن حفص بن غیاث، ابوالہ اپنے والد، عاصم، عامر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کے گوشت سے اس واسطے منع کیا کہ وہ بار برداری کے کام آتے ہیں یا آپ نے خیبر کے دن (ان کے نجس ہونے کی وجہ سے) گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا۔

۳۱۷۔ محمد بن عباد، قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، یزید بن

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نُبَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَغَدَا النَّبِيُّ ﷺ فِي يَوْمٍ أَصْبَحْنَا حُمْرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْفُوا الْقُدُورَ \*

۳۱۲۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَصْبَحْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ حُمْرًا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ اكْفُوا الْقُدُورَ \*

۳۱۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ بَشَّارٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ نَهَيْتُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ \*

۳۱۴۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَمَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُلْقِيَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ نَبِيَّةً وَنَضِيجَةً ثُمَّ نَمَّ بِأَمْرِنَا بِأَكْلِهَا \*

۳۱۵۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ غَدَاةٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ \*

۳۱۶۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْرُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ غِيَاثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَذْرِي بِمَا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَكْلِهَا أَنَّهُ كَانَ حُمُومَةً النَّاسِ فَكَرِهَ أَنْ تَذْهَبَ حُمُومَتُهُمْ أَوْ حَرَمَهُ فِي يَوْمٍ خَبَرَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ \*

۳۱۷۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِبَادٍ وَقتيبة بن



سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ  
 يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ  
 عَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 إِلَى حَبْرَتِهِمْ إِنَّ اللَّهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى  
 النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِي فَتَحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْفَدُوا بِلِرَائِنَا  
 كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَا هَذِهِ النَّبَاتُ عَلَى أَيْ شَيْءٍ تُؤَفَّدُونَ قَالُوا  
 عَلَى لَحْمٍ قَالَ عَلَى أَيْ لَحْمٍ قَالُوا عَلَى لَحْمِ  
 حُمْرِ إِبْسِيَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ أَهْرِيقُوهَا وَاكْسَبُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا  
 رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يَهْرِيقُهَا وَتَغْسِلُهَا قَالَ أَوْ ذَاكَ \*  
 ۳۱۸- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ  
 بْنُ مَسْعَدَةَ وَصَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ح وَحَدَّثَنَا أَبُو  
 بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ كُلُّهُمْ عَنْ  
 يَزِيدَ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

۳۱۹- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
 عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا فَتَحَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَصْبَحْنَا  
 حُمْرًا خَارِجًا مِنَ الْفَرْتَةِ فَطَبَخْنَا مِنْهَا فَنَادَى  
 مُنَادِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ  
 اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْهَا فَإِنَّهَا رِجْسٌ مِنَ  
 عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَأَكْثَبَتِ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا وَإِنَّهَا  
 لَتَفُورُ بِمَا فِيهَا \*

۳۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْتَالٍ الضَّرِيرُ  
 حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ  
 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ  
 لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ جَاءَ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ أَكَلْتُ الْحُمْرُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ

ابن عبید، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے  
 ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی  
 طرف روانہ ہوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے خیبر فتح کر دیا جس دن  
 خیبر فتح ہوا اس روز شام کو لوگوں نے بہت آگ جلائی،  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آگ کیسی ہے اور کیا  
 چیز پکا رہے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا گوشت پکاتے ہیں، آپ  
 نے فرمایا کس چیز کا گوشت؟ صحابہ نے عرض کیا، گدھوں کا  
 گوشت ہے، آپ نے فرمایا گوشت گرا دو اور ہانڈیاں توڑ دو،  
 ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم  
 گوشت گرا دیں اور ہانڈیاں صاف کر لیں، آپ نے فرمایا چلو ایسا  
 ہی کرو۔

۳۱۸- اسحاق بن ابراہیم، حماد بن مسعد، صفوان بن عیسیٰ  
 (دوسری سند) ابو بکر بن النضر، ابو عاصم النبیل، یزید بن ابی  
 عبید سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۳۱۹- ابن ابی عمر، سفیان، ایوب، محمد، حضرت انس رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 جب خیبر فتح کیا تو گدھوں سے جو گدھے نکل آئے تھے ہم نے  
 انہیں پکڑا، پھر ان کا گوشت پکایا، اسے میں آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی، خبردار ہو جاؤ، اللہ اور اس کا  
 رسول تم کو گدھے کے گوشت سے منع کرتے ہیں، کیونکہ وہ  
 نجس ہے اس کا کھانا شیطانی عمل ہے، چنانچہ ہانڈیاں الٹ دی  
 گئیں، اور گوشت ان میں جوش مار رہا تھا۔

۳۲۰- محمد بن منہل ضریر، یزید بن زریع، ہشام بن حسان،  
 محمد بن سیرین، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
 کرتے ہیں کہ جب خیبر کا دن ہوا تو ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا  
 یا رسول اللہ گدھے کھائے گئے اور دوسرا آیا تو وہ بولا یا رسول  
 اللہ گدھے ختم ہو گئے، تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

ابو ظفر کو حکم دیا، انہوں نے اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تم کو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں، کیونکہ وہ پلید ہے، یا ناپاک، چنانچہ جو کچھ ہاتھیوں میں تھا وہ سب الٹ دیا گیا۔

باب (۶۰) گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت۔

۳۲۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو الریح عتقی، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، عمرو بن دینار، محمد بن علی، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر (فتح ہونے) کے دن ہستی گدھوں کے گوشت سے ممانعت فرمائی اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

۳۲۲۔ محمد بن قاسم، محمد بن بکر، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے خیبر کے زمانہ میں گھوڑوں اور گور خروں کا گوشت کھایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھریلو گدھوں سے منع کیا۔

۳۲۳۔ ابو الطاہر، ابن وہب (دوسری سند) یعقوب الدورقی، احمد بن حنبل، نوقلی، ابو عاصم، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۳۲۴۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، حفص بن غیاث، وکیع، ہشام، قاطمہ، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک گھوڑا کا اور پھر اس کا گوشت کھایا۔

۳۲۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ (دوسری سند) ابو کریم، ابو اسامہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

اللَّهُ أَفْتَيْتِ الْخُمْرَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طَلْحَةَ فَنَادَى إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولُهُ يَنْهَيَانَكُمْ عَنْ لُحُومِ الْخُمْرِ فَإِنَّهَا رَجَسٌ أَوْ نَجَسٌ قَالَ فَاتَّقُوا الْقُدُورَ بِمَا فِيهَا \*

(۶۰) بَاب فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ \*

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّيِّعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْخُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ وَأَذِنَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ \*

۳۲۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَكَلْنَا زَمَنَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَالْخُمْرَ الْمَوْحَشَ وَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجِمَارِ الْأَهْلِيَّةِ \*

۳۲۳۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ التُّورَقِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ التُّوْقَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

۳۲۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَوَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ نَخَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَاهُ \*

۳۲۵۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*





۳۲۹۔ عبید اللہ بن سعید، یحییٰ، عبید اللہ سے اسی طرح اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۳۳۰۔ ابو الریح، قتیبہ، حماد۔

(دوسری سند) زبیر بن حرب، اسماعیل، ایوب۔

(تیسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد مالک بن مغول۔

(چوتھی سند) ہارون بن عبد اللہ، محمد بن بکر، ابن جریج۔

(پانچویں سند) ہارون بن عبد اللہ، شجاع بن الولید، موسیٰ بن عقبہ۔

(چھٹی سند) ہارون بن سعید اعلیٰ، ابن وہب، اسامہ، حضرت

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

لیٹ عن نافع کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی ایوب

کی روایت میں ہے کہ حضور کے پاس گود لائی گئی تو آپ نے نہ

اسے کھانا نہ حرام قرار دیا، اور اسامہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں

کہ ایک شخص مسجد میں کھڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

منبر پر تشریف فرما تھے۔

۳۳۱۔ عبید اللہ بن محاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، قویہ، عنبر بن

شعبہ، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے کچھ صحابی تھے، ان میں

سعد بھی تھے اور گود کا گوشت لایا گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کی ارواح میں سے ایک نے آواز دے کر کہا کہ یہ گود کا گوشت

ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کھاؤ، اس لئے

کہ یہ حلال ہے مگر میرا کھانا نہیں ہے۔

۳۳۲۔ محمد بن یحییٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، قویہ، عنبر بن

شعبہ، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے

فصیح نے کہا تم نے حسن کی حدیث سنی جو

وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور میں

۳۲۹۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُودٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ \*

۳۳۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا

حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ كَلْبَةَ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ح وَحَدَّثَنِي

هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَكْرٍ

أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ

اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى

بْنَ عُقْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ بْنُ كَثْمَةَ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

النَّضْبِ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرَ أَنَّ

حَدِيثَ أَيُّوبَ أَبِي رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَلَمْ يَأْكُذْهُ وَلَمْ يَحَرِّمْهُ وَفِي حَدِيثِ

أَسَامَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ \*

۳۳۱۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ

سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ مَعَ نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ سَعْدٌ وَأَنُودٌ

بَلَحَمٌ ضَبُّ فَنَادَتْ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَحَمٌ ضَبُّ فَقَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّوا فَإِنَّهُ حَلَالٌ

وَلَكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي \*

۳۳۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ قَالَ

لِيَ الشَّعْبِيُّ أَرَأَيْتَ حَدِيثَ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّضْبِ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرَ أَنَّ

حَدِيثَ أَيُّوبَ أَبِي رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَلَمْ يَأْكُذْهُ وَلَمْ يَحَرِّمْهُ وَفِي حَدِيثِ



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَاعَدَتْ ابْنُ عُمَرَ قَرِيبًا مِنْ سِتْنَيْنِ أَوْ سَنَةٍ وَتَصَفَّ فَلَمْ أَسْمَعْهُ رَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا قَالَ كَانَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ سَعْدُ بْنُ مَسْلُومٍ حَدَّثَنَا عَنْ

۳۳۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتِمُّ مَيْمُونَةَ فَأَتَيْتُ بَعْضَ مَنْحُوذٍ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتِمُّ مَيْمُونَةَ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي فِي يَتِمِّ مَيْمُونَةَ أَخْبَرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ فَرَقَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقُلْتُ أَحْرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَأَجْتَرَرْتُهُ فَأَكْفَتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ \*

(ترجمہ) معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غم غیب نہیں، اور صحابہ کا بھی آپ کے متعلق یہی عقیدہ تھا کہ آپ کو غم غیب نہیں، لہذا اگر کوئی شخص اس چیز کا قائل ہو تو وہ زیادہ دین مانا اور نئے عقائد تراشنا چاہتا ہے اور بدعتی ہے دین کی تکمیل کا، حالانکہ دین تو مکمل ہو چکا ہے۔

۳۳۴- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ حَبِيبًا عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَرَمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْمُونَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَالَتُهُ وَخَالَتُهُ ابْنِ

تو حضرت ابن عمر کے ساتھ دو سال یا پڑھ سال بیٹھا، مگر میں نے ان سے سنا ہی نہیں کہ اس روایت کے علاوہ اور کوئی روایت انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہو، چنانچہ محاذ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۳۳۳- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، ابوامامہ بن سہل بن حنیف، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اور خالد بن ولیدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت میمونہ کے گھر گئے اور ایک گویہ بھی ہوئی خدمت علیہ میں پیش کی گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرف ہاتھ بڑھایا، حضرت میمونہ کے گھر میں جو عورتیں تھیں ان میں سے ایک نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو چیز کھانا چاہتے ہیں وہ آپ کو بتا دو، چنانچہ آپ نے (یہ سنتے ہی) اپنا ہاتھ کھینچ لیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ ہماری سر زمین میں نہیں ہوتی، اس لئے مجھے اس سے کراہت معلوم ہوئی، خالد بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسے اپنی طرف اور کھانا شروع کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے رہے۔

(ترجمہ) معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غم غیب نہیں، اور صحابہ کا بھی آپ کے متعلق یہی عقیدہ تھا کہ آپ کو غم غیب نہیں، لہذا اگر کوئی شخص اس چیز کا قائل ہو تو وہ زیادہ دین مانا اور نئے عقائد تراشنا چاہتا ہے اور بدعتی ہے دین کی تکمیل کا، حالانکہ دین تو مکمل ہو چکا ہے۔

۳۳۴- ابوالطاهر، حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوامامہ بن سہل بن حنیف انصاری حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ خالد بن ولید سیف اللہ نے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت میمونہ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لے گئے اور وہ حضرت ابن عباس اور حضرت خالدؓ کے ساتھ تھیں، ام المومنین کے پاس ایک گویہ بھی ہوئی رکھی تھی جو ان کی بہن حنیفہ بنت حارث نجد سے لائی تھیں، انہوں نے وہ

عِثَامٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُودًا قَدِمَتْ بِهِ  
لِغَتِهَا حَفِيدَةٌ بِنْتُ الْخَارِثِ مِنْ نَحْبٍ فَقَدِمَتْ  
انْصَبَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَكَانَ قَلَمًا يُقَدِّمُ إِلَيْهِ طَعَامٌ حَتَّى يُحَدِّثَ بِهِ  
وَيُسَمِّي لَهُ فَأَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ  
الْحَاضِرَةِ أَخْبِرْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِمَا قَدِمْتُمْ لَهُ قُلْنِ هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَدَهُ فَقَالَ عَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْرَأْتُ الضَّبَّ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ  
قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَغَاثُهُ فَإِنْ عَالِدُ فَأَحْتَرِدُهُ  
فَاكْتَلَنَهُ وَرَسُولُ اللَّهِ يَنْظُرُ فَلَمْ يَنْتَهِنِي \*

۳۳۵- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ وَعَبْدُ بْنُ  
حَمِيدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ أُخْتَرَنِي وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ  
صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي شِهَابٍ عَنْ أَبِي  
إِمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي عِثَامٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ  
عَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَى مَمُونَةَ بِنْتُ  
الْخَارِثِ وَهِيَ حَائِلَةٌ فَقَدِمَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمٌ ضَبِّ خَدَأَتْ بِوَأُمِّ  
حَفِيدٍ بِنْتُ الْخَارِثِ مِنْ نَحْبٍ وَكَانَتْ تَحْتُ  
رَجُلٍ مِنْ بَنِي جَعْفَرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُ شَيْئًا حَتَّى يَغْتَمَّ مَا  
هُوَ ثُمَّ ذَكَرَ بِعَثَلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَزَادَ فِي  
آخِرِ الْحَدِيثِ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْأَصَمِّ عَنْ مَمُونَةَ  
وَكَانَ فِي حَجْرِهَا \*

گوہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے بڑھادی، اور رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ کسی کھانے کی طرف  
اس وقت تک ہاتھ نہ بڑھاتے تھے جب تک کہ آپ کو بتانہ دیا  
جاتا اور اس کھانے کا نام نہ لے دیا جاتا، بہر حال رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے گوہ کی جانب اپنا ہاتھ بڑھایا تو موجود و غور توں  
میں سے ایک نے کہا جو کچھ تم نے پیش کیا ہے، آپ کو بتا دو، وہ  
بولیں گوہ ہے، یہ سنتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا  
دست مبارک کھینچ لیا، تو خالد بن ولید بولے یا رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کیا گوہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ ہم  
لوگوں کی سر زمین میں نہیں ہوتی، اس وجہ سے مجھے اس سے  
کراہت معلوم ہوئی خالد کہتے ہیں کہ میں نے اسے کھینچ کر کھانا  
شروع کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھتے رہے۔  
آپ نے مجھے منع نہیں کیا۔

۳۳۵- ابو بکر بن النضر، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن  
سعد، بواسطہ اپنے والد صالح بن کیسان، ابن شہاب، ابوامر  
بن سہل بن حنیف، حضرت ابن عباسؓ، حضرت خالد بن  
ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت مہمونہ کے گھر گیا اور حضرت  
مہمونہ میری خالہ تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
گوہ کا گوشت پیش کیا گیا جو ام حفیدہ بنت حارث نجد سے اپنے  
ساتھ لائی تھیں اور یہ ام حفیدہ قبیلہ بنی جعفر کے کسی آدمی کے  
نکاح میں تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ یہ تھا کہ  
جب تک یہ معلوم نہ ہو جاتا کہ یہ کیا چیز ہے اس وقت تک کسی  
چیز کو تناول نہ فرماتے اور بقیہ حدیث یونس کی روایت کی طرح  
ہے وہابی حدیث کے آخر میں اتنی زیادتی ہے کہ ابن الاصبم نے  
حضرت مہمونہ سے لٹل کیا اور وہ ان کی پرورش میں تھے۔





عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَكُلُهُ وَلَا أَنْهَى عَنْهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعْضُ مَا قُلْتُمْ مَا بَعَثَ نَبِيُّ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مُجِبًا وَمُحَرِّمًا إِنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتِمُّمَا هُوَ  
عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَعِنْدَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَخَالِدُ  
بْنُ الْوَلِيدِ وَامْرَأَةٌ أُخْرَى إِذْ قُرِبَ إِلَيْهِمْ خَوَافٌ  
عَلَيْهِمْ لَحْمٌ فَقَعَا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنْ يَأْكُلَ قَالَتْ لَهُ مَيْمُونَةُ إِنَّهُ لَحْمٌ  
ضَبَّ فَكَفَّ يَدَهُ وَقَالَ هَذَا لَحْمٌ لَمْ أَكُلْهُ قَطُّ  
وَقَالَ لَهُمْ كُلُوا فَأَكَلَ مِنْهُ الْفَضْلُ وَخَالِدُ بْنُ  
الْوَلِيدِ وَالْمَرْأَةُ وَقَالَتْ مَيْمُونَةُ لَا أَكُلُ مِنْ  
شَيْءٍ إِلَّا شِئْتُ يَأْكُلُ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

٣٤٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ  
حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ  
أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ حَازِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
يَقُولُ أُنَبِّئُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَعْضَ مَا أَنَا بِأَكُلَ مِنْهُ وَقَالَ لَا أُدْرِي لَعَلَّهُ  
مِنَ الْمُرُوءِ النَّبِيِّ مُبِخَات \*

میں نہ اسے کھاتا ہوں نہ اس سے منع کرتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں، ابن عباسؓ بولے تم نے صحیح نہیں کہا، حضورؐ تو اسی لئے معبود ہوئے کہ حلال و حرام بیان کر دیں۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میمونہ کے مکان میں تھے فضل بن عباس، خالد بن ولید اور ایک عورت بھی پاس موجود تھی، سب کے سامنے ایک خوان پیش کیا گیا، اس میں گوشت تھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متبادل فرماتے کارہود کیا تو حضرت میمونہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ گوہ کا گوشت ہے، یہ سن کر حضورؐ نے اپنا ہاتھ روک لیا اور فرمایا یہ گوشت میں نے کبھی نہیں کھایا اور حاضرین سے فرمایا تم کھاؤ، چنانچہ فضل بن عباس، خالد بن ولید اور اس عورت نے کھایا اور میمونہ نے فرمایا میں وہی چیز کھاؤں گی جس میں سے حضورؐ نے کھایا ہے۔

۳۴۰۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، ابن جریر، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک گویہ پیش کی گئی، آپ نے اسے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا مجھے معلوم نہیں ہے (شاید) ان قوموں میں سے ہو جو مسخ ہو گئیں۔

(نمائندہ) یہ واقعہ اس سے پہلے کا ہے جب کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہذریعہ وحی کے نہیں بتلایا تھا کہ مسیح شدہ دور عذاب شدہ قومیں تھیں  
 دن سے زائد زندہ نہیں رہا کرتیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بھی یہی قول ہے کہ وہ نہ کھاتی ہیں اور نہ پیتی ہیں، ابن خلدون نے بیان کیا ہے کہ  
 گوہر سات سو سال تک زندہ رہتی ہے اور پانی بالکل نہیں پیتا، چالیس دن میں چیشاب کا ایک قطرہ کرتی ہے اور اس کے دانت نہیں ٹوٹتے  
 اور یہ بھی منقول ہے کہ اس کے دانت ایک سات جڑے ہوئے ایک ہی دانت کی شکل میں ہوتے ہیں اور اس کے کھانے سے پیاس بھی  
 جاتی ہے۔

٣٤١- وَخَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا  
الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ  
قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ الضَّبِّ فَقَالَ لَا تَضَعُمُوهُ  
فَقَالَ قَوْلُ اللَّهِ الْخَطَاةُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

۴۱۔ سلمہ بن عقیب، حسن بن احیم، معقل، ابوالثیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت چارٹر سے گوہ کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے نفرت کا اظہار کیا اور فرمایا اسے مت کھاؤ اور فرما کہ حضرت۔ ع۔ فرماتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمَهُ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ  
وَجَلَّ يَنْفَعُ بِهِ غَيْرٌ وَاحِدٍ فَإِنَّمَا طَعَامُ غَامَةِ  
الرَّغَاءِ مِنْهُ وَلَوْ كَانَ عِنْدِي طَعِيمُهُ \*

۳۴۲ - وَخَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الشَّيْبَانِي حَدَّثَنَا ابْنُ  
أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي  
سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي بَارِئٌ  
مُضْطَبٌّ فَمَا تَأْمُرُنَا أَوْ فَمَا تُفْتِنُنَا قَالَ ذَكَرَ لِي أَنَّ  
أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِيحَتْ قَلَمٌ بِأَمْرٍ وَلَمْ  
يَنْدَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ  
عُمَرُ بْنُ الْكَافَرِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِيَنْفَعُ بِهِ غَيْرٌ وَاحِدٍ وَإِنَّهُ  
لَطَعَامُ غَامَةِ هَذِهِ الرَّغَاءِ وَلَوْ كَانَ عِنْدِي  
لَطَعِيمُهُ إِنَّمَا عَافَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ \*

نے اسے حرام قرار نہیں دیا، خدا تعالیٰ اس کے ذریعہ سے  
بہتوں کو فائدہ پہنچاتا ہے عموماً چرواہوں کی غذا یہی ہے اور اگر  
میرے پاس ہوتی تو میں بھی اسے کھاتا۔

۳۴۲ - محمد بن عقیل، ابن ابی عدی، داؤد، ابو نضر، حضرت ابو  
سعید بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم ہم ایک زمین میں ہیں جہاں گاوہ بکثرت پائی  
جاتی ہے آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، مجھ سے  
بیان کیا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت کی صورت بگاڑ  
کر گاوہ کی شکل کر دی گئی تھی، غرضیکہ حضور نے نہ حکم دیا اور نہ  
نہی منع کیا، ابو سعید کہتے ہیں کہ کچھ زمانہ کے بعد حضرت عمرؓ سے  
فرمایا، اللہ تعالیٰ اس سے بہت آدمیوں کو فائدہ پہنچاتا ہے، عموماً  
چرواہوں کی غذا یہی ہے اگر میرے پاس ہوتی تو میں کھاتا،  
حضور نے تو صرف اظہار کراہت فرمایا تھا۔

(قائد) مترجم کہتا ہے کہ میں ہمارے امام امام ابو حنیفہؒ و الشیمان کا مسلک ہے کہ وہ اس کو مکروہ تنزیہی قرار دیتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے بھی یہی فرمایا اور احادیث میں جو اس کے کھانے جانے کے واقعات ہیں تو وہ دو سے زیادہ نہیں، باغرض واللہ ہر امر  
کسی کو روایت سے کراہت مضموم ہو تو خلافت تو اس کے کھانے کو گوارا نہیں کرتی۔

۳۴۳ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا نَهْزُ  
حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ الدُّرَزِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ  
أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي فِي غَائِطٍ مُضْطَبٌّ  
وَإِنَّهُ غَامَةُ طَعَامِ أَهْلِي قَالَ فَلَمْ يُحِبَّهُ فَقُلْنَا  
عَاوِدْهُ فَعَاوَدَهُ فَلَمْ يُحِبَّهُ ثَلَاثًا ثُمَّ نَادَاهُ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ يَا  
أَعْرَابِيٍّ إِنَّ الْمَاءَ لَعَنَ أَوْ غَضِبَ عَلَيَّ سَبْعَةَ مِنْ  
بَنِي إِسْرَائِيلَ فَمَسَحَهُمْ دَوَابٌّ يَذِيبُونَ فِي  
الْأَرْضِ فَمَا أَذْرِي لَعَلَّ هَذَا مِنْهَا فَلَسْتُ أَكُلْهَا  
إِلَّا أَنَّهُى عَنْهَا \*

۳۴۳ - محمد بن حاتم، بہزہ، ابو عقیل، دورق، ابو نضر، حضرت  
ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ  
ہم ایک ٹھیکہ زمین میں رہتے ہیں جہاں گاوہ بکثرت ہوتی ہے اور  
میرے گھر والوں کی عموماً یہی غذا ہے، حضور نے کوئی جواب  
نہیں دیا، ہم نے اسے کہا کہ دوبارہ عرض کر اس نے پھر عرض  
کیا مگر آپ نے تین مرتبہ کوئی جواب نہیں دیا، پھر تیسری مرتبہ  
حضور نے اسے آواز دی، اور فرمایا اے اعرابی اللہ نے بنی  
اسرائیل کی ایک جماعت پر لعنت کی یا غصہ کیا اور انہیں جو ذور کر  
دیا، جو زمین پر پھرتے تھے مجھ کو مضموم نہیں کہ شاید یہ بھی  
انہیں سے ہو اس لئے نہ اسے کھاتا ہوں اور نہ حرام کرتا ہوں۔

(۶۲) بَابُ إِبَاحَةِ الْجَرَادِ \*

بَابُ (۶۲) بُدِي كَا كَهَانَا دَر سَت هِي۔





أَوْ فَحِذْنِهَا \*

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، خرگوش اہم، لک، ابو حنیفہ، شافعی، اور زہد اور جمہور علماء کے نزدیک حلال ہے اور کسی حدیث سے اس کی ممانعت ثابت نہیں ہے۔

(۶۴) بَابُ إِيَابَةِ مَا يُسْتَعَانُ بِهِ عَلَى الْإِصْطِيَادِ وَالْعَدُوِّ وَكَرَاهَةِ الْخَذْفِ \*  
 باب (۶۴) شکار اور دوڑنے میں جن اشیاء کی ضرورت ہو ان سے مدد لینے کی ایاحت اور خذف کی کراہیت۔

۳۴۹۔ عید اللہ بن معاذ غبر کی بواسطہ اپنے والد، کھمبس، ابن بریدہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن معقل نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو خذف کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا خذف مت کر، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے برا سمجھتے تھے، یا خذف سے منع کرتے تھے، کیونکہ نہ اس سے شکار ہوتا ہے اور نہ دشمن مرتا ہے، بلکہ رانت ٹوٹ جاتا ہے یا لکھ پھوٹ جاتی ہے اس کے بعد پھر عبد اللہ نے اسے خذف کرتے دیکھا تو فرمایا، میں تجھ سے حضور کا فرمان بیان کرتا ہوں کہ آپ خذف کو برا سمجھتے تھے یا اس سے منع کرتے تھے اگر میں نے تم کو پھر خذف کرتے دیکھا تو تم سے کبھی بات نہ کروں گا۔

۳۴۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا كُثَيْمٌ عَنْ ابْنِ بَرِيدَةَ قَالَ رَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُعْقَلِ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُهُ أَوْ قَالَ يَنْهَى عَنْ الْخَذْفِ فَإِنَّهُ لَا يُصْطَادُ بِهِ النَّصِيدُ وَلَا يُنْكَأُ بِهِ الْعَدُوُّ وَلَكِنَّهُ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَقْطَعُ الْعَيْنَ ثُمَّ رَأَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ أُخْبِرْكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُهُ أَوْ يَنْهَى عَنْ الْخَذْفِ ثُمَّ أَرَاكَ تَخْذِفُ لَا أَكَلِمَتَكَ كَلِمَةً كَذًا وَكَذًا ح \*

(فائدہ) خذف فادولی جمعہ کے ساتھ دو انگلیوں یا انگلیوں اور شہادت کی انگلی کے درمیان کٹکری رکھ کر مارنے کو بولتے ہیں، اس میں کسی قسم کا کوئی فائدہ نہیں ہے ہاں نقصان ضرور ہے، اسی واسطے آپ نے اسے اچھا نہیں سمجھا، امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بدعتی اور فاسق لوگوں سے ترک ملاقات کر دینی چاہئے، اور اپنے ہی ان لوگوں سے بھی جو چاہتے ہو جو حدیث پر عمل نہ کریں اور ان لوگوں سے ہمیشہ کے لئے ترک ملاقات و رسمت ہے اور جو تین دن سے زیادہ ترک ملاقات پر ممانعت آئی ہے تو وہ اس وقت ہے جب کہ دنیاوی امور کے لئے ترک ملاقات کرے، لیکن بغل بدعت سے تو ہمیشہ کے لئے ترک ملاقات کر دینی چاہئے اور اس حدیث کی مویہ اور بھی بہت سی احادیث میں (یوکرر چھیں یا آجائیں گی) اچھی کلام التوویٰ جلد ۲۔

۳۵۰۔ حَدَّثَنِي أَبُو ذَاوُدَ سَنِيْعَانُ بْنُ مُعْبِدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَحْبَرَنَا كُثَيْمٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ \*

۳۵۰۔ ابو داؤد سلیمان بن معبد، عثمان بن عمر، کھمبس سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۳۵۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ غَنِيٍّ، مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، شُعْبَةُ، قَمَاهُ، عَقِبَةُ بْنُ صَبِيَّانٍ، عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مَعْقِلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

۳۵۱۔ محمد بن غنی، محمد بن جعفر، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ، قماہ، عقبہ بن صبیان، عبد اللہ بن معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُفَّةَ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ عَبْدِ  
الْمَدِينِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنْ الْخَذْفِ قَالَ ابْنُ حُفَظَرٍ فِي حَدِيثِهِ  
وَقَالَ إِنَّهُ نَا تَنَكُّا الْعُدُوَّ وَلَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَكِنَّهُ  
يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَنْفِقُ الْعَيْنَ وَ قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ إِنَّهَا  
ذَا تَنَكُّا الْعُدُوَّ وَلَمْ يَذْكُرْ نَفَقًا الْعَيْنَ \*

۳۵۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثْبَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
جُبَيْرٍ أَنَّ قَرِيْبًا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ حَدَّثَ قَالَ  
فَنَاهَاهُ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهَا نَا تَنَصِيدُ  
صَيْدًا وَلَا تَنَكُّا عَدُوًّا وَلَكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ  
وَتَنْفِقُ الْعَيْنَ قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ أُحَدِّثُكَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ ثُمَّ نَحَذِفُ  
ذَا أَكْمَلْتُمْ أَبَدًا \*

۳۵۳- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ  
عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ \*

(۶۵) بَابُ الْأَمْرِ بِإِحْسَانِ الذَّبْحِ وَالْقَتْلِ  
وَتَحْدِيدِ الشُّفْرَةِ \*

۳۵۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثْبَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ  
عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ بَيَّنَّ  
حَفِظَتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا  
قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ  
وَلْيُجِدْ أَحَدُكُمْ شُفْرَتَهُ فَلْيَرْحُ ذَبْحَتَهُ \*

۳۵۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خذف سے  
منع فرمایا ہے، ابن جعفر نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کئے  
ہیں کہ یہ طریقہ نہ تو دشمن کو مارتا ہے اور نہ ہی شکار کو قتل کرتا  
ہے، لیکن دانت کو توڑ دیتا ہے اور آنکھ کو پھوڑ دیتا ہے، اور ابن  
مہدی نے اپنی روایت میں بیان کیا ہے کہ یہ طریقہ نہ دشمن کو  
مارتا ہے اور آنکھ پھوڑنے کا ذکر نہیں ہے۔

۳۵۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن ابی شیبہ، سعید بن  
نبیر بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مغفل کے سنی قریبی رشتہ  
دار نے خذف کیا عبد اللہ نے انہیں روکا اور فرمایا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے خذف سے منع کیا ہے اور فرمایا کہ اس  
سے نہ شکار ہوتا ہے نہ دشمن مرتا ہے، لیکن دانت توڑ دیتا ہے  
اور آنکھ پھوڑ دیتا ہے، انہوں نے پھر یہی کیا، عبد اللہ بولے میں  
تجھ سے حضور کی حدیث بیان کرتا ہوں کہ آپ نے خذف  
سے منع کیا اور تو پھر بھی خذف کرتا ہے، میں تجھ سے کبھی بھی  
بات نہیں کروں گا۔

۳۵۳- ابن ابی عمر، ثقفی، ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی  
طرح روایت مروی ہے۔

باب (۶۵) ذبح اور قتل اچھی طرح کرنا چاہئے، اور  
ایسے ہی چھری کا تیز کرنا۔

۳۵۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، خالد حداد،  
ابو قلابہ، ابو الاشعث، شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ دو باتیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے یاد رکھی ہیں، آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ہر ایک چیز میں  
بھلائی فرخ کی ہے لہذا جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو،  
اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور تم میں سے ہر ایک کو  
اپنی چھری تیز کر لینی چاہئے اور اپنے جانور کو آرام دینا چاہئے۔

۳۵۵- یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم



(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد الوہاب، ثقفی۔

(تیسری سند) ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ۔

(چوتھی سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، محمد بن یوسف، سفیان۔

(پانچویں سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، خالد، حذاء سے ابن ملیک کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے۔

باب (۶۶) جانوروں کو پاندھ کر مارنے کی ممانعت۔  
۳۵۶۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، ہشام بن انس بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے دادا حضرت انس بن مالک کے ساتھ حکم بن ابیوب کے گھر گیا وہاں کچھ لوگوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا، اور اس پر تیر مار رہے تھے، بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو پاندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

ح و حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غَنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ بِإِسْنَادٍ حَدِيثُ أَبِي عُثَيْبَةَ وَتَمَعَى حَدِيثُهُ \*

(۶۶) بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ \*  
۳۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ زَيْدٍ بْنَ أَنَسٍ بْنَ مَالِكٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ جَدِّي أَنَسٍ بْنَ مَالِكٍ دَارَ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي قَبْطَةَ فَإِذَا قَوْمٌ قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يُرْمُونَهَا قَالَ فَقَالَ أَنَسٌ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَصْبِرَ الْبَهَائِمَ \*

(قائدہ) یہ ممانعت تحریمی ہے، کیونکہ اس میں جانور کو ایذا ہوتی ہے اور مال تلف ہوتا ہے، اسی بناء پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ عربی میں اسے صبر کہتے ہیں یعنی جانور کو پاندھ دینا اور وہ زندہ ہو تو پھر اسے تیروں وغیرہ سے مارنا۔

۳۵۷۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، عبد الرحمن بن مہدی۔  
(دوسری سند) یحییٰ بن حبیب، خالد بن عمار۔  
(تیسری سند) ابو کریب، ابو اسامہ، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت بیان کرتے ہیں۔

۳۵۷۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

۳۵۸۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عدی، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی جاندار کو نشانہ مت بناؤ۔

۳۵۸۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَعْبُدُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا \*

۳۵۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهَلَّبٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ \*

۳۶۰- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَأَبُو كَامِلٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِنَفَرٍ قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَتَرَامُونَهَا فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هَذَا \*

۳۶۱- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِبَنِيَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوا طَيْرًا وَهُمْ يَرْمُونَهُ وَقَدْ جَعَلُوا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلِّ خَاصِيَّةٍ مِنْ بَنِيهِمْ فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا لَعَنَ اللَّهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ اتَّخَذَ شَيْئًا فِی الدُّرُوحِ غَرَضًا \*

۳۶۲- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزَّيْتَرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِنَ الدُّوَابِّ صَبْرًا \*

۳۵۹- محمد بن بشار، محمد بن جعفر، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۳۶۰- شیبان بن فروخ، ابو کامل، ابو عوانہ، ابو بشر، سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ چند لوگوں پر سے گزرے جنہوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنا رکھا تھا اور اس پر تیر چلا رہے تھے، جب انہوں نے ابن عمرؓ کو دیکھا تو وہاں سے متفرق ہو گئے، ابن عمرؓ نے فرمایا یہ کام کس نے کیا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایسا کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

۳۶۱- زہیر بن حرب، ہشیم، ابو بشر، سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ قریش کے چند نوجوانوں پر سے گزرے انہوں نے ایک پرندہ کو نشانہ بنا رکھا تھا اس پر تیر مار رہے تھے اور صاحب پرندہ سے یہ ٹھہرا تھا کہ جو تیر نشانہ پر نہ لگے، اس کو وہ لے لے، جب انہوں نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا تو ہٹ گئے، ابن عمرؓ نے فرمایا یہ کس نے کیا ہے اللہ نے ایسا کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے اور حضورؐ نے اس پر جو کسی جاندار کو نشانہ بنائے لعنت فرمائی ہے۔

۳۶۲- محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج۔  
(دوسری سند) عبد بن حمید، حمید بن بکر، ابن جریج۔  
(تیسری سند) ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابو الزہیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جانور کو ہاندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کِتَابُ الْأَضَاحِي

(۶۷) بَابُ وَقْتِهَا \*

باب (۶۷) قربانی کا وقت۔

۳۶۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو حَازِمَةَ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ حَدَّثَنِي جَنْدَبُ بْنُ سَفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ هُنَّ وَفَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَلَّمَ فَإِذَا هُوَ بِرُءُوسِ نَحْمِ الْأَضَاحِي قَدْ ذُبَحَتْ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ أَضْحِيَّتَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ أَوْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ \*

۳۶۳۔ احمد بن یونس، زہیر بن حرب، اسود بن قیس (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو حازمہ، اسود بن قیس، جندب بن سفیان رضی اللہ عنہما، عید الاضحیٰ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے، آپ نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی اور نماز سے فراغت کا سلام بھی نہیں پھیرا تھا کہ قربانیوں کا گوشت نظر آنے لگا اور وہ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہی ذبح ہو چکی تھیں، آپ نے فرمایا جس نے اپنی یا ہماری نماز سے پہلے ہی قربانی ذبح کر لی وہ اس جگہ دوسری قربانی کرے، اور جس نے ابھی ذبح نہیں کی وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

(نوٹ: حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی واجب ہے اگر واجب ہوئی تو آپؐ کا حکم نہ فرماتے اور جن ابن و جہاد مسند حاکم میں صحیح الاسناد، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت موجود ہے کہ جس کے پاس خواہش ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے، امام یحییٰ فرماتے ہیں کہ ہمارے مذہب کی ترجیحی صاحب ہا یہ ہے کہ، "الاصحیۃ واجبة علی کل مسلم حرم مقیم مہاجر فیہ یوم الاضحی عن نفسه و اولاده انصذر" اور قربانی کا وقت یہاں والوں کے لئے دوسری بات کی صحیح مذاق کے بعد ہو جاتا ہے اور شہر والوں کے لئے جب تک امام نماز اور خطبہ سے فارغ نہ ہو نہیں ہوتا، اسی پر احادیث دہلی ہیں۔

۳۶۴ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جَنْدَبِ بْنِ سَفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ بِالنَّاسِ نَظَرَ إِلَيَّ عَنَّمْ قَدْ ذُبَحَتْ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحْ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ \*

۳۶۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، سلیمان بن مسلم، اسود بن قیس، جندب بن سفیان رضی اللہ عنہما، عید الاضحیٰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو بکریوں کو دیکھا کہ وہ کٹ چکی ہیں تو آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لی ہے وہ اس کی جگہ دوسری بکری ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کی وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

۳۶۵۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ (دوسری سند) اسحاق بن ایراء، ابن ابی عمر، ابن عیینہ، اسود بن قیس سے ابو انا حوص کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۳۶۶۔ عبید اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد شعبہ واسود، جناب بکلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عید الاضحیٰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا آپ نے نماز پڑھی، پھر خطبہ دیا اور فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے وہ اس کی جگہ دوسری کرے جس نے نہیں کی وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

۳۶۷۔ محمد بن بشار، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۳۶۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، مطرف، عامر، براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ماموں ابو بردہ نے نماز سے پہلے قربانی کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو گوشت کی بکری ہے، ابو بردہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس ایک چھ ماہ کا بکری کا بچہ ہے، فرمایا اس کی قربانی کر لے اور تیرے علاوہ یہ کسی کے لئے کافی نہیں، پھر فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کی اس نے اپنے نفس کے لئے ذبح کیا اور جس نے نماز کے بعد ذبح کیا اس کی قربانی کامل ہو گئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو پایا۔

۳۶۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، شمیم، داؤد، شعبی، براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے ماموں ابو بردہ بن نیار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کرنے سے پہلے قربانی کر لی اور کہنے لگے یا رسول اللہ یہ وہ دن ہے کہ جس میں گوشت کی خواہش رکھنا برا ہے، اور میں نے اپنی قربانی جلدی کی تاکہ

۳۶۵۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِبْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا عَلَى اسْمِ اللَّهِ كَحَدِيثِ أَبِي الْأَخْوَصِ \*

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَسْوَدِ مَسْمُوعٍ جُنْدُبًا الْبَحْلِيُّ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ أَضْحَى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبِيعَ قَبْلِ أَنْ يُصَلِّيَ فَنُبِعِدْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبِيعَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ \*

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِشَدِّه \*

۳۶۸۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ غَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ ضَحَّى خَالِي أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ شَاةٌ لَحْمٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي جَذْعَةً مِنَ السَّعْرِ فَقَالَ ضَعْ بِهَا وَلَا تَصْلُحْ لِيُغْبِرَكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ضَحَّى قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا ذَبِيعٌ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ نَمَّ نُسْكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ \*

۳۶۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ خَالَاهُ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ نِيَارٍ ذَبِيعَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا يَوْمُ اللَّحْمِ فِيهِ مَكْرُوهَةٌ وَإِنِّي عَجَلْتُ



اپنے بال بچوں، مسایلوں اور گھروالوں کو کھلا دوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر قربانی کر دو، دو بوا یا رسول اللہ میرے پاس ایک کسمن دودھ دالی بکری ہے اور وہ میرے نزدیک گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے، فرمایا یہ تیری دونوں قربانیوں میں بہتر ہے، اب تیرے بعد ایک سال سے کم کی بکری کسی کے لئے درست نہ ہوگی۔

۳۷۰۔ محمد بن شمس، ابن ابی عدی، داؤد، شعبہ، برادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم النحر کو خطبہ دیا اور فرمایا کوئی نماز سے پہلے قربانی نہ کرے، میرے ماموں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش رکھنا مکروہ ہے (۱)، پھر بقیہ ہشیم کی روایت کی طرح بیان کی۔

۳۷۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد ذکر کیا، فراس، عامر، حضرت برادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے اور ہماری طرح قربانی کرے تو وہ قربانی نہ کرے جب تک کہ ہم نماز نہ پڑھ لیں، میرے ماموں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اپنے بیٹے کی طرف سے قربانی کر لی ہے، فرمایا یہ تو نے اپنے گھروالوں کے لئے جلدی کر لی، انہوں نے کہا کہ میرے پاس ایک بکری ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے، فرمایا اس کی قربانی کر، وہ تیری قربانیوں میں بہتر ہے۔

نَسِيكَنِي لِأُطْعِمَ أَهْلِي وَجَدَانِي وَأَهْلَ دَارِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَدُّ نُسُكًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي عَنَاقَ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنِّ شَاتِي لَحْمٌ فَقَالَ هِيَ خَيْرٌ نَسِيكَنِي وَلَا تُحْزِي جَذَعَةً عَنْ أَحَدٍ يَغْذَلُ\*

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَصَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ لَا يَذْبَحُ أَحَدٌ حَتَّى يُصَلِّيَ قَالَ فَقَالَ خَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيهِ مَكْرُوهٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ هُشَيْمٍ\*

۳۷۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَكَرْبَاءُ عَنْ فَرَّاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَوَجَّهَ قِبْلَتَنَا وَنُسَكَ نُسُكًا فَلَا يَذْبَحُ حَتَّى يُصَلِّيَ فَقَالَ خَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ نَسَكْتُ عَنْ ابْنِ أَبِي فَقَالَ ذَلِكَ شَيْءٌ عَجَبُهُ لِأَهْلِيكَ فَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ شَاةٌ خَيْرٌ مِنِّ شَاتِيْنِ قَالَ صَحَّ بِهَا فَإِنَّهَا خَيْرٌ نَسِيكَنِي\*

(۱) اس جملہ کی مراد متعین کرنے میں شراح حدیث کے اقوال مختلف ہیں (۱) اس دن قربانی کی نہایت کے علاوہ محض گوشت حاصل کرنے کے لئے جانور ذبح کرنا مکروہ ہے (۲) گوشت کا طلب کرنا اور اس کا سوال کرنا اس دن مکروہ ہے (۳) چونکہ اس دن گوشت زیادہ ہوتا ہے تو اس لئے لوگ اس سے اکتا جاتے ہیں اور اس کو مکروہ سمجھنے لگتے ہیں، اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی قربانی کی تاکہ گوشت کی کثرت اور اسے پسند سمجھے جانے سے پہلے پہلے قربانی ہو جائے کیونکہ اس دن ابتداء میں گوشت کی طرف رغبت ہوتی ہے بعد میں رغبت باقی نہیں رہتی۔





قَالَ فَطُصِّحَ بِهَا وَلَا تُحْزِنِي جَذَعَةٌ عَنْ أَخْبَرٍ  
بَعْدَكَ \*

۳۷۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ  
أَبِي حُجَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ عَازِبٍ قَالَ دَخَلَ أَبُو  
بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَيْدِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ عِنْدِي  
إِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَأَضْمَهُ قَالَ وَهِيَ خَيْرٌ مِنْ  
مُسِينَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اجْعَلِيهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تُحْزِنِي عَنْ أَخْبَرٍ بَعْدَكَ \*

۳۷۷ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الْعَتَّاسِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ  
جَرِيرٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو  
غَالِبٍ الْغَفْضِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ  
يَذْكُرِ السَّنَدَ فِي قَوْلِهِ هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِينَةٍ \*

۳۷۸ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَعَقْرُو  
النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عُلَيْةٍ  
وَاللَّفْظُ لِعَقْرُو قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ  
مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَجِدْ فَقَامَ رَجُلٌ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا يَوْمٌ يُسْتَهَي فِيهِ اللَّحْمُ  
وَذَكَرَ هَنَةً مِنْ حَبْرَاتِهِ كَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَّقَهُ قَالَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ هِيَ  
أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ أَفَأَذْهَحُهَا قَالَ  
فَرُخِصَ لَهُ فَقَالَ لَا أَذْهِي أَبْغَتْ رُخْصَتُهُ مَنْ  
سِوَاهُ أَمْ لَا قَالَ وَاتَّكَلْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَبَشَيْنِ فَذَنَحَهُمَا فَقَامَ النَّاسُ  
إِلَى غُلَيْمَةٍ فَتَوَزَّعُوا أَبُو قَالَ فَتَحَرَّغُوا \*

کر لے اور تیرے بعد پھر کسی کے لئے جذعہ کی قربانی درست نہ  
ہوگی۔

۳۷۶ - محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سلمہ، ابو حبیہ، ابو  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو بردہ نے نماز سے قبل  
قربانی کر دی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے  
بدلے دوسری قربانی کرو، ابو بردہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ  
میرے پاس ایک سال سے کم کا بچہ ہے، شعبہ کہتے ہیں، میرا  
خیال ہے کہ یہ بھی کہا کہ دو بچے ایک سال سے زیادہ عمر والی  
بکری سے بہتر ہے، آپ نے فرمایا اس کی جگہ میں دوسری قربانی  
کر دو مگر تمہارے بعد اور کسی سے یہ کفایت نہیں کرے گا۔

۳۷۷ - ابن شخبہ، وہب بن جریر (دوسری سند) اسحاق بن  
ابراہیم، ابو عامر غفزی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت  
مروی ہے اور یہ سنہ مذکور نہیں ہے۔

۳۷۸ - یحییٰ بن ایوب، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن علیہ،  
اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، محمد، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم النحر کو فرمایا  
کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے وہ اس کا اعادہ کرے  
ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ یہ دن ایسا  
ہے جس میں گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اس نے اپنے  
مسیالوں کی محتاجی کا حال بیان کیا، گویا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اس کی تصدیق فرمائی، پھر اس نے عرض کیا کہ  
میرے پاس ایک سال سے کم کی بکری ہے جو گوشت کی  
دو بکریوں سے مجھے زیادہ پسند ہے کیا میں اسے ذبح کر لوں؟  
آپ نے اسے اجازت دی، راوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں  
کہ یہ اجازت دوسروں کو بھی تھی یا نہیں، اس کے بعد حضور رو  
میندھوں کی جانب متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح کیا، پھر لوگ  
کھڑے ہوئے اور انہوں نے بکریوں کو تقسیم کر لیا۔

۳۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُبَيْرٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا  
حُمَادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَهَشَامٌ عَنْ  
مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى ثُمَّ عَطَبَ فَأَمَرَ  
مَنْ كَانَ ذَبِيعَ قَبْلِ الصَّائَةِ أَنْ يُعِيدَ ذَبِيحًا ثُمَّ  
ذَكَرَ بِمَثَلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ \*

۳۸۰- وَحَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ يُحْيَى الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا  
حَاتِمُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ وَرْقَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ  
بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَطَبْنَا رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَضْحَى قَالَ فَوَجَدَ  
رِيحَ لَحْمٍ فَتَهَاهُمْ أَنْ يَذْبَحُوا قَالَ مَنْ كَانَ  
ضَحَّى فَلْيُعِدْ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَثَلِ حَدِيثِهِمَا \*

(۶۸) بَابُ سِنِّ الْأَضْحِيَّةِ \*

۳۸۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ  
حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا  
أَنْ يَغْضَرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ \*

(ظاہر وکامنہ ہر قربانی کا جید اجداد ہوتا ہے مثلاً بکری وغیرہ ایک سال کی اور گائے دو سال کی اور اونٹ پانچ سال کا، ان تین قسم کے جانوروں کے علاوہ جمہور علماء کرام کے نزدیک قربانی درست نہیں، اور ان میں ہر ایک کا سنہ ہونا ضروری ہے اور دنبہ کے علاوہ اور کسی جانور کا قصہ، یعنی چھ یا سات یا آٹھ مہینہ کا بچہ قربان کرنا درست نہیں ہے، اور اس پر علمائے کرام کا اجماع ہے۔)

۳۸۲- مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، وَابْنُ جَرَرَجٍ، وَابُو الزُّبَيْرِ، حَدَّثَنَا  
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ بَيَانُ كَرْتِهِ فِي يَوْمِ الْنَحْرِ كَو  
أَخْبَرْتُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ مَنُورَةٌ فِي ثَمَازِ  
بُرْهَانِي تَوَكَّلِي أَدْمِيُونَ فِي جَلْدِي فِي (نَمَازِ سَ بِلْجَ) قَرْبَانِي  
كُرِي، لَوْرَ سَجْجَ كَ أَخْبَرْتُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَعْدِي قَرْبَانِي  
كُرِي بَ پھر آخْبَرْتُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَعْدِي قَرْبَانِي  
لَمْ يَكُنْ سَ بِلْجَ قَرْبَانِي كُرِي بَ وَ دَوَّارَ قَرْبَانِي كُرِي لَوْرَ  
جَبْ سَكْ أَخْبَرْتُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرْبَانِي نَهْ كُرِي اس دَقْتِ

۳۸۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جَرَرَجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو  
الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ صَلَّى  
بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ  
بِالْمَدِينَةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلًا فَتَنَحَّرَ وَظَنُّوا أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَحَرَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ نَحَرَ قَبْلَهُ أَنْ  
يُعِيدَ يَنْحَرُ آخَرَ وَلَا يَنْحَرُوا حَتَّى يَنْحَرَ النَّبِيُّ



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

تک قربانی نہ کرو۔

(۶۷) اور حضور نمازی کے بعد قربانی کریں گے اس لئے بطور جزا اور تحیہ کے آپؐ نے یہ ارشاد فرمایا کہ کوئی نماز سے پہلے قربانی نہ کرے۔ واللہ اعلم۔

۳۸۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ  
أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخُبَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا  
بِفَسْمِهَا عَلَى أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ غَنَمٌ قَدْ كَرِهَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ  
أَنْتَ فَإِنَّ قُبَيْهَ عَلَى صَحَابِهِ \*

۳۸۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ  
أَبِي كَثِيرٍ عَنْ بَعْثَةِ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ  
الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِينَا ضَحَايَا فَأَصَابَنِي جَذَعٌ فَقُلْتُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَصَابَنِي جَذَعٌ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ \*

۳۸۵- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْنَى ابْنُ حَسَّانٍ أَخْبَرَنَا  
مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَنَامٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي  
كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي بَعْثَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ  
عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ ضَحَايَا بَيْنَ أَصْحَابِهِ بِعِشَلٍ  
مُعَادٍ \*

(۶۹) بَابُ اسْتِحْبَابِ الضَّحِيَّةِ وَذَبْحِهَا  
مُبَاشَرَةً بَلَا تَوْكِيلٍ وَالتَّسْمِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ \*

۳۸۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو غَوَاثَةَ  
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

۳۸۳- قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) محمد بن ریح، یزید  
بن ابی حبیب، ابو الخیر، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ  
بکریاں عنایت فرمائیں تاکہ میں صحابہ کرام کو قربانی کے لئے  
تقسیم کر دوں، آخر میں بکری کا ایک سالہ بچہ دو گنیا انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استعین کیا تو آپؐ نے فرمایا  
اس کی قربانی کر۔

۳۸۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ہشام دستوائی، یحییٰ  
بن ابی کثیر، بھتہ الجہنی، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں  
قربانی کے لئے بکریاں دیں، میرے حصہ میں جذعہ (ایک سال  
سے کم عمر کا بچہ) آیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے حصہ  
میں ایک جذعہ آیا ہے، آپؐ نے فرمایا اسی کی قربانی کر۔

۳۸۵- عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، یحییٰ بن حسان، معاویہ  
بن سلام، یحییٰ بن ابی کثیر، بھتہ بن عبد اللہ، حضرت عقبہ بن  
عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ انہوں نے  
بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے  
درمیان قربانی تقسیم فرمائی اور حسب سابق روایت مروی  
ہے۔

باب (۶۹) قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا اور ایسے  
ہی بسم اللہ اور تکبیر کہنا مستحب ہے۔

۳۸۶- قتیبہ بن سعید، ابو غواث، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ  
تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا  
بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى  
صِفَاحِهِمَا \*

دست مبارک سے دو سفید سینگہ ار مینڈھوں کی قربانی کی تھی  
اور آپ نے بسم اللہ اور تکبیر کہی اور کانٹے کے وقت قدم  
مبارک دونوں کی گردنوں کے ایک پہلو پر رکھا تھا۔

(فائدہ) اگر ابھی طرح ذبح کرنا آتا ہو تو خود ذبح کرنا، ورنہ ذبح کے وقت موجود رہنا مستحب ہے اور بسم اللہ پڑھنا شرط ہے اور تکبیر کہنا  
مستحب ہے۔ نیز صاحب مرقاة تحریر فرماتے ہیں کہ حدیث سے معلوم ہوا کہ ذبح کا ذبح کرنا لاء سے افضل ہے کیونکہ اس کا گوشت زیادہ اچھا  
ہوتا ہے۔

۳۸۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ  
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَحَّ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ  
أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ  
وَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا قَالَ  
وَسَمَّى وَكَبَّرَ \*

۳۸۷- یحییٰ بن یحییٰ، وکیع، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
دو سفید سینگہ ار مینڈھوں کی قربانی کی تھی، میں نے خود دیکھا  
کہ حضور نے انہیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور دیکھا کہ دونوں کی  
گردن کے ایک پہلو پر قدم مبارک رکھا ہے اور بسم اللہ اور اللہ  
اکبر بھی کہا تھا۔

۳۸۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ  
يَعْنِي ابْنَ الْخَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ  
قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ صَحَّ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ  
سَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ نَعَمْ \*

۳۸۸- یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، شعبہ، قتادہ، حضرت  
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی اور حسب سابق  
روایت مروی ہے۔

۳۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
عَدَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ  
وَسَمَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ  
وَيَقُولُ بِاسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ \*

۳۸۹- محمد بن مثنی، ابن ابی عدی، سعید، قتادہ، حضرت انس  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی  
اس میں ”مکی وکبر“ کی بجائے بسم اللہ اللہ اکبر ہے۔

۳۹۰- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ قَالَ حَبِيبُ أَخْبَرَنِي أَبُو  
صَنْحَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ  
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ يَطْلُأُ فِي سَوَادٍ وَيَتَرَفُّ  
فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ قَائِلًا بِهِ لِصَحْبِي بِهِ  
فَقَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هَلْ مَعِيَ الْمُدْيَةُ ثُمَّ قَالَ

۳۹۰- ہارون بن معروف، عبد اللہ بن وہب، حبیب، عروۃ، ابو صحر،  
یزید بن قسیط، عروۃ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سینک  
دار مینڈھالانے کا حکم دیا جو سیاہی میں چلتا ہو۔ اور سیاہی میں  
ٹپکتا ہو اور سیاہی میں دیکھتا ہو، چنانچہ ایسا مینڈھا قربانی کے لئے  
لایا گیا، آپ نے فرمایا، اے عائشہ چھری لادو، پھر فرمایا اسے پھر  
سے تیز کر دے، میں نے تیز کر دی، آپ نے چھری لی مینڈھے



اشْحَذِيهَا بِخَصَرٍ قُضَعَتْ ثُمَّ أُعْذِلَهَا وَأَعْذَلِ  
الْكَبْشَ فَأَضْحَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ  
اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةٍ  
مُحَمَّدٍ ثُمَّ صَحَّحِي بِهِ \*

(۷۰) باب جَوَازِ الذَّبْحِ بِكُلِّ مَا أَنْهَرَ  
الدَّمَ إِنْ أَلَسَّ السِّنَّ وَالظُّفْرَ وَسَائِرَ الْعِظَامِ \*  
۳۹۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْمُعَنَرِيُّ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي أَبِي  
عَنْ مَتَابَةِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ  
رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَأَقُو  
الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُذَى قَالَ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْجَلُ أَوْ أَرْبِي مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذَكَرَ  
اسْمُ اللَّهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنُّ وَالظُّفْرُ وَسَائِرُ خَدْنِكَ  
لَا السِّنُّ فَعِظَمٌ وَأَمَّا الظُّفْرُ فَمُذَى الْحَبَشَةِ  
فَإِنْ وَأَصَبْتَ نَيْبًا يَبِلُ وَغَنِمَ فَلَنْ مِنْهَا بَعِيرٌ  
فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَشَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْيَابِلِ أَوَابِدَ  
كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَنِمَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ  
فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا \*

کو پکڑا پھر اسے لٹایا اور ذبح کیا، اور فرمایا "بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ  
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ" چنانچہ اس طرح سے آپ نے  
قربانی کی۔

باب (۷۰) دانست، ناخن، اور ہڈی کے علاوہ ہر چیز  
سے جو کہ خون بہا دے ذبح کرنا درست ہے۔  
۳۹۱- محمد بن یحییٰ معنری، یحییٰ بن سعید، سفیان، بواسطہ اپنے  
والد، عباہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج، رافع بن خدیج، رافع بن خدیج  
اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کل دشمن سے مقابلہ ہو گا اور ہمارے پاس  
چھریاں نہیں ہیں، آپ نے فرمایا تیزی کرنا، جس چیز سے خون  
بہہ جائے اور خدا کا نام لے لیا جائے اسے کھالینا بشرطیکہ دانست  
اور ناخن نہ ہو، اس کی وجہ میں تجھ سے بیان کروں گا، دانست تو  
ایک قسم کی ہڈی ہے اور ناخن حبشہ والوں کی چھری ہے، راوی  
بیان کرتے ہیں کہ ہمیں لوٹ میں اونٹ اور بکریاں ہیں، پھر  
ان میں سے ایک اونٹ بگڑ گیا تو اس کو ایک شخص نے تیر مارا،  
چنانچہ وہ ٹھہر گیا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان  
اونٹوں میں بھی بعض وحشی ہوتے ہیں جیسا کہ جنگلی جانوروں  
میں وحشی ہوتے ہیں، اگر ان میں سے کوئی تمہارے قبضہ میں نہ  
آئے تو اس کے ساتھ یہی طریقہ اختیار کرو۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے علاوہ دیگر قوموں کا رویہ اور چال چلن، لباس وغیرہ اختیار کرنا درست نہیں ہے کیونکہ ناخن سے ذبح  
کرنا، اسی بنا پر ناجائز ہو کہ وہ اہل حبشہ کی چھری ہے، اگر اونٹ بگڑ جائے تو اسے تیز برچھی وغیرہ سے ذبح کر لیں، اگر اس زخم سے مر جائے تو حلال  
ہے اور نہ مرے تو ذبح کر ڈالو، جمہور علما کے کرام کا یہی مسلک ہے اور نیز حدیث سے معلوم ہوا کہ ناخن ہڈی اور دانست سے ذبح کرنا درست  
نہیں ہے، باقی اس کے علاوہ ہر ایک چیز سے ذبح کرنا درست ہے، باقی اگر ہڈی اور دانست بدن سے جدا ہوں تو ان سے ذبح کرنا بھی درست  
ہے مگر کراہت کے ساتھ۔

۳۹۲- اسحاق بن ابراہیم، وکیع، سفیان بن سعید بن مسروق،  
بواسطہ اپنے والد، عباہ بن رفاعہ، رافع بن خدیج بیان کرتے

۳۹۲- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا  
وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ

ہیں کہ ہم ذوالحلیفہ، مقام تہامہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، کچھ بکریاں اور اونٹ ہمارے ہاتھ لگے، لوگوں نے تیزی کر کے ان کا گوشت بانڈیوں میں ابلنا شروع کیا، حضورؐ نے ہانڈیاں الٹ دے کا حکم دیا تو حسب الحکم ہانڈیاں الٹ دی گئیں، پھر آپؐ نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے مساوی قرار دیا، بقیہ حدیث یحییٰ بن سعید کی روایت کی طرح ہے۔

(قائد) کیونکہ قیمت کا مال تقسیم سے پہلے استعمال کرنا درست نہیں اس لئے آپؐ نے یہ حکم دیا تھا۔

۳۹۳۔ ابن ابی عمر، سفیان، اسماعیل بن مسلم، سعید بن مسروق، عذیبہ، رافع، عمر بن سعید بن مسروق، واسطہ اپنے والد، عذیبہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج، رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل ہمارا مقابلہ دشمن سے ہو گا اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو کیا ہم بانس کے چھنکے سے ڈنک کریں؟ اس میں یہ بھی ہے کہ ہمارا ایک اونٹ بگڑ گیا، ہم نے اسے تیروں سے مارا یہاں تک کہ اسے گرادیا۔

۳۹۴۔ قاسم بن زکریا، حسین بن علی، زائدہ، سعید بن مسروق سے حسب سابق تمام و کمال آخر تک روایت مروی ہے اس میں یہ بھی بیان ہے کہ ہمارے پاس چھریاں نہیں تھیں تو کیا ہم بانس سے ڈنک کر لیں۔

۳۹۵۔ محمد بن الولید بن عبد الحمید، محمد بن جعفر، شعبہ، سعید بن مسروق، عباہ بن رفاعہ، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کل ہم دشمن سے مقابلہ کرنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں اور حسب سابق روایت مروی ہے باقی یہ نہیں ہے کہ لوگوں نے جلدی کر کے ہانڈیاں چڑھا دیں اور بقیہ تمام واقعہ مذکور ہے۔

أَبِيهِ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصَبْنَا غَنَمًا وَإِبِلًا فَفَعَلْنَا الْقَوْمَ فَأَغْرَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِفَتْ ثُمَّ غُلِلَ غَسْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِحُزُورٍ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ \*

۳۹۳۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَسَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ عَنْ خَدِيجِ بْنِ رَافِعٍ ثُمَّ حَدَّثَنِيهِ عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بَنِي مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ خَدِيجٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَأَقْرَبُ الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مَدَى فَتَذَكَّرَ بِاللَّيْطِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَقَالَ قَدْ عَلِمْنَا نَعِيرُ مِنْهَا فَرَمْنَاهُ بِالنَّبْلِ حَتَّى وَهَضْنَاهُ \*

۳۹۴۔ وَحَدَّثَنِيهِ الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْجَرَهُ بِتَمَامِهِ وَقَالَ فِيهِ وَلَيْسَتْ مَعَنَا مَدَى أَفْتَدِ بِحُزُورٍ بِالْقَصَبِ \*

۳۹۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَأَقْرَبُ الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مَدَى وَسَأَوْ الْحَدِيثَ وَتَمَّ بِذِكْرٍ فَفَعَلْنَا الْقَوْمَ فَأَغْرَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِفَتْ وَذَكَرَ



## سائر القصصہ \*

(۷۱) بَابُ يَبَيِّنُ مَا كَانَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثِ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ وَيَبَيِّنُ نَسْخَهُ وَإِبَاحَتَهُ إِلَى مَتَى شَاءَ \*

۳۹۶ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَبَدَأَ بِالنَّصَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَأْكُلَ مِنْ لُحُومِ نُسُكِنَا بَعْدَ ثَلَاثِ \*

۳۹۷ - حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ فَصَلَّيْتُ لَنَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَا تَأْكُلُوا \*

۳۹۸ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْخَلَوَاتِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُنْهُمْ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْلَامِ بِثَلَاثِ \*

۳۹۹ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ

باب (۷۱) تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت اور اس حکم کے منسوخ ہونے اور جس وقت تک طبیعت چاہے گوشت کھانے کی اجازت۔

۳۹۶ - عبد الجبار بن العلاء، سفیان، زہری، ابو عبیدہ بیان کرتے ہیں کہ میں عید کی نماز میں حضرت علیؑ کے ساتھ تھا انہوں نے پہلے نماز پڑھی، اس کے بعد خطبہ دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن کے بعد ہمیں اپنی قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔

۳۹۷ - حرملہ بن یحییٰ، یونس، ابن شہاب، ابو عبیدہ مولى ابن ازہر بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ عید کی نماز میں شریک ہوا اور پھر حضرت علیؑ کے ساتھ شریک ہوا اور میں نے حضرت علیؑ کے ساتھ خطبہ سے پہلے نماز پڑھی، پھر انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو تین شب سے زیادہ اپنی قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے، اہدامت کھاؤ۔

۳۹۸ - زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ابن اثیر ابن شہاب۔

(دوسری سند) حسن خلواتی، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، حدیث۔ (تیسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۳۹۹ - قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رُمح، لیث، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ

نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدٌ مِنْ لَحْمِ الْأَضَاجِيَةِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ \*

۴۰۰ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ خُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْيَةَ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كَذَلِكَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ \*  
۴۰۱ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا وَقَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تَوْكَلَ لَحُومُ الْأَضَاجِيَةِ بَعْدَ ثَلَاثِ قَلَبٍ سَالِمٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ لَحُومَ الْأَضَاجِيَةِ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ بَعْدَ ثَلَاثِ \*

۴۰۲ - حَدَّثَنَا يُمُحِقُ بْنُ إِبرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لَحُومِ الْأَضَاجِيَةِ بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُمْرَةَ فَقَالَتْ صَدَقَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ ذَهَبَ أَهْلُ أَيْمَانَ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ خَضِرَةَ الْأَضَاجِيَةِ زَمَنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْجِرُوا ثَلَاثًا ثُمَّ تَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ يُتَجَلَدُونَ الْأَسْقِيَةَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ وَيَحْتَمُونَ مِنْهَا الْوَذَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زائد نہ کھائے۔

۳۰۰۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریر، (دوسری سند) محمد بن رافع، ابن ابی فدیہ، ضحاک بن عثمان، مالک، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور لیث کی حدیث کی طرح روایت بیان کی ہے۔

۳۰۱۔ ابن ابی عمر، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین شب کے بعد کھانے کی ممانعت فرمائی ہے۔ سالم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قربانی کا گوشت تین شب کے بعد نہیں کھاتے تھے اور ابن ابی عمر نے ”فوق“ کے لفظ کے بجائے ”بعد“ کا لفظ بولا ہے۔

۳۰۲۔ اسحاق بن ابراہیم، روح مالک، عبد اللہ بن ابی بکر، عبد اللہ بن واقد، رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن سے زائد قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔ عبد اللہ بن ابی بکر کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کا عمرہ کے سامنے تذکرہ کیا، عمرہ نے کہا کہ ابن واقد نے سچ کہا کیونکہ حضرت عائشہ فرماتی تھیں کہ آپ کے زمانہ میں عید الاضحیٰ کے قریب کچھ دیہاتی آگئے تھے، حضور نے فرمایا قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد رکھو اور اس کے بعد جو رہ جائے وہ صدقہ کر دو، لیکن اس کے بعد صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ اپنی قربانیوں (کی کھانوں) سے مشکیزے بناتے تھے اور ان میں چربی پکھلاتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب کیا ہوا، صحابہ نے عرض کیا کہ آپ نے ہمیں تین دن کے بعد قربانیوں کا گوشت کھانے سے



وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا نَهَيْتَ أَنْ تَأْكُلَ لَحْمُ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَقَالَ إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّافِقَةِ الَّتِي دَفَقَتْ فَكُونُوا وَادْخِرُوا وَتَصَدَّقُوا \*

منع کر دیا، آپ نے فرمایا میں نے تمہیں ان محتاجوں کی وجہ سے جو اس وقت آگئے تھے منع کیا تھا، پتہ نہ چلے اب کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور صدقہ دو۔

(نوٹ: امام نووی فرماتے ہیں معلوم ہوا کہ تین دن سے زائد قربانی کا گوشت رکھنا منع نہیں ہے اور وہ حکم منسوخ ہو چکا ہے، جمہور علما نے کرام کا یہی مسلک ہے اور نیز معلوم ہوا کہ قربانی میں سے صدقہ بھی کرنا چاہئے اور کھانا بھی چاہئے۔

۴۰۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ كُلُوا وَتَزَوَّدُوا وَادْخِرُوا \*

۴۰۳ - یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شب کے بعد قربانیوں کا گوشت کھانے کی ممانعت کر دی تھی مگر اس کے بعد فرمایا کھاؤ، زاور ادبناؤ، اور جمع کرو۔

۴۰۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَالْمُفِظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لَحْمِ بَدَنَاتِنَا فَوْقَ ثَلَاثٍ مِثْقَالٍ فَأَرْحَصَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا وَتَزَوَّدُوا قُلْتُ بَعْطَاءُ قَالَ جَابِرٌ حَتَّى جِئْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ \*

۴۰۴ - ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر (دوسری سند) یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، ابن جریر، عطاء، حضرت جابر (تیسری سند) محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریر، عطاء حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مقام منیٰ میں ہم اپنی قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت عطا فرمادی اور فرمایا کھاؤ اور توشہ بناؤ، میں نے عطاء سے کہا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی بیان کیا، یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ آگئے انہوں نے کہا ہاں۔

۴۰۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَمْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ عَطَاءٍ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا لَا نَمْسِكُ لَحْمَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَزَوَّدَ مِنْهَا وَنَأْكُلَ مِنْهَا بَعْضُ فَوْقَ ثَلَاثٍ \*

۴۰۵ - اسحاق بن ابراہیم، زکریا بن عدی، عبید اللہ بن عمرو، زید بن ابی انیسہ، عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں رکھتے تھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس میں سے توشہ بنانے اور تین دن سے زیادہ کھانے کا حکم دے دیا۔

۴۰۶ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۴۰۶ - ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عمرو، عطاء، حضرت

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ غُرَيْرٍ عَنْ غَطَاءٍ عَنْ  
خَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَرَوُذَهَا إِلَى الْمَدِينَةِ عَلَى عَهْدِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

۴۰۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ الْحُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ  
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
قَنَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا  
أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَا تَأْكُلُوا لَحْمَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ  
ثَلَاثٍ وَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَشَكُّوا إِلَيَّ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَهُمْ عِيَانًا  
وَ حَشَمًا وَ خِذْمًا فَقَالَ كُلُوا وَ أَطْعَمُوا وَ أَحْبَسُوا  
أَوْ ادَّخِرُوا قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ شَكَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ \*

۴۰۸ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو  
عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَسَةَ بْنِ  
الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ فِي يَوْمِهِ بَعْدَ  
ثَلَاثَةِ شُبَّانٍ فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّغَامِ الْمُقْبِلِ قَالُوا يَا  
رَسُولَ اللَّهِ نَفَعَلْ كَمَا فَعَلْنَا غَافٍ أَوْ لَمْ نَفَعَلْ  
بِذَلِكَ غَافٍ كَانَ النَّاسُ فِيهِ بِحَبْهِ قَارَدَتْ أَنَّ  
يَقْشُرُوا فِيهِ \*

۴۰۹ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ  
بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي  
الزَّاهِرِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ ذَبَحَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِيَّتَهُ ثُمَّ  
قَالَ يَا ثَوْبَانُ أَصْلَحْ لَحْمَ هَذِهِ فَلَمْ أَزَلْ أَطْعِمُهُ  
مِنْهَا حَتَّى قَدِمَ الْمَدِينَةَ \*

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قربانوں کا گوشت بطور زکوٰۃ و ہدیہ  
تک لے جایا کرتے تھے۔

۴۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن علی جریری، ابو نعیم، حضرت  
ابو سعید خدریؓ۔

(دوسری سند) محمد بن عثمان، عبد اللہ بن سعید، قتادہ، ابو نعیم،  
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مدینہ و انور، قربانوں  
کا گوشت تین دن سے زیادہ مت کھاؤ اور تین مٹھے کی روایت  
میں تین دن کا ذکر ہے، صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے شکایت کی کہ ہمارے اہل و عیال اور نوکر چاکر ہیں، آپؐ  
نے فرمایا کھاؤ، کھاؤ، رکھ لو یا رکھ چھوڑو، ابن عثمان بیان کرتے  
ہیں کہ ان الفاظ میں عبد اللہ بن عثمان کو شک ہے۔

۴۰۸۔ اسحاق بن منصور، ابو عاصم، یزید بن ابی نعیم، سلمہ بن  
اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے قربانی کرے، تو تین دن  
کے بعد اس کے گھر میں اس سے کچھ نہ رہے، جب دو مہینے  
ہو تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اسی طرح کریں جیسا  
گزشتہ سال کیا تھا، آپؐ نے فرمایا نہیں، وہ سال محتاجی کا تھا تو  
اس لئے میں نے چاہا کہ سب کو گوشت مل جائے۔

۴۰۹۔ زہیر بن حرب، معن بن عیسٰی، معاویہ بن صالح،  
ابو الزہریہ، جبیر بن نفیر، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی  
ذبح کی اور پھر فرمایا، ثوبان اس کا گوشت سنبھال کر رکھو، پناچے  
مدینہ منورہ پہنچتے تک میں برابر حضور کو اس قربانی کا گوشت  
کھلا رہا۔



۴۱۰ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ج وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كَمَا هُمَا عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

۴۱۱ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَمْرَةَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَصْلَحَ هَذَا اللَّحْمُ قَالَ فَأَصْلَحْتُهُ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ مِنْهُ حَتَّى بَلَغَ الْمَدِينَةَ \*

۴۱۲ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّبَّارِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَمْرَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَقُلْ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ \*

۴۱۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي مِينَانٍ وَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى عَنْ ضَرَّارِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ مُخَارِبِ بْنِ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ ج وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَعِيرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا ضَرَّارُ بْنُ مَرْثَدَةَ أَبُو مِينَانٍ عَنْ مُخَارِبِ بْنِ دَنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لَحُومِ الْأَصَاغِيِّ فَزُورُوا ثَلَاثَ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَأَ لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ التَّبَدُّلِ بَيْنَ سِقَاءٍ فَاسْتَرَبُوا فِي الْأَسْفِيقِ كُلِّهَا

۴۱۰ - ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن رافع، زید بن حبیب (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم الحنظل، عبدالرحمن بن مہدی، معاویہ بن صالح سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۴۱۱ - اسحاق بن منصور، ابو مسر، یحییٰ بن خمرہ، زبید بن عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت ثوبان مولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا یہ گوشت اسیط سے رکھ لو، چنانچہ میں نے اس گوشت کو بنا رکھا، مدینہ پہنچے تک حضور اسی کو کھاتے رہے۔

۴۱۲ - عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، محمد بن مبارک، یحییٰ بن خمرہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی اس میں حجۃ الوداع کا تذکرہ نہیں ہے۔

۴۱۳ - ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ثنی، محمد بن فضیل، ابوسنان، ضرار بن مرہ، مخارب بن مریدہ بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نعیر، محمد بن فضیل، ضرار بن مرہ، مخارب بن دناور، عبد اللہ بن بریدہ، بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا لیکن اب زیارت کیا کرو، اور میں نے تم کو حین شب سے زیادہ قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا لیکن اب جب تک دل چاہے قربانی کا گوشت روک رکھو اور میں نے تم کو مشکیزے کے علاوہ تمام برتنوں میں خبث کے استعمال سے منع کیا تھا اب تمام برتنوں میں پیا کرو مگر نشہ والی چیزیں مست ہوں۔

وَلَا تُشْرَبُوا مُسْكِرًا \*

(فائدہ) اس حدیث میں پرخ اور منسوخ دونوں کا بیان ہے، چنانچہ کبھی اسی طرح معلوم ہوتا ہے اور کبھی صحابی کے کہنے سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری امر یہ تھا اور کبھی تاریخ سے اور کبھی اجماع سے، مگر اجماع بذات خود تاریخ نہیں ہے، مگر تاریخ کے وجود کی دلیل ہے غرضیکہ ان تمام روایتوں سے قلم سابق کا نسخ ثابت ہو گیا۔ واللہ اعلم

۴۱۴۔ حجاج بن شاعر، ضحاکہ بن محمد، سفیان، علقمہ بن مرثدہ، ابن بریدہ، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو منع کرتا تھا اور ابوسنان کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۴۱۴۔ وَحَدَّثَنِي حُجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ عُلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ فَذَكَرْتُ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي سِنَانٍ \*

باب (۷۲) الفرع اور عتیرہ۔

(۷۲) بَابُ الْفُرْعِ وَالْعَتِيرَةِ \*

۴۱۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو بن قنبر، زبیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

(دوسری سند) محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، حمزہ، زہری، ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہ فرع کوئی چیز ہے اور نہ عتیرہ، ابن رافع نے اپنی روایت میں یہ زیدتی بیان کی، کہ فرع اونٹنی کا پہلا بچہ ہے جسے مشرک ذبح کیا کرتے تھے۔

۴۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّوَيْمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو بْنُ الْقَنْبَرِ وَزُبَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَمْدُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُبَشَّرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فُرْعَ وَلَا عَتِيرَةَ زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِي رَوَاتِهِ وَالْفُرْعُ أَوَّلُ الشَّيْءِ كَانَ يُنْتَجِعُ لَهُمْ قَبْلَ بَحْوَنِهِ \*

(فائدہ) اور عتیرہ وہ ذبیحہ ہے جسے رجب کے اول عشرہ میں ذبح کیا کرتے تھے اور اس کو رجبی کہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں موقوف کر دیا اور فرمادیا کہ ان کی کوئی اصلیت نہیں، ہاں بوجہ اللہ بغیر کسی قید کے یہ کام کئے جائیں تو درست ہیں، دوسری روایات میں اس کی تصریح آگئی ہے۔

باب (۷۳) جو محض قربانی کا ارادہ رکھتا ہو، وہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے قربانی کرنے تک ناخن اور بال نہ کٹوائے۔

(۷۳) بَابُ نَهْيِ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَهُوَ مُرِيدُ الْمُضْحِيَّةِ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ شَعْرِهِ أَوْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا \*



۴۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ بْنِ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ  
يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلْتَ الْعَشْرَ وَأَرَادَ أَخَذُكُمْ أَنْ  
يُضْحِيَ فَلَا يَعْصُ مِنْ شَعْرَةٍ وَتَشْرَهُ شَيْئًا قِيلَ  
بِسُفْيَانَ فَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَا يَرْفَعُهُ قَالَ لَكِنِّي أَرْفَعُهُ \*

۴۱۷- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ  
عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَرْفَعُهُ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ  
وَعَتَدَهُ أَضْحِيَّةً يُرِيدُ أَنْ يَضْحِيَ فَلَا يَأْخُذُ  
شَعْرًا وَلَا يَقْلَعُ ظُفْرًا \*

۴۱۸- وَحَدَّثَنِي حُجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي  
يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ الْغُبَرِيُّ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ هَذَا ذِي  
الْجَنَّةِ وَأَرَادَ أَخَذُكُمْ أَنْ يَضْحِيَ فَلْيُمْسِكُوا  
عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ \*

۴۱۹- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ  
الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ أَوْ عَمْرِو بْنِ  
مُسْلِمٍ بِهَذَا الْإِسْدَادِ نَحْوَهُ \*

۴۲۰- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُغَاذٍ الْغُبَرِيُّ  
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اللَّيْثِيُّ عَنْ  
عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ بْنِ عَمَّارِ بْنِ أَكْبَمَةَ اللَّيْثِيِّ قَالَ  
سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يَقُولُ سَمِعْتُ أُمَّ

۴۱۶- ابن ابی عمر مکی، سفیان، عبد الرحمن بن حمید بن  
عبد الرحمن بن عوف، سعید بن مسیب، حضرت ام سلمہ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جب ذی الحجہ کا عشرہ شروع ہو جائے اور تم میں سے  
کوئی قربانی کا ارادہ رکھتا ہو تو دو اپنے بالوں اور ناخنوں میں سے  
کچھ نہ لے، سفیان سے کہا گیا کہ بعض اس حدیث کو مرفوع  
بیان نہیں کرتے انہوں نے کہا میں تو مرفوع بیان کرتا ہوں۔

۴۱۷- اسحاق بن ابراہیم، سفیان، عبد الرحمن بن حمید بن  
عبد الرحمن بن عوف، سعید بن مسیب، حضرت ام سلمہ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہا مرفوعاً روایت کرتی ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا  
جب ذی الحجہ کا عشرہ اول آجائے اور اس کے پاس قربانی موجود  
ہو تو وہ اپنے بال نہ لے نہ ناخن تراشے۔

۴۱۸- حجاج بن شاعر، یحییٰ بن کثیر غُبَرِی، ابو غسان، شعبہ، مالک  
بن انس، عمرو بن مسلم، سعید بن مسیب، حضرت ام سلمہ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم ذی الحجہ کا  
چاند دیکھ لو اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہتا ہو تو اپنے بال اور  
ناخن سابقہ حالت پر ہی رہنے دے۔

۴۱۹- احمد بن عبد اللہ بن حکم ہاشمی، محمد بن جعفر، شعبہ، مالک  
بن انس، عمرو بن محمد بن مسلم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح  
سے روایت مروی ہے۔

۴۲۰- سعید اللہ بن معاذ غُبَرِی، بواسطہ اپنے والد، محمد بن عمرو  
لیثی، عمرو بن مسلم، سعید بن مسیب، حضرت ام سلمہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا  
کہ جس کے پاس ذبح کرنے کے لئے جانور ہو اور ذی الحجہ کا چاند

سَلَّمَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ  
ذُبْحٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أَهْلُ هَذَا ذِي الْحِجَّةِ قَالُوا  
يَأْخُذُونَ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَطْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى  
يُصْحَى \*

۴۲۱- حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ  
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو  
حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ اللَّيْثِيُّ قَالَ  
كَذَابَ فِي الْحِمَامِ قَبِيلُ الْأَضْحَى فَأَعْلَى فِيهِ نَاسٌ  
فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْحِمَامِ إِنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ  
يَكْرَهُ هَذَا أَوْ يَنْهَى عَنْهُ فَلَقِيتُ سَعِيدَ بْنَ  
الْمُسَيْبِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا أَبَا أُجَيْبٍ  
هَذَا حَدِيثٌ قَدْ نَسِيتُ وَتَرَكْتُ حَدِيثِي أَمْ مَنَعَهُ  
زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى  
حَدِيثِ مُغَازٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو \*

۴۲۲- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ أَجْبِ بْنِ وَهْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي خَبْرَةُ أَخْبَرَنِي عَالِدُ بْنُ  
يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ  
الْحُدَيْبِيِّ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيْبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ  
زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ وَذَكَرَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ \*

(فائدہ) یہ علم استنباطی ہے، اگر کوئی ایسا کرے تو کسی قسم کی کراہت نہیں ہے۔

(۷۴) بَابُ تَحْرِيمِ الذَّبْحِ لِغَيْرِ اللَّهِ  
تَعَالَى وَلَعْنِ فَاعِلِهِ \*

نظر آجائے تو جب تک وہ قربانی نہ کرے تب تک وہ اپنے  
بالوں اور ناخنوں سے چیز نہ لے۔

۴۲۱- حسن بن علی حلوانی، ابو اسامہ، محمد بن عمرو، عمرو بن مسلم  
بن عمار لکھی بیان کرتے کہ عید الاضحیٰ سے ذرا پہلے ہم حمام میں  
تھے تو اس میں بعض لوگوں نے نورہ سے بال صاف کئے، بعض  
حمام والے بولے کہ سعید بن مسیب اسے مکروہ کہتے ہیں یا اس  
سے منع کرتے ہیں، چنانچہ میں سعید بن مسیب سے ملا، اور ان  
سے اس کا تذکرہ کیا، انہوں نے کہا اسے بھیجتے یہ تو حدیث ہے  
جسے لوگوں نے بھلا دیا، یا چھوڑ دیا، مجھ سے حضرت ام سلمہ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا  
ہے جیسا کہ معاذ عن محمد بن عمرو کی روایت گزر چکی۔

۴۲۲- حرملہ بن یحییٰ، احمد بن عبد الرحمن، عبد اللہ بن وہب،  
دیوہ، خالد بن زید، سعید بن ابی ہلال، عمر بن مسلم جندی، ابن  
مسیب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے  
حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے خبر دی اور وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم  
سے حسب سابق روایت بیان کرتی ہیں۔

باب (۷۴) جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی تعظیم  
کے لئے جانور ذبح کرے وہ شخص ملعون اور فوجہ  
حرام ہے۔



۴۲۳- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَرَجُ بْنُ  
يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ مَرْوَانَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا  
مَرْوَانُ بْنُ مُدَاوِنَةَ الْفَرَّارِيُّ حَدَّثَنَا مَنصُورُ بْنُ  
حَيَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّفِيلِ عَامِرُ بْنُ وَائِلَةَ قَالَ  
كُنْتُ عِنْدَ عِيْنِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ  
فَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ  
إِلَيْكَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسُ  
غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ حَدَّثَنِي بِكَلِمَاتٍ أُرْبِعُ قَالَ فَقَالَ مَا  
هُنَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ  
وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ  
مَنْ آوَى مُحِلًّا وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ عَيَّرَ مَنَارَ  
الْأَرْضِ

۴۲۳- زہیر بن حرب، ہرج بن یونس، مروان بن معاویہ  
فزاری، منصور بن حیان، ابوالطفیل، عامر بن وائلہ بیان کرتے  
ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا،  
اسنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
و سلم آپ کو چھپا کر کیا بتاتے تھے؟ یہ سن کر حضرت علی غصہ  
ہو گئے اور فرمایا آپ نے مجھے کوئی ایسا چیز نہیں بتائی جو اور دن  
کو نہ بتائی ہو، مگر آپ نے مجھے چار باتوں کا فرمایا ہے، اس نے کہا  
اے امیر المؤمنین وہ کیا ہیں؟ حضرت علی نے فرمایا جو شخص  
اپنے والدین پر لعنت کرے، اللہ اس پر لعنت نازل کرے اور جو  
اللہ کے علاوہ اور کسی کی تعظیم کے لئے ذبح کرے اللہ اس پر  
لعنت کرے اور لعنت کرے اس پر جو کسی بدعتی کو پنا دے اور  
جو شخص زمین کی حد بندی کے نشانات کو مٹائے اللہ تعالیٰ اس پر  
لعنت فرمائے۔

(فائدہ) آپ پیغمبر تھے اور آپ کو تمام امت کی تعلیم مقصود تھی لہذا یہ رہنمائیوں کا طوفان حماقت ہے کہ آپ نے حضرت علی کو خصوصی  
علوم بتائے، نیز بدعتی کا کیا حال ہوگا، جبکہ بدعتی کو پنا دینے والے اور ان کو بلا کر تقادیر کرانے والوں کا یہ حشر ہے، العجب و حفظہ

۴۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ  
مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ قَالَ قُلْنَا  
لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبِرْنَا بِشَيْءٍ أَسْرَهُ إِلَيْكَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَسْرُّ  
إِلَيَّ شَيْئًا كَتَمَهُ النَّاسُ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ  
لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى  
مُحِلًّا وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ  
عَيَّرَ الْمَنَارَ

۴۲۴- ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو خالد احمر سلیمان بن حیان، منصور  
بن حیان، ابوالطفیل بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی سے  
کہا ہمیں وہ بات بتائیے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو  
خفیہ طور پر بتائی ہے، انہوں نے کہا کہ آپ نے مجھے کوئی ایسی  
بات نہیں بتائی جو اوروں سے چھپائی ہو، لیکن میں نے آپ  
سے سنا ہے کہ اللہ ایسے شخص پر لعنت کرے جو خدا کے علاوہ  
کسی اور کے لئے جانور کاٹے اور اس پر جو کسی بدعتی کو جگہ دے  
اللہ لعنت کرے، اور جو اپنے والدین پر لعنت کرے، اللہ اس پر  
لعنت فرمائے، اور جو زمین کے نشانات بدل دے اللہ اس پر  
لعنت کرے۔

۴۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ  
بَشَّارٍ وَالْفُفْطُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ

۴۲۵- محمد بن عثی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قاسم بن  
ابی بزدہ، ابوالطفیل بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ و جبرہ  
سے دریافت کیا گیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

أَبِي بَرَّةٌ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الصَّفْوَلِ قَالَ سَأَلَ  
عَلِيٌّ أَحَصَّكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا نَحْنُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ يَغْمُ بِهِ النَّاسُ كَافَّةً  
إِلَّا مَا كَانَ فِي فِرَاسٍ سَنَجِي هَذَا قَالَ فَأَخْرَجَ  
صَحِيفَةً مَكْتُوبٌ فِيهَا لَعْنُ اللَّهِ مَنْ ذَبَعَ لِغَيْرِ  
اللَّهِ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ سَرَقَ مَتَارَ الْأَرْضِ وَلَعْنُ اللَّهِ  
مَنْ لَعَنَ وَابْنَهُ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ أَوَى مُحَدِّثًا \*

تھیں کسی چیز کے ساتھ خاص فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کوئی ایسی خاص بات  
نہیں فرمائی جو کہ تمام لوگوں سے نہ فرمائی ہو، البتہ چند باتیں  
میری تلواریں کے نیام میں ہیں، چنانچہ حضرت علیؑ نے ایک کاغذ  
نکالا جس میں لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر جو خدا کے  
علاوہ اور کسی کے لئے جانور ذبح کرے لعنت فرمائی ہے، اور اللہ  
تعالیٰ نے اس شخص پر جو زمین کی نشانی چائے لعنت فرمائی ہے  
اور لعنت کی ہے اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر جو اپنے والدین پر  
لعنت کرے اور لعنت کی ہے اللہ نے اس پر جو کسی بدعتی کو جگہ

۱۵۷

(خاندان) یہ حدیث کتاب الحج کے اخیر میں گزر چکی ہے اور جہاں تک خیال ہے، میں نے اس پر کچھ تحریر کیا ہے، مگر پھر احتیاطاً چند سطور لکھ  
دیتا ہوں، امام نووی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کے لئے ذبح کرنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کا نام لے کر ذبح کرے،  
جیسے بت کا یا موی کا یا عیسیٰ علیہ السلام کا، یا کسی ہیریادلی کو وغیرہ، یہ سب حرام ہے، اور ذبیحہ مردار ہے، خواہ ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا  
نصرانی اور یہودی ہو، امام شافعی نے اس کے متعلق تصریح کر دی ہے۔ لہذا فی البدیہۃ الفقار، اور شیخ ابوالحسن محمد بن ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے  
فرماتے ہیں کہ بدشاہ کی سواری کے آنے کے وقت اس کی خوشی میں دو جانور کاٹنے جاتے ہیں، اہل بخارا ان کی حرمت کا فتویٰ دیتے ہیں  
کہ کھنڈ وہ "ہائیں یہ لغیر اللہ" میں داخل ہیں (نووی جلد ۲ ص ۱۶۱ و عینی جلد ۲ ص ۲۴) و اکمال الاکمل و شرحہ مکمل الاکمال جزو خاص  
ص ۳۰۸)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کِتَابُ الْأَشْرَبَةِ

باب (۷۵) شراب کی حرمت اور یہ کہ شراب  
انگور اور کھجور سے تیار ہوتی ہے۔

۳۲۶۔ یحییٰ بن یحییٰ شیبی، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابن  
شہاب، علی بن حسین بن علی، بواسطہ اپنے والد حسین بن  
علی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بدر  
کے مال غنیمت سے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

(۷۵) بَابُ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ وَبَيَانِ أَنَّهَا  
تَكُونُ مِنْ عَصِيرِ الْعَنْبِ \*

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ  
أَخْبَرَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ  
حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ  
عَبِيٍّ عَنْ أَبِيهِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي



صَاحِبٍ قَالَ أَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَغَمِّ يَوْمٍ بَدْرٍ وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَارِفًا أُخْرَى فَأَتَخْتُمَهَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْ خِيراً بَأْيَعَةٍ وَمُعِي صَائِعٍ مِنْ بَنِي قَيْقَاعٍ فَأَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى وَلِيمَةٍ فَأَطْلَعَهُ وَحَمْزَةُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذَلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةٌ تَغْنِيهِ فَقَالَتْ أَلَا يَا حَمْزُ لِلشَّرَفِ الْفَوَاءُ فَتَارُ إِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَحَبَّ أَسْبَمَتْهُمَا وَتَفَرَّ خَوَاصِرُهُمَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ وَمِنْ السُّنَامِ قَالِ قَدْ حَبَّ أَسْبَمَتْهُمَا فَذَهَبَ بِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ فَلَنْظَرْتُ إِلَى مَنْظَرِ أَفْطَعْنِي فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَأَخْبَرْتُهُ أُنْخِرَ فُخْرَجٍ وَمَعَهُ رَبْدٌ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَدَخَلَ عَنِي حَمْزَةُ فَتَغَبَّطَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصْرَهُ فَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ يَا عِيْدُ لِأَبَاتِي فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَهْقَرٍ حَتَّى خَرَجَ عَنْهُمْ \*

ساتھ ایک اونٹنی ملی اور آپؐ نے مجھے ایک اور اونٹنی عنایت کر دی، میں نے ان دونوں کو ایک انصاری کے دروازہ پر بٹھلایا اور میرا ارادہ تھا کہ ان پر از خر گھاس مار کر لاؤں اور فروخت کروں اور میرے ساتھ بنی قیقاع کا ایک ستار بھی تھا، غرضیکہ میں نے حضرت فاطمہؑ کے ولیمہ کے لئے تیاری کا ارادہ کیا اور اسی گھر میں حضرت حمزہؓ شراب پی رہے تھے اور ان کے پاس ایک باندی تھی جو اشعار پڑھ رہی تھی، آخر اس نے یہ شعر پڑھا کہ ”اے حمزہ مولیٰ اونٹنیوں کو ذبح کرنے کے لئے اٹھو یہ سن کر حمزہؓ اپنی تلوار نے کر ان پر دوڑے (۱)، اور ان کی کوبان کاٹ لی اور ان کی کھونٹیں پھاڑ ڈالیں اور ان کا کلیجہ نکال لیا، ابن جریر کہتے ہیں کہ میں نے ابن شہاب سے کہا کہ کوبان بھی لئے یا نہیں، وہ بولے کوبان تو کاٹ ہی لئے، ابن شہاب کہتے ہیں حضرت علیؑ نے کہا، میں نے جب یہ خطرناک منظر دیکھا تو فوراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپؐ کے پاس زید بن حارثہ بھی تھے، میں نے سارا واقعہ بیان کیا آپؐ نکلے اور آپؐ کے ساتھ زید بھی تھے اور میں بھی آپؐ کے ساتھ چلا، حمزہؓ کے پاس تشریف لے گئے اور ان پر غصہ کا اظہار کیا، حمزہؓ نے حضورؐ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور بولے تم لوگ میرے باپ دادا کے غلام ہو، یہ سنتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لٹے پاؤں لوٹ کھڑے ہوئے حتیٰ کہ وہاں سے چلے آئے۔

(فائدہ) شراب پینا اس زمانہ میں مباح تھا اور یہ امور نشہ کی حالت میں صادر ہوئے جبکہ انہیں خبر نہ تھی۔ لہذا ان امور کے صادر ہونے پر ان پر کسی قسم کا عتاب نہیں ہے اور عمرو بن شیبہ کی کتاب میں ہے کہ حضورؐ نے حضرت حمزہؓ سے حضرت علیؑ کو ان دونوں اونٹنیوں کا تادان دلوایا تھا اور حضرت حمزہؓ نے یہ جو کہا تم میرے باپ دادا کے غلام ہو، یہ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں تھا بلکہ حضرت زید اور حضرت علیؑ کو تھا، زید تو واقعہ حضورؐ کے غلام ہی تھے اور حضرت علیؑ حضرت حمزہؓ سے چھوٹے اور بچیتے بھی تھے اور پھر نشہ کی حالت میں ان سے یہ کلمات صادر ہوئے، جن کا انہیں تکلف نہیں ہے۔

(۱) اس حدیث و کتاب الاشرار کے شروع میں نا کر حرمت ظہر کی سخت بیان کرنا مقصود ہے کہ شراب اس لئے حرام کی گئی ہے کہ اس کے پینے کے بعد شراب پینے والے کو ایسے آپ پر قہر نہیں رہتی۔ دست درازی اور غیر مناسب چیزوں کا ارتکاب کرنے لگتا ہے۔

۴۲۷ - وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ \*  
 ۴۲۸ - وَ حَدَّثَنِي أَبُو نَكْرٍ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ كُبَيْرٍ بْنُ عَفِيرٍ أَبُو عُسَّانَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عُبَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُبَيْدًا قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَجِيبِي مِنَ الْمَغْطَمِ يَوْمَ يَدْرُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمْسِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَيْتِي بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعَدْتُ زَجْدًا صَوَاغًا مِنْ بَنِي قَيْنِقَاعَ يَرْتَجِلُ مَعِيَ فَذَاتِي بِإِذْنِهِ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوْغِغِينَ فَأَسْتَعِينُ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عَرُوسِي قَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفِي مَتَاعًا مِنَ الْأَقْنَابِ وَالْفَرَائِرِ وَالْحَبَالِ وَشَارِفِي مُتَاعًا لِي حَتَّى حَجَرَةً وَحُلِي مِنَ الْأَنْصَارِ وَجَمَعْتُ حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا شَارِفِي قَدْ أَجْتَبَتْ أَسْمَتُهُمَا وَبَقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأَعِيدَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَلَمْ أَهْلِكْ عَيْنِي حِينَ رَأَيْتُ ذَلِكَ أَلَمْ تَفْزِ مِنْهُمَا قُلْتُ مَنْ فَعَلَ هَذَا قَالُوا فَعَنَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ السُّطَيْبِ وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبِ مِنَ الْأَنْصَارِ غَنَةً فَنَتْ وَأَصْحَابُهَا فَقَالَتْ فِي غَدَائِهَا أَلَا يَا حَمْزُ لِمَ شَرَفْتَ النَّوَاءَ فَضَامَ حَمْزَةُ بِالسَّيْبِ فَأَجْتَبَتْ أَسْمَتُهُمَا وَبَقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا فَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَقَالَ عَلِيُّ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قَارَ فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَحْشِي الَّذِي تَقَبَّلْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۴۲۷ - عبد بن حمید، عبد الرزاق، ابن جریر سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۴۲۸ - ابو بکر بن اسحاق، سعید بن کثیر بن عوف بن عثمان مہری، عبد اللہ بن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، علی بن حسین بن علی، حسین بن علی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بدر کے دن مال قیمت میں سے میرے حصے میں ایک اونٹنی آئی اور اسی روز خمس میں سے ایک اونٹنی آپ نے مجھے عنایت کی جب میں نے حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خلوت کرنا چاہی تو بنی قنیقاع کے ایک ستار سے اپنے ساتھ چلنے کا وعدہ لے لیا تاکہ ہم دونوں آخر گھاس لا کر ستاروں کے ہاتھ فروخت کریں اور پھر اس کی قیمت سے میں اپنی شادی کا دلیرہ کروں، چنانچہ میں اپنی اونٹنیوں کا سامان یعنی پالاں کے تختے بوریاں اور رسیاں جمع کرنے لگا اور دونوں اونٹیاں ایک انصاری کے گھر کے پاس بیٹھیں، جب میں سامان جمع کر چکا تو دیکھتا ہوں کہ ان دونوں اونٹنیوں کے کوہان کٹے ہوئے ہیں یہ منظر دیکھ کر میرے آنسو نکل پڑے میں نے دریافت کیا یہ کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے کہا، حمزہ بن عبد المطلب نے اور حمزہ اسی مکان میں چند شراب پینے والے انصاریوں کے ساتھ موجود ہیں ان کو اور ان کے ساتھیوں کو گانے والی نے ایک شعر سنایا تھا کہ "الایا حمزہ لشراف النواہ" اسی وقت حمزہ تلوار لے کر کھڑے ہوئے اور دونوں اونٹنیوں کے کوہان کاٹ ڈالے، پہلو چیر دیئے اور جگر نکال لئے، میں فوراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے چل دیا، اس وقت حضور کے پاس زید بن عاریف بھی موجود تھے مجھے دیکھتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرے کے آثار سے میری کیفیت معلوم کر لی تھی، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آج کی طرح خطرناک منظر میں نے



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُكَ كَالْيَوْمِ قَطُّ عَلَا حَمْزَةٌ عَلَى فَاقَتِي  
فَاجْتَبَأْتُ أَسْمِعْتَهُمَا وَتَقَرَّ خَوَاصِرُهُمَا وَهَذَا هُوَ ذَا  
فِي يَتَبَّعُهُ شَرِبَ قَالَ فَذَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِذَائِهِ فَاذْنَاهُ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي  
وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَرَبُّدُ بْنُ خَارِقَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَابُ  
الَّذِي فِيهِ حَمْزَةٌ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنُوا لَهُ فَإِذَا هُمْ  
شَرِبَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَلُومُ حَمْزَةً فِيمَا فَعَلَ فَإِذَا حَمْزَةٌ مُحْضَرَةٌ عِنْدَهُ  
فَنَظَرَ حَمْزَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ إِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَظَنَنْتُ  
إِلَى سُرَّتَيْهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَتَنَظَّرَ إِلَيَّ وَجْهَهُ فَقَالَ  
حَمْزَةٌ وَهَلْ أَتَيْتُمَا إِلَّا غَيْبًا يَا بَنِي فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَجَلَّى فَتَكْصَرُ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَقْبَيْهِ الْقَهْقَرَى  
وَأَخْرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ \*

۴۲۹- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَهْرَازَ  
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ  
عَنْ يُونُسَ عَنِ الرَّهْزِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ \*  
۴۳۰- حَدَّثَنِي أَبُو الرَّيْحِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ  
الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا  
ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ  
الْقَوْمِ يَوْمَ حُرْمَتِ الْحُمْرِ فِي يَتَبَّعِ أَبِي طَلْحَةَ  
وَمَا شَرِبْتُهُمْ إِلَّا الْفَضِيخَ الْبُسْرُ وَالشَّمْرُ فَإِذَا مُنَادٍ  
يُنَادِي فَقَالَ أَخْرُجْ فَانْظُرْ فَخَرَجْتُ فَإِذَا مُنَادٍ  
يُنَادِي أَلَا إِنَّ الْحُمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَخَرَجْتُ  
فِي سَبْكِكَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ أَخْرُجْ

کبھی نہیں دیکھا، حمزہ نے میری اونٹنیوں پر حملہ کر کے ان کے  
کوہان کاٹ لئے، کوٹھیں پھاڑ ڈالیں اور اس وقت دو گھر میں  
موجود ہیں اور ان کے ساتھ کچھ اور شراب پینے والے بھی  
ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً چادر طلب فرمائی  
اور اوڑھ کر پیدل ہی چل دیئے اور میں اور زید بن حارثہ دونوں  
آپ کے پیچھے تھے، یہاں تک کہ آپ اس دروازہ پر آئے  
جہاں حمزہ تھے، اور اندر آنے کی اجازت مانگی، لوگوں نے  
اجازت دے دی، دیکھا تو وہ شراب پیئے ہوئے تھے، آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کو اس کام پر ملامت کرنا شروع کی اور  
حمزہ کی آنکھیں سرخ تھیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کو دیکھا اور پھر آپ کے گھٹنوں کو دیکھا، پھر نگاہ بلند کی تو  
ہاف کو دیکھا، پھر نگاہ بلند کی تو چہرہ کو دیکھا، پھر حضرت حمزہ  
بولے کہ تم تو میرے باپ کے غلام ہو، تب رسالت مآب صلی  
اللہ علیہ وسلم نے یہ بات جالی کہ حمزہ نشہ میں مست ہیں،  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایڑیوں کے بل فوراً باہر تشریف  
لے آئے، اور ہم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
باہر آ گئے۔

۴۲۹- محمد بن عبد اللہ بن قہراز، عبد اللہ بن عثمان، عبد اللہ بن  
مبارک، یونس، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح  
روایت نقل کرتے ہیں۔

۴۳۰- ابوالریح سلیمان بن داؤد عتکی، حماد بن زید، ثابت،  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
جس روز شراب حرام ہوئی میں اس روز ابو طلحہ کے مکان میں  
لوگوں کو شراب پلا رہا تھا اور شراب صرف خشک اور  
پھوباروں کا نشہ آور خیساندہ تھا اتنے میں ایک منادی کی آواز  
آئی، ابو طلحہ نے کہا باہر نکل کر دیکھو، میں باہر نکلا تو ایک منادی  
اعلان کر رہا تھا، سنو شراب حرام کر دی گئی، چنانچہ تمام مدینہ  
منورہ کے راستوں میں یہ منادی ہو گئی ابو طلحہ نے مجھ سے کہا،

فَأَهْرَقَهَا فَهَرَقَتْهَا فَقَالُوا أَوْ قَالَ يَغْضُهُمْ قَتِلَ  
فَنَازِلَ قَتِلَ فَلَانٌ وَهِيَ فِي بَطُونِهِمْ قَالَ فَلَا أَدْرِي  
هُوَ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ  
مُخَافَةٌ فِيمَا طَعَمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا  
الصَّالِحَاتِ \*

باہر جا کر اس شراب کو بہا دو، میں نے باہر نکل کر بہادی، اس  
وقت بعض نے کہا کہ فلاں اور فلاں بٹہ ان کے پیٹوں میں  
شراب ہے (رہوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ حضرت  
انسؓ کی حدیث کا حصہ ہے یا نہیں) تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت  
نازل فرمائی۔ لیس علی الذین آمنوا و عملوا الصالحات  
نیک کام کئے ان پر کوئی گناہ نہیں جو کھا چکے، جب آئندہ پرہیز  
گار بنیں، ایماندار ہیں نیک کام کریں۔

(فائدہ) امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک انگور اور کھجور کا شیرہ خواہ قلیل ہو یا کثیر سب حرام ہے اور اس کے علاوہ دیگر مسکرات جس سے نشہ پیدا ہو،  
دو حرام ہے۔ باقی احمد، امام مالکؒ اور شافعیؒ اور احمد بن حنبلؒ اور تمام محدثین کا یہ مسلک ہے کہ ہر ایک نشہ کی چیز حرام ہے، خواہ کثیر ہو یا قلیل  
مگر محققین کے نزدیک فتویٰ امام محمدؒ کے قول پر ہے چنانچہ کتب حنفیہ جیسے کہ نہایہ اور معنی اور زیلعی اور مختار، اشباہ والنظائر، فتاویٰ عالمگیری،  
فتاویٰ حمادیہ، شرح مواہب الرحمن وغیرہ اور شرح دیبانیہ وغیرہ میں امام ابو حنیفہؒ کا قول بھی امام محمدؒ کے قول کے موافق نقل کیا ہے، اس  
صورت میں تمام ائمہ مجتہدین اور محدثین کا اتفاق ہو گیا اور بھگت پور جو گھانسی کہ نشہ لائے اور اقبیون کا کھانا حرام ہے، اس لئے کہ عقل کو ختم  
کرتی اور اللہ کے ذکر سے غافل بناتی ہے اور جو بھگت کو طلال سمجھے وہ زندقہ اور بدعتی ہے اور فقیہ نجم الدین نے اس کے قتل کو جائز قرار دیا  
ہے اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے عقد کا پوتا مکروہ تحریمی بتایا ہے کیونکہ عقد نوش کے منہ سے بہت بری بد بو آتی ہے اور دوزخیوں کے  
ساتھ مشابہت ہے کہ منہ سے دھواں نکلتا رہتا ہے۔ لہذا وہ بیڑی ہو سکریت پینے والے اس کا حکم خود ہی سمجھ لیں، باقی سابقہ بیان میں میں  
اس کے متعلق لکھ چکا ہوں۔ (عمدة القاری جلد ۲، اکمال الاکمل وشرح مکمل اکمال، جلد ۵۔ نووی ۲)

۳۳۱۔ یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، عبدالعزیز بن صہیب بیان  
کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت انسؓ سے فقہ شراب  
کے متعلق دریافت کیا انہوں نے کہا تمہارے پاس فقہ کے  
علاوہ ہماری کوئی شراب ہی نہ تھی اور میں بھی فقہ ابو طلحہ،  
ابو ایوب اور بعض دیگر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
اپنے گھر میں کھڑا پلا رہا تھا، اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا کہ  
تمہیں خبر ملی ہے؟ ہم نے کہا نہیں، کہنے لگا شراب حرام ہو گئی،  
ابو طلحہؓ نے کہا، انسؓ ان مشکوں کو بہا دو، اس خبر کے بعد پھر ان  
لوگوں نے بھی شراب نہیں پی اور نہ شراب کے حکم کی تحقیق  
کی۔

۴۳۱۔ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلُوا  
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْمَضِيخِ فَقَالَ مَا كَانَتْ لَنَا  
خَمْرٌ غَيْرَ فَضِيخِكُمْ هَذَا الَّذِي تَسْمُونَهُ  
الْمَضِيخَ إِنِّي لَقَاتِمٌ أُسْقِيهَا أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا  
أَيُّوبَ وَرَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِنَا إِذْ حَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ  
هَلْ بَلَّغَكُمْ الْخَبْرَ قُلْنَا لَا قَالَ فَإِنَّ الْخَمْرَ قَدْ  
حُرِّمَتْ فَقَالَ يَا أَنَسُ أَرَأَيْكَ هَذِهِ الْفِلَانُ قَالَ فَمَا  
رَاحَتُهَا وَلَا سَأَلُوا عَنْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ \*

(فائدہ) گدڑی کھجوروں کو توڑ کر پانی میں ڈال دیتے ہیں اور اسے اسی حالت پر چھوڑ دیتے ہیں، یہاں تک کہ وہ جوش مارنے لگے، اسے فقہ  
کہتے ہیں۔ (ہکذا قالہ ابراہیم الحارثی)



۴۳۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي أُبَيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ وَأَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ إِنِّي تَفَانَيْتُ عَلَى الْحَيِّ عَلَى عُمُو مِثِّي أَسْقِيَهُمْ مِنْ فَضِيحٍ لَهُمْ وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ سِنًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّمَا قَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالُوا اكْفَيْتُهَا يَا أَنَسُ فَكَفَّاتُهَا قَالَ قُلْتُ يَا أَنَسُ مَا هُوَ قَالَ بُسْرٌ وَرُطْبٌ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ كَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سُلَيْمَانُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا \*

۴۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَنَسُ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيَهُمْ بِحِطْلٍ حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْبٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ كَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ وَأَنَسٌ شَاهِدٌ فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ ذَلِكَ وَ قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعِيَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ \*

۴۳۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي أُبَيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَمْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَاجِلٌ فَقَالَ حَدَّثَ خَيْرٌ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ فَكَفَّاتُهَا يَوْمَئِذٍ وَإِنَّمَا لِحَلِيطِ الْبُسْرِ وَالْتَمَرِ قَالَ قَتَادَةُ وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَكَانَتْ غَامَةً عُمُورِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَلِيطِ الْبُسْرِ وَالْتَمَرِ \*

۴۳۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِصْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ

۴۳۲- یحییٰ بن ابویوب، ابن علیہ، سلیمان تمیمی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا، اپنے چچا زاد قبیلہ والوں کو فضیح پلا رہا تھا اور میں عمر میں سب سے کم تھا اتنے میں ایک شخص نے آکر کہا شراب حرام کر دی گئی، حاضرین نے کہا، انس اس کو بہادو، میں نے بہادیا، سلیمان تمیمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس سے پوچھا وہ شراب کس چیز کی تھی؟ انہوں نے کہا گدڑی اور بکی ہوئی کھجور کی، ابو بکر بن انس کہتے ہیں ان دنوں ان کی شراب بکی تھی، سلیمان بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ایک شخص نے انس سے بیان کیا وہ بکی کہتے تھے۔

۴۳۳- محمد بن عبد الاعلیٰ، معتمر، بواسطہ اپنے والد حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابن علیہ کی روایت کی طرح حدیث مذکور ہے باقی اتنی زیادتی ہے کہ ابو بکر بن انس بولے ان دنوں کی شراب بکی تھی اور انس بھی اس وقت موجود تھے انہوں نے کسی قسم کی تکلیف نہیں کی، ابن عبد الاعلیٰ کہتے ہیں کہ مجھ سے معتمر نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، انہوں نے کہا کہ بعض حضرات نے جو میرے ساتھ تھے، انہوں نے خود حضرت انس سے سنا کہ ان دنوں ان کی شراب بکی تھی۔

۴۳۴- یحییٰ بن ابویوب، ابن علیہ، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابو طلحہ، ابودجانہ، معاذ بن جبل اور انصار کی ایک جماعت کو شراب پلا رہا تھا کہ آنے والے نے آکر کہا، آج ایک نئی بات ہو گئی ہے کہ شراب کی حرمت کا حکم نازل ہو گیا، یہ سنتے ہی ہم نے اس شراب کو اسی دن بہادیا اور وہ شراب گدڑی اور خشک کھجوروں کی تھی، قتادہ کہتے ہیں کہ انس نے فرمایا کہ جب شراب حرام ہوئی تو عام طور پر ان کی شراب بکی تھی، یعنی گدڑی اور خشک کھجوروں سے بنی ہوئی۔

۴۳۵- ابو غسان مصمعی، محمد بن ثنیٰ، ابن بشار، معاذ بن ہشام بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ

حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ  
إِنِّي لَأَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا جَحَانَةَ وَسَهْلَ بْنَ  
يَعْقُوبَ مِنْ مَزَادَةٍ فِيهَا خَلِيطٌ بُسْرٌ وَتَعْرِ بِنَحْوِ  
حَدِيثِ سَعِيدٍ \*

۴۳۶ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو  
بْنِ سُرَّاجٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي  
عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ قَتَادَةَ ابْنَ دِعَامَةَ حَدَّثَهُ  
أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُخَلِطَ التَّمْرُ  
وَالزُّهُوُّ ثُمَّ يُشْرَبَ وَإِنَّ ذَلِكَ كَانَ عَامَةً  
حُمُورِهِمْ يَوْمَ حُرْمَتِ الْخَمْرِ \*

۴۳۷ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ  
أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ  
أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأَبِي بَنٍ  
كَعْبَ شَرَابًا مِنْ قَضِيحٍ وَتَمْرٍ فَأَنَاهُمْ آتٍ فَقَالَ  
إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أَنَسُ قُمْ  
إِلَى هَذِهِ الْخَمْرَةِ فَانْكسِرْهَا فَفَعَلْتُ إِلَى مَهْرَاسٍ لَنَا  
فَضَرَبْنَاهَا بِأَسْفَلِهِ حَتَّى تَكَسَّرَتْ \*

۴۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ  
يَعْنِي الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ  
حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لَقَدْ  
أَنْزَلَ اللَّهُ الْآيَةَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ فِيهَا الْخَمْرَ وَمَا  
بِالْعَذَابَةِ شَرَابٌ يُشْرَبُ إِلَّا مِنْ تَمْرٍ \*

(۷۶) بَابُ تَحْرِيمِ تَخْلِيلِ الْخَمْرِ \*

۴۳۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ  
حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُقْبَانَ عَنْ

عنه بیان کرتے ہیں کہ میں ابو طلحہ، ابو جحانہ اور سہیل بن بیضاء  
کو اس مشکیزے میں سے جس میں گدڑی اور خشک کھجوروں کی  
شراب تھی پلا رہا تھا، بقیہ حدیث سعید کی روایت کی طرح ہے۔

۴۳۶۔ ابو الطاہر احمد بن عمرو بن سراج، عبد اللہ بن وہب، عمرو  
بن حارث، قتادہ بن دعامہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک اور  
گدڑی کھجور ملا کر بھگونے سے اور پھر اس کے پینے سے منع  
فرمایا ہے اور جب شراب حرام ہوئی تو عام طور پر ان لوگوں کی  
شراب یہی تھی۔

۴۳۷۔ ابو الطاہر، ابن وہب، مالک بن انس، اسحاق بن عبد اللہ  
بن ابی طلحہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
میں ابو عبیدہ بن الجراح، ابو طلحہ، ابو ابی بن کعب کو قاضی اور  
کھجور والوں کی شراب پلا رہا تھا اتنے میں ایک آنے والا آیا اور بولا  
کہ شراب حرام کر دی گئی، ابو طلحہ بولے انس! اٹھو اور یہ گھڑا  
پھوڑا دو، میں نے پتھر کا ایک گھڑا لیا اور اس گھڑے کے نیچے  
سے مارا وہ ٹوٹ گیا۔

۴۳۸۔ محمد بن حنفی، ابو بکر حنفی، عبد الحمید بن جعفر، بواسطہ  
اپنے والد، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
اللہ تعالیٰ نے وہ آیت نازل فرمائی جس میں شراب کو حرام کیا تھا  
اور اس وقت یہ میں کھجور کے علاوہ اور کوئی شراب نہیں پیا  
جاتی تھی۔

باب (۷۶) شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے۔

۴۳۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبد الرحمن بن مہدی (دوسری سند) زہیر  
بن حرب، عبد الرحمن، سفیان، سعدی، یحییٰ بن عباد، حضرت  
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ



السُّدِّيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَادٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ عَنِ الْخَمْرِ تَتَّخِذُ  
عَلًا فَقَالَ لَا \*

علیہ وسلم سے شراب کو سرکہ بنانے کے متعلق دریافت کیا گیا،  
آپ نے فرمایا نہیں۔

(قائد) یہ ابتدا ممانعت فرمائی تھی کہ لوگ شراب کے بہت عادی تھے اب اگر شراب میں کوئی چیز ڈال کر سرکہ بنالیا جائے، یا خود بخود بن  
جائے تو حلال ہے۔

(۷۷) بَابُ تَحْرِيمِ التَّدَاوِيِ بِالْخَمْرِ \*  
۴۹۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ  
بَشَّارٍ وَالْطُّفَيْلُ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ  
عُظْمَى بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ وَائِلِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ  
طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ الْجُعْفِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَتَهَاذُ أَوْ كَرَهُ أَنْ يَصْنَعَهَا  
فَقَالَ إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ  
وَلَكِنَّهُ دَاءٌ \*

باب (۷۷) شراب سے علاج کرنا حرام ہے۔  
۴۹۰۔ محمد بن یحییٰ، محمد بن یشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سہاک بن  
حرب، عظمہ بن وائل، وائل بن حزم، حضرت طارق بن سويد  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب سے متعلق دریافت  
کیا، آپ نے اس سے منع فرمایا یا اسے ناپسند فرمایا، انہوں نے  
عرض کیا کہ میں دوا کے لئے بناؤں، آپ نے فرمایا دوا  
نہیں ہے بلکہ بیماری ہے۔

(قائد) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں صاف طور سے مذکور ہے کہ شراب دوا نہیں ہے لہذا اس کے ساتھ دوا کرنا حرام ہے،  
مجموعہ علماء کرام کا یہی مسلک ہے، نیز مترجم کہتا ہے کہ دوسری حدیث میں مفسرین نے حرام چیز کے اندر شکاف نہیں رکھی ہے،  
لہذا شراب سے زیادہ اور کس چیز کی حرمت ہو سکتی ہے۔ واللہ اعلم۔

(۷۸) بَابُ بَيَانِ أَنَّ جَمِيعَ مَا يُتَبَذَرُ مِمَّا  
يُتَّخَذُ مِنَ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ يُسَمَّى خَمْرًا \*  
۴۹۱ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي  
عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ أَبَا كَثِيرٍ  
حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ  
الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ \*

باب (۷۸) کھجور اور انگور سے جو شراب بنائی  
جائے، وہ بھی خمر ہے۔

۴۹۱۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، حجاج بن ابی عثمان،  
یحییٰ بن ابی کثیر، ابو کثیر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ  
شراب دن دو دنوں درختوں یعنی کھجور اور انگور سے ہوتی ہے۔

۴۹۲ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُسَيْرٍ  
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ

۴۹۲۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر بواسطہ اپنے والد، اوزاعی،  
ابو کثیر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَمْرُ مِنَ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ \*

۴۴۲- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ وَعَبْدُكَرْمَةَ بْنِ عَمَارٍ وَعُقَيْبَةُ بْنُ النُّوَّامِ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ الْكَرْمِ وَالنَّخْلِ \*

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ شراب ان دو درختوں سے یعنی کھجور اور انگور سے ہوتی ہے۔

۴۴۳- زہیر بن حرب، ابو کریب، وکیع، اوزاعی، عبد کرم بن عمار، عقبہ بن نوام، ابو کثیر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شراب ان دو درختوں یعنی کھجور اور انگور سے ہوتی ہے، ابو کریب نے اپنی روایت میں کرم اور نخل بغیر تاک کے بولا ہے۔

(قائد) ان احادیث کا یہ مطلب نہیں کہ جواریا شہداء جو کی شراب نہیں ہوتی کیونکہ دوسری روایات میں موجود ہے کہ ان کی بھی شراب ہوتی ہے، امام بدر الدین بھی فرماتے ہیں کہ خمر امام ابو حنیفہ کے نزدیک انگور کے پانی کو کہتے ہیں، دیکھ وہ گھاڑا اور سخت ہو جائے اور جھانک لے۔

(۷۹) بَابُ كَرَاهَةِ انْتِیَازِ التَّمْرِ وَالزَّيْبِ مَخْلُوصَيْنِ \*

۴۴۴- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُخْلَطَ الزَّيْبُ وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ وَالتَّعْمُرُ \*

۴۴۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لُبْتُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّيْبُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْبَذَ الرُّطْبُ وَالْبُسْرُ جَمِيعًا \*

۴۴۶- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِبْنِ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ لِي

بَاب (۷۹) کھجور اور انگور کو ملا کر نبید بنانے کی کراہیت کا بیان۔

۴۴۴- شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کھجور یا انگور کو یا کچی اور گدڑی کھجور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا ہے۔

۴۴۵- قتیبہ بن سعید، لیث، عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کھجور اور انگور کو، یا کچی اور گدڑی کھجور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا ہے۔

۴۴۶- محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریر (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریر، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے



ارشاد فرمایا ہے کہ کئی ہوئی اور گدڑی کھجور اور انگور اور کھجور کو آپس میں ملا کر مت بھلوؤ۔

۴۳۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، ابو الزبیر مکی مولیٰ حکیم بن حزام، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے انگور اور کھجور کو ملا کر بھلونے سے اور ایسے ہی گدڑی اور پختہ کھجوروں کو ملا کر بھلونے سے منع فرمایا ہے۔

۴۳۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، حمی، ابو نضرۃ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور انگور دونوں کو ساتھ ملا کر بھلونے سے اور ایسے ہی گدڑی اور پختہ کھجوروں کو ملا کر بھلونے سے منع فرمایا ہے۔

۴۳۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابیوب، ابن علیہ، سعید بن یزید ابو مسلم، ابو نضرۃ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کر دیا ہے کہ انگور اور کھجور اور ایسے ہی گدڑی اور پختہ کھجور ملا کر بھلوئیں۔

۴۵۰۔ نصر بن علی، جہضمی، بشر بن مفضل، ابو سلمہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۴۵۱۔ قتیبہ بن سعید، وکیع، اسماعیل بن مسلم عبیدی، ابوالثوکل ناکی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تم سے نبیڈے تو صرف انگور کی یا کھجور کی یا صرف گدڑی کھجور کی ہے۔

عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ الرُّطَبِ وَالْبُسْرِ وَبَيْنَ الزَّيْبِ وَالْتَمْرِ نَبِيذًا \*  
۴۴۷۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ مَوْلَى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ الزَّيْبُ وَالْتَمَرُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا \*

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّمْرِ وَالزَّيْبِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَعَنِ الْبُسْرِ وَالرُّطَبِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا \*  
۴۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَخْلُطَ بَيْنَ الزَّيْبِ وَالْتَمْرِ وَأَنْ نَخْلُطَ الْبُسْرَ وَالْتَمَرَ \*

۴۵۰۔ وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ مُفَضَّلٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ \*  
۴۵۱۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي الْعَتَاكِلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ النَّبِيذَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْهُ زَيْبًا فَرْدًا أَوْ تَمْرًا فَرْدًا أَوْ بُسْرًا فَرْدًا \*

۴۵۱۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي الْعَتَاكِلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ النَّبِيذَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْهُ زَيْبًا فَرْدًا أَوْ تَمْرًا فَرْدًا أَوْ بُسْرًا فَرْدًا \*

۳۵۲۔ ابو بکر بن اسحاق، روح بن عبادہ، اسماعیل بن مسلم عبدی سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گدری کھجوروں کو خشک کھجوروں کے ساتھ یا انگوروں کو پختہ کھجوروں کے ساتھ یا انگوروں کو گدری کھجوروں کے ساتھ ملا کر بکھونے سے منع کیا ہے، یہ روایت دیکھ کی روایت کی طرح ہے۔

۳۵۳۔ یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، ہشام و ستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، عبد اللہ بن ابی قتادہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گدری اور پختہ کھجوروں کو اور انگوروں کو ملا کر مت بکھوؤ، بلکہ ان میں سے ہر ایک کو الگ الگ اور علیحدہ علیحدہ بکھوؤ۔

۳۵۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر عبدی، حجاج بن ابی عثمان، یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۳۵۵۔ محمد بن عثمان، عثمان بن عمر، علی بن مبارک، یحییٰ، ابو سلمہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ گدری اور پختہ کھجوروں کو ملا کر نہ بکھوؤ اور نہ کھجوروں اور انگوروں کو ایک ساتھ ملا کر بکھوؤ، بلکہ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بکھوؤ، یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ وہ عبد اللہ بن ابی قتادہ سے ملے تو انہوں نے اپنے والد سے اسی طرح روایت بیان کیا۔

۳۵۶۔ ابو بکر بن اسحاق، روح بن عبادہ، حسین معلم، یحییٰ بن ابی کثیر، سے ان دونوں سندوں کے ساتھ حسب سابق کچھ الفاظ کے تغیر سے روایت مروی ہے۔

۴۵۲۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْنِطَ بُسْرًا يَتَمَرٌ أَوْ زَبِيًّا يَتَمَرٌ أَوْ زَبِيًّا يُبَسَّرُ وَقَالَ مَنْ شَرِبَهُ مِنْكُمْ فَذَكَرَ بِحَثْلٍ حَدِيثٌ وَكَيْفَ \*

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَبَذُّوا الرُّهُوَّ وَالرُّطْبَ جَمِيعًا وَلَا تَتَبَذُّوا الزَّيْبَ وَالشَّرَّ جَمِيعًا وَاتَّبَذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حَدِيثِهِ \*

۴۵۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِنْهُ \*

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ وَهَّابٍ الْبَارَكِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَبَذُّوا الرُّهُوَّ وَالرُّطْبَ جَمِيعًا وَلَا تَتَبَذُّوا الزَّيْبَ وَالشَّرَّ جَمِيعًا وَلَكِنْ اتَّبَذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حَدِيثِهِ وَزَعَمَ يَحْيَى أَنَّهُ لَقِيَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ فَحَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذَا \*

۴۵۶۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلَّمُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَيْنِ الْإِسْنَادَيْنِ غَيْرَ أَنَّهُ



قَالَ الرَّطْبُ وَالزَّهْوُ وَالشَّمْرُ وَالزَّيْبُ \*

۴۵۷- وَحَدَّثَنِي أَبُو يَكْرُبُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ الْغَضَارُ حَدَّثَنَا بَحْيُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ خَبِيطِ الشَّعْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَبِيطِ الزَّيْبِ وَالرَّطْبِ وَقَالَ اتَّبِعُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حَدِيثِهِ \*

۴۵۸- وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ \*

۴۵۹- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ الْخَنَفِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّيْبِ وَالشَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَقَالَ يُبْذَلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حَدِيثِهِ \*

۴۶۰- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَذْيَنَةَ وَهُوَ أَبُو كَثِيرٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ \*

۴۶۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو يَكْرُبُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْتَهْرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَبِيبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْلَطَ الشَّعْرُ وَالزَّيْبُ جَمِيعًا وَأَنْ يُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالشَّمْرُ جَمِيعًا وَكَتَبَ إِلَى أَهْلِ حَرَمِ بْنِ يَنْهَاهُمْ عَنْ خَبِيطِ الشَّعْرِ وَالزَّيْبِ \*

۴۵۷- ابو یکر بن اسحاق، عفان بن مسلم، ابان الغضار، بحی بن ابی کثیر، عبد اللہ بن ابی قتادہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوہاروں اور خشک کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے اور کچے انگوروں اور کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے ممانعت فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ ہر ایک علیحدہ علیحدہ بھگوؤ۔

۴۵۸- ابو سلمہ بن عبد الرحمن ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۴۵۹- زہیر بن حرب، ابو کریب، وکیع، عکرمہ بن عمار، ابو کثیر خنقی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں اور پختہ کھجوروں کو، اسی طرح گدڑی اور پختہ کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ بھگوؤ۔

۴۶۰- زہیر بن حرب، ہاشم بن قاسم، عکرمہ بن عمار، یزید بن عبد الرحمن بن اذینہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۴۶۱- ابو یکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی، حبیب، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پختہ کھجوروں اور انگوروں کو ساتھ ملا کر اور ایسے ہی گدڑی اور پختہ کھجوروں کو ساتھ ملا کر بھگونے سے منع فرمایا اور آپ نے جرش والوں کو لکھا کہ کھجوروں اور انگوروں کو ملا کر بھگونے سے منع کرتے تھے۔

۳۶۲۔ وہیب بن بقیہ، خالد لُحان، شیبانی سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں صرف کھجوروں اور کش مش کا ذکر ہے۔

۳۶۳۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریر، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں گداری اور پختہ کھجور کو ملا کر بھگونے اور کھجوروں اور کش مش کو ملا کر بھگونے سے منع کیا گیا ہے۔

۳۶۴۔ ابو بکر بن اسحاق، روح، ابن جریر، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں گداری اور پختہ کھجوروں اور کش مش اور کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے ممانعت کی گئی۔

(قائد) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس طرح کھجوروں اور انگوروں کو ساتھ ملا کر بھگونے اور ان کا غیذ تیار کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ اور جب تک اس میں نشہ ہو، حرام بھی نہیں ہے۔ جمہور علمائے کرام کا بھی مسلک ہے، باقی امام ابو حنیفہ اور قاضی ابو یوسف کے نزدیک اس طرح غیذ بنانے میں کسی طرح کرہیت نہیں اور یہ ممانعت ابتداء اسلام میں تھی، ابو داؤد میں حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایسی غیذ بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پلائی تھی، اور اسی طرح دوسری روایت صفیہ بنت عطیہ کی ہے، وہ بھی حضرت عائشہ سے بھی مضمون روایت کرتی ہیں اور اسی کے ہم معنی روایت امام محمد نے کتاب الآذر میں نقل کی ہے۔ لہذا ان روایات کی بناء پر کسی قسم کی کوئی کرہیت نہیں، امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ شرح صحیح بخاری جلد ۵ میں فرماتے ہیں کہ پس شیخ ابی اور سنوی کا امام ابو حنیفہ کے دلائل پر طعن کرنا اور ایسے ہی امام نووی کا خلاف حدیث کہنا فاشول ہے۔

باب (۸۰) روغن قیر ملے ہوئے برتن اور توبے، سبز گھڑے اور ککڑی کے برتن میں نمیز بنانے کی ممانعت اور اس کا حکم منسوخ ہونا۔

۳۶۵۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توبے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن میں نمیز بنانے سے منع فرمایا ہے۔

۳۶۶۔ عمرو بن ناقد، سفیان بن عیینہ، زہری، حضرت انس بن

۴۶۲۔ وَحَدَّثَنِي وَهَبُ بْنُ بَقِيَّةٍ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ الْطَحْطَانِ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي التَّمْرِ وَالزَّيْبِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْبُسْرَ وَالرُّطْبَ \*

۴۶۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَدْ نَهَى أَنْ يُبْنَدَ الْبُسْرُ وَالرُّطْبُ خَمِيْعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّيْبُ خَمِيْعًا \*

۴۶۴۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَدْ نَهَى أَنْ يُبْنَدَ الْبُسْرُ وَالرُّطْبُ خَمِيْعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّيْبُ خَمِيْعًا \*

(۸۰) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِنْتِیَازِ فِي الْمُرْفَتِ وَالذَّبَابِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَبَيَانُ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ \*

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الذَّبَابِ وَالْمُرْفَتِ أَنْ يُبْنَدَ فِيهِ \*

۴۶۶۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ



مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی توہی اور روغن قیر لے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع کیا ہے۔ ابو سلمہ نے بواسطہ سفیان، حضرت ابو ہریرہ سے سنا کہ حضور نے ارشاد فرمایا، کدو کی توہی اور روغن قیر لے ہوئے برتن میں نبیذ مت بناؤ، اور ابو ہریرہ یہ بھی فرماتے تھے کہ سبز گھڑوں سے بھی اجتناب رکھو۔

۳۶۷۔ محمد بن حاتم، بنجر، حبیب، سمیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روغن برتن حتم اور لکڑی کے برتن سے منع فرمایا ہے، ابو ہریرہ سے دریافت کیا گیا، کہ حتم کیا ہے؟ بولے سبز گھڑے۔

۳۶۸۔ نصر بن علی قمی، نوح بن قیس، ابن عون، محمد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عبد القیس کے وفد سے فرمایا، میں تم کو کدو کی توہی، سبز گھڑے، لکڑی کے گھٹلے، روغن کئے ہوئے برتن اور نہ کئے ہوئے مشکیزے سے منع کرتا ہوں صرف اپنے مشکیزوں میں پیا کرو اور اس کا منہ باندھ دیا کرو۔

۳۶۹۔ سعید بن عمرو اشعثی، عبید (دوسری سند) زبیر بن حرب، جریر (تیسری سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ اعظمی، ابراہیم تیمی، حارث بن سوید، حضرت علی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی توہی اور روغن قیر لے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع کیا ہے، یہ جریر کی روایت کا مضمون ہے اور عبید اور شعبہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کدو کی توہی اور روغن قیر لے ہوئے برتن سے منع فرمایا ہے۔

۳۷۰۔ زبیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور،

عُثْمَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْمُرَقَاتِ أَنْ يُتَبَذَّ فِيهِ قَالَ وَأَخْبَرَهُ أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَبَذَّرُوا فِي الدُّبَاءِ وَتَا فِي الْمُرَقَاتِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاجْتَنِبُوا الْحَبَابِمَ \*

۴۶۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا بِهِرُ حَدَّثَنَا وَفِيهِ عَنْ مُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْمُرَقَاتِ وَالْحَبَابِمِ وَالنَّجِيرِ قَالَ قِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ مَا الْحَبَابِمُ قَالَ الْحَرَارُ الْخَضِرُ \*

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ قَدَّ عَبْدُ الْفَيْسِ أَنَهَاكُمْ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَبَابِمِ وَالنَّجِيرِ وَالْمَقْفَرِ وَالْحَبَابِمِ وَالْمَزَادَةِ الْمَحْبُوبَةِ وَلَكِنْ اشْرَبْ فِي سِقَابِكَ وَأَوْكِبْ \*

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَثَرُ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ ح وَحَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ عَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَفِيٍّ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَبَذَّ فِي الدُّبَاءِ وَالْمُرَقَاتِ هَذَا حَدِيثٌ جَرِيرٌ وَفِي حَدِيثِ عَثَرٍ وَشُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْمُرَقَاتِ \*

۴۷۰۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْتَحَقَّ بِنُ

إِبْرَاهِيمَ كَلَامُهَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ  
لِلْأَسْوَدِ هَلْ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يُكْرَهُ أَنْ  
يَتَّبَعَ فِيهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ بَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ  
أَخْبَرَنِي عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّبَعَ فِيهِ قَالَتْ نَهَانَا أَهْلُ  
النَّبِيتِ أَنْ يَتَّبَعَ فِي الدُّبَاءِ وَالْمَرْقَاتِ قَالَ قُلْتُ  
لَهُ أَمَا ذَكَرْتَ الْحَتَمَ وَالْحَرَّ قَالَ إِنَّمَا أُحَدِّثُكَ  
بِمَا سَمِعْتُ أَوْ حَدَّثْتُكَ مَا لَمْ أَسْمَعْ \*

۴۷۱- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ غَمْرٍو النَّاسِطِيُّ  
أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْمَرْقَاتِ \*

۴۷۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ قَالَا  
حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ وَحَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْتِهِ \*

۴۷۳- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ  
يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا ثَعْمَانُ بْنُ حَزُونٍ  
الْقَشِيرِيُّ قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِيِّ  
فَحَدَّثَنِي أَنَّ وَلَدَ عَبْدِ الْقَيْسِ قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ فَهَاهُمْ أَنْ يَتَّبِعُوا فِي  
الدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمَرْقَاتِ وَالْحَتَمِ \*

۴۷۴- وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
عُلَيْيَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسود سے کہا کہ تم نے ام  
المؤمنین عائشہ سے دریافت کیا ہے کہ کن برتنوں میں خبیثہ بنانا  
مکروہ ہے۔ انہوں نے کہا ہاں میں نے ام المؤمنین سے عرض  
کیا تھا کہ مجھے بتائیے کہ کن برتنوں میں حضور نے آپ کو نبیہ  
بنانے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں اہل بیت کو  
آپ نے تو سب اور روغن قیر ملے ہوئے برتن میں خبیثہ بنانے  
سے منع کیا ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ نے حاتم اور ٹھلیا کا  
ذکر نہیں کیا، بولیں میں نے وہ بیان کیا جو میں نے سنا ہے، کیا  
میں وہ بیان کروں، جو میں نے نہیں سنا۔

۴۷۱- سعید بن عمرو قسطنطینی، عبید بن غمر، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت  
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے  
بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سبہ اور روغن  
قیر ملے ہوئے برتن کے استعمال سے منع کیا ہے۔

۴۷۲- محمد بن حاتم، یحییٰ قطان، سفیان، شعبہ، منصور، سلیمان،  
حماد، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رضی اللہ عنہا  
اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے حسب سابق روایت  
نقل کرتی ہیں۔

۴۷۳- شیبان بن فروخ، قاسم بن فضل، ثمامہ بن حزان  
قشیری بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
سے ملا اور ان سے نبیہ کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے کہا کہ  
عبدالقیس کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
آئے تھے، اور انہوں نے آپ سے نبیہ کے متعلق دریافت کیا،  
آپ نے انہیں کدو کی توئی اور روغن قیر ملے ہوئے برتن اور  
لکڑی کے گھٹلے اور ہز برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

۴۷۴- یعقوب بن ابراہیم، ابن علیہ، اسحاق بن سويد، معاذہ  
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی توئی ہز کھڑے لکڑی کے گھٹلے



وَسَلَّمَ عَنْ الدُّبَاءِ وَالْحَتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمَرْقَةِ \*

۴۷۵ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
الْوَحَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُوَيْدٍ بِهَذَا  
إِسْنَادٍ إِلَّا أَنَّهُ جَعَلَ مَكَانَ الْمَرْقَةِ الْمَقِيرِ \*

۴۷۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عِيَادُ بْنُ  
عَبَادٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ح وَحَدَّثَنَا  
حُفَافُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَسَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي  
جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ وَقَدْ  
عَبَدَ الْفَيْسُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَهَا كُمْ  
عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمَقِيرِ وَفِي حَدِيثِ  
حَمَّادٍ جَعَلَ مَكَانَ الْمَقِيرِ الْمَرْقَةَ \*

۴۷۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَتَمِ  
وَالْمَرْقَةِ وَالنَّقِيرِ \*

۴۷۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرٍة عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَتَمِ  
وَالْمَرْقَةِ وَالنَّقِيرِ وَأَنْ يُخْلَطَ الْبَلَحُ بِالزُّهْرِ \*

۴۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى  
الْبُهْرَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ح وَحَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ

اور روغن قیر ملے ہوئے برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا  
ہے۔

۳۷۵۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد الوہاب ثقفی، اسحاق بن سید  
سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی انہوں نے  
”مرقت“ کی جگہ ”مقیر“ کا لفظ بولا ہے۔

۳۷۶۔ حم یحییٰ بن یحییٰ، عباد بن عبد، ابو جمرہ، ابن عباس (دوسری  
سند) حفاف بن ہشام، حصاد بن زید، ابو جمرہ، حضرت ابن عباس  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ عبد القیس کا وفد  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، تمہیں کدو کی توہنی، ہزرت  
گھڑے، لکڑی کے ٹکھلے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن  
کے استعمال سے منع کرتا ہوں، اور حماد کی روایت میں ”نقیر“  
کے بجائے ”مرقت“ کا لفظ ہے۔

۳۷۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسر، شیبانی، حبیب، سعید  
بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی توہنی، ہزرت  
روغن قیر ملے ہوئے برتن اور لکڑی کے ٹکھلے سے منع فرمایا  
ہے۔

۳۷۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، حبیب بن ابی عمرہ،  
سعید بن ابی جبیر، ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کدو کی توہنی، ہزرت، روغن قیر اور  
لکڑی کے ٹکھلے سے اور کدو کی کھجور کو ملا کر بھوسے  
سے منع فرمایا ہے۔

۳۷۹۔ محمد بن ثنی، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ یحییٰ بہرانی،  
ابن عباس (دوسری سند) محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، یحییٰ  
بن ابی عمر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی توہنی، لکڑی  
کے ٹکھلے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن کے استعمال سے منع

فرمایا ہے۔

۳۸۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریج، یحییٰ (دوسری سند) یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، سلیمان یحییٰ، ابو نضرہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھڑوں میں فیض بنانے سے منع فرمایا ہے۔

۳۸۱۔ یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی توئی، سبز گھڑے، لکڑی کے گھٹلے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن سے منع فرمایا ہے۔

۳۸۲۔ محمد بن ثنیٰ، سحاح بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ سے حسب سابق روایت مروی ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ اسٹخ۔

۳۸۳۔ نصر بن علی بن عیسیٰ، بواسطہ اپنے والد، ثنیٰ بن سعید، ابو المتوکل، ابو سعید خدری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑے اور کدو کی توئی اور لکڑی کے گھٹلے میں پینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۸۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سرج بن یونس، مروان بن معاویہ، منصور بن حیان، سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پر گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے گواہی دی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی توئی، سبز گھڑے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن اور لکڑی کے گھٹلے سے منع فرمایا ہے۔

عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّذَائِ وَالنَّقِيرِ وَالْمَرْقَةِ \*

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ عَنِ التَّبَعِيِّ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّبَعِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّحْرِ أَنْ يُبَدَّ فِيهِ \*

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ اللَّذَائِ وَالْحَتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمَرْقَةِ \*

۴۸۲۔ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُبَدَّ فَذَاكَرَ مِثْلَهُ \*

۴۸۳۔ وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَتَمَةِ وَاللَّذَائِ وَالنَّقِيرِ \*

۴۸۴۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا شَهِدَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ اللَّذَائِ وَالْحَتَمِ وَالْمَرْقَةِ وَالنَّقِيرِ \*



۴۸۵ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ  
بْنِ جَرِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيذِ الْحَجَرِ  
فَقَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ  
الْحَجَرِ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ  
ابْنُ عُمَرَ قَالَ وَمَا يَقُولُ قُلْتُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْحَجَرِ فَقَالَ صَدَقَ  
ابْنُ عُمَرَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَبِيذَ الْحَجَرِ فَقُلْتُ وَأَيُّ شَيْءٍ نَبِيذُ الْحَجَرِ فَقَالَ كُلُّ  
شَيْءٍ يُصْنَعُ مِنَ الْمَدَرِ \*

۴۸۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ  
عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فِي  
بَعْضِ مَغَازِيهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَأَقْبَمْتُ نَحْوَهُ  
فَانْصَرَفَ قَبْلَ أَنْ أُبْلَغَهُ فَسَأَلْتُ مَاذَا قَالَ قَالُوا  
نَهَى أَنْ يُتَبَذَّرَ فِي الدُّبَابِ وَالْمَرْقَةِ \*

۴۸۷ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمَيْحٍ عَنْ الثَّيْتِ بْنِ  
سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا  
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نَعِيرٍ  
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ  
الْمُنْكَثَرِ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ عَنِ الثَّقَفِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ  
سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
أَبِي قُدَيْبٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ حُثَمَانَ ح  
وَحَدَّثَنِي هَارُونُ النَّائِلِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
بِعَثَلٍ حَدِيثِ مَالِكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي بَعْضِ

۴۸۵ - شیبان بن فروخ، جریر بن حکیم، سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ٹھلیا کی نبیذ کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی نبیذ کو حرام کیا ہے، اس کے بعد میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آکر کہا، کیا آپ نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نہیں سنا، انہوں نے فرمایا وہ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی نبیذ کو حرام قرار دیا ہے، میں نے پوچھا ٹھلیا کی نبیذ کیا ہوتی ہے؟ فرمایا جو چیز مٹی سے بنائی جائے (وہ ٹھلیا ہے)

۴۸۶ - یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جہاد میں لوگوں کو خطاب فرمایا، میں بھی حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف چل دیا، لیکن میرے پہنچنے سے قبل ہی حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقریر ختم فرمادی، میں نے پوچھا، آپ نے کیا فرمایا؟ حاضرین نے کہا، حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کدو کی توہی اور دغمن قیر ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

۴۸۷ - قتیبہ، ابن ریح، یحییٰ بن سعید۔

(دوسری سند) ابوالربیع، ابوکامل، حماد۔

(تیسری سند) زہیر بن حرب، اسماعیل، ایوب۔

(چوتھی سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ۔

(پانچویں سند) ابن عقی، ابن ابی عمر، ثقفی، یحییٰ بن سعید۔

(چھٹی سند) محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک بن عثمان۔

(ساتویں سند) ہارون النائی، ابن وہب، اسامہ نافع، حضرت ابن

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مالک کی روایت کی طرح حدیث

مروئی ہے اور جہاد کا ذکر مالک اور اسامہ کے علاوہ اور کسی نے

نہیں کیا۔

مَغَازِيهِ اِنَّا مَالِكٌ وَاَسَامَةُ \*

۴۸۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قُلْتُ يَا أَبْنِ عُمَرَ تَهَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْحَجَرِ قَالَ فَقَالَ قَدْ رَعِمُوا ذَلِكَ قُلْتُ أَنَّهُی عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ رَعِمُوا ذَلِكَ \*

۴۸۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا أَبْنِ عُمَرَ أَتَهَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْحَجَرِ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ طَاوُسٌ وَاللَّهِ إِنِّي سَجَعْتُ مِنْهُ \*

۴۹۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ أَتَهَيَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنَبِّذَ فِي الْحَجَرِ وَالذُّبَابُ قَالَ نَعَمْ \*

۴۹۱- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنَا وَحْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَجَرِ وَالذُّبَابِ \*

۴۹۲- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ الْبَاقِلِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَتَهَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْحَجَرِ وَالذُّبَابِ قَالَ نَعَمْ \*

۴۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

۴۸۸- یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن زید، ثابت، مالک و اسامہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی نمید سے منع فرمایا ہے، انہوں نے کہا کہ لوگوں کا یہی خیال ہے، پھر میں نے کہا، کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی نمید سے منع فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا لوگوں کا یہی خیال ہے۔

۴۸۹- یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، سلیمان تمیمی، طاؤس بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی نمید سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں، پھر طاؤس نے کہا، بخدا میں نے یہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا ہے۔

۴۹۰- محمد بن حاتم، عبد الرزاق، ابن جریر، ابن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا اور توبے میں نمید پٹانے سے منع کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

۴۹۱- محمد بن حاتم، یزید، عبد اللہ بن طاؤس، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا اور توبے سے منع کیا ہے۔

۴۹۲- عمرو ناقد، سفیان، ابن عیینہ، ابراہیم بن میسرہ طاؤس بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی نمید، اور توبے اور لکڑی کے برتن سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

۴۹۳- محمد بن عثمان، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، محارب بن دثار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے



ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ برتن، توبے اور لکڑی کے گٹھلے سے منع کیا ہے، محارب بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یاد ہوا ہے۔

۳۹۴۔ سعید بن عمرو اشعثی، خیبانی، محارب بن وثار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں رو عن قیر لے ہوئے برتن کا بھی ذکر ہے۔

۳۹۵۔ محمد بن غنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عتبہ بن حرب، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ٹھلیا اور توبے اور گٹھلے سے منع کیا ہے اور فرمایا مشکیزوں میں نبیذ نہ ڈالو۔

مُحَارِبُ بْنُ دَثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالذُّبَابِ وَالْمُرْفَةِ قَالَ سَمِعْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ \*

۴۹۴ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا غُبَرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ وَأَرَاهُ قَالَ وَالْتَفِيرُ \*

۴۹۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ يَسَّارَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِّ وَالذُّبَابِ وَالْمُرْفَةِ وَقَالَ اتَّبِدُوا فِي الْأَسْقِيَةِ \*

(فائدہ) ان احادیث کا بیان کتاب الایمان میں گزر چکا ہے شراب میں جب آپؐ نے شراب کو حرام فرمایا تو ان برتنوں کے استعمال کی بھی ممانعت فرمادی کہ کیسے شراب کا اثر ان میں نہ رہ جائے اور پھر بعد میں ان کے استعمال کی اجازت دے دی، جیسا کہ آنے والی روایات اس پر شاہد ہیں، نیز مشکیزوں میں نبیذ بنانے کے لئے فرمایا کیونکہ مشکیزوں میں شدت پیدا نہیں ہوتی ہے اور اگر ہو جاتی ہے جو کہ نشہ وغیرہ کا باعث ہے تو اس کا فوراً غم ہو جاتا ہے، اس بنا پر آپؐ نے خصوصیت کے ساتھ مشکیزوں میں نبیذ بنانے کو فرمایا۔

۳۹۶۔ محمد بن غنی، محمد بن جعفر، شعبہ، جلیلہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے منع کیا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاتھ کیا ہے، فرمایا ٹھلیا۔

۴۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَةِ فَقُلْتُ مَا الْحَنْتَمَةُ قَالَ الْحَجَرَةُ \*

۳۹۷۔ عبید اللہ بن معاذ، یواسطہ اپنے والد، شعبہ، عمرو بن مرد، زاذان بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ ان شراب کے (برتنوں کے متعلق) بیان کرو، جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، اور اپنی زبان میں بیان کرو اور پھر مجھے میری زبان میں سمجھاؤ، کیونکہ تمہاری اور ہماری زبان جدا جدا ہے، انہوں نے کہا کہ حضورؐ

۴۹۷ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَرْثَةَ حَدَّثَنِي زَاذَانُ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي بِمَا نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَشْرَبَةِ بِلُغَتِكَ وَفَسَّرَهُ لِي بِلُغَتِنَا فَإِنَّ لَكُمْ لُغَةً سِوَى لُغَتِنَا فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمِ

وَهِيَ الْحَرَّةُ وَغَنِ الدُّبَاءُ وَهِيَ الْفَرْعَةُ وَغَنِ  
الْمَرْفَتُ وَهُوَ الْمُفِيرُ وَغَنِ النَّقِيرُ وَهِيَ النَّحْلَةُ  
تُنْسَخُ نَسْخًا وَتَقْرَأُ تَقْرَأُ وَآمَرَ أَنْ يُتَبَذَّرَ فِي  
الْأَمَقِيَّةِ \*

۴۹۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا  
حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ \*

۴۹۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَالِقِ بْنُ سُلَيْمَةَ  
قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يَقُولُ سَمِعْتُ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ عِنْدَ هَذَا الْعِصْرِ وَأُشَارَ  
إِلَى مَنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِيمٍ  
وَقَالَ عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْأَثَرِيَّةِ فَجَاهَهُمْ عَنِ  
الدُّبَاءِ وَالْقَيْرِ وَالْحُتَمِ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ  
وَالْمَرْفَتِ وَظَنَنَّا أَنَّهُ نَسَبِيَّةٌ فَقَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ  
يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ كَانَ يَكْرَهُ \*

۵۰۰۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ  
حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى  
أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ  
وَأَبْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّقِيرِ وَالْمَرْفَتِ وَالِدُّبَاءِ \*

۵۰۱۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ  
أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْحَرَّةِ وَالِدُّبَاءِ  
وَالْمَرْفَتِ فَإِنَّ أَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ  
عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

نے عظم سے منع کیا ہے اور وہ ٹھلیا ہے، دبام سے دو تو ہا ہے اور  
مرقت سے اور وہ روغن قیر ملا ہوا برتن ہے اور نقیر سے اور وہ  
کھجور کی لکڑی ہے، جو پھیل کر بنائی جاتی ہے، آپ نے  
مشکیزوں میں غیز بنانے کا حکم فرمایا ہے۔

۴۹۸۔ محمد بن قس، ابن بشار، ابو داؤد، شعبہ سے اسی سند کے  
ساتھ حدیث مروی ہے۔

۴۹۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، عبد الحالیق بن سلمہ،  
سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر سے اس  
منبر کے پاس سنا فرما رہے تھے اور اپنے ہاتھ سے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے منبر کی طرف اشارہ کیا کہ عبد القیس کے  
لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر  
ہوئے، اور انہوں نے آپ سے شراب کے (برتنوں کے  
متعلق) پوچھا، آپ نے انہیں توہنی، گھٹنے اور ہنر گھڑے سے  
منع کیا۔ میں نے کہا اسے ابو محمد اور "مرقت" سے بھی ہمارا  
خیال تھا کہ یہ اس لفظ کو بھول گئے۔ انہوں نے کہا اس دن تک  
میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ لفظ نہیں سنا، لیکن وہ  
اسے مکروہ سمجھتے تھے۔

۵۰۰۔ احمد بن یونس، زہیر، ابو الزہیر (دوسری سند) یحییٰ بن  
یحییٰ، ابو خثیمہ، ابو الزہیر، حضرت جابر اور حضرت ابن عمر رضی  
اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے گھٹلے اور روغن قیر والے برتن اور توہنی سے منع فرمایا ہے۔

۵۰۱۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریر، ابو الزہیر، حضرت  
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ ٹھلیا اور توہنی اور  
روغن برتن سے منع فرما رہے تھے، ابو الزہیر بولے اور میں نے  
حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا فرما رہے تھے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا اور روغن برتن اور لکڑی کے گھٹلے



سے منع فرمایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیبی بننے کے لئے جب کوئی برتن نہ ملا، تو آپ کے لئے پتھر کے بڑے برتن میں نمید بنایا جاتا۔

۵۰۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو عوانہ، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پتھر کے بڑے پیالہ میں نمید بنایا جاتا تھا۔

۵۰۳۔ احمد بن یونس، الزبیر، ابو الزبیر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشکیزے میں نمید بنائی جاتی اور جب مشکیزہ نہ ملا، تو پتھر کے برتن میں بنائی جاتی، قوم میں سے بعض حضرات نے کہا میں نے ابو الزبیر سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ وہ برتن براہ یعنی پتھر کا تھا۔

۵۰۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عثمان، محمد بن فضیل، ابوسنان، ضرار بن مرد، محارب، ابن مردہ اپنے والد سے (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن فضیل، ضرار بن مرد، ابوسنان، محارب بن دثار، عبد اللہ بن بریدہ، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم کو مشکیزوں کے علاوہ اور برتنوں میں نمید بنانے سے منع کیا تھا، اب سب برتنوں میں پیو، لیکن نشہ والی چیز نہ پیو۔

۵۰۵۔ حجاج بن شاعر، ضحاک بن قلد، سفیان، علقمہ بن مرثد، ابن بریدہ، حضرت بریدہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تم کو برتنوں سے منع کیا تھا۔ مگر برتنوں سے کوئی چیز حلال یا حرام نہیں ہوتی ہے یا قیاس

وَسَلَّمَ غِيَابَهُ وَالْحَرُّ وَالْمَرْقَبُ وَالْتَجِيرُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُنْبِذُ لَهُ فِيهِ بُبْدُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ \* ۵۰۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْسِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبْدُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ \*

۵۰۳ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَثِيمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ يُنْبِذُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَقَاءٍ فَإِذَا لَمْ يَجِدُوا سِقَاءً بُبْدُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَأَنَا أَسْمَعُ بِأَبِي الزُّبَيْرِ مِنْ بَرَامٍ قَالَ مِنْ بَرَامٍ \*

۵۰۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَمَشِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ وَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى عَنْ ضِرَارِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مَرْثَدٍ أَبُو سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبٍ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الشَّبْرِ إِلَّا فِي سَقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا \*

۵۰۵ - وَحَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ الثَّعَالِبِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ

النَّظْرُوفِ وَابْنُ النَّظْرُوفِ أَوْ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ \*  
 (فائدہ) معلوم ہوا کہ عارحست سکر اور نشہ ہے، خواہ تنہا کھجوروں کی فیذ بنا جائے یا ملا کر بنائی جائے، اس میں کسی قسم کی قیادت نہیں ہے، وہ ہوا مطلوب و ہوا مذہب اپنی حقیقت کا تقدم، واللہ اعلم۔

۵۰۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مُعْرِفِ بْنِ وَاصِلٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دَبَارٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ أَنْ تُشْرِبَ فِي ظُرُوفِ النَّادِمِ فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وَغَاءٍ غَيْرِ أَنْ لَا تُشْرَبُوا مُسْكِرًا \*  
 ۵۰۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَالْمُقَفَّى ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عِيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ التَّبَذِ فِي الْأَوْعِيَةِ قَالُوا تَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ فَأَرْخَصَ لَهُمْ فِي الْخَمْرِ غَيْرِ الْمَرْقُوتِ \*

۵۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، معرف بن واصل و محارب بن دبار، ابن بریدہ، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے تم کو کھجوروں کے برتنوں سے منع کیا تھا، اب ہر ایک برتن میں پیو، لیکن نشہ لانے والی چیز مست پیو۔

۵۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، سفیان، سلیمان احول، مجاہد، ابو عیاض، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں میں فیذ بنانے کی ممانعت فرمادی تو صحابہ کہنے لگے کہ ہر شخص کے پاس تو چمڑے کی مشک نہیں، چٹاخی آپ نے اس ٹھلیا کی جو روغنی نہ ہو اجازت مرحمت فرمادی۔

(فائدہ) اولاً آپ نے صرف ٹھلیا کی اجازت دی، پھر سب برتنوں کی اجازت مرحمت فرمادی۔

باب (۸۱) ہر ایک نشہ والی شراب خمر ہے اور ہر ایک خمر حرام ہے۔

(۸۱) بَابُ بَيَانِ أَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَأَنَّ كُلَّ خَمْرٍ حَرَامٌ \*

۵۰۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کی شراب کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا، جو شراب بھی نشہ پیدا کرے، وہ حرام ہے۔

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ \*

۵۰۹۔ حرملہ بن یحییٰ، یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

۵۰۹۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى التَّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ



روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کی شراب کے بارے میں دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا، جو شراب بھی نشہ پیدا کرے، وہ حرام ہے۔

۵۱۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، سعید بن منصور، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زبیر بن حرب، ابن عیینہ۔ (دوسری سند) حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح۔ (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی سفیان اور صالح کی روایت میں دریافت کرنے کا تذکرہ نہیں ہے، یہ صرف معمر کی روایت میں ہے، اور صالح کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمادے تھے کہ ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔

۵۱۱۔ قتیبہ بن سعید، اسحاق بن ابراہیم، دکیع، شعبہ سعید بن ابی بردہ بواسطہ اپنے والد، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کی طرف روانہ کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ملک میں ایک شراب جو سے بنتی ہے، اسے مزر کہتے ہیں اور ایک شراب شہد سے تیار کی جاتی ہے، اسے حج بولتے ہیں آپ نے فرمایا ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔

۵۱۲۔ محمد بن عباد، سفیان، عمرو، سعید بن ابی بردہ، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا اور ان سے فرمایا کہ لوگوں کو خوش رکھنا اور ان پر

شہادہ عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن أنه سمع عائشة تقول سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن البتع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل شراب أسكر فهو حرام\* ۵۱۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِلِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَصَالِحٍ مَبْلُغٌ عَنِ الْبَتَعِ وَهُوَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ أَنَّهَا سُبُغَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ شَرَابٍ مُسْكِرٌ حَرَامٌ\*

۵۱۱ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا دَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ شَرَابًا يُصْنَعُ بِأَرْضِنَا يُقَالُ لَهُ الْعِزْرُ مِنَ الشَّعِيرِ وَشَرَابٌ يُقَالُ لَهُ الْبَتَعُ مِنَ الْغَسَلِ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ\*

۵۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِبَادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُمَا بَشِّرَا وَبَشِّرَا وَعَلِمَا

وَلَا تُنْفَرُوا وَأَرَاهُ قَالَ وَتَطْلَوْنَ عَا قَالَ فَلَعْنَا وَلِي رَجَعَ  
أَبُو مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ إِنَّ لَهُمْ شَرَابًا مِنَ الْمَعْسَلِ يُطْبِخُ حَتَّى يَغْفِدَ  
وَالْجَزْرُ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعْبِيرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَسْكَرَ عَنِ الصَّلَاةِ فَهُوَ  
حَرَامٌ \*

۵۱۳۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ  
بْنُ أَحْمَدَ بْنُ أَبِي حَفْصٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي أَبِي  
حَلَسٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي  
أَنَسَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ ادْعُوا النَّاسَ  
وَبَشِّرُوا وَلَا تُنْفَرُوا وَبَشِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا قَالَ فَقُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْتِنَا فِي شَرَابَيْنِ كُنَّا نَصْنَعُهُمَا  
بِالْيَمَنِ الْيَمْعُ وَهُوَ مِنَ الْعَسَلِ يُبَدُّ حَتَّى يَشْتَدَّ  
وَالْجَزْرُ وَهُوَ مِنَ الدُّرَّةِ وَالشَّعْبِيرُ يُبَدُّ حَتَّى  
يَشْتَدَّ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَدْ أُعْطِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ بِعَوَاتِبِهِ فَقَالَ  
أَنْهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ أَسْكَرَ عَنِ الصَّلَاةِ \*

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي الدَّرَاوَزِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزْوَةَ  
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ خَابِرِ أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ  
حِثْثَانَ وَحِثْثَانَ مِنَ الْيَمَنِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ بِأَرْضِهِمْ  
مِنَ الدُّرَّةِ يُقَالُ لَهُ الْجَزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْكِرٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

آسانی کرنا، اور دین کی باتیں سکھانا اور نفرت نہ دلانا، اور میرا  
خیال ہے یہ بھی فرمایا کہ دونوں اتفاق سے رہتا، جب آپ نے  
پشت پھیری تو ابو موسیٰ لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم یمن میں شہد سے ایک شراب پکائی جاتی ہے جو جم  
جاتی ہے اور مزر شراب جو سے پکائی جاتی ہے آپ نے فرمایا، جو  
شراب نماز سے عہد ہو شہادے وہ حرام ہے۔

۵۱۳۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن احمد بن ابی خلف، زکریا بن  
عمر، عبید اللہ بن عمرو، زید بن ابی انیس، سعید بن ابی بردہ،  
ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ اور معاذ کو یمن روانہ کیا،  
چنانچہ فرمایا، لوگوں کو اسلام کی دعوت دینا اور اُممیں خوش رکھنا  
اور نفرت نہ دلانا اور آسانی کرنا، دشواری مت دلانا، انہوں نے  
عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمیں دو شرابوں کے متعلق فتویٰ  
دیجئے، جنہیں ہم یمن میں بتایا کرتے تھے، ایک توجع ہے اور وہ  
شہد کی تیار کی جاتی ہے، تاکہ اس میں جھاگ پیدا ہو جائیں اور  
سخت ہو جائے اور دوسری مزر ہے جو جوار یا جو کو بچھو کر تیار  
کرتے ہیں، یہاں تک کہ وہ سخت ہو جائے اور آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کو جوامع الکلم اپنے کمال کے ساتھ عطا کئے گئے  
تھے آپ نے فرمایا، میں منع کرتا ہوں، ہر نشہ والی شراب سے  
جو کہ نماز سے غافل کر دے۔

۵۱۴۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز دراورزی، عمارہ بن غزویہ،  
ابو الزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص  
حیثان سے آیا اور حیثان یمن کا ایک شہر ہے، اس نے اس  
شراب کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت  
کیا، جو اس کے ملک میں پیتے تھے، اور وہ جوار سے بنتی تھی اس کو  
مزر کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے  
دریافت کیا کہ کیا وہ نشہ دہی ہے؟ اس نے کہا ہاں، رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نشہ والی چیز حرام ہے، اور اللہ



إِنَّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرِبُ  
الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ ضَيْئَةِ النَّجَالِ قَالُوا يَا  
رَسُولَ اللَّهِ وَمَا ضَيْئَةُ النَّجَالِ قَالَ عَرَقُ أَهْلِ  
النَّارِ أَوْ عَصَاةُ أَهْلِ النَّارِ \*

۵۱۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعُتْبَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ  
قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ  
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ  
حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ  
وَهُوَ يَذْمِيهَا لَمْ يَنْبَأْ لَمْ يَشْرِبْهَا فِي الْآخِرَةِ \*

تعالیٰ نے یہ چیز طے فرمائی ہے کہ جو نشہ والی چیز پئے گا، اسے  
طبیعت النجبال پلائے گا، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طبیعت النجبال کیا چیز ہے،  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو چیزوں کا پینے ہے۔  
۵۱۵۔ ابو الربیع عتکی، ابو کامل، حماد بن زید، ایوب، نافع،  
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک نشہ کرنے والی  
شراب خمر ہے، اور ہر ایک نشہ والی چیز حرام ہے اور جو شخص دنیا  
میں شراب پئے گا اور مر جائے گا، اور آخرت میں اس کے نشہ میں  
مست ہو گا اور توبہ نہیں کرے گا تو اسے آخرت میں شراب  
طہور نہیں ملے گی۔

(فائدہ) علامہ زر قانی شرح مؤطا مالک میں شیخ ابن عربی کا قول نقل کرتے ہیں کہ حدیث سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ اسے جنت میں  
شراب طہور نہیں ملے گی، کیونکہ جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے اس سے وعدہ فرمایا تھا، اس نے اس کو جلد ہی ہی حاصل کرنا چاہا، تو وہ حاصل ہو گئی،  
لہذا جب اس شراب کا وقت آئے گا، تو اس شرابی کو محروم کر دیا جائے گا۔ واللہ اعلم۔

۵۱۶ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ  
إِسْحَقَ كِلَاهُمَا عَنْ رَوْحِ بْنِ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ  
عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ \*

۵۱۷ - وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارٍ السُّنْبُحِيُّ  
حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ  
مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ \*

۵۱۸ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ  
حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ  
اللَّهِ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَلَا أَعْلَمُهُ  
إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ  
مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ \*

۵۱۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ

۵۱۶۔ اسحاق بن ابراہیم، ابو بکر بن اسحق، روح بن عبود، ابن  
جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر  
نشہ لانے والی شے خمر ہے اور ہر ایک نشہ لانے والی چیز حرام  
ہے۔

۵۱۷۔ صالح بن مسمار سلمی، معن، عبد العزیز بن عبد المطلب  
موسیٰ بن عقبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی  
ہے۔

۵۱۸۔ محمد بن یحییٰ، محمد بن عاتق، یحییٰ القطان، عبید اللہ، نافع،  
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر ایک نشہ لانے والی  
چیز خمر ہے اور ہر ایک خمر حرام ہے۔

۵۱۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو دنیا میں شراب پئے گا وہ اس سے آخرت میں محروم کر دیا جائے گا۔

۵۲۰۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، مالک، نافع، حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ جو دنیا میں شراب پئے اور توبہ نہ کرے تو وہ آخرت میں اس سے محروم کر دیا جائیگا، اسے نہیں پئے گا، امام مالک سے پوچھا گیا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس حدیث کو مرفوع کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

۵۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو دنیا میں شراب پئے گا وہ آخرت میں نہیں پئے گا مگر یہ کہ وہ اپنے اس فعل سے توبہ کرے۔

۵۲۲۔ ابن ابی عمر، ہشام بن سلیمان مخزومی، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ و بارک وسلم سے عبید اللہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

باب (۸۲) جس نبیذ میں تیز کمانہ پیدا ہوئی ہو، اور نہ اس میں نشہ آیا ہو، وہ حلال ہے۔

۵۲۳۔ عبید اللہ بن معاذ غمری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ یحییٰ بن عبید ابی عمر البہرائی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اول شب میں نبیذ بھگو دیتے تھے، چنانچہ آپ اسے اس دن صبح کو اور رات کو پیتے تھے، پھر اگلے دن پھر تیسری رات کو اور پھر دن میں صبح تک، پھر اگر کچھ بچا رہتا تو اس میں نشہ کے آثار نہ ہوتے، تو آپ خادم کو بلا دیتے، یا اس کے بہادینے کا حکم فرمادیتے۔

عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا حَرَمَهَا فِي الْآخِرَةِ \*

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا قَلَمَ يَنْبُ مِنْهَا حَرَمَهَا فِي الْآخِرَةِ قَلَمَ يُسْتَمَهَا قِيلَ لِمَالِكٍ رَفَعَهُ قَالَ نَعَمْ \*

۵۲۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُسَيْرٍ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُسَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرِبْهَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا أَنْ يُتُوبَ \*

۵۲۲۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَلِيمَانَ الْمُخَزُومِيُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ \*

(۸۲) بَابُ إِباحَةِ النَّبِيذِ الَّذِي لَمْ يَشْتَدَّ وَلَمْ يَصِرْ مُسْكِرًا \*

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاذٍ الْغَمَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ أَبِي عُمَرَ الْبَهْرَانِيِّ قَالَ سَبَعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتَبَذُّ لَهُ أَوَّلُ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهُ إِذَا أَصْبَحَ يَوْمَهُ ذَلِكَ وَاللَّيْلَةُ الَّتِي فَجِيءَ وَالْعَدَّةُ وَاللَّيْلَةُ الْآخِرَى وَالْعَدَّةُ إِلَى الْغَضْرِ فَإِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمُ



أَوْ أَمَرَ بِهِ فَصَبَّ \*

۵۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ ذَكَرُوا النَّبِيَّ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتَبَدُّ لَهُ فِي سَبَاءٍ قَالَ شُعْبَةُ مِنْ لَيْلَةِ الْاِثْنَيْنِ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَاءِ إِلَى الْعَصْرِ فَإِنْ فَضَلَ مِنْهُ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمُ أَوْ صَبَّهُ \*

۵۲۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كَرِيبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَالْفَضْلُ بْنُ أَبِي كُرَيْبٍ وَأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْأَحْزَابُ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْقَعُ لَهُ الزَّيْبُ فَيَشْرَبُهُ الْيَوْمَ وَالْعَدَّ وَبَعْدَ الْعَدَّ إِلَى مَسَاءِ الثَّلَاثَةِ ثُمَّ يَأْمُرُ بِهِ فَيَسْقَى أَوْ يَهْرَاقُ \*

(نہاد) یعنی اگر کسی قسم کا تھیر نہ ہو تا تو پھر پینے کا حکم فرماتے اور نہ بہاد پینے کا اور نمید کا پاجامہ است جیسا جائز ہے۔

۵۲۶- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتَبَدُّ لَهُ الزَّيْبُ فِي السَّعَاءِ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ وَالْعَدَّ وَبَعْدَ الْعَدَّ فَإِذَا كَانَ مَسَاءُ الثَّلَاثَةِ شَرِبَهُ وَسَقَاهُ فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ أَهْرَاقَهُ \*

۵۲۷- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ أَبِي خَنْفٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ النَّخَعِيِّ قَالَ سَأَلَ قَوْمٌ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ تَبِيعِ الْحَضَرِ وَشِرَائِهَا وَالتَّحَارَةِ فِيهَا فَقَالَ أُمْسِلُمُونَ أَنْتُمْ قَالُوا نَعَمْ

۵۲۴- محمد بن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، یحییٰ، التمیمی بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے عبد اللہ بن عباس کے سامنے نمید کا تذکرہ کیا، انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشکیزے میں نمید بنایا جاتا تھا، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ حجر کی رات کو، پھر آپ اسے حجر کے دن اور منگل کے دن عصر تک پیتے تھے، پھر اگر اس میں سے کچھ بچ جاتا تو وہ صبح کو پلا دیتے یا بہا دیتے۔

۵۲۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، اعمش، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے انگور بھگوئے جاتے تھے، آپ انہیں اس روز پیتے پھر دوسرے دن، پھر تیسرے دن، شام تک پیتے، پھر آپ اس کے پینے کا حکم فرماتے، یا بہا دیتے یا حکم دیتے۔

۵۲۶- اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، یحییٰ بن ابی عمر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشک میں انگور بھگوئے جاتے، آپ اس دن پھر دوسرے دن اور پھر تیسرے دن کی شام کو اسے پیتے اور پلاتے اور جو کچھ بچ رہتا، اسے بہا دیتے۔

۵۲۷- محمد بن احمد بن ابی خلف، زکریا بن عبدی، عبید اللہ، زید، یحییٰ بن ابی عمر نخعی بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے شراب کی بیچ اور اس کی تجارت کے متعلق دریافت کیا، وہ بولے تم مسلمان ہو۔ انہوں نے کہا جی ہاں، ابن عباس نے فرمایا، نہ تو اس کی بیچ درست ہے اور نہ

قَالَ فَإِنَّهُ لَا يَصْحُحُ بِبَعْثِهَا وَلَا شِرَاؤِهَا وَلَا التَّخَارُفُ فِيهَا قَالَ فَسَأَلُوهُ عَنِ النَّبِيِّ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ثُمَّ رَجَعَ وَقَدْ تَبَذَّ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِي خَنَائِهِمْ وَتَغْيِيرِ وَدُبَاءٍ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِقَ ثُمَّ أَمَرَ بِمَقَاتِلِهِ فَجُعِلَ فِيهِ رُيُوسٌ وَمَاءٌ فَجُعِلَ مِنَ اللَّبْلِ فَأَصْبَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ يَوْمَهُ ذَلِكَ وَلَيْلَتَهُ الْمُسْتَقْبَلَةَ وَمِنْ اللَّغْوِ حَتَّى أَمْسَى فَشَرِبَ وَسَقَى قَلْعًا أَصْبَحَ أَمْرٌ بِمَا بَقِيَ مِنْهُ فَأُخْرِقَ \*

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْفَضْلِ الْحَدَّادِيُّ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ حَزْنٍ الْقُسَيْرِيُّ قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِيِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ جَارِيَةٌ حَبَشِيَّةٌ فَقَالَتْ سَأَلَ هَذِهِ فَزَانِيَهَا كَانَتْ تَبْذُرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ الْحَبَشِيَّةُ كُنْتُ أُنْذِرُ لَهُ فِي سَفَاءٍ مِنَ اللَّبْلِ وَأَوْكِيهِ وَأَعْلَفُهُ فَإِذَا أَصْبَحَ شَرِبَ مِنْهُ \*

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا تَبْذُرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَاءٍ يُوسِكِي أَعْنَاهُ وَكَهْ غَزَاهُ تَبْذُرُهُ غَدَوَةٌ فَيَشْرَبُهُ عَسَاءً وَتَبْذُرُهُ بِمَاءٍ فَيَشْرَبُهُ غَدَوَةٌ \*

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَرَسِهِ فَكَانَتْ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ عَاوِمَهُمْ وَهِيَ الْغُرُوسُ

خرید، اور نہ تجارت، پھر ان لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے غیب کے متعلق پوچھا، انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر کیلئے نکلے، پھر لوٹے، تو آپ کے کچھ اصحاب نے سبز گھڑوں، گھٹلوں اور توہنی میں غیب دہانی تھی، آپ نے اس کے متعلق حکم دیا وہ بہادی تھی، پھر آپ نے ایک مشک میں غیب بنانے کے متعلق فرمایا، پھر صبح کو آپ نے اس میں سے پیا اور دوسری رات اور دوسرا دن صبح تا شام پیا اور پلایا، پھر تیسرے دن جو بچا تھی اس کے بہادینے کا حکم دیا، وہ بہا دی گئی۔

۵۲۸۔ شیبان بن فروخ، قاسم بن فضل حدادی، ثمامہ بن حزن قسیری بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملا اور ان سے غیب کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے ایک حبشی باندی کو بلایا، اور فرمایا اس سے پوچھو، یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے غیب تیار کرتی تھی تو وہ حبشہ عورت بولی کہ میں آپ کے لئے رات کو مشک میں غیب بھگوئی اور اس کا منہ باندھ کر لٹکادیا کرتی، صبح کو آپ اس سے پیتے۔

۵۲۹۔ محمد بن شعیب عنزی، عبد الوہاب الثقفی، یونس، الحسن، بواسطہ اپنی والدہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک مشک میں غیب بناتے اور اس کے اوپر کے حصہ کو باندھ دیتے اور اس مشک میں سوراخ تھے، صبح کو ہم غیب تیار کرتے آپ اسے شام کو پیتے اور شام کو بھگوئے تو صبح کو پیتے۔

۵۳۰۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز بن ابی حازم، ابو حازم، سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو اسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی شادی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی، اور ان کی بیوی بھی اس روز کام کر رہی تھی اور وہی دلہن تھی، سہل نے کہا، کہ تم جانتے ہو کہ اس



فَإِنْ سَمِعْتُمْ نَذْرًا مِنْهُمَا فَقُلُوا مَا سَمِعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَضَ لَهُ نَذْرًا مِنْ الْيَلْبِ فِي نَوْرٍ فَلَمَّا أَكَلْ سَقْتَهُ إِيَّاهُ \*

۵۳۱ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَعْنِي ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ أَتَى أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْتِهِ وَلَمْ يَقُلْ فَلَمَّا أَكَلْ سَقْتَهُ إِيَّاهُ \*

(فائدہ) نام نووی فرماتے ہیں، معصوم ہوا کہ میرا ان بعض مہمانوں کی تخصیص کر سکتا ہے، بشرطیکہ دیگر مہمان ناراض نہ ہوں اور یہاں تو صحیحہ کرام اس چیز سے اور زیادہ خوش اور مسرور تھے۔

۵۳۲ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّجِيبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْثَمٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنِي ابْنُ غَسَّانٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهَذَا الْخَبَرِ وَقَالَ فِي نَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَلَمَّا فَرَّغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْطَعَامِ أَمَانَتُهُ فَسَقْتَهُ تَخَصُّصُهُ بِذَلِكَ \*

۵۳۳ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّجِيبِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْثَمٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنِي ابْنُ غَسَّانٍ أَخْبَرَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنَ الْعَرَبِ قَامَرُ ابْنِ أُسَيْدٍ أَنَّ يَرْمِلَ إِلَيْهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَصَدِمَتْ فَتَزَلَّتْ فِي أَحْجَمٍ بَيْنِي سَاعِدَةً فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَبَذَا امْرَأَةً مِنْكَسَةً رَأْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پایا تھا، اس نے رات کو ایک بڑے پیالہ میں چند کھجوروں بھگو دی تھیں، جب آپ کھانے سے فارغ ہوئے تو اس نے وہی آپ کو پایا۔

۵۳۱۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن، ابو حازم، حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو اسید ساعدی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی، اور حسب سابق روایت مروی ہے لیکن غیبی پلانے کا ذکر نہیں ہے۔

۵۳۲۔ محمد بن سہل تمیمی، ابن ابی مرثم، محمد یعنی ابو غسان، ابو حازم، سہل بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ یہی حدیث مروی ہے، اور اس میں پتھر کا پیالہ کہا ہے اور اتنی زیادتی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوئے تو اس نے ان کھجوروں کو پایا اور خصوصیت کیساتھ صرف آپ کو یہ پایا۔

۵۳۳۔ محمد بن سہل تمیمی، ابو بکر بن اسحاق، ابن ابی مرثم، محمد بن مطرف، ابو حازم، سہل بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عرب کی ایک عورت کا ذکر آیا۔ آپ نے ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیام دینے کا حکم فرمایا، انہوں نے پیام دیا، اور وہ آئی، اور بنی ساعدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلعوں میں اتری، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور اس کے پاس تشریف لے گئے، جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ سر جھکانے ہوئے ایک عورت ہے، آپ نے اس سے بات کی، وہ بولی، میں تم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آپ نے فرمایا، تو نے اپنے آپ کو مجھ سے محفوظ کر لیا۔ حاضرین بولے تو باقی ہے، یہ کون تھے؟ وہ

قَالَ قَدْ أَعَذَّتْكَ مِنِّي فَقَالُوا لَهَا أَتَدْرِينَ مَنْ هَذَا فَقَالَتْ لَا فَقَالُوا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَكَ لِيُخْطِبَكَ فَقَالَتْ أَنَا كُنْتُ أَسْتَفِي مِنْ ذَلِكَ قَالَ سَهْلٌ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتَّى جَنَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ اسْمِعْنَا لِسَهْلٍ قَالَ فَأَخْرَجَتْ لَهُمْ هَذَا الْقَدَحَ فَأَسْقَيْنَهُمْ فِيهِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَأَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذَلِكَ الْقَدَحَ فَشَرَبْنَا فِيهِ قَالَ ثُمَّ اسْتَوْفَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَوَفَّيْتُهُ لَهُ وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ بْنُ إِسْحَاقٍ قَالَ اسْمِعْنَا يَا سَهْلُ \*

بولی نہیں، میں نہیں جانتی۔ حاضرین نے کہا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے، تجھے پیغام دینے کے لئے تشریف لائے تھے وہ بولی، تب تو میں بہت زیادہ بد قسمت رہی، سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت تشریف لائے، حتیٰ کہ سقیفہ بنی ساعدہ میں، آپ اور آپ کے اصحاب بیٹھے، پھر آپ نے حضرت سہل سے فرمایا ہمیں پلاؤ، سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے یہ پیالہ نکالا، اور اس میں سے آپ کو پلایا، ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ سہل نے وہ پیالہ نکالا اور ہم نے بھی اس میں سے پیا، پھر اس کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیز نے دو پیالہ سہل سے مانگا، سہل نے انہیں دیدیا، اور ابو بکر بن اسحاق کی روایت میں یہ الفاظ ہیں، اے سہل ہمیں پلاؤ۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ روایت سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آچار سے برکت لینا جائز ہے اور جس چیز کو آپ نے چھوا، یا پہنا اور استعمال کیا، وہ سب متبرک ہیں اور سلف و خلف کا اجماع ہے، کہ جن مقامات پر آپ نے نماز پڑھی، وہاں نماز پڑھنا افضل و بہتر ہے، لیکن شرط یہ ہے، کہ ان اشیاء و اماکن کا صحیح ثبوت ہو اس قسم کے نظائر احادیث میں بکثرت موجود ہیں، مگر مترجم کہتا ہے (اور یہ اپنی رائے سے نہیں کہتا ہے) کہ جن مقامات پر آپ نے نماز پڑھی ہے، وہاں صرف نماز پڑھنا ہی افضل اور بہتر ہے، اور بس، یعنی زورت آثار متبرکہ کی لغویات اور فضول باتوں سے پاک و صاف ہو کے کرنی چاہئے، واللہ اعلم۔

۳۳۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے اس پیالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پینے کی تمام چیزیں پلائی ہیں، یعنی شہد اور غنیمہ، اور پانی اور دودھ۔

باب (۸۳) دودھ پینے کا جواز۔

۳۳۵۔ عبید اللہ بن معاذ عمیری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، اسحاق، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ سے مدینہ کو ہجرت کر کے چلے، تو ہمارا گزر ایک چرواہے پر ہوا اور حضورؐ یہاں سے تھے، چنانچہ میں

۵۳۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَانَا حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ بِقَدَحِي هَذَا الْمَشْرَابَ كُلَّهُ الْفَسَلُ وَالنَّبِيذُ وَالْمَاءُ وَاللَبَنُ \*

(۸۳) بَابُ جَوَازِ شُرْبِ اللَّبَنِ \*

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ مُغَاذٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ لَمَّا خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ مَرَرْنَا بِرَاعٍ وَقَدْ غَطَّشَ رَسُولُ اللَّهِ



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَبِيبْتُ لَهُ كُتْبَةً مِنْ  
لَبَنٍ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ \*

نے تھوڑا سا دودھ دیا اور لے کر حاضر ہوا اور آپ نے اسے  
پیا، یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا۔

(فائدہ) ممالک عرب میں یہ دستور تھا اور پھر وہ حضرت ابو بکر صدیق کو جانتا بھی ہو گا، اس لئے آپ کے دودھ نکالنے سے ناراض نہیں ہوا،  
میں کہتا ہوں کہ صدیق اکبر نے اس سے اجازت لے کر نکالا ہو گا تو اب کیا اشکل باقی رہا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ يَسَارٍ  
وَاللَّفْظُ لِبِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ  
الْهَمْدَانِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ لَمَّا أَقْبَلَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى  
السَّدِيقَةِ فَأَتَيْتُهُ مُرَاقَةً بِنِ فَالِثِ بْنِ جُعْشَمٍ قَالَ  
فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَسَاخَتْ فَرَسُهُ فَقَالَ ادْخُلِ اللَّهُ لِي وَنَا أَضْرُكُ  
قَالَ فَدَعَا إِلَهُ قَالَ فَعَطَشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرُّوا بِرَاعِي غَنَمٍ قَالَ أَبُو  
بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَحَبِيبْتُ فِيهِ  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتْبَةً مِنْ  
لَبَنٍ فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ \*

۵۳۶۔ محمد بن عثی، ابن یسار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق  
ہمدانی، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ آئے تو سراقہ بن  
مالک جعشم نے آپ کا تعاقب کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اسے بددعاری تو اس کا گھوڑا دھنس گیا اس نے عرض کیا،  
آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے میں آپ کو نقصان  
نہیں پہنچاؤں گا، چنانچہ آپ نے اللہ سے دعا کی (اسے نجات  
ملی) پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیاسے ہوئے اور بکریوں  
کے ایک چرواہے پر گزر ہوا، ابو ہریر بیان کرتے ہیں کہ میں نے  
پہالہ لیا اور تھوڑا سا دودھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے  
دیا اور وہ لے کر حاضر ہوا، چنانچہ آپ نے پیا، حتیٰ کہ میں خوش  
ہو گیا (۱)۔

۵۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ  
وَاللَّفْظُ لِبِابْنِ عُبَادٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ أَخْبَرَنَا  
يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَبُو  
هُرَيْرَةَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى لَبْلَةً  
أَسْرَى بِهِ بِبَيْلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَتَغَلَّرَ  
إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَذَاكَ لِنَفِطْرَةٍ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ  
غَوَتْ أُمَّتُكَ \*

۵۳۷۔ محمد بن عباد، زہیر بن حرب، ابو صفوان، یونس، زہری،  
ابن مسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں  
کہ شب معراج بیت المقدس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں دو پیالے لائے گئے ایک میں شراب تھی اور  
دوسرے میں دودھ، آپ نے دونوں کو دیکھا اور دودھ کا پیالہ  
لے لیا، تو آپ سے جبریل نے کہا تمام تعریفیں اس کے لئے  
ہیں جس نے آپ کو فطرت کی ہدایت کی، اگر آپ شراب کا  
پیالہ لے لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

(۱) یہ اظہار ہے اس بے پناہ محبت کا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دل میں تھی کہ جب حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم نے خوب سیر ہو کر دودھ نوش فرمایا تو اس سے حضرت ابو بکر صدیق کی وہ بے قراری زائل ہو گئی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر  
بھوک کا اثر دیکھ کر پیدا ہو گئی تھی۔ محب صادق کو اپنے حبیب کی راحت سے راحت حاصل ہوتی ہے۔

(فائدہ) فطرت سے مراد وہ بنیادیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے کائنات میں مقرر کی ہیں اور ان کے متعلق کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ نیز حدیث سے معلوم ہوا کہ فرشتوں کا بھی عقیدہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے قبضہ قدرت میں کوئی چیز نہیں ہے اور نہ کوئی کسی چیز کو جاتا اور سنا ہے اور نہ کسی شے کے کرنے پر بغیر مرضی اللہ تعالیٰ میں کوئی قادر ہے۔

۵۳۸۔ سلمہ بن شعیب، حسن بن امین، معقل، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے حسب سابق روایت مروی ہے، اور بیت المقدس کا ذکر نہیں ہے۔

باب (۸۳) سوتے وقت برتنوں کے ڈھکنے، مشکیزوں کا منہ باندھنے، اور دروازہ بند کرنے اور ایسے ہی چراغ گل کرنے اور آگ بجھا دینے کا استحباب۔

۵۳۹۔ زہیر بن حرب، محمد بن حنفیہ، عبد بن حمید، ابو عاصم، ابن جریر، ابو الزبیر، جابر بن عبد اللہ، حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مقام نخل سے دودھ کا ایک پیالہ لے کر حاضر ہوا جو ڈھکا نہیں تھا، آپ نے فرمایا اسے ڈھانکا کیوں نہیں، ایک لکڑی کی آڑی اس پر دیتے، ابو حمید بیان کرتے ہیں کہ آپ نے حکم فرمایا، رات کو مشکیزے کا منہ باندھ دینے اور دروازہ بند کرنے کا۔

۵۴۰۔ ابراہیم بن دینار، روح بن عبادہ، ابن جریر، زکریا بن اسحاق، ابو الزبیر، جابر بن عبد اللہ، حضرت ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دودھ کا پیالہ لے کر آیا اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی زکریا نے ابو حمید کا قول رات کو بیان نہیں کیا۔

۵۳۸۔ وَحَدَّثَنِي سَمْعَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي حَظِيمٍ حَدَّثَنَا مَعْشَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوَاقِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ بِإِلْيَاءٍ \*

(۸۴) بَابُ إِسْتِحْبَابِ تَحْمِيرِ الْإِنَاءِ وَابْتِكَاءِ السِّقَاءِ وَاعْتِلَاقِ الْأَبْوَابِ وَإِطْفَاءِ السَّرَاحِ وَالتَّارِ عِنْدَ النَّوْمِ \*

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُعَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْمُضَحَّلُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ ثَمَنٍ مِنَ النَّعِيمِ لَيْسَ مُحْتَمَرًا فَقَالَ أَفْ أَعْمَرْتَهُ وَلَوْ تَغَرَّضُ عَلَيْهِ شَوْءٌ فَإِنَّ أَبَا حُمَيْدٍ إِتَمَّا أَمْرًا بِالسُّبْقَةِ أَنْ تُوَكَّلَ بَيْنًا وَبَيْنَ ابْوَابِ أَنْ تَغْلِقَ لَيْلًا \*

۵۴۰۔ وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَزَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ لَيْلٍ بَعَثَهُ قَالِ وَلَمْ يَذْكُرْ زَكَرِيَّا قَوْلَ



أَبِي حُمَيْدٍ بِاللَّيْلِ \*

۵۴۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ وَالثَّلَافُظِيُّ بِأَبِي كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَسْقِيكَ نِيذًا فَقَالَ بَلَى قَالَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ يَسْقِي فَجَاءَ بِقَدَحٍ فِيهِ نِيذٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا حَمَرْتُهُ وَلَوْ تَعَرَّضُ عَلَيْهِ عَوْدًا قَالَ فَشَرِبَ \*

۵۴۲ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَابْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنْ النَّخِيعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا حَمَرْتُهُ وَلَوْ تَعَرَّضُ عَلَيْهِ عَوْدًا \*

۵۴۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ غَضُّوا الْبَنَاءَ وَأَوَكُوا السَّقَاءَ وَأَغْلِقُوا الْبَابَ وَأَطْفِئُوا السَّرَاجَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَنْكَشِفُ بَنَاءً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدَكُمْ إِلَّا أَنْ يَغْرَضَ عَلَى بَنَانِهِ عَوْدًا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ الْفَوَيْسِمَةَ تَضُرُّ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَنَانِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ وَأَغْلِقُوا الْبَابَ \*

۵۴۴ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ

۵۴۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابوصالح، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ نے پانی مانگا، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم حضور کو نیند نہ پلائیں، فرمایا کیوں نہیں، وہ شخص روڑتا ہوا آیا اور ایک پیالہ میں نیند لے کر آیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اسے ڈھانکا کیوں نہیں، کم از کم ایک لکڑی بنی اس کے عرض پر رکھ دیتے، پھر آپ نے پی لیا۔

۵۴۲۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابوسفیان، ابوصالح، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ابوحید نامی خدمت گرائی میں مقام نخع سے دو دھ کا ایک پیالہ لے کر حاضر ہوا، آپ نے فرمایا تم نے اسے ڈھانکا کیوں نہیں، کم از کم اس پر عرض میں ایک لکڑی ہی رکھ دیتے۔

۵۴۳۔ قتیبہ بن سعید، لیث۔

(دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برتن کو ڈھانک دیا کرو، مشکیزہ کا منہ باندھ دیا کرو، دروازہ بند کر دیا کرو، چراغ بجھا دیا کرو کیونکہ شیطان ایسے مشکیزے کو نہیں کھولتا، اور ڈھکے برتن کا سرپوش نہیں اتارتا، اور اگر کسی کو تم میں سے ڈھکنے کے لئے کوئی چیز ملے تو صرف برتن پر عرض میں ایک لکڑی ہی رکھ دے یا خدا کا نام ہی اس پر لے دیا کرے تو ایسا ہی کرے، اس لئے کہ چوبہا لوگوں کے گھر جلاتا ہے، قتیبہ نے اپنی روایت میں دروازے بند کرنے کا تذکرہ نہیں کیا۔

۵۴۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں حسب سابق روایت مروی ہے اور اس میں ”وَاكْفُوا الْاِثْنَ بِالْحَسْرِ وَالْاِثْنَ“ کا لفظ ہے، باقی عرض میں لکڑی رکھنے کا ذکر نہیں ہے۔

۵۴۵۔ احمد بن یونس، زہیر، ابو الزہیر، حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دروازے بند کرو، اور لیٹ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے مگر اس میں ”حسرو الاثنية“ کا لفظ ہے اور یہ ہے کہ چوبانگروالوں کے کپڑے جلا دیتا ہے۔

۵۴۶۔ محمد بن غنی، عبدالرحمن، سفیان، ابو الزہیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں یہ ہے کہ ارشاد فرمایا، چوبانگروالوں کو جلا دیتا ہے۔

۵۴۷۔ اسحاق بن منصور، روح بن عبادہ، ابن جریج، عطاء حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب رات کی ساری یا شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو باہر نہ نکلنے دیا کرو، اس لئے کہ شیطان اس وقت پھیل جاتا ہے پھر جب رات کی ایک ساعت گزر جائے تو انہیں چھوڑ سکتے ہو اور دروازے بند کر لو اور اللہ کا نام لے لو، کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا اور مشکیزوں کے منہ بسم اللہ کر کے باندھ دیا کرو اور بسم اللہ کر کے برتنوں کو ڈھانک دیا کرو اور اگر یہ نہ ہو تو کم از کم برتنوں کے اوپر آڑیا کچھ رکھ دو اور اپنے چرخ بچھا دیا کرو۔

عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَأَكْفُوا الْاِثْنَ أَوْ حَسَرُوا الْاِثْنَ وَلَمْ يَذْكُرْ تَغْرِيطُ الْعُودِ عَلَى الْاِثْنَ \*

۵۴۵۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْلِقُوا الْبَابَ فَذَكَرَ بِمَثَلِ حَدِيثِ الثَّبْتِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَحَسَرُوا الْاِثْنَ وَقَالَ تَضَرُّمٌ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ تَبَاهُهُم \*

۵۴۶۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَثَلِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَ وَالْقَوْمُ سِيقَةُ تَضَرُّمُ الثَّبْتِ عَلَى أَهْلِهِ \*

۵۴۷۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَبْتُمْ فَكُفُّوا صَبِيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَسَبَّرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَوْسِكُوا قُرْبَكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَحَسَرُوا آيَتَكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ أَنَّ تَغْرِطُوا عَنْهَا شَيْئًا وَأَطَقْتُمْ مَصَابِيحَكُمْ \*

۵۴۸۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ تَحَوُّوا مِمَّا أُعْبِرَ عَنْهَا إِلَّا أَنَّهُ لَا يَقُولُ

۵۴۸۔ اسحاق بن منصور، روح بن عبادہ، ابن جریج، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں اور حسب سابق روایت مروی ہے باقی اس میں ”ادکروا اسم اللہ عزوجل“ کے الفاظ نہیں ہیں۔



اذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ \*

۵۴۹- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو غَاصِبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَطَاءٍ وَعَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ كَرَوَانِيَّةَ رَوْحَ \*

۵۵۰- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْسُلُوا فَوَاشِيَكُمْ وَصِيبَانَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحَمَّةُ الْعِشَاءِ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْبَعُثُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحَمَّةُ الْعِشَاءِ \*

۵۴۹- احمد بن عثمان نو فلی، ابو عاصم، ابن جریر، اس حدیث کو عطاء اور عمرو بن دینار سے روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

۵۵۰- احمد بن یونس، الزہیر، ابو الزہیر، جابر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، ابو الزہیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سورج غروب ہونے کے بعد اپنے جانوروں اور بچوں کو نہ بھیڑو حتیٰ کہ شام کی تاریکی جاتی رہے، اس لئے کہ شیطان سورج غروب ہوتے ہی شام کی تاریکی اور سیاہی ختم ہونے تک چھوڑ دیے جاتے ہیں۔

(فائدہ) میں کہتا ہوں کہ کتاب الصلوۃ میں جو حدیث گزری ہے کہ سورج شیطان کے دونوں سینکوں کے درمیان غروب ہوتا ہے ان روایتوں کو ملحوظ رکھئے ہوئے، یہی توجیہ اسب معلوم ہوئی ہے کہ اس وقت شیطان کا اور شیطان کے لشکر کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۵۱- محمد بن یحییٰ، عبد الرحمن، سفیان، ابو الزہیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زہیر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۵۵۱- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الرَّحْمَنُ حَدَّثَنَا سُبَّانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحَوِ حَدِيثَ زُهَيْرٍ \*

۵۵۲- عمرو ناقد، ہاشم بن قاسم، لیث بن سعد، یزید بن عبد اللہ بن اسامہ بن الہادی، یحییٰ بن سعید، جعفر بن عبد اللہ بن حکیم، قعقاع بن حکیم، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ برتن ڈھانک دو اور مشکینے کا دہانہ بند کر دو، اس لئے کہ منزل میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبا اترتی ہے، پھر وہ وبا جو برتن یا مشک کھل پاتی ہے اس میں سما جاتی ہے۔

۵۵۲- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَامَةَ بْنِ الْهَادِي النَّشِيبِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكِيمِ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ غَضُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيَنَّةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غَطَاءٌ أَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وَكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ الْوَبَاءُ \*

(فائدہ) پھر جو اس چیز کو کھانا چیتا ہے اسے دبا ہو جاتی ہے اور اسی طرح دبا چھلتی ہے، مضموم ہوا کہ وہ حکم الہی ہے، پانی وغیرہ اشیا کے فساد سے نہیں ہوتی، اور نہ کسی کی بیماری اور وبا کسی کو لگتی ہے، جیسا کہ آنکندہ اللہ، اللہ العزیز اس کا بیان آجائے گا۔

۵۵۲۔ وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَفْظِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ثَيْبُ بْنُ سَعْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِحَبْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّ فِي السُّنَّةِ يَوْمًا يَنْزِلُ فِيهِ وَبَاءٌ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ قَالَ اللَّيْثُ فَإِنَّ زَعَاكُمُ عِنْدَنَا يَتَّقُونَ ذَلِكَ فِي كَانُونِ الْأَوَّلِ \*

۵۵۳۔ نصر بن علی <sup>نظمی</sup>، بواسطہ اپنے والد لیث بن سعد سے اسی سند کے ساتھ روایت مردی ہے باقی اس روایت میں یہ ہے کہ سال میں ایک دن ایسا ہوتا ہے کہ جس میں وبا اترتی ہے، لیث بیان کرتے کہ ہمارے طرف کے بھی لوگ ”کانون اول“ میں اس سے بچتے ہیں۔

(فائدہ) کانون اول: سہر کو کہتے ہیں اور کانون ثانی: جنوری کو یہ محض ان کا باطن عقیدہ بیان کیا گیا ہے حدیث عام ہے جس وقت حکم الہی ہو اور جس جگہ اور جس چیز میں ہو، وہیں وبائیں نازل ہوتی۔

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغَمْرُو بْنُ زُوَيْرٍ عَنْ خُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ عُثَيْبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتْرَكُوا النَّارَ فِي يَوْمِنَاكُمْ حِينَ تَقَامُونَ \*

۵۵۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقدہ، زبیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ نہ چھوڑا کرو۔

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو وَ الْأَشْعَثِيُّ وَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُعَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نُسَيْرٍ وَ أَبُو غَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَ أَبُو كُرَيْبٍ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي غَامِرٍ) قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي نَزْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ احْتَرَقَ ثَيْبٌ عَلَى أَهْلِهِ بِالْمَدِينَةِ مِنَ النَّبِيِّ فَلَمَّا حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَأْنِهِمْ قَالَ إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ غَدُوُّ لَكُمْ فَإِذَا بَسْتُمْ فَاطْفِئُوهَا عَنْكُمْ \*

۵۵۵۔ سعید بن عمرو اشعثی، ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو عامر اشعری، ابو کریب، ابو اسامہ، برید، ابو یزید، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں رات کو ایک گھر کے اندر محمد والے جلستے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب یہ واقعہ بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب سوتے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔

(۸۵) بَابِ آدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَأَحْكَامِهِمَا \*

بَاب (۸۵) کھانے اور پینے کے آداب و احکام۔

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ كُرَيْبٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَبْرِ عَنْ أَبِي حَذِيفَةَ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ

۵۵۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، حذیفہ، ابو حذیفہ، حدیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے تو ہم اپنے



كُنَّا إِذَا خَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَمْ نَضْعُ أَيْدِينَا حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ يَدَهُ وَإِنَّا خَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَانَتْهَا تُدْفِعُ فَذَقْتُ بِنَضْعِ يَدِهَا فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهَا ثُمَّ جَاءَ الْأَعْرَابِيُّ كَانَمَا يُدْفِعُ فَأَخَذَ يَدَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِيلُ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذَكَّرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّ حَاءَ بِهَذِهِ الْجَارِيَةِ لَيَسْتَحِيلُ بِهَا فَأَخَذْتُ يَدَهَا فَجَاءَ بِهَذَا الْأَعْرَابِيُّ لَيَسْتَحِيلُ بِهِ فَأَخَذْتُ يَدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدِهَا \*

ہاتھ نہ ڈالتے تاوقتیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شروع نہ فرماتے اور اپنا دست مبارک نہ ڈالتے، ایک مرتبہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے پر موجود تھے کہ ایک لڑکی روڑی ہوئی آئی جیسے کہ کوئی اسے ہلک رہا ہے، اس نے اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالنا چاہا، آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر ایک دیہاتی دوڑتا ہوا آیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا، پھر فرمایا کہ شیطان اس کھانے کو حلال کر رہا ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے، چنانچہ وہ ایک لڑکی کو یہ کھانا حلال کرتے کے لئے لایا، میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور پھر اس دیہاتی کو اسی مقصد کے لئے لے آیا میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ، میرے ہاتھ میں ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کھانے اور پینے سے پہلے بسم اللہ کہنا مستحب ہے اور بہتر یہ ہے کہ فوراً اللہ سے کہے تاکہ جو بھوتن کیا ہے وہ بھی متنبہ ہو جائے اور اگر شروع میں بھول جائے تو یاد آنے کے وقت "بسم اللہ اولہ و آخرہ" کہہ لے اور جنابت اور حیض بسم اللہ کہنے سے مانع نہیں، بلکہ ان کے لئے بھی بسم اللہ کہنا مستحب ہے، اب، ظہرین سمجھ لیں کہ پھر کھانے پینے میں کیا کراہت ہو سکتی ہے اور اس کی تائید میں بکثرت روایات کتاب المطہرۃ میں گزر چکی، نیز امام نووی فرماتے ہیں کہ درست یہی ہے کہ یہ حدیث اور دیگر احادیث جن میں شیطان کے کھانے کا تذکرہ آیا ہے وہ سب اپنے ظاہر پر محمول ہیں، تاویل کی حاجت اور ضرورت نہیں، جمہور علماء سلف، عقباء محدثین اور متکلمین کا یہی مسلک ہے (نووی جلد ۳ ص ۱۷۱)

۵۵۷۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، عیسیٰ بن یونس، اعلمش و غیرہ بن عبد الرحمن، ابو حذیفہ الار جسی، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دعوت میں جاتے، اور معاویہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، اور حدیث میں لڑکی کے آنے سے پہلے دیہاتی کے آنے کا تذکرہ ہے اور روایت کے اخیر میں اتنی زیادتی بھی ہے، پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا اور کھایا۔

۵۵۷ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِشَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ الْأَرْحَبِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ كُنَّا إِذَا دُعِينَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى طَعَامٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَقَالَ كَانَمَا يُطْرَدُ وَفِي الْجَارِيَةِ كَانَمَا تُطْرَدُ وَقَدْ مَجِئَ الْأَعْرَابِيُّ فِي حَدِيثِهِ قَبْلَ مَجِئِ الْجَارِيَةِ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ وَالْأَكْلَ \*

۵۵۸۔ ابو بکر بن نافع، عبد الرحمن، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی اس میں لڑکی کا آنا دیہاتی سے پہلے بیان کیا گیا ہے۔

۵۵۹۔ محمد بن ثنیٰ عنری، ضحاک ابو عاصم، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمادے تھے جب آدمی اپنے گھر جاتا ہے تو داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ آج اس گھر میں تمہارے لئے نہ شب باقی کا مقام اور نہ شام کا کھانا اور اگر داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے شب باقی کا مقام تو مل گیا اور جب کھاتے وقت خدا کا نام نہیں لیتا تو کہتا ہے شب باقی کا مقام اور رات کا کھانا مل گیا۔

۵۶۰۔ اسحاق بن منصور، روح بن عباد، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اور ابو عاصم کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں اس طرح ہے کہ اگر کھانا کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا تو اور اگر گھر میں داخل ہونے کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا ہے۔

۵۶۱۔ قتیبہ بن سعید، لیث، محمد بن روح، لیث، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ، اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔

۵۶۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان، زہری، ابو بکر بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم

۵۵۸۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَدْ مَجَّيْنَا الْخَارِجَةَ قَبْلَ مَجَّيْنَا الْأَعْرَابِيَّ \*

۵۵۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْهَمَزِيُّ حَدَّثَنَا الْعُصْحَاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عِشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَذْرَكْتُمُ الْبَيْتَ وَالْعِشَاءَ \*

۵۶۰۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رُوْحُ بْنُ عَبَّادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَعَثَ خَبِيبُ أَبِي عَاصِمٍ إِلَا أَنَّهُ قَالَ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عِنْدَ طَعَامِهِ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عِنْدَ دُخُولِهِ \*

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَأْكُلُوا بِالشَّعْمَانِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشَّعْمَانِ \*

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ



بْنِ عُمَرَ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلْتَ أَكَلْتَ أَحَدَكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِسَبِيهِ وَإِذَا شَرِبْتَ فَلْيَشْرَبْ بِسَبِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِسَبْمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِسَبْمَالِهِ \*

۵۶۳ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نَعْمَانَ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا نَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حُسَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ سُفْيَانَ \*

۵۶۴ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ حَرَمَلَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَقْدٍ اللَّهُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَهُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِسَبْمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِسَبْمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا قَالَ وَكَانَ نَافِعٌ يَزِيدُ فِيهَا وَلَا يَأْخُذُ بِهَا وَلَا يُعْطِي بِهَا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الطَّاهِرِ لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ \*

میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنے واسطے ہاتھ سے کھائے، اور جب پئے تو اپنے واسطے ہاتھ سے پئے، اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھانا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

۵۶۳۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس۔

(دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) ابن شہین، یحییٰ قطان، عبید اللہ زہری سے سفیان کی سند کے ساتھ حدیث مروی ہے۔

۵۶۴۔ ابو الطاہر، حرملہ، عبد اللہ بن وہب، عمر بن محمد، قاسم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ہرگز اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ ہرگز اس سے پئے، اس لئے کہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور اس سے پیتا ہے، اور نافع کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ بائیں ہاتھ سے نہ کوئی چیز لے اور نہ حق دے اور ابو الطاہر کی روایت میں ”احد مسلم“ کے بجائے ”احد کم“ ہے۔

(غائد) امام نووی فرماتے ہیں، واسطے ہاتھ سے کھانا اور پینا اور ایسے لینا اور دینا مستحب ہے اور بغیر عذر اور مجبوری کے بائیں ہاتھ سے ان امور کا کرنا مکروہ ہے۔ کھانا کی فرمائے ہیں کہ شیطان کے واسطے ہاتھ بھی ہے، مگر چونکہ اس کی خلقت ہی معکوسیت ہے اس لئے واسطے ہاتھ سے کھانا اور بائیں ہاتھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجائے لئے متعین فرمایا ہے اور پھر کافر کو نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، اس لئے شیطان کے دونوں ہاتھ (بائیں) ہی ہونے چاہئیں، مترجم کے نزدیک بھی یہی چیز انسب ہے کیونکہ رخصت کے دونوں ہاتھ بائیں (دائیں) میں اور بائیں ہاتھ سے کھانے میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی اہانت ہوتی ہے اور علامہ تورنیشی فرماتے ہیں کہ شیطان اپنے پیادوں کو بائیں ہاتھ سے کھانے پر آمادہ کرتا ہے، اور مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ملا علی قادری فرماتے ہیں کہ پھر امور کرامت میں سے یہی ہے کہ ان اعضا میں بھی فرق چاہئے جو کہ نعمت کے لئے ہیں اور جو مکندگی دور کرنے کے لئے ہیں۔

۵۶۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، مزید بن حباب، عکرمہ بن عمار، یاس بن سلمہ بن اکوع، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۵۶۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي

يُنَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَشْجَعِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ  
رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِشِعَابِهِ فَقَالَ كُلُّ يَمِينِكَ قَالَ لَا  
أَسْتَطِيعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبَرُ قَالَ  
فَمَا رَفَعَهَا إِلَيَّ فِيهِ \*

بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا، تو آپ نے فرمایا اپنے دائیں ہاتھ  
سے کھاؤ بولا مجھ سے نہیں ہو سکتا، فرمایا، خدا کرے تو اسے انھا  
ہی نہ سکے اس نے ایسا غرور سے کہا تو وہ اپنے ہاتھ کو منہ تک نہ  
اٹھا سکا

(فائدہ) ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ یہ شخص بسر بن راعی العید منافق تھا لہذا خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کی سزا فوراً پائی اور یہ جملہ اس  
نے تبرکی وجہ سے یہ کیا تھا، یہ حضرت سلمہ کا قول ہے معلوم ہوا کہ جو بلا عذر شریعت کی مخالفت کرے اس پر بدوہ کرنا درست ہے۔

۵۶۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي  
عُمَرَ خَمِيصًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ وَهْبِ  
بْنِ كَيْسَانَ سَمِعَهُ مِنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ  
كَانْتُ فِي حَضْرَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطْبِشُ فِي الصُّحُفَةِ فَقَالَ  
لِي يَا غُلَامُ مَنْ أَلَهُ وَكُلُّ يَمِينِكَ وَكُلُّ مِمَّا  
يَمِينُ \*

۵۶۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، سفیان، ولید بن کثیر،  
وہب بن کیسان، عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے  
ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھا اور  
میرا ہاتھ پیالہ کے سب اطراف میں گھوم رہا تھا، تو آپ نے  
مجھ سے فرمایا، اے لڑکے اللہ تعالیٰ کا نام لے اور اپنے دائیں  
ہاتھ سے ہاتھ اور اپنے قریب (سامنے) سے کھا۔

۵۶۷- وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَانِيُّ  
وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْوَمٍ  
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ  
عَمْرٍو عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ  
عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ أَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ  
أَتَّخِذُ مِنْ لَحْمِ حَوْلِ الصُّحُفَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مِمَّا يَلِيكَ \*

۵۶۷- حسن بن علی خلوانی، ابو بکر بن اسحاق، ابن ابی مریم، محمد  
بن جعفر، محمد بن عمرو بن طلحہ، وہب بن کیسان، عمرو بن ابی  
سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھایا تو میں نے پیالہ  
کے سب اطراف سے گوشت لینا شروع کیا، آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے قریب سے کھاؤ۔

(فائدہ) کیونکہ یہ برکی عادت ہے اور آداب طعام کے خلاف ہے۔

۵۶۸- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِلِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ  
عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي  
سَعِيدٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ اعْتِنَاتِ الْأَسْقَبَةِ \*

۵۶۸- عمرو بن ناقل، سفیان بن عیینہ، زہری، عبید اللہ، حضرت  
ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزوں کو منہ لگا کر پانی پینے  
سے منع فرمایا ہے۔



۵۶۹۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اخْتِنَانِ الْأَسْقِيَةِ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ أَفْوَاهِهَا \*  
 ۵۷۰۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَاعْتِنَانَهَا أَنْ يُقَسَّبَ رَأْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبَ مِنْهُ \*  
 (۱۶۷) باتفاق تمامے کرام یہ کراہت تنزیہی ہے کیونکہ مشک کے منہ سے پانی پینے میں خطرہ ہے کہ کوئی کیڑا یا سودی چیز پیٹ میں چلی جائے اور پھر وہ نقصان کرے اور اس قسم کی تمام اشیاء کا یہی حکم ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

### (۸۶) بَابُ كَرَاهِيَةِ الشُّرْبِ قَائِمًا \*

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا هَذَا ابْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا \*  
 ۵۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَلِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُشْرَبَ الرَّحُلُ قَائِمًا قَالَ قَتَادَةُ فَفَعَلْنَا فَلَا أَكُلُ فَقَالَ ذَلِكَ أَشْرُّ أَوْ أَحَبُّ \*  
 ۵۷۳۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ قَتَادَةَ \*  
 ۵۷۴۔ حَدَّثَنَا هَذَا ابْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي عَيْسَى الْأَسْوَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا \*

۵۷۳۔ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَكِيعٌ، هِشَامٌ، قَتَادَةُ، أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، حَضَرَتْ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، بَيَانِ كَرْتِے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ انسان کھڑے ہو کر پیئے، قنادو کہتے ہیں کہ ہم نے دریافت کیا اور کھڑے ہو کر کھانا، انس نے فرمایا یہ تو اور بھی برا اور بدتر ہے۔

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا هَذَا ابْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي عَيْسَى الْأَسْوَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا \*

۵۶۹۔ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، ابْنُ وَهْبٍ، يُونُسُ، ابْنِ شِهَابٍ، عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، حَضَرَتْ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، بَيَانِ كَرْتِے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں کو الٹ کر ان کے منہ سے پانی پینے کو منع فرمایا ہے۔

۵۷۰۔ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ، مَعْمَرٌ، الزُّهْرِيُّ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَاعْتِنَانَهَا أَنْ يُقَسَّبَ رَأْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبَ مِنْهُ \*  
 (۱۶۷) باتفاق تمامے کرام یہ کراہت تنزیہی ہے کیونکہ مشک کے منہ سے پانی پینے میں خطرہ ہے کہ کوئی کیڑا یا سودی چیز پیٹ میں چلی جائے اور پھر وہ نقصان کرے اور اس قسم کی تمام اشیاء کا یہی حکم ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

### باب (۸۶) کھڑے ہو کر پانی پینے کی کراہت۔

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا هَذَا ابْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا \*  
 ۵۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَلِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُشْرَبَ الرَّحُلُ قَائِمًا قَالَ قَتَادَةُ فَفَعَلْنَا فَلَا أَكُلُ فَقَالَ ذَلِكَ أَشْرُّ أَوْ أَحَبُّ \*

۵۷۳۔ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَكِيعٌ، هِشَامٌ، قَتَادَةُ، أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، حَضَرَتْ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، بَيَانِ كَرْتِے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ انسان کھڑے ہو کر پیئے، قنادو کہتے ہیں کہ ہم نے دریافت کیا اور کھڑے ہو کر کھانا، انس نے فرمایا یہ تو اور بھی برا اور بدتر ہے۔

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا هَذَا ابْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي عَيْسَى الْأَسْوَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا \*

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا هَذَا ابْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي عَيْسَى الْأَسْوَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا \*

۵۷۵- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَالْقَاسِمُ بْنُ زُهَيْرٍ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي عِيْسَى السَّوَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّرْبِ قَائِمًا \*

۵۷۶- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ يَحْيَى الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو غُصْفَانَ الْمُرِّي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْرَبُ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقْبِلْ \*

۵۷۵- زہیر بن حرب، محمد بن ثنی، ابن بشار، یحیی بن سعید، شعبہ، قتادہ، ابو عیسیٰ سواری، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا ہے۔

۵۷۶- عبد الجبار بن العلاء، مروان بن یحییٰ، عمر بن حمزہ، ابو غطفان مری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے کھڑے ہو کر نہ پئے، اور جو بھولے سے پی لے وہ قے کر ڈالے۔

(قائد) باتفاق علمائے کرام کھڑے ہو کر پینا مکروہ تنزیہی ہے، اور امام نووی فرماتے ہیں، قے کرنا مستحب ہے کیونکہ حدیث صحیح میں جس چیز کا حکم ہے اور اس حکم کو جو بے پر محمول کرتا شواہد، لہذا استحباب میں پر حمل کیا جائے گا، واللہ اعلم۔

۵۷۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْرٍ قَشْرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ \*

۵۷۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْرٍ مِنْ دَلْوٍ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ \*

۵۷۹- وَحَدَّثَنَا سُورِجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ ح وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدُّورِيُّ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ وَمُعِيزَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ

۵۷۷- ابو کامل جحدری، ابو عوانہ، عاصم، الشعبی، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زمرم کا پانی پلایا تو آپ نے کھڑے ہو کر پیا۔

۵۷۸- محمد بن عبد اللہ بن نعیم، سفیان، عاصم، شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آب زمرم ایک ڈول سے کھڑے ہو کر پیا۔

۵۷۹- سورج بن یونس، ہشیم، عاصم احول (دوسری سند) یعقوب دوری، اسماعیل بن سالم، ہشیم، عاصم احول، مغیرہ شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمرم کا پانی (۱) کھڑے ہو کر پیا۔

(۱) متعدد احادیث میں منع کرنے کی بنا پر کھڑے ہو کر پینا پسندیدہ اور مکروہ ہے اور کھڑے ہو کر کھانا زیادہ صحیح ہے مگر یہ کراہت تب ہے جبہ پینہ کر پینے کی جگہ آسانی سے میسر ہو اگر ایسی جگہ ہی نہ ہو یا وہاں بیٹھنا مشکل ہو تو کھڑے ہو کر پینا بلا کراہت جائز (بقیہ اگلے صفحہ پر)



ابن عباس اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ \*

۵۸۰۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ قَائِمًا وَاسْتَسْقَى وَهُوَ عِنْدَ الْبَيْتِ \*

۵۸۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا فَأَيُّتُهُ بَدَلُو \*

(۸۷) بَابُ كَرَاهَةِ التَّنَفُّسِ فِي نَفْسِ الْإِنَاءِ وَاسْتِحْبَابِ التَّنَفُّسِ ثَلَاثًا خَارِجَ الْإِنَاءِ \*

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَبِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ \*

۵۸۳۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ فَايْتِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا \*

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ

۵۸۰۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عاصم، شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زمرم کا پانی پلایا آپ نے کھڑے ہو کر پیا اور آپ نے بیت اللہ کے پاس پانی مانگا۔

۵۸۱۔ محمد بن ثقی، محمد بن بشار، (دوسری سند) محمد بن ثقی، وہب بن جریر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور دونوں روایتوں میں ہے کہ ڈول لے کر آیا۔

باب (۸۷) پانی کے برتن میں سانس لینے کی کراہت اور برتن کے باہر تین مرتبہ سانس لینے کا استحباب۔

۵۸۲۔ ابن ابی عمر، ثقفی، ایوب، یحییٰ بن ابی کثیر، عبد اللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن ہی میں سانس لینے سے منع فرمایا ہے۔

۵۸۳۔ قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، عروہ بن ثابت الأنصاری، ثمامہ بن عبد اللہ بن انس، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں (اسے منہ سے بنا کر) تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

۵۸۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبد الوارث، (دوسری سند) شیبان بن فروخ، عبد الوارث، ابو عاصم، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(بقیہ مژشتہ صفحہ)۔ ممکن ہے کہ مضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کھڑے ہو کر زمرم پینا بھی اسی بنا پر ہو کیونکہ عموماً وہیں پر ریش کے زیادہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر پینا مشکل ہوتا ہے۔

فَرُوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي عَصَامٍ عَنْ  
أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا وَيَقُولُ إِنَّهُ  
أَرَوَى وَأَبْرَأُ وَأَمْرًا قَالَ أَنَسٌ فَأَنَا أَتَنَفَّسُ فِي  
الشَّرَابِ ثَلَاثًا \*

۵۸۵- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ  
أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ  
الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ أَبِي عَصَامٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَثْلِهِ وَقَالَ فِي الْإِنَاءِ \*

(۸۸) بَابُ اسْتِحْبَابِ إِدَارَةِ الْمَاءِ  
وَالْبَلْبَنِ وَتَحْوِهِمَا عَنْ يَمِينِ الْمُتَبَدِّلِ \*

۵۸۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ  
عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بَلْبَنَ  
فَلَمْ يَشَبْ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ بَسَارِهِ  
أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أُعْطِيَ الْأَعْرَابِيُّ وَقَالَ  
الْأَيْمَنُ فَأَلْأَيْمَنُ \*

۵۸۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو  
الْبَاقِلُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ نُمَيْرٍ وَالْقُفْطُ لَزُهَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ  
عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ  
وَمَاتَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ وَكُنْتُ أُمِّهَا بَنِي يَحْتَضِلْنِي  
عَلَى عِدْمَتِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا ذَارِنًا فَحَلَبْنَا لَهُ مِنْ  
شَاوٍ دَاجِنٍ وَشَبَّ لَهُ مِنْ بَنَرٍ فِي الدَّارِ فَشَرِبَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عَمْرُو  
وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ شِمَالِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُعْطِيَ أَبَا

بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پینے میں تین  
مرتبہ سانس لیتے اور فرمایا ایسا کرنے سے خوب سیرگی ہوتی ہے  
اور پیاس خوب بجھتی ہے اور پانی خوب ہضم ہوتا ہے، انس کہتے  
ہیں کہ میں بھی پانی میں تین مرتبہ سانس لیتا ہوں۔

۵۸۵- قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ہشام و ستوائی،  
ابو عاصم، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق  
روایت مروی ہے اور اس میں برتن کا تذکرہ ہے۔

باب (۸۸) دودھ یا پانی یا اور کسی چیز کو شروع  
کرنے والے کے داہنی طرف سے تقسیم کرنا۔

۵۸۶- یحییٰ بن یحییٰ مالک، ابن شہاب، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں پانی ملا ہوا دودھ پیش کیا گیا، اس وقت آپ کے داہنی  
طرف ایک اعرابی اور بائیں طرف ابو بکر تھے، حضور نے خود پی  
کر اعرابی کو دے دیا، اور فرمایا، داہنی طرف سے شروع کرنا  
چاہئے اور پھر داہنی طرف سے۔

۵۸۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو باقل، زہیری بن حرب، محمد بن  
عبداللہ بن نمیر، سفیان بن عیینہ، زہری، حضرت انس رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
مدینہ منورہ میں آئے تو میری عمر دس سال تھی اور حضور کی  
وفات کے وقت میں بیس سال کا تھا اور میری ماں مجھے حضور کی  
خدمت کرنے کی ترغیب دیتی تھیں، ایک مرتبہ آپ ہمارے  
گھر تشریف لائے ہم نے آپ کے لئے ایک پلی ہوئی بکری کا  
دودھ دھویا اور گھر کے کنویں کا پانی پیش کیا، تو حضور نے پیا، اس  
وقت حضرت ابو بکر آپ کے بائیں طرف تھے، حضرت عمر نے  
عرض کیا یا رسول اللہ یہ ابو بکر کو دے دیجئے، آپ نے ایک



بَكَرٍ فَأَعْطَاهُ أُعْرَابِيًّا عَنْ بَعِيْنِهِ وَقَالَ رَسُولُ  
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيْمَنُ قَالَا اَيْمَنُ \*

دیہاتی کو دیا جو آپ کی داہنی طرف تھا اور پھر آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، داہنے سے شروع کرنا چاہئے اور پھر  
داہنے سے۔

۵۸۸ - (۵۸۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْوَيْثِ وَفَقِيهَةٌ وَ  
عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (وَهُوَ ابْنُ  
جَعْفَرٍ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ بْنِ  
حَزْمٍ أَبِي طَوَالَةَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ  
مَالِكٍ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ  
(وَالْفَقِيهَةُ) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ (يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ) عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُحَدِّثُ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَارِنَا فَاسْتَسْقَى فَخَلَبْنَا  
لَهُ شَبَاطَةً ثُمَّ شَبَّهَ مِنْ مَاءٍ يَشْرِي هَذِهِ قَالَ فَأَعْطَانَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ  
وَعُمَرُ وَجَانَةُ وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ بَعِيْنِهِ قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شُرْبِهِ قَالَ  
عُمَرُ هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ يُرِيهِ إِيَّاهُ فَأَعْطَاهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْرَابِيَّ وَتَرَكَ  
أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيْمَنُونَ  
الْاَيْمَنُونَ الْاَيْمَنُونَ قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ \*

۵۸۸۔ یحییٰ بن ابوبکر، قتیبہ، علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر،  
عبد اللہ بن عبد الرحمن بن معمر بن حزم الانصاری، حضرت  
انس بن مالک (دوسری سند) عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب،  
سلیمان بن بلال، عبد اللہ بن عبد الرحمن، حضرت انس بن  
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے اور پینے کا پانی، ٹکام نے  
بکری کا دودھ دودھ کر اپنے اس کنویں کا پانی ملا کر خدمتِ اقدس  
میں پیش کیا، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا اور  
حضرت ابو بکر آپ کے بائیں طرف اور حضرت عمر سامنے اور  
ایک دیہاتی داہنی طرف بیٹھے ہوئے تھے، جب آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم خود پی چکے تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ  
یہ ابو بکر ہیں، حضرت عمرؓ کے یہ الفاظ حضرت ابو بکرؓ کے لئے  
اشارہ کر رہے تھے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
دیہاتی کو دے دیا اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمرؓ کو چھوڑ دیا اور  
فرمایا داہنی طرف والے، داہنی طرف والے، داہنی طرف  
والے، حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ بس یہی سنت ہے، یہی  
سنت ہے، یہی سنت ہے (یعنی ہر کام دائیں طرف سے شروع  
کونا)

(قائدہ) کسی شخص کو خوب دینی ہو یا دلی، علم غیب اور قدرت مطلقہ اور امور دنیا کے تعارف میں خدا کے ساتھ شریک بنانا شرک ہے، اور ایسی  
نداغیر خدا کے لئے سبب کفر و شرک ہیں، قرآن مجید، احادیث شریفہ اور کتب فقہیہ اس سے لبریز ہیں جو مسلم شریف کے اس ترجمہ  
ریات کے ساتھ یہاں تک پڑھتا آیا ہو گا اب اسے کسی دلیل کی اسیان باقی نہ رہے گی، ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں تحریر فرماتے ہیں کہ  
انبیاء کرام غیب کی باتوں میں سے کسی بھی بات کا علم نہیں رکھتے تھے بجز ان باتوں کے جن کو خود قافو قافا اللہ تعالیٰ نے انہیں معلوم کرایا تھا اور  
حنفی نے اس بات پر اعتقاد کہ انبیاء کو علم غیب ہے، صریحہ کفر بیان کیا ہے، اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے فرمان "قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ

والارض الغیب اللہ" کے معارض اور مخالف ہے، اور بڑا ہیہ اور اس کے علاوہ اور دیگر فتاویٰ کی کتابوں میں ہے کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ بزرگوں کی روحیں حاضر و معاصر ہیں اور وہ غیب جانتی ہیں تو کافر ہو جائے گا اور یہی چیز شیخ فخر الدین حنفی نے اپنے رسالہ میں لکھی ہے اور یہی چیز پر بحر الرائق شرح کنز الدقائق پر کفر کا فتویٰ موجود ہے، جو ان پر عقیدہ رکھے وہ کافر ہے، واللہ اعلم۔ حرر و عابد الرحمن۔

۵۸۹۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پینے کی کوئی چیز لائی گئی، آپ نے پی اور دائیں طرف آپ کے لڑکا تھا، اور بائیں جانب بڑے حضرات تھے، آپ نے لڑکے سے فرمایا تو مجھے پہلے ان لوگوں کو دینے کی اجازت دیتا ہے، وہ بولا نہیں، "بھڑا میں تو اپنا حصہ جو آپ سے مل رہا ہوں کسی کو دینا نہیں چاہتا" یہ سن کر آپ نے پیالہ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

۵۹۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبد العزیز بن ابی حازم (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن قاری، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے لیکن "قتلہ" دونوں روایتوں میں نہیں، لیکن یعقوب کی روایت میں ہے کہ انہیں دے دیا۔

باب (۸۹) انگلیاں اور برتن چاٹنے کا استحباب۔

۵۹۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر، سفیان، عمرو، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنا داہنا ہاتھ نہ پونچھے تا وقتیکہ اسے چاٹ نہ لے یا چٹانہ دے۔

۵۹۲۔ ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد (دوسری سند) عبد بن حمید، ابو عاصم، ابن جریر، (تیسری سند) زہیر بن حرب، روح

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَغَنَ بِعَيْنِهِ غُلَامٌ وَغَنَ بِسَارِهِ أَشْبَاحُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللَّهِ لَا أُرِثُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا قَالَ فَتَلَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ \*

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَثَلِهِ وَلَمْ يَقُلْ فَتَلَّهُ وَلَكِنْ فِي رِوَايَةِ يَعْقُوبَ قَالَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ \*

(۸۹) بَابُ اسْتِحْبَابِ لَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالْقَصْعَةِ \*

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ اسْتَحَقُّ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلْتَ أَحَدَكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعَقَهَا \*

۵۹۲۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ



بن عبادہ، ابن جریر، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے یہاں تک کہ اسے چاٹ نہ لے یا (اپنے بچہ وغیرہ کو جو ہر اندازے بلکہ خوش بو) چٹا نہ دے۔

۵۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زبیر بن حرب، محمد بن عثم، ابن مہدی، سفیان، سعد بن ابی ریحیم، ابن کعب بن مالک، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے بعد اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹتے ہوئے دیکھا، ابن حاتم نے تین کا تذکرہ نہیں کیا اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں عبد الرحمن بن کعب بن مالک کے الفاظ ہیں۔

۵۹۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، عبد الرحمن بن سعد، ابن کعب بن مالک، حضرت کعب بن مالک بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھاتے تھے اور ہاتھ پونچھنے سے پہلے ان کو چاٹ لیتے تھے۔

۵۹۵۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، ہشام، عبد الرحمن بن سعد، عبد الرحمن بن کعب بن مالک، یا عبد اللہ بن کعب، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین انگلیوں سے کھاتے اور جب فارغ ہوتے تو انگلیوں کو چاٹتے۔

(قاعدہ) تین انگلیوں سے کم کے ساتھ نہ کھانا چاہئے، کیونکہ فرمانِ اللہ ہے کہ ایک انگلی کے ساتھ کھانا شیطان کا کھانا ہے، اور دو انگلیوں کے ساتھ کھانا منکرین اور مغرورین کا کھانا ہے، امام نووی فرماتے ہیں، ان روایات میں کھانے کے آداب مذکور ہیں اور ان سے ان کا احتیاط بہت ہوتا ہے (۱) تین انگلیوں کے ساتھ کھانا (۲) کھانے کے بعد انگلیوں کا چاٹنا، کیونکہ اس میں حصولِ برکت اور سخیفہ ہے (۳) ایسا ہی بیانہ اور برتن کا چاٹنا اور صاف کرنا، (۴) نیز کرے ہوئے لقمہ کا اٹھا کر کھالینا کیونکہ کھانے والے کو معلوم نہیں کہ کھانے کے

أَخْبَرَنِي أَبُو عَاصِمٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ عَبَّادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ مِنَ الطَّعَامِ فَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يَمُصَهَا \*

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ رَاحِمٍ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ مِنَ الطَّعَامِ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ حَاتِمٍ الثَّلَاثَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رَوَايَةٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي \*

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعٍ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهَا \*

۵۹۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ كَعْبٍ بْنَ مَالِكٍ أَوْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعٍ فَإِذَا فَرَغَ لَعَقَهَا \*

۵۹۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عَبْدَ كَسٍ جَزَمَ بَرَكْتَ بِهِ إِنَّهُنَّ أُمُورٌ عَلَى عَمَلٍ كَرِهَ لَكَ فَكَاتُكَ حَصُولُ أَمْرٍ كَبِيرٍ كَمَا اتَّخَذْتُمْ يَوْمَ تَابَةَ - سابقہ روایات اور آئے دینی روایات اس پر شاہد ہیں۔

۵۹۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَعْنِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَذَرُونَهَا فِيهِ إِلَّا الْبَرَكَةَ \*  
الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدُ هَمَّامٌ عَنْ أَبِي كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ \*

۵۹۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيَمْطُ مَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ أَذَى وَلَبَّاءُ كُلِّهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسُحَ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي فِيهَا أَيْ طَعَامِهِ الْبَرَكَةَ \*

۵۹۹- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ سَفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَفِي حَدِيثِهِمَا وَلَا يَمْسُحُ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يَلْعَقَهَا وَمَا بَعْدَهُ \*  
۶۰۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۵۹۶- ابو کریم، ابن نمیر، ہشام، عبد الرحمن بن سعد، عبد الرحمن بن کعب بن مالک اور عبد اللہ بن کعب بن مالک، کس جزم برکت ہے۔ لہذا ان امور پر عمل کرنے سے برکات کا حصول اور کبر کا اعتقاد ہوتا ہے۔ سابقہ روایات اور آئے دینی روایات اس پر شاہد ہیں۔

۵۹۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، ابو الزبیر، جابر، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں اور پالے کے چاٹنے اور صاف کرنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا کہ تم نہیں چاٹتے کہ برکت کس میں ہے۔

۵۹۸- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد سفیان، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں اور پالے کے چاٹنے اور صاف کرنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا کہ تم نہیں چاٹتے کہ برکت کس میں ہے۔

(فائدہ) سنوی شرح صحیح مسلم میں ہے کہ کبر اور اس لقمہ کو حقیر سمجھ کر نہ چھوڑے، کیونکہ اس چیز پر برا بھلا کرنا شیطان کا کام ہے۔ یا یہ کہ یہ لقمہ اگر چھوڑ دے گا، تو شیطان کھالے گا، اس کی غذا بن جائے گی بشرطیکہ وہ کسی نجس چیز پر نہ گرا ہو، اور اگر ایسا ہو، تو پھر کسی جانور کو کھلا دے کیونکہ بے کار پڑے رہنے میں اصاحت مائل ہے، اور اس کے ساتھ ہی کبر اور حدیث پر عمل نہ کرنا بھی ہے، اور ان تمام چیزوں کی ممانعت ہے (شرح سنوی ج ۲، فامس)

۵۹۹- اسحاق بن ابراہیم، ابو داؤد حفری (دوسری سند) محمد بن رافع، عبد الرزاق، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور ان دونوں روایتوں میں ہے کہ اپنے ہاتھ کو روئی سے نہ پونچھے، تاوقتیکہ انگلیاں نہ چاٹ لے، یا چٹانہ

۶۰۰- عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعثم، ابو سفیان، حضرت جابر



جَابِرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي مُثَنَّبَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمْ اللَّقْمَةُ فَلْيَمِطْ مَا كَانَ بَهَا مِنْ أَدَى ثُمَّ لِيَأْكُلْهَا وَلَا يَذْغَهَا لِلشَّيْطَانِ فَإِذَا فَرَّغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَذْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ تَكُونُ الْبِرْكَةُ ۝

۶۰۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةٌ أَحَدَكُمْ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّْلَ الْحَدِيثِ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ ۝

۶۰۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَأَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِكْرِ اللَّعَقِ وَعَنْ أَبِي مُثَنَّبَانَ عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ اللَّقْمَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا ۝

۶۰۳ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ تَافِعٍ الْعَبْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَهْزُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكَلَ صَعَامًا لَعَقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ قَالَ وَقَالَ إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةٌ أَحَدَكُمْ فَلْيَمِطْ عَنْهَا الْأَدَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَذْغَهَا لِلشَّيْطَانِ وَأَمَرْنَا أَنْ نَسَلِّتَ الْقُصْعَةَ قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تَذَرُونَهَا فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبِرْكَةُ ۝

۶۰۴ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَهْزُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ شیطان تم میں سے ہر ایک کے پاس ہر کام کے وقت موجود رہتا ہے حتیٰ کہ کھانے کے بھی، لہذا اگر تم سے کسی کا نوالہ گر پڑے، تو اس سے مٹی وغیرہ صاف کر دے اور کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور جب کھانے سے فارغ ہو تو انگلیاں چاٹ لے، اس لئے کہ اسے معلوم نہیں کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔

۶۰۱۔ ابو حریب، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، واعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی ایک کا لقمہ گر پڑے، آخر حدیث تک، باقی حدیث کا پہلا حصہ کہ شیطان تمہارے پاس حاضر رہتا ہے، یہ مذکور نہیں ہے۔

۶۰۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، اعمش، ابی صالح، ابی سفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چائے کے بارے میں روایت نقل کرتے ہیں اور ابو سفیان حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور اس میں لقمہ کا ذکر ہے۔

۶۰۳۔ محمد بن حاتم، ابو بکر بن نافع العبدی، یہز، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کھانا کھاتے، تو اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹتے اور فرماتے، جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر جائے، تو اسے صاف کر کے کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور ہمیں پیالہ صاف کرنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کون سے حصہ میں برکت ہے۔

۶۰۴۔ محمد بن حاتم، یہز، حریب، سہیل بواسطہ اپنے والد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے، تو اپنی انگلیاں چاٹ لے، کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ کون سی انگلی میں برکت ہے۔

۶۰۵۔ ابو بکر بن نافع، عبد الرحمن بن مہدی، حماد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ تم سے ہر ایک پیالہ پونچھ لے اور فرمایا کہ تمہارے کون سے کھانے میں برکت ہے، یا تمہارے لئے برکت ہوتی ہے۔

باب (۹۰) اگر مہمان کے ساتھ اور آدمی بھی آجائیں تو مہمان کیا کریں؟

۶۰۶۔ قتیبہ بن سعید، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابو داؤد، ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار میں ابو شعیب نامی ایک شخص تھا اور اس کا ایک غلام تھا، جو گوشت بچھا کر تاکھا، اس شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے چہرہ و انور پر بھوک کے آثار معلوم ہوئے، انہوں نے اپنے غلام سے کہا، اسے پانچ آدمیوں کے لئے کھانا تیار کر دے۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کرنا چاہتا ہوں اور آپ پانچ آدمیوں کے پانچویں ہیں، حسب الحکم و اس نے کھانا تیار کر لیا، وہ انصاری آپ کو بلائے کے لئے حاضر ہوئے، چنانچہ پانچوں تھے، پانچ کے ساتھ ایک اور آدمی ہو گیا جب آپ دروازہ پر پہنچے تو فرمایا یہ شخص ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اگر تمہاری مرضی ہو تو اجازت دو ورنہ واپس ہو جائے گا، انصاری نے عرض کیا، نہیں یا رسول اللہ میں اجازت دیتا ہوں (۱)۔

حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلْتَ أَحَدَكُمْ فَتَبَعَكَ أَصَابِعُهُ فَإِنَّهُ لَا يَذْرِي فِيهِ أَثَرَهُنَّ الْبَرَكَةُ \*

۶۰۵۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَلَيْسَتْ أَحَدُكُمْ الصَّحْفَةُ وَقَالَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ أَوْ يُبَارِكُ نَكْمُ \*

(۹۰) بَابُ مَا يَفْعَلُ الضَّيْفُ إِذَا تَبَعَهُ غَيْرٌ مِمَّنْ دَعَاهُ صَاحِبُ الطَّعَامِ \*

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَتَفَارِقًا فِي اللَّفْظِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَامٌ فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ فِي وَجْهِهِ الْجُوعَ فَقَالَ لِغُلَامِهِ وَبَحْتُ أَصْنَعْ لَنَا طَعَامًا بِخَمْسَةِ نَفَرٍ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَذْغَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ قَالَ فَصْنَعَ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَاتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا اتَّبَعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ رَجَعَ قَالَ لَا بَلْ أَذِنْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ \*

(۱) جو شخص بن بلائے کسی دعوت میں چلا جائے اسے طفلی کہا جاتا ہے یہ نسبت ایک طفیل نامی شخص کی طرف ہے جو عبد اللہ بن غطفان کی واز میں سے تھا اس کی عادت یہ تھی کہ وہ تقارب اور دعوتوں میں بن بلائے شریک ہو جایا کرتا تھا اس لئے ایسا کرنے والوں کو طفلی کہا جاتا ہے۔ ایسا کرنے والے کی حدیث میں مذمت بیان کی گئی ہے اس لئے اس سے بچنا چاہئے۔



۶۰۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو يَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ فِي رَوَاتِهِ لِهَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ وَمِثْلُ الْحَدِيثِ \*

۶۰۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ غَفْوٍ وَابْنُ أَبِي رَوَاحٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَابِ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ وَهُوَ ابْنُ وَزِيْعٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ ح وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَكْبَنٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ \*

۶۰۹- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا خَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَارًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارِسِيًّا كَانَ طَبِيبَ الْمَرَقِ فَصَنَعَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ يَدْعُوهُ فَقَالَ وَهَذِهِ لِعَائِشَةَ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَعَادَ يَدْعُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذِهِ قَالَ لَا قَالَ

۶۰۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ۔  
(دوسری سند) نصر بن علی الجہظی، ابو سعید اشجی، ابو اسامہ۔  
(تیسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد شعبہ۔  
(چوتھی سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، محمد بن یوسف، سفیان، اعمش، ابوداؤد، ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت جریر کی حدیث کی طرح مروی ہے، باقی نصر بن علی نے اس حدیث کی اس طرح سند بیان کی ہے۔ حدیث، ابو اسامہ، حدیث، اعمش، حدیث، شقیق بن سلمہ، حدیث، ابو مسعود الانصاری۔

۶۰۸- محمد بن عمرو بن جبیلہ، ابو الجواب، عمار بن زریق، اعمش، ابو سفیان، حضرت جابر (دوسری سند) سلمہ بن شیبہ، حسن بن احسن، زہیر، اعمش، شقیق، ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں، اعمش، ابو سفیان حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت مروی ہے۔

۶۰۹- زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مسایہ فارسی تھا اور وہ شور باہت اچھا پکاتا تھا۔ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کیا، اور پلانے کے لئے حاضر ہوا، آپ نے حضرت عائشہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اور ان کی بھی دعوت ہے؟ وہ بولا نہیں، آپ نے فرمایا، تو میں بھی نہیں آتا، وہ دوبارہ پلانے کے لئے آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ان کی بھی

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُمْ عَادَ  
يَدْعُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهَذِهِ قَالَتْ نَعَمْ فِي الثَّانِيَةِ فَقَامَا يَتَدَاغَعَانِ حَتَّى  
أَتَيَا مَنَزِلَهُ \*

ہے؟ وہ بولا نہیں، آپؐ نے فرمایا تو میں بھی نہیں آتا، وہ سر  
بارہ بلائے کے لئے آیا، تو پھر آپؐ نے پوچھا اور ان کی بھی ہے؟  
چنانچہ وہ تیسری بار میں بولا ہاں (ان کی بھی ہے) پھر دونوں  
چلے، آنگہ ان کے مکان پر پہنچے۔

(فائدہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی بھوکى ہوں گی، اس لئے آپؐ نے تہجد عورت قبول کرنا پسند نہیں فرمایا، اور یہ حسن معاشرت اور  
محاسن اخلاق میں سے ہے، کہ آپؐ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بغیر دعوت قبول نہیں فرمائی، اور دعوت کے قبول اور عدم  
قبول میں آپؐ مختار تھے، اس لئے آپؐ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بغیر دعوت قبول نہیں فرمائی (ہکذا ذلک النبوی فی  
شرح صحیح مسلم)

(۹۱) بَابُ جَوَازِ اسْتِيعَاةِ غَيْرِهِ إِلَى  
دَارٍ مِنْ يَتَّقُ بِرُضَاةٍ بِذَلِكَ \*

باب (۹۱) محتمد شخص کے ہاں اپنے ساتھ کسی اور  
کو لے جانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۶۱۰ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
خَلْفُ بْنُ حَفِيفَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي  
حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ فَإِذَا  
هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ  
بُيُوتِكُمَا هَذِهِ السَّاعَةَ قَالَا الْجُوعُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ قَالَ وَأَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأُخْرِجَنَّيَ  
الَّذِي أَخْرَجَكُمَا فَرُمُوا فَقَامُوا مَعَهُ فَأَتَى رَجُلًا  
مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَتْهُ  
الْمَرْأَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَأَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيْنِ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ  
بِسُتْعَلْبٍ لَنَا مِنَ الْمَاءِ إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَتَنَظَّرَ  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۱۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، خلف بن حفیفہ، یزید بن کيسان، ابو  
حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
ایک دن یا ایک رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے،  
راستہ میں حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی مل گئے،  
دریافت فرمایا کہ اس وقت تمہارے نکلنے کا کیا سبب ہے؟ دونوں  
صاحبوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ بھوک، آپؐ نے فرمایا قسم  
ہے، اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، جو سبب  
تمہارے نکلنے کا ہے، وہی میرے نکلنے کا ہے، (۱) اٹھو، حسب  
الحکم دونوں کھڑے ہو گئے، حضور ایک انصاری کے مکان پر  
آئے انصاری گھر میں موجود نہ تھے، انصاری کی بیوی نے دیکھ  
کر مرحبا اور خوش آمدید کہہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اس سے پوچھا کہ فلاں کہاں ہے؟ عورت نے کہا کہ ہمارے  
لئے شیریں پانی لینے گئے ہیں، اتنے میں انصاری بھی آگئے،

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فخر امتیازی تھا باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ کے لئے پہاڑوں کو سونے کے پہاڑ بنادے  
جانے کی پیشکش ہوئی تھی مگر آپؐ نے فخر کو غناء پر ترجیح دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے حالات پیش آئے ان میں آپؐ کی امت کے  
فقراء و غرباء کے لئے تسلی کا سامان موجود ہے۔ ایسے حالات پیش آنے پر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کیا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔  
اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حقیقت حال کے مطابق کسی تکلیف کا ذکر کر دینا اور اپنی بھوک کا اظہار کر دینا مذہب اور توکل کے منافی  
نہیں ہے بشرطیکہ یہ تذکرہ اور اظہار شکایت کے طور پر نہ ہو۔



وَصَاحِبِيهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا أَحَدُ الْيَوْمِ  
أَكْرَمَ أَصْبَافًا مِنِّي قَالَ فَاَنْطَلَقَ فَجَانَحَهُمْ بَعْدَ  
فِيهِ نُسْرٌ وَتَعَرَّ وَرُطْبٌ فَقَالَ كُنُوا مِنْ هَذِهِ  
وَأَخَذَ الْمُدِيَّةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ وَالْخُلُوبُ قَذَبَجٌ لَهُمْ فَاسْكُلُوا  
مِنْ انْشَاءٍ وَمِنْ ذَبْكَ الْعِذْفِ وَشَرِبُوا فَلَمَّا أَنْ  
شَبِعُوا وَزَوُّوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا بَكْرٌ وَغَمْرُ وَالَّذِي تَفْسِي يَدِيهِ  
لَسْتُ أَلْنُ عَنْ هَذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْرَجَكُمْ  
مِنْ بُيُوتِكُمْ الْجُوعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتَّى  
أَصَابَكُمْ هَذَا النَّعِيمُ \*

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صاحبوں کو دیکھ کر  
کہا، الحمد للہ، آج میرے مہمانوں سے زیادہ کسی کے مہمان  
معزز نہیں اور چل دیئے، اور پھر کھجوروں کا ایک خوشہ لے کر  
آئے جس میں گدیری، سوکھی اور مازی کھجوریں تھیں اور  
عرض کیا، اس میں سے کھائیے، پھر انہوں نے چھری لی،  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، دو روہ وائی بکری  
مت کاٹنا، انہوں نے ایک بکری ذبح کی، سب نے اس کا گوشت  
کھایا، کھجوریں کھائیں اور پانی پیا، جب کھانے اور پینے سے سیر  
ہوئے، تو آپ نے حضرات ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
سے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں  
میری جان ہے تم سے قیامت کے دن ان نعمتوں کا سوال ہوگا،  
تم کو تمہارے گھروں سے بھوک نکال لائی، یہاں تک کہ تم کو  
یہ نعمت مل گئی۔

(فائدہ) یہ انصاری ابو ہریرہ مالک بن ہشام تھے، مظلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کی زندگی کس طرح  
بسر ہوئی ہے، اور مظلوم ہوا کہ بھوک کی حالت میں اپنے دوست کے پاس جاتا اگر اسے تکلیف نہ ہو تو درست ہے، نیز حدیث سے یہ بھی  
معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا اور انبیاء کرام کے قبضہ قدرت میں کوئی چیز نہیں ہے چہ جائیکہ چور و فقیر۔  
قادر مطلق محض اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور ضرورت کے وقت انہی عورت سے کلام کرنا جائز ہے۔

۶۱۱- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا  
أَبُو هُرَيْرَةَ يَعْنِي الْغَمْرَةَ بِنَ سَمْعَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ  
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَيْنَا أَبُو بَكْرٍ  
وَعُمَرُ مَعَهُ إِذْ أَتَاهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَقْعَدَكُمَا هَاهُنَا قَالَا  
أَعْرَجَنَا الْجُوعُ مِنْ بُيُوتِنَا وَالَّذِي بَعَثْتَ بِالْحَقِّ  
ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ خَلْفِ بْنِ خَلِيفَةَ \*

۶۱۱- اسحاق بن منصور، ابو ہریرہ، عبد الواحد بن زیاد، یزید، ابو  
حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
ایک روز حضرت صدیق اکبر، اور فاروق اعظم بیٹھے ہوئے تھے،  
اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے  
اور شاہد فرمایا، یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا، قسم ہے  
اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ ہم دونوں کو  
اپنے اپنے گھر سے بھوک نے نکالا ہے۔ بقیہ حدیث خلف بن  
خلیفہ کی طرح ہے۔

۶۱۲- حَدَّثَنِي حُجَّاجُ بْنُ أَشْجَعٍ حَدَّثَنِي  
الضَّحَّاكُ بْنُ مَحْلَبٍ مِنْ رُقْعَةٍ عَارِضٍ لِي بِهَا  
ثُمَّ قَرَأَهُ عَلَيَّ قَالَ أَخْبَرَنَاهُ حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي

۶۱۲- حجاج بن شاعر، ضحاک بن مخلد، حنظلہ بن ابی سفیان، سعید  
بن مناء، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں  
کہ جب خندق کھودی گئی تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

سَمِعَانُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَمَّا حَفَرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَصًا قَاتِكَفَاتٍ إِلَى أَمْرَائِي فَقُلْتُ لَهَا هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَصًا شَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ نِيَّ جَرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ قَالَ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَّيْتُ قَفَرَعْتَ إِلَى فَرَاعِي فَقَطَعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهُ قَالَ فَحَنَّتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَدْ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةَ لَنَا وَطَحَّيْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَتْ عِنْدَنَا فَتَعَالَ أَنْتَ فِي تَفْرِ مَعَكَ فَصَاحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُورًا فَحَيَّ هَلَّا بِكُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَلُّنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَحْبِزْنَ عَجِينَتَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ فَحَنَّتْ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ أَمْرَائِي فَقَالَتْ بَلَكَ وَبَلَكَ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتَ لِي فَأَخْرَجَتْ لِي عَجِينَتَنَا فَبَصَقَ فِيهَا وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتَا فَبَصَقَ فِيهَا وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعِي خَابِرَةَ فَلْتَحْبِزْ مَعَكَ وَأَقْذِجِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تَزَلُوها وَهَمَّ أَلْفٌ فَأَقْسِمُ بِاللَّهِ لَا أَكَلُوا حَتَّى تَرْكُوهَا وَانْحَرْقُوا وَإِنْ بُرْمَتَا لَتُغَطَّ كَمَا هِيَ وَإِنْ عَجِينَتَا أَوْ كَمَا قَالَ الصُّحَّاحُ لَتُحْبِزَ كَمَا هُوَ \*

و مسلم کو بھوکا پایا، میں اپنی بیوی کے پاس آیا، اور پوچھا کہ تیرے پاس کچھ ہے؟ کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بھوکا پایا، اس نے ایک تھیلہ نکالا، جس میں ایک صاع جو تھے، اور ہمارے پاس ایک بکری کا بچہ ملا ہوا تھا، میں نے اسے ذبح کیا، اور میری بیوی نے آنا جیسا، وہ بھی میرے ساتھ ہی فارغ ہوئی، میں نے اس کا گوشت کاٹ کر ہانڈی میں ڈالا، اس کے بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹا، بیوی نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے سامنے مجھے رسوا نہ کرنا (یعنی زیادہ آدمیوں کی دعوت نہ کرونا) جب میں آپ کے پاس آیا تو چپکے سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہم نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا ہمارے پاس تھا، وہ تیار کیا ہے۔ تو آپ چند لوگوں کو ساتھ لے کر تشریف لے چلے۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا اور فرمایا، اے خندقی، ولو جاہل نے تمہاری دعوت کی ہے۔ لہذا چلو، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے آنے تک ہانڈی نہ اتارنا، اور نہ گوندھے ہوئے آٹے کی روٹی پکانا، چنانچہ میں وہاں سے آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے اور آپ سب لوگوں کے آگے تھے، میں اپنی بیوی کے پاس آیا، وہ بولی تمہاری ہی فضیلت و رسوائی ہوگی، میں نے کہا، میں نے وہی کیا، جو تو نے کہا تھا۔ بالآخر اس نے گوندھا ہوا آٹا نکالا، آپ نے اس میں تھوک دیا اور برکت کی دعا کی، پھر ہانڈی میں تھوکا، اس کے بعد فرمایا، ایک روٹی پکانے والے کو اور بلا لے جو میرے ساتھ روٹی پکائے اور ہانڈی میں سے سالن نکالو، مگر اس کو اوپر سے نہ اتارنا، حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ اس وقت حاضرین ایک ہزار تھے اور میں خدا کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ سب نے کھایا، یہاں تک کہ چھوڑ دیا اور لوٹ گئے اور ہماری ہانڈی کا وہی حال تھا کہ اٹل رہی تھی اور آٹا بھی اسی طرح تھا، اس کی روٹیاں پک رہی تھیں۔



(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک بہت بڑا معجزہ مذکور ہے، اور اسی طرح حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوسری روایت میں معجزہ مذکور ہے کہ چند جو کی روٹیاں ستریاں اسی آدمیوں کو کافی ہو گئیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۶۱۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَنِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ إِمْتَحَقٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لَأُمِّ سَلِيمٍ قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ جِئْتُكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ حِمَارًا لَهَا فَلَقَتْ الْخَبَرَ بَعْضُهُ ثُمَّ دَسَتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي وَرَدَّتْنِي بَعْضُهُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَضَمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلْتُ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ الْطَّعَامُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قَوْمُوا قَالَ فَاذْطَلَقُوا فَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمِّ سَلِيمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَتَيْسَ عِنْدَنَا مَا نَطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَاذْطَلَقُوا أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَابِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي مَا عِنْدَكَ يَا أُمِّ سَلِيمٍ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخَبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُتِلَ

۶۱۳- یحییٰ بن یحییٰ، مالک بن انس، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام سلیم (انس کی والدہ) سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں کمزوری محسوس کیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ آپ بھوکے ہیں، لہذا تیرے پاس کچھ کھانے کے لئے ہے؟ دو بولیں ہاں ہے، پھر انہوں نے جو کی روٹیاں نکالیں اور اپنی اوڑھنی لی اور اس میں ان روٹیوں کو لپیٹا، اور میرے کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور کچھ مجھے اوڑھ دیا، پھر مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا، میں اسے لے کر گیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں بیٹھا ہوا پایا، اور آپ کے پاس صحابہ کرام موجود تھے۔ میں کھڑا رہا، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تجھے ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں۔ آپ نے فرمایا، کھانا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سب ساتھیوں سے فرمایا، اٹھو چنانچہ آپ چلے اور میں سب سے آگے تھا، یہاں تک کہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور انہیں صورت حال بتلائی، ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں کو لے کر آگئے ہیں اور ہمارے پاس ان کے کھانے کے لئے کچھ نہیں ہے۔ وہ بولیں، اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے بڑھ کر ملے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تشریف لائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا! جو کچھ تیرے پاس ہے، وہ لے آ، وہ وہی روٹیاں لے کر آئیں، تو آنحضرت صلی

وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمُّ سُلَيْمٍ عُرَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ أَذِنَ لِعَشْرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ عَرَجُوا ثُمَّ قَالَ أَذِنَ لِعَشْرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ عَرَجُوا ثُمَّ قَالَ أَذِنَ لِعَشْرَةٍ حَتَّى أَكَلِ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ رَجُلًا أَوْ ثَمَانُونَ \*

اللہ علیہ وسلم نے ان کے تھوڑے جانے کا حکم دیا، وہ توڑی گئیں، پھر ام سلیم نے تھوڑا سا کھجی اس پر نچوڑ دیا (جو موجود تھا) گویا وہ سالن ہو گیا، پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو منظور خدا تھا اس کے متعلق دعا فرمائی، اس کے بعد فرمایا، دس آدمیوں کو بلاؤ، انہوں نے کھایا، یہاں تک کہ سیر ہو گئے، اور وہ چلے گئے، پھر فرمایا دس آدمیوں کو اور بلاؤ، چنانچہ دس آدمیوں کو اور بلا یا، انہوں نے کھایا اور سیر ہو کر چلے گئے، پھر فرمایا دس کو اور بلا یہاں تک کہ (اسی طرح) سب لوگوں نے کھایا اور سیر ہوئے اور سب ستر یا اسی آدمی تھے۔

(فائدہ) آپ نے دس دس کو بلا یا تھا تو تکہ پیالہ چھوٹا ہو گا اور روایت سے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بڑی دھماکی اور دیندار کی ثابت ہوئی کہ ابو ظفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو گھبرا گئے، پر ہند گھبرا گئے رضی اللہ عنہا۔

۶۱۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سعد بن سعید، حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ ابو ظفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلانے کے لئے بھیجا، اور کھانا انہوں نے تیار کر رکھا تھا۔ میں آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے میری جانب دیکھا مجھے شرم آئی، میں نے عرض کیا، ابو ظفر کی دعوت قبول کیجئے، آپ نے لوگوں سے فرمایا، چلو، ابو ظفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے تو آپ کے لئے تھوڑا سا کھانا تیار کیا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھانے کو چھوا، اور اس میں برکت کی دعا کی، پھر آپ نے فرمایا، میرے ساتھیوں میں سے دس آدمیوں کو بلاؤ، آپ نے فرمایا کھاؤ اور اپنی انگلیوں کے درمیان میں سے کچھ نکالا، چنانچہ انہوں نے کھایا، یہاں تک کہ سیر ہو گئے اور چلے گئے، پھر آپ نے فرمایا، دس اور بلاؤ، چنانچہ وہ بھی کھا کر چلے گئے، چنانچہ آپ اسی طرح دس دس بلاتے رہے اور دس دس جاتے رہے حتیٰ کہ کوئی باقی نہ رہا، جو میر نہ ہوا، پھر آپ نے بھایا کھانا جمع کیا، تو وہ اتنا ہی تھا جتنا کہ شروع

۶۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَالْقَاسِمُ بْنُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَدْعُوهُ وَقَدْ جَعَلَ طَعَامًا قَالَ فَأَقْبَلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّاسِ فَنَظَرُ إِلَيَّ فَأَسْتَحْيَيْتُ فَقُلْتُ أَحِبُّ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ لِلنَّاسِ قُومُوا فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا صَنَعْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ فَمَسَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا فِيهَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ أَدْخِلْ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِي عَشْرَةَ وَقَالَ كُلُوا وَأَخْرَجَ لَهُمْ شَبْنًا مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَخَرَجُوا فَقَالَ أَدْخِلْ عَشْرَةَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَمَا زَالَ يُدْخِلُ عَشْرَةَ وَيُخْرِجُ عَشْرَةَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ فَأَكَلَ حَتَّى شَبِعَ ثُمَّ هَيَّأَهَا فَإِذَا هِيَ بِمِثْلِهَا حِينَ أَكَلُوا



منہا \*

کرنے کے وقت تھا۔

۶۱۵- وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ يَحْيَى أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَاقِ الْحَدِيثِ يَنْحُو حَدِيثَ ابْنِ نَعْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهِ ثُمَّ أَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا فِيهِ بِالْبَرَكَةِ قَالَ فَعَاذَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُونَكُمْ هَذَا

۲۱۵۔ سعید بن یحییٰ اموی، بواسطہ اپنے والد، سعید بن سعید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا، اور ابن نمیر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے باقی اتنی زیادتی ہے کہ پھر جو کھانا بچا، آپ نے اسے جمع کیا اور اس میں برکت کی دعا فرمائی اور بیان کیا، کہ وہ جتنا پہلے تھا، پھر اتنا ہی ہو گیا، اس کے بعد آپ نے فرمایا اسے لے لو۔

۶۱۶- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ النَّاقِلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الرَّقِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمُنِثِقِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ثَلَّيْ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَمَرَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سَلَمَةَ أَنْ تَصْنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لِنَفْسِهِ خَاصَّةً ثُمَّ أُرْسِلَنِي إِلَيْهِ وَمَسَاقِ الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ وَاسْمَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَتَذَنُّ لِعُسْرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَقَالَ كُلُوا وَمَسْمُوا اللَّهُ فَأَكْتَنُوا حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ بَنِيَّائِينَ رَجُلًا ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكَوا سُرَّرًا \*

۲۱۶۔ عمرو الناقد، عبد اللہ بن جعفر رقی، عبد اللہ بن عمرو، عبد الملک بن عمیر، عبد الرحمن بن ابی ثلثی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حکم دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص کر کھانا تیار کرے اور مجھے آپ کی خدمت میں بھیجے، پھر حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اتنا اضافہ ہے کہ آپ نے اپنا ہاتھ اس کھانے پر رکھا اور اللہ تعالیٰ کا نام لیا۔ پھر فرمایا، دس دس آدمیوں کو آٹے کی اجازت دو، انہوں نے دس کو اجازت دی، وہ اندر آئے آپ نے فرمایا کھاؤ اور اللہ کا نام لو، انہوں نے کھایا حتیٰ کہ اسی آدمیوں کے ساتھ اسی طرح کیا، پھر سب کے بعد آپ نے اور گھردلوں نے کھایا، تب بھی کھانا بچ گیا۔

۶۱۷- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْنَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ فِي طَعَامِ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِيهِ فَقَامَ أَبُو طَلْحَةَ عَلَى الْبَابِ حَتَّى أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ يَسِيرٌ قَالَ

۶۱۷۔ عبد بن حمید، عبد اللہ بن مسلمہ، عبد العزیز بن محمد، عمرو بن یحییٰ، بواسطہ اپنے والد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی واقعہ مذکور ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دروازے پر کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ وسلم تشریف لائے، تو انہوں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ! تھوڑا سا کھانا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا، اسی کو لے آ، اللہ رب العزت

هَمُّهُ فَإِنَّ اللَّهَ سَبَّحَهُ فِيهِ الْبَرَكَةُ \*

۶۱۸ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَحْلِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَأَفْضَلُوا مَا أَتَلَعُوا حَيْثُ أَنَّهُمْ \*

۶۱۹ - وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخُفَوَانِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَى أَبُو طَلْحَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ فَأَتَى أُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ وَأَطْفَةُ جَانِبًا وَسَاقُ الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ وَأُمُّ سُلَيْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَفَضَّلْتُ فَضْلَةً فَأَهْدَيْتَاهُ لِحَبْرَانَا \*

۶۲۰ - وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيصِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ أَنَّ يَعْقُوبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا مَعَ أَصْحَابِهِ يُحَدِّثُهُمْ وَقَدْ غَضِبَ بَطْنُهُ بِعَصَابَةٍ قَالَ أَسَامَةُ وَأَنَا أَشْكُ عَلَى حَجَرٍ فَقُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ لِمَ غَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ

اسی میں برکت عطا فرمائے گا۔

۶۱۸۔ عبد بن حمید، خالد بن مخلد بنکی، محمد بن موسیٰ، عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی قصہ مروی ہے باقی اس میں یہ بھی بیان ہے کہ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نور گھر والوں نے کھایا، اس کے بعد اتنا کھانا بچ رہا کہ ہم نے اپنے پڑوسیوں کو بھیجا۔

۶۱۹۔ حسن بن علی خلوانی، وہب بن جریر، بواسطہ اپنے والد، جریر بن زید، عمرو بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ کا پیٹ پیٹھ سے لگ گیا تھا، تو ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آکر کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹا ہوا دیکھا ہے اور حضور کا پیٹ پیٹھ سے لگ رہا ہے، میں سمجھتا ہوں، کہ آپ بھوکے ہیں، پھر حسب سابق روایت بیان کی اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، اور ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سب سے آخر میں، میں نے کھانا کھایا اور پھر بھی کچھ کھانا بچ رہا، تو ہم نے اپنے پڑوسیوں کو بھیج دیا۔

۶۲۰۔ حرملہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، اسامہ، یعقوب بن عبد اللہ بن ابی طلحہ انصاری، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صحابہ کرام کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، اور ان سے باتیں کر رہے تھے اور شکم مبارک پر ایک پتی بندھی ہوئی تھی، میں نے صحابہ سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شکم مبارک پر پتی کیوں باندھ رکھی ہے؟ انہوں نے کہا بھوک سے، میں فوراً ابو طلحہ



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنُهُ فَقَالُوا مِنَ الْجُوعِ  
فَذَهَبْتُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ زَوْجُ أُمِّ سَلِيمٍ  
بَنْتُ مِلْحَانَ فَقُلْتُ يَا أَبَتَا قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ عَصَبَ بَطْنِهِ بَعْضَابِهِ فَسَأَلْتُ بَعْضَ  
أَصْحَابِهِ فَقَالُوا مِنَ الْجُوعِ فَذَهَلَ أَبُو طَلْحَةَ  
عَنْ أُمِّي فَقَالَ هَلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ  
عِنْدِي كَبَرٌ مِنْ خُبْزٍ وَتَمْرَاتٍ فَإِنْ حَاضَرَنَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَذَهُ  
أَشْبَعْنَاهُ وَإِنْ جَاءَ آخَرُ مَعَهُ فَلْ عَنْهُمْ ثُمَّ ذَكَرَ  
سَائِرَ الْحَدِيثِ بِقِصَّتِهِ \*

رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی ام سلیم بنت ملحان کے شوہر کے پاس  
آیا اور ان سے آکر کہا (۱) ابا، میں نے دیکھا ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے شکم مبارک پر پتی باندھ رکھی ہے۔ تو  
میں نے صحابہ کرام سے وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا کہ آپ  
نے بھوک کی وجہ سے ایسا کر رکھا ہے۔ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنه یہ سن کر میری والدہ کے پاس آئے اور ان سے دریافت کیا  
کہ تمہارے پاس کچھ ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں روٹی کے چند  
تکڑے اور کچھ چھوڑے ہیں، اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
اتہا تشریف لے آئیں، تو آپ کی سیری کے لئے کافی ہیں اور  
اگر کوئی اور بھی آپ کے ساتھ آیا تو کم ہوں گے، چنانچہ پھر  
بقیہ حدیث بیان کی۔

۶۲۱۔ حجاج بن الشاعر، یونس بن محمد، حرب بن میمون، نضر بن  
انس، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے ابو طلحہ کے کھانے کے بارے  
میں روایت کرتے ہیں اور بقیہ حدیث بیان کی۔

۶۲۱۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا  
يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ  
النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَعَامِ أَبِي طَلْحَةَ نَحْوُ  
حَدِيثِهِمْ \*

(۹۲) بَابُ جَوَازِ أَكْلِ الْمَرْقِ وَاسْتِحْبَابِ  
أَكْلِ الْيَقُطِينِ \*

باب (۹۲) شور یا کھانا جائز ہے اور کدو کھانے کا  
استحباب۔

۶۲۲۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی  
طلحہ، حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ایک درزی نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور کچھ کھانا تیار کیا،  
انس کہتے ہیں کہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ اس کھانے پر گیا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ جو کی روٹی اور شور یا جس میں کدو پڑا ہوا تھا، اور بھنا ہوا  
گوشت لایا گیا، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ  
أَنَسٍ فِيمَا قَرَأَ عَلَيْهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ  
إِنْ خِطَا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِطَعَامِ صَنْعَةٍ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ  
فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنِّي ذَلِكَ الطَّعَامَ فَقَرَّبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ کے والد ماجد مالک بن نضر تھے اور ان کی والدہ حضرت اُم سلیم تھیں جن کا نام مہلہ، رملہ یا غمیسہ تھا اپنے  
خاوند مالک بن نضر کی وفات کے بعد انہوں نے حضرت ابو طلحہ سے نکاح کر لیا تھا تو ان کے ساتھ ان کے بیٹے انس بن مالک بھی حضرت  
ابو طلحہ کی پرورش اور تربیت میں آگئے تھے اس لئے انہیں "امامہ" کہا جانے لگا۔

کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا تھا کہ آپ پیالہ کے کندوں سے کدو کو تلاش کر کے کھا رہے تھے، اسی روز سے مجھ کو بھی کدو سے محبت ہو گئی۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْرًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَاءٌ وَقَدِيدٌ قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الدُّبَاءَ مِنْ حَوَالِي النَّصْحَفَةِ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَاءَ مِنْذُ يَوْمَئِذٍ \*

(فائدہ) معلوم ہوا کہ درزی کی کٹائی حلال ہے اور اس کی دعوت قبول کرنا، درست اور شور با پکانا جائز اور کدو کا کھانا مستحب ہے اور دوسری روایتوں میں جو دوسرے کے سامنے سے کھانے کی ممانعت آئی ہے وہ اس وقت کے لئے ہے، جب کھانا کھانے والے استہرا سمجھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھوٹے اور حرکت کے تو سب عاشق تھے۔ لہذا اقالہ انودی، میں کہتا ہوں کہ آپ اپنی طرف سے کدو کے قتلے تلاش کر رہے ہوں گے، ہر طرف سے نہیں، واللہ اعلم۔

۶۲۳۔ محمد بن الحلاء، ابو کریب، ابو اسامہ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص نے دعوت کی، میں بھی آپ کے ساتھ گیا، حضور کے سامنے کدو پڑا، شور با پیش کیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو بہت پسند تھا اسی کو کھانے لگے میں نے جب یہ کیفیت دیکھی تو کدو حضور کے سامنے رکھنے لگا اور خود نہ کھاتا تھا، حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد مجھے کدو پسند آنے لگا۔

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَانْطَلَقَتْ مَعَهُ فَجِئَاءَ بِمَرْقَةٍ فِيهَا دُبَاءٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْ ذَلِكَ الدُّبَاءِ وَيُفَجِّئُهُ قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ جَعَلْتُ أُلْقِيهِ إِلَيْهِ وَلَا أَطْعَمُهُ قَالَ فَقَالَ أَنَسٌ فَمَا زِلْتُ بَعْدُ يُفَجِّئُنِي الدُّبَاءَ \*

۶۲۴۔ حجاج بن الشاعر، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، ثابت، یحییٰ، عاصم احو، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک درزی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی، باقی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ ثابت کہتے ہیں، میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرما رہے تھے کہ پھر جو کھانا بھی اس کے بعد تیار کیا گیا اور مجھ سے ہو سکا، تو اس میں کدو ضرور شریک کر لیا۔

۶۲۴۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ يَحْيَى وَعَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا خِطَا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ فَمَا صُنِعَ لِي طَعَامٌ بَعْدَ أَقْدِرُ عَلَيَّ أَنْ يُصْنَعَ فِيهِ دُبَاءٌ إِلَّا صُنِعَ \*

(فائدہ) کدو بڑی فائدہ مند ترکاری ہے، اور خصوصیت سے گرم ممالک میں گوشت کے ساتھ کدو کا کھانا لازمی ہے تاکہ گوشت کی حرارت نقصان نہ پہنچائے اور کدو حرارت صفر کو بچھاتا اور خشکی کو دور کرتا ہے اور صفر آدی بخار اور چپ و ق کو نہایت مفید ہے، واللہ اعلم۔

باب (۹۳) کھجور کھاتے وقت گٹھلیاں علیحدہ رکھنا مستحب ہے اور ایسے ہی مہمان کا میزبان کے لئے

(۹۳) بَابُ اسْتِحْبَابِ وَضْعِ النَّوَى خَارِجَ التَّمْرِ وَاسْتِحْبَابِ دُعَاءِ الضَّيْفِ لِأَهْلِ الطَّعَامِ



وَطَلَبِ الدُّعَاءِ مِنَ الضَّعِيفِ الصَّالِحِ \*

۶۲۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْقَنْزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي قَالَ فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَوَضَعْنَا قَائِلَ مِنْهَا ثُمَّ أَتَى بِتَمْرٍ فَكَادَ بِأَكْلِهِ وَيَنْقِي النَّوَى بَيْنَ إصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّيَابَةَ وَالْوُسْطَى قَالَ شُعْبَةُ هُوَ قَنِي وَهُوَ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ إلقاء النوى بين الإصبعين ثم أتى بشراب فشربه ثم ناوله الذي عن يمينه قال فقال أبي وأخذ بلحام دأببه ادغ الله لنا فقال اللهم يارك لهم في ما رزقتهم واغفر لهم وارحمهم \*

دعا کرتا اور میزبان کا مہمان صالح سے دعاء کرتا۔  
۲۲۵- محمد بن ثنی قنزی، محمد بن جعفر، شعبہ، یزید بن حمیر، عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد کے پاس نزول فرمایا، ہم نے کھانا اور وطب پیش کیا، آپ نے تناول فرمایا، پھر سوکھی کھجوریں آئیں آپ انہیں کھاتے تھے اور گٹھلیاں دونوں انگلیوں یعنی شہادت اور درمیان انگلی کے بیچ میں ڈالنے لگے، شعبہ کہتے ہیں کہ میرا یہی خیال ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس حدیث میں ہے انشاء اللہ تعالیٰ کہ گٹھلیاں دونوں انگلیوں کے درمیان ڈالنا، پھر پینے کی چیز لائی گئی، آپ نے اسے پیا اور اپنی داہنی طرف جو بیٹھا تھا، اسے دیا، پھر میرے والد نے آپ کے جانور کی لگام تھامی اور عرض کیا ہمارے لئے دعا کیجئے، آپ نے فرمایا اللہ ان کی روزی میں برکت عطا فرما اور ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم کر۔

(فائدہ) صحیح لفظ دھنہ یہ ایک قسم کا کھانا ہے جو کھجوروں سے بنایا جاتا ہے جیسا کہ خیر اور آپ گٹھلیاں جدا رکھتے تھے، کھجوروں میں نہیں ملاتے تھے اور نیز روایت سے اہل اللہ حضرات اور علماء و تابعین سے برکت و مغفرت اور رحمت کی دعا کرانے کا احتیاب ثابت ہوا۔

۲۲۶- محمد بن یسار، ابن ابی عدی، (دوسری سند) محمد بن ثنی، یحییٰ بن حماد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اسی میں گٹھلیاں رکھنے کے متعلق شک مذکور نہیں ہے۔

۶۲۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ كِنَانَهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَشْكُرَا فِي إلقاء النوى بين الإصبعين \*

(۹۴) بَابُ أَكْلِ الْقَيْثَاءِ بِالرُّطْبِ \*

۶۲۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَوْنٍ الْهَلَالِيُّ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ غَوْنٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْقَيْثَاءَ بِالرُّطْبِ \*

باب (۹۴) کھجور کے ساتھ گلکڑی کھانا۔

۶۲۷- یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، عبد اللہ بن عون، الہذالی ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھجور کے ساتھ گلکڑی کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

(فائدہ) اس میں بڑی صحت ہے کہ کھجور کی حرارت اور گلکڑی کی برودت مل کر اعتدال پیدا ہو جائے، اور کھجور کی شدت صغرا ختم ہو جائے۔

(۹۵) بَابُ اسْتِحْبَابِ تَوَاضُعِ الْمَاكِلِ وَصِفَةِ قُعُودِهِ \*

۶۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ كِلَاهُمَا عَنْ حَفْصِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَلِيمٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْعِيًا بِأَكْلِ تَمْرٍ \*

۶۲۹- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُهُ وَهُوَ مُخْفِضٌ بِأَكْلٍ مِنْهُ أَكْلًا ذَرِيعًا وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ أَكْلًا حَنِيئًا \*

(فائدہ) یعنی انہوں نے پیٹھے تھے اور اٹھانے کے بھی یہ معنی ہیں کہ دونوں پنڈلیاں کھڑی کر لی جائیں اور سرین زمین سے لگا دی جائے، واللہ اعلم بالصواب۔

(۹۶) بَابُ نَهْيِ الْمَاكِلِ مَعَ جَمَاعَةٍ عَنْ قِرَانِ تَمْرَتَيْنِ \*

۶۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَتَنِی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حَبْلَةَ بْنَ سَحْبٍمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ فَإِنْ وَقَدْ كَانَ أَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جَهْدٌ وَكُنَّا نَأْكُلُ قَبِيرُ عَلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فَيَقُولُ لَا تَقَارِنُوا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

بَاب (۹۵) کھانے کے لئے تواضع اور کھانے کیلئے بیٹھنے کا طریقہ۔

۶۲۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو سعید اشجعی، حفص بن غیاث، مصعب بن سلیم، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انصاف کے طریقہ پر بیٹھے ہوئے کھجور کھاتے دیکھا ہے (۱)۔

۶۲۹- زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، مصعب بن سلیم، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوریں لائی گئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں تقسیم کرنے لگے اور آپ اس طرح بیٹھے ہوئے تھے جیسا کہ کوئی جلدی میں بیٹھتا ہے اور جلد جلد اس میں سے کھا رہے تھے۔

(۹۶) جماعت کے ساتھ دو، دو کھجوریں یا دو، دو لقمہ کھانے کی ممانعت۔

۶۳۰- محمد بن عثمان، محمد بن جعفر، جبلة بن شیمیم کھجوریں کھلاتے تھے اور اس زمانہ میں لوگ قلمہ سال میں جلتا تھے، ہم کھا رہے تھے کہ حضرت عبداللہ بن عمر سامنے سے تشریف لائے اور فرمایا کہ دو دو کھجوریں ملا کر مت کھاؤ، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ملا کر کھانے سے منع کیا ہے۔ مگر جب کہ اپنے ساتھی سے اجازت لے لے، شعبہ بیان کرتے

(۱) ایک لگا کر کھانا اگر کبیر کی وجہ سے ہو تو مطلقاً ممنوع ہے اور اگر کسی عذر کی وجہ سے ہو تو بلا کر اہمیت جائز ہے اور اگر اس لئے ایک لگائی جائے کہ کھانا زیادہ کھایا جائے تو پھر خلاف اولیٰ ہے اور کھانے کے آداب میں یہ ہے کہ کھانے میں تواضع کی صورت اختیار کی جائے اور بغیر کسی چیز کا سہارا لئے کھانا کھایا جائے۔



ہیں کہ یہ اپنے بھائی سے اجازت طلب کرنا، میں حضرت امین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول سمجھتا ہوں۔

۶۳۱۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) محمد بن بشار، عبدالرحمن بن مہدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور دونوں روایتوں میں شعبہ کا قول مذکور نہیں اور نہ لوگوں کی قحط سالی کا تذکرہ ہے۔

۶۳۲۔ زبیر بن حرب، محمد بن عثمان، عبدالرحمن، سفیان جبذ بن حمیم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی ممانعت فرمائی ہے کہ کوئی اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر دو، دو کھجوریں ملا کر کھائے۔

(غامدہ) دو لقمہ یا دو کھجوریں یا زیادہ ایک بارگی اٹھا کر کھانا منع ہے، اس لئے کہ جماعت میں اور دوں کو ناگوار ہو گا، اور پھر یہ کہ کھانے میں سب کا حق ہے، لہذا یہ چیز مروت کے خلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ اگر کھانا مشترک ہو تو بغیر اجازت اور شرکاء کے اس طرح کھانا حرام ہے اور اگر ایک شخص کا ہو اور کھانا بھی تکمیل ہو، تب بھی اس کی رضامندی کے بغیر اس طرح کھانا حرام ہے اور اگر کھانا زائد بھی ہو تب بھی اب کے خلاف اور مکروہ ہے۔ (تواریخ جلد ۲ ص ۱۸۱)

باب (۹۷) کھجور یا اور کوئی غلہ وغیرہ اپنے بال بچوں کے لئے جمع کر کے رکھنا

۶۳۳۔ عبد اللہ بن عبدالرحمن دارمی، یحییٰ بن حسان، سلیمان بن بلال، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جن گھر والوں کے پاس کھجوریں ہوں، وہ بچوں کے نہیں ہوتے۔

۶۳۴۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قنصب، یعقوب بن محمد بن طلحہ، ابوالرجال محمد بن عبدالرحمن، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عائشہ رضی

عَنْ عَبْدِ وَاسْتَمَّ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أُنْعَاهُ قَالَ شُعْبَةُ لَا أَرَى هَذِهِ الْكَلِمَةَ إِلَّا مِنْ كَلِمَةِ ابْنِ عُمَرَ يَعْنِي الْإِسْتِئْذَانَ \*

۶۳۱۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا قَوْلُ شُعْبَةَ وَلَا قَوْلُهُ وَقَدْ كَانَ أَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جَهْدٌ \*

۶۳۲۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَبْذَةَ بْنِ سَحِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَفْرُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَيْنِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ \*

(۹۷) بَاب فِي ادِّخَارِ التَّمْرِ وَنَحْوِهِ مِنَ الْأَقْوَاتِ لِلْعِيَالِ \*

۶۳۳۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا سُبَيْحَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوزُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ \*

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قُنَبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الرَّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بَا عَائِشَةَ بَيْتًا لَا تَمُرُّ فِيهِ جِئَاعٌ أَهْلُهُ بَا  
عَائِشَةَ بَيْتًا لَا تَمُرُّ فِيهِ جِئَاعٌ أَهْلُهُ أَوْ جِئَاعٌ  
أَهْلُهُ قَالَهَا مَرْثَبِي أَوْ ثَلَاثًا \*

اللہ تعالیٰ عنہا جس گھر میں کھجوریں نہیں ہیں۔ اس گھر کے  
مالک بھوکے ہوں گے، اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جس گھر  
میں کھجوریں نہیں، وہ بھوکے ہیں، دو مرتبہ یا تین مرتبہ آپ  
نے یہی فرمایا۔

(قاہدہ) اس روایت سے ہال بچوں کے لئے اسباب و طعام جمع کرنے کا جواز ثابت ہوا، شیخ مناوی فرماتے ہیں کہ روایت میں کھجوروں کو  
خاص طور اہل حجاز کے لئے فرمایا، کیونکہ عام طور پر ان کا کھانا یہی ہے اور مبارق میں ہے کہ حدیث میں قناعت کی ترغیب ہے اور شیخ ہی  
فرماتے ہیں کہ یہ حکم کھجوروں کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ جو بھی جس کی روزی ہو۔

باب (۹۸) مدینہ منورہ کی کھجوروں کی فضیلت۔

(۹۸) بَابُ فَضْلِ تَمْرِ الْمَدِينَةِ \*

۶۳۵۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قنصب، سیمان بن ہلال، عبد اللہ  
بن عبد الرحمن، عامر بن سعد بن ابی وقاص، حضرت سعد بن  
ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو صبح کو مدینہ کے  
دونوں پتھر لیے کناروں کے درمیان کی سات کھجوریں کھائے  
گا تو اسے شام تک زہر نقصان نہ پہنچائے گا۔

۶۳۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْنَمَةَ بْنُ قَنْصَبٍ  
حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَمْرِو بْنِ رَحْمَةَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ  
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَنْ أَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ يَدَيْهَا حِينَ  
يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهُ سُمٌّْ حَتَّى يَمُوتَ \*

۶۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ہاشم بن حاشم، عامر بن  
سعد بن ابی وقاص، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جس نے صبح کو مدینہ منورہ کی  
سات جھوہ کھجوریں کھائیں، اس کو اس روز نہ زہر نقصان پہنچائے  
تکے گات چادو۔

۶۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو يَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ  
عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ سَمِعْتُ  
سَعْدًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَصَبَحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ  
عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّْ وَلَا سِحْرٌ \*

۶۳۷۔ ابن ابی عمر، مروان بن معاویہ فزاری (دوسری سند)  
اسحاق بن ابراہیم، ابو بدر شجاع بن الولید، ہاشم بن ہاشم سے اسی  
سند کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت مروی  
ہے، باقی دونوں روایتوں میں، سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا  
لفظ نہیں ہے۔

۶۳۷ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مُرْوَانُ  
بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ  
إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ  
كَتَاهُمَا عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَا يَقُولَانِ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

۶۳۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر،  
شریک، عبد اللہ بن ابی عقیق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۶۳۸ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ  
أَبِي حَبْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا



و قَالَ الْمَاعِرِي حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي نَجْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي غُحُوةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً أَوْ إِنِّهَا بَرِيْقٌ أَوْ لَ الْبُكَرَةِ \*

(۹۹) بَابُ فَضْلِ الْكَمَاءِ وَمُذَاوَادِ الْعَيْنِ بِهَا \*

۶۳۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا خُرَيْبٌ وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ خُرَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكَمَاءُ مِنَ الْعَيْنِ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ \*

(فائدہ) یعنی وہ من جو کہ بنی اسرائیل پر نازل ہوا تھا، وَالزَّلَازِلَ عَلَیْكُمْ الْعَيْنُ وَالسَّلْوَى اور اس کا پانی بذاتہ شفا ہے۔ یا روا میں ملا کرتے حسب احوال والا اقسام کذا قال النوری فی شرح صحیح مسلم۔

۶۴۰ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرُو بْنَ خُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكَمَاءُ مِنَ الْعَيْنِ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ \*

۶۴۱ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَأَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُثَيْبٍ عَنْ الْحَسَنِ الْعُرَيْبِيِّ عَنْ عُمَرُو بْنِ خُرَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ لَمَّا حَدَّثَنِي بِالْحَكَمِ لَمْ أَتُكْرَهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ \*

سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، عالیہ مدینہ کے بالائی حصہ کی بجوہ قسم کی کھجوروں میں شفا ہے یا علی الصبح ان کا استعمال کر لینا بریاق ہے۔

(باب ۹۹) کھنسی کی فضیلت اور اس سے آنکھ کا علاج۔

۶۳۹ - قتیبہ بن سعید، جریر (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، عمرو بن عبید، عبد الملک بن عمیر، عمرو بن حریت، حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ کھنسی من کی ایک قسم ہے، اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

(فائدہ) یعنی وہ من جو کہ بنی اسرائیل پر نازل ہوا تھا، وَالزَّلَازِلَ عَلَیْكُمْ الْعَيْنُ وَالسَّلْوَى اور اس کا پانی بذاتہ شفا ہے۔ یا روا میں ملا کرتے حسب احوال والا اقسام کذا قال النوری فی شرح صحیح مسلم۔

۶۴۰ - محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، عبد الملک بن عمیر، عمرو بن حریت، حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ کھنسی من کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

۶۴۱ - محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم بن عتیبہ، حسن عری، عمرو بن حریت، حضرت سعید بن زید، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے شعبہ بیان کرتے ہیں کہ جب مجھ سے حکم نے یہ روایت بیان کی تو میں نے عبد الملک کی روایت کی وجہ سے اسے مکر نہیں سمجھا۔

۶۴۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الشَّعْبِيُّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ مَطْرُفٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمَاءُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى نَبِيِّ إِسْرَائِيلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ \*

۶۴۳ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطْرِفٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْغُرَنِيِّ عَنْ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَمَاءُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ \*

۶۴۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرٍو بْنَ حُرَيْثٍ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمَاءُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّ إِسْرَائِيلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ \*

۶۴۵ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ فَلَقِيتُ عَبْدَ الْمَلِكِ فَحَدَّثَنِي عَنْ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمَاءُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ \*

(۱۰۰) بَابُ فَضِيلَةِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَبَابِ \* ۶۴۶ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

۶۴۲ - سعید بن عمرو اشعبی، حمزہ، مطرف، حکم، حسن، عمرو بن حرث، حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھنسی اس من میں سے ہے، جسے اللہ رب العزت نے بنی اسرائیل پر نازل فرمایا تھا اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

۶۴۳ - اسحاق بن ابراہیم، جریر، مطرف، حکم بن عتیہ، حسن عرفی، عمرو بن حرث، حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ کھنسی اس من سے ہے جو اللہ نے بنی اسرائیل پر نازل فرمایا تھا اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

۶۴۴ - ابن ابی عمر، سفیان، عبد الملک بن عمیر، عمرو بن حرث، حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھنسی اس من سے ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نازل فرمایا تھا اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

۶۴۵ - یحییٰ بن حبیب حارثی، حماد بن زید، محمد بن شیبہ، شہر بن حوشب، عبد الملک بن عمیر، عمرو بن حرث، حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کھنسی من کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے (مناسب ادویات کے ساتھ اگر استعمال کیا جائے)۔

باب (۱۰۰) پہلو کے سیاہ پھل کی فضیلت۔

۶۴۶ - ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، یونس ابن شہاب، ابو سلمہ



وَعَبْدُ عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي شَيْهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا  
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظُّهْرِ أَنْ  
وَنَحْنُ نَحْبِي الْكَثَاثَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ كَأَنَّا نَكْتُمُ الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ  
إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا أَوْ نَحْوَ هَذَا مِنْ الْقَوْلِ \*

(فائدہ) بکریاں چرائی کوئی عیب نہیں، اس سے تو واضح پیدائی ہے اور خلوت کی وجہ سے قلب صاف ہوتا ہے اور نیز بکریوں کی نگہبانی کرنے  
سے انسان کی نگہبانی اور خبر گیری کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

(۱۰۱) بَابُ فَضِيلَةِ الْحَلِّ وَالْإِدَامِ بِهِ \*

باب (۱۰۱) سرکہ کی فضیلت، اور اسے سالن کی  
جگہ استعمال کرنا۔

۶۴۷۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، یحییٰ بن سفیان، سلیمان  
بن بلال، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین سالن سرکہ  
ہے۔

۶۴۸۔ موسیٰ بن قریش بن نافع تمیمی، یحییٰ بن صالح، ابو حاتم،  
سلیمان بن بلال سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور  
اس میں ”الادام“ کا لفظ بغیر شک کے مذکور ہے۔

۶۴۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو عوانہ، ابو البشر، ابو سفیان، جابر بن  
عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اپنے گھر والوں سے سالن مانگا، تو کہتے تھے کہ سرکہ کے علاوہ  
ہمارے پاس کچھ نہیں، آپ نے سرکہ منگوایا اور اسی سے روٹی  
کھائی شروع کر دی، اور فرماتے جاتے سرکہ اچھا سالن ہے،  
سرکہ اچھا سالن ہے۔

۶۵۰۔ یعقوب ابن ابراہیم دورقی، اسماعیل بن علیہ، ثنی بن

۶۴۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ أَخْبَرَنَا  
سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
يَعْمُ الْإِدَامُ أَوْ الْإِدَامُ الْحَلُّ \*

۶۴۸۔ وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قُرَيْشٍ بْنُ نَافِعٍ  
التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ  
حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ يَعْمُ  
الْإِدَامُ وَلَمْ يَشْكُ \*

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو  
عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَأَلَ أَهْلَهُ الْإِدَامَ فَقَالُوا مَا عِنْدَنَا إِلَّا حَلٌّ فَدَعَا  
بِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهِ وَيَقُولُ يَعْمُ الْإِدَامُ الْحَلُّ يَعْمُ  
الْإِدَامُ الْحَلُّ \*

۶۵۰۔ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الثَّوْرِيُّ

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى مُتْرَلِهِ فَأَخْرَجَ إِلَيْهِ فَلَمَّا مِنْ حُجْرٍ فَقَالَ مَا مِنْ أَدَمٍ فَقَالُوا لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ عِلٍّ قَالَ فَإِنَّ الْخَلَّ يَغْمُ الْأَدَمُ قَالَ جَابِرٌ فَمَا زِلْتُ أَحِبُّ الْخَلَّ مِنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ طَلْحَةُ مَا زِلْتُ أَحِبُّ الْخَلَّ مِنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ \*

۶۵۱ - حَدَّثَنَا نَعْرُ بْنُ عَمِيٍّ الْحَفْظِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِي إِلَى مُتْرَلِهِ بَعَثَ حَدِيثَ ابْنِ عُثْمَانَ إِلَى قَوْلِهِ فَيَغْمُ الْأَدَمُ الْخَلَّ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ \*

۶۵۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي رَبِيعٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَفْيَانَ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي دَارِي فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأُتِلَقْنَا حَتَّى أَنِّي بَعْضُ حُجْرٍ يَسَانِهِ فَدَخَلَ ثُمَّ أَدْنَى إِلَيَّ فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ غَدَاءٍ فَقَالُوا نَعَمْ فَأَنِي بِلَئِثَةٍ أَقْرِصُهُ فَوَضِعَنِي عَلَى نَبِيٍّ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْصًا فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَخَذَ قُرْصًا آخَرَ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْ ثُمَّ أَخَذَ الثَّالِثَ

سعید، طلحہ بن نافع، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے، خدمت گرائی میں چند روٹی کے ٹکڑے ٹوٹا کئے گئے، آپ نے فرمایا کچھ سالن ہے؟ اہل خانہ نے کہا نہیں، بس کچھ سرکہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سرکہ تو اچھا سالن ہے۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا مجھے سرکہ سے محبت ہو گئی اور طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے، مجھے بھی سرکہ سے محبت ہو گئی ہے۔

۶۵۱ - نصر بن علی تمغنی، بواسطہ اپنے والد، مثنیٰ بن سعید، طلحہ بن نافع، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا، اور مجھے اپنے گھر لے گئے اور ابن علیہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے بعد کا حصہ یعنی جابر اور طلحہ کا قول مذکور نہیں ہے۔

۶۵۲ - ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، حجاج بن ابی ربیع، ابوسفیان طلحہ بن نافع، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ اوپر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا۔ میری جانب اشارہ کیا تو میں اٹھ کھڑا ہوا۔ حضرت نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم چل دیے اور ازواج مطہرات میں سے کسی کے حجرے پر پہنچے اور پھر اندر تشریف لے گئے، اس کے بعد مجھے بھی اجازت دی تو میں بھی اندر چلا گیا، انہوں نے پردہ کر رکھا تھا، آپ نے فرمایا کچھ کھا، ہے؟ عرض کیا جی ہاں، پھر تین روٹیاں آپ کے سامنے ناکی گئیں اور چھال کے دسترخوان پر رکھی گئیں آپ نے ایک روٹی لے کر اپنے سامنے رکھی، پھر دوسری لے کر میرے سامنے رکھ دی، اور پھر تیسری روٹی لے کر توڑی اور نصف اپنے آگے



رکھ لی اور نصف میرے آگے رکھ دی، پھر آپؐ نے فرمایا کچھ سالن ہے؟ حاضرین نے کہا نہیں، مگر کچھ سرکہ ہے، فرمایا تو اس سرکہ بہتر سالن ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ حدیث سے سرکہ کی فضیلت اور کھانے کی چیزوں میں حاضرین کے درمیان مساوات اور ہر دو کا ثبوت ثابت ہوتا ہے، خطابی اور قاضی فرماتے ہیں معلوم ہوا کہ کھانے میں اعتدال رکھنا چاہئے اور ہمیشہ لذیذ اور مرغین چیزوں پر نظر نہ ہونی چاہئے مترجم کہتا ہے کہ بس حلال کی زندگی میں ہے جو ملا کھایا اور جو ملا پہن لیا۔

### باب (۱۰۲) لبسن کھانے کا جواز۔

۶۵۳۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سہاک بن حرب، جابر بن سمرہ، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کھانا آتا، آپ اس میں سے تناول فرماتے اور جو پیتا، وہ مجھے بھی بھیج دیتے، ایک مرتبہ آپ نے کھانا بھیجا اور اس میں سے کچھ تناول نہیں فرمایا تھا کیونکہ اس میں لبسن تھا، میں نے عرض کیا کیا لبسن حرام ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، لیکن اس کی بو کی وجہ سے میں اسے پسند نہیں کرتا، میں نے عرض کیا، جو حضورؐ کو ناپسند ہے وہ مجھے بھی پسند نہیں ہے۔

۶۵۴۔ محمد بن ثنی، یحییٰ بن سعید، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۶۵۵۔ حجاج بن الشاعر، احمد بن سعید بن صخر، ابو الصمان، ثابت، عاصم بن عبد اللہ بن حارث، احمٰق مولیٰ ابی ایوب، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس اترے، تو آپؐ نیچے کے حصہ میں رہے، اور ابو ایوب اوپر کے حصہ میں، ایک رات کو ابو ایوب بیدار ہوئے اور بولے ہم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے اوپر چلتے ہیں چنانچہ رات کو بہت کراہت کوئے میں ہو گئے، اس کے بعد ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر تشریف لے جانے کے متعلق عرض کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیچے

فَكَسَرَهُ بِاثْنَيْنِ فَجَعَلَ بَصْفَهُ تَيْنِ يَدَيْهِ وَنَصْفَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ هَلْ مِنْ أَدَمٍ قَالُوا لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ حُلٍّ قَالَ هَاتُوهُ فَبَعَثَ الْأَدَمَ هُوَ \*

### (۱۰۲) بَابُ إِبَاحَةِ أَكْلِ الثُّومِ \*

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَهَّالِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ أَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلَيْنَا وَإِنَّهُ بَعَثَ إِلَيْنَا يَوْمًا بِفَضْلَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا لِأَنَّ فِيهَا ثُومًا فَسَأَلْتُهُ أَحْرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ قَالَ فَإِنِّي أَكْرَهُهُ مَا كَرِهْتَ \*

۶۵۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَامِ \*

۶۵۵۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرٍ وَاللَّفْظُ مِنْهُمَا قَرِيبٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو التَّعَمَّانِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ فِي رِوَايَةٍ حَجَّاجُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو زَيْدٍ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَفْطَحَ مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَلَّ عَلَيْهِ قَرْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَغْطَلِ وَأَبُو أَيُّوبَ فِي الْعُلُوِّ قَالَ فَاتَّبَعَهُ أَبُو أَيُّوبَ لَيْلَةً فَقَالَ نَعْمَنِي فَوْقَ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَحُوا

فَبَاتُوا فِي جَانِبٍ ثُمَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّفْلُ أَرْقَفُ فَقَالَ لَا أَعْلُو سَقِيفَةً أَنْتَ تَحْتَهَا فَتَحَوَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُلُوِّ وَأَبُو أَيُّوبَ فِي السُّفْلِ فَكَانَ يَصْنَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَإِذَا جِيءَ بِهِ إِلَيْهِ سَأَلَ عَنْ مَوْضِعِ أَصَابِعِهِ فَيَتَّبِعُ مَوْضِعَ أَصَابِعِهِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فِيهِ تَوْمٌ فَلَمَّا رُدَّ إِلَيْهِ سَأَلَ عَنْ مَوْضِعِ أَصَابِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ لَمْ يَأْكُلْ فَفَزِعَ وَصَجَدَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَحْرَامٌ هُوَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ قَالَ فَبَاتِي أَكْرَهُهُ مَا تَكْرَهُهُ أَوْ مَا تَكْرَهُتُ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْنِي \*

کے مکان میں زیادہ سہولت ہے۔ ابو ایوب نے عرض کیا میں تو اس چھت پر نہیں رہ سکتا، جس کے نیچے آپ ہوں، یہ سن کر آپ اوپر کے حصہ میں تشریف لے گئے اور ابو ایوب نچلے حصے میں آگئے۔ ابو ایوب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کرتے تھے (جب بقیہ کھانا واپس آتا اور) ابو ایوب کے سامنے رکھا جاتا تو آپ اس جگہ کو دریافت کرتے تھے، جس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیاں پڑتی تھیں اور پھر اس جگہ سے خود کھاتے، ایک روز کچھ کھانا تیار کیا، جس میں لہسن تھا، جب ہی کھانا واپس آیا تو حضرت ابو ایوب نے حسب معمول آپ کی انگلیاں پڑنے کی جگہ پوچھی، تو کہا گیا، آپ نے نہیں کھایا یہ سن کر ابو ایوب گھبرائے اور اوپر چڑھ کر عرض کیا کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، مگر میں اسے پسند نہیں کرتا ابو ایوب نے عرض کیا جس چیز کو آپ پسند نہیں فرماتے میں بھی اسے پسند نہیں کرتا، ابو ایوب بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتے وحی لے کر آتے تھے۔

(فقائد) جیسا کہ دوسری روایت میں صاف طور پر فرمان موجود ہے، "قَالَ ابْنُ لَاحِقَةَ" اور فرشتوں کو ان چیزوں سے تکلیف ہوتی ہے، جس سے انسانوں کو ہوتی ہے اور حضور بھی لہسن استعمال نہیں فرماتے تھے، کیونکہ ہمہ اوقات فرشتوں کی آمد، اور وحی کا امکان رہتا تھا، (کنز قال النوری)

### باب (۱۰۳) مہمان کا اکرام اور ایثار کی فضیلت۔

۶۵۶۔ زہیر بن حرب، جریر بن عبد الحمید، فضیل بن عروان ابو حازم، شعبی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے آکر عرض کیا، یا رسول اللہ میں فاقہ سے ہوں، آپ نے ازواج مطہرات میں سے کسی کی طرف آدمی بھیجا، تو انہوں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے حق کے ساتھ آپ کو بھیجا ہے، میرے پاس تو پانی کے علاوہ کچھ نہیں، حضور نے دوسری بیوی کے پاس بھیجا، انہوں نے بھی یہی جواب دیا، تا آنکہ سب نے یہی جواب دیا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ

### (۱۰۳) باب إكرام الضيف وفضل إثاره \*

۶۵۶۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ فَضِيلِ بْنِ عُرْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي مَجْهُودٌ فَأَرْسَلْ إِلَيَّ بَعْضَ نِسَائِهِ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ ثُمَّ أَرْسَلْ إِلَى أُخْرَى فَقَالَتْ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذَلِكَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ فَقَالَ مَنْ يُضَيِّفُ هَذَا اللَّيْلَةَ



رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَنْطَلِقُ بِكَ إِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا قُوَّةٌ صَبِيانِي قَالَ فَعَلَّيْهِمْ بَشِيءًا فَإِذَا دَخَلَ ضَبَفْنَا فَأَطْفَيْنِ السَّرَاجَ وَأَرِيهِ أَنَا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوَى لِيَأْكُلَ فَنُومِي إِلَى السَّرَاجِ حَتَّى تُطْفِئِيهِ قَالَ فَقَعَدُوا وَأَكَلُ الضَّبَفُ فَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ عَجِبَ اللَّهُ مِنْ صَبِيْعَكُمَا بِضَبَفِكُمَا اللَّيْلَةَ \*

کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ ہمارے پاس پانی کے علاوہ کچھ نہیں، بالآخر آپؐ نے فرمایا جو شخص آج رات اس کی مہمانی کرے گا، اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا، یہ سن کر ایک انصاری نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میں، چنانچہ انصاری اس شخص کو لے کر گھر پہنچے بیوی سے پوچھا تمہارے پاس کچھ ہے؟ اس نے کہا میرے پاس سوائے بچوں کے کھانے کے اور کچھ نہیں، انصاری نے کہا کہ بچوں کو کسی چیز سے بہادو اور جب مہمان آئے تو چرائی بچھا دینا اور اس پر یہ ظاہر کرنا کہ گویا ہم بھی کھا رہے ہیں جب مہمان کھانے کی طرف ہاتھ بڑھائے تو تم چرائی بچھا دینا، عرض سب لوگ بیٹھ گئے، مگر صرف مہمان نے ہی کھایا، جب صبح ہوئی تو دونوں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپؐ نے (یہ سن کر) فرمایا آج رات جو تم نے اپنے مہمان کے ساتھ سلوک کیا، اللہ تعالیٰ نے اس پر تعجب کیا ہے۔

(تفادد) یعنی اللہ کے فرشتوں نے تعجب کیا، یا اللہ نے اس کام کو پسند فرمایا، حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے قبضہ قدرت میں کوئی چیز نہیں، اور ایسا ہو تو حضورؐ سے بڑھ کر کسی کا مقام نہیں اور صحابہؓ سے بڑھ کر کسی پر ولی کا درجہ نہیں۔ ہر ایک آسمان سے مائدہ اتروا سکتا ہے، کیا ساری کرامتیں، اور کارخانہ خدا کی پیروی کو مل گیا اور کیا ساری عبادتیں گیارہویں اور عرس ہی ہو گئیں کہ جن کا اللہ نے حکم دیا، اس کے رسول نے، اہل بدعت کے عقائد کے پیش نظر تو معاذ اللہ نہ خدا کی حاجت باقی رہی اور نہ شریعت اور دین مصطفویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اللہم احفظنا۔

۶۵۷۔ ابو کریب محمد بن العلاء، وکیع، طفیل بن مروان، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری کے پاس مہمان آیا اور اس کے پاس سوائے اپنے اور اپنے بچوں کے کھانے کے اور کچھ نہ تھا، اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ بچوں کو سلا دو اور چرائی بچھا دو، اور جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ مہمان کے سامنے رکھ دو، تب یہ آیت نازل ہوئی ویوثرؤن علی انفسہم الخ۔ یعنی اپنی راحت پر دوسروں کے آرام کو مقدم رکھتے ہیں اگرچہ خود محتاج ہوں۔

۶۵۸۔ ابو کریب، ابن فضیل، بواسطہ اپنے والد، ابو حازم،

۶۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بَاتَ بِعِ ضَيْفٍ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا قُوَّةٌ وَقُوَّةٌ صَبِيَانِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ نَوْمِي الصَّبِيَّةَ وَأَطْفِئِي السَّرَاجَ وَفَرَّبِي لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكَ قَالَ فَتَرَكْتُ هَذِهِ الْآيَةَ (وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ) \*

۶۵۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لِبُضَيْفَةٍ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَا يُضَيِّفُهُ فَقَالَ  
أَنَا رَجُلٌ يُضَيِّفُ هَذَا رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَامَ رَجُلٌ  
مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو صَلْحَةَ فَأَنْطَلَقَ بِهِ إِلَى  
رَحْلِهِ وَنَاقَ الْخَدِيثَ بِخَوِّ حَدِيثٍ جَرِيرٍ  
وَذَكَرَ فِيهِ رُؤُوسَ الْآيَةِ كَمَا ذَكَرَهُ وَكَيْفَ \*

۶۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
شَيْبَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ  
ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ثَيْبٍ عَنْ  
الْبُقْعَاءِ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي وَقَدْ  
ذَهَبَتْ أَسْمَاحُنَا وَابْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا  
نَعْرِضُ أَنْفُسَنَا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبِسَ أَحَدُ مِنْهُمْ يَقْبِنَا فَأَتَيْنَا  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْطَلَقَ بِنَا إِلَى  
أَهْلِهِ فَإِذَا ثَلَاثَةٌ أُعْزِرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ احْتَبِلُوا هَذَا اللَّبَنَ يَتَنَا قَالَ فَكُنَّا نَحْتَلِبُ  
فَشَرَبْنَا كُلُّ بِنْسَانٍ مِنَّا نَصِيبَهُ وَتَرَفُّعَ لِلنَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبَهُ قَالَ فَيَجِيءُ مِنَ  
النَّهْلِ فَيَسْلُمُ نَسِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا وَيَسْمَعُ  
الْيَقْطَانُ قَالَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْحُودَ فَيَعْنِي ثُمَّ يَأْتِي  
شَرَابَهُ فَيَشْرَبُ فَأَنَابِي الشَّيْطَانُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَدْ  
شَرِبْتُ نَصِيبِي فَقَالَ مُحَمَّدٌ بَأْتِي الْأَنْصَارَ  
فَيَتَجَفَّوْنَهُ وَيَصِيبُ عِنْدَهُمْ مَا بِهِ حَاجَةٌ إِلَيَّ  
هَذِهِ الْحَرُوعَةُ فَأَتَيْتُهَا فَشَرِبْتُهَا فَلَمَّا أَذْ وَغَلَّتْ  
فِي بَطْنِي وَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ إِلَيْهَا سَبِيلٌ قَالَ  
لَدُمْنِي الشَّيْطَانُ فَقَالَ وَتَحَنَّنْ مَا صَنَعْتَ  
أَشْرَبْتُ شَرَابَ مُحَمَّدٍ فَيَجِيءُ فَلَا يَجِدُهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مہمان آیا اور آپ کے پاس  
مہمان نوازی کے لئے کچھ نہ تھا، آپ نے فرمایا، کون شخص ہے  
جو اس کی مہمانی کرتا ہے اللہ اس پر رحم فرمائے، ایک انصاری  
بولے جنہیں ابو طلحہ کہتے تھے میں کرتا ہوں، پھر وہ اسے اپنے گھر  
لے گئے بقیہ روایت جریر کی روایت کی طرح ہے اور اس میں  
نزول آیت کا بھی ذکر ہے، جیسا کہ وکیع کی روایت میں ہے۔

۶۵۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، شیبہ بن سوار، سلیمان بن المغیرہ،  
ثابت، عبد الرحمن بن ابی ثیب، البقعاء، عبد الرحمن بن ابی ثیب،  
عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے دونوں ساتھی آئے اور  
تکلیف سے ہمارے کانوں اور آنکھوں کی قوت جاتی رہی تھی  
چنانچہ ہم اپنے آپ کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر  
پیش کرتے تھے مگر کوئی ہم کو قبول نہیں کرتا تھا بالآخر ہم رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ہمیں  
اپنے گھر لے گئے وہاں ثمن بکریاں تھیں، آپ نے فرمایا ان کا  
دودھ نکالو ہم سب ہی پئیں گے، پھر ہم ان کا دودھ نکالتے اور  
ہر ایک ہم سے اپنا حصہ لی لیتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا  
حصہ اٹھا کر رکھ دیتے اور آپ رات کو تشریف لاتے تو ایسی  
آواز سے سلام کرتے جس سے سونے والا نہ جاگے اور جاگنے  
والا سن لے، پھر آپ مسجد میں تشریف لاتے اور نماز پڑھتے  
اور پھر اپنے دودھ کے پاس آتے اور اسے پیتے، ایک رات کو  
شیطان میرے پاس آیا اور میں اپنا حصہ پی چکا تھا، شیطان نے کہا  
کہ حضور تو انصار کے پاس جاتے ہیں اور وہ آپ کو تھے دیتے  
ہیں اور جو آپ کو اھیاں ہوتی ہے وہ مل جاتا ہے، آپ کو اس  
ایک گھونٹ دودھ کی کیا ضرورت ہوگی، میں آیا اور دودھ پی  
لیا، جب دودھ پیٹ میں سلایا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب دودھ  
ملنے کی کوئی سبیل نہیں تو شیطان نے مجھے غلامت دلائی اور کہا  
تیری خرابی ہو تو نے کیا کام کیا، تو نے تو حضور کا حصہ پی لیا اب



فَيَدْعُو غَنِيَّتُ قَتْلِكَ قَتْلِكَ ذَنْبًا وَاعْبَرْنِكَ  
وَعَنِي شَمْلَةً إِذَا وَضَعْتُهَا عَلَيَّ قَدَمِيْ عَرَجَ  
رَأْسِيْ وَإِذَا وَضَعْتُهَا عَلَيَّ رَأْسِيْ عَرَجَ قَدَمَايَ  
وَحَقْلٌ لَّا يَحْيِيْنِي الْمَوْتُ وَأَمَّا صَاحِبَايَ فَتَمَاتَا  
وَلَمْ يَصْنَعَا مَا صَنَعْتَ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ ثُمَّ أَتَى  
الْمَسْجِدَ فَصَنَى ثُمَّ أَتَى شَرَابَهُ فَكَشَفَ عَنْهُ  
فَلَمْ يَجِدْ فِيهِ شَيْئًا فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ  
فَقَالَ إِنَّا نَذْعُوْكَ عَنِّيْ فَأَهْلِكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ  
أُطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَأَسْقِ مَنْ أَسْقَانِي قَالَ  
فَعَمَدْتُ إِلَى الشَّمْلَةِ فَشَدَدْتُهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ  
السُّفْرَةَ فَأَنْطَلَقْتُ إِلَى النَّعْتَرِ أَتَيْتُ أَسْعَرَ  
فَادْبَحْتُهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَوَادًا هِيَ حَافِلَةٌ وَإِذَا هُنَّ حَقْلٌ كُلُّهُنَّ فَعَمَدْتُ  
إِلَى بَنَاءٍ يَأْتِي مُخَعَّدٌ صَنَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا  
كَانُوا يَطْمَعُونَ أَنْ يَحْتَلِبُوا فِيهِ قَالَ فَحَلَبْتُ فِيهِ  
حَتَّى غَلَّتْ رَغْوَةٌ فَجَلَسْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْرَبْتُمْ شَرَابَكُمْ الْمُبَلَّةَ  
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْرَبْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ  
تَأَوَّلَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْرَبْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ  
تَأَوَّلَنِي فَلَمَّا عَرَفْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَدْ رَوَى وَأَصْبَحْتُ دَعْوَتُهُ ضَجَّكَتُ  
حَتَّى انْقَبَسْتُ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِي سَوَاتِلِكَ يَا مَقْدَادُ  
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ مِنْ أَمْرِي كَذَا  
وَكَذَا وَفَعَلْتُ كَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَا قَدَرِ إِلَّا رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ أَفَلَا كُنْتَ  
أَذَلَّتَنِي فَنَوَقِظُ صَاحِبَيْنَا فَيُصَيِّبَانِ مِنْهَا قَالَ

دو آکر دودھ نہ پائیں گے تو تجھ پر بددعا کریں گے، تو تیری دنیا و  
آخرت دونوں پر باد ہو جائیں گی اور میں ایک چادر اوڑھے تھا  
جب اسے پاؤں پر ڈالتا تو سر کھل جاتا اور جب سر ڈھانکتا تو سر  
کھل جاتے اور نیند بھی مجھے نہ آئی اور میرے ساتھی سو گئے اور  
انہوں نے وہ کام نہیں کیا تھا جو میں نے کیا تھا، آخر آپ  
تشریف لائے اور معمول کے مطابق سلام کیا، پھر مسجد میں  
آئے اور نماز پڑھی اس کے بعد دودھ کے پاس آئے اور برتن  
کھولا تو اس میں کچھ نہ تھا، آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا  
میں سمجھا کہ اب آپ بددعا کریں گے اور میں تباہ ہو جاؤں گا،  
آپ نے فرمایا الہی جو مجھے کھلائے تو اس کو کھلا اور جو مجھے پلائے  
تو اس کو پلا، یہ سن کر میں نے اپنی چادر کو مضبوط باندھا اور  
چھری اور بکریوں کی طرف چلا کہ جوان میں سے موٹی ہو، اسے  
حضور کے لئے ذبح کروں دیکھا تو اس کے تھن میں دودھ بھرا  
ہے، میں نے آپ کے گھر والوں کا ایک برتن لیا جس میں دودھ  
دبے تھے اور اس میں دودھ دہا کہ اوپر تک جھاگ آئی اور  
اسے میں آپ کے پاس لے کر آیا، آپ نے فرمایا تو نے اپنے  
حصہ کا دودھ رات کو پیا نہیں، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم آپ دودھ پیجئے آپ نے پیاد پھر مجھے دیا میں  
نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پیجئے آپ نے  
اور پیا، پھر مجھے دیا جب مجھے معلوم ہوا کہ آپ سیر ہو گئے ہیں  
اور آپ کی دعا میں نے لے لی، اس وقت میں ہمایہاں تک  
خوشی کی وجہ سے زمین پر لوٹ گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا مقداد تو نے کوئی بری بات کی ہے؟ میں نے  
عرض کیا یا رسول اللہ میرا حال ایسا ہو اور میں نے یہ تصور کیا۔  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس وقت کا دودھ محض  
رحمت الہی تھی تو نے مجھ سے پہلے ہی کیوں نہ بیان کر دیا، ہم اپنے  
دونوں ساتھیوں کو بھی جگادیتے وہ بھی یہ دودھ پیا لیتے، میں نے  
عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیج

فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَبَالِي إِذَا أَصَبْتَهَا وَأَصَابَتْهَا مَعَكَ مَنْ أَصَابَهَا مِنَ النَّاسِ \*  
۶۶۰ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَحْبَرَنَا  
النَّضَرُ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ  
بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

۶۶۱ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ  
وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبُكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ  
الْأَعْلَى حَمِيعًا عَنِ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَالْأَلْفَظُ  
لِابْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي  
عُثْمَانَ وَحَدَّثَ أَبُو عُبَيْدٍ الرَّحْمَنُ بْنُ أَبِي  
بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ  
مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَرَأَى مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ  
طَعَامٍ أَوْ فَخْزَةٌ فَجَعَلَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ  
مُسْتَعَانٌ طَوِيلٌ بَغَمٌ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِيعْ أَمْ عَطِيَّةٌ أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةٌ فَقَالَ نَا  
بَلْ يَبِيعُ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةٌ فَصَنِعَتْ وَأَمَرَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ  
يُشَوَّيَ قَالَ وَأَيُّمُ اللَّهُ مَا مِنْ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةً إِلَّا حَزَّ  
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزَّةٌ حَزَّةٌ  
مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهُ وَإِنْ كَانَ  
غَائِبًا حَبًّا لَهُ قَالَ وَجَعَلَ قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلْنَا مِنْهُمَا  
أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا وَفَضَّلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْنَاهُ  
عَلَى الْبَعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ \*

ہے اب مجھے کوئی پروا نہیں، جب میں نے اللہ کی رحمت حاصل  
کی اور آپ کے ساتھ کی کہ کوئی دوسرا بھی اسے حاصل کرے۔  
۶۶۰۔ اسحاق بن ابراہیم، نضر بن شمیل، سلیمان بن المغیرہ سے  
اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۶۶۱۔ عبید اللہ بن معاذ عنبري، حامد بن عمر بکراوی، معتمر بن  
سلیمان بواسطہ اپنے والد، عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ  
عنه بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ ایک سو تیس آدمی تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے؟ میرے ساتھ ایک  
آدمی تھا اس کے پاس ایک صاع یا اس کے بقدر آٹا نکلا، اس کو  
گوندھا گیا اس کے بعد ایک مشرک پر آگندہ بال، دراز قامت  
بکریاں ہنکانا ہوا آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے  
فرمایا تم فروخت کرو گے یا پونہی دو گے؟ اس نے کہا، نہیں بیچتا  
ہوں، آپ نے ایک بکری اس سے خرید لی، اور اس کا گوشت  
تیار کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کلیجہ بھوننے  
کا حکم دیا، راوی بیان کرتے ہیں کہ خدا کی قسم ایک سو تیس  
آدمیوں میں سے کوئی ایسا نہ بچا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے کلیجہ کا ٹکرا کاٹ کر اسے نہ دیا ہو اگر وہ موجود تھا تو اسی وقت  
دے دیا ورنہ اس کا حصہ رکھ چھوڑا اور دو پیالوں میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت نکالا اور پھر ہم سب نے اس میں  
سے کھایا اور سیر ہو گئے، پیالوں میں بچ گیا اور میں نے اسے  
اونٹ پر رکھ لیا اور کما قائل یعنی جس طرح راوی نے بیان کیا۔

(فائدہ) اس روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو عظیم الشان معجزوں کا ظہور اور اس کا بیان ہے ایک تو کلیجی کا اس قدر زائد ہو جانا  
کہ ایک سو تیس آدمیوں کو مل گئی اور دوسرے ایک صاع آنے کا یہ جانا، مسلمان من اظہر المعجزات علیہ جیبہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۶۶۲۔ عبید اللہ بن معاذ عنبري، حامد بن عمر بکراوی، محمد بن  
عبد اللہ قیس، معتمر بن سلیمان، بواسطہ اپنے والد، ابو عثمان،

۶۶۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ  
وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبُكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ



الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الْمُعْتَمِرِ وَالْمُعْظَمِ  
بِأَبْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ  
أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا نَاسًا  
فَقَرَاءَ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَرَّةً مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ  
بِثَلَاثَةٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ  
بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ أَوْ كَمَا قَالَ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ  
جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَأَنْطَلَقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِعَشْرَةٍ وَأَبُو بَكْرٍ بِثَلَاثَةٍ قَالَ فَهَوَّ وَأَنَا  
وَأَبِي وَأُمِّي وَلَا أَذْرِي هَلْ قَالَ وَأَمْرًا بِي وَخَادِمٍ  
بَيْنَ بَيْنِنَا وَتَبَتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ  
تَعَثَّى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ  
لَبِثَ حَتَّى صَلَّيْتُ الْعِشَاءَ ثُمَّ رَجَعْتُ فَلَبِثَ حَتَّى  
نَعَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ  
بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَتْ لَهُ  
امْرَأَتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنِ أَصْيَافِكَ أَوْ قَالَتْ  
ضَيْفِكَ قَالَ أَوْ مَا عَشَّيْتَهُمْ قَالَتْ أَبَا حَتَّى  
نَحْيِي قَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَعَلَبَوْهُمْ قَالَ فَلَقَبْتُ  
أَنَا فَاحْبَابُ وَقَالَ يَا عَشْرُ فَحَدِّثِي وَسَبِّ وَقَالَ  
كُلُوا لَا هَيْبَتَا وَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا قَالَ  
فَأَيْمُ اللَّهِ مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلَّا رَتَبْنَا مِنْ  
أَسْفَلِهَا أَكْثَرَ مِنْهَا قَالَ حَتَّى شَبِعْنَا وَصَارَتْ  
أَكْثَرُ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ  
فَإِذَا هِيَ كَمَا هِيَ أَوْ أَكْثَرُ قَالَ لِامْرَأَتِي يَا  
أُحْتِ بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا قَالَتْ لَا وَقَرَّةٌ عَيْنِي  
لَهُيَ الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَنَاتٍ مِرَارٍ قَالَ  
فَأَكَلِ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنْ

عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
اصحاب صفہ محتاج لوگ تھے ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ حقین کو  
لے جائے اور جس کے پاس چار کا ہو وہ پانچویں یا چھٹے کو بھی لے  
جائے اور حضرت ابو بکر حقین آدمیوں کو لے آئے اور  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس آدمیوں کو لے گئے اور  
حضرت ابو بکر حقین آدمیوں کو لائے تھے (اس لئے کہ گھر  
میں) میں اور میرے والدین تھے، راوی بیان کرتے ہیں کہ  
شاید اپنی بیوی کو کہا اور ایک خادم جو میرے اور حضرت ابو بکر  
دونوں کے گھر میں تھا، عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ حضرت  
ابو بکر نے رات کا کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ کھایا اور پھر نماز سے فارغ ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے پاس ٹوٹ گئے، یہاں تک حضورؐ سو گئے غرضیکہ بڑی  
رات گزرنے کے بعد کہ جتنا منظور خدا تھا ابو بکر گھر لوٹے، ان  
کی بیوی نے کہا تم اپنے مہمانوں کو چھوڑ کر کہاں رہ گئے؟  
حضرت ابو بکر نے کہا کہ تم نے انہیں کھانا نہیں کھلایا، انہوں  
نے کہا کہ مہمانوں نے تمہارے آئے بغیر کھانے سے انکار  
کر دیا انہوں نے تو مہمانوں کے سامنے کھانا پیش کیا مگر وہ نہ  
کھانے میں غالب رہے۔ عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں (اور  
سے) چھپ گیا ابو بکر نے فرمایا او جاؤ اور مجھے برا بھلا کہا اور  
مہمانوں سے کہا کھاؤ، خدا کرے برکت نہ ہو اور بخدا میں تو یہ  
کبھی نہ کھاؤں گا، عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ بخدا ہم جو لقمہ  
اٹھاتے تھے نیچے سے اتنا ہی کھاتا اور بڑھ جاتا تھا یہاں تک کہ ہم  
سیر ہو گئے اور کھانا جتنا پہلے تھا اس سے بھی زیادہ ہو گیا، حضرت  
ابو بکر نے اس کھانے کو دیکھا تو وہ اتنا ہی یا اس سے زیادہ ہو گیا تو  
انہوں نے اپنی بیوی سے کہا اے بنی فیراس کی بہن یہ کیا ہے؟  
بیوی نے کہا کہ میری خنکی چشم کی قسم کھانا تو پہلے سے بھی سہ  
گنا ہے، پھر حضرت ابو بکر نے اس میں سے کھایا اور فرمایا یہ قسم

الشَّيْطَانُ بِعَيْنِي بَعِيْنُهُ ثُمَّ أَكَلُ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ  
حَمَلَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِ  
عَقْدٍ فَمَضَى الْأَحَلُّ فَعَرَفْنَا أَنَّا عَشْرَ رَجُلًا مَعَ  
كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنْاسُ اللَّهِ أَعْلَمُكُمْ كَمَ مَعَ كُلِّ  
رَجُلٍ إِنَّا أَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ  
أَوْ كَمَا قَالَ \*

جو میں نے (غصہ میں) کھائی تھی شیطان کی طرف سے تھی،  
پھر ایک لقمہ اس میں کھایا اور اس کے بعد وہ کھانا حضور کی  
خدمت میں لے گئے چنانچہ کھانا صحیح تک وہیں رہا، اس زمانہ میں  
ہمارا ایک قوم سے معاہدہ صلح تھا اور معاہدہ کی مدت ختم ہو چکی  
تھی تو حضور نے ہمارے بارہ افر مقرر کئے اور ہر ایک کے  
ساتھ ایک خاص جناحت تھی کہ جس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے کتنی  
تھی، غرضیکہ یہ کھانا حضور نے انہیں بھیج دیا اور سب نے سیر  
ہو کر اسے کھایا، او کہا قال۔

(فائدہ) حضرت ابو بکرؓ نے یہ عائشہؓ کی تھی بلکہ فرمایا تھا کہ کھانا کیوں کہ بے وقت ہے تو اس میں خوشگوار میٹھی ہوگی اور نیز روایت میں  
حضرت ابو بکرؓ کی کرامت مذکور ہے اور کرامت اولیاء کرام کی ہر حق ہے، اپنی انشاء اللہ العزیز کرامت کی حقیقت سند: کسی فائدہ میں ذکر  
کروں گا۔

٦٦٣ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ  
بْنُ نُوحٍ الْعَطَّارُ عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَكْرٍ قَالَ نَزَلَا عَلَيْنَا  
أَصْيَافٌ لَنَا قَارٌ وَكَانَ أَبِي يُحَدِّثُ إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ  
قَالَ فَانْطَلَقَ وَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ افْرُغْ مِنْ  
أَصْيَافِكَ قَالَ فَلَمَّا أَفْسَمْتُ جِئْتُ بِقِرَائِهِمْ قَالَ  
فَأَبُوا فَقَالُوا حَتَّى يَحْيَىٰ أَبُو مَنْزِلُنَا فَيَقْطَعَهُمْ مَعَنَا  
قَالَ فَقُلْتُ لَهُمْ إِنَّهُ رَجُلٌ حَدِيدٌ وَإِنَّكُمْ إِنْ لَمْ  
تَفْعَلُوا جِئْتُ أَنْ يُصِيبَنِي مِنْهُ أَذًى قَالَ فَأَبُوا  
فَلَمَّا جَاءَ لَمْ يَبْدَأْ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنْهُمْ فَقَالَ  
أَفْرَغْتُمْ مِنْ أَصْيَافِكُمْ قَالَ قَالُوا لَا وَاللَّهِ مَا  
فَرَعْنَا قَالَ أَلَمْ أَمُرْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ وَتَنَحَّيْتُ  
عَنْهُ فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَانَ فَتَنَحَّيْتُ قَالَ  
فَقَالَ يَا عَشْرُ أَفْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ  
صَوْتِي إِلَّا جِئْتُ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ مَا  
لِي ذَنْبٌ مَوْلَانِ أَصْيَافَكَ فَسَلَّهْتُمْ فَذُكِرْتُمْ

٦٦٣۔ محمد بن عثمی، سالم بن نوح العطار، جریری، ابو عثمان،  
عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
ہمارے پاس مہمان اترے اور میرے والد رات کو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باتیں کیا کرتے تھے، وہ صبحے اور  
مجھ سے کہہ گئے کہ اے عبدالرحمن تم مہمانوں کی خبر گیری  
کرتا، جب شام ہوئی تو ہم نے مہمانوں کے سامنے کھانا پیش کیا  
مگر انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا اور بولے جب تک گھر والا  
نہ آجائے گا اور ہمارے ساتھ کھانا نہیں کھائے گا اس وقت تک  
ہم کھانا نہیں کھائیں گے میں نے کہا وہ تیز مزاج آدمی ہیں اگر  
آپ نہ کھائیں گے تو مجھے اندیشہ ہے کہ ان سے مجھے کوئی  
تکلیف نہ اٹھانی پڑے، مہمانوں نے پھر بھی انکار کیا جب صدیق  
اکبرؓ تشریف لائے تو پہلے مہمانوں ہی کے متعلق پوچھا، کیا تم  
مہمانوں سے فارغ ہو گئے؟ عرض کیا نہیں، بخدا ابھی فارغ  
نہیں ہوئے، انہوں نے کہا کیا میں نے عبدالرحمن کو حکم نہیں  
دیا تھا عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ میں ان کے سامنے سے  
سرک گیا، انہوں نے پکارا عبدالرحمن میں سرک گیا تو بولے  
تالاق میں تجھے قسم دے کر کہتا ہوں کہ اگر تو میری آواز سنتا



بِقَرَأَتِهِمْ فَأَنبَأُوا أَنْ يَضَعُوا حَتَّى تَجِيءَ قَالَ فَقَالَ  
مَا لَكُمْ أَنْ لَا تَقْبَلُوا عَنَّا قِرَاءَتَكُمْ قَالَ فَقَالَ أَبُو  
بَكْرٍ فَوَاللَّهِ لَا أَضَعُهُ اللَّيْلَةَ قَالَ فَقَالُوا فَوَاللَّهِ لَا  
نَضَعُهُ حَتَّى نَطْعَمَهُ قَالَ فَمَا رَأَيْتُ كَالشَّرِّ  
كَاللَّيْلَةِ فَطُؤْ وَبَلَّكُمْ مَا لَكُمْ أَنْ لَا تَقْبَلُوا عَنَّا  
قِرَاءَتَكُمْ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا الْأُولَى فَبَيْنَ الشَّيْطَانِ  
مَنْعُوا قِرَاءَتَكُمْ فَإِنْ فَجِئَ بِالطَّعَامِ فَسَنَسِي فَأَكُلْ  
وَأَكْلُوا قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحَ عَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَرُّوا  
وَحَبِّتُ فَإِنْ فَأَعْبَرَهُ فَقَالَ بَلْ أَنْتَ أَبْرُهُمْ  
وَأَحَبُّهُمْ فَإِنْ وَلَمْ تَبْلُغْنِي كَفَارَةً \*

(۱۰۴) بَابُ فَضِيلَةِ الْمَوَاسَاةِ فِي الطَّعَامِ  
الْقَلِيلِ \*

۶۶۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ  
عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ضَعَا الْإِنْسَانَ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ  
كَافِي الْأَرْبَعَةِ \*

۶۶۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رُوْحُ  
بْنُ عَبَّادَةَ ع وَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ خَبِيبٍ  
حَدَّثَنَا رُوْحُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو  
الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے تو آجا، میں حاضر ہو گیا اور عرض کیا خدا کی قسم میرا کوئی  
قصور نہیں یہ آپ کے مہمان ہیں ان سے پوچھ لیجئے، میں نے  
کھانا حاضر کر دیا تھا مگر آپ کے آنے سے پہلے انہوں نے  
کھانے سے انکار کر دیا، ابو بکرؓ نے کہا کیا بات ہے کہ آپ طعام  
مہمانی کیوں قبول نہیں کرتے، ابو بکرؓ نے کہا بھلا آج کی رات  
میں کھانا نہیں کھاؤں گا، مہمانوں نے کہا کہ اگر آپ نہیں  
کھائیں گے تو بخدا ہم بھی نہیں کھائیں گے، ابو بکرؓ نے کہا میں  
نے ایسی بری رات سمجھی نہیں دیکھی، افسوس آپ طعام مہمانی  
کیوں قبول نہیں کرتے، کچھ دیر کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے  
فرمایا میں نے جو قسم کھائی ہے وہ شیطانی تھی لاؤ کھانا لاؤ، اور کھانا  
لایا گیا، ابو بکرؓ نے بسم اللہ کہہ کر کھایا اور مہمانوں نے بھی کھایا،  
جب صبح ہوئی تو ابو بکرؓ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا  
یا رسول اللہؐ مہمانوں کی قسم تو سچی ہوئی اور میری جھوٹی یہ کہہ  
کر واقعہ بیان کیا، آپؐ نے فرمایا نہیں تمہاری قسم سب سے  
زیادہ پوری ہوئی اور تم سب سے زیادہ سچے ہو، عبد الرحمن کہتے  
ہیں کہ مجھے ان کے کفارہ دینے کا علم نہیں ہے۔

بَابُ (۱۰۴) قَلِيلِ کھانے میں مہمان نوازی کی  
فضیلت۔

۶۶۴ - یحییٰ بن یحییٰ مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ارشاد فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کو کافی ہوتا  
ہے اور تین کا کھانا چار کو کافی ہوتا ہے۔

۶۶۵ - اسحاق بن ابراہیم، روح بن عبادہ (دوسری سند) یحییٰ بن  
حبیب، روح، ابن جریر، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرمے تھے ایک کا  
کھانا، دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو کافی ہوتا ہے اور چار کا آٹھ

يَقُولُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْارْبَعَةَ وَطَعَامُ الْارْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ وَفِي رَوَايَةٍ اِسْحَقُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ \*

۶۶۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ لُعْمِيٍّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ خُرَيْجٍ \*

۶۶۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا رَقَالُ الْأَحْزَانِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْارْبَعَةَ \*

۶۶۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَعَامُ الرَّجُلِ يَكْفِي رَجُلَيْنِ وَطَعَامُ رَجُلَيْنِ يَكْفِي اَرْبَعَةَ وَطَعَامُ اَرْبَعَةٍ يَكْفِي ثَمَانِيَةَ \*

(قائد) یہ روایتوں میں اختلاف اور مواقع کے اعتبار سے بیان کیا جا رہا ہے اور اپنی شرح صحیح مسلم جلد خامس میں ہے کہ مقصود اس سے غذا حاصل کرنا اور کفایت کر جانا ہے، میر ہونے اور پیٹ بھر جانے کو بیان نہیں کیا جا رہا اور نیز روایات سے معلوم ہوا کہ کھانے پر اجتماع مستحب ہے کیونکہ اجتماع کی صورت میں یہ کت کا نزول ہوتا ہے اور معجم ہبرانی میں ابن عمر کی روایت ہے "لکھو عیالاً لا تفرقوا" لہذا تنہا کھانے سے یہ بہتر ہے کہ دوسرے کو بھی ساتھ شریک کر لیں اسی طرح اگر دو کھا رہے ہوں تو تیسرے یا چوتھے کو بھی شامل کر لیں اسی ترمیم کے مطابق جیسا کہ روایات میں مذکور ہوا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۱۰۵) بَابُ الْمُؤْمِنِ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ \*

آدمیوں کو کافی ہے اور ابو اسحاق کی روایت میں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظ ہے "سمعت" کا نہیں۔

۶۶۶ - ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان (دوسری سند) محمد بن یحییٰ، عبد الرحمن، سفیان، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جریج کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۶۶۷ - یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاذ، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی کا کھانا دو کو کفایت کر جاتا ہے اور دو کا چار کو کافی ہو جاتا ہے۔

۶۶۸ - قتیبہ بن سعید، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ایک آدمی کا کھانا دو کو کفایت کر جاتا ہے اور دو آدمیوں کا کھانا چار کو کافی ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہے۔

(قائد) یہ روایتوں میں اختلاف اور مواقع کے اعتبار سے بیان کیا جا رہا ہے اور اپنی شرح صحیح مسلم جلد خامس میں ہے کہ مقصود اس سے غذا حاصل کرنا اور کفایت کر جانا ہے، میر ہونے اور پیٹ بھر جانے کو بیان نہیں کیا جا رہا اور نیز روایات سے معلوم ہوا کہ کھانے پر اجتماع مستحب ہے کیونکہ اجتماع کی صورت میں یہ کت کا نزول ہوتا ہے اور معجم ہبرانی میں ابن عمر کی روایت ہے "لکھو عیالاً لا تفرقوا" لہذا تنہا کھانے سے یہ بہتر ہے کہ دوسرے کو بھی ساتھ شریک کر لیں اسی طرح اگر دو کھا رہے ہوں تو تیسرے یا چوتھے کو بھی شامل کر لیں اسی ترمیم کے مطابق جیسا کہ روایات میں مذکور ہوا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب (۱۰۵) مومن ایک آنت میں اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔



۶۶۹- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعْيٍ وَاحِدٍ \*

۶۶۹- زبیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ القطان، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے (۱)۔

۶۷۰- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عُبَيْدُ بْنُ حُسَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ \*

۶۷۰- محمد بن عبید اللہ بن نمیر، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ابن نمیر، عبید اللہ (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ابن نمیر، عبید اللہ (تیسری سند) محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

(فائدہ) اطباء نے بیان کیا ہے کہ ہر ایک آدمی کی سات آنتیں ہوتی ہیں ایک معدہ اور تین آنتیں باریک اور تین موٹی، کافر حرص و طمع کی وجہ سے ان سب کو پر کرنا چاہتا ہے اور مومن کو ایک ہی آنت کا بھرنا کفایت کر جاتا ہے، بشرطیکہ مومن کامل ہو مسلمان یعنی صرف کلمہ گو نہ ہو۔

۶۷۱- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِغِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعًا قَالَ رَأَى ابْنَ عُمَرَ مَسْكِينًا فَجَعَلَ يَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَجَعَلَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا قَالَ فَقَالَ لَا يَدْخُلَنَّ هَذَا عَلَيَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ \*

۶۷۱- ابو بکر بن خلاد الباہغی، محمد بن جعفر، شعبہ، واقد بن محمد بن زید، نافع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک مسکین کو دیکھا کہ اس کے سامنے کھانا رکھا جاتا تھا اور وہ کھانا چاتا تھا غریب بہت کھا گیا، تب انہوں نے فرمایا کہ یہ میرے پاس نہ آئے کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

(۱) اس حدیث کی شرح میں محدثین کے مختلف اقوال بیان کئے گئے ہیں (۱) یہ بات متعین کافر کے بارے میں ہے عام کفار کے لئے نہیں ہے۔ (۲) مومن صرف حلال کھاتا ہے جبکہ کافر حلال و حرام کھاتا ہے اس لئے وہ زیادہ کھاتا ہے۔ (۳) یہ حدیث غالب کے اعتبار سے ہے کہ عام طور پر کافر زیادہ اور مومن کم کھاتے ہیں۔ (۴) کفر اور ایمان کا تقاضا بیان کرنا مقصود ہے کہ کفر کا تقاضا زیادہ کھانا ہوتا ہے کیونکہ کفار کے سامنے صرف دنیا ہی دیا ہے جبکہ ایمان کا تقاضا کم کھانا ہوتا ہے۔

۶۷۲- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاجِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أُمْعَاءَ \*

۶۷۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو عُمَرَ \*

۶۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاجِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أُمْعَاءَ \*

۶۷۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ \*

۶۷۶- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَبَفٌ وَهُوَ كَافِرٌ قَامَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةً فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ جَلَابِهَا ثُمَّ أُخْرِىَ فَشَرِبَهُ ثُمَّ أُخْرِىَ فَشَرِبَهُ حَتَّى شَرِبَ جَلَابَ سَبْعِ شِبَاهٍ ثُمَّ إِنَّهُ أَصْبَحَ فَأَسْلَمَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَشَرِبَ جَلَابِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَمِمْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مَعَى

۶۷۲- محمد بن مثنیٰ، عبد الرحمن، سفیان، ابو الزبیر، جابر، ابن ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

۶۷۳- ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد سفیان، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے باقی حضرت ابن عمر کا ذکر نہیں۔

۶۷۴- ابو کریب، ابوسامہ، برید، بواسطہ اپنے جد امجد، حضرت ابو موسیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

۶۷۵- قتیبہ، عبد العزیز بن محمد، علاء، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۶۷۶- محمد بن رافع، اسحاق بن عیسیٰ، مالک، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کافر آیا، آپ نے اس کی ضیافت فرمائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ایک بکری کے دودھ دوہنے کا حکم دیا چنانچہ وہ دوہا گیا دوہنی گیا، پھر دوسری کا حکم دیا اس کا بھی دودھ دوہنی گیا، پھر تیسری کا وہ بھی پی گیا حتیٰ کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا، پھر اگلے دن وہ مسلمان ہو گیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ایک بکری کے دودھ کا حکم دیا وہ دوہا گیا چنانچہ وہ پی گیا، پھر دوسری کا حکم دیا تو وہ اس کے دودھ کو پورا نہ کر سکا، تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن



وَاجِدٍ وَالْكَافِرُ يُسْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ \*

ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے فرمایا ہے یہ احادیث اسی کافر کے بارے میں مختص ہیں ہر ایک کا یہ حکم نہیں ہے (کنز الدینی ج ۱ ص ۱۷۱) مقررہ فرماتے ہیں، شہوات طعام سات ہیں۔ (۱) شہوت طبع (۲) شہوت نفس (۳) شہوت عین (۴) شہوت فم (۵) شہوت اذن (۶) شہوت انف (۷) شہوت جوارح ساتویں شہوت جو بھوک کی ہے مومن اسی کو پورا کرتا ہے، لیکن کافر تو وہ ان ساتویں شہوتوں کو پورا کرتا ہے اور حضرت ابن عمرؓ نے جو اس مسکن کے متعلق فرمایا کہ اسے میرے پاس نہ آنے دینا کیونکہ اس نے کفر سے مشابہت اختیار کی ہے، اس کے مومن کامل کی شان تو کم کھانا یعنی زیادت ہے اور زیادتی طعام تو کفار کا شیوہ ہے، واللہ اعلم۔

(۱۰۶) بَابُ لَا يَعِيبُ الطَّعَامَ \*

باب (۱۰۶) کھانے میں عیب نہ نکالنا چاہیے۔

۶۷۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، زبیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، (۱) آپ کی طبیعت چاہتی تو تناول فرما لیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔

۶۷۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْأَخْرَاقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَا عَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ إِذَا اشْتَهَى شَيْئًا أَكَلَهُ وَ إِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ \*

۶۷۸۔ احمد بن یونس، زبیر، سلیمان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۶۷۸ - وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ \*

۶۷۹۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، عبد الملک، ابن عمرو، عمر بن سعد، ابو داؤد الحفصی، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۶۷۹ - وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَ عَبْدُ الْمَلِكُ بْنُ عَمْرٍو وَ عُمرُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو دَاوُدَ الْحَفْصِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ \*

۶۸۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، محمد بن عثمان، عمرو ناقد، معاویہ، اعمش، ابو یحییٰ مولیٰ آل جعدہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نکالا جو آپ کی طبیعت چاہتی تو تناول فرما لیتے اگر نہ چاہتی تو خاموش رہتے۔

۶۸۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو كُرَيْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ عُمرُ بْنُ الْوَلِيدِ وَ الْفُضْلُ بْنُ أَبِي كُرَيْبٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي يَحْيَى مَوْلَى آلِ جَعْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَابَ طَعَامًا قَطُّ

(۱) کھانے میں عیب نکالنے سے مقصود کھانے کی تحقیر ہو یا لغت کی ناشکری ہو یا کھانا بنانے والے کی تحقیر ہو تو مکراہ ہے اور اگر بنانے والے کی اصلاح کیلئے اس طریقے سے ہو جس میں اس کی دل شکنی نہ ہو تو جائز ہے اور اسی طرح اگر عیب نکالنا مقصود نہ ہو صرف کسی چیز کے بارے میں بظاہر نا پسندیدگی ظاہر کرنا ہو تو اس کی بھی منجائش ہے بشرطیکہ لغتوں کی ناشکری کا پہلو اس میں نہ پایا جائے ہو۔

كَانَ إِذَا اشْتَهَاهُ أَكَّهُ وَإِنْ لَمْ يَشْتَهِهِ سَكَتَ \*  
 ۶۸۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى  
 قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي  
 حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ \*

(۱۰۷) بَابُ تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ أَوَانِي  
 الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِي الشَّرْبِ وَغَيْرِهِ  
 عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ \*

۶۸۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ  
 عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ  
 الصَّدِيقِ عَنْ أُمِّ سَمْعَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي يَشْرَبُ فِي إِنَاءٍ الْفِضَّةِ إِنَّمَا  
 يُخْرِجُ فِي يَضْبِهِ قَارِ حَتَمَ \*

۶۸۳- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنْ  
 اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ  
 السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ عَنْ  
 أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
 بَشِيرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
 يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي  
 شَيْبَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ  
 مُسْهِرٍ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
 أَبِي بَكْرٍ الْمُفْلَمِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ  
 حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ  
 قُرُوحٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ  
 الرَّحْمَنِ السَّرَّاجِ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ بِمِثْلِ

۶۸۱- ابو کریب، محمد بن یحییٰ، ابو معاویہ، اعمش، ابو حازم،  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

باب (۱۰۷) مرد اور عورت کو سونے اور چاندی  
 کے برتنوں کا کھانے اور پینے وغیرہ میں استعمال  
 حرام ہے۔

۶۸۲- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، زید بن عبد اللہ، عبد اللہ بن  
 عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ  
 جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں غٹ  
 غٹ جہنم کی آگ بھرتا ہے۔

۶۸۳- قتیبہ، محمد بن ریح، لیث بن سعد۔

(دوسری سند) علی بن حجر سدی، اسماعیل بن علیہ، ایوب۔

(تیسری سند) ابن نمیر، محمد بن بشیر۔

(چوتھی سند) محمد بن عثمان، یحییٰ بن سعید۔

(پانچویں سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ولید بن شجاع، علی بن مسہر،

عبید اللہ۔

(چھٹی سند) محمد بن ابی بکر المقدی، فضل بن سلیمان، موسیٰ

بن عقبہ۔

(ساتویں سند) شیبان بن قروخ، جریر بن حازم، عبد الرحمن

بن السراج، نافع سے مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح

نافع کی سند کے ساتھ سابق حدیث مروی ہے، باقی علی بن

مسہر کی روایت میں عبید اللہ سے یہ زیادتی مروی ہے کہ جو کوئی



حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ بِإِسْنَادِهِ عَنْ تَابِعٍ وَرَأْسٍ فِي حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَرَى الَّذِي يَأْكُلُ أَوْ يَشْرِبُ فِي آيَةِ الْفِضَةِ وَالذَّهَبِ وَتَبَسَّ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ ذَكَرَ الْأَكْلَ وَالذَّهَبَ إِنَّا فِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهَرٍ \*

۶۸۴ - وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مَرْثَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ سَمْعَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ قِضَّةٍ فَإِنَّمَا يُجْزَى فِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ \*

کھاتا ہے یا پیتا ہے چاندی اور سونے کے برتن میں، باقی ابن مسہر کی روایت کے علاوہ کھانے اور سونے کے برتن کا کسی روایت میں ذکر نہیں ہے۔

۶۸۴ - زید بن یزید، ابو معن الرقاشی، ابو عاصم، عثمان بن مرثہ، عبد اللہ بن عبد الرحمن، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے سونے اور چاندی کے برتن میں بیاہ اس نے پیٹ میں جہنم کی آگ بھری۔

(قائد) امام نووی فرماتے ہیں کہ علماء کرام کا اجماع ہے کہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے اور پینے اور تمام ضروریات میں استعمال کرنا حرام ہے حتیٰ کہ سرمہ دانی اور سلاخی تک بھی سونے اور چاندی کی استعمال کرنا حرام ہے۔ (نووی جلد ۲ ص ۱۸۷)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب اللباس والزینۃ (۱)

باب (۱۰۸) مردوں اور عورتوں کو سونے اور چاندی کے برتنوں کے استعمال کی حرمت اور سونے کی انگوٹھی اور ریشم مردوں پر حرام اور عورتوں کو اس کی اجازت۔

۶۸۵۔ یحییٰ بن یحییٰ التمیمی، ابو حشیم، اشعث بن ابی الشعثاء (دوسری سند) احمد بن عبد اللہ بن یونس، ازہری، اشعث، معاویہ بن سوید بن مقرن بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت براء بن عازبؓ کے پاس گیا تو میں نے ان سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا، ہمیں حکم دیا ہے (۱) بیمار کی عیادت کرنے

(۱۰۸) بَابُ تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ اِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَحَقَائِمِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ عَلَى الرَّجُلِ وَابْنَاتِهِ لِلنِّسَاءِ \*

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو حَشِيمٍ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ح وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدٍ بْنُ مَقْرَنٍ قَالَ ذَخَعْتُ عَلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

(۱) انسانی ضروریات میں کھانے پینے کے بعد سب سے اہم چیز لباس ہے جس سے ستر عورت، خوبصورتی اور سردی گرمی سے بچاؤ کا سامان ہوتا ہے۔ چونکہ دین اسلام دین فطرت ہے جس میں زندگی کے تمام شعبوں کے متعلق تعلیمات موجود ہیں اس لئے شریعت اسلام یہ سات لباس کے بارے میں بھی تعلیمات موجود ہیں جو مقدمات اور اصول کی صورت میں ہیں۔ شریعت نے کسی خاص قسم کا خاص ہیئت کا لباس ضروری قرار نہیں دیا البتہ چند اصولِ احکام فرمائے ہیں جن کی رعایت کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے، وہ یہ ہیں:

(۱) مرد و عورت کے لئے اپنے جسم کے جتنے حصے کا چھپانا ضروری ہے وہ لباس اس حصے کو چھپانے والا ہو لہذا اگر وہ حصہ یا اس کا کچھ حصہ اس لباس سے باہر ہے یا لباس بہت ہلکا ہے جس سے وہ حصہ نظر آتا ہے یا لباس بہت تنگ ہے جس سے اعضاء کی بناوٹ معلوم ہوتی ہے تو ایسا لباس جائز نہیں ہے۔

(۲) لباس باعث زینت بھی ہے۔ قرآن کریم میں بھی لباس کا یہ مقصد بیان فرمایا ہے چنانچہ اپنی استطاعت کے مطابق لباس ایسا ہونا چاہئے جو زینت کا باعث ہے۔

(۳) لباس سے مقصود اظہار تکبر اور ریاضت نہ ہو۔

(۴) فاسق اور کافر لوگوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کے ارادے سے ان جیسا لباس نہ پہنا جائے۔

(۵) مردوں کے لئے ریشم کا لباس حرام ہے اسی طرح مردوں کے لئے وسایلِ ازار بھی ممنوع ہے۔

(۶) لباس میں مردوں کے لئے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا اور عورتوں کے لئے مردوں کی مشابہت اختیار کرنا بھی ممنوع ہے۔



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا  
بِإِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْحَنَازَةِ وَتَشْعِيبِ  
الْعَاطِطِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ أَوْ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ  
الْمَظْلُومِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِيِ وَإِفْشَاءِ الْمَنَامِ وَنَهَانَا  
عَنْ خَوَاتِيمِ أَوْ عَنْ تَعْنَمٍ بِالنَّهَبِ وَعَنْ مُرَبٍّ  
بِالْفِضَّةِ وَعَنْ الْعِيَالِ وَعَنْ الْفَسِي وَعَنْ لَبَسِ  
الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالذَّيْجِ \*

(فائدہ) کسی ایک قسم کا ریشی کپڑا ہے جو کہ مصر کے شہروں میں سے مقام قس کا بنا ہوتا ہے مولفہ رحمہ

۶۸۶- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو  
عَوَانَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَلِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ  
إِنَّا قَوْلُهُ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ أَوْ الْمُقْسِمِ فَإِنَّهُ لَمْ  
يَذْكُرْ هَذَا الْحَرْفَ فِي الْحَدِيثِ وَجَعَلَ مَكَانَهُ  
وَرِثَاءَ الضَّالِّ \*

۶۸۷- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي  
شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ  
أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُ  
حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَقَالَ إِبْرَارِ الْقَسَمِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ  
وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَعَنْ الشَّرْبِ فِي الْفِضَّةِ  
فَإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا  
فِي الْآخِرَةِ \*

۶۸۸- وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
إَدْرِيسَ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ وَلَيْثُ بْنُ  
أَبِي سَلِيمٍ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ  
بِإِسْنَادِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ زِيَادَةَ حَرِيرٍ وَابْنُ مُسْهِرٍ \*

۶۸۹- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا عِيْدُ  
اللَّهُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ

کا (۲) جتازہ کے پیچھے جانے کا (۳) پھینکنے والے کی چھینک کا  
جواب دینے کا (۴) قسم پوری کرنے کا (۵) اور مظلوم کی مدد  
کرنے کا (۶) دعوت قبول کرنے کا (۷) اور سلام کے پھیلانے  
کا، اور منع کیا ہمیں سونے کی انگوٹھی پہننے سے (۲) چاندی کے  
برتن میں پینے سے (۳) ریشی گدوں پر بیٹھنے سے (۴) قس  
کے کپڑے پہننے سے (۵) اور ریشی کپڑا پہننے سے اور (۶)  
استبرق اور (۷) ذیج پہننے سے۔

مقام قس کا بنا ہوتا ہے مولفہ رحمہ

۶۸۶- ابوالربیع العتکی، ابو عوانہ، اشعث بن سلیم سے اس سند  
کے ساتھ روایت مروی ہے مگر اس حدیث میں "قسم پوری  
کرنے کا" ذکر نہیں ہے اور اس کے بجائے علم شدہ چیز کو  
دعوٰی دانے کا ذکر ہے۔

۶۸۷- ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر (دوسری سند) عثمان  
بن ابی شیبہ، جریر، شیبانی، اشعث بن ابی الشعثاء سے اسی سند کے  
ساتھ زہیر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے اور اس میں  
"ابرار القسم" (قسم کو پورا کرنا) بغیر شک کے مذکور ہے اور  
حدیث میں اتنی زیادتی ہے کہ چاندی کے برتن میں پینے سے  
منع فرمایا اس لئے کہ جو شخص دنیا میں چاندی کے برتن میں پیتا  
ہے وہ آخرت میں چاندی کے برتن میں نہیں پئے گا۔

۶۸۸- ابوالکریم، ابن ابی اسحاق، شیبانی، لیس، ابوالکریم، ابی  
سلیم، اشعث بن ابی الشعثاء سے ان ہی سندوں کے ساتھ روایت  
مروی ہے باقی جریر اور ابن مسہر کی زیادتی مذکور نہیں ہے۔

۶۸۹- محمد بن یحییٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر۔

(دوسری سند) عید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابوعامر عقدی۔

(جو بھی سند) عبد الرحمن بن بشر، بہز، شعبہ، اشعث بن سلیم سے انہی سندوں اور ان ہی روایات کے ہم معنی روایت مروی ہے باقی اس میں سلام پھیلانے کے بجائے سلام کا جواب دینا آیا ہے اور یہ ہے کہ ہمیں سولے کی انگوٹھی یا سونے کے چھلے سے منع فرمایا ہے۔

إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرَ حَدَّثَنِي بِهِزٌ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَلِيمٍ بِإِسْنَادِهِمْ وَمَعْنَى حَدِيثِهِمْ إِنَّا قَوْلُهُ وَإِفْشَاءُ السَّلَامِ فَإِنَّهُ قَالَ بِذَلِكَ وَرَدَ السَّلَامُ وَقَالَ نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ خَنْقَةِ الذَّهَبِ \*

۶۹۰۔ اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن آدم، عمرو بن محمد، سفیان، اشعث بن ابی اشعث سے ان ہی سندوں کے ساتھ روایت مروی ہے باقی اس میں ”افشاء السلام“ اور ”خاتم الذهب“ کے لفظ بغیر شک کے مذکور ہیں۔

۶۹۰۔ وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَعَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَادِهِمْ وَقَالَ وَإِفْشَاءُ السَّلَامِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ \*

۶۹۱۔ سعید بن عمرو بن سہل بن اسحاق بن محمد بن الاشعث بن قیس، سفیان بن عیینہ، ابو فروہ، عبد اللہ بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ ہم مدائن میں حضرت حذیفہ کے ساتھ تھے تو حذیفہ نے پانی مانگا، ایک گاؤں والا ایک چاندی کے برتن میں پانی لایا، انہوں نے پھینک دیا اور فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں اس سے کہہ چکا تھا کہ اس برتن میں پانی نہ لانا اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں مست ہو اور دیباچ اور حریر کو مت پہنو کیونکہ یہ کافروں کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں قیمت کے دن۔

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ سَهْلٍ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُهُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَكْبَمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حَذِيفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَأَسْتَسْقَى حَذِيفَةُ فَجَاءَهُ دِهْقَانٌ بِشَرَابٍ فِيهِ إِنَاءٌ مِنْ قِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي أَخْبَرْتُكُمْ أَنِّي فُذٌّ أَمَرْتُهُ أَنْ لَا يَسْتَقِيَنِي فِيهِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي إِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْقِضَّةِ وَلَا تَتَّبَسَّؤُوا الدِّيبَاجَ وَالْحَرِيرَ فَإِنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ \*

(فائدہ) مدائن بغداد کے قریب ایک بڑا شہر ہے جسے نو شیروان نے بنایا تھا، اہم بدر الدین عینی فرماتے ہیں کہ مدائن رطلہ کے کنارے ایک بڑا شہر ہے بغداد اور مدائن کے درمیان سات فرسخ کا فاصلہ ہے اور فارس کے بادشاہوں کا مسکن بھی شہر رہا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک ہاتھوں سے یہ شہر فتح ہوا۔ حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں وہاں پر حضرت حذیفہ عاف اور گور مرتھے اور وفات تک عامل رہے۔ اسی شہر میں حضرت حذیفہ کی قبر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۶۹۲۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابو فروہ، حنفی، عبد اللہ بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ کے ساتھ مدائن میں تھے اور

۶۹۲۔ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ



حسب سابق روایت مروی ہے، باقی روایت میں قیامت کا ذکر نہیں ہے۔

۶۹۳۔ عبد الجبار بن العلاء، سفیان، ابن ابی نجیح، مجاہد، ابن ابی لیلیٰ، حذیفہ، یزید، ابن ابی لیلیٰ، حذیفہ، ابو فروہ، عبد اللہ بن حکیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مدائن میں تھے اور حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں باقی اس میں قیامت کے دن کا ذکر نہیں ہے۔

۶۹۴۔ عبید اللہ بن معاذ غمری، بواسطہ اپنے والد شعبہ، حکم، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ کے ساتھ میں بھی موجود تھا کہ انہوں نے مدائن میں پانی مانگا تو ایک آدمی چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا بقیہ حدیث ابن حکیم عن حذیفہ کی روایت کی طرح ہے۔

۶۹۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع۔

(دوسری سند) ابن ثقی، ابن بشار، محمد بن جعفر۔

(تیسری سند) محمد بن ثقی، ابن ابی عدی۔

(چوتھی سند) عبد الرحمن بن بشر، بہزہ شعبہ سے معاذ کی روایت اور اس کی سند کے ساتھ حدیث مروی ہے باقی معاذ کے علاوہ کسی نے روایت میں یہ بیان نہیں کیا کہ میں حضرت حذیفہ کے ساتھ موجود تھا صرف اتنا ذکر کیا ہے کہ حضرت حذیفہ نے پانی مانگا۔

۶۹۶۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور۔

(دوسری سند) محمد بن ثقی، ابن ابی عدی، ابن عون، مجاہد، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سابق روایات کے مطابق

عُكِمَ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ حَذِيفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ \*

۶۹۳۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَبَّارِ بْنُ الْعَنَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ أَوَّلًا عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حَذِيفَةَ ثُمَّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ سَمِعَهُ مِنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حَذِيفَةَ ثُمَّ حَدَّثَنَا أَبُو فَرُوَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُكَيْمٍ قَضَنَتْ أَنَّ ابْنَ أَبِي لَيْلَى إِنَّمَا سَمِعَهُ مِنْ ابْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حَذِيفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ \*

۶۹۴۔ وَحَدَّثَنَا عُثَيْدُ الدُّوَيْنِ مُعَاذُ الْغُبَرِيِّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ شَهِدْتُ حَذِيفَةَ اسْتَسْقَى بِالْمَدَائِنِ فَأَتَاهُ إِنْسَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِطْرَةٍ فَذَكَرَهُ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُكَيْمٍ عَنْ حَذِيفَةَ \*

۶۹۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرَ حَدَّثَنَا بِهِزُ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِجَنَلٍ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَإِسْنَادِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي الْحَدِيثِ شَهِدْتُ حَذِيفَةَ غَيْرُ مُعَاذٍ وَحَدَّثَهُ إِنَّمَا قَالُوا إِنَّ حَذِيفَةَ اسْتَسْقَى \*

۶۹۶۔ وَحَدَّثَنَا اسْتَحْقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ كِنَاهُمَا عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

حدیث نقل کرتے ہیں۔

لَبِّلِي عَنْ حُدَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثٍ مَنْ ذَكَرْنَا \*

۶۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ اسْتَسْقَى حُدَيْفَةُ فَسَقَاةً مَعْوِسِي فِي بَنَاءٍ مِنْ وَصْبَةٍ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَا تَلْبَسُوا الْخَرِيرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا \*

۶۹۷- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سیف، مجاہد، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ حدیفہؓ نے پانی مانگا تو ایک مجوسی چاندی کے برتن میں ان کے لئے پانی لے کر آیا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپؐ فرما رہے تھے حریر اور دیباچہ مست پہننا اور سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پو اور نہ کھاؤ ان کی رکابیوں میں کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں کفار کے لئے ہیں۔

(فائدہ) امام بخاری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث دال ہے دیباچہ اور حریر کی حرمت اور ایسے ہی سونے اور چاندی کے برتنوں کی حرمت پر، اور بخاری اکثر متقدمین اور ائمہ اربعہ کا مسلک ہے، امام نووی شرح صحیح مسلم جلد ۲ ص ۱۸۸ پر فرماتے ہیں کہ حریر اور استبرق اور دیباچہ کی حرمت پر ائمہ کرام کا اجماع ہے کہ یہ مردوں کے لئے حرام ہے اور احادیث صحیحہ اس پر دلیل ہیں اور قسطلانی شارح صحیح بخاری فرماتے ہیں کہ ریشمی کپڑا مردوں پر حرام ہے اور علت حرمت تقاضا اور تکبر ہے اور پھر یہ کہ اس قسم کے کپڑے زینت کے لئے ہیں جو مردوں کی شان کے مطابق نہیں ہے اور ابن زبیرؓ کے نزدیک مرد اور عورت دونوں کو پہننا حرام ہے، باقی پھر اس بات پر اجماع ہو گیا ہے کہ اس قسم کے کپڑوں کا مردوں کے لئے پہننا حرام اور عورتوں کو جائز ہے، کذا قال القاضی رحمہ اللہ۔

۶۹۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةَ سَيِّرَاءٍ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِسْتَهَا لِلنَّاسِ يَوْمَ الْحُمَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عِنْدَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا تَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ نَا خَلِاقَ لَهُ فِي الْأَجِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَّةٌ فَأَعْطَى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَوْنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عِطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَكْسُكُهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا

۶۹۸- یحییٰ بن یحییٰ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے مسجد کے دروازے پر ایک ریشمی جوڑا دیکھا تو عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ اسے خرید لیتے اور جمعہ کے دن اور باہر کے لوگ جس وقت آپؐ کے پاس آتے تو آپؐ اسے پہن لیتے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے کئی جوڑے آئے آپؐ نے ان میں سے ایک جوڑا حضرت عمرؓ کو دے دیا حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ مجھے یہ پہناتے ہیں اور آپؐ تم نے عطارد (بیچنے والے) کے جوڑے میں دیا فرمایا تھا۔ آپؐ نے فرمایا میں نے تجھے پہننے کے لئے نہیں دیا تھا چنانچہ حضرت عمرؓ نے وہ جوڑا اپنے مشرک بھائی کو جو مکہ میں تھا



عُمَرُ أَخْبَانَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ \*

۱۷۷-یا۔

۶۹۹۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ (تیسری سند) محمد بن ابی بکر متدی، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ (چوتھی سند) سوید بن سعید، حفص بن عیسہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۶۹۹- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَبْرُورَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْخُورُ حَدِيثَ مَالِكٍ \*

۷۰۰۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے عطارد تمبکی کو بازار میں ایک ریشمی جوڑا رکھے ہوئے دیکھا اور وہ ایسا شخص تھا جو بادشاہوں کے پاس جایا کرتا تھا اور ان سے روپیہ وصول کرتا، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے عطارد کو دیکھا ہے کہ اس نے بازار میں بیچنے کے لئے ایک ریشمی جوڑا رکھا ہے اگر آپؐ اسے خرید لیں اور جب عرب کے وفود آپؐ کے پاس آیا کریں تو آپؐ اسے بیکن لیا کریں تو بہتر ہو۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میرا خیال ہے جمعہ کے دن بھی سننے کے متعلق فرمایا، تو آپؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا دنیا میں ریشم وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند ریشمی جوڑے آئے حضورؐ نے ایک جوڑا حضرت عمرؓ کو بھیجا اور ایک اسامہ بن زیدؓ کو بھیجا اور ایک حضرت علیؓ کو بھیجا اور فرمایا کہ اسے پہنا کر اپنی عورتوں کی اور حنیال بنادینا، حضرت عمرؓ اس جوڑے کو اٹھا کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ نے یہ جوڑا میرے پاس بھیجا ہے حالانکہ کل عطارد کے جوڑے کے متعلق وہ فرمایا تھا، پھر شاد فرمایا میں نے تمہارے پاس اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ خود پہنو بلکہ اس لئے بھیجا

۷۰۰- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى عُمَرُ عَطَارِدًا التَّمِيمِيَّ يُقِيمُ بِالسُّوقِ حُلَّةَ سِيرَاءٍ وَكَانَ رَجُلًا يَغْتَسِي الْمَنُوكَ وَيَصِيبُ مِنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ عَطَارِدًا يُقِيمُ فِي السُّوقِ حُلَّةَ سِيرَاءٍ فَلَوْ اشْتَرَيْتُهَا فَلَبَسْتُهَا لَوْ فُودَ الْعَرَبِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ وَأَطْلَنُ قَالَ وَلَبَسْتُهَا يَوْمَ انْجُمَعَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْخَبِيرُ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُلَّةِ سِيرَاءٍ فَبَعَثَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ وَبَعَثَ إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بِحُلَّةٍ وَأَعْطَى عِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ حُلَّةً وَقَالَ شَفَقَهَا خُمُرًا بَيْنَ بَنَاتِكَ قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ بِحُلَّتَيْهِ يَحْمِلُهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهَذِهِ وَقَدْ قُلْتَ بَالِغُاسٍ فِي حُلَّةِ عَطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لَبَسْتُهَا وَلَكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَصِيبَ بِهَا وَأَمَّا أُسَامَةُ فَرَأَى فِي حُلَّتَيْهِ قَنَظَرًا

إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرًا  
عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ  
أَنْكَرَ مَا صَنَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَنْظُرُ إِلَيَّ  
فَأَنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهَا فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ  
لِنَبْسِهَا وَلَكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا  
عُمَرَا بَيْنَ نِسَائِكَ \*

۷۰۱- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ بْنُ  
يَحْيَى وَالنُّفْطُ لِحَرَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَالِمُ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ رَجَدَ  
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ تَبَاعَ  
بِالسُّوقِ فَأَخَذَهَا فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتِغِ هَذِهِ  
فَتَحْمِلْ بِهَا لِنُعِيدَ وَلِنُوقِدَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسٌ مِنْ لَأِ  
خَلْقٍ لَهُ قَالَ فَبَيْتَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أُرْسِلَ  
إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَبِيَّةٍ  
دِيْبَاحٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتَّى أَتَى بِهَا رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قُلْتُ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسٌ مِنْ لَأِ خَلْقٍ لَهُ أَوْ إِنَّمَا  
لِبَاسٌ هَذِهِ مِنْ لَأِ خَلْقٍ لَهُ ثُمَّ أُرْسِلْتُ إِلَيْكَ  
بِهَذِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تَبِعُهَا وَتُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ \*

۷۰۲- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَارِثِ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ \*

۷۰۳- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى

تھا کہ اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اسامہ وہی جوڑا پہن کر حاضر  
ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نظر بھر کر دیکھا  
جس سے انہوں نے پہچان لیا کہ میری یہ بات آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کو کچھ گوار معلوم ہوئی ہے عرض کیا یا رسول اللہ  
آپ مجھے کیا دیکھتے ہیں، آپ نے تو مجھے یہ بھیجا تھا، آپ نے  
فرمایا میں نے اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تم خود پہنو بلکہ اس لئے  
بھیجا تھا کہ اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کے لئے اوڑھنیاں بنالو۔

۷۰۱۔ ابو الطاہر، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب،  
سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے بازار میں استبرق کا ایک جوڑا  
بکنا ہوا دیکھا اس کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم اسے خرید لیجئے اور عید کے دن اور وفود کی آمد پر اسے پہن  
لیا کیجئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ان لوگوں کا  
لباس ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے، پھر حضرت  
عمرؓ جتنا منظور خدا تھا ٹھہرے رہے، اس کے بعد آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس ایک دیباج کا جبہ بھیجا، حضرت  
عمرؓ اسے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
آپ نے تو فرمایا تھا یہ اس شخص کا لباس ہے، یا وہ شخص پہنتا ہے  
کہ جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے، پھر آپ نے مجھے یہ  
کیوں بھیجا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا  
تو اسے بیچ دے اور اس کی قیمت اپنے کام میں لا۔

۷۰۲۔ ہارون بن معروف، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابن  
شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۷۰۳۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، شعبہ، ابو بکر بن حفص،



بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَأَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ آلِ عَطَارِدٍ قَبَاءَ مِنْ دِيَّاجٍ أَوْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اشْتَرَيْتُهُ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا مَنْ لَا عِلَاقَ لَهُ فَأَهْدِيْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ سَبْرَاءَ فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ قَالَ قُلْتُ أُرْسِلَتْ بِهَا إِلَيَّ وَقَدْ سَمِعْتُكَ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُسْتَمْرَعَ بِهَا \*

۷۰۴ - وَحَدَّثَنِي ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ آلِ عَطَارِدٍ بِمِثْلَ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُسْتَمْرَعَ بِهَا وَلَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا \*

۷۰۵ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّعْدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي الْإِسْتِزْقِ قَالَ قُلْتُ مَا غَنَطَ مِنَ الدِّيَّاجِ وَحَشَنَ مِنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ رَأَى عُمَرُ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ إِسْتِزْقٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا مَالًا \*

۷۰۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَ خَالَ وَلَدَ

سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے خاندان عطارد کے ایک شخص کو دیا جو دیا حریج کا قبا پہنے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر آپ اسے خرید لیتے تو بہتر تھا، آپ نے فرمایا اس کو وہی لوگ پہنتے ہیں جن کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں پھر حضور کے پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ میں آیا، تو آپ نے وہ میرے پاس بھیج دیا، میں نے عرض کیا کہ یہ آپ نے میرے پاس بھیج دیا ہے اور میں آپ سے من چکا ہوں کہ جو آپ نے اس باب میں فرمایا تھا فرمایا میں نے اس لئے بھیجا ہے تاکہ تو اس سے (بچ کر کسی مشرک سے) فائدہ اٹھالے۔

۷۰۴۔ ابن نمیر، روح، شعبہ، ابو بکر بن حفص، سالم بن عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خاندان عطارد کے ایک آدمی کو دیکھا اور یحییٰ بن سعید کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے بآئی اس میں یہ ہے کہ میں نے تمہیں اس لئے بھیجا تھا کہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ، اس لئے نہیں بھیجا کہ تم اسے پہنو۔

۷۰۵۔ محمد بن ثنی، عبد الصمد، بواسطہ اپنے والد، یحییٰ بن ابی اسحاق بیان کرتے ہیں کہ سالم بن عبد اللہ نے مجھ سے استیزق کے متعلق دریافت کیا میں نے کہا وہ سنگین اور سخت دیا ہے، سالم نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کے پاس استیزق کا جوڑا دیکھا تو اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے باقی اس روایت کے اخیر میں ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے تجھے اس لئے بھیجا تھا کہ تو اس سے مای حاصل کرے۔

۷۰۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، عبد الملک، عبد اللہ سے روایت ہے جو مولیٰ ہیں اسماء بنت ابی بکر الصدیق کے اور عطارد کے لڑکے کے ماموں ہیں بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسماء نے

عَلَاءَ فَإِنْ أُرْسَلْتَنِي أَسْمَاءُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ فَقَالَتْ بَلِّغْنِي أَنَّكَ تَحَرَّمُ أَشْيَاءَ ثَلَاثَةَ  
الْعَلَمِ فِي التَّوْبِ وَمِثْرَةَ الْأَرْجَوَانِ وَصَوْمِ  
رَجَبٍ كُلِّهِ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ  
مِنْ رَجَبٍ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الْآبِدَ وَأَمَّا مَا  
ذَكَرْتَ مِنَ الْعَلَمِ فِي التَّوْبِ فَإِنِّي سَمِعْتُ  
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا يُلْبَسُ الْحَرِيرُ  
مَنْ لَا خِطَافَ لَهُ فَخِيفْتُ أَنْ يَكُونَ الْعَلَمُ مِنْهُ  
وَأَمَّا مِثْرَةُ الْأَرْجَوَانِ فَهَذِهِ مِثْرَةُ عَبْدِ اللَّهِ فَإِذَا  
هِيَ أَرْجَوَانٌ فَرَجَعْتُ إِلَى أَسْمَاءَ فَخَبَّرْتَهَا  
فَقَالَتْ هَذِهِ حَبَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَأَخْرَجْتُ إِلَيَّ حَبَّةَ طَبَالِسَةٍ كَسْرَوَانِيَّةٍ  
لَهَا لَبَنَةٌ دِيْبَاجٍ وَفَرْجِيهَا مَكْفُوفَتَيْنِ بِالْذِيْبَاجِ  
فَقَالَتْ هَذِهِ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتَّى قُبِضَتْ  
فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبِضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبِسُّهَا فَتَحْنُ تَغْسِلُهَا بِالْمَرْحَضِيِّ  
يُسْتَشْفَى بِهَا \*

مجھے عبد اللہ بن عمرؓ کے پاس بھیجا ہوا کہ کہلوایا کہ مجھے معلوم  
ہوا ہے کہ تم تمنا چیزوں کو حرام کہتے ہو، کپڑے کے ریشمی  
نقش و نگار کو، اور سرخ گدیلے (زمین پوش) کو تیسرے تمام  
رجب کے مہینے میں روزے رکھنے کو، عبد اللہ نے جواب دیا کہ  
تم نے جو رجب کے روزوں کا ذکر کیا ہے تو جو شخص (ایام  
تشریق کے علاوہ) ہمیشہ روزے رکھتا ہو وہ رجب کے روزوں کو  
حرام کیوں کر کہہ سکتا ہے اور رہے کپڑوں کے نقش و نگار تو  
میں نے حضرت عمرؓ سے سنا کہ حضورؐ نے فرمایا کہ ریشم صرف وہ  
لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، تو مجھے اندیشہ  
ہوا کہ ریشمی نقش و نگار بھی اس حکم میں داخل نہ ہو اور رہا سرخ  
گدیلہ تو خود عبد اللہ کا گدیلہ سرخ ہے، میں نے یہ سب حضرت  
اسماء سے جا کر بیان کر دیا، انہوں نے کہا حضورؐ کا یہ جبہ موجود  
ہے پھر اسماء ایک طرابلسی کسروانی جبہ نکال کر لائیں جس کا  
گرہان دبیاج کا تھا اور اس کے دامن پر دبیاج کی نکل تھی، اسماء  
نے کہا یہ جبہ حضرت عائشہؓ کے انتقال تک ان کے پاس تھا،  
جب وہ انتقال کر گئیں تو میں نے آلی اور آنحضرتؐ سلی اللہ  
علیہ وسلم اسے پہنا کرتے تھے اب ہم اسے دھو کر اس کا پانی شفا  
کے لئے بیماروں کو پلاتے ہیں۔

(فائدہ) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ ایام تشریق کے علاوہ بارہ مہینے روزے رکھتے تھے تو پھر وہ کیسے رجب کے مہینے میں روزوں کو حرام کہہ سکتے  
ہیں اور ریشم کے پھولوں کے متعلق تو دو ان کا تقویٰ اور احتیاط تھی اور رہا سرخ گدیلہ تو وہ کبھی ریشم کا ہوتا ہے اور کبھی اون کا تو ان کے  
بونے میں کسی قسم کی حرمت نہیں اور حضرت ابن عمرؓ کا گدیلہ اون کی کا ہوتا تھا اور رہا جبہ اور عمامہ پر ریشم کی پٹی لگانا تو وہ چار انگل کے بقدر  
درست ہے اور اس سے زائد حرام، حضرت عمرؓ کی روایت جو آرہی ہے اس پر دلیل ہے نیز معلوم ہوا کہ علماء کرام اور بزرگان دین کی طرف  
خطا بائیں منسوب کرنے کا پہلے ہی سے دستور چلا آرہا ہے، اور اب ترقی کا زمانہ ہے خواہ کس چیز میں ہو۔

۷۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبید بن سعید، شعبہ، خلیفہ بن کعب  
ابی ذبیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ  
سے سنا خطبہ کے دوران فرما رہے تھے کہ آگاہ ہو جاؤ، اپنی  
عورتوں کو ریشم نہ پہناؤ، کیونکہ میں نے حضرت عمرؓ سے سنا فرما  
رہے تھے کہ حضورؐ نے فرمایا حریر (ریشم) نہ پہننا اس لئے کہ جو

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ  
بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ أَبِي  
ذُبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ  
يَقُولُ أَلَا لَا تُلْبَسُوا إِسَاءَ كُمْ الْحَرِيرُ فَإِنِّي سَمِعْتُ  
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ فَإِنَّهُ مِنْ لِبَاسِهِ  
فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ \*

مفصّل دنیا میں ریشم پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

(فائدہ) یہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک تھا جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا۔ فلیراجع حمہ۔

۷۰۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَدٍ اللَّهُ بْنُ يُونُسَ  
حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي  
عُثْمَانَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِجَانَ  
بِأَعْنَةِ بْنِ فَرْقَدٍ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ كَذَلِكَ وَلَا مِنْ  
كَذِّ ابْنِ وَلَا مِنْ كَذِّ أُمِّكَ فَأَشْبَحَ الْمُسْلِمِينَ  
فِي رَحَالِهِمْ مِمَّا تَشْبَحُ مِنْهُ فِي رَحِيلَتِ وَأَيَّائِهِمْ  
وَالنَّعَمَ وَزَيْدُ أَهْلِ الشُّرْكِ وَكَبُوسَ الْحَرِيرِ فَإِنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ  
كَبُوسِ الْحَرِيرِ قَالَ إِنْ هَكَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إصْبَغِيهِ الْوُسْطَى  
وَالسَّبَابَةَ وَضَعَهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ قَالَ عَاصِمٌ هَذَا  
فِي الْكِتَابِ قَالَ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ بِإِصْبَغِيهِ \*

۷۰۸۔ احمد بن عبد اللہ بن یونس، زبیر، عاصم الاحول، ابو عثمان  
بیان کرتے ہیں کہ ہم آذر بائجان میں تھے کہ حضرت عمرؓ نے  
ہمیں لکھا کہ اے عتبہ بن فرقہ یہ جو مال تیرے پاس ہے نہ تیری  
جانشانی سے حاصل ہو ورنہ تیرے باپ کی جانشانی سے اور نہ  
تیری ماں کی جانشانی سے، لہذا مسلمانوں کو ان کی قیام گاہ پر  
بھرپور طور پر وہ چیز بھی پہنچا دے جو تو اپنی قیام گاہ پر دیتا ہے، تم کو  
میش پسنڈی اور مشرکین کا لباس اور ریشم پہننے سے اجتناب کرنا  
چاہئے، کیونکہ حضورؐ نے ریشمی لباس پہننے سے ممانعت فرمائی  
ہے مگر اتنا اور حضورؐ نے ہمارے سامنے اپنی درمیانی انگلی اور  
انگشت شہادت کو اٹھایا اور دونوں کو ملایا زبیر روئی بیان کرتے  
ہیں کہ عاصم نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح تحریر میں لکھا ہوا ہے  
اور زبیر نے اپنی دونوں انگلیوں کو اٹھا کر بتلایا۔

(فائدہ) سند ابی حوالہ میں اسناد صحیح کے ساتھ یہ زیادتی بھی مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے لکھا: نہ بند باندھو، اور اپنے باپ اسما علیہ السلام  
کا لباس اختیار کرو اور نیز دوسری روایات میں معاذ قرمانی وفد میں موجود ہے کہ جو کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے وہ ان ہی میں  
سے ہے اب ناظرین سمجھ لیں کہ انبیاء کرام اور بزرگان دین جیسا لباس پہننا باعث خیر و فلاح ہے یا نہ کی لگنا اور ٹخنوں کو ڈھانکنا وغیرہ ایک من  
الحرافات، اللہم احفظنا۔

۷۰۹ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ الْحَمِيدِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نَعْمَانَ حَدَّثَنَا حَفْصُ  
بْنُ غِيَاثٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَرِيرِ بِمِثْلِهِ \*

۷۰۹۔ زبیر بن حرب، جریر بن عبد الحمید (دوسری سند) ابن  
نعمان، حفص بن غیاث، عاصم ایسی سند کے ساتھ بنی اکرم رضی  
اللہ علیہ وسلم سے روایت مروی ہے۔

۷۱۰ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهُوَ عُثْمَانُ  
وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ  
جَرِيرٍ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ  
سَلْبَمَانَ التُّبَيْجِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ  
عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ فَجَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ

۷۱۰۔ ابن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم الحنظلی، جریر، سلیمان بن  
ابو عثمان بیان کرتے ہیں کہ ہم عتبہ بن فرقہ کے پاس تھے کہ  
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان آیا (جس میں لکھا تھا) کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ریشم نہیں  
پہننا، مگر وہ شخص جس کو آخرت میں کچھ ملے والا نہیں ہے، مگر

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَلْبَسُ الْحَرَبِیُّ  
إِلَّا مِنْ لَبَسَ لَهُ مِنْهُ شَيْءٌ فَبِیْ الْأَخْبَرَةِ إِلَّا هَكَذَا  
وَقَالَ أَبُو عَثْمَانَ بِإِصْبَعِهِ الثَّمَنِ تَلْیَانَ الْإِبْهَامِ  
فَرُبَّمَا أَرَارَ الطَّيَالِسَةَ حِینَ رَأَيْتُ الطَّيَالِسَةَ  
(فائدہ) طیالسد فک عرب کی سیاہ چادروں کو کہتے ہیں۔

۷۱۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا  
الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ قَالَ كُنَّا  
مَعَ عُثْمَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِجَبَلٍ حَدِيثُ جَرِيرٍ \*

۷۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ  
وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا  
عَثْمَانَ النَّهْدِيَّ قَالَ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ  
بِأَذْرَبِجَانَ مَعَ عُثْمَةَ بْنِ فَرْقَدٍ أَوْ بِالنَّشَامِ، أَمَا  
بَعْدَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَهَى عَنِ الْحَرَبِ إِلَّا هَكَذَا إِصْبَعَيْنِ قَالَ أَبُو  
عَثْمَانَ فَمَا عَثَمْنَا أَنَّهُ يَعْنِي الْأَعْلَامَ \*

۷۱۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ الْمِصْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ  
بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ  
حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ  
يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي عَثْمَانَ \*

۷۱۴- حَدَّثَنَا عَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْفَوَارِيزِيُّ  
وَأَبُو عَثْمَانَ الْمِصْمَعِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ  
وَالْأَسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ  
بَشَّارٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَخْبَرُونَ حَدَّثَنَا  
مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ  
غَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ  
الْأَخْطَابِ خَطَبَ بِالْحَجَابَةِ فَقَالَ نَهَى نَبِيُّ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَبَسِ الْحَرَبِ إِلَّا

اتحاد درست ہے اور ابو عثمان نے اپنی ان دونوں انگلیوں سے جو  
کہ انگوٹھے کے پاس کی ہیں، اشارہ کر کے بتایا، پھر مجھے طیالسد  
چادروں کے پلے ان دونوں انگلیوں کے بقدر بتائے گئے، یہاں  
تک کہ میں نے طیالسد کو دیکھ لیا ہے۔

۱۱۱۔ محمد بن عبد الاعلیٰ، معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابو عثمان سے  
جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۱۲۔ محمد بن عثمان، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، ابو عثمان  
نہدی بیان کرتے ہیں کہ ہم آذربائیجان یا شام میں عقبہ بن فرقہ  
کے ساتھ تھے کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا  
خط آیا (جس میں تحریر تھا) اما بعد کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے، مگر ہاں اتحاد انگشت کے  
برابر، ابو عثمان بیان کرتے ہیں کہ ہم اس آخری جملہ سے فوراً  
سمجھ گئے کہ آپ کی مراد نقش و نگار ہیں۔

۱۱۳۔ ابو عثمان مسمعی، محمد بن ثنی، معاذ بن ہشام بواسطہ اپنے  
والد، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت  
مردی ہے، باقی ابو عثمان کا قول مذکور نہیں ہے۔

۱۱۴۔ عبید اللہ بن عمر قواریری، ابو عثمان مسمعی، زہیر بن  
حرب، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن عثمان، ابن بشار، معاذ بن ہشام،  
بواسطہ اپنے والد، قتادہ، عامر شعبی، حضرت سدید بن غفلہ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ  
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقام جابیہ میں ایک خطبہ دیا  
اور فرمایا کہ رسالت کتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر (ریشم)  
پہننے سے منع فرمایا ہے، مگر دو انگشت یا تین چار انگشت کے  
برابر۔



مَوْضِعٍ يَصْبَعِينَ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ \*

(فائدہ) یہی ہمارا اور جمہور علماء کرام کا مسلک ہے، جیسا کہ پہلے لکھ چکا تھا، قاضیانے یہ روایت بشر عن ابی یوسف من ابی حنیفہ لکھا ہے نقل کی ہے کہ جب حریر چار ٹکٹ کے بقدر یا اس سے کم لگایا، تو پھر کوئی مفاد فقہ نہیں ہے، واللہ اعلم بالصواب

۱۵۔ محمد بن عبد اللہ الرزقی، عبد الوہاب بن سوط، سعید، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۶۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، اسحاق بن ابراہیم شافعی، یحییٰ بن حبیب، تاج بن شاعر، روح بن عبادہ، ابن جریر، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز دیہان کی قبا پہن لی، جو کہ آپ کے پاس تحفہ میں آئی تھی، پھر آپ نے اسی وقت اسے اتار دیا اور حضرت عمر کو بھیج دی، عرض کیا یا رسول اللہ، آپ نے تو اسے بہت جلدی اتار دیا ہے۔ فرمایا کہ جبریل نے مجھے اس کے پہننے سے منع کر دیا ہے، یہ سن کر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روتے ہوئے حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ جس چیز کو آپ نے پسند نہ فرمایا وہ مجھے دیدی، اب میرا کیا ہوگا، فرمایا میں نے تم کو پہننے کو نہیں دیا، بلکہ اس لئے دی ہے کہ اسے نکالو، چنانچہ حضرت عمر نے دو ہزار درہم میں اسے بیچ دیا۔

۱۷۔ محمد بن ثنی، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ، ابن عون ابو صالح، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تحفہ میں ایک ریشمی جوڑا آیا، آپ نے اسے میرے پاس بھیج دیا، میں نے اسے پہنا، تو حضور کے چہرہ انور پر غصہ کے آثار نمودار ہوئے اور فرمایا کہ میں نے تجھے اس لئے نہیں بھیجا تھا، کہ تم اسے پہنو، بلکہ میں نے اس لئے بھیجا تھا کہ پہاڑ کر اپنی عورتوں کو اوڑھنا یا

۷۱۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزَاقِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَصَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ \*

۷۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُسَيْرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَبَحْثِيُّ بْنُ حَبِيبٍ وَحُجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَالْفُطَيْلِيُّ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ عَبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَبَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَبَاءً مِنْ دِيْنَانٍ أَهْدَى لَهُ ثُمَّ أَوْشَكَ أَنْ نَزَعَهُ فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقِيلَ لَهُ قَدْ أَوْشَكَ مَا نَزَعْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ نَهَانِي عَنْهُ جِبْرِيلُ فَجَاءَهُ عُمَرُ يَتَكِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَرِهْتَ أَمْرًا وَأَعْطَيْتَنِيهِ فَمَا لِي قَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهُ لِيَلْبَسَهُ إِنَّمَا أُعْطِيْتُكَهُ تَبِيعُهُ فَبَاعَهُ بِالنِّقِيِّ بَرْدَهُمْ \*

۷۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَحْيَى ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي غُرُونٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يُعْذَرُ عَنْ أَبِي قَالَ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سَبْرَاءَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبَسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَشْفُقَهَا خُمْرًا بَيْنَ النِّسَاءِ \*

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ حدیث ۱۵ اور ۱۶ دونوں کو ناقرین بغور پڑھیں اور خود مقام حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مقام حضرت

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سمجھ لیں کہ دونوں میں کس کا مقام بلند اور افضل ہے، اسی بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتہ فرمادیا:   
وَابْدَهُمْ فِي لَمَرِ اللَّهِ عَمْرٍ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ۔

۷۱۸۔ عبید اللہ بن معاذ، یواسطہ اپنے والد (دوسری سند) محمد بن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، ابی عون سے اسی سند کے ساتھ روایت مذکور ہے، باقی معاذ کی روایت میں ہے کہ آپ نے مجھے حکم دیا اور میں نے اپنی عورتوں میں اسے تقسیم کر دیا، اور محمد بن جعفر کی روایت میں ہے کہ میں نے اسے اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا اور حکم دینے کا ذکر نہیں ہے۔

۷۱۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، زہیر بن حرب، مسعر، ابی عون ثقفی، ابو صالح حنفی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ اکید رومہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی کپڑا لے کر لیا، آپ نے اسے دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیدیا اور فرمایا اسے پھاڑ کر تینوں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اور حنیانہ سے۔ اور ابو بکر اور ابو کریب کی روایت میں عورتوں کا لفظ ہے۔

(فائدہ) زہری اور بروکی اور جمہور بیان کرتے ہیں کہ تینوں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فاطمہ بنت اسد، حضرت علی کی والدہ، اور فاطمہ بنت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مراد ہیں، اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ پہلی باشیہ ہیں، ان کا نام فاطمہ رکھا گیا، اور دومہ مدینہ منورہ سے تھیں، منزل پر ایک شہر ہے اور وہاں کے بادشاہ کو اکید کہتے تھے۔ واللہ اعلم۔

۷۲۰۔ ابو بکر ابی شیبہ، غندر، شعبہ، عبد الملک بن مسرور، زید بن وہب، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے، مجھے ایک ریشمی جوڑا دیا، میں اسے بچن کر لکھا، تو آپ کے چہرہ انور پر غصہ کے آثار ظاہر ہوئے تو میں نے اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

۷۲۱۔ شیبان بن فروخ، ابو کامل، ابو حوانہ، عبد الرحمن بن اسلم، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ

۷۱۸۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ مُعَاذٍ فَأَمْرِي فَأَطْرُكُهَا بَيْنَ بَسَانِي وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ فَأَطْرُكُهَا بَيْنَ بَسَانِي وَلَمْ يَذْكُرْ فَأَمْرِي \*

۷۱۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْقَافُ بْنُ زُهَيْرٍ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنْفِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ أَكْبَدَ رُومَةَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَ خَرِيرٍ فَأَعْطَاهُ عَلِيًّا فَقَالَ شَقَقْتُهُ حُمْرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ بَيْنَ النِّسَاءِ \*

۷۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غَنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مِسْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً مَبْرَاءً فَعَرَجْتُ فِيهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي رَاحَتَيْهِ قَالَ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي \*

۷۲۱۔ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَأَبُو كَامِلٍ وَالْقَافُ بْنُ أَبِي كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو حَوَّانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ



قَالَ يَعْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُمَرَ بِحَبَّةٍ سُنْدُسٍ فَقَالَ عُمَرُ بَعَثْتَ بِهَا إِلَيَّ وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنْ لَمْ أَتِ بِهَا إِلَيْكَ لَتَلْبَسَهَا وَإِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِشِبْهِهَا \*

۷۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَ الْحَبِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ \*

۷۲۳ - وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَعْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الدَّمَشْقِيُّ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي شَدَّادُ أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبَسَ الْحَبِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ \*

۷۲۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَفْفَةَ بِنِ عَامِرٍ أَنَّهَا قَالَتْ أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرُوجَ حَبِيرٍ قَبِيضَةً ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَتَزَعَهُ تَزَعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ \*

۷۲۵ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعُتْبَى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُثْدَةُ الْحَمِيرِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

(۱۰۹) بَابُ إِبَاحَةِ لَبْسِ الْحَبِيرِ لِلرُّجُلِ إِذَا كَانَ بِهِ حِكْمَةٌ أَوْ نَحْوُهَا \*

۷۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ

عنه کو ایک سند میں کاجب بھیجا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، آپ نے مجھے یہ بھیجا ہے، اور آپ اس کے بارے میں ایسا فرما چکے ہیں آپ نے فرمایا، میں نے تمہیں پہننے کے لئے نہیں بھیجا ہے، بلکہ اس لئے بھیجا ہے کہ تم اس کی قیمت سے فائدہ حاصل کرو۔

۷۲۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، عبد العزیز بن صہیب، دھرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو دنیا میں حریر پہنے گا، دوس کو آخرت میں نہیں پہنے گا۔

۷۲۳۔ ابراہیم بن موسیٰ الرازی، شعیب بن اسحاق و مشقی، اوزاعی، شداد ابو عمار، ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دنیا میں حریر پہنے گا۔ وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

۷۲۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابو الخیر، عففہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تحفہ میں ایک حریر کی قباضہ آئی، آپ نے اسے پہنا اور اس میں نماز پڑھی اور نماز پڑھ کر اسے بہت زور سے اتارا، جیسا کہ اسے بہت ہی برا جانتے ہیں، پھر فرمایا، یہ متقین کے مناسب نہیں ہے۔

۷۲۵۔ محمد بن قتی، ضحاک، ابو عاصم، عبد الحمید بن جعفر، یزید بن ابی حبیب سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

(باب ۱۰۹) مرد کو خارش وغیرہ اور کسی عذر سے حریر پہننے کی اجازت ہے۔

۷۲۶۔ ابو کریم، محمد بن العلاء، ابو امامہ، سعید بن ابی

حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَاهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخِصَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي الْقُصَصِ الْحَرِيرِ فِي السَّفَرِ مِنْ حِكْمَةٍ كَانَتْ بِهِمَا أَوْ وَجَعٌ كَانَ بِهِمَا \*

۷۲۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو يَكْرُبُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ هَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي السَّفَرِ \*

۷۲۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخِصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ رَخِصَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكْمَةٍ كَانَتْ بِهِمَا \*

۷۲۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَشَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ \*

۷۳۰- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَاكَوْا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُمَّلَ فَرَخِصَ لَهُمَا فِي قُصَصِ الْحَرِيرِ فِي غَرَاةٍ لَهُمَا \*

(۱۱۰) بَابُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الرَّجُلِ الثُّوبِ الْمُعْصَفَرِ \*

۷۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ

عَرُوبَ، قَتَادَةَ، حَضَرَتِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خارش یا اور کسی بیماری کی وجہ سے سفر میں رہشمنی کرتے پہنے کی اجازت دے دی تھی۔

۷۲۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں سفر کا ذکر نہیں ہے۔

۷۲۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف، اور زبیر بن العوام کو خارش ہونے کی وجہ سے رہشمنی پہنے کی اجازت دے دی تھی یا پیری گئی تھی۔

۷۲۹۔ محمد بن حنفی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۷۳۰۔ زبیر بن حرب، عفان، ہمام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جوڑوں کی شکایت کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو جہاد میں رہشمنی کا کرتہ پہنے کی اجازت دے دی۔

(۱۱۰) باب الثوب المعصفر \* (۱۱۰) مردوں کو عصفر سے رنگے ہوئے کپڑے پہنے کی کراہت۔

۷۳۱۔ محمد بن حنفی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، محمد بن



ابراہیم بن حارث، ابن معدان، جبیر بن نفیر، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو عصر سے رکتے ہوئے دو کپڑے پہنے ہوئے دیکھ کر فرمایا یہ کافروں کے کپڑے ہیں، انہیں مت پہنو۔

۷۳۲۔ زبیر بن حرب، یزید بن ہارون، مشہور (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، علی بن مبارک یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں خالد بن معدان ہے۔

۷۳۳۔ داؤد بن رشید، عمر بن یوب، موصلی، ابراہیم بن نافع، سلیمان اخول، طاؤس، عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو عصر کے رکتے ہوئے دو کپڑے پہنے ہوئے دیکھ کر فرمایا کیا تیری ماں نے تجھے یہ کپڑے پہنے کا حکم دیا ہے، میں نے عرض کیا میں انہیں دھوؤں گا، آپ نے فرمایا، بلکہ جلاؤ الو۔

۷۳۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین، بواسطہ اپنے والد، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ کسی (ایک قسم کا ریشمی کپڑا) پہنے سے، اور عصر سے رکتے ہوئے کپڑے پہنے سے اور سونے کی انگوٹھی پہنے سے اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے۔

(فائدہ) یعنی سونے کی انگوٹھی پہننے مردوں کو جائز نہیں ہے، عورتوں کو اس کی اجازت ہے، مردوں کو چاندی کی انگوٹھی پہنے کی اجازت ہے، اور خیرہ میں ہے کہ ایک مثال کے بقدر ہو، اس سے زائد نہ ہو۔

۷۳۵۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین، بواسطہ اپنے والد، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ

بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ مَعْدَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ حَبِيبَ بْنَ نَفِيرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي نَوْبٍ مَعْصُفَرَيْنِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ مِنْ بَيَابِ الْكُفَرِ فَلَا تَلْبَسُهَا \*

۷۳۲۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَنٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْمُبَارَكِ كُتَابَهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ \*

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِيدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَخْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِّي نَوْبَيْنِ مَعْصُفَرَيْنِ فَقَالَ أَلَمْ تَكُنْ أَمَرْتُكَ بِهَذَا قُلْتُ أَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ أَخْرِقُهُمَا \*

۷۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَسَ الْفُسَّيَّ وَالْمَعْصِفَرِ وَعَنْ تَحْتَمِ اللَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ \*

(فائدہ) یعنی سونے کی انگوٹھی پہننے مردوں کو جائز نہیں ہے، عورتوں کو اس کی اجازت ہے، مردوں کو چاندی کی انگوٹھی پہنے کی اجازت ہے، اور خیرہ میں ہے کہ ایک مثال کے بقدر ہو، اس سے زائد نہ ہو۔

۷۳۵۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ

أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ نَهَانِي  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ وَأَنَا  
رَاجِعٌ وَعَنْ نُبَيْسِ الذَّهَبِ وَالْمُعْصِفِرِ \*

۷۳۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَتِّينَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ  
أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْتِمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ نُبَيْسِ  
الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع فرمایا کہ کوئی حالت  
میں قرآن پڑھنے سے اور سونا پہننے اور عصفر سے رنگا ہوا لباس  
پہننے سے۔

۷۳۶- عبد بن حمید، عبد الرحمن، معمر، زہری، ابراہیم بن  
عبد اللہ بن حنین، بواسطہ اپنے والد، حضرت علی بن ابی طالب  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے سے کسی پہننے سے اور عصفر  
سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے اور ایسے ہی رکوع اور سجدہ میں قرآن  
پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

(فائدہ) عصفر یعنی کسم سے رنگے ہوئے کپڑوں کو پہننا جمہور صحابہ کرام اور تابعین اور امام ابو حنیفہ اور مالک و شافعی کے نزدیک مباح ہے،  
باقی ان کا ترک اولیٰ و افضل ہے اور جو ہرہ میں ہے کہ مردوں کے لئے کسم اور زعفران اور ہیری کے پتوں سے رنگا ہوا کپڑا پہننا جائز نہیں،  
کرفی باب انگلیں میں بھی اسی طرح اشارہ موجود ہے۔

وَعَنْ نُبَيْسِ الْمُعْصِفِرِ \*

(۱۱۱) بَابُ فَضْلِ لِبَاسِ الْحَبِيرَةِ \*

۷۳۷- حَدَّثَنَا هُدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ  
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْنَا لِنُبَيْسِ بْنِ مَالِكٍ أَيُّ  
الْبَاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَغْضَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَبِيرَةُ \*

۷۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ  
بْنِ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ  
كَانَ أَحَبَّ الْمَلْبَسِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَبِيرَةُ \*

(۱۱۲) بَابُ التَّوَاضُّعِ فِي اللَّبَاسِ

وَالْإِقْتِصَارِ عَلَى الْغَلِيطِ مِنْهُ \*

۷۳۹- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

باب (۱۱۱) دھاریداری یعنی چادروں کی فضیلت۔

۷۳۷- ہداب بن خالد، ہمام، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے حضرت  
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کو کون سا لباس زیادہ محبوب یا زیادہ پسند تھا، انہوں نے فرمایا  
دھاریداری یعنی چادر۔

۷۳۸- محمد بن ثقی، معاذ بن ہشام بواسطہ اپنے والد قتادہ،  
حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کو سب کپڑوں سے زیادہ پسند دھاریداری یعنی چادر  
تھی۔

باب (۱۱۲) لباس میں تواضع اور خاکساری اختیار

کرنا، اور مونا اور سادہ لباس پہننا۔

۷۳۹- شیبان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، حمید ابو بردہ بیان



کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا، انہوں نے ایک مونا تہ بند نکالا جو کہ یمن میں بنتا ہے، اور ایک چادر جسے ملبدہ کہا جاتا ہے، پھر اللہ رب العزت کی قسم کھائی کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات مبارک ان ہی دو کپڑوں میں ہوئی ہے۔

۷۴۰۔ علی بن حجر - حدی، محمد بن حاتم، یعقوب بن ابراہیم، ابن علیہ، اسماعیل، ایوب، حمید بن ہلال حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میرے سامنے ایک تہ بند اور ایک پوند لگا ہوا کپڑا نکالا اور فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ان ہی کپڑوں میں ہوئی ہے، ابن ابی حاتم نے مونا تہ بند کہا ہے۔

۷۴۱۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ایوب سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں مونا تہ بند مذکور ہے۔

۷۴۲۔ مرتج بن یونس، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائد، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) ابراہیم بن موسیٰ، ابن ابی زائد، (تیسری سند) احمد بن حنبل، یحییٰ بن زکریا، بواسطہ اپنے والد، مصعب بن شبہ، صفیہ بنت شبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کالے بالوں کا کھیل اوڑھے ہوئے اٹھے، اس پر پالان گئے نقشے تھے۔

۷۴۳۔ ابو جبر بن ابی شبہ، عبدہ بن سلیمان، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر جس پر آپ سوتے تھے، چڑے کا تھا، اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَعْرَجَتْ إِلَيْنَا إِزَارًا غَبِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنَ الثِّيَابِ يُسَمُّونَهَا الْمُحْبَذَةَ قَالَ فَأَقْسَمَتْ بِاللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فِي هَذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ \*

۷۴۰۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَجَرٍ السَّعْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُثَيْبٍ قَالَ ابْنُ حَجَرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَعْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ إِزَارًا وَكِسَاءً مُلْبَدًا فَقَالَتْ فِي هَذَا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي حَدِيثِهِ إِزَارًا غَبِيظًا \*

۷۴۱۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِثَلَاثٍ وَقَالَ إِزَارًا غَبِيظًا \*

۷۴۲۔ وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي حَتْمٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ج وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعَرٍ أَسْوَدَ \*

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ وَسَادَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثِّيَابُ يَنْكَبُ عَلَيْهَا مِنْ أَدَمَ حَسَوُهَا لَيْفَ \*

۷۴۴- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خُبَيْرٍ السَّعْدِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمًا حَشَوُهُ لَيْفٌ \*

۷۴۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِنَانَهُمَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ضَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ يَنَامُ عَلَيْهِ \*

۳۴۳۔ علی بن حجر سعدی، علی بن مسہر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کا بستر جس پر آپ سوتے تھے، چڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

۳۴۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ ہشام سے اس سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور اس میں ”ضبح“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظ ہے، ترجمہ دیا ہے۔

(قعدہ) آدمی کو لباس کے وقت اہتمام سے مندرجات کی طرف رغبت اور مکرہات سے اجتناب ہونا چاہئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ یہ لباس اختیار فرما، تو واضح کی وجہ سے تھا۔ اس لئے پ نیت تو طبع و انکساری لباس فاخرونہ پہننا افضل و بہتر ہے، بشرطیکہ کسی اور معرت کی جانب مٹھی نہ ہو، لیکن اگر کوئی دینی مصلحت تقاضا کرتی ہو، تو پھر عمدہ لباس پہننا بھی افضل اور مندوب ہے روایت سے اس کا بھی ثبوت ملتا ہے۔

### باب (۱۱۳) قالین یا سوزینوں کا جواز۔

۳۴۶۔ قتیبہ بن سعید، عمرو ناقد، اسحاق بن ابراہیم، ابن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے شادی کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو نے سوزینیاں پہنائی ہیں، میں نے عرض کیا ہمارے پاس سوزینیاں کہاں، آپ نے فرمایا اب عنقریب ہوں گی۔

۳۴۷۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، وکیع، سفیان، محمد بن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے شادی کی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا تیرے پاس سوزینیاں ہیں؟ میں نے عرض کیا ہمارے پاس سوزینیاں کہاں، آپ نے فرمایا اب ہو جائیں گی، جابر کہتے ہیں میری بیوی کے پاس ایک سوزنی ہے، میں کہتا ہوں کہ یہ مجھ سے دور کر دو کہتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

(۱۱۳) بَابُ جَوَازِ اتِّخَاذِ الْقَالِينِ \* ۷۴۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّقْظُ لِقَمَرٍ قَالَ عَمْرُو وَقُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ اتَّخَذْتُ أَمَاطًا قُلْتُ وَأَنْتَ لَنَا أَمَاطٌ قَالَ أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ \*

۷۴۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذْتُ أَمَاطًا قُلْتُ وَأَنْتَ لَنَا أَمَاطٌ قَالَ أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ قَالَ جَابِرٌ وَعِنْدَ امْرَأَتِي نَمَطٌ فَأَنَا أَقُولُ نَحْيِي عَنْهُ وَيَقُولُ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



إِنَّهَا مَسْكُونٌ\*

علیہ وسلم نے فرمایا، اب سوزنیاں ہوں گی۔

(فائدہ) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زینت کی وجہ سے سوزن کا استعمال اچھا نہیں سمجھتے تھے اور ان کی بیوی حضور کی پٹن کوئی سے استدال جو از کرتی تھی، واللہ اعلم

۷۵۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُهَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّسَّادِ وَزَادَ فَأَدْعُهَا \*

۷۵۸- محمد بن ثنی، عبد الرحمن، سفیان، اسی سند کے ساتھ معمول سے تبدل سے روایت مروی ہے۔

(۱۱۴) بَابُ كَرَاهَةِ مَا زَادَ عَلَى الْحَاجَةِ مِنَ الْفِرَاشِ وَاللَّبَاسِ \*

باب (۱۱۴) حاجت سے زائد بستر اور لباس بنانے کی کراہت۔

۷۵۹- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ مَرْجٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ فِرَاشٌ لِلرَّحُلِ وَفِرَاشٌ لِلْمَرْأَةِ وَالثَّالِثُ لِلضُّبِّ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ \*

۷۵۹- ابو الطاہر احمد بن عمرو بن مرج، ابن وہب، ابو ہانی، ابو عبد الرحمن، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ایک بستر آدمی کے لئے ہونا چاہئے اور ایک بستر اس کی بیوی کے لئے اور تیسرا (بستر) مہمان کا اور چوتھا شیطان کا (۱)۔

(فائدہ) یعنی بالضرورت بسترے پڑے رہیں، تو شیطان ہی ان پر بیٹھے گا، نیز ضرورت سے زائد سامان دنیا جمع کرنا مکروہ اور کبیر و غرار کے لئے سامان دنیا کی کثرت حرام ہے۔

(۱۱۵) بَابُ تَحْرِيمِ جَرِّ الثُّوبِ خِيَلَاءَ \*

باب (۱۱۵) تکبیر اور غرور سے کپڑا لٹکا کر چلنے کی حرمت۔

۷۶۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَزَيْدِ بْنِ أَسْمَعٍ كُلُّهُمْ يُخْبِرُهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ خَرَّ ثَوْبُهُ خِيَلَاءَ \*

۷۶۰- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، عبد اللہ بن دینار، زید بن اسلم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص اپنا کپڑا زمین پر غرور سے گھسیت کر چلے، اللہ تعالیٰ اس پر نظر نہیں فرمائے گا۔

۷۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۷۶۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، ابو اسامہ۔

(۱) اس حدیث میں بستروں کی تمن یا چارنگ تصدیق مقصود نہیں ہے مقصود یہ ہے کہ ضرورت اور حاجت کے لئے تو بستر رکھنا صحیح ہے جتنے بھی ہوں اور ضرورت سے زائد فخر و ریاء کے لئے بستر رکھنا موم ہے اور موم چیز کی نسبت شیطان کا طرفہ کی گئی ہے کیونکہ وہی ان چیزوں پر ابھارنے والا ہے۔

(دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) محمد بن ثنی، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ قطان، عبید اللہ۔

(چوتھی سند) ابو الریح، ابو کامل، حماد۔

(پانچویں سند) زبیر بن حرب، اسماعیل ایوب۔

(چھٹی سند) یحییٰ، ابن رخ، لیث بن سعد۔

(ساتویں سند) ہارون ابی، ابن وہب، اسامہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مانک کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، باقی اتنی زیادتی ہے کہ قیامت کے دن۔

۷۵۲۔ ابو الطاہر، عبید اللہ بن وہب، عمر بن محمد، بواسطہ اپنے والد، سالم بن عبد اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص تکبر سے کپڑا کھینچ کر چلتا ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر نظر نہیں فرمائے گا۔

۷۵۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی، (دوسری سند) ابن عقیل، محمد بن جعفر، شعبہ، محارب بن دثار، جنید بن حاتم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ سے سبہ سابق روایت مروی ہے۔

۷۵۴۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، علقمہ، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص تکبر سے اپنا کپڑا کھینچتا (۱) ہے، اللہ قیامت کے دن اس کی طرف نظر

اللہ بن نمیر و ابو اسامہ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ كُلُّهُمُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَابُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إسماعيلُ كَذَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمَيْحٍ عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَرَأَوُا فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ \*

۷۵۲۔ وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ وَسَلَامُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَنَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِي يَجْرُ بِيَابَةَ مِنَ الْحُمَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ \*

۷۵۳۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّاهُمَا عَنْ مُخَارِبِ بْنِ دِثَارٍ وَحَبَلَةَ بْنِ سَحْتِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ \*

۷۵۴۔ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَزَنَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْحُمَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ \*

(۱) اسہال ازار یعنی مروں کے لئے ٹٹوں سے نیچے لباس لٹکانے کی حرمت کی اصل علت تو تکبر ہے جیسا کہ احادیث میں صراحت ہے لیکن تکبر کا ہونا ایک ہر گھٹی ہے جس پر مطلع ہونا مشکل ہے تو ظاہری اسہال و زار کو ہی تکبر کے قائم مقام سمجھ یا گیا لہذا (یعنی اگلے صفحہ پر)



نہیں فرمائے گا۔

۷۵۵۔ ابن نمیر، اسحاق بن سلیمان، حنظلہ بن ابی سفیان، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے اور حسب سابق روایت مروی ہے اور ”ثوب“ کے بجائے ”ثیابہ“ ہے۔

۷۵۶۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، مسلم بن یزاق۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنی ازبہ عصبیت رہا تھا، انہوں نے دریافت کیا تو کس قبیلہ کا ہے؟ معلوم ہوا اپنی لیٹ کا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے پہچانا، تو کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ان دونوں کانوں سے سنا ہے فرما رہے تھے کہ جو شخص اپنا ازبہ لٹکائے اور اس کی نیت غرور کے سوا اور کچھ نہ ہو، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔

۷۵۷۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبد الملک۔

(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، ابو یونس۔ (تیسری سند) ابن ابی خلف، یحییٰ بن ابی بکیر، ابراہیم بن نافع، مسلم بن یزاق، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی ابو یونس کی روایت میں ”عن مسلم ابی الحسن“ کا لفظ ہے، اور تمام روایتوں میں ازبہ لٹکا کر ہے، ”ثوب“ کا لفظ نہیں ہے۔

۷۵۸۔ محمد بن حاتم، ہارون بن عبد اللہ، ابن ابی خلف، روح بن عبادہ، ابن جریج، محمد بن عباد بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ

۷۵۵- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سَفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثِيَابَةٌ \*

۷۵۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَزَاقٍ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَجْرُ إِزَارَهُ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ فَاتَّسَبَّ لَهُ فَإِذَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ فَعَرَفَهُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَذُنِي هَاتَيْنِ يَقُولُ مَنْ حَرَّ إِزَارَهُ لَا يُرِيدُ بِذَلِكَ إِلَّا الْمَخِيئَةَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ \*

۷۵۷- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ نَافِعٍ كُلُّهُمْ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَزَاقٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُذُنِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي يُونُسَ عَنْ مُسْلِمِ أَبِي الْحَسَنِ وَفِي رَوَايَتِهِمْ جَمِيعًا مَنْ حَرَّ إِزَارَهُ وَلَمْ يَقُولُوا ثَوْبَةٌ \*

۷۵۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنُ أَبِي خَلَسٍ وَالْفَاضِلُ مِثْلَ مَا قَالُوا

(بقیہ کثرت صفحہ) جب بھی قصہ ایہ عمل ہوگا تو وہ ممنوع ہوگا البتہ اگر کبھی بے توقہی میں یا اختیاراً اسباب ازبہ ہو جائے تو وہ ممانعت میں داخل نہیں ہے۔

حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُولُ أَمَرْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ مَوْلَى قَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ أَنْ يَسْأَلَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ وَأَنَا جَالِسٌ بَيْنَهُمَا أَسَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يَحْرُ بِزَارَةِ مِنَ الْخُبَلَاءِ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ \*

۷۵۹- حَدَّثَنِي أَبُو الصَّاهِبِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِلٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي إِزَارِي اسْتَرْحَاءَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ ارْفَعْ إِزَارَكَ فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَرَدْتُ فَمَا زِلْتُ أَنْحَرُهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِلَيَّ أَتَيْنَ فَقَالَ أَنْصَابُ السَّاقِينَ \*

۷۶۰- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَرَأَى رَجُلًا يَحْرُ بِزَارَةٍ فَتَحَلَّى يَضْرِبُ الْأَرْضَ بِرِجْلِهِ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَهُوَ يَقُولُ جَاءَ الْأَمِيرُ جَاءَ الْأَمِيرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى مَنْ يَحْرُ بِزَارَةً بَطْرًا \*

۷۶۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كُنَّا مَنَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ كَانَ مَرْوَانَ يَسْتَحْلِفُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُثَنَّى كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُسْتَحْلِفُ عَلَى الْمَدِينَةِ \*

میں نے مسلم بن یسار، مولیٰ نافع بن عبد الحارث کو، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کرنے کا حکم دیا اور میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا تھا کہ کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں سنا ہے جو اپنی ازار غرور سے لٹکائے، انہوں نے کہا ہاں، سنا ہے، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف قیامت کے دن نظر نہیں فرمائے گا۔

۷۵۹- ابو الطاہر، ابن وہب، عمر بن محمد، عبد اللہ بن واقل، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا اور میری ازار لٹک رہی تھی، آپ نے فرمایا اے عبد اللہ اپنی ازار اوٹھنی کر، میں نے اوپر اٹھالی، فرمایا اور اوٹھنی کر، میں نے اور اوٹھنی کر لی پھر میں اٹھا تا رہا یہاں تک کہ بعض لوگوں نے عرض کیا، کہیں تک اٹھائے، فرمایا نصف پٹائیوں تک۔

۷۶۰- عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، محمد بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا انہوں نے ایک شخص کو اپنا ہند لٹکائے ہوئے دیکھا اور وہ زمین کو اپنے پھروں سے مارنے لگا، اور وہ بحرین کا امیر تھا، اور کہتا تھا، امیر آیا، امیر آیا، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور نے فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نہیں دیکھے گا جو اپنی ازار غرور سے لٹکائے۔

۷۶۱- محمد بن بشار، محمد بن جعفر (دوسری سند) ابن ثنی، ابن ابی عدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، ابن جعفر کی روایت میں ہے کہ مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاکم ہمار کھا تھا، اور ابن ثنی کی روایت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ پر حاکم تھے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اسہل یعنی ازار لٹکانا، قمیص اور عمامہ ہر ایک میں ہوتا ہے، اور ازار کا ٹخنوں سے نیچے لٹکانا، غرور کی وجہ سے



ہو، تو حرام اور ناجائز ہے، ورنہ مکروہ ہے (نووی جلد ۲ ص ۱۹۵) اور سنن ابوداؤد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کبریائی میری چادر اور عظمت میری ازار ہے۔ لہذا جو شخص بھی ان دونوں میں سے کسی کو مجھ سے چھیننا چاہتا ہے میں اسے مار دوں رخ میں جھونک دیتا ہوں۔

(۱۱۶) باب تَحْرِيمِ التَّبَخُّرِ فِي الْمَشْيِ مَعَ إِعْجَابِهِ بِشَيْءٍ \*  
باب (۱۱۶) کپڑوں وغیرہ پر اترنا یا اکثر کر چلنا حرام ہے۔

۷۶۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي قَدْ أَغْجَبَتْهُ جُمُتُهُ وَهُوَ ذَاكَ إِذْ عَصِيفَ بِهِ الْأَرْضُ فَهُوَ يَنْجَلُّ فِي الْأَرْضِ حَتَّى يَقُومَ السَّاعَةَ \*  
۷۶۲۔ عبد الرحمن بن سلیم بن سہام عن محمد بن زید عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينما رجل يمشي قد أغضبت جمته وهو ذاك إذ عصف به الأرض فهو ينجل في الأرض حتى تقوم الساعة \*  
۷۶۳ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحَرُ هَذَا \*  
۷۶۳۔ عبد اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) محمد بن بشار، محمد بن جعفر (تیسری سند) محمد بن عثی، ابن ابی نعیم، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

(فائدہ) ام نووی فرماتے ہیں کہ کہا گیا ہے کہ یہ شخص اسی امت میں سے تھا، مگر صحیح یہ ہے کہ سابقہ امتوں میں سے تھا اور ام بخاری کا بنی اسرائیل کے بیان میں اس روایت کا لانا بھی معنی رکھتا ہے (نووی جلد ۲ ص ۱۹۵) اور شراح نے اس کا نام قارون بتایا ہے۔

۷۶۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُعْبِقَةُ بْنُ يَعْنِي الْجَزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي بُرْدِيهِ قَدْ أَغْجَبَتْهُ نَفْسُهُ فَخَسَفَ اللَّهُ بِهِ الْأَرْضَ فَهُوَ يَنْجَلُّ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ \*  
۷۶۴۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ حزامی، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اپنی دو چادریں پہن کر آگتا ہوا چارہا تھا اور خود ہی اتر رہا تھا، تو اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور دو قیامت تک اسی طرح دھنسا چلا جائے گا۔

۷۶۵ - مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، عَبْدِ الرَّزَّاقِ، مَعْمَرٌ، هَمَّامُ بْنُ مَسْعَدَةَ \*  
۷۶۵۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن مسعد روایات میں سے ہے جو کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَبْتَغِي فِي بَرْدَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ \*

۷۶۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَبْتَغِي فِي حُلَّةٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِمْ \*

(۱۱۷) بَابُ تَحْرِيمِ خَاتِمِ الذَّهَبِ عَلَى الرَّجَالِ \*

۷۶۷ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ فَهْلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ \*

۷۶۸ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الرَّسَائِدِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ سَمِعْتُ النَّضَرَ بْنَ أَنَسٍ \*

۷۶۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَهْلٍ الشَّيْبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ فَتَرَعَهُ فَطَرَحَهُ وَقَالَ يَغْوِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی اپنی دو چادروں میں اتراتا ہوا چار ہاتھ اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۷۶۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، ابو رافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، غرض کہ اقوام میں سے ایک شخص اپنے جوڑے میں اترتا ہوا چار ہاتھ اور یہ روایت حسب سابق ہے۔

باب (۱۱۷) مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔

۷۶۷۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، قتادہ، نصر بن انس، بشیر بن شہیک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا ہے۔

۷۶۸۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور ابن ثنی کی روایت میں "سمعت النضر بن انس" کے الفاظ ہیں۔

۷۶۹۔ محمد بن سہل تميمی، ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، ابراہیم بن عقبہ، کریم مولیٰ ابن عباس، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی، تو فوراً اشارہ کر پھینک دی اور فرمایا کیا تم میں سے کوئی جہنم کے انگارے کا لہوہ رکھتا ہے، کہ اسے اپنے ہاتھ میں لے لے گا، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے تو اس آدمی سے کہا گیا کہ تم اپنی انگوٹھی لے لو، اور اس سے فائدہ حاصل کرو، وہ



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَذَ عَائِمَكَ انْتَفِعَ بِهِ قَالَ لَا  
وَاللَّهِ لَا اخَذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۷۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ  
وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمَحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَ  
حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ  
عَرَائِمًا مِنْ ذَهَبٍ فَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّةً فِي بَاطِنِ  
كَفِّهِ إِذَا لَبَسَهُ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ إِنَّهُ جَلَسَ عَلَى  
الْعَبْرَةِ فَرَرَعَهُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ الْبَيْسُ هَذَا  
الْعَرَائِمِ وَأَجْعَلُ فَصَّةً مِنْ ذَهَابٍ فَرَمَى بِهِ ثُمَّ  
قَالَ وَاللَّهِ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَتَذَّ النَّاسُ عَوَائِبَهُمْ  
وَأَقْطَعُوا الْخَدِيثَ يَحْيَى

بولا نہیں، بخدا میں اسے ہرگز ہاتھ نہیں لگاؤں گا، جس کو  
حضور نے پھینک دیا ہے۔

۷۷۰۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، محمد بن رُمح، لیث (دوسری سند)  
قتیبہ، لیث، نافع، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سونے کی  
چمچری بنوائی تھی اور پہنتے وقت اس کا ٹکینہ پھیل کی طرف کر  
نیا کرتے تھے، لوگوں نے بھی بنوالیں، آپ ایک روز منبر پر  
تشریف فرما تھے کہ انگوٹھی کو اتار ڈالا، اور فرمایا کہ میں اس  
انگوٹھی کو پہنتا ہوں تو ٹکینہ کا رخ اندر کی طرف کر لیتا ہوں، یہ  
فرما کر انگوٹھی پھینک دی اور فرمایا خدا کی قسم پھر کبھی میں اس کو  
نہیں پہنوں گا۔ یہ دیکھ کر صحابہ نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں  
پھینک دیں اور الفاظ حدیث یحییٰ کے ہیں۔

(فائدہ) سبحان اللہ صحابہ کرام کا یہ تقویٰ اور اتباع تھا، آج کل کی طرح نہیں کہ لوگ اپنی مرضی کریں، اور نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے حرمت کے علم سے پہلے انگوٹھی بنوائی تھی، جب اس کی حرمت کا حکم ہو گیا، تو اسے پھینک دیا، اور نہ پہننے کے متعلق قسم کھائی، اس سے  
یہ بھی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا، امام نووی رحمہ اللہ شرح صحیح مسلم جلد ۲ ص ۱۹۵ پر فرماتے ہیں  
کہ مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ سونے کی انگوٹھی عورتوں کو پہننا درست ہے، اور مردوں کو حرام ہے، واللہ اعلم۔

۷۷۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى  
حَدَّثَنَا عَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ  
عُمَرَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ عَالِدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِهَذَا الْخَدِيثِ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ وَزَادَ فِي  
خَدِيثِ عُقْبَةَ بْنِ عَالِدٍ وَجَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيَمَنِ \*

۷۷۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر،  
(دوسری سند) زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید۔  
(تیسری سند) ابن عثیٰ، خالد بن حارث۔  
(چوتھی سند) سہل بن عثمان، عقبہ بن خالد، نافع،  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی  
اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث مروی ہے، باقی عقبہ بن خالد کی  
روایت میں یہ زیادتی ہے کہ آپ نے اسے واسپے ہاتھ میں  
پہنا۔

۷۷۲- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو حَاسِمٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ

۷۷۲۔ احمد بن عبدہ، عبدالوارث، ابوب۔  
(دوسری سند) محمد بن اسحاق مسیبی، انس بن عیاض، موسیٰ بن  
عقبہ۔

(تیسری سند) محمد بن عباد، حاتم۔

(چوتھی سند) ہارون ابی، ابن وہب، اسامہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سونے کی انگوٹھی کے بارے میں لیٹھ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۷۷۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبد اللہ بن نیر، عبید اللہ (دوسری سند) ابن نیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی تھی اور وہی آپ کے ہاتھ میں رہتی تھی، پھر حضرت ابو بکر کے ہاتھ میں پھر حضرت عمر کے ہاتھ میں اور پھر حضرت عثمان کے ہاتھ میں رہی تھی کہ حضرت عثمان سے چاہا کہ اس میں گر گئی اور اس انگوٹھی کا نقش محمد رسول اللہ تھا ابن نیر کی روایت میں کونکلیں کا نام نہیں ہے۔

(فائدہ) اسی وقت سے اختلاف اور فتنے شروع ہو گئے اور بخدا کی قسم ہے کہ انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا، محمد ایک سطر میں رسول دوسری سطر میں، اور اللہ تیسری سطر میں، امام نووی فرماتے ہیں کہ باجماع مسلمان مردوں کو چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے، جیسا کہ پہلے لکھ چکا ہوں۔

۷۷۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، محمد بن عباد، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ایوب بن موسیٰ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی تھپی، پھر اسے پھینک دیا، اس کے بعد چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس میں محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نقش کھدوایا، اور فرمایا کہ کوئی شخص میری اس انگوٹھی کے نقش کی طرح نہ کھدوائے، اور آپ جب اسے پہنتے تو حمیمہ کو بھیلی کے رخ کی طرف کر لیا کرتے تھے، اور یہی انگوٹھی معقیب کے ہاتھ سے چاہا کہ اس میں گر گئی۔

مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ح وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ النَّائِبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَسَامَةَ جَمَاعَتُهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ \*

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَعِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَعِيمٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ فَكَانَ فِي يَدِهِ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتَّى وَقَعَ مِنْهُ فِي يَدِ أَرِيْسَ نَقَشَهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ ابْنُ نَعِيمٍ حَتَّى وَقَعَ فِي يَدِ بَشْرٍ وَلَمْ يَقُلْ مِنْهُ \*

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَالنَّفْطُزِيُّ يَأْتِي بَكْرٌ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ أَلْقَاهُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ لَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِي هَذَا وَكَانَ إِذَا لَبَسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنِ كَفِّهِ وَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مَعْقِبِهِ فِي يَدِ أَرِيْسَ \*

(فائدہ) آپ نے انگوٹھی، ہر شاہوں کے نام جو خطوط لکھے جاتے ان پر مہر کرنے کے لئے بنوائی تھی، اب اگر یہ نقش کوئی کندہ کر دالینا تو



صلحت فوت ہو جاتی، انگوٹھی اکثر اوقات معقیب (حضرت عثمان کے غلام) کے پاس رکھ کر لی تھی، حضرت عثمان نے ان سے مہر کرنے کے لئے منوائی، اس وقت وہ کنویں میں گر گئی، اس لئے کرنے کی نسبت دونوں کی طرف ہو گئی۔

۷۷۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، خلف بن ہشام، ابو الریحی السکسی، حماد بن زید، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس میں ”محمد رسول اللہ“ کے لفظ نقش کروائے، اور لوگوں سے ارشاد فرمایا کہ میں نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی ہے، اور اس میں ”محمد رسول اللہ“ نقش کروایا ہے، لہذا کوئی شخص اس نقش کی طرح اپنی انگوٹھی کو کندہ نہ کرے۔

۷۷۶۔ احمد بن حنبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (شاہ) روم کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا، تو صحابہ نے عرض کیا، وہ لوگ بلا مہر کا خط نہیں پڑھتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی، گویا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں اس انگوٹھی کی سفیدی اب تک دیکھ رہا ہوں، اس کا نقش ”محمد رسول اللہ“ (صلی اللہ علیہ وسلم) تھا۔

۷۷۷۔ محمد بن عثمان، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (شاہ) روم کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا، تو صحابہ نے عرض کیا، وہ لوگ بلا مہر کا خط نہیں پڑھتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی، گویا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں اس انگوٹھی کی سفیدی اب تک دیکھ رہا ہوں، اس کا نقش ”محمد رسول اللہ“ (صلی اللہ علیہ وسلم) تھا۔

۷۷۸۔ محمد بن عثمان، معاویہ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اہل عجم کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا، تو آپ سے کہا گیا، کہ عجم والے بلا مہر کا خط قبول نہیں کرتے، اس

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَخَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعُتْكِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ لِلنَّاسِ إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَمَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَيَّ نَقْشَهُ \*

۷۷۶۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهَذَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ \*

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قَالَ قَالُوا إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابَنَا إِلَّا مَخْتَمًا قَالَ فَاتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ \*

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ الْعَجَمَ لَا

يَقْبُولُونَ إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَلَحَ خَاتَمًا  
مِنْ فضةٍ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَبَاضُهُ فِي يَدِهِ \*  
۷۷۵- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَفِيٍّ الْحَضَنِيُّ حَدَّثَنَا  
نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ  
عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ  
يَكْتُبَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيلَ إِنَّهُمْ  
لَا يَقْبُولُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا خَلَقْتَهُ فضةً وَنَقَشَ  
فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ \*

۷۸۰- حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍاءُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ  
زِيَادٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَبْصَرَ فِي يَدِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ  
يَوْمًا وَاجِدًا قَالَ فَصَنَعَ النَّاسُ الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرَقٍ  
فَلَيْسُواهُ فَطَرَخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ  
فَطَرَخَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ \*

دیکھو۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں، جمہور محدثین اس طرف گئے ہیں کہ یہ ابن شہاب کا وہم ہے کہ انہوں نے چاندی کی انگوٹھی بھینکنے کا ذکر کیا، ورنہ صحیح روایات جو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں ان میں سونے کی انگوٹھی بھینکنے کا ذکر موجود ہے، باقی اس روایت کے بھی علماء نے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ جب آپ نے چاندی کی انگوٹھی بھینک دی، اور جب آپ نے سونے کی انگوٹھی بھینکی تو صحابہ نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بھینک دیں، واللہ اعلم بالصواب۔

۷۸۱- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، روح، ابن جریر، زیاد، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی تو سب لوگوں نے چاندی کی انگوٹھیاں بھاگ کر پہن لیں، یہ دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی بھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں بھینک دیں۔

۷۸۱- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ  
حَدَّثَنَا رَوْحٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادُ  
أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ  
أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ يَوْمًا وَاجِدًا ثُمَّ إِنَّ  
النَّاسَ اضْطَرَبُوا الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرَقٍ فَلَيْسُواهَا فَطَرَخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ  
فَطَرَخَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ \*

۱۔ پر آپ نے ایک چاندی کی انگوٹھی بھینک دی، سب لوگ آپ کے دست مبارک میں اس کی سفیدی دیکھ رہے تھے۔

۷۷۹- نصر بن علی، قسیمی، نوح بن قیس، خالد بن قیس، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کسری، قیصر اور نجاشی کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا، تو آپ سے کہا گیا کہ یہ بغیر مہر کے خط قبول نہیں کرتے، اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بھینک دی، جس کا چھلہ چاندی کا تھا، اور اس میں ”محمد رسول اللہ“ نقش کیا گیا تھا۔

۷۸۰- ابو عمران محمد بن جعفر بن زیاد، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک دن چاندی کی انگوٹھی دیکھی تو سب لوگوں نے چاندی کی انگوٹھیاں بھاگ کر پہن لیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی بھینک دی، تو سب لوگوں نے اپنی انگوٹھیاں بھینک دیں۔



۷۸۲۔ عقبہ بن مکرم غمی، ابو عاصم، ابن جریر اسے سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۷۸۳۔ یحییٰ بن ایوب، عبد اللہ بن وہب مصری، یونس بن یزید، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتی چاندی کی تھی اور اس کا ہمینہ حبشی تھا۔

۷۸۴۔ عثمان بن ابی شیبہ، عباد بن موسیٰ، طلحہ بن یحییٰ انصاری، یونس، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی دابنے ہاتھ میں پہنی تھی، اس میں حبشی ہمینہ تھا، پہنے وقت آپ ہمینہ کو ہتھیلی کے رخ کی طرف کر لیتے تھے۔

۷۸۵۔ زبیر بن حرب، اسماعیل بن ابی اویس، سلیمان بن بلال، یونس بن یزید سے اس سند کے ساتھ طلحہ بن یحییٰ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۷۸۶۔ ابو بکر بن خالد باہلی، عبد الرحمن بن مہدی، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بائیں ہاتھ کی چھٹلی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی اس میں ہوتی تھی۔

۷۸۷۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو کریب، ابن اور لیس، عاصم بن کلیب، ابو بروہہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس انگلی اور اس کے پاس والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے، عاصم راوی حدیث کو یہ یاد نہیں رہا کہ کون سی دو انگلیاں بتلائی ہیں اور منع فرمایا مجھ کو کسی (کیڑا) پہننے سے اور ریشمی زین پوشوں پر

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مَكْرَمٍ الْغَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ \*  
۷۸۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ الْمَصْرِيُّ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرَقٍ وَكَانَ فَصَّةً حَبَشِيًّا \*

۷۸۴۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبَّادُ بْنُ مَوْسَى قَالَا حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى وَهُوَ الْأَنْصَارِيُّ لَمْ يَرْقُبْ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَسَ خَاتَمَ فَضَّةٍ فِي بَعِينِهِ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَأَنَّهُ يَجْعَلُ فَصَّةً مِمَّا يَنْبِي كَفَّةً \*

۷۸۵۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي بِسَمْعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سَلِيمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى \*

۷۸۶۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَدَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَيَّ الْخَنْصَرِ مِنْ يَدِهِ الْبُسْرَى \*

۷۸۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ إِدْرِيسَ وَالنَّفْطُ بِأَبِي كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي نِعْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَجْعَلَ خَاتَمِي فِي هَذِهِ أَوْ الْيَمَنِ تَلْبِهَا لَمْ يَلْزَمْ عَاصِمٌ فِي

بیٹھے سے، انہوں نے بیان کیا کہ کسی توختہ دار وہ کپڑے ہیں جو مصر اور شام سے آتے ہیں اور زمین پوش وہ ہیں، جو طور میں کجاووں پر اپنے شوہروں کے لئے بچھائی ہیں، جیسا کہ ان غوانی چادریں ہیں۔

أَيُّ النَّتَبِ وَنَهَانِي عَنْ لُبْسِ الْفُسِّيِّ وَعَنْ جُلُوسِ عَنِ الْمَتَابِرِ قَالَ فَأَمَّا الْفُسِّيُّ فَيَبَاتٌ مُضْلَعَةٌ يُؤْتَى بِهَا مِنْ مِصْرَ وَالشَّامِ فِيهَا شَيْءٌ كَذَا وَأَمَّا الْمَتَابِرُ فَشَيْءٌ كَانَتْ تَجْعَلُهُ النِّسَاءُ لِيَعُولِيَهُنَّ عَلَى الرَّحْلِ كَالْقَصَائِفِ الْأَرْجَوَانِ \*

۷۸۸۔ ابن ابی عمر، سفیان، عاصم بن کلیب، ابن ابی موسیٰ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۷۸۸۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَوِّهِ \*

۷۸۹۔ ابن ابی بشار، محمد بن جعفر، عاصم بن کلیب ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا، یا مجھے منع فرمایا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۷۸۹۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَى أَوْ نَهَانِي يَعْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ حَوِّهِ \*

۷۹۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو الاحوص، عاصم بن کلیب، ابو بردہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درمیانی اور اس کے برابر والی انگشت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس اور اس انگشت میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

۷۹۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَحَنَّمَ فِي إصْبَعِي هَذِهِ أَوْ هَذِهِ قَالَ فَأَوْمَأَ إِلَيَّ الْوُسْطَى وَالنَّبِيَّ قَلْبَهَا \*

(فائدہ) باجماع مسلمین چنگلیا میں انگوٹھی پہننا سنت ہے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت گزر چکی ہے اور اسے اپنے اور بائیں ہاتھ دونوں میں پہننا جائز اور درست ہے، باقی افضل کیا ہے اس میں اختلاف ہے۔ ہذا قالہ النووی

میں کہتا ہوں کہ روایات اس بارے میں مختلف ہیں امام ترمذی نے شاکل میں اکثر دہے ہاتھ میں پہننے کی روایت نقل کی ہیں، امام ترمذی اور امام بخاری نے اس کو رائج قرار دیا ہے، خود علماء حنفیہ میں بھی اختلاف ہے بعض نے دہے میں پہننا افضل قرار دیا اور بعض نے بائیں میں اور بعض نے دونوں کو مساوی کیا ہے۔ علامہ شامی نے ہی دو قول نقل کئے ہیں، ملا علی قاری نے ایک قول دائیں کے افضل ہونے کا لکھا ہے۔ در مختار میں کہتانی سے نقل کیا ہے کہ دہے ہاتھ میں انگوٹھی کا پہننا و افضل کا شمار ہے، اس لئے اس سے احتراز واجب ہے، صاحب در مختار لکھتے ہیں، ممکن ہے، اب نہ ہو، حضرت گنگوہی نے کوئٹہ درمی میں لکھا ہے کہ بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا چونکہ و افضل کا شعار ہے، لہذا نہ کرو ہے، حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری نے بھی یہی تحریر فرمایا، نیز لکھا ہے کہ و افضل کے کفر میں اگرچہ اختلاف ہے، مگر ان کے فاسق ہونے میں کوئی اختلاف نہیں، اور فساد کے ساتھ تشبیہ سے بھی احتراز ضروری ہے۔



## باب (۱۱۸) جوئے پینے کا استحباب۔

۷۹۱۔ سلمہ بن شیبہ، حسن بن امین، معقل، ابو الزبیر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک جہاد کے سفر میں جس میں ہم شریک تھے شافرمارہ تھے، جوئے زیادہ تر پہنا کوو، کیونکہ آدمی جب تک جوئے پئے رہتا ہے مواروں کے حکم میں رہتا ہے۔

(فائدہ) کیونکہ ہر چوت اور تکلیف سے محفوظ رہتے ہیں اور چلنے میں سہولت ہوتی ہے۔

باب (۱۱۹) داہنے پاؤں میں پہلے جو تا پہننا اور بائیں پاؤں سے پہلے اتارنے کا استحباب اور ایک جو تہ پہن کر چلنے کی کراہت۔

۷۹۲۔ عبدالرحمن بن سلام، یحییٰ بن معمر، محمد بن زید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی جو تا پہنے، تو داہنے پاؤں سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں سے شروع کرے، اور دونوں میں پہننا چاہئے، یادو نوں اتار ڈالے۔

۷۹۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی تم میں سے ایک جو تہ پہن کر نہ چلے، بلکہ دونوں پہنے یادو نوں اتار دے۔

۷۹۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن اور لیس، اعمش، ابو رزین بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری طرف آئے اور اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر مارا، پھر فرمایا، آگاہ ہو جاؤ، تم بیان کرتے ہو کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولا ہوں تاکہ تم ہدایت پاؤ اور میں گمراہ ہو جاؤں،

## باب (۱۱۸) استِحْبَابِ لُبْسِ النِّعَالِ \*

۷۹۱۔ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَتَمِينَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي غَزْوَةٍ غَزَوْنَاهَا اسْتَكْبَرُوا مِنَ النِّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَأَيُّهَا رَأَيْنَا مَا اتَّعَلَّ \*

## باب (۱۱۹) استِحْبَابِ لُبْسِ النِّعْلِ فِي الْيَمْنَى أَوَّلًا وَالْخَلْعِ مِنَ الْيُسْرَى أَوَّلًا وَكَرَاهَةِ الْمَشْيِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ \*

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَامٍ الْحُجَمِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بَعْنِي ابْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اتَّعَلَّ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمْنَى وَإِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشَّمَالِ وَلْيَبْعَثْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَبْعَثْهُمَا جَمِيعًا \*

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيَبْعَثْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَبْعَثْهُمَا جَمِيعًا \*

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى جَبْهَتِهِ فَقَالَ أَلَا إِنَّكُمْ تَخْذُلُونَنِي أَكْذِبُ عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَيَّأُونَ وَأُضِلُّوا وَإِنِّي  
أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا انْقَضَ شَيْءٌ أَحَدِكُمْ فَلَا  
يُعْمَرْ فِي الْأَعْرَى حَتَّى يَصْلِحَهَا \*

۷۹۵ - وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ  
أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ  
أَبِي زُرَّيْرٍ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْمَعْنَى \*

خبردار میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، جب تم میں سے کسی کے جوت  
کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ دوسرا جوتہ پہن کر نہ چلے، تاہم قنیکہ اسے  
درست نہ کرے۔

۷۹۵۔ علی بن حجر السعدی، علی بن مسر، اعمش، ابو زریں ابو  
صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے ان کی روایات کے ہم معنی روایت کرتے ہیں۔

(قائد) امام نووی فرماتے ہیں ان احادیث کی وجہ سے ایک جوتہ پہن کر چنا کر رہا ہے، غدار نے فرمایا ہے کہ اس کا سبب یہ ہے کہ یہ چیز قار  
اور تہذیب کے خلاف ہے اور ایسے ہی جوتہ پہننے میں، ادب اور مستحب طریقہ دیا ہے جو کہ حدیث ۷۹۳ میں تفصیل فرمادیا ہے، کیونکہ اس  
طرح جوتہ پہننے اور اتارنے میں واسطے پاؤں کی قلمریم باقی ہے اور قلمریم میں بدویت بالیسین مستحب ہے (نووی جلد ۲ ص ۱۹۷)؛ اکمال  
المعلم وشرح جلد ۶ ص ۳۹۱

(۱۲۰) بَابُ النَّهْيِ عَنْ اسْتِمَالِ الصَّمَاءِ  
وَالْاِحْتِيَاءِ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ \*

۷۹۶ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ  
أَنَسٍ فِيمَا قَرَأَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ  
يَأْكُلَ الرَّجُلُ بِصِمَالِهِ أَوْ يَحْشِيَ فِي نَعْلٍ  
وَاحِدٍ وَأَنْ يَسْتَمِلَ الصَّمَاءَ وَأَنْ يَحْشِيَ فِي  
تَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهِ \*

باب (۱۲۰) ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنے،  
اور ایک ہی کپڑے میں احتیاء کی ممانعت۔

۷۹۶۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ابو الزبیر، حضرت جابر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھیں ہاتھ سے کھانے  
سے یا ایک جوتہ میں چلنے سے یا ایک ہی کپڑا سارے بدن پر پہننے  
سے، یا ایک ہی کپڑے میں احتیاء کرنے سے یا اس طور کہ شر مگلا  
کھلی ہوئی ہو منع فرمایا ہے۔

(قائد) احتیاء یعنی ہاتھ بھی کپڑے میں ہوں ہو رہنڈ لیاں کھڑی کر کے ایک کپڑے میں اس طرح بیٹھے کہ شر مگلا سامنے نہ کھل جائے،  
جسے گوت مار کر بیٹھا ہوتے ہیں۔

۷۹۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ  
حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى  
بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ  
جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَوْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا انْقَضَ شَيْءٌ أَحَدِكُمْ أَوْ مِنْ

۷۹۷۔ احمد بن یونس، زہیر، ابو الزبیر، جابر (دوسری سند) یحییٰ  
بن یحییٰ، ابو عاصمہ، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا فرما رہے تھے، کہ جب کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ  
جائے، تو جب تک اسے درست نہ کرے، فقط ایک جوتہ پہن کر



انْقَطَعَ نَبَسُهُ نَعْبَهُ فَلَا يَمَسُّ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ  
حَتَّى يُصْلِحَ نَبَسُهُ وَلَا يَمَسُّ فِي خُفٍّ وَاحِدٍ  
وَلَا يَأْكُلُ بِبِمَنْزِلِهِ وَلَا يَحْتَبِي بِالشُّوْبِ الْوَاحِدِ  
وَلَا يَلْتَجِفُ الصَّمَاءَ \*

۷۹۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ح وَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا الثَّيْتُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ  
جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَهَى عَنْ اسْتِعْمَالِ الصَّمَاءِ وَالْحَتَبِ فِي تَوْبِ  
وَاحِدٍ وَأَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى  
الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ \*

۷۹۹ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ  
حَاتِمٍ قَالَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو  
الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَسُّ فِي نَعْلٍ  
وَاحِدٍ وَلَا تَحْتَبِي فِي إِذَرٍ وَاحِدٍ وَلَا تَأْكُلُ  
بِشِعْمَالِكَ وَلَا تَشْتَمِلَ الصَّمَاءَ وَلَا تَضَعُ إِحْدَى  
رِجْلَيْكَ عَلَى الْأُخْرَى إِذَا اسْتَلْقَيْتَ \*

۸۰۰ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رُوَيْحُ  
بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْأَعْمَشِ  
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَلْقِيَنَّ أَحَدُكُمْ نَمًّا  
يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى \*

۸۰۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ  
عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَادِ بْنِ تَمِيمٍ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ رَأْيٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضْبَعًا إِحْدَى  
رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى \*

نہ چلے اور نہ ایک موزہ پہن کر چلے، نہ پائیں ہاتھ سے کھائے،  
اور نہ ایک کپڑے میں احتیاء کرے اور نہ ہی ایک کپڑا سارے  
بدن پر لپیٹے۔

۷۹۸ - قبیلہ بن سعید، لیث (دوسری سند) ابن ریح، لیث  
ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی کپڑا سارے بدن  
پر لپیٹ لینے، اور ایک کپڑے میں احتیاء کرنے اور چپٹ لیت کر  
ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

۷۹۹ - اسحاق بن ابراہیم، محمد بن عاتق، محمد بن بکر، ابن جریر،  
ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے  
ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ  
آپ نے فرمایا ایک جوتہ پہن کر مت چلو، اور ایک ازار میں  
احتیاء نہ کرو اور اپنے پائیں ہاتھ سے مت کھاؤ، اور ایک ہی کپڑا  
سارے بدن پر مت لپیٹو، اور چپٹ لیت کر ایک ٹانگ دوسری  
ٹانگ پر مت رکھو۔

۸۰۰ - اسحاق بن منصور، روح بن عباد، عبید اللہ بن افضل،  
ابو الزبیر، حضرت جابر بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا کوئی شخص تم سے چپٹ لیت کر ایک ٹانگ  
دوسری ٹانگ پر نہ رکھے۔

۸۰۱ - یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عباد بن تمیم اپنے چچا سے  
روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کو مسجد میں چپٹ لیٹے ہوئے دیکھا کہ ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر  
رکھی تھی۔

٨٠٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو نَعْمٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي عَمِيْنَةَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَخَرَّمَةُ قَالََا أَخْبَرَنَا أَبُو وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالََا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِنْهُ \*  
(١٢١) بَابُ نَهْيِ الرَّجُلِ عَنِ التَّرَعُّفِ \*

٨٠٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرِّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَ قَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التُّزَعُّفِ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ يَعْنِي بِلَفْظِ جَالٍ \*

٨٠٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغَمْرُو  
النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ  
قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ عَبْدِ  
الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَرَعَفَ الرَّجُلُ \*

(فائدہ) میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں اور اب مزید کٹھ دیتا ہوں کہ  
سے مکروہ ہو جاتی ہے اور صاحب بحر الرائق نے جلد ۸ میں کراہ  
حرمت کا قول نقل کیا ہے اور یہی چیز امام نووی نے شرح صحیح مسلم  
علماء حنفیہ کے دونوں قول نقل کئے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(١٢٢) يَابِ اسْتَحْيَابِ خِضَابِ الشَّيْبِ  
بِصَفْرِ أَوْ حُمْرَةٍ وَتَحْرِيمِهِ بِالسَّوَادِ \*

۸۰۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، زبیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابن عیینہ۔  
(دوسری سند) ابو الطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس۔  
(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۱۲۱) مرد کو زعفران میں رنگے ہوئے  
کپڑے پہننے کی ممانعت۔

۸۰۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو الریح، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، عبد العزیز بن حبیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذعفرانی لباس پہننے سے منع فرمایا ہے، قتیبہ حماد سے نقل کرتے ہیں یعنی مردوں کو۔

۸۴۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو عاص، زبیر بن حرب، ابن نمیر، ابو کریم، اسماعیل بن علیہ، عبدالعزیز بن حبیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو زعفران لگانے سے منع فرمایا ہے۔

ہب منتفی میں اس قسم کے پیڑوں کا پہننا مکروہ تحریمی ہے اور نماز اس کی ہے، مگر امام بدر الدین عینی نے عمدة القاری جلد ۳۲ ص ۲۲ پر ۲ ص ۱۹۸ پر نقل کی ہے۔ اور علامہ شامی نے حرمت اور کراہت کے

باب (۱۲۲) بڑھاپے میں زردی یا سرخی کے  
ساتھ خضاب کرنے کا استحباب اور سیاہ خضاب کی  
حرمت۔



۸۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَى بَابِي فَخَافَهُ أَوْ جَاءَ عَامَ الْفَتْحِ أَوْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ مِثْلُ الثَّغَامِ أَوْ الثَّغَامَةِ فَأَمَرَ أَوْ فَأَمَرَ بِهِ إِلَى نِسَائِهِ قَالَ غَيْرُوا هَذَا بَشْيَاءُ \*

۸۰۶۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الصَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَى بَابِي فَخَافَهُ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُوا هَذَا بَشْيَاءُ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ \*

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغَمْرُو بْنُ الْفَافِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَلِيمَانَ بْنِ بَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبِغُونَ فَنَجَابِقَهُمْ \*

۸۰۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو حنیفہ، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال یا فتح مکہ کے دن ابو قحافہ لائے گئے یا خود حاضر خدمت ہوئے ان کا سر اور ان کی داڑھی ٹھام یا ثغام گھاس کی طرح سفید تھی آپ نے ان کی عورتوں کو حکم دیا کہ اس سفیدی کو کسی چیز سے بدل دو۔

۸۰۶۔ ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن ابو قحافہ پیش کئے گئے ان کا سر اور داڑھی ٹھام گھاس کی طرح سفید تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سفیدی کو کسی چیز کے ساتھ تبدیل کر دو، لیکن سیاہی سے بچو (۱)۔

۸۰۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی، شیبہ، عمرو ناقد، زبیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، ابو سلمہ، سلیمان بن ایسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے لہذا تم ان کی مخالفت کرو۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، ابو قحافہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد تھے ان کا نام عثمان تھا، فتح مکہ کے دن مشرف بالاسلام ہوئے۔ اور زردیہ سرخ خضاب عورت اور مرد دونوں کے لئے مستحب ہے اور سیاہ خضاب حرام ہے، باقی اسلاف میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک خضاب افضل ہے اور بعض کے لئے ترک خضاب افضل ہے (نووی جلد ۲ ص ۱۹۹) نیز حدیث سے معلوم ہوا کہ روزِ مرد کی عادات لباس اور وضع میں کفار اور دیگر قوموں کی مخالفت اور اپنی دینی وضع اور شعار کا باقی رکھنا ضروری ہے اور یہ نہایت ذلت اور بے غیرتی کی بات ہے کہ دوسری قوم کے متفقہ نہیں اور ان کی اندھا خدمت تقید کریں۔

(۱۲۳) بَابُ تَحْرِيمِ تَصْوِيرِ صُورَةٍ بَابُ (۱۲۳) چانداری کی تصویر بنانے کی حرمت۔

(۱) سیاہ خضاب استعمال کرنے کی کئی صورتیں ہیں (۱) مجہر سیاہ خضاب استعمال کرے جو کہ دشمن پر رعب طاری ہو یہ بالافاق جائز ہے۔ (۲) ہو کہ دینے کے لئے کوئی استعمال کرے تاکہ جو ان نظر آئے حالانکہ وہ جو ان نہ ہو یہ بالافاق ممنوع ہے۔ (۳) شوہرِ نبوی کے لئے یا ہدی شوہر کے لئے کالا خضاب استعمال کرے تو یہ اکثر علماء کے ہاں مکروہ تحریمی ہے بعض نے اجازت دی ہے اور خالص سیاہ خضاب کے علاوہ باقی کسی بھی رنگ کا خضاب مستحب اور پسندیدہ ہے۔

## الْحَيَوَانُ \*

۸۰۸- حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ وَاعْتَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي سَاعَةٍ يَأْتِيهِ فِيهَا فَحَاءَتُ بِلَافِ السَّاعَةِ وَلَمْ يَأْتِهِ وَفِي يَدِهِ عَصَا فَأُلْقَاهَا مِنْ يَدِهِ وَقَالَ مَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ وَلَا رُسُلُهُ ثُمَّ انْطَفَتْ فَإِذَا جَرُّو كُتُبَ نَحْنُ سَرِيرِهِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَنِي دَخَلَ هَذَا الْكَلْبُ خَائِفًا فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا ذَرَيْتُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَحَاءَ جَبْرِيلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْتَدَنِي فَحَلَسْتُ لَكَ فَلَمْ تَأْتِ فَقَالَ مَذْهَبِي الْكُتُبُ الَّتِي كَانَتْ فِي بَيْتِكَ إِنَّمَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ \*

۸۰۸- سويد بن سعید، عبد العزیز بن ابی حازم، ابو سلمہ اپنے والد ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک وقت میں آنے کا وعدہ کیا، پھر وہ وقت آگیا مگر جبریل امین نہیں آئے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی آپ نے اسے اٹھ پھینک دیا اور فرمایا، اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا اور نہ اس کے قصد وعدہ خلافی کرتے ہیں، پھر آپ نے ادھر ادھر دیکھا تو ایک کتے کا پلا تخت کے نیچے دکھائی دیا، آپ نے فرمایا، اے عائشہ یہ کتا یہاں کب آیا؟ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم مجھے معلوم نہیں آپ نے غم دیا وہ باہر نکال دیا، اتنی وقت جبریل امین تشریف لائے، آپ نے فرمایا، تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اور میں تمہارے انتظار میں بیٹھا رہا لیکن تم نہیں آئے انہوں نے کہا کہ یہ جو کتا آپ کے مکان میں تھا اس نے مجھے آنے سے روک دیا تھا، اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں چاند کی تصویر بنانا سخت حرام ہے اور کبیر و مناد ہے، خود کپڑے میں ہو یا فرش میں یا اثری اور پیر اور برتن اور دیوار وغیرہ میں، البتہ جن چیزوں میں جان اور روح نہیں ہے جیسا کہ درخت وغیرہ والی کی تصویر بنانا حرام نہیں اور سایہ دار ہونے اور نہ ہونے کا کوئی فرق نہیں، جمہور علماء، صحابہ، تابعین، اور تابع تابعین امام ابو حنیفہ، مالک، ثوری اور شافعی کا یہی مسلک ہے اور یہی جے امام بدر الدین عینی نے توضیح کے حوالہ سے نقل کی ہے کہ تصویر بنانا سخت حرام ہے اور یہ کبیر و گنہوں میں سے ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی عفت غلطی کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات میں سے المصور بھی ہے تو گویا کہ انسان تصویریں بنا کر ورہو کر اپنے مصور ہونے کا عموماً ارادہ کرنا ہے (معاذ اللہ) ان اللہ بوالفلاق ذوالقوة العظیم، نیز روایت سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشر تھے کیونکہ اگر جبریل علیہ السلام نوری مخلوق ہونے کی وجہ سے کتے کی بنا پر گھر داخل نہیں ہو سکتے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے اس مکان میں موجود ہو سکتے تھے۔ (نووی جلد ۲ ص ۱۹۹ یعنی جلد ۲ ص ۷۰)

۸۰۹- اسحاق بن ابراہیم خطیب، مخزومی، وہیب، ابو حازم سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے کہ جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک وقت آنے کا وعدہ کیا

۸۰۹- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا الْمُخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ جَبْرِيلَ وَاعْتَدَ رَسُولُ اللَّهِ



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَهُ فَذَكَرَ أَخْبَرْتُ  
وَأَبُو بَطْنُوهُ كَتَبُوا لِي أَبِي حَارِثٌ  
۸۱۰ - حَدَّثَنِي حَرْمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ  
السَّبَّاحِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
مِمْوْنَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَصْبَحَ يَوْمًا وَاحِدًا فَقَالَتْ مِمْوْنَةُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ لَقَدْ اسْتَنْكَرْتُ حَيْثُكَ مِنْذُ الْيَوْمِ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ  
كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَنْقَابِي اللَّيْلَةَ فَمَنْ يَلْقَانِي أَمْ  
وَاللَّهِ مَا أَخْلَفَنِي قَالَ فَظَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَهُ ذَلِكَ عَلَى ذِمَّتِهِ ثُمَّ وَقَعَ  
فِي نَفْسِهِ حَزَنٌ وَكَانَ نَحْتًا فَسَطَّاحًا لَنَا فَأَمَرَ  
بِهِ فَأُخْرِجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَغَسَّغَ مَكَانَهُ  
فَمَّا أَمْسَى لَقِيَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ لَهُ قَدْ كُنْتَ  
وَعَدَنِي أَنْ تَلْقَانِي الْيَوْمَ قَالَ أَجَلٌ وَتَكُنَّا لَا  
نَدْخُلُ بَيْنًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ فَأَصْبَحَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَأَمَرَ بِقَتْلِ  
الْكِلَابِ حَتَّى إِنَّهُ يَأْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ  
الصَّغِيرِ وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيرِ \*

بقیہ حدیث حسب سابق ہے مگر اتنی مفصل نہیں جیسا کہ پیش  
تھی۔

۸۱۰۔ محمد بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن  
السباق، عبد اللہ بن عباس، ام المومنین حضرت مہمونہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک روز صبح کو آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم چپ چپ لہجے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آنا  
شروع دن اکیس سے میں آپ کی صورت میں تبدیلی دیکھتی  
ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جبریل امین نے  
اس رات مجھ سے ملنے کا وعدہ کیا تھا مگر نہیں ملے اور خدا کی قسم  
انہوں نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی ہے پھر سارا دن آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح رہے، اس کے بعد آپ کے دل  
میں ایک کتے کے بچے کا خیال آیا جو ہمارے چنگ کے نیچے تھا،  
پورا حکم دے کر اس کو نکلوا دیا پھر آپ نے پانی لیا اور جہاں وہ کتا  
تھا وہاں چھڑک دیا، جب شام ہوئی تو جبریل علیہ السلام  
تشریف لائے آپ نے فرمایا تم نے گزشتہ رات آنے کو مجھ  
سے وعدہ کیا تھا، انہوں نے کہا ہاں مگر ہم اس گھر میں نہیں  
جاسے جس میں کتا اور تصویر ہو، پھر اسی صبح کو آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا یہاں تک کہ  
آپ نے چھوٹے ہارنگ بھی کتا قتل کر دیا اور بڑے ہارنگ کے کتے  
کو چھوڑ دیا۔

(فائدہ) کیونکہ بڑے ہارنگ کی حفاظت بغیر کتے کے دشوار ہے اور جو فرشتے کتے اور تصویر کی وجہ سے نہیں آتے وہ رحمت اور برکت کے  
فرشتے ہیں ورنہ محافظ فرشتے تو ہر وقت ساتھ رہتے ہیں اور ہر مقام پر جاتے ہیں کیونکہ وہ عمائد لکھتے ہیں (نورانی جلد ۲ ص ۱۹۹ یعنی جلد ۲۰  
ص ۷۰)

۸۱۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمر و ناقد، اسحاق بن  
ابراہیم، سفیان بن عیینہ، زہری، عبید اللہ، حضرت ابن عباس،  
حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ  
جس گھر میں ستایا تصویر ہو اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے

۸۱۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ  
أَبِي شَيْبَةَ وَغَمْرُو بْنُ الْوَدْدِ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
قَالَ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْأَخْرَاقُ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ  
اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كُتُبٌ وَلَا صُورَةٌ \*  
(یعنی رحمت کے فرشتے)

(فائدہ) کیونکہ کتب میں نجاست اور گندگی ہوتی ہے اور دونجاستوں کو کھانا ہے اور پھر یہ کہ کتابی شیاطین سے ہے اور فرشتے اس کی عمدہ ہیں اس لئے دخول ملائکہ اس مقام پر نہیں ہوتا (یعنی جلد ۲۴ ص ۶۹ و شرح سنو ص ۵)

۸۱۲- حَدَّثَنِي أَبُو الصَّاهِرِ وَخَرَّمَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ مَسِيعَ بْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كُتُبٌ وَلَا صُورَةٌ \*  
۸۱۲- ابو الظاہر، خرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے کہ جس گھر میں کتاب یا تصویر ہوتی ہے اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

(فائدہ) کیونکہ تصویر میں اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی معصیت ہے اور اس کی صفت خلق کے ساتھ مشابہت ہے اس لئے ایسے نافرمانوں کے مقامات سے رحمت کے فرشتے دور رہتے ہیں کیونکہ مندر اور مردوں کی ایک ہی ہوتے ہیں اور جو حضرات قونوجیب میں رکھ کر چلتے ہیں تو وہ رحمت الہی سے محروم ہو کر شیاطین کی مصاحبت اختیار کرتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۸۱۳- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ وَذَكَرَهُ الْأَخْبَارُ فِي الْإِسْنَادِ \*  
۸۱۳- اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ یونس کی روایت اور طبر زروایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۸۱۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَالِدٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرٌ لَمْ أَشْكُ زَيْدٌ بَعْدُ فَعُدَّاهُ فَإِذَا عَلَى بَابِ سِنِّ فِيهِ صُورَةٌ قَالَ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ الْحَوْلَانِي رَيْبٌ مِمَّنْهُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يُخْبَرْنَا زَيْدٌ عَنْ الصُّورِ يَوْمَ الْأَوَّلِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ أَلَمْ نَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ \*  
۸۱۴- قتیبہ بن سعید، لیث، بکیر، بسر بن سعید، زید بن خالد، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویر ہو، بسر بیان کرتے ہیں کہچھ دنوں کے بعد زید بیمار ہوئے ہم ان کی عیادت کے لئے گئے دیکھا کہ ان کے دروازے پر ایک پردہ پڑا ہوا ہے جس میں تصویر ہے میں نے عبید اللہ خولانی پروردہ حضرت میمونہ سے کہا کہ خود زید ہی نے ہم سے تصویر کے متعلق حدیث بیان کی تھی (اور اب پردہ پر یہ تصویر ہے) عبید اللہ نے کہا کیا تم نے یہ نہیں سنا تھا کہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کپڑے کے نقش اس سے مستثنیٰ ہیں۔





الْحِجَارَةُ وَالصُّيْنُ قَالَتْ فَقَطَعْنَا مِنْهُ وَسَادَتَيْنِ  
وَحَسَوْنَهُمَا نَيْفًا فَلَمْ يَعْزْ ذَلِكَ عَلَيَّ \*

۸۱۷- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ تَمْرَةَ عَنْ  
حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تَمَثَّالٌ طَائِرٌ  
وَكَانَ الدَّاعِي إِذَا دَخَلَ اسْتَقْبَلَهُ فَقَالَ لِي  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلِي هَذَا  
فَبِئْسَ كَلِمًا دَخَلَتْ فَرَأَيْتُهُ ذَكَرَتْ الدُّنْيَا قَالَتْ  
وَكَلَّتْ لَنَا قَطِيفَةً كُنَّا نَقُولُ عَلِمَهَا حَرِيرٌ  
فَكُنَّا نَلْبِسُهَا \*

۸۱۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ  
الْمُثَنَّى وَزَادَ فِيهِ يُرِيدُ عَبْدُ الْأَعْلَى قَلْبُ يَأْمُرُنَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِهِ \*

(قائد) یہ تصاویر کی حرمت سے پہلے کا بیان ہے، واللہ اعلم۔

۸۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو  
كَرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَبِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَرَتْ عَلَى  
بَابِي دُرُونُكَامٍ فِيهِ الْخَيْلُ ذَوَاتُ الْأَحْيَةِ  
فَأَمَرَنِي فَمَرَعْتُهُ \*

۸۲۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ بِهَذَا  
الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ قَدَمٍ مِنْ سَفَرٍ \*

۸۲۱- حَدَّثَنَا مُنْصُورُ بْنُ أَبِي مُرَاجِمٍ حَدَّثَنَا

پھاڑ ڈالا، یا کٹ دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم نہیں دیا  
ہے کہ پتھروں اور مٹی پر کپڑا بٹائیں، چنانچہ ہم نے اسے کٹ  
کر دو ٹکے بنا ڈالے اور ان میں کھجوروں کی چھال بھری، آپ  
نے ان پر کوئی عیب نہیں لگایا۔

۸۱۷- زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، داؤد، تمرہ، حمید  
بن عبد الرحمن، سعد بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنها بیان کرتی ہیں کہ ہمارے یہاں ایک پردہ تھا جس پر  
پرندوں کی تصاویر بنی ہوئی تھیں جب کوئی اندر آتا تو یہ تصاویر  
اس کے سامنے ہوتیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ  
سے فرمایا اس کو نکال دو کیونکہ جس وقت میں اندر آتا ہوں تو  
دنیا یاد آ جاتی ہے، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ ہمارے پاس  
ایک چادر تھی جس کے نقوش کو ہم ریشمی کہہ کرتے اور اسے  
پہنا کرتے تھے۔

۸۱۸- محمد بن قتی، ابن ابی نعیم اور عبد الاحیٰ سے اسی سند کے  
ساتھ روایت مروی ہے محمد بن شعیب بیان کرتے ہیں کہ  
عبد الاحیٰ نے یہ زیادتی بیان کی ہے کہ حضور نے ہمیں اس کے  
کٹنے کا حکم نہیں دیا۔

۸۱۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابواسامہ، ہشام، بواسطہ  
اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنها بیان کرتی ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے میں نے  
اپنے دروازہ پر ایک ریشمی پردہ ڈالی رکھا تھا جس پر پردہ گھوڑوں  
کی تصاویر تھیں آپ نے حکم دیا میں نے اسے پھاڑ ڈالا۔

۸۲۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ (دوسری سند) ابو کریب، وکیع  
سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی عبدہ کی روایت  
میں یہ نہیں کہ سفر سے تشریف لائے۔

۸۲۱- منصور بن ابی مرجم، ابراہیم بن سعد، زہری، قاسم بن



إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُنْسَرَّةٌ بِقَرَامٍ فِيهِ عَصُودَةٌ فَتَلَوْنَ وَجْهَهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السُّتْرَ فَهَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُسْتَبْهَوْنَ بِخَلْقِ اللَّهِ \*

۸۲۲ - وَحَدَّثَنِي حُرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ أَهْوَى إِلَى الْقَرَامِ فَهَتَكَهُ بِيَدِهِ \*

۸۲۳ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا لَمْ يَذْكُرَا مِنْ \*

۸۲۴ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِرُحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَرَّتُ سَهْوَةً لِي يَقْرَأُ فِيهِ تَمَائِيلٌ فَلَمَّا رَأَى هَتَكَهُ وَتَلَوْنَ وَجْهَهُ وَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهَوْنَ بِخَلْقِ اللَّهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَطَعْنَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وَبَادَةً أَوْ وَبَادَتَيْنِ \*

محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں نے ایک تصویر والا پردہ ڈال رکھا تھا، یہ دیکھ کر آپ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا اور آپ نے اس پردہ کو لے کر پھاڑ ڈالا، پھر فرمایا، قیامت کے دن سب سے سخت ترین عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو مخلوق خدا کی تصویریں بناتے ہیں۔

۸۲۲ - حرمد بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور ابراہیم بن سعد کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، ہاں اس میں یہ ہے کہ پھر آپ پردے کی طرف پھٹکے اور اسے اپنے ہاتھ سے پھاڑ ڈالا۔

۸۲۳ - یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن عیینہ۔

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اس میں "ان اشد الناس عذابا" ہے "من اشد الناس" نہیں۔

۸۲۴ - ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، عبد الرحمن بن القاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں نے اپنے ایک طاق پر ایک پردہ ڈال رکھا تھا جس میں تصاویر تھیں۔ جب آپ نے یہ دیکھا تو اسے پھاڑ ڈالا اور آپ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا اور فرمایا، اے عائشہ قیامت میں سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی تصویریں بناتے ہیں۔ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ ہم نے اسے کاٹ کر ایسے ٹکڑے یا دو ٹکڑے بنائے۔

۸۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ لَهَا ثَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ مَعْلُودٌ بِأَيِّ مَهْوَةٍ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَيْهِ فَقَالَ أَخْبِرِي عَنِّي قَالَتْ فَأَخْبَرْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدًا \*

۸۲۶- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعُقَيْبَةُ بْنُ مَكْرَمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

۸۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ وَقَدْ مَسَّتْ نَمَطًا فِيهِ تَصَاوِيرُ فَتَحَاهُ فَأَخَذَتْ مِنْهُ وَسَادَتَيْنِ \*

۸۲۸- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ يَكْرُمًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيهِ تَصَاوِيرُ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَعَهُ قَالَتْ فَقَطَعْنَاهُ وَسَادَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِينَئِذٍ يُقَالُ لَهُ رُبِيعَةُ بْنُ غَطَاءٍ مَوْلَى نَبِيِّ زُهْرَةَ أَمَّا سَمِعْتَ أَبَا مُحَمَّدٍ يَذْكُرُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَقِي عَلَيْهَا قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ لَا قَالَ لَكِنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ يُرِيدُ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ \*

۸۲۵- محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، عبد الرحمن بن قاسم، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک کپڑا تھا جس میں تصاویریں تھیں اور وہ ایک طاق پر لٹکا ہوا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف نماز پڑھتے تھے تو آپ نے فرمایا اسے میرے سامنے سے ہٹا دے میں نے اسے سلجھ کر کے اس کے نیچے ہٹائے۔

۸۲۶- اسحاق بن ابراہیم، عقبہ بن کرم، سعید بن عامر (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابو عامر عقدی، شعبہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۸۲۷- ابو بکر بن ابی، شیبہ، وکیع، سفیان، عبد الرحمن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں نے ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصاویر تھیں، آپ نے اسے ہٹا دیا، میں نے اس کے دو نیچے ہٹائے۔

۸۲۸- ہارون بن معروف، ابن وہب، عمرو بن حارث، یکریم، عبد الرحمن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصاویر تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے اس پردہ کو ہٹا دیا، میں نے اس کے دو نیچے ہٹائے اسی وقت مجلس میں سے ایک شخص جنہیں ربیعہ بن عطاء مولیٰ بنی زہرہ کہا جاتا تھا، بولا تم نے ابو محمد سے نہیں سنا وہ کہتے تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پر آرام کرتے تھے، ابن قاسم بولے نہیں لیکن میں نے قاسم بن محمد سے سنا ہے۔



۸۲۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نَمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفَتْ أَوْ فَعَرَفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَمَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هَذِهِ النَمْرُقَةِ فَقَالَتْ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ تَقَعُدُ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ يُعَذَّبُونَ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّورُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ \*

۸۳۰- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمَيْحٍ عَنِ الثَّمِثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ حَدَّثِي عَنْ أَيُّوبَ ح وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي الْأَعْجَشُونَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كُلُّهُمُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَبَعْضُهُمْ أَمُّ حَدِيثًا لَهُ مِنْ بَعْضٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي الْأَعْجَشُونَ قَالَتْ فَأَخَذْتُهُ فَجَعَلْتُهِ مِرْفَقَتَيْنِ فَكَانَ يَرْتَفِقُ بِهِمَا فِي الْبَيْتِ \*

۸۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى

۸۲۹- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک چھوٹا گد یا خرید لیا تھا جس میں تصویریں تھیں، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپ دروازہ ہی پر کھڑے رہے اور اندر تشریف نہ لائے تو میں نے پہچان لیا آپ کے پیروں پر ناگواری کے آثار معلوم ہوئے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سامنے توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا قصور سرزد ہوا، آپ نے فرمایا یہ تمکیہ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اسے میں نے آپ کے بیٹھنے کے لئے خریدا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ان تصاویر کو بنانے والوں کو عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو چیزیں تم نے بنائی ہیں انہیں زندہ کرو، پھر فرمایا جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں وہاں فرشتے نہیں داخل ہوتے ہیں۔

۸۳۰- قتیبہ، ابن ریح، لیث بن سعد۔

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ثقفی، ایوب۔

(تیسری سند) عبدالوارث، عبدالصمد بواسطہ اپنے والد، ایوب۔ (چوتھی سند) ہارون بن سعید ابن وہب اسامہ بن زید۔

(پانچویں سند) ابو بکر بن اسحاق، ابو سلمہ خزاعی، عبدالعزیز بن اخی المسجون، عبید اللہ بن عمر، نافع، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہی روایت نقل کرتے ہیں کہ باقی بعض راویوں کی حدیث بعض سے کاٹ ہے، اور ابن ابی المسجون نے یہ زیادتی بیان کی ہے کہ میں نے اس کے دو تمکیہ بنائے، آپ گھر میں ان پر آرام فرماتے۔

۸۳۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، (دوسری سند) ابن اثیر، یحییٰ قطان، عبید اللہ (تیسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے

والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو لوگ تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن انہیں عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا جو چیزیں تم نے بنائی ہیں ان میں جان ڈالو۔

۸۳۲۔ ابو الریح، ابو کامل، حماد۔

(دوسری سند) زبیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ۔

(تیسری سند) ابن ابی عمر، ثقیف، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر عن ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۸۳۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، (دوسری سند) ابو سعید انصاری، وکیع، اعمش، ابو نعیم، مسروق، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں تصویر بنانے والوں کو ہوگا اور انھیں روٹی نے ان کا لفظ نہیں بولا، صرف "اشد الناس" کہا ہے۔

۸۳۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو یزید بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، (دوسری سند) ابن ابی عمر، سفیان، اعمش سے اکی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی یحییٰ و ابو کریب عن ابی معاویہ کی روایت میں ہے کہ دو زخیوں میں سخت ترین عذاب والے مصور ہوں گے اور سفیان کی روایت وکیع کی روایت کی طرح ہے۔

۸۳۵۔ نصر بن علی، حمضی، عبدالعزیز بن عبدالحمید، منصور، مسلم بن صبیح بیان کرتے ہیں کہ میں مسروق کے ساتھ ایک

وَهُوَ الْقَطْرُ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو نُمَيْرٍ وَالْقَطْرُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ \*

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو سَكَابٍ قَالَا حَدَّثَنَا ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيْيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا ثَقِيفُ كَثْمَةُ عَنْ أَبِي عَمْرِو دَاوُدَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي صَالِيَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*  
۸۳۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَدَلِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي نَضْعَةَ عَنْ مِسْرُوقٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَشَدَّ عَذَابٍ عَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصُّوْرُونَ وَلَمْ يَذْكُرْ إِلَّا هَذَا \*  
۸۳۴۔ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو تَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلَّاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا نِسْنَانٍ وَفِي رِوَايَةِ يَحْيَى وَ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابًا الصُّوْرُونَ وَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كَثْمَةُ وَ وَكِيعٌ \*

۸۳۵۔ وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا



مَنْصُورٌ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ  
مَسْرُوقٍ فِي بَيْتٍ فِيهِ ثَمَائِيلُ مَرِيَمَ فَقَالَ  
مَسْرُوقٌ هَذَا ثَمَائِيلُ كِسْرَى فَقُلْتُ لَا هَذَا  
ثَمَائِيلُ مَرِيَمَ فَقَالَ مَسْرُوقٌ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
حَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ  
لِقَائِهِ الْمُصَوِّرُونَ \*

۸۳۶ قَالَ مُسْلِمٌ قَرَأْتُ عَنِّي نَصْرُ بْنُ عُبَيْ  
الْحُفَظِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ الْأَعْلَى  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي  
الْحُسَيْنِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي  
رَجُلٌ أَصَوِّرُ هَذِهِ الصُّورَ فَأَقْبَتَنِي فِيهَا فَقَالَ لَهُ اذْ  
مَنِي فَذَنَا بِهِ ثُمَّ قَالَ اذْ مَنِي فَذَنَا حَتَّى وَضَعُ  
يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ قَالَ أَتَيْتُ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي  
النَّارِ يَجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوْرَتَهَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُهُ  
فِي جَهَنَّمَ وَ قَالَ إِن كُنْتُ لَا بُدَّ فَأَجْعَلُ فَأَصْنَعُ  
الشَّجَرُ وَمَا لَ نَفْسٍ لَهُ فَأَقْرَبُهُ نَصْرُ بْنُ عُبَيْ

مکان (۱) میں تھا جس میں تصاویر تھیں، مسروق نے کہا یہ کسری  
کی تصویریں ہیں، میں نے کہا نہیں یہ مریم علیہا السلام کی تصاویر  
ہیں، مسروق بولے میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے سنا،  
دو کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت  
کے دن سخت ترین عذاب تصویروں بنانے والوں کو ہوگا۔

۸۳۶۔ نصر بن حباب، عبد اللہ بن عبد اللہ بن علی بن ابی  
اسحاق، سعید بن ابی الحسن بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص  
حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا اور بول میں مصور ہوں یہ  
تصاویر بناتا ہوں، آپ مجھے ان کا نسخہ بتائیے، حضرت ابن  
عباسؓ نے فرمایا مجھ سے قریب ہو جاؤ۔ وہ قریب ہو گیا یہاں  
تک کہ حضرت ابن عباسؓ نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھ کر  
فرمایا میں تم کو وہ حدیث سناتا ہوں جو میں نے حضورؐ سے سنی ہے  
میں نے آپ سے سنا، فرما رہے تھے کہ ہر ایک مصور جہنم میں  
جائے گا اور ہر ایک تصویر کے بدلے ایک چاندی کا شخص بنایا  
جائے گا جو اسے روزِ قیامت میں تکلیف دے گا، حضرت ابن عباسؓ  
نے فرمایا اگر تم ایسا کرنے پر مجبور ہو تو اور سخت اور بے جا  
چیزوں کی تصویریں بنادو۔

(فائدہ) قاضی میاض فرماتے ہیں یا تو ان تصاویر میں دائرہ میں جان ڈال دی جائے گی جو اسے عذاب دیں گی یا ان تصویروں کے ہتھکڑیاں  
لوگا اسے عذاب دیں گے، انہی سے دو دائرہ کا دائرہ منظور ہو واپس تصویر کھینچو گے، یا کسی کی بنائے، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۸۳۷ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ  
النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ حَاضِرًا  
عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَعَلَ يُقْبِئُ وَلَا يَقُولُ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ

۸۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسیر، سعید بن ابی عروبہ،  
نضر بن انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن  
عباسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، آپ فتویٰ تو  
بتاتے تھے، باقی یہ نہیں فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ایسا فرمایا ہے، یہاں تک کہ ایک شخص نے دریافت

(۱) یہ گھر حضرت یسار بن نیر کا تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان کے گھر میں جو یہ تصویریں تھیں تو ظاہر یہی ہے  
کہ انہوں نے کسی عیسائی سے یہ گھر خریدا تھا اور ان تصویروں کے چرے مناد کیے ہوں گے صرف اجسام تصویروں میں باقی رہ گئے ہوں گے۔

رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ أُصَوِّرُ هَذِهِ الصُّوْرَ فَقَالَ  
لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذْنُهُ فَذُنَا الرَّجُلِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كَلَفَ أَنْ  
يُفْطَحَ فِيهَا الرُّوحُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بِنَافِعٍ\*

کیا، کہ میں یہ تصویریں بناتا ہوں، ابن عباس نے اس سے کہا،  
قریب آ جاؤ، وہ قریب ہو گیا، حضرت ابن عباس نے فرمایا، میں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ جو  
فحش دنیا میں کوئی تصویر بناتا ہے تو قیامت کے دن اسے مجبور  
کیا جائے گا، کہ اس میں روح پھونکے، اور وہ نہ پھونک سکے گا۔

(فائدہ) یہ نکتہ ارشاد ہے کہ اگر روح میں قبر زین، ابن فرشتہ بیان کرتے ہیں کہ تصویر بنانے کا گناہ اور عذاب: حتی کسی مسلمان کو قتل  
کرنے سے بھی زیادہ ہے کیونکہ قتل کی سزا تو ظور فی الارض بیان فرمائی ہے، اور ظور اعلیٰ ملت والجماعت کے نزدیک طویل مدت اور عذاب طویل  
پر محمول ہے، اور ظور روح تو بہت اہم ترین مسئلہ ہے اس میں تو محمول کرنے کی کوئی گنجائش ہی نہیں، واللہ اعلم۔

۸۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمِّيُّ وَمُحَمَّدُ  
بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا  
أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّظَرِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا  
ثَنَّى ابْنَ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ\*

۸۳۸- ابو غسان مسمی، محمد بن قنن، معاذ بن ہشام، ابو اسطر  
اسپے والد، قتادہ نظر بن انس بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی  
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا، تو انہوں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت  
بیان کی۔

۸۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كَرَيْبٍ وَالْفَافِي  
مُتَّفَارِقَةً قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فَضَالٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ  
أَبِي زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي دَارِ  
مَرْوَانَ فَرَأَى فِيهَا تَصَاوِيرَ فَقَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَخْلَصَ بِمَنْ ذَنْبٌ يَخْلُقُ  
خَلْقًا كَخَلْقِي فَلْيَحْفَظُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً  
أَوْ لِيَخْلُقُوا شَجَرَةً\*

۸۳۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو کریب،  
ابن فضیل، عمارہ، ابو زرہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مروان کے گھر گیا، وہاں  
تصویریں تھیں، تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا  
کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے،  
آپ فرما رہے تھے کہ اللہ رب العزت فرماتا ہے۔ اس سے زیادہ  
ظالم اور تصور وار کون ہوگا، جو میری مخلوق کی طرح چیزیں  
بناتے ہیں (اچھا) ایک چیونٹی یا ایک دانہ گیہوں یا جوئی کا بیج اگر  
دیکھیں۔

(فائدہ) یہ فرمان الہی بندوں کی عاجزی ظاہر کرنے اور بتلانے کے لئے ہے کہ جو اپنی پیدائش میں ذات الہی کے محتاج ہیں وہ کسی اور چیز کو کیا  
پیدا کر سکتے ہیں، ایسے ہی کوئی ولی، پیر، فقیر کسی مردہ کو کیا زندہ کر سکتا ہے اور کسی کو کیا لڑکا یا اولاد والا سکتا ہے، یہ سب کام اللہ رب العزت ہی  
کے ہیں اور وہی کر سکتا ہے هو الذی احیاکم ثم میتکم وہو الغفور۔

۸۴۰- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو  
هُرَيْرَةَ دَارًا تُبْنَى بِالْمَدِينَةِ لِسَعِيدٍ أَوْ لِعُرْوَانَ

۸۴۰- زہیر بن حرب، جریر، عمارہ، ابو زرہ بیان کرتے ہیں  
کہ میں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ میں  
ایک مکان میں گئے، جو بن رہا تھا، سعید کا تھا یا مروان کا، وہاں



قَالَ وَرَأَى مُصَوِّرًا بِصُورِهِ لِيُثَرِّقَ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَبِيهِ وَلَمْ  
يَكُنْ أَوْ يَحْتَقِرْ تَعْبِيرُهُ \*

۸۵۱۔ - حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
عَدِيُّ بْنُ مَخْزُومٍ عَنْ مُطِيعَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَحِلُ أَمَّا بَكَ  
بَنِي فِيهِ نَوَاتِيلٌ أَوْ تَصَارِيرُ \*

(۱۲۹) باب كَرَاهَةِ الْكُتْبِ وَالْحَرَسِ (۱)  
فِي السَّفَرِ \*

۸۵۲۔ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ  
تُحَفُّظَرِيٌّ حَدَّثَنَا بِشِيرٌ يَعْنِي بَنِي مُفَضَّلٍ  
حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا  
تَصْحَبُ أَمَّا بَكَ رُفْقَةً فِيهَا كُتْبٌ وَلَا حَرَسٌ \*

۸۵۳۔ - وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَوْدُ  
ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي  
نَازِرَ بْنَ دُرَيْجٍ كَلَّاسِيٌّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي سَنَادٍ \*

۸۵۴۔ - وَحَدَّثَنَا يَعْقِبُ بْنُ أَبِي يُونُسَ رُفْقَةً وَأَبُو  
حُصَيْنٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ جَعْفَرٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَلْجَنَّةِ مِزَابٌ  
لِلشَّيْطَانِ \*

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مصور کو  
تصویریں بناتا ہوا دیکھا چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ سے حسب روایت بیان کی، بنی جو کئے پیدا کرتے کا  
ذکر نہیں ہے۔

۸۵۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، خالد بن خالد، سلیمان بن بلال،  
کمال ابواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا  
کہ جس گھڑی صورتوں، یہ تصویریں ہوں اس میں فرشتے  
داخل نہیں ہوتے۔

باب (۱۲۴) سفر میں گھنٹی اور ستار کھنسنے کی ممانعت (۱)۔

۸۵۲۔ ابو کامل فضیل بن حسین حسدری، بشر بن مفضل،  
کمال ابواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے ان مسافروں کے ساتھ  
نہیں رہتے جن کے ساتھ کتابیاں لگتی ہوں۔

۸۵۳۔ زبیر بن حرب، جریر (دوسری سند)، قتیبہ، عبد العزیز  
ورادہ بن، کمال سے اس سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۸۵۴۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، یحییٰ بن زعفران،  
ابواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گھنٹا شیطان کا باج ہے۔

(۱) گھنٹے اور گھنٹی کی کراہت اس صورت میں ہے جبکہ ان سے لیب و لعب اور گناہنا مقصود ہو جب ایسا مقصود نہ ہو جیسے گناہ پیرے کے لئے رکھا  
ہو یا کراہت نہیں ہے۔ اسی طرح گھنٹی بھانا کسی جائز کام کے لئے ہو تو بھی کراہت نہیں ہے جیسے گمشدہ شخص کو قافلہ تک پہنچانے کے لئے  
گھنٹی بھانا یا جنگل کے درندوں کو دور بنانے کے لئے گھنٹی بھانا۔

(۱۲۵) بَابُ كَرَاهَةِ قِلَادَةِ الْوَتْرِ فِي رَقَبَةِ الْبَعِيرِ \*

۸۴۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ قَالَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَبِيبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ لَا يَتَقَبَّلُونَ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةً مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةً إِنَّا قَطَعْتُ قَالَ مَالِكٌ أَرَى ذَلِكَ مِنَ الْعَبَثِ \*

باب (۱۲۵) اونٹ کی گردن میں تانت کا قلابہ ڈالنے کی ممانعت۔

۸۴۵۔ یحییٰ بن یحییٰ مالک، عبد اللہ بن ابوبکر، عباد بن تمیم۔ حضرت ابوبشیر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قاصد بھیجا، عبد اللہ بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ لوگ اپنے اپنے سونے کے مقامات میں تھے، آپ نے حکم دیا کہ کسی اونٹ کی گردن میں کوئی تانت کا قلابہ دیا جائے، مگر یہ کہ اسے کات دیا جائے، امام مالک فرماتے ہیں میری رائے میں یہ نظر لکھنے کی وجہ سے ڈالتے تھے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ مشرکین سمجھتے تھے کہ اس طرح کرنے سے نظر نہیں لگتی، آپ نے اس چیز کو موقوف کر دیا، کہ نظر وغیرہ ان چیزوں سے نہیں رکتی، اب اگر کوئی زیست کی بنا پر ایسا کرے۔ تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ اس روایت سے جاہلوں میں جو چیزیں مشہور ہیں ان کی صاف تردید ہو گئی کہ یہ سب چیزیں لغو اور باعث فحش ہیں، نیز معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے عبادہ کی کس قدر قدرت میں کوئی چیز نہیں ہے۔

(۱۲۶) بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْحَيَوَانِ فِي وَجْهِهِ وَوَسْطِهِ فِيهِ \*

۸۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الرُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ \* ۸۴۷ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الرُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَنِيهِ \*

باب (۱۲۶) جانوروں کے منہ پر مارنے اور منہ پر داغ دینے کی ممانعت۔

۸۴۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسمر، ابن جریر، ابو الریبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پر مارنے اور منہ پر داغ دینے سے منع فرمایا ہے۔

۸۴۷۔ ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد (دوسری سند) عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریر، ابو الریبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور مسبب سابق روایت مردی ہے۔



۸۴۸۔ سلمہ بن عبید، حسن بن امین، معقل، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سے ایک گدھا گزرا، جس کے منہ پر داغ دیا گیا تھا، آپ نے فرمایا، اللہ اس پر لعنت کرے، جس نے اسے داغا ہے۔

۸۴۹۔ احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، یزید بن ابی حبیب، تاعم ابو عبد اللہ مولیٰ ام سلمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ پر داغ تھا، آپ نے اس چیز کو برا کہا، اور فرمایا، خدا کی قسم میں تو داغ نہیں دیتا مگر اس حصہ کو جو چہرہ سے بہت دور ہے، اور اپنے گدھے کے متعلق حکم دیا، چنانچہ اس کے پنھلوں پر داغ دیا گیا اور سب سے پہلے آپ ہی نے پنھلوں پر داغا۔

(فقہاء) انسان کے کسی بھی حصہ پر داغ دینا حرام ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو شرافت عطا فرمائی ہے اور حیوانوں کے منہ کے علاوہ اور مقامات پر داغ لگانا جائز ہے، اور چہرہ خواہ انسان کا ہو یا حیوان کا چونکہ محترم ہے اور انسان میں یہ یمنوزیادہ غالب ہے اس لئے اس پر بھی مارنے کی ممانعت فرمادی، باقی نام ابو حنیفہ کے نزدیک جانوروں کو بھی داغ دینا مکروہ ہے۔ کیونکہ یہ مثلاً ہے اور مثلاً کی ممانعت میں بکثرت روایت موجود ہیں (تووی و شرح مشنوی جلد ۵ ص ۷۳)۔

باب (۱۲۷) جانور کے منہ کے علاوہ اس کے بدن کے کسی اور حصہ پر داغ دینا درست ہے۔

۸۵۰۔ محمد بن عثی، محمد بن ابی عدی، ابن عون، محمد، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ جب ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بچہ جنا، تو مجھ سے کہا، اے انس، اس بچے کا خیال رکھ کر کہ یہ کچھ کھانے نہ پائے تاوقتیکہ تو اسے صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نہ لے جائے اور آپ کچھ چبا کر اس کے منہ میں نہ ڈالیں، انس بیان کرتے ہیں کہ پھر میں صبح کو آپ کے پاس آیا، اور آپ بلغم میں تھے اور قبیلہ خویہ کی چادر اوڑھے ہوئے تھے، اور ابن اوشین کو داغ دے رہے تھے جو فتح میں آپ کو حاصل ہوئے تھے۔

۸۴۸۔ وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَرَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ الْأَنْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً عَلَيْهِ جَمَارٌ قَدْ وَصِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْأَنْبِيَّ وَسَمَهُ \*

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ نَاعِمًا أَمَّا عَبْدُ اللَّهِ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ سَمْعَ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ وَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَارًا مَوْصُومًا لَوَجْهِهِ فَإِنْكَرَ ذَلِكَ قَالَ قَوْلُهُ لَا أَسْمُهُ إِلَّا فِي تَقْصِي مَتَى مِنْ لَوَجْهِهِ فَأَمَرَ بِجَمَارٍ لَهُ فَكُفِيَ فِي جَوَائِزِهِ فَهُوَ أَوَّلُ مَنْ كُفِيَ الْجَوَائِزَ نَحْنُ

(۱۲۷) رَابِ جَوَازٍ وَسَمِ الْحَيَوَانَ غَيْرِ الْأَذْمِي فِي غَيْرِ الْوَجْهِ \*

۸۵۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سَلِيمٍ قَالَتْ لِي يَا أَنَسُ انْظُرْ هَذَا الْعَلَامَ فَإِنَّا يُصِيبُنْ شَيْئًا حَتَّى تَغْلُو بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْكُهُ قَالَ فَعَلَوْتُ فَإِذَا هُوَ فِي الْحَائِطِ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ خَوِيَّةٌ وَهُوَ يَسِمُ الظُّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ \*

(قائد) امام نووی فرماتے ہیں اس روایت سے معلوم ہوا کہ تحسینک سوا دو مستحب ہے کہ بچہ کو وادات کے بعد کسی نیک اور صالح آدمی کی خدمت میں پہنانا چاہیے کہ وہ سکھو اور غیرہ چپا کر اس کے منہ میں ڈال دے تاکہ بچہ کے منہ میں سب سے پہلے صالحین ہی کا تھوک داخل ہو۔ واللہ اعلم۔

۸۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ أَنَّ أُمَّهُ حَبِيبَةَ وَنَدَّتْ أَنْتَلِقُوا بِالنَّبِيِّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ قَالَ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِرْبَدٍ نَسِمٍ غَنَمًا قَالَ شُعْبَةُ وَكَثُرَ عِلْمِي أَنَّهُ قَالَ فِي أَذَانِهَا \*

۸۵۲- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرْبَدًا وَهُوَ نَسِمٌ غَنَمًا قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ فِي أَذَانِهَا \*

۸۵۳- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَيَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بَلْغَةً \*

۸۵۴- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَيْسَمَ وَهُوَ نَسِمٌ مِنْ الْغَنَمِ \*

(۱۲۸) بَابُ كَرَاهَةِ الْقَرْعِ \*

۸۵۱- محمد بن یحییٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، ہشام بن زید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے جس وقت بچہ جنا، تو فرمایا کہ اس بچہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤ، آپ اس کی تحسینک فرمادیں گے، میں نے دیکھا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میکروں کے گلہ میں تھے اور انہیں دلغ رہے تھے، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ ان کے کانوں پر داغ لگا رہے تھے۔

۸۵۲- زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، شعبہ، ہشام بن زید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گلہ میں گئے اور آپ اس وقت میکروں کے کانوں پر داغ دے رہے تھے۔

۸۵۳- یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث (دوسری سند) محمد بن یسار، محمد، یحییٰ، عبد الرحمن، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۸۵۴- ہارون بن معروف، ولید بن مسلم، اوزاعی، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں داغ دینے کا آلہ دیکھا، آپ صدقہ کے اونٹوں کو داغ رہے تھے۔

باب (۱۲۸) سر کے کچھ حصہ پر بال رکھنے کی ممانعت۔

۸۵۵- زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، عمرو بن نافع

۸۵۵- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى



يَعْنِي ابْنُ سَعْدٍ عَنْ شَيْبَةَ النَّبِيِّ أُعْثِرَنِي عُمَرُ بْنُ  
نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الْقَرْعِ قَالُوا  
قُلْتُ لِمَ نَهَى وَمَا الْقَرْعُ قَالُوا يُعْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ  
لِصَبِي وَيُتْرَكُ بَعْضُ \*

۸۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو  
نُفَيْعٍ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نَعْمَانَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالُوا  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَحَقَّ التَّفْسِيرُ فِي  
حَدِيثِ أَبِي نُفَيْعٍ مِنْ قَوْلِ عُمَرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ \*

۸۵۷- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ الْفُطَيْمِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ  
ح وَ حَدَّثَنِي مُهَيْمَةُ بْنُ بَسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ  
أَبِي زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا زُوَيْجٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ بِإِسْنَادٍ  
عُمَرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ الْحَقُّ التَّفْسِيرُ فِي الْحَدِيثِ \*

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس طریق سے بالوں کا کٹوانا مکروہ ہے کیونکہ یہ یہود کی خصلت ہے، اتنی، ایک روایت میں ہے کہ یہ سارے  
موٹے دیانے، اچھوڑ دو ان کا دیش سے بہت ہوا کہ انگریزی بال رکھنے ممنوع ہیں۔

۸۵۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ وَ حَجَّاجُ بْنُ  
السَّائِجِ وَ عَبْدِ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ  
مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ وَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ  
حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ السَّرَّاجِ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ \*

(۱۲۹) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجُوسِ فِي  
الصَّرَفَاتِ وَاعْطَاءِ الطَّرِيقِ حَقَّهُ \*

۸۵۹- حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي  
حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ  
بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ

بِوَاسِطَةِ ابْنِ عُمَرَ وَالدَّ، فَتَرْتَابُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْ بَيَانِ  
كَرْتِے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع  
فرمایا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے نافع سے دریافت کیا،  
قزع کیا ہے؟ بولے، بچہ کا سر موٹا ہونا، اس کا ہاتھ حصہ چھوڑ  
دینا۔

۸۵۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ (دوسری سند) ابن نعیم  
بوا۔ بلکہ اپنے والد، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت  
مروئی ہے، اور ابواسامہ کی روایت میں قزع کی تفسیر عبید اللہ  
کے قول سے کی ہے۔

۸۵۷۔ محمد بن ثنی، عثمان بن عثمان غطفانی، عمر بن نافع  
(دوسری سند) امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح، حضرت  
عمر بن نافع سے عبید اللہ کی سند کے ساتھ اسی طرح روایت  
مروئی ہے، اور محمد بن ثنی، اور امیہ بن بسطام دونوں نے  
حدیث میں اسی تفسیر کو بیان کیا ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس طریق سے بالوں کا کٹوانا مکروہ ہے کیونکہ یہ یہود کی خصلت ہے، اتنی، ایک روایت میں ہے کہ یہ سارے  
موٹے دیانے، اچھوڑ دو ان کا دیش سے بہت ہوا کہ انگریزی بال رکھنے ممنوع ہیں۔

۸۵۸۔ محمد بن زید، حجاج بن شاعر، عبد بن حمید،  
عبد الرزاق، معمر، ابویوب۔

(دوسری سند) ابو جعفر الدارمی، ابو النعمان، حماد بن زید،  
عبد الرحمن السراج، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت مروی  
ہے۔

باب (۱۲۹) راستوں پر بیٹھنے کی ممانعت، اور  
راستوں کے حقوق کی ادائیگی کی تاکید۔

۸۵۹۔ سدید بن سعید، حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، عطاء بن  
یسار، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِي الطَّرِيقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا بِذَلِكَ مِنْ مَخَالِسَا تَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَتَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّهُ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ \*

۸۶۰ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَدْلَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ كُنَاهُمَا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَبْنًى \*

(۱۳۰) بَابُ تَحْرِيمِ فِعْلِ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُسْتَمِصَةِ وَالْمُسْتَفْلِحَاتِ وَالسُّغَيْرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ \*

۸۶۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُثَنِّبِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي ابْنَةً عَرَبِيًّا أَصَابَتْهَا حَصْبَةٌ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا أَفَأُصِلُّهُ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ \*

۸۶۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَعَبْدَةُ

تم راستوں پر بیٹھنے سے بچو، صحابہ نے عرض کیا (اے یا رسول اللہ ہمیں اپنی مجلسوں میں بیٹھنے بغیر کوئی چارہ کار نہیں، ہم وہاں بائیں کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مگر تم بیٹھنا ہی چاہتے ہو، تو پھر راستہ کا حق ادا کرو، عرض کیا، راستہ کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، نگاہیں نیچی رکھنا، اور ایذا رسانی سے باز رہنا اور سلام کا جواب دینا، اور اچھی بات کا حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا۔

۸۶۰ - یحییٰ بن یحییٰ، عبد العزیز بن محمد المدنی، (دوسری سند) محمد بن رافع، ابن ابی فدیہ، ہشام بن سعد، زید بن اسلم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۱۳۰) مصنوعی بال لگانا اور لگوانا، اور گودنا اور گدانا اور پٹکوں سے خوبصورتی کیلئے بال نوچنا اور نچوانا اور دستوں کو کشادہ کرنا اور اللہ کی خلقت میں تبدیلی کرنا سب حرام ہے۔

۸۶۱ - یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، فاطمہ بنت اعمش، اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میری لڑکی دلہن بنی ہے، اس کے چمک نکلی، جس سے اس کے بال جھڑ گئے، کیا میں اس کے بالوں میں جوڑ لگا سکتی ہوں آپ نے فرمایا اللہ نے بال جوڑنے اور جڑوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

۸۶۲ - ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد عبدہ (تیسری سند) ابو کریب، دیکھ، (چوتھی سند)

(۱) صحابہ کرامؓ سمجھ گئے تھے کہ راستوں میں بیٹھنے سے روکنے میں مقصود گناہوں سے بچنا ہے اور سد ذریعہ کے طور پر منع فرمایا ہے اس لئے اپنی حاجت بیان فرمادی چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی حاجت دیکھ کر انہیں چند شرائط کے ساتھ اس کی اجازت دے دی۔



ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ أَخْبَرَنَا أُسُودُ بْنُ غَابِرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّ وَكِيعًا وَشُعْبَةَ فِي حَدِيثِهِمَا قَطَعُوا شَعْرَهَا \*

۸۶۲- و حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وَهَبُ حَدَّثَنَا مَنصُورٌ عَنْ أُمِّ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ امْرَأَةً أَمَّتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا زَوْجَتُ ابْنِي قَتَمَرُفٍ شَعَرَ رَأْسِهَا وَزَوَّجَهَا بِسُتْحَمِينَهَا أَفَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَافَا \*

۸۶۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ نَسَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْأَفْهَقُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَبِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرُو بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَأَنَّهَا مَرَضَتْ فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا فَأَرَادُوا أَنْ يَصْلُوهُ فَسَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَلَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ \*

۸۶۵ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنُ يَنَاقٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ ابْنَةً لَهَا فَاشْتَكَتْ فَتَسَاقَطَ شَعْرُهَا فَأَمَّتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجَهَا يُرِيدُنِي أَفَاصِلُ شَعْرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَنِ الْوَاصِلَاتِ \*

عمر وناقد، اسود بن عامر، شعبہ، ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ ابو معاویہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، ہانی وکیع اور شعبہ کی روایت میں تمرط کا لفظ ہے معنی ایک ہی ہے۔

۸۶۳۔ احمد بن سعید الدارمی، ہشام، منیب، منصور، بواسطہ اپنی والدہ بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا میں نے اپنی بیٹی کی شادی کی ہے اور اس کے بال جھڑ گئے ہیں اور اس کا شوہر بالوں کو پسند کرتا ہے، کیا میں اس کے بالوں میں جوڑ لگا دو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع کر دیا۔

۸۶۴۔ محمد بن عثمان، ابن بشار، ابو داؤد، شعبہ، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن ابی بکر، شعبہ، عمرو بن مروہ، حسن بن مسلم، صفیہ بنت شیبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ انصار کی ایک لڑکی نے شادی کی، پھر وہ بیمار ہو گئی پھر اس کے بال جڑ گئے، تو لوگوں نے اس میں جوڑ لگانے کا ارادہ کیا، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا، چنانچہ آپ نے جوڑ لگانے والی، اور لگوانے والی پر لعنت فرمائی۔

۸۶۵۔ زہیر بن حرب، زید بن حبیب، ابراہیم بن نافع، حسن بن مسلم بن یثاق، صفیہ بنت شیبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انصار کی ایک عورت نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا، پھر وہ لڑکی بیمار ہو گئی اور اس کے بال گر گئے، تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور عرض کیا کہ اس کا خاوند اس کا قصد کرتا ہے، کیا میں اس کے بالوں میں جوڑ لگا دو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوڑ لگانے والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔

۸۶۶- و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْبُوتٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ بِهَذَا  
الْإِسْنَادِ وَقَالَ لَعَنَ الْمُوصِلَاتُ \*

۸۷۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ  
حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ  
بْنُ الْمُثَنَّى وَالْفِطْرُ بْنُ زُهَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ  
الْقُطَّانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ  
وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَأْصِيَّةَ وَالْمُسْتَوْصِيَّةَ \*

۸۶۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ  
حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ  
جَوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ \*

۸۶۹- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعُثْمَانُ بْنُ  
أَبِي شَيْبَةَ وَالْفِطْرُ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا حَرْبُ عَنْ  
مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَاتِ وَالْمُسْتَوْصِيَّاتِ  
وَالنَّاصِلَاتِ وَالْمُتَمَصِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ  
لِحُسْنِ الْمُعْصِرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ قَالَ قَلِيعَ ذَلِكَ  
امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ  
وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَنَّهُ فَقَالَتْ مَا حَاطَتْ  
بِلُغْنِي عَنْكَ أَنْتَ لَعَنْتَ الْوَاصِلَاتِ  
وَالْمُسْتَوْصِيَّاتِ وَالْمُتَمَصِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ  
لِحُسْنِ الْمُعْصِرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَمَا  
بِي لَأُلعن من لعن رسول الله صلى الله عليه

۸۶۶- محمد بن حاتم، عبد الرحمن بن مہبوت، ابراہیم بن نافع سے  
اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں لکوائے  
والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔

۸۶۷- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، (دوسری  
سند) زہیر بن حرب، محمد بن شعیب، یحیی القطان، عبید اللہ، نافع،  
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جوڑا لگانے والی اور لکوائے  
والی اور گودنے والی اور گودانے والی (۱) پر لعنت فرمائی ہے۔

۸۶۸- محمد بن عبد اللہ بن بزیع، بشر بن مفضل، صخر بن  
جویریہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی  
ہے۔

۸۶۹- اسحاق بن ابراہیم، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور،  
ابراہیم، علقمہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں اور گودانے  
والیوں پر اور پلکوں کے بال نوچنے والیوں اور نچوانے والیوں پر  
اور دانوں کو خوبصورتی کے لئے کشادہ کرنے والیوں پر اور اللہ  
تعالیٰ کی خلقت میں تبدیلی کرنے والیوں پر لعنت فرمائی ہے، پھر  
یہ خبر بنی اسد کی ایک عورت کو پہنچی، جسے ام یعقوب کہا جاتا تھا  
اور وہ قرآن پڑھا کرتی تھی، چنانچہ وہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کے پاس آئی، اور بولی مجھے تمہاری طرف سے یہ خبر  
پہنچی ہے کہ تم نے گودنے والیوں اور گودانے والیوں پر لعنت  
کے بال نوچنے اور نچوانے والیوں اور دانوں میں خوبصورتی  
کے لئے کشادگی کرنے والیوں اور اللہ تعالیٰ کی خلقت میں

(۱) جسم میں ایسی زیادتی یا کمی جو زینت کے لئے کی جائے اور وہ کئی زیادتی جسم میں مستقل رہنے والی ہو اور دیکھنے میں اصل خلقت کا حصہ  
معلوم دیتی ہو تو یہ مشروع ہے اور بیوی کا خوند کے لئے بننا سنورا، اور عامی سیک اپ کرنا جو جسم کا مستقل حصہ نہ بنے اور نہ دیکھنے میں اس کا  
اس حصہ دکھائی دیتا ہو وہ ممنوع نہیں ہے۔



وَسَمِعْتُ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَذَلِكَ ثَمَرَةُ نَقْدٍ  
فَرَأَتْ مَا نَبِيْنُ لَوْحِي الْمُنْصَحَفِ فَمَا وَجَدَتْهُ  
فَقَالَ لَيْتَ تَكُنْتُ قَرَأْتُ نَقْدَ وَخَذِيْبِهِ قَالَ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ ( وَمَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا  
نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ) فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ فَإِنِّي أَرَى  
شَيْئًا مِنْ هَذَا عَنِّي امْرَأَتُكَ الْآنَ قَالَ أَذْهَبِي  
فَانْظُرِي قَالَ فَدَخَلَتْ عَلَى امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ فَلَمْ  
تَرَ شَيْئًا فَخَبَّرَتْ إِيَّاهُ فَقَالَتْ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا  
فَقَالَ وَمَا لَوْ كَانَ قَدْ لَمْ نَعْمِ بِهَا \*

تبدیلی کرنے والیوں پر لعنت کی ہے۔ عبد اللہ بولے میں اس پر  
کیوں لعنت نہ کروں۔ جس پر حضور نے لعنت کی ہے۔ اور اللہ  
کی کتاب میں یہ موجود ہے وہ عورت بولی، میں نے تو قرآن  
کے دونوں گتوں کے درمیان میں حصہ کو پڑھ ڈالا۔ میں نے تو  
اسے نہ پایا، عبد اللہ بولے اگر تو قرآن پر سختی تو ضرور پالتی، اللہ  
نے فرمایا ہے، وَمَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ  
عَنْهُ فَانْتَهُوا، وہ عورت بولی، ان باتوں میں سے تو بعض باتیں  
تمہاری بیوی بھی کرتی ہے۔ حضرت عبد اللہ نے کہا جا کر دیکھو  
لے، وہ ان کی عورت کے پاس گئی، تو کچھ نہیں پایا، پھر لوٹ آئی  
اور بولی میں نے ان باتوں سے کوئی بات بھی اس میں نہیں  
دیکھی، عبد اللہ بولے اگر وہ ایسا کرتی تو ہم اس سے صحبت نہ  
کرتے۔

۸۷۰۔ محمد بن قسطلی، ابن ہشام، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان  
(دوسری سند) محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، مفضل بن مہبیل،  
منصور سے اسی سند کے ساتھ جریر کی روایت کی طرح حدیث  
مردی ہے۔ باقی سفیان کی روایت میں "الواشعات والمستشعات"  
اور مفضل کی روایت میں "الواشعات والموشعات" کے الفاظ  
ہیں ترجمہ ایک ہی ہے۔

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ مِهْدِيٍّ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ ج وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ وَهُوَ ابْنُ مَهْلَهْلٍ كِلَاهُمَا  
عَنْ مَنْصُورٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ  
غَيْرَ أَنَّهُ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ الْوَاشِعَاتِ  
وَالْمُشَوَّشَاتِ وَفِي حَدِيثِ مُفَضَّلٍ الْوَاشِعَاتِ  
وَالْمُوشَعَاتِ \*

۸۷۱۔ ابو جہر بن ابی شیبہ، محمد بن قسطلی، ابن ہشام، محمد بن جعفر  
شعبہ، منصور سے اسی سند کے ساتھ رسالت باب صلی اللہ  
علیہ وآلہ وبارک وسلم سے ملاوہ تمام قصے کے ذکر ام یعقوب  
کے روایت مذکور ہے۔

۸۷۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ  
بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ  
الْحَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرَّرًا  
عَنْ سَائِرِ الْقِصَصِ مِنْ ذِكْرِ أُمِّ يَعْقُوبَ \*

۸۷۲۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، اعلمش، ابراہیم  
علقمہ، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وآلہ وبارک وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۸۷۲۔ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
بِعَبِيٍّ ابْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحَرُ خَلِيلَهُمْ \*

۸۷۳- وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَنُوكِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَصِلَ الْمَرْأَةُ بِرَأْسِهَا شَيْئًا \*

۸۷۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ عَامَ حَجِّ وَهُوَ عَلَى الْجَنَّةِ وَتَنَاولَ قِصَّةً مِنْ شَعَرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ إِنِّي عَلِمْتُوَكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكْتُ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذُوا هَذِهِ يَسَآؤُهُمْ \*

۸۷۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِحَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ إِنَّمَا عَذَّبَ بَنُو إِسْرَائِيلَ \*

۸۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَحَطَبْنَا وَأَخْرَجَ كَيْفَةً مِنْ شَعَرٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُهُ إِلَّا الْيَهُودَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۷۳- حسن بن علی الحنوکئی، محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اپنے سر میں (ہالوں کا) جوڑ لگانے سے منع فرمایا ہے۔

۸۷۴- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، حمید بن عبد الرحمن بن عوف بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جس سال انہوں نے حج کیا، سنا اور وہ منبر پر تھے، اور ایک بالوں کا چوڑا اپنے ہاتھ میں لیا، جو غلام کے پاس تھا، اور فرمایا، اے مدینہ والو، تمہارے علماء کہاں گئے؟ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ اس قسم کی چیزوں سے منع فرماتے تھے، اور فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل اس وقت ہلاک و برباد ہوئے، جب ان کی عورتوں نے اس قسم کی (بیش و عشرت اور فیشن) کی چیزیں شروع کر دیں۔

۸۷۵- ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، (دوسری سند) حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، (تیسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر زہری سے مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی معمر کی روایت میں ہے کہ بنی اسرائیل کو اسی چیز کی بنا پر عذاب دیا گیا۔

۸۷۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ (دوسری سند) ابن عثما، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے اور ہمارے سامنے تقریر کی اور ہالوں کا لپٹا ہوا ایک گچھا نکال کر فرمایا کہ مجھے خیال بھی نہیں تھا کہ یہود کے علاوہ کوئی ایسا کرے گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے فعل کی اطلاع پہنچی تھی، آپ نے اسے زور (دعا



بَلَعْدُ فَسَمِعَهُ الزُّورَ \*

۸۷۷- وَحَدَّثَنِي أَبُو عَسَاةَ الْمُسْتَمْعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّكُمْ قَدْ اخَذْتُمْ زِيَّ سَوَاءٍ وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الزُّورِ قَالَ رَجَاءُ رَحُلٌ بَعْضًا عَنِّي رَأَيْتُهَا خَبْرَةً قَالَ مُعَاوِيَةُ أَلَا وَهَذَا الزُّورُ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِي مَا يُكْثَرُ بِهِ النِّسَاءُ اشْعَارُهُنَّ مِنَ الْخَبْرِ \*

بازی اور مکاری اور فریب (فرمایا۔

۸۷۷- ابو عسائیں مستمعی، محمد بن قتی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن فرمایا کہ تم نے بری کامیوشش ایجاد کر لی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زور (بالوں میں جوڑ لگانے) سے منع فرمایا ہے۔ اور ایک شخص ایک لکڑی لئے ہوئے آیا جس کی نوک پر الگا ہوا تھا، امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، یہی زور ہے۔ قتادہ بیان کرتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ عورتیں کپڑے باندھ کر اپنے بالوں کو لپکا کر لیتی ہیں۔

(فتاویٰ) امام نووی فرماتے ہیں کہ حدیث سے صراحۃً معلوم ہوتا ہے کہ مطلق بالوں کا ملنا حرام ہے۔ اور یہی مختار ہے اور امام مالک اور طبری نے فرمایا ہے کہ بالوں میں ہر ایک چیز ملانا، خواہ بال ہو یہ زور سے وغیرہ سب حرام ہیں اور لیث نے کہا ہے کہ انہی بالوں کے ساتھ خاص ہے، لہذا بالوں کا انہی چیز کے ساتھ باندھنا جو بالوں کے مشابہ نہ ہو، جیسا کہ سرخ زور سے وغیرہ جائز ہے، کذا فی مجمع البحار، نیز امام نووی فرماتے ہیں، کہ گودنا، اور گودنا دوسروں حرام ہیں، اور وہ جگہ جو گودی جاتی ہے، نجس اور پید ہو جاتی ہے داب اگر اس کا ازالہ ممکن ہے تو اس کا زائل کرنا واجب ہے، اور اگر ممکن نہ ہو، تو اس صورت میں توپ کرے، اور ایسے ہی بالوں کا نچوٹا کر دے۔ اور یہ تمام عورتیں اللہ تعالیٰ کی خلقت میں تبدیلی کرنے والی ہیں، اس لئے بحکم الہی موجب لعنت اور تنبیہات کی مرتکب ہوئیں، جس کی دلیل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن وحدیث سے مفہم طور پر بیان کر دی، مترجم کہتا ہے بالوں کا نچوٹا نا عام ہے۔ خواہ ازہمی کے ہوں، یا عورتیں مجھوں کے بال توچیں، اور پھر یہ بھی اللہ تعالیٰ کی خلقت میں تبدیلی ہے، اس لئے موجب لعنت اور حرام ہے، چہ جائیکہ پوری دھڑھی ہی منہ داوی جائے (تواری جلد ۲ شرح شتوی جلد ۵)

باب (۱۳۱) ان عورتوں کا بیان جو باوجود کپڑا پہننے کے نکلی ہیں، خود راہ حق سے ہٹ گئیں اور شوہروں کو بھی ہٹا دیتی ہیں۔

(۱۳۱) بَابُ النِّسَاءِ الْكَاسِيَاتِ الْعَارِيَّاتِ الْمَائِدَاتِ الْمُمِيلَاتِ \*

۸۷۸- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو چیزیں ہیں، جنہیں میں نے دیکھا، ایک تو وہ لوگ ہیں جن کے پاس بیلوں کی رسوں کی طرح کوڑے ہیں، جن سے لوگوں کو مارتے ہیں، دوسرے وہ عورتیں ہیں جو لباس تو پہنتی ہیں، (مگر) نکلی ہیں، سیدھی راہ

۸۷۸- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا خُوَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ مِبَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَّاتٌ مَائِدَاتٌ دُوسِهِنَّ كَأَسْمَةِ

ست پہکانے والی اور خود پہننے والی، ان کے سر ہفتی اونٹوں کی طرح ایک طرف کو جھکے ہیں، وہ جنت میں داخل نہ ہو گئی، اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی، حالانکہ اس کی خوشبو اتنی اور اتنی دور سے آتی ہے۔

لُبْحَمِ الْعَابَةِ لَا يَدْخُلِينَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُنَ رِيحَهَا وَإِنْ رِيحَهَا لَكُنْجِدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا \*

(فائدہ) یعنی پارکے پہنے دونوں کی جس سے تمام بدن نظر آتا ہو، یہ ظاہری زینت اور فیشن میں گرفتار ہوں گی اور قہمی و پرہیزگار کی کے لباس سے عاری ہوں گی، اللہ رب العزت فرماتا ہے، وہ لباس التلوی دنت حیر اور بعض علماء نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کی نعمت کو پہنے ہوں گی، مگر اس کے شکر سے عاری ہوں گی، یہ کہ جسم کا بعض حصہ پوشیدہ ہو گا، اور بعض حصہ عاری ہو جائے گا، مگر اس کا کر چھٹی ہوں گی، تا کہ خود بھی مبرا ہوں اور دوسراں کو بھی اپنی جانب مائل کر کے گمراہی میں مبتلا کر دیں، واللہ اعلم۔

باب (۱۳۲) فریب کا لباس پہننے اور جو چیز نہ ہو، اس کے اظہار کرنے کی ممانعت۔

(۱۳۲) بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّزْوِيرِ فِي النَّاسِ وَغَيْرِهِ وَالتَّشْبِيعِ بِمَا لَمْ يُعْطَ \*

۸۷۹۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، وکیع، عہدہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ، میں ظاہر کروں کہ شوہر نے مجھے فلاں چیز دی ہے، حالانکہ شوہر نے مجھے نہیں دی، حضور نے فرمایا، تم ایسا نہ کرو، کو یا فتہ ظاہر کرنے والا، جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والوں کی طرح ہے۔

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ ثَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ ثَنْ مَرَاتٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقُولُ إِنَّ زَوْجِي أَطْعَمَنِي مَا لَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَبْعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابَسِي نَوْبِي زَوْر \*

۸۸۰۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، عہدہ، ہشام بن عروہ، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی، یا رسول اللہ میری ایک سوکن ہے، اگر میں اس کے سامنے ظاہر کر دوں کہ شوہر نے مجھے فلاں مال دیا ہے، حالانکہ اس نے مجھے وہ مال نہیں دیا، تو کوئی گناہ ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم ایسا نہ کرو، کو یا فتہ ظاہر کرنے والا فریب کے دو کپڑے پہننے والے کی طرح ہے۔

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَتَشَبَّعَ مِنْ مَالِ زَوْجِي بِمَا لَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَبْعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابَسِي نَوْبِي زَوْر \*

۸۸۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۸۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسْمَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب الآداب

باب (۱۳۳) ابوالقاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور  
اجنبی ناموں کا بیان۔

۸۸۲۔ ابو کریب محمد بن علامہ ابن ابی عمر، مروان فزاری، حمید،  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں  
نے بیان کیا کہ بقیع میں ایک شخص نے دوسرے شخص کو آواز  
دئی: اے ابوالقاسم! رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک  
وسلم نے ادھر دیکھا، وہ شخص بونا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو  
نہیں پکارا تھا، بلکہ میں نے تو فلاں شخص کو پکارا تھا، اس پر  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام کے  
موافق نام تو رکھ لیا کرو مگر میری کنیت نہ رکھا کرو۔

(۱۳۳) بَابُ التَّوْحِيدِ عَنْ التَّحْنِطِ بِأَبِي  
الْقَاسِمِ وَبَيَانُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ \*  
۸۸۲۔ حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ  
وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ  
ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا  
مَرْوَانُ يُعْنِيَانِ الْفَزَارِيَّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ  
قَالَ نَادَى رَجُلًا رَجُلًا بِالتَّبْقِيعِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ  
فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَغْنِكَ إِنَّمَا  
دَعَوْتُ فَنَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَسَعُوا بِاسْمِي وَلَا تَكُونُوا بِكُنْيَتِي \*

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں علماء کے بیشتر اقوال ہیں، ایک تو امام شافعی اور اسی زاہر کا ہے کہ ابوالقاسم کنیت رکھنا کسی کو  
درست نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ ممانعت منسوخ ہے، اور رکھنا مباح ہے، امام مالک اور جمہور اہل سلف کا یہی قول ہے، تیسرے یہ کہ یہ  
ممانعت بطور ادب کے تھی، باقی ملا علی قاری منلی مرتبہ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ یہ ممانعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات  
میں خاص تھی اب وہ تخلف پاتی نہیں رہا، اور یہی قول زیادہ صحیح ہے، امام نووی نے شرح صحیح مسلم جلد ثانی میں اس پر مسلسل کلام کیا ہے جس  
مکمل سے کچھ جملے میں نے یہاں نقل کر دیے ہیں، مثلاً فقہین اس کا مذاق کریں۔

۸۸۳۔ ابراہیم بن زیاد، عباد بن عباد، عبید اللہ بن عمر، عبید اللہ  
بن عمر، ہاشم حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت  
کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ  
وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمہارے ناموں میں  
سے سب سے زیادہ محبوب نام اللہ رب العزت کو عبید اللہ (۱)  
اور عبد الرحمن ہے۔

۸۸۳۔ حَدَّثَنِي ابْرَاهِيمُ بْنُ زَيْدٍ وَهُوَ الْمُتَقَبُّ  
بِسَدَّانٍ أَخْبَرَنَا عُبَادُ بْنُ عُبَادٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ وَأَخِيهِ عُبَيْدِ اللَّهِ سَمِعَهُمَا مِنْهُمَا مَرَّةً أَرْبَعَ  
وَرُبْعَيْنِ وَمِائَةً يُحَدِّثَانِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ  
أَحَبَّ أَسْمَاءٍ لِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ \*

(۱) یہ نام اس لئے پسند ہیں کیونکہ یہ دونوں بندے کی عبادت پر ۱۱۱ مرتبہ کرتے ہیں اور وہی کیسے وصف عبادت سب سے افضل۔ تمام۔

٨٨٤ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ عُمَانُ حَدَّثَنَا وَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَلَدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لَهُ قَوْمُهُ يَا نَدْعُكَ تَسْمِي بِاسْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ بِأَنَّهُ حَامِلُهُ عَلَى ظَهْرِهِ فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَدَ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لِي قَوْمِي لَا نَدْعُكَ تَسْمِي بِاسْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُمُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَابِسُ أَقْسَمِ بَيْنَكُمْ \*

٨٨٥ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ  
عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْفَرِ عَنْ حَازِمِ  
بْنِ غَزْوَةَ قَالَ وَبَدَأَ لِرَجُلٍ مِنَّا عِلَامًا فَسَمِعَهُ  
مُحَمَّدًا فَقُلْنَا يَا نَكِيفُكَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَسْتَأْذِنَهُ قَالَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّهُ  
وَلَدٌ لِي عِلَامٌ فَسَمِئْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ وَإِنْ قَوْمِي  
أَبَوْا أَنْ يَكُونُوا بِهِ حَتَّى تَسْأَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِمُّوا بِاسْمِي وَلَنْ تَكُونُوا  
بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ \*

٨٨٦ - حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَسِيطِيُّ حَدَّثَنَا  
عَالِدُ بَعْنِي الطَّحَّانُ عَنْ حُصَيْنٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ  
يَذْكُرْ قَوْلَنَا يُعْثُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ

٨٨٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۸۸۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور،  
سالم بن ابی الجعد، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک  
شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا، اس نے لڑکے کا نام محمد رکھا تو اس  
سے اس کی قوم دہلوں نے کہا، کہ ہم تجھے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کا نام نہیں رکھنے دیں گے، وہ شخص اپنے بچہ کو اپنی  
پشت پر اٹھا کر لے چلا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے لڑکا پیدا  
ہوا، اور میں نے اس کا نام محمد رکھا ہے، میری قوم کہتا ہے کہ  
ہم تجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہیں رکھنے دیں  
گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام تو رکھ لیا  
کرو مگر میری کنیت نہ رکھا کرو، کیونکہ میں قاسم ہوں (جو کچھ  
ملتا ہے) تم میں تقسیم کرتا ہوں۔

۸۸۵۔ بناد بن سری، عبث، حصین، سالم، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص کے لڑکا پیدا ہوا، اس نے اس کا نام محمد رکھا، ہم نے جابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی کنیت ہم تیری مقرر نہیں ہونے دیں گے جب تک کہ تو حضور سے اجازت نہیں لے گا، وہ شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرے لڑکا پیدا ہوا ہے اور میں نے اس کا نام حضور کے نام پر رکھا، مگر میری قوم آپ کی اجازت کے بغیر میری کنیت نہیں ہونے دیتی، آپ نے فرمایا میرا نام تو رکھ لیا کرو، مگر میری کنیت نہ رکھو، کیونکہ میں قاسم بنا کر مبعوث کیا گیا ہوں، تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

۸۸۶۔ رفاعہ بن یحیٰم الواسطی و خاندان الطحان، حصین سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ نہیں ہے کہ میں قاسم ہوں، تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

۸۸۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، عثم، (دوسری سند) ابو



وَكَيْفَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ  
الْأَشْجُ حَدَّثَنَا وَكَيفَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ  
بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْمُوا  
بِاسْمِي وَلَا تَكْتُمُوا بِكُنْيَتِي فَإِنِّي أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ  
أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ وَلَا تَكْتُمُوا \*

(فائدہ) یعنی ابوالقاسم محض اس بنا پر نہیں ہوں، کہ میں قاسم کا پتہ ہوں، بلکہ امور دینی اور دنیوی کے تقسیم کرنے کی بنا پر میں ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں، اس لئے میں تم سے کسی کی ذات اور صفات میں مشابہ نہیں ہوں، اس بنا پر تمہیں میری کنیت مندر کھنی چاہئے۔ اور اس معنی کے لحاظ سے ابوبکر صاحب ہے جیسا ابوالفضل بولا جاتا ہے یعنی بزرگی والا مگر چونکہ اس کا بیٹا فضل نہ ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۸۸۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ  
عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ إِنَّمَا جُعِلْتُ  
قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ \*

۸۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ  
بَشَّارٍ قَانَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَلِدَ لَهُ غُلَامٌ فَأَرَادَ أَنْ  
يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا فَقَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ أَحْسَنْتِ الْأَنْصَارُ سَمُوا  
بِاسْمِي وَلَا تَكْتُمُوا بِكُنْيَتِي \*

۸۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ  
الْمُثَنَّى كِذَا هُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ  
عَنْ مَنْصُورٍ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ  
جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِذَا هُمَا عَنْ  
شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ ح وَ حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالٍ  
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
سُلَيْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ  
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سعید اشج، دکیج، وشمش، سالم بن ابی الجعد، حضرت جابر بن  
عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میرا نام رکھ لیا کرو مگر میری کنیت  
نہ رکھا کرو کیونکہ میں ابوالقاسم ہوں، تمہارے درمیان تقسیم  
کرتا ہوں اور ابوبکر کی روایت میں "ولا تکتھوا" ہے ترجمہ ایک  
یہ ہے۔

۸۸۸- ابو کریب، ابو معاویہ، وشمش سے اسی سند کے ساتھ  
روایت مروی ہے اور اس میں ہے کہ مجھے قاسم بنا کر بھیجا گیا،  
تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

۸۸۹- محمد بن عقی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ،  
حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ  
ایک انصاری کا لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام محمد رکھنا چاہا، چنانچہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر  
درپاشت کیا، آپ نے ارشاد فرمایا انصار نے اچھا کیا، میرا نام رکھ  
لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو۔

۸۹۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ،  
منصور۔

(دوسری سند) محمد بن عمرو بن جبہ، محمد بن جعفر۔  
(تیسری سند) ابن ثنی، ابن ابی عدی، شعبہ، حصین۔  
(چوتھی سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، سالم  
بن ابی الجعد، حضرت جابر بن عبداللہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم۔

(پانچویں سند) اسحاق بن ابراہیم، عقی، اسحاق بن منصور، نصر  
بن عیسیٰ، شعبہ، قتادہ، منصور، سلیمان، حصین بن عبد الرحمن،

ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا أَخْبَرَنَا النَّصْرُ بْنُ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَمَنْصُورٍ وَسُلَيْمَانَ وَحُصَيْنٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالُوا سَمِعْنَا سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ مِنْ ذِكْرِكَ حَدِيثُهُمْ مِنْ قَبْلِ وَفِي حَادِثَةِ النَّصْرِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ وَزَادَ فِيهِ حُصَيْنٌ وَسُلَيْمَانُ قَالَ حُصَيْنٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بُعِثْتُ قَامِمًا لِقَبِيهِ بَيْنَكُمْ وَ قَالَ سُلَيْمَانُ فَإِنَّمَا نَحْنَا قَامِمَةٌ لِقَبِيهِ بَيْنَكُمْ

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْقَاسِمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَعِيمٍ حَمِيصًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عَمْرُو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ وَلَدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَامِمَ فَقُلْنَا لَا نَكْبِيتُ أَبَا الْقَامِمِ وَلَا نَعْبُدُكَ عَيْنًا فَاقْبَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَسْمِئْتُكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ \*

۸۹۲۔ وَ حَدَّثَنِي أُمِّةُ بْنُ بَسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا عَنِّي بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا بِسْمَعِيلُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُمَةَ كِلَاهُمَا عَنْ زُرَيْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَلَا نَعْبُدُكَ عَيْنًا \*

۸۹۳۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو بْنُ الْقَاسِمِ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ نَعِيمٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو

سالم بن ابی الجعد، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا روایت کی طرف مدیث مروی ہے، باقی "نصر عن شعبہ" کی روایت میں حصین اور سلیمان کی یہ زیادتی مذکور ہے کہ حصین نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے مجھے قاسم بنا کر بھیجا گیا ہے تمہارے درمیان (عوام و مخدوم) تقسیم کرتا ہوں، اور سلیمان نے کہا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا میں قاسم ہوں، تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

۸۹۱۔ عمرو بن القاسم، محمد بن عبد اللہ بن نعیم، سفیان بن عیینہ، ابن المنذر، حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص کے لڑکا پیدا ہوا اس نے لڑکے کا نام قاسم رکھا ہم نے کہا کہ ہم تیری کنیت ابو القاسم نہیں ہونے دیں گے اور تیری آنکھ (یہ کنیت رکھ کر) ٹھنڈی نہیں کریں گے، چنانچہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا اپنے لڑکے کا نام عبد الرحمن رکھ دو۔

۸۹۲۔ امیہ بن بسطام، یزید بن زریع (دوسری سند) علی بن حجر، اسماعیل بن علیہ، روح بن القاسم، محمد بن المنذر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ابن عیینہ کی روایت کی طرح مدیث مروی ہے، باقی اس میں یہ نہیں ہے کہ ہم تیری آنکھ ٹھنڈی نہیں ہونے دیں گے۔

۸۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو بن القاسم، زہیر بن حرب، ابن نعیم، سفیان بن عیینہ، ایوب، محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرمایا ہے مجھے قاسم بنام رکھا گیا، میرا نام رکھ کر



الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْمَعُوا بِأَمْرِي  
وَلَا تَكُنُوا بِكُنْيَتِي قَالَ عَمْرُو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ \*

۸۹۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ  
وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَنَّى الْقُزَيْرِيُّ وَالْقُفْطِيُّ ابْنُ نُمَيْرٍ  
قَالُوا- حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمَاءِ  
بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ زَائِلٍ عَنْ الْمُغْبِرَةِ بِنِ  
شُعْبَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ نَحْرَانَ سَأَلُونِي فَقَالُوا  
إِنكُمْ تَقْرَأُونَ يَا أختَ هَارُونَ وَمُوسَى قَبْلَ  
عِيسَى بِكَذَا وَكَذَا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ  
فَقَالَ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَمُّونَ بِأَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِينَ  
فَلَهُمْ \*

لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو، عمر (راوی) نے "عن ابی ہریرہ"  
کہا ہے "سمعت ابی ہریرہ" نہیں کہا۔

۸۹۳- ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو سعید اشجعی،  
محمد بن قتیٰ عزری، ابن اور لیس بواسطہ اپنے والد، سہاک بن  
حرب، علقمہ بن وائل، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب میں  
نجران آیا تو وہاں کے لوگوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ تم  
(سورۃ مریم میں) یا اخت ہارون پڑھتے ہو، حالانکہ (حضرت  
ہارون حضرت موسیٰ کے بھائی تھے نہ مریم کے) حضرت  
موسیٰ، حضرت عیسیٰ سے اتنی مدت پہلے تھے، چنانچہ جب میں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ سے دریافت  
کیا، آپ نے فرمایا (بنی اسرائیل) اپنے انبیاء اور گذشتہ صالحین  
کے ناموں کے موافق نام رکھتے تھے۔

(تادمہ) یعنی یہ ہارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی نہیں ہیں، تفسیر جلالین میں ہے کہ یہ حضرت مریم کے زمانہ میں ایک صالح  
فخص تھے، عفت و پاکدامنی میں حضرت مریم کو ان کے ساتھ تشبیہ دی ہے، اور تفسیر بیضاوی میں مزید یہ چیز اور بیان کیا ہے کہ "اخت  
ہارون" میں ہارون علیہ السلام ہی مراد ہیں کیونکہ حضرت مریم ان کی نسل میں سے یا ان لوگوں کی اولاد میں سے تھیں جو ہارون علیہ السلام  
کے ساتھی تھے۔

باب (۱۳۴) برے نام رکھنے کی ممانعت۔

(۱۳۴) بَابُ كَرَاهَةِ التَّسْمِيَةِ بِالْأَسْمَاءِ  
الْقَبِيحَةِ \*

۸۹۵- یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، معتمر بن سلیمان، رکیبن  
بواسطہ اپنے والد، حضرت سمرہ بن جندب سے روایت کرتے  
ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ہم کو ممانعت فرمائی ہے کہ ہم اپنے غلاموں کے چار قسم  
کے نام رکھیں (ایک) اللج، (دوسرے) کرباج، (تیسرے) یسار،  
(چوتھے) مانع۔

۸۹۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي  
شَيْبَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ  
الرَّكْبَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ وَ قَالَ يَحْيَى أَعْبَرَنَا  
الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ الرَّكْبَنَ يُحَدِّثُ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جَنْدَبٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُسَمِّيَ رَقِيقَنَا بِأَرْبَعَةِ  
أَسْمَاءٍ أَفْلَحَ وَرَبَاحٌ وَتِسَارٌ وَنَافِعٌ \*

(قائد) اس نووی فرماتے ہیں، یہ بھی حتمی ہے کہ اس کی وجہ دوسری روایت میں مذکور ہے کہ جب کوئی یہ پوچھے کہ یہاں اس (کامیابی) ہے تو جواب ملے کہ نہیں تو اس میں ایک قسم کی بددلی ہے۔

۸۹۶۔ قتیبہ بن سعید، جریر، رکیبن بن ربیع، بواسطہ اپنے والد۔  
حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے غلام کا نام رباح، یسار، اسلم اور مفع مت رکھو۔

۸۹۶۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا خَزِيرٌ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْمُوا غُلَامَكُمْ رِبَاعًا وَلَا يَسَارًا وَلَا أَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا \*

۸۹۷۔ احمد بن عبد اللہ بن یونس، زہیر، منصور، ہلال بن یساف، ربیع بن عمیل، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند چار نام ہیں، سبحان اللہ، والحمد للہ، واللا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، جس کلمہ کو چاہو پہلے کہو، کوئی بھی انحصان نہیں ہوگا، اور اپنے غلام کا نام یسار، رباح، مفع اور اسلم مت رکھو، اس لئے کہ اگر تو پوچھے گا کہ وہ (اسلم وغیرہ) وہاں ہے؟ وہ کہے گا نہیں، سمرہ کہتے ہیں کہ حضور نے یہی چار نام بیان کئے ہند ابھی سے زائد نہ نقل کر رہا۔

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ عَمِيلَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ نَذَاتٌ وَلَا تُسَمِّينَ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رِبَاعًا وَلَا نَجِيشًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَنَّهُ هُوَ فَلَا يَكُونُ قَبُولٌ لَا إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلَا تَزِيدَنَّ عَلَيَّ \*

۸۹۸۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر۔  
(دوسری سند) امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح بن قاسم۔  
(تیسری سند) محمد بن قس، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور سے زہیر کی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، ہاتی جریہ اور روح کی روایت زہیر کی روایت کی طرح مفصل مذکور ہے، اور شعبہ کی روایت میں صرف غلام کے نام رکھنے کا تذکرہ ہے، آخری جملہ چار ناموں والا مذکور نہیں ہے۔

۷۹۸۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنِي خَزِيرٌ ح وَحَدَّثَنِي أُمِّيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رُوَيْحٌ (وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ) ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادٍ زُهَيْرٍ فَأَمَّا حَدِيثُ خَزِيرٍ وَرُوَيْحٍ فَكَمَثَلُ حَدِيثِ زُهَيْرٍ بِقُصْبِهِ وَأَمَّا حَدِيثُ شُعْبَةَ فَلَيْسَ فِيهِ إِلَّا ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْغُلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَلَامَ الْأَرْبَعَ \*

۸۹۹۔ محمد بن احمد بن ابی حنفہ، روح، ابن جریج، ابوالزہیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعلیٰ، برکت، اسلم، یسار اور مفع وغیرہ نام رکھنے کی ممانعت فرمائی کہ

۷۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي حَلَفٍ حَدَّثَنَا رُوَيْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْهَى عَنْ



أَنْ يُسْمَى بِعَنْقَى وَبِرَكَّةٍ وَبِأَفْلَحٍ وَبِإِسَارٍ  
وَبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذَلِكَ ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدَ ذَلِكَ  
قَلْبُهُ يَقُولُ شَيْئًا ثُمَّ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ أَرَادَ عُمَرُ بْنُ  
الْحَارِثِ أَنْ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ تَرَكَهُ \*

ارادہ فرمایا، پھر آپ خاموش ہو گئے اور کچھ نہیں فرمایا، پھر عدم  
ممانعت کی ہی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتقال  
فرما گئے، اور آپ نے اس سے منع نہیں کیا، اس کے بعد  
حضرت عمرؓ نے اس سے ممانعت کر لی چاہی مگر نہیں کی، اور  
یو نکما رہے دیلا۔

(فائدہ) علامہ طبری فرماتے ہیں کہ حضرت جابرؓ نے نبی کے آثار دیکھے، پھر فرمانِ اللہ میں اس کے متعلق صادر نہیں ہوا، امام نووی فرماتے  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی تحریمی کا ارادہ فرمایا تھا، باقی امت پر آسانی کے لئے ان اسماء کو حرام نہیں فرمایا، مترجم کے  
تذریک بھی چیز زیادہ بہتر ہے۔

(۱۳۵) بَابُ اسْتِحْبَابِ تَغْيِيرِ الْأَسْمِ  
الْقَبِيحِ إِلَى حَسَنٍ وَتَغْيِيرِ اسْمِ بَرَّةٍ إِلَى  
زَيْنَبَ وَجَوَازِيَةٍ وَنَحْوِهِمَا \*

باب (۱۳۵) برے ناموں کو اچھے ناموں کے  
ساتھ بدلنے کا "استحباب اور برة" کا زینب جویریہ  
وغیرہ نام تبدیل کرنا۔

۹۰۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ  
وَمُحَمَّدُ بْنُ الْأَعْمَشِ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعِينٍ وَمُحَمَّدُ  
بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ  
اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ أَنْتَ  
جَمِيلَةٌ قَالَ أَحْمَدُ مَكَانَ أَخْبَرَنِي عَنْ \*

۹۰۰۔ احمد بن حنبل، زہیر بن حرب، محمد بن قتی، عبید اللہ بن  
سعید، محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے عاصیہ (عورت) کا نام بدل دیا اور فرمایا تو جمیلہ  
ہے، احمد نے اخبرنی کے بجائے عن کا لفظ بولا ہے۔

۹۰۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَعْدَةَ عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَةَ بَعْرَةَ  
كَانَتْ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيلَةَ \*

۹۰۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسن بن موسیٰ، حماد بن سعد،  
عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے  
ہیں کہ حضرت عمرؓ کی ایک صاحبزادی کا نام عاصیہ تھا،  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا۔

۹۰۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ  
وَالْفَضْلُ بْنُ عَمْرٍو قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ جَوَازِيَةُ اسْمَهَا بَرَّةٌ  
فَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۰۲۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان، محمد بن عبد الرحمن، مولی  
ابن طلحہ، کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جویریہ کا نام پہلے برة  
تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام جویریہ رکھ دیا،  
کیونکہ آپ یہ پسند نہ فرماتے تھے کہ کہا جائے فلاں شخص برة

اسْمُهَا جَوَيْرِيَّةٌ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ خُرُوجٌ مِنْ  
عِنْدَ بَرَّةٍ وَفِي حَدِيثٍ ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ  
كَرِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ \*

(شکی) کے پاس سے نکل کر چلا آیا، اور ابن ابی عمر کی روایت  
میں "عن کریم قال سمعت ابن عباس" کا لفظ ہے۔

(فائدہ) کیونکہ برہ کے معنی نیکو کار اور صالح کے ہیں، اس لئے حضور نے یہ پسند نہیں فرمایا کہ کہا جائے کہ نیکو کار کے پاس سے چلے آئے،  
کیونکہ نیک اور صالح کے پاس سے نکل جانا نیک کا چھوڑنا ہے، اس لئے برہ نام رکھنا پسند نہیں فرمایا، اور "وکان مکرو" اظہار حضرت ابن عباس کا  
قول معلوم ہوتا ہے، اور اسے فرمانِ اقدس میں قرار دینے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

۹۰۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ  
بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ  
أَبِي مَيْمُونَةَ سَمِعْتُ أَبَا رَافِعٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا  
أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ  
أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَتْ  
تَسْمُهَا بَرَّةً فَقِيلَ تَرْكِي نَفْسَهَا فَمَسَّاهَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ وَلَفَظُ  
الْحَدِيثِ لَهُوَاءُ دُونَ ابْنِ بَشَّارٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي  
شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ \*

۹۰۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن  
جعفر، شعبہ، عطاء بن ابی میمونہ، ابو رافع، حضرت ابو ہریرہ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ۔

(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عطاء  
بن ابی میمونہ، ابو رافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ زینب کا پہلے نام برہ  
تھا، لوگوں نے کہا کہ آپ خود اپنے کو معمول ظاہر کرتی ہیں، تو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھ دیا اور  
الفاظ حدیث ابن بشار کے علاوہ اور راویوں کے ہیں، اور ابن ابی  
شیبہ نے کہا ہے، حدیثنا محمد بن جعفر عن شعبہ۔

۹۰۴ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيمٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي  
مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنِي زَيْنَبُ بِنْتُ  
أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اسْمِي بَرَّةً فَسَمَّاهُ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ قَالَتْ وَدَخَلَتْ  
عَلَيْهِ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَاسْمُهَا بَرَّةٌ فَسَمَّاهَا  
زَيْنَبَ \*

۹۰۴۔ اسحاق بن ابراہیم، نسائی بن یونس۔  
(دوسری سند) ابو کریم، ابو اسامہ، ولید بن کثیر، محمد بن عمرو  
بن عطاء، حضرت زینب بنت ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ میرا نام  
برہ تھا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام زینب رکھ  
دیا، اور بیان کرتی ہیں کہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ  
عنہا آپ کے پاس آئیں، اور ان کا نام بھی برہ تھا، آپ نے  
زینب رکھ دیا۔

۹۰۵ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّافِدِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ  
الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ

۹۰۵۔ عمرو ناقد، ہاشم بن قاسم، یزید بن ابی حبیب، محمد بن عمرو  
بن عطاء سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے  
اپنی لڑکی کا نام برہ رکھا، تو زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ



ابْنِي بَرَّةً فَقَالَتْ لِي زَيْبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ إِنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ  
هَذَا بِاسْمِهِ وَسَمِعْتُ بَرَّةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ اللَّهُ  
أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ فَقَالُوا بِمَ نَسَمِيهَا قَالَ  
سَمَوْهَا زَيْبُ \*

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نام سے منع فرمایا ہے، اور  
میرا نام بھی برہ رکھا گیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا، اپنے کو معصوم قرار نہ دو، واللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ  
تم میں سے کون نیکوکار ہے، لوگوں نے عرض کیا تو ہم اس کا کیا  
نام رکھیں؟ آپ نے فرمایا زیب رکھ دو۔

(قاہدہ) نام لودی فرماتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برہ بنت ام سلمہ اور برہ بنت ابی جہش کا نام تبدیل کر کے زیب رکھ دیا،  
معلوم ہو کہ بڑے ناموں کا بدلنا مستحب ہے، مترجم کہتے ہیں کہ فرمان اللہ میں "لا تزكوا أنفسكم" بالکل قرین الٰہی کی ترجمانی کر رہے ہیں کہ  
"لا تزكوا أنفسكم هو اعلم بمن انقى" نیز معلوم ہوا کہ ایسا نام نہ رکھنا چاہئے، جس سے نفس کی پاکی اور بڑائی کا اظہار ہو، بلکہ اہل اللہ میں  
عہدیت کا اظہار ہونا چاہئے۔

(۱۳۶) بَابُ تَحْرِيمِ التَّسْمِيَةِ بِحَيْثُ  
الْأَمْلَاكِ \*

باب (۱۳۶) ملک الاملاک یعنی شہنشاہ نام رکھنے کی  
حرمت۔

۹۰۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْجَعِيُّ وَأَحْمَدُ  
بْنُ حَنْبَلٍ وَابْنُ بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْفُضْلُ بْنُ أَحْمَدَ  
قَالَ الْأَشْجَعِيُّ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ  
أَخْشَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسْمَى مَلِكًا الْأَمْلَاكِ  
زَادَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رَوَايَتِهِ لَا مَالِكَ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ  
وَجَلَّ قَالَ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ سُفْيَانُ مِثْلُ شَاهِدَانِ شَاهَدَ  
وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ سَأَلْتُ أَبَا عَمْرٍو عَنْ  
أَخْشَعَ فَقَالَ أَوْضَعَ \*

۹۰۶ - سعید بن عمرو اشجعی، احمد بن حنبل، ابو بکر بن ابی شیبہ،  
سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے زیادہ  
ذلیل اور برا نام اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کا ہے جسے نوک  
ملک الملوک کہیں، ابن ابی شیبہ کی روایت میں اتنی زیادتی ہے  
کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں، اشجعی بیان کرتے ہیں، کہ  
سفیان نے کہا کہ ملک الملوک "شہنشاہ" کے مانند ہے اور احمد  
بن حنبل بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو عمرو سے اخشع کے معنی  
پوچھے، انہوں نے کہا سب سے زیادہ ذلیل۔

۹۰۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ  
هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْبِطُ رَجُلًا  
عَلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَحَبُّهُ وَأَغْيَظُهُ عَلَيْهِ

۹۰۷ - محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہشام بن منبہہ ان  
مریات میں سے نقل کرتے ہیں کہ جو حضرت ابو ہریرہ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
نقل کی ہیں، چنانچہ چند احادیث بیان کیں اور کہا کہ آن  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سب سے  
زیادہ غضب انگیز حبیب اور بدترین دو شخص ہو گا جس کا نام ملک

رَجُلٌ كَانَ يُسَمِّي مَلَكَ الْمَلَائِكَةِ لَمْ يَلِدْ إِلَّا  
الاملاك یعنی شہنشاہ رکھا گیا ہو گا، خدا کے علاوہ کوئی مالک نہیں  
ہے۔

(فائدہ) یعنی نہ کوئی نوٹ ہے اور نہ ہی دیکھیں ۴ رندہ ہی مشکل کشا، سب کاماںک اور معطلی وائی ہے وعدہ لا شریک لہ ہے، اور بخاری کی روایت  
میں بھی سفیان کی "ملک الاملاک" کی شہنشاہ کے ساتھ تفسیر موجود ہے اور سفیان کا اس تفسیر سے مقصود یہ ہے کہ یہ حرمت صرف اس لقب  
کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ جو الفاظ بھی جس زبان میں ہوں اور اسی معنی کو ادا کریں، ان کا اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کے لئے استعمال  
حرام ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے، وہی سب بادشاہوں کا پادشاہ ہے اور سب اس کے محکوم اور غلام ہیں، امام نووی فرماتے ہیں، یہ نام  
اور اسی طرح جو اسماء اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہیں جیسار جن اور رزاق وغیرہ ان کا رکھنا حرام ہے (نووی جلد ۲ شرح شنیعی جلد ۵)۔

(۱۳۷) بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْنِيكِ الْمَوْلُودِ  
عِنْدَ وَلَدَتِهِ وَحَمْلِهِ إِلَى صَالِحٍ يُحْكُمُهُ  
وَجَوَازِ تَسْمِيَّتِهِ يَوْمَ وَلَدَتِهِ وَاسْتِحْبَابِ  
التَّسْمِيَةِ بِعَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ أَبِيهِمْ وَسَائِرِ أَسْمَاءِ  
الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حُمَادٍ حَدَّثَنَا  
حُمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ بْنِ  
مَالِكٍ قَالَ ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ  
الْأَنْصَارِيِّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حِينَ وَلِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
غَنَاءٍ يَهُودِيٍّ فَقَالَ هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ فَقُلْتُ  
نَعَمْ فَنَاقَلْتُهُ تَمْرًا فَقَالَ قَاهِنْ فِي فِيهِ فَلَا كَهْرَ ثُمَّ  
فَعَرَفَا الصَّبِيَّ فَمَحَّاهُ فِي فِيهِ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَنْلَمُضُهُ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبُّ  
الْأَنْصَارِ الثَّمَرُ وَسَمَّاهُ عَبْدُ اللَّهِ

۹۰۸۔ عبد اللہ اعلیٰ بن حماد، حماد بن سلمہ، ثابت بن انیس، حمر بن مالک  
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان  
کیا کہ میں عبد اللہ بن ابی طلحہ کو اس کی ولادت کے بعد رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھلی اور بھے ہوئے تھے، اور اپنے اونٹ  
کے روغن مل رہے تھے، آپ نے فرمایا تیرے پاس کھجور ہے؟  
میں نے کہا جی ہاں، پھر میں نے آپ کو چند کھجوریں دیں، آپ  
نے انہیں اپنے منہ میں ڈال کر چبایا، اس کے بعد بچہ کا منہ کھولا  
اور اس کے منہ میں ڈال دیا، بچہ اسے چوسنے لگا، آپ نے فرمایا  
انصار کو کھجور سے محبت ہے اور اس بچہ کا نام عبد اللہ رکھا۔

(فائدہ) اسی کا نام تحنیک ہے، امام نووی فرماتے ہیں کہ باجماع تحنیک سنت ہے اور کھجور کے ساتھ مستحب اور افضل ہے، اور اگر کھجور  
کے علاوہ کسی اور چیز کے ساتھ تحنیک کی جائے تو بھی درست ہے، نیز معلوم ہوا کہ کسی صالح انسان یا عورت سے تحنیک کرائی جائے،  
اور تبرک یا ہمارا الصالحین درست ہے، اور ایسے ہی عبد اللہ نام رکھنا اور کسی نیک آدمی سے نام رکھوانا مستحب ہے (نووی جلد ۲ شرح شنیعی  
جلد ۵)۔

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
۹۰۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ابن عوف، ابن



عَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَنْ عَوْنِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لَنَا أَبُو طَلْحَةَ يَسْتَكِي فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ فَتَبَضَّ النَّبِيُّ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ النَّبِيُّ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ هُوَ أَتَى مَعًا كَانَ فَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ الْغُضَاءَ فَتَعَشَّى ثُمَّ أَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارْجِعْ نَبِيٌّ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَعْرَسْتُمْ يَا لَيْلَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهَا فَإِنَّ عَدْنًا فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ أَخْبَلُهُ حَتَّى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَضَّتْ مَعَهُ بَنَاتٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمْعُهُ شَيْءٌ قَالُوا نَعَمْ تَعْرَتُ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَضَعَهَا ثُمَّ أَخَذَهَا مِنْ قِبَلِ فَحَظَلَهَا فِي فِي النَّبِيِّ ثُمَّ حَنَكَهُ وَسَمِعَ عَبْدُ اللَّهِ \*

سیرین، حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہ کا ایک لڑکا بیمار تھا، ابو طلحہ باہر گئے وہ لڑکا انتقال کر گیا، جب ابو طلحہ فوت کر آئے تو دریافت کیا، بچہ کا کیا حال ہے؟ ام سلیم (ان کی بیوی) نے کہا اب یہ نسبت پیسے کے آرام میں ہے، پھر ام سلیم شام کا کھانا ان کے پاس لائیں، انہوں نے کھایا، اس کے بعد ام سلیم سے صحبت کی، جب فارغ ہوئے تو ام سلیم نے کہا، جاؤ بچہ کو دفن کر دو، چنانچہ صبح کو ابو طلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے سارا واقعہ بیان کیا، آپ نے دریافت کیا، رات کو تم نے اپنی بیوی سے صحبت کی ہے، انہوں نے کہا ہاں! فرمایا، اے ان دونوں کو برکت عطا فرما، پھر ام سلیم کے بچہ پیدا ہوا، ابو طلحہ نے کہا اس بچہ کو اٹھا کر حضور کی خدمت میں لے جا، اور ام سلیم نے اس بچہ کے ساتھ کچھ کھجوریں بھیجیں، حضور نے اس بچہ کو لیا اور دریافت کیا کہ اس کے ساتھ بھی کچھ ہے؟ حاضرین نے کہا ہاں کھجوریں ہیں، آپ نے کھجوروں کو لے کر چلایا، پھر اپنے منہ سے نکال کر بچہ کے منہ میں ڈالا اور اس کی تحنیک فرمائی اور عبد اللہ نام رکھا۔

(تفسیر) روایت سے ام سلیم کی بہت فضیلت اور منقبت عظیمہ ثابت ہوئی ہے، اور یہ کہ وہ نہایت عاقلہ اور صابرو تھیں۔ اور شہر سے اس چیز کا تو یہ کر لیا کیوں کہ وہ مشہور ہوں گے، اور کھانا نہیں کھا میں گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ان کے من میں مقبوض ہوئی اور اس سے بجز اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا، ام نووی فرماتے ہیں کہ اس بچہ کی اولاد میں اسحاق پیدا ہوئے اور ان کے نو بھائی ہوئے، اور سب کے سب علماء اور صلحاء تھے، واللہ اعلم بالصواب۔

۹۱۰۔ محمد بن بشر، حماد بن مسعود، ابن عوان، محمد، انس سے یزید بن اسحاق کی روایت کی طرح پورا واقعہ منقول ہے۔

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَخْبَرَنَا نَحْوُ حَدِيثِ يَزِيدَ \*

۹۱۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن برد، الاشعری، ابو کریب، ابو اسامہ، یزید، ابو برد، ابو سوکی بیان کرتے ہیں کہ میرے ایک لڑکا پیدا ہوا، میں اسے حضور کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا، آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور ایک کھجور کے ساتھ اس کی تحنیک فرمائی۔

۹۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرْدٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ وَنَدَى لِي غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ وَحَنَكُهُ بِتَمْرَةٍ \*

۹۱۲۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَقَاطِلَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ حِينَ خَاجَرَتْ وَهِيَ حَبْلَى بِعَيْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَدِمَتْ قُبَاءً فَتَفَضَّتْ بِعَيْدِ اللَّهِ بِقُبَاءٍ ثُمَّ خَرَجَتْ حِينَ نَفِثَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُحَنِّكَهَ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَوَضَعَهُ فِي حَجَرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَكَّنَا سَاعَةً تَتَجَبَّسُهَا قَبْلَ أَنْ تَجْلِدَهَا فَمَضَغَهَا ثُمَّ يَضَعُهَا فِي فِيهِ قَوْلًا أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ بَطْنُهُ لَرَبِّهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَتْ أَسْمَاءُ ثُمَّ مَسَحَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَنَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ ثُمَّ جَاءَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ سَبْعِينَ أَوْ ثَمَانٍ يُسَامِعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرُهُ بِذَلِكَ الزُّبَيْرُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَاهُ مُقْبِلًا إِلَيْهِ ثُمَّ بَايَعَهُ \*

(قائد) یہ بیعت برکت اور شرف کے لئے تھی کیونکہ حضرت عبداللہ غیر مکلف تھے۔

۹۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مَيْمٌ فَأَتَيْتُ الْحَدِيثَةَ فَزَلَّتْ بِقُبَاءٍ فَوَلَدَتْهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ فِي حَجَرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَقَلَّ فِي فِيهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ حَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرِ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَكَ

۹۱۴۔ حکم بن موسیٰ ابو صالح، شعب بن اسحاق، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر اور قاطلہ بنت المنذر بن الزبیر اسماء بنت ابی بکر صدیقؓ جب ہجرت کر کے چلیں تو وہ حضرت عبداللہ بن زبیر کے ساتھ حاملہ تھیں، چنانچہ قباء میں حضرت عبداللہ کی ولادت ہو گئی، پھر ولادت کے بعد انہیں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحنیک کرائے کی غرض سے لے کر آئیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کو حضرت اسماء سے لے لیا اور اپنی گود میں بٹھلایا، پھر آپ نے کھجور منگوائی، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ کھجور ملنے سے قبل ہم کچھ دیر تک کھجور تلاش کرتے رہے، بالآخر آپ نے کھجور چبائی، اور عبداللہ کے منہ میں تھوک دی، چنانچہ سب سے پہلے عبداللہ کے پیٹ میں جو چیز گئی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک ہی تھا، اسماء بیان کرتی ہیں، پھر آپ نے عبداللہ پر ہاتھ پھیرا، اور ان کے لئے دعا فرمائی اور ان کا نام عبداللہ رکھا، جب دو سات یا آٹھ سال کے ہوئے تو حضرت زبیرؓ کے حکم سے حضور کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوئے، آپ نے جب انہیں آتے ہوئے دیکھا تو تبسم فرمایا، اور ان سے بیعت کی۔

(قائد) یہ بیعت برکت اور شرف کے لئے تھی کیونکہ حضرت عبداللہ غیر مکلف تھے۔

۹۱۳۔ ابو کریب محمد بن العلاء، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت اسماء بیان کرتی ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں عبداللہ بن زبیر کے ساتھ حاملہ تھی، جب میں مکہ سے نکلی تو حمل کی مدت پوری ہو چکی تھی چنانچہ مدینہ منورہ آئی اور قباء میں اتری تو عبداللہ پیدا ہوئے، پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ نے عبداللہ کو اپنی گود میں بٹھلایا، پھر ایک کھجور منگوائی اور اسے چبایا اور عبداللہ کے منہ میں تھوک دیا، تو سب سے پہلے عبداللہ کے پیٹ میں جو چیز گئی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک تھا، اس کے بعد آپ نے



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ \*

۹۱۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عُمَيْي بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَبْلَى بَعْدَ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ \*

۹۱۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ يَعْنِي ابْنَ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالصَّيَّانِ فَيُبْرَكُ عَلَيْهِمْ وَيُعَنِّكُهُمْ \*

۹۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جِئْنَا بَعْدَ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ فَطَلَبْنَا نَعْمَةً فَعَزَّ عَلَيْنَا طَلَبُهَا \*

۹۱۷ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ النَّوْمِيُّ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي مَرْثَمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ مُطَرِّفٍ أَبُو عَسَاةَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ مَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَيْتُ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَجْدِهِ وَأَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهُي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشْيَاءَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِأَبْنِهِ فَاحْتَمَلَ مِنْ عَلَى فَجْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلُوهُ

گھجور تلاء کو ٹنگائی، پھر ان کے لئے دعا برکت فرمائی، اور یہ سب سے پہلا بچہ تھا جو (ہجرت کے بعد) اسلام میں پیدا ہوا۔  
۹۱۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، خالد بن مخلد، علی بن مسہر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی، اور وہ عبداللہ بن زبیر کے ساتھ حاملہ تھیں، اور ابواسامہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۹۱۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہاں کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچوں کو لایا جاتا، آپ ان کے لئے دعائے برکت فرماتے اور ان کی تحنیک کرتے تھے۔

۹۱۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد الاحمر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ ام عبداللہ بن زبیر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحنیک کرانے کے لئے لائے تھے، آپ نے ہم سے چھو پارہ طلب فرمایا جس کے تلاش کرنے میں ہمیں دشواری ہوئی۔

۹۱۷۔ محمد بن سہل تمیمی، ابو بکر بن اسحاق، ابن ابی مریم، محمد بن مطرف، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ منذر بن ابی اسید جب پیدا ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی ران پر رکھا اور ابو اسید بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی پیش دست کام میں مصروف ہو گئے، ابو اسید نے بچہ کو ران پر سے اٹھا لینے کا حکم دیا، چنانچہ بچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ران پر سے اٹھا لیا گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کام سے فارغ ہوئے تب آپ کو اس کا خیال آیا، آپ نے

فَاسْتَفَاقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
عُمَرُ الصَّغِيرُ فَقَالَ أَبُو أُمَيَّةٍ أَفَبِنَادُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
فَقَالَ مَا أَمَرْتُهُ قَالَ فَلَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا  
وَلَكِنْ أَسْعَهُ التَّمْلِيحُ فَسَمَاعُ يَوْمَئِذٍ الْعُنَائِرُ \*

(۱۳۸) بَابُ جَوَازِ تَكْنِيَةِ مَنْ لَمْ يُؤْلَدْ لَهُ  
وَتَكْنِيَةِ الصَّغِيرِ \*

۱۱۸. حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ  
أَعْتَكِبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ  
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ  
فَرُوحٍ وَالتَّمْطُظُ نَحْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي  
الْيَمَانِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا  
وَكَانَ لِي أَخٌ يُدْعَى لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ قَالَ أَحْسَبُهُ  
قَالَ كَانَ فَصِيحًا قَالَ فَكَانَ إِذَا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَهُ قَالَ أَبَا عُمَيْرٍ مَا  
فَعَلَ الصَّغِيرُ قَالَ فَكَانَ يُغَيِّبُ بِهِ \*

(۱۳۹) بَابُ جَوَازِ قَوْلِهِ بِغَيْرِ ابْنِهِ يَا  
بَنِيَّ وَأَسْتَحْيَا بِهِ بِمُطْلَاطِفَةٍ \*

۱۱۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْأَعْرَبِيُّ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَا بَنِيَّ \*

۱۲۰. وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي  
عُمَرَ (وَالْتَفَضُّ لِبْنِ أَبِي عُمَرَ) قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ  
هَارُونَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَبِيصِ بْنِ  
إِبْنِ حَزْرَجٍ عَنِ السَّعْبِيِّ لِي شُعْبَةُ قَالَ مَا سَأَلَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا عَنْ

فرمایا بچہ کہاں ہے؟ ابو اسیدؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ ہم نے  
اسے اٹھالیا، آپ نے دریافت فرمایا، اس کا کیا نام ہے؟ عرض کیا  
فلان نام ہے، آپ نے فرمایا نہیں، اس کا نام منذر ہے، چنانچہ  
اس دن سے انہوں نے اس کا نام منذر رکھ دیا۔

باب (۱۳۸) جس کے کوئی لڑکا نہ ہو، اس کو اپنی  
کنیت اور ایسے ہی بچہ کی کنیت کرنے کا جواز۔

۹۱۸۔ ابو الربیع سلیمان بن داؤد اعرجی، عبد الوارث، ابو الیمان،  
انس بن مالک، (دوسری سند) شیبان بن فروخ، عبد بن یمن،  
ابو الیمان، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ  
خوش خلق تھے اور میرا ایک بھائی تھا جسے ابو عمیر کہتے تھے، میرا  
خیال ہے، انس نے کہا ہے کہ اس کا دودھ چھڑایا گیا تھا چنانچہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لاتے اور اسے  
دیکھتے تو فرماتے ابو عمیر خیر کہاں ہے؟ اور وہ بچہ خیر (لال)  
سے لکھیا کرتا تھا۔

باب (۱۳۹) کسی اور کے لڑکے کو بیٹا کہنے کا جواز اور  
بطور شفقت کے ان الفاظ کے استعمال کا استحباب۔

۹۱۹۔ محمد بن عبید خمری، ابو عوانہ، ابو عثمان، حضرت انس بن  
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان  
کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اے  
میرے چھوٹے سے بیٹے۔

۹۲۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، یزید بن ہارون، اسماعیل  
بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم، حضرت سعید بن شیبہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وصال کے بارے میں کسی  
نے اتنا دریافت نہیں کیا جتنا میں نے پوچھا، بالآخر آپ نے



الدَّجَانِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتَهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنِّي أَبْيْتُ وَمَا يُنْعِيْتُ مِنْهُ إِنَّهُ لَنْ يُصْرَكَ قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ مَعَهُ أَنْهَارَ الْمَاءِ وَجِبَالُ الْخُبْرِ قَالَ هُوَ أَهْوَى عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ \*

۹۲۱ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُسَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُرَيْعُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُتِبَتْ عَنْ إِبْنِ أَبِي عَدِيٍّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَيُسْرَ فِي حَدِيثٍ أَخْبَرَهُمْ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُعِيرَةِ إِنِّي إِلَّا فِي حَدِيثٍ يَزِيدُ وَخَذَهُ \*

فرمایا، تو اتنا کیوں رنجش ہے، وہ تجھے نقصان نہیں پہنچائے گا، میں نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں اس کے پاس پانی کی نہریں اور روٹیوں کے پہاڑ ہوں گے، فرمایا وہ اسی وجہ سے اللہ کے نزدیک ذلیل ہوگا۔

۹۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، وکیع (دوسری سند) سراج بن یونس، مشیم (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر (چوتھی سند) محمد بن رافع، ابواسامہ، اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور صرف مزید کی روایت سکے علاوہ کسی کی روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مغیرہ بن شعبہ کے لئے "اے بیٹا! مذکور نہیں ہے۔"

(لکھ) عمر میں اگر کوئی کسی لڑکے کے برابر ہو، تو شفقت اور محبت کے طور پر اسے مینا کہنا جائز ہے احادیث مذکورہ بالا اس کے جواز پر شاہد ہیں۔

#### (۱۴۰) بَابُ الْإِسْتِئْذَانِ \*

۹۲۲ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَكْرِ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا وَالِدُ يَزِيدَ بْنِ حَصِيفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كُنْتُ جَالِسًا بِالْمَدِينَةِ فِي مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَأَتَانَا أَبُو مُوسَى فَرَعًا أَوْ مَذْعُورًا قُلْنَا مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ آتِيَهُ فَأَتَيْتُ بَابَهُ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنَا فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُكَ فَسَلَّمْتُ عَلَى بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدُّوا عَلَيَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ أَيْمٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِنَّا أَوْجَعْنَا فَقَالَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ لَنَا

#### باب (۱۴۰) اجازت طلب کرنے کا احتیاج۔

۹۲۲۔ عمر بن محمد بن بکر الناقذ، سفیان بن عیینہ، والد بن یزید بن حصیفہ، بسر بن سعید، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں انصار کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا، اُسے جسے ابو موسیٰ اشعری ڈرے ہوئے آئے، ہم نے پوچھا تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے جواب دیا مجھے حضرت عمرؓ نے بلوایا تھا جب میں ان کے دروازے پر گیا تو تین مرتبہ سلام کیا، لیکن آپ نے جواب نہیں دیا، میں لوٹ آیا، پھر انہوں نے کہا تم میرے پاس کیوں نہیں آئے؟ میں نے کہا میں آپ کے پاس آیا تھا اور آپ کے دروازے پر تین بار سلام کیا، لیکن آپ نے جواب نہیں دیا، آخر لوٹ آیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب کوئی تم میں سے تین مرتبہ اجازت طلب کرے اور پھر اسے اجازت نہ دی جائے تو لوٹ جائے، حضرت عمرؓ نے فرمایا اس حدیث پر مولانا اور نہ میں تمہیں برا

دو گاہ ابی بن کعب بولے ابو موسیٰ کے ساتھ وہ شخص جائے جو ہم لوگوں میں سب سے چھوٹا ہو، ابو سعید بولے میں سب سے چھوٹا ہوں، اپنی نے کہا اچھا تم ان کے ساتھ جاؤ۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے حضرت عمرؓ کو ابو موسیٰ اشعریؓ کی صداقت اور دیانت میں کسی قسم کا شبہ نہیں تھا، مقصود صرف اتنا تھا کہ لوگ وہابی کے ساتھ احادیث بیان نہ کریں اور اس چیز کا اسناد ہو جائے، نیز ممکن ہے کہ حضرت عمرؓ اس عید ان کی کیفیت متنبی ہو، جیسا کہ اگلی روایت میں آ رہا ہے۔

۹۲۳۔ قتیبہ بن سعید، ابن ابی عمر، سفیان، یزید بن خصیفہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، ابن ابی عمر نے اپنی روایت میں اتنی زیادتی بیان کی ہے کہ ابو سعید نے کہا کہ میں ابو موسیٰ کے ساتھ کھڑا ہوا، اور حضرت عمرؓ کے پاس گیا اور گواہی دی۔

۹۲۴۔ ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، کثیر بن الحج، بسر بن سعید، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ابی بن کعب کے پاس مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ابو موسیٰ غنیمہ میں آئے اور کھڑے ہو کر کہنے لگے، میں تم کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم میں سے کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ آپ فرماتے تھے میں مرتبہ اجازت طلب کر لی چاہئے، اگر مل جائے تو بہتر ہے ورنہ لوٹ جائے، ابی بن کعب بولے تم یہ کیوں پوچھتے ہو؟ انہوں نے کہا میں نے کل حضرت عمرؓ کے مکان پر تین مرتبہ اجازت طلب کی، مجھے اجازت نہ ملی، میں لوٹ آیا، آج پھر ان کے پاس گیا، اور کہا کل میں تمہارے پاس آیا تھا، اور تین مرتبہ سلام کیا تھا، حضرت عمرؓ نے کہا، میں نے سنا تھا، ہم اس وقت کام میں تھے، پھر تم نے اجازت کیوں نہیں مانگی، تو تمہیکہ تم کو اجازت ملتی، میں نے عرض کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جس طرح میں نے سنا ہے، اسی طرح اجازت طلب کی ہے، انہوں نے کہا، بخدا میں تیری پیٹھ اور پیٹ کو سزا دوں گا یا تو اس حدیث پر گواہ پیش کر، ابی بن کعب بولے تو خدا

يَقُومُ مَعَهُ إِنَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قُلْتُ إِنَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ فَادْخُبْ بِهِ \*

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا قَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَصِيفَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَقُمْتُ مَعَهُ فَذَهَبْتُ إِلَى عُمَرَ فَشَهِدْتُ \*

۹۲۴۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ وَعَمْرُو بْنُ حَارِثٍ وَكَثِيرُ بْنُ الْحَجِّ وَبَسْرُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو سَعِيدٍ خَدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ بَيَانًا كَرْتُهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا فِي مَجْلِسٍ بِنَا أَبُو مُوسَى الْغَنَمِيُّ يَقُولُ كُنَّا فِي مَجْلِسٍ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ بْنِ كَعْبٍ فَأَتَى أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ مُغَضَّبًا حَتَّى وَقَفَ فَقَالَ أُنْشِدُكُمْ اللَّهَ هَلْ سَمِعْتُمْ أَحَدًا مِنْكُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَسْتَأْذِنُ ثَلَاثَ فَإِنْ أَذِنَ لَكَ وَإِنَّا فَارْجِعْ قَالَ أَبُو مُوسَى وَمَا ذَاكَ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَمْسَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يُؤْذَنَ لِي فَرَجَعْتُ ثُمَّ حَتُّهُ الْيَوْمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي حَتُّتُ أَمْسَ فَمَلَعْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ انْصَرَفْتُ قَالَ قَدْ سَمِعْنَاكَ وَنَحْنُ جَيِّدٌ عَلَى شُغْلٍ فَلَوْ مَا اسْتَأْذَنْتَ حَتَّى يُؤْذَنَ لَكَ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ كَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَاللَّهِ لَأَوْجَعَنَّ ظَهْرَكَ وَتَبْتَكَ أَوْ لَتَأْتِيَنَّ بِمَنْ يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا فَقَالَ أَبُو



بُنْ كَتَبَ قَوْلَهُ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَحَدُنَا مِمَّا  
قَمَ يَا أَبَا سَعِيدٍ فَقُمْتُ حَتَّى أَتَيْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ  
قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ هَذَا \*

۹۲۵- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ  
حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ يَعْقُبٍ ابْنُ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
يَزِيدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا  
مُوسَى أَمَى بَابَ عُمَرَ فَاسْتَأْذَنَ فَقَالَ عُمَرُ  
وَأَجَدَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ عُمَرُ يَتَنَانُ ثُمَّ  
اسْتَأْذَنَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ انْصَرَفَ  
فَاتَّبَعَهُ فَرَدَّهُ فَقَالَ إِنْ كَانَ هَذَا شَيْئًا حَفِظْتُهُ  
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا وَإِلَّا  
فَلَا أَجْعَلَنَّكَ عِصَّةً قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَتَانَا فَقَالَ أَلَمْ  
تَعْلَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا اسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ قَالَ فَجَعَلُوا يَصْحَكُونَ  
قَالَ فَقُلْتُ إِنَّكُمْ أَهْوَكُمُ الْمُسْلِمُ قَدْ أَفْرَغَ  
نَضْحَكُونَ انْطَلِقْ فَإِنَّا شَرِيكُكَ فِي هَذِهِ  
الْعُقُوبَةِ فَإِنَاهُ فَقَالَ هَذَا أَبُو سَعِيدٍ \*

۹۲۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي  
مُسْلِمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَعَ  
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَمَّانِ بْنِ خِرَازٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحُرَيْرِيِّ وَسَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ  
كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَا سَمِعْنَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ  
أَبِي سَعِيدٍ الْحُدْرِيِّ بِمَعْنَى حَدِيثِ بَشَرِ ابْنِ  
مُفَضَّلٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمَةَ \*

۹۲۷- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا

کی قسم تمہارے ساتھ وہ جائے جو ہم سب میں کم سن ہو، ابو  
سعید کھڑے ہو جاؤ، پناہ میں اٹھا اور حضرت عمرؓ کے پاس آیا  
اور کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث  
سنی ہے۔

۹۲۵- نصر بن علی تمیمی، بشر بن مفضل، سعید بن یزید، ابو  
نضرہ، حضرت ابو سعید بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ،  
حضرت عمرؓ کے دروازے پر آئے اور اجازت طلب کی، حضرت  
عمرؓ نے فرمایا یہ ایک بار ہوئی، پھر دوسری مرتبہ اجازت مانگی تو  
حضرت عمرؓ بولے یہ دوسری بار ہوئی، پھر تیسری مرتبہ اجازت  
مانگی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ تیسری مرتبہ ہوئی، اس کے بعد  
حضرت موسیٰ لوٹے، حضرت عمرؓ نے کسی کو ان کے پیچھے بھیجا وہ  
ان کو لوٹا لایا، عمرؓ بولے اگر تم نے یہ حضور کی کسی حدیث کے  
موافق کیا ہے تو گولہ لاؤ ورنہ تم کو نیکی سزاؤں گا جو باعث  
عبرت ہو، ابو سعید کہتے ہیں کہ ابو موسیٰ ہمارے پاس آئے اور  
کہا، کیا تمہیں علم ہے کہ حضور نے فرمایا اجازت مانگنی تین دفعہ  
ہے، حاضرین ہنسے لگے، میں نے کہا تمہارے پاس ایک مسلمان  
بھائی ذرا ہوا آیا ہے، اور تم ہنستے ہو، میں نے کہا ابو موسیٰ چل اس  
تکلیف میں میں تیرا شریک ہوں، وہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے  
اور کہا یہ ابو سعید گولہ موجود ہیں۔

۹۲۶- محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابی مسلم، ابو  
نضرہ، ابو سعید۔

(دوسری سند) احمد بن الحسن بن الخراسانی، شعبہ، جریری،  
سعید بن یزید، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ  
عنه سے بشر بن مفضل عن ابی مسلمہ کی روایت کی طرح  
حدیث مروی ہے۔

۹۲۷- محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید القطان، ابن جریر، عطاء، سعید

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا  
عَطَاءٌ عَنْ عَبْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُوسَى  
سَمِعَهُ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثًا فَكَانَهُ وَحْدَهُ مَشْغُورًا  
فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ لَمْ تَسْمَعْ صَوْتِ عَبْدِ اللَّهِ  
بُنِ قَيْسٍ إِذْ نَوَّاهُ فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلْتُكَ  
عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ إِنَّا كُنَّا نَوْمُرُ بِهِذَا قَالَ  
تَتَّبِعُنِي عَلَى هَذَا بَيْتَهُ أَوْ لَا أَفْعَلَنَّ فَخَرَجَ فَانْطَلَقَ  
إِلَى مَجْلِسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لِمَ تَشْهَدُ لَكَ  
عَلَى هَذَا إِنَّا أَصْغَرْنَا قَدَامَ أَبِي سَعِيدٍ فَقَالَ كُنَّا  
نَوْمُرُ بِهِذَا فَقَالَ عُمَرُ خَفِيَّ عَلَيَّ هَذَا مِنْ أَمْرِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَهَابِي عَنْهُ  
الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ \*

بن عبید بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ نے حضرت عمر  
سے عینا مرتبہ (اندر آنے کی) اجازت مانگی، انہوں نے  
سمجھا کہ وہ کسی کام میں مصروف ہیں، لہذا لوٹ گئے، حضرت عمر  
نے (حاضرین سے) کہا ہم نے عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ) کی  
آواز سنی تھی، چنانچہ وہ بلائے گئے، عمر بولے تم نے ایسا کیوں  
کیا؟ انہوں نے کہا ہمیں ایسا ہی حکم ہوا ہے، عمر بولے تم کو اولاد  
ورثہ میں تمہارے ساتھ (سزا کا برتاؤ) کروں گا، چنانچہ ابو  
موسیٰ نکلے اور انصار کی ایک مجلس کی طرف آئے، انہوں نے  
کہا تمہارے لئے اس چیز پر ہم میں سے وہی گواہی دے جو ہم  
میں سے کم سن ہے، ابو سعید اٹھے، انہوں نے کہا ہم کو ایسا ہی  
حکم ہوا ہے، حضرت عمر نے فرمایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کا یہ حکم مجھ سے مخفی رہا، اس حکم سے بازار کے کاروبار سے مجھے  
مشغول کر دیا۔

۹۲۸۔ محمد بن بشر، ابو عاصم (دوسری سند) حسین بن حریش،  
نضر بن سمیل، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت  
مروئی ہے، ہاں نضر کی روایت میں یہ نہیں ہے کہ بازار کی  
خرید و فروخت نے اس حدیث سے مجھے غافل کر دیا۔

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو  
غَاصِمٍ ح وَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا  
النَّضَرُ بْنُ شُعْبَلٍ قَالَ جَمِيعًا حَدَّثَنَا أَبُو حُرَيْرَةَ  
بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ  
النَّضَرِ أَنَهَابِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ \*

۹۲۹۔ حسین بن حریش، فضل بن موسیٰ، طلحہ بن یحییٰ، ابو بردہ،  
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے  
ہیں کہ ابو موسیٰ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور کہا السلام علیکم  
ابو موسیٰ ہے، السلام علیکم اشعری ہے، بالآخر لوٹ گئے، حضرت  
عمرؓ نے کہا، بلاؤ، بلاؤ، چنانچہ ابو موسیٰ آئے، حضرت عمرؓ نے کہا  
تم کیوں لوٹ گئے، ہم کام میں تھے، انہوں نے کہا میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرماتے تھے، اجازت  
مانگنا تین مرتبہ ہے، پھر اگر اجازت مل جائے تو بہر ورتہ لوٹ  
جا، حضرت عمرؓ بولے، اس پر گواہ لاؤ ورتہ میں کروں اور کروں  
(یعنی سزا دوں گا) ابو موسیٰ یہ سن کر چلے گئے، حضرت عمرؓ

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ عَنْ عُمَرَ  
حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى  
عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ جَاءَ  
أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ السَّلَامُ  
عَلَيْكُمْ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ فَلَمْ يَأْذِنْ لَهُ فَقَالَ  
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا أَبُو مُوسَى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا  
أَشْعَرِيٌّ لَمْ أَنْصَرِفْ فَقَالَ رُدُّوا عَلَيَّ رُدُّوا عَلَيَّ  
فَجَاءَ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى مَا رَدُّكَ كُنَّا فِي شُغْلٍ  
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ لَا سَبْعَ ثَلَاثَ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ





(۱۴۱) بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ الْمُسْتَأْذِنِ أَنَا

إِذَا قِيلَ مَنْ هَذَا \*

۹۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا فَنُتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا قُلْتُ أَنَا قَالَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ أَنَا أَنَا \*

۹۳۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْفُطَيْلِيُّ الْيَمَنِيُّ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هَذَا قُلْتُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَنَا \*

۹۳۳- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُعْبَةَ وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ مَرْزُوقٍ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا نَهْرٌ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي خَلِيلِهِمْ كَأَنَّهُ تَكْرَرٌ ذَلِكَ \*

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ علماء کرام نے فرمایا ہے انا اجازت کی وجہ سے اجازت طلب کرنے والے کو پوچھنے کے وقت کہ کون ہے؟ میں کہتا کروں کہ کیونکہ اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا اور ایہام باقی رہتا ہے بہتر ہے کہ پوچھے جانے پر اپنا نام وغیرہ بتائے۔

(۱۴۲) بَابُ تَحْرِيمِ النَّظَرِ فِي تَيْسَرِ غَيْرِهِ \*

۹۳۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا الْمَلِيتُ وَالْفُطَيْلِيُّ يَحْيَى ح وَحَدَّثَنَا

باب (۱۴۱) آواز دینے والے کو کون ہے، کے جواب میں، میں میں کہنے کی کراہت۔

۹۳۱- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، عبد اللہ بن ادریس، شعبہ، محمد بن المثنیٰ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، کون ہے؟ میں نے کہا میں ہوں، آپ یہ کہتے ہوئے باہر تشریف لائے، میں میں۔

۹۳۲- یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، شعبہ، محمد بن المثنیٰ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی، آپ نے دریافت فرمایا کون ہے؟ میں نے عرض کیا، میں ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں، میں۔

۹۳۳- اسحاق بن ابراہیم، نصر بن اسماعیل، ابو عامر عقدی۔

(دوسری سند) محمد بن شعیب، وہب بن جریر۔

(تیسری سند) عبد الرحمن بن بشر، ہبیر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث مروی ہے، اور ان روایتوں میں ہے کہ حضور نے "میں ہوں" کہنے کو برا جانے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ علماء کرام نے فرمایا ہے انا اجازت کی وجہ سے اجازت طلب کرنے والے کو پوچھنے کے وقت کہ کون ہے؟ میں کہتا کروں کہ کیونکہ اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا اور ایہام باقی رہتا ہے بہتر ہے کہ پوچھے جانے پر اپنا نام وغیرہ بتائے۔

باب (۱۴۲) اجنبی کے مکان میں جھانکنا حرام ہے۔

۹۳۴- یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن ریح، لیث (دوسری سند)، قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، سہل بن سعد ساعدی بیان کرتے ہیں



قَتِيْبَةُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ  
 سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ  
 فِي جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَتَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مِذْرَى يَحْدُثُ بِهَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّكَ تَنْتَظِرُنِي  
 لَطَعْتُ بِهَ فِي عَيْنِكَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ \*

(فی کدہ) تاکہ کسی غیر کے گھر میں نہ جھانکنے پائے جو کہ حرام ہے، نیز معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا اور نہ ہی آپ ضرور ناظر تھے۔ واللہ اعلم۔

۹۳۵- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ  
 وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ  
 بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ مِنْ  
 جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَتَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِذْرَى  
 يُرْجُلُ بِهَ رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّكَ تَنْتَظِرُ طَعَنْتُ بِهَ فِي  
 عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ \*

۹۳۵- حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت  
 سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص  
 نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کی دراز سے  
 جھانکا اور اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کنگھا  
 تھا جس سے سر کے بالوں کو درست کر رہے تھے، تو ارشاد فرمایا  
 کہ اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو تیری آنکھوں میں  
 اس کو چھو دیتا، اللہ تعالیٰ نے اجازت لینے کا قاعدہ تو دیکھنے (اسی  
 سے بچنے) کے لئے مقرر فرمایا ہے۔

۹۳۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو  
 النَّاقِثُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا  
 حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ  
 السَّخَّارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا  
 مَعْمَرٌ بِكَاهُمَا عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ  
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ حَدِيثُ  
 اللَّيْثِ وَيُونُسَ \*

۹۳۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن ابی  
 عمر، سفیان بن عیینہ، (دوسری سند) ابو کامل جحدری،  
 عبد الواحد بن زیاد، معمر زہری، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ وسلم سے  
 لیٹ اور یونس کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۹۳۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كَامِلٍ  
 فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَقَتِيْبَةُ بْنُ سَعْدٍ وَالْأَلْفِظُ لِيَحْيَى  
 وَأَبِي كَامِلٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْأَخْرَاقُ

۹۳۷- یحییٰ بن یحییٰ، ابو کامل فضیل بن حسین، قتیبہ بن سعید،  
 حماد بن زید، عبید اللہ بن یزید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک

مخلص نے سوراخ سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں جھانکا، آپ ایک تیر یا بہت سے تیر لے کر اٹھے، گویا میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و ہارک وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ چاہتے تھے (اس کی آنکھوں میں) کو نچا دیں۔

۹۳۸۔ زہیر بن حرب، جریر، کھیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص کسی قوم کے گھر میں بغیر ان کی اجازت کے جھانکے تو ان کے لئے اس کی آنکھ پھوڑ دیتا جائز ہے۔

۹۳۹۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی آدمی تیرے مکان میں بغیر تیری اجازت کے جھانکے پھر تو اسے کنکری سے مارے اور اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

(فائدہ) یہ مطلب نہیں کہ ضرور آنکھ ہی پھوڑی جائے، بلکہ تنبیہ کر دینا منہ سب ہے۔

باب (۱۴۳) کسی لجنہ پر اچانک نگاہ پڑ جانا۔

۹۴۰۔ قتیبہ بن سعید، یزید بن زریع۔

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، یونس۔

(تیسری سند) زہیر بن حرب، اشعث، یونس، عمرو بن سعید،

ابو زرعہ، حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک

نظر پڑ جانے کے متعلق دریافت کیا، آپ نے مجھے نظر

پھیرنے کا حکم فرمایا۔

۹۴۱۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد الاعلیٰ، وکیع، سفیان، یونس سے

اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُثَيْبٍ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ أَوْ مِثْقَاقٍ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَلُهُ لِبَطْنُهُ \*

۹۳۸۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَطْلَعَ فِي يَمِينِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يَفْتَقُوا عَيْنَهُ \*

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَلَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَاتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ \*

(۱۴۳) بَابُ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ \*

۹۴۰۔ حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي \*

۹۴۱۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى وَقَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا



سُفْيَانُ يَكْلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ \*

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اگر احباب عورت پر وضو کا قصد نظر پڑ جائے تو گناہ نہ ہو گا لیکن اسی وقت نگاہ کا پھیر لینا واجب ہے کیونکہ حدیث میں اس چیز کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امر فرمایا ہے اور اللہ رب العزت فرماتے ہیں ”قُلْ لِّلْمُؤْمِنِينَ بَعْضُهُمْ اَبْغَضُ بَعْضٍ“ یعنی ایمانداروں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں پیچھا رکھیں، لیکن اگر پھر دیکھے گا تو گناہگار ہو گا واللہ اعلم۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## كِتَابُ السَّلَامِ

باب (۱۴۴) سوار پیادہ کو اور تھوڑے زائد آدمیوں کو سلام کریں۔

۹۴۲۔ عقبہ بن مکرم، ابو عاصم، ابن جریج۔

(دوسری سند) محمد بن مرزوق، روح، ابن جریج، زیاد، ثابت مولیٰ عبدالرحمن بن زید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سوار پیادہ کو سلام کرے اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے سے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں۔

(۱۴۴) بَابُ يُسَلِّمُ الرَّاَكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ \*

۹۴۲۔ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ مَكْرَمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ وَ حَدَّثَنِي مُعَقَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْثُومٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاَكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ \*

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ سلام کرنا سنت ہے، اور اس کا جواب دینا واجب ہے، اب اگر سلام کرنے والی ایک جماعت ہے تو سلام سنت علی اللہ یہ ہے اور ویسے ہی جسے سلام کیا ہے تو وہ بھی ایک جماعت ہے تو اس پر جواب دینا بطور علی اللفظ واجب ہے، یعنی اگر ایک نے جواب دے دیا تو سب کے ذمہ سے وجوب ساقط ہو گیا، امام قسطلانی شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ حدیث بالا میں سلام کرنے کے آداب مذکور ہیں۔

باب (۱۴۵) راستہ میں بیٹھنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دے۔

۹۴۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، عبدالواحد بن زیاد، عثمان بن عفیم، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، بواسطہ اپنے والد ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مکان کے سامنے جو زمین ہوتی ہے اس میں بیٹھے ہوئے باقیں کر رہے تھے کہ اسنے میں

(۱۴۵) بَابُ مِنْ حَقِّ الْجُلُوسِ عَلَى الطَّرِيقِ رَدُّ السَّلَامِ \*

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ كُنَّا

فَقُرْؤًا بِالْأَفْنِيَةِ تَتَحَدَّثُ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَنَيْنًا فَقَالَ مَا لَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعْدَاتِ امْكُثُوا مَجَالِسِ الصُّعْدَاتِ فَقُلْنَا إِنَّمَا قَعَدْنَا بِغَيْرِ مَا بَاسَ وَقَعَدْنَا تَذَاكُرًا وَتَتَحَدَّثُ قَالَ إِمَّا نَا فَادُّوا حَقَّهَا غَضُّ الْبَصَرِ وَرَدُّ السَّلَامِ وَحُسْنُ الْكَلَامِ \*

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ نے فرمایا تمہیں راستوں پر بیٹھنے میں کیا غامدہ؟ راستوں پر بیٹھنے سے گریز کرو، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کسی برے کام کے لئے نہیں بیٹھتے، ہم آپس میں باتیں کرتے اور ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے لئے بیٹھتے ہیں، آپ نے فرمایا اچھا اگر نہیں مانتے تو راستہ کا حق ادا کرو، نگاہ نیچی رکھنا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی باتیں کرنا۔

۹۴۴ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ مَعْيَدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْحُلُوسَ بِالنَّظَرِ قَاتٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا بِذَلِكَ مِنْ مَجَالِسِنَا تَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتُمْ إِيَّاكُمْ فَاعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّهُ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْبَازِي وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ \*

۹۴۴ - سويد بن سعيد، حفص بن ميسرة، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا راستوں پر بیٹھنے سے بچو صحابہ نے عرض کیا، ہمیں وہاں بیٹھنے بغیر کوئی چارہ نہیں ہم وہاں باتیں کرتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم نہیں مانتے تو راستہ کا حق ادا کرو، صحابہ نے عرض کیا راستہ کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا، نگاہیں نیچی رکھنا اور کسی کو ایذا نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا۔

۹۴۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُلَيْسٍ عَنْ هِشَامٍ يُعْنِي ابْنُ سَعْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

۹۴۵ - یحییٰ بن یحییٰ، عبد العزیز بن محمد المدنی (دوسری سند) محمد بن رافع، ابن ابی فلیس، ہشام، زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

(۱۴۶) بَابُ مِنْ حَقِّ الْمُصْنِمِ لِلْمُصْنِمِ  
رَدُّ السَّلَامِ \*

باب (۱۴۶) مسلمان کے حقوق میں سے ایک حق سلام کا جواب دینا ہے۔

۹۴۶ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُثَنَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُصْنِمِ عَلَى الْمُصْنِمِ خَمْسٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

۹۴۶ - حرملة بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن المثنب، حضرت ابو ہریرہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر مسلمان کے پانچ حق ہیں (دوسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابن مہزیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے



أَخْبَرَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ تَحِبُّ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَحَبِّهِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْيِيتُ الْعَاطِسِ وَإِحَابَةُ الدُّخَانِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مُعَمَّرٌ يُرْوِلُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَأُسْنَدُهُ مَرَّةً عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ \*

۹۴۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا نَفَيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَعَكَ فَأَنْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَوِّدْ لَهُ فَسَمِعْنَاهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ \*

(۱۴۷) بَابُ النَّهْيِ عَنِ ابْتِدَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ بِالسَّلَامِ وَكَيْفَ يُرَدُّ عَلَيْهِمْ \*

۹۴۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُثَيْلِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عُثَيْلُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ \*

و مسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کے اس کے مسلمان بھائی پر پانچ حق واجب ہیں، سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کا جواب دینا، دعوت قبول کرنا، اور بیمار کی عیادت کرنا اور جنازے کے ساتھ جاہر، عبدالرزاق بیان کرتے ہیں کہ معمر نے اس روایت کو زہری سے مرسل روایت کیا تھا، پھر عن ابن المسیب عن ابی ہریرہ کی سند سے نقل کر دیا۔

۹۴۷۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں، عرض کیا کیا یا رسول اللہ وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا جب تو مسلمان سے ملے تو اسے سلام کر، اور جب تجھے دعوت دے تو قبول کر، اور جب تجھ سے مشورہ چاہے تو نیک مشورہ دے اور جب چھینکے اور الحمد للہ کہے تو جواب دے، اور جب بیمار ہو اس کی عیادت کر، اور جب وفات پائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جا۔

باب (۱۴۷)۔ اہل کتاب کو ابتداء سلام کرنے کی ممانعت اور ان کے سلام کرنے پر انہیں کس طرح جواب دیا جائے؟

۹۴۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، عبید اللہ بن ابی بکر، انس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (دوسری سند) اسماعیل بن سالم، ہشیم، عبید اللہ بن ابی بکر، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کو اہل کتاب سلام کریں تو تم ان کے جواب میں صرف "وعلیکم" کہہ دو۔

۹۴۹۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، (دوسری سند) یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، شعبہ، (تیسری سند) محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اہل کتاب ہمیں سلام کرتے ہیں، ہم انہیں کس طرح جواب دیں؟ فرمایا "وعلیکم" کہہ دو۔

۹۵۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہود جب تم کو سلام کرتے ہیں تو ان میں سے ایک کہتا ہے کہ "السلام علیکم" (یعنی تم مرو) تو تم بھی "علیک" کہہ دو (یعنی تو ہی مرو)۔

۹۵۱۔ زہیر بن حرب، عبد الرحمن، سفیان، عبد اللہ بن دینار، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حمی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے باقی اس میں "فقل" واحد کے بجائے "فقلوا" (جمع) ہے۔

۹۵۲۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یہود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت مانگی، چنانچہ انہوں نے "السلام علیکم" کہا، حضرت عائشہ بولیں تم پر ہی سلام ہو اور لعنت ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عائشہ اللہ رب العزت ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے، حضرت عائشہ بولیں، آپ نے نہیں سنا، انہوں نے کیا کہا ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے جو کہہ دیا "وعلیکم"۔

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَ اللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْنَا فَكَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ قَالَ قُولُوا وَعَلَيْكُمْ \*

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ ابْنُ حُجْرٍ وَ اللَّفْظُ لِيَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ \*

۹۵۱۔ وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقُولُوا وَعَلَيْكَ \*

۹۵۲۔ وَ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ النَّاقِدِ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اللَّفْظُ لِيَزْهَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ بَلْ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَ اللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ يُجِيبُ الرَّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قَالَتْ أَلَمْ



نَسْمَعُ مَا قَالُوا قَالَ قَدْ قُلْتُ وَعَنْبَيْكُمْ \*

۹۵۳- وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُسَيْنِيُّ وَعَبْدُ  
بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ  
سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ وَحْدَةَ عَنْ  
حُسَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا  
عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُلْتُ  
عَنْبَيْكُمْ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْوَأْو \*

۹۵۴- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أُنَاسٌ مِنْ الْيَهُودِ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا  
الْقَاسِمِ قَالَ وَعَنْبَيْكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ يَا  
عَنْبَيْكُمْ السَّامُ وَالذَّامُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَا تَكُونِي فَاجِشَةً  
فَقَالَتْ مَا سَمِعْتُ مَا قَالُوا فَقَالَ أَوَلَيْسَ قَدْ  
رَدَدْتُ عَلَيْهِمُ الَّذِي قَالُوا قُلْتُ وَعَنْبَيْكُمْ \*

۹۵۵- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا  
يَعْنَى بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ  
غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَفَضِلْتُ بِهِمْ عَائِشَةُ فَسَبَّوهُمْ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ يَا عَائِشَةُ  
فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ وَزَادَ  
فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ( وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا  
لَمْ يُحْيِكَ بِهِ اللَّهُ ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ \*

۹۵۶- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ  
بْنُ الشَّائِبِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ  
قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ  
خَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَلَّمَ نَاسٌ مِنْ يَهُودِ

۹۵۳- حسن بن علی حنفی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، حدیثنا ابی عن صالح عن وحدة عن حسید بن عبد الرزاق، أخبرنا معمر، کلاهما عن الزہری، بهذا الإسناد وفي حدیثہما جمیعاً قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد قلت عنبیکم ولم یذکروا الواو \*

(دوسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور دونوں حدیثوں میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ”علیکم“ کہہ دیا ہے اس میں واؤ نہ کوڑ نہیں ہے۔

۹۵۴- ابو کریم، ابو معاویہ، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ یہودی آئے تو انہوں نے کہا ”السام علیک یا ابالقاسم“ آپ نے فرمایا ”وعلیکم“، حضرت عائشہ پروردگار کے پیچھے سے بولیں بلکہ تمہارے ہی ابو پر موت اور ذلت ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عائشہ بد زبان مت بنو، وہ بولیں یہود نے جو کہا ہے وہ آپ نے نہیں سنا، آپ نے فرمایا، کیا میں نے انہیں جواب نہیں دیا، جو انہوں نے کہا وہی ان پر پھیر دیا۔

۹۵۵- اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن حمید، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی اس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ یہود کی بات سمجھ گئیں، چنانچہ انہوں نے یہود کو برا بھلا کہا، آپ نے فرمایا اے عائشہ صبر کر کیونکہ اللہ تعالیٰ بد گوئی پسند نہیں فرماتا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی واذ جاءوك فاحيوك بما لم يحيك به الله ( وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحْيِكَ بِهِ اللَّهُ ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ \*

۹۵۶- ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن الشاعری، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں، کہ یہود کے چند لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو کہا ”السام علیک یا ابالقاسم“ آپ نے ارشاد فرمایا ”وعلیکم“،

حضرت عائشہ غصہ ہوئیں اور بولیں کیا آپ نے ان کا کہنا نہیں سنا، آپ نے فرمایا میں نے سنا اور ان کا جواب بھی دے دیا، اور ام جو ان پر دغا کرتے ہیں، وہ قبول ہوتی ہے اور ان کی دغا ہمارے خلاف قبول نہیں ہوتی ہے۔

۹۵۷۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز درہلوری، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہود اور نصاریٰ کو ابتداً اسلام مت کرو، اور جب تم کسی یہودی یا نصرانی سے راستہ میں ملو تو اسے جگہ راستہ کی طرف مجبور کر دو۔

۹۵۸۔ محمد بن عثمان، محمد بن جعفر، شعبہ، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیع، سفیان (تیسری سند) زہیر بن حرب، جریر، سہیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور وکیع کی روایت میں ہے کہ جب تم یہود سے ملاقات کرو، اور ”ابن جعفر عن شعبہ“ کی روایت میں ”اہل الکتاب“ کا لفظ ہے اور جریر کی روایت میں ہے کہ جب تم ان سے ملو، اور کسی مشرک کا نام نہیں لیا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، باتفاق علماء کرام کفار کو ابتداً اسلام کرنا حرام ہے، اگر وہ سلام کریں تو صرف ”وعلیکم“ یا ”علیکم“ کہہ دے جیسا کہ احادیث بالا اس پر شاہد ہیں اور جس جماعت میں مسلمان اور کافروں موجود ہوں تو مسلمانوں کی نیت سے سلام کرنا درست ہے۔

باب (۱۳۸) بچوں کو سلام کرنا مستحب ہے۔

عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَغَضِبَتْ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ بَلَى قَدْ سَمِعْتُ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِمْ وَإِنَّا نَجَابُ عَلَيْهِمْ وَلَا يُجَابُونَ عَلَيْنَا \*

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْذُيُوا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارَى بِالسَّلَامِ فَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي سَبِيلٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلَى أَضْيَقِهِ \* (فائدہ) تاکہ کونے میں چلے، درمیان راستہ کے نہ چلنے پائے۔

۹۵۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ إِذَا لَقِيتُمُ الْيَهُودَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ وَلَمْ يُسَمِّ أَحَدًا مِنَ الْمَشْرُكِينَ \*

(۱۴۸) بَابُ اسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلَى الصَّبْيَانِ \*

۹۵۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، عقیلم، سیار، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا۔

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى غُلَامٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ \*



۹۶۰۔ وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْبٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

۹۶۱۔ وَحَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ أَمَشِي مَعَ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ بِصَبِيَّانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا وَحَدَّثَ ثَابِتٌ أَنَّهُ كَانَ يَمَشِي مَعَ أَنَسٍ فَمَرَّ بِصَبِيَّانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا وَحَدَّثَ أَنَسٌ أَنَّهُ كَانَ يَمَشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِصَبِيَّانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا \*

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اگر بچے تیز رکھتے ہوں تو انہیں سلام کرنا مستحب ہے، اور جو ان عورت کو اجنبی سلام نہ کرے، بلکہ ایسی عورت کے سلام کا جواب دینا بھی مکروہ ہے۔

(۱۴۹) بَابُ جَوَازِ جَعْلِ الْإِذْنِ رَفْعِ حِجَابٍ أَوْ نَحْوِهِ مِنَ الْعَلَامَاتِ \*

۹۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَفَتِيَّةُ بْنُ سَعِيدٍ كِنَانَهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَالْقَاسِمِ ابْنَيْ قَتِيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَحْسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ لَكَ عَلَيَّ أَنْ يُرْفَعَ الْحِجَابُ وَأَنْ تَسْتَمِعَ سَوَادِي حَتَّى أَتَاهَا \*

(فائدہ) حضرت عبداللہ بن مسعود حضور کے خادم تھے، اس لئے وہ بار اجازت لینے کی بناء پر آپ نے یہ علامت متعین کر دی تاکہ کام میں حرج واقع نہ ہو، اور یہ اس وقت ہے کہ جب عورتیں نہ ہوں، اور ہر ایک شخص کو عام یا خاص کیلئے اس قسم کی نشانی متعین کرنا درست ہے۔

۹۶۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْأَخْرَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ

۹۶۰۔ اسماعیل بن سالم، سیار سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۹۶۱۔ عمرو بن علی، محمد بن الولید، محمد بن جعفر، شعبہ، سیار بیان کرتے ہیں کہ میں ثابث بنانی کے ساتھ جا رہا تھا کہ ان کا گزر بچوں پر سے ہوا تو انہوں نے بچوں کو سلام کیا، اور ثابت نے بیان کیا ہے کہ وہ حضرت انسؓ کے ساتھ جا رہے تھے کہ بچوں پر سے گزرے تو انہوں نے سلام کیا، اور حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے کہ آپ کا گزر بچوں پر ہوا، تو آپ نے انہیں سلام کیا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اگر بچے تیز رکھتے ہوں تو انہیں سلام کرنا مستحب ہے، اور جو ان عورت کو اجنبی سلام نہ کرے، بلکہ ایسی عورت کے سلام کا جواب دینا بھی مکروہ ہے۔

باب (۱۴۹) طلب اجازت کے لئے پردہ وغیرہ ہلانا یا اور کوئی علامت مقرر کرنے کا جواز۔

۹۶۲۔ ابو کامل جحدری، قتیبہ بن سعید، عبدالواحد، حسن بن عبید اللہ، ابراہیم بن سوید، عبدالرحمن بن زید، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا تھا کہ تمہارے لئے میرے پاس آنے کی اجازت یہی ہے کہ تم پردہ اٹھاؤ، اور میری رائی کی بات سن لو تا وقتیکہ میں تمہیں منع نہ کروں۔

(فائدہ) حضرت عبداللہ بن مسعود حضور کے خادم تھے، اس لئے وہ بار اجازت لینے کی بناء پر آپ نے یہ علامت متعین کر دی تاکہ کام میں حرج واقع نہ ہو، اور یہ اس وقت ہے کہ جب عورتیں نہ ہوں، اور ہر ایک شخص کو عام یا خاص کیلئے اس قسم کی نشانی متعین کرنا درست ہے۔

۹۶۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن نمیر، اسحاق بن ابراہیم، عبداللہ بن إدريس، حسن بن عبداللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مُثَنَّى \*

(۱۵۰) بَابُ إِبَاحَةِ الْخُرُوجِ لِلنِّسَاءِ

لِقَضَاءِ حَاجَةِ الْإِنْسَانِ \*

۹۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْتُ سَوْدَةَ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَنْهَا الْحِجَابُ لِتَقْضِي حَاجَتَهَا وَكَانَتْ امْرَأَةً جَسِيمَةً تَفْرَغُ النِّسَاءَ جَسْمًا لَمْ تَحْقُقْ عَلَى مَنْ يَعْرِفُهَا فَرَأَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا سَوْدَةُ وَاللَّهِ مَا تَحْقُقِينَ عَلَيْنَا فَاَنْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ قَالَتْ فَانْكَفَأْتُ رَاجِعَةً وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَبَنُو لُبَيْعٍ فِي يَدِي عَرَقٌ فَدَخَلْتُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي خَرَجْتُ فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَأَوْحَى إِلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْعَرَقَ فِي يَدِي مَا وَضَعَهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجِي لِحَاجَتِكُنَّ وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ يَقْرَعُ النِّسَاءَ جَسْمَهَا زَادَ أَبُو بَكْرٍ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ هِشَامٌ يَعْنِي الْبَرَازَ \*

۹۶۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَكَانَتْ امْرَأَةً يَفْرَعُ النَّاسُ جَسْمَهَا قَالَ وَبَنُو لُبَيْعٍ فِي يَدِي عَرَقٌ \*

۹۶۶- وَحَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْنَرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

باب (۱۵۰) عورتوں کو قضائے حاجت کے لئے نکلنا جائز ہے (۱)۔

۹۶۳- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں، کہ جب ہمیں پردہ کا حکم ہوا تو اس کے بعد حضرت سودہ قضائے حاجت کے لئے نکلیں، عورت تھیں قد آور، قد میں سب عورتوں سے اونچی، اس لئے پہچاننے والے سے مخفی نہ رہتی تھیں، حضرت عمرؓ نے انہیں دیکھا اور فرمایا بخدا سودہ تم اپنے کو ہم سے نہیں چھپا سکتیں، یہ سن کر وہ لوٹ آئیں، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں رات کا کھانا کھا رہے تھے، آپ کے ہاتھ میں ایک بڈی تھی، اتنے میں سودہ آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نکلی تھی، تو عمرؓ نے مجھے ایسا ایسا کہا اسی وقت اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی کی، پھر وحی کی حالت جاتی رہی اور بڈی آپ کے ہاتھ میں تھی، آپ نے اسے رکھا نہیں، اور فرمایا تمہیں قضائے حاجت کے لئے نکلنے کی اجازت ہے، ابو بکر کی روایت میں "یفرع النساء" ہے اور اپنی روایت میں اتنی زیادتی بیان کی، کہ حاجت سے مراد قضائے حاجت ہے۔

۹۶۵- ابو کریب، ابن نمیر، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں "یفرع الناس" کا لفظ ہے، ترجمہ حسب سابق ہے۔

۹۶۶- سويد بن سعيد، علي بن مسهر، هشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

(۱) قرآن کریم میں عورتوں کے لئے اصل حکم یہی ہے کہ وہ گھروں میں ہی رہیں اور بغیر ضرورت کے گھر سے باہر نہ نکلیں اور پھر اگر ضرورت کے موقع پر باہر نکلنا پڑے تو پورے پردے کے ساتھ چہرہ اور جسم چھپا کر نکلیں۔ البتہ اگر چہرہ چھپانے میں ضرر لاحق ہو جائے تو چہرہ کھولنے کی ضرورت ہو جیسے گواہی دینا تو ایسی ضرورت کے موقع پر چہرہ کھولنا جائز ہے مگر مردوں کے لئے غرض بصری کا حکم ہے یعنی نظروں کو بچنی نہیں۔



۹۶۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّكَ أَزْوَاجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِمِ وَهُوَ صَبِيحٌ أَفْبَحُ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْجُبْ نِسَاءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سُودَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً وَكَانَتْ امْرَأَةٌ صَوْبِلَةً قَنَادَاهَا عُمَرُ أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكَ يَا سُودَةُ حِرْصًا عَلَيَّ أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحِجَابَ \*

۹۶۷- عبد الملک بن شعیب بن شعیب، شعیب بن الیث، شعیب بن اوسط اپنے والد، عقیل بن خالد، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات قضاے حاجت کیلئے رات کو نکلا کرتی تھیں، ان مقامات کی طرف جو مدینہ سے باہر تھے، اور وہ صاف کھلی جگہ میں تھے اور حضرت عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ اپنی ازواج کو (قضاے حاجت کے لئے نکلنے سے) بھی پردہ کرائیں، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہ کرتے تھے، ایک بار ام المومنین سودہ بنت زمعہ رات کو عشاء کے وقت باہر نکلیں، اور وہ دراز قد تھیں، تو حضرت عمرؓ نے انہیں آواز دی اور کہا کہ اسے سودہ ہم نے تم کو پہچان لیا ہے اور یہ اس امید سے کہا کہ پردہ کا حکم نازل ہو جائے، پھر حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں، کہ پھر اللہ تعالیٰ نے پردہ کا حکم نازل فرمایا۔

(فقائد) ام بدر الدین عینی فرماتے ہیں کہ قناد نے کہا ہے کہ پردہ کا حکم ۵ھ میں نازل ہوا ہے اور ابو عبید نے کہا کہ ۳ھ ماویٰ قعدہ کا ہے، روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ پردہ کا حکم یعنی آیت ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا (الی) فَمَا سَلَوْا مِنْ دُونِ الْحِجَابِ“ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واقعہ میں نازل ہوا اور حضرت انس اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی کے وقت پردہ کا حکم نازل ہوا، تو تطبیق باس صورت ہے کہ پردے کا سبب یہ دونوں واقعات ہیں، اور اس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چہرے کے ڈھکنے کے متعلق فرمایا تھا کہ چہرہ بھی نہ کھلنے پائے (شرح ابی جند ۵ صفحہ ۴۲۰ و نوی جلد ۲)۔

۹۶۸- عمرو بنانہ، یعقوب بن ابراہیم بن سعد بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۱۵۱)۔ احباب عورت سے خلوت کرنے اور اس کے پاس جانے کی حرمت۔

۹۶۹- یحییٰ بن یحییٰ، علی بن حجر، ہشیم، ابوالزبیر، جابر۔

(دوسری سند) محمد بن الصباح، زبیر بن حرب، ہشیم، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

۹۶۸- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ \*

(۱۵۱) بَابُ تَحْرِيمِ الْخُلُوةِ بِالْأَحْشَبَةِ وَالِدُخُولِ عَلَيْهَا \*

۹۶۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَبَحْثِي وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

فرمایا ہے، کہ خبردار کوئی انسان کسی شیبہ عورت کے پاس رات کو نہ رہے مگر یہ کہ اس عورت کا خلوند یا محرم ہو۔

قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْنٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا نَأْيَمِّنُ رَجُلًا عِنْدَ امْرَأَةٍ شَيْبٍ إِنَّا أَنْ يَكُونَ نَاسِكًا أَوْ ذَا مَحْرَمٍ \*

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، باتفاق علمائے کرام کسی لطمیہ کے ساتھ خلوت حرام ہے، اور شیبہ کی قید اس لئے لگائی ہے کہ پاکرہ تو مردوں سے علیحدہ ہی رہتا ہے اور جب شیبہ کے لئے خلوت حرام ہے تو پاکرہ کے لئے بطریق اولیٰ حرام ہوگی، الا یہ کہ اس کے ساتھ کوئی اس کے ذوی الارحام میں سے موجود ہو تو اس صورت میں اس کے ساتھ خلوت میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، قاضی عیاض نے اس روایت کے یہی معنی بیان کئے ہیں (نووی جلد ۲ شرح سنن ابی داؤد ص ۵۳۹)۔

۹۷۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابو الخیر، حضرت عقبہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم عورتوں کے پاس جانے سے بچو، ایک انصاری بولا یا رسول اللہ اگر دیور جائے، آپ نے فرمایا، دیور تو موت ہے۔

۹۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِجْعٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاكُمْ وَالْمُحْوَلُ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ الْخَمُومَ قَالَ الْخَمُومُ الْمَوْتُ \*

(فائدہ) ابن اعرابی بیان کرتے ہیں کہ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ عرب کہتے ہیں "الاسد الموت" یعنی شیر موت جیسا ہے، ایسا ہی دیور موت کے قائم مقام ہے کیونکہ اس سے خوف بہ نسبت دیگر حضرات کے زیادہ ہے، اس لئے کہ یہ خلوت پر بغیر تکبیر کے زیادہ قابو پاسکتا ہے، لہذا دیور سے پردہ بہت ضروری ہے، اور دیور یا جینھ کے سامنے بے پردہ آنا بہت ہی قبیح اور بدترین فعل ہے، (شرح ابی جلد ۵، صفحہ ۳۴۳ و نووی جلد ۲) اللہ تعالیٰ مسلمان عورت کو سمجھ اور ہدایت نصیب کرے، آمین۔

۹۷۱۔ ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، لیث بن سعد، حیدہ بن شریح، یزید بن ابی حبیب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۹۷۱۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَارِثٍ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَحَبِوَةُ بْنُ شَرِيحٍ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَهُمْ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ \*

۹۷۲۔ ابو الطاہر، ابن وہب کہتے ہیں، کہ میں نے لیث بن سعد سے سنا، فرماتے تھے کہ "خمو" سے مراد خاند کا بھائی اور اس کے عزیز و اقرباء ہیں، جیسے خاند کے چچا کا بیٹا وغیرہ۔

۹۷۲۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَسَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ الْخَمُومُ أَخُ الزَّوْجِ وَمَا أَشْبَهَهُ مِنْ أَقَارِبِ الزَّوْجِ ابْنُ النِّعَمِ وَنَحْوُهُ \*

۹۷۳۔ ہارون بن معروف، عبد اللہ بن وہب، عمرو (دوسری سند) ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکر بن

۹۷۳۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ حَارِثٍ وَحَدَّثَنِي أَبُو



الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَارِثِ أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ أَنَّ تَقْرًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ دَخَلُوا عَلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ وَهِيَ تَحْتَهُ يَوْمَئِذٍ فَرَأَاهُمْ فَكَرِهَ ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَمْ أَرِ إِلَّا حَيْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَرَأَهَا مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ لِمَا يَدْخُلُنَّ رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِي هَذَا عَلَى مُغِيبَةٍ إِلَّا وَمَعَهُ رَجُلٌ أَوْ اثْنَانِ \*

سوالہ: عبدالرحمن بن جابر، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص بیان کرتے ہیں، کہ بنی ہاشم کے چند لوگ حضرت اسماء بنت عمیس کے پاس گئے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے، اس وقت اسماء ان کے نکاح میں تھیں، انہوں نے ان کو دیکھا اور ان کا آنا برا سمجھا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا اور کہا کہ میں نے تو بھلائی کے سوال اور کوئی بات نہیں دیکھی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسماء کو اللہ تعالیٰ نے ان افعال سے پاک کیا ہے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا، آج سے کوئی شخص اس عورت کے گھر میں نہ جائے، جس کا خاوند (گھر میں) موجود نہ ہو، مگر یہ کہ اس کے ساتھ ایک دو آدمی موجود ہوں۔

(فائدہ) کیونکہ صالحین کی جماعت پر شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی باقی وہ زمانہ خیر القرون کا تھا، اور یہ واقعہ بھی نزولِ حجاب سے پہلے کا ہے آج کل کا زمانہ نہیں، اور نہ آج کل کے صالحین اور ائمہ کو اس کی اجازت ہے بلکہ بحکم الہی ہے و فاسئلوہن من وراء حجاب۔

(۱۵۲) بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ يُسْتَحَبُّ لِمَنْ رَأَى خَالِيًا بِامْرَأَةٍ وَكَانَتْ زَوْجَتَهُ أَوْ مَحْرَمًا لَهُ أَنْ يَقُولَ هَذِهِ فَنَانَةٌ لِيُدْفَعَ ظَنُّ السُّوءِ بِهِ \*

باب (۱۵۲) جو شخص اپنی بیوی یا محرم کے ساتھ تنہا ہو اور وہ کسی دوسرے آدمی کو دیکھے تو اس سے کہہ دے کہ یہ میری بیوی یا محرم ہے تاکہ اسے بدگمانی کا موقع نہ مل سکے۔

۹۷۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَ إِحْدَى نِسَائِهِ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَدَعَاهُ فَجَاءَ فَقَالَ يَا قُلَانُ هَذِهِ زَوْجَتِي فَنَانَةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ كُنْتُ أَظُنُّ بِهِ فَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّ بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْبَاطِلَانِ مَجْرَى الدَّمِ \*

۹۷۴۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعب، حماد بن سلمہ، ثابت بن علی، حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ محترمہ کے ساتھ تھے، اتنے میں ایک شخص سامنے سے گزرا آپ نے اسے بلایا اور فرمایا، اے فلاں یہ میری فلاں زوجہ ہے، اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں کسی پر گمان کرتا تو (مواذ اللہ) آپ پر گمان کرنے والا نہیں، آپ نے فرمایا شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح پھرتا ہے (ممکن ہے کہ تیرے دل میں دوسرے ڈالے)۔

۹۷۵۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر،

۹۷۵۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ

حُمَيْدٌ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ  
عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حَنِيٍّ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ  
قُمْتُ لِأَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِيَ لِبَغْيَنِي وَكَانَ مُسْكِنَهَا  
فِي دَارِ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرُّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ  
فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعَا فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ رِسَالُكُمَا إِنَّهَا  
صَفِيَّةُ بِنْتُ حَنِيٍّ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ  
وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْدِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَرًّا أَوْ  
قَالَ شَيْئًا

زہری، علی بن حسین، حضرت صفیہ بنت حنی بیان کرتی ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تھے، میں رات کو  
آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئی، میں نے آپ سے ہاتھ  
کیں، پھر میں جانے کیلئے کھڑی ہوئی، آپ بھی میرے ساتھ  
مجھے چھوڑنے کیلئے کھڑے ہوئے اور میرا مکان اسامہ بن زید  
کے مکان میں تھا، راہ میں انصار کے دو آدمی گزرے، انہوں  
نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، جلدی جلدی  
چلنے لگے، آپ نے فرمایا اطمینان کے ساتھ چلو یہ صفیہ بنت  
حنی ہیں، وہ بولے سبحان اللہ یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا شیطان  
انسان کے بدن میں خون کی طرح پھرتا ہے، اور میں ڈرا کہ  
کہیں وہ تمہارے دل میں برا خیال نہ ڈالے یا اور کچھ کلمہ فرماید

(تاکید) اور اس برے خیال کی بنا پر یہ حضرات تباہ ہو جائیں، کیونکہ انبیاء کرام کے ساتھ بدگمانی کفر ہے، اس لئے آپ نے اس چیز کا ازالہ فرما  
دیا، آپ کی شان میں ناموس منہ رجم ہے، نیز ان دسادم کا اپنے مواقع پر ازالہ کرنا مستحب ہے اور حضور حضرت صفیہؓ کو مسجد کے دروازے  
تک چھوڑنے آئے تھے۔

۹۷۶- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ  
زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا  
جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ  
فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ  
مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ  
تَنْقَلِبُ وَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا  
ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَعْمَرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ  
يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَلَمْ يَقُلْ يَجْرِي

۹۷۶- عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، ابو الیمان، شعیب،  
زہری، علی بن حسین بیان کرتے ہیں کہ حضرت صفیہ زوجہ نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس مسجد میں حالت اعتکاف میں رمضان کے  
آخری عشرہ میں زیارت کے لئے حاضر ہوئیں، پھر کچھ دیر تک  
آپ سے باتیں کیں، اس کے بعد جانے کے لئے کھڑی  
ہوئیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہیں رخصت  
کرنے کے لئے کھڑے ہوئے، بقیہ روایت معمر کی روایت کی  
طرح ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا شیطان انسان کے بدن میں خون کی جگہ پہنچتا ہے اور  
”بجری“ کا لفظ نہیں (۱)۔

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حالت اعتکاف میں مباح امور میں مشغول ہونا جائز ہے۔ کسی آنے والے سے ہم کلام ہونا اور مختلف کی  
بیوی کا خلوت میں اس کے پاس آنا بھی جائز ہے بشرطیکہ قند کا اندیشہ نہ ہو۔



(۱۵۳) بَابُ مَنْ أَتَى مَجْلِسًا فَوَجَدَ فُرْجَةً فَجَلَسَ فِيهَا وَإِلَّا وَرَاءَهُمْ \*

باب (۱۵۳) جو شخص کسی مجلس میں آئے اور آگے جگہ موجود ہو تو وہاں بیٹھ جائے، ورنہ پیچھے ہی بیٹھ جائے۔

۹۷۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا مَرْثَةَ مَوْلَى عُقَيْلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتِمُّنَا ثَوْرًا جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذَا أَقْبَلَ تَفَرُّ ثَلَاثَةٌ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاجِدًا قَالَ فَوَقَفْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحُلُقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ عَظْفَهُمْ وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَذْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللَّهِ فَأَوَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَامْتَحَبَا فَاسْتَحَبَّ اللَّهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ \*

۹۷۷۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، اسحاق بن عبد اللہ، ابن ابی طلحہ، ابو مرثہ مولیٰ بن عقیل بن ابی طالب، ابو واقد اللیثی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے اور دوسرے حضرات بھی آپ کے ساتھ تھے کہ اسے میں تمنا آدمی آئے، دو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگے اور ایک سیدھا چلا گیا، وہ جو دو آئے ایک نے ان میں سے مجلس میں خالی جگہ پائی تو وہ وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا انگوٹوں کے پیچھے ہی بیٹھ گیا، اور تیسرا چل ہی دیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فراغت پائی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم میں سے ان تین آدمیوں کی حالت بیان نہ کروں؟ ایک نے تو اللہ تعالیٰ کا ٹھکانہ لیا، سو اللہ تعالیٰ نے اسے جگہ دے دی اور دوسرا شرمایا اور پیچھے بیٹھ گیا، اللہ نے بھی اس کی شرم کو باقی رکھا (یعنی اس پر رحم فرمایا)، اور تیسرے نے اعراض کیا، تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے اعراض کر لیا۔

۹۷۸ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ الْمُثَنِّبِ حَدَّثَنَا عِدَّةُ الصَّحَابَةِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ وَهُوَ ابْنُ شَدَادٍ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا حَبِيبُ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ جَمِيعًا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ إِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَهُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ فِي الْمَعْنَى \*

۹۷۸۔ احمد بن المنذر، عبد الصمد، حرب بن شداد (دوسری سند) اسحاق بن منصور، حبان، ابان، یحییٰ بن ابی کثیر، حضرت اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ اسی سند کے ساتھ، اسی روایت کے ہم معنی روایت نقل کرتے ہیں۔

۹۷۹ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لُبَّاسٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُطَهَّاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى

۹۷۹۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح بن المهاجر، لیث نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا،

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ \*  
 کوئی تم میں سے کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر آپ وہاں نہ بیٹھے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں یہ فی حرمات کے لئے ہے، لہذا جو کوئی مسجد وغیرہ میں جمعہ کے دن یا اور کسی دن کسی جگہ بیٹھ جائے وہی اس جگہ کا حقدار ہے، اور ابی شرح صحیح مسلم میں ایک قول کراہت کا بھی مذکور ہے۔

۹۸۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبد اللہ بن نمیر۔

(دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) زہیر بن حرب، یحییٰ القطان۔

(چوتھی سند) ابن شنی، عبد الوہاب ثقفی، عبید اللہ۔

(پانچویں سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، ابواسامہ، ابن نمیر، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر آپ خود وہاں نہ بیٹھے، لیکن پھیل جاؤ اور جگہ دو۔

۹۸۱۔ ابوالریح، ابو کمال، حماد، ایوب۔

(دوسری سند) یحییٰ بن حبیب، روح۔

(تیسری سند) محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریر۔

(چوتھی سند) محمد بن رافع، ابن ابی فدیہ، ضحاک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیٹ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے لیکن حدیث کا آخری جملہ کہ ”پھیل جاؤ اور جگہ دو“ مذکور نہیں ہے، باقی ابن جریر کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ میں نے کہا یہ جمعہ کا حکم ہے بولے جمعہ ہو یا غیر جمعہ۔

۹۸۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن علی، معمر، زہری، سالم،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی تم میں

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

بْنُ نَعْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ

ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي

الثَّقَفِي كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ

بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرَ

وَأَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نَعْمَانَ قَالُوا حَدَّثَنَا عُيَيْدُ النَّوْعِيُّ

نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيمَنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهِ ثُمَّ

يَجْلِسُ فِيهِ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا \*

۹۸۱۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا

حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح وَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ

حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَ

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَدْلَةَ

أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِعَثَلٍ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي الْحَدِيثِ

وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ

جُرَيْجٍ قُلْتُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

وَنَحِيرَهَا \*

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



قَالَ لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَمْعَاهُ ثُمَّ يَجْلِسُ فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ عَنْ مَجْلِسِهِ لَمْ يَجْلِسْ فِيهِ \*

سے اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے، اور پھر آپ اس کی جگہ پر نہ بیٹھے، اور ابن عمر کے لئے جب کوئی شخص (اپنی خوشنما سے) اپنی جگہ سے اٹھتے تو آپ اس جگہ نہ بیٹھتے۔

(فائدہ) گواہی صورت میں بیٹھنا جائز ہے مگر یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا تقویٰ تھا کہ ممکن ہے کہ وہ شرما کر کھڑا ہو گیا اور اس کی طبیعت نہ چاہتی ہو، لہذا اس سے اجتناب فرماتے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ایثار باعتراب مکروہ ہے لہذا اپنے عمل سے اس چیز کا رواج بھی بند کر دیا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔

۹۸۳ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ \*

۹۸۳ - عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۹۸۴ - وَحَدَّثَنَا سَعْدَةُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُمَيْدٍ اللَّهُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ النَّبِيِّ قَالَ لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَمْعَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ لِيُخَالِفَ إِلَى مَقْعَدِهِ فَيَفْعَلَهُ فِيهِ وَلَكِنْ يَقُولُ افْسَحُوا \*

۹۸۴ - سلمہ بن شیبہ، حسن بن اعین، معقل بن عبد اللہ، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی تم میں سے جمعہ کے دن اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر آپ وہاں نہ بیٹھے، لیکن یوں کہہ سکتا ہے کٹھا ہو کر بیٹھو۔

(۱۵۴) بَابُ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ \*

باب (۱۵۴) اگر کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھ جائے اور پھر لوٹ کر آئے تو وہی اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

۹۸۵ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ أَيْضًا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ \*

۹۸۵ - قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، عبد العزیز بن محمد، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جب تم میں سے کوئی کھڑا ہو، اور ابو عوانہ کی روایت میں ہے، کہ جو شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہو جائے، پھر وہ لوٹ کر آئے تو اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

(فائدہ) محمد بن مسلمہ بیان کرتے ہیں کہ اس سے مجلس علم مروا ہے، کہ اگر کوئی ایسی مجلس سے اٹھ کر کسی ضرورت سے چلا جائے تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ حقدار ہے، باقی جمہور اہل علم کے نزدیک یہ حکم استہسان ہے و جوبی نہیں ہے (ابو سنو سی جلد ۵ صفحہ ۳۳۳)۔

(۱۵۵) بَابُ مَنْعِ الْمُحَنَّثِ مِنَ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ الْأَحْيَاءِ \*

باب (۱۵۵) محنت کو اجنبی عورتوں کے پاس جانے کی ممانعت۔

۹۸۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو

۹۸۶ - ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیعہ (دوسری سند) ابو

كَرْبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ  
بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو  
كَرْبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمُ عَنْ هِشَامِ ح  
وَ حَدَّثَنَا أَبُو كَرْبِيبٍ أَيْضًا وَاللَّفْظُ هَذَا حَدَّثَنَا  
ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ  
أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ مُحَبَّتًا كَانَ عِنْدَهَا  
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ  
فَقَالَ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ  
إِنَّ فَتْحَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ الطَّائِفَ غَدًا فَإِنِّي أَذْهَبُ  
عَلَى بَنَاتِ بَنِي عُبَيْدٍ فَإِنَّهَا تَقْبَلُ بِأَرْبَعٍ وَتَذُبُّ  
بِشِمَانٍ قَالَ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَدْخُلَنَّ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ \*

کریب، اسحاق بن ابراہیم، جریر (تیسری سند) ابو کریب، ابو  
معاویہ، ہشام، (چوتھی سند) ابو کریب، ابو معاویہ، ہشام،  
بواسطہ اپنے والد، زینب بنت ام سلمہ، ام المومنین حضرت ام  
سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک محبت ان کے  
پاس تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکان میں تھے تو اس  
نے ام سلمہ کے بھائی سے کہا کہ اے عبد اللہ بن ابی امیہ اگر اللہ  
تعالیٰ نے کل طائف پر تم کو فتح دی، تو میں تمہیں غیلان کی بیٹی  
بتادوں گا، وہ جب سامنے آتی ہے تو (موتا پے کی وجہ سے) اس  
کے پیٹ پر چار بیٹیں ہوتی ہیں اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو  
آٹھ معلوم ہوتی ہیں، یہ بات حضور نے سنا کر فرمایا، یہ  
تمہارے پاس نہ آیا کریں۔

(نوٹ) اس محبت کے نام میں اختلاف ہے قاضی عیاض فرماتے ہیں اس کا نام بیت تھا، اور امام نووی فرماتے ہیں اس کا نام حبیب و حبیبہ تھا، یا  
مائع، پہلے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس محبت کو اندر آنے کی اجازت دے دی تھی مگر جب معلوم ہو گیا کہ یہ عورتوں کے  
اوصاف سے بھی باخبر ہوتے ہیں، تو پھر آپ نے ممانعت کر دی، اور محبت دو طرح کے ہوتے ہیں، ایک ظلمی نامردان پر کوئی عذاب نہیں  
ہے کیونکہ وہ معذور ہیں، اور دوسرے وہ جو بن جاتے ہیں تو وہ ملعون ہیں، جیسے کہ روایات اس پر دلالت کرتی ہیں (نووی جلد ۲ شرح سنوی  
والی جلد ۵)۔

۹۸۷ - وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَبَّتٌ فَكَانُوا يَغْدُونَهُ  
مِنْ غَيْرِ أُولَى الْبَارَةِ قَالَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ  
وَهُوَ يَنْعَتُ امْرَأَةً قَالَ إِذَا أَقْبَلْتُ أَقْبَلْتُ بِأَرْبَعٍ  
وَإِذَا أَذْهَبْتُ أَذْهَبْتُ بِشِمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَرَى هَذَا يَعْرِفُ مَا هَاجَنَا  
لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُمْ قَالَتْ فَحُجِّبُوهُ \*

۹۸۷۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عروہ، ام  
المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے پاس ایک محبت آیا  
کرتا تھا، اور وہ ان کو ان لوگوں میں سمجھتی تھیں جنہیں عورتوں  
میں کوئی غرض نہیں ہوتی، ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم تشریف لائے اور وہ ازواج مطہرات میں سے کسی کے  
پاس تھا اور کسی عورت کی تعریف کر رہا تھا کہ جب سامنے آتی  
ہے تو چار بیٹیں لے کر آتی ہے اور جب پیٹھ موڑتی ہے تو آٹھ  
بیٹیں نمودار ہوتی ہیں، حضور نے فرمایا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ  
یہاں جو ہیں ان کو پہچانتا ہے، بس یہ تمہارے پاس نہ آئے،  
بیان کرتی ہیں کہ پھر اس سے پردہ کرنے لگے۔



(۱۵۶) بَابُ جَوَازِ إِرْدَافِ الْحَرَاءِ

الْإِنْجِلِيزِيَّةِ إِذَا أُعْيِتْ فِي الطَّرِيقِ •

۹۸۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ  
الْهُمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَنْ هِشَامِ أَخْبَرَنِي  
أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي  
الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوكٍ  
وَلَا شَيْءٍ غَيْرَ فَرَسِهِ قَالَتْ فَكُنْتُ أَعْيِفُ فَرَسَهُ  
وَأَكْفِيهِ مَنُونَتَهُ وَأُسْوِسُهُ وَأَذِقُ النَّوَى لِنَاصِحِهِ  
وَأَعْيِفُهُ وَأَمْتَقِي الْمَاءَ وَأَحْرُزُ غَرَبَهُ وَأَعْجِنُ  
وَلَمْ أَكُنْ أَحْسِنُ أَخْبَرُ وَكَانَ يَعْجِزُ لِي  
جَارَاتٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنْتُ يَسُورُهُ صِدْقٌ قَالَتْ  
وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنَ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي  
أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى  
رَأْسِي وَهِيَ عَلَى ثُلُثِي فَرَسِيخٍ قَالَتْ فَجِئْتُ  
يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى رَأْسِي فَلَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ  
فَلَدَغَانِي ثُمَّ قَالَ إِيحَ إِيحَ لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ قَالَتْ  
فَاسْتَحْيَيْتُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ وَاللَّهِ  
لَيَحْمِلَنَّ النَّوَى عَنِّي رَأْسِيكَ أَشَدَّ مِنْ رُكُوبِكَ  
مَعَهُ قَالَتْ حَتَّى أُرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ  
بِخَادِمٍ فَكَفَّنَنِي سَيَامَةً الْفَرَسِ فَكَانَ مَا  
أُعْتَقَنِي •

۹۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ  
أَنَّ أَسْمَاءَ قَالَتْ كُنْتُ أُحْدِثُ الزُّبَيْرَ عِجْدَمَةً  
الْبَيْتِ وَكَانَ لَهُ فَرَسٌ وَكُنْتُ أُسْوِسُهُ فَلَمْ يَكُنْ  
مِنَ الْعِجْدَمَةِ شَيْءٌ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ سَيَامَةِ الْفَرَسِ

باب (۱۵۶) کوئی انجیلیہ عورت اگر راستہ میں تھک  
گئی ہو تو اسے اپنے ساتھ سوار کرنا جائز ہے۔

۹۸۸- محمد بن العلاء، ابو کریم الہمدانی، ابو اسامہ، ہشام  
بواسطہ اپنے والد، حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
بیان کرتی ہیں کہ زبیر بن العوامؓ نے مجھ سے نکاح کیا، اور ان  
کے پاس نہ کچھ مال تھا نہ غلام، اور نہ اس کے غلاوہ کچھ اور،  
صرف ایک گھوڑا تھا، میں ہی گھوڑے کو چراتی اور اس کا سارا کام  
کرتی اور اس کی سائیس بھی کرتی اور ان کے اونٹ کی گھٹلیاں  
کوٹھتا اور اس کو چراتی اور پانی پلاتی، ڈول سیتی اور آٹا بھی  
گونڈھتی لیکن روٹی اچھی نہ پکا سکتی، تو مسایہ کی انصاری  
عورتیں میری روٹیاں پکا دیتیں، وہ بڑی مختص عورتیں تھیں،  
اسماء بیان کرتی ہیں کہ میں زبیرؓ کی اس زمین سے جو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ کو دی تھی، گھٹلیاں اپنے سر پر اٹھا کر  
ٹاپا کرتی تھی، اور وہ زمین مدینہ منورہ سے دو میل کے فاصلے پر  
تھی، ایک دن میں گھٹلیاں سر پر اٹھائے آ رہی تھی کہ راستہ میں  
حضورؐ ملے، اور آپؐ کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت تھی،  
آپؐ نے مجھے بلایا اور اپنے اونٹ کو بٹھانے کے لئے اڑا کر کہا،  
کہ مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیں، میں شرمائی اور مجھے غیرت آئی،  
آپؐ نے فرمایا بخدا! گھٹلیوں کا بوجھ سر پر اٹھانا میرے ساتھ  
سوار ہونے سے زیادہ سخت ہے، بیان کرتی ہیں کہ پھر حضرت  
ابو بکرؓ نے میرے پاس ایک خادمہ بھیجی، وہ گھوڑے کا سارا کام  
کرنے لگی گویا کہ اس نے مجھے آزاد کر دیا۔

۹۸۹- محمد بن عبید الغبری، حماد بن زید، ایوب، ابن ابی ملیکہ،  
حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں زبیرؓ کے  
گھر کا کام کرتی، ان کا ایک گھوڑا تھا، اس کی سائیس بھی کرتی اور  
کوئی کام مجھ پر گھوڑے کی سائیس سے سخت نہیں تھا، اس کے  
لئے میں گھاس لاتی، اس کی خدمت اور سائیس کرتی، پھر مجھے

كُنْتُ أَحْتَشُّ لَهُ وَأَقُومُ عَلَيْهِ وَأَسُوسُهُ قَالَ ثُمَّ  
إِنَّمَا أَصَابْتُ خَادِمًا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ سَبِيًّا فَأَعْطَاهَا خَادِمًا قَالَتْ كَفَفْتَنِي  
مِيَامَةَ الْفَرَسِ فَأَلْقَتْ عَنِّي مَوْتَتَهُ فَجَاءَنِي  
رَجُلٌ فَقَالَ يَا أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ فَقِيرٌ  
أُرَدْتُ أَنْ أَبِيعَ فِي ظِلِّ دَارِكَ قَالَتْ إِنِّي إِن  
رَحِصْتُ لَكَ أُنْبِي ذَلِكَ الرَّبِيرُ فَتَعَالَ فَاطْلُبْ  
إِلَيَّ وَالرَّبِيرُ شَاهِدٌ فَجَاءَ فَقَالَ يَا أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ  
إِنِّي رَجُلٌ فَقِيرٌ أُرَدْتُ أَنْ أَبِيعَ فِي ظِلِّ دَارِكَ  
فَقَالَتْ مَا لَكَ بِالْعَبْدِيَةِ إِلَّا دَارِي فَقَالَ لَهَا  
الرَّبِيرُ مَا لَكَ أَنْ تُمْنَعِي رَجُلًا فَقِيرًا يَبِيعُ فَكَانَ  
يَبِيعُ إِلَيَّ أَنْ كَسَبَ فَبِعْتُهُ الْحَارِيَّةَ فَدَخَلَ عَنِّي  
الرَّبِيرُ وَثَمَنُهَا فِي حُجْرِي فَقَالَ هَبِيهَا لِي  
قَالَتْ إِنِّي قَدْ نَصَدَقْتُ بِهَا \*

ایک باندی مل گئی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی  
آئے، آپ نے مجھے بھی ایک باندی دے دی، وہ سارا کام  
کرنے لگی اور یہ محنت میرے اوپر سے اس نے اٹھالی، پھر  
میرے پاس ایک آدمی آیا، اور بولا اے ام عبد اللہ میں محتاج  
آدمی ہوں میرا ارادہ ہے کہ تمہاری دیوار کے سایہ میں دوکان  
لگا لوں، میں نے کہا اگر میں تجھے اجازت دیدوں تو ایسا نہ ہو کہ  
زبیر ناراض ہوں، لہذا جب زبیر موجود ہوں تو ان کے سامنے  
مجھ سے کہنا، چنانچہ وہ آیا، اور کہنے لگا کہ اے ام عبد اللہ میں ایک  
محتاج آدمی ہوں، میں تمہاری دیوار کے سایہ میں دوکان کرنا  
چاہتا ہوں، میں نے کہا تجھے سارے عہدہ میں میرے گھر کے  
علاوہ اور کوئی گھر نہیں ملتا، زبیر بولے اسما تم کیوں ایک محتاج کو  
بیچنے سے منع کرتی ہو، پھر وہ دوکان کرنے لگا، یہاں تک کہ اس  
نے روپیہ کمایا، اور میں نے وہ باندی اس کے ہاتھ فروخت کر  
دی جس وقت زبیر میرے پاس آئے تو اس کی قیمت کے پیسے  
میری گود میں تھے، وہ بولے، یہ پیسے مجھے بہہ کر دو میں نے کہا  
یہ تو میں صدقہ کر چکی ہوں۔

(قائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ کام جیسے روٹی پکانا، جانوروں کی خدمت کرنا وغیرہ ذلک۔ یہ دو کام ہیں جو مروت اور حسن معاشرت میں  
داخل ہیں، اور زمانہ قدیم سے عورتیں یہ کام کرتی ہیں، نیز جو عورت محرم نہ ہو، اور وہ رستہ میں تھکی ہوئی ملے تو اسے اپنے ساتھ سوار کرتا  
جائز ہے، بشرطیکہ نیک اور صالح آدمی بھی راستے میں موجود ہوں، قاضی عیاض فرماتے ہیں، یہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خصوصیت تھی، کیوں کہ حضرت اسما حضرت عائشہ کی بہن اور آپ کے چھوٹے بھائی حضرت زبیرؓ کی بیوی تھیں، گویا آپ کے گھر  
والوں کی طرح تھیں، اور کسی کو اس طرح کہہ درست نہیں، مترجم کے نزدیک یہی قول اولیٰ بالعمل ہے کیونکہ آج کل تو ایسی صورت بہت  
کم پیش آتی ہے، اور پھر شر القردان ہونے کی بنا پر ہر ایک تھکی ہوئی نہ جانے گی پھر جو مسکندہ کا لباس پہنے ہوئے ہیں، وہ اس لباس کو احبہ  
نگاہیں گے۔

باب (۱۵۷)۔ تیسرے کی موجودگی میں بغیر اس  
کی اجازت کے دو کو سرگوشی کرنے کی ممانعت۔

۹۹۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ تین آدمیوں میں سے دو بغیر تیسرے کی رضامندی کے

(۱۵۷) بَابُ تَحْرِيمِ مُنَاجَاةِ الْاِثْنَيْنِ  
دُونَ الثَّلَاثِ بِغَيْرِ رِضَاةٍ \*

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ  
عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ



سرگوشی نہ کریں (۱)۔

۹۹۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، ابن نمیر۔

(دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) محمد بن ثنی، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ۔

(چوتھی سند) قتیبہ، ابن ریح، لیث بن سعد۔

(پانچویں سند) ابوالریح، ابوکامل، حماد، ایوب۔

(چھٹی سند) ابن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، ایوب بن موسیٰ،

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم سے مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

قَالَ يَتَنَاجَى اَتَانِ ذُوْنَ وَاٰجِدِ \*

۹۹۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ

حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبِيدُ

اللَّهُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ

كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمَيْحٍ

عَنِ الثَّيْتِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو

كَامِلٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا

ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوبَ بْنَ مُوسَى كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ

زَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُفَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَمِعَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ \*

۹۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَمَّادُ

ابْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ

مَنْصُورٍ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ

ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ

لِزُهَيْرٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا

جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اَتَانِ ذُوْنَ الْآخِرِ حَتَّى

تَحْتَاطُوا بِالنَّاسِ مِنْ أَجْلِ أَنْ يُخْرَنَ \*

۹۹۳۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ

لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ

۹۹۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ہمام بن السری، ابوالاحوص، منصور۔

(دوسری سند) زبیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن

ابراہیم، جریر، منصور، ابوالاعلیٰ، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ

عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جب تم تین آدمی ہو، تو

دو تم میں سے تیسرے کو چھوڑ کر گانا پھوسی نہ کریں، تا آنکہ اور

لوگ تم سے ملیں، اس لئے کہ اسے رنج ہو گا۔

۹۹۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابو کریم، ابو

معاویہ، اعلمش، شقیق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ

عنه سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت

(۱) یہ ممانعت تب ہے جب ابتدا سے تین ساتھی اکٹھے بیٹھے ہوئے ہوں پھر ان میں سے دو آپس میں سرگوشی کے انداز میں بات کرنے

لیں۔ لیکن اگر ابتداء ہی سے دو آدمی بیٹھے ہوئے آہستہ آہستہ باتیں کر رہے ہوں اور تیسرا آدمی ان سے اتنی دور بیٹھا ہو کہ اگر یہ بلند

آواز سے باتیں کریں تو بھی اسے سنائی نہ دے تو پھر ان کے لئے سرگوشی کے انداز میں باتیں کرنا ممنوع نہیں ہے بلکہ لب و گردن تیسرا آدمی

ان کی باتیں سننے کے لئے ان کے قریب آتا ہے تو اس کے لئے ان کی باتیں سنتا جائز ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاخَى اثنانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ ذَلِكَ يُخْزِنُهُ \*

۹۹۴- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جب تم تین آدمی ہو، تو تیسرے کو چھوڑ کر، دوسرے کو ٹٹنی نہ کریں، اس لئے کہ یہ چیز اسے غمگین کر دے گی۔

۹۹۳- اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس (دوسری سند)، ابن ابی عمر، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں یہ نئی تحریر ہے، تاکہ تیسرے کو پریشانی اور رنج نہ ہو، اور یہ ممانعت مفرد حضرت میں عام ہے، اور اگر چار ہوں تو پھر دوسرے کو ٹٹنی کریں، تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

(۱۵۸) بَابُ الطَّبِّ وَالْعَرَضِ وَالرَّقِيِّ \*

۹۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ النَّمَكِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَمَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ إِذَا اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَاهُ جِبْرِيلُ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ يَرِيكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ \*

باب (۱۵۸)۔ علاج اور بیماری اور جھاڑ پھونک۔

۹۹۵- ابن ابی عمر النمکی، عبد العزیز دراوردی، یزید بن عبد اللہ بن اسامہ بن الہاد، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بیمار ہوتے تو جبریل امین یہ دعا پڑھ کر آپ کو جھاڑتے "بسم اللہ ہر ایک الخ" یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے میں مدد چاہتا ہوں، وہ تم کو اچھا کرے گا اور ہر ایک بیماری سے شفا دے گا، اور ہر ایک حسد کرنے والے کی برائی سے جس وقت وہ حسد کرے، آپ کو بچائے گا اور ہر ایک بری نظر ڈالنے والے کی نظر سے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ حضرت جبریل علیہ السلام کی جھاڑ تھی، آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ میں جو ذکر و دعویہ مذکور ہیں، ان سے جھاڑ نادرست بلکہ سنت ہے۔

۹۹۶- حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي صَعِيدٍ أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ بِاسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ \*

۹۹۶- بشر بن ہلال الصواف، عبد الوارث، عبد العزیز بن صہیب، ابو نصرہ، حضرت ابو سعید بیان کرتے ہیں کہ جبریل امین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور فرمایا اے محمد تم بیمار ہو گئے ہو؟ آپ نے فرمایا ہاں، حضرت جبریل نے یہ دعا پڑھی، "بسم اللہ ارقیک من کل شیء یؤذیک من شر کل نفس او عین حاسدہ، اللہ یشفیک، بسم اللہ ارقیک۔"



(فائدہ) معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے قبضہ قدرت میں کوئی چیز نہیں، نہ ہی کوئی کسی کو بخفا دے سکتا ہے، شافی اور کافی صرف ذات وعدہ لاشریک ہے۔

۹۹۷۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منہان مرویات میں سے روایت کرتے ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہیں، چنانچہ چند احادیث بیان کیں، پھر فرمایا کہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نظر حق ہے۔

۹۹۸۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن داری، حجاج بن الشاعر، احمد بن حنبل، مسلم بن ابراہیم، وہیب بن طاووس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نظر حق ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کر سکتی ہے، تو نظر کر جاتی ہے اور جب تم سے نظر کے علاج کے لئے غسل کرنے کو کہا جائے تو غسل کر لو۔

(فائدہ) امام بزار ہی فرماتے ہیں کہ جمہور علمائے کرام کا اعتقاد اسی ظاہر حدیث پر ہے کہ نظر حق ہے، اور اہل بدعت کا ایک فرقہ اس چیز کا منکر ہے، باقی ان کا قول باطل ہے، اس لئے کہ نظریں غیر خلاف عقل نہیں ہے، اور پھر احادیث سے اس کا ثبوت ہے، اس لئے انکار کی کوئی وجہ نہیں، اور نظر کے غسل کا طریقہ حدیث کی کتابوں میں مذکور ہے، اور مسند بزار میں حضرت انس سے مروی حدیث سے ثابت ہے کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کا پڑھ لینا نظریہ سے محفوظ کر دیتا ہے، واللہ اعلم۔ (کوئی جلد ۲ شرح ابی و سنوی جلد ۷ ص ۳۳)۔

### باب (۱۵۹)۔ جادو کا بیان!

۹۹۹۔ ابو کریم، امین نمیر، ہشام بواسطہ اپنے والد، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بنی زریق کے یہودیوں میں سے ایک یہودی نے جسے لبید بن اعصم کہتے ہیں، جادو کیا، یہاں تک کہ آپ کو یہ خیال آتا کہ میں یہ کام کر رہا ہوں اور آپ وہ کام نہ کرتے ہوتے، حتیٰ کہ ایک دن یا ایک رات ہوئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی، اور پھر دعا کی، اور پھر دعا کی، پھر فرمایا عائشہ تجھے معلوم نہیں ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتلادیا جو میں نے اس سے پوچھا، میرے پاس دو آدمی آئے،

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَيْنُ حَقٌّ \* ۹۹۸۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَحُجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ حَبْرَاشٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَحْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ سَبَقْتَهُ الْقَيْنُ وَإِذَا اسْتَغْسَلْتُمْ فَاغْسِلُوا \*

### (۱۵۹) بَابُ السَّحَرِ \*

۹۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نَعْبَرَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودِيًّا مِنْ يَهُودِ بَنِي زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ لَيْدٌ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَتْ حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِيلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَلِكَ يَوْمَ أُوذِيَ لَيْلَةً دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَشْعَرْتِ أَنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ

فِيهِ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَقَعَدَا أَخَذَهُمَا عِنْدَ رَأْسِي  
وَالْأَخَرُ عِنْدَ رِجْلِي فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي  
لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلِي أَوِ الَّذِي عِنْدَ رِجْلِي لِلَّذِي  
عِنْدَ رَأْسِي مَا وَجَّعَ الرَّجُلُ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ  
مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِي أَيِّ  
شَيْءٍ قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ قَالَ وَجَفَّ  
طَلْعُهُ ذَكَرٌ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بَنَرِ ذِي  
أَرْوَانَ قَالَتْ فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي أَنْتَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ  
وَاللَّهِ لَكَاَنَّ مَا بَيْنَهَا وَقَاعَةُ الْجَنَاءِ وَلَكَاَنَّ نَحْلَهَا  
رُعُوسُ الشَّيَاطِينِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَفَلَا أُحَرِّقُهَا قَالَ نَا أَمَا إِنَّمَا فَقَدْ عَافَانِي اللَّهُ  
وَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا فَأَمَرْتُ بِهَا  
فَذُقْنِي \*

ایک میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس،  
جو میرے سر کے پاس بیٹھا تھا اس نے اس سے، جو میرے پاؤں  
کے پاس بیٹھا تھا، کہا کہ اس شخص کو کیا بیماری ہے؟ وہ بولا اس پر  
جادو ہوا ہے، اس نے کہا کس نے جادو کیا ہے؟ وہ بولا لبید بن  
اعصم نے، اس نے کہا کس چیز میں جادو کیا ہے؟ وہ بولا <sup>کٹھنسی</sup>  
میں، اور ان ہاتھوں میں جو <sup>کٹھنسی</sup> سے جڑے ہیں اور نہ کھجور کے  
بالے کے غلاف میں، اس نے کہا یہ کہاں رکھا ہے؟ وہ بولا ذی  
اروان کے کنویں میں، بیان کرتی ہیں کہ پھر آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے ساتھ اس کنویں پر گئے، پھر  
آپ نے فرمایا عائشہ، خدا کی قسم اس کنویں کا پانی ایسا تھا، جیسے  
مہندی کا پانی، اور وہاں کے کھجور کے درخت ایسے تھے جیسا کہ  
شیطانوں کے سر، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اسے  
حلا کیوں نہیں دیا، آپ نے فرمایا مجھے تو اللہ تعالیٰ نے اچھا کر دیا،  
اب مجھے لوگوں میں فسق بھڑکانا برا معلوم ہوا، اس لئے میں نے  
حکم دیا، وہ گارہ دیا گیا۔

(فائدہ) بخاری کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے صحبت نہ کر سکتے تھے چنانچہ ایک روز آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے، آپ نے خدا سے اپنی صحت کی دعا کی، پھر یہ حدیث بیان فرمائی، اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے عرض  
کیا یا رسول اللہ اس جادوگر یہودی کو سزا دیجئے، اور شہر سے نکلوا دیجئے، آپ نے فرمایا خدا نے مجھے صحت دی، اب میں کیوں فساد برپا کروں  
اور شور و غل مچاؤں، اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کرنے کی یہ حکمت تھی، کہ کافر آپ کے مجرے دیکھ کر جادوگر کہتے، اور  
مشہور یہ ہے کہ جادوگر پر جادو کا اثر نہیں ہوتا، اور جب آپ پر جادو کا اثر ہو گیا تو ان کے خیال میں بھی آپ جادو کرنے ہوئے (تحفۃ الاخیار)  
مترجم کہتا ہے کہ جادو کا اثر کر جانا اور پھر ملائک کا آکر اس کے بارے میں گفت و شنید کرنا، اس بات کی بین دلیل ہے کہ آپ بشر تھے اور پھر  
آپ کا بارگاہ الہی میں بار بار دعا کرنا ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے قبضہ قدرت میں کوئی چیز نہیں، اور اللہ تعالیٰ سے ایک ایک  
بات کا پوچھنا اس بات پر دال ہے کہ آپ حاضر و ناظر اور عالم الغیب نہیں تھے۔

۱۰۰۰ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ  
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَجَرَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ أَبُو  
كُرَيْبٍ الْحَدِيثَ بِفَيْصَتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنٍ  
وَقَالَ فِيهِ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۰۰۰ - ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت  
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا اور ابن نبیر کی روایت کی طرح  
حدیث سے مروی ہے، باقی اس میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کنویں پر تشریف لے گئے اور اس کنویں پر کھجوروں



وَسَنَّمُ إِلَى الْبَيْتِ فَنَضْرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَحْلُ  
وَقَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَخْرِجُهُ وَلَمْ يَقُلْ  
أَفْعَا أَخْرِقْتُهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَأَمَرْتُ بِهَا فَذُفِنَتْ \*

کے درخت تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اسے نکال  
دیجئے، باقی حدیث میں جلا دینے کا ذکر نہیں ہے، اور نہ ہی اس  
کر دینے کا ذکر ہے۔

(قاعدہ) امام ہاضی فرماتے ہیں کہ جسور علمائے کرام کا یہ قول ہے کہ سحر حق ہے اور اس کی ایک حقیقت ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں  
اس کا ذکر فرمایا ہے کہ شیطانوں نے کفر کیا "يَعْنَمُونَ النَّاسَ السَّحَرُ" مگر وہ مرد اور عورتوں کے درمیان جدائی ڈالتا ہے، اس سے معلوم ہوا  
کہ اس کی حقیقت ہے اور احادیث بھی اس پر دلالت ہیں، اور پھر جادو کا اثر عقلاً محال بھی نہیں، شیخ ابی و شیخ سنوکی شرح صحیح مسلم شریف میں  
تحریر فرماتے ہیں، کہ قرآن کریم اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سحر کی حقیقت پر دلالت ہیں، لہذا جو اس کا انکار کرے، وہ اللہ تعالیٰ اور اس  
کے رسول کی تکذیب کرنے والا ہے، اب اگر مفسر اسے توڑ دیتی ہے، اور اگر اعلانیہ طور پر اس کا انکار کرتا ہے تو مرتد ہے، امام نووی  
فرماتے ہیں کہ سحر حرام ہے، اور اس کا سیکھنا اور سکھانا بھی حرام ہے، امام مالک کے نزدیک ساحر کا فرہے اور اس کی توبہ مقبول نہیں ہے، شاہ  
عبد العزیز صاحب محدث دہلوی نے احکام و اقسام سحر میں مفصل کلام کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ اگر سحر میں کوئی قول یا فعل موجب کفر ہو،  
جیسا کہ متون کا نام لیتا، اور رواج حدیث کی ایسی تعظیم کرنا، جو شایان رب العزت ہو، جیسا کہ قدرت اور علم غیب اور مشکل کشائی کا ثابت کرنا  
یا ذی القہر اللہ یا محمد وغیرہ ذکر کیا جائے، تو بلاشبہ ایسا سحر کفر ہے اور اس کا کرنے والا مرتد ہو جاتا ہے اور اس طرح جو کوئی اپنے مطلب کے  
لئے ایسا سحر کرے تو وہ بھی کافر ہو جاتا ہے اور مرتد کے احکام اس پر جاری کئے جائیں گے، اور اگر کلمات کفر اور فعل کفر نہ ہوں، لیکن سحر  
کرنے والا دعویٰ کرنا ہو کہ میں اپنے سحر سے کار خدائی کر سکتا ہوں، تو وہ بسبب اس دعویٰ کے کافر اور مرتد ہو جاتا ہے، غرضیکہ جادو کا درجہ  
تو آیت قرآنی اور احادیث بالا سے آشکار ہو گیا، لیکن جادو تعلیم کے ذریعے سے حاصل ہو سکتا ہے اور معجزہ تعلیم و تعلم سے حاصل نہیں  
ہو سکتا بلکہ موجب الہی ہے اور پھر یہ کہ سحر فقط تخیل اور نظر بندی ہے کہ جسے ہتھکڑیاں نہیں ہے، یہ خلاف معجزہ کے، وہ باقی رہ سکتا ہے  
جیسا کہ خود قرآن مجید میں ہے، اور معجزہ علی روس الا شہاد عقلاء اور عظماء کے سامنے ظاہر کیا جاتا ہے، اور عقلاء علی اسے تسلیم کرتے ہیں،  
یہ خلاف جادو کے، کہ جہلی اور عقل سے بے بہرہ حضرات کا شیوہ ہے، اور انہیں میں وہ رونج بھی ہوتا ہے اور پھر ساحر نبوت کا اقتساب نہیں  
چاہتا اور وہ غیر نبوت ہی کے اثبات کے لئے معجزات ظاہر کرتے ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم و علما، (نووی جلد ۲ صفحہ ۳۳۲، و شرح ابی سنوکی جلد  
۲، صفحہ ۶)۔

### باب (۱۶۰) زہر کا بیان۔

۱۰۰۱۔ یحییٰ بن حبیب الحارثی، خالد بن حارث، شعبہ، ہشام بن  
زید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک  
یہودی عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زہر ملا کر  
بکری کا گوشت لے کر آئی، آپ نے اس میں سے کھایا، پھر وہ  
عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی مئی، آپ  
نے فرمایا یہ تو نے کیا کیا؟ وہ بولی (معاذ اللہ) میں آپ کو مار ڈالتا  
چاہتی تھی، آپ نے فرمایا اللہ تجھے اتنی طاقت دینے والا نہیں،  
حضرت علی یا صحابہ کرام نے کہا، یا رسول اللہ ہم اسے قتل کر

### (۱۶۰) بَابُ السُّمِّ

۱۰۰۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ  
حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
هَشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ امْرَأَةً يَهُودِيَّةً أَتَتْ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَنَاءٍ  
مُسْمُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَجِئَ بِهَا إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ  
فَقَالَتْ أَرَدْتُ لِأَقْتُلَكَ قَالَ مَا كَانَ اللَّهُ  
يُسَلِّطُ عَلَيَّ ذَلِكَ قَالَ أَوْ قَالَ عَلَيَّ قَالَ قَالُوا

أَلَا نَقُتْلَهَا قَالَ لَا قَالَ فَمَا زِلْتُ أُعْرِفُهَا فِي  
لَهُوََاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

دیں، آپ نے فرمایا نہیں، بیان کرتے ہیں میں اس زہر کا اثر  
ہمیشہ حضور کے گھر میں پاتا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عصمت یعنی حفاظت نہ ہو رہی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَاللَّهُ  
بِعَصْمِكَ مِنَ النَّاسِ" یہ بھی آپ کا معجزہ ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اس گوشت نے خود بخود دیا کہ مجھ میں زہر ہے، اور یہ عجیب عورت  
مرحب کی بہن تھی، ایک روایت میں ہے کہ اسی عورت کو حضور نے بشر بن براء کے وارثوں کے سپرد کر دیا، وہ اسی زہر میں مرا تھا، انہوں  
نے قصاص میں اس عجیب عورت کو قتل کر دیا، لہذا اللہ علیہ السلام (نووی جلد ۲ صفحہ ۲۲۳)

۱۰۰۲ - وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ  
زَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ أَنَّ  
يَهُودِيَّةً جَعَلَتْ سَمًّا فِي لَحْمٍ ثُمَّ أَتَتْ بِهِ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ  
حَدِيثِ عَالِدٍ \*

۱۰۰۲۔ ہارون بن عبد اللہ، روح بن عبادہ، شعبہ، ہشام بن زید،  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
ایک یہودیہ نے گوشت میں زہر ملا یا پھر وہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس لائی گئی اور خالد کی روایت کی طرح حدیث  
مرویہ ہے۔

(۱۶۱) بَابُ اسْتِحْبَابِ رُقِيَةِ الْغَرِيضِ \*

۱۰۰۳ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ  
إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ زُهَيْرُ  
وَالنَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي  
الْمُثَنَّى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكَى  
مِنْ إِنْسَانٍ مَسَحَهُ بِعَيْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَذْهَبِ الْبَاسُ  
رَبِّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لِمَا شَفَاءُ إِلَّا  
شِفَاؤُكَ شِفَاءُ لِمَا يُغَادِرُ سَمًّا فَلَمَّا مَرَضَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَلَّ  
أُخِذَتْ يَدَاهُ لِأَصْنَعُ بِهِ نَحْوَ مَا كَانَ يُصْنَعُ  
فَانْتَرَعَ يَدَهُ مِنْ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي  
وَاجْعَلْنِي مَعَ الرَّفِيقِ الْأَعْلَى قَالَتْ فَذَهَبَتْ  
أَنْظَرُ فَإِذَا هُوَ قَدْ قَضَى \*

باب (۱۶۱) مریض کو جھارنے کا استحباب۔

۱۰۰۳۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش،  
ابو المثنیٰ، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی  
ہیں کہ ہم میں سے جب کوئی بیمار ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم اس پر اپنا ہاتھ پھیرتے، پھر فرماتے اذہب الباس  
ار، یعنی اے انسانوں کے مالک لوگوں سے بیماری کو دور  
کر دے، اور شفا عطا کر، تو ہی شفا دینے والا ہے، شفا تو تیری ہی  
شفا ہے، ایسی شفا عطا کر کہ بالکل ہی بیماری نہ رہے، پھر جب  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری  
سخت ہوئی تو میں نے ویسا ہی کرنے کو، جیسا کہ آپ کیا کرتے  
تھے، آپ کا ہاتھ پکڑا، آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے چھڑا  
لیا، پھر فرمایا، اللھم اغفر لی واجعلنی مع الرفیق الاعلیٰ، بیان کرتی  
ہیں کہ پھر جو میں دیکھنے لگے تو آپ انتقال فرما چکے تھے۔

(فائدہ) آپ کی دعا کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا، اللہ واثق الیہ راجعون۔

۱۰۰۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشام۔



هَشِيمٌ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كُنَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادٍ حَرِيرٍ فِي حَدِيثِ هَشِيمٍ وَشُعْبَةَ مَسْحُوحَةً بِيَدِهِ قَالَ وَفِي حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ مَسْحُوحَةً بِيَمِينِهِ وَ قَالَ فِي عَفْسِهِ حَدِيثُ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بَنَحْوِ \*

۱۰۰۵ - وَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ قُرُوحٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَادَ مَرِيضًا يَقُولُ أَذْهَبِ الْبَاسُ رَبُّ النَّاسِ أَشْفِيهِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَاؤِكَ شِفَاءُ لَا يُغَادِرُ سَقَمًا \*

۱۰۰۶ - وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى الْمَرِيضَ يَدْعُو لَهُ قَالَ أَذْهَبِ الْبَاسُ رَبُّ النَّاسِ وَأَشْفِيهِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَاؤِكَ شِفَاءُ لَا يُغَادِرُ سَقَمًا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قَدَعَا لَهُ وَقَالَ وَأَنْتَ الشَّافِي \*

۱۰۰۷ - وَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ۔

(تیسری سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر۔

(چوتھی سند) ابن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ۔

(پانچویں سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو بکر بن خلد، یحیی القطان، سفیان، اعمش، جریر کی سند کے ساتھ مروی ہے، اور ہشیم اور شعبہ کی روایت میں ہے کہ آپ اپنا ہاتھ پھیرتے اور یحیی کی روایت میں ہے کہ آپ اپنا دایا ہاتھ پھیرتے اور یحیی کی روایت کے بعد ہے کہ سفیان اعمش سے نقل کرتے ہیں، کہ میں نے یہ روایت منصور سے بیان کی، تو انہوں نے مجھ سے بواسطہ ابراہیم، مسروق، حضرت عائشہ سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۰۵۔ شیخان بن فروخ، ابو عوانہ، منصور، ابراہیم، مسروق، امام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو فرماتے "اذھب الباس، رب الناس، اشفہ انت الشافی، لا شفاء الا شفاءك وک شفاء لا يغادر سقما"، ترجمہ روایت سابقہ میں گزر گیا۔

۱۰۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، جریر، منصور، ابو یحییٰ، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کے پاس تشریف لاتے تو اس کے لئے (اس طرح) دعا فرماتے "اذھب الباس، رب الناس، اشفہ انت الشافی، لا شفاء الا شفاءك شفاء لا يغادر سقما"، اور ابو بکر کی روایت میں "وَعَالِه" کا لفظ ہے اور "انت الشافی" کہا ہے۔

۱۰۰۷۔ قاسم بن زکریا، عبید اللہ بن موسیٰ، اسرائیل، منصور، ابراہیم، مسلم بن صالح، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَمُسْلِمٍ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُتِلُ حَدِيثَ أَبِي عَوَّافَةَ وَحَرِيرٍ \*  
۱۰۰۸ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو  
كَرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ  
نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفِي  
بِهَذِهِ الرُّقِيَّةِ أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبِّ النَّاسِ بِيدِكَ  
الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ \*

۱۰۰۹ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ  
ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ  
يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ \*  
۱۰۱۰ - حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَيَحْيَى بْنُ  
أَيُّوبَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَادُ بْنُ عَمَادٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ  
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَضَ أَحَدٌ مِنْ  
أَهْلِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ فَلَمَّا مَرَضَ مَرَضُهُ  
الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلَتْ أَنْفُثُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحَتْهُ  
بِيَدِهِ تَفْسِيهِ بِأَنَّهُمَا كَانَتَا مُعْظَمَ بَرَكَتِهِ مِنْ بَدِي  
وَفِي رِوَايَةٍ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ بِمُعَوَّذَاتٍ \*

۱۰۱۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ  
عَلَى مَالِكِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ  
عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا  
اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ وَيَنْفُثُ  
فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ عَنْهُ  
بِيَدِهِ وَجَاءَ بِرُكْبَتِهَا \*

۱۰۱۲ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الْعَظَايِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا  
أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا

عنها سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو عوانہ اور جریر کی روایت کی طرح  
حدیث مروی ہے۔

۱۰۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، ابن نمیر، ہشام، بواسطہ  
اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس جھاڑ کے ساتھ جھاڑا کرتے  
تھے ”اذهب الباس رب الناس بیدک الشفاء لا کاشف  
له الا انت“ (ترجمہ پہلے گزر چکا ہے کہ۔

۱۰۰۹۔ ابو کریم، ابو اسامہ، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم،  
عیسیٰ بن یونس، ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت  
مروی ہے۔

۱۰۱۰۔ سرج بن یونس، یحییٰ بن یحییٰ، عباد بن عباد، ہشام بن  
عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان  
کرتی ہیں کہ جب گھر میں کوئی بیمار ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم اس پر معوذات پڑھ کر پھونکتے، جب آپ بیمار ہوئے  
اس بیماری میں جس میں آپ نے وفات پائی تو میں آپ پر  
پھونکتی اور آپ کا ہاتھ آپ پر پھیرتی کیونکہ آپ کے دست  
مبارک میں میرے ہاتھ سے زیادہ برکت تھی، اور یحییٰ بن  
ایوب کی روایت میں ”معوذات“ ہے ”بالمعوذات“ نہیں ہے۔

۱۰۱۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو اپنے اوپر  
معوذات پڑھتے اور پھونکتے، جب آپ سخت بیمار ہوئے تو میں  
آپ پر پڑھتی اور برکت کی امید سے آپ کا ہاتھ پھیرتی۔

۱۰۱۲۔ ابو الظاہر، حرمہ، ابن وہب، یونس، (دوسری سند) عبد  
بن حمید، عبد الرزاق، معمر (تیسری سند) محمد بن عبد اللہ بن



عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ  
ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا  
رَوْحٌ ح وَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَأَحْمَدُ بْنُ  
عُثْمَانَ التَّوْفَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنْ  
ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ كُلُّهُمَا عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
بِإِسْنَادٍ مَالِكٍ نَحْوُ حَدِيثِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ  
مِنْهُمْ رِجَاءٌ يَرْتَكِبُهَا إِلَّا فِي حَدِيثِ مَالِكٍ وَفِي  
حَدِيثِ يُونُسَ وَزَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ  
بِالْمُعَوَّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ يَدَهُ \*

(۱۶۲) بَابُ اسْتِحْبَابِ الرُّقِيَّةِ مِنَ  
الْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ وَالْحُمَةِ وَالنَّظَرَةِ \*

۱۰۱۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
عَفِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ  
الرُّقِيَّةِ فَقَالَتْ رَخِصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ بَيْتِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الرُّقِيَّةِ  
مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ \*

۱۰۱۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ  
عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ رَخِصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِأَهْلِ بَيْتِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الرُّقِيَّةِ مِنَ الْحُمَةِ \*

۱۰۱۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ  
بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَالْأَلْفَظِيُّ لِابْنِ أَبِي  
عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ  
سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ

نمیر، روح، (چو تھی سند) عقبہ بن مکرم، احمد بن عثمان، توفلی،  
ابو عاصم، ابن جریر، زیاد، ابن شہاب سے مالک کی سند اور اس  
کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے اور مالک کی روایت  
کے علاوہ اور کسی کی روایت میں یہ نہیں کہ برکت کی امید سے  
ایسا کرتی، باقی یونس اور زیاد کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو اپنے اوپر معوذات پڑھ کر  
پھونکتے اور اپنا ہاتھ پھیرتے۔

باب (۱۶۲) نظر اور نملہ اور بچھو سے جھاڑ پھونک  
کرنے کا استحباب۔

۱۰۱۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی، عبد الرحمن بن  
الاسود، اسود بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا سے جھاڑ پھونک کے متعلق دریافت کیا، تو انہوں  
نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک  
گھروالوں کو زہر کے لئے جھاڑنے کی اجازت دی ہے۔

۱۰۱۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، مغیرہ، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے انصار کے ایک گھروالوں کو زہر کے لئے جھاڑنے کی  
اجازت دی۔

۱۰۱۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان،  
عبد ربہ بن سعید، عمرو، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان  
کرتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی بیمار ہو گیا اسے کوئی زخم لگا تو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی شہادت کی انگلی کو زمین پر  
رکھتے اور فرماتے بسم اللہ تربة ارضا بريقة بعضنا بعضا

یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے کسی کے تھوک کے ساتھ اس سے شفا پائے گا ہمارا بیمار اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں - یعنی سقیمنا کا لفظ ہے اور زہیر کی روایت میں - یعنی کالفظ ہے (معنی اور مطلب دونوں کا ایک ہی ہے)۔

۱۰۱۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن بشر، مسعر، معبد بن خالد، ابن شداد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ و سلم انہیں نظر سے جھڑنے کا حکم فرماتے تھے۔

۱۰۱۷۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، مسعر سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۰۱۸۔ ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، معبد بن خالد، عبد اللہ بن شداد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نظر سے جھڑوانے کا حکم فرماتے تھے۔

۱۰۱۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، عاصم الاحول، یوسف بن عبد اللہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ زہیر اور نعل اور نظر سے جھڑوانے کی اجازت دی گئی ہے۔

(فائدہ) نعل ایک قسم کی بیماری ہے جس میں پسی میں زخم پڑ جاتے ہیں، امام نووی فرماتے ہیں، دعا اور جھاڑ وغیرہ پڑھ کر آہستہ سے پھونکنے کے جواز پر اجماع ہے اور جمہور صحابہ اور تابعین نے اسے مستحب رکھا ہے۔

۱۰۲۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن آدم، سفیان (دوسری سند) زہیر بن حرب، حمید بن عبد الرحمن، حسن بن صالح، عاصم، یوسف بن عبد اللہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

الشَّيْءُ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاصْبِرْ هَكَذَا وَوَضَعَ سَفِيَانٌ سَبَابَتَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا بِاسْمِ اللَّهِ تَرْتَبَةً أَرْضًا بَرِيقَةً يَعْضِنَا لِيُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ يُشْفَى وَ قَالَ زُهَيْرٌ لِيُشْفَى سَقِيمُنَا \*

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ كُرَيْبٍ وَاسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ كُرَيْبٍ (وَاللَّفْظُ لَهَا) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شَدَادٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُهَا أَنْ تَسْتَرْفِي مِنَ الْعَيْنِ \*

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ \*

۱۰۱۸۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَسْتَرْفِي مِنَ الْعَيْنِ \*

۱۰۱۹۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو عِثْمَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ يَوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي الرَّفْقِ قَالَ وَنَحْصُ فِي الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَالْعَيْنِ \*

۱۰۲۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سَفِيَانٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ



حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ كِلَاهُمَا عَنْ  
عَاصِمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ  
رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
الرَّقِيقَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمَقَةِ وَفِي حَدِيثِ  
سُفْيَانَ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ \*

۱۰۲۱- حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ  
الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ  
عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَارِثَةَ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ  
زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بَوَاجِهُهَا  
سَقَعَةً فَقَالَ بِهَا نَقْطَرَةٌ فَاسْتَرْقُوا لَهَا يَغْنِي بَوَاجِهُهَا  
صَفْرَةٌ \*

۱۰۲۲- حَدَّثَنِي عُثْمَةُ بْنُ مَكْرَمٍ الْقَسْبِيُّ  
حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي  
أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ  
رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَالِ حَزْمٍ  
فِي رُقِيقَةِ الْحَيَّةِ وَقَالَ لِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ مَا  
أَبَى أَرَى أَحْسَامَ بَنِي أُحْجِي ضَارِعَةً نَصَبِيهِمْ  
الْحَاجَةُ قَالَتْ لَا وَلَكِنَّ الْعَيْنَ تُسْرِعُ إِلَيْهِمْ قَالَ  
ارْقِيهِمْ قَالَتْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ ارْقِيهِمْ \*

۱۰۲۳- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ  
بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ  
سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَرَخَّصَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُقِيقَةِ الْحَيَّةِ لِبَنِي عَمْرِو  
قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ  
لَدَغَتْ رَجُلًا مِنَّا عَقْرَبٌ وَنَحْنُ مُخْلُوسٌ مَعَ

روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زہر نور ثملہ اور نظر سے جھڑوانے کی اجازت دی ہے اور سفیان کی روایت میں یوسف بن عبد اللہ بن حارث ہے۔

۱۰۲۱- ابو الربيع سلیمان بن داؤد، محمد بن حرب، محمد بن ولید الزبیدی، زہری، عروہ بن زبیر، زینب بنت ام سلمہ، ام سلمہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ کے مکان میں ایک لڑکی کو دیکھا کہ جس کے منہ پر چھائیاں تھیں، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے فرمایا، اسے نظر لگی ہے اسے جھڑواؤ۔

۱۰۲۲- عقبہ بن کرم الحمی، ابو عاصم، ابن جریج، ابو الزہیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آل حزم کو سانپ کے لئے جھڑوانے کی اجازت دی ہے، اور اسماء بنت عمیس سے فرمایا، کیا زوجہ ہے کہ میں اپنے بھائی (جعفر بن ابی طالب) کے بچوں کو دبلا پاتا ہوں، کیا وہ بھوکے رہتے ہیں؟ اسماء بولیں نہیں، انہیں نظر جلد لگ جاتی ہے، آپ نے فرمایا کوئی منتر کر، میں نے منتر پیش کیا، فرمایا کر دے۔

۱۰۲۳- محمد بن حاتم، روح بن عبادہ، ابن جریج، ابو الزہیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عمرو کو سانپ کے لئے جھڑوانے کی اجازت دی، ابو الزہیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرما رہے تھے ہم میں سے ایک شخص کے بچھونے کاٹ لیا، اور ہم اس

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرُقِي قَالَ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ \*

۱۰۲۴ - وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ نَحْيٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَرُقِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَمْ يَقُلْ أَرُقِي \*

۱۰۲۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِي خَالَ يُرْقِي مِنَ الْعُقَرِ فَتَهَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقِيِّ قَالَ فَأَنَاءَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَهَيَّتَ عَنِ الرُّقِيِّ وَأَنَا أَرُقِي مِنَ الْعُقَرِ فَقَالَ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ \*

(فائدہ) اگلی روایت میں اس چیز کی وضاحت آجاتی ہے کہ کس قسم کے جھاڑنے سے آپ نے منع فرمایا ہے۔

۱۰۲۶ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ \*

۱۰۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقِيِّ فَجَاءَ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَتْ جَدُّنَا رُقِيَةً نَرُقِي بِهَا مِنَ الْعُقَرِ وَإِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقِيِّ قَالَ فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَا أَرَى بَأْسًا مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ \*

وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے، ایک آدمی بولا یا رسول اللہ میں جھاڑ دوں، فرمایا جو تم میں سے اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے پہنچا دے۔

۱۰۲۴ - سعید بن یحییٰ الاموی، بواسطہ اپنے والد ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ ایک شخص نے حاضرین میں سے کہا یا رسول اللہ میں اسے جھاڑ دوں؟

۱۰۲۵ - ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو سعید الأشج، وکیع، اعمش، ابو سفیان، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ماسوں بچھو سے ڈسے ہوئے کو جھاڑتے تھے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جھاڑ پھونک سے منع کر دیا، وہ آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے، یا رسول اللہ آپ نے جھاڑنے سے منع کر دیا، پھر میں بچھو سے ڈسے ہوئے کو جھاڑتا ہوں، آپ نے فرمایا جو تم میں سے اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکے، وہ پہنچا دے۔

(فائدہ) اگلی روایت میں اس چیز کی وضاحت آجاتی ہے کہ کس قسم کے جھاڑنے سے آپ نے منع فرمایا ہے۔

۱۰۲۶ - عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۰۲۷ - ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو سفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جھاڑ پھونک سے منع کر دیا تو عمرو بن حزم کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ ہمارے پاس کچھ جھاڑ ہے جس سے ہم بچھو کے ڈسے ہوئے کو جھاڑتے ہیں، پھر آپ نے جھاڑنے سے منع کر دیا، راوی کہتے ہیں انہوں نے وہ جھاڑ آپ پر پیش کی، فرمایا اس میں کچھ قباحت نہیں، جو تم میں سے اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکے، وہ پہنچا دے۔

۱۰۲۸ - ابو الطاہر، ابن وہب، معاویہ بن صالح، عبد الرحمن بن

۱۰۲۸ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَنَسُ بْنُ إِدْرِيسٍ وَهَبُ



أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي ذَلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوا عَلَيَّ رُفَاكُمُ نَا بَأْسٌ بِالرُّقِيِّ مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ \*

(۱۶۳) بَابُ جَوَازِ اخْتِلَافِ الْأَجْرَةِ عَلَى الرُّقِيَّةِ بِالْقُرْآنِ وَالْأَذْكَارِ \*

۱۰۲۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا فِي سَفَرٍ فَعَرَّوْا بَحْيٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَعْصَفُوهُمْ فَلَمْ يُضِيفُوهُمْ فَقَالُوا لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ رَاقٍ فَإِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ لَذِيغٌ أَوْ مُصَابٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ نَعَمْ فَإِنَّا فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَرَأَ الرَّجُلُ فَأَعْطِيَهُ قَطِيعًا مِنْ غَنَمٍ فَأَتَى أَنْ يَقْبَلَهَا وَقَالَ حَتَّى أَذْكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا رَقِيتُ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ وَمَا أَذْرَاكَ أَنَّهَا رُقِيَةٌ ثُمَّ قَالَ اخْذُوا مِنْهُمْ وَاصْرِبُوا إِلَيَّ بِسَلَامٍ مَعَكُمْ \*

جبر، بواسطہ اپنے والد، حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جھاڑ کرتے تھے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا اپنے منتر مجھ پر پڑیں کرو، جھاڑ میں کچھ قیامت نہیں، جب تک کہ اس میں شرکیہ کلمات نہ ہوں۔

باب (۱۶۳)۔ قرآن کریم یا ادعیہ ماثورہ سے جھاڑ کر اس پر اجرت لینے کا جواز۔

۱۰۲۹۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ہشیم، ابو بشر، ابو النعمان، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ لوگ سفر پر تھے اور عرب کے کسی قبیلہ پر سے ان کا گزر ہوا تو ان سے دعوت چائی، انہوں نے دعوت نہ کی، وہ بولے تم میں سے کوئی جھاڑ جانتا ہے؟ کیونکہ اس کے سردار کو پھونکے کاٹ رکھا تھا، صحابہ میں سے ایک بولے ہاں مجھے جھاڑ آتی ہے، چنانچہ وہ گئے اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر اسے جھاڑا، وہ اچھا ہو گیا، انہوں نے ایک بکریوں کا گھہ دیا، انہوں نے لینے سے انکار کیا اور فرمایا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لوں، چنانچہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے بیان کیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ بخدا میں نے سورۃ فاتحہ کے سوا کوئی جھاڑ نہیں پڑھی، آپ مسکرائے اور فرمایا تجھے کیسے معلوم ہوا کہ وہ جھاڑ ہے؟ پھر فرمایا لے لو، اور میرا بھی حصہ لگاتا۔

(فائدہ) آپ نے انہیں خوش کرنے کے لئے فرمایا، کہ میرا بھی حصہ لگا، جیسا کہ میں غیر دلی روایت میں اس چیز کا تذکرہ کر چکا ہوں، نیز صحابہ کرام کا عقیدہ یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ نہ کوئی حاضر و ناظر ہے اور نہ کسی کو علم غیب ہے، اسی لئے ان کو قسم کھانے اور واقعہ بیان کرنے کی حاجت پیش آئی، نیز امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر قرآن کریم یا اذکار ماثورہ سے جھاڑے تو اس پر اجرت لے سکتا ہے، اس میں کسی قسم کی کرہیت نہیں (نووی جلد ۲ صفحہ ۲۲۳، شرح ابی دینار جلد ۶ صفحہ ۱۶)۔

۱۰۳۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ

۱۰۳۰۔ محمد بن بشار، ابو بکر بن تافع، غندر، شعبہ، ابو بشر سے

بْنِ نَافِعٍ كَلَامُنَا عَنْ عُنْدِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ  
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي  
الْحَدِيثِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ أَمَّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بَرَأةً  
وَيَقِيلُ قَبْرًا الرَّجُلُ \*

۱۰۳۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَارُودٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ  
حُسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِيهِ مَعْبُدِ  
بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَرَلْنَا  
مَنْزِلًا فَأَتَانَا امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيمٍ  
لُدِغَ فَهَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِنَّا  
مَا كُنَّا نَظُنُّهُ يُحْسِنُ رُقِيَّةَ فِرْقَانِهِ بِفَاتِحَةِ  
الْكِتَابِ قَبْرًا فَأَعْطَوهُ غَنَمًا وَسَقَوْنَا لَبَنًا فَقُلْنَا  
أَكُنْتَ نُحْسِنُ رُقِيَّةَ فَقَالَ مَا رُقِيَّتُهُ إِلَّا بِفَاتِحَةِ  
الْكِتَابِ قَالَ فَقُلْتُ لَا تُحَرِّكُهَا حَتَّى تَأْتِيَ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا كَانَ  
يُذَرِّبُ أَنَّهَا رُقِيَّةٌ أَفْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي بِسَنَنِ  
مَعَكُمْ \*

اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ وہ  
سورۃ فاتحہ پڑھتا جاتا تھا اور اپنا تھوک جمع کر کے تھوکتا جاتا تھا،  
یہاں تک کہ دوا چھا ہو گیا۔

۱۰۳۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن عارود، ہشام بن حسان، محمد  
بن سیرین، معبد بن سیرین، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک منزل میں اترے، ایک  
عورت آئی اور بولی، اس قبیلہ کے سردار کو بچھو نے کاٹا ہے،  
لہذا تم میں سے کوئی جھاڑ جانتا ہے؟ ایک آدمی ہم میں سے اس  
کے ساتھ کھڑا ہوا، جس کو ہم نہیں سمجھتے تھے کہ وہ اچھی طرح  
جھاڑ جانتا ہو گا، تو اس نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر اسے جھاڑا اور وہ  
اچھا ہو گیا، ان لوگوں نے اسے بکریاں دیں اور ہمیں دودھ پلایا،  
ہم نے کہا تم کوئی اچھی جھاڑ جانتے ہو؟ وہ بولا میں نے تو صرف  
سورۃ فاتحہ کے ساتھ جھاڑا ہے، میں نے کہا ان بکریوں کو یہاں  
سے نہ ہٹاؤ تا وقتیکہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں حاضر نہ ہوں، چنانچہ ہم آپ کے پاس گئے اور پورا واقعہ  
بیان کیا، آپ نے فرمایا اسے کیسے معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ جھاڑ  
ہے، ان بکریوں کو بانٹ لو اور اپنے ساتھ ایک حصہ میرا بھی  
لگاؤ۔

(فائدہ) اگرچہ وہ بکریاں جھاڑنے والے کا حق تھیں لیکن آپ نے تم کا اس میں سب کا حصہ کر دیا

۱۰۳۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ  
نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِنَّا مَا كُنَّا  
نَظُنُّهُ بِرُقِيَّةِ \*

۱۰۳۲۔ محمد بن ثنی، وہب بن جریر، ہشام سے اسی سند کے  
ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ اس  
عورت کے ساتھ ہم میں سے ایک شخص کھڑا ہوا جسے ہم نہیں  
سمجھتے تھے کہ جھاڑ آتی ہو گی۔

(۱۶۴) بَابُ اسْتِحْبَابِ وَضْعِ يَدِهِ عَلَى  
مَوْضِعِ الْأَلَمِ مَعَ الدُّعَاءِ \*

۱۰۳۳- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَخَرَّمَةُ بْنُ

باب (۱۶۳) دعا کے وقت اپنا ہاتھ درد کے مقام  
پر رکھنے کا استحباب۔

۱۰۳۳۔ ابو الطاہر، خرّمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن



يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو نُسُ  
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُمَيْرٍ بْنُ  
مُطْعِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ  
شَكَاَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَجَعَا يَعِذُّهُ فِي جَسَدِهِ مُنْذُ أُسْلِمَ فَقَالَ لَهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ يَدَكَ  
عَلَى الَّذِي تَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِاسْمِ اللَّهِ  
ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللَّهِ وَقَاتِرِهِ مِنْ  
شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَازِرُ \*

(۱۶۵) بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ شَيْطَانِ الْوَسْوَ  
فِي الصَّلَاةِ \*

۱۰۳۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَنْفٍ الْبَاهِلِيُّ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْنَى عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ  
أَبِي الْعَاصِ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ أَتَى النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ  
الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَفَرَائِظِي  
يُبْسِئُهَا عَنِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ذَلِكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خَنْزَبٌ فَإِذَا  
أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْهُ وَاتَّقِلْ عَلَى يَسَارِكَ  
ثَلَاثًا قَالَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللَّهُ عَنِّي \*

۱۰۳۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
سَالِمُ بْنُ نُوحٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي  
مُثَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ الْجُرَيْرِيِّ  
عَنْ أَبِي الْعَاصِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ  
أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِجَسَدِهِ  
وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ نُوحٍ ثَلَاثًا \*

شہاب، نافع بن جیسر بن مطعم، حضرت عثمان بن ابی العاص  
الغفنی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بدن میں درد کی، جو اسلام  
کے بعد پیدا ہو گیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت  
کی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا، کہ  
تم اپنا ہاتھ درد کے مقام پر رکھو، پھر ”بسم اللہ“ تین بار کہو اور  
اس کے بعد سات مرتبہ کہو، اَعُوذُ بِاللّٰهِ الخ یعنی میں اللہ تعالیٰ اور  
اس کی قدرت سے اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، جسے شر  
پاتا ہوں۔

باب (۱۶۵) نماز میں شیطان کے وسوسہ سے پناہ  
مانگنے کا بیان۔

۱۰۳۴۔ یحییٰ بن حنف الباہلی، عبد الاعلیٰ، سعید الجریری،  
ابو العاصی، عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے  
ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر  
ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ شیطان میری نماز میں حائل  
ہو جاتا ہے، اور مجھ پر قرآن کریم کا پڑھنا محسوس کر دیتا ہے،  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہ وہ شیطان ہے  
جسے خنزب کہا جاتا ہے، جب تجھے اس شیطان کا اثر معلوم ہو تو  
اللہ کی اس سے پناہ مانگ اور بائیں جانب تین مرتبہ تھوک، بیان  
کرتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو  
مجھ سے دور کر دیا۔

۱۰۳۵۔ محمد بن عثی، صالح بن نوح۔  
(دوسری سند) ابو العلاء، حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی سالم کی  
روایت میں تین مرتبہ کا عدد مذکور نہیں ہے۔





قَدْ سَقَى عَلِيٌّ فَقَالَ يَا غُلَامُ انْتَبِهِ بِحَجَّامٍ فَقَالَ لَهُ مَا نَصْنَعُ بِالْحَجَّامِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَرِيدُ أَنْ أُعْلِقَ فِيهِ مِجْحَمًا قَالَ وَاللَّهِ إِنَّ الدُّيَابَ لَيُصِيبُنِي أَوْ يُصِيبُنِي الثَّوْبُ فَيُؤْذِنُنِي وَيَسْقِي عَلِيٌّ فَلَمَّا رَأَى تَبَرُّمَهُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَّتِكُمْ خَيْرٌ فَنِي شَرْطُهُ مِجْحَمٌ أَوْ شَرِبَةٌ مِنْ عَسَلٍ أَوْ لَذْعَةٍ بَنَارٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَحَبُّ أَنْ أَكْهَبِي قَالَ فَجَاءَ بِحَجَّامٍ فَشَرَطَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ \*

اسے غلام پچھنے لگانے والے کو لے کر آؤ، وہ بولا اسے عید اللہ پچھنے لگانے والا کیا کرے گا، حضرت جابرؓ نے کہا، میں اس زخم پر پچھنے لگانے کا ارادہ کرتا ہوں، وہ بولا خدا کی قسم کھیاں مجھے پریشان کریں گی اور کپڑا لگنے سے مجھے تکلیف ہوگی، اور یہ چیز مجھ پر بہت شاق گزرے گی، جابرؓ نے جب دیکھا کہ انہیں پچھنے لگوانے سے تکلیف ہوتی ہے تو فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ اگر تمہاری دواؤں میں کوئی بہتر دوا ہے تو تمہاری دوائیں ہیں، ایک تو پچھنے لگوانا اور دوسرے شہد کا ایک گھونٹ پی لینا، اور تیسرے انگاروں سے داغ دینا، اور حضورؐ نے فرمایا میں داغ لینا اچھا نہیں سمجھتا، راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر پچھنے لگانے والا آیا اور اسے پچھنے لگائے تو اس کی بیماری جاتی رہی۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس روایت میں اصول طب کو بیان فرمایا کیونکہ ہر مرض امتحانی یاد دہانی ہوتا ہے یا صفری یا سوداوی یا بلغمی، اگر دوسوی ہو تو اس کا علاج پچھنے سے بہتر نہیں اور اگر اور قسم کے مرض ہیں تو ان کا علاج مسہل ہے اور شہد بہترین مسہل ہے اور داغ دینا سب سے آخری علاج ہے۔

۱۰۴۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا الثَّلِيثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَحَامَةِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا حَنِيْفَةَ أَنْ يَحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ أَنَّكَ قَالَ كَانَ أَحَاَهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ أَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْلِمَ \*

۱۰۴۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگوانے کی اجازت چاہی، آپ نے ابو طیبہؓ کو پچھنے لگانے کا حکم دیا، جابرؓ کہتے ہیں کہ ابو طیبہؓ ام سلمہؓ کے رضاعی بھائی تھے، یا نابالغ لڑکے۔

(فائدہ) اس لئے ان سے پردہ ضروری نہیں تھا۔ واللہ اعلم۔

۱۰۴۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْأَعْرَابُ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُوَيْبَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَنٍ

۱۰۴۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، ابو معاویہ، اعمش، ابو مہیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف ایک طبیب کو بھیجا، اس نے ایک رگ کاٹی اور پھر اس

پر داغ دیا۔

۱۰۴۲۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، (دوسری سند) اسحاق بن منصور، عبدالرحمن، سفیان، اعظمی سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے، باقی اس میں رگ کاٹنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۰۴۳۔ بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، ابو سفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ غزوہ احزاب میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اکھل رگ میں تیر لگا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں داغ دیا (۱)۔

۱۰۴۴۔ احمد بن یونس، ابو الزبیر، ابو الزبیر، جابر، (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کے رگ اکھل میں تیر لگ گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے تیر کے پھل سے اپنے دست مبارک سے داغ دیا، پھر ان کا ہاتھ سوچ گیا تو آپ نے اسے دوبارہ داغ دیا۔

۱۰۴۵۔ احمد بن سعید بن صحر الدارمی، حیان، وریب، عبد اللہ بن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپے لگوائے اور چھپے لگوانے والے کو مزدوری دی اور آپ نے تاک میں بھی دوڑا (۱)۔

۱۰۴۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیع، مسعر، عمرو بن عامر الانصاری، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے چھپے لگوائے، اور آپ کسی کی مزدوری نہیں دیکھتے تھے۔

كَعَبٍ طَبِيبًا فَقَطَّعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ \*  
۱۰۴۲ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
خَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ كِنَانَةً عَنِ الْأَعْمَشِ  
بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَقَطَّعَ مِنْهُ عِرْقًا \*

۱۰۴۳ - وَحَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ  
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رُبِّي أَبِي يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى أَكْحَلِهِ  
فَكَوَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

۱۰۴۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ  
حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى  
بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَثِيمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ  
جَابِرٍ قَالَ رُبِّي سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي أَكْحَلِهِ قَالَ  
فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ  
بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرَمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ \*

۱۰۴۵ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُنَبِّهٍ بَنِي صَحْرٍ  
الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَيَّانُ بْنُ هِشَالٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَصَمَ  
وَأَعْطَى الْحَقَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَقَطَ \*

۱۰۴۶ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو  
كَرَيْبٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَ قَالَ أَبُو  
كَرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ  
عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ  
بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ اخْتَصَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

(۱) کہی یعنی داغ لگانا یہ ایک ذریعہ علاج ہے چونکہ یہ شدید تکلیف دہ ہوتا ہے اس لئے عام حالات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے البتہ شدید مجبوری کے وقت جب کوئی اور ذریعہ علاج نہ ہو تو اس طریقے کو اختیار کیا جاسکتا ہے۔



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَا يَعْظِمُ أَحَدًا أُخْرَهُ \*

۱۰۴۷ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخُمَى مِنْ قَبِيحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ \*

۱۰۴۸ - وَحَدَّثَنَا أَبُو نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شِدَّةُ الْخُمَى مِنْ قَبِيحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ \*

۱۰۴۹ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْلٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخُمَى مِنْ قَبِيحِ جَهَنَّمَ فَأَطْفِئُوهُ بِالْمَاءِ \*

۱۰۵۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَالْأَلْفِظُ لَهُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخُمَى مِنْ قَبِيحِ جَهَنَّمَ فَأَطْفِئُوهُ بِالْمَاءِ \*

۱۰۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۴۷ - زبیر بن حرب، محمد بن شعیب، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا بخدا دوزخ کی گرمی کی شدت ہے، اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۱۰۴۸ - ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد محمد بن بشر، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، محمد بن بشر، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بخدا کی شدت جہنم کی شدت سے ہے لہذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۱۰۴۹ - ہارون بن سعید ایلئ، ابن وہب، مالک، محمد بن رافع، ابن ابی فدیك، ضحاک بن عثمان، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخدا جہنم کی شدت سے ہے لہذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۱۰۵۰ - احمد بن عبد اللہ بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ (دوسری سند) ہارون بن عبد اللہ، روح، شعبہ، عمر بن زید، بواسطہ اپنے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخدا دوزخ کی شدت سے ہے، لہذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۱۰۵۱ - ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن نمیر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخدا جہنم کی

شدت سے ہے، اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۱۰۵۲۔ اسحاق بن ابراہیم، خالد بن حارث، عبیدہ بن سلیمان، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۰۵۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبیدہ بن سلیمان، ہشام، فاطمہ، حضرت اسماء کے پاس جب کوئی بخار والی عورت لائی جاتی تو وہ پانی منگواتیں اور اس کے گریبان میں ڈالتیں، اور فرماتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسے پانی سے ٹھنڈا کرو اور فرمایا کہ بخار جہنم کی سخت گرمی سے ہوتا ہے۔

۱۰۵۴۔ ابو کریب، ابن نمیر، ابواسامہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور ابن نمیر کی روایت میں صبت الماء بضماد بین صیحا کا لفظ ہے اور ابواسامہ کی روایت میں جہنم کی تپش کا ذکر نہیں ہے۔

۱۰۵۵۔ ابو احمد، ابراہیم، حسن بن بشر، ابواسامہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۰۵۶۔ ہناد بن السری، ابو الاحوص، سعید بن مسروق، عباد بن رفاع، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے، بخار جہنم کی تپش سے ہے، لہذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۱۰۵۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ثقیف، محمد بن حاتم، ابو بکر بن نافع، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان بواسطہ اپنے والد، عباد بن رفاع، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ بخار جہنم کی تپش سے ہوتا ہے، لہذا اسے اپنے آپ سے پانی کے ساتھ ٹھنڈا کرو، ابو بکر نے ”عنکم صکا لفظ بیان نہیں کیا

فَإِنَّ الْحُمَّى مِنْ قَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالنَّعَاءِ \*

۱۰۵۲۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ \*

۱۰۵۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو يَكْرِبُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا كَانَتْ تَوَضُّئُ بِالْمَرْأَةِ الْمَوْعُودَةِ فَتَدْعُو بِالنَّعَاءِ فَتَضَبُّ فِي حَبِيبِهَا وَتَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبْرِدُوهَا بِالنَّعَاءِ وَقَالَ إِنَّهَا مِنْ قَيْحِ جَهَنَّمَ \*

۱۰۵۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ صَبَّتِ الْمَاءَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَبِيبِهَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ أَنَّهَا مِنْ قَيْحِ جَهَنَّمَ \*

۱۰۵۵۔ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \* ۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ خَدِيجِ بْنِ حَافِظٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْحُمَّى قَوْرٌ مِنْ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالنَّعَاءِ \*

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَكْرِبُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَأَبُو يَكْرِبُ بْنُ نَافِعٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحُمَّى مِنْ قَوْرٍ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا



عَنْكُمْ بِالْعَمَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو بَكْرٍ عَنْكُمْ وَقَالَ قَالَ  
أَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ \*

اور حدیث کی بجائے اخیر بنی رافع بن خدیج سے کہا ہے۔

(فائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھنڈے پانی سے نہلانے کا حکم نہیں دیا بلکہ ٹھنڈا کرنے کو کہا ہے، خواہ پانی پلا کر یا ہاتھ پاؤں دھو کر۔ اور طبباء اس بات پر متفق ہیں کہ صفراوی بخار میں ٹھنڈا پانی پلانا، بلکہ برف کھانا مفید ہے، لہذا ملاحدہ کا اس حدیث پر اعتراض کرنا ان کی حماقت اور جہالت پر دلالت کرتا ہے، نیز تمام ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ ایسی حالت میں سر پر برف نہ لگھیں اور بہار کو برف کے ٹکڑے کھلائیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۰۵۸ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ  
أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ لَدَدْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَأَمَّارٌ أَذْ لَا تَلْذُونِي فَقُلْنَا  
كَرَاهِيَةً الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ لَا يَتَقَى  
أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا لُدَّ غَيْرُ النَّعَّاسِ فَإِنَّهُ لَمْ  
يَشْهَدْكُمْ \*

۱۰۵۸۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، سفیان بن عیینہ، موسیٰ بن ابی عائشہ، عبید اللہ بن عبد اللہ، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں دوا ڈالی، آپ نے اشارہ سے دوا ڈالنے کو منع فرمایا، ہم نے آپس میں کہا کہ آپ بیماری کی وجہ سے دوا سے نفرت کرتے ہیں جب آپ کو اتفاق ہوا تو آپ نے فرمایا، عباس کے علاوہ تم سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے، اس لئے کہ وہ یہاں موجود نہ تھے۔

(فائدہ) کہ جب حضور کے منع کرنے کے بعد انہوں نے یہ کام کیا اس لئے حضور نے سزا تجویز کی۔ (کذا فی القسطلانی)

۱۰۵۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّيْمِيُّ وَأَبُو  
بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعُمَرُو بْنُ الْقَافِلِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ  
وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِرُزْهَيْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَ  
قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ  
بِنْتِ مَحْصَنٍ أُمِّ عُرْكَاشَةَ بِنِ مَحْصَنٍ قَالَتْ  
دَخَلْتُ بَابِي لِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ قَبْلَ عَفْيِهِ فَذَعَا بَعَاءَ  
فَرَسَهُ قَالَتْ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بَابِي لِي قَدْ أَعْلَقْتُ  
عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عِلَامَةٌ تَذْغُرُونَ أَوْلَادَكُمْ  
بِهَذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ  
سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْحَنْبِ يُسْتَعَطُّ مِنَ الْعُذْرَةِ  
وَيُلْدُ مِنْ ذَاتِ الْحَنْبِ \*

۱۰۵۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو بن القافل، زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، عکاشہ کی بہن، ام قیس بنت محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اپنے ایک بچہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئی، جس نے کھانا کھانا شروع نہ کیا تھا، اس نے آپ پر پیشاب کر دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگو کر اس جگہ پر ڈالا، اور میں ایک بچہ آپ کی خدمت میں لے گئی، جس کے تالو کو عذرہ (حلق کا درم) کی بیماری میں، میں نے دیکھا تھا آپ نے فرمایا، اس کھانسی سے کیوں اپنی اولاد کا حلق اور تالو دہاتی ہو، تم عود ہندی کو لازم کرو، اس میں سات بیماریوں کا شفا ہے، ایک پٹلی کی بیماری کو، اور اس کی ناس حلق کے درم کو مفید ہے، اور پٹلی کی بیماری میں اس کا منہ میں لگانا مفید ہے۔

۱۰۶۰ - وَخَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَى اللَّائِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أَعْتَتْ عَكَاشَةَ بْنَ مِحْصَنٍ أَحَدَ بَنِي أَسَدِ بْنِ حَزِيمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنِ لَهَا لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَأْكُلَ الطَّعَامَ وَقَدْ أَغْلَقَتْ عَنِّيهِ مِنَ الْعُذْرَةِ قَالَ يُونُسُ أَغْلَقَتْ غَمَزَتْ فَهِيَ تَخَافُ أَنْ يَكُونَ بِهَ عُذْرَةٌ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَةٌ تَذْغُرُنْ أَوْلَادُكُمْ بِهَذَا الْبَاغِلَافِ غَلَبَكُمْ بِهَذَا الْغَوْدِ الْهِنْدِيُّ يَعْنِي بِهِ الْكُفَّةَ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْقِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ فَإِنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَهْلَهَا ذَلِكَ بَالٍ فِي حَجَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَطَضَحَهُ عَنْ يَوْلِهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسَلْنَا \*

(فائدہ) غود ہندی ایک بہترین دوا ہے، تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے، زخم کو خشک کر دیتا ہے اور ضعف معده اور جگر میں مفید ہے، اہم نووی کہتے ہیں کہ قدیم اطباء کہتے ہیں کہ بلغی پھلی کی بیماری میں بہت مفید ہے، اور زہر کے اثر کو دور کرتی ہے اور شہوت کو بڑھاتی ہے (نووی جلد ۲ صفحہ ۲۲۸)۔

۱۰۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ وَالسَّامَ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّوْبُزُ \*

۱۰۶۱ - محمد بن ریح بن المہاجر، عقیل، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کالے دانے میں موت کے علاوہ ہر ایک بیماری کے لئے شفا ہے، سام سے مراد موت اور کالے دانے سے مراد کلونجی ہے۔

۱۰۶۰ - حرملة بن یحییٰ، ابن وہب، یونس بن زید، ابن شہاب، ابن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود، ام قیس بنت محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ ان مہاجرین اولیٰ میں سے تھیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، اور عکاشہ کی بہن تھیں، بیان کرتی ہیں، کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا بچہ لے کر آئیں، جس نے اناج نہیں کھایا تھا اور عذرہ کی بیماری کی وجہ سے انہوں نے اس کا حلق دیا تھا، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم کیوں اپنی اولاد کو دبانے اور چڑھانے سے تکلیف میں مبتلا کرتی ہو، تم غور ہندی کا استعمال لازم کر لو، کہ اس میں سات بیماریوں کے لئے شفا ہے، ایک ان میں ذات الجنب (پھلی کی) بیماری ہے، حضرت عبد اللہ بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے ام قیس نے بیان کیا، کہ اسی بچہ نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگو کر اس پر ڈال دیا، اور خوب اچھی طرح دھویا نہیں۔



(قائدہ) نووی نے فرمایا یہی ٹھیک ہے اور کلو نجی کی اطبانے بہت تعریف کی ہے اور وہ تمام ہادی اور بلخی بیماریوں کے لئے اکسیر ہے اور پیٹ کے کیڑوں کو بھی مارتی ہے۔

۱۰۶۲۔ ابو الطاہر، حرمہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہؓ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ۔

(تیسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر۔ (چوتھی سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، ابو الیمان، شعیب، زہری، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عقل کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی سفیان اور یونس کی روایت میں کالے دانے کا ذکر ہے، اس کی تفسیر کلو نجی کا ذکر نہیں ہے۔

۱۰۶۲ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كُنْهُمْ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُقَيْلٍ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَيُونُسَ الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ وَلَمْ يَقُلِ الشُّوَيْزُ \*

۱۰۶۳۔ یحییٰ بن ابیوب، قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علماء بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، موت کے علاوہ کوئی بیماری ایسی نہیں ہے مگر یہ کہ کلو نجی میں اس کی شفا موجود ہے۔

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ ابْنُ اللَّيْثِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ حَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذَلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتْهَا أُمْرَتُ بِرُفْعَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ فَطَلَبَتْ ثُمَّ صَبَّحَ ثَرِيدٌ فَصَبَّتِ التَّلْبِينََةَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ كُلْنَ مِنْهَا غَائِي سَمِعْتُ رَسُولَ

۱۰۶۳۔ عبد الملک بن شعیب بن الیث، شعیب، لیث، عقل بن خالد، ابن شہاب، مروہ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جب ان کے یہاں کسی کا انتقال ہوتا تو عورتیں (تعزیت کے لئے) جمع ہوتیں، پھر وہ چلی جاتیں صرف ان کے گھر والے اور خاص آدمی رہ جاتے تو اس وقت وہ ایک ہانڈی میں تلبینہ (حریرہ) پکانے کا حکم دیتیں، وہ پکنا پھر ٹرید تیار ہوتا اور تلبینہ کو اس پر ڈال دیا جاتا، اس کے بعد فرماتیں، اسے کھاؤ، کیونکہ میں

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّيْبَةُ مُجْعَةٌ  
لِقَوْلِهِ الْعَرَبُ يَذْهَبُ يَعْضُ الْحَزَنُ \*

۱۰۶۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ  
بَشَّارٍ وَاللِّقْظُ لِبَابِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَعْيَى اسْتَطَلَقَ  
بَطْنَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِهِ  
عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ إِنِّي سَقَيْتُهُ عَسَلًا فَلَمْ  
يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطَلَقًا فَقَالَ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَهُ  
الرَّابِعَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَقَالَ لَقَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ  
يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطَلَقًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَجْبَتٍ فَسَقَاهُ  
فَبَرَأ \*

نے حضور کو فرماتے سنا، تلمیذ بیمار کے دل کو خوش کرتا ہے اور  
اس کے پینے سے رنج میں کمی ہو جاتی ہے۔

۱۰۶۵۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ،  
ابو التوکل، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے بھائی کو دست  
آر ہے ہیں، آپ نے فرمایا اس کو شہد پلا دے، اس نے پلا دیا پھر  
آیا اور کہنے لگا کہ شہد پلانے سے اور زیادہ دست آ لے گئے،  
غرضیکہ وہ تین مرتبہ آیا اور آپ نے یہی کہا، پھر چوتھی مرتبہ  
آیا، آپ نے فرمایا اسے شہد ہی پلا دے، وہ بولا میں نے شہد پلایا لیکن  
دست اور زیادہ ہو گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے، چنانچہ اس  
نے پھر شہد پلایا، وہ اچھا ہو گیا۔

(فائدہ)۔ اللہ رب العزت فرماتا ہے ”یہ شفاء للناس“ آیت میں اس بات کی تصریح نہیں کہ ہر ایک بیماری کی رو شہد پلانے میں ہے، ہاں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بات کا علم ہو گیا تھا کہ اس شخص کی شفا شہد پینے ہی میں ہے، نیز شہد اگرچہ مسہل ہے، مگر جب اسہل مادی  
ہوں تو اس کا علاج اسہال ہی ہے اور وہ شہد سے حاصل ہوتا ہے، اسی بنا پر شہد پلانے سے دستوں میں اور اضافہ ہوتا گیا، جب مادہ صاف ہو گیا  
تو دست خود بخود رک گئے (نووی جلد ۲)۔

۱۰۶۶ - وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ  
قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْتَّاجِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَعْيَى عَرَبٍ بَطْنَهُ فَقَالَ لَهُ اسْقِهِ  
عَسَلًا بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ \*

۱۰۶۶۔ عمرو بن زرارہ، عبد الوہاب بن عطاء، سعید، قتادہ،  
ابو التوکل التاجی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
آیا اور عرض کیا کہ میرے بھائی کا پیٹ خراب ہے، آپ نے  
فرمایا اسے شہد پلا دے، اور شعبہ کی روایت کی طرح حدیث  
مردی ہے۔

(۱۶۷) بَابُ الطَّاعُونِ وَالطَّيْرَةِ وَالْكَهَانَةِ  
وَفَحْوَهَا \*

۱۰۶۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ  
عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَأَبِي النَّضْرِ

۱۰۶۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، محمد بن منکدر، ابو النضر، مولیٰ عمر بن  
عبید اللہ، عامر بن سعد بن ابی وقاص، حضرت سعد بن ابی



مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ غَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْأَلُ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُونَ فَقَالَ أَسَامَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونَ رَجَزٌ أَوْ عَذَابٌ أُرْسِلَ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ وَقَالَ أَبُو النَّضْرِ لَنَا يُخْرِجُكُمْ إِلَّا فِرَارًا مِنْهُ \*

واقص نے حضرت اسامہ بن زید سے دریافت کیا کہ تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں کیا سنا ہے؟ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل یا تم سے پہلے لوگوں پر بھیجا گیا تھا، لہذا جب تم کسی ملک کے متعلق سنو کہ وہاں طاعون ہے تو وہاں مت جاؤ، اور جب تمہاری بستی میں طاعون نمودار ہو جائے تو اس سے بھاگ کر مت نکلو، ابوالنضر نے "لا یخرجکم الا فیراراً منہ" کے لفظ بیان کئے ہیں۔

(فائدہ) طاعون کے متعلق پہلے لکھا جا چکا ہے یہ اگلی امتوں کے لئے عذاب تھا، لیکن مسلمانوں کے لئے رحمت اور شہادت ہے، اور طاعون کے ملک میں جانا، اور وہاں سے بھاگنا دونوں ممنوع ہیں۔

۱۰۶۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قُتَيْبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ وَنَسَبُهُ ابْنُ قُتَيْبٍ فَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ غَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونَ آيَةُ الرَّجَزِ ابْتُلِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ نَاسًا مِنْ عِبَادِهِ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَغْرُبُوا مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ الْقَعْبِيُّ وَقُتَيْبَةُ نَحْوُهُ \*

۱۰۶۸ - عبد اللہ بن مسلمہ بن قتبہ، قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابن قتبہ، ابوالنضر، عامر بن سعد بن ابی وقاص، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ طاعون ایک عذاب کی نشانی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو آزمایا ہے، لہذا جب تم کسی ملک کے متعلق سنو کہ وہاں طاعون نمودار ہو ہے تو اس ملک میں نہ جاؤ اور جب کسی ملک میں طاعون واقع ہو، اور تم وہیں ہو تو وہاں سے نہ بھاگو، یہ حدیث قعنبی اور قتیبہ کی ہے۔

۱۰۶۹ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَمِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُتَكَلِّمِ عَنْ غَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَسَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الطَّاعُونَ رَجَزٌ سُنْطَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَوْ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا مِنْهُ وَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا \*

۱۰۶۹ - محمد بن عبد اللہ بن ثمیر، ابو اسفہ اپنے والد، سفیان محمد بن منکدر، عامر بن سعد، حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ طاعون ایک عذاب ہے جو تم سے پہلے لوگوں پر بھیجا گیا تھا، لہذا جب کسی جگہ پر طاعون واقع ہو تو اس سے بھاگ کر نہ نکلو، اور جب کسی ملک میں طاعون ہو تو وہاں مت جاؤ۔

۱۰۷۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بن سعد بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے طاعون کے متعلق دریافت کیا، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں تم کو بتاتا ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ ایک عذاب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت یا تم سے پہلے لوگوں پر نازل فرمایا تھا، لہذا جب تم کسی جگہ پر طاعون کی خبر سنو تو وہاں مت جاؤ، اور جب تمہارے ملک میں طاعون ظاہر ہو جائے تو وہاں سے بھاگ کر مت نکلو۔

۱۰۷۱۔ ابو الریح سلیمان بن داؤد، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار سے ابن جریرؒ کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے۔

۱۰۷۲۔ ابو الظاہر احمد بن عمرو بن سرج، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عامر بن سعد، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا یہ تکلیف یا بیماری ایک عذاب ہے جو تم سے پہلے ایک امت کو ہوا تھا، پھر وہ زمین میں ہی باقی رہ گیا، اس لئے کبھی چلا جاتا ہے اور کبھی آ جاتا ہے، لہذا تم میں سے جو کوئی سنے کہ کسی ملک میں طاعون ہے تو وہاں نہ جائے، اور جب اس کے ملک میں طاعون نمودار ہو، تو وہاں سے بھاگے بھی نہیں۔

۱۰۷۳۔ ابو کمال جعدی، عبد الواحد بن زیاد، معمر زہری سے یونس کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت مذکورہ ہے۔

۱۰۷۴۔ محمد بن ثنیٰ، ابن ابی عدی، شعبہ، حبیب بیان کرتے ہیں کہ ہم حدیث منور میں تھے تو ہمیں معلوم ہوا کہ کوفہ میں طاعون واقع ہوا ہے، تو عطاء بن یسار اور لوگوں نے مجھ سے کہا

بُنْ بَكْرٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ عَنِ الطَّاعُونِ فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَا أَخْبَرْتُكَ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَذَابٌ أَوْ رَجَزٌ أَرْسَلَهُ اللَّهُ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ نَاسٍ كَانُوا قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا عَلَيْهِ وَإِذَا دَخَلَهَا عَلَيْكُمْ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا\*

۱۰۷۱۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّيْحِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَ قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كِذَا هُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِإِسْنَادِ ابْنِ جُرَيْجٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ\*

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنِي أَبُو الْعَظَايِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ هَذَا الْوَجَعُ أَوْ السَّقَمُ رَجَزٌ عَذِبَ بِهِ بَعْضُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ ثُمَّ بَقِيَ بَعْدَ بِالْأَرْضِ فَيَنْصَبُ الْمَرَّةَ وَيَأْتِي الْأُخْرَى فَمَنْ سَمِعَ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا يَدْخُلُهَا عَلَيْهِ وَمَنْ وَقَعَ بِأَرْضٍ وَهُوَ بِهَا فَلَا يَخْرُجُ مِنْهَا فِرَارًا مِنْهُ\*

۱۰۷۳۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهِ\*

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ قَبْلَ غَنِي أَنَّ الطَّاعُونَ قَدْ وَقَعَ بِالْكُوفَةِ



فَقَالَ لِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَغَيْرُهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ فَوَقَّعَ بِهَا فَلَا تُخْرِجْ مِنْهَا وَإِذَا بَلَغْتَ أَنَّهُ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلْهَا قَالَ قُلْتُ عَمَّنْ قَالُوا عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ يُحَدِّثُ بِهِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالُوا غَائِبٌ قَالَ فَلَقِيتُ أَحَادَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ شَهِدْتُ أَسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْوَجَعَ رَجَزٌ أَوْ عَذَابٌ أَوْ بَقِيَّةُ عَذَابٍ عَذَّبَ بِهِ أَنَسٌ مِنْ قَبْلِكُمْ فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تُخْرِجُوا مِنْهَا وَإِذَا بَلَغَكُمْ أَنَّهُ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا قَالَ حَبِيبٌ قَفَلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ أَنْتَ سَمِعْتَ أَسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَخَوَّ لَا يُنْكِرُ قَالَ نَعَمْ \*

۱۰۷۵- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ هَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرُ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ \*  
۱۰۷۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو يَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَحَزْبَمَةَ بْنِ ذَابِتٍ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ \*

۱۰۷۷- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْتَحَقَّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ كَانَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدُ جَالِسَيْنِ يُحَدِّثَانِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحَوِرُ حَدِيثُهُمْ \*

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم کسی ملک میں ہو، اور وہاں طاعون پھا ہو جائے تو وہاں سے مت بھاگو، اور جب معلوم ہو کہ کسی ملک میں طاعون ہے تو وہاں سے مت جاؤ، میں نے کہا تم نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ وہ بولے عامر بن سعد سے، میں ان کے پاس گیا، لوگوں نے کہا وہ موجود نہیں، میں ان کے بھائی ابراہیم بن سعد سے ملا، ان سے پوچھا، انہوں نے کہا میں موجود تھا جب اسامہ نے سعد سے حدیث بیان کی کہ میں نے حضور سے سنا، فرماتے تھے یہ بیماری عذاب یا بقیہ عذاب ہے جو تم سے پہلے لوگوں کو ہوا تھا، پھر جب یہ بیماری کسی ملک میں شروع ہو اور تم وہاں موجود ہو تک وہاں سے مت بھاگو، اور جب کسی ملک میں اس کے نمودار ہونے کی تم کو خبر ملے تو وہاں بھی نہ جاؤ، حبیب کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے پوچھا کیا، نے اسامہ کو سعد سے یہ روایت کرتے سنا، اور انہوں نے اس پر رکی نکیر نہیں کی، انہوں نے کہا ہاں۔

۱۰۷۵- عید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، مگر ابتداء حدیث میں عطاء بن یسار کا واقعہ بیان نہیں کیا۔

۱۰۷۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، حبیب، ابراہیم بن سعد، حضرت سعد بن مالک اور حضرت خزیمہ بن ثابت اور حضرت اسامہ بن زید سب بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور شعبہ کے ہم معنی روایت مروی ہے۔

۱۰۷۷- عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، واعمش، حبیب، ابراہیم بن سعد ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید اور سعد بن ابی وقاص دونوں بیٹھے ہوئے احادیث بیان کر رہے تھے، دونوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اور حسب سابق حدیث روایت کی۔





فَنَادَى عُمَرُ فِي النَّاسِ إِنِّي مُصْبِحٌ عَلَى ظَهْرِ  
فَأَصْبَحُوا عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ  
أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللَّهِ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا  
يَا أَبَا عُبَيْدَةَ وَكَانَ عُمَرُ بِكَرَّةٍ خِلَافَهُ نَعَمْ نَفَرُ  
مِنْ قَدَرِ اللَّهِ إِلَى قَدَرِ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَتْ  
لَكَ إِبِلٌ فَهَبَّطْتَ وَادِيًا لَهُ عُذْوَتَانِ إِحْدَاهُمَا  
حَصْبَةٌ وَالْأُخْرَى حُدْبَةٌ أَلَيْسَ إِنَّ رَغَيْتَ  
الْحَصْبَةَ رَغَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ وَإِنْ رَغَيْتَ الْحُدْبَةَ  
رَغَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
عَوْفٍ وَكَانَ مُتَعَبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ إِنَّ  
عِنْدِي مِنْ هَذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا  
تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا  
تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ فَحَمِدَ اللَّهُ عُمَرُ بْنُ  
الْخَطَّابِ ثُمَّ انْصَرَفَ \*

ملے کر لوٹ جائیے، اور وہاں کے سامنے ان کو نہ کیجئے، بالآخر  
حضرت عمرؓ نے منادی کرادی کہ میں صبح کو (واپسی کے لئے)  
لوٹنے پر سوار ہو جاؤں گا، چنانچہ صبح کو لوگ بھی سوار ہوئے،  
ابو عبیدہ بن الجراح بولے، کیا اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہو؟  
حضرت عمرؓ نے فرمایا، اے ابو عبیدہ کاش یہ تمہارے علاوہ اور  
کوئی کہتا، اور حضرت عمرؓ ان کے اختلاف کو برا سمجھتے تھے (فرمایا)  
ہاں ام اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی طرف بھاگتے ہیں، کیا  
تمہارے پاس لوٹنے ہوں اور تم ایک ایسی وادی میں جاؤ جس  
کے دو کنارے ہوں، ایک کنارہ سرسبز اور شاداب ہو اور دوسرا  
خشک اور خراب ہو، اب اگر تم اپنے اونٹوں کو سرسبز و شاداب  
کنارے پر چراؤ تو بھی اللہ کی تقدیر سے چریا، اور اگر خشک و  
خراب میں چراؤ تو بھی اللہ کی تقدیر سے چریا، اسے میں  
عبدالرحمن بن عوف تشریف لے آئے، اور وہ اپنے کسی کام کو  
گئے ہوئے تھے، وہ بولے میرے پاس اس مسئلہ کی دلیل موجود  
ہے، اس لئے کہ میں نے حضور سے سنا، آپ فرماتے تھے جب  
تم کسی ملک کے متعلق سنو کہ وہاں وبا پھیلی ہوئی ہوئی ہے تو اس  
مقام پر نہ جاؤ اور جب تمہارے ملک میں وبا پھیلے تو وہاں سے  
مت بھاگو، یہ سن کر حضرت عمرؓ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور  
لوٹے۔

(فائدہ)۔ بلائے حتی المقدور پر ہیز اور احتیاط توکل کے خلاف نہیں اور جس وقت بلا آجائے تو اس وقت صبر و سکوت لازم ہے۔

۱۰۸۰۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد بن حمید،  
عبدالرزاق، معمر سے اسی سند کے ساتھ مالک کی روایت کی  
طرح حدیث مروی ہے، باقی معمر کی روایت میں یہ زیادتی ہے  
کہ عمرؓ بولے، اگر وہ خراب حصہ میں چرائے اور سرسبز و شاداب  
حصہ کو چھوڑ دے تو پھر کیا تو اسے الزام دے گا، ابو عبیدہ بولے  
بیشک، پھر فرمایا اچھا، چنانچہ چلے یہاں تک کہ مدینہ منورہ پہنچے  
تو آپ نے فرمایا یہی محل اور منزل ہے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

۱۰۸۰۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ  
رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ  
الْأَعْرَابِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ بِهَذَا  
الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ  
مَعْمَرٍ قَالَ وَقَالَ لَهُ أَيْضًا أَرَأَيْتَ أَنَّهُ لَوْ رَغَى  
الْحُدْبَةَ وَتَرَكَ الْحَصْبَةَ أَكُنْتَ مُعْجِزُهُ قَالَ نَعَمْ  
قَالَ فَسِرَ إِذَا قَالَ فَسَارَ حَتَّى آتَى الْمَدِينَةَ فَقَالَ  
هَذَا الْمَجْلُ أَوْ قَالَ هَذَا الْمَنْزِلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ \*

۱۰۸۱- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى  
قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
الْحَارِثِ حَدَّثَهُ وَلَمْ يَقُلْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ \*  
۱۰۸۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ

عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا  
جَاءَ سَرَّعَ بَلَّغُهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ  
فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ  
بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأُتِيَ  
بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ بْنُ  
الْخَطَّابِ مِنْ سَرَّعٍ وَغَنَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ  
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ إِنَّمَا انْصَرَفَ  
بِالنَّاسِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ \*

(۱۶۸) بَابُ لَا عَدْوَى وَلَا حَلِیْرَةٌ وَلَا  
هَامَةٌ وَلَا صَفَرٌ وَلَا نَوءٌ وَلَا غُولٌ \*

۱۰۸۳- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ  
يَحْيَى وَاللُّفْظُ لِأَبِي الطَّاهِرِ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَحَدَّثَنِي  
أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا  
عَدْوَى وَلَا صَفَرٌ وَلَا هَامَةٌ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ  
كَأَنَّهَا الظَّبَاءُ فَيَحْيِيءُ الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ  
فِيهَا فَيَجْرُبُهَا كُلُّهَا قَالَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلُ \*

۱۰۸۱- ابو الطاہر، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب  
سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں  
عبد اللہ بن عبد اللہ کے بجائے عبد اللہ بن حارث کا لفظ بولا  
ہے۔

۱۰۸۲- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عبد اللہ بن عامر بن  
ربیعہ، حضرت عمرؓ ملک شام کی طرف نکلے، جب مقام سرعہ پر  
پہنچے تو انہیں اطلاع ملی کہ ملک شام میں وبا پھیلی ہوئی ہے تو  
عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم سنو کہ کسی  
ملک میں وبا پھیلی ہوئی ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب کسی ملک  
میں وبا پھیلے اور تم وہیں ہو تو وہاں سے مت بھاگو یہ سن کر حضرت  
عمرؓ مقام سرعہ سے لوٹ آئے، اور ابن شہاب سالم بن عبد اللہ  
سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ حضرت  
عبد الرحمن بن عوفؓ سے حدیث سن کر لوگوں کو واپس لے  
آئے۔

باب (۱۶۸) بیماری لگ جانا، اور بد شگونوں اور ہامہ  
اور صفر اور نوء اور غول کی کوئی اصل نہیں ہے۔

۱۰۸۳- ابو الطاہر، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن  
شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا کہ بیماری کا لگنا کوئی چیز نہیں اور صفر اور ہامہ کی بھی کوئی  
اصل نہیں، ایک اعرابی نے عرض کیا، یا رسول اللہ اونٹوں کا کیا  
حال ہے، ریت میں ایسے صاف ہوتے ہیں جیسا کہ ایک چرن،  
پھر ایک خارشی اونٹ آتا ہے اور ان میں جاتا ہے اور سب کو  
خارشی کر دیتا ہے، آپ نے فرمایا پہلے اونٹ کو کس نے خارشی  
بنایا؟

(قاعدہ) حدیث میں جاہلیت کے عقیدہ کی تردید فرمادی کہ بیماری بغیر قسم الہی کے خود بخود نہیں لگ سکتی، اس لئے یہ عقیدہ غلط ہے، اور حد



سے مراد یہ ہے کہ صفر کو منحوس جانیں، جیسے کہ آج کل کے جہاں بھی اسے منحوس سمجھتے ہیں، اور صفر میں تیرہ تیری کرتے ہیں، اور اس میں کوئی خوشی کا کام نہیں کرتے اور ہامہ سے مراد ابو ہے اسے عرب کے لوگ منحوس جانتے تھے اور سمجھتے تھے کہ مردہ کی روح اس میں منتقل ہو جاتی ہے، ان سب عقائد باطلہ اور اسی کے قائم مقام دیگر امور کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تردید فرمادی ہے، واللہ اعلم

۱۰۸۴۔ محمد بن حاتم، حسن حلوانی، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیماری کا لگ جانا اور یہ بد شکوئی اور صفر اور ہامہ کوئی چیز نہیں ہے، اور بقیہ حدیث یونس کی روایت کی طرح ہے۔

۱۰۸۵۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، ابوالیمان، شعب، زہری، ستان بن ابی ستان الدولی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یونس اور صالح کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی شعب بواسطہ زہری، سائب بن یزید بن اخت نمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیماری کا لگ جانا، اور صفر اور ہامہ کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔

۱۰۸۶۔ ابوالظاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیماری نہیں لگتی اور ابو سلمہ یہ حدیث بھی بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیمار آدمی کو تندرست آدمی کے پاس نہ لایا جائے، ابو سلمہ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں حدیثیں بیان کرتے تھے، پھر اس کے بعد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث بیان کرتا، کہ بیماری نہیں لگتی چھوڑ دی

۱۰۸۴۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَذْوَى وَلَا طَبِيرَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَمْثِلُ حَدِيثُ يُونُسَ

۱۰۸۵۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَيِّدُ بْنُ أَبِي سَيَّانٍ الدُّؤَلِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَذْوَى فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَصَالِحٍ وَعَنْ شُعَيْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ ابْنُ أُمِّتِ نَعْرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَذْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ

۱۰۸۶۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَذْوَى وَبِحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا بُورْدَ مُعْرِضٍ عَلَى مُصْبِحٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُهُمَا كِلْتَاهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَمَتَ أَبُو

هَرِيرَةُ بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ قَوْلِهِ لَا عَذْوَى وَأَقَامَ عَلَى أَنْ لَا يُورَدُ مُعْرَضٌ عَلَى مُصْبِحٍ قَالَ فَقَالَ الْخَارِثُ بْنُ أَبِي ذِيَابٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ أَبِي هَرِيرَةَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُكَ يَا أَبَا هَرِيرَةَ تُحَدِّثُنَا مَعَ هَذَا الْخَارِثِ حَدِيثًا آخَرَ قَدْ سَكَتَ عَنْهُ كُنْتُ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَذْوَى فَأَبَى أَبُو هَرِيرَةَ أَنْ يَعْرِفَ ذَلِكَ وَقَالَ لَا يُورَدُ مُعْرَضٌ عَلَى مُصْبِحٍ قَمَا رَأَى الْخَارِثُ فِي ذَلِكَ حَتَّى غَضِبَ أَبُو هَرِيرَةَ فَرَطَنَ بِالْخَيْبَةِ فَقَالَ لِلْخَارِثِ أَتَدْرِي مَاذَا قُلْتُ قَالَ لَا قَالَ أَبُو هَرِيرَةَ قُلْتُ أَيْتُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَلَعَمْرِي لَقَدْ كَانَ أَبُو هَرِيرَةَ يُحَدِّثُنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَذْوَى فَلَا أَدْرِي أَنَسِي أَبُو هَرِيرَةَ أَوْ نَسِيَ أَحَدُ الْقَوَائِمِ الْآخَرَ \*

اور یہ بیان کرتے تھے کہ بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے پاس نہ لایا جائے، تو حادث بن ابی نے جو ابو ہریرہ کے چچا اور بھائی تھے، ان سے کہا کہ ابو ہریرہ ہم سنا کرتے تھے کہ تم اس حدیث کے ساتھ ایک اور حدیث بیان کیا کرتے تھے اب تم اس حدیث کو بیان نہیں کرتے، تم بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیماری نہیں لگتی، ابو ہریرہ نے انکار کیا، اور فرمایا کہ میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا، البتہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے پاس نہ لایا جائے، حادث نے اس بارے میں ان سے جھگڑا کیا، ابو ہریرہ غصہ ہوئے اور انہوں نے حبشی زبان میں کچھ کہا، پھر حادث سے پوچھا کہ تم سمجھتے ہو میں نے کیا کہا، حادث نے کہا نہیں، ابو ہریرہ نے کہا میں نے یہی کہا کہ میں انکار کرتا ہوں، ابو اسامہ بیان کرتے ہیں، کہ میری زندگی کی قسم ابو ہریرہ ہم سے حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ حضور نے ارشاد فرمایا، بیماری لگنا کوئی چیز نہیں، پھر معلوم نہیں کہ ابو ہریرہ اس حدیث کو بھول گئے یا ایک روایت سے دوسری روایت کو منسوخ سمجھا۔

(فائدہ)۔ امام نووی فرماتے ہیں راوی حدیث اگر حدیث بھول جائے تو اس کی صحت میں کسی قسم کا شبہ پیدا نہیں ہوتا، بلکہ اس پر عمل واجب ہے اور پھر جب کہ یہ روایت سائب بن یزید، جابر بن عبد اللہ، انس بن مالک اور ابن عمر سے مروی ہے تو اس کے ثبوت میں کیا شبہ ہے اور اس روایت میں اس فعل سے احتیاط کو فرمایا گیا ہے کہ جس میں اکثر ضرر ہوتا ہے، گو بقلم لکھا ہو اور سابقہ روایات میں اس قسم کے اعتقاد رکھنے کا بطلان کیا گیا ہے کہ اس قسم کا اعتقاد بھی نہ ہو، اور اس کے ساتھ ساتھ احتیاط اور پرہیز بھی ہو (نووی جلد ۲ صفحہ ۳۸۸)۔

۱۰۸۷۔ محمد بن حاتم، حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد بواسطہ اپنے والد صالح، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیماری لگنا کوئی چیز نہیں ہے اور اس کے ساتھ یونس کی روایت کی طرح کہ بیمار اونٹ والا اپنے بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ والے کے پاس نہ لائے، یہ بھی مروی ہے۔

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ حَدَّثَنِي وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنُونَ ابْنَ إِبرَاهِيمَ ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أُنْجَبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هَرِيرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَذْوَى وَيُحَدِّثُ مَعَ ذَلِكَ لَا يُورَدُ الشَّرْضُ عَلَى الْمُصْبِحِ بِجَبَلٍ حَدِيثُ يُونُسَ \*



۱۰۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّائِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ \*

۱۰۸۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ الْأَعْلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَذْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوَةَ وَلَا صَفَرَ \*

۱۰۸۸ - عبد اللہ بن عبد الرحمن دائمی، ابو الیمان، شعیب زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۰۸۹ - یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، ملہ بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیماری لگنا اور ہامہ اور نوة اور صفر کوئی چیز نہیں ہے۔

(فائدہ) نوة سترے کے طلوع و غروب کو بولتے ہیں، عرب کے لوگ خیال کرتے تھے کہ بارش اسی سے برکتی ہے، شریعت نے اسی کی تردید کر دی کہ بغیر مرضی الہی کوئی چیز نہیں ہوتی۔

۱۰۹۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَذْوَى وَلَا طَيِّبَةٌ وَلَا غَوْلٌ \*

۱۰۹۰ - احمد بن یونس، زہیر، ابو الزبیر، جابر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو حثیمہ، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیماری لگنا اور شکون اور غول کوئی چیز نہیں ہے۔

(فائدہ) جیسا کہ پہل سمجھتے ہیں کہ جنگل میں شیطان ہوتے ہیں رات کو تاروں کی طرح چمکتے ہیں، راستہ بھی بتا دیتے ہیں اور مار بھی ڈالتے ہیں، انہیں غول کہتے ہیں، شریعت نے اس عقیدہ باطلہ کی تردید کر دی۔

۱۰۹۱ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ التُّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَذْوَى وَلَا غَوْلٌ وَلَا صَفَرَ \*

۱۰۹۱ - عبد اللہ بن ہاشم بن حیان، یزید، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیماری کا لگنا، اور غول اور صفر کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔

۱۰۹۲ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا زَوْجُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا عَذْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا غَوْلٌ وَسَمِعْتُ أَبَا الزُّبَيْرِ يَذْكُرُ أَنَّ جَابِرًا فَسَّرَ لَهُمْ قَوْلَهُ وَلَا صَفَرَ فَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ الصَّفَرُ الْبَطْنُ فَقِيلَ لِجَابِرٍ كَيْفَ قَالَ

۱۰۹۲ - محمد بن حاتم، روح بن عبادہ، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا ہے تھے کہ بیماری کا لگنا، اور غول اور صفر کوئی حقیقت نہیں رکھتے، ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو الزبیر سے سنا

كَانَ يُقَالُ ذَوَابُّ الْبَطْنِ قَالَ وَلَمْ يُعْمَرْ الْقَوْلُ  
قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ هَذِهِ الْقَوْلُ الَّتِي تَقُولُ \*

کہتے تھے کہ جابر نے "ذو لافتر" کی تفسیر کی، ابو الزبیر نے کہا کہ  
صفر پیٹ کے کیڑے کو کہتے ہیں، جابر سے کہا گیا، یہ کیوں،  
انہوں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ صفر پیٹ کے کیڑے ہیں،  
اور غول کی تفسیر بیان نہیں کی، ابو الزبیر بولے غول یہی ہے،  
جو سافر کو ہلاک کرتا ہے۔

(فائدہ) صفر کی یہ بھی ایک تفسیر بیان کی گئی ہے، جس میں سابقہ معنی کی نفی نہیں ہوتی ہے، وہ معنی بھی اپنی جگہ صحیح ہیں، واللہ اعلم۔

(۱۶۹) بَابُ الطَّيْرَةِ وَالْقَالِ وَمَا يَكُونُ

فِيهِ مِنَ الشُّؤْمِ \*

۱۰۹۳ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ  
اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا  
طَّيْرَةَ وَخَيْرُهَا الْقَالُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا  
الْقَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ \*

باب (۱۶۹) شگون اور نیک قال، اور نحوست کن  
چیزوں میں ہے؟

۱۰۹۳۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عبید اللہ بن  
عبد اللہ بن عتبہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بد قال کوئی چیز  
نہیں اور بہتر قال ہے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ قال کیا چیز  
ہے؟ آپ نے فرمایا، نیک بات جو تم میں سے کوئی سنے۔

۱۰۹۴ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ  
الْأَثَرِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ  
خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِلَاهُمَا  
عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ  
سَمِعْتُ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ \*

۱۰۹۳۔ عبد الملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد۔  
(دوسری سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، ابو الیمان،  
شعیب، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی  
ہے اور عقیل کی روایت میں "عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے الفاظ ہیں، "سمعت" کا لفظ نہیں ہے، اور شعیب کی روایت  
میں ہے "سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم" جس طرح کہ معمر  
نے روایت بیان کی ہے۔

۱۰۹۵ - حَدَّثَنَا هِشَابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ  
بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَذْوَى وَلَا طَّيْرَةَ وَيُعْجِبُنِي  
الْقَالُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ \*

۱۰۹۵۔ ہشاب بن خالد، ہشام بن یحییٰ، قتادہ، حضرت انس رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیماری لگنا اور بد شگون  
کوئی چیز نہیں، اور مجھے قال پسند ہے، یعنی نیک کلمہ، اچھا کلمہ۔

۱۰۹۶ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ

۱۰۹۶۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ،



بشار قال أخبرنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا  
سُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ ابْنِ  
مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا  
عُدْوَى وَلَا حَيْرَةَ وَتُعْجِبُنِي الْقَالُ قَالَ قِيلَ وَمَا  
الْقَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ \*

۱۰۹۷- وَحَدَّثَنِي خُجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي  
مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمِيْقٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عُدْوَى وَلَا حَيْرَةَ وَأَجِبُ الْقَالَ  
الصَّالِحَ \*

۱۰۹۸- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عُدْوَى  
وَلَا هَمَامَةَ وَلَا حَيْرَةَ وَأَجِبُ الْقَالَ الصَّالِحَ \*

(فائدہ)۔ نیک فال سراسر خیر اور بھلائی ہے، اور وہ ایچھے کاموں میں ہوتی ہے، اور شگون شرعی شر ہے اور وہ برے کاموں میں ہوتی ہے، اور  
ایک حدیث میں ہے کہ شگون بد شرک ہے، یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ اس سے نفع یا نقصان ہو گا اور اس کی تاثیر پر یقین کرنا۔

۱۰۹۹- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ  
حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ  
حَمْزَةَ وَسَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ \*

۱۱۰۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَمْرَمَةُ بْنُ يَحْيَى  
قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، کہ بیماری لگنا  
اور بد شگونی کوئی چیز نہیں ہے، اور مجھے خال پسند ہے، عرض کیا  
کیا کہ فال کیا ہے؟ فرمایا نیک کلمہ۔

۱۰۹۷۔ حجاج بن الشاعر، معلى بن اسد، عبد العزيز بن محمد،  
یحییٰ بن عقیق، محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیماری لگنا اور بد شگونی کوئی  
چیز نہیں ہے، اور مجھے نیک فال پسند ہے۔

۱۰۹۸۔ زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، محمد  
بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیماری کا لگنا،  
اور ہامہ اور بد فالی کوئی چیز نہیں، اور مجھے نیک فال (۱) پسند ہے۔

۱۰۹۹۔ عبد اللہ بن مسلمہ، ابن قعنب، مالک بن انس (دوسری  
سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، حمزہ بن عبد اللہ بن عمر،  
سالم بن عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا کہ نحوست تین چیزوں میں ہو سکتی ہے، مکان، عورت اور  
گھوڑے میں۔

۱۱۰۰۔ ابو الطاہر، حمزہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب،  
حمزہ، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

(۱) نیک فال لینے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرماتے تھے اور برا شگون لینے کو ناپسند فرماتے تھے اس لئے کہ نیک فال سے اللہ تعالیٰ کے  
ساتھ حسن ظن پیدا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید قائم ہوتی ہے جبکہ برے شگون سے بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔

شہاب بن عمرو عن حمزة عن أبي عبد الله بن عمر  
عن عبد الله بن عمرو أن رسول الله صلى الله  
عليه وسلم قال لا غدوى ولا طيرة وإنما الشؤم  
في ثلثة المرأة والفرس والدار \*

۱۱۰۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَحُمَزَةَ ابْنِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
أَبِيهِمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعُمَرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ  
حَرْبٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ  
أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا  
عُمَرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ  
حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ  
وَحُمَزَةَ ابْنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ  
حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ  
سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ  
خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا بِشْرُ  
بْنِ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ح وَ  
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا  
أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
الشُّؤْمِ بِحَبْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ لَنَا يَذْكُرُ أَحَدٌ مِنْهُمْ  
فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ الْغَدْوَى وَالطَّيْرَةَ غَيْرُ يُونُسَ  
بْنِ يَزِيدَ \*

۱۱۰۲- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
الْحَكَمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ  
يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا بیماری کا لگنا اور بدقالی کوئی چیز نہیں، اور نحوست تو  
چیزوں عورت، گھوڑا اور مکان میں ہو سکتی ہے۔

۱۱۰۱۔ ابن ابی عمر، سفیان، زہری، سالم، حمزہ بن عبد اللہ، بواسطہ  
اپنے والد، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان،  
زہری، سالم، بواسطہ اپنے والد، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

(تیسری سند) عمرو ناقد، یعقوب بن ابراہیم، سعد، بواسطہ اپنے  
والد، صالح ابن شہاب، سالم، حمزہ بن عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ  
بن عمر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

(چوتھی سند) عبد الملک، شعیب، لیث بن سعد، عقیل بن  
خالد۔

(پانچویں سند) یحییٰ بن یحییٰ، بشر بن مفضل، عبد الرحمن بن  
اسحاق۔

(چھٹی سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، ابو الیمان، شعیب،  
زہری، سالم اپنے والد سے مالک کی روایت کی طرح نحوست کی  
روایت کرتے ہیں، اور یونس بن یزید کے علاوہ ان میں سے کسی  
نے بیماری لگنے اور بدقالی کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

۱۱۰۳۔ احمد بن عبد اللہ بن حکم، محمد بن جعفر، شعبہ، عمر بن محمد  
بن زید، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما،  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے  
ارشاد فرمایا اگر نحوست کسی چیز میں ہو سکتی تو تو میں چیزوں گھوڑا،



وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنْ يَكُنْ مِنَ الشُّؤْمِ شَيْءٌ حَقٌّ  
فَفِيهِ الْفَرَسُ وَالْمَرْأَةُ وَالْمَذَارُ \*

مکان اور عورت میں ہو سکتی ہے۔

(فائدہ)۔ اور ان چیزوں میں بھی نہیں ہے، علامت کرم کی ایک جماعت، جیسا کہ امام مالک وغیرہ نے حدیث کو اپنے ظاہری معنی پر رکھا ہے، کہ کبھی اللہ تعالیٰ انسان کی ہلاکت کا باعث نہ ہو، اور کبھی عورت اور کبھی گھوڑے کو کر دیتا ہے اور بعض نے ان چیزوں کی نحوست کے یہ معنی بیان کئے ہیں، اور بعض نے عدم موافقت کا قول اختیار کیا ہے، اور "ان یکن من الشوم" کا لفظ بتا رہا ہے کہ اگر نحوست ہو سکتی تو ان چیزوں میں ہوتی اور ان بھی ہوتا ثابت نہیں، جب روایات میں کسی قسم کا تعارض نہ رہے، لہذا اقبال الطحی (کووی جلد ۲، شرح ہلی و سنوی جلد ۲ صفحہ ۳۲)۔

۱۱۰۳۔ ہارون بن عبد اللہ، روح بن عبادہ، شعبہ، سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اس میں "حق" کا لفظ نہیں ہے۔

۱۱۰۴۔ ابو بکر بن اسحاق، ابن ابی مریم، سلیمان بن بلال، عقبہ بن مسلم، حمزہ بن عبد اللہ بن عمر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر نحوست کسی چیز میں ہو سکتی تو گھوڑا، مکان اور عورت میں ہوتی۔

۱۱۰۵۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قنبل، مالک، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر نحوست ہوتی تو عورت اور گھوڑے اور مکان میں ہوتی۔

۱۱۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، فضل بن دکین، ہشام بن سعد، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۱۰۷۔ اسحاق بن ابراہیم، ابی اہیم شظلی، عبد اللہ بن حارث، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، اگر نحوست کسی چیز میں ہو سکتی ہے تو زمین، خادم اور

۱۱۰۳۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ حَقٌّ \*

۱۱۰۴۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبِي مَرْيَمُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عُثْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي مَنِيٍّ أَوْ فِي الْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ وَالْمَرْأَةِ \*

۱۱۰۵۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قُتَيْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ فِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ نَعْنِي الشُّؤْمَ \*

۱۱۰۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ \*

۱۱۰۷۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ جَرِيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ

گھوڑے میں ہوتی (۱)۔

باب (۱۷۰) کہانت اور کاہنوں کے پاس جانے کی

حرمت۔

۱۱۰۸۔ ابو الطاہر، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف، حضرت معاویہ بن حکم بن سلمیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض کام ہم جاہلیت کے زمانہ میں کیا کرتے تھے، چنانچہ ہم کاہنوں کے پاس جاتے تھے، آپ نے فرمایا اب کاہنوں کے پاس مت جاؤ، میں نے عرض کیا ہم براشکون لیتے تھے، فرمایا یہ خیال ہے جو تمہارے دلوں میں گزرتا ہے لیکن اس وجہ سے تم اپنا کوئی کام نہ چھوڑو۔

۱۱۰۹۔ محمد بن رافع، یحییٰ بن یحییٰ، عقیل۔

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر۔

(تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، شیبہ بن سوار، ابن ابی ذئب۔ (چوتھی سند) محمد بن رافع، اسحاق بن عیسیٰ، مالک، زمری سے اسی سند کے ساتھ یونس کی روایت کے ہم معنی روایت سردی ہے، باقی مالک نے شکون بد کا ذکر کیا ہے لیکن کاہنوں کے پاس آنے کا ذکر نہیں کیا۔

كَانَ فِي شَيْءٍ فِيهِ الرَّبْعُ وَالْخَادِمُ وَالْفَرَسُ \*  
(۱۷۰) بَابُ تَحْرِيمِ الْكُهَانَةِ وَإِتْيَانِ  
لُكُحَانِ \*

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السَّلْمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُمُورًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأْتِي الْكُهَانَ قَالُوا فَلَا تَأْتُوا الْكُهَانَ قَالُوا قُلْتُ كُنَّا نَطْطِيرُ قَالُوا ذَلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصُدُّكُمْ \*

۱۱۰۹۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنِي حُجَّانُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَلْبٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ كُلُّهُمْ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّ مَالِكًا فِي حَدِيثِهِ ذَكَرَ الصَّيْرَةَ وَلَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْكُهَانِ \*

(فائدہ) ابو یحییٰ علیہ السلام کی طرح خط کرنا کسی کو معلوم نہیں کہ اس کی اسابت یقینی نہیں اور اس کی حرمت بھی کہانت ہی کے تحت داخل ہے، بعض نے کہا یہ نبی و انبیاء تھے، اور بعض نے کہا اور میں علیہ السلام تھے۔ (شرح ابی و سنوی جلد ۲)۔

۱۱۱۰۔ محمد بن الصباح، ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، حجاج بن الصواف۔

۱۱۱۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَلِيَّةٍ

(۱) ان تمن چیزوں میں نحوست سے مراد ان کا طبیعت کے ناموافق ہونا ہے۔ ان اشیاء کے ساتھ انسان کا واسطہ بار بار پڑتا ہے تو اب اگر یہ طبیعت کے موافق نہ ہوں تو اس سے انسان کو تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور بار بار ہوتی ہے اس لئے ان تمن چیزوں کی تنہیں فرمائی۔



عَنْ حُجَّاجِ الصَّوَّافِ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ  
إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْوَزَاعِيُّ  
كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ  
أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ  
الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ  
مُعَاوِيَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ  
قُلْتُ وَمِمَّا رَجَّاهُ يَعْطُونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنْ  
النَّبِيِّاءِ يَعْطُ فَمَنْ وَافَقَ عَطَاهُ فَذَلِكَ \*

۱۱۱۱- وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَحْيَى  
بْنِ عُمَرَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ غَابِثَةَ قَالَتْ  
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْكُفَّانَ كَانُوا يُحَدِّثُونَنَا  
بِالشَّيْءِ فَتَجِدُهُ حَقًّا قَالَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ  
يَعْطِفُهَا الْجَنِّيُ فَيَقْرُأُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ وَيَزِيدُ  
فِيهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ \*

۱۱۱۲- حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا  
الْحُسَيْنُ بْنُ أَعْيَنٍ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ  
اللَّهِ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ  
سَمِعَ عُمَرَةَ يَقُولُ قَالَتْ غَابِثَةُ سَأَلَ أَنَا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْكُفَّانِ  
فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ  
يُحَدِّثُونَ أَحِبَّائَنَا الشَّيْءَ يَكُونُ حَقًّا قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ  
الْجَنِّ يَعْطِفُهَا الْجَنِّيُ فَيَقْرُأُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَأَ  
الدَّحَاجَةُ فَيَعْطِلُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذِبَةٍ \*

۱۱۱۳- وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

(دوسری سند)، اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، الوزاعی، یحییٰ  
بن ابی کثیر، ہلال بن ابی میمونہ، عطاء بن یسار، معاویہ بن حکم  
سلمی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زہری عن ابی سلمہ  
عن معاویہ کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، باقی  
یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت میں یہ زیادتی ہے، میں نے کہا کہ ہم  
میں سے بعض (علم جفر کے) خط کھینچتے ہیں، آپ نے فرمایا انبیاء  
میں سے ایک نبی بھی خط کھینچا کرتے تھے، لہذا اگر کوئی اس طرح  
خط کرے تو خیر ہے۔

۱۱۱۱- عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، یحییٰ بن عروہ بن  
الزبیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان  
کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ بعض باتیں ہم سے  
نبوی کہتے ہیں، اور وہ سچ نکلتی ہیں، آپ نے ارشاد فرمایا اس سچ کو  
ایک جن اچک لیتا ہے اور وہ اپنے دوست کے کان میں ڈالتا  
ہے، اور وہ سو جھوٹ اس میں ملا دیتا ہے۔

۱۱۱۲- سلمہ بن شبيب، حسن بن اعین، معقل بن عبد اللہ،  
زہری، یحییٰ بن عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان  
کرتی ہیں کہ بعض حضرات نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے کافروں کے متعلق دریافت کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا ان کی کوئی حقیقت نہیں، صحابہ نے عرض کیا، یا  
رسول اللہ بعض ہواقات ان کی باتیں بھی درست نکل آتی ہیں،  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ سچی بات وہی ہے جسے  
جن لڑا لیتا ہے، اور اپنے دوست کے کان میں ڈالتا دیتا ہے، جیسا  
کہ مرغ مرغی کو دانا کے لئے بلاتا ہے، پھر وہ اس میں اپنی طرف  
سے سو جھوٹ سے بھی زیادہ ملا لیتے ہیں۔

۱۱۱۳- ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، محمد بن عمرو، ابن جریج،

ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ "مختل عن الزہری" کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ رِوَايَةِ مَعْقِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ \*

۱۱۱۴ - حَدَّثَنَا حَمْسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَمْسَنُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَقَالَ عَبْدُ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُمْ يَتَمَاءُ هُمْ جُلُوسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْمُ فَاثْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْحَاثِلِيَّةِ إِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ عَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْلَمُ كُنَّا نَقُولُ وَلَيْدَ اللَّيْنَةِ رَجُلٌ عَظِيمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهَا لَا تُرْمَى بِهَا لِعَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ رَبَّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْمُهُ إِذَا قَضَى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلَ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتَّى يَتَلَخَّ التَّسْبِيحُ أَهْلَ هَذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُونَهُمْ مَاذَا قَالَ قَالَ فَيَسْتَعْبِرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ بَعْضًا حَتَّى يَتَلَخَّ الْخَبَرُ هَذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَتَخَطَفُ الْحَنُ السَّمْعُ فَيَقْدِفُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ وَيُرْمُونَ بِهِ فَمَا جَاءُوا بِهِ عَلَى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ لَكُنْهُمْ يَغْرِفُونَ فِيهِ وَيَرْبِدُونَ \*

۱۱۱۴ - حسن بن علی الحلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد صالح، ابن شہاب، علی بن حسین، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک انصاری نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے کہ اتنے میں ایک ستارہ ٹوٹا اور بہت چمکا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم جاہلیت کے زمانہ میں جب اس قسم کا واقعہ پیش آتا تھا تو کیا کہتے تھے؟ وہ بولے اللہ و رسولہ اعلم، باقی ہم یہ کہتے تھے کہ آج رات کوئی بڑا شخص پیدا ہوا ہے یا کوئی بڑا شخص مرا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تارہ کسی کے مرنے اور پیدا ہونے کی وجہ سے نہیں ٹوٹتا، لیکن ہمارا پروردگار جل جلالہ جب کچھ حکم فرماتا ہے تو عرش الہی کے اٹھانے والے تسبیح کرتے ہیں پھر ان کی آواز سن کر ان کے پاس والے آسمان کے فرشتے تسبیح کرتے ہیں حتیٰ کہ تسبیح کی توبت آسمان دنیا والوں تک پہنچ جاتی ہے، پھر جو فرشتے حاملان عرش الہی کے فرشتوں کے قریب ہوتے ہیں وہ ان سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم دیا؟ چنانچہ وہ بیان کرتے ہیں، اسی طرح ہر آسمان والے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں، یہاں تک کہ وہ خبر آسمان دنیا تک پہنچ جاتی ہے، ان سے وہ خبر جن اڑا لیتے ہیں، اور اپنے دوستوں کو آکر سناتے ہیں اور فرشتے جب جنوں کو دیکھتے ہیں تو تاروں سے انہیں مارتے ہیں، پھر جو خبر جن چڑا لیتے ہیں، اگر اتنی ہی آکر نقل کر دیں تو ٹھیک ہے لیکن وہ اس میں مبالغہ مالتے اور بڑھاتے ہیں۔

۱۱۱۵ - زبیر بن حرب، ولید بن مسلم، ابو عمرو اوزاعی۔

۱۱۱۵ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ



بْنِ مُسْتَمِيمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو النَّأُوْزَاعِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا  
أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَ حَدَّثَنِي سَلْمَةُ بْنُ شَيْبَةَ  
حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَتْعَيْنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ يَعْنِي ابْنَ  
عَبِيدِ اللَّهِ كُلُّهُمْ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ  
يُونُسَ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِي رَجُلًا  
مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ الْأَنْصَارِ وَفِي حَدِيثِ النَّأُوْزَاعِيِّ وَلَكِنْ  
يَقْرَفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ  
وَلَكِنَّهُمْ يَقْرَفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ  
يُونُسَ وَقَالَ اللَّهُ ( حَتَّى إِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ  
قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ ) وَفِي حَدِيثِ  
مَعْقِلٍ كَمَا قَالَ النَّأُوْزَاعِيُّ وَلَكِنَّهُمْ يَقْرَفُونَ فِيهِ  
وَيَزِيدُونَ \*

۱۱۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْزِيُّ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى غَرَفًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ  
تَقْبَلْ لَهُ صَلَاةَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً \*

(فائدہ) یہ اس شخص کی کم نکتی ہے کہ نماز جیسی افضل عبادت مقبول نہیں ہوتی تو اور اعمال کیسے قبول ہوں گے؟ علامہ طبری شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ کائنات دو ہے جو آئندہ کی خبریں دے اور پوشیدہ چیزوں کی معرفت اور اسرار چھپنے کا دعویٰ کرے، قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ عرب میں تین طرح کی کہانت تھی، ایک تو یہ کہ جن یا شیطان آسمان کی خبریں اذکار آئندہ کی باتیں بتا دیتا، یہ قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے ختم ہو گئی، دوسرے زمین کی پوشیدہ اور دور دراز کی خبروں کو بتلا دے، تیسرے نجوم کی مدد سے آئندہ کی باتیں بتلائے، ان تمام اقسام کو کہانت بولتے ہیں، شریعت نے ان سب کی تکذیب کی ہے اور ان کے پاس جانے اور ان کی باتوں پر یقین کرنے اور ان قسم کے افعال کرنے سے منع کیا ہے کہ یہ سب امور حرام ہیں۔

(۱۷۱) بَابُ اجْتِنَابِ الْمَجْذُومِ وَنَحْوِهِ \*

۱۱۱۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُثَيْمٌ

(دوسری سند) ابو الطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس۔

(تیسری سند) سلمہ بن شیبہ، حسن بن عیینہ، معقل بن عبد اللہ، زہری، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند انصاری اصحاب نے بیان کیا، اور اوزاعی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں "ولکن یقرفون فیہ ویزیدون" اور یونس کی روایت میں یہ الفاظ ہیں "ولکنہم یقرفون فیہ ویزیدون" باقی یونس کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ جب فرشتوں کی گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا کہا، "قالوا الحق" اور معقل کی روایت کے وہی الفاظ ہیں جو اوزاعی کی روایت میں ہیں۔

۱۱۱۶- محمد بن ثنیٰ عنری، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، نافع، حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بعض ازواج نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص عرفات کے پاس آئے اور اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں۔

(فائدہ) یہ اس شخص کی کم نکتی ہے کہ نماز جیسی افضل عبادت مقبول نہیں ہوتی تو اور اعمال کیسے قبول ہوں گے؟ علامہ طبری شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ کائنات دو ہے جو آئندہ کی خبریں دے اور پوشیدہ چیزوں کی معرفت اور اسرار چھپنے کا دعویٰ کرے، قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ عرب میں تین طرح کی کہانت تھی، ایک تو یہ کہ جن یا شیطان آسمان کی خبریں اذکار آئندہ کی باتیں بتا دیتا، یہ قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے ختم ہو گئی، دوسرے زمین کی پوشیدہ اور دور دراز کی خبروں کو بتلا دے، تیسرے نجوم کی مدد سے آئندہ کی باتیں بتلائے، ان تمام اقسام کو کہانت بولتے ہیں، شریعت نے ان سب کی تکذیب کی ہے اور ان کے پاس جانے اور ان کی باتوں پر یقین کرنے اور ان قسم کے افعال کرنے سے منع کیا ہے کہ یہ سب امور حرام ہیں۔

بَابُ (۱۷۱) اجتناب المجذوم وغیرہ سے بچنا۔

۱۱۱۷- یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، (دوسری سند) ابو ہریرہ بن ابی شیبہ،

شریک بن عبد اللہ، جعفر بن بشیر، علی بن عطاء، عمرو بن شریح، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ثقیف کے وفد میں ایک جذائی شخص تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہلا بھیجا تو لوٹ جا، ام تمھ سے بیعت کر چکے ہیں۔

ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَهَشِيمُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ فِي وَفْدٍ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْدُومٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَأَرْجِعْ \*

(نہ تدو) یہ امر استحالہ ہے کیونکہ جابر کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جذائی کے ساتھ کہا۔

باب (۱۷۲) کسانپ و غیرہ کے مارنے کا بیان۔

۱۱۱۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، ابن نمیر، ہشام (دوسری سند) ابو کریب، عبدہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دھاریہ کسانپ کے مارنے کا حکم دیا ہے کیونکہ وہ آنکھ پھوڑ دیتا (۱) ہے اور حمل گرا دیتا ہے۔

(۱۷۲) بَابُ قَتْلِ الْحَيَّاتِ وَغَيْرِهَا \*

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ ذِي الطُّفْئَتَيْنِ فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيَصِيبُ الْحَبْلَ \*

۱۱۱۹۔ اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اس میں دم بریدہ سانپ اور دو دھاریہ دونوں کا ذکر ہے۔

۱۱۱۹۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ الْأَثَرُ وَذُو الطُّفْئَتَيْنِ \*

۱۱۲۰۔ عمرو بن محمد الناقد، سفیان بن عیینہ، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ سانپوں کو مار ڈالو اور دو دھاری والے اور دم بریدہ کو، کیونکہ یہ دونوں حمل گرا دیتے ہیں، اور آنکھ کی بصارت ضائع کر دیتے ہیں، راوی کہتے ہیں کہ ابن عمر جس سانپ کو دیکھتے مار ڈالتے، ایک مرتبہ ابو لبابہ بن عبد المذریٰ بن خطاب نے انہیں ایک سانپ کا پیچھا کرتے ہوئے دیکھا تو بولے کہ گھر کے سانپوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے۔

۱۱۲۰۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطُّفْئَتَيْنِ وَالْأَثَرُ فَإِنَّهُمَا يَسْتَسْقِطَانِ الْحَبْلَ وَيَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْتُلُ كُلَّ حَبَّةٍ وَجَدَهَا فَأَنْصَرَهُ أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُطَارِدُ حَبَّةً فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ السُّبُوتِ \*

۱۱۲۱۔ حاجب بن ولید، محمد بن حرب، زبیدی، زہری، سالم بن

۱۱۲۱۔ وَحَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا

(۱) حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سانپ کا اچھائی زہریلا ہونا ارشاد فرمایا ہے کہ یہ ایسا خطرناک سانپ ہوتا ہے کہ جس انسان کو صرف دیکھ لے تو دیکھنے سے ہی اس انسان کی نگاہ کمر ہو جاتی ہے۔



مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ  
بِقَتْلِ الْكِلَابِ يَقُولُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَالْكِلَابِ  
وَاقْتُلُوا ذَا الطَّفْطَيْنِ وَالْأَبْرَ فَإِنَّهُمَا يَنْتَسِمَانِ  
الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَالِي قَالَ الزُّهْرِيُّ  
وَنَرَى ذَلِكَ مِنْ سُمِّيهِمَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ سَالِمُ  
قَالَ عَدُوُّ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قُلْتُ لَا أَتْرُكُ حَيَّةً  
أَرَاهَا إِلَّا قَتَلْتُهَا فَيَسَا أَنَا أَطَارِدُ حَيَّةً يَوْمًا مِنْ  
ذَوَاتِ الْبُيُوتِ مَرَّ بِي زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ أَبُو  
لُبَابَةَ وَأَنَا أَطَارِدُهَا فَقَالَ مَهْلاً يَا عَبْدَ اللَّهِ  
فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَمَرَ بِقَتْلِهِمْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ \*

۱۱۲۲ - وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ  
وُضَيْحٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ ح وَحَدَّثَنَا  
حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ  
صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ  
صَالِحًا قَالَ حَتَّى رَأَيْتُ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عُثْمَانَ الْمُنْذِرِ  
وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَا إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ  
الْبُيُوتِ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَلَمْ  
يَقُلْ ذَا الطَّفْطَيْنِ وَالْأَبْرَ \*

۱۱۲۳ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا  
الْبَيْهَقِيُّ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ  
حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ كُلَّمَا ابْنُ  
عُمَرَ يَفْتَحُ لَهُ نَابًا فِي دَارِهِ يَسْتَقْرِئُ بِهِ إِلَى  
الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ الْغُلَمَةَ جَلَدًا حَانَ فَقَالَ عَدُوُّ

عبد اللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ کتوں کے  
مارنے کا حکم فرماتے تھے، اور فرماتے کہ سانپوں اور کتوں کو مار  
ڈالو اور دو دھاری والے سانپ اور دم کئے ہوئے کو مار ڈالو  
کیونکہ یہ دونوں مرنال کھودیتے ہیں، اور پیٹ والوں کا پیٹ گرا  
دیتے ہیں، زہری بیان کرتے ہیں کہ ممکن ہے ان کے زہر میں  
یہ تاثیر ہوگی، واللہ اعلم، حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں  
تو جو سانپ دیکھتا ہوں اسے فوراً مار ڈالتا ہوں، ایک مرتبہ میں  
گھر میں سانپوں میں سے ایک سانپ کا تعاقب کر رہا تھا، تو زید  
بن خطاب، ابولبابہ میرے سامنے سے گزرے اور میں اس کا  
پچھا کر رہا تھا، وہ بولے عبد اللہ ذرا ٹھہرو، تو میں نے کہا کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کے مارنے کا حکم  
فرمایا ہے، وہ بولے گھر کے سانپ مارنے سے ممانعت فرمائی  
ہے۔

۱۱۲۲ - حرط بن یحییٰ، ابن وہب، یونس (دوسری سند) عبد بن  
حمید، عبد الرزاق، معمر، (تیسری سند) حسن الحلوانی، یعقوب  
بواسطہ اپنے والد، صالح، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت  
مردی ہے، باقی صالح نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں  
کہ مجھے ابولبابہ بن عبد السمدر، وزید بن خطاب نے دیکھا، وہ  
بولے کہ حضور نے گھریلو سانپ مارنے سے منع فرمایا ہے، اور  
یونس کی روایت میں ہے کہ سانپوں کو مارو، باقی دو دھاری  
والے اور دم بریدہ کا ذکر نہیں ہے۔

۱۱۲۳ - محمد بن ریح، لیث، (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، نافع  
بیان کرتے ہیں کہ ابولبابہ نے حضرت ابن عمر سے ان کے گھر  
میں ایک دروازہ کھولنے کے لئے کہا تاکہ مسجد سے قریب ہو  
جائیں، اتنے میں لڑکوں نے سانپ کی ایک کینچلی پائی، عبد اللہ  
بن عمر نے کہا، کہ سانپ کو دیکھو اور مار ڈالو، ابولبابہ نے کہا

مت مارو کیونکہ حضور نے ان سانپوں کو مارنے سے جو گھروں میں ہوں، منع فرمایا ہے۔

۱۱۲۴۔ شیمان بن فروخ، جریر بن حازم، نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ سب سانپوں کو مار ڈالتے تھے یہاں تک کہ ابولبابہ بن عبدالمطلب نے ہم سے حدیث بیان کی کہ حضور نے گھریلو سانپ مارنے سے منع فرمایا ہے، اس دن سے حضرت عبد اللہ نے یہ امر ترک کیا۔

۱۱۲۵۔ محمد بن شعیب، یحییٰ القطان، عبد اللہ، نافع نے ابولبابہ سے سنا، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کر رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو سانپ مارنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۱۲۶۔ اسحاق بن موسیٰ الانصاری، انس بن عیاض، عبد اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت ابولبابہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، (دوسری سند) عبد اللہ بن محمد بن اسماء النخعی، جویریہ، نافع، حضرت عبد اللہ، حضرت ابولبابہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سانپوں کے مارنے سے منع فرمایا ہے جو کہ گھروں میں رہتے ہیں۔

۱۱۲۷۔ محمد بن شعیب، عبد الوہاب ثقفی، یحییٰ بن سعید، نافع بیان کرتے ہیں کہ ابولبابہؓ انصاری کا مکان قبائش تھا، وہ مدینہ منورہ چلے آئے، ایک مرتبہ عبد اللہ بن عمرؓ ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک روشندان کھول رہے تھے یکایک گھر کے بڑی عمر والے سانپوں میں سے ایک سانپ نظر آیا، لوگوں نے اسے مارنا چاہا، ابولبابہ بولے ان کے مارنے کی ممانعت ہے یعنی گھریلو سانپوں کی اور دم بریدہ لور دو دھاری والے سانپوں کے مارنے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ یہ دونوں قسم کے سانپ بینائی ختم کر

اللہ التمسوه فاقتلوه فقال ابو لبابة لا تقتلوه فان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن قتل الجنان التي في البيوت \*

۱۱۲۴۔ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهِنَّ حَتَّى حَدَّثَنَا أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْبَذْرِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ جَنَّاتِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَلَتْ \*

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا لُبَابَةَ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجَنَّاتِ \*

۱۱۲۶۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ الصُّبَيْحِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجَنَّاتِ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ \*

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو الْوَهَّابِ ثَعْلَبِيُّ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مَسْكَنُهُ بَقْبَاءَ فَانْتَقَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَبَيْنَمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسًا مَعَهُ يَفْتَحُ حَوْجَةً لَهُ إِذَا هُمْ بِحَيَّةٍ مِنْ عَوَامِرِ الْبُيُوتِ فَأَرَادُوا قَتْلَهَا فَقَالَ أَبُو لُبَابَةَ إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْهُمْ يُرِيدُ عَوَامِرَ الْبُيُوتِ وَأَمَرَ بِقَتْلِ



دیتے ہیں اور پیٹ والی کے پیٹ کو گرا دیتے ہیں۔

الْبَصْرَ وَبَصْرَ حَانَ أَوْلَادِ النِّسَاءِ \*  
الْبَصْرَ وَبَصْرَ حَانَ أَوْلَادِ النِّسَاءِ \*  
الْبَصْرَ وَبَصْرَ حَانَ أَوْلَادِ النِّسَاءِ \*

۱۱۲۸۔ اسحاق بن منصور، محمد بن جہضم، اسماعیل بن جعفر، عمر بن نافع، نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ایک مرتبہ اپنے گھرے ہوئے مکان کے پاس تھے وہاں سائب بن کثیر کی بیٹی، لوگوں نے کہا اس سائب کا تعاقب کرو اور اسے مار ڈالو، ابولبابہ بولے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے ان ساتویں کے مارنے سے منع فرمایا ہے، جو کہ گھروں میں رہتے ہیں، بال دم بریدہ اور جس پر دو لکیریں ہوتی ہیں اس سے لگے کہ یہ وہ توں، مائی اچک لیتے ہیں اور عورتوں کا پیٹ گرا دیتے ہیں۔

۱۱۲۸۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْظٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ عِنْدَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَوْمًا عِنْدَ خَدَمِهِ لَهُ فَرَأَى وَبَصْرَ حَانَ فَقَالَ تَبِعُوا هَذَا الْجَانَّ فَاقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو لُبَابَةَ إِنِّي نَصَارِي أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنِّ الَّتِي تُكُونُ فِي الْبُيُوتِ إِلَّا الْبَصْرَ وَذَا الطُّفَيْتَيْنِ فَإِنَّهُمَا اللَّذَانِ يَحْبِطَانِ الْبَصْرَ وَيَتَّبِعَانِ مَا فِي بُيُوتِ النِّسَاءِ \*

۱۱۲۹۔ ہارون بن سعید ابی، ابن وہب، اسمعیل بن نافع بیان کرتے ہیں کہ ابولبابہ عبداللہ بن عمر کے پاس سے گزرے، اور وہ حضرت عمر کے مکان کے پاس جو قلعہ تھا، وہاں کھڑے ایک سائب کو ٹاک رہے تھے، بقیہ روایت لیث بن سعد کی روایت کی طرح ہے۔

۱۱۲۹۔ وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ مَرَّ بِابْنِ عُمَرَ وَهُوَ عِنْدَ النَّاسِ الَّذِي عِنْدَ دَارِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَرُصُّدُ حَيَّةً يَنْحَرُ حَدِيثَ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ \*

۱۱۳۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوبکر بن اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، عیسیٰ، ابراہیم، اسود، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں تھے، اس وقت آپ پر سورت تازی یہ سورت سن رہے تھے کہ اتنے میں ایک سائب نکلا، آپ نے فرمایا اس کو مار ڈالو، چنانچہ ہم اس کے مارنے کے لئے لپکے وہ نکل کر چل دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے اللہ نے تمہارے ہاتھ سے بچا لیا، جیسا کہ تمہیں اس کے شر سے محفوظ رکھا۔

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَالْمُقَدِّسِيُّ يَحْيَى قَالَ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ وَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتُ عُرْفًا فَنَحْنُ فَأَخَذَهَا مِنْ فِيهِ رَطْبَةً إِذْ خَرَجَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ اقْتُلُوهَا فَأَبْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَاهَا اللَّهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاهُمْ شَرَّهَا \*

۱۱۳۱۔ قتیبہ بن سعید، عثمان بن شیبہ، جریر، عیسیٰ بن مسعود

۱۱۳۱۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ

کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ \*

۱۱۳۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ مُحَرَّمًا بِقَتْلِ حَبِيبَةٍ بَعْنِي \*

۱۱۳۳- وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَنْتَمَا فَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ \*

۱۱۳۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سُرَّحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ صَبِيئِ (وَهُوَ عِنْدَنَا مَوْلَى ابْنِ أَفْلَحٍ) أَخْبَرَنِي أَبُو السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ ذَهْرَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي بَيْتِهِ قَالَ قَوَّحَدْنَاهُ يُصَلِّي فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهُ حَتَّى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ فَسَمِعْتُ نَحْوَهُمَا فِي عَرَاجِينَ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَالْتَفْتُ فَإِذَا حَبِيبَةٌ قَوَّحَدْنَاهُ فَفَاشَارَ إِلَيَّ أَنْ أَجْلِسَ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَتْ فَاشَارَ إِلَيَّ بِيْتٍ فِي الدَّارِ قَالَ أَتَرَى هَذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كَانَ فِيهِ قَتْلِي مِمَّا حَدَّثْتُ عَنْهُ بِعُزْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذَلِكَ الْيَوْمَ بَسْتَأْذِنُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِانْتِصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ إِلَيَّ أَهْلِي فَاسْتَأْذَنَهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَيْكَ سَلَاخَكَ فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكَ قُرْبَةَ فَأَعْزَدَ

۱۱۳۲- ابو کریب، حفص بن غیاث، اعمش، ابراہیم، اسود حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام منیٰ میں ایک محرم کو ایک سانپ مارنے کا حکم فرمایا۔

۱۱۳۳- عمر بن حفص بن غیاث، بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھے اور باقی حدیث جریر اور ابو معاویہ کی طرح مروی ہے۔

۱۱۳۴- ابو الطاہر احمد بن عمرو بن السرح، عبد اللہ بن وہب، مالک بن انس، صبیئ، ابو السائب، مولیٰ، ہشام بن زہرہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت ابو سعید خدریؓ کے پاس ان کے مکان پر گئے تو انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا اور انہوں نے یہ بھی کہا، میں ان کی نماز پوری ہونے کے انتظار میں بیٹھ گیا، اتنے میں لکڑیوں میں جو گھر کے کونے میں رکھی تھیں کچھ حرکت کی آواز آئی، میں نے ادھر دیکھا تو سانپ تھا، میں اسے مارنے کے لئے اٹھا تو ابو سعیدؓ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ، میں بیٹھ گیا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو مکان کے اندر ایک کونٹھری مجھے بتائی، اور پوچھا یہ کونٹھری دیکھتے ہو، میں نے کہا ہاں، بوسے اس میں ہمارا ایک نوجوان رہتا تھا جس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی، ہم حضور کے ساتھ خندق کے لئے گئے، وہ جوان دوپہر کو حضور سے اجازت لے کر اپنے گھر آیا کرتا تھا، ایک دن اس نے اجازت مانگی، آپ نے فرمایا اپنے ہتھیار لے کر جا، کیونکہ مجھے تم پر نیا قریظہ کا خدشہ ہے، اس نے اپنے ہتھیار لئے، جب وہ اپنے گھر پہنچا تو اپنی بیوی کو دیکھا کہ دروازے کے دونوں پہلوں کے درمیان کھڑی ہے، اس نے غیرت سے اپنا تیزہ اسے



الرَّجُلُ سِلَاحَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَإِذَا امْرَأَتُهُ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةً فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرَّمْحِ لِيَطْعَنَّهَا بِهِ وَاصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهُ اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحُكَ وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتَّى تَنْظُرَ مَا الَّذِي أَشْرَحَنِي فَدْخَلَ فَإِذَا بِحَبِيبَةِ عَصِيمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرَّمْحِ فَانْتَظَمَهَا بِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَوَكَزَتْهُ فِي الدَّارِ فَأُطْرِبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يَلْتَمِزُ إِلَيْهَا كَأَنَّ امْرَأَةً مَوْتَانِ الْحَيَّةُ أَمِ الْفَتَى قَالَ فَجِئْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِّرْنَا ذَلِكَ لَهُ وَقُلْنَا لَهُ ادْعُ اللَّهَ يُحْيِيهِ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ جُنًّا قَدْ اسْلَمُوا فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَأَذْنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَأَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَأَقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ\*

مارنے کے لئے اٹھایا، عورت بولی اپنا نیزہ سنبھال، اور اندر جا کر رکھ، مظلوم ہو جائے گا کہ میں کیوں لگی ہوں، وہ جوان اندر گیا، کیا دیکھتا ہے کہ ایک بڑا سانپ کنڈلی مارے بستر پر بیٹھا ہے، جوان نے اس پر نیزہ اٹھایا اور اسی نیزہ سے اسے کوٹنے لیا، پھر نکلا اور نیزہ مکان میں گاڑ دیا، وہ سانپ اس پر لوٹ پوٹ ہوا، پھر ہم نہیں جانتے کہ سانپ پہلے مرایا وہ جوان، ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے واقعہ بیان کیا، اور عرض کیا، یا رسول اللہ دعا کیجئے کہ اللہ اسے پھر زندہ کر دے، آپ نے فرمایا، اپنے ساتھی کے لئے دعائے مغفرت کرو، پھر آپ نے فرمایا، مدینہ منورہ میں جن رہتے ہیں، جو مسلمان ہو گئے ہیں، لہذا جب تم ان سانپوں کو دیکھو تو تین دن تک ان کو خبردار کرو، مگر اس کے بعد بھی وہ نکلیں، تو ان کو مار ڈالو کیونکہ وہ شیاطین ہیں۔

(فائدہ)۔ یعنی کافر جن ہیں یا شریر سانپ ہیں، ملام نودی فرماتے ہیں، مدینہ منورہ کے سانپوں کو بغیر اطلاع دیئے اور ڈرائے ہوئے مارنا درست نہیں اور مدینہ منورہ کے علاوہ پورے تمام مقامات پر جنگ ہو یا گھر سانپ کا مارنا مستحب ہے اور ڈرانے کی حاجت نہیں، اور ڈرانے کی ترکیب یہ ہے کہ سانپ سے پوچھ لے، کہ میں تجھے اس عہد کی کہ جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے لیا تھا، قسم دیتا ہوں کہ ہمیں ایذا مستدینا، اور پھر نہ لگنا، اب اگر وہ پھر لگے تو مار ڈالے، اس اجازت ہے (نووی جلد ۲)۔

۱۱۳۵۔ محمد بن رافع، وہب بن جریر بن حازم، بواسطہ اپنے والد، اسلم بن عبیدہ ابوالسائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ابو سعید خدری کے پاس گئے، چنانچہ ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے تخت کے نیچے حرکت کی آواز پائی، ہم نے دیکھا تو سانپ تھا، بقیہ روایت مالک کی روایت کی طرح ہے، باقی اتنا زیادہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ ان گھروں میں عمر والے سانپ ہوتے ہیں، جب تم انہیں دیکھو تو تین دن تک انہیں تنگ کرو، اگر وہ پھر نہ نکلے تو خیر ورنہ اسے قتل کر ڈالو، کیونکہ وہ کافر جن ہے اور اس روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ آپ نے فرمایا جاؤ، اپنے بھائی کو دفن کر دو۔

۱۱۳۵۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَرِيرٍ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ بِنْتُ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ السَّائِبُ وَهُوَ عِنْدَنَا أَبُو السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ إِذْ سَمِعْنَا نَحْتًا سَرِيرِهِ حَرَكَةً فَتَنَظَرْنَا فَإِذَا حَيَّةٌ وَسَاقُ الْحَدِيثِ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ صَيْفِيٍّ رَ قَالَ فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبُيُوتِ عَوَابِرَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا فَخَرِّجُوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا فَإِنْ دَهَبَ وَ إِلَّا فَأَقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمْ ادْهَبُوا فَأَذْنُوا صَاحِبَكُمْ\*

۱۱۳۶- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا بِحْثِي  
بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عَدْنَانَ حَدَّثَنِي صَيْفِيُّ عَنْ أَبِي  
السَّائِبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ  
نَفَرًا مِنَ الْجَنِّ قَدْ اسْلَمُوا فَمَنْ رَأَى شَيْئًا مِنْ  
هَذِهِ الْغَوَامِرِ فَلْيُؤْذِنَهُ تَنَاقُ فَإِنْ بَدَأَهُ نَعْدُ فَلْيَقْبَلْهُ  
فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ \*

(۱۷۲) بَابُ امْتِحَنَاتِ قَتْلِ الْوَزَغِ \*

۱۱۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغَمْرُو  
النَّاقِدُ وَاسْتَحَقُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ  
إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ شَيْبَةَ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْوَزَغِ  
وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ أَمَرُ \*

۱۱۳۸- وَحَدَّثَنِي أَبُو الصَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ  
أَحْمَدَ بْنُ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ  
جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ بَكْرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ  
ابْنُ جَبْرِ بْنِ شَيْبَةَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ  
أَنَّ أُمَّ شَرِيكٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اسْتَأْذَنَتْ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَتْلِ الْوَزَغِ فَأَمَرَ بِقَتْلِهَا وَأُمُّ  
شَرِيكٍ إِحْدَى بَنَاتِ نَبِيِّ غَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ اتَّفَقَ  
لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي خَلْفٍ وَعَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ  
وَحَدِيثُ ابْنِ وَهْبٍ قَرِيبٌ مِنْهُ \*

۱۱۳۹- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ  
حَمِيدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ

۱۱۳۶- زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، ابن عجلان، عثی،  
ابو السائب، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا،  
آپ فرما رہے تھے کہ مدینہ منورہ میں کئی جن رہتے ہیں، جو  
مسمان ہو گئے ہیں، پھر کوئی ان عمروائے سانپوں میں سے کسی  
سانپ کو دیکھے تو تین مرتبہ اسے اطلاق کر دے، اگر وہ پھر اس  
کے بعد بھی نکلے تو اسے مار ڈالے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

باب (۱۷۳) گرگٹ کے مارنے کا استحباب۔

۱۱۳۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی  
عمر، سفیان بن عیینہ، عبد الحمید بن جبر بن شیبہ، سعید بن  
مسیب، حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت  
کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ  
وآلہ وبارک وسلم نے انہیں گرگوٹوں کے مارنے کا حکم دیا اور  
ابن شیبہ کی روایت میں "امر" کا لفظ ہے۔

۱۱۳۸- ابو الطاہر، ابن وہب، ابن جریج۔

(دوسری سند) محمد بن احمد بن ابی خلف، روح، ابن جریج۔  
(تیسری سند) عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج، عبد الحمید،  
سعید بن مسیب، حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے  
روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے گرگوٹوں کے مارنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے  
گرگوٹوں کے مارنے کا حکم فرمایا اور ام شریک بنی عمر کے قبیلہ کی  
ایک عورت تھیں، ابن ابی خلف اور عبد بن حمید کی روایت  
کے الفاظ متفق ہیں، اور ابن وہب کی روایت کے الفاظ اس کے  
قریب قریب ہیں۔

۱۱۳۹- اسحاق بن ابراہیم، حمید بن حمید، عبد الرزاق، معمر،  
زہری، عمار بن سعد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں، کہ



عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ غَالِبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ  
وَسَمَاءُ فَوَيْسَمًا \*

۱۱۴۰ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَ  
أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْوَرُغُ الْقَوَيْسِيُّ زَاذَ حَرَمَلَةَ  
قَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ \*

۱۱۴۱ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَالِدُ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ  
قَتَلَ وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةٌ  
وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا  
حَسَنَةٌ لِدُونَ الْأُولَى وَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ  
فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةٌ لِدُونَ الثَّانِيَةِ \*

۱۱۴۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو  
غَوَاثَةَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
خَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ زَكَرِيَّا ح وَحَدَّثَنَا أَبُو  
كَرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنْ  
سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ عَالِدِ بْنِ  
سُهَيْلٍ إِنَّا خَرِيرٌ وَحَدَّثَهُ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ مَنْ قَتَلَ  
وَزَغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كَسِبَتْ لَهُ مِائَةَ حَسَنَةٍ  
وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذَلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُونَ ذَلِكَ \*

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کے مارنے کا حکم (۱)  
فرمایا اور اس کا قوسق (فاسق) رکھا ہے۔

۱۱۳۰ ابو الطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس، زہری، عروہ،  
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو قوسق فرمایا ہے، حرمہ کی  
روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ نے  
اسے مارنے کا حکم فرمایا۔

۱۱۴۱ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، اسماعیل، بواسطہ اپنے والد،  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص  
گرگٹ کو پہلی ہی ضرب میں مار ڈالے تو اسے اتنا ثواب ہے اور  
جو دوسری ضرب میں مارے اسے اتنا ثواب ہے مگر پہلی بار  
سے کم، اور جو تیسری ضرب میں مارے تو اس کے لئے اتنا ثواب  
ثواب ہے، لیکن دوسری بار سے بھی کم۔

۱۱۴۲ قتیبہ بن سعید، ابو عولند۔

(دوسری سند) زہیر بن حرب، جریر۔

(تیسری سند) محمد بن صباح، اسماعیل بن زکریا۔

(چوتھی سند) ابو کریم، وکیع، سفیان، اسماعیل، بواسطہ اپنے  
والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے، خالد بن اسماعیل کی روایت کی طرح حدیث  
مروی ہے، مگر تنہا جریر کی روایت میں یہ ہے کہ جو شخص  
گرگٹ کو پہلی ضرب میں مار ڈالے تو اس کے لئے سو نیکیاں  
ہیں، اور دوسری بار میں اس سے کم، اور تیسری بار میں اس سے  
کم۔

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور کے مارنے کا حکم فرمایا اس کا اصل سبب یہ ہے کہ یہ موذی ہے اور اس کی طبیعت میں خبیثت ہے۔  
اس کی طبیعت خبیثت کے دکھانے کے لئے دوسری روایت میں آپ نے فرمایا کہ حضرت ابیہم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے تو یہ جانور  
آگ میں چھو نکلیں مار رہا تھا۔ یہ چھو نکلیں ہرانا اس کے قتل کا سبب نہیں ہے بلکہ یہ اس کی خبیثت پر دلالت کرتا ہے۔

۱۱۴۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ زَكَرِيَّا عَنْ سَهْلٍ حَدَّثَنِي  
أَعْيَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي أَوَّلِ ضَرْبَةِ سَبْعِينَ حَسَنَةً \*

۱۱۴۳- محمد بن صالح، اسماعیل بن زکریا، سہیل، اخیث سہیل،  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، جو اول ضرب ہی  
میں گرگٹ کو مار ڈالے، اسے ستر نیکیاں ملیں گی۔

(فائدہ) سوار ستر کے عدد میں انحصار نہیں، بلکہ افلاص اور حسن نیت پر ثواب کا دار ہے، بخاری کی روایت میں ہے کہ جب حضرت ابراہیم  
علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو تمام جانور آگ بجھا رہے تھے مگر گرگٹ آگ میں پھونکنے لگا، اس کے مارنے پر ثواب ہے۔

(۱۷۴) بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النَّعْلِ \*

۱۱۴۴- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ  
يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ رَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ  
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي  
سَعْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَعْلَةً  
فَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّعْلِ  
فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَلَّا تَقْرَضَكَ  
نَعْلَةً أَهْلَكَتْ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تَسْبَحُ \*

باب (۱۷۴) چوٹی کے مارنے کی ممانعت۔

۱۱۴۴- ابو الطاہر، حرملہ بن یحییٰ، ابن رجب، یونس، ابن  
شہاب، سعید بن مسیب، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، کہ ایک چوٹی نے کسی  
نبی (ا) کے کالہ انہوں نے حکم دیا تو چوٹیوں کا تمام گھر جلا دیا  
گیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی نازل کی کہ ایک چوٹی کے  
کاٹنے میں تم نے امتوں میں سے ایک امت کو ہلاک کر ڈالا، جو  
کہ اللہ تعالیٰ کی پاک بیان کرتی تھیں۔

(فائدہ) ان کی شریعت میں چوٹی کا مارنا، اور جلا دینا جائز تھا باقی زیادتی پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی اور سنن ابوداؤد میں صحیح بخاری و مسلم کی  
شرط پر روایت مروی ہے، کہ جس میں چوٹی کے مارنے سے منع فرمایا گیا، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۱۴۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُعْبِقَةُ  
يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ  
عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ  
شَجَرَةٍ فَذَعَنَتْهُ نَعْلَةٌ فَأَمَرَ بِجِهَازِهِ فَأَخْرَجَ مِنْ

۱۱۴۵- قتیبہ بن سعید، معبکہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ انبیاء میں سے ایک نبی درخت کے نیچے  
اترے، ان کے چوٹی نے کالہ لیا، انہوں نے حکم دیا،  
چوٹیوں کا گھٹ ٹکا لایا، پھر حکم دیا تو جلا دیا گیا، تب اللہ نے اس

(۱) یہ نبی حضرت عزیر علیہ السلام یا حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے۔ چوٹی کے بارے میں معروف ہے کہ وہ اپنے لئے گرمی کے موسم میں  
سردیوں کے لئے بھی خوراک کا ذخیرہ کر لیتا ہے۔ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک چوٹی کے بارے میں پوچھا  
کہ تیری سال بھر کا غذا کیا ہے اس نے کہا کہ گندم کا ایک دانہ۔ حضرت سلیمان نے چوٹی کو ایک شیشی میں بند کر دیا اور گندم کا ایک دانہ  
ساتھ رکھ دیا سال کے بعد اسے نکالا تو اس نے آدھا دانہ کھایا تھا آدھا باقی تھا۔ حضرت سلیمان نے وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ آپ عظیم  
الشان بادشاہ ہیں مجھے خطرہ تھا کہ آپ مجھے بھول جائیں گے اس لئے میں نے اگلے سال کے لئے بقیہ آدھا ذخیرہ کر لیا۔ حضرت سلیمان اس  
کی دانی پر حیران ہو گئے۔



نَحْبُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأُخْرِقَتْ فَأَوْحَى إِلَيْهِ  
فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً \*

۱۱۴۶ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّزَاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ  
هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ نَبِيُّ مِنَ  
النَّبِيِّاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ  
بِحَبَارِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا وَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِقَتْ  
فِي النَّارِ قَالَ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً  
وَاحِدَةً \*

(۱۷۵) بَابُ تَحْرِيمِ قَتْلِ الْهَرَّةِ \*

۱۱۴۷ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ  
أَسْمَاءَ الصَّبِيحِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ  
نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَذِّبْتُ امْرَأَةً فِي هِرَّةٍ سَحَبْتُهَا  
حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلْتُ فِيهَا النَّارَ لَأَ هِيَ أَطْعَمَتْهَا  
وَسَقَمْتُهَا إِذْ حَبَسْتُهَا وَلَأَ هِيَ تَرَكْتُهَا تَأْكُلُ مِنْ  
حَشَائِشِ الْأَرْضِ \*

پردہ کی کہ ایک چوٹی کو سزا ہوگی (باقیوں کا کیا قصور تھا)۔

۱۱۴۶۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان  
مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو کہ حضرت ابو ہریرہ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
نقل کی ہیں، چنانچہ چند احادیث بیان کیں، پھر فرمایا کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء میں سے کوئی  
نہی ایک درخت کے نیچے اترے ان کے ایک چوٹی نے کات  
لیا، انہوں نے چوٹیوں کے چھتے کے متعلق حکم دیا، وہ نکالا گیا  
پھر اسے جلادینے کا حکم دیا، وہ جلایا گیا، اللہ نے ان کی طرف وحی  
کی کہ ایک ہی چوٹی کو کیوں نہ مارا۔

باب (۱۷۵) ہلی کے مارنے کی ممانعت۔

۱۱۴۷۔ عبد اللہ بن محمد بن اسماء الصبیحی، جویریہ، نافع، حضرت  
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت کو ایک ہلی کی وجہ سے  
عذاب ہوا، اس نے ہلی کو پکڑ رکھا تھا، تاکہ وہ مرگئی، پھر وہ اس  
ہلی کا وجہ سے جہنم میں گئی، اس نے ہلی کو نہ کھانا دیا نہ پانی، جب  
اسے قید میں رکھا، اور نہ ہی اسے آزاد کیا کہ وہ زمین ہی کے  
جانور کھا لیتی۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں، یہ عورت کافرو تھی اور اس وجہ سے اس کے عذاب میں اور اضافہ ہو گیا، قسطلانی فرماتے ہیں کہ یہ  
عورت مومنہ تھی یا کافرہ، قرطبی فرماتے ہیں دونوں احتمال ہیں، امام نووی فرماتے ہیں صحیح یہ ہے کہ مومنہ تھی اور اس گناہ کی وجہ سے جہنم  
میں گئی اور یہ صغیرہ نہیں، بلکہ اس کے اصرار سے کبیرہ ہو گیا اور پھر حد بیٹ میں یہ کہاں تصریح ہے کہ وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گی، شیخ سنوی  
فرماتے ہیں بدیگر جانوروں کو بھی اسی طرح تکلیف دینا اسی گناہ میں داخل ہے، واللہ اعلم (تووی جلد ۲، شرح سنوی جلد ۱)۔

۱۱۴۸۔ نصر بن علی جمہمی، عبد الاعلیٰ، عبید اللہ بن عمر، نافع،  
ابن عمر، سعید المقبری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ،  
رسالت ماب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے اسی روایت  
کے ہم معنی روایت مروی ہے۔

۱۱۴۸ - وَحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ حَبِيبِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ  
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَعَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِمِثْلِ مَعْنَادُ \*

۱۱۴۹- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَعْنٍ بْنِ عِمْسَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَائِعٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ \*

۱۱۴۹- ہارون بن عبد اللہ، عبد اللہ بن جعفر، معن بن عیسٰی، مالک، زائع، حضرت انس عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت مروی ہے۔

۱۱۵۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَذَّبْتُ امْرَأَةً فِي هِرَّةٍ لَمْ تُصَبِّحْهَا وَلَمْ تَسْفِهَا وَلَمْ تُتْرِكْهَا تَأْكُلْ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ \*

۱۱۵۰- ابو کریب، عبد اللہ، ہشام بن عبد اللہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب ہوا جس کو اس نے کھانا نہ دیا نہ پانی نہ ہی اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے جانور کھا لیتی۔

۱۱۵۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْخَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا رِطْبَتُهَا وَفِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ خَشَرَاتِ الْأَرْضِ \*

۱۱۵۱- ابو کریب، ابو معاویہ، (دوسری سند) محمد بن ثنی، خالد بن حارث، ہشام سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے، اور دونوں روایتوں میں ”رطبتھا“ کا لفظ ہے اور ابو معاویہ کی روایت میں ”خشرات الارض“ کا لفظ ہے اور ترجمہ ایک ہے۔

۱۱۵۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَحْبَرْنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَمْعِي حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ \*

۱۱۵۲- محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، حمید بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے ہشام بن عروہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۱۵۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ مَبِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ \*

۱۱۵۳- محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہشام بن مہب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

(۱۷۶) بَابُ فَضْلِ سَقْيِ الْبَهَائِمِ الْمُحْتَرَمَةِ وَإِطْعَامِهَا \*

باب (۱۷۶) جانوروں کو کھلانے اور پلانے کی فضیلت۔



۱۱۵۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ قِيمًا قَرَأَ عَلَيْهِ عَنْ سَمْعَى مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمْعَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتِمُّنَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقِ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ شَوْءًا فَتَزَلَّ فِيهَا فَضَرَبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ يَبْعُ مَنِيَّ قَزَلِ الْبُرِّ فَمَلَأَ حَقَّهُ مَاءً ثُمَّ أَثْمَنَكَ بِقِيَدِ حَتَّى رَفَعِي فَسَقَى الْكَلْبُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَعَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّ لَنَا فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا فَقَالَ فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٌ أَجْرٌ \*

۱۱۵۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ هِشَامِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَةً بَغِيًّا رَأَتْ كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍ يُطِيفُ بِبُيْرِ فَذْ أَذْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ فَتَزَعَّتْ لَهُ بِمَوْقِعِهَا فَعَفَرَ لَهَا \*

۱۱۵۶ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَّابٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتِمُّنَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَفْتِنُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَتَزَعَّتْ مَوْقِعَهَا فَاسْتَقَمَّتْ لَهُ بِهِ فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ فَعَفَرَ لَهَا بِهِ \*

۱۱۵۴ - قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، حنی موی ابو بکر، ابو صالح السمعان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص راستہ میں جا رہا تھا، اس کو بہت پیاس لگی، ایک کنوئیں ملا، وہ اس میں اتر اور پانی پیا، پھر نکلا، تو ایک کتے کو دیکھا کہ اپنی زبان نکالے ہوئے ہانپ رہا ہے، اور پیاس کی وجہ سے گیلی مٹی چلاتا رہا ہے، وہ آدمی کہنے لگا اس کتے کی بھی پیاس کی وجہ سے وہی حالت ہو رہی ہے، جو میری تھی، چہ نچہ وہ پھر کنوئیں میں اتر اور اپنے موزے میں پانی بھر، اور موزہ منہ میں پکڑ کر اوپر چڑھا اور وہ پانی کتے کو پلایا، اللہ نے اس کی نیکی قبول کی اور اسے بخش دیا، صحابہ نے کہا، یا رسول اللہ ہمیں ان جانوروں میں بھی ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا ہر مازہ جو دالے میں ثواب ہے۔

۱۱۵۵ - ابو بکر بن ابی شیبہ، خالد احمر، ہشام، محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، ایک زانیہ نے ایک کتے کو گرمی کے دنوں میں دیکھا کہ کنوئیں کے گرد چکر دگا رہا تھا، اور اپنی زبان پیاس کی وجہ سے باہر نکال رکھی تھی، اس عورت نے اپنے موزہ سے پانی نکالا اور اس کتے کو پلایا، اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔

۱۱۵۶ - ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، جریر بن حازم، ایوب سختیانی، محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک کتا ایک کنوئیں کے گرد چکر دگا رہا تھا، اور پیاس کی وجہ سے مر رہا تھا، اسے بنی اسرائیل کی کبھیوں میں سے ایک کبھی نے دیکھا تو اس نے اپنا موزہ اتر اور اس سے پانی نکال کر اس کتے کو پلایا، اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کے بدلے اسے معاف کر دیا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کِتَابُ الْأَلْفَاظِ مِنَ الْأَدَبِ وَغَيْرِهَا

باب (۷۷۱)۔ زمانہ کو برا کہنے کی ممانعت۔

۱۱۵۷۔ ابو الطاہر احمد بن عمرو بن السرح، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، امین شہاب، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انسان زمانہ کو برا کہتا ہے حالانکہ زمانہ میرے ہاتھ میں ہے، اور رات دن میرے اختیار میں ہیں۔

۱۱۵۸۔ اسحق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان، زہری، ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ انسان مجھے ایذا دیتا ہے، زمانہ کو برا کہتا ہے، حالانکہ میں خود ہی زمانہ ہوں رات اور دن کو بدلتا رہتا ہوں۔

۱۱۵۹۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں انسان مجھے تکلیف دیتا ہے، کہتا ہے ہائے زمانہ کی کم بختی، لہذا کوئی تم میں سے یہ نہ کہے کہ ہائے زمانہ کی کمبختی، کیونکہ زمانہ میں ہی ہوں، رات اور دن کو بدلتا ہوں، جب چاہوں گالے موقوف کر دوں گا۔

۱۱۶۰۔ قتیبہ، صغیرہ بن عبد الرحمن، ابو الزناد، اعرج، حضرت

(۱۷۷) بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الدَّهْرِ \*

۱۱۵۷۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ سَرْحٍ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسُبُّ ابْنُ آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدَيَّ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ \*

۱۱۵۸۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِبْنُ أَبِي عَمْرٍو وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ أَقْلِبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ \*

۱۱۵۹۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَقُولُ يَا حَبِيبَةَ الدَّهْرِ فَلَا يَقُولَنَّ أَخَذَكُمْ يَا حَبِيبَةَ الدَّهْرِ فَإِنِّي أَنَا الدَّهْرُ أَقْلِبُ لَيْلَهُ وَنَهَارَهُ فَإِذَا شِئْتَ قَبَضْتَهُمَا \*

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ



الرَّحْمَنُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ يَا حَيَّةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ \*

۱۱۶۱- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ ابْنِ سَبْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ \*

(تذکرہ)۔ یعنی زمانہ کیا کر سکتا ہے، کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے، اور اللہ تعالیٰ کو وہر (زمانہ) مجازاً کہہ دیا، لہذا زمانہ کو برا کہنا یہ معطل اللہ پروردگار عالم کی شان میں گستاخی ہوگی۔

(۱۷۸) بَابُ كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ الْعَنْبِ كَرْمًا \*  
۱۱۶۲- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سَبْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسُبُّ أَحَدُكُمْ الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ لِلْعَنْبِ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ \*

۱۱۶۳- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ النَّاقِدِ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا كَرْمٌ فَإِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ \*

۱۱۶۴- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ ابْنِ سَبْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْمُوا الْعَنْبَ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ \*

۱۱۶۵- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا کوئی تم میں سے زمانہ کو براند کہے، اس لئے کہ زمانہ تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

۱۱۶۱- زہیر بن حرب، جریر، ہشام، ابن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا کوئی تم میں سے زمانہ کو براند کہے کیونکہ زمانہ تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

(تذکرہ)۔ یعنی زمانہ کیا کر سکتا ہے، کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے، لہذا زمانہ کو برا کہنا یہ معطل اللہ پروردگار عالم کی شان میں گستاخی ہوگی۔

باب (۱۷۸) انگور کو کرم کہنے کی ممانعت۔  
۱۱۶۲- حجاج بن شاعر، عبد الرزاق، معمر، ایوب، ابن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی زمانہ کو براند کہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے، اور کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے، اس لئے کہ کرم تو مسلمان آدمی ہے۔

۱۱۶۳- عمرو بن قنبر، ابن ابی عمر، سفیان، زہری، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا (انگور کو) کرم نہ کہو، کیونکہ کرم مسلمان کا دل ہے۔

۱۱۶۴- زہیر بن حرب، جریر، ہشام، ابن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ انگور کو کرم مت کہو، کیونکہ کرم تو مسلمان آدمی ہے۔

۱۱۶۵- زہیر بن حرب، علی بن حفص، ورقاء، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَخَذُكُمْ الْكَرْمُ  
فَإِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ \*

۱۱۶۶ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا  
حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَخَذُكُمْ  
بِلُغْنِبِ الْكَرْمِ إِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّحْلُ الْمُسْلِمُ \*

۱۱۶۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا  
عَمْسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكِ  
بْنِ خُرَبٍ عَنْ عُلْفَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا  
الْكَرْمُ وَلَكِنْ قُولُوا الْحَبْلَةُ يَعْنِي الْعَنْبَ \*

فرمایا کہ کوئی تمہیں سے (انگور کو) کرم نہ کہے، اس لئے کہ کرم  
مومن کا دل ہے۔

۱۱۶۶ - ابن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان روایات  
میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں،  
چنانچہ چند احادیث کے بیان کرنے کے بعد کہا کہ حضور نے  
فرمایا کہ کوئی تمہیں سے انگور کو کرم نہ کہے، اس لئے کہ کرم تو  
مسلمان آدمی ہے۔

۱۱۶۷ - علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، شعبہ، ساک بن حرب،  
علقہ بن وائل، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے  
فرمایا (انگور کو) کرم مت کہو، بلکہ حبلیہ یعنی عنب (انگور) کہو۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، کہ ان روایات سے انگور کو کرم کہنے کی کرہت ثابت ہوتی ہے، عرب لوگ انگور، انگور کی شراب کو کرم  
کہتے تھے، کرم کے معنی شرافت اور بزرگی کے ہیں تو جب شراب حرام ہوئی تو آپ نے اس نام کی بھی ممانعت فرمادی۔

۱۱۶۸ - زہیر بن حرب، عثمان بن عمر، شعبہ، ساک، علقہ بن  
وائل، حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،  
انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا کہ (انگور کو) کرم مت کہو، بلکہ حبلیہ اور عنب کہو۔

۱۱۶۸ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ قَالَ  
سَمِعْتُ عُلْفَةَ بْنَ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا الْكَرْمُ  
وَلَكِنْ قُولُوا الْعَنْبُ وَالْحَبْلَةُ \*

باب (۱۷۹) لفظ عبد یا امتہ یا مولیٰ یا سید کے  
استعمال کرنے کا بیان۔

۱۱۶۹ - یحییٰ بن ابوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء  
بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم  
میں سے یوں نہ کہے، عبیدی (میرا بندہ)، امتی (میری باندی)،  
تم سب اللہ کے بندے ہو، اور تمہارے عورتیں اللہ تعالیٰ کی

(۱۷۹) بَابُ حُكْمِ إِطْلَاقِ لَفْظَةِ الْعَبْدِ  
وَالْأَمَةِ وَالْمَوْلَى وَالْحَسِيدِ \*

۱۱۶۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ  
حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ  
عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ  
أَخَذُكُمْ عَبْدِي وَأَمَتِي كَذَلِكَ عُبِدُ اللَّهُ وَكُلُّ



بِسْمِ اللَّهِ بِمَاءِ اللَّهِ وَلَكِنْ لَيْفُلُ غُلَامِي وَجَارَتِي  
وَفَتَايَ وَفَتَايَ \*

۱۱۷۰ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَنَا يَقُولُ أَخَذَكُمْ عَبْدِي فَكُنْكُمْ عَبْدُ  
اللَّهِ وَلَكِنْ لَيْفُلُ فَتَايَ وَلَا يَقُلُ الْعَبْدُ رَبِّي  
وَلَكِنْ لَيْفُلُ سَيِّدِي \*

۱۱۷۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو  
كَرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو  
سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ كِلَاهُمَا عَنْ  
الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا وَلَا يَقُلُ  
الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ مَوْلَايَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي  
مُعَاوِيَةَ فَإِنْ مَوْلَاكُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ \*

۱۱۷۲ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ  
هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا يَقُلُ  
أَخَذَكُمْ امْتَنِي رَبَّكَ أَطِيعِ رَبَّكَ وَضِيْ رَبَّكَ  
وَلَا يَقُلُ أَخَذَكُمْ رَبِّي وَلَيْفُلُ سَيِّدِي مَوْلَايَ  
وَلَا يَقُلُ أَخَذَكُمْ عَبْدِي أَتَيْتِي وَلَيْفُلُ فَتَايَ  
فَتَايَ غُلَامِي \*

باندیاں ہیں بلکہ یوں کہے میرا غلام، میری لونڈی، میرا جوان  
مرد اور میری جوان عورت۔

۱۱۷۰۔ زہیر بن حرب، جریر، الأعمش و ابو صالح، حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی تم میں سے یہ نہ کہے، میرا  
بندہ، کیونکہ تم سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہو، البتہ یہ کہے کہ  
میرا غلام، اور نہ غلام یوں کہے، میرا رب بلکہ میرا سید کہے۔

۱۱۷۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ (دوسری سند)،  
ابو سعید انصاری، وکیع، الأعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی  
ہے، اور دونوں حدیثوں میں ہے کہ غلام اپنے سید کو مولیٰ نہ  
کہے، اور ابو معاویہ کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ تم سب کا  
مولیٰ تو اللہ رب العزت ہے۔

۱۱۷۲۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام، بن منبہ ان  
روایات سے روایت کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
کرتے ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کوئی تم میں سے (غلام  
سے) یوں نہ کہے، اپنے رب کو اپنی پاد، اپنے رب کو کھانا کھلا،  
اپنے رب کو وضو کرا، اور کوئی تم میں سے کسی کو اپنا رب نہ کہے،  
بلکہ سید یا مولیٰ کہے، اور کوئی تم میں سے میرا بندہ (۱) اور میری  
بندگی نہ کہے، بلکہ میرا جوان، اور میری جوان عورت، میرا غلام  
(یہ الفاظ کہے)۔

(۱) اپنے غلام یا باندی کو عبدی، امی کہنا یا مولیٰ کو ربی کہنا مکروہ تنزیہی اور خلاف ادبی ہے حرام اور ناجائز نہیں ہے اس لئے کہ دوسری متعدد  
روایات میں غلام کے لئے عبدی اور باندی کے لئے امی کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے غیر کے لئے بھی رب کا لفظ  
استعمال ہوا ہے۔ ہاں البتہ بغیر کسی چیز کی طرف نسبت کے مطلقاً "رب" کے لفظ کا استعمال اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے غیر اللہ کے لئے  
کسی نہ کسی چیز کی طرف منسوب ہو کر استعمال ہوتا ہے جیسے رب الدار، رب المرء، رب المال، مال والا وغیرہ۔

(۱۸۰) بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ الْإِنْسَانِ حَبِثَ نَفْسِي \*

۱۱۷۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ سَلَاةً عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ حَبِثَ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ لِقِسَّتْ نَفْسِي هَذَا حَدِيثُ أَبِي كُرَيْبٍ وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ لَكِنْ \* ۱۱۷۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

۱۱۷۵- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ حَبِثَ نَفْسِي وَلِيَقُلْ لِقِسَّتْ نَفْسِي \*

(قائدہ)۔ ابواب آپ نے ایسے الفاظ کہنے سے ممانعت فرمادی، اور بتلایا کہ اس کے ہم معنی دوسرے الفاظ استعمال کئے جائیں تاکہ گفتگو بھی خجاست سے پاک ہو کر طیب اور پاکیزہ رہے

(۱۸۱) بَابُ اسْتِغْفَالِ الْمِسْلِكِ وَأَنَّهُ أَطْيَبُ الطَّيِّبِ وَكَرَاهَةِ رَدِّ الرِّيحَانِ وَالطَّيِّبِ \*

۱۱۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي حَلْبُدُ بْنُ حُغْفَرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ غَصْبَةً تَمُشِي مَعَ امْرَأَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ وَحَاتَمًا

بَاب (۱۸۰) ”میرا نفس خبیث ہو گیا“ کہنے کی ممانعت۔

۱۱۷۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ (دوسری سند) ابو کریب، ابواسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا بلکہ یہ کہے کہ میرا نفس کاٹل اور سست ہو گیا، الفاظ حدیث ابو کریب کے ہیں، اور ابو بکر نے قال کے بجائے عن النبی کہا ہے اور ”لکن“ کا لفظ بھی نہیں بولا۔

۱۱۷۴۔ ابو کریب، ابو معاویہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۱۷۵۔ ابو الطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابولہامہ بن سہل بن حنیف، سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا، بلکہ یہ کہے میرا نفس سست اور کاٹل ہو گیا۔

(قائدہ)۔ ابواب آپ نے ایسے الفاظ کہنے سے ممانعت فرمادی، اور بتلایا کہ اس کے ہم معنی دوسرے الفاظ استعمال کئے جائیں تاکہ گفتگو بھی خجاست سے پاک ہو کر طیب اور پاکیزہ رہے

بَاب (۱۸۱) مشک کا استعمال، نیز خوشبو اور پھول کو واپس کرنے کی کراہت۔

۱۱۷۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، شعبہ، خلید بن جعفر، ابو نضرہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک گھٹلی عورت تھی جو لمبی عورتوں کے ساتھ چلا کرتی تھی، تو اس نے لکڑی کی دو کھڑاویں بنوا کر پہنیں، اور سونے کے خول کی انگوٹھی بنوائی جو بند ہوتی تھی، پھر اس میں



مِنْ ذَهَبٍ مُّطْبَقٍ ثُمَّ خَشْتُهُ مِسْكَاً وَهُوَ  
أَطْيَبُ الطَّيِّبِ قَمَرَاتُ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ فَلَمْ  
يَعْرِفُوها فَقَالَتْ يَنْدِهَا هَكَذَا وَتَقْضِ شَعْبَةً  
بِئْذِهِ \*

مشک بھری ہوئی تو بہت ہی عمدہ خوشبو ہے، پھر ان دو عورتوں  
کے درمیان چلی تو اسے لوگوں نے نہیں پہچانا اور اس نے اپنے  
ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا، اور شعبہ نے اپنا ہاتھ جھٹک کر  
اس عورت کے اشارہ کو بتایا۔

(فائدہ)۔ حضور نے مشک کو اَطْيَبِ الطَّيِّبِ فرمایا، یہی باب کا مقصود ہے، امام نووی فرماتے ہیں کہ مشک پاک ہے اور اس کا استعمال بدن اور  
کپڑے میں درست ہے، اور اس عورت نے لکڑی کی کھراویں پہن کر لوگوں سے چھپنے کے لئے اپنے کو لمبا کیا، تو یہ جائز ہے۔

۱۱۷۷ - حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِثُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ  
هَارُونَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَلِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَالْمُسْتَمِرِّ  
قَالَا سَمِعْنَا أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
الْمَعْدَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ذَكَرَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَآئِيلَ خَشَتْ خَاتَمَهَا  
مِسْكَاً وَالْمِسْكَ أَطْيَبُ الطَّيِّبِ \*

۱۱۷۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ  
حَرْبٍ كِثَابَنَا عَنْ الْمُقَرِّي قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرِّي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي  
أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَرَضَ عَلَيْهِ رِيحَانٌ  
فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيحِ \*

۱۱۷۹ - حَدَّثَنِي هَارُونَ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَبُو  
صَافِرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا وَقَالَ  
الْأَعْرَجُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَحْضَرَ  
اسْتَحْضَرَ بِالنَّارِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُورٍ بَطْرَحَهُ مَعَ  
النَّارِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ يَسْتَحْضِرُ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

(فائدہ)۔ مردوں کو جود اور عید اور مجالس ذکر اور علم میں خوشبو لگانا مستحب ہے، مگر مردوں کی خوشبود ہے کہ خوشبو محسوس ہو لیکن رنگت  
ظاہر نہ ہو۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب الشعر (۱)

۱۱۸۰۔ عمرو بن قنبلہ، ابن ابی عمر، ابن عیینہ، ابراہیم بن میسرہ، عمرو بن شریک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے پیچھے ۶۰ ار ہو تو آپ نے ارشاد فرمایا کیا تجھے امیہ بن ابی الصلت کے کچھ اشعار یاد ہیں، میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا سناؤ، میں نے ایک بیت پڑھا، آپ نے فرمایا اور پڑھ، میں نے اور پڑھا، آپ نے فرمایا اور پڑھ یہاں تک کہ میں نے سو بیت پڑھے۔

۱۱۸۱۔ زہیر بن حرب، احمد بن عبدہ، ابن عیینہ، ابراہیم بن میسرہ، عمرو بن شریک، یعقوب بن عاصم، شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا اور بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۱۱۸۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مختار بن سلیمان (دوسری سند) زہیر بن حرب، عبد الرحمن بن مہدی، عبد اللہ بن عبد الرحمن، عمرو بن شریک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے شعر پڑھنے کے لئے کہا، اور ابراہیم بن میسرہ کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں، باقی اتنی زیادتی ہے کہ آپ نے فرمایا ابوالصلت مسلمان ہونے کے

۱۱۸۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْقَنْبَلِ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ كِنَاهُمَا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَدِفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةِ ابْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هِيَ فَأَنْشَدْتُهُ يَتَا فَقَالَ هِيَ ثُمَّ أَنْشَدْتُهُ يَتَا فَقَالَ هِيَ حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ \*

۱۱۸۱۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَفَانَةَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ أَوْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ الشَّرِيدِ قَالَ أَرَدْتُ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْلَهُ فَذَكَرْتُ بِمِثْلِهِ \*

۱۱۸۲۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّائِفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَنْشَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَنْ

(۱) اشعار دو قسم کے ہیں مستحسن، نہ موم۔ مستحسن اشعار وہ ہیں جن کا مضمون اچھا ہو جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا مضمون، اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مضمون، اسی طرح نیکی کی باتوں پر مشتمل اشعار۔ اور نہ موم اشعار وہ ہیں جن کا مضمون اچھا نہ ہو جیسے شرکیہ اور کفریہ مضمون، فسق و فجور پر مشتمل مضمون یا جھوٹا مضمون، عورتوں اور مردوں کے عشق پر مشتمل مضمون یا ناقص کسی انسان کی جہو پر مشتمل مضمون۔ اسی طرح اشعار میں بہت زیادہ اشعار تک بھی نہ موم ہے۔



حَدَّثَنَا أَبُو رَاحِمٍ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
بُيُوتَهُ وَفِي حَدِيثِهِ أَبُو مَهْدِيٍّ قَالَ قُلْتُ كَذَّابٌ  
يُسَبِّحُ فِي شِعْرِهِ \*

قریب ہو گیا تھا، ابن مہدی کہ روایت میں ہے کہ اس نے  
شعار میں اس کے اسلام کا اظہار کیا۔

(فائدہ) امیہ بن ابی الصلت کے اشعار میں: قرار توحید اور شرک کا بیان تھا، اس نے آپ نے اس کا سننا پسند لیا، باقی ابن اشعار میں توحش گوئی  
اور بے ہوشی ہو، ان کا شمار ست فتنوں میں ہے۔

۱۱۸۳۔ محمد بن حاتم بن میمون، ابن مہدی، سفیان، عبد الملک  
بن عمیر، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم  
سے نقل کیا کہ شاعروں کے کلام میں سب سے زیادہ سچا کلام  
لبید کا ہے۔

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ  
وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الشَّعْبِيُّ جَمِيعًا عَنْ شَرِبِلَةَ قَالَ  
بَيْنَ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِبِلَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَمِيدِ بْنِ  
عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمْتُ  
بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ  
بَاطِلٌ \*

۱۱۸۴۔ محمد بن حاتم بن میمون، ابن مہدی، سفیان، عبد الملک  
بن عمیر، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاعروں کے کلام میں سچا کلام لبید کا ہے  
”ماسوا حق کے ہر شے نقاب ہے“

۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَمِيدِ بْنِ  
عُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ  
قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ  
بَاطِلٌ وَكَذَلِكَ أُمِّيَةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنَّ يُسْرِمَ \*

(فائدہ) عامر قسطلانی فرماتے ہیں کہ امیہ بن ابی الصلت شعر اور میں سے تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی اسے اطلاع ہوئی لیکن  
حضور پر ایمان لانے کی توفیق نہ ہوئی، اور اس کے اکثر اشعار توحید پر مشتمل تھے، شیخ بدر الدین عینی فرماتے ہیں کہ لبید ابن ربیعہ العامری  
صحابی ہیں، اور ۱۵۳ سال کی عمر پائی اور خلافت عثمان میں انتقال فرمایا، اور عامر قسطلانی کتاب الادب میں فرماتے ہیں کہ لبید صحابی ہیں اور  
بڑے عرب شعر ادا گشت ہیں، ابو جعفر کے لوگ جب خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اس وقت یہ بھی تشریف لائے اور شرف بہ  
اسلام ہوئے۔

۱۱۸۵۔ ابن ابی عمر، سفیان، زاکدہ، عبد الملک بن عمیر، ابو سلمہ،  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شاعر کے قول میں  
سب سے سچا مصرعہ یہ ہے ”الاکل شئ ما خلا الله باطل“ اور ابن  
ابی الصلت قریب تھا کہ مسلمان ہو جاتا۔

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنِي أَبُو أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ زَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَمِيدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي  
سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ نَيْتٍ قَالَهُ  
لشاعرٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ وَكَذَلِكَ أَبُو

أَبِي الصَّلْتِ أَنَّ يُسَيِّمَ \*

۱۱۸۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْثَرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَهُ الشُّعْرَاءُ أَنَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خِذَا اللَّهُ بَاطِلٌ \*

۱۱۸۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَنَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خِذَا اللَّهُ بَاطِلٌ مَا زَادَ عَلَيَّ ذِلَّتٌ \*

۱۱۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِفَاةً عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِيَنَّ حَوْفُ الرَّجُلِ قَبْعًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَّ شِعْرًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنْ أَنْ حَفْصًا لَمْ يَقُلْ يَرِيهِ \*

۱۱۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْثَرِ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِيَنَّ حَوْفُ أَحَدِكُمْ قَبْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَّ شِعْرًا \*

۱۱۹۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا

۱۱۸۶- محمد بن عثمان، محمد بن جعفر، شعبہ، عبد الملک بن عمیر، ابی سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا شعر لہ کے کلام میں سب سے سچا بیت یہ ہے "اَنَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خِذَا اللَّهُ بَاطِلٌ"۔

۱۱۸۷- یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن زکریا، اسرائیل، عبد الملک بن عمیر، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ شاعروں کے کلام میں سب سے سچا شعر لبید کا یہ کلمہ ہے "اَنَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خِذَا اللَّهُ بَاطِلٌ" اور اس پر زائد نہ کرتے۔

۱۱۸۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص، ابو معاویہ (دوسری سند) ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، (تیسری سند) ابو سعید الأشج، وکیع، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر آدمی کے پیٹ میں پیپ بھر جائے اور اس کا پیٹ سڑ جائے تو اس سے بہتر ہے کہ پیٹ کے اندر شعر بھرے۔

۱۱۸۹- محمد بن عثمان، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، یونس بن جبیر، محمد بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کے پیٹ میں پیپ بھری ہو، جس سے پیٹ سڑ جائے، پیٹ میں شعر بھرنے سے بہتر ہے۔

۱۱۹۰- قتیبہ بن سعید ثقفی، کیث، ابن الہادی، یحییٰ مولیٰ



يُثْبِتُ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ يُحْنَسَ مَوْلَى مُصْطَفِي بْنِ  
الْزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَبَتْ نَحْنُ  
نَسِيرٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِالْعُرْجِ إِذْ غَرَضَ شَاعِرٌ يُنْسِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا الشَّيْطَانَ أَوْ أَمْسِكُوا  
الشَّيْطَانَ لَأَنْ يَغْتَلِبَ جَوْفُ رَجُلٍ فِيمَا خَيْرٌ لَهُ  
مِنْ أَنْ يَغْتَلِبَ شَيْعَرًا \*

مصعب بن الزہیر، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
مقام عرج میں جا رہے تھے کہ سامنے سے ایک شاعر شعر پڑھتا  
ہوا آیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شیطان کو پکڑ لو،  
یا فرمایا شیطان کو رد کر لو، آدمی کے پیٹ میں پیپ بھر جائے،  
وہ شعار بھرنے سے بہتر ہے۔

(فائدہ) یعنی شعر قوالی میں ایسا مصروف ہو جائے کہ قرآن وحدیث اور علوم شرعیہ سے بے خبر ہو جائے، باقی اثر ان امور کے ساتھ یہ  
اشعار بھی پڑھ لے اور وہ بھی برے نہ ہوں تو پھر کسی قسم کی قیامت نہیں ہے کیونکہ شعر بھی ایک ایسا کلام ہے کہ اس کا نفع، عمدہ اور برا، ہر  
ہے، احادیث بالاسنہ دونوں پہلوؤں کو متعین کر دیا۔

### باب (۱۸۴) نرد شیر یعنی چوسر کی حرمت۔

۱۱۹۱۔ زہیر بن حرب، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، عیینہ،  
علقمہ بن مرثد، سلیمان بن بریدہ، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ جو شخص چوسر کھیلے اس نے اپنا ہاتھ گویا سور کے گوشت اور  
اس کے خون سے رنگے۔

(۱۸۴) بَابُ تَحْرِيمِ اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ شِيرَ \*  
۱۱۹۱ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُلُقَمَةَ بْنِ  
مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شِيرَ  
فَكَأَنَّمَا صَبَّغَ يَدَهُ فِي لَحْمٍ عِزْرِيٍّ وَدَمِهِ \*

(فائدہ) چوسر باجماع علمائے کرام حرام ہے، امام مالک فرماتے ہیں کہ شطرنج چوسر سے بھی بدتر ہے اور وہ عبادت سے غافل کر دیتی ہے اور  
جامع صغیر میں حدیث ہے کہ شطرنج کھیلنے والا ملعون ہے اور اس کو دیکھنے والا سور کے گوشت کھانے والے کے برابر ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## كِتَابُ الرُّؤْيَا

۱۱۹۲۔ عمرو بن ناقد، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، ابن عیینہ،  
زہری، ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں خواب دیکھتا تھا تو میری  
بقا کی سی حالت ہو جاتی تھی، مگر میں کپڑے نہیں اوڑھتا تھا،  
یہاں تک کہ ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور ابن سے اس  
کا تذکرہ کیا، انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

۱۱۹۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِلُ وَإِسْحَاقُ بْنُ  
إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عِيْنَةَ  
وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا  
أُغْرَى مِنْهَا غَيْرَ أَنِّي لَا أَرْمِلُ حَتَّى لَقِيتُ أَبَا

وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی جانب سے، لہذا جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین مرتبہ تھو کے اور اللہ سے اس کے شر کی پناہ مانگے تو وہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۱۱۹۳۔ ابن ابی عمر، سفیان، محمد بن عبد الرحمن، عبد ربہ، یحییٰ بن سعید، محمد بن عمرو بن علقمہ، ابو سلمہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور حسب سابق حدیث بیان کی اور انہوں نے اپنی حدیث میں ابو سلمہ کا یہ قول ذکر نہیں کیا "كنت اري اني اذى اذى" مسما عبر انى لا اذى

۱۱۹۴۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور دونوں روایتوں میں یہ نہیں ہے کہ مہری بخار کی سی حالت ہو جاتی، باقی یونس کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ آپ نے فرمایا، اپنی نیند سے بیدار ہو تو بائیں جانب تین مرتبہ تھو کے۔

۱۱۹۵۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، ابو سلمہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے اچھا خواب اللہ کی جانب سے ہے، لہذا جب کوئی تم میں سے ایسی چیز خواب میں دیکھے کہ جسے ناپسند کرے تو بائیں جانب تین مرتبہ تھو کے اور اس کے شر سے پناہ مانگے، تو وہ نقصان نہیں دے گا، ابو سلمہ کہتے ہیں میں بسا اوقات ایسا خواب دیکھتا جو مجھے پہاڑ سے بھی بھاری ہوتا، جب سے میں نے یہ حدیث سنی مجھے پرواہ نہیں رہی۔

فَتَادَةُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُكْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ \*

۱۱۹۳۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ وَعَبْدُ رَبِّهِ وَيَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِمْ قَوْلَ أَبِي سَلَمَةَ كُنْتُ أَرَى الرَّؤْيَا أَغْرَى مِنْهَا غَيْرَ أَبِي لَا أَرْمُلُ \*

۱۱۹۴۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِذَّاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَيُسَ فِي حَدِيثِهِمَا أَغْرَى مِنْهَا وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ فَلْيَنْفُثْ عَلَى يَسَارِهِ حِينَ يَهَبُ مِنْ تَوْبِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ \*

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَحْيَى ابْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُكْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ فَقَالَ ابْنُ كُنْتُ لَأَرَى الرَّؤْيَا أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ جَبَلٍ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ



سَمِعْتُ بِهِذَا الْحَدِيثَ فَمَا أَتَابِلَهَا \*

۱۱۹۶- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنْ  
اللِّثِيِّ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يُعْنِي الثَّقَفِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو  
بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ كُنْهَهُ  
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ  
الثَّقَفِيِّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا  
وَأَبْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَأَجِبَ نَمِيرٌ قَوْلَ أَبِي  
سَلَمَةَ بِأَنِّي أَجِبُ الْحَدِيثَ وَزَادَ ابْنُ رُمْحٍ فِي  
رَوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ وَلِيَحْوِلَ عَنْ حَبِيبِ اللَّهِ  
كَانَ عَلَيْهِ \*

۱۱۹۶- قتیبہ بن سعید، محمد بن رُمح، لیث بن سعد، (دوسری سند)  
ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الوہاب ثقفی، (تیسری سند) ابو بکر بن  
ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ  
روایت مروی ہے، اور ثقفی کی روایت میں ابو سلمہ کا قول کہ  
میں ایسا خواب دیکھتا تھا، مذکور ہے، باقی لیث اور ابن نمیر کی  
روایت حدیث کے اختتام تک ابو سلمہ کا قول مذکور نہیں، باقی  
ابن رُمح کی حدیث میں اتنی زیادتی ہے کہ اس کردت سے بچ  
جائے جس پر لیٹا ہوا ہے۔

۱۱۹۷- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ  
رَبِّ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الرُّؤْيَا الْمَصَالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالرُّؤْيَا  
السَّوَاءُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى رُؤْيَا فَكَّرَ مِنْهَا  
شَيْئًا فَلْيَنْفُتْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ  
الشَّيْطَانِ لَا تَحْضُرُهُ وَكَأَيُّ يُعْبِرُ بِهَا أَحَدًا فَإِنْ رَأَى  
رُؤْيَا حَسَنَةً فَلْيُعْبِرْ وَكَأَيُّ يُعْبِرُ إِلَّا مَنْ يُجِبُ \*

۱۱۹۷- ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارثہ، عبد رب  
بن سعید، ابو سلمہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا  
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا  
نیک خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی  
طرف سے لہذا جب کوئی خواب دیکھے اور اس میں کسی چیز کو برا  
سمجھے تو بائیں جانب تین مرتبہ تھو تھو کر سے اور احوال اللہ من  
الشیطن الرحیم کہے، اب وہ خواب اسے نقصان نہیں دے گا، اور  
وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے اور اگر اچھا خواب ہو تو خوش  
ہو، اور دوست کی اسے بیان کرے۔

۱۱۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ  
وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّ بْنِ  
سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى  
الرُّؤْيَا تُعْرِضُنِي قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا قَتَادَةَ فَقَالَ وَأَنَا  
كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا فَتُعْرِضُنِي حَتَّى سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا  
لِالصَّالِحَةِ مِنَ اللَّهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُجِبُ

۱۱۹۸- ابو بکر بن خلاد الباہلی، احمد بن عبد اللہ بن حکم، محمد بن  
جعفر، شعبہ، عبد رب بن سعید، حضرت ابو سلمہ بیان کرتے ہیں  
کہ میں بسا اوقات ایسے خواب دیکھتا تھا کہ بیمار ہو جاتا تھا، پھر میں  
ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا، انہوں نے کہا میرا بھی یہی  
حال تھا، یہاں تک کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ اچھا خواب اللہ کی طرف سے  
ہے، لہذا جب تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو دوست کے  
علاوہ کسی کے بیان نہ کرے اور جب برا خواب دیکھے تو بائیں

فَمَا يُحَدِّثُ بِهَا إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِنْ رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيُغْضِ عَنِ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّهَا وَإِنَّا يُحَدِّثُ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ ۝

۱۱۹۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزَّيْبَرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيُصْبِقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ حَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ ۝

۱۲۰۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّهْمَنِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَبِي النَّشَاطِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكُنْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ تَكْذِيبٌ وَأَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا أَصْلَقُكُمْ حَدِيثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ فَرُؤْيَا الصَّالِحَةِ بُشْرَى مِنَ اللَّهِ وَرُؤْيَا تَحْزِينٍ مِنَ الشَّيْطَانِ وَرُؤْيَا بَعَا يُحَدِّثُ الْمَرْءَ نَفْسَهُ فَإِنْ رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَلْيَا يُحَدِّثُ بِهَا النَّاسَ قَالَ وَأَجِيبُ الْقَبْدَ وَأَكْرَهُهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ فَلَا أُدْرِي هُوَ فِي الْحَدِيثِ أَمْ قَالَهُ ابْنُ

جانب تین مرتبہ تھو کے اور شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے، اور کسی سے بیان نہ کرے (۱)، تو اس صورت میں وہ خواب اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۱۱۹۹ - قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) ابن ریح، لیث، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب کوئی قر میں سے ایسا خواب دیکھے کہ جسے برا سمجھے تو بائیں جانب تین مرتبہ تھو کے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی تین مرتبہ پناہ مانگے اور جس کروٹ پر لیٹا ہو، اس سے پھر جائے۔

۱۲۰۰ - محمد بن ابی عمر کی، عبد الوہاب ثقفی، یوسف سختیانی، محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب زمانہ یکساں ہو جائے (۲) یا قیامت قریب آجائے تو مسلمان کا خواب جھوٹا نہ ہوگا، اور تم میں سے سب سے سچا خواب اس کا ہوگا جو باتوں میں سب سے سچا ہوگا، اور مسلمان کا خواب نبوت کے پینتالیس جزو میں سے ایک جزو ہے اور خواب تین قسم کا ہوتا ہے، ایک نیک خواب جو اللہ کی طرف سے خوشخبری ہے، دوسرا رنج والا خواب جو شیطان سے ہے، اور تیسرے جو اپنے دل کا خیال ہو تو جب کوئی تم سے برا خواب دیکھے تو کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور لوگوں سے بیان نہ کرے، اور میں خواب میں بیڑیاں پہننا اچھا سمجھتا ہوں، اور گلے میں طوق برا، اور بیڑیاں دیکھنا دین کی ثابت قدمی ہے، رنج کی کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ یہ کلام

(۱) پسندیدہ خواب دکھائی دے تو اس وقت کیا کیا جائے؟ ۱۲ احادیث سے چھ چیزیں معلوم ہوتی ہیں (۱) اس پر بے خواب سے پناہ مانگے (۲) شیطان سے پناہ مانگے (۳) بائیں جانب تھو کے (۴) اپنی کروٹ بدل لے (۵) دو رکعت نماز پڑھے (۶) کسی سے اس کا تذکرہ نہ کرے۔ (۷) حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ جب زمانہ قریب ہوگا تو مسلمان کے اکثر خواب سچے ہوں گے۔ قریب زمانہ سے کیا مراد ہے اس بارے میں کئی قول ہیں (۱) ملاقات کے اعتبار سے رات دن برابر ہوں (۲) قریب قیامت مراد ہے (۳) دنوں کا جلدی گزرتا مراد ہے یہ بھی قیامت کے قریب ہوگا کہ سال میں سے کی طرح مہینہ ہفتہ کی طرح اور ہفتہ ایک دن کی طرح ہوگا۔



سیرین \*

حدیث کا حصہ ہے یا ابن سیرین کی تفسیر ہے۔

۱۲۰۱۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ایوب سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور روایت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مجھے بیڑیاں دیکھنا پسند ہے اور طوق پہننے کو برا جانتا ہوں، اور بیڑی کی تعبیر دین میں مضبوطی ہے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۱۲۰۲۔ ابوالریح، حماد بن زید، ایوب، ہشام، محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب قیامت قریب آجائے گی، اور بقیہ روایت بیان کی مگر اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں ہے۔

۱۲۰۳۔ اسحاق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، باقی روایت میں اس جملہ کو کہ میں طوق کو پسند نہیں کرتا، مندرج کر دیا ہے، اور روایت کے آخر میں خواب کا نبوت کے چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

۱۲۰۴۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، ابوداؤد۔ (دوسری سند) زبیر بن حرب، عبدالرحمن بن مہدی، شعبہ۔ (تیسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک، حضرت عبادہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن کا خواب نبوت کے چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۱۲۰۵۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ ثابت بنانی،

۱۲۰۱۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَبُعِثَنِي الْقَبْدُ وَالْكَرَةُ الْغُلُّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ \*

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِغَنِي ابْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَهَيْشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ وَمَا قَالِ الْحَدِيثُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

(فائدہ) یعنی یہ روایت (محمد ثنی کی اصطلاح میں) موقوف ہے۔

۱۲۰۳۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ وَالْكَرَةُ الْغُلُّ إِلَى تَعَامِ الْكَلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الرُّؤْيَا جُزْءًا مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ \*

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بِشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَأَبُو دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كُلُّهُمُ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ \*

۱۲۰۵۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۲۰۶۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک مومن کا خواب نبوت کے چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۱۲۰۷۔ اسماعیل بن غیل، علی بن مسہر، اعمش، (دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان کا خواب وہ خود دیکھے یا اور کوئی اس کے لئے دیکھے، پورا ابن مسہر کی روایت میں ہے کہ نیک خواب نبوت کے چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۱۲۰۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبد اللہ بن یحییٰ بن ابی شیبہ بواسطہ اپنے والد، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، نیک آدمی کا خواب نبوت کے چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۱۲۰۹۔ محمد بن ثنی، عثمان بن عمر، علی بن مبارک (دوسری سند)، احمد بن احمد، عبد الصمد، حرب بن شداد، یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۲۱۰۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، عبد اللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ نَافِثِ بْنِ الْبَنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ \*

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَفْصٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ مُسْبِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ \*

۱۲۰۷۔ وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَلِيلِ أَخْبَرَنَا عَمِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ يَوْمَئِذٍ أَوْ تَرَى لَهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ الرَّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ \*

۱۲۰۸۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو مَلَكَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ \*

۱۲۰۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْمُيَّارِ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ كِنَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

۱۲۱۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ \*



۱۲۱۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ۔

(دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۱۲۱۲۔ ابن ثنی، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۲۱۳۔ قتیہ، ابن ریح، لیث بن سعد (دوسری سند) ابن رافع، ابی ابی ندیک، ضحاک بن عثمان، نافع سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی لیث کی روایت میں ہے کہ نافع نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ ابن عمر نے نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہونا بتایا ہے۔

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ ج وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ جَمِيعًا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا لَصَابِحَةُ جُزْءٍ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ \*

۱۲۱۲۔ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُعْتَمِدِ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ \* ۱۲۱۳۔ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمَيْحٍ عَنْ الثَّوْبِيِّ بْنِ سَعْدٍ ج وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قُدَيْسٍ أَخْبَرَنَا الصُّحَّاحُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ الثَّوْبِيِّ قَالَ نَافِعٌ حَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ جُزْءًا مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ \*

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ بعض روایات میں چالیس کا اور بعض میں پچاس کا اور بعض میں چھپیس کا تذکرہ ہے، ممکن ہے کہ یہ اختلاف خواب دیکھنے والوں کے اختلاف کی بنا پر ہے، اہم طبری نے اسی جانب اشارہ کیا ہے، قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ مومن کا خواب نبوت کے چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور فاسق کا ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے، خطابی نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چھپیس برس تک وحی آتی رہی، اس بنا پر خواب چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۱۲۱۴۔ ابوالریح سلیمان بن داؤد عتقی، حماد بن زید، ابوبہ، ہشام، محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھے ہی دیکھا، اس لئے شیطان میری صورت میں مشتمل نہیں ہو سکتا۔

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْأَعْمَشِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو وَهَبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي نَعْمَانٍ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي \*

(فائدہ) ابن ابی شیبہ فرماتے ہیں، مطلب یہ ہے کہ وہ خواب صحیح ہے انگوٹھ میں ہے، اور نہ شیطان کے انگوٹھے سے ہے، خواہ آپ کو کسی طبع میں دیکھے، اور شیطان کو اس بات کی قدرت نہیں دی گئی کہ آپ کی صورت میں متشکل ہو سکے، اگر یہ قوت اس کو دے دی جاتی تو حق و باطل میں امتیاز نہ رہتا۔

۱۲۱۵۔ ابوالظہار حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ، ابن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرمایا ہے

۱۲۱۵۔ وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَخَرَّمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ

تھے کہ جو شخص مجھے خواب میں دیکھے، وہ عنقریب مجھے بیداری میں دیکھے گا، یا اس نے گویا مجھے بیداری میں دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں متمثل نہیں ہو سکتا، ابو سلمہ بیان کرتے ہیں، کہ ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے سچ دیکھا۔

(فائدہ) یعنی دنیاوی زندگی میں اگر میری زیارت سے مشرف نہیں ہوا، تو آخرت میں مجھے ضرور دیکھے گا۔

۱۲۱۶۔ زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ابن ابی الزہری اپنے چچا سے دونوں حدیثیں اسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں، جس طرح سے کہ یونس سے روایت مروی ہے۔

۱۲۱۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) ابن ربیع، لیث، ابو الزہیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے مجھے خواب میں دیکھا، بے شک اس نے مجھے دیکھا، کیونکہ شیطان میری صورت میں متمثل نہیں ہو سکتا اور جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے، کیونکہ شیطان خواب میں اس سے کھلتا ہے۔

۱۲۱۸۔ محمد بن حاتم، روح بن زکریا، ابو الزہیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے بے شک مجھے دیکھا، اس لئے کہ شیطان کو یہ طاقت نہیں کہ وہ میری صورت میں متمثل ہو سکے۔

۱۲۱۹۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) ابن ربیع، لیث، ابو الزہیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ کے پاس ایک بدوی آیا اور کہنے لگا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا اور میں اس کے پیچھے جا رہا ہوں، آپ نے اسے جھڑکا اور فرمایا کہ

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَسِيرَانِي فِي الْبُقْطَةِ أَوْ لَكَأَنَّمَا رَأَى فِي الْبُقْطَةِ لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي وَقَالَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ \*

۱۲۱۶۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عُمِّي فَذَكَرَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا بِإِسْنَادَيْهِمَا سَوَاءً مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ \*

۱۲۱۷۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَأَى أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ فِي صُورَتِي وَقَالَ إِذَا حَلَمْتُ أَحَدُكُمْ فَلَا يُخَيِّرْ أَحَدًا بَتَلْعَبِ الشَّيْطَانُ بِهِ فِي الْمَنَامِ \*

۱۲۱۸۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَاءُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَشَبَّهَ بِي \*

۱۲۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِأَعْرَابِي حَاءَهُ فَقَالَ إِنِّي حَلَمْتُ أَنَّ رَأْسِي قُطِعَ فَأَنَا أَتْبَعُهُ فَرَجَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَنَا تَحْرِيرُ بَنَلْعَبِ الشَّيْطَانِ  
بِكَ فِي الْمَنَامِ \*

(فائدہ) بذریعہ وحی آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ خواب لغو ہے اور نہ سر کھٹنے کی تعبیر حکومت یا دولت میں خلل واقع ہونا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۲۲۰ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ  
قَالَ جَاءَ أُعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ  
كَأَنَّ رَأْسِي ضُرِبَ فَتَدَخَّرَ فَاشْتَدَّتْ عَلَيَّ  
أَثَرُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِأُعْرَابِيٍّ لَنَا تَحَدَّثَ النَّاسُ بِنَلْعَبِ الشَّيْطَانِ بِكَ  
فِي مَنَامِكَ وَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْطُبُ فَقَالَ لَنَا يُحَدِّثُ أَحَدُكُمْ  
بِنَلْعَبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي مَنَامِهِ \*

۱۲۲۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو  
سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ  
عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنَّ رَأْسِي قُطِعَ قَالَ  
فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِذَا  
لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ  
بِهِ النَّاسَ وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ إِذَا لَعِبَ  
بِأَحَدِكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّيْطَانُ \*

۱۲۲۲ - حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ حَوْشِبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ أَخْبَرَنِي  
الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ  
عَبَّاسٍ أَوْ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي

۱۲۲۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یا رسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرا سر کاٹا گیا اور وہ لڑھکتا ہوا چارہا ہے اور میں اس کے پیچھے جا رہا ہوں، آپ نے فرمایا کہ شیطان خواب میں جو تیرے ساتھ کھیلتا ہے وہ لوگوں سے مت بیان کر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اس کے بعد آپ خطبہ میں فرما رہے تھے کہ کوئی تم میں سے اس چیز کو بیان نہ کرے، جو شیطان اس کے ساتھ خواب میں کھیلتے۔

۱۲۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو سعید اشجعی، وکیع، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے خواب دیکھا ہے جیسا کہ میرا سر کٹ گیا ہے، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور ہر شاذ فرمایا، کہ جب تم میں سے کسی کے ساتھ خواب میں شیطان کھیلتے تو کسی سے بیان نہ کرے، اور ابو بکر کی روایت میں ”اذا لعب باحدکم“ کے الفاظ ہیں اور شیطان کا ذکر نہیں ہے۔

۱۲۲۲۔ حاجب بن الولید، محمد بن حرب، زبیدی، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا (دوسری سند) حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ

حَوْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ  
عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتِيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ  
عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي  
أَرَى اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظِلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ  
وَالْعَسَلُ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا بِأَوْدِيهِمْ  
فَالْمُسْتَكْبِرُ وَالْمُسْتَقْبِلُ وَأَرَى سَبِيًّا وَاصِلًا مِنَ  
السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَرَاكَ أُخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ  
ثُمَّ أُخِذَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَعَلَا ثُمَّ أُخِذَ بِهِ  
رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا ثُمَّ أُخِذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ  
بِهِ ثُمَّ وَصَلَ لَهُ فَعَلَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
بَابِي أَنْتَ وَاللَّهِ لَتَدْعَنِي فَلَا أُعْبِرُهَا قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتِيَهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ  
أَمَّا الظِّلَّةُ فَظِلَّةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الَّذِي يَنْطِفُ مِنَ  
السَّمَنِ وَالْعَسَلِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ وَلَبَنُهُ وَأَمَّا مَا  
يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذَلِكَ فَالْمُسْتَكْبِرُ مِنَ الْقُرْآنِ  
وَالْمُسْتَقْبِلُ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ  
إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ  
فَيُعْلِنُ اللَّهُ بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ  
فَيَعْلَمُ بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلَمُ بِهِ ثُمَّ  
يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ  
فَفَعَلُوا بِهِ فَأَخْبَرَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ بَابِي أَنْتَ  
أَصَبْتُ ثُمَّ أُعْطِيتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَعْطِيتُ بَعْضًا قَالَ  
قَوْلَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَتَحَدِّثَنِي مَا الَّذِي

بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور  
عرض کیا یا رسول اللہ میں نے رات خواب میں دیکھا ہے کہ  
ایک ابر کے ٹکڑے سے گھٹی اور شہد ٹپک رہا ہے، لوگ اسے اپنی  
پلوں سے لیتے ہیں، کوئی کم لیتا ہے اور کوئی زیادہ اور میں نے  
دیکھا کہ آسمان سے زمین تک ایک رسی لٹکی، آپ اسے پکڑ کر  
اوپر چڑھ گئے، پھر آپ کے بعد ایک آدمی نے اسے پکڑا، وہ بھی  
اوپر چڑھ گیا، پھر ایک اور شخص نے اسے تھاما، وہ بھی اوپر چڑھ  
گیا، پھر ایک آدمی نے اسے پکڑا تو دو ٹوٹ گئی، پھر چوتھی اور وہ  
بھی اوپر چلا گیا یہ سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں،  
مجھے اس خواب کی تعبیر بیان کرنے دیجئے، آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اچھا اس کی تعبیر بیان کرو، حضرت ابو بکر  
نے فرمایا کہ وہ ابر کا ٹکڑا تو اسلام ہے، اور گھٹی اور شہد سے قرآن  
کریم کی حلاوت اور نرمی مراد ہے اور وہ جو زیادہ اور کم لیتے ہیں تو  
بعض کو قرآن کریم زیادہ یاد ہے اور بعض کو کم، اور رسی جو  
آسمان سے زمین پر لٹکی تو وہ دین حق ہے، جس پر آپ میں اور  
پھر خدا ہی دین پر آپ کو بلا لے گا، آپ کے بعد ایک اور شخص  
اس کو تھامے گا وہ بھی اسی طرح چڑھ جائے گا، پھر ایک اور  
آدمی تھامے گا اس کا بھی یہی حال ہوگا، اس کے بعد اسے ایک  
اور شخص تھامے گا اور کچھ خلل واقع ہو جائے گا، لیکن یہ خلل  
ختم ہو جائے گا اور وہ آدمی بھی اوپر چڑھ جائے گا، یا رسول اللہ  
میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھے بتائیے کہ میں نے  
ٹھیک تعبیر بیان کی ہے یا غلط، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا تم نے ٹھیک بیان کیا، پھر کچھ غلط، حضرت ابو بکر نے  
عرض کیا یا رسول اللہ! خدا کی قسم بتلائیے کہ میں نے کیا غلطی (۱)

(۱) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا غلطی ہوئی، دو وجہوں سے مستحسن یہ ہے کہ اس غلطی کی تیسری میں غور و خوض نہ کیا  
جائے۔ ایک اس وجہ سے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درجہ اور مقام پوری امت سے اعلیٰ ہے تو کسی اور (بقیہ اگلے صفحہ پر)



أَخْطَأْتُ قَالَ لَا تُقَسِّمُ \*

کن ہے، آپ نے فرمایا قسم مت دو۔

(فائدہ) اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں ہو گا، اس لئے آپ نے غلطی بیان نہیں کی، اور غلطی بظاہر یہ تھی کہ شہد سے مراد قرآن کریم اور کھجی سے مراد حدیث ہے، مگر اشارہ الطحاوی کذا فی النووی، مگر مترجم کہتا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے خلفاء ثلاثہ کے نام بیان نہیں کئے، اسی وجہ اشارہ ہو گا۔

۱۲۲۳۔ ابن ابی عمر، سفیان، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب احد سے واپس ہوئے تو آپ کے پاس ایک شخص آیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اس رات خواب میں ایک بدلی دیکھی کہ جس سے کھجی اور شہد ٹپک رہا تھا، اور بقیہ روایت یونس کی حدیث کی طرح ہے۔

۱۲۲۴۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت مروی ہے، عبد الرزاق بیان کرتے ہیں کہ معمر کبھی حضرت ابن عباس کا نام لیتے اور کبھی حضرت ابو ہریرہؓ کا کہ انہوں نے بیان کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ میں نے آج رات ایک بدلی دیکھی، اور حسب سابق روایت مردی ہے۔

۱۲۲۵۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن داری، محمد بن کثیر، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب سے فرماتے ہیں، کہ جس آدمی نے تم سے خواب دیکھا ہے وہ بیان کرے، میں اس کی تعبیر دوں گا، ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک ابر کا کھڑا دیکھا ہے، بقیہ روایت حسب سابق ہے۔

۱۲۲۳ - وَحَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْصَرِّفَهُ مِنْ أُحُدٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظِلَّةٌ تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلُ بِمَعْنَى حَلِيبِ يُونُسَ \*

۱۲۲۴ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَوْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرٌ أَحْيَانًا يَقُولُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَحْيَانًا يَقُولُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ ظِلَّةً بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ \*

۱۲۲۵ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِمَّا يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَلْيَقْصِهَا أَغْبِرْهَا لَهُ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ ظِلَّةً بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ \*

(بقیہ گزشتہ صفحہ) کے لئے تعین کے ساتھ اس غلطی کی تعین کا دعویٰ کرنا ممکن نہیں ہے۔ دوسرے اس وجہ سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود حضرت صدیق اکبرؓ کے پوچھنے پر اسے ظاہر نہیں فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ اس کا کھجی رکھنا ہی بہتر سمجھا گیا تو اس لئے بھی اس کی تعین کر کے اسے ظاہر کرنا مناسب نہیں ہے۔

۱۲۲۶۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعنب، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ میں نے ایک رات دیکھا جیسا کہ سونے والا دیکھتا ہے جیسا کہ ام عقبہ بن رافع کے مکان میں ہیں، سو ہمارے سامنے ترچھو ہارے لائے گئے، جس قسم کے چھو ہاروں کو ابن طاب بولتے ہیں، تو میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ ہمیں دنیا میں بلندی حاصل ہوگی، اور آخرت میں نیک انجام ہوگا، اور یقیناً ہمارا دین بہتر اور محمد ہے۔

(فائدہ)۔ آپ نے یہ تعبیر الفاظ سے نکال، معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہ بھی ایک طریقہ ہے کہ لفظ سے مطلب اخذ کرے۔

۱۲۲۷۔ نصر بن علی جہضمی، بواسطہ اپنے والد، صخر بن جویریہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے خواب میں ایسا محسوس ہوا کہ میں مسواک کر رہا ہوں، اس وقت مجھے (مسواک لینے کے لئے) دو شخصوں نے پکڑا، ایک ان میں بڑا تھا، تو میں نے چھونے کو مسواک دے دی، تو مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دو تو میں نے بڑے کو دے دی (شیخ ابن فرما تے ہیں کہ بڑے کو مقدم رکھنا یہی سنت ہے)۔

۱۲۲۸۔ ابو عاصم اشعری، ابو کریب، ابو اسامہ، بریدہ ابو بردہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں تو میرا گمان یہاں یا مقام ہجر کی طرف گیا لیکن وہ وہاں منورہ نکلا، جسے شرب بھی بولتے ہیں، اور میں نے اپنے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے کھوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی، تو اس کی تعبیر اہل حد کے دن مسلمانوں کی شہادت نکلی، میں نے کھوار کو ویسے ہی ہلایا تو وہ ویسے ہی ثابت ہو گئی، پہلے سے اچھی، اس کی تعبیر یہ نکلی کہ اللہ تعالیٰ نے حق نصیب کی اور مسلمانوں کی جماعت قائم ہو گئی، اور میں

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَرَى النَّبِيُّ كَأَنَّا فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَأَتَيْنَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ الرُّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ \*

(۱۲۲۷)۔ وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتَ فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكِ فَحَدَّثَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاقَلْتُ السَّوَّكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَجِيلَ إِلَيَّ كَبْرٌ فَلَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ \*

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ جَدِّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَلَذَبْتُ وَهَنِي إِلَى أَنَّهَا النِّمَامَةُ أَوْ هَجَرْتُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَتَرَبُّ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَبْعًا فَانْقَطَعَ حَصْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أَصِيبُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ



اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَالْجَمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا أَيْضًا بَقَرًا وَاللَّهُ خَيْرٌ فَرَاذَا هُمُ النَّفَرُ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْحَيَرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنْ لُحَيْرٍ بَعْدَ وَثَوَابِ الصَّدَقِ الَّذِي آتَانَا اللَّهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ

۱۶۶۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْبَعَّاءِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَجَعَلَ يَقُولُ إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرُ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ فَقَدِمْتُهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامْعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ ابْنُ شُعَّاسٍ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةٌ جَرِيدَةٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ قَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أُعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ أَتَعْدَى أَمْرَ اللَّهِ فَبَكَتْ وَلَيِّنَ لَذِيْرْتُ لِيَعْبُرَنَّكَ اللَّهُ وَإِنِّي نَارُكَ الَّذِي أُرَيْتُ فَبَكَتْ مَا أُرَيْتُ وَهَذَا ثَابِتٌ يُحْيِيكَ حَتَّى نَمُوتَ انْصَرَفَ عَنْهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ أَرَى الَّذِي أُرَيْتُ فَبَكَتْ مَا أُرَيْتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَنَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهْمَنِي شَأْنُهُمَا فَأَوْحَى إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنْ انْفُخْهُمَا فَفَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلَتْهُمَا كَذَابِيْنِ يَعْرُجَانِ مِنْ بَعْدِي فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنَسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ صَاحِبُ الْبَعَامَةِ

نے اسی خواب میں گائیں بھی دیکھیں، اور اللہ تعالیٰ ہی خیر فرمانے والا ہے، یہ وہ لوگ تھے مسلمانوں کے جو احد کے دن کام آئے، اور خیر سے مراد وہ خیر تھی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد بھیجی، اور اس سچائی کا ثواب جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بدر کے مقام کے بعد عطا فرمایا۔

۱۶۶۹۔ محمد بن سہل تمیمی، ابوالیمان، شعیب، عبد اللہ بن ابی حسیں، نافع بن حسیب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مدینہ منورہ آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اپنے بعد اپنی خلافت مجھے دیدیں تو میں ان کی پیروی کرتا ہوں، مسیلمہ اپنے ساتھ اپنی قوم کے بہت سے آدمی لے کر آیا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے، اور آپ کے ساتھ ثابت بن ثمال تھے اور آپ کے ہاتھ میں لکڑی کا ایک ٹکڑا تھا، آپ مسیلمہ اور اس کے ساتھیوں کے پاس ٹھہرے اور فرمایا، اے مسیلمہ اگر تو مجھ سے لکڑی کا یہ ٹکڑا مانگے تو نہیں دوں گا اور میں خدا کے حکم کے ساتھ تیرے بارے میں کچھ کرنے والا نہیں اور اگر تو میرا کہنا نہ مانے گا تو اللہ تعالیٰ تجھے قتل کرے گا اور میں تجھے وہی سمجھتا ہوں جو مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے، اور یہ ثابت میری طرف سے تجھے جواب دیں گے، پھر آپ چلے گئے، ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جملہ کا مطلب دریافت کیا کہ میں تجھے وہی خیال کرتا ہوں کہ جو مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں سو رہا تھا کہ میں نے ہاتھوں میں سونے کے دو ٹکڑے دیکھے تو وہ مجھے برے معلوم ہوئے، خواب ہی میں مجھے حکم ہوا کہ میں ان کو پھونک ماروں، میں نے پھونکا تو وہ دونوں اڑ گئے، میں نے ان کی تعبیر لی کہ وہ دونوں جھوٹے ہیں جو میرے بعد نکلیں گے، ایک ان میں صاحب صنعاء والا عس





۱۲۳۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْمٍ جَمِيعًا عَنْ الْوَلِيدِ قَالَ ابْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ شَدَّادٍ أَنَّهُ سَمِعَ وَائِلَةَ بْنَ الْأَسْقَمِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ \*

۱۲۳۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ صُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي بِمِثْلِكَ عَنْ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَعْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَعْرِفُ شَخْرًا بِمِثْلِكَ كَلَامَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يُعَلِّتَ إِنِّي لَا أَعْرِفُهُ إِلَّا \*

(قائدہ) روایت اولیٰ سے صاف طور پر زبانِ اندس، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت ثابت ہے اور اس کی فضیلت اور شرف ثابت ہوئی ہے۔

(۱۸۴) بَابُ تَفْضِيلِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَمِيعِ الْخَلَائِقِ \*

۱۲۳۴- حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا هِشْلُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُرَيْخٍ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ

(۱) اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے تمام افرادِ انبیاء، غیر انبیاء پر اپنی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ ایک دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا "لَا تَقُولُوا إِنَّا الْأَنْبِيَاءُ" کہ انبیاء کے مابین ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دو۔ محدثین فرماتے ہیں کہ آپ کا یہ ارشاد تو اضعافِ در حقیقت آپ ہی سب سے افضل ہیں۔ یارو کئے سے مقصود ایسی فضیلت اسے سے روکنا ہے جو دوسرے انبیاء کی تحقیر کا باعث بنے یا فتنہ و فساد کا باعث بنے کہ کسی نبی کی فضیلت اس انداز سے بیان نہ کر دو کہ جس سے دوسرے نبی علیہ السلام کی تحقیر ہو۔

۱۲۳۲- محمد بن مہران ارازی، محمد بن عبد الوہب بن سہم، ولید بن مسلم، ابو زاعی، ابو عمار، حضرت وائل بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ اللہ رب العزت نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو چنا، اور قریش کو کنانہ میں سے چنا، اور قریش میں سے بنی ہاشم کا انتخاب کیا اور پھر بنی ہاشم میں سے میرا انتخاب فرمایا ہے۔

۱۲۳۳- ابو بکر بن ابی شیبہ۔ یحییٰ بن ابی بکر، ابراہیم بن طہمان، سناک بن حرب، حضرت جابر بن سمور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں کہ جو مکہ مکرمہ میں نبوت کے قبل مجھے سلام کیا کرتا تھا اور اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔

(قائدہ) روایت اولیٰ سے صاف طور پر زبانِ اندس، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت ثابت ہے اور اس کی فضیلت اور شرف ثابت ہوئی ہے۔

باب (۱۸۴) تمام مخلوقات میں ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے افضل ہیں۔

۱۲۳۴- حکم بن موسیٰ، مقل بن زیاد، ابو زاعی، ابو عمار، عبد اللہ بن فروخ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں اور سب سے قبل میری قبر شق ہوگی اور سب سے پہلے (۱) میں شفاعت

(۱) اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے تمام افرادِ انبیاء، غیر انبیاء پر اپنی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ ایک دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا "لَا تَقُولُوا إِنَّا الْأَنْبِيَاءُ" کہ انبیاء کے مابین ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دو۔ محدثین فرماتے ہیں کہ آپ کا یہ ارشاد تو اضعافِ در حقیقت آپ ہی سب سے افضل ہیں۔ یارو کئے سے مقصود ایسی فضیلت اسے سے روکنا ہے جو دوسرے انبیاء کی تحقیر کا باعث بنے یا فتنہ و فساد کا باعث بنے کہ کسی نبی کی فضیلت اس انداز سے بیان نہ کر دو کہ جس سے دوسرے نبی علیہ السلام کی تحقیر ہو۔

کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔

الشَّيْرُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشْفِعٍ \*

(فائدہ) اگرچہ آپ دنیا و آخرت میں تمام اولاد کے سردار ہیں، مگر دنیا میں کافروں منافق آپ کی سرداری کے منکر ہیں، اور آخرت میں آپ کی سرداری کا کوئی منکر نہ ہوگا، اور تمام اولاد آدم موجود ہوگی تو آپ کی سرداری بخوبی روشن ہو جائے گی، امام نووی فرماتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت کا یہ مسلک ہے کہ انسان ملائکہ سے افضل ہے، اور آپ تمام انسانوں کے سردار ہیں، چنانچہ صاف طور پر ظاہر ہو گیا کہ آپ بشر ہیں اور تمام مخلوقات سے افضل ہیں۔

(۱۸۵) بَابُ فِي مُعْجَزَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

بَاب (۱۸۵) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات۔

۱۲۳۵۔ ابو الریح سلیمان بن داؤد العسکری، حماد بن زید، ثابت: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے لئے پانی مانگا، تو ایک پھیلا ہوا پیالہ لایا گیا، لوگ اس میں سے وضو کرنے لگے، میں نے اندازہ کیا تو سانحہ سے لے کر اسی آدمیوں نے وضو کیا، اور میں پانی کو دیکھ رہا تھا کہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا تھا۔

۱۳۳۵۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّيِّحِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْغَسَّكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بَعَاءَ فَأَتَيْنِي بِقَدَحٍ وَخِرَاجٍ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَوَضَّئُونَ فَحَزَرْتُ مَا بَيْنَ السَّيْنِ إِلَى الثَّعَاتَيْنِ فَإِذَا فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ إِلَى الْعَاءِ يَتَّبِعُ مِنْ يَمِينِ أَصَابِعِهِ \*

۱۲۳۶۔ اسحاق بن موسیٰ انصاری، معین، مالک، (دوسری سند) اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ عصر کا وقت آگیا تھا اور لوگوں نے وضو کے لئے پانی تلاش کیا لیکن پانی نہیں ملا، پھر تھوڑا سا وضو کا پانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لایا گیا، آپ نے اس برتن میں اپنا دست مبارک رکھ دیا اور صحابہ کرام کو اس سے وضو کرنے کا حکم فرمایا، حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا ہے، پھر سب نے وضو کیا حتیٰ کہ سب سے آخری والے شخص نے بھی وضو کیا۔

۱۲۳۶۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَرُ بْنُ أَبِي وَهَّابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَاتَمَ حَمَّادٍ الْعَصْرَ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأَتَيْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ فَوَضَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِرْنِفِ الْإِنَاءِ يَدَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُوا مِنْهُ فَإِذَا فَرَأَيْتُ الْعَاءَ يَتَّبِعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّؤُوا مِنْ عَيْنِهِ أَخْبَرَهُمْ \*

(فائدہ) امام نووی میں فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات بارہ سو سے زیادہ ہیں اور یہ بھی مدخل میں فرماتے ہیں کہ ایک ہزار ہیں، اور شیخ زاہدی نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ کے معجزات ٹکنا ہزار کے قریب ہیں، اور علما نے کرام

کی ایک جماعت جمیہا کہ ابو نعیم اور ہمہ کی نے انہیں بالاستیعاب بیان کرنے کا اہتمام کیا ہے (فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۴۲۵)



۱۲۳۷- حَدَّثَنِي أَبُو عَسَاةَ الْمُسَنَّبِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ بِالزُّوْرَاءِ قَالَ وَالزُّوْرَاءُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ السُّوقِ وَالْمَسْجِدِ فِيمَا ثَمَّةٌ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهُ فِيهِ فَجَعَلَ يَبِيعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَنَوَضًا جَمِيعُ أَصْحَابِهِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانُوا يَا أَبَا حَمْزَةَ قَالَ كَانُوا زُهَاءَ الثُّلُثِ مِائَةٍ \*

۱۲۳۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِالزُّوْرَاءِ فَنَبِيَّ يَأْتِي مَاءٌ لَهَا يَغْمُرُ أَصَابِعَهُ أَوْ قَدْرَ مَا يُوَارِي أَصَابِعَهُ ثُمَّ ذَكَرَ لَحْوُ حَدِيثِ هِشَامٍ \*

۱۲۳۹- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ مَالِكًا كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَكَّةَ لَهَا سَعْنًا فَبَارِيهَا بَوَهَا فَيَسْأَلُونَ الْأَدَمَ وَلَبَسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعَبِدُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِيهِ سَعْنًا فَمَا زَالَ يَقِيمُ لَهَا أَدَمَ يَبْتِهَا حَتَّى عَصَرَتْهُ فَأَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرْتِهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَ كَيْبَهَا مَا زَالَ قَائِمًا \*

۱۲۴۰- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۳۷- ابو عسانہ مسمعی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مقام زوراء میں تھے اور زوراء مدینہ کے بازار میں مسجد کے قریب ایک مقام ہے، آپ نے ایک پانی کا یہالہ منگوایا اور اپنی ہتھیلی اس میں رکھ دی، تو آپ کی انگلیوں سے پانی پھوٹنے لگا، اور تمام صحابہ کرام نے وضو کر لیا، قتادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ اے ابو حمزہ اس وقت کتنے آدمی ہوں گے؟ انہوں نے کہا تقریباً تین سو آدمی ہوں گے۔

۱۲۳۸- محمد بن حنفی، محمد بن جعفر، سعید، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام زوراء میں تھے آپ کے پاس ایک برتن لایا گیا، اس میں اتنا پانی تھا کہ آپ کی انگلیاں نہیں چھوکتی تھیں، بقیہ روایت ہشام کی طرح ہے۔

۱۲۳۹- سلمہ بن شیبہ، حسن بن اعین، معقل، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام مالکؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کچی میں تھکے کے طور پر بھیج کر گئی تھیں، پھر اس کے بیٹے آکر اس سے سالن مانگے، اور گھر میں کچھ نہ ہوتا، تو ام مالکؓ اس کچی کے پاس جاتیں تو اس کچی میں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھیج کر گئی تھیں تھیں، ہوتا، اس طرح ہمیشہ ان کے گھر کا سالن چلتا، یہاں تک کہ ام مالکؓ نے اس کچی کو نچوڑ لیا، پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، آپ نے فرمایا تو نے اسے نچوڑ لیا ہوگا، وہ بولیں جی ہاں، آپ نے فرمایا اگر تو اسے بونٹیں رہتے دیتی تو وہ ہمیشہ قائم رہتا۔

۱۲۴۰- سلمہ بن شیبہ، حسن بن اعین، معقل، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا، جس

وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُهُ فَأَطْعَمَهُ شَطْرَ وَمَنْ شَعِيرَ قَعَا  
زَانِ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَأَمْرَأَتُهُ وَصَبْفُهُمَا حَتَّى  
كَأَلَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ  
لَمْ تَكُلْهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ \*

نے آپ سے کھانے کے لئے مانگا تھا، آپ نے اسے نصف  
دس جو دیے، پچھو وہ شخص اور اس کی بیوی اور مہمان ہمیشہ  
اس سے کھاتے، تا آنکہ اس نے اسے ماپ لیا، پھر وہ حضور کے  
پاس آیا، آپ نے فرمایا اگر تو اسے نہ ماپا تو ہمیشہ اس میں سے  
کھاتے رہتے اور وہ بدستور باقی رہتا۔

۱۶۴۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
الْمَدَارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْخَنْزُومِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ  
أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ أَنَّ أَبَا  
طَلْقٍ غَامِرِ بْنِ وَابِلَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ  
أَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ يَجْمَعُ  
النَّصَاءَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ  
وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمًا أُخِرَ  
الصَّلَاةُ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا  
ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ ذَلِكَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ  
وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَأْتُونَ غَدًا بِإِنْ  
شَاءَ اللَّهُ غَيْرَ تَبُوكَ وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتَوْهَا حَتَّى  
يُضْحِيَ النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَهَا مِنْكُمْ فَلْيَأْكُلْ مِنْ  
مَائِهَا شَبِثًا حَتَّى آتَى فَجَاءَهَا وَقَدْ سَبَقْنَا إِلَيْهَا  
رَجُلَانِ وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشَّرَاكِ تَبَضُّ بِشَيْءٍ مِنْ  
مَاءٍ قَالَ فَسَأَلَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ هَلْ قَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَبِثًا قَالَا نَعَمْ  
فَسَبَّهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهُمَا  
مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ قَالَ ثُمَّ غَرَفُوا بِأَيْدِيهِمْ  
مِنْ الْعَيْنِ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ قَالَ  
وَاغْسِلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ  
بِيَدَيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ أَعَادَهُ فِيهَا فَخَرَّتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ  
مِنْهُمْ أَوْ قَالَ غَزِيرٍ شَدَّ أَبُو عَلِيٍّ إِلَيْهَا قَالَ

۱۲۳۹ - عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، ابو علی حنفی، مالک بن  
انس، ابو الزبیر مکی، ابو الطفیل، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس سال جو کہ کی لڑائی ہوئی، ہم  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، آپ نمازوں کو  
جمع کرتے تھے تو ظہر اور عصر ملا کر پڑھتے اور مغرب و عشاء ایک  
ساتھ پڑھتے، یہاں تک کہ ایک دن آپ نے نماز میں تاخیر کی،  
پھر نکلے اور ظہر اور عصر ایک ساتھ پڑھیں، پھر اندر تشریف لے  
گئے، پھر تشریف لائے اور مغرب و عشاء ایک ساتھ پڑھیں،  
اس کے بعد فرمایا تم کل انشاء اللہ جو کہ کے چشمہ پر پہنچ جاؤ گے  
اور نہیں پہنچو گے جب تک کہ دن نہ نکلے، لہذا جو کوئی تم میں  
سے اس چشمہ کے پاس جائے، تو اس کے پانی کو ہاتھ نہ لگائے،  
یہاں تک کہ میں نہ آ جاؤں، حضرت معاذ بیان کرتے ہیں کہ  
پھر ہم اس چشمہ پر پہنچے اور ہم میں سے پہلے وہاں دو آدمی پہنچ  
گئے تھے اور چشمہ کے پانی کا یہ حال تھا کہ جوتی کے تسمہ کے  
برابر پانی ہو گا اور وہ بھی آہستہ آہستہ بہہ رہا تھا۔ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں آدمیوں سے دریافت کیا کہ کیا تم  
نے اس چشمہ کے پانی کو ہاتھ لگایا ہے؟ وہ بولے جی ہاں، آپ  
نے انہیں برا کہا اور جو منکھور خدا تھا وہ کہا، پھر لوگوں نے  
چلوؤں سے تھوڑا تھوڑا پانی ایک برتن میں جمع کیا، حضرت معاذ  
بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے  
دست مبارک اور چہرہ انور اس میں دھویا، پھر وہ پانی اس چشمہ  
میں ڈال دیا، وہ چشمہ جوش مار کر بہنے لگا، یہاں تک کہ لوگوں  
نے جانوروں اور آدمیوں کو پانی پلانا شروع کیا، اس کے بعد



حَتَّى اسْتَقْبَى النَّاسُ ثُمَّ قَالَ يُوسُبْتُ يَا مُعَاذُ إِنَّ طَالَتْ بِلَدِّ حَيَاتِي أَنْ تَرَى مَا هَاهُنَا قَدْ مَيِّتَ جَنَانًا •

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے معاذ اگر تیری زندگی ہوئی تو تو دیکھ لے گا کہ اس کا پلنی بانوں کو میرا بکرسے گا۔

(تذکرہ) یہ بھی آپ کا ایک بہت عظیم الشان معجزہ ہے، اور اس لشکر میں تمیں ہزار آدمی تھے، اور ایک روایت میں ہے کہ ستر ہزار آدمی تھے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۲۴۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْنَمَةَ بْنِ قُتَيْبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عُبَّاسِ بْنِ مَهْلَبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَاتَيْنَا وَادِي الْقُرَى عَلَى حَدِيقَةٍ بِامْرَأَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْرَصُوا فَاخْرَصْنَاهَا وَاحْرَصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ وَقَالَ أَحْصِيهَا حَتَّى نَرْجِعَ إِلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَانْطَلَقْنَا حَتَّى قَدِمْنَا تَبُوكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ سَهْبٌ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةُ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَمَا يَقُمْ فِيهَا أَحَدٌ مِنْكُمْ فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهُ فَهَبْتُ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيحُ حَتَّى أَفْتَتُهُ بِحَبْسِي طَيِّبٍ وَخَاءَ رَسُولِ ابْنِ الْعَلَمَاءِ صَاحِبِ أَيْلَةٍ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ وَأَهْدَى لَهُ بَغْلَةً يَبِضَاءَ فَكَبَّ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْدَى لَهُ بُرْدًا ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا وَادِي الْقُرَى فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةَ عَنْ حَدِيقَتِهَا كَمْ بَنَعَ لَمَرَّهَا فَقَالَتْ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي مُسْرِعٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيَسْرِعْ مَعِيَ

۱۲۴۲۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان بن بزال، عمرو بن یحییٰ، عباس بن مہلب، سعد بن عبد اللہ، ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے لئے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو وادی القری میں ایک باغ پر جو ایک عورت کا تھا پہنچے، آپ نے فرمایا اندازہ کرو، اس باغ میں کتنا میوہ ہے، چنانچہ ہم نے اندازہ کیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاندازہ میں وہ دس و سق معلوم ہوا، آپ نے اس عورت سے فرمایا کہ جب تک انشاء اللہ تعالیٰ ہم واپس آئیں تو اس تعداد کو یاد رکھنا، پھر ہم لوگ آگے چلے یہاں تک کہ تبوک پہنچے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آج رات شدید آندھی چلے گی تو اس میں کوئی کھڑا نہ ہو، اور جس کے پاس اونٹ ہوں وہ اسے مضبوط باندھ دے، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بہت سخت آندھی چلی، ایک شخص کھڑا ہوا تو ہوائے اڑا کر لے گئی اور طے کے دونوں پہاڑوں کے درمیان لاڈ لا، اس کے بعد غلام کے بیٹے کا اٹلچی جو ایلہ کا حاکم تھا ایک کتاب لے کر آیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک سفید ٹمہر تھخہ میں لایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب لکھا اور ایک چادر تھخہ میں بھیجی، پھر ہم لوٹے، یہاں تک کہ وادی القری میں پہنچے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے میوہ کا حاشا پوچھا کہ کتنا نکلا، اس نے کہا پورے دس و سق نکلا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں جلدی جاؤں گا اور جو جلدی جانا چاہے وہ میرے ساتھ چلے، اور جس کی طبیعت چاہے وہ ٹھہر جائے، چنانچہ ہم چلے یہاں تک کہ مدینہ منورہ نظر آنے لگا، آپ نے فرمایا یہ

طابہ ہے، اور یہ احد پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے اور ہم اسے چاہتے ہیں، پھر فرمایا کہ انصار کے تمام گھروں میں بنی نجار کے گھر سب سے افضل ہیں، پھر بنی اشہل کے گھر، پھر بنی حارث بن خزرج کے گھر، پھر بنی ساعدہ کے گھر، اور انصار کے تمام گھروں میں خیر ہے، پھر سعد بن عبادہ ہم سے ملے، ابو اسید نے ان سے کہا کہ تم نے نہیں سنا کہ حضور نے انصار کے تمام گھروں کی بھلائی بیان کی تو ہم کو سب سے آخر میں کر دیا، یہ سن کر حضرت سعدؓ نے آپ سے ملاقات کی اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے انصار کی فضیلت بیان کی اور ہمیں سب سے آخر میں کر دیا، آپ نے فرمایا کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تم پسندیدہ حضرات میں رہو۔

۱۲۴۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، معاذ، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، مغیرہ بن سلمہ مخزومی، وہیب، عمرو بن یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے کہ انصار کے سب گھروں میں بھلائی ہے، باقی حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ مذکور نہیں ہے، باقی وہیب کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلہ ولولوں کے لئے ان کا ملک لکھ دیا، مگر وہیب کی روایت میں یہ نہیں ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لکھا۔

باب (۱۸۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ پر توکل۔

۱۲۴۴۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابو سلمہ، جابر (دوسری سند) ابو عمران، ابراہیم، زہری، سنان بن ابی سنان الدولی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ

رَافِعُ شَاءَ قَلْبُكُمْ فَخَرَجْنَا حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَذِهِ طَائِفَةٌ وَهَذَا أَحَدٌ وَهُوَ جَبَلٌ يُجَبُّنَا وَنُحِيتُهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ سَعْدَ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ دَارُ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَجَعَلْنَا سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَلَمْ تَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَّرَ دُورَ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا آخِرًا فَأَذْرَكَ سَعْدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَبَّرْتَ دُورَ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا آخِرًا فَقَالَ أَوْ لَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخَيْرِ \*

۱۲۴۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُخَزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ قِصَّةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ وَهَبٍ فَكَتَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْرِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ وَهَبٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

(۱۸۶) بَابُ تَوَكُّلِهِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى \*

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ حَفْصٍ بْنَ رِيَادٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بِغَيْبِ



ابن سعد عن الزهري عن سنان بن أبي سنان الدؤلي عن جابر بن عبد الله قال غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة قبل نجد فأذركنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في وادٍ شجر البضاه فقول رسول الله صلى الله عليه وسلم تحت شجرة فعلق سيفه بفص من أغصانها قال وتفرق الناس في الوادي يستقلون بالشجر قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن رجلاً أتاني وأنا نائم فأخذ السيف فاستبقت وهو قائم على رأسي فلم أشعر إن السيف صنى في يده فقال لي من يمنعك مني قال قلت لله ثم قال في الثانية من يمنعك مني قال قلت لله قال فشام السيف فيها هو ذا جالس ثم لم يعرض له رسول الله صلى الله عليه وسلم \*

غزوہ و سلم کے ساتھ نجد کی طرف ایک غزوہ کیا تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک وادی میں پایا، جہاں کانٹے اور درخت بہت تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے اترے اور اپنی تلوار ایک شاخ سے لٹکادی، اور صحابہ کرام اس وادی میں درختوں کے سایہ میں مشرق ہو گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا، تو ایک شخص میرے پاس آیا اور اس نے تلوار اٹار لی، میں بیدار ہوا تو وہ میرے سر پر کھڑا تھا اور مجھے اس وقت احساس ہوا جبکہ نئی تلوار اس کے ہاتھ میں آگئی تھی تو اس نے کہا اب تمہیں مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا، میں نے کہا اللہ! اس نے پھر دوبارہ کہا کہ اب آپ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ میں نے کہا اللہ! یہ سن کر اس نے تلوار نیام میں کر لی، اور وہ شخص یہ بیٹھا ہے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کچھ تعرض نہیں کیا۔

(فائدہ)۔ سبحان اللہ توکل ایسا کام ہے، اور کیا مکمل توکل ہے کہ اس کے بعد توکل کا اور کوئی مقام نہیں ہے۔

۱۲۴۵ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدَّؤَلِيُّ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً قَبْلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قُتِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُتِلَ مَعَهُ فَأَذْرَكَهُمْ الْقَائِلَةُ يَوْمًا ثُمَّ ذَكَرُوا نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ وَمَعْمَرٍ \*

۱۲۴۵۔ عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی، ابو بکر بن اسحاق، ابوالیمان، شعیب، زہری، سنان بن ابی سنان، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت جابر بن انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف ایک جہاد کیا، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہوئے تو ہم بھی آپ کے ساتھ واپس ہوئے، تو ایک دوپہر کو آرام کرنے کے لئے اترے، بقیہ روایت ابراہیم بن سعد اور معمر کی روایت کی طرح مردی ہے۔

۱۲۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا ابْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

۱۲۴۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، ابان بن برید، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسفر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

أَبِي سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْتُ  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا  
كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ  
يَذْكُرْ ثُمَّ لَمْ يَغْرَضْ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

(۱۸۷) بَابُ بَيَانِ مِثْلِ مَا بُعِثَ بِهِ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْهُدَى  
وَالْعِلْمِ \*

۱۲۵۶ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ وَابْنِ  
عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَعْلَاءَ وَالْقَلْبُ لِلْأَبِي  
عَامِرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ بَرْدٍ عَنْ أَبِي  
بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِثْلَ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ عِزٌّ وَجَلٌّ  
مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمِثْلِ غَيْثٍ أَصَابَ أَرْضًا  
فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ حَلِيَّةٌ قَبِلَتْ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتْ  
الْكَلَّا وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَكَانَ مِنْهَا أَجَادِبُ  
أُمْسَكِ الْمَاءِ فَتَفَعَّ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرَبُوا  
مِنْهَا وَسَقَوْا وَزَعَمُوا وَأَصَابَ طَائِفَةٌ مِنْهَا أُخْرَى  
إِنَّمَا هِيَ قَيْحَانٌ لَا تُحْبِثُ مَاءً وَلَا تُبِتُ كَلًّا  
فَذَلِكَ مِثْلُ مَنْ قَفَّ فِي دِينِ اللَّهِ وَتَفَعَّ بِمَا  
بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلِمَ وَمِثْلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ  
بَذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الَّذِي  
أُرْسِلْتُ بِهِ \*

(۱۸۸) بَابُ شَفَقَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى أُمَّتِهِ \*

۱۲۵۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْأَشْعَرِيُّ

ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے تا آنکہ مقام  
ذات الرقاع تک پہنچے، جیسا کہ زہری کی روایت میں ہے، باقی  
اس میں یہ جملہ مروی نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اس سے کچھ تعرض نہیں کیا۔

باب (۱۸۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کس  
قدر علم اور ہدایت کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے،  
اس کی مثال۔

۱۲۵۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو عامر اشعری، محمد بن العلاء، ابو  
اسامہ، برید، ابی بردہ، حضرت ابو موسیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا خدا نے مجھے  
جس قدر علم اور ہدایت دے کر مبعوث فرمایا ہے اس کی مثال  
اسی ہے جیسا کہ زمین پر مینہ برسا، اس میں سے کچھ حصہ ایسا تھا  
کہ جس نے اپنے اندر پانی کو جذب کر لیا اور چارہ اور بہت سیرہ  
لگایا، اور کچھ حصہ اس کا بہت سخت ہے، وہ پانی کو رکھتا ہے،  
جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ آدمیوں کو قادمہ پہنچاتا ہے، لوگ  
اسے پیتے ہیں، جانوروں کو پلاتے ہیں اور (گھاس اگا ہوا) چرواتے  
ہیں، اور کچھ اس میں چھیل میں لگتا ہے اور وہ پانی کو نہیں روکتا،  
اور نہ اس میں گھاس پیدا ہوتی ہے، یہی مثال ہے اس کی جس  
نے خدا کے دین کو سمجھا، اور جو چیز مجھ کو دے کر مبعوث فرمایا،  
اللہ تعالیٰ نے اسے اس سے قادمہ پہنچایا، چنانچہ اس نے خود بھی  
سیکھا، دوسروں کو بھی سکھایا، اور مثال ان لوگوں کی جنہوں نے  
اس طرف سر بھی نہیں اٹھایا، اور اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت کو جسے  
میں دے کر بھیجا گیا ہوں، قبول نہیں کیا ہے۔

باب (۱۸۸) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کی اپنی امت پر شفقت۔

۱۲۵۸۔ عبد اللہ بن یزید الاشعری، ابو کریبہ، ابو اسامہ، برید



وَأَبُو كُرَيْبٍ وَالْقُفْطُ بَأْبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ أَبِي  
مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا  
مَنَلِي وَمَنْلَ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى  
قَوْمَهُ فَقَالَ يَا قَوْمُ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَحِشَ بَعَثَنِي  
وَأَبِي أَنَا النَّذِيرُ الْغَرِيانُ فَالْتَجَاءُ وَأَطَاعَةُ صَائِفَةَ  
مِنْ قَوْمِهِ فَأَذْلَحُوا فَأَنْطَفَعُوا عَلَى مُهَنَّتِهِمْ  
وَكَذَبَتْ صَائِفَةُ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ  
فَصَبَحَهُمُ الْجَحِشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَنَحَهُمْ فَذَلِكِ  
مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَلُ مَنْ  
عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ \*

ابن ابی بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اس  
ہدایت کی جو خدا تعالیٰ نے مجھے دے کر مبعوث فرمایا ہے، ایسی  
مثال ہے، جیسے کوئی شخص اپنی قوم سے آکر کہے کہ میں نے اپنی  
آنکھوں سے (دشمن کا) لشکر دیکھا ہے، میں تم کو ننگاؤں پر لے کر آ رہا ہوں،  
تم اپنا جلد بچاؤ کر لو، قوم میں سے ایک جماعت اس کی اطاعت  
کر لیتی ہے اور شام ہوتے ہی بھاگ جاتی اور آرام سے چلی جاتی  
ہے، اور بعض نے جھٹایا، اور وہ صبح تک اسی مقام پر رہے، صبح  
ہوتے ہی لشکر ان پر حملہ آور ہوا، اور ان کو تباہ کیا، اور جزے سے  
اکھاڑ دیا، سو یہی مثال ہے ان کی جو میرا کہنا مانتے ہیں اور اس  
دین حق کی اطاعت کرتے ہیں، جسے میں نے لے کر آیا ہوں اور ان  
لوگوں کی جو میرا کہنا نہیں مانتے، اور جو حق میں لے کر آیا ہوں،  
اس کی تکذیب کرتے ہیں۔

(فائدہ) عرب میں دستور تھا کہ جس نے دشمن کے لشکر کو دیکھ کر قدرت مہربان کے لئے آ رہا ہے، وہ ننگا ہو کر اور اپنے کپڑے ایک لکڑی پر  
اٹھا کر قوم کو اس کی آمد سے ڈراتا تھا، اور ننگے ہونے سے یہ غرض تھی کہ لوگ اسے بہت بڑی آفت سمجھیں، اور اس کی تصدیق کر کے جلد  
اپنا بچاؤ کریں۔

۱۲۴۹- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
الْمُعْبِيزَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي  
الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مَنَلِي  
وَمَثَلُ أُمِّي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتْ  
الْمَثَوَابُ وَالْفَرَاشُ يَفْعُنُ فِيهِ قَالَا أَنْجَدُ  
بِحُجْرِكُمْ وَأَنْتُمْ تَفْحَمُونَ فِيهِ \*

۱۲۴۹- قتیبہ بن سعید، مغیرہ بن عبد الرحمن قریشی، ابو الزناد،  
اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میری اور میری  
امت کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے آگ روشن کیا ہو، اور تمام  
کپڑے کھڑے اور پشتے اس میں گر رہے ہیں اور میں تمہاری  
کمریوں کو پکڑے ہوئے ہوں، اور تم بے تامل اندھا دھند اس  
میں گر رہے ہو۔

۱۲۵۰- وَحَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ الْقَافِدِ وَأَبُو أَبِي عُمَرَ  
قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ  
نَحْوَهُ \*

۱۲۵۰- عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان، ابو الزناد سے اسی سند کے  
ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۲۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ

۱۲۵۱- محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ اس  
مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِّي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَصَابَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهَذِهِ الذُّوَابُ الَّتِي هِيَ النَّارُ يَقَعْنَ فِيهَا وَتَحْمِلُ يَحْمِزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَتَّقَحْنَ فِيهَا قَالِ فَذَرِكُمْ مَنِّي وَمَنْتُكُمْ أَنَا آخِذٌ بِحَمَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْبِيُونِي تَقَحُّونَ فِيهَا \*

۱۲۵۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مِهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيمٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِّي وَمَنْتُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا وَهُوَ يَذْبُهُنَّ عَنْهَا وَأَنَا آخِذٌ بِحَمَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقَحُّونَ مِنْ يَدِي \*

(۱۸۹) بَابُ ذِكْرِ كَوْنِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاتِمَ النَّبِيِّينَ \*

۱۲۵۳ - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّافِذُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِّي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَعَهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يُصِيفُونَ بِهِ يَقُولُونَ مَا رَأَيْنَا بُيْتًا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِلَّا هَذِهِ اللَّيْنَةُ فَكُنْتُ أَنَا بِلَيْتِكَ اللَّيْنَةُ \*

۱۲۵۴ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

تعالیٰ عنہ نے ان سے بیان کیس کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی، جب اس کے گرد روشنی ہوئی تو اس میں کیڑے اور جو جانور آگ میں گرتے ہیں، وہ مگر نہ لگے، وہ شخص انہیں روکنے لگا، مگر وہ نہیں رکنے اور اس میں گرتے رہے، وہی مثال میری اور تمہاری ہے میں تمہاری کمر پکڑ کر جہنم سے روکتا ہوں اور کہتا ہوں کہ جہنم کے پاس سے چلے آؤ اور تم نہیں مانتے، اسی میں تمھے جاتے ہو۔

۱۲۵۲ - محمد بن حاتم، ابن مہدی، سلیم، سعید بن میناء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، میری اور تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی، مڈی اور پٹنگے اس میں گرنے لگے اور وہ ان کو روکنے لگا، اور میں بھی نار جہنم سے تمہاری کمروں کو تھامے ہوئے ہوں مگر تم میرے ہاتھ سے نکلتے جاتے ہو۔

باب (۱۸۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کا خاتم النبیین ہونا۔

۱۲۵۳ - عمرو بن محمد النافذ، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میری اور دیگر انبیاء کرام کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے کوئی مکان تعمیر کیا اور اسے نہایت اچھا اور خوبصورت بنایا، لوگ اس کے چاروں طرف گھومنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم نے اس سے اچھا مکان نہیں دیکھا، مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے، اور وہ اینٹ میں ہی ہوں۔

۱۲۵۴ - محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہر صحیفہ



الْمُزَاقِ حَدَّثَنَا مُعْمَرٌ عَنْ هَمَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ  
هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ أَبُو  
الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلِي وَمِثْلُ  
الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمِثْلِ رَجُلٍ ابْتَنَى بُيُوتًا  
فَأَحْسَنَهَا وَأَحْمَلَهَا وَأَكْمَلَهَا إِنَّا مَوْضِعُ لَبَنَةٍ  
مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ  
وَيُعْجِبُهُمُ النَّيَّانُ فَيَقُولُونَ إِنَّا وَضَعْتَ هَاهُنَا  
لَبَنَةً فَيَتِمُّ بَيِّنَاتِكَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَنَا اللَّبَنَةُ \*

۱۲۵۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ  
حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمْعَانِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ مِثْلِي وَمِثْلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمِثْلِ  
رَجُلٍ بَنَى بُيُوتًا فَأَحْسَنَهَا وَأَحْمَلَهَا إِنَّا مَوْضِعُ  
لَبَنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ  
بِهِ وَيُعْجِبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَذَا وَضَعْتَ هَذِهِ  
الِّلَبَنَةَ قَالَ فَأَنَا اللَّبَنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ \*

۱۲۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو  
كَرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ  
عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلِي وَمِثْلُ النَّبِيِّينَ  
فَذَكَرَ نَحْوَهُ \*

۱۲۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
عَفَّانُ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
مِينَاء عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں سے نقل کرتے ہیں کہ  
ابو القاسم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے اشارہ  
فرمایا، کہ میری اور انبیاء کرام کی مثال جو مجھ سے پہلے آچکے  
ہیں، ایسی ہے، جیسا کہ کسی شخص نے کئی مکان بنائے، پھر ان کو  
اچھا اور خوبصورت اور مکمل طور پر تعمیر کیا، مگر ایک کونہ میں  
ایک اینٹ کی جگہ باقی رہ گئی، لوگ چاروں طرف گھوم کر اسے  
دیکھتے ہیں اور عمارت انہیں پسند آتی ہے، مگر وہ کہتے ہیں کہ اگر  
اس جگہ ایک اینٹ رکھ دی جاتی تو تمام عمارت مکمل ہو جاتی،  
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہی وہ اینٹ ہوں۔

۱۲۵۵- یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسلمیل، عبد اللہ بن  
دینار، ابو صالح السمان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا  
میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام کی مثال ایسی ہے جیسے کسی  
شخص نے کوئی مکان تعمیر کیا، اور نہایت عمدہ اور خوبصورت بنایا  
مگر مکان کے کسی گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی، لوگ  
اس مکان کے چاروں طرف گھومنے لگے، عمارت ان کو پسند  
آئی، مگر انہوں نے (معمار سے) کہا تم نے اس جگہ ایک اینٹ  
کیوں نہ رکھ دی، چنانچہ میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم  
النبیین ہوں۔

۱۲۵۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو  
صالح، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے  
ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا، اور حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۲۵۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، سلیم بن حیوان، سعید بن  
میناء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میری اور

قَالَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا إِنَّا مَوْضِعُ لَبَنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَغَضَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبَنَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّا مَوْضِعُ اللَّبَنَةِ جُمْتُ فَخْتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ \*

۱۲۵۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيمٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ بَدَّلَ أَتَمَّهَا أَحْسَنَهَا \*

(۱۹۰) بَابُ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى رَحْمَةً أُمَّةً قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا \*

۱۲۵۹- وَحَدَّثْتُ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَمِمَّنْ رَوَى ذَلِكَ عَنْهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْحَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي بَرِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرَّةٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ رَحْمَةً أُمَّةً مِنْ عِبَادِهِ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهُ لَهَا قَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَإِذَا أَرَادَ هَزْكَ أُمَّةً عَذَّبَهَا وَنَبِيَّهَا حَيًّا فَأَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَأَقْرَبَ عَيْنُهُ بِهَذَا كَيْفَهَا حِينَ كَذَّبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرَهُ \*

(۱۹۱) بَابُ إِثْبَاتِ حَوْضِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهِ \*

۱۲۶۰- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا قَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ \*

۱۲۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

ابن ابیہاء کرام کی مثال انکی ہے جیسے ایک شخص نے مکان بنایا اور کامل اور پورا بنایا، مگر ایک اینٹ کی جگہ دو گئی، لوگ اس مکان کے اندر جا کر دیکھنے لگے، مکان ان کو پسند آیا، مگر اتنا کہا کہ ایک اینٹ کی جگہ کیوں نہ پر کر دی، میں ہی اس اینٹ کی جگہ آیا ہوں، اور میں نے انبیاء کرام کا (سلسلہ) ختم کر دیا۔

۱۲۵۸- محمد بن حاتم، ابن مہدی، سلیم سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں "اتمھا" کے بجائے "احسنھا" (خوبصورت بنایا) ہے۔

باب (۱۹۰) جب اللہ کسی امت پر مہربانی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس امت کے نبی کو اس کی ہلاکت سے پہلے بلا لیتا ہے۔

۱۲۵۹- ابراہیم بن سعید الحوہری، ابواسامہ، برید بن عبد اللہ، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ اللہ رب العزت جب کسی امت پر رحم فرماتا ہے تو اس کے نبی کو امت کی ہلاکت سے پہلے بلا لیتا ہے، اور وہ اپنی امت کے لئے عیش خیر ہو رہا ہے اور جب کسی امت کی تباہی چاہتا ہے تو اسے اس کے نبی کے سامنے ہلاک کر دیتا ہے، اور نبی اس کی تباہی دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے، کیونکہ انہوں نے اپنے نبی کی تکذیب کی اور اس کے حکم کی نافرمانی کی۔

باب (۱۹۱) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کوثر کا ثبوت اور اس کی صفات۔

۱۲۶۰- احمد بن عبد اللہ بن یونس، زائدہ، عبد الملک بن عمیر، حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ و بارک وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ میں تمہارا حوض کوثر پر پیش خیر ہوں گا۔

۱۲۶۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، دیکھ۔



و كَيْفَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَرٍ  
جَمِيعًا عَنْ مِسْعَرٍ ح و حَدَّثَنَا ثَعْبَةُ بْنُ  
مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الشَّيْبِ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
كَثَافَةً عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جُنْدَبٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَثَّةٍ \*

۱۲۶۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ  
يَعْنَى ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ أَبِي حَازِمٍ  
قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى  
الْخَوْضِ مَنْ وَرِثَ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَطْمَأ  
أَمْدًا وَلَيَرَدَّنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي نَمُ  
يُحَالُ شَيْءٌ وَتَبَهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَسَمِعَ  
النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ وَأَنَا أُحَدِّثُهُمْ هَذَا  
الْحَدِيثَ فَقَالَ هَكَذَا سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ قَالَ  
فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ  
الْحُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فَيَقُولُ إِنَّهُمْ مِنِّي فَيَقَالُ  
بُنْتُ لَمْ تَدْرِي مَا غَمَلُوا نَعْدَكَ فَأَقُولُ مُحَقَّقًا  
مُحَقَّقًا لَنْ يَبْدُلَ نَعْدَتِي \*

(دوسری سند) ابو کریب، ابن بشر، مسعر۔

(تیسری سند) عبید اللہ بن معاذ، ابو اسطرط والد۔

(چوتھی سند) محمد بن شعیب، محمد بن جعفر، شعبہ، عبد المنک بن  
عسیر، حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۲۶۳ - قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن قاری، ابو حازم،  
حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ میں  
خوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا، جو وہاں آئے گا وہ اس  
خوض میں سے پئے گا اور جو اس میں سے پئے گا وہ کبھی پیاسا نہ  
ہوگا اور میرے سامنے کچھ لوگ آئیں گے، جنہیں میں پہچانتا  
ہوں، اور وہ مجھے پہچانتے ہیں، پھر وہ میرے پاس آنے سے  
روک دیے جائیں گے (ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ جس وقت  
میں یہ حدیث بیان کر رہا تھا، تو نعمان بن ابی عیاش نے بھی سنی  
اور انہوں نے کہا کہ، اسی طرح تم نے سہل سے یہ روایت سنی  
ہے، میں نے کہا ہاں، وہ بولے کہ میں نے ابو سعید سے بھی یہ  
روایت سنی ہے وہ اس میں اتنی زیادتی بیان کرتے تھے کہ میں  
کہوں گا یہ تو میرے نوک ہیں، جواب ملے گا کہ آپ کو معصوم  
نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا امور کئے، میں کہہ دوں  
گا، دوری ہو، دوری ہو، جنہوں نے میرے بعد دین میں  
تجدد لیاں کیں۔

(فائدہ)۔ لہذا اہل بدعت کو احتیاط ضروری ہے اور یہ حدیث پڑھنے کے بعد ان کو ہمیشہ کے لئے بدعتات سے تائب ہو جانا چاہئے، قاضی  
عیاض فرماتے ہیں، خوض کوثر کی احادیث صحت کے ساتھ بکثرت صحابہ کرام سے مروی ہیں، اس پر ایمان لانا فرض ہے، نیز فرماتے ہیں  
حساب کتاب کے بعد یہ چونا ہو گا اور جہنم سے نجات پانے کے بعد اور اس صورت میں کبھی پیاسا نہ ہو گا، واللہ اعلم۔

۱۲۶۳ - ہارون بن سعید اہلی، ابن وہب، اسامہ، ابو حازم،  
حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نعمان بن ابی عیاش، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

۱۲۶۳ - وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ  
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ عَنْ أَبِي  
حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے یعقوب کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۲۶۴۔ داؤد بن عمرو القسبی، نافع بن عمر، ابن ابی ملیک، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری حوض (کا طول و عرض) ایک مہینہ کی رلہ سے برابر ہے، اور اس کے سب کوئے برابر ہوں گے، پانی چاندی سے زیادہ سفید اور خوشبو مشک سے زیادہ بہتر ہوگی، اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی طرح ہوں گے جو اس میں سے پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا، اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں حوض پر ہوں گا اور اپنے پاس آنے والوں کو دیکھتا ہوں، کچھ لوگ میرے پاس پہنچنے سے پہلے ہی پکڑے جائیں گے، میں کہوں گا پروردگار یہ لوگ تو میرے اور میری امت کے ہیں (۱)، جواب ملے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے بعد انہوں نے کیا کیا، پھر تمہارے بعد یہ فوراً ہی ایڑیوں کے بل لوٹ گئے، ابن ابی ملیک یہ دعا پڑھتے تھے، اللہم انا نعوذک ان نرجع علی اعقابنا وان نفتن عن دیننا۔

۱۲۶۵۔ ابن ابی عمر، یحییٰ بن سلیم، ابن جہیم، ابن ابی ملیک، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اور آپ اپنے سچے بہ کرام کے درمیان بیٹھے ہوئے فرما رہے تھے کہ میں حوض کوثر پر تمہارا انتظار کروں گا کہ تم میں سے کون کون میرے پاس آتے ہیں، خدا کی قسم بعض لوگ میرے پاس آنے سے روک دیئے

وَسَمِعَ وَعْنِ الثُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَقِيْشٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَثَلٍ حَدِيْثٍ يَعْقُوْبُ

۱۲۶۴۔ وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو النَّصْبِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجَمْعِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي مُبِيْكَهَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو ابْنُ الْعَاصِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ وَزَوَانِيْدُ سَوَاءٍ وَمَاوِدَةُ اَبْيَضُ مِنَ النُّوْرِفٍ وَرِيْحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِبْرَانُهُ كَتَحْوِمِ السَّمَاءِ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَطْمَأْ بِعَدُوِّهِ اَبَدًا قَالَ وَقَالَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ عَلَى الْحَوْضِ حَتّٰى اَنْظُرَ مَنْ يَّرِدُّ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ اُنَاسٌ دُوْنِيْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ مَنِيْ وَمِنْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ اَمَّا شَعَرْتُ مَا عَمِلُوْا بِعَدُوِّكَ وَاللّٰهُ مَا يَرْحُوْا بِعَدُوِّكَ يَرْجِعُوْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ قَالَ فَكَانَ ابْنُ أَبِي مُبِيْكَهَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ اَنْ نَرْجِعَ عَلٰى اَعْقَابِنَا اَوْ اَنْ تُفْتِنَ عَنْ دِيْنِنَا

۱۲۶۵۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَلِيْمٍ عَنْ ابْنِ جُهَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمِيْرٍ اَنَّ ابْنِ أَبِي مُبِيْكَهَ اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ يَتَنَظَّرُ اَصْحَابِيْهِ اِنِّيْ عَلَى الْحَوْضِ اَنْظُرُ مَنْ يَّرِدُّ عَلَيَّ مِنْكُمْ فَوَاللّٰهِ

(۱) ان سے مراد کون لوگ ہیں اس بارے میں محدثین مورخین کے اقوال مختلف ہیں (۱) وہ لوگ مراد ہیں جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں مرتد ہو گئے تھے (۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو منافقین تھے وہ مراد ہیں (۳) اصحاب کبار اور اہل بدعت مراد ہیں۔



لَيَقْتَضِعُنْ دُونِي رَجُلًا فَلَأَقُولَنَّ أَيُّ رَبِّ مَنِي  
وَمِنْ أُمَّتِي قَبُولُ إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا عَمِلُوا  
بِعَدْلِكَ مَا زَالُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ \*

جائیں گے، میں کہوں گا اے پروردگار یہ لوگ میرے اور  
میری امت کے ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم کو معلوم نہیں  
ہے، انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا امور کئے ہیں، یہ برابر دین  
سے پھرتے ہی رہے۔

(فائدہ) روایت سے واضح ہو رہا ہے کہ حضور کو علم غیب نہیں ہے، اور نہ ہی آپ حاضر و ناظر ہیں۔

۱۲۶۶۔ یونس بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن وہب، عمرو بن  
حارث، بکیر، قاسم بن عیاش، عبد اللہ بن رافع، حضرت ام  
سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان  
رہتی ہیں کہ میں نے لوگوں سے حوض کوثر کا ذکر سنا تھا لیکن  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا تھا، ایک دن ایک  
لڑکی میری کنگھی کر رہی تھی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے سنا فرما رہے تھے، اے لوگو! میں نے لڑکی کہا کہ مجھ  
سے ملحدہ ہو جاؤ وہ بولی حضور نے صرف مردوں کو بلایا ہے،  
مرد توں کو خطاب نہیں کیا، میں نے کہا میں بھی (دین کی باتیں)  
سننے کے لئے (مردوں میں سے ہوں، چنانچہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں  
گا، لہذا تم ہوشیار رہو، کیسے ایسا نہ ہو کہ کوئی تم میں سے میرے  
پاس آئے اور پھر پٹا دیا جائے، جس طرح بھٹکا ہوا اونٹ ہٹا دیا  
جاتا ہے، میں کہوں گا کہ یہ کیوں ہٹا دیئے گئے ہیں، جواب دے گا  
کہ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی  
باتیں ایجاد کر لیں تو میں کہوں گا، دوری ہو۔

۱۲۶۷۔ ابو معین الرقاشی، ابو بکر بن مافع، عبد بن حمید، ابو  
حارث، قلح بن سعید، عبد اللہ بن رافع، حضرت ام سلمہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی آواز کو منبر پر سے سنا، اور وہ کنگھی کر رہی تھیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے لوگو! حضرت ام  
سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کنگھی کرنے والی سے فرمایا، رہے  
اے، بقیہ روایت بکیر عن القاسم کی روایت کی طرح ہے۔

۱۲۶۶۔ وَحَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى  
لِصَدِّيقِي أَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي  
عَمْرُو بْنُ وَهْبٍ ابْنُ الْحَارِثِ أَنَّ تُكَيْفًا حَدَّثَهُ عَنْ  
لُقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ  
مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ النَّاسَ  
يَذْكُرُونَ الْحَوْضَ وَلَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمًا مِنْ  
ذَلِكَ وَالْخَبَرَةُ تَمْشِي بِي فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّهَا النَّاسُ فَقُلْتُ  
بُخَارِيَّةُ اسْتَأْجَرِي عَنِّي قَالَتْ إِنَّمَا دَعَا الرَّجُلَ  
وَلَمْ يَدْعُ النِّسَاءَ فَقُلْتُ إِنِّي مِنَ النَّاسِ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَكُمْ فَرَضٌ  
عَلَى الْحَوْضِ فَإِنِّي لَا يَأْتِيَنَّ أَحَدُكُمْ فَيَذِيبُ عَنِّي  
كَمَا يَذِيبُ الْعَبِيرُ الضَّالُّ فَلَأَقُولَنَّ فِيهِمْ هَذَا فَيَقَالَ  
إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَحَدُثُوا بِعَدْلِكَ فَلَأَقُولَنَّ سَحَقًا \*

۱۲۶۷۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَأَبُو  
بَكْرُ بْنُ رَافِعٍ زَعِيدُ بْنُ حَمِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو  
عَامِرٍ وَهُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا أَقْلَعُ  
بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَافِعٍ قَالَ كُنْتُ  
أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْعَبِيرِ وَهِيَ تَمْشِي  
أَيُّهَا النَّاسُ فَقَالَتْ لِمَ شِطَّهَا كَفَى رَأْسِي

بَنَحُو حَدِيثَ بُكَيْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُبَيْسٍ \*  
 ۱۲۶۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ  
 عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْحَبِيرِ عَنْ  
 عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ عَرَّجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ  
 عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَجْنِيِّ فَقَالَ إِنِّي  
 فَرَضْتُ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ  
 إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ  
 خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ  
 مَا أَتَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ  
 أَتَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا \*

۱۲۶۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
 وَهْبٌ يَعْنِي ابْنَ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ  
 يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي  
 حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلَى  
 أُحُدٍ ثُمَّ صَعِدَ الْمَجْنِيَّ كَالْمَوْذِعِ لِلْأَحْيَاءِ  
 وَالْأَمْوَاتِ فَقَالَ إِنِّي فَرَضْتُ عَلَيْكُمْ عَلَى الْحَوْضِ  
 وَإِنْ عَرَضْتُمْ كَمَا بَيْنَ آيَةِ الْجُحْفَةِ إِنِّي  
 لَسْتُ أَعِشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي  
 وَلَكِنِّي أَعِشَى عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا  
 وَتَفْتَسِلُوا فَتَهْلِكُوا كَمَا هُنَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ  
 قَالَ عُقْبَةُ فَكَانَتْ آخِرَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَجْنِيِّ \*

۱۲۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو  
 كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ  
 الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فَرَضْتُكُمْ

۱۲۶۸- قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابو الحیر،  
 حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک  
 روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بابر تشریف لے گئے اور  
 شہداء احد کی اس طرح نماز پڑھی جس طرح کہ میت کی پڑھا  
 کرتے ہیں، پھر منبر پر تشریف لائے، اور فرمایا میں تمہارا پیش  
 خیمہ ہوں اور میں تمہارا گواہ ہوں، اور خدا کی قسم میں اس وقت  
 بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں، اور مجھے زمین کے خزانوں کی  
 کنجیاں دی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں، بخدا مجھے اپنے بعد تمہارے  
 مشرک ہو جانے کا تو خوف نہیں ہے، البتہ ڈر ہے کہ تم دنیا کے  
 الج میں آکر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو گے۔

۱۲۶۹- محمد بن ثنی، وہب بن جریر، بواسطہ اپنے والد، یحییٰ بن  
 ایوب، یزید بن ابی حبیب، مرثد، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء  
 احد پر نماز پڑھی اور پھر منبر پر تشریف لائے جیسا کہ کوئی  
 مردوں اور زندوں کو رخصت کر رہا ہو، اور فرمایا میں حوض پر  
 تمہارا پیش خیمہ ہوں، اور حوض کوثر کا عرض اتنا ہے، جتنا کہ  
 مقام الیہ سے جتنے تک کا فاصلہ ہے، میں تم پر اس بات کا خوف تو  
 نہیں کرتا کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے، بلکہ یہ اندیشہ  
 ہے کہ تم دنیا میں باہم حرص کرنے لگو گے اور آپس میں کشت و  
 خون کرنے لگو گے، نتیجہ یہ ہوگا کہ ہلاک ہو جاؤ گے جیسا کہ تم  
 سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے، عقبہ کہتے ہیں کہ بس یہ میں نے  
 آخری مرتبہ حضور کو منبر پر دیکھا تھا۔

۱۲۷۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، ابن نمیر، ابو معاویہ،  
 الاعمش، شقیق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 بیان کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں  
 حوض کوثر پر تمہارا پیش رو ہوں، اور چند لوگوں کے لئے مجھے



عَلَى الْحَوْضِ وَلَأَنَارُ عَنْ أَقْوَامٍ ثُمَّ لَأَعْلَبَنَّ  
عَلَيْهِمْ فَأَقُولُ يَا رَبُّ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَيَقُولُ  
إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أُخَذُوا بِعَذَابِكَ \*

۱۲۷۱ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
وَأَسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ  
بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَصْحَابِي أَصْحَابِي \*  
۱۲۷۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَسْحَقُ  
بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرِ بْنِ زَيْدٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو  
الْمَثْنَى حَاتِئًا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
جَمِيعًا عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحَوُ حَدِيثَ  
الْأَعْمَشِ وَفِي حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيرَةَ سَمِعْتُ  
أَبَا وَائِلٍ \*

۱۲۷۳ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خَمْرَةَ الْأَشْجَعِيُّ  
أَعْبَرَنَا عُبَيْرُ بْنُ جَرِيرٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ كِلَاهُمَا عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي  
وَائِلٍ عَنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَحْوُ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ وَمُغِيرَةَ \*

۱۲۷۴ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ  
حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ  
خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ  
وَالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ  
أَلَا وَابْنِي قَالَ لَا فَقَالَ الْمُسْتَوْرِدُ تَرَى فِيهِ الْآيَةَ  
مِثْلَ الْكَوَاكِبِ \*

۱۲۷۵ - وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بَنُ  
عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عَمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

تھکڑا ہوگا، بالآخر مجھے مغلوب ہونا پڑے گا، میں عرض کروں گا  
یا پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں، میرے اصحاب ہیں، ارشاد  
ہوگا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا  
بدعات ایجاد کی تھیں۔

۱۲۷۱۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش سے  
اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں اصحابی  
اصحابی کا لفظ نہیں ہے۔

۱۲۷۲۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر (دوسری  
سند) ابن اثیر، محمد بن جعفر، شعبہ، مغیرہ، ابو وائل، حضرت  
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وبارک وسلم سے اعمش کی روایت کی طرح حدیث نقل  
کرتے ہیں، اور شعبہ کی روایت میں "عن" کی بجائے "سمعت  
ابا وائل" کے الفاظ ہیں۔

۱۲۷۳۔ سعید بن عمرو، اشعث، عبید، (دوسری سند) ابو بکر بن  
ابی شیبہ، ابن فضیل، حصین، ابو وائل، حضرت حذیفہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ، بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اعمش اور مغیرہ کی  
روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۲۷۴۔ محمد بن عبداللہ بن بزیع، ابن ابی عدی، شعبہ، معبد بن  
خالد، حضرت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے  
میرا حوض اتنا ہے، جتنا صنعا اور مدینہ کے درمیان فاصلہ ہے،  
مستورد نے یہ حدیث سن کر حارث سے کہا، آپ نے برتنوں  
کے متعلق کچھ نہیں سنا، حارث نے کہا نہیں، مستورد بولے اس  
حوض پر برتن ماروں کی طرح ہوں گے۔

۱۲۷۵۔ ابراہیم بن محمد بن عمر، حریم بن حمزہ، شعبہ، معبد  
بن خالد، حارث بن وہب، خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے اور حوض کی حدیث حسب سابق مروی ہے، باقی مستورد کا قول مذکور نہیں۔

۱۲۷۶۔ ابو الریح الزہری، ابو کامل جحدری، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے سامنے حوض ہے، جس کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے کہ مقام جرباء اور اذرح میں ہے۔

۱۲۷۷۔ زہیر بن حرب، محمد بن ثنی، عبید اللہ بن سعید، یحیی القطان، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، تمہارے آگے اتنا بڑا حوض ہوگا جیسا کہ جرباء اور اذرح (کا فاصلہ ہے) اور ابن ثنی کی روایت میں حوضی (میرا حوض) کا لفظ ہے۔

۱۲۷۸۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ عبید اللہ نے نافع سے جرباء اور اذرح کے متعلق پوچھا، انہوں نے کہا، شام میں دو گاؤں ہیں، ان میں تین رات کا فاصلہ ہے، اور ابن بشر کی روایت میں تین دن کا ہے۔

۱۲۷۹۔ سدید بن سعید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عبید اللہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۲۸۰۔ حرملہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، عمر بن محمد، نافع، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمہارے سامنے حوض ہے جتنا

عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَذَكَرَ الْحَوْضَ بِجَنَّتِهِ وَتَمَّ بِذِكْرِ قَوْلِ الْمُسْتَوْدِعِ وَقَوْلُهُ \*

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ وَأَبُو سَيَافٍ أَنُجْمُ حَدَّثَنَا قَانَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا مَاتَيْنِ تَاجِبَتِهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرَحَ \*

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرَحَ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ الْمُثَنَّى حَوْضِي \*

۱۲۷۸۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ ثَعْبَرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ قَرْنَيْنِ بِالشَّامِ يَنْتَهِيَا مَسِيرَةً ثَلَاثَ لَيَالٍ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَشْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ \*

۱۲۷۹۔ وَحَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ \*

۱۲۸۰۔ وَحَدَّثَنِي خَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى



جرہاء اور اذرح اور اس میں آسمان کے ستاروں کی طرح کوڑے ہیں، جو اس حوض پر آئے گا اور اس سے پئے گا تو اس کے بعد کبھی بھی پیاسا نہ ہوگا۔

۱۲۸۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر الحنفی، عبد اعزیز بن عبد الصمد، ابو عمران جوئی، عبد اللہ بن صامت: حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حوض کوثر کے برتن کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، اس کے برتن آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں، اور کس رات کے ستارے، اس رات کے ستارے جو اللہ پھری ہو اور جس میں بدلی نہ ہو، یہ جنت کے برتن ہیں، جو اس سے پئے گا وہ کبھی بھی پیاسا نہ ہوگا، اس حوض پر بہشت کے دو پرنا لے جتے ہیں، جو اس سے پئے گا وہ پیاسا نہ ہوگا، طول اور عرض دونوں برابر ہیں، جیسا کہ عمان سے لے کر ایلہ تک کا فاصلہ ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

۱۲۸۲۔ ابو غسان مسلمی، محمد بن قس، ابن بشار، معاذ بن ہشام بواسطہ اپنے والد حمادہ، سالم بن ابی الجعد، سعدان بن ابی طلحہ، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں اپنے حوض کے کنارے پر لوگوں کو بٹاتا ہوں گا، یمن والوں کے لئے میں اپنی لکڑی ماروں گا، یہاں تک کہ یمن والوں پر اس کا پانی بہ پڑے گا، پھر آپ سے حوض کوثر کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا، جیسا یہاں سے عمان ہے، پھر آپ سے اس کے پانی کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا، دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس میں دو پرنا لے کریں گے جن کو جنت کی مدد ہوتی ہوگی، ایک پرنا لے سونے کا، ایک چاندی کا۔

۱۲۸۳۔ زہیر بن حرب، حسن بن موسیٰ، شیبان، حمادہ سے

اللہ علیہ وسلم قال ان اَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرَّهَاءَ وَادْرَحَ فِيهِ اَبَارِيقُ كَنُحُومِ السَّمَاءِ مِنْ وَرْدٍ قُشْرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا ابَدًا \*

۱۲۸۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَاللُّغْطُ بِلَايَةُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ رَسَحُوا أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْأَعْرَابُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعُمِّيُّ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْحَوَظِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا آيَةُ الْحَوْضِ فَإِنَّ وَالِدِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَتِيَنَّهُ أَكْثَرَ مِنْ غَدِ نَحُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا أَلَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحَبَةِ آيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا مَا عَلَيْهِ بِشَعْبٍ وَهِيَ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرَضُهُ مِثْلُ طَوِيلِهِ مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْمَةِ مَأْوَةِ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْيَى مِنَ الْعَسَلِ \*

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمِّيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَالْفَاظِلُ عَنْ مُتْقَارِبَةٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْحَجَّادِ عَنْ مُعَذَّانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَبَعْضُ حَوْضِي أَذُودُ النَّاسَ لِأَهْلِ الْيَمَنِ أَضْرِبُ بِغَضَائِي حَتَّى يَرْفُضَ عَنْهُمْ فُسَيْلٌ عَنْ عَرَضِهِ فَقَالَ مِنْ مَقَامِي إِلَى عَمَّانَ وَسَبُلٌ عَنْ سَرَابِهِ فَقَالَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْيَى مِنَ الْعَسَلِ يَغْتَفِيهِ مِيزَابَانِ يَمْدَانِهِ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ وَرْدٍ \*

۱۲۸۳۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ  
بِإِسْنَادٍ هَشَامٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَنَا يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ عِنْدَ عُظُرِ الْخَوْضِ \*

۱۲۸۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
يَعْقُبُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ  
سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مُعَدَّانَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُ الْخَوْضِ  
فَقُتِلَ بِيَعْقُبِ بْنِ حَمَّادٍ هَذَا حَدِيثُ سَمِعْتُهُ  
مِنْ أَبِي عَوَّانَةَ فَقَالَ وَسَمِعْتُهُ أَيْضًا مِنْ شُعْبَةَ  
فَقُلْتُ انْظُرْ لِي فِيهِ فَانْظُرْ لِي فِيهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ \*

۱۲۸۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمٍ  
الْحُمْصِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ مُعْتَمِرٍ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَذُودَنَّ عَنْ خَوْضِي  
رَحَاكَ كَمَا تَذَاذُ الْعَرَبِيَّةُ مِنَ الْإِبِلِ \*

(قنادہ) اور جن لوگوں کو آپ بنا میں گئے ان کا بیان سابقہ روایات میں گزر چکا ہے۔

۱۲۸۶- وَحَدَّثَنِي عَمِيدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا  
أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ سَمِعَ أَبَا  
هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَعْثَنِي \*

۱۲۸۷- وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا  
أَبْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ  
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدَرُ خَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةٍ  
وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْبَارِقِ كَعَدَدِ  
نَجُومِ السَّمَاءِ \*

۱۲۸۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا  
عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا وَهْبُ قَالَ

ہشام کی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اس  
میں یہ ہے کہ قیامت کے دن میں حوض کے کنارے پر ہوں گا۔

۱۲۸۴- محمد بن بشار، یحییٰ بن حماد، شعبہ، قتادہ، سالم بن الجعد،  
معدان، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے حوض کوثر کی روایت حسب سابق مروی ہے،  
محمد بن بشار کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن حماد سے کہا کہ تم نے  
یہ روایت ابو عوانہ سے سنی ہے؟ وہ بولے ہاں شعبہ سے بھی  
سنی ہے، میں نے کہا تو وہ بھی مجھے بیان کر دو، تو انہوں نے مجھ  
سے بیان کر دی۔

۱۲۸۵- عبد الرحمن بن سلام، ربیع بن مسلم، محمد بن زیاد،  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں اپنے  
حوض سے کچھ لوگوں کو اس طرح پٹاؤں گا جیسا کہ اجنبی  
لوٹنوں کو ہٹایا جاتا ہے۔

۱۲۸۶- عمید اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، شعبہ و محمد بن زیاد،  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور حسب سابق روایت مروی  
ہے۔

۱۲۸۷- حرملة بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت  
انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں  
نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے  
حوض کی مقدار اتنی ہے جتنی کہ مقام ایلہ سے صنعا، علاقہ یمن  
کے درمیان اور اس پر برتن آسمان کے تاروں کے برابر ہیں۔

۱۲۸۸- محمد بن حاتم، عفان بن مسلم، وہیب، عبد العزیز بن  
وہیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں



سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيرْدَدٍ عَنِّي الْخَوْضُ رَجُلًا مِمَّنْ صَاحِبِي حَتَّى إِذَا رَأَيْتَهُمْ وَرَفَعُوا إِلَيَّ اخْتَلَجُوا ذَوْنِي فَلَا قَوْلَ لِي أَيْ رَبِّ أَصْبَحَ خَاصِي فَيَقَالُ لِي إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أُخَذُوا بَعْدَكَ \*

(قائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں، یہ روایت دلیل ہے ان حضرت کی جو فرماتے ہیں کہ ان لوگوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو آپ کے بعد مرتد ہو گئے، اور سابقہ روایات سے اکل بہ امت مراد ہیں۔

۱۲۸۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو يَكْرُبُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضَالٍ جَمِيعًا عَنْ الْمُحْتَارِ بْنِ قُفْلٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْمَعْنَى وَزَادَ آيَتُهُ غَدُّ النَّجُومِ \*

۱۲۹۰- وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النُّضْرِ الشَّيْبِيُّ وَهَرِيرٌ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَالْقُضْطُ لِعَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ نَاحِيَتِي خَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ \*

(قائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں، روایتوں میں حوض کوثر کی مقدار بیان کرنے میں جو اختلاف آ رہا ہے اس میں کسی قسم کا اشکال نہیں ہے کیونکہ صحابہ کرام نے آپ سے مختلف مقامات پر سنا اس بنا پر آپ نے مختلف مثالوں سے اس کی مقدار کو سمجھا دیا (نوی جلد ۳)، واللہ اعلم۔

۱۲۹۱- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّغْدِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَائِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَنْبِهِ غَيْرَ أَنَّهُمَا شَكَا فَقَالَا أَوْ مِثْلَ مَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَعَمَّانَ وَفِي خَلِيفَةِ أَبِي عَوَانَةَ مَا بَيْنَ لَابَتِي خَوْضِي \*

۱۲۹۲- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَنِيسٍ الْحَارِثِيُّ

کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حوض پر چند آدمی ایسے آئیں گے، جو دنیا میں میرے ساتھ رہے، جب میں انہیں دیکھوں گا اور وہ میرے سامنے کھجائیں گے تو وہ میرے پاس آنے سے روک دیے جائیں گے، میں کہوں گا، اے پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں، میرے اصحاب ہیں، جواب ملے گا کہ آپ نہیں جانتے، انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا۔

(قائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ ان لوگوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو آپ کے بعد مرتد ہو گئے، اور سابقہ روایات سے اکل بہ امت مراد ہیں۔

۱۲۸۹- ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسمر (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن فضیل، مختار بن قفل، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ اس کے برتن تاروں کے برابر آتا ہے۔

۱۲۹۰- عاصم بن نضر شیبی، ہریر بن عبد الاعلیٰ، معتمر، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میرے حوض کے دونوں کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا صنعاء اور مدینہ منورہ کے درمیان۔

(قائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں، روایتوں میں حوض کوثر کی مقدار بیان کرنے میں جو اختلاف آ رہا ہے اس میں کسی قسم کا اشکال نہیں ہے کیونکہ صحابہ کرام نے آپ سے مختلف مقامات پر سنا اس بنا پر آپ نے مختلف مثالوں سے اس کی مقدار کو سمجھا دیا (نوی جلد ۳)، واللہ اعلم۔

۱۲۹۱- ہارون بن عبد اللہ، عبد الصمد، ہشام، (دوسری سند) حسن بن علی خلوائی، ابوالولید الطیالسی، ابو عوانہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں دونوں راویوں کو شک ہے کہ آپ نے مدینہ اور صنعاء بیان کیا ہے یا مدینہ اور عمان، اور ابو عوانہ کی روایت میں ”ما جنتی“ کے بجائے ”لا جنتی“ کا لفظ ہے، ترجمہ دونوں کا ایک ہی ہے۔

۱۲۹۲- یحییٰ بن حبیب حارثی، محمد بن عبد اللہ الرزی، خالد بن

وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَبَابُ بْنُ  
الْخَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَنَادَةَ قَالَ قَالَ أَنَسٌ قَالَ  
بِئْسَ اللَّهُ صَنَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى فِيهِ أَبَارِيقَ  
الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نَجُومِ السَّمَاءِ \*

۱۲۹۳ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
نُحْسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَنَادَةَ حَدَّثَنَا  
أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ بَيْنَهُ وَرَأَى أَوْ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ نَجُومِ السَّمَاءِ \*

۱۲۹۴ - حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ بْنُ الْوَلِيدِ  
تَمَكُونِي حَدَّثَنِي أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ حَدَّثَنِي زِيَادُ  
بْنُ حَكِيمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
سَمُرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِنِّي فَرَضْتُ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَإِنْ بَعْدَ  
مَا بَيْنَ عَرَفَيْهِ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَأَيْفَةَ كَأَنَّ  
الْأَبَارِيقَ فِيهِ النُّجُومُ \*

(قنادہ) چمک اور خوبصورتی میں یا کثرت میں، یہ وہاں القاضی فی شفاء قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

۱۲۹۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ  
شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ  
الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ  
أَبِي وَقَاصٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ  
غُلَامِي نَافِعٍ أَخْبَرَنِي بِشَيْءٍ مَسْمُوعَةٍ مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكُتِبَ إِلَيَّ إِنِّي  
سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ \*

الہدایہ میں مترجم اور اس کے والدین و اعزاء اور احباب اور جملہ مسلمانوں کو اس سعادت سے بہرہ ور فرمائے، آمین برحمتک یا محمد المرحومین۔  
(۱۹۲) بَابُ إِكْرَامِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِقِتَالِ الْحَلَاءِكَةِ مَعَهُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

حارث، سعید و قنادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تو اس  
موضع پر چاندی اور سونے کے کوزے دیکھے گا جتنا کہ آسمان  
کے تارے ہیں۔

۱۲۹۳ - زہیر بن حرب، حسن بن موسیٰ، شیبان، قنادہ، حضرت  
انس سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے  
کہ آپ نے فرمایا آسمان کے تاروں سے زیادہ۔

۱۲۹۴ - ولید بن شجاع، بواسطہ اپنے والد، زیاد بن خثیمہ، سہاک  
بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں  
تمہارا حوض کوثر پر بیش خیمہ ہوں گا، اس کے دونوں کناروں  
کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ صنعاء اور ایفہ میں، پھر اس پر  
کوزے تاروں کی طرح ہوں گے۔

۱۲۹۵ - قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، حاتم بن اسماعیل،  
مہاجر بن مسمار، عامر بن سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں کہ  
میں نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اپنے غلام نافع  
کے ہاتھ ایک خط بھیجا کہ مجھ سے بیان کرو جو تم نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے سنا  
ہے، حضور ارشاد فرما رہے تھے کہ حوض کوثر پر میں تمہارا پیش  
خیمہ ہوں گا۔

باب (۱۹۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس  
اکرام کا بیان کہ فرشتوں نے آپ کے ساتھ ہو  
کر قتال کیا ہے۔



۱۲۹۶- حَدَّثَنَا أَبُو يَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُسْعَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ زُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ عَنْ نَبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَنَ شِمَالَهُ يَوْمَ أُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابُ بَيَاضٍ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِي جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ \*

۱۲۹۷- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ يَوْمَ أُحُدٍ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ يَسَارِهِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابُ بَيَاضٍ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ كَأَنَّهُمَا الْقِتَالُ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ \*

(۱۹۳) بَاب فِي شَجَاعَةِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ \*

۱۲۹۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّمِيسِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْأَعْرَابُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَكَانَ أَحْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَشَجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَرَعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ نَيْلَةٍ فَأَنْطَلَقَ نَاسٌ قَبْلَ الْمَصَوْتِ فَتَلَقَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَقَدْ سَبَقَهُمْ إِلَى الْمَصَوْتِ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ بِأَبِي طَلْحَةَ عُرِّي فِي عُنْفِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُولُ لَمْ

۱۲۹۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، ابو اسامہ، مسعر، سعد بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ احد کے دن میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں دو آدمیوں کو دیکھا، جو سفید لباس پہنے ہوئے تھے اور آپ کی جانب سے خوب لڑ رہے تھے، اس سے پہلے اور اس کے بعد میں نے انہیں کبھی نہیں دیکھا، یعنی جبریل اور میکائیل علیہما السلام۔

۱۲۹۷- اسحاق بن منصور، عبد الصمد بن عبد الوارث، ابراہیم بن سعد، سعد، بواسطہ اپنے والد، حضرت سعد بیان کرتے ہیں، کہ میں نے احد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں دو شخصوں کو دیکھا، جو سفید لباس پہنے ہوئے تھے، اور آپ کی جانب سے بہت زور کے ساتھ قتال کر رہے تھے، اس سے پہلے اور اس کے بعد میں نے انہیں کبھی نہیں دیکھا۔

باب (۱۹۳) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت۔

۱۲۹۸- یحییٰ بن یحییٰ، سعید بن منصور، ابو الربیع عتکی، ابو کامل، حماد بن زید، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ نچلی، اور سب سے زیادہ بہادر تھے، ایک رات مدینہ والے گھبراتے، جدھر سے آواز آرہی تھی، صحابہ اس طرف چلے، راستے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں واپس آتے ہوئے ملے، اور آپ اس آواز کی طرف سب سے پہلے تشریف لے گئے، اور آپ حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار تھے جو ننگی پیٹھ تھا اور آپ کی گردن مبارک میں تلوار تھی، آپ فرما رہے تھے، کسی قسم کا خوف نہیں، کسی قسم کا خوف نہیں، اور فرما رہے تھے اس گھوڑے

تَرَاغُوا لَمْ تَرَاغُوا قَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ قَالَ وَكَانَ فَرَسًا يُطْفَأُ \*

۱۲۹۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَرَسٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَنْذُوبٌ فَرَكِبَهُ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَرَسٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا \*

۱۳۰۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعُتَيْبِ وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنِي بِحَبِيبُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْخَارِثِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَاءِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ فَرَسًا لَنَا وَلَمْ يَقُلْ لِأَبِي طَلْحَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا \*

(۱۹۴) بَابُ جُودِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

۱۳۰۱- حَدَّثَنَا مُنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍاءُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَحْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کو (تیزی میں) سمندر کی طرح پایا، اور یہ تو دریا ہے اور پہلے وہ گھوڑا استرقاری میں مشہور تھا۔

۱۲۹۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار مدینہ منورہ میں گھبراہٹ پیدا ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ کا گھوڑا مانگا جس کا نام مندوب تھا، اس پر آپ سوار ہوئے اور فرمایا، ہم نے تو کوئی خوف کی وجہ نہیں دیکھی، اور اس گھوڑے کو دریا کی طرح پایا۔

۱۳۰۰- محمد بن شعیب، ابن بشار، محمد بن جعفر، (دوسری سند) یحییٰ بن حبیب، خالد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور ابن جعفر کی روایت میں ہے کہ ہمارا گھوڑا لیا اور ابو طلحہ کے گھوڑے کا تذکرہ نہیں، اور خالد کی روایت میں "عن انس" کی بجائے "سمعت انساً" ہے۔

بَابُ (۱۹۴) رَسُولِ أَكْرَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَخَاوَتِهِ۔

۱۳۰۱- منصور بن ابی مزاحم، ابراہیم، زہری (دوسری سند)، ابو عمر، ابراہیم، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ مال کے دینے میں سخی تھے، اور تمام اوقات سے زیادہ رمضان المبارک کے مہینہ میں آپ کی سخاوت ہوتی تھی، اور جبریل علیہ السلام ہر سال رمضان المبارک کے مہینے میں اس کے اختتام تک آپ سے ملنے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو قرآن مجید سناتے اور جس وقت جبریل امین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتے تو آپ ملتی ہوئے زیادہ سخی ہو جاتے۔



أَجُودَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ \*

۱۳۰۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مُيَارِزٍ عَنْ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ لَحْوَهُ \*

(۱۹۵) بَابُ حُسْنِ عُلُقِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ وَاللَّهِ مَا قَالَ لِي أَفَّا قَطُّ وَلَا قَالَ لِي بِشَيْءٍ لَمْ فَعَلْتُ كَذَا وَهَلَّا فَعَلْتُ كَذَا زَادَ أَبُو الرَّبِيعِ لَبْسٌ مِمَّا يَصْنَعُهُ الْخَادِمُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ وَاللَّهِ \*

۱۳۰۴۔ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ قُرُوحٍ حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ مِسْكِينٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ \*

۱۳۰۵۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ إسماعيلَ وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا إسماعيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَحَدَ أَبُو طَلْحَةَ يَدِي فَأَنْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيْسٌ فَلْيَخْدُمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَاللَّهِ مَا قَالَ لِي بِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لَمْ صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْ لَمْ لَمْ تَصْنَعْ هَذَا هَكَذَا \*

۱۳۰۲۔ ابو کریب، ابن مبارک، یونس، (دوسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۱۹۵) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن اخلاق۔

۱۳۰۳۔ سعید بن منصور، ابو الربیع، حماد بن زید، ثابت بنانی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال تک خدمت کی، خدا کی قسم آپ نے مجھے کبھی اف تک نہیں کہا، اور نہ کبھی یہ فرمایا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا؟ اور یہ کام کیوں نہیں کیا؟ ابو الربیع نے اتنی زیادتی اور بیان کی ہے کہ جو کام غلام کو کرنا چاہئے تھا اور لفظ ”واللہ“ کا ذکر نہیں کیا۔

۱۳۰۴۔ شیبان بن فروخ، سلام بن مسکین، ثابت بنانی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۳۰۵۔ احمد بن حنبل، زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، عبد العزیز، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو ابو طلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! انس سمجھدار لڑکا ہے، یہ آپ کی خدمت کرے گا، چنانچہ میں نے آپ نے آپ کی سفر اور حضر میں خدمت کی ہے، خدا کی قسم اگر میں نے کوئی کام کیا تو آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ اور جس کام کو نہیں کیا، اس کے متعلق نہیں فرمایا کہ تو نے کیوں نہیں کیا؟

۱۳۰۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَشْرٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ شَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ عَدِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْعَ سَبْعِينَ فَمَا أَعْلَمُهُ قَالَ لِي قَطُّ لَمْ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا وَلَا عَابَ عَلَيَّ شَيْئًا فَطُ \*

۱۳۰۷ - حَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ إِسْحَقُ قَالَ أَنَسٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ حَقًّا فَأَرْسَلَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَذْهَبُ فِي نَفْسِي أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أُمِرْتُ بِهِ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتَّى أَمُرَّ عَلَى صَبِيَّانِ وَهُمَا يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِفَخَّائِي مِنْ وَرَائِي قَالَ فَظَنَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا أَنَسُ أَذْهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنَسُ وَاللَّهِ لَقَدْ عَدِمْتُهُ تَسْعَ سَبْعِينَ مَا عَلِمْتُهُ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لَمْ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا أَوْ لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ هَلَّا فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا \*

۱۳۰۸ - وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ حُلُقًا \*

(۱۹۶) بَابُ سَخَائِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

۱۳۰۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعُمَرُو

۱۳۰۶ - ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، محمد بن بشر، زکریا، سعید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے نو سال تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی، لیکن مجھے نہیں معلوم کہ اگر میں نے کوئی کام کیا اور حضور نے فرمایا ہو کہ تو نے ایسا کیوں کیا، اور نہ میرے کام پر کبھی کوئی عیب چھتی کی۔

۱۳۰۷ - ابو معن الرقاشی، زید بن یزید، عمر بن یونس، عکرمہ، وہو ابن عمار قال قال اسحاق قال انس كان رسول الله صلى الله عليه وسلم من احسن الناس حقاً فارسلني يوماً لحاجة فقلت والله لا اذهب وفي نفسي ان اذهب لما امرني به نبي الله صلى الله عليه وسلم فخرجت حتى امر على صبيان وهما يلعبون في السوق فإذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد قبض بفخائي من ورائي قال فظنرت اليه وهو يضحك فقال يا انس اذهبت حيث امرتك قال قلت نعم انا اذهب يا رسول الله قال انس والله لقد عدمته تسع سبعين ما علمته قال لشيء صنعتُهُ لم فعلت كذا وكذا أو لشيء تركته هلا فعلت كذا وكذا \*

۱۳۰۸ - شیبان بن فروخ، ابو الربیع، عبدالوارث، ابی التیاح، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ ملنسار تھے۔

بَاب (۱۹۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو دو سخا۔

۱۳۰۹ - ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، ابن



لَقَدْ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ  
الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا سَأَلَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ  
فَقَالَ لَا \*

امثلہ رہ، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،  
انہوں نے بیان کیا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے کسی چیز کا سوال کیا گیا، اور آپ نے نہیں فرمایا  
ہو۔

(لَا کہو) بلکہ فوراً دے دی، نسیم الریاض شرح شفاء عیاض میں ایک شعر مذکور ہے جس سے اس حدیث کی پوری ترجمانی ہوتی ہے۔ یہاں  
قَدْ لَا فَعِي نَسْتَهُ، بَلَا الْقَصْدُ نَسْمَحُ بِهِ لَا لَا۔

۱۳۱۰۔ ابو کریب، شعبی، (دوسری سند) محمد بن عثمان،  
عبد الرحمن بن مہدی، سفیان، محمد بن مندر، حضرت جابر بن  
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں اور  
حسب سابق حدیث مروی ہے۔

۱۳۱۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الْأَشَجِيُّ  
ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ  
عَدِّ اللَّهِ يَقُولُ مَثْلَهُ سَوَاءٌ \*

۱۳۱۱۔ عاصم بن النضر، خالد، حمید، موسیٰ بن انس، حضرت انس  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ اسلام لانے پر آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے جو چیز طلب کی گئی، آپ نے دے دی،  
نیک شخص آیا (اور اس نے سوال کیا) آپ نے اسے دو پہاڑوں  
کے درمیان بکریاں دے دیں، دو لوٹ کر اپنی قوم کے پاس آیا  
اور کہنے لگا، اے قوم مسلمان ہو جاؤ کیونکہ محمد اتنا دیتے ہیں کہ  
افلاس کا ڈر ہی نہیں رہتا۔

۱۳۱۱۔ وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ الشَّيْبِيُّ حَدَّثَنَا  
خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ  
مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِّي إِلَّا اسْتَمَامَ شَيْئًا إِنَّا أُعْطَاهُ  
قَالَ فَمَجَّاءُ رَجُلٍ فَأَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ  
بِئْسَ قَوْمُهُ فَقَالَ يَا قَوْمُ اسْلِمُوا فَإِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِي  
عَصَاءً لَا يَحْتَسِي الْعَاقَةُ \*

(لَا کہو) یہ شخص سفوان بن امیہ ہیں، نسیم الریاض میں ہے کہ انہیں شرفِ محبت حاصل ہے، اور فتح مکہ کے بعد مشرف بہ اسلام ہونے اور  
قاضی عیاض نے اسی روایت کے اخیر میں ذکر کیا ہے کہ آپ کی یہ سخاوت بعثت سے قبل کی ہے، اور جنت کے بعد کا تو کہتا ہی کیا ہے، لا تعد و  
انحصی عجاہ سنی اللہ علیہ وسلم (شفائے قاضی عیاض و شرح ہلدی)۔

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
بُرَيْدُ بْنُ هَازِمٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ  
ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَأَتَى  
فِدْمَةً فَقَالَ أَيُّ قَوْمٍ اسْتَمِعُوا قَوْلَ اللَّهِ إِنَّ مُحَمَّدًا  
يُعْطِي عَصَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ فَقَالَ أَنَسٌ إِنَّ  
كَانَ الرَّجُلُ يُسْلِمُ مَا يُرِيدُ إِلَّا الدُّنْيَا فَمَا يُسْلِمُ

۱۳۱۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہرون، حماد بن سلمہ، ثابت،  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو پہاڑوں کے درمیان  
کی بکریاں طلب کیں، آپ نے اسے دیدیں، وہ اپنی قوم کے  
پاس آکر کہنے لگا، اے قوم مسلمان ہو جاؤ! بخدا محمد اتنا دیتے ہیں  
کہ پھر محتاجی کا ڈر نہیں رہتا، انس کہتے ہیں کہ ایک آدمی شخص  
دنیا کے لئے مسلمان ہوا، مگر مسلمان ہونے کے بعد سلامتی

حَتَّى يَكُونَ الْإِسْلَامُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا \*

۱۳۱۳- وَحَدَّثَنِي أَبُو الصَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ مَرْحُومٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْفَتْحِ فَفَتْحَ مَكَّةَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاقْتَلُوا بِحَنِينٍ فَتَصَرَّ اللَّهُ دِيْنَهُ وَالْمُسْلِمِينَ وَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ مِائَةَ مِنَ النِّعَمِ ثُمَّ مِائَةَ ثُمَّ مِائَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ صَفْوَانَ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْطَانِي وَإِنَّهُ لَا يَغْضُ النَّاسُ إِلَيَّ فَمَا بَرِحَ يُعْطِينِي حَتَّى إِنَّهُ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ \*

(فائدہ) شیخ علی قاری شرح شفاء میں فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہو گیا تھا کہ ان کے کفر کی بیماری کی دوا عطا ہو بخش ہے واللہ اعلم بالصواب۔

۱۳۱۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّافِذِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَفِيٍّ عَنْ جَابِرٍ أَخَذَهُمَا يَزِيدُ عَلَى الْآخِرِ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سُفْيَانُ وَسَمِعْتُ أَيْضًا عَمْرُو بْنَ دِينَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَفِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَزَادَ أَخَذَهُمَا عَلَى الْآخِرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ

دجہ سے (آپ کی صحبت کی وجہ سے) ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہو جاتا۔

۱۳۱۳- ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کا جہاد کرنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام مسلمانوں کے ہمراہ جو آپ کے ساتھ تھے، حنین کی طرف نکلے، چنانچہ حنین میں مسلمان لڑے، اللہ تعالیٰ نے اپنے دین اور مسلمانوں کی امداد فرمائی اس روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ کو سواونٹ عطا فرمائے، پھر سواونٹ دیئے، پھر سو دیئے، ابن شہاب بیان کرتے کہ مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ صفوان نے کہا، خدائی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیا، جتنا دیا اور آپ سب لوگوں سے زیادہ میری نظر میں مہفوظ تھے اور آپ ہمیشہ مجھے دیتے رہے، یہاں تک کہ سب لوگوں سے زیادہ آپ میری نظر میں محبوب ہو گئے۔

(فائدہ) شیخ علی قاری شرح شفاء میں فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہو گیا تھا کہ ان کے کفر کی بیماری کی دوا عطا ہو بخش ہے واللہ اعلم بالصواب۔

۱۳۱۴- عمرو بن ناقد، سفیان بن عیینہ، ابن المنکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ (دوسری سند)، اسحاق، سفیان، ابن المنکدر، جابر، عمرو، محمد بن علی، جابر۔

(تیسری سند) ابی عمر، سفیان، عمرو بن دینار، محمد بن علی، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر ہمارے پاس بحرین کا مال آئے گا تو میں تجھے اتنا دوں گا، اور اتنا اتنا، اور دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا، چنانچہ بحرین کا مال آنے سے قبل ہی آپ انتقال فرما گئے، وہ آپ کے بعد حضرت ابو بکر کے پاس آیا، انہوں نے ایک مٹائی کو اعلان کرنے کے لئے کھڑا کیا، کہ جس سے



جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أُعْطِينَا هَكَذَا وَهَكَذَا  
وَهَكَذَا وَقَالَ بَيْنِيهِ جَمِيعًا فَقَبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ فَقَدِمَ  
عَلَيْ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَهُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى مَنْ كَانَتْ  
لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ أَوْ ذَيْنُ  
فَلْيَأْتِ فَقَعْتُ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ أُعْطَيْتُكَ  
هَكَذَا وَهَكَذَا فَحَنَى أَبُو بَكْرٍ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ  
لِي عُدَّتْهَا فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ فَقَالَ  
خُذْ مِثْلَهَا \*

۱۳۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي  
عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَابِرٍ  
عَنِ اللَّهِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّبِ عَنْ  
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ  
الْخَضَرَمِيِّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَيْنُ أَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَّةٌ  
فَلْيَأْتِا بِمَعْرِ حَدِيثِ ابْنِ عِيسَى \*

(۱۹۷) بَابُ رَحْمَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الصَّيَّانَ وَالْعِيَالَ وَتَوَاضُعِهِ وَفَضْلِ  
ذَلِكَ \*

۱۳۱۶ - حَدَّثَنَا هِذَابُ بْنُ حَالِدٍ وَشَيْبَانُ بْنُ  
فَرُوحٍ كِذَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ وَابْنِ لَفْظُ شَيْبَانَ  
حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ  
عَنْ أَنَسٍ مِنْ مِثْلِكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْزِي اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا ہوا جس کا آپ  
پر قرض ہو، وہ آئے یہ سن کر میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر  
بحرین کا مال آئے گا تو میں تجھے اتنا دوں گا، اور اتنا اور اتنا یہ سن  
کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک لپ بھر  
اور مجھ سے فرمایا کہ اسے گن، میں نے انہیں شمار کیا تو وہ پانچ سو  
نکلے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا،  
اس سے دو گنا لے۔

۱۳۱۵ - محمد بن حاتم بن میمون، محمد بن بکر، ابن جریر، عمرو بن  
دینار، محمد بن علی، محمد بن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے  
بعد حضرت ابو بکر صدیق کے پاس علماء حضری کے پاس سے کچھ  
مال آیا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ  
جس شخص کا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض ہو یا جس  
سے آپ نے کوئی وعدہ فرمایا ہو، وہ ہمارے پاس آجائے، بقیہ  
روایت ابن عیینہ کی روایت کی طرح ہے۔

باب (۱۹۷) حضور کی بچوں اور اہل و عیال پر  
شفقت اور آپ کی تواضع اور اس کے فضائل کا  
بیان۔

۱۳۱۶ - ہذاب بن خالد، شیبان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ،  
ثابت بنانی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، رات میرے لڑکا  
پیدا ہوا، جس کا نام میں نے اپنے باپ ابراہیم کے نام پر رکھا، پھر  
آپ نے وہ لڑکا ام سیف کو دے دیا، جو لوہار کی بیوی تھی اور لوہار

بِاسْمِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَيَّ أُمُّ سَيْفٍ امْرَأَةً  
قَبِيْلَ يَمَالٍ لَهُ أَبُو سَيْفٍ فَاتَّطَلَّقَ بِأَبِيهِ وَاتَّبَعْتُهُ  
فَاتَّهَبْتَنِي إِلَى أَبِي سَيْفٍ وَهُوَ يَنْفُخُ بِكَبْرٍ قَدْ  
امْتَلَأَ الْبَيْتُ دُخَانًا فَاسْرَعْتُ الْمَشْيَ بَيْنَ يَدَيْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا أَبَا  
سَيْفٍ أَمْسِكْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَأَمْسَكَ فَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِالصَّبِيِّ فَضَعَهُ إِلَيْهِ وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ  
يَقُولَ فَقَالَ أَنَسٌ لَقَدْ رَأَيْتُهُ وَهُوَ يَكْبِدُ بِنَفْسِهِ بَيْنَ  
يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَمْتُ  
عَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَذَمُّعُ  
الْعَيْنِ وَبَحْزُ الْقَلْبِ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا  
وَاللَّهُ يَا إِبْرَاهِيمُ إِنَّا بَشَرٌ لَمَحْزُونَ

کا نام ابو سیف تھا، ایک روز آپ ابو سیف کی طرف گئے، میں  
بھی آپ کے ساتھ تھا، جب ابو سیف کے مکان پر پہنچے، وہ اپنی  
بھئی دھو تکہ رہے تھے اور گھر میں دھواں بھرا ہوا تھا، میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جلدی جلدی جا کر ابو  
سیف سے کہا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے  
آئے ہیں، ذرا ٹھہر جاؤ، وہ ٹھہر گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے بچہ کو بلایا، اور اپنے سے چمنا لیا اور جو کچھ منظور خدا تھا  
وہ فرمایا، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں  
نے اس بچہ کو دیکھا، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے  
دم توڑ رہا تھا، یہ دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں  
سے آنسو جاری ہو گئے (۱)، آپ نے فرمایا آنکھیں اشک آنسو  
ہیں اور دل ٹھکن ہے اور ہم وہی بات کہتے ہیں، جو ہمارے  
پروردگار کو پسند ہے، بخدا ابراہیم ہم تیری وجہ سے ٹھکن ہیں۔

(فائدہ)۔ ام سیف حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لانا تھیں، ان ہی کے مقام میں حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا، معلوم ہوا کہ اولاد کے  
انتقال کر جانے پر انبیاء کرام کو بھی صدمہ اور افسوس ہوتا ہے کیونکہ وہ بھی بشر ہیں اور یہ لوازمات بشریت میں سے ہیں جیسا کہ تہذیب و تمدن  
باقی عوام الناس انبیاء کرام کو اپنی بشریت پر کیوں قیاس کر لیتے ہیں، اور اس میں پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کو ...  
فاق النین فی خلق و فی خلق ولم یدانوہ نے علم ولا کرم۔

۱۳۱۷ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِرُحْبَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو  
بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ  
أَخًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ مُسْتَرْضِعًا لَهُ  
فِي غَوَالِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ

۱۳۱۷۔ زہیر بن حرب، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، اسماعیل بن  
علیہ، ایوب، عمرو بن سعید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی کو بال بچوں پر اتنی شفقت  
کرتے نہیں دیکھا، جتنی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے  
تھے، آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
مدینہ میں دودھ پیتے تھے، اور آپ وہاں تشریف لے جایا کرتے  
تھے، اور ہم بھی آپ کے ساتھ ہوتے تھے، اور انا کے گھر بھی

(۱) اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ کسی صدمہ کے موقع پر غیر اختیاری طور پر رونا آ جاتا صبر کے منافی نہیں ہے۔ صبر کی حقیقت یہ ہے کہ جو  
بھی معاملہ ہو اس بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ سے ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ حق ہے اور اس کی حکمت کے موافق ہے  
اور اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر کسی قسم کی نامناسب بات یا کوئی اعتراض نہ کرنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے "ولا نقول الا ما یرضی ربنا" فرمایا کہ صبر  
کی حقیقت کو بیان فرمایا۔



فَيَدْعُهُ الْيَتِيمَ وَانَّهُ لَيَدْحَنُ وَكَانَ ظُهُرُهُ قَبْلًا  
فَيَأْخُذُهُ فَيَقْنَهُ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عُمَرُو قَلَمًا تُؤْفِي  
إِبْرَاهِيمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّ إِبْرَاهِيمَ أُنْبِيَ وَإِنَّهُ مَاتَ فِي التَّذْيِ وَإِنْ لَهُ  
لَطِيفَتَيْنِ تَكْتُمَانِ رِضَاعَهُ فِي الْحَنَةِ \*

۱۳۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو  
كَرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ  
هَشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ نَاسٌ مِنَ  
الْأَعْرَابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَتَقْبَلُونَنَا صِبْيَانَكُمْ فَقَالُوا نَعَمْ  
فَقَالُوا لَكُنَّا وَاللَّهِ مَا نَقْبَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمِلْتُ إِنَّ كَانَ اللَّهُ  
نَزَعَ مِنْكُمْ الرَّحْمَةَ وَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مِنْ قَلْبِكَ  
الرَّحْمَةُ \*

۱۳۱۹- وَحَدَّثَنِي عُمَرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي  
عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عُمَرُو حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ أَبْصَرَ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْحَسَنَ فَقَالَ  
إِنَّ لِي عَشْرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبِلْتُ وَاحِدًا مِنْهُمْ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَنْ  
لَا يَرْحَمْ لَا يَرْحَمْ \*

۱۳۲۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو  
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِوُثْقِهِ \*

۱۳۲۱- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ

تشریف لے جاتے، اور وہاں دھواں ہوتا کیونکہ اس کا خاوند  
لوہار تھا، چنانچہ آپ بچہ کو لیتے، لوہار پیار کرتے اور پھر لوٹ  
آتے، عمرہ بیان کرتے ہیں کہ جب ابراہیم انتقال فرما گئے، تو  
حضور نے فرمایا، ابراہیم میرا بیٹا ہے، وہ حالت رضاعت میں  
انتقال کر گیا، اب اسے دو نائیں ملی ہیں جو جنت میں مدت  
رضاعت تک اسے دودھ پلائیں گی۔

۱۳۱۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو اسامہ، ابن نمیر،  
ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان  
کرتی ہیں کہ کچھ دیہاتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں حاضر ہوئے، اور انہوں نے دریافت کیا کہ تم اپنے  
بچوں کو پیار کرتے ہو، آپ نے فرمایا ہاں، پھر وہ بچے لے، بخدا ہم  
تو پیار نہیں کرتے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیا  
کروں، اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے اندر سے رحم اٹھالیا اور ابن  
نمیر کی روایت میں ہے کہ اگر اللہ رب العزت نے تمہارے  
دل سے رحم نکال لیا ہے۔

۱۳۱۹- عمر و ناقد، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری، ابو سلمہ،  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اقربع بن حابس  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ام حسن کو  
پیار کر رہے تھے، وہ بولے یا رسول اللہ میرے تو دس بیٹے ہیں،  
میں نے تو ان میں سے کسی کو پیار نہیں کیا، رسالت مآب صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ہر شہ فرمایا جو رحم نہیں کرے گا، اللہ تبارک و  
تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں فرمائے گا۔

۱۳۲۰- عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابو سلمہ،  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ  
وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۳۲۱- زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، یحییٰ بن یونس۔

(تیسری سند) ابو کریب، ابو معاویہ۔

(چوتھی سند) ابو سعید بن حفص، بن غیاث، اعثم، زید بن وہب، ابو عقیان، حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرے، اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرے گا۔

۱۳۲۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، عبد اللہ بن نمیر، اسماعیل، قیس، جریر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، احمد بن عبادہ، سفیان، عمرو، یحییٰ بن جبر، جریر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اعثم کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

باب (۱۹۸) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شرم و حیا۔

۱۳۲۳۔ عبد اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، قتادہ، عبد اللہ بن ابی عتبہ، ابو سعید، (دوسری سند) زبیر بن حرب، محمد بن ثنی، احمد بن سنان، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ، قتادہ، عبد اللہ بن ابی عتبہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کنواری لڑکی سے جو پردہ میں رہتی ہے، زیادہ شرمیلے تھے، اور جب آپ کسی چیز کو برا سمجھتے تھے تو ہم اسے آپ کے چہرے سے پہچان لیتے تھے۔

إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ خَرِيرٍ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَعْبَرْنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ كُلُّهُمْ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَأَبِي ظَلْبَانَ عَنْ خَرِيرِ بْنِ عَتَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ \*

۱۳۲۲۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَعِيمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ خَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَمَلٍ حَدِيثُ الْأَعْمَشِ \*

(۱۹۸) بَابُ كَثْرَةِ حَيَائِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي عُتْبَةَ يُخَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْأَعْمَشِ وَاحْمَدُ بْنُ سِنَانَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي عُتْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خَلْرِهَا وَكَانَ



إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْتَاهُ فِي وَجْهِهِ \*

۱۳۲۴ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حِينَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْكُوفَةِ فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فَاجِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا قَالَ عُثْمَانُ حِينَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْكُوفَةِ \*

۱۳۲۵ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو نَعْمٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَالِدٍ يَعْنِي الْأَخْمَرُ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ \*

(فائدہ)۔ یہ وہ حیا ہے جو اخلاقِ حسنہ میں سے ہے اور جزوِ ایمان ہے، اور حسنِ خلقِ انبیائے کرام کی صفت ہے و حضرت حسن بصری نے فرمایا ہے حسنِ خلق، اچھا سلوک کرنا، کسی کو ایذا نہ دینا، کشادہ پیشانی سے لوگوں کو ملنا، قاضی عیاض فرماتے ہیں، حسنِ خلق یہ ہے کہ لوگوں سے اچھی طرح ملے اور محبت رکھے، ان پر شفقت کرے اور اگر وہ سخت باتیں کہیں تو تحمل اور صبر سے کام لے، غرور اور تکبر بالکل نہ کرے، زبان درازی، موافقہ اور غصہ سے باز رہے، طبری فرماتے ہیں کہ سلف کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ حسنِ خلق خلقی ہے یا کسب سے حاصل ہوتا ہے، قاضی عیاض نے فرمایا، صحیح یہ ہے کہ بعض صفات اس کے خلقی ہیں اور بعض کسب سے حاصل ہوتے ہیں۔

(۱۹۹) بَابُ تَبَسُّمِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُسْنِ عِشْرَتِهِ \*  
باب (۱۹۹) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تبسم اور حسن معاشرت۔

۱۳۲۶ - یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، ساک بن حرب، بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے، وہاں بہت بیٹھا کرتا تھا، آپ صبح کی نماز جس مقام پر پڑھتے تو آفتاب کے طلوع ہونے تک وہاں سے نہ اٹھتے، جب آفتاب طلوع ہو جاتا تو آپ وہاں سے اٹھتے، اور صحابہ کرام گفتگو میں مصروف ہوتے اور جاہلیت کے کاموں کا ذکر کرتے تو

۱۳۲۴ - زہیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، شقیق، مسروق بیان کرتے ہیں کہ جب امیر معاویہ کوفہ آئے تو ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گئے، تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کیا، اور فرمایا کہ آپ ہرزبان نہ تھے اور نہ ہرزبانی کرتے تھے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔

۱۳۲۵ - ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (تیسری سند) ابو سعید اشجی، ابو خالد الاسمر اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

وَيَتَّبِعُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

(۲۰۰) بَاب فِي رَحْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

۱۳۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عَمْرٍو وَفُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَغُلَامٌ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ يَحْدُو فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنْجَشَةُ رُؤْيَاكَ سَوَافًا بِالْقَوَارِيرِ \*

ہے اس لئے آپ نے متنبہ فرمادیا۔

۱۳۲۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عَمْرٍو وَأَبُو كَامِلٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ بِمَعْنَاهُ \*

۱۳۲۹- وَحَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ الْقَافِدِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عُلْبَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَنَى أَرْوَاهِجَ وَسَوَاقَ يَسُوفَ بِهِنِ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ فَقَالَ وَبَخْلِكَ يَا أَنْجَشَةُ رُؤْيَاكَ سَوَافًا بِالْقَوَارِيرِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ تَوُتَّكَلَّمُ بِهَا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ مِمَّا عَلَيْهِ \*

۱۳۳۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا التَّمِيمِيُّ

آپ مسکرا دیتے۔

بَاب (۲۰۰) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

عورتوں پر رحم کرنا۔

۱۳۲۷- ابو الربیع عتکی، حامد بن عمر، قتیبہ بن سعید، ابو کامل، حماد بن زید، ایوب، ابو قلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے اور ایک حبشی غلام جس کا نام انجوش تھا، اشعار پڑھ رہا تھا تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اے انجوش! آہستہ آہستہ چل اور ان اونٹوں کو شیشے لہے ہوئے اونٹوں کی طرح ہانک۔

(فائدہ)۔ یہ غلام خوش الحان تھا، اور دستور ہے کہ ایسی حدی پڑھنے سے اونٹ مست ہو کر تیز چلتے ہیں جس سے عورتوں کو تکلیف ہوتی ہے اس لئے آپ نے متنبہ فرمادیا۔

۱۳۲۸- ابو الربیع عتکی، حامد بن عمر، ابو کامل، حماد بن زید، ایوب، ابو قلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۳۲۹- عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن علیہ، ایوب، ابن قلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کے پاس آئے اور ایک ہانکنے والا جس کا نام انجوش تھا ان کے اونٹوں کو ہانک رہا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انجوش! آہستہ آہستہ شیشوں کو لے کر چل، ابو قلابہ کہتے ہیں کہ حضور نے ایسی بات فرمائی کہ اگر تم میں سے کوئی اور کہے تو تمہارے کھیل سمجھو۔

۱۳۳۰- یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، سلیمان تمیمی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، (دوسری سند) ابو کامل، یزید، یحییٰ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام



عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أُمُّ سَلِيمٍ مَعَ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ يَسْئُرْنَ بَيْنَ سَوَاقٍ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ أَنْحَشَةٍ رُؤَيْدًا سَوَقَكَ بِالْفَوَارِيرِ \*

۱۳۳۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْمُعَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤَيْدًا يَا أَنْحَشَةُ لِمَا تَكْسِرِ الْفَوَارِيرَ يَعْنِي ضَعْفَةَ النِّسَاءِ \*

۱۳۳۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَّ يَذْكُرُ حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ \*

(۲۰۱) بَابُ قُرْبِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ النَّاسِ وَتَبَرُّكِهِمْ بِهِ وَتَوَاضُعِهِ لَهُمْ \*

۱۳۳۳- حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ خَبِيرًا عَنْ أَبِي النَّضْرِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ يَعْنِي هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَتَّى الْعِذَاذُ جَاءَ عِذَمُ الْمَدِينَةِ بِأَبْنَتِهِمْ فِيهَا الْمَاءُ فَمَا يُؤْتِي بِأَنَاءٍ إِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيهَا فَرَبَّمَا جَاءَهُ فِي الْعِذَاذِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيهَا \*

۱۳۳۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو

سليمؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازدواج کے ساتھ تھیں اور ایک ہنکانے والا ان کے اونٹوں کو ہنکارا تھا، آپ نے فرمایا اے انجھ، شیشوں کو آہستہ لے چل۔

۱۳۳۱- ابن ثنی، عبد الصمد، ہمام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صدی خوان خوش الحان تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا، اے انجھ، آہستہ آہستہ کہیں شیشے نہ توڑ دینا، یعنی کمزور عورتوں کو تکلیف نہ ہو۔

۱۳۳۲- ابن بشار، ابو داؤد، ہشام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں حدی خوان کی خوش الحانی کا تذکرہ نہیں ہے۔

باب (۲۰۱) نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لوگوں کا تقرب اور آپ سے برکت حاصل کرنا، اور آپ کی ان کے لئے تواضع۔

۱۳۳۳- مجاہد بن موسیٰ، ابو بکر بن النضر، ہارون بن عبد اللہ، ابو النضر، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو ہمیشہ کے خادم اپنے ہر تنوں میں پانی لے کر آتے، پھر جو برتن آپ کے پاس آتا، آپ اپنا ہاتھ اس میں ڈبو دیتے اور بسا اوقات شدت سردی میں بھی یہ اتفاق پیش آ جاتا، تب بھی آپ اپنا ہاتھ اس میں ڈبو دیتے۔

۱۳۳۴- محمد بن رافع، ابو النضر، سلیمان، ثابت، حضرت انس

انْصُرْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ  
لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَالْحَلَاقُ بِخَلْقِهِ وَأَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ فَمَا  
يُرِيدُونَ أَنْ تَفْعَ شَعْرَةً إِنَّا فِي يَدِ رَجُلٍ \*

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کو دیکھا، کہ حجام آپ کا سر بنارہا تھا اور آپ کے صحابہ  
آپ کے گرد جمع تھے، وہ چاہتے تھے کوئی بال زمین پر نہ گرے،  
کسی نہ کسی کے ہاتھ میں گرے۔

(فائدہ) معصوم ہوا کہ تمہارے ہاتھ کے اٹھنے سے برکت حاصل کرتے تھے لیکن جالوں کی طرح  
اٹھنا اور تعزیت نہ ہو۔

۱۳۳۵ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَنَعَةَ  
عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ فِي عَقِبِهَا  
شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً  
فَقَالَ يَا أُمَّ قُلَانِ انْطُرِي أَيَّ السُّكَنِ مِثْلُ  
حَتَّى أَقْضِي لَكَ حَاجَتَكَ فَحَلَا مَعَهَا فِي بَعْضِ  
الطَّرِيقِ حَتَّى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا \*

۱۳۳۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، حماد بن سنعہ،  
ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک  
عورت کی عقل میں فتور تھا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے  
آپ سے کام ہے، آپ نے فرمایا اے ام قلاں کوئی نگی دیکھ لے،  
میں حیران کر دوں گا، چنانچہ راستہ میں آپ نے اس سے تنہائی  
میں بات کی، یہاں تک کہ وہ اپنے کام سے فارغ ہو گئی۔

(فائدہ) وہ عورت صحابہ کرام کے سامنے اپنی حاجت بیان نہ کر چکا ہوتی تھی، اس لئے آپ نے علیحدہ ہو کر اس کی بات سن لی اور یہ خلوت  
والاجنبہ نہیں ہے۔

(۲۰۳) بَابُ تَرْكِ الْإِنْتِقَامِ إِلَّا لِلَّهِ تَعَالَى \*

باب (۲۰۳) حضور صرف اللہ ہی کے لئے انتقام  
لیتے تھے۔

۱۳۳۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ  
أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا خَيْرُ  
رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ  
إِنَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ  
إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انتَفَخَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تَنْتَهَكَ  
حُرْمَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ \*

۱۳۳۶۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، (دوسری سند) یحییٰ بن  
یحییٰ، مالک و ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ  
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کاموں میں سے ایک کا  
اختیار دیا جاتا تو آپ ان میں سے آسان کو اختیار فرماتے  
بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو تا اور اگر گناہ ہو تا تو آپ سب سے بڑھ کر  
اس سے دور رہتے، اور آپ نے کبھی کسی سے اپنی وجہ سے  
انتقام نہیں لیا البتہ اگر کوئی خدا کے حکم کے خلاف کرتا تو آپ  
اسے سزا دیتے۔



۱۳۳۷- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْنَحْقُ بْنُ  
إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ  
عَبْدُ خَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ كِلَاهُمَا عَنْ  
مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدٍ فِي رِوَايَةِ فَضِيلِ بْنِ شِهَابٍ  
وَفِي رِوَايَةِ جَرِيرٍ مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ  
عَائِشَةَ وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا  
الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ \*

۱۳۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ  
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خَيْرُ  
رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ  
أَحَدُهُمَا أَيْسَرُ مِنَ الْآخَرِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا  
لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَهْذًا لِلنَّاسِ مِنْهُ \*  
۱۳۳۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نَعْمَانَ جَمِيعًا  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَعْمَانَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ  
إِلَى قَوْلِهِ أَيْسَرَهُمَا وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ \*

۱۳۴۰- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ  
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ  
بِيَدِهِ وَلَا امْرَأَةٌ وَلَا خَادِمًا إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا يَبْلُ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ  
صَاحِبِهِ إِلَّا أَنْ يُنْهَكَ شَيْءٌ مِنْ مُحَارِمِ اللَّهِ  
فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ \*

۱۳۴۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ  
نَعْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَوَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو  
كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمَا عَنْ هِشَامٍ  
بِهَذَا الْإِسْنَادِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ \*

(۲۰۳) بَاب طَيْبِ رَائِحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى

۱۳۳۷- زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر

(دوسری سند) احمد بن عبدہ، فضیل بن عیاض، منصور، محمد،

ابن شہاب، زہری، عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

(تیسری سند) حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب

سے اسی سند کے ساتھ مالک کی روایت کی طرح حدیث نقل

کرتے ہیں۔

۱۳۳۸- ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کو جب بھی دو کاموں میں اختیار دیا گیا، تو آپ نے

آسان کام کو اختیار فرمایا، جب تک وہ گناہ نہ ہوتا، اور اگر گناہ

ہو تا تو آپ سب لوگوں سے زیادہ اس سے دور رہتے۔

۱۳۳۹- ابو کریب، ابن نمیر، عبد اللہ بن نمیر، ہشام سے اسی

سند کے ساتھ روایت مروی ہے لیکن "ایسرہما" تک ہے، اس

کے بعد کا حصہ مذکور نہیں ہے۔

۱۳۴۰- ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا، نہ کسی عورت

اور نہ کسی خادم کو، البتہ جہاد فی سبیل اللہ میں قتال فرمایا، اور

آپ کو جب کسی نے نقصان پہنچایا آپ نے اس کا بدلہ نہیں لیا،

البتہ حکم خدا میں عقل والا تو خدا کے لئے بدلہ لیا ہے۔

۱۳۴۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، عبدہ، وکیع، (دوسری سند)

ابو کریب، ابو معاویہ، ہشام، سے اسی سند کے ساتھ کچھ کمی

میشی سے روایت نقل کرتے ہیں۔

باب (۲۰۳)۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کے بدن مبارک کی خوشبو، اور ترمی

۱۳۴۲۔ عمرو بن حماد بن طلحہ، اسباط، ساک، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، پھر آپ اپنے گھر تشریف لے جانے کے لئے نکلے، میں بھی آپ کے ساتھ نکلا، سامنے سے کچھ بچے آئے، آپ نے ہر ایک بچے کے رخسار پر ہاتھ پھیرا تو میں نے آپ کے ہاتھ میں دو ٹھنڈے کب اور خوشبودار لکھی جیسے کہ عطار کے ڈبہ سے ہاتھ باہر نکلا ہو۔

(قائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، علمائے کرام نے فرمایا ہے، یہ خوشبو آپ کے بدن مبارک کی ذاتی تھی، اگرچہ آپ خوشبو نہ لگائیں مگر ملائکہ کی ملاقات اور نزول وحی کے اہتمام کے لئے آپ خوشبو کا استعمال فرماتے تھے (نووی)

۱۳۴۳۔ حمید بن سعید، جعفر بن سلیمان، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، (دوسری سند) زہیر بن حرب، ہاشم، سلیمان، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نہ غیر نہ مشک اور نہ کوئی خوشبو ایسی سونگھی، جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کی خوشبو تھی اور نہ غیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے کسی دیباچہ اور حریر کو نرم پایا۔

۱۳۴۴۔ احمد بن سعید بن مسعود الداری، حبان، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ مبارک سفید چمکتا ہوا تھا اور آپ کا پسینہ مبارک موتی کی طرح چمکتا ہوا تھا اور جب آپ چلتے تو آگے مچکتے ہوئے زور ڈال کر چلتے، اور میں نے دیباچہ اور حریر بھی اتنا نرم نہیں پایا جتنی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جھلی مبارک نرم تھی اور مشک وغیرہ میں وہ خوشبو نہیں جو آپ کے جسم میں تھی۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مَسْدٌ \*

۱۳۴۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ حَمَّادٍ بْنُ طَلْحَةَ الْقُنَادُ حَدَّثَنَا اسْبَاطُ وَهُوَ ابْنُ نَصْرِ بْنِ هَعْدَانِي عَنْ سَيْعَالٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْوُجُوِّ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ أَهْلِي وَخَرَجْتُ مَعَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ وَلَمَّا فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدِّي أَحَدَهُمَا وَاجِدًا وَاجِدًا قَالُوا أَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدِّي قَالَ فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا أَوْ رِيحًا كَأَنَّمَا أُعْرِجَتْهَا مِنْ جُوزَةِ عَقْطَارٍ \*

۱۳۴۳ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ حَرْبٍ وَزُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ بَعْنِي ابْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ أَنَسُ مَا مَسَمْتُ غَيْرًا قَطُّ وَلَا مِسْكًا وَلَا شَيْئًا أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مَسِئْتُ شَيْئًا قَطُّ دِيْبَاخًا وَلَا حَرِيرًا أَتْيَنَ مَسًّا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

۱۳۴۴ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرٍ لِدَارِمِي حَدَّثَنَا حَبَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْهَرَ النَّوْنِ كَمَا أَنَّ عَرَقَهُ اللَّوْلُو إِذَا مَشَى تَكَفًُّا وَلَا مَسِئْتُ دِيْبَاخَةً وَلَا حَرِيرَةً تَيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مَسِئْتُ مِسْكَةً وَلَا غَيْرَ أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*



(فائدہ) امام نووی اور شیخ ابی فراتے ہیں کہ سفید چمکتا ہوا رنگ تمام رنگوں میں خوبصورت اور عمدہ ہوتا ہے کیونکہ صرف سفیدی نہ و قنیک اس میں چمک اور کشش نہ ہو، اس میں کوئی خوبی نہیں، نیز اس حدیث کے اخیر جز کے متعلق ایک عجیب واقعہ مروی ہے جس سے صحابہ کرام اور حضرات محدثین کی حضور کے ساتھ غایت محبت اور عشق کا پتہ چلتا ہے، وہ یہ کہ ایک مرتبہ حضرت انس غایت فرحت اور لذت کے ساتھ فرماتے گئے کہ میں نے ان ہاتھوں سے حضور سے مصافحہ کیا ہے، اور میں نے کبھی ریشم یا حریر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں سے نرم نہیں دیکھا، شاگرد نے عرض کیا میں بھی ان ہاتھوں سے مصافحہ کرنا چاہتا ہوں کہ جن ہاتھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کیا ہے، اس کے بعد یہ سلسلہ اس جذب و شوق کے ساتھ جاری ہوا کہ آج سناڑھے تیرہ سو برس سے زیادہ تک یہ سلسلہ جاری ہے اور اس حدیث کے بیان پر مسلسل مصافحہ جاری ہے، حتیٰ کہ حضرت مولانا غلیل احمد سہارنپوری مہاجر مدنی تک اور ان کے بعد ان کے شاگردوں تک یہ سلسلہ جاری ہے، اب ناظرین غور فرمائیں کہ کیا ایسی بزرگ ہستیاں بھی ذکر محبت رسول نہیں ہیں تو اور کون ہو سکتا ہے۔

(۲۰۴) باب طیب عرقِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتبرک بھ \*  
 ۱۳۴۵ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ سُبْعَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدَنَا عَرَقٌ وَجَاءَتْ أُمِّي بِفَارُورَةٍ فَجَعَلَتْ تَسْلُبُ الْعَرَقَ فِيهَا فَاسْتَيْفَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هَذَا الَّذِي تَصْنَعِينَ قَالَتْ هَذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طَيْبٍ وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطَّيْبِ \*

باب (۲۰۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کا خوشبودار اور متبرک ہونا

۱۳۴۵۔ زہیر بن حرب، ہاشم، سلیمان، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف لائے اور آرام فرمایا، آپ کو پسینہ آیا، میری والدہ شیشی لائیں اور آپ کا پسینہ مبارک پونچھ پونچھ کر اس میں ڈالنے لگیں، آپ کی آنکھ کھل گئی، آپ نے فرمایا اے ام سلیم کیا کر رہی ہو، وہ بولیں آپ کا پسینہ ہے جسے ہم اپنی خوشبو میں ملا لیتے ہیں اور وہ سب سے بڑھ کر خود خوشبو ہے۔

(فائدہ) یہ مہذبہ آمیز یا اعتقادی بات نہیں بلکہ جس سے آپ مصافحہ فرماتے تمام دن اس کے ہاتھ سے خوشبو آتی رہتی تھی، سبحان اللہ فدک ابی ہادی یا رسول اللہ۔

۱۳۴۶ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَّيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ بَيْتَ أُمِّ سُلَيْمٍ فَيَنَامُ عَنِّي فِرَاشِهَا وَلَيْسَتْ فِيهِ قَالَ فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلَيَّ فِرَاشِهَا فَأَتَيْتُ فَقِيلَ لَهَا هَذَا

۱۳۴۶۔ محمد بن رافع، ححکن بن عثی، عبدالعزیز، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کے پاس تشریف لاتے، اور ان کے بستر پر سو جاتے اور وہ وہاں نہ ہوتیں، ایک دن آپ تشریف لائے اور ان کے بستر پر سو گئے، دو آئیں تو لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے گھر تشریف لائے ہیں اور تمہارے بستر پر سو رہے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ فِي بَيْتِكَ عَلَى  
وَرَأْسِكَ قَالَ فَجَاءَتْ وَقَدْ عَرِقَ وَاسْتَقْعَ عَرَقُهُ  
عَلَى قِطْعَةِ أُدِيمٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَفَتَحَتْ عَيْنَيْهَا  
فَجَعَلَتْ تَسْتَفُ ذَلِكَ الْعَرَقَ فَتَعَصِرُهُ فِي  
فَوَارِيرِهَا فَفَزَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ مَا نَصْنَعِينَ يَا أُمَّ سَلِيمٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ نَرَجُو بَرَكَتَهُ لَصِينَانَا قَالَ أَصَبَتْ \*

(فائدہ) پہلے بیان ہو چکا کہ ام سلیم آپ کی محرم قمیص اور محرم کے پاس جانا اور وہاں سونا درست ہے۔

۱۳۴۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
عَفَّانُ بْنُ مُسْنِمٍ حَدَّثَنَا وَهَبُ بْنُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ  
أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُمِّ سَلِيمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيهَا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا فَيَسْطُ  
لَهُ نَظْعًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ  
تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الطَّيِّبِ وَالْفَوَارِيرِ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سَلِيمُ مَا هَذَا  
قَالَتْ عَرَقُكَ أَذُوقُ بِهِ طَيِّبِي \*

۱۳۴۸- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ  
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ لَيَنْزِلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ ثُمَّ  
تَقِيضُ جَنْبَهُ عَرَقًا \*

۱۳۴۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ بَشْرٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ وَحَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّ الْخَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ أَحْيَانًا بِأَتَيْنِي

ہیں، یہ سن کر وہ آئیں تو دیکھا کہ آپ کو پسینہ آرہا ہے، اور  
آپ کا پسینہ چمڑے کے بستر پر جمع ہو گیا ہو گیا ہے، ام سلیم نے  
اپنا ذبہ کھولا اور یہ پسینہ پچھ پچھ کر شیشوں میں بھرنے لگیں،  
آپ گھبرا کر اٹھ گئے اور فرمایا اے ام سلیم کیا کرتی ہو؟ انہوں  
نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اپنے بچوں کے لئے برکت کی وجہ  
سے لیتے ہیں، آپ نے فرمایا تم نے ٹھیک کیا۔

۱۳۴۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان بن مسلم، وہیب، ابو یوسف، ابو  
قلاّب، حضرت انس، حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان  
کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف  
لاتے، پور آرام فرماتے، وہ آپ کے لئے ایک چمڑے کا ٹکڑا بچھا  
دیتیں، آپ اس پر سوتے، آپ کو پسینہ بہت آتا وہ آپ کا پسینہ  
جمع کرتیں اور خوشبو اور شیشوں میں ملا دیتیں، آپ نے فرمایا،  
اے ام سلیم کیا کرتی ہو، وہ بولیں آپ کا پسینہ ہے جسے میں  
خوشبو میں ملاتی ہوں۔

۱۳۴۸- ابو کریب، محمد بن العلاء ابو اسامہ، ہشام بواسطہ اپنے  
والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سردی کے دن میں وحی نازل  
ہوتی، تو آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ بہنے لگتا تھا۔

۱۳۴۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، (دوسری سند)  
ابو کریب، ابو اسامہ، ابن بشر، ہشام، (تیسری سند) محمد بن  
عبد اللہ بن نمیر، محمد بن بشر، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت  
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حارث بن ہشام نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ پر وحی  
کیسے آتی ہے؟ آپ نے فرمایا بھی سمجھنے کی جھنکار کی طرح آتی  
ہے، اور وہ مجھ پر بہت شاق ہوتی ہے، پھر موقوف ہو جاتی



فِي مِثْلِ صَلَٰصَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّ عَلَى نَفْسِهِمْ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُهُ وَأَحْيَانًا مَلَكَ فِي مِثْلِ صُورَةِ الرَّجُلِ فَأَعْبَى مَا يَقُولُ \*

ہے، جبکہ میں اسے محفوظ کر لیتا ہوں، اور کبھی ایک فرشتہ انسانی شکل میں آتا ہے، اور وہ جو کہتا ہے اسے میں یاد کر لیتا ہوں۔

(فائدہ)۔ معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشر تھے، اگر آپ بقول عوام الناس بشر نہ ہوتے تو پھر فرشتے کو انسانی صورت میں متعل ہونے کی کیا ضرورت تھی۔

۱۳۵۰ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ جِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُورِبَ لِدَلِيلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ \*

۱۳۵۰۔ محمد بن ثنی، عبد الاعلیٰ، سعید، قتادہ، حسن، حطان بن عبد اللہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ پر سختی ہوتی اور آپ کے چہرہ و نور کا رنگ خفیر ہو جاتا۔

۱۳۵۱ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ جِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَّاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الرَّحْيُ نَكَسَ رَأْسَهُ وَنَكَسَ أَصْحَابُهُ رُءُوسَهُمْ فَلَمَّا أَتَى عَنْهُ رَفَعَ رَأْسَهُ \*

۱۳۵۱۔ محمد بن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حسن، حطان بن عبد اللہ الرقاشی، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ سر مبارک جھکا لیتے اور آپ کے اصحاب بھی اپنے سروں کو جھکا لیتے، اور جب وحی ختم ہو جاتی تو آپ اپنا سر اٹھا لیتے۔

(۲۰۵) بَابُ صِفَةِ شَعْرِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهِ وَجَلِيلَتِهِ \*

باب (۲۰۵) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں اور آپ کے حلیہ مبارک اور صفات کا ذکر۔

۱۳۵۲ - حَدَّثَنَا مُنْصَوِّرُ بْنُ أَبِي مُزَاجِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ زَيْدٍ قَالَ مُنْصَوِّرٌ حَدَّثَنَا وَقَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا بِرَاهِيمُ بْنُ يَعْنِيَانَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْتَدِلُّونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَغْرِقُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ فَسَدَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَّقَ بَعْدَ \*

۱۳۵۲۔ منصور بن ابی مزاجم، محمد بن جعفر بن زیاد، ابراہیم، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل کتاب اپنے بالوں کو لٹکے ہوئے پیشانی پر چھوڑ دیتے تھے، اور مشرکین مانگ نکالتے تھے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم جب کسی مسئلہ میں آپ کو حکم الہی نہ ہوتا تھا، اہل کتاب کی موافقت بہتر سمجھتے تھے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی پیشانی پر بال لٹکانے لگے، پھر اس کے بعد آپ نے مانگ نکالنا شروع کر دیا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، علماء نے فرمایا ہے کہ مانگ نکالنا سنت ہے کیونکہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری فعل ہے اور ظاہر ہے کہ آپ نے اسے وحی کے بعد اختیار فرمایا ہے، مترجم کہتا ہے کہ انگریزی بالوں کی بنا ہی شریعت کے خلاف ہے، لہذا ان طریقہ میں بالوں میں مانگ نکالنا سنت نہ تصور کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۳۵۲- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ \*

۱۳۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيمَ الْجُمَةِ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنِهِ عَلَيْهِ خُتَّةٌ حُمْرَاءُ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

۱۳۵۵- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْمُنَافِذِ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لَمَّةٍ أَحْسَنَ فِي خُتَّةٍ حُمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهُ بِضَرْبِ مَنَكِبَيْهِ بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطُّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ لَهُ شَعْرٌ \*

(فائدہ)۔ دونوں روایتوں میں کوئی اختلاف نہیں، کیونکہ بال ہمیشہ ایک حالت میں نہیں رہا کرتے۔

۱۳۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ عِلْقًا لَيْسَ بِالطُّوِيلِ الذَّاهِبِ وَلَا بِالْقَصِيرِ \*

۱۳۵۷- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَرِيرٌ

۱۳۵۳- أَبُو الطَّاهِرِ، ابْنُ وَهْبٍ، يُونُسُ، ابْنُ شِهَابٍ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۳۵۴- محمد بن ثقی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد تھے، آپ کے دونوں شانوں کے درمیان فاصلہ تھا، گنجان بالوں والے تھے جو کان کی لوت تک آتے تھے، آپ پر ایک سرخ دھاری کا جوڑا یعنی لنگی، اور چادر تھی، میں نے آپ سے زیادہ حسین کبھی کوئی چیز نہیں دیکھی ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۳۵۵- عمرو بن المقداد، ابو کریم، وکیع، سفیان، ابو اسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی بچوں والے کو سرخ جوڑے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین نہیں دیکھا، آپ کے بال موٹہ حوں تک آرہے تھے، آپ کے دونوں موٹہ حوں کے درمیان کا حصہ زیادہ چوڑا تھا اور آپ نہ زیادہ لامسے تھے، اور نہ ٹھکے، ابو کریم نے ”شعرہ“ کی بجائے ”کہ شعر“ بولا ہے۔

(فائدہ)۔ دونوں روایتوں میں کوئی اختلاف نہیں، کیونکہ بال ہمیشہ ایک حالت میں نہیں رہا کرتے۔

۱۳۵۶- ابو کریم، اسحاق بن منصور، ابراہیم بن یونس، ابو اسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سب سے زیادہ حسین تھا اور آپ کے اخلاق سب سے زیادہ اچھے تھے اور نہ آپ زیادہ لمبے تھے اور نہ پستہ قد۔

۱۳۵۷- شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ



بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْتُ لِأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ شَعْرًا رَجُلًا لَيْسَ بِالْجَفَدِ وَلَا السَّيْطَرِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَيْنَيْهِ \*

۱۳۵۸- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَبَّابُ بْنُ هِذَالٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرَهُ مِنْ كَبِيهِ \*

۱۳۵۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ \*

۱۳۶۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنُهِوسَ الْعَقِيبِ قَالَ قُلْتُ لِسِمَاكِ مَا ضَلِيعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيمُ الْفَمِ قَالَ قُلْتُ مَا أَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيلُ شَقِ الْعَيْنِ قَالَ قُلْتُ مَا مَنُهِوسُ الْعَقِيبِ قَالَ قِيلَ لَحْمُ الْعَقِيبِ \*

(فائدہ) اہل عرب کے نزدیک فروخ رہتی پسندیدہ کبھی جاتی ہے، اور بعض حضرات نے اس جگہ فروخ و مٹی سے فصاحت مراد لی ہے، اور آنکھوں کی تعریف میں جو ترجمہ کیا ہے وہ صحیح قون کے موافق کیا ہے شمار اکوڑ، آنکھوں پر ہزاروں میلوں قربان اور قاتل بے پئے عی رات دن محو رہتا ہے

۱۳۶۱- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَائِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الْحَرِثِيِّ عَنْ أَبِي الْفُفَّيْلِ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

عنه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کیسے تھے؟ انہوں نے کہا مہانہ تھے نہ بہت گھوٹکھریالے، نہ بہت سیدھے، کانوں اور مونڈھوں کے درمیان تھے۔

۱۳۵۸- زہیر بن حرب، حبان بن مالک (دوسری سند)، محمد بن ثنی، عبد الصمد، ہمام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں کے قریب تک تھے۔

۱۳۵۹- یحییٰ بن یحییٰ، ابو کریم، اما عیسیٰ بن علیہ، حمید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آدھے کانوں تک تھے۔

۱۳۶۰- محمد بن عثی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سہک بن حرب، حضرت جابر بن سمور رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قراخ و ہن تھے، آپ کی آنکھوں کی سفیدی میں سرخ ڈورے پڑے ہوئے تھے اور ایزیلوں پر بہت کم گوشت تھا، شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے تاک سے پوچھا "ضلیع الفم" کا کیا مطلب ہے، وہ بولے کشادہ دہن، پھر میں نے کہا اشکل العین کے کیا معنی، بولے دراز آنکھوں کے شکاف، پھر میں نے کہا "منہوس العقب" کے کیا معنی، انہوں نے کہا کم گوشت والی ایزلی۔

(فائدہ) اہل عرب کے نزدیک فروخ رہتی پسندیدہ کبھی جاتی ہے، اور بعض حضرات نے اس جگہ فروخ و مٹی سے فصاحت مراد لی ہے، اور آنکھوں کی تعریف میں جو ترجمہ کیا ہے وہ صحیح قون کے موافق کیا ہے شمار اکوڑ، آنکھوں پر ہزاروں میلوں قربان اور قاتل بے پئے عی رات دن محو رہتا ہے

۱۳۶۱- سعید بن منصور، خالد بن عبد اللہ، جریر بن عبد اللہ، ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، انہوں نے کہا جی ہاں!

آپ کا رنگ مبارک سفید ملاحت دار تھا، امام مسلم فرماتے ہیں،  
ابو الطفیل نے شیخ ابوہریرہؓ میں انتقال فرمایا، اور آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے اصحاب میں سے انہوں نے ہی سب سے آخر میں  
انتقال کیا ہے۔

۱۳۶۲۔ عبید اللہ بن عمر قواری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن  
جریر، ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور اب کوئی روئے  
زمین پر میرے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے والا  
نہیں، جریری کہتے ہیں، کہ میں نے کہا تم نے کیسا دیکھا ہے؟ وہ  
بولے آپ سفید رنگ کے تھے، ملاحت دار، میانہ قد والے۔

باب (۲۰۶) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
بڑھاپے کا ذکر۔

۱۳۶۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابن طاقدہ، ابن اوریس،  
ہشام، ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آنحضرت نے خضاب  
کیا ہے؟ وہ کہنے لگے آپ پر اتنا بوسہ ملا ہی نہیں دیکھا گیا، البتہ  
حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ نے مہندی اور وس کے ساتھ خضاب کیا ہے۔

(قاعدہ)۔ صرف کتم یعنی دسم کا خضاب سیاہ ہوتا ہے اور مہندی ملا کر سرخ ہو جاتا ہے، ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ غلبہ کا اعتبار ہوگا، باقی  
دونوں سے خضاب جائز ہے مگر سیاہ ہونا چاہئے اس لئے خالص سیاہ خضاب کی ممانعت احادیث سے ثابت ہے۔

۱۳۶۴۔ محمد بن یحییٰ، اسماعیل بن زکریا، عاصم احوول، ابن  
سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے خضاب کیا ہے؟ انہوں نے کہا آپ خضاب کے درجہ کو  
نہیں پہنچے، آپ کی داڑھی مبارک میں صرف چند بال سفید

اللہ علیہ وسلم قال نعم كان أبيض ملبوح  
الوجه رضي الله تعالى عنها مات أبو الطفيل  
سنة مائة وكان آخر من مات من أصحاب  
رسول الله صلى الله عليه وسلم \*

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَرَ الْقَوَارِيُّ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ  
الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَلَى وَجْهِهِ  
الْأَرْضِ رَحْلٌ رَأَاهُ غَيْرِي قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَكَيْفَ  
رَأَيْتَهُ قَالَ كَانَ أَيْضًا مَلِيحًا مُقَصِّدًا \*

(۲۰۶) بَابُ شَيْبَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ \*

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ  
وَعُمَرُو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ إِدْرِيسَ قَالَ عَمَرُو  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيُّ عَنْ هِشَامٍ  
عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ هَلْ  
خَضَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ  
لَمْ يَكُنْ رَأَى مِنَ الشَّيْبِ إِلَّا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ  
كَأَنَّهُ يُقَالُ وَقَدْ خَضَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بِالْجَنَاءِ  
وَالْكَتَمِ \*

۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ بْنُ الرِّيَّانِ  
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَاءَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ  
عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ هَلْ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَضَبَ  
فَقَالَ لَمْ يَلْغِ الْخَضَابُ كَانَ فِي لِحْيَتِهِ



تھے، ابن سیرین نے کہا کیا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خضاب کرتے تھے، (۱) انہوں نے کہا ہاں وسمہ اور حنا کے ساتھ۔

۱۳۶۵۔ جابر بن شاعر، مطیٰ بن اسد، وہیب بن خالد، ایوب، محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے دریافت کیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا ہے؟ انہوں نے کہا آپ کا بڑا چاہا ہی نہیں دیکھا گیا مگر تھوڑا سا۔

۱۳۶۶۔ ابو الریح عتقی، حماد، ثابت بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا، کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا ہے، وہ بولے اگر میں چاہتا تو آپ کے سر مبارک کے سفید بال گن لیتا، آپ نے خضاب نہیں کیا، البتہ حضرت ابو بکر صدیق نے مہندی اور وسمہ، اور حضرت عمر فاروقؓ نے صرف مہندی سے خضاب کیا ہے۔

۱۳۶۷۔ لھر بن علی جہشمی، بواسطہ اپنے والد، عثیٰ بن سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سر اور داڑھی کے سفید بالوں کے اکھاڑنے کو مکروہ سمجھتے تھے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں کیا، آپ کی چھوٹی داڑھی میں جو نیچے کے ہونٹ کے تلے ہوتی ہے کچھ سفید بال تھے اور کچھ کنپٹیوں پر اور کچھ سر میں۔

۱۳۶۸۔ محمد بن ثنیٰ، عبد الصمد، محمد بن ثنیٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت مذکور ہے۔

۱۳۶۹۔ محمد بن ثنیٰ، ابن بشار، احمد بن ابراہیم، دورق، ہارون بن عبد اللہ، سلیمان بن داؤد، شعبہ، خلید بن جعفر، ابویاس،

شعرات بیض قال قلت له أكان أبو بكر يعصب قال فقال نعم بالحناء والكتم

۱۳۶۵۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَحْضَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَرِ مِنَ الشَّيْبِ إِلَّا قَلِيلًا

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّيْحِ الْعَتَقِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ بَيَّتُ أَنْ أَعُدَّ شُمُطَاتِ كُنَّ فِي رَأْسِهِ فَعَلْتُ وَقَالَ لَمْ يَحْتَضِبْ وَقَدْ احْتَضَبَ أَبُو بَكْرٍ بِالْحِنَاءِ وَالْكَتَمِ وَاحْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَاءِ يَحْتَا

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْحِفْظِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ يُكْرَهُ أَنْ يَتَيْفَ الرَّجُلُ الشُّعْرَةَ الْبَيْضَاءَ مِنْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ قَالَ وَلَمْ يَحْتَضِبْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِي عَنَقَتِهِ وَفِي الصُّدُغَيْنِ وَفِي الرَّأْسِ نَبْذٌ

۱۳۶۸۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۳۶۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَهَارُونُ بْنُ

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بالوں کو خضاب فرمایا تھا یا نہیں اس بارے میں روایات دونوں طرح کی موجود ہیں۔ بعض روایات میں نقل کرنے والوں نے خضاب کی نفی فرمائی ہے اور بعض دوسری روایات میں خضاب کا اثبات ہے۔ دونوں قسم کی روایات کو یوں جمع فرمایا گیا ہے کہ جن میں نفی فرمائی گئی ہے ان میں راوی نے آپ کے زیادہ سفید بال ہونے کی نفی فرمائی ہے اور جنہوں نے خضاب کا ذکر فرمایا ہے ان کی مراد یہ ہے کہ کبھی کبھی خضاب فرماتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کا حال دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑھاپے کے ساتھ نہیں بدلا۔

۱۳۷۰۔ احمد بن یونس، زہیر، ابواسحاق، (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، ابواسحاق، ابوجحیفہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ سفیدی دیکھی، اور زہیر نے اپنی انگلیاں اپنی تھوڑی کے پتلون پر رکھ کر بتایا، ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ تم اس روز کیسے تھے؟ انہوں نے کہا میں تیر میں پیکان اور پر لگا ہوا تھا۔

۱۳۷۱۔ واصل بن عبد اللہ، محمد بن فضیل، اسماعیل بن ابی خالد، حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کا رنگ مہرک سفید تھا، اور کچھ بڑھاپا آگیا تھا، حضرت حسن بن علی آپ کے مشابہ تھے۔

(فائدہ) بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت حسن کا اوپر کا حصہ، اور حضرت حسین کے بدن کا نیچے کا حصہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ تھا گویا کہ حضرات حسین تصویر تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

۱۳۷۲۔ سعید بن منصور، سفیان، خالد بن عبد اللہ (دوسری سند) ابن نمیر، محمد بن بشر، اسماعیل، ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی روایت مروی ہے، باقی اس میں حضور کے بڑھاپے اور سفید رنگ کا ذکر نہیں ہے۔

۱۳۷۳۔ محمد بن قس، ابو داؤد، سلیمان بن داؤد، شعبہ، ہاک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا آپ جس وقت تیل ڈالتے تو کچھ سفیدی معلوم نہ ہوتی، البتہ جب تیل نہ ڈالتے تو سفیدی معلوم ہوتی

عَبْدُ اللَّهِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ أَيْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ سَمِعَ أَبَا إِيسَى عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ شَيْبِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُ اللَّهِ بَيِّضًا \*

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو عِثْمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي حُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ مِنْهُ بَيِّضَاءُ وَوَضَعَ زُهَيْرٌ بَعْضَ أَصَابِعِهِ عَلَى عُنُقَيْهِ قَبْلَ كُنْ مِثْلُ مَنْ أَنْتَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ أَيْرَى النَّبْلُ وَأَرِيشُهَا \*

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَالِدٍ عَنْ أَبِي حُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا قَدْ شَابَ كَانَ الْخَمْسُ بْنُ عَلِيٍّ يُشَبِّهُهُ \*

(فائدہ) بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت حسن کا اوپر کا حصہ، اور حضرت حسین کے بدن کا نیچے کا حصہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ تھا گویا کہ حضرات حسین تصویر تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

۱۳۷۲۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَحَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو نَعِيرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي حُحَيْفَةَ بِهَذَا وَلَمْ يَقُولُوا أَيْضًا قَدْ شَابَ \*

۱۳۷۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ سَمِعَ عَنْ شَيْبِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ إِذَا دَخَلَ رَأْسُهُ لَمْ يَزِ مِنْهُ شَيْءٌ وَإِذَا لَمْ



يَلْبَسْنَ زَيْنِي مِنَهُ \*

تھی۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں علمائے کرام کا اختلاف ہے کہ آپ نے مہندی کے ساتھ خضاب فرمایا نہیں تو اکثر کا قول ہے کہ نہیں کیا، مگر ابن عمر اور ام سلمہ کی روایت میں اس چیز کا تذکرہ موجود ہے اس بناء پر محذور یہ ہے کہ آپ نے کبھی کیا، اور اکثر نہیں کیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید بال بہت تنگ تھے، شاکل ترمذی کی بعض روایتوں میں چودہ، ستر اور اٹھارہ اور بعض میں بیس کا ذکر ہے اور یہ اختلاف مختلف ذہنوں پر بھی محمول کیا جاسکتا، اور مٹنے کے فرق پر بھی اسے محمول کر سکتے ہیں۔

(۷-۶) بَابُ فِيْ اثْبَاتِ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ \*

باب (۲۰۷) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت (۱)

کا بیان۔

۱۳۷۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبید اللہ، اسرائیل، طاہک، حضرت جابر بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی کے آگے کا حصہ سفید ہو گیا تھا، جب آپ تیل ڈالتے تو سفیدی معلوم نہ ہوتی اور جب بال پر اٹھارہ دوسرے تو سفیدی ظاہر ہو جاتی، اور آپ کی داڑھی مبارک بہت گھنی تھی، ایک شخص بولا آپ کا چہرہ تلواری کی طرح شفاف تھا، جابر بولے نہیں آپ کا چہرہ سورج اور چاند کی طرح گولائی مائل تھا، اور میں نے مہر نبوت آپ کے مونڈھے پر دیکھی جیسا کہ کبوتر کا انڈا، اور اس کا رنگ بدن کے رنگ سے مشابہ تھا۔

۱۳۷۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سَمَاعٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدِّمَ رَأْسِهِ وَلَحْيَتِهِ وَكَانَ إِذَا اذْهَنَ لَمْ يَتَّبِعْ وَإِذَا شَعِثَ رَأْسَهُ تَبَّيَّنَ وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللَّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْهَهُ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلَى كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيرًا وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشَبِّهُ جَسَدَهُ \*

(فائدہ) تلوار کی تشبیہ میں یہ نقص تھا کہ اس میں زیادہ طوٹیں ہونے کا شبہ پیدا ہوتا ہے، اور نیز اس کی چمک میں سفیدی غالب ہوتی ہے، نورانیت نہیں، اس لئے حضرت جابر نے اس تشبیہ کو پسند نہیں کیا اور یہ تشبیہات سب تقریباً ہیں ورنہ ایک چاند کیا ہزار چاند میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نور نہیں ہو سکتا جس کو قمر سے روشنی ہر میں ہوا کرے، مجھ کو تو پسند ہو اپنی نظر کو کیا کروں!

۱۳۷۵- محمد بن عثمان، محمد بن جعفر، شعبہ، طاہک، حضرت جابر بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر مہر نبوت دیکھی جیسا کہ کبوتر کا انڈا۔

۱۳۷۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَمَاعٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ خَاتَمًا فِي ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ بَيْضَةُ حَمَامٍ \*

(۱) خاتم نبوت یعنی مہر نبوت، اسے خاتم نبوت کیوں کہا جاتا ہے؟ اس بارے میں متعدد وجوہ بیان کی گئی ہیں۔ (۱) یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی علامات میں سے ایک علامت تھی، کتب سابقہ کے علماء نے اس کے ذریعہ آپ کی نبوت کو پہچانا جیسے حضرت سلمان فارسیؓ۔ (۲) اس کے ذریعے سے نبوت محفوظ بنا دی گئی ہر قسم کے جھوٹ اور دھوکے سے۔ (۳) یہ مہر نبوت آپ کی نبوت کے اتمام اور مکمل ہونے پر علامت کرتی ہے جس طرح سے میرا اس وقت لگائی جاتی ہے جب وہ جز مکمل ہو جاتی ہے۔

۱۳۷۶ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ \*

۱۳۷۷ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَفَخَّهْدُ بْنُ عَمَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ بِاسْمَعِيلَ عَنْ الْحَجَّاجِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ فَهِتُ بِهَا عَائِشَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أَخِي وَجِعَ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَاتِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وُضُوئِهِ ثُمَّ فَمِتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَظَنَنْتُ إِلَى حَاتِمِهِ يَتَنَ كَيْفِيهِ مِثْلُ زُرِّ الْحَجَلَةِ \*

۱۳۷۶ - ابن نمیر، عبد اللہ بن موسیٰ، حسن بن صالح، سیماکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۳۷۷ - قتیبہ بن سعید، محمد بن عمار، حاتم بن اسماعیل، جعد بن عبد الرحمن، حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا بھانجیا بہن ہے، آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا کی پھر وضو کیا، میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا، پھر میں آپ کی پشت پر کھڑا ہوا، تو میں نے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی جو مسہری کی گھنٹہ یوں کی طرح تھی۔

(فائدہ) سائب بن یزید کی ولادت ۴۴ھ میں ہوئی، اس لئے ان کی کسی کی بنا پر بطور ثقیف کے آپ نے اپنی دوست مبارک ان کے سر پر پھیرا، نیز بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ ان کے پیروں میں تکلیف تھی، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۱۳۷۸ - ابوکامل، حماد۔

۱۳۷۸ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنِي سُورِيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ ح وَ حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَالْفُطَيْحِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْوَاحِدُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرْجَسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْتُ مَعَهُ خَبْزًا وَلَحْمًا أَوْ قَالَ ثَرِيْدًا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَسْتَغْفِرُ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ ثُمَّ قَالَا هَذِهِ آيَةُ (وَاسْتَغْفِرُ لَذَنبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ) قَالَ ثُمَّ ذُرْتُ خَلْفَهُ فَظَنَنْتُ إِلَى حَاتِمِ النَّبُوَّةِ بَيْنَ كَيْفِيهِ عِنْدَ نَاقِصِي كَيْفِيهِ الْيُسْرَى جُمُعًا عَلَيْهِ عِيْدَانٌ كَأَمْثَالِ الثَّالِيْلِ \*

(دوسری سند) سوید بن سعید، علی بن مسہر، عاصم الاحول۔  
(تیسری سند) حامد بن عمر بکراوی، عبد الواحد بن زیاد، عاصم، حضرت عبد اللہ بن سرجس بیان کرتے ہیں، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے ساتھ روٹی اور گوشت یاثرید کھایا، عاصم بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لئے دعائے مغفرت کی، وہ بولے جی ہاں اور تیرے لئے بھی، پھر یہ آیت تلاوت کی (وَاسْتَغْفِرُ لَذَنبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ)، عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں آپ کے پیچھے گیا تو میں نے مہر نبوت دونوں شانوں کے درمیان چھنی ہڈی کے پاس بائیں شانے کے قریب مٹھی کی طرح دیکھی اس پر مسوں کی طرح ملتی تھی۔

(فائدہ) مہر نبوت حضور کے بدن مبارک پر ولادت ہی کے وقت سے تھی جیسا کہ فتح الباری میں حضرت عائشہ سے مروی ہے لیکن اس میں



اختلاف ہے کہ اس پر کچھ لکھا ہوا تھا یا نہیں، ابن حبان نے اس چیز کی تصریح کی ہے کہ اس پر ”محمد رسول اللہ“ لکھا ہوا تھا اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پر ”سرفانت المصور“ لکھا ہوا تھا، بعض کا برکتی رائے ہے کہ یہ روایات صحت کے درجہ کو نہیں پہنچیں، نیز مہر نبوت کی مقدار اور رنکمت کے بارے میں خلف روایات آئی ہیں، اور امام ترمذی نے شامل میں اس کے متعلق آٹھ روایات ذکر کی ہیں، قرطبی فرماتے ہیں کہ مہر نبوت کم و زیادہ اور رنکمت میں متبدل بھی ہو جاتی تھی، اناجیز کے نزدیک یہ سب تشبیہات ہیں جو ہر ایک نے اپنی رائے کے مطابق کی۔

(۲۰۸) بَابُ قَدْرِ عُمَرُو صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

باب (۲۰۸) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کا بیان۔

۱۳۷۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ رِبِيعَةَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالنَّابِضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْأَدَمِ وَلَا بِالْحَبْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالْمَسْبُطِ يَعْنِي اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلَحْيَيْهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً يَبْصَاءُ \*

۱۳۷۹- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ربیعہ بن عبد الرحمن، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے تھے اور نہ پست قدمہ بالکل سفید تھے اور نہ گندمی، آپ کے بال نہ بالکل گھونگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں نبوت عطا فرمائی، پھر آپ نے دس سال مکہ مکرمہ میں اقامت اختیار فرمائی اور دس سال مدینہ منورہ میں، اور ساٹھ سال سے اوپر تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلا لیا، اور آپ کے سر مبارک اور اڑھائی میں جس بال بھی سفید نہیں تھے۔

(فائدہ) اس روایت میں کسی کو چھوڑ کر دہائی کا ذکر کر دیا ہے ورنہ صحیح قول کے مطابق آپ کی عمر شریف تریسٹھ (۶۳) سال کی ہوئی، تیس سال مکہ میں قیام فرمایا اور دس سال مدینہ منورہ میں اور ۳۴ ہجری الاول کو ہجر کے دن چاشت کے وقت اس دار فانی سے رحلت فرمائیے، واللہ والیہ راجعون۔

۱۳۸۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي حَبْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَاءَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بَدَالٍ كِلَاهُمَا عَنْ رِبِيعَةَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ بِنِ أَنَسٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِمَا كَانَ أَزْهَرَ \*

۱۳۸۰- یحییٰ بن ابی حبر، قاسم بن زکریا، خالد بن مخلد، سلیمان بن بدال، ربیعہ بن عبد الرحمن، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح روایت نقل کرتے ہیں، لیکن اتنی زیادتی ہے کہ آپ کا رنگ مبارک سفید چمکتا ہوا تھا۔

۱۳۸۱- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الرَّازِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلَمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ

۱۳۸۱- ابو غسان الرازی، محمد بن عمرو، حکام بن سلم، عثمان بن زائدہ، زبیر بن عدی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بْنُ زَائِدَةَ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَبَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبِتْنٍ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبِتْنٍ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبِتْنٍ \*

۱۳۸۲ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعْبَةَ بْنِ النَّكِيتِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَدَّثَنِي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ شَاهِبٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَفَّى وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبِتْنٍ سَنَةً وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنِ الْمُسَيَّبِ بِعَقْلِ ذَلِكَ \*

۱۳۸۳ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبَادُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا بِمِثْلِ حَدِيثِ عُقَيْلٍ \*

۱۳۸۴ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهَلَبِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قُلْتُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ \*

۱۳۸۵ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ لَبِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قُلْتُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بِضْعَ عَشْرَةَ قَالَ فَغَفَرَهُ وَقَالَ إِنَّمَا أَخَذَهُ مِنْ قَوْلِ الشَّاعِرِ \*

۱۳۸۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَهَارُونُ بْنُ

سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی، اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔

۱۳۸۲ - عبد الملک بن شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب نے بھی مجھ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۱۳۸۳ - عثمان بن ابی شیبہ، عباد بن موسیٰ، طلحہ بن یحییٰ، یونس بن یزید، ابن شہاب سے اسی دونوں سندوں کے ساتھ عقیل کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۳۸۴ - ابو معمر، اسماعیل بن ابراہیم ہذلی، سفیان، عمرو بیان کرتے ہیں کہ میں نے عروہ سے دریافت کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں کتنا قیام کیا؟ وہ بولے دس سال، میں نے کہا، ابن عباس تو تیرہ سال کہتے ہیں۔

۱۳۸۵ - ابن ابی عمر، سفیان، عمرو بیان کرتے ہیں کہ میں نے عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں کتنے سال قیام فرمایا؟ وہ بولے دس سال، میں نے کہا، ابن عباس تو دس سال سے کئی سال زیادہ کہتے ہیں، تو عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کیلئے دعائے مغفرت کی اور بولے کہ انہیں شاعر کے قول سے دہم ہو گیا ہے۔ وہ شعر یہ ہے "عشوی فی قریش بضع عشرہ حجۃ" جو کہ ابو قیس بن اسلم کا ہے۔

۱۳۸۶ - اسحاق بن ابراہیم، ہارون بن عبد اللہ، روح بن عباد،



عَبْدُ اللَّهِ عَنْ رُوحِ بْنِ عَبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ  
إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِمَكَّةَ  
ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَتَوَفَّى وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ \*

۱۳۸۷ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ  
السَّرِيِّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الضَّبْعِيِّ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ  
وَبِالنَّبِيِّ عَشْرًا وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ  
سَنَةً \*

۱۳۸۸ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنُ مُحَمَّدٍ  
بْنُ ثَابِتٍ الْجَعْفِيُّ حَدَّثَنَا سَنَامُ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ  
أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَتِيَّةٍ فَذَكَرُوا سِنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ كَانَ أَبُو بَكْرٍ أَكْبَرَ  
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ  
اللَّهِ قَبَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ  
ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ  
وَسِتِّينَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يُقَالُ لَهُ  
غَابِرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ كُنَّا قُعُودًا  
عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَذَكَرُوا سِنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قَبَضَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ  
سَنَةً وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ  
وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ \*

۱۳۸۹ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ  
لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا

زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ، عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، حَضَرَتْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهُ بَيَانُ كَرْتِے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
حیرہ برس مکہ میں قیام کیا، اور تریسٹھ سال کی عمر نے آپ نے  
انتقال فرمایا۔

۱۳۸۷۔ ابن ابی عمر، بشر بن السری، حماد، ابو جعفر الضبعی،  
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں تیرہ سال قیام  
فرمایا، اس زمانہ میں آپ پر وحی آتی رہی، اور مدینہ منورہ میں  
دس سال قیام فرمایا، اور تریسٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

۱۳۸۸۔ عبد اللہ بن عمر بن محمد، ابو الاحوص، ابو اسحاق،  
بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عتبہ کے پاس بیٹھا تھا  
کہ حاضرین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کا  
تذکرہ کیا، بعض بولے کہ حضرت ابو بکر آپ سے بڑے تھے،  
عبد اللہ بولے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال  
کی عمر میں انتقال فرمایا اور حضرت ابو بکر صدیقؓ نے بھی تریسٹھ  
سال کی عمر میں وفات پائی، اور حضرت عمرؓ بھی تریسٹھ سال کی  
عمر میں شہید کئے گئے، حاضرین میں سے عامر بن سعدؓ کا ایک  
آدمی نے کہا کہ ہم سے جریر نے بیان کیا کہ ہم حضرت امیر  
معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، تو لوگوں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کا تذکرہ کیا تو  
حضرت معاویہؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
تریسٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا ہے، اور حضرت ابو بکر رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی تریسٹھ سال میں وفات ہوئی، اور حضرت  
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تریسٹھ سال ہی کی عمر میں شہید کئے  
گئے۔

۱۳۸۹۔ ابن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق، عامر  
بن سعد بجلی، جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں

شُعْبَةُ سَمِعَتْ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَامِرِ بْنِ  
سَعْدِ الْبَحْلِيِّ عَنْ خَزِيرِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يُخَطِّبُ  
فَقَالَ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ  
بِثَنِي ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا ثَلَاثٌ  
وَسِتِّينَ \*

نے حضرت امیر معاویہ سے قطبہ کی حالت میں سنا، آپ فرما  
رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی  
عمر میں انتقال فرمایا ہے اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر  
نے بھی اسی عمر میں اور اب میں بھی تریسٹھ برس کا ہوں۔

(فائدہ) یعنی میں بھی ان کی موافقت کا طلب گزار ہوں، باقی یہ موافقت انہیں نصیب نہیں ہوئی، علامہ ہلال الدین سیوطی جرح الخلفاء میں  
فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ نے ماہِ رجب ۶۰ھ میں انتقال فرمایا اور ان کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال اور ناخن مبارک  
تھے تو وصیت فرمائی کہ میری آنکھوں اور منہ میں رکھ دینا، هكذا قال القسطلانی وهو الصحيح۔

۱۳۹۰ - وَحَدَّثَنِي ابْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ  
عَمَّارِ مَوْلَى نَبِيِّ هَاشِمٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ  
كَمْ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ  
مَاتَ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ مِثْلَكَ مِنْ قَوْمِهِ  
يَخْفَى عَلَيْهِ ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي قَدْ سَأَلْتُ  
النَّاسَ فَاتَّخَفْتُمَا عَنِّي فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَعْلَمَ قَوْلَكَ  
فِيهِ قَالَ أَتَحْسِبُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمْسِكْ  
أَرْبَعِينَ بُعِثَ لَهَا خُمُسُ عَشْرَةَ بِمَكَّةَ يَأْمَنُ  
وَيَعَاقِبُ وَعَشْرٌ مِنْهَا جَرُّ إِلَى الْمَدِينَةِ \*

۱۳۹۰۔ ابن منہال الضریع، یزید بن زریع، یونس بن عبید، عمار  
مولی بنی ہاشم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے انتقال کے وقت آپ کی عمر کتنی تھی؟ وہ بولے میں  
نہیں سمجھتا کہ آپ کی قوم سے ہوتے ہوئے بھی تم اتنی بات  
نہیں جانتے ہو گے، میں نے کہا کہ میں نے لوگوں سے پوچھا تو  
انہوں نے اختلاف کیا، اس لئے مجھے اچھا معلوم ہوا کہ آپ کی  
رائے اس کے متعلق معلوم کروں، ابن عباس نے فرمایا تم  
حساب جانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں، انہوں نے کہا اچھا چالیس کو  
یاد رکھو، اس کے بعد پندرہ سال مکہ میں رہے کبھی امن اور کبھی  
خوف کے ساتھ، اور پھر دس سال مدینہ منورہ میں ہجرت کے  
بعد رہے۔

(فائدہ)۔ ابن عباس نے اس مقام پر سن ولادت اور سن وفات کو بھی شمار کر کے ۶۵ کا عدد پورا فرمادیا ہے۔

۱۳۹۱ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا  
شَيْبَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بِهَذَا  
الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ \*

۱۳۹۲ - وَحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا بِشْرُ  
بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ الْحَدَّادِ حَدَّثَنَا  
عَمَّارُ مَوْلَى نَبِيِّ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَفَّى وَهُوَ ابْنُ

۱۳۹۱۔ محمد بن رافع، شیبہ بن سوار، شعبہ، یونس سے اسی سند  
کے ساتھ یزید بن زریع کی روایت کی طرح حدیث مروی  
ہے۔

۱۳۹۲۔ بصر بن علی، بشر بن مفصل، خالد حداد، عمار مولی بنی  
ہاشم، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے  
ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
۶۵ برس کی عمر میں وفات پائی۔



عَمْرٍو وَ سَيْبٍ \*

۱۳۹۳- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ عَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

۱۳۹۴- وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَنْزَلِيُّ أَخْبَرَنَا دَوْحٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ عَمْرٍو عَشْرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتِ وَيَرَى الضُّوءَ مَتَبَعِ سَيِّبٍ وَلَا يَرَى شَيْئًا وَتَعَانَ سَيِّبٍ يُوحِي إِلَيْهِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرًا \*

(فائدہ) یعنی جبریل امین کی آواز سنتے، اور تاریک راتوں میں نور عظیم دیکھتے تھے، کذا فی المرقاة شرح مشکوٰۃ۔

(۲۰۹) بَابُ فِي أَسْمَاءِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

بَابُ (۲۰۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ۔

۱۳۹۵- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِرُحْمَةَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ حَبِيبٍ بْنَ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْعَاجِي الَّذِي يُمَحِّقُ بِيَ الْكُفْرُ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَفْصِي وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ \*

۱۳۹۵- زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری، محمد بن بن حبیب بن مطعم، حضرت حبیب بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں محمد ہوں، احمد ہوں اور ماحی بھی ہوں، یعنی اللہ تعالیٰ میری وجہ سے کفر کو مٹائے گا اور حاشر ہوں، یعنی سب لوگ میرے قدموں پر (قیامت کے دن) جمع کئے جائیں گے، اور میں عاقب بھی ہوں، اور عاقب وہ ہے کہ جس کے بعد اور کوئی نبی نہیں آتا (یعنی خاتم النبیین ہوں)۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، ان اسماء کے علاوہ آپ کے اور بھی نام ہیں، شیخ ابن عربی نے ابو ذی شرح ترمذی میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار نام ہیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی ایک ہزار نام ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۳۹۶- حَدَّثَنِي حَرْمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ بْنَ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِي أَسْمَاءَ

۱۳۹۶- حرمة بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، محمد بن حبیب بن مطعم، حضرت حبیب بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے کئی نام ہیں، میں محمد اور احمد ہوں اور ماحی ہوں، اللہ تعالیٰ

میری وجہ سے کفر و منائے گا، پور میں حاشر ہوں کہ لوگ میرے قدموں (دین) پر انھیں گے اور میں عاقب ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام رؤف اور رحیم رکھا ہے۔

۱۳۹۷۔ عبد الملک، شعیب، لیث، عقیل۔

(دوسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر۔

(تیسری سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، ابو الیمان، شعیب، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی شعیب اور معمر کی روایت میں "سمعت رسول اللہ" کا لفظ ہے اور عقیل کی روایت میں ہے کہ میں نے زہری سے دریافت کیا کہ عاقب کے کیا معنی، وہ بولے کہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو، اور معمر اور عقیل کی روایت میں "کفرۃ" کا لفظ ہے اور شعیب کی روایت میں "کفر" کا لفظ ہے۔

أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاجِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بَيْنَ الْكُفْرِ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيَّ وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ وَقَدْ سَمِعَهُ اللَّهُ رُغُوفًا رَجِيمًا \*  
۱۳۹۷۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كُلُّهُمْ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَمَعْمَرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ قَالَ قُلْتُ بِمَزْهَرِي وَمَا الْعَاقِبُ قَالَ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَعُقَيْلٍ الْكُفْرَةُ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ الْكُفْرُ \*

۱۳۹۸۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، عمرو بن سرہ، ابو نعیدہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کئی نام ہم سے بیان کئے، آپ نے فرمایا میں محمد، احمد، مقفی، حاشر، نبی التوبہ اور نبی الرحمت ہوں۔

۱۳۹۸۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمُقْفِيُّ وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ \*

باب (۲۱۰)۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کو سب سے زیادہ جاننے والے اور سب سے زیادہ اس سے ڈرنے والے تھے۔

(۲۱۰) بَابُ عَلَمِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّهِ تَعَالَى وَشِدَّةِ حَشَمَتِهِ \*

۱۳۹۹۔ زہیر بن حرب، جریر، اعمش، ابو الضحیٰ، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا اور اسے جائز رکھا، یہ خبر

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ



عَنْهُ وَمَنْعَ أَمْرًا فَرَّخَصَ فِيهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فَكَانَتْهُمْ كَرَهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَقَامَ حَظِيْبًا فَقَالَ مَا بَالُ رَجُلٍ يَنْقُصُ عَنِّي أَمْرًا تَرَّخَصْتُ فِيهِ فَكَرَهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَوَاللَّهِ لَأَنَا أَعْلَمُهُمْ بِإِلَهِهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ حَشِيَّةً \*

(قاہد) لہذا آپ کی راوی پر چلتا اور آپ کی اتباع اور پیروی کرنا یہی تقویٰ ہے

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعْبَرْنَا عَيْسَى بْنِ يُونُسَ كَيْدَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادٍ جَرِيرٍ نَحْنُو حَدِيثَهُ \* ۱۴۰۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُغَاوِرَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرٍ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ حَتَّى بَانَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْتَابُونَ عَمَّا رَخَّصَ لِي فِيهِ فَوَاللَّهِ لَأَنَا أَعْلَمُهُمْ بِإِلَهِهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ حَشِيَّةً \*

(۲۱۱) بَابُ وَجُوبِ اتِّبَاعِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

۱۴۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لُبَّاسُ بْنُ رُحَيْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا النَّبِيُّ عَنْ شِهَابِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ حَاصِمَ الزُّبَيْرِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْتَفُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ

آپ کے بعض اصحاب کو پہنچا، انہوں نے اسے برا جانا اور اس سے بچے، آپ کو معلوم ہوا تو غصہ دینے لگے اور فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا، انہیں خبر پہنچی ہے کہ میں نے ایک کام کی اجازت دی، پھر انہوں نے اسے اچھا نہیں سمجھا اور اس سے بچے، بخدا میں تو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ جانتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرتا ہوں۔

۱۴۰۰۔ ابو سعید الأشج، حفص بن غیاث (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے جریر کی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۴۰۱۔ ابو کریم، معاویہ، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کے متعلق رخصت دی، تو لوگ اس سے بچے، چنانچہ اس کی اطلاع آپ کو ہوئی، آپ غصہ ہوئے، حتیٰ کہ غصہ کے آثار آپ کے چہرہ پر ظاہر ہو گئے، آپ نے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا کہ اس امر سے اعراض کرتے ہیں جس میں مجھے رخصت دی گئی ہے، بخدا میں تو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ جانتے والا اور اس سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔

باب (۲۱۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع واجب ہے۔

۱۴۰۲۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عبداللہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حرہ کے نالے میں جس سے کھجور کے درختوں کو پانی دیتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جھگڑا کیا، انصاری بولا، پانی کو چھوڑ دے وہ بہتا رہے، حضرت زبیر نے نہ مانا، بالآخر سب

الْأَنْصَارِيُّ سَرَّحَ الْمَاءَ بِمَرُّ قَابِي عَلَيْهِمْ  
فَاخْتَصَمُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسَلَ الْمَاءَ إِلَى حَارِثِ  
فَعَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ كَانَ  
ابْنُ عَمَّتِكَ قَتَلُونَ وَجْهَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ اخْبِسِ  
الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْحَذَرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ  
إِنِّي لَأَخْبِسُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ ( فَلَا  
وَرَبَّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ  
بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا ) \*

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جھگڑا کیا، آپ  
نے حضرت زبیرؓ سے فرمایا اے زبیر تو اپنے درختوں کو پانی  
دے، پھر پانی اپنے ہمسایہ کی طرف چھوڑ دے، یہ سن کر  
انصاری غصہ ہوا اور بولا یا رسول اللہ، زبیرؓ آپ کے پھوپھی  
زاد بھائی تھے، یہ سن کر آپ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا، اور  
فرمایا اے زبیرؓ اپنے درختوں کو پانی پلا، پھر پانی روک سکے، یہاں  
تک کہ وہ دیواروں تک چڑھ جائے، حضرت زبیرؓ بیان کرتے  
ہیں کہ خدا کی قسم! میں سمجھتا ہوں کہ یہ آیت ”فلا وربك لا  
يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم  
حرجا“ اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(فائدہ) یعنی خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہو سکتے ہو قیام اپنے جھگڑوں میں وہ آپ کو حکم نہ مان لیں، اور پھر جو فیصلہ فرمائیں، اس سے اپنے  
انصاریوں میں شگنائے کریں اور پورا پورا تسلیم کر لیں، پہلے آپ نے انصاری کی رعایت کی تھی مگر جب اس نے گستاخی کی تو آپ نے قاعدہ کے  
مطابق حکم دے دیا، واؤ کی کہتے ہیں کہ یہ شخص منافق تھا اب اگر کوئی شخص آپ کی شان مبارک میں ایسا کلمہ کہے تو وہ کافر ہو، واجب القتل  
ہے، نیز آیت قرآنی سے معلوم ہوا کہ احادیث نبویہ کو تسلیم کئے بغیر اور ان پر عمل کئے بغیر کوئی مومن نہیں ہو سکتا، چہ جائیکہ منکر حدیث ہو۔

(۲۱۲) بَابُ كَرَاهَةِ اكْتِسَابِ السُّؤَالِ مِنْ  
غَيْرِ ضَرُورَةٍ \*

۱۴۰۳- حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ  
بن عبد الرحمن، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے جس کام  
سے میں تمہیں منع کروں، اس سے باز رہو، اور جس کا حکم  
کروں اسے بجالاؤ، جہاں تک کہ تم میں طاقت ہو، اس لئے کہ  
تم سے پہلے لوگ زیادہ سواہل کرنے اور اپنے اہلباء کرام سے  
اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔

۱۴۰۳- حَدَّثَنِي حُرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى النَّخَعِيُّ  
أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ  
الْمُسَيَّبِ قَالَا كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا  
يَهْتِكُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوهُ وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَافْعَلُوا مِنْهُ  
مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ  
مِمَّا إِلَيْهِمْ وَالْخِطَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ \*

۱۴۰۴- محمد بن احمد بن ابی خلف، ابو سلمہ، لیث، یزید بن ابیہاد،  
ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ، اسی کے ہم معنی روایت

۱۴۰۴- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي  
يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ وَهُوَ مَنصُورُ بْنُ سَلَمَةَ



نقل کرتے ہیں۔

۱۴۰۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاذیہ۔

(دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابی صالح، حضرت ابو ہریرہ۔

(تیسری سند) قتیبہ بن سعید، مغیرہ خزاعی۔

(چوتھی سند) ابن ابی عمر، سفیان، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ۔

(پانچویں سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت ابو ہریرہ۔

(چھٹی سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جو میں چھوڑ دوں تم بھی اس کو چھوڑ دو، اور ہمام کی روایت میں ”ترکتہ“ کا لفظ ہے یعنی جس معاملہ میں تم کو چھوڑ دیا جائے، بقیہ روایت زہری عن سعید، اور ابو سلمہ عن ابی ہریرہ کی روایت کی طرح ہے۔

۱۴۰۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، عامر بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مسلمانوں میں سب سے زیادہ جرم اس مسلمان کا ہے کہ جس نے کوئی بات پوچھی، اور وہ مسلمانوں پر حرام نہ تھی، مگر ان پر اس کے سوال کرنے سے حرام ہو گئی۔

۱۴۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری (دوسری سند) محمد بن عہاد، سفیان، زہری، عامر بن سعید، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے بڑا قصور مسلمانوں میں سے اس مسلمان کا ہے جو کسی

الْحَزَامِيُّ أَخْبَرَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سِوَاءَ \*

۱۴۰۵ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بِعَنْ الْحَزَامِيِّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كُلُّهُمْ قَالَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكٌ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ثُمَّ ذَكَرُوا أَحَدَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ \*

۱۴۰۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ غَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرِّمْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَحَرَّمَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ \*

۱۴۰۷ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيَادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَحْفَظُهُ كَمَا أَحْفَظُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الزُّهْرِيُّ عَنْ غَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ

ایسے کام کے بارے میں سوال کرے، جو کہ حرام نہیں تھا، پھر اس کے سوال کی وجہ سے وہ لوگوں پر حرام کر دیا گیا۔

۱۴۰۸۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، (دوسری سند) معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور معمر کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ ایک شخص نے کسی چیز کے متعلق پوچھا، اور موشگافی کی، اور یونس کی روایت میں ”عامر بن سعد“ انہ سمع سعداً کا لفظ ہے۔

(فائدہ)۔ امام نووی فرماتے ہیں بلا ضرورت سوال کرنے سے انبیاء کو تکلیف ہوتی ہے جو موجب ہلاکت و بہبودی ہے، البتہ ضرورت کے وقت سوال کرنا، کسی مسئلہ کی وضاحت کے لئے پوچھنا جیسے کہ حضرت عمرؓ شراب کے متعلق بار بار پوچھتے رہے و درست ہے (کنز الدقائق المیارق)

۱۴۰۹۔ محمود بن غیلان، محمد بن قدامہ سلمی، یحییٰ بن محمد اللؤلؤی، نصر بن شمل، شعبہ، موسیٰ بن انس، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اصحاب سے کوئی بات پہنچی تو آپ نے خطبہ دیا، اور فرمایا میرے سامنے جنت اور دوزخ پیش کی گئی، میں نے آج کے دن جیسی خیر اور شر کبھی نہیں دیکھی، اگر تم بھی وہ جان لیتے، جو میں جانتا ہوں، تو بہت کم ہستے اور بہت زیادہ روتے، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس دن سے زیادہ سخت دن کوئی نہیں گزرا، سب نے اپنے سروں کو جھکا لیا اور ان پر گریہ طاری ہو گیا، پھر حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا، ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نبی ہونے پر راضی ہو گئے، پھر وہی آدمی کھڑا ہو گیا اور بولا کہ میرا باپ کون تھا؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ فلاں تھا، تب یہ آیت نازل ہوئی، یا ایہا الذین آمنوا لعلیٰ اے ایمان والو ایسی باتیں نہ دریافت کرو کہ اگر وہ ظاہر ہوں تو

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْظَمُ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مِنْ سَأَلٍ عَنْ أَمْرٍ لَمْ يُحَرِّمْ فَحَرَّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ أَجْلِ فَسَأَلْتِهِ \* ۱۴۰۸ - وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِ مَعْمَرٌ رَجُلٌ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ وَنَقَرَ عَنْهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ يُونُسُ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدًا \*

۱۴۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْثَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ السَّمْعَانِيُّ وَيَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ اللَّوْلُؤِيُّ وَالْفَضْلُ بْنُ مُتْقَارِبَةَ قَالَ مُحَمَّدُ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ وَ قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ فَخَصَبَ فَقَالَ عَرَضْتُ عَلَى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَلَوْ نَعْمُونَ مَا أَعْلَمْتُ لَضَجَّكُمْ قَلِيلًا وَلَيَكُنَّكُمْ كَثِيرًا قَالَ قَمَا أَنِّي عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَشَدُّ مِنْهُ فَإِنْ عَطَوْا رُءُوسَهُمْ وَلَهُمْ حَبِيبٌ قَالَ فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا قَالَ فَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ فَلَانٌ فَزَكَتْ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ



تم کو بری معلوم ہوں۔

۱۴۱۰۔ محمد بن معمر، روح بن عبادة، شعبہ، موسیٰ بن انس، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا، یا رسول اللہ میرا باپ کون تھا؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ قلاں تھا، تب یہ آیت نازل ہوئی، یا ایہا الذین آمنوا لیکن اے ایمان الٰہی باتیں مت دریافت کرو کہ اگر وہ ظاہر ہوں تو تم کو بری معلوم ہوں۔

۱۴۱۱۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب ڈھلنے کے بعد تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھائی، جب سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا، اور فرمایا کہ قیامت سے قبل کئی بڑی بڑی باتیں ظاہر ہوں گی، پھر فرمایا جو کوئی مجھ سے پوچھنا ہے تو پوچھ لے، بخدا جو بات تم مجھ سے پوچھو گے تو جب تک میں اپنی اس جگہ پر ہوں (بروحی الٰہی) تم کو بتا دوں گا، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی، تو انہوں نے بہت رونا شروع کر دیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما شروع کر دیا کہ پوچھو مجھ سے، اسنے میں عبد اللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ، میرا باپ کون تھا؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ تھا، جب آپ بار بار یہی فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھو، تو حضرت عمرؓ کے بل گر پڑے اور عرض کیا ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہوئے اور اسلام کے دین ہوئے، اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نبی ہونے پر راضی ہو گئے، تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے، پھر فرمایا آفت قریب ہے، اور قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے دست قدرت میں محمدؐ کی جانتا ہے، اس دیوار کے کونے میں ابھی میرے سامنے جنت اور دوزخ پیش کی گئی، تو میں نے آج کے دن جیسی بھلائی اور برائی نہیں دیکھی،

۱۴۱۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ بْنُ وَهْبٍ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ قَلَانٌ وَنَزَلَتْ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ) تَعَامُ الْآيَةُ \*

۱۴۱۱۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ الشَّجْبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى لَهُمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ أَنَّ قَسَمًا أُمُورًا عَظِيمًا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَنِي عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْنِي عَنْهُ فَوَاللَّهِ لَا تَسْأَلُونَنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَأَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكْثَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَذَافَةَ فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبُوكَ حَذَافَةُ فَلَمَّا أَكْثَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي بَرَكَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ عُمَرُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُولَى وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَقَدْ عَرَضْتُ عَلَى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ابْنًا فِي عَرْضِ هَذَا الْحَائِطِ فَلَمْ أَرَ

ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا کہ عبید اللہ بن حذافہ کی والدہ نے ان سے کہا کہ میں نے کوئی بیٹا تیرے جیسا نافرمان نہیں سنا، کیا تو اس بات سے بے خوف ہے کہ تیری ماں نے بھی وہ گناہ کیا ہوگا جو جاہلیت کی عورتیں کیا کرتی تھیں، پھر تو اسے (اپنی والدہ کو) رسوا کرے، عبید اللہ بن حذافہ نے بولے، اگر میرا شہدہ ایک حبشی غلام سے لگایا جاتا تو میں اس سے لگ جاتا۔

۱۴۱۲۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، (دوسری سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، ابوالیمان، شعیب، زہری، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت یونس کی روایت کی طرح مروی ہے، باقی شعیب کی روایت میں ہے کہ زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا کہ مجھ سے بعض اہل علم نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن حذافہ کی والدہ نے ان سے کہا۔

۱۴۱۳۔ یوسف بن حماد، عبد الاعلیٰ، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شروع کیا حتیٰ کہ آپ کو تنگ کر دیا، ایک دن آپ باہر تشریف لائے اور منبر پر چڑھے، پھر فرمایا کہ مجھ سے پوچھو اور جو بات بھی تم مجھ سے پوچھو سگے میں بتا دوں گا، جب لوگوں نے یہ سنا تو خاموش ہو گئے اور ڈرے کہ کہیں کوئی بات تو پیش آنے والی نہیں، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دائیں اور بائیں دیکھا شروع کیا تو ہر ایک اپنا منہ کپڑے میں لپیٹے ہوئے رو رہا تھا، بالآخر ایک آدمی نے ابتداء کی، جس سے لوگ جھگڑتے تھے، اور اسے غیر باپ کی طرف منسوب کرتے تھے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ

کَالْبَوْمِ فِي الْخَبَرِ وَالشَّرُّ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ لِعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ مَا سَجَعْتُ بِابْنٍ قَطُّ أَعَفُّ مِنْكَ أَمِنْتُ أَنْ تَكُونَ أُمُّكَ قَدْ قَارَفَتْ بَعْضَ مَا تَقَارَفُ نِسَاءُ أَهْلِ الْحَاذِلِيَّةِ فَتَفْضَحُهَا عَلَى أَعْيُنِ النَّاسِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ وَاللَّهِ لَوْ أَنِّي خَفَيْتُ بِعُبَيْدٍ أَسْوَدَ لَلْحَقِيقَةِ \*

۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِتَابَهُمَا عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ مَعَهُ غَيْرَ أَنَّ شُعَيْبًا قَالَ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ قَالَتْ بِعَثَلٍ حَدِيثِ يُونُسَ \*

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّاسَ سَأَلُوا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْفَوهُ بِالْمَسْأَلَةِ فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ سَلُونِي لَأُجِبَنَّ سَأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا يَسْتَهُ لَكُمْ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ الْقَوْمُ أَرْمَوْا وَرَهَبُوا أَنْ يَكُونَ بَيْنَ يَدَيْهِ أَمْرٌ قَدْ حَضَرَ قَالَ أَنَسٌ فَجَعَلْتُ أَلْتَفِتُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمَا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَتَكَبَّرُ فَأَنْشَأَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ كَانَ يُلَاحِظُ فَيَدْعِي لِغَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ





۱۴۱۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ وَهَذَا حَدِيثٌ قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مِمَالَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْمٍ عَلَى رُءُوسِ النَّخْلِ فَقَالَ مَا بَصْنَعُ هَؤُلَاءِ فَقَالُوا يَلْقَحُونَهُ يَجْعَلُونَ الذَّكَرَ فِي الْأُنْثَى فَيَلْقَحُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظُنُّ يُغْنِي ذَلِكَ شَيْئًا قَالَ فَأَعْبِرُوا بِذَلِكَ فَتَرَكُوهُ فَأَعْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَنْفَعُهُمْ ذَلِكَ فَلْيَصْنَعُوهُ فَإِنِّي إِنَّمَا ظَنَنْتُ ظَنًّا فَلَا تَوَاعِظُونِي بِالظَّنِّ وَلَكِنْ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ اللَّهِ شَيْئًا فَخُذُوا بِهِ فَإِنِّي لَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ \*

۱۴۱۶- قتیبہ بن سعید ثقفی، ابو کامل جحدری، ابو عوانہ، ممالہ، موسیٰ بن طلحہ، حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ لوگوں پر گزرا جو کھجور کے درختوں کے پاس تھے، آپ نے فرمایا یہ لوگ کیا کرتے ہیں؟ صحابہ نے کہا قلم لگاتے ہیں، یعنی زیادہ کو ساتھ لگاتے ہیں، وہ پھل دار ہو جاتی ہے، آپ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں اس میں کوئی فائدہ نہیں، جب یہ خبر ان لوگوں کو ہوئی تو انہوں نے سچ نہ کرنا چھوڑ دیا، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ہوئی تو رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں انہیں فائدہ ہے تو وہ کریں، میں نے تو صرف ایک خیال کا اظہار کیا تھا، ابتدا میرے خیال پر مجھے مت پکڑو لیکن جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم بیان کروں تو اس پر عمل کرو، اس لئے کہ میں اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنے والا نہیں ہوں۔

(فائدہ) اس سے امور دنیا میں آپ کی وحی رائے سے مراد ہے جس میں آپ تصریح فرمادیں کہ میں نے بطور مشورہ اپنے خیال کا اظہار کیا ہے اور اس مقدمہ میں ہو جو دین کے احکام سے تعلق نہ رکھتا ہو، ہاں جتنے امور اور نوایں ہیں، خواہ وہ دین سے متعلق ہوں یا دنیا سے ان سب میں حضور کی اتباع واجب اور ضروری ہے کسی کو روگردانی اور رائے زنی کا حق حاصل نہیں ہے۔

۱۴۱۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الرَّؤُمِيِّ الْبَعَامِيُّ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْغُبَرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْغُبَرِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا النَّضَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّجَّاشِيِّ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ قَدِمَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَأْبُرُونَ النَّخْلَ يَقُولُونَ يَلْقَحُونَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُونَ قَالُوا كُنَّا نَصْنَعُهُ قَالَ نَعَلِكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كُنَّا نَحْبِرُ فَتَرَكُوهُ فَتَقَصَّتْ أَوْ فَتَقَصَّتْ قَالَ فَذَكِّرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيِ

۱۴۱۷- عبد اللہ بن الرومی، عباس بن محمد، عکرمہ بن عمار، ابو النجاشی، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے اور لوگ کھجوروں کا قلم لگا رہے تھے یعنی گاہہ کر رہے تھے، آپ نے فرمایا تم کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم ایسا ہی کرتے چلے آئے ہیں، آپ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرو تو شاید اچھا ہو، لوگوں نے پیوند کرنا چھوڑ دیا تو کھجوریں گنت گئیں، تو صحابہ کرام نے آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا میں تو بشر ہوں، جب میں تمہیں دین کی بات بتاؤں تو اس پر کاربند ہو جاؤ اور جب کوئی بات میں اپنی رائے سے بتاؤں، تو میں بھی انسان ہوں، عکرمہ



فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ قَالَتْ عِصْمَةُ أَوْ نَحْوُ هَذَا قَالَ  
الْمَعْقَرِيُّ فَتَفَضَّلَتْ وَلَمْ يَشْكُ \*

بیان کرتے ہیں، یا اس کے مثل اور کچھ فرمایا، اور معقری نے  
”تفَضَّلَتْ“ بغیر شک کے کہا ہے۔

(فائدہ) روایت بلا سے بشریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کا عالم الغیب نہ ہونا، خود زبانِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسم  
سے ثابت ہو گیا، واللہ اعلم۔

۱۴۱۸ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو  
الزَّاهِدُ كِفَاؤُهُمَا عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ غَامِرٍ قَالَ أَبُو  
بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ حَدَّثَنَا جَمَاعَةٌ مِنْ  
سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
وَعَنْ نَاسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَوْمٍ يُلْقِحُونَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا  
لَتَصْلَحَ قُلُوبُ فَحَرَّحَ شَيْئًا فَمَرَّ بِهِمْ فَقَالَ مَا  
بِخَلْجِكُمْ قَالُوا قُلْتُ كَذَا وَكَذَا قَالَ أَنْتُمْ أَعْلَمُ  
بِأَمْرِ دِينِكُمْ \*

۱۴۱۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو زہدی، اسود بن عامر، حماد بن  
سلمہ، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے اور ثابت  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک جماعت پر سے ہوا جو  
کہ قلم لگا رہے تھے، آپ نے فرمایا اُٹھ کر دو تو بہتر ہو گا (چنانچہ  
انہوں نے نہ کیا) تو خراب کھجور آئی، آپ کا پھر ادھر سے گزر  
ہوا تو دریافت کیا، کہ تمہارے درختوں کو کیا ہوا، انہوں نے  
عرض کیا آپ نے ایسا لیا فرمایا تھا، آپ نے فرمایا تم اپنے  
دنیاوی کاموں سے بہ نسبت میرے زیادہ واقف ہو۔

(فائدہ) یعنی جس طرح پر آسانی اور فائدہ ہو کر دے، بشرطیکہ شریعت کے خلاف نہ ہو۔

(۲۱۴) بَابُ فَضْلِ النَّظَرِ إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَنِّيهِ \*

باب (۲۱۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
دیدار اور اس کی تمنا کی فضیلت کا بیان۔

۱۴۱۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَائِعٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ  
هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ  
بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِي ثُمَّ لَا  
يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْبِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ قَالَ أَبُو  
إِسْحَاقَ الْحَمَّانِيُّ فِيهِ عِتْدَتَيْنِ لِأَنَّ يَرَانِي مَعَهُمْ أَحَبُّ  
إِلَيْهِ مِنْ أَهْبِهِ وَمَالِهِ وَهُوَ عِتْدَتِي مُقَدَّمٌ وَمُؤَخَّرٌ \*

۱۴۱۹۔ محمد بن زافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ان  
مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس  
کے دست قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے،  
ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ تم مجھے نہیں دیکھ سکو گے، میرا دیکھنا  
تمہیں بال بچوں اور مال سے زیادہ عزیز ہو گا۔

(۲۱۵) بَابُ فَضَائِلِ عِيسَى عَلَيْهِ  
السَّلَام \*

باب (۲۱۵) حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے  
فضائل۔

۱۴۲۰ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلْعَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْثَمَ الْأَنْبِيَاءِ أَوْلَادُ عِلَّاتٍ وَ لَيْسَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ نَبِيٌّ \*

۱۴۲۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي سَلْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى الْأَنْبِيَاءِ أَجْنَاءُ عِلَّاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِي وَ بَيْنَ عِيسَى نَبِيٌّ \*

۱۴۲۲ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْثَمَ فِي الْأُولَى وَالْآخِرَةِ قَالُوا كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ مِنْ عِلَّاتٍ وَأُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ فَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ \*

۱۴۲۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزَّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ إِلَّا نَحَسَهُ الشَّيْطَانُ قَبَسْتَهُ لُ صَارِعًا مِنْ نَحْسَةِ الشَّيْطَانِ إِلَّا ابْنَ مَرْثَمَ وَ أُمَّهُ ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَفَرَأَوْا إِنْ شِئْتُمْ وَ إِنِّي أُعِذُّهَا بِكَ وَ دُرَيْتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ \*

۱۴۲۰ - حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں سب سے زیادہ حضرت عیسیٰ کے قریب ہوں اور انبیاء کرام سب علاتی بھائیوں کی طرح ہیں، اور میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

۱۴۲۱ - ابو بکر بن ابی شیبہ، داؤد، سفیان، ابو الزناد، اعرج، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں سب سے زیادہ عیسیٰ علیہ السلام کے قریب ہوں اور انبیاء علیہ السلام سب علاتی بھائی ہیں اور میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا ہے۔

۱۴۲۲ - محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان روایات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں دنیا و آخرت میں سب لوگوں سے زیادہ عیسیٰ علیہ السلام سے قریبی تعلق رکھتا ہوں، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیسے؟ آپ نے فرمایا انبیاء کرام سب علاتی بھائی ہیں ان کی مائیں جہ ہیں اور دین سب کا ایک ہے، اور ہمارے درمیان کوئی دوسرا نبی نہیں ہے۔

۱۴۲۳ - ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الاعلیٰ، معمر، زہری، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی بچہ ایسا نہیں ہے کہ اس کی ولادت کے وقت شیطان اس کے کوچا نہ مارے، چنانچہ وہ شیطان اس کے کوچا مارنے کی وجہ سے چلاتا ہے، مگر ابن مریم اور ان کی والدہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو، ”انہی اعوذھا



بث و ذرینھا من الشیطان الرحیم۔

۱۳۲۴۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، (دوسری سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن، ابوالیمان، شعیب، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ جس وقت بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے چھو دیتا ہے تو وہ اس چھونے کی وجہ سے چلا کر رہتا ہے اور شعیب کی روایت میں ”مس شیطان“ کا لفظ ہے۔

۱۳۲۵۔ ابوالظاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابویونس، مولیٰ ابو ہریرہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہر آدمی کی پیدائش کے وقت شیطان اسے چھوتا ہے مگر حضرت مریم اور ان کے صاحبزادے کو شیطان نے نہیں چھوا۔

۱۳۲۶۔ شیبان بن فروخ، ابو عوانہ، اسماعیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ کا جینا شیطان کے کو پھانسنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

۱۳۲۷۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، امام بن منبہ ان روایات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ حضرت عیسیٰ نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو اس سے فرمایا تو چوری کرتا ہے، اس نے کہا ہرگز نہیں اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور نفس کی تکذیب کی۔

۱۴۲۴۔ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ - وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ جَمِيعًا عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَ قَالَ يَحْسَبُهُ جِبْنٌ يُؤْتَى فَيَسْتَهْلِكُ صَارِعًا مِنْ مَسَةِ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ وَ فِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ مِنْ مَسِ الشَّيْطَانِ \*

۱۴۲۵۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ الْخَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ سَمِعَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّ بَنِي آدَمَ يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا \*

۱۴۲۶۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبَاحُ الْمَوْلُودِ حِينَ يَقَعُ فَرْعَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ \*

۱۴۲۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ عِيسَى سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسَى أَعْتَبْتُ بِإِلَهِهِ وَكَذَّبَتْ نَفْسِي \*

(فائدہ)۔ یعنی جب تو اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہے تو میں تجھے سچا سمجھتا ہوں، اس روایت سے یہ بھی صاف ظاہر ہو گیا کہ انبیاء کرام عالم الغیب نہیں ہوتے، واللہ اعلم۔

(۲۱۶) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ بَابُ (۲۱۶) حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے فضائل

## عَلَيْهِ السَّلَام \*

۱۴۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو يَكْرُبُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَأَبُو فَضِيلٍ عَنِ الْمُخْتَارِ ح وَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَالْقَاسِمُ بْنُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام \*

۱۳۲۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، ابن فضیل، مختار، (دوسری سند) علی بن حجر سعدی، علی بن مسہر، مختار بن قنفذ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا "یا خیر البریۃ" آپ نے فرمایا یہ تو ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

(فائدہ)۔ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تواضع اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بندگی کی بنا پر ارشاد فرمایا، ورنہ آپ کی ذات و برکات علی "حبر البریۃ" اور تمام انبیاء کرام سے افضل ہے۔

۱۴۲۹- وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ مُخْتَارَ بْنَ قُفْلٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حَرْثٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمِثْلِهِ \*

۱۴۳۰- وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمُخْتَارِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ \*

۱۴۳۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتِمْنَ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَام وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقُدُومِ \*

(فائدہ) اور سوط الامام مالک میں ایک سوٹیں برس کی عمر کا تذکرہ ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۴۳۲- وَ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا

(۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عقد کرنے میں تاخیر نہیں فرمائی تھی بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہی اس عمر میں ہوا تھا۔ عقد کرنے کے لئے مستحب وقت ولادت کا ساتواں دن ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات حسنین کا عقد ان کی ولادت کے ساتویں دن کرایا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل کا تیرھویں دن عقد کرایا۔



ابن زُهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ  
أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ  
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالنِّسْبَةِ مِنْ  
إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ ( رَبُّ أَرَبِي كَيْفَ تُحِبِّي  
الْمَوْتَى قَالَ أَوْ لَمْ تَوْمِنُ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ  
يُصْغِفُنَّ قُلُوبِي ) وَيَرْحَمُ اللَّهُ لَوْصًا لَفَذَ كَانَ  
يَأْوِي إِلَيَّ رُكْنٌ مُبْدِي وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السَّجْنِ  
طَوْرًا لَبِثْتُ يَوْسُفَ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ \*

بن عبد الرحمن، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا کہ ہم ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ نیک کرنے کے  
حق دار ہیں جبکہ انہوں نے فرمایا، اے پروردگار مجھے دکھا تو کس  
طرح سے مردے زندہ کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے یقین  
نہیں ہے؟ بولے کیوں نہیں، مگر میں چاہتا ہوں کہ یہ میرے  
دل کو تسلی ہو جائے اور اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے،  
وہ مضبوط قلعہ کی پناہ چاہتے تھے، اور اگر میں قید میں اتنا زندہ رہتا  
جتنا کہ یوسف علیہ السلام رہے تو فوراً بلانے والے کے ساتھ  
چلا جاتا۔

(قائد) اس حدیث کے متعلق کتاب الایمان میں پہلے لکھ چکا ہوں، وہاں رجوع کر لیا جائے، خلاصہ یہ سمجھو کہ ابراہیم علیہ السلام یہ چاہتے  
تھے کہ علم الحکم کے ساتھ عین الحکم حاصل ہو جائے۔

۱۴۳۳- وَحَدَّثَنَا إِذْ شَاءَ اللَّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ  
الرُّهَافِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ \*

۱۴۳۳- عبد اللہ بن محمد، جویریہ، مالک، زہری، سعید بن  
مسیب، حضرت ابو ہریرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یونس،  
زہری کی طرح روایت مردی ہے۔

۱۴۳۴- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُهَابَةُ  
حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِرُ  
اللَّهُ لِلْوَطِ إِنَّهُ أَوْيَ إِلَيَّ رُكْنٌ مُبْدِي \*

۱۴۳۴- زہیر بن حرب، شہابہ، ورقاء، ابو الزناد، اعرج، حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام کی مغفرت  
فرمائے انہوں نے مضبوط قلعہ کی پناہ چاہی۔

۱۴۳۵- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ زُهَبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَبِي  
السَّخْنِجَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَبِيرٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ  
إِنَّا ثَلَاثُ كَذَبَاتٍ نُسَبِّحُ فِي ذَاتِ اللَّهِ قَوْلُهُ ( إِنِّي  
سَقِيمٌ ) وَقَوْلُهُ ( بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ ) هَذَا

۱۴۳۵- ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، جریر بن حازم، ابوب  
سخنیانی، محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم  
علیہ السلام نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، مگر تم مرتبہ دو جھوٹ  
تو خدا کے لئے تھے ایک تو ان کا یہ فرمانا کہ میں بیمار ہوں اور  
دوسرا ان کا یہ قول کہ ان بتوں کو بڑے بت نے توڑا جوگہ، اور  
تیسرا جھوٹ حضرت سارہ کے بارے میں، واقعہ یہ ہے کہ

وَوَاحِدَةً فِي شَأْنٍ سَارَةَ قَالَتْ فَإِنَّهُ قَدِيمُ أَرْضٍ جَبَّارٍ  
وَمَنْعُهُ سَارَةَ وَكَانَتْ أَحْسَنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهَا إِنَّ  
هَذَا الْحَبَّارَ إِنِّي يَعْلَمُ أَنَّكَ امْرَأَتِي يَغْلِبُنِي عَلَيْكَ  
فَإِنْ سَأَلْتُكَ فَأَعْبِرِيهِ أَقْبَلْتُ أُحْبِبِي فَوَافَقْتُ أُحْبِبِي  
فِي الْإِسْتِمَامِ فَإِنِّي كَمَا أَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ مُسْلِمًا  
غَيْرِي وَغَيْرِكَ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْضَهُ رَأَاهَا بَعْضُ  
أَهْلِ الْحَبَّارِ أَنَّهُ فَقَالَ لَهُ لَقَدْ قَدِيمُ أَرْضِكَ  
امْرَأَةٌ لَا يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَكُونَ إِنَّا لَنُكَفِّرُكَ عَنْكَ  
إِلَيْهَا فَأَتَتْ بِهَا فَقَامَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى  
الْحِلَّةِ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ لَمْ يَتَمَالَكْ أَنْ يَسْطَ  
بَدَهُ إِلَيْهَا فَقَبِضَتْ بَدَهُ قَبْضَةً شَدِيدَةً فَقَالَ لَهَا  
ادْعِي اللَّهَ أَنْ يُطْلِقَ يَدَيَّ وَلَا أَضْرُكَ فَفَعَلَتْ  
فَعَادَ فَقَبِضَتْ أَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَةِ الْأُولَى فَقَالَ لَهَا  
مِثْلَ ذَلِكَ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقَبِضَتْ أَشَدَّ مِنَ  
الْقَبْضَتَيْنِ الْأُولَتَيْنِ فَقَالَ ادْعِي اللَّهَ أَنْ يُطْلِقَ  
يَدَيَّ فَلَمَّا دَعَا اللَّهَ أَنْ لَا أَضْرُكَ فَفَعَلَتْ وَأُطْلِقَتْ  
يَدُهُ وَدَعَا الَّذِي جَاءَ بِهَا فَقَالَ لَهُ إِنَّكَ إِنَّمَا  
أَتَيْتَنِي بِشَيْطَانٍ وَلَمْ تَأْتِنِي بِإِنْسَانٍ فَأَخْرَجَهَا  
مِنْ أَرْضِي وَأَعْطَاهَا هَاجِرًا قَالَ فَأَقْبَلَتْ تَمْشِي  
فَلَمَّا رَأَاهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ انْصَرَفَ فَقَالَ  
لَهَا مَهْمُ قَالَتْ خَيْرًا كَفَّ اللَّهُ يَدَ الْفَاجِرِ  
وَأَخَذَ عَادِمًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَلَكَ أَمُّكُمْ يَا  
يَنِّي مَاءَ السَّمَاءِ

حضرت ابراہیم ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں پہنچے، ان کے  
ساتھ ان کی بیوی سارہ بھی تھیں، وہ بڑی خوبصورت تھیں، حضرت  
ابراہیم نے ان سے فرمایا کہ اگر بادشاہ کو یہ معلوم ہو گیا تو میری  
بیوی ہے تو وہ تجھے جھین لے گا، اگر وہ تم سے پوچھے تو کہہ دینا کہ  
میں ان کی بہن ہوں اور تم اسلام میں میری بہن ہو، کہ ساری  
دنیا میں اس وقت میرے اور تمہارے علاوہ کوئی مسلمان نہیں،  
جب اس ظالم بادشاہ کے ملک میں پہنچے تو اس کے کارندے  
حضرت سارہ کو دیکھنے کیلئے پہنچے، اور بادشاہ سے کہا تیرے ملک  
میں ایک ایسی عورت آئی ہے جو تیرے علاوہ اور کسی کے لائق  
نہیں، اس نے حضرت سارہ کو بلا بھیجا، دو گئیں اور حضرت ابراہیم  
نماز کے لئے کھڑے ہوئے، جب سارہ اس ظالم کے پاس پہنچیں  
تو اس نے بے اختیار اپنا ہاتھ ان کی طرف دراز کیا مگر اس کا ہاتھ  
جکڑ دیا گیا تو خدا سے اس نے دعا کے لئے کہا اور کہا کہ میرے  
لئے دعا کرو اللہ تعالیٰ سے کہ وہ میرا ہاتھ کھول دیں اور میں  
تمہیں نہیں تکلیف دوں گا، انہوں نے دعا کی، اس نے پھر دست  
درازی کی تو پہلی بار سے زیادہ ہاتھ جکڑ گیا، اس نے حضرت سارہ  
سے پھر دعا کے لئے کہا، حضرت سارہ نے پھر دعا کی، اس نے پھر  
دست درازی کی، پھر دونوں بار سے زیادہ ہاتھ جکڑ دیا گیا، وہ یوں  
خدا سے دعا کر رہا تھا کھل جائے، خدا میں تم کو کبھی نہیں  
ستائوں گا، حضرت سارہ نے دعا کی، اس کا ہاتھ کھل گیا، تب اس  
نے اس شخص کو بلایا جو حضرت سارہ کو لے کر آیا تھا اور بولا تو  
میرے پاس (معاذ اللہ) شیطان کو لے کر آیا ہے، انسان نہیں  
لایا، اس کو میرے ملک سے نکال دے اور ہاجرہ بھی انہیں دے  
دے، حضرت سارہ حضرت ہاجرہ کو لے کر لوٹ آئیں، حضرت  
ابراہیم نے انہیں دیکھا تو لوٹے اور پوچھا کیا کیا گزر رہا ہے، بولیں ہر  
طرح سے خیریت رہی، اللہ تعالیٰ نے اس بدکردار کا ہاتھ مجھ  
سے روک دیا اور ایک ہاتھ بھی دلوادی، حضرت ابو ہریرہؓ  
فرماتے ہیں اے اولاد "ماء السمنہ" یعنی (ہاجرہ) تمہاری ماں ہے۔



(فائدہ) عرب کو صفائی نسب کی بنا پر اولاد "بہ اسماء" (پارٹس کی اولاد) بولتے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جنوں مقام پر جموت نہیں ہوا بلکہ یہ تور یہ تھا، اور جنوں باتیں اپنی جگہ پر صحیح تھیں کیونکہ انبیاء کرام امور رسالت اور امور دنیاوی میں کذب سے بالکل معصوم ہیں، خوبہ لکھل ہو یا کثیر۔

(۲۱۷) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ مُوسَى عَلَيْهِ  
السَّلَامُ \*

بَابُ (۲۱۷) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام  
کے فضائل۔

۱۴۳۶ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ  
عَدَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ بَنُو  
إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ غُرَاءَ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى  
سَوَاةٍ بَعْضٍ وَكَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ  
وَحْدَهُ فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ  
مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ أَدْرُ قَالَ فَلَمَّحَ مِرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ  
تَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِتَوْبِهِ قَالَ فَجَمَعَ  
مُوسَى بِأَنْزَرِهِ يَقُولُ تَوْبِي حَجَرٌ تَوْبِي حَجَرٌ  
حَتَّى نَظَرْتُ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى سَوَاةٍ مُوسَى  
فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ  
بَعْدَ حَتَّى نَظَرَ إِلَيْهِ قَالَ فَأَخَذَ تَوْبَهُ فَطَفِقَ  
بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ إِنَّهُ  
بِالْحَجَرِ لَذَبٌ مِثْلُ أَوْ مِثْلُ ضَرْبِ مُوسَى  
عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْحَجَرِ \*

۱۴۳۶ - محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام، بن منبہ ان  
مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل برہنہ نہایا کرتے  
تھے، اور ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھا کرتے تھے، لیکن  
حضرت موسیٰ تنہائی میں نہاتے، بنی اسرائیل بولے، خدا کی قسم  
موسیٰ ہمارے ساتھ اس وجہ سے نہیں نہاتے کہ انہیں حق کی  
بیاری کا ہے، تو ایک مرتبہ حضرت موسیٰ نہا رہے تھے اور اپنے  
کپڑے پتھر پر رکھ دیے کہ وہ پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگا،  
حضرت موسیٰ اس کے پیچھے دوڑے اور کہتے جاتے، او پتھر  
میرے کپڑے دے، او پتھر میرے کپڑے دے، تا آنکہ بنی  
اسرائیل نے ان کی شرمگاہ کو دیکھ لیا، وہ بولے بخدا انہیں تو  
کوئی بیماری نہیں، جب لوگ انہیں دیکھ چکے تو پتھر رک گیا،  
حضرت موسیٰ نے اپنے کپڑے لئے اور پتھر کو مٹا شروع کر دیا،  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بخدا اس  
پتھر پر حضرت موسیٰ کی مار کے چھ یا سات نشان ہیں۔

(فائدہ) اس روایت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دو معجزے مذکور ہوئے، ایک پتھر کا کپڑے لے کر بھاگنا اور دوسرے اس پر مار کے  
نشان پڑ جانا، نیز معلوم ہوا کہ انبیاء کرام انہیں جسمانی سے بھی پاک اور مبرا ہوتے ہیں، انہی خوبیوں اور کمالات کو دیکھتے ہوئے محمد بن اور  
کفار ان کی بشریت کے منکر ہو گئے، جیسا کہ قرآن کریم نے بار بار اس چیز کا تذکرہ فرمایا ہے، واللہ اعلم۔

۱۴۳۷ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ  
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عَالِدُ الْحَدَّاءِ عَنْ

۱۴۳۷ - یحییٰ بن حبیب، یزید بن زریع، خالد حداد، عبد اللہ بن  
شعیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

حضرت موسیٰ بہت شرمیلے تھے کسی نے ان کو کبھی نہ دیکھا، آخر بنی اسرائیل بولے انہیں فتن کی بیماری ہے، ایک مرتبہ انہوں نے کسی پانی پر غسل کیا اور اپنے کپڑے پتھر پر رکھ دیئے، چنانچہ وہ بھاگتا ہوا چل دیا، اور حضرت موسیٰ اپنا عصا لئے اسے مارتے ہوئے اس کے پیچھے ہو لئے اور کہتے جاتے اے پتھر میرے کپڑے، اے پتھر میرے کپڑے، تا آنکہ وہ پتھر بنی اسرائیل کے ایک مجمع کے سامنے جا رکا، اور آیت نازل ہوئی (ترجمہ) ایماندارو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جنہوں نے موسیٰ کو ایذا دی، اللہ نے انہیں لوگوں کی بات سے پاک کیا، اور وہ اللہ کے نزدیک عزت والے تھے۔

۱۴۳۸- محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، ابن طاووس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ملک الموت کو موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا، جب وہ آئے موسیٰ علیہ السلام نے انہیں طمانچہ مارا اور ان کی آنکھ پھوڑ دی، وہ لوٹ کر پروردگار کے پاس گئے اور عرض کیا تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو موت کا (ابھی) خواستگار نہیں، اللہ نے ان کی آنکھ درست کر دی اور فرمایا جاؤ اس بندے سے کہہ دو کہ تم اپنا ہاتھ ایک تیل کی پیٹھ پر رکھو، اور جتنے ہال تمہارے ہاتھ کے نیچے آجائیں اتنے سال کی زندگی تمہیں اور عطا کی جائے گی، حضرت موسیٰ نے کہا اے رب اس کے بعد کیا ہوگا، حکم ہوا کہ پھر (بھی) موت ہے، عرض کیا تو پھر ابھی سنی، چنانچہ دعا کی کہ اے العالمین مجھے ایک پتھر کے پھیٹکے جانے کے بقدر ارض مقدسہ (بیت المقدس) کے قریب کر دے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں وہاں ہوتا تو میں تمہیں حضرت موسیٰ کی قبر دکھا دیتا جو راستہ کے قریب سرخ دھاری دار ریتی کے قریب ہے۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيبٍ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلًا حَيًّا قَالَ فَكَانَ لَا يُرَى مُتَحَرِّدًا قَالَ فَقَالَ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِنَّهُ آذَرُ قَالَ فَاقْتَسَلَ عِنْدَ مُوتِهِ قَوْضَعٌ ثَوْبُهُ عَلَى حَجَرٍ فَانْطَلَقَ الْحَجَرُ بِسَعْيٍ وَاتَّبَعَهُ بَعْضُهُ يَضْرِبُهُ ثَوْبِي حَجَرٌ ثَوْبِي حَجَرٌ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مَنْزِلٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَنَزَلَتْ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّاهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا) \*

۱۴۳۸- وَخَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أُخْبَرْنَا وَفَالِ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَهُ فَفَقَأَ عَيْنَهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أُرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدِ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَنِّي مَتَى تَوَرَّاهُ بَعَا غَطَّتْ يَدَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةً قَالَ أَيُّ رَبِّ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالَّذِ فَسَأَلَ اللَّهُ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمِيَةً بِحَجَرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلُوا كُنْتُ ثُمَّ نَارُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى بَحَابِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكَنْبِ الْأَخْضَرِ \*

(فائدہ) روایت سے معلوم ہوا کہ مقدس اور مبارک مقام پر مدفون ہونا بھتر ہے، اور عزرائیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے انسانی صورت کے اندر حضرت موسیٰ کے پاس بھیجا تھا، جس کی بنا پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے آدمی ہی سمجھا اور طمانچہ مار کر ان کی آنکھ پھوڑ دی،



باقی جب دوسری مرتبہ آئے تو موسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ یہ ملک الموت ہیں، تو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے راضی ہو گئے، نیز معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام عالم الغیب نہیں ہوتے بلکہ "لا یعلم الغیب الا اللہ" کذا فی التفسیر۔

۱۳۳۹۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان روایات سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ ملک الموت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا اے موسیٰ اپنے رب کے پاس چلو، حضرت موسیٰ نے ان کی آنکھ پر طمانچہ مارا (۱) اور آنکھ پھونک دی، وہ لوٹ کر اللہ کے پاس گئے اور عرض کیا اے رب تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا تھا جو ابھی مرنا نہیں چاہتا اس نے میری آنکھ پھونک دی، اللہ نے ان کی آنکھ درست کر دی اور کہا میرے بندے کے پاس پھر جاؤ اور کہو اگر تم جینا چاہتے ہو تو اپنا ہاتھ ایک تیل کی بیچ پر رکھ دو، جسے بالوں کو تمہارا ہاتھ گھیرے گا اسے برس اور زخم ہو، حضرت موسیٰ نے کہا عرض پھر کیا ہو گا، ارشاد ہوا پھر مرنا ہے، حضرت موسیٰ نے کہا تو پھر ابھی مرنا بہتر ہے، اے میرے رب مجھے مقدس زمین سے ایک پتھر کی مار کے فاصلہ پر موت عطا فرما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، خدا کی قسم اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں حضرت موسیٰ کی قبر بتا دیتا، جو راستہ کے ایک طرف لال بسی ریتی کے قریب ہے۔

۱۳۴۰۔ ابو اسحاق، محمد بن یحییٰ، عبد الرزاق، معمر سے اسی حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۴۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَسَمَ حَذَاءَ مَلِكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ أَحَبُّ رَبِّكَ قَالَ قُلْ لَمْ يَمُتْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَيْنٌ مِنْهُ الْمَوْتِ فَقَالَ قَالَ فَرَجَعَ الْمَلِكُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ إِنَّكَ أُرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَيْتَ لَا يُرِيدُ الْمَوْتِ وَقَدْ فَقَا عَيْنِي قَالَ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ غَبْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَى عَبْدِي فَقُلِ الْحَيَاةُ تُرِيدُ فَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْحَيَاةَ فَصْنَعُ بِذَلِكَ عَلَى مَتْنٍ تَوَدُّ قَمَا تَوَارَتْ بِذَلِكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَإِنَّكَ تَعِيشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوتُ قَالَ فَإِنَّ مِنْ قَرِيبٍ رَبٌّ أُمْنِي مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمِيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَوْ أَنِّي عِنْدُكَ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَيْسِ الْأَحْمَرِ \*

۱۴۴۰۔ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مُعَمَّرٌ بِمِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ \*

(۱) ملک الموت انسانی شکل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تھا چونکہ بغیر اجازت کے اندر آگیا تو ایک عام آدمی سمجھ کر اس کے طمانچہ مارا۔ انسانی شکل میں ہونے کی بناء پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نہیں پہچانا کہ یہ فرشتہ ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتے آئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہیں عام مہمان سمجھا اور کھانا پیش کر دیا۔ حضرت لوط علیہ السلام کے پاس بھی فرشتے خوبصورت نوجوانوں کی صورت میں گئے تو انہوں نے بھی نہ پہچانا۔ حضرت مریمؑ کے پاس فرشتہ آیا تو انسانی شکل میں ہونے کی وجہ سے انہوں نے نہیں پہچانا۔

۱۴۴۱- حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُنْتَنِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَزِيرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يَسْمَعُ يَهُودِيٌّ يَغْرَضُ سِلْعَةً لَهُ يُعْطِي بِهَا سِتْرًا سَكْرَةً أَوْ لَمْ يَرْضَهُ شَكَتْ عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ لَا وَالَّذِي اصْطَلَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَسَبَّحَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَلَطَمَ وَجْهَهُ قَالَ تَقُولُ وَالَّذِي اصْطَلَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَيْنِ أَظْهَرْنَا قَالَ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ لِي ذِمَّةً وَعَهْدًا وَقَالَ فَنَآنُ لَطَمَ وَجْهِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي اصْطَلَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ وَأَنْتَ يَتَيْنِ أَظْهَرْنَا قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى عَرَفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تَفْضَلُوا بَيْنَ أَنْبَاءِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَيَصْعَقُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ أَوْ فِي أَوَّلِ مَنْ بُعِثَ فَإِذَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ آجِدٌ بِالْعَرْشِ فَلَا أُدْرِي أَحْسِبُ بِصَعْقَتِهِ يَوْمَ الطُّورِ أَوْ بُعِثَ قَبْلِي وَلَا أَقُولُ إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلَ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَيْهِ السَّلَامُ \*

۱۴۴۱- زہب بن حرب، حنین بن مثنیٰ، عبد العزیز بن عبد اللہ، عبد اللہ بن الفضل، عبد الرحمن الاعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی کچھ مال فروخت کر رہا تھا اسے قیمت دی گئی تو وہ راضی نہ ہوا، یا اس نے برا جانا اور بولا قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو انسانوں میں سے منتخب فرمایا، یہ لفظ ایک انصاری نے سنا اور اس کے منہ پر ایک طمانچہ مارا، اور بولے تو کہتا ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو انسانوں پر فضیلت دی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود ہیں، وہ یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ذمی ہوں اور امان میں ہوں، مجھے فلاں نے طمانچہ مارا ہے، آپ نے اس شخص سے پوچھنا تو کہ تو نے اسے کیوں طمانچہ مارا ہے؟ وہ بولا یا رسول اللہ یہ کہہ رہا تھا قسم ہے اس ذات کی جس نے برگزیدہ کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آدمیوں پر اور آپ ہم لوگوں میں تشریف فرما ہیں، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئے، یہاں تک کہ غصہ کے آثار آپ کے چہرہ انور پر معلوم ہونے لگے، پھر ارشاد فرمایا ایک پیغمبر کو دوسرے پیغمبر پر (اس طرح) فضیلت نہ دو (کہ دوسرے کی شان کے خلاف ہو) کیونکہ قیامت کے دن جس وقت صور پھونکا جائے گا آسمانوں اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب بے ہوش ہو جائیں گے مگر جنہیں اللہ چاہے گا، پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے میں انہوں کا لیکن اٹھ کر دیکھوں گا تو موسیٰ علیہ السلام عرش الہی کا پایہ پختے ہوں گے معلوم نہیں کہ طور والے دن کی بے ہوشی انہیں بھرا دی گئی یا مجھ سے پہلے وہ اٹھ بیٹھے، اور میں بھی یہ نہیں کہتا کہ کوئی نبی حضرت یونس بن مثنیٰ سے افضل ہے۔

(فائدہ) کہ کہیں ایک کی فضیلت اس طریقہ پر بیان کرنے سے دوسرے کی شان کے خلاف الفاظ سرزد نہ ہو جائیں، معلوم ہوا کہ تمام انبیائے کرام کا ذکر خیر بڑی عزت و احترام سے کرنا چاہئے کہ کہیں کسی نبی کے حق میں بے ادبی یا گستاخی سرزد نہ ہو جائے، کیونکہ کسی بھی



بخیر کی بے ادبی کفر ہے اور اس طرح ایک بخیر کی فضیلت مقابلہ کر کے اس طرح بیان کرنا کہ جس سے دوسرے انبیاء کرام یا کسی بھی بخیر کی منقہ صحت عیاداً باللہ سرزد ہو جائے تو بجائے ثواب کے کفر ہو جائے گا جیسا کہ جہاں اور عوام الناس اس گمراہی میں مبتلا ہیں، اس قسم کی فضیلت سننا اور سنا دونوں حرام ہیں، گو ہمارے بخیر علیہ السلام تمام انبیاء کرام کے سرور اور افضل انبیا ہیں، پھر بھی آپ نے اس طریقہ پر اپنی فضیلت بیان کرنے سے سختی کے ساتھ منع کر دیا اور اس پر غصہ کا اظہار فرمایا کہ کتنی جہاں ضلالت اور گمراہی میں مبتلا ہو جائیں اور انبیاء کرام کی شان میں گستاخی نہ کر بیٹھیں۔

۱۳۴۲۔ محمد بن حاتم، یزید بن ہارون، عبد العزیز بن ابی سلمہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۴۴۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً \*

۱۳۴۳۔ زبیر بن حرب، ابو بکر بن النضر، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، عبد الرحمن الاعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی اور ایک مسلمان آپس میں باہم گالی گلوچ ہوئے، مسلمان نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برگزیدہ خلائق بنایا، یہودی بولا قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام عالم پر برتری عطا کی، مسلمان نے ہاتھ اٹھا کر یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا، یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر جو کچھ اپنا اور مسلمان کا واقعہ گزرا تھا، بیان کر دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو کیونکہ جب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا، تو موسیٰ عرش الہی کا کنارہ پکڑے ہوئے، مجھے معلوم نہیں کہ بیہوش ہونے والوں میں موسیٰ علیہ السلام بھی داخل ہوں گے اور انہیں مجھ سے پہلے افاقہ ہو جائے گا، یا ان میں سے ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ (بے ہوش ہونے سے) مستثنیٰ فرمائے گا۔

۱۴۴۳۔ حَدَّثَنِي زُبَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَرَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعَالَمِينَ وَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْعَالَمِينَ قَالَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَطَعَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَانْهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرَ الْمُسْلِمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْغَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بِاطِّشَ بِجَانِبِ الْعَرْشِ قَلَّا أَتَرَى أَكَانَ فِيمَنْ صَغِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَمْ كَانَ مَعِيَ اسْتَشَى اللَّهُ \*

۱۳۴۴۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، ابو بکر بن اسحاق، ابو الیمان، شعیب، زہری، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے

۱۴۴۴۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو

سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسْتَيْبِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ  
وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ \*

۱۴۴۵- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو  
أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرُو بْنِ  
يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ  
جَاءَ يَهُودِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ وَسَاقَ الْحَدِيثُ بِمَعْنَى حَدِيثِ  
الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَا أَذْرِي أَكَانَ مِنْ  
صَبْعٍ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ اكْتَفَى بِصَفْعَةِ الطُّورِ \*

۱۴۴۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو قُمَيْرٍ حَدَّثَنَا  
أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرُو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخْبِرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ وَفِي  
حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبِي \*

۱۴۴۷- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ غَزَاوَةَ وَشَيْبَانُ بْنُ  
فَرُوحٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ  
الْيَنْبَغِيِّ وَسُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَيْتُ  
وَفِي رِوَايَةِ هَدَّابٍ مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى لَبْلَةٍ  
أُسْرِي بِي عِنْدَ الْكُتَيْبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ  
يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ \*

ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی نے  
آپس میں گالی گلوچ کیا، اور ابراہیم بن سعد عن ابن شہاب کی  
روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۴۴۵- عمرو بن وقاد، ابو احمد الزبیری، سفیان، عمرو بن یحییٰ، بواسطہ  
اپنے والد، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک یہودی  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جسے  
طمانچہ مارا گیا تھا اور معمولی الفاظ کے تغیر و تبدل کے ساتھ  
زہری کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۴۴۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان (دوسری سند) ابن  
نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان، عمرو بن یحییٰ، بواسطہ اپنے والد  
حضرت ابو سعید خدری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے دوسرے انبیاء کرام کے ساتھ (مقابلہ  
کر کے) فضیلت نہ دو، ابن نمیر کی روایت میں سند اس طرح  
ہے عمرو بن یحییٰ حدیثی ابی۔

۱۴۴۷- ہداب بن خالد، شیبان بن فروخ، حماد بن سلمہ،  
ثابت بنانی، سلیمان بن یحییٰ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جس رات مجھے معراج ہوئی میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس  
آیا، اور ہداب کی روایت میں ہے کہ میرا موسیٰ علیہ السلام پر  
گزر ہوا، لال ریتی کے پاس دیکھا، کہ وہ اپنی قبر میں کھڑے  
ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔

(فائدہ) گو آخرت دار العمل نہیں ہے مگر شاید انبیاء کرام کو اس عالم میں بھی یہ شرف حاصل ہو کہ وہ عبادت الہی میں معروف رہیں، نیز  
معلوم ہوا کہ انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں، گواہان کی یہ حیات دنیاوی حیات کے طریقہ پر نہیں ہے، جیسا کہ میں پہلے اس مسئلہ کو  
وضاحت کے ساتھ بیان کر چکا ہوں، واللہ اعلم۔

۱۴۴۸- علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، (دوسری سند) عثمان

۱۴۴۸- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى



بن ابی شیبہ، جریر، سلیمان تمیمی، حضرت انس بن مالک، (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عید بن سلیمان، سفیان، سلیمان تمیمی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرا مویا پر گزر رہا ہو اور وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے، اور عیسیٰ کی روایت میں ہے کہ شب معراج میں میرا ان پر گزر رہا۔

۱۳۴۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عثمان، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سعد بن ابی ابراہیم، حمید بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے کسی بندے کو یہ نہ کہنا چاہئے کہ میں یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں، ابن شیبہ نے "محمد بن جعفر عن شعبہ" کہا ہے اور "حدثنا شعبہ" کا لفظ نہیں کہا ہے۔

۱۳۵۰۔ محمد بن عثمان، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، ابو العالیہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کسی بندہ کے لئے بھی یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہتر ہوں، متی حضرت یونس علیہ السلام کے والد کا نام تھا۔

باب (۲۱۸) حضرت یوسف علیہ السلام کی فضیلت کا بیان۔

۱۳۵۱۔ زہیر بن حرب، محمد بن عثمان، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، سعید بن ابی سعید، بواسطہ اپنے والد، حضرت

یعنی ابن یونس ح و حدثنا عثمان بن ابی شیبہ حدثنا جریر کناہما عن سلیمان التیمی عن انس ح و حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ حدثنا عبید بن سلیمان عن سفیان عن سلیمان التیمی سمعت انساً یقولاً قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مررت علی موسیٰ وهو یصلی فی قبره وزاد فی حدیث عیسیٰ مررت لیلة امري یی \* ۱۴۴۹۔ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ و محمد بن المثنی و محمد بن بشار قالوا حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبہ عن سعد بن ابی ابراہیم قال سمعت حمید بن عبد الرحمن یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال ینبی اللہ تبارک و تعالیٰ نا ینبی لعبد لی و قال ابن المثنی لعبدی ان یقول انا خیر من یونس بن متی علیہ السلام قال ابن ابی شیبہ محمد بن جعفر عن شعبہ \*

۱۴۵۰۔ حدثنا محمد بن المثنی و ابن بشار و المنفط لابن المثنی قالوا حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبہ عن قتادہ قال سمعت ابی العالیہ یقول حدثنی ابن عم نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم ینبی ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما ینبی لعبد ان یقول انا خیر من یونس بن متی و نسبه الی ابیہ \*

(۲۱۸) باب من فضائل یوسف علیہ السلام \*

۱۴۵۱۔ حدثنا زہیر بن حرب و محمد بن عثمان و سعید بن ابی سعید قالوا حدثنا یحییٰ

بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَعْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَتَقَاهُمْ قَالُوا نَبِيٌّ عَنْ هَذَا نَسَأَلُكَ قَالَ فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسَأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادٍ الْعَرَبِ تَسَأَلُونِي خِيَارَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَّهُوا \*

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ لوگوں میں زیادہ کریم اور بزرگ کون ہے؟ آپ نے فرمایا جو سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہو، صحابہ نے کہا ہم اس چیز سے سوال نہیں کرتے، آپ نے فرمایا تو سب سے بزرگ یوسف ہیں، اللہ کے نبی، نبی کے بیٹے، خلیل اللہ کے پوتے، صحابہ نے عرض کیا ہم اس سے نہیں پوچھتے، آپ نے فرمایا پھر تم قبائل عرب کے متعلق پوچھتے ہو تو زمانہ اسلام میں عرب کے وہ بہتر اور پسندیدہ حضرات ہیں جو زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے جبکہ دین میں سمجھ حاصل کر لیں۔

(فائدہ) حضرت یوسف علیہ السلام مکارم اخلاق کے ساتھ شرف نبوت اور شرافت نسب سے بھی ممتاز ہیں کہ خود بھی نبی ہیں اور آباء اجداد میں حضرت یعقوب، حضرت اسحاق، حضرت ابراہیم موجود ہیں جن کی بنا پر اکمال کریم ہو گیا۔

(۲۱۹) بَابُ فِي فَضَائِلِ زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ \*  
باب (۲۱۹) حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فضیلت۔

۱۴۵۲- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَابِتٌ، ابُو رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّا نَجَارًا \*

۱۴۵۲- ہدیب بن خالد، حماد بن سلمہ، ثابت، ابورافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ زکریا علیہ السلام بزرگ تھے۔

(فائدہ) فضیلت اور خوبی یہی ہے کہ انسان اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کھائے، حضرت داؤد علیہ السلام بھی محنت کر کے کھاتے تھے، اس سے حضرت زکریا علیہ السلام کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

(۲۲۰) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ \*  
باب (۲۲۰) حضرت خضر علیہ السلام (۱) کی فضیلت۔

۱۴۵۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَطَطِيُّ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَمَكِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ

۱۴۵۳- عمرو بن ناقد، اسحاق بن ابراہیم، عبید اللہ بن سعید، محمد بن ابی عمر الحکی، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار، سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے کہا کہ نوف

(۱) حضرت خضر علیہ السلام نبی تھے یا غیر نبی، اس بارے میں جمہور حضرات کی رائے یہ ہے کہ وہ نبی تھے۔ اور پھر نبی مرسل تھے یا نبی غیر مرسل، تو جمہور کے ہاں وہ نبی غیر مرسل تھے اور اسور نکوۃ کا انھیں علم دیا گیا تھا۔ اور وہ حیات ہیں یا فوت ہو چکے ہیں، اس بارے میں علماء کے دونوں قول ہیں زیورہ حضرات کی رائے یہ ہے کہ وہ زندہ ہیں۔



ابن عَبَّاسٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
 بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
 جُمَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبُكَالِيَّ  
 يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ صَاحِبُ بَنِي  
 إِسْرَائِيلَ لَيْسَ هُوَ مُوسَى صَاحِبُ الْخَطْرِ عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ سَمِعْتُ أَبِي بْنِ  
 كَعْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَامَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فُسِّلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ  
 فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ قَالَ فَغَبَّ اللَّهُ عَنْهُ إِذْ لَمْ يَرُدِّ  
 أَعْلَمُ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي  
 بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسَى  
 أَيُّ رَبِّ كَيْفَ لِي بِهِ فَقِيلَ لَهُ اسْجُلْ حَتَّى فِي  
 مَكْنٍ فَحَبِثُ تَفْقِدُ الْحَوْتَ فَهُوَ ثُمَّ فَانْطَلَقَ  
 وَانْطَلَقَ مَعَهُ قَتَاهُ وَهُوَ يُوشِعُ بْنُ نُودٍ فَحَمَلَ  
 مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى فِي مَكْنٍ وَانْطَلَقَ  
 هُوَ وَقَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتَّى آتَا الصَّخْرَةَ فَرَفَدَ  
 مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحَوْتَ  
 فِي الْمَكْنِ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمَكْنِ فَسَقَطَ فِي  
 الْبَحْرِ قَالَ وَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنْهُ جَرِيَّةَ الْغَاءِ حَتَّى  
 كَانَ بِمِثْلِ الطَّاقِ فَكَانَ لِلْحَوْتَ سَرَبًا وَكَانَ  
 لِمُوسَى وَقَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا  
 وَلَيْلَتِهِمَا وَنَسِيَ صَاحِبُ مُوسَى أَنَّ يُخْبِرَهُ  
 قَلَمًا أَصْبَحَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِقَتَاهُ ( )  
 آتَا غَدَاةً لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا ( )  
 قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَ  
 بِهِ ( ) قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوْثَقْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَابْنَى  
 نَحْنُ الْحَوْتَ وَمَا أُنْسَانِيَةَ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنَّ

یکان کہتا ہے کہ حضرت موسیٰ جو بنی اسرائیل کے مخبر تھے، وہ  
 اور ہیں اور جو موسیٰ حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ گئے تھے  
 وہ اور ہیں، وہ بولے جھوٹ کہتا ہے، اللہ کا دشمن ہے، میں نے اپنا  
 بن کعب سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ  
 السلام بنی اسرائیل میں خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو ان  
 سے پوچھا گیا کہ سب لوگوں سے زیادہ ہم کس کو ہے؟ وہ بولے  
 مجھے زیادہ علم ہے، اللہ تعالیٰ نے ان پر اس بات پر غائب فرمایا کہ  
 نبیوں نے یہ کیوں نہیں کہا کہ اللہ سب سے زیادہ جانتا ہے، اللہ  
 تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ میرے بندوں میں سے ایک  
 بندہ مجمع البحرین میں ہے جو تم سے زیادہ جانتا ہے، موسیٰ نے کہا  
 پروردگار میں اس سے کس طرح ملوں؟ ارشاد ہوا ایک زمیمل  
 میں ایک مچھلی رکھ لو جس مقام پر وہ غائب ہو جائے وہیں وہ بندہ  
 ملے گا، یہ سن کر موسیٰ اپنے ساتھی یوشع بن نون کو لے کر چلے  
 اور موسیٰ نے ایک مچھلی زمیمل میں رکھ لی، دونوں چلتے ہوئے  
 مقام صحرا تک پہنچے وہاں حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھی سو  
 گئے، مچھلی تڑپا اور زمیمل سے نکل کر دریا میں جا پڑی اور اللہ نے  
 پانی کا بہنا اس پر سے روک دیا، یہاں تک کہ پانی کھڑا ہو گیا اور  
 مچھلی کے لئے خشک راستہ بن گیا، حضرت موسیٰ اور ان کے  
 ساتھی متعجب ہوئے، پھر دونوں دن بھر اور ساری رات چلے اور  
 حضرت موسیٰ کے ساتھی انہیں یہ واقعہ بتاتا بھول گئے، جب صبح  
 ہوئی حضرت موسیٰ اپنے ساتھی سے بولے ہمارا ناشتہ لاؤ اس سفر  
 سے ہم تھک گئے، اور تھکے اسی وقت سے جبکہ اس جگہ سے  
 آگے بڑھ گئے جہاں جانے کا حکم تھا، وہ بولے کہ آپ کو معلوم  
 نہیں کہ جب ہم مقام صحرا پر پہنچے تو مچھلی بھول گئے، اور شیطان  
 ہی نے اس کا ذکر کرنے سے بھلا دیا اور تعجب ہے کہ اس مچھلی  
 نے دریا میں راہ لی، حضرت موسیٰ نے فرمایا ہم تو اسی مقام کو  
 تلاش کر رہے تھے، پھر دونوں اپنے قدموں کے نشانیوں پر

أَذْكُرُهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا ) قَالَ  
 مُوسَى ( ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا  
 قَصَصًا ) قَالَ بِفُصْطَانٍ آثَارَهُمَا حَتَّى أَتَيَا  
 الصَّخْرَةَ فَرَأَى رَجُلًا مُسْحًى عَلَيْهِ يَتَوَكَّبُ فَنَسَلِمَ  
 عَلَيْهِ مُوسَى فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ أَنَّى بِأَرْضِكَ  
 السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى نَبِيَّ إِسْرَائِيلَ  
 قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ  
 عِنْمَكَ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ وَأَنَا عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ  
 اللَّهِ عَلَمِيهِ لَا نَعْنَمُهُ قَالَ لَهُ مُوسَى عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ ( هَلْ أَتَيْتُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا  
 عُمِّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا  
 وَكَيْفَ نَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خَيْرًا قَالَ  
 سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ  
 أَمْرًا ) قَالَ لَهُ الْخَضِرُ ( فَإِنْ أَتَيْتَنِي فَلَا  
 تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا  
 ) قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوسَى يَمْشِيَانِ  
 عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ  
 فَكَلَّمَاهُمَا أَنْ يَحْمِلَوْهُمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ  
 فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمِدَ الْخَضِرُ إِلَى نُوحٍ  
 مِنَ الْوُحِ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمُ  
 حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمِدْتَ إِلَيْنَا سَفِينَتِهِمْ  
 فَخَرَقْتَهَا ( لَتَغْرُقَ أَهْلُهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا  
 قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ  
 لَا تَزِدْ عَلَيَّ زَعَمًا نَسِيتُ وَلَا تَرْهَقَنِي مِنْ أَمْرِي  
 عُمْرًا ) ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ قَبِيضًا هُمَا  
 يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ  
 الْغُلَمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَهُ يَبْدِهِ  
 فَقَتَلَهُ فَقَالَ مُوسَى ( أَقْبَلْتَ نَفْسًا زَاكِيَةً بِغَيْرِ

لوئے تا آنکہ صخرہ پر پہنچے، وہاں ایک شخص کو کپڑا اوڑھے ہوئے  
 دیکھا، حضرت موسیٰ نے انہیں سلام کیا، خضر علیہ السلام بولے  
 ہمارے ملک میں سلام کہاں ہے؟ حضرت موسیٰ بولے میں  
 موسیٰ ہوں، خضر بولے بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ حضرت موسیٰ  
 نے کہا جی ہاں، حضرت خضر بولے تمہیں خدا نے وہ علم ہے جو  
 میں نہیں جانتا اور مجھے وہ علم دیا ہے جو تم نہیں جانتے، حضرت  
 موسیٰ بولے، میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں تاکہ تم مجھے وہ  
 علم سکھاؤ، جو اللہ نے تمہیں دیا ہے، حضرت خضر بولے تم  
 میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکو گے اور تمہیں اس بات پر  
 کیونکر صبر ہو سکے گا جسے تم نہیں جانتے، حضرت موسیٰ بولے  
 انشاء اللہ تم مجھے صابر بنی پاؤ گے اور میں کسی بات میں تمہاری  
 نافرمانی نہ کروں گا، خضر بولے اچھا اگر میرے ساتھ رہنا چاہتے  
 ہو تو مجھ سے کوئی بات نہ پوچھنا، تا آنکہ میں خود ہی تمہیں بیان نہ  
 کروں، موسیٰ بولے بہت اچھا، چنانچہ دونوں سمندر کے  
 کنارے چل دیے، ایک کشتی سامنے سے آئی، دونوں نے کشتی  
 والوں سے کہا ہمیں سوار کرلو، انہوں نے خضر کو پہچان لیا اور  
 دونوں کو بغیر کرایہ کے سوار کر لیا، خضر نے اس کشتی کے تختوں  
 میں سے ایک تختہ اٹھا ڈالا، موسیٰ بولے کہ ان لوگوں نے ہمیں  
 بغیر کرایہ کے سوار کیا اور تم نے ان کی کشتی کو توڑ ڈالا کہ کشتی  
 والوں کو ڈوب دے یہ تم نے بہت ہی عجیب کام کیا، خضر بولے میں  
 نے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے، موسیٰ نے  
 کہا مجھے بھول چوک پر مت پکڑو، اور میرے معاملہ میں مجھ پر  
 ننگ نہ کرو، پھر دونوں کشتی سے باہر نکلے، اور سمندر کے کنارے  
 کنارے چل دیے، اتنے میں ایک لڑکا ملا جو لڑکوں کے ساتھ  
 کھیل رہا تھا، خضر نے اپنے ہاتھ سے اس کا سر پکڑ کر علیحدہ کر دیا  
 اور اسے مار ڈالا، موسیٰ نے کہا تم نے ایک بے گناہ کو ناحق مار ڈالا،  
 یہ تو بہت برا کام کیا، خضر بولے میں نے نہیں کہا تھا کہ تم میرے  
 ساتھ صبر نہ کر سکو گے، اور یہ کام پہلے کام سے بھی زیادہ سخت



نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَانَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ) قَالَ وَهَذِهِ أَشَدُّ مِنْ الدَّوْلَى ( قَانَ إِذْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ يَغْذُّهَا فَلَا تُصَاحِبُنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلُهَا فَأَبَوْا أَنْ يُصَيِّمُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ دَأْقَامَهُ ) يَقُولُ مَا بَلَّ قَالَ الْحَضِيرُ يَنْدِي هَكَذَا فَاقَامَهُ قَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُصَيِّفُونَا وَلَمْ يُطْعِمُونَا ( لَوْ شِئْتَ لَتَجِدَنَّ عِنْدَهُ آخَرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ مَا أَبْشَلُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِيعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَحِّمُ اللَّهُ مُوسَى لَوْ دِدْتُ أَنَّهُ كَانَ صَبْرًا حَتَّى يُقْصَ عَيْنَانَا مِنْ اخْتِيَارِهِمَا قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ الدَّوْلَى مِنْ مُوسَى لِحَبَاتِنَا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُورٌ حَتَّى وَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لَهُ الْحَضِيرُ مَا نَقَصَ عَلَيَّ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِنَّمَا مِثْلُ مَا نَقَصَ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنَ الْبَحْرِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ وَكَانَ يَقْرَأُ وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَضَبًا وَكَانَ يَقْرَأُ وَأَمَّا الْعَلَامُ فَكَانَ كَافِرًا \*

۱۴۵۴ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ السَّيِّحِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ قِيلَ لِبْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى الَّذِي ذَهَبَ يَنْتَبِسُ الْعِلْمَ لَيْسَ بِمُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ أَسَمِعْتُهُ بِأَسْعَدِ

تھا، موسیٰ نے کہا اب اس کے بعد اگر میں کسی چیز پر اعتراض کروں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا، بے شک تمہارا عذر بجا ہے، پھر دونوں چلے گئے کہ ایک گاؤں (۱) میں پہنچے تو ان سے کھانا مانگا، انہوں نے انکار کر دیا، پھر ایک دیوار ملی جو گرنے کے قریب تھی اور جھک چکی تھی، حضرت نے اسے اپنے ہاتھ سے سیدھا کر دیا، حضرت موسیٰ بولے کہ ان گاؤں والوں سے ہم نے کھانا مانگا انہوں نے انکار کیا، اور کھانا نہیں کھلایا، اگر تم چاہتے تو اس پر ان سے مزدوری لے لیتے، حضرت حضرت بولے بس اب میرے اور تمہارے درمیان جدائی ہے، اب میں تمہیں ان امور کی تاویل اور راز بیان کئے دیتا ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے، مجھے آرزو ہے کہ وہ صبر کرتے اور کئی باتیں دیکھتے اور ہمیں سناتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی بات حضرت موسیٰ نے بھولے سے کہی تھی، پھر ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھی اور اس نے سمندر میں اپنی چونچ ڈالی، حضرت حضرت نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ میں نے اور تم نے خدا کے علم سے اتنا ہی علم حاصل کیا ہے، جتنا اس چڑیا نے سمندر سے پانی کم کیا ہے، سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ اس آیت کی اس طرح تلاوت کرتے تھے کہ ان کشتی والوں کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر ایک ثابت کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا، اور وہ ٹرکا کا فر تھا۔

۱۴۵۴۔ محمد بن عبد اللہ علی مقیس، معتمر بن سلیمان، بواسطہ اپنے والد، رقبہ، ابو اسحاق، سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ نواف بن یحییٰ کہتا ہے کہ جو موسیٰ حضرت کے پاس علم کی تلاش میں گئے تھے، وہ بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں تھے، ابن عباسؓ بولے اے سعید تم نے اسے یہ کہتے سنا ہے، میں نے کہا جی ہاں، وہ بولے جھوٹ کہتا ہے، ہم سے ابی بن کعب رضی اللہ

(۱) اس یحییٰ سے کوئی بہتی مراد ہے، مختلف اقوال ہیں، الیہ، آخکیہ، آور، بالی جان، بوقہ، ناصرہ، جزیرہ اندلس۔

قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَذَبَ نَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبِي يُرْكَعُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ يَنْشَأُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْمِهِ يُذَكِّرُهُمْ بِآيَاتِ اللَّهِ وَآيَاتِ النَّبِيِّ نَعْمَاؤُهُ وَبَلَاؤُهُ إِذْ قَالَ مَا أَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا خَيْرًا وَأَعْلَمُ مِنِّي قَالَ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ إِنِّي أَعْلَمُ بِالْخَيْرِ مِنْهُ أَوْ عِنْدَ مَنْ هُوَ إِنَّ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ فَاذْكُرْنِي عَلَيْهِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ تَزَوَّدْ حُوتًا مَالِحًا فَإِنَّهُ حَبِثُ تَفْقِدُ الْحُوتَ قَالَ فَاَنْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ حَتَّى اتَّهَبَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَعَمِيَ عَلَيْهِ فَاَنْطَلَقَ وَتَرَكَ فَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمَاءِ فَجَعَلَ لَا يَلْتَمِسُ عَلَيْهِ صَارَ مِثْلَ الْكُوَّةِ قَالَ فَقَالَ فَتَاهُ أَلَا الْحَقُّ نَبِيُّ اللَّهِ فَأُخْبِرُهُ قَالَ فَتَنَسَّى فَنَمَّا تَحَاوَرَا ( قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا عِدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا ) قَالَ وَلَمْ يُصِبْهُمْ نَصَبٌ حَتَّى تَحَاوَرَا قَالَ فَتَذَكَّرَ ( قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنَسَانِي إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا ) قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا ( فَآرَاهُ مَكَانَ الْحُوتِ قَالَ هَا هُنَا وَصَفَ لِي قَالَ فَذَهَبَ يَلْتَمِسُ فَإِذَا هُوَ بِالْخَضِيرِ مَسْحِي ثَوْبًا مُسْتَنْفِيًا عَلَى الْقَفَا أَوْ قَالَ عَلَى خَلَاوَةِ الْقَفَا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ قَالَ وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ وَمَنْ مُوسَى قَالَ مُوسَى نَبِيُّ إِسْرَائِيلَ قَالَ مَحْيٍ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ لِي ( فَعَلَّمَنِي بِمَا عَلَّمْتُ رُشْدًا ) قَالَ

تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے آنحضرت سے سنا فرما رہے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کی آزمائشوں کے متعلق نصیحت فرما رہے تھے، انہوں نے یہ کہا میں نہیں جانتا کہ سہاری دنیا میں کسی کو جو مجھ سے بہتر ہو، یا مجھ سے زیادہ جانتا ہو، اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی نازل فرمائی کہ میں جانتا ہوں، اس شخص کو جو تم سے بہتر ہے اور تم سے زائد (دوسرا) علم رکھتا ہے، وہ ایک شخص ہے زمین پر، حضرت موسیٰ نے عرض کیا اے پروردگار مجھے اس سے ملا دے، حکم ہوا کہ اچھا ایک پھلی کو تمک لگا کر اپنے گوشہ میں رکھو جہاں وہ پھلی گم ہو جائے، اسی مقام پر وہ آدمی ملے گا، یہ من کر موسیٰ اور ان کے ساتھی چلے، حتیٰ کہ صحرہ پر پہنچے، وہاں کوئی نہیں ملا، حضرت موسیٰ آگے چل دیے اور اپنے ساتھی کو چھوڑ گئے، نیک ایک پھلی تری اور پانی نے ملا اور جانا چھوڑ دیا، بلکہ ایک طاق کی طرح پھلی پر بن گیا، موسیٰ کے ساتھی نے کہا کہ میں نبی اللہ سے ہوں اور صورتحال بیان کروں، پھر وہ ان سے یہ واقعہ بیان کرتا بھول گئے، جب آگے بڑھے تو موسیٰ نے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ، اس سفر سے تو ہم تھک گئے ہیں اور موسیٰ کو تھکن اس مقام سے آگے بڑھنے کے بعد ہوئی، ان کے ساتھی نے یاد کیا اور کہا تم کو معلوم نہیں کہ جب ہم صحرہ پر پہنچے تو میں پھلی بھول گیا، اور شیطان کے سوا یہ چیز کسی نے نہیں بھلائی، تعجب ہے کہ اس نے سمندر میں اپنی راہ لی، موسیٰ نے کہا اسی چیز کا تو ہمیں تلاش تھی، پھر اپنے قدموں کے نشانوں پر لوٹے، ان کے ساتھی نے کہا جہاں وہ پھلی نکل بھاگی تھی وہ جگہ بتاؤ، اس مقام پر موسیٰ تلاش کرنے لگے، ناگاہ انہوں نے خضر کو دیکھا کہ ایک کپڑا اوڑھے پت لپٹے ہیں یا سیدھے، موسیٰ نے کہا السلام علیکم، انہوں نے اپنے چہرے سے کپڑا اٹھایا اور کہا وعلیکم السلام تم کون ہو؟ موسیٰ بولے میں موسیٰ ہوں، کون موسیٰ؟ موسیٰ نے کہا نبی اسرائیل کے موسیٰ، وہ بولے کیسے آئے ہو؟ موسیٰ بولے



إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ  
 عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خَبْرًا ) شَيْءٌ أَمَرْتُ بِهِ أَنْ  
 أَفْعَلَهُ إِذَا رَأَيْتَهُ لَمْ تَصْبِرْ ( قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ  
 شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا قَالَ فَإِنْ  
 أَتَيْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ  
 لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا رَكِبَا فِي  
 السَّيْفِينِ خَرَقَهُمَا ) قَالَ اتَّخَذِي عَلَيْهِمَا قَالِ لَهُ  
 مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ( أَخْرَقْتَهُمَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهُمَا  
 لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ  
 تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تَوَاخِذْنِي بِمَا  
 نَسِيتُ وَلَا تَرْجُفْنِي مِنْ أَمْرٍ عَسْرًا فَانْطَلَقَا  
 حَتَّى إِذَا لَقِيَا ) عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ فَانْطَلِقْ إِلَى  
 أَحِبِّهِمْ بِإِذْنِ الرَّبِّ فَقَطَعَهُ فَذَبَرِ عِنْدَهَا مُوسَى  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ ذُعْرَةً مُنْكَرَةً ( قَالَ أَقْبَلْتُ نَفْسًا  
 زَاكِيَةً بَغِيرَ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نَكْرًا ) فَقَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ هَذَا  
 الْمَكَانِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْنَا وَعَلَى مُوسَى لَوْ أَنَّ  
 عَصَى لَرَأَى الْعَصَبَ وَلَكِنَّهُ أَعْدَتُهُ مِنْ صَاحِبِهِ  
 دُعَامَةً ( قَالَ إِنْ سَأَلْتِكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا  
 تُصَاحِبْنِي فَذُ بَغْتَةً مِنْ لَدُنِّي عُدْرًا ) وَلَوْ  
 صَبَرَ لَرَأَى الْعَصَبَ قَالَ وَكَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا  
 مِنَ الْأَنْبِيَاءِ بَدَأَ بِنَفْسِهِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْنَا وَعَلَى  
 أَحِبِّ كَذَا رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْنَا ) فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا  
 أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ ) إِنَّمَا فَطَفَا فِي الْمَجَالِسِ فَ  
 ( اسْتَلْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبْرَأَ أَنْ يُضَيِّقُوهُمَا فَوَجَدَا  
 فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَ فَأَقَامَهُ قَالَ لَوْ  
 شِئْتَ لَتَأَخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي  
 وَبَيْنَكَ ) وَأَحَدُ بَنَوِيهِ قَالَ ( سَأُنْشِئُ بَنَاءً مِثْلَ مَا

اس لئے آیا ہوں کہ تم اپنے علم میں سے کچھ مجھے بھی سکھا دو وہ  
 بولے تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے اور جن امور کا تمہیں  
 علم نہیں ان پر کیوں کر صبر کر سکتے ہو، ہذا اگر تم صبر نہ کر سکا  
 تو بتاؤ میں اس وقت کیا کروں، موسیٰ بولے انشاء اللہ تم مجھے  
 صابر پاؤ گے اور میں تمہاری نافرمانی نہیں کروں گا، خضر بولے  
 اچھا اگر تم میرے ساتھ ہوتے ہو تو کوئی بات نہیں مجھ سے نہ  
 پوچھنا، حتیٰ میں خود اسے تم سے بیان نہ کروں، پھر دونوں چلے  
 حتیٰ کہ ایک کشتی میں سوار ہوئے، خضر نے اس کشتی کا تختہ توڑ  
 ڈالا، موسیٰ بولے تم نے کشتی کا تختہ توڑ ڈالا کہ کشتی والے ڈوب  
 جائیں، تم نے یہ عجیب کام کیا، خضر بولے میں نہ کہتا تھا کہ تم  
 میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے، موسیٰ بولے میری بھول پر  
 مواخذہ نہ کرو اور مجھ پر دشواری نہ کرو، پھر دونوں چلے، ایک  
 مقام پر بچے کھیل رہے تھے، حضرت خضر نے بے سوچے خوراً  
 ایک بچے کے پاس جا کر اسے قتل کر دیا، یہ دیکھ کر موسیٰ گھبرائے  
 اور کہنے لگے کہ تم نے ایک بے گناہ کا ناحق خون کر دیا، یہ کام تم  
 نے بہت برا کیا کیا، حضور نے اس مقام پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی  
 ہم پر اور موسیٰ پر رحمتیں نازل ہوں، اگر وہ جلدی نہ کرتے تو  
 بہت عجیب باتیں دیکھتے مگر انہیں خضر سے شرم آتی اور بولے  
 اگر اب کوئی بات تم سے پوچھوں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا ہے  
 شک تمہارا عذر معقول ہے اور اگر موسیٰ صبر کرتے تو عجیب  
 باتیں دیکھتے اور حضور انبیاء میں سے جب کسی نبی کا ذکر فرماتے تو  
 کہتے اللہ کی رحمت ہو ہم پر اور ہمارے فلاں بھائی پر اللہ کی  
 رحمتیں ہوں ہم پر، پھر دونوں چلے حتیٰ کہ ایک گاؤں میں پہنچے  
 وہاں کے آدمی بہت بخیل تھے اور یہ دونوں سب مجلسوں میں  
 گھومے اور کھانا لیا مگر کسی نے ضیافت نہیں کی، پھر انہیں وہاں  
 ایک دیوار ملی جو نوٹنے کے قریب تھی، خضر نے اسے سیدھا کر  
 دیا، موسیٰ بولے اگر تم چاہتے تو اس پر حروری لے لیتے، خضر  
 بولے بس میرے اور تمہارے درمیان جدولی ہے اور موسیٰ کا

لَمْ تَسْتَطِيعْ عَلَيْهِ صَبْرًا أَمَّا السَّغِينَةُ فَكَانَتْ  
لِمَسَاكِينٍ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ  
فَإِذَا جَاءَ الَّذِي يُسَحِّرُهَا وَجَدَهَا مُنْحَرَقَةً  
فَتَحَاوَزَهَا فَأَصْنَحُوهَا بِحَشْبَةِ ( وَأَمَّا الْغَنَامُ )  
فَطَبِيعُ يَوْمٍ طَبِيعُ كَافِرٍ وَكَانَ أَبَوَاهُ قَدْ عَطَفَا  
عَلَيْهِ فَلَوْ أَنَّهُ أَذْرَكَ أَرْهَقَهُمَا طَغْيَانًا وَكُفْرًا )  
فَارْزَدْنَا أَنْ يَدْلُهُمَا رَبُّهُمَا حَيْرًا مِنْهُ زَكَاةٌ  
وَأَقْرَبَ رَحْمًا وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغَنَامَيْنِ  
يُتِمِّي فِي الْعَدْبَةِ وَكَانَ نَحْنُ ) إِلَى آخِرِ  
الْآيَةِ \*

۱۴۵۵- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ يُونُسَ  
عَنْ عَبْدِ بْنِ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى  
كَثَافَةً عَنْ إِسْرَئِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بِإِسْنَادٍ  
الَّتِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ نَحْوَ حَدِيثِهِ \*

۱۴۵۶- وَحَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ الْفَيْدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرُو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ  
بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ ( لَنَجْذِلَنَّ عَلَيْهِ أَجْرًا ) \*

۱۴۵۷- حَدَّثَنِي خُرَّمَةُ بْنُ يَعْقَبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحَرُ بْنُ قَيْسٍ  
بْنِ جَبْرِ الْفَزَارِيِّ فِي صَاحِبِ مُوسَى عَلَيْهِ  
السَّلَامُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْخَضِرُ فَمَرَّ بِهِمَا  
أَبِي بَكْرٍ كَعْبُ الْأَنْصَارِيِّ فَذَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ  
يَا أَبَا الطُّفَيْلِ هَلُمَّ إِلَيْنَا فَإِنِّي قَدْ تَمَارَيْتُ أَنَا  
وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ

کیڑا پکڑ کر کہا کہ اب میں تمہیں ان امور کا راز بتا دیتا ہوں جس پر  
تم صبر نہ کر سکتے، کشتی تو مسکینوں کی تھی جو سمندر میں مزدوری  
کرتے تھے اور ان کے آگے بادشاہ تھا جو جبراً کشتیوں کو چھین لیتا  
تھا، تو میں نے چاہا کہ اس کشتی کو عیب دار کر دوں جب پکڑنے  
والا آیا تو اسے عیب دار سمجھ کر چھوڑ دیا، وہ کشتی آگے بڑھ گئی اور  
کشتی والوں نے ایک لکڑی لگا کر اسے درست کر لیا اور وہ بچہ  
فطرتاً ہی کافر تھا، اس کے والدین اس سے بہت محبت کرتے تھے  
اگر وہ بڑا ہوتا تو والدین کو بھی سرکشی میں پھنسا دیتا، ہم نے چاہا کہ  
اللہ انہیں اس کے بدلے دوسرے کا عطا فرمادے جو اس سے بہتر  
ہو، اور دیوار تو شہر میں دو قیموں کی تھی، الی آخر الآیہ۔

۱۳۵۵- عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، محمد بن یوسف،  
(دوسری سند) عبد بن حمید، عبد اللہ بن موسیٰ، اسرئیل، ابو  
اسحاق سے اسناد صحیح کے ساتھ ابو اسحاق سے اسی طرح حدیث  
مردی ہے۔

۱۳۵۶- عمرو بن قنبر، سفیان بن عیینہ، عمرو بن سعید بن جبیر، حضرت  
ابن عباس، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی یہ  
آیت تلاوت فرمائی ”لَنَجْذِلَنَّ عَلَيْهِ أَجْرًا“

۱۳۵۷- حرط بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبد اللہ  
بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابن عباس اور ح بن  
قیس فزاری نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے کہ  
بارے میں مناقشہ کیا، حضرت ابن عباس بولے وہ حضور علیہ  
السلام تھے پھر وہاں سے ابی بن کعب کا گزر ہوا ابن عباس نے  
انہیں بلایا اور کہا ابو الطفیل ادھر آؤ میں اور یہ میرے ساتھ  
موسیٰ علیہ السلام کے اس ساتھی کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں  
جن سے انہوں نے ملنا چاہا تھا تو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے اس بارے میں سنا ہے؟ ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ



السَّبِيلَ إِلَىٰ لِقَائِهِ فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ فَقَالَ أَبِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَنْسَا مُوسَى فِي مَلَأَ مِنْ نَبِيِّ إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ هَذَا تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوسَى لَا فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَىٰ مُوسَى بَلْ عَقَدْنَا الْمُحْضِرُ قَالَ فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَىٰ لِقَائِهِ فَجَعَلَ اللَّهُ لَهُ الْخُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا اقْتَضَتْ الْخُوتُ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَسَارَ مُوسَى مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسِيرَ ثُمَّ قَالَ لِقَاتَاهُ (أَيَا عِدَاءَنَا) فَقَالَ فَتَى مُوسَى جِبْنَ سَأَلَهُ الْعِدَاءُ (أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْخُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ) فَقَالَ مُوسَى لِقَاتَاهُ (ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَىٰ آثَارِهِمَا قَصَصًا) فَوَجَدَا حَضِيرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ إِلَّا أَنْ يُوسَى قَالَ فَكَانَ يَتَّبِعُ آثَرَ الْخُوتِ فِي الْبَحْرِ \*

عند نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے کہ ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں بیٹھے تھے اتنے میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ تم کسی شخص کو اپنے سے زیادہ عالم بھی جانتے ہو، حضرت موسیٰ نے کہا نہیں، جب اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ ہمارا بندہ خضر تم سے زیادہ عالم ہے، حضرت موسیٰ نے ان سے ملنا چاہا، تب اللہ نے ایک مچھلی کو اس کی علامت بنا دیا کہ جب تم مچھلی کو نہ پاؤ تو فوراً لوٹ جاؤ تو اس بندے سے مل لو گے، تو حضرت موسیٰ جہاں تک منکور الہی تھا، چلے اس کے بعد اپنے ساتھی سے فرمایا، ہمارا ناشتہ لاؤ، وہ بوسے آپ کو معلوم نہیں کہ جب ہم صحرا پر پہنچے تو مچھلی بھول گئے اور شیطان نے ہی اس کا ذکر کرنا بھلا دیا، حضرت موسیٰ نے اپنے ساتھی سے کہا، اسی کی تو ہمیں تلاش تھی، پھر دونوں اپنے قدموں پر نونے اور حضرت خضر سے ملے، پھر جو واقعات گزرے وہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کر دیئے ہیں، مگر یونس نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کئے ہیں کہ وہ مچھلی کے نشان پر جو سمندر میں تھے، چلے۔

(فائدہ) جمہور علماء کرام کا مسلک یہ ہے کہ خضر علیہ السلام ابھی تک زندہ ہیں، صوفیہ اور اہل صلاح و معرفت کا اس پر اتفاق ہے اور قول صحیح یہ ہے کہ وہ آدمی ہیں، اور ثعلبی فرماتے ہیں کہ وہ اخیر زمت میں جس وقت قرآن کریم مرتفع ہو جائے گا، انتقال فرمائیں گے اور وہ حضرت ابراہیم کے زمانہ میں بھی تھے، ان کی کنیت ابو العباس ہے اور نام بلیمان مکان ہے اور لقب خضر ہے کیونکہ وہ پھیل زمین پر بیٹھے تو ان کے بیٹھنے کی وجہ سے وہ زمین سرسبز ہو گئی۔ شیخ ابن الصلاح بیان کرتے ہیں کہ ان کی حیات اور مجالس خیر میں حضوری کے واقعات شہد سے زیادہ ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقام بہت بلند تھا اس امر کو انہوں نے ملحوظ رکھتے ہوئے بغیر وحی کے کہہ دیا کہ میں سب سے بڑا عالم ہوں، اس پر بھی اللہ تعالیٰ نے متنبہ فرمایا کہ ایسا نہ کہنا چاہئے بلکہ عم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے منسوب کرنا چاہئے کیونکہ حسنات کار بار جنات المعرین، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو علوم شریعت حاصل تھے اور خضر علیہ السلام کو علم کشف کو نبات، اور کشف کو نبات علوم شریعت اور کشف الہیات سے کبھی افضل نہیں ہو سکتا، اسی کو سیر فی اللہ کہتے ہیں اور اس کی انتہائی نہیں اور اگر خضر علیہ السلام زیادہ عالم ہوتے تو موسیٰ علیہ السلام تحصیل علم کے لئے ان کے پاس ٹھہرتے، جلدی کر کے تشریف نہ لاتے اور پھر خضر علیہ السلام کے تو نبی ہونے میں بھی اختلاف ہے (نودی جلد ۲، کمال اکمال و العلم و شرح جلد ۶ صفحہ ۷۰۷ ابو نعین جلد ۱)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کِتَابُ الْفَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

باب (۲۲۱) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل۔

۱۳۵۸۔ زہیر بن حرب، عبد بن حمید، عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، عثمان بن مالک، ہمام، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر صدیق نے بیان کیا کہ میں نے مشرکین کے قدم اپنے سروں پر دیکھے اور ہم غار میں تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کوئی اپنے قدموں کی طرف دیکھے تو ہمیں دیکھ لے گا، آپ نے فرمایا اے ابو بکر تم ان دونوں کو کیا سمجھتے ہو، جن کے ساتھ تیسرا خدا ہے۔

باب (۲۲۱) مِنْ فَضَائِلِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ \*

۱۴۵۸۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا وَفَقَالَ أَنَا خَرَّانُ حَدَّثَنَا حَبَابُ بْنُ حَبَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصَّدِّيقَ حَدَّثَهُ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ عَمَى رُءُوسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمَيْهِ أَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ضَلَّكَ بِأَنْتَ يَا أَبَا بَكْرٍ نَأْتِيَهُمَا \*

(تاکد) روایت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا توکل عظیم اور حضرت ابو بکرؓ کی فضیلت اور منقبت عظیم ثابت ہوتی ہے، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۳۵۹۔ عبد اللہ بن جعفر بن یحییٰ بن خالد، معن، مالک، ابوالانصر، عبید بن حنین، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ ہے جسے اللہ نے اختیار دیا ہے چاہے دنیاوی نعمتیں لے لے یا اللہ تعالیٰ کے پاس رہنے کو پسند کرے، چنانچہ اس نے اللہ تعالیٰ کے پاس رہنے کو پسند کر لیا، یہ سن کر ابو بکرؓ روئے اور خوب روئے اور عرض کیا ہمارے باپ دلاء ہماری ماںیں آپ پر قربان ہوں، پھر معلوم ہوا کہ اس بندہ سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے، اور ابو بکرؓ ہم سب سے زیادہ ان امور کو جاننے والے تھے، اور

۱۴۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَسَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَقَالَ عَبْدُ عَزِزَةَ اللَّهِ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ زَهْرَةَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَبَكَى فَقَالَ قَدْ بَكَى بَابَانَا وَأَمْهَاتِنَا قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا بِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمَنَ النَّاسِ عَلَيَّ



فِي مَالِهِ وَصُحْبَتِهِ أَبُو بَكْرٍ وَتَوَكَّلْتُ مُنْجِذَا  
عَلِيًّا لَأَتَّخِذْتُ أَبَا بَكْرٍ عَلِيًّا وَلَكِنْ أَعُوذُ  
بِالْإِسْلَامِ لَا تُفْنِيَنَّ فِي الْمُنْجِدِ خَوْفَةَ بِنَا  
نَعُوذُ أَبِي بَكْرٍ \*

حضور نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ مجھ پر احسان مائل اور  
صحبت میں ابو بکر کا ہے، اگر میں (خدا کے علاوہ) کسی کو خلیفہ  
بناتا تو ابو بکر کو بناتا، لیکن اسلام کی اخوت باقی ہے، مسجد میں کسی  
کی کفر کی باقی نہ رکھی جائے سب کو بند کر دیا جائے، ہاں ابو بکر  
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کفر کی کو باقی رکھا جائے۔

(فائدہ) حدیث کے آخری جملہ سے یہ اشارہ فرمایا ہے کہ میرے بعد خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق ہوں گے، واللہ اعلم۔

۱۳۶۰۔ سعید بن منصور، فتح بن سلیمان، سالم، ابوالنضر، سعید  
بن حسین، بسر بن سعید، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ  
عنه بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک  
دن لوگوں کو خطبہ دیا اور مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی  
ہے۔

۱۴۶۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ  
بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ  
سُنَيْبٍ وَبَسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ  
قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
النَّاسَ يَوْمًا بِعَثَلٍ حَدِيثِ مَالِكٍ \*

۱۳۶۱۔ محمد بن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، اسماعیل بن زہراء  
عبداللہ بن ابی البندیل، ابوالاحوص، حضرت عبداللہ بن مسعود  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں (اللہ تعالیٰ کے  
علاوہ) کسی کو اپنا خلیفہ بناتا تو ابو بکر صدیق کو خلیفہ بناتا، لیکن وہ  
میرے بھائی اور میرے صاحب ہیں اور تمہارے صاحب کو تو  
اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنالیا ہے۔

۱۴۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ  
زُهْرَاءَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ ابْنَ أَبِي الْهَدَّادِ  
يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ  
بْنَ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُنْجِذَا عَلِيًّا لَأَتَّخِذْتُ أَبَا  
بَكْرٍ خَلِيًّا وَلَكِنَّهُ أَحَبُّي وَصَاحِبِي وَقَدْ اتَّخَذَ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ صَاحِبَكُمْ عَلِيًّا \*

۱۳۶۲۔ محمد بن قس، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابوالاسحاق،  
ابوالاحوص، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب  
صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ  
نے ارشاد فرمایا، اگر کسی کو اپنی امت میں سے (خدا کے علاوہ)  
خلیفہ بنانا تو ابو بکر صدیق کو خلیفہ بناتا۔

۱۴۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ  
وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ  
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ  
قَالَ لَوْ كُنْتُ مُنْجِذَا مِنْ أُمَّتِي بِأَحَدٍ خَلِيًّا  
لَأَتَّخِذْتُ أَبَا بَكْرٍ \*

۱۳۶۳۔ محمد بن قس، ابن بشار، عبدالرحمن، سفیان، ابوالاسحاق،  
ابوالاحوص، عبداللہ (دوسری سند) عبد بن حمید، جعفر بن  
عون، ابوعممیس، ابن ابی ملیک، حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں

۱۴۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ  
قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي  
إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ غَوْثٍ  
أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ  
كُنْتُ مُتَّخِذًا حَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ  
حَلِيلًا \*

۱۴۶۴ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ  
بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ  
أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ  
عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَبَّانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
الْهَدَيْلِ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ  
مُتَّخِذًا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ حَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ  
أَبِي قُحَافَةَ حَلِيلًا وَلَكِنْ صَاحِبُكُمْ حَلِيلُ اللَّهِ \*

۱۴۶۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو  
مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ الْأَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَعْمَانَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ وَاللَّفْظُ  
لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنِّي أَبْرَأُ  
بِإِي كُلِّ حِلٍّ مِنْ حِلِّي وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا حَلِيلًا  
لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ حَلِيلًا إِنْ صَاحِبُكُمْ حَلِيلُ اللَّهِ \*

۱۴۶۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَالِدُ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَالِدِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ أَخْبَرَنِي  
عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى حَبَشٍ ذَاتِ السَّلَاسِلِ  
فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں (خدا کے  
علاوہ) کسی کو خلیل بناتا تو ابن ابی قحافہ (حضرت ابو بکر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ) کو خلیل بناتا۔

۱۳۶۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم،  
جریر، مغیرہ، واصل بن حیان، عبد اللہ بن ابی ہذیل،  
ابوالاحوص، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ  
میں اگر زمین والوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابن ابی قحافہ  
(حضرت ابو بکرؓ) کو خلیل بناتا لیکن تمہارا صاحب (یعنی نبی صلی  
اللہ علیہ وسلم) خلیل اللہ ہے۔

۱۳۶۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع۔

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر۔

(تیسری سند) ابن ابی عمر، سفیان، اعلمش۔

(چوتھی سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو سعید الخدری، وکیع،  
اعلمش، عبد اللہ بن مرہ، ابوالاحوص، حضرت عبد اللہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ میں (خدا کے علاوہ) ہر ایک  
دوست کی دوستی سے برأت کا اظہار کرتا ہوں اور اگر میں کسی کو  
خلیل بناتا تو ابو بکر صدیقؓ کو خلیل بناتا لیکن تمہارے صاحب  
(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے خلیل ہیں۔

۱۳۶۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، خالد، ابو عثمان، حضرت  
عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لشکر ذات السلاسل کے ساتھ  
بھیجا، جب میں واپس آیا تو عرض کیا یا رسول اللہ لوگوں میں  
سب سے زیادہ محبت آپ کو کس سے ہے؟ فرمایا عائشہؓ سے، میں



قُلْتُ مِنْ الرِّجَالِ قَالَ أَبُو هَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ  
عُمَرُ فَقَدْ رَجَاْنَا \*

نے کہا مردوں میں، فرمایا ان کے والد سے، میں نے کہا پھر،  
فرمایا عمر سے، حتیٰ کہ آپ نے کئی نام لئے۔

(فائدہ) روایت سے حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عائشہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے، اور یہی اہل سنت و الجماعت  
کی دلیل اور ان کا مسلک ہے۔

۱۴۶۷- وَحَدَّثَنِي الْعَمْسَنُ بْنُ عَمِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ  
حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي عَمِيْسٍ ح وَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ  
بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمِيْسٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ  
سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسَمِعْتُ مَنْ كَانَ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَحِلًّا لَوْ اسْتَعَفَّه  
قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ لَهَا ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ  
قَالَتْ عُمَرُ ثُمَّ قِيلَ لَهَا مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ أَبُو  
عُمَيْرَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ثُمَّ انْتَهَتْ إِلَى هَذَا \*

۱۳۶۷- حسن بن علی خلوانی، جعفر بن عون، ابو عمیس  
(دوسری سند) عبد بن حمید، جعفر بن عون، ابو عمیس، ابن ابی  
ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت  
عائشہ سے سنا، ان سے دریافت کیا گیا، کہ اگر آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کسی کو (اپنی زندگی میں ہی) خلیفہ کرتے تو کس کو  
کرتے؟ انہوں نے فرمایا حضرت ابو بکر کو، پھر پوچھا گیا کہ ان  
کے بعد کس کو کرتے؟ فرمایا حضرت عمر کو، پھر پوچھا گیا کہ پھر  
کس کو کرتے؟ فرمایا حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو اس کے بعد  
خاموش ہو گئیں۔

(فائدہ) شیوہ حضرات جو کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کی خلافت پر نص کر دی تھی تو وہ بالکل بے اصل اور  
باطل ہے، خود حضرت علیؑ نے ان کی تکذیب کی ہے، حضرت ابو بکرؓ کی خلافت باجماع صحابہ کرام پوری ہوئی ہے اور اگر آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کسی کی خلافت کے لئے نص کر دیتے تو مہاجرین اور انصار کے درمیان کسی قسم کا تنازعہ ہی پیش نہ آتا (تو ہی جلد ۲ صفحہ ۷۳)۔

۱۴۶۸- حَدَّثَنِي عِبَادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَأَمَرَهَا  
أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ  
جِئْتُ فَلَمْ أَجِدَكَ قَالَ أَبِي كَأَنَّهَا تَغِيْبُ الْغَوْتِ  
قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْنِي فَأَتِي أَبَا بَكْرٍ \*

۱۳۶۸- عباد بن موسیٰ، ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، محمد  
بن جبیر بن مطعم، جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے  
ہیں کہ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ  
مانگا، آپ نے اسے پھر آنے کے لئے کہا، اس نے عرض کیا یا  
رسول اللہ اگر میں پھر آؤں اور آپ کو نہ پاؤں (آپ انتقال کر  
چکے ہوں) آپ نے فرمایا، اگر مجھے نہ پائے تو ابو بکرؓ کے پاس  
آنا۔

(فائدہ) اس روایت میں آپ نے اس چیز کی طرف اشارہ فرمایا جس کی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اطلاع کر دی تھی کہ آپ کے بعد حضرت  
ابو بکر صدیق خلیفہ ہوں گے، واللہ اعلم۔

۱۴۶۹- وَحَدَّثَنِي حُجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي  
أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ أَبَا

۱۳۶۹- حجاج بن الشاعر، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد،  
محمد بن جبیر بن مطعم، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے کسی معاملہ کے بارے میں گفتگو کی، تو آپ نے اسے حکم دیا، بقیہ روایت عبد بن موسیٰ کی روایت کی طرح ہے۔

۱۳۷۰۔ عبید اللہ بن سعید، یزید بن ہارون، ابراہیم بن سعد، صالح بن کیسان، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الوفا میں فرمایا کہ اپنے والد ابو بکرؓ اور اپنے بھائی کو بلاؤ تاکہ میں ایک کتاب لکھ دوں، کہ کوئی آرزو کرنے والا خلافت کی آرزو نہ کرے، اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں، اور اللہ تعالیٰ اور مومنین ابو بکرؓ کی خلافت کے علاوہ اور کسی کی خلافت سے انکار کرتے ہیں۔

۱۳۷۱۔ محمد بن ابی عمر کی، مردان بن معاویہ القرظی، یزید بن کیسان، ابو حازم، ابی جحی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، آج کے دن تم میں سے کوئی روزہ دار ہے؟ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا میں ہوں، آپ نے فرمایا آج تم میں سے کوئی جنازہ کے ساتھ گیا ہے؟ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا میں، آپ نے فرمایا آج تم میں سے کسی نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا میں نے، آپ نے فرمایا آج تم میں سے کسی نے بیمار کی عیادت کی ہے؟ ابو بکرؓ نے عرض کیا میں نے، آپ نے فرمایا جس میں یہ تمام باتیں جمع ہوں وہ جنت میں جائے گا۔

جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَادِ بْنِ مُوسَى \*  
۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ ادْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ أَبَاكَ وَأَخَاكَ حَتَّى أَكْتُبَ بِكَتَابًا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنَّى مُتَمَنٍّ وَيَقُولَ قَائِلٌ أَنَا أَوْلَى بِبَيْتِ اللَّهِ وَالْمُؤْمِنِينَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ \*

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَرَارِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ يَبْعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مِسْكِينًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ \*

۱۳۷۲۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَرِّحٍ وَحَرْمَلَةَ بْنِ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتِمُّ رَجُلٌ

۱۳۷۲۔ ابوالطاهر احمد بن عمرو السرح، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص ایک تیل پر بوجھ لادے ہوئے اسے ہانک رہا تھا کہ تیل نے اس کی طرف دیکھا اور کہنے لگا کہ میں اس لئے پیدا نہیں ہوا ہوں،



يُسَوِّفُ بَقَرَةً لَهُ قَدْ حَمَلَتْ عَلَيْهَا التَّقَاتِ اِلَيْهِ  
الْبَقَرَةَ فَقَالَتْ اِنِّي لَمْ اُحْلِقْ بِهَذَا وَلَكِنِّي اِنَّمَا  
عَلِقْتُ اِبْنِ خَرْثٍ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ تَعَجُّبًا  
وَفَزَعًا اَبَقَرَةٌ تَكَلِّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ يَا أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ  
أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تَبْنَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذَّنْبُ  
وَأَخَذَ مِنْهَا شاةً قَطْلَهُ الرَّاعِي حَتَّى اسْتَقْلَمَهَا  
مِنْهُ فَالْتَمَسَتْ إِلَيْهِ الذَّنْبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا يَوْمَ  
السَّيْحِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ  
سُبْحَانَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ يَذَلِكُ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ

(فائدہ) دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ وہاں موجود نہیں تھے اس سے بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ حضور کو حضرات شیخین پر کس قدر اعتماد اور بھروسہ تھا۔

۱۴۷۳ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ  
بْنُ الْمَلِيسِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَحْدِي حَدَّثَنِي  
عُقَيْلُ بْنُ عَالِدٍ عَنْ أَبِي سَهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ  
قِصَّةُ الشَّاةِ وَالذَّنْبِ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْبَقَرَةِ \*  
۱۴۷۴ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو  
دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ  
عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ وَفِي حَدِيثِهِمَا ذِكْرُ الْبَقَرَةِ وَالشَّاةِ  
مَعًا وَقَالَ فِي حَدِيثِهِمَا يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ  
وَعُمَرُ وَمَا عَمَّا نَحْنُ

۱۴۷۵ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَمَشِ وَأَبُو  
بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

میں تو کھیتی کے لئے پیدا ہوا ہوں، لوگوں نے تعجب اور  
گھبراہٹ میں سبحان اللہ کہا، کہ کیا بیل بھی بولتا ہے،  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تو اس بات  
کو سچا جانتا ہوں، اور ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی سچا جانتے ہیں، حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا کہ  
اسنے میں ایک بھیڑیا لپکا اور ایک بکری لے گیا، چرواہے نے اس  
کا پیچھا کیا اور بکری کو اس سے چھڑا لیا، بھیڑیے نے اس کی  
طرف دیکھا اور کہا کہ اس دن بکری کون بچائے گا جس دن  
میرے علاوہ اور کوئی چرواہا نہیں ہوگا، لوگوں نے کہا سبحان اللہ،  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو اس پر ایمان رکھتا  
ہوں اور ابو بکرؓ بھی اور عمرؓ بھی۔

(فائدہ) دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ وہاں موجود نہیں تھے اس سے بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ حضور کو حضرات شیخین پر کس قدر اعتماد اور بھروسہ تھا۔

۱۴۷۳ - عبد الملك بن شعيب بن ليث، عقيل بن خالد، ابن  
شهاب سے اسی سند کے ساتھ بھیڑیے اور بکری کا قصہ  
روایت کیا گیا ہے لیکن بیل کا قصہ (اس میں) مذکور نہیں ہے۔  
۱۴۷۴ - محمد بن عباد، سفیان بن عیینہ۔

(دوسری سند) محمد بن رافع، ابن داؤد الحفاری، سفیان، ابو الزناد،  
اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے یونس عن الزہری کی روایت کی طرح حدیث  
مروی ہے اور اس میں بھیڑیے اور بیل دونوں کا واقعہ مذکور  
ہے، اور اخیر میں ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا میں تو اس چیز پر  
ایمان لاتا ہوں اور ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی اور یہ دونوں وہاں موجود  
نہ تھے۔

۱۴۷۵ - محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، (دوسری سند) محمد

بن عباد، سفیان بن عیینہ، مسمر، سعد بن ابراہیم، ابو سلمہ،  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ

ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادٍ حَدَّثَنَا سُبَّانُ بْنُ  
عُمَيْتَةَ عَنْ مِسْعَرٍ كَلَاهُمَا عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ أَبِي  
عَزْزٍ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

(فائدہ) باتفاق علماء اہل سنت و الجماعت تمام صحابہ کرام میں سب سے افضل حضرت ابو بکر ہیں، پھر حضرت عمرؓ، پھر حضرت عثمانؓ اور پھر حضرت علیؓ، ابو منصور بغدادی بیان کرتے ہیں کہ ان کے بعد باقی عشر و ہشترہ پھر اہل بدر، پھر اہل احد اور اس کے بعد اصحاب بیت الرضوان ہیں، اور حضرت عثمانؓ کی خلافت بالا جماع صحیح ہے اور وہ مظلوم شہید ہوئے، اسی طرح حضرت علیؓ کی خلافت بھی صحیح ہے اور اپنے زمانہ میں وہی خلیفہ تھے، اور صحابہ کرام تمام عادل تھے اور آپس کے مناقشات اجتہادی غلطی کی بنا پر تھے جس کو طرفین صحیح سمجھتے تھے اسی لئے بعض نے شرکت اختیار کی اور بعض نے علیحدگی اختیار کی رضی اللہ تعالیٰ عنہم (کووی جلد ۲ صفحہ ۲۷۳)۔

(۲۲۲) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ عُمَرَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمْ \*

باب (۲۲۲) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے  
فضائل۔

۱۴۷۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الشَّعْبِيُّ  
وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ  
الْعَلَاءِ وَالْمَنْظَرُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ  
حَدَّثَنَا وَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ  
عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ ابْنِ أَبِي  
مُثَنِّكَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وَضِيعَ  
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَلَى مَرْبُورِهِ فَكَتَفَهُ النَّاسُ  
يَدْعُونَ وَيُثْنُونَ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ  
وَأَنَا فِيهِمْ قَالَ فَلَمْ يُرْغَبِي إِلَّا بِرَجُلٍ قَدْ أَحَدَ  
بِمُنْجَبِي مِنْ رَأْيِي فَانْتَفْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ  
فَتَرَحَّمْ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ مَا خَلَقْتَ أَحَدًا أَحَبَّ  
إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِعِثَلٍ عَمَلِهِ بِكَ وَأَتَيْتُ اللَّهَ  
إِنْ كُنْتُ لَأُظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ  
وَذَلِكَ أَنِّي كُنْتُ أَكْثَرُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حَسْبُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ  
وَعُمَرُ وَذَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ  
أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَوْ لَأُظُنُّ

۱۳۷۶ - سعید بن عمرو الشَّعْبِيُّ، ابوالربیع العتکی، ابو کریب، ابن مبارک، عمر بن سعید، ابن ابی ملیکہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس وقت تخت پر رکھے گئے تو لوگ ان کے گرد جمع ہو گئے، اور دعا اور ان کی تعریف کر رہے تھے اور جنازہ اٹھائے جانے سے قبل ان پر نماز پڑھ رہے تھے، اور میں بھی ان ہی میں تھا، اور میں نہیں گھبرایا مگر ایک شخص سے، جنہوں نے میرے پیچھے سے آکر میرا موٹا ہاتھ، میں نے دیکھا تو وہ حضرت علیؓ تھے، انہوں نے حضرت عمرؓ کے لئے دعائے رحمت کی، پھر فرمایا، اے عمر تم نے کوئی شخص ایسا نہ چھوڑا جس کے اعمال ایسے ہوں کہ ویسے اعمال پر مجھے اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند ہو، تم سے زیادہ، بخدا میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کرے گا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا کہ آپ فرماتے کہ میں آیا، اور ابو بکرؓ اور عمرؓ آئے، اور میں اندر گیا، اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اندر گئے، اور میں نکلا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ نکلے، اس لئے میں امید کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے ان دونوں



أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا \*

ساتھیوں کے ساتھ کر دے گا۔

(فائدہ) معلوم ہو کہ حضرت علیؓ حضرت عمرؓ سے غایت درجہ کی محبت رکھتے تھے اور انہیں اپنے سے افضل اور خدا کا مقبول بندہ سمجھتے تھے، اور ویسے اعمال کی خود آرزو اور تمنا کرتے تھے، اب ان بے ایمانوں کا منہ کالا ہو جو حضرت علیؓ اور حضرت عمرؓ میں محاذ اللہ اختلاف بیان کرتے ہیں۔

۱۴۷۷ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ \*

۱۴۷۷ - اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، عمر بن سعید سے اس سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

۱۴۷۸ - حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُرَاجِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدْيِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ ذُوْنَ ذَلِكَ وَمَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا مَاذَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الدِّينَ \*

۱۴۷۸ - منصور بن ابی مزاحم، ابراہیم بن سعد، صالح بن کيسان (دوسری روایت) زہیر بن حرب، حسن بن علی الخلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، صالح ابن شہاب، ابوامامہ بن سہل، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا، میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ پیش کئے جاتے ہیں اور ان پر کرتے ہیں، بعض کے کرتے چھاتی تک ہیں اور بعض کے اس سے نیچے، پھر حضرت عمرؓ نکلے اور وہ اتانچا کرتا پیٹے ہوئے ہیں جو کہ زمین پر گھسٹتا جاتا ہے، لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ اس کی کیا تعبیر ہے، آپ نے فرمایا دین ہے۔

۱۴۷۹ - حَدَّثَنِي خُرَّمَةُ بْنُ يَعْقَبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ رَأَيْتُ قَدْ حَا أَتَيْتُ بِهِ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرَّيَّ يَخْرِي فِي أَظْفَارِي ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضَلِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْبَلَمَ \*

۱۴۷۹ - حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمزہ بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں سو رہا تھا، میں نے ایک پیالہ دیکھا جو میری خدمت میں لایا گیا، اس میں دودھ تھا میں نے اس میں سے پیا، حتیٰ کہ نازگی ہو رہی میرے ناخنوں میں سے نکلنے لگی پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر بن الخطابؓ کو دے دیا، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ اس کی کیا تعبیر ہے؟ آپ نے فرمایا بلام۔

(فائدہ) جیسا کہ دودھ بدن کی جسمانی تہ اور یود و پاش کا سبب ہے اسی طرح علم دین روح کی زندگی اور اس کی پرورش کا باعث ہے، اسی بنا

پر اہل تعبیر بیان کرتے ہیں کہ جو کوئی دودھ کھاتے یا پیتے خواب میں دیکھے تو اسے علم نصیب ہوگا، روایت اولیٰ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دین کی فضیلت اور اس روایت سے ان کے علم کی منقبت ثابت ہوتی ہے۔

۱۴۸۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث، عقیل، (دوسری سند) عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد بواسطہ اپنے والد، صالح سے یونس کی سند کے ساتھ اسی حدیث کے مطابق روایت مروی ہے۔

۱۴۸۱۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سورہ بقرہ میں اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا، اس پر ڈول پڑا ہوا ہے تو میں نے اس ڈول سے جتنا اللہ نے چاہا پانی پھر اسے ابو قحافہ کے بیٹے ابو بکرؓ نے لے لیا اور ایک یا دو ڈول نکالے، اور ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، پھر وہ بو ڈول ہو گیا اور اسے ابن خطاب نے لے لیا، میں نے لوگوں میں ایسا بہادر اور سردار نہیں دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا ہو، انہوں نے اس کثرت سے پانی نکالا کہ لوگ اپنے اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے آرام کی جگہ پہنچ گئے۔

(قائد) یہ راوی کا شک ہے، صحیح دو ڈول کا کھینچنا ہے جیسا کہ دوسری روایت میں اس کی تصریح ہے، اس میں حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کی طرف کی اشارہ ہے کہ انہوں نے دو سال تک خلافت کی، ان کی خلافت میں مرتدین کا استیصال ہوا، اور پھر حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے اور ان کے زمانہ خلافت میں اسلام خوب پھیلا، اس روایت میں حضرات شیخین کی خلافت ہی کی طرف اشارہ ہے۔

۱۴۸۲۔ عبد الملک بن شعیب بن لیث، بواسطہ اپنے والد اور ابواء، عقیل بن خالد، (دوسری سند) عمرو بن ناقد، حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد صالح سے یونس کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے۔

۱۴۸۳۔ حلوانی اور عبد بن حمید، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ابن

۱۴۸۰۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهِ \*  
۱۴۸۱۔ حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا وَأَنَا رَأَيْتُنِي عَلَى قَلْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَزَعَرْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قَحَافَةَ فَزَرَعَ بِهَا ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفٌ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرِيْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَقْبَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَزِرُغُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنِ \*

۱۴۸۲۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ الْمُنْثَبِّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ نَاقِدٍ وَالْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهِ \*  
۱۴۸۳۔ حَدَّثَنَا الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ قَالَ الْأَعْرَجُ وَغَيْرُهُ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ



ابی قحافہ (ابو بکر صدیق) کو ڈول کھینچتے دیکھا، اور زہری کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۳۸۳۔ احمد بن عبد الرحمن بن وہب، عمرو بن حارث، ابو یونس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا تو مجھے دکھایا گیا کہ میں اپنے حوض سے پانی نکال کر لوگوں کو پلا رہا ہوں، اتنے میں ابو بکر میرے پاس آئے اور انہوں نے ڈول میرے ہاتھ سے سٹہ لیا تاکہ مجھے آرام دیں، اور وہ ڈول نکالے، اور ان کے نکالنے میں کمزوری تھی، اللہ ان کی مغفرت فرمائے، پھر ابن خطاب آئے اور انہوں نے ابو بکر کے ہاتھ سے ڈول لے لیا تو میں نے ایسا زبردست کھینچا کہ کسی کا نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگ میرا ہاتھ کھینچ رہے تھے اور حوض بھر پور ہو کر بہ رہا ہے۔

۱۳۸۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن بشر، عبید اللہ بن عمر، ابو بکر بن سالم، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک کنویں پر صبح کے وقت پانی کھینچ رہا ہوں، اتنے میں ابو بکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور کمزوری کے ساتھ نکالے، اللہ ان کی مغفرت فرمائے پھر عمر آئے اور پانی کھینچنا شروع کیا تو وہ ڈول چس ہو گیا، میں نے ایسا زبردست بہادری کے ساتھ کام کرنے والا نہیں دیکھا، تاکہ لوگ میرا ہاتھ کھینچے اور اپنے اونٹوں کو پانی پلا کر آرام کی جگہ بٹھادیا۔

۱۳۸۶۔ احمد بن عبد اللہ بن یونس، زہیر، موسیٰ بن عقبہ، حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر بن الخطاب کے متعلق حسب سابق روایت کرتے ہیں۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ يَنْزِعُ بِنَحْوِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ \*  
۱۴۸۴۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَنَا أَنَا نَائِمٌ أَرَيْتُ نَنِي أَنْزِعُ عَلَى حَوْضِي أَشْقِي النَّاسَ فَجَاءَنِي أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الْمَذْلُومَ مِنْ يَدِي لِيُرْوِحَنِي فَزَعَّ ثَوْبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ فَجَاءَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَ مِنْهُ فَلَمْ أَرَ نَزْعَ رَجُلٍ قَطُّ أَقْوَى مِنْهُ حَتَّى تَوَلَّى النَّاسَ وَالْحَوْضُ مَلَأَ يَنْفَجِرُ \*  
۱۴۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ سَالِمٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَيْتُ كَأَنِّي أَنْزِعُ بِذُلُوْ بَكْرٍ عَلَى قَيْسٍ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَزَعَّ ذَنْبًا أَوْ ذَنْبَيْنِ فَزَعَّ فَزَعًا ضَعِيفًا وَاللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَاسْتَقَى فَاسْتَحَالَتْ غَرَبًا فَلَمْ أَرَ عَقْرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَةً حَتَّى رَوَى النَّاسُ وَضَرَبُوا الْعَطَنَ \*  
۱۴۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رُوَيْبَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ \*

۱۴۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ سَالِمٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَيْتُ كَأَنِّي أَنْزِعُ بِذُلُوْ بَكْرٍ عَلَى قَيْسٍ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَزَعَّ ذَنْبًا أَوْ ذَنْبَيْنِ فَزَعَّ فَزَعًا ضَعِيفًا وَاللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَاسْتَقَى فَاسْتَحَالَتْ غَرَبًا فَلَمْ أَرَ عَقْرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَةً حَتَّى رَوَى النَّاسُ وَضَرَبُوا الْعَطَنَ \*  
۱۴۸۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رُوَيْبَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ \*

۱۴۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو وَابْنِ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرٍ أَخْبَرَنَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ الْمُثَنَّى وَعُمَرُو عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْحَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا ذَارًا أَوْ فَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ أَوْ عَلَيْكَ يُغَارُ \*

۱۴۸۸- وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو وَابْنِ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو سَمِعَ جَابِرًا ح وَ حَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُثَنَّى سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرٍ \*

۱۴۸۹- حَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ رَأَيْتُنِي فِي الْحَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَوَضَّأَتْ إِلَى جَانِبِ فَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَةَ عُمَرَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَكَى عُمَرُ وَخَفِنَ جَمِيعًا فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ يَا أَيُّهَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَيْكَ أَغَارُ \*

۱۴۸۷- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان، عمرو، ابن مئکدر، حضرت جابر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، (دوسری سند) زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابن مئکدر، عمرو، حضرت جابر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جنت میں داخل ہوا تو وہاں میں نے ایک گھریا محل دیکھا، میں نے دریافت کیا یہ کس کا ہے؟ حاضرین نے کہا عمر بن خطاب کا ہے، میں نے اندر جانا چاہا مگر (عمر) تمہاری غیرت کا مجھے خیال آ گیا، یہ سن کر عمرو پڑے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں آپ کے داخل ہونے پر غیرت کر سکے۔

۱۴۸۸- اسحاق بن ابراہیم، ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان، عمرو، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان، عمرو، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(تیسری سند) عمرو ناقد، سفیان، ابن مئکدر، جابر، ابن نمیر اور زہیر کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۴۸۹- حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن المسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں سو رہا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا، وہاں ایک عورت ایک محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی، میں نے پوچھا یہ کس کا محل ہے؟ حاضرین نے کہا عمر بن خطاب کا ہے، یہ سن کر مجھے عمر کی غیرت کا خیال آیا تو میں پشت پھیر کر چل دیا، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر یہ سن کر رو پڑے اور ہم سب اس مجلس میں حضور کے ساتھ تھے، پھر حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو گیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔



۱۴۹۰ - وَحَدَّثَنِي عَنْ عَمْرِو النَّاقِثِ وَحَسَنِ الْحُلَوَانِيِّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ \*

۱۴۹۱ - حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاجِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنِي وَ قَالَ حَسَنٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ سَعْدًا قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّعُنَهُ وَيَسْتَكْبِرُنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قَعْنَ يَتَذَرْنَ الْجَحَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّائِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَذَرْنَ الْجَحَابَ قَالِ عُمَرُ فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يَهْمَنَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ أَيُّ غَدَوَاتِ الْفُتُوسِ أَنْتَ تَهْتِنِي وَلَا تَهْمَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَن نَعَمْ أَنْتَ أَغْلَظُ وَأَقْضُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقَيْتُكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجَاءَ إِلَّا سَلَّتْ فَجَاءَ غَيْرَ فَجَأَتِ \*

۱۴۹۲ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا بِهِ

۱۴۹۰ - عمرو ناقد، حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، صالح ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۴۹۱ - منصور بن ابی مزاحم، ابراہیم بن سعد، (دوسری سند) حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بواسطہ اپنے والد، صالح ابن شہاب، عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید، محمد بن سعد بن ابی وقاص، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اندر آنے کی اجازت طلب کی اور اس وقت آپ کے پاس قریش کی عورتیں بیٹھی ہوئیں آپ سے باتیں کر رہی تھیں، اور بہت ہی باتیں کر رہی تھیں، ان کی آوازیں بلند تھیں، جب حضرت عمرؓ نے اجازت طلب کی تو چھپنے کے لئے اٹھ دوڑیں، آپ نے حضرت عمرؓ کو اجازت دیدی اور آپ ہمیں رہے تھے، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ آپ کو ہنسائے رکھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ان عورتوں پر تعجب ہوا جو میرے پاس بیٹھی تھیں، تمہاری آواز سنتے ہی پردے میں بھاگیں، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ سے ڈرا جائے، اور پھر ان عورتوں سے بولے اپنی جان کی دشمنو، تم مجھ سے ڈرتی ہو اور اللہ کے رسول سے نہیں ڈرتیں، وہ بولیں ہاں تم سخت ہو، اور حضور سے زیادہ غصے والے ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، شیطان جب تمہیں کسی راستہ میں چلا ہوا مٹا ہے تو اس راستہ کو جس پر تم چلتے ہو، چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

۱۴۹۲ - ہارون بن معروف، عبد العزیز بن محمد، سہیل، بواسطہ

اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے پاس کچھ عورتیں تھیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی آوازیں بلند کر رکھی تھیں، جب عمرؓ نے اجازت طلب کی تو سب پردہ کے پیچھے بھاگ گئیں، بقیہ روایت زہری کی روایت کی طرح ہے۔

۱۳۹۳۔ ابو الطاہر احمد بن عمرو بن السرح، عبد اللہ بن وجبہ، ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا تم سے پہلے اگلی امتوں میں محدث من اللہ ہوا کرتے تھے (بخیر قصد و ارادہ کے الٹا کیا زبان پر حق بات جاری ہو جاتی تھی) میری امت میں ان میں سے اگر ایسا کوئی ہے تو وہ عمر بن الخطابؓ ہیں، ابن وجبہ نے محدثوں کی تفسیر ”معلمون“ سے کی ہے۔

(فائدہ) محدث کی تفسیر صاحب سہارن نے کی ہے کہ ملاء اعلیٰ کی جانب سے کسی بات کا اثناء ہو جائے اور دوسری تفسیر جو علامہ قسطلانی کی ہے اس کی جانب میں نے ترجمہ میں اشارہ کر دیا ہے۔

۱۳۹۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن عیینہ، ابن عجلان، سعد بن ابراہیم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۳۹۵۔ عقبہ بن مکرم النخعی، سعید بن عامر، جویریہ بنت اسامہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ہاتوں میں میں اپنے رب کے موافق ہوا، ایک مقام ابراہیم میں نماز پڑھنے میں، دوسرے عورتوں کے پردے میں، تیسرے پردے کے قیدیوں میں۔

(فائدہ) حضرت عمرؓ نے مقام ابراہیم کو مصلیٰ بنانے کی رائے دی تھی تو اسی وقت آیت کریمہ ”واخذوا من مقام ابراہیم مصلیٰ“ نازل ہو گئی، غرضیکہ اس روایت میں حضرت عمرؓ کی عظیم الشان فضیلت اور منقبت مروی ہے اور اس بات کا بین ثبوت ہے کہ آپ ﷺ من اللہ تھے اور موافقات حضرت عمرؓ کا حضرت محمد ﷺ نے پندرہ تک کا شمار کر دیا ہے (نووی جلد ۲ صفحہ ۲۷۹، شرح سنن ابی جلد ۶ صفحہ ۲۵)

عَبْدُ الْغَزِيرِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَعْبَرَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ يَمُوتُ قَدْ رَفَعْنَ أَصْوَاتَهُنَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ اسْتَدْرَجَ الْجَحَابَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ \*

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرِّحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْأَمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ تَفْسِيرُ مُحَدَّثُونَ مِنْهُمْ مَوْنٌ \*

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ \*

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْقَعْمِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ أَخْبَرَنَا عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ فِي مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ وَفِي الْجَحَابِ وَفِي أَسَارَى بَدْرٍ \*



۱۴۹۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو  
 أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
 قَالَ لَمَّا تَوَفَّى عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي أُبَيٍّ مَقْبُورَ حَاءِ  
 ابْنَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ أَنْ يُكْفَنَ  
 فِيهِ أَنَا فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصْنِيَ عَلَيْهِ فَقَامَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْنِيَ عَلَيْهِ  
 فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بَوِشِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصْنِي عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ  
 اللَّهُ أَنْ تُصْنِيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَيْرٌ لِي اللَّهُ فَقَالَ ( اسْتَغْفِرْ لَهُمْ  
 أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً )  
 وَتَأْخِذُ عَلَى سَبْعِينَ قَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَصَلَّى عَلَيْهِ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ  
 وَجَلَّ ( وَلَا تَصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا  
 تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ ) \*

(فائدہ) یعنی منافق کی نماز پڑھانا تو کیا، اس کی قبر کے پاس بھی کھڑے نہ ہو جائیے۔

۱۴۹۷ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَحَبِيبُ  
 اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ أَنْفَطَانُ  
 عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَى حَدِيثِ  
 أَبِي أُسَامَةَ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ \*

(۲۲۳) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ عُثْمَانَ بْنِ  
 عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ \*

۱۴۹۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ  
 أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَاسْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى  
 أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ  
 جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ عَطَاءِ

۱۴۹۶ - ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، عبید اللہ، نافع، حضرت  
 ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن ابی بن سلول مر گیا  
 تو اس کا بیٹا عبد اللہ بن عبد اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ اپنا کرت میرے  
 باپ کے کفن کے لئے دیدیتے، آپ نے دے دیا، پھر اس نے  
 عرض کیا کہ اس کی نماز بھی پڑھا دیجئے، آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم اس پر نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو حضرت  
 عمر کھڑے ہوئے اور آپ کا کرتا اٹھا، اور عرض کیا یا رسول اللہ  
 کیا آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس  
 پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے چنانچہ استغفرلہم  
 اولاً تستغفرلہم ان تستغفرلہم سبعین مرۃ، تو میں ستر  
 مرتبہ سے بھی زیادہ عاکروں گا، حضرت عمر نے عرض کیا وہ  
 منافق ہے بالآخر؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز  
 پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "وَلَا تَصَلِّ عَلَى  
 أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ"۔

۱۴۹۷ - محمد بن یحییٰ، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ انططان، عبید اللہ  
 سے اسی سند کے ساتھ ابو اسامہ کی روایت کے ام معنی حدیث  
 مروی ہے، باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ پھر آپ نے منافقوں  
 کی نماز پڑھانا چھوڑ دی۔

باب (۲۲۳) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ کے فضائل۔

۱۴۹۸ - یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن  
 جعفر، محمد بن ابی حرمہ، عطاء سلیمان بن یسار، ابو سلمہ بن  
 عبد الرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھروں میں راتیں پانچ لیاں

وَسَلَّمَ مُصْطَفًّصًا فِي تَيْبِي كَانِيًا عَنْ فَخْذِيهِ أَوْ  
سَاقِيهِ فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ فَأْذَنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى ذَلِكَ  
الْحَالِ فَحَدَّثَتْ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأْذَنَ لَهُ وَهُوَ  
كَذَلِكَ فَحَدَّثَتْ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوَى يَمَانِيَةً  
فَأَنَّ مُحَمَّدٌ وَتَا أَقْرَبُ ذَلِكَ فِي يَوْمٍ وَاجِدٍ فَدَخَلَ  
فَمَحَضَتْ فَلَمَّا عَوَّجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ  
فَلَمْ تَهْتَشْ لَهُ وَلَمْ تُبَايِدْ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشْ  
لَهُ وَلَمْ تُبَايِدْ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسَتْ وَسَوَّيْتُ  
يَمَانِيَةً فَقَالَ أَلَا أَسْتَجِبِي مِنْ رَجُلٍ نُسْتَجِی مِنْهُ  
الْمَلَأَنُكَةُ\*

کنوے ہوئے لیٹے تھے، اسنے میں حضرت ابو بکر نے اجازت  
طلب کی، تو آپ نے اجازت دے دی، اور اسی حال میں باتیں  
کرتے رہے، پھر حضرت عمرؓ نے اجازت لی، انہیں بھی آپ  
نے اجازت دے دی، اور اسی حال میں گفتگو کرتے رہے، پھر  
حضرت عثمانؓ نے اجازت طلب کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم بیٹھ گئے اور کپڑے برابر کر لئے، پھر وہ آئے اور باتیں  
کیں، جب وہ سب چلے گئے تو حضرت عائشہؓ نے کہا، حضرت  
ابو بکرؓ آئے تو آپ نے کچھ خیال نہیں کیا، اور حضرت عمرؓ آئے  
تب بھی آپ نے کچھ خیال نہیں کیا، پھر حضرت عثمانؓ آئے تو  
آپ بیٹھ گئے اور کپڑے درست کر لئے، آپ نے ارشاد فرمایا تو  
کیا میں اس شخص سے شرم نہ کروں جس سے فرشتے بھی شرم  
کرتے ہیں۔

(قامہ) یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ازار ہا اندھے ہوئے تھے اور ان پر کرتہ نہیں پڑا ہوا تھا، اور حیا و شرم ملائکہ کی صفات میں سے  
ایک وقت ہیلہ ہے، روایت سے حضرت عثمان کی منقبت اور فضیلت جلیلہ ثابت ہوتی ہے، اسی واسطے ارشاد ہے، "وَأَحِبُّهُمْ عُثْمَانُ" (البقرہ ۱۷۷)

۱۳۹۵۔ عبدالملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب،  
یحییٰ بن سعید العاصی، سعید بن العاصی، حضرت عائشہؓ زوجہ نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عثمانؓ سے مروی ہے کہ  
حضرت ابو بکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت  
مانگی اور آپ اپنے بستر پر حضرت عائشہؓ کی چادر اوڑھے لیٹے  
ہوئے تھے، چنانچہ آپ نے حضرت ابو بکرؓ کو اسی حال میں  
اجازت دے دی، وہ اپنا کام پورا کر کے چلے گئے، پھر حضرت عمرؓ  
نے اجازت مانگی، آپ نے اجازت دیدی، اور آپ اسی حالت  
پر رہے، وہ بھی اپنا کام پورا کر کے تشریف لے گئے، حضرت  
عثمانؓ بیان کرتے ہیں پھر میں نے اجازت طلب کی تو آپ نے  
حضرت عائشہؓ سے فرمایا، اپنے کپڑے درست کر لو، میں اپنے  
کام سے فارغ ہو کر چلا گیا، اس کے بعد حضرت عائشہؓ نے کہا یا  
رسول اللہ کیا وجہ ہے کہ آپ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ  
الْكَتِبِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَاضِيًا  
عُمَيْرُ بْنُ حَنْدَلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ  
سَعِيدٍ بْنِ الْعَاصِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ  
أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عُثْمَانُ حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ  
مُصْطَفًّصًا عَلَى فَرَائِشِهِ لَابِسَ مِرْطَ عَائِشَةَ فَأْذَنَ  
بِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ كَذَلِكَ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ  
انْصَرَفَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأْذَنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى  
بَلَدِ الْحَالِ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ  
فَأَنَّ عُثْمَانَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَجَلَسَ وَقَالَ  
لِعَائِشَةَ اجْمَعِي عَنِّي يَمَانِيَةً فَقَضَيْتُ إِلَيْهِ



حَاجِبِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقَالَتْ غَابِشَةُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ مَا لِي لَمْ أَرَكَ فَرَعْتَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعَمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَمَا فَرَعْتَ لِعُثْمَانَ فَإِنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَتَاكَ  
رَجُلٌ حَبِيٌّ وَإِنِّي عَشِيتُ إِذَا أَذْنْتُ لَهُ عَلَى  
تِلْكَ الْحَالِ أَنْ لَا يَتَلَمَّحَ إِلَيَّ فِي حَاجِبِهِ \*

۱۵۰۰ - وَحَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ الْفَارِغِيِّ وَالْحَسَنُ بْنُ  
عَلِيٍّ الْخَلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ  
يَعْقُوبَ بْنِ إِسْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ  
صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْعَاصِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ  
أَخْبَرَهُ أَنَّ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ  
الصِّدِّيقَ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنْ بِمَنْزِلِ حَدِيثٍ عَقِيلٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ \*

۱۵۰۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْزِيُّ  
حَدَّثَنَا أَبُو عَدِيٍّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ  
عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْلِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى  
الْأَشْعَرِيِّ قَالَ يَسْمَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنَ حَائِطِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ  
مُسَكِّيٌّ فَرُكْرُ بَعْدَ مَعَهُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالنَّطِينِ إِذَا  
اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْحَنَّةِ قَالَ  
فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَفَتَحَتْ لَهُ وَبَشَّرَتْهُ بِالْحَنَّةِ قَالَ  
ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ  
بِالْحَنَّةِ قَالَ فَذَهَبَتْ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَفَتَحَتْ لَهُ  
وَبَشَّرَتْهُ بِالْحَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ  
فَحَفَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْتَحْ  
وَبَشِّرْهُ بِالْحَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تَكُونُ قَالَ فَذَهَبَتْ  
فَإِذَا عُمَرُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَفَتَحَتْ وَبَشَّرَتْهُ

عمرؓ کے آنے سے اتنے نہیں گھبرائے جتنا کہ حضرت عثمانؓ کے  
آنے سے، آپؐ نے فرمایا حضرت عثمانؓ زیادہ حیا اور آسان ہیں  
تو مجھے خوف ہوا کہ اگر میں اسی حالت میں ان کو اجازت دوں تو  
مجھ سے اپنی ضروریات چوری نہ کر سکیں گے۔

۱۵۰۰ - عمرو ناقد، حسن بن حواری، عہد بن حمید، یعقوب بن  
برائیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح بن زمان، ابن  
شہاب، یحییٰ بن سعید بن العاص، سعید العاص، حضرت عائشہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے اجازت طلب کی، اور "عقیل عن الزہری" کی حدیث کی  
طرح روایت مروی ہے۔

۱۵۰۱ - محمد بن عثمان عنزی، ابن ابی عدی، عثمان بن غیاث، ابو  
عثمان نبہدی، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ  
منورہ کے کسی باغ میں تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے اور ایک  
لکڑی کو کچڑ میں کھول رہے تھے، اتنے میں ایک شخص نے  
دروازہ کھلویا، آپؐ نے فرمایا کھول دے اور اسے جنت کی  
بشارت دی، دیکھا کیا ہوں کہ وہ حضرت ابو بکرؓ ہیں، میں نے  
دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی خوشخبری دی، پھر دوسرے  
شخص نے دروازہ کھلویا، آپؐ نے فرمایا کھول دے اور انہیں  
جنت کی خوشخبری سنا دے، میں گیا دیکھا تو وہ حضرت عمرؓ ہیں،  
میں نے دروازہ کھول دیا اور جنت کی خوشخبری دی، پھر تیسرے  
شخص نے دروازہ کھلویا تو آپؐ بیٹھ گئے اور فرمایا کھول دے، اور  
جنت کی بشارت دے اس بلوی کے ساتھ جو انہیں پیش آئے  
گا، میں گیا تو وہ حضرت عثمانؓ تھے، میں نے دروازہ کھولا اور جنت

بِالْحَنَّةِ قَالَ وَقُلْتُ الَّذِي قَالَ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَبِرًا  
أَوْ اللَّهُ الْمُسْتَغْنَى \*

کی بشارت دی اور جو حضور نے فرمایا تھا بیان کر دیا، دو بولے ال  
العالمین اس وقت صبر عطا فرما اور اللہ تعالیٰ ہی معین و مددگار  
ہے۔

۱۵۰۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا  
حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ  
أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي أَنْ أَتَحْفَظَ  
الْبَابَ بِمَعْنَى حَدِيثِ عَثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ \*

۱۵۰۲۔ ابو الربیع العتکی، حماد، ایوب، ابو عثمان نہدی، حضرت ابو  
موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے اور فرمایا کہ تو  
دروازہ پر پہرہ دے، پھر بقیہ روایت عثمان بن غیاث کی روایت  
کی طرح مروی ہے۔

۱۵۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْكِينٍ الْبِزَامِيُّ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ  
بِلَالٍ عَنْ شَرِيكٍ بْنِ أَبِي نَعْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
الْمُسْتَبِيبِ أَخْبَرَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ أَنَّهُ تَوَضَّأَ  
فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لَأَكُونَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمَ هَذَا قَالَ  
فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالُوا خَرَجَ وَجْهَهُ هَاهُنَا قَالَ فَخَرَجْتُ  
عَلَى آخِرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ حَتَّى دَخَلَ بَيْتَ أَرِيَسَ قَالَ  
فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَبَابُهَا مِنْ حَرِيدٍ حَتَّى  
قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ  
وَتَوَضَّأَ فَقَعْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ عَلَى بَيْتِ  
أَرِيَسَ وَتَوَسَّطَ قُفُّهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا  
فِي الْبَيْتِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ  
عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَأَكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَدَفَعَ  
الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ عَلَى  
رِسْلِكَ قَالَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا  
أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذِنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْحَنَّةِ قَالَ  
فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ ادْخُلْ وَرَسُولُ اللَّهِ

۱۵۰۳۔ محمد بن مسکین، یحییٰ بن حسان، سلیمان بن بلال،  
شریک بن ابی نمر، سعید بن مستبیب، حضرت ابو موسیٰ اشعری  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے گھر میں  
وضو کیا پھر باہر آئے اور کہنے لگے آج میں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ رہوں گا چنانچہ مسجد میں آئے اور  
دریافت کیا کہ حضور کہاں ہیں، حاضرین نے کہا اس طرف گئے  
ہیں، تو ابو موسیٰؓ بھی ان کے نشان قدم پوچھتے ہوئے اسی  
طرف چلے گئے حتیٰ کہ بیرار میں پہنچے تو میں دروازہ میں بیٹھ  
گیا، اور اس کا دروازہ لکڑی کا تھا یہاں تک کہ آپ حاجت سے  
فارغ ہوئے اور وضو کیا، تب میں آپ کے پاس گیا آپ کنویں  
پر بیٹھے تھے اس کی من پر پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکار رکھی  
تھیں، میں نے سلام کیا، پھر میں ٹوٹا اور دروازہ پر بیٹھ گیا اور  
(دل میں) کہا کہ آج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا  
دربان بنوں گا، اتنے میں حضرت ابو بکرؓ آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا،  
میں نے کہا کون ہے، بولے ابو بکرؓ، میں نے کہا ٹھہریے، پھر  
میں گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ابو بکرؓ تشریف لائے ہیں اور  
اجازت چاہتے ہیں، آپ نے فرمایا انہیں اجازت دے دو اور  
جنت کی بشارت بھی سنا دو، میں آیا اور حضرت ابو بکرؓ سے کہا  
اندر جاؤ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جنت کی  
بشارت دیتے ہیں، چنانچہ ابو بکرؓ آئے اور کنویں کی من پر آپ



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَحَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فِي الْقَفِّ وَذَلَّى رَحْلَيْهِ فِي الْبُيْتِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَنَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ أُعْجِي يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَضُنِي فَقُلْتُ إِنَّ يُرِدُّ اللَّهُ بَعْدَ أَنْ يَرِيدَ أَخَاهُ خَيْرًا يَأْتِي بِهِ فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ هَذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ أَذِنَ لَهُ وَبَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ فَجَنَسْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ أَذِنَ وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ فَحَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَفِّ عَنْ بَسَارِهِ وَذَلَّى رَحْلَيْهِ فِي الْبُيْتِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَحَلَسْتُ فَقُلْتُ إِنَّ يُرِدُّ اللَّهُ بَعْدَ أَنْ يَرِيدَ أَخَاهُ خَيْرًا يَأْتِي بِهِ فَجَاءَ إِنْسَانٌ فَحَرَّكَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلَى رَسَلِكَ قَالَ وَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَذِنَ لَهُ وَبَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَنَوِي تُصِيبُهُ قَالَ فَجَنَسْتُ فَقُلْتُ ادْخُلْ وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَنَوِي تُصِيبُكَ قَالَ فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقَفَّ قَدْ مَلَأَ فَبَنَى فَحَلَسَ وَجَافَهُمْ مِنَ الشَّوْءِ الْآخِرِ قَالَ شَرِيكَ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَأَوَلَتْهَا قُبُورُهُمْ \*

کی داخلی طرف بیٹھ گئے، اور اپنے پاؤں کنویں میں لٹکادے جس طرح کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اور پتہ نیاں کھول دیں، میں لوٹا اور دروازہ پر بیٹھ گیا اور میں اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑ آیا اور وہ میرے پاس آنے والا تھا میں نے (اپنے دل میں) کہا اگر اللہ تعالیٰ کو اس کی بھلائی منظور ہوگی تو اسے بھی لے آئے گا، یکا یک ایک شخص نے پھر دروازہ ہلایا، میں نے کہا کون؟ بولے عمر بن الخطابؓ، میں نے کہا ٹھہریے، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کے بعد عرض کیا کہ حضرت عمرؓ اجازت طلب کرتے ہیں، آپ نے فرمایا انہیں اجازت دو اور جنت کی بشارت بھی سنا دو، میں حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور کہا آ جاؤ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں جنت کی بشارت دیتے ہیں، وہ اندر آئے اور آپ کی بائیں جانب کنویں کی من پر بیٹھ گئے اور اپنے پاؤں کنویں میں لٹکادے، میں لوٹا اور بیٹھ گیا اور کہا کہ اگر خدا کو فلاں یعنی میرے بھائی کی بھلائی منظور ہے تو وہ بھی آ جائے، پھر ایک شخص آیا اور دستک دی، میں نے کہا کون؟ بولے عثمان بن عفانؓ، میں نے کہا ٹھہریے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیان کیا، آپ نے فرمایا انہیں اجازت دو اور جنت کی خوشخبری سنا دو اس پر بشارت کے ساتھ جو کہ انہیں لاحق ہوگی، میں آیا اور کہا اندر آ جاؤ حضور آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں، ایک بھوٹی کے ساتھ جو آپ کو لاحق ہوگا، وہ آئے تو انہوں نے دیکھا کہ من پر اس جانب جگہ نہیں ہے تو وہ ان کے سامنے دوسری طرف بیٹھ گئے، شریک کہتے ہیں کہ سعید بن مسیبؓ نے فرمایا میں نے اس سے یہ سمجھا کہ ان کی قبریں بھی اسی طرح ہوں گی۔

(فائدہ) چنانچہ ایسا ہی ہوا حضرت عثمان غنیؓ کو روضہ اطہر میں جگہ ملی، وہ ان کے سامنے بقیع میں دفن کئے گئے۔

۱۵۰۴ - وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي

۱۵۰۴۔ ابو بکر بن اسحاق، سعید بن عفیر، سلیمان بن بلال، شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر، سعید بن المسیب، حضرت ابو

شَرِيفٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَعْرِ سَمِعْتُ سَعِيدَ  
بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ  
هَٰذَا وَأَشَارَ بِي سُلَيْمَانَ إِلَى مَجْلِسٍ سَعِيدٍ  
سَاحِبَةِ الْمَقْصُورَةِ قَالَ أَبُو مُوسَى عَرَجْتُ أُرِيدُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ قَدْ  
سَلَكَ فِي الْأَمْوَالِ فَتَبِعْتُهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ دَخَلَ مَالًا  
فَجَلَسَ فِي الْقَفِّ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَذَلَّاهُمَا  
فِي الْبُئْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ بَحِيرِ  
ابْنِ حَسَّانَ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ سَعِيدٍ فَأَوَّلَتْهُ  
قُبُورُهُمْ

۱۵۰۵ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَيْنِي الْحُلَوَانِيُّ وَأَبُو  
نَكْرٍ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُرَيْمٍ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي شَرِيفُ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَعْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ  
عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا إِلَى حَائِطٍ بِالْمَدِينَةِ  
بِحَاجَتِهِ فَخَرَجْتُ فِي بَثْرِهِ وَاقْتَصَصْتُ الْحَدِيثَ  
بِمَعْنَى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَذَكَرَ فِي  
الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَأَوَّلْتُ ذَلِكَ قُبُورُهُمْ  
اجْتَمَعَتْ هَٰهُنَا وَأَفْرَدَ عُثْمَانُ

(۲۲۵) نَابِ مِنْ فَضَائِلِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي  
طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ \*

۱۵۰۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ  
وَأَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَبِيدُ اللَّهِ  
الْقَوَارِيرِيُّ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنْ  
يُوسُفَ بْنِ الْمَاجَشُونِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الصَّبَّاحِ  
حَدَّثَنَا يُونُسُ أَبُو مَنَعَةَ الْمَاجَشُونُ حَدَّثَنَا

موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں  
نے بیان کیا کہ میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک  
و سلم کی تلاش میں نکلا، میں نے دیکھا کہ آپ باغوں کی طرف  
تشریف لے گئے، پھر میں نے آپ کو ایک باغ میں دیکھا کہ  
آپ کنویں کی من پر بیٹھے ہوئے ہیں اور پنڈلیاں کھول کر  
انہیں کنویں میں ٹکا دیا ہے، بقیہ روایت یحییٰ بن حسان کی  
روایت کی طرح ہے مگر حدیث کے آخر میں حضرت سعید بن  
مسیب کا یہ قول ”فأولتها قبورهم“ مذکور نہیں ہے۔

۱۵۰۵ - حسن بن علی علوانی، ابو بکر بن اسحاق، سعید بن ابی  
مریم، محمد بن جعفر بن ابی کثیر، شریف بن عبد اللہ، سعید بن  
مسیب، حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے کسی باغ کی طرف  
اپنی حاجت سے تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے پیچھے  
ہو لیا، اور بقیہ روایت سلیمان بن بلال کی روایت کی طرح بیان  
کی ہے اور ابن المسیب فرماتے ہیں کہ اس طرح بیٹھنے سے میں  
نے ان حضرات کی قبروں کی ترتیب کو سمجھا، کہ ان تینوں کی  
ایک ساتھ قبریں ہیں اور حضرت عثمان کی علیحدہ ہے۔

باب (۲۲۴) حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ  
تعالیٰ وجہہ کے فضائل۔

۱۵۰۶ - یحییٰ بن یحییٰ التمیمی، ابو جعفر، محمد بن الصباح، عبید اللہ  
القواریری، سرج بن یونس، یوسف الماجشون، محمد بن حنظلہ،  
سعید بن المسیب، عامر بن سعد بن ابی وقاص، حضرت محمد بن  
ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم



مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَكَدِّرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّحِ  
عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ  
لَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا  
نَبِيَّ بَعْدِي قَالَ سَعِيدٌ فَأَحْبَبْتُ أَنَا أَشَافَةَ بِنَا  
سَعْدًا فَلَقِيتُ سَعْدًا فَحَدَّثَنِي بِمَا حَدَّثَنِي عَامِرٌ  
فَقَالَ أَنَا سَمِعْتُهُ فَقُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتُهُ فَوَضَعَ  
إِصْبَعِيهِ عَلَى أُذُنِيهِ فَقَالَ نَعَمْ وَإِنَّا فَاسْتَكْنَا \*

میرے پاس ایسے ہو جیسے کہ حضرت ہارون، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ میں نے چاہا کہ میں یہ حدیث خود حضرت سعد سے سن لوں، تو میں حضرت سعد سے ملنا اور جو عامر نے حدیث بیان کی تھی وہ انہیں سنائی، سعد بولے میں نے یہ حدیث سنی ہے، انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں پر رکھیں اور فرمایا ہاں میں نے سنی ہے، اور اگر نہ سنی ہو تو میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں۔

(فائدہ) علامہ طہی فرماتے ہیں حضور نے یہ اس وقت فرمایا جب آپ غزوہ تبوک کے لئے تشریف لے جانے لگے اور حضرت علی کو مدینہ منورہ میں خلیفہ کر گئے، تو انہوں نے کہا کہ آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں، تب آپ نے فرمایا "امّا رخصی و علی بن مکون منی بمنزلہ ہارون من موسیٰ" کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر تشریف لے گئے تھے تو حضرت ہارون کو اپنا خلیفہ بنا گئے تھے، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے وقال موسیٰ اذین ہارون الخلفی فی قومی "اور ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ کی زندگی میں انتقال فرما گئے اور ان کے بعد خلیفہ نہیں ہوئے، لہذا اس سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ تم ہی میری وفات کے بعد خلیفہ ہو گئے اور وجہ مشابہت تمام امور میں مشابہت ضروری نہیں ہوتی، لہذا تمام امور میں حضرت ہارون کے برابر ہونا ضروری نہیں صرف اس وقت خلیفہ کر جانے میں تشبیہ ہے اور قرابت کی بنا پر آپ نے یہ خلافت عطا فرمائی کیونکہ گھر والوں پر قرابت واری کو خلیفہ کیا جاتا ہے اور پھر جب کہ آپ نے صاف فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تو اس سے خود اس چیز کی وضاحت ہو گئی۔

۱۵۰۷ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
عَنْدَرُ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْتَنِي  
وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي  
وَقَاصٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ خَلَفَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي  
طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
تَخْلُفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ  
تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا  
نَبِيَّ بَعْدِي \*

۱۵۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ، (دوسری سند) محمد بن عثی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، مصعب بن سعد بن ابی وقاص، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک کے لئے تشریف لے گئے تو آپ نے حضرت علی کو (مدینہ پر) خلیفہ کیا، انہوں نے کہا یا رسول اللہ، آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں، آپ نے فرمایا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہے جیسا کہ حضرت ہارون کا موسیٰ کے پاس تھا، باقی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۵۰۸ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ \*

۱۵۰۸۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۵۰۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَادٍ وَتَقَارِبًا فِي اللَّفْظِ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا التَّرَائِبِ فَقَالَ أَمَا مَا ذَكَرْتُ ثَمَانًا قَالَهُنَّ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ أَسُبَّهُ لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةً مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ خَلْفَةٌ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَلَفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالنِّصْبَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِنَّا أَنَا لَا نُبَوِّءُ بَعْدِي وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَتَطَارَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوا لِي عَلِيًّا قَاتِيًّا بِأُرْمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (فَقُلْ نَعَالُوا نَدْعُ أَهْلَ بَنَاءِكُمْ وَأَهْلَ بَنَاءِكُمْ) دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَقَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ عَوْلَاءَ أَهْلِي

۱۵۰۹۔ قتیبہ بن سعید، محمد بن عباد، حاتم بن اسماعیل، بکیر بن مسمار، عامر بن سعد بن ابی وقاص، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ نے انہیں امیر بنایا اور بولے کہ تم ابو تراب کو برا کیوں نہیں کہتے؟ سعد بولے کہ میں تمہیں باتوں کی بنا پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں، انہیں برا نہیں کہتا اگر ان باتوں میں سے ایک بھی مجھے حاصل ہو جائے تو وہ میرے لئے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ پیاری ہے، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور آپ نے کسی لڑائی پر جاتے ہوئے انہیں مدینہ منورہ میں چھوڑا تو حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں، آپ نے فرمایا، کیا تم اس بات سے راضی نہیں کہ تمہارا درجہ میرے نزدیک ایسا ہو جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ہارون علیہ السلام کا، باقی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، اور میں نے حضور سے خیر کے دن سنا، فرما رہے تھے کہ کل میں ایسے آدمی کو جہنم دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول بھی اس سے محبت رکھتے ہیں، یہ سن کر ہم اس کے انتظار میں رہے آپ نے فرمایا میرے پاس علیؑ کو بلاؤ، وہ آئے اور ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں، آپ نے ان کی آنکھوں میں تھوک دیا اور جہنم ان کے حوالہ کر دیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ فتح عطا فرمائی اور جب آیت ”ندع اہلنا و اہلناکم“ نازل ہوئی تو آپ نے حضرت علی، حضرت قاطمہ اور حضرت حسین کو بلایا اور فرمایا اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔

(فائدہ) حضرت امیر معاویہ نے حضرت سعدؓ سے حضرت علیؓ کو برا نہ کہنے کا سبب پوچھا، جیسا کہ اور حضرات ان کو برا کہتے تھے بلکہ حریدہ برآں ان کے مناقب و فضائل کا علم ہو جائے۔

۱۵۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا

۱۵۱۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عندر، شعبہ، (دوسری سند) محمد بن عثمان، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سعد بن ابراہیم، ابراہیم بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم



شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابِرَاهِيمَ سَمِعْتُ ابِرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ النُّبَيْهِ صَنِىَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ اَمَّا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى \*

۱۵۱۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَنِىَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأَعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا أُحْبِيتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ قَالَ فَتَسَاوَرَتْ لَهَا رَجَاءٌ اَنْ أُدْعَى لَهَا قَالَ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَنِىَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا وَقَالَ امْسُ وَلَا تَلْفِتْ حَتَّى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ قَالَ فَسَارَ عَلِيٌّ شِبَعًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ فَصَرَخَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَى مَاذَا أَقَاتِلُ النَّاسَ قَالَ قَاتِلْهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِنَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ \*

۱۵۱۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَنِىَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأَعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ

و سلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے حضرت علیؑ سے فرمایا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسا کہ حضرت ہارون کا حضرت موسیٰ کے پاس تھا۔

۱۵۱۱۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن قاری، سہیل بن سہیل اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا، یہ جھنڈا میں ایسے شخص کو جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے دوں گا، اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں پر فتح عطا کرے گا، حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ اس دن کے علاوہ میں نے کبھی بھی امارت کی تمنا نہیں کی، پھر میں آپ کے سامنے اسی امید کی وجہ سے آیا کہ آپ مجھے اس کام کے لئے بلاویں، لیکن آپ نے حضرت علیؑ کو بلایا اور وہ جھنڈا انہیں دیا اور فرمایا چلے جاؤ کسی طرف التفات نہ کرو تا آنکہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں پر فتح عطا فرمائے، حضرت علیؑ کچھ دور چل کر ٹھہر گئے اور کسی طرف التفات نہیں کیا، پھر بختہ آواز سے بولے یا رسول اللہ کس بات پر میں لوگوں سے لڑوں؟ آپ نے فرمایا، ان سے لڑو حتیٰ کہ وہ ”لا الہ الا اللہ“ اور ”محمد رسول اللہ“ کی گواہی دیں، جب وہ اس بات کی گواہی دے دیں تو انہوں نے تم سے اپنی جان اور مال کو محفوظ کر لیا، مگر کسی حق کے بدلے، اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔

۱۵۱۲۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز بن ابی حازم، ابو حازم، سہیل بن سعد (دوسری سند) قتیبہ، یعقوب بن عبد الرحمن، ابو حازم، حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا، اہمیت یہ جھنڈا میں ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں، چنانچہ

اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ قَالَتِ  
النَّاسُ يَدْرُسُونَ لِكُلِّهُمْ أَهْلُهُمْ يُعْطَاهَا قَالِ قَلَمًا  
أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوًا عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ أَبُو  
عَبِيٍّ نَنْ أَيْ صَالِبٍ فَقَالُوا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
بِشُكِّي عَيْنِي قَالَ فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ فَأَتِيَهُ بِهِ فَبَصَقَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنِهِ  
وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى كَانُوا لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ  
فَأَعْطَاهُ الرِّايَةَ فَقَالَ عُبَيٌّْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَأَتْلِبُهُمْ  
حَتَّى يَكُونُوا بِمِثْلِنَا فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ عَلَى رَسَلِكِ  
حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ  
وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَحِبُّ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ  
فَوَاللَّهِ لَأَنْ يُهْدِيَ اللَّهُ بَنِي رَجُلًا وَاجِدًا حَيْرٌ  
لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النِّعَمِ \*

۱۵۱۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ  
يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ  
سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَبِيرٍ  
وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلَيَّ فَلَجَقَ  
بِالنَّسِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَمًا كَانَ مَسَاءً  
الْلَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللَّهُ فِي صَبَاحِهَا قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَعْطِيَنَّ الرِّايَةَ أَوْ  
لَأُخَذَنَّ بِالرِّايَةِ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
أَوْ قَالَ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِذَا  
نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوهُ فَقَالُوا هَذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّايَةَ فَفَتَحَ  
اللَّهُ عَلَيْهِ \*

رات بھر صحابہ کرام ذکر کرتے رہے کہ یہ جھنڈا کس کو ملتا  
ہے؟ جب صبح ہوئی تو سب کے سب لوگ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور ہر ایک اس بات کی  
تمنا کرتا تھا کہ یہ جھنڈا مجھے مل جائے، آپ نے فرمایا، علی ابن  
طالب کہاں ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ ہیں، اور  
ان کی آنکھیں دکھتی ہیں، پھر آپ نے انہیں بلا بھیجا، وہ نہانے  
گئے آپ نے ان کی آنکھوں میں تھوکا اور ان کے لئے دعا  
فرمائی، وہ بالکل اچھے ہو گئے، گویا انہیں کوئی تکلیف نہ تھی، پھر  
آپ نے انہیں جھنڈا دیا، حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ  
میں ان سے قاتل کروں یہاں تک وہ ہم جیسے ہو جائیں، آپ  
نے فرمایا آہستہ چلا جا حتیٰ کہ ان کے میدان میں اتر پھر انہیں  
اسلام کی دعوت دے، اور اللہ کا جو حق ان پر واجب ہے انہیں  
بتا، بخدا اگر اللہ تعالیٰ تیرے ذریعہ سے ایک آدمی کو ہدایت کر  
ے تو یہ تیرے لئے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے۔

۱۵۱۴ - قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسحاق، یزید بن ابی عبید،  
حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
حضرت علی غیبر کے دن پیچھے روئے، ان کی آنکھیں دکھ رہی  
تھیں، پھر وہ بولے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر  
پیچھے رہوں، چنانچہ وہ نکلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
مل گئے، جب وہ رات ہوئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا  
فرمائی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں کل یہ  
جھنڈا اس شخص کو دوں گا یا یہ جھنڈا وہ شخص لے گا جس کو اللہ  
تعالیٰ اور اس کا رسول چاہتے ہیں، یا وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے  
رسول کو چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں پر فتح دے گا، پھر  
یہ ایک ہم نے حضرت علی کو دیکھا، اور ہمیں امید نہ تھی کہ یہ  
جھنڈا انہیں ملے گا، لوگوں نے کہا یہ علی ہیں اور ان کو ہی حضور  
نے جھنڈا دیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں پر فتح  
فرمائی۔



١٥١١ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَشُجَاعُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عُلَيْيَةَ قَالَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سَمْعِيلُ بْنُ أَبِي إِسْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبُو حَيَّانَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَخَصْمِي يَوْمَ مَسْرَةِ وَنَحْمَرِ بْنِ مُسْلِمٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَلَمَّا جِئْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ خَصْمِي لَقَدْ لَقِيتُ يَا زَيْدُ عَجْرًا كَثِيرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ حَدِيثَهُ وَعَزَّوْتُ مَعَهُ وَصَلَّيْتُ لِحَقِّهِ لَقَدْ لَقِيتُ يَا زَيْدُ عَجْرًا كَثِيرًا حَدَّثَنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا ابْنَ أُخْتِي وَاللَّهِ لَقَدْ كَبُرَتْ سُنِّي وَقَدِمَ عَهْدِي وَنَسِيتُ بَعْضَ الَّذِي كُنْتُ أَعْبِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا حَدَّثَكُمْ فَأَقْبِلُوا وَمَا لَنَا فَلَا تُكَلِّفُونِي ثُمَّ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِيمَا عَطِيبًا بِمَاءٍ يُدْعَى حُمَّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمَدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعِظَ وَذَكَرَ ثُمَّ قَالَ أَمَا يَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يَوْمُ شَكٍّ أَنِّي بَأَنِّي رَسُولُ رَبِّي فَأُحْيِبُ وَأَنَا تَارِكٌ هَيْكَلِكُمْ ثَقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخَلُّوا بِكِتَابِ اللَّهِ وَاسْتَمْعِيكُوا بِهِ فَجِئْتُ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ وَرَغِبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أَذْكُرْكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي أَذْكُرْكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي أَذْكُرْكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَقَالَ لَهُ خَصْمِي وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ يَا زَيْدُ أَلَيْسَ بِسَاوَةِ مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ قَالَ بِسَاوَةِ مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ وَلَكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مِنْ حَرَمِ الصَّدَقَةِ بَعْدَهُ قَالَ وَمَنْ هُمْ قَالَ هُمْ آلُ عَلِيٍّ وَآلُ عَقِيلٍ وَآلُ حَقِيقٍ وَآلُ

۵۱۴۔ زبیر بن حرب، شجاع بن مخلد، ابن علیہ، اسماعیل بن ابراہیم، ابو حیان، یزید بن حیان بیان کرتے ہیں کہ میں اور حصین بن سبرہ اور عمرو بن مسلم، حضرت زید بن ارقم کے پاس گئے، جب ہم ان کے پاس جا کر بیٹھ گئے تو حصین بولے اے زید تم نے تو بہت بڑی نیکی حاصل کی ہے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ کی حدیث سنی، آپ کے ساتھ جہاد کیا، اور آپ کے پیچھے تم نے نماز پڑھی، زید تم نے تو خیر کثیر حاصل کر لی، ہم سے کچھ احادیث بیان کرو جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں، حضرت زید بن ارقم بولے، اے میرے بھتیجے میری عمر بہت ہو گئی اور مدت گزر گئی، اور بعض باتیں جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کر لی تھیں، وہ بھول گیا، لہذا میں جو بیان کروں، اسے قبول کرو اور جو نہ بیان کروں اس کے لئے مجھے مجبور نہ کرو، پھر زید بولے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں ایک پانی پر مکہ اور مدینہ کے درمیان جسے تم کہتے خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے، آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کی اور وعظ و نصیحت فرمائی، پھر فرمایا، اما بعد! اے لوگو! میں آدمی ہوں، قریب ہے کہ میرے رب کا بھیجا ہوا میرے پاس آئے اور اسے قبول کر لوں، میں تم میں دو عظیم الشان چیزیں چھوڑے جاتا ہوں، پہلی ان میں سے کتاب اللہ ہے، اس میں ہدایت اور نور ہے، لہذا اللہ کی کتاب کو پکڑے رہو اور مضبوطی کے ساتھ قائم رہو، آپ نے کتاب اللہ کی طرف خوب رغبت اور توجہ دلائی، پھر فرمایا اور دوسری چیز میرے لہل بیت ہیں، میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں خدا یاد دلاتا ہوں، میں اہل بیت کے بارے میں تمہیں خدا یاد دلاتا ہوں، حصین بولے، اے زید آپ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ کی ازواج مطہرات اہل بیت نہیں، زید بولے آپ کی ازواج مطہرات بھی اہل بیت ہیں اور اہل بیت وہ سب ہیں جو، برآء۔ کر لعد ذکاء جوامہ۔ حصین۔

کون ہیں؟ زید نے کہا حضرت علی، عقیل، جعفر اور عباسؓ کی اولاد ہے، حصین بولے ان سب پر صدقہ حرام ہے، زید بولے ہاں۔

۱۵۱۵۔ محمد بن یحییٰ بن ابی حاتم، حسان، سعید بن مسروق، زید بن حیان، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور زبیر کی حدیث کی طرح حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۵۱۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، ابو حیان سے اسی سند کے ساتھ اسحاق بن ابراہیم کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی جریر کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ اللہ کی کتاب میں ہدایت اور نور ہے جو اسے پکڑے رہے گا وہ ہدایت پر رہے گا اور جو چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہو جائے گا۔

۱۵۱۷۔ محمد بن یحییٰ بن ابی حاتم، حسان بن ابراہیم، سعید بن مسروق، زید بن حیان بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت زید بن ارقم کے پاس گئے اور ان سے کہا آپ نے بہت ثواب کمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے، پور آپ کے پیچھے نماز پڑھی، بقیہ روایت ابو حیان کی روایت کی طرح ہے، باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ آپ نے فرمایا میں تم میں دو بھڑکی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں، ایک ان میں کتاب اللہ ہے وہ اللہ کی رسی ہے جو اس کی پیروی کرے گا ہدایت پائے گا، اور جو اسے چھوڑ دے گا گمراہ ہوگا، اور اس روایت میں ہے کہ ہم نے کہا کہ اہل بیت کون ہیں؟ آپ کی ازواج ہیں؟ حضرت زید نے فرمایا، خدا کی قسم عورت ایک مدت تک مرد کے ساتھ رہتی ہے پھر وہ اسے طلاق دے دیتا ہے تو وہ اپنے باپ اور قوم کی طرف چلی جاتی ہے، اہل بیت سے مراد آپ کی ذات تھی اور آپ کے وہ عصبات ہیں جن کو آپ کے بعد صدقہ لینا حرام ہے۔

عَبَّاسٍ فَإِنَّ كُلَّ هَؤُلَاءِ حُرْمَ الصَّدَقَةِ قَالَ نَعَمْ \*

۱۵۱۵ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ بْنُ الرِّثَّانِ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ إِسْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَاقِ الْحَدِيثِ يَنْحَوُّ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ \*

۱۵۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كَلَّا هُمَا عَنْ أَبِي حَيَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ مَنْ اسْتَمْسَكَ بِهِ وَاتَّخَذَ بِهِ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ أَعْطَاهُ ضَلَّ \*

۱۵۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ بْنُ الرِّثَّانِ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ إِسْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ لَقَدْ رَأَيْتَ خَيْرًا لَقَدْ صَاحَبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ وَمَسَاقِ الْحَدِيثِ يَنْحَوُّ حَدِيثِ أَبِي حَيَّانَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ آتَا وَإِنِّي نَارُكَ فَبِكُمْ تَقْلِبُنِ أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ حَبْلُ اللَّهِ مَنْ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى ضَلَالَةٍ وَفِيهِ فَقُلْنَا مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ نِسَاؤُهُ قَالَ لَا وَإِنَّ اللَّهَ إِنَّ الْمَرْأَةَ تَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ الْغَضَرِ مِنَ الدَّهْرِ نَمَّ يُطْلَقُهَا فَرَجَعَ إِلَى أَبِيهَا وَقَوْمِهَا أَهْلُ بَيْتِهِ أَصْنُهُ وَعَصْبَتُهُ الَّذِينَ لَمْ يَلِدُوا لَهُ وَلَا لَهُمْ نَسَبٌ \*



(۴۷۷) پہلی روایت میں ازواج مطہرات کو اہل بیت میں بائیں معنی شریک کیا ہے کہ وہ آپ کے اہل ہیں، ان کا کرام اور احترام واجب ہے، اور قرآن کریم میں آیت تطہیر جو اہل بیت کے بارے میں نازل ہوئی ہے، وہ اسی معنی کو شامل ہے، اس میں ازواج مطہرات بھی شامل ہیں اور جن پر صدقہ کا مال لینا حرام ہے، ان کی تشریح میں پہلے کر چکا، نیز کتاب اللہ پر عمل پیرا ہونے کی تاکید سے یہ نہ سمجھ لینا چاہئے جس معاذ اللہ اہل امت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت نہیں بلکہ قرآن کریم میں توجاہ، بجا اطاعت رسول کا حکم آیا ہے، لہذا ایسے لوگوں کی عنایات اور گمراہی خود قرآن کریم ہی سے واضح اور روشن ہے۔

۱۵۱۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَازِمٍ عَنْ أَبِي سَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اسْتَعْبَلُ عَلَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ مِنْ آلِ مُرْوَانَ قَالَ فَمَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يَسْتِمَ عَلَيْهِ قَالَ فَأَتَى سَهْلٌ فَقَالَ لَهُ أَمَا إِذْ أَتَيْتَ فَقُلْ لِعَنْ آلَهُ أَبَا التَّرَابِ فَقَالَ سَهْلٌ مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التَّرَابِ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا فَقَالَ لَهُ أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ يَمْ سَهْلُ أَبَا تَرَابٍ قَالَ فَخَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتِ فَاصِلَةً فَمَنْ يَحْذُ عَلِيًّا فِي الْيَتِ فَقَالَ أَيْنَ أَيْ غَمَلَتْ فَقَالَتْ كَانَ يَتِي وَيَتُهُ شَيْءٌ فَقَاضَتْنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقُلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ انْظُرْ أَيْنَ هُوَ فَخَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَخَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْطَضِعٌ قَدْ سَقَطَ رِذَاؤُهُ عَنْ شِقْبِهِ فَاصْبَاهُ تَرَابٍ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ قُمْ يَا التَّرَابِ قُمْ يَا التَّرَابِ \*

(۲۲۵) بَاب فِي فَضْلِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ \*

۱۵۱۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قُتَيْبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ أَبِي

۱۵۱۸۔ قصیدہ بن سعید، عبدالعزیز بن سہیل، ابو حازم، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ مروان کی ولادت میں سے ایک شخص مدینہ منورہ پر حاکم ہوا، اس نے حضرت سہل کو بلایا اور (معاذ اللہ) حضرت علی کو برا کہنے کا حکم دیا، حضرت سہل نے انکار کیا، وہ بولا اگر تو انہیں برا نہیں کہتا تو یہ کہو (معاذ اللہ) ابو تراب پر اللہ کی لعنت ہو، سہل بولے کہ حضرت علی کو تو کوئی نام ابو تراب سے زیادہ محبوب نہیں تھا اور وہ اس نام سے پکارنے سے خوش ہوتے تھے، وہ بولا اس کا واقعہ بیان کرو ان کا نام ابو تراب کیوں ہوا، حضرت سہل بولے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لائے تو گھر میں حضرت علیؑ کو نہ پایا، آپ نے فرمایا تمہارے بہن علم کہاں ہیں؟ وہ بولیں کہ مجھ میں اور ان میں کچھ باتیں ہوئیں وہ ناراض ہو کر چلے گئے اور یہاں نہیں سوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا دیکھو علی کہاں ہیں؟ وہ آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ مسجد میں سو رہے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؑ کے پاس تشریف لے گئے، وہ لیٹے ہوئے تھے اور چادر ان کے پہلو سے رو رہی تھی اور ان (کے بدن) کو مٹی لگ گئی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مٹی صاف کرنا شروع کی، اور فرمانے لگے، ابو تراب! اٹھ جاؤ، ابو تراب! اٹھ جاؤ۔

باب (۲۲۵) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل۔

۱۵۱۹۔ عبداللہ بن مسلم، سیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، عبداللہ بن عامر، ابو رجیع، ام المومنین، حضرت علیؑ

سَعِيدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَامِرٍ بْنِ رَيْعَةَ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ أَرَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ  
أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ وَسَمِعْنَا صَوْتَ  
السَّلَاحِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ هَذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ جِئْتُ أَحْرُسُكَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَنَامَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَمِعَتْ  
عَطِيطَةً \*

رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھل گئی اور نیند اچاٹ ہو گئی، آپ نے  
فرمایا کاش میرے اصحاب میں سے کوئی نیک بخت آدمی رات  
بھر میری حفاظت کرے، بیان کرتی ہیں کہ اتنے میں ہمیں  
ہتھیاروں کی آواز محسوس ہوئی، آپ نے فرمایا کون ہے؟ وہ  
بوئے سعد بن ابی وقاص بارہا رسول اللہ، میں آپ کے پاس پہنچ  
دینے کو حاضر ہوا ہوں، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ پھر  
آپ سو گئے، یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز  
سنی۔

(فائدہ) علمائے کرام بیان کرتے ہیں کہ یہ واقعہ ارشاد خداوندی "وَاللَّهُ يَعْصَمُكَ مِنَ النَّاسِ" کے نزول سے پہلے کا ہے، جب یہ آیت  
نازل ہوئی تو آپ نے پہرہ لٹا دیا، پھر دیا، نووی جلد ۲ صفحہ ۲۸۰۔

۱۵۲۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى  
بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَامِرٍ بْنِ رَيْعَةَ أَنَّ  
عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَقْدَمُهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا  
صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ فِينَا  
مَنْ كَذَلِكَ سَمِعْنَا حَشْحَشَةً مَبْنَعٍ فَقَالَ مَنْ  
هَذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ وَقَعَ فِي  
نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ فَلَمَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ وَبِی رَوَايَةُ ابْنِ رُمْحٍ فَقُلْتُ  
مَنْ هَذَا \*

۱۵۲۰ - قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث،  
یحییٰ بن سعید، عبد اللہ بن عامر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہا بیان کرتی ہیں کہ عید منورہ میں تشریف لانے کے  
زمانے میں ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند نہیں  
آئی، آپ نے فرمایا کاش میرے اصحاب میں سے کوئی صالح  
آدمی ہوتا، جو آج رات میری چوکیداری کرتا، ہم اسی حالت  
میں تھے کہ ہتھیاروں کی کچھ بھنسناسٹ محسوس ہوئی، آپ نے  
فرمایا کون ہے؟ بوئے سعد بن ابی وقاص، آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کس لئے آئے ہو؟ وہ بوئے میرے دل میں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے متعلق اندیشہ  
ہوا، اس لئے میں چوکیداری کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔  
آپ نے حضرت سعد کو دعا دی، پھر آپ سو گئے، اور ابن ریح  
ن روایت میں ہے کہ ہم نے پوچھا کون ہے۔

۱۵۲۱ - محمد بن یحییٰ، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید، عبد اللہ بن عامر  
بن ربیعہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات جاگے اور بقیہ حدیث  
سلیمان بن بلال کی روایت کی طرح بیان کرتے ہیں۔

۱۵۲۱ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّهْمَنِ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ غَامِرٍ بْنِ رَيْعَةَ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ  
أَرَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ



بخاری حدیث سلیمان بن بلال \*

۱۵۲۱ - حَدَّثَنَا مُنْصَوْرُ بْنُ أَبِي مُرَاجٍ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ شَدَادٍ قَالَ سَمِعْتُ عِيَّابًا يَقُولُ مَا جَمَعَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ بِأَحَدٍ  
غَيْرِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنَّهُ جَعَلَ يَقُولُ لَهُ يَوْمَ  
أَحَدٌ أَرُمَ فَذَاكَ أَبِي وَأُمِّي \*

۱۵۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ  
قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ  
حَدَّثَنَا أَبُو يَكْرُبُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَ  
حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ الْحَنْفَلِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ  
بْنِ بَشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ سَعْدِ بْنِ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ \*

۱۵۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ  
قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بَعْنِي ابْنُ بِلَالٍ عَنْ  
يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ  
بِشْرِ وَقَاصٍ قَالَ لَقَدْ جَمَعَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أَحَدٍ \*

۱۵۲۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ رُمَيْحٍ  
عَنِ الثَّيْمِيِّ بْنِ سَعْدِ بْنِ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ  
سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

۱۵۲۱ - منصور بن ابی مرزاجم، ابراہیم بن عبد اللہ، عیاب بن شداد، عبد اللہ بن شداد، میں نے اپنے باپ کو کسی کے لئے جمع نہیں فرمایا، عمر سعد بن مالک (یعنی سعد بھی اپنی و قاص) کے لئے (۱)، آپ نے احد کے دن ان سے فرمایا اے سعد تیرا میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہو گیا۔

۱۵۲۲ - احمد بن محمد، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ۔

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع۔

(تیسری سند) ابو کریب، اسحاق حنفلی، محمد بن بشر، مسعر۔

(چوتھی سند) ابن ابی عمر، سفیان، مسعر، سعد بن ابراہیم،

عبد اللہ بن شداد، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب

سابق روایت مروی ہے۔

۱۵۲۳ - عبد اللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن میرے لئے اپنے ماں باپ کو جمع فرمایا۔

۱۵۲۴ - شعبہ بن سعید، ابن ریح، لیث بن سعد، (دوسری سند) ابن ثنی، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح حضرت سعد بن ابی وقاص سے فرمایا تھا "فداک ابی وانی" اسی طرح غزوہ احزاب کے موقع پر حضرت زبیر کے لئے بھی یہ فرمایا تھا۔ حضرت علی جو فرما رہے ہیں کہ ایسا صرف حضرت سعد بن وقاص سے فرمایا تھا ان کی مراد یا تو غزوہ احد کا موقع ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر کسی اور کے لئے نہیں فرمایا حضرت علی نے اپنے علم کے مطابق یہ بات ارشاد فرمائی تھی اور حضرت زبیر سے اسی کہنے کا انھیں علم نہ تھا۔

۱۵۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ  
يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ  
عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ لَهُ أَتَوِيَهُ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ كَانَ  
رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أُحْرِقَ الْمُسْلِمِينَ  
فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمِ ذَلِكَ  
أَبِي وَأُمِّي قَالَ فَتَرَعْتُ لَهُ بِسَهْمٍ لَيْسَ فِيهِ  
نَصْلٌ فَأَصَبْتُ حَنْبَةً فَسَقَطَ فَأَنكَشَفْتُ غُورَتَهُ  
فَضَعَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى نَوَاجِذِهِ \*

۱۵۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ  
بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا  
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مِسَالِكُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ  
بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ نَزَلَتْ فِيهِ آيَاتٌ مِنَ  
الْقُرْآنِ قَالَ خَلَفْتُ أُمَّ سَعْدٍ أَنْ لَا تُكَلِّمَهُ أَبَدًا  
حَتَّى يَكْفُرَ بِدِينِهِ وَلَا تَأْكُلْ وَلَا تَشْرَبْ قَالَتْ  
رَعَيْتَ أَنَّ اللَّهَ وَصَّاهُكَ بِوَالِدَيْكَ وَأَنَا أُمُّكَ وَأَنَا  
أَمْرُكَ بِهَذَا قَالَ مَكَتُ ثَلَاثًا حَتَّى غَضِبَ عَلَيْهَا  
مِنْ الْجَهْدِ فَقَامَ ابْنُ لَهَا يُقَالُ لَهُ عُمَارَةُ  
فَسَقَاهَا فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلَى سَعْدٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ هَذِهِ الْآيَةَ ( وَوَصَّيْنَا  
الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَسَنًا ) ( وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى  
أَنْ تُشْرِكَ بِي ) ( وَفِيهَا ) ( وَصَاحِبُهُمَا فِي الدُّنْيَا  
مَعْرُوفًا ) قَالَ وَأَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْبَةً عَظِيمَةً فَأَذَا فِيهَا سَيْفٌ  
فَأَخَذَتْهُ فَأَتَيْتُ بِهِ الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَفْلَنِي هَذَا السَّيْفُ فَأَنَا مَنْ قَدْ  
عَلِمْتُ خَالَه فَقَالَ رُدُّهُ مِنِّي حَتَّى أَخَذْتُهُ

۱۵۲۶ - محمد بن عباد، حاتم بن اسماعیل، بکیر بن مسمار، عامر بن  
سعد، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن ان کے  
لئے اپنے ماں باپ کو جمع کیا، بیان کرتے ہیں کہ مشرکین میں  
ایک شخص تھا جس نے مسلمانوں کو جلادیا تھا، آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سعد تیرے ساؤ میرے ماں باپ تم پر  
قربان ہوں، میں نے بغیر پھل کا تیر کھینچ کر اس کے پہلو پر مارا  
وہ گر پڑا اور اس کی شرم گاہ کھل گئی (اس مدے جانے سے)  
آپ نبی، تا آنکہ آپ کے سامنے کے دندان مبارک نظر  
آنے لگے۔

۱۵۲۷ - ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، حسن بن موسیٰ،  
ساک بن حرب، مصعب بن سعد اپنے والد حضرت سعد سے  
روایت کرتے ہیں کہ ان کے متعلق قرآن کریم کی کئی آیات  
نازل ہوئیں، ان کی والدہ نے قسم کھائی کہ ان سے کبھی بات نہ  
کرے گی، حتیٰ کہ اپنے دین کا کفر کریں اور نہ کھائے گی اور نہ  
پئے گی، اور بولی اللہ تعالیٰ نے تمہیں ماں باپ کی اطاعت کا حکم  
دیا ہے اور میں حیرت میں ہوں اور تجھے اس بات کا حکم کرتی  
ہوں، پھر تمہیں دن اسی حال میں رہی نہ کھایا نہ پیا، حتیٰ کہ اسے  
غشی آگئی، آخر ایک بیٹا تھا جس کا نام عمارہ تھا، کھڑا ہوا اور اسے  
پانی پلایا، وہ حضرت سعد پر بددعا کرنے لگی تو اللہ تعالیٰ نے یہ  
آیت نازل فرمائی (ترجمہ) کہ ہم نے انسان کو والدین سے نیکی  
کا حکم دیا، لیکن اگر وہ زور ڈالیں تو میرے ساتھ اس کو شریک  
کرے جس کا تجھے علم نہیں، تو ان کی اطاعت مت کرو، اور ایک  
مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سامان غنیمت ہاتھ  
آیا، اس میں ایک تلوار تھی، وہ میں نے لے لی اور آپ کے پاس  
آیا، اور عرض کیا کہ یہ تلوار مجھے بطور انعام دے دیجئے، اور میرا  
حال آپ جانتے ہی ہیں، آپ نے فرمایا اسے وہیں رکھ دے  
جہاں سے اٹھائی ہے، میں گیا اور قصد کیا کہ اسے گد ام میں ڈال



فَانْطَلَقْتُ حَتَّى إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أُنْقِيَهُ فِي الْقَبْضِ  
لَا مُنْتَبِي نَفْسِي فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ أَعْطِيهِ قَالَ  
فَشَدُّ لِي صَوْتُهُ رُدُّهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ قَالَ  
فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ( يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْإِنْفَالِ )  
قَالَ وَمَرَضْتُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي فَقُلْتُ دَعْنِي أُنْقِمْ مَالِي  
حَيْثُ شِئْتُ قَالَ فَأَبَى قُلْتُ فَالْإِنْفَالُ قَالَ  
فَأَبَى قُلْتُ فَالْثُلُثُ قَالَ فَسَكَتَ فَكَانَ بَعْدُ  
الْثُلُثُ جَائِزًا قَالَ وَأَنْتَبْتُ عَلَيَّ نَقَرٌ مِنَ الْإِنْفَالِ  
وَالْمُهَاجِرِينَ فَقَالُوا تَعَالِ نَطْعِمُكَ وَنَسْقِيكَ  
خَمْرًا وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ قَالَ فَأَنْتَبْتُهُمْ  
فِي حَشٍّ وَالْحَشُّ الْبُسْتَانُ فَإِذَا رَأْسُ حَزْرٍ  
مَتَوَيٍّ عِنْدَهُمْ وَزَوْقٌ مِنْ خَمْرٍ قَالَ فَأَكَلْتُ  
وَشَرَبْتُ مِنْهُمْ قَالَ فَذَكَرْتُ الْإِنْفَالِ  
وَالْمُهَاجِرِينَ عِنْدَهُمْ فَقُلْتُ الْمُهَاجِرُونَ خَيْرٌ  
مِنَ الْإِنْفَالِ قَالَ فَأَعَدَّ رَجُلٌ أَحَدَ لَحْيَيْ  
الرَّأْسِ فَضَرَبَنِي بِهِ فَجَرَحَ يَأْنِي فَأَنْتَبْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ يَغْنِي نَفْسَهُ شَأْنُ الْخَمْرِ ( إِنَّمَا  
الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْدَامُ رِجْسٌ مِنْ  
عَمَلِ الشَّيْطَانِ ) \*

دون لیکن میرے دل نے مجھے ملامت کی اور میں پھر آپ کے  
پاس لوٹا اور عرض کیا، یہ تم کو مجھے دے دیجئے، آپ نے سختی  
سے فرمایا، اسے وہی رکھ دے جہاں سے لی ہے، تب اللہ نے یہ  
آیت کریمہ من الانفال نازل فرمائی، سعد بیان کرتے  
ہیں کہ میں بیمار ہوا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
بلوا بھیجا، آپ تشریف لائے، میں نے عرض کیا مجھے اجازت  
دیجئے کہ میں اپنا مال جسے چاہوں تقسیم کر دوں، آپ راضی  
نہیں ہوئے، میں نے کہا اچھا آرہا تقسیم کر دوں، آپ نہیں  
مانے، میں نے کہا اچھا تھا ہی، آپ خاموش ہو گئے، پھر یہی حکم  
ہوا کہ تمہاری مال تقسیم کرنا درست ہے، بیان کرتے ہیں کہ ایک  
مرتبہ میں انصار اور مہاجرین کے کچھ لوگوں کے پاس گیا، وہ  
بولے آؤ ہم تمہیں کھلائیں اور شراب پلائیں، اس وقت  
شراب حرام نہ ہوئی تھی، چنانچہ میں ان کے پاس ایک باغ میں  
گیا، وہاں ایک اونٹ کے سر کا گوشت بھونا گیا تھا اور شراب کی  
ایک مشک رکھی تھی، میں نے ان کے ساتھ گوشت کھایا اور  
شراب پی، پھر وہاں مہاجرین اور انصار کا ذکر آیا، میں نے کہا  
مہاجرین انصار سے بہتر ہیں، ایک شخص نے سری کا ایک ٹکڑا لیا  
اور مجھے مارا جس سے میری ناک زخمی ہو گئی، میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر واقعہ بیان کیا تو اللہ رب  
العزت نے میری وجہ سے شراب کے بارے میں یہ آیت  
کریمہ نازل فرمائی کہ انما الخمر الخ یعنی شراب، بخواریت، حیر  
سب پلید اور شیطان کے کام ہیں۔

۱۵۲۸۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک بن  
حرب، مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ  
انہوں نے فرمایا میرے بارے میں چار آیتیں نازل ہوئی ہیں، اور  
بقیہ روایت زہری عن سماک کی روایت کی طرح مروی ہے،  
باقی شعبہ کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ حضرت سعد نے  
فرمایا کہ لوگ جب میری ماں کو کھانا کھانا چاہتے تو اس کا منہ

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْثَرِ وَمُحَمَّدُ  
بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ  
سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ أُنْزِلَتْ فِيَّ أَرْبَعُ آيَاتٍ  
وَسَاقِ الْحَدِيثِ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ  
سِمَاكِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَالَ فَكَانُوا إِذَا

أَرَادُوا أَنْ يَطْعَمُوهَا شَجَرُوا فَاهَا بَعْضًا ثُمَّ  
أَوْجَرُوهَا وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا فَضْرَبَ بِهِ أَنْفَ  
سَعْدٍ فَضَرَرَهُ وَكَانَ أَنْفُ سَعْدٍ مَقْزُورًا \*

۱۵۲۹- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْبَانَ عَنْ ابْنِ الْمُبْدَامِ بْنِ شَرِيحٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ فِي نَزَلَتْ ( وَنَا تَطْرُدُ الَّذِينَ  
يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ ) قَالَ نَزَلَتْ فِي  
مِثْقَةِ أَنَا وَأَبِي مَسْعُودٍ مِنْهُمْ وَكَانَ الْعُشَيْرُ كُؤُنَ  
قَالُوا لَهُ تَذَنِّي هَؤُلَاءِ \*

۱۵۳۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ  
ابْنِ الْمُبْدَامِ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ  
الْعُشَيْرُ كُؤُنَ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْرُدُ  
هَؤُلَاءِ لَأَنْ يَحْجَرُنَا عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ أَنَا وَأَبِي  
مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ مِنْ هَذَيْنِ وَبِذَاكَ وَرَجُلَانِ لَسْتُ  
أَسْمِيَهُمَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقَعَ فَحَدَّثَتْ نَفْسُهُ  
قَائِرِينَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ( وَنَا تَطْرُدُ الَّذِينَ يَدْعُونَ  
رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ) \*

(۲۲۶) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا \*

۱۵۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ  
وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ  
الْأَعْلَى قَالُوا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ  
سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي عَثْمَانَ قَالَ لَمْ يَبْقَ مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ بَنَاتِ

ایک لکڑی سے کھولتے، اور اس کے منہ میں کھانا ڈالتے، اور اس  
روایت میں ہے کہ سعد کے ناک پر مارا، ان کی ناک چر گئی اور  
بیشہ چر گئی رہی۔

۱۵۲۹- زبیر بن حرب، عبدالرحمن بن سفیان، مقدم بن شریح،  
بواسطہ اپنے والد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے  
ہیں کہ یہ آیت ”وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ“  
چھ آدمیوں کے بارے میں نازل ہوئی، میں اور ابن مسعود بھی  
ان میں سے تھے، مشرکین کہتے تھے کہ آپ ان لوگوں کو اپنے  
پاس رکھتے ہیں۔

۱۵۳۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ الاسدی، اسرائیل،  
مقدم بن شریح، بواسطہ اپنے والد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم چھ آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے پاس تھے تو مشرکین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے کہنے لگے کہ آپ ان لوگوں کو اپنے پاس سے نکال دیجئے، یہ  
ہم پر جرات نہ کر سکیں گے، ان ہی لوگوں میں، میں تھا، ابن  
مسعود تھے، ایک شخص بذیل کا تھا، اور بلالؓ تھے اور دو شخص جن  
کا نام میں نہیں جانتا، آنحضرت کے دل میں جو اللہ نے چاہا وہ آیا،  
آپ نے اپنے ہی دل میں باتیں کیں، تب اللہ تعالیٰ نے یہ  
آیت نازل فرمائی، ان لوگوں کو مت دور کرو جو اپنے رب کو صحیح  
دشام پکارتے ہیں، اور اس کی رضامندی کے طالب ہیں۔

باب (۲۲۶)۔ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فضائل!

۱۵۳۱- محمد بن ابی بکر المقدمی، حامد بن عمر البکراوی، محمد بن  
عبد الاعلیٰ، معتمر بن سلیمان بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو عثمان  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا  
کہ ان ایام میں جب کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
جہاد کر رہے تھے تو بعض دن آپ کے ساتھ حضرت سعد رضی



الْأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا \*

۱۵۳۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا سَقْبَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ نَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَأَنْتَذَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَذَبَهُمْ فَأَنْتَذَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَذَبَهُمْ فَأَنْتَذَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٍّ وَخَوَارِيٍّ الزُّبَيْرِ \*

۱۵۳۳ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا سَقْبَانُ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّكِ عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ \*

۱۵۳۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْحَلِيلِ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ مُسْهِرٍ قَالَ إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَعَ النِّسْوَةِ فِي أَطْلَمَ حَسَّانَ فَكَانَ يُطَاطِئُ لِي مَرَّةً فَأَنْظَرُ وَأُطَاطِئُ لَهُ مَرَّةً فَيَنْظُرُ فَكُنْتُ أَغْرِفُ أَبِي إِذَا مَرَّ عَلَى فَرَسِهِ فِي السَّلَاحِ إِلَيَّ بِنِي قُرَيْظَةَ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَدْ كَثُرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي فَقَالَ وَرَأَيْتَنِي يَا بُنَيَّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمَّا وَاللَّهِ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ أَبَوِي

اللہ تعالیٰ عنہ، اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کوئی نہیں رہا۔

۱۵۳۲۔ عمرو بن المقد، سقیان بن عیینہ، محمد بن مئکہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے غزوہ خندق کے دن لوگوں کو جہاد کی ترغیب دی، حضرت زبیرؓ نے جواب دیا میں حاضر اور مستعد ہوں، آپ نے پھر بلایا، تو حضرت زبیرؓ نے بنی جواب دیا، آپ نے پھر بلایا، تو حضرت زبیرؓ ہی بولے، تب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے کچھ خصوصی مددگار ہوتے ہیں اور میرا خصوصی مددگار زبیرؓ ہے۔

۱۵۳۳۔ ابو کریب، ابواسامہ، ہشام بن عروہ، (دوسری سند) ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، وکیع، سقیان، محمد بن المئکہ، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن عیینہ کی روایت کی طرح بیان کرتے ہیں۔

۱۵۳۴۔ اسماعیل بن حلیل، سدید بن سعید، علی بن مسہر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور عمرو بن ابی سلمہ خندق کے دن عورتوں کے ساتھ، حضرت حسان بن ثابتؓ کے قلعہ میں ہی تھے، تو کبھی وہ میرے لئے جھک جاتا اور میں دیکھ لیتا اور کبھی میں اس کے لئے جھک جاتا تو وہ دیکھ لیتا، اور میں اپنے والد کو پہچان لیتا جب وہ گھوڑے پر ہتھیار باندھے ہوئے بنی قریظہ کی طرف نکلتے، راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عبد اللہ بن عروہ نے عبد اللہ بن زبیرؓ سے روایت کیا ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس کا تذکرہ اپنے والد سے کیا، وہ بولے بیٹا تو نے مجھے دیکھا تھا؟ میں نے کہا ہاں، انہوں نے فرمایا خدا کی قسم اس دن حضور نے میرے لئے اپنے ماں باپ کو جمع کیا، اور فرمایا کہ تجھ

پر میرے ماں باپ قداہوں۔

۱۵۳۵۔ ابو کریم، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خندق کے دن میں اور عمرو بن ابی سلمہ اس قلعہ میں تھے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات تھیں اور بقیہ حدیث حسب سابق ابن مسہر کی روایت کی طرح مروی ہے، اور حدیث میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں کیا ہے، لیکن واقعہ کو حدیث ہشام بن عمرو میں ملایا ہے۔

۱۵۳۶۔ قتیہ بن سعید، عبد العزیز، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرمہ پہاڑ پر تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر تھے، وہ پتھر حرکت کرنے لگا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حراٹھبر جا، تیرے اوپر نبی یا صدیق یا شہید کے علاوہ کوئی نہیں۔

(قائدہ)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق کے علاوہ باقی سب ظالم شہید کئے گئے۔

۱۵۳۷۔ عبد اللہ بن محمد بن یزید بن خنیس، احمد بن یوسف ازدی، اسماعیل بن ابی اویس، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حراٹھ پہاڑ پر تھے وہ حرکت کرنے لگا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے حراٹھبر جا، تیرے اوپر نبی یا صدیق یا شہیدوں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے اور پہاڑ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد بن ابی وقاص تھے۔

فَقَالَ فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي

۱۵۳۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ كُنْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي الْأُطْلَمِ الَّذِي فِيهِ النِّسْوَةُ يَعْنِي نِسْوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُسْهِرٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ فِي الْحَدِيثِ وَلَكِنْ أَدْرَجَ الْقِصَّةَ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ

۱۵۳۶۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى جِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ وَاحْمَدُ بْنُ يَوْسُفَ الْأَزْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي مُلْبَعَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى جَبَلٍ جِرَاءٍ فَتَحَرَّكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْكُنْ جِرَاءَ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ



(فائدہ) عائشی عیاض فرماتے ہیں، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو اس معنی کے اعتبار سے شہید فرمادیا کہ ان کے لئے جنتی ہونے کی آپ نے شہادت دی تھی اور یہ شہود بالحدیث تھے۔

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَعَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ أُمُّكَ وَاللَّهِ مِنْ (الَّذِينَ اسْتَحَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ) \*  
۱۵۳۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، عبدہ، ہشام بن عروہ، حضرت عروہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے مجھ سے فرمایا بخدا تمہارے دونوں باپ ان لوگوں میں سے تھے جن کا ذکر اس آیت میں ہے، الَّذِينَ اسْتَحَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ۔

(فائدہ) حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عروہ کے باپ ہی تھے، باقی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے نانا تھے اور نانا کو باپ کہہ دیا کرتے ہیں۔

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَرَأَى تَعْنِي أُمُّ بَكْرٍ وَالزُّبَيْرُ \*  
۱۵۳۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ دونوں سے مراد حضرت ابو بکرؓ اور حضرت زبیرؓ ہیں۔

۱۵۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيمٍ، وَكَيْعٌ، إِسْمَاعِيلُ، يُمَى، حَدَّثَنَا عَرُودُ يَمَانٍ كَرْتِے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے کہا کہ تیرے دونوں باپ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے زخمی ہو جانے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کی۔  
۱۵۴۰۔ ابو کریم، وکیع، اسماعیل، یمنی، حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے کہا کہ تیرے دونوں باپ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے زخمی ہو جانے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کی۔

باب (۲۲۷) فضائل أبي عبيدة بن الجراح رضي الله تعالى عنه کے فضائل۔

۱۵۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلْيَةَ عَنْ عَالِدِ حٍ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلْيَةَ أَخْبَرَنَا عَالِدٌ عَنْ أَبِي قُبَابَةَ قَالَ قَالَ أَنَسٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيْنًا وَإِنَّا أَمِيْنَتَا أَبْتُهَا النَّأْمَةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ \*  
۱۵۴۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، خالد، (دوسری سند) زبیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، خالد، ابو قلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن الجراح ہیں۔

(فائدہ) بہت تمام صحابہ کرام کے ان میں صفت امین زیادہ غالب اور ممتاز تھی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام میں سے ہر ایک کو شان خصوصی کے ساتھ خاص فرمادیا ہے (نووی جلد ۲ صفحہ ۲۸۲)۔

۱۵۴۲- حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَهْلَ الْيَمَنِ قَبِلُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا يُعَلِّمُنَا السُّنَّةَ وَالْإِسْلَامَ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَقَالَ هَذَا أَمِينٌ هَذِهِ الْأُمَّةُ \*

۱۵۴۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعُتْبِيِّ وَأَبْنُ بَشَّارٍ وَاللُّغْطُ بَابُ الْعُتْبِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حُلَيْفَةَ قَالَ جَاءَ أَهْلَ نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْعَثْ إِلَيْنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقٌّ أَمِينٌ حَقٌّ أَمِينٌ قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنَ الْحَرَّاسِ \*

۱۵۴۴- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَعْوَةً \*

(۲۲۸) بَابُ فَضَائِلِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا \*

۱۵۴۵- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِحَسَنِ لَلَّهِمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأُحِبُّهُ وَأُحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُ \*

۱۵۴۲- عمرو ناقد، عفان، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یمن کے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ساتھ ایک ایسا شخص بھیج دیجئے جو ہمیں حدیث اور اسلام سکھائے، تو آپ نے حضرت ابو عبیدہؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ یہ اس امت کا امین ہے۔

۱۵۴۳- محمد بن عقی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق، صلیہ بن زفر، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نجران کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے پاس ایک امانت دار آدمی بھیج دیجئے، آپ نے فرمایا میں تمہارے پاس ایک امانت دار شخص کو بھیجتا ہوں، یقیناً وہ امین ہے اور محض امانت کے ساتھ ممتاز ہے، راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے اس طرف نگاہیں جمائیں چنانچہ آپ نے ابو عبیدہ بن الجراح کو بھیجا۔

۱۵۴۴- اسحاق بن ابراہیم، ابو داؤد حفری، سلیمان، ابو اسحق سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

باب (۲۲۸) حضرت حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فضائل۔

۱۵۴۵- احمد بن حنبل، سفیان بن عیینہ، عبید اللہ بن ابی یزید، نافع بن جبیر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسنؓ کے لئے فرمایا اللہ العالمین میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ، اور محبت رکھ اس سے جو اس سے محبت کرے۔

(فائدہ) سبحان اللہ الملک بیت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بھی کیا عجیب نعمت ہے کہ بندہ اس کے ذریعہ سے رب العالمین کا محبوب بن جاتا ہے، باقی محبت حقیقی یہی ہے کہ ان حضرات کے نقش قدم پر چلے اور اس سے سرمو تقلید نہ کرے ورنہ محض دعوئی دعوئی ہے جیسے



جولہ سید کہتے ہیں نہیں بنا سکتا، اسی طرح کوئی صرف دعوے کرنے سے اس مقام کو حاصل نہیں کر سکتا، یہ مقام بہت بلند ہے، مکمل کمال کی طرف پہنچنے والا، لہذا انہیں دو اہیات کے ترک سے مر کر بھی زندہ ہو جائیں تو یہ مقام حاصل نہیں ہو سکتا۔

۱۵۳۶۔ ابن ابی عمر، سفیان، عبید اللہ بن ابی یزید، نافع بن عبید بن مطعم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دن کے کسی وقت میں، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا، نہ آپ مجھ سے بات کرتے تھے اور نہ میں آپ سے یہاں تک کہ بنی قریظہ کے بازار میں پہنچے، پھر آپ ہوئے، اور حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لائے اور دریافت کیا بچہ ہے بچہ یعنی حضرت حسن، ہم سمجھے کہ ان کی والدہ نے نہلانے اور خوشبو کا بار پہنانے کے لئے روک رکھا ہے، لیکن تھوڑی سی دیر میں وہ دوڑتے ہوئے آئے اور دونوں (یعنی حضور اور حضرت حسن) ایک دوسرے سے گلے ملے، پھر آپ نے فرمایا، اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ، اور اس سے محبت رکھ جو اس سے محبت کرے۔

(قاعدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت اور صحابہ کرام کی محبت درحقیقت اللہ ہی کی محبت ہے تو اللہ تعالیٰ سے محبت بالذات ہے اور دوسروں سے بالواسطہ، تو مومن کی شان یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ جن کی احاطت اور محبت رکھنے کا حکم فرمائے، اس پر عمل پیرا رہے۔

۱۵۳۷۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عدی، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن علی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شانے پر دیکھا، اور آپ فرما رہے تھے اے اللہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی اس سے محبت رکھ۔

۱۵۳۸۔ محمد بن بشیر، ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ، عدی بن ثابت، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حضرت حسن بن علی کو اپنے شانے پر بٹھا رکھا ہے، اور فرما رہے ہیں اے اللہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ۔

۱۵۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ عَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَهْلِ بَنِي كُثَيْبٍ وَنَا أَكْلَمُهُ حَتَّى جَاءَهُ سَوْفَى بِنْتُ قَيْطَانٍ ثُمَّ انْصَرَفَ حَتَّى أَتَى جَنَاءَ فَاصِمَةَ فَقَالَ أَتَمَّ لَكُمْ أَتَمَّ لَكُمْ يَعْنِي حَسَنًا فَطَلَمْنَا اللَّهُ إِنَّمَا نَحْبِسُهُ أَمَّا إِيَّانَ تَغْسِلُهُ وَنُلْبِسُهُ سِيحَابًا فَلَمَّ يَبِيتُ أَنْ جَاءَهُ يَسْفَى حَتَّى اعْتَلَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ وَأُحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُ \*

۱۵۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ وَأُحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُ \*

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غَنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَضِيعًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ وَأُحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُ \*

۱۵۴۹- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الرَّومِيِّ الْيَعَامِيُّ وَتَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْغُبَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا النُّصْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ قَدْتُ بَنِيَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ بِغَلَّتِهِ الشَّهْبَاءَ حَتَّى أَذْخَلْتُهُمْ حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا قَدَامَهُ وَهَذَا خَلْفَهُ \*

۱۵۵۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرِ أَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ ( إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ) \*

۱۵۴۹- عبد اللہ بن الرومی الیعامی، عباس بن عبد العظیم، الغبری، نصر بن محمد، عکرمہ بن عمار، حدیثنا النضر بن محمد حدیثنا عکرمہ وهو ابن عمار حدیثنا ابراہیم عن ابیہ قال لقد قدت بنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والحسن والحسین بغلته الشہباء حتی اذخلتہم حجرة النبی صلی اللہ علیہ وسلم هذا قدامہ وهذا خلفہ \*

۱۵۵۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، زکریا، مصعب بنت شیبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت نکلے، اور آپ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے، جس پر کچادوں یا ہانڈیوں کے نقش سیاہ بالوں سے بنے ہوئے تھے، اتنے میں حضرت حسنؑ آئے آپ نے انہیں اس چادر کے اندر کر لیا، پھر حضرت حسینؑ آئے، آپ نے انہیں بھی چادر میں کر لیا، پھر حضرت فاطمہؑ آئیں، انہیں بھی اندر بلا لیا، اس کے بعد حضرت علیؑ تشریف لائے انہیں بھی اسی چادر میں کر لیا، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی، انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اهل البیت ویطہرکم تطہیرا۔

(فائدہ)۔ یہ آیت تطہیر خاص کر نزواج مطہرات ہی کے بارے میں نازل ہوئی تھی، جیسا کہ آیت کا سیاق و سباق اس پر دال ہے، مگر حضور نے ان کو بھی داخل فرمایا کہ پاکی میں یہ بھی شامل ہو جائیں۔

(۲۲۹) بَابُ فَضَائِلِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا \*

۱۵۵۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ ( ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ

باب (۲۲۹) حضرت زید بن حارثہ، اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فضائل۔

۱۵۵۱- قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ام زید بن حارثہ کو زید بن محمدؑ کہا کرتے تھے (کیونکہ یہ حضور کے متبعی تھے) یہاں تک کہ قرآن کریم میں یہ حکم نازل ہوا، ان کو ان کے باپوں کی طرف نسبت کر کے پکارو، یہ اللہ تعالیٰ کے



أَفْطَطُ عِنْدَ اللَّهِ \*

نزدیک زیادہ اچھا ہے۔

۱۵۵۲- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وَهَّيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِمِثْلِهِ \*

۱۵۵۲- احمد بن سعید دارمی، حبان، وہیب، موسیٰ بن عقبہ، سالم، حضرت عبداللہ سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۵۵۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَيُّوبُ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَنْجَبْنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ يَغْتَرُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَتَا وَأَمْرٍ عَنْهُمْ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي أَمْرِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ تَطَعْنُوا فِي أَمْرِهِ فَقَدْ كُتِبَ تَطَعْنُونَ فِي أَمْرِهِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَإِنَّمِ اللَّهُ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْأَمْرِ وَإِنْ كَانَ لَعَيْنُ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنْ هَذَا لَعَيْنُ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ \*

۱۵۵۳- یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل، عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا ہوا اس کا سردار حضرت اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا تو لوگوں نے ان کی سرداری پر طعن کیا، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ اگر تم اسامہ کی سرداری پر طعن کرتے ہو تو البتہ تم اس کے والد کی سرداری میں بھی اس سے پہلے طعن کر چکے ہو، خدا کی قسم اس کا باپ سرداری کے لائق تھا اور سب لوگوں میں وہ میرا زیادہ پیارا تھا، اور اب اسامہ ان کے بعد سب لوگوں میں مجھے زیادہ پیارا ہے۔

۱۵۵۴- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْعَبْرِ إِنْ تَطَعْنُوا فِي أَمْرِهِ يُرِيدُ أَسَامَةَ بْنُ زَيْدٍ فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِي أَمْرِهِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَإِنَّمِ اللَّهُ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لَهَا وَإِنَّمِ اللَّهُ إِنْ كَانَ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّمِ اللَّهُ إِنْ هَذَا لَهَا لَعْنٌ يُرِيدُ أَسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ وَإِنَّمِ اللَّهُ إِنْ كَانَ لَأَحَبُّهُمْ إِلَيَّ مِنْ بَعْدِهِ فَأَوْصِيكُمْ بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ صَالِحِكُمْ \*

۱۵۵۴- ابو کریب، ابو اسامہ، عمر بن حمزہ، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرماتے تھے آپ نے فرمایا آج اگر تم اسامہ کی سرداری پر نکتہ چینی کرتے ہو تو اس سے قبل اس کے باپ کی سرداری پر بھی نکتہ چینی کر چکے ہو، خدا کی قسم وہ سرداری کے لائق تھا اور خدا کی قسم میرے محبوب ترین لوگوں میں تھا، اور بخدا اسامہ بھی سرداری کے لائق ہے، اور بخدا زید کے بعد یہ مجھے سب سے زیادہ پیارا ہے، لہذا میں تمہیں اسامہ کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ تمہارے نیک لوگوں میں سے ہیں۔

(۲۳۰) بَابُ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا \*

باب (۲۳۰) فضائل حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

۱۵۵۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُكَيْلٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ  
لِابْنِ الزُّبَيْرِ أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ  
فَحَمَلْنَا وَتَوَكَّلْتُ \*

۱۵۵۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو  
أَسَامَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ بِوَسْطِ حَدِيثِ  
ابْنِ عُكَيْلٍ وَإِسْنَادِهِ \*

۱۵۵۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ  
أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا  
قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ  
الْأَحْوَلِ عَنْ مُورِقِ الْعَجَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلَقِّي بِصَبِيَّانِ أَهْلَ بَيْتِهِ  
قَالَ وَإِنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُيِّقَ بِي إِلَيْهِ فَحَمَلَنِي  
بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِئْتُ بِأَخِي فَأَطْلَعَهُ فَأَرْدَفَهُ  
خَلْفَهُ قَالَ فَأَدْخَلْنَا الْمَدِينَةَ ثَلَاثَةَ عَشْرِ ذِي  
الْحِجَّةِ \*

۱۵۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمِ حَدَّثَنِي  
مُورِقٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلَقِّي بِنَا  
قَالَ فَتُلَقِّي بِي وَبِالْحَسَنِ أَوْ بِالْحُسَيْنِ قَالَ فَحَمَلُ  
أَحَدُنَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْآخَرَ خَلْفَهُ حَتَّى دَخَلَا  
الْمَدِينَةَ \*

۱۵۵۹- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ  
بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
يَعْقُوبَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ

۱۵۵۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، حبیب بن الشہید،  
عبد اللہ بن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن  
جعفر نے ابن زبیر سے فرمایا تمہیں یاد ہے جب میں اور تم اور  
ابن عباسؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے، انہوں  
نے کہا ہاں، تو آپ نے ہمیں سوار کر لیا تھا اور تمہیں چھوڑ دیا تھا  
(سواری پر اتنی جگہ نہ ہوگی)

۱۵۵۶- اسحاق بن ابراہیم، ابواسامہ، حبیب بن الشہید سے ابن  
علیہ کی روایت اور اس کی سند کے مطابق حدیث مروی ہے۔

۱۵۵۷- یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، عاصم  
احول، مورق مجلی، حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر  
سے تشریف لاتے تو گھر کے بچے آپ سے جا کر ملتے، ایک  
مرتبہ آپ سفر سے تشریف لائے، اور میں آپ سے ملنے  
آگے گیا، آپ نے مجھے اپنے سامنے بٹھالیا، پھر حضرت فاطمہؓ  
کے ایک صاحبزادے آئے، آپ نے انہیں اپنے پیچھے بٹھالیا،  
پھر ہم تینوں ایک جانور پر بیٹھے ہوئے مدینہ منورہ میں داخل  
ہوئے۔

۱۵۵۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الرحیم بن سلیمان، عاصم  
مورق، حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف  
لاتے تو ہم لوگوں سے ملتے، ایک مرتبہ مجھ سے اور حسن یا  
حسین سے ملے تو آپ نے ہم میں ایک کو سامنے بٹھالیا اور ایک  
کو پیچھے، حتیٰ کہ مدینہ میں داخل ہوئے۔

۱۵۵۹- شیبان بن فروخ، مہدی بن سیمون، محمد بن عبد اللہ بن  
ابی یعقوب، حسن بن سعد مولیٰ، حسن بن علی، حضرت عبد اللہ  
بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی



اللہ علیہ وسلم نے ایک دن مجھے اپنے پیچھے بٹھا لیا اور چپکے سے ایک بات فرمائی، جو میں کسی سے بیان نہیں کروں گا۔

باب (۲۳۱) فضائل ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

۱۵۶۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، ابواسامہ، (دوسری سند) ابو کریب، ابواسامہ، ابن نمیر، وکیع، ابو معاویہ، (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبدہ بن سلیمان، ہشام بن عروہ، (چوتھی سند) ابو کریب، ابواسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبد اللہ بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوفہ میں سنا بیان کر رہے تھے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ تمام عورتوں میں افضل مریم بنت عمران ہیں، اور تمام عورتوں میں (اپنے زمانہ میں) سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد ہیں، ابو کریب کہتے ہیں کہ وکیع نے آسمان و زمین کی طرف اشارہ کر کے بتایا۔

۱۵۶۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیع۔

(دوسری سند) محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ۔ (تیسری سند) عبد اللہ بن معاذ غنوی، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عروہ بن مروحہ، حضرت موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں بہت کامل ہوئے ہیں، مگر عورتوں میں سوائے مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کے کوئی کامل نہیں ہوئی، اور عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔

عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَرَدْتُ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ فَأَسْرَأَ إِلَيَّ حَدِيثًا لَمْ أُحَدِّثْ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ \*

(۲۳۱) بَابُ فَضَائِلِ خَدِيجَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا \*

۱۵۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبِي أُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَوَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ كُنْهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَاللَّفْظُ حَدِيثُ أَبِي أُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا بِالْكُوفَةِ يَقُولًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ إِيمَرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ وَأَشَارَ وَكِيعٌ إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ \*

۱۵۶۱۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَلُ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ غَيْرُ مَرْيَمَ بِنْتِ إِيمَرَانَ وَآسِيَةَ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ \*

۱۵۶۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، امین نمبر، امین فضیل، عمارہ بن ابی زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبریل امین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ خدیجہ آپ کے پاس ایک برتن لے کر آتی ہیں، اس میں سالن ہے یا کھانا یا شربت لہذا جب وہ آئیں تو آپ انہیں میرا سلام کہئے، اور جنت میں ایک محل کی جو خولدار موتیوں کا بنا ہوا ہے، انہیں خوشخبری سنا دیجئے، جس میں نہ کسی قسم کی گونج ہوگی اور نہ کسی قسم کی تکلیف ہوگی، ابو بکر بن ابی شیبہ نے سماعت کے بجائے عن ابی ہریرہ کہا اور منی نہیں کہہ۔

۱۵۶۳۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، محمد بن بشر العبدی، اسماعیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں حضرت خدیجہ کو ایک محل کی بشارت دی ہے، بولے جی ہاں، حضور نے انہیں جنت میں ایک خولدار موتی کا مکان بننے کی بشارت دی ہے جس میں نہ شور و شغب اور نہ تکلیف۔

۱۵۶۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ۔

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع۔

(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، معمر بن سلیمان، جریر۔

(چوتھی سند) ابن ابی عمر، سفیان، اسماعیل بن خالد، ابن ابی اوفی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۵۶۵۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ کو جنت میں ایک (خاص قسم کے) مکان ملنے کی بشارت دی ہے۔

۱۵۶۶۔ ابو کریم، محمد بن العلاء، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ كُرَيْبٍ وَأَبْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْكَ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَلَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَأَقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ وَمِنِّي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَحْبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رَوَاتِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ وَلَمْ يَقُلْ فِي الْحَدِيثِ وَمِنِّي

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَرَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ بَشَرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَحْبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ

۱۵۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُعْظِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَجَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنِهِ

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَشَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ عَظِيمٍ فِي الْجَنَّةِ

۱۵۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ



حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غُرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غُرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَلَقَدْ هَمَّكَتُ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِلَدَاتٍ سَبْعِينَ لَمَّا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ فَصَبٍ فِي الْحَجَّةِ وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِيهَا إِلَى خَلَائِهَا \*

والدہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کبھی کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا کہ حضرت خدیجہؓ پر کیا اور وہ میرے نکاح سے تین سال قبل انتقال فرما چکی تھیں اور یہ رشک میں اس وقت کیا کرتی تھی، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ذکر کرتے، اور آپ کے رب نے آپ کو حکم دیا کہ انہیں جنت میں خولدہ موتیوں کا مکان ملے گی بشارت دو، اور آپ بکری ذبح کرتے تو ان کی سمیٹیوں کو گوشت بھیجا کرتے۔

۱۵۶۷- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَثْمَانَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غُرْتُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى خَدِيجَةَ وَابْنِي لَمْ أُدْرِكْهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ فَيَقُولُ أَرْسِلُوا بِهَا إِلَى أَصْلِبَاءِ خَدِيجَةَ قَالَتْ فَأَخْضَبْتُهُ يَوْمًا فَقُلْتُ خَدِيجَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ رَزَقْتُ حَبَّهَا \*

۱۵۶۷- سہل بن عثمان، حفص بن غیاث، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے کسی پر رشک نہیں کیا، البتہ حضرت خدیجہؓ پر اور میں نے ان کو نہیں پایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بکری ذبح کرتے تو فرماتے اس کا گوشت حضرت خدیجہؓ کی سمیٹیوں کو بھیج دو، میں ایک روز ناراض ہوئی اور بولی (بس خدیجہ ہی) خدیجہؓ ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ ان کی محبت مجھے عطا کر دی گئی ہے۔

۱۵۶۸- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ إِلَى قِصَّةِ الشَّاةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ بَعْدَهَا \*

۱۵۶۸- زہیر بن حرب، ابو کریب، ابو معاویہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ ابو اسامہ کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، باقی آخری حصہ کا ذکر نہیں ہے۔

۱۵۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غُرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا غُرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِهَا وَمَا رَأَيْتُهَا قَطُّ \*

۱۵۶۹- عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جتنا رشک میں نے حضرت خدیجہؓ پر کیا، آپ کی کسی بیوی پر نہیں کیا، کیونکہ آپ ان کا ذکر بہت کرتے تھے، اور میں نے خدیجہؓ کو کبھی دیکھا بھی نہیں تھا۔

(نامہ رشک کوئی بڑی چیز نہیں ہے اور کاملین سے اس کا صدور بھی کامل ہے، حضرت خدیجہؓ الکبریٰ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ نے نبوت سے قبل (جب آپ کی عمر ۲۵ سال اور حضرت خدیجہؓ کی ۳۰ سال عمر تھی) شادی کی تھی، حضرت خدیجہؓ ۲۳ سال آپ کے ساتھ رو کر

ساڑھے ۶۳ سال کی عمر میں اس دار فانی سے انتقال فرمائیں اور باتفاق علمائے کرام چار صاحبزادیاں اور ایک صاحبزادہ آپ سے تولد ہوئی۔

۱۵۷۰۔ عید بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ پر ان کے انتقال کرنے تک دوسرا نکاح نہیں کیا۔

۱۵۷۱۔ سوید بن سعید، علی بن مسہر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت خدیجہ کی بہن ہال بنت خویلد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت مانگی، آپ کو حضرت خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد آگیا، آپ خوش ہوئے اور فرمایا اللہ یہ تو ہال بنت خویلد ہیں، مجھے یہ دیکھ کر رشک آیا اور عرض کیا، کیا آپ قریش کی بوڑھیوں میں سے ایک بوڑھی بڑھیا کا ذکر کرتے ہیں جس کی چٹ لیاں تکی تھیں، اور مدت ہوئی انتقال کر چکی اور اللہ نے اس سے بہتر عوض آپ کو عطا کر دیا۔

باب (۲۳۲) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل۔

۱۵۷۲۔ خلف بن ہشام، ابو الربیع، حماد بن زید، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو مجھے تین رات تک خواب میں دکھائی گئی، ایک فرشتہ تجھے سفید حریر کے ٹکڑے میں میرے پاس لایا، اور مجھ سے کہا یہ آپ کی بیوی ہے، میں نے تیرا چہرہ کھولا تو تم ہی نکلیں، میں نے (اپنے دل میں) کہا اگر اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ خواب ہے تو ایسا ضرور ہی ہو گا۔

۱۵۷۳۔ ابن نمیر، ابن ابی ریم (دوسری سند) ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۵۷۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ہشام (دوسری سند) ابو

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ خَدِيجَةَ حَتَّى مَاتَتْ \*

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنْتُ هَالَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَا سَبِيذَانِ خَدِيجَةَ فَأَرْتَاكِ لِذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَالَةَ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ فَمَرُوتٌ فَقُلْتُ وَمَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الْمُشْرِكِينَ هَلَكْتُ فِي النَّهْرِ فَأَبْدَلَكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهَا \*

(۲۳۲) بَاب فِي فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا \*

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ حَمِيصًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيْتُكَ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَبَالٍ جَاءَنِي بِكَ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هَآؤِهِ امْرَأَتُكَ فَاتَّكَيْفُ عَنْ وَجْهِكَ فَإِذَا أَنْتَ هِيَ فَأَقُولُ إِنَّ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمَاضِي \*

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَمِيصًا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ \* ۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ



وَحَدَّثَنَا فِي سَيِّئِي عَنْ أَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَنَا  
هِشَامُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ  
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتُ غَنِي رَاضِيَةً  
وَإِذَا كُنْتُ عَلَى غَضَبِي قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ أَيْنَ  
نَعْرِفُ ذَلِكَ قَالَ أَمَّا إِذَا كُنْتُ غَنِي رَاضِيَةً  
فَأَتَلْتُ نَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتُ  
غَضَبِي قُلْتُ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَحَلَّ  
وَاللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا سَمْعَكَ \*

کریم، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا، میں جان لیتا ہوں جب تو مجھ سے خوش ہوتی  
ہے اور جس وقت کہ ناخوش ہوتی ہے، میں نے عرض کیا، آپ  
کس طرح جان لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جب تو خوش ہوتی ہے  
تو کہتی ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کی قسم اور جب  
ناراض ہوتی ہے تو کہتی ہے قسم ہے ابراہیم کے پروردگار کی،  
میں نے عرض کیا بے شک خدا کی قسم یا رسول اللہ میں آپ کا  
صرف نام ہی چھوڑتی ہوں۔

(نادمہ) یہ بھی رشک ہی ہے جو عورتوں پر معاف ہے، اس لئے صرف آپ کا اسم مبارک ہی ظاہری طور پر چھوڑ دیتی ہوں، ورنہ قلب  
آپ کی محبت اور عظمت سے لبریز ہوتا ہے، جیسے کہ واقعات اس پر شاہد ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۱۵۷۵ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ  
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ لَا  
وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ \*

۱۵۷۵۔ ابن نمیر، عبدہ، ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ  
"لا ورب ابراہیم" روایت مروی ہے، اور آخر کا جملہ مذکور  
نہیں ہے۔

۱۵۷۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْنَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَكَانَتْ  
تَأْتِينِي صَوَاحِبِي فَكُنَّ يَقْعِمْنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
عَنِّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ \*

۱۵۷۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبد العزیز بن محمد، ہشام بن عروہ، بواسطہ  
اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ دو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گریوں سے کھیلتی تھیں،  
بیان کرتی ہیں کہ میری سہیلیاں آتی تھیں اور رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر غائب ہو جاتی تھیں، تو نبی اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم انہیں میرے پاس بھیج دیا کرتے تھے۔

۱۵۷۷ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ  
ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَ  
حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ كُلُّهُمْ عَنْ  
هِشَامِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ كُنْتُ  
أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فِي بَيْتِهِ وَهُنَّ اللَّعَبُ \*

۱۵۷۷۔ ابو کریم، ابو اسامہ۔

(دوسری سند) زہیر بن حرب، جریر۔

(تیسری سند) ابن نمیر، محمد بن بشر، ہشام سے اسی سند کے  
ساتھ روایت مروی ہے اور جریر کی روایت میں ہے کہ گریوں  
سے کھیلتی تھیں اور وہی کھیل تھیں۔

۱۵۷۸۔ ابو کریم، عبدہ، ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

۱۵۷۸ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ

هشام عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَذَا يَأْتِيهِمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَتَغَوْنَ بِذَلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*  
 ۱۵۷۹ - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُمْوَانيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَيْدٌ حَدَّثَنِي وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أُرْسِلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِيَ فِي مِرْطَلِي فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ أُرْسِلَتْنِي إِلَيْكَ يَسْأَلُنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ وَأَنَا مَسَاكِينَةٌ قَالَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ بِنْتِ أُنْسٍ تُحِبُّنَ مَا أُحِبُّ فَقَالَتْ بَلَى قَالَ فَأَجِبْنِي هَلْهُ قَالَتْ فَقَامَتُ فَاطِمَةُ حِينَ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْجَعْتُ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُنَّ بِالَّذِي قَالَتْ وَبِالَّذِي قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ لَهَا مَا نُرَاكِ أَعْتَمِتِ غَنَا مِنْ شَيْءٍ فَأَرْجِعِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولِي لَهُ إِنَّ أَزْوَاجَكَ يَسْأَلُنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاللَّهِ لَا أَكَلِمُهُ فِيهَا أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَرْسَلِ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَعْفَرٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ

عنها بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرام پہنچنے کے لئے میری باری کا انتظار کرتے تھے، اور اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے طالب ہوتے تھے۔

۱۵۷۹۔ حسن بن علی حلوانی، ابو بکر بن النضر، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد صالح، ابن شہاب، محمد بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج نے حضرت فاطمہؑ کو آپ کے پاس بھیجا، انہوں نے اجازت طلب کی، آپ میرے ساتھ میری چادر میں لیٹے ہوئے تھے، آپ نے اجازت دیدی، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ، آپ کی ازواج نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور وہ چاہتی ہیں کہ آپ ابو بکرؓ کی صاحبزادی کے بارے میں (محبت میں) ہم سے عدل کریں اور میں خاموش تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے بیٹی کیا تو وہ نہیں چاہتی جو میں چاہوں، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو وہی چاہتی ہوں جو آپ چاہتے ہیں، آپ نے فرمایا تو عائشہ سے محبت رکھ، حضرت فاطمہؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنتے ہی کھڑی ہو گئیں، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے پاس گئیں اور ان سے اپنا عرض کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا بیان کر دیا، وہ بولیں ہم سمجھتی ہیں کہ تم ہمارے کچھ کام نہ آئیں، اس لئے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور عرض کرو کہ آپ کی ازواج حضرت ابو بکرؓ کی بیٹی کے بارے میں انصاف چاہتی ہیں، حضرت فاطمہؑ بولیں خدا کی قسم میں تو اب حضرت عائشہ کے بارے میں آپ سے کبھی گفتگو نہ کروں گی، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں بالآخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج نے آپ کے پاس ام المومنین حضرت زینب بنت جحشؓ کو بھیجا اور میرے برابر کے مرتبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک وہی تھیں،



الَّتِي كَانَتْ تُسَامِيَنِي مِنْهُنَّ فِي الْمُنَزَلَةِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَرِ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّينِ مِنْ زَيْنَبَ وَأَتَقَى لِلَّهِ وَأَصْدَقَ حَبِيبًا وَأَوْحَلَّ لِلرَّحِمِ وَأَعْظَمَ صَدَقَةً وَأَشَدَّ ابْتِدَالًا لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ وَتَقْرُبُ بِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مَا عَدَا سُورَةَ مِنْ حَبِيبَةٍ كَانَتْ فِيهَا تَسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةُ قَالَتْ قَامَتْ أَذْنَتْ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا عَلَيَّ الْحَالَةَ الَّتِي دَخَلْتُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا وَهُوَ بِهَا قَائِدٌ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَرْوَاحَكَ أُرْسِنَتْنِي إِلَيْكَ يَسْأَلُكَ الْعَدْلُ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ قَالَتْ ثُمَّ وَقَعْتُ بِهِ فَاسْتَطَأْتُ عَنِّي وَأَنَا أَرْقُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْقُبُ طَرَفَهُ هَلْ يَأْذُنُ لِي فِيهَا قَالَتْ فَلَمْ تَبْرَحْ زَيْنَبُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْرَهُ أَنْ أَنْتَصِرَ قَالَتْ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَنْشِبْهَا حَتَّى أَنْحَبْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي سَمِِّ إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ \*

نور میں نے کوئی محورت ان سے زیادہ دیندار، اور خدا سے زیادہ ڈرنے والی اور بہت ہی صادق اللسان، اور بہت ہی زیادہ صلہ رحمی کرنے والی اور بہت ہی صدقہ و خیرات کرنے والی نہیں دیکھی، اور نہ ان سے بڑھ کر کوئی عورت اپنے نفس پر اللہ تعالیٰ کے کام اور صدقہ میں زور دلاتی تھیں، البتہ ان میں کچھ تیزی تھی، اس سے بھی وہ جلدی پھر جاتی تھیں اور ملامت ہو جاتیں، چنانچہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی، آپ نے اجازت دی، اور آپ حضرت عائشہؓ کی چادر میں ان کے ساتھ لینے ہوئے اسی حال میں تھے جس میں حضرت طاہرہؓ آئی تھیں اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی ازواج حضرت ابو بکر کی لڑکی کے بارے میں انصاف چاہتی ہیں، پھر یہ کہہ کر میری جانب متوجہ ہوئیں، اور بہت کچھ کہا، اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہوں کو دیکھ رہی تھی، کہ آپ مجھے جواب دینے کی اجازت دیتے ہیں یا نہیں، اور زینبؓ کا سلسلہ ختم نہ ہوتا تھا، اور میں سنہ چنان لیا کہ آپ میرے جواب دینے سے برا نہیں مانیں گے، تب میں بھی ان پر آئی اور تھوڑی ہی دیر میں ان کو بند کر دیا، بیان کرتی ہیں کہ یہ دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا یہ ابو بکر صدیقؓ کی بیٹی ہے۔

(فاہود) محبت قلب کی برابری میں کوئی مکلف نہیں ہے اور نہ کوئی اس میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ برابری کر سکتا ہے، باقی آپ اور تمام امور میں برابری رکھتے تھے اور ازواج مطہرات کا محبت ہی کے بارے میں مطالبہ تھا کہ ہم سے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے برابر محبت کی جائے (نودی جلد ۲ صفحہ ۲۸۶)۔

۱۵۸۰۔ محمد بن عبد اللہ بن قحزہ اور عبد اللہ بن عثمان، عبد اللہ بن مبارک، یونس، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ جب میں ان کی جانب متوجہ ہوئی تو پھر وہ مجھ پر غالب نہ ہو سکیں۔

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُحَزَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ فِي الْمَعْنَى غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَنْشِبْهَا أَنْ أَنْحَبْتُهَا غَلَبَةً \*

۱۵۸۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ وَحَدَّثْتُ فِي كِتَابِي عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَتَفَقَّدُ يَقُولُ أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ أَيْنَ أَنَا غَدًا اسْتَبْطَأَهُ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللَّهُ بَيْنَ مَنَحْرِي وَمَنَحْرِي \*

۱۵۸۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قَرَأَ عَلَيْهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلَى صَدْرِهَا وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَالْحَقْنِي بِالرَّفِيقِ \*

۱۵۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَآبُو كَرِيمٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُهُ بْنُ سُلَيْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ \*

۱۵۸۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعْتَنَى وَابْنُ بَشَّارٍ وَالثَّلَاقُثُ لِابْنِ الْمُعْتَنَى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَبَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَأَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَقُولُ (مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا)

۱۵۸۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (بیماری میں) پوچھتے آج میں کہاں ہوں؟ اور کل کہاں ہوں گا؟ یہ خیال کرتے ہوئے کہ ابھی میری بیماری میں دیر ہے پھر میری بیماری کے دن اللہ تعالیٰ نے آپ کو میرے سینہ اور حلق کے درمیان سے بلا لیا، آپ کا سر مبارک میرے سینہ سے لگا تھا۔

۱۵۸۲- قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ہشام بن عروہ، عباد بن عبد اللہ بن الزبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی وفات سے قبل سنا، آپ فرما رہے تھے اور میرے سینہ سے ٹک لگائے ہوئے تھے، میں نے آپ کے فرمانے کی طرف توجہ کی تو آپ فرما رہے تھے اللہم اغفر لی وارحمنی والحقنی بالرفیق الاعلیٰ۔

۱۵۸۳- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، ابو اسامہ۔

(دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبدہ بن سلیمان، ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۵۸۴- محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سعد بن ابراہیم، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں سنا کرتی تھی کہ کسی نبی نے اس وقت تک انتقال نہیں فرمایا جب تک کہ اس کو دنیا میں رہتے اور آخرت میں جانے کے متعلق اختیار نہ دے دیا، پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی اس بیماری میں جس میں آپ نے انتقال فرمایا، سنا، آپ فرما رہے تھے مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصلحین وحسن اولئک رفقاء، اس وقت میں سمجھ گئی کہ اب آپ کو اختیار دے



دیا گیا۔

۱۵۸۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ۔

(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۵۸۶۔ عبد الملک، شعبہ لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سدرستی کی حالت میں فرما رہے تھے کہ کسی نبی کا اس وقت تک انتقال نہیں ہو تا جب تک کہ وہ جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے، اور پھر اسے دنیا سے جانے کا اختیار نہ مل جائے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو آپ کا سر میری ران پر تھا، آپ پر کچھ دیر تک غشی رہی، پھر افاق ہو، اور آپ نے اپنی نکاح چھت کی طرف لگا لی، پھر فرمایا اللہم الرفیق الاعلیٰ، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ اس وقت میں نے کہا کہ اب آپ ہمیں اختیار نہیں فرمائیں گے، اور مجھے وہ حدیث یاد آگئی جو آپ نے بحالت سدرستی فرمائی تھی، کہ کسی نبی کو اس وقت تک ہلا یا نہیں گیا جب تک اس نے جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لیا اور اختیار نہ ملا ہو، بیان کرتی ہیں کہ آپ کا یہ آخری کلمہ تھا جو آپ نے فرمایا "اللہم الرفیق الاعلیٰ"۔

قَالَتْ فَظَنَنْتُهُ خَيْرَ حَبِيبِي \*

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ \*

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِثْمِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَاحِبُ إِنِّ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيِّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَتْهُ عَلَى فَحِذْيِ عُنْتِي عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْتَحَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِذَا لَمْ يَخْتَارُنَا قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَرَفْتُ الْحَدِيثَ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَاحِبُ فِي قَوْلِهِ إِنِّ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيِّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ ذَلِكَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى \*

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي نَعِيمٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَبِي حُدَيْبٍ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۵۸۷۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، عبد بن حمید، ابو نعیم، عبد الواحد بن اسحاق، ابن ابی ملیکہ، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر میں تشریف لے جاتے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ ڈالتے، ایک مرتبہ قرعہ مجھ پر اور حصہ پر نکلا،

عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ أَقْرَبَ بَيْنَ  
بَيْنِهِ فَطَارَتْ الْقُرْعَةُ عَلَى عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ  
فَحَرَمَتَا مَعَهُ جَمِيعًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ  
يُنَحِّثُ مَعَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ أَلَا  
تَرَكَيْنِ الثَّيْلَةَ بَعِيرِي وَأَرْكَبُ بَعِيرِي فَتَنْظُرِينَ  
وَأَنْظُرِي قَالَتْ بَلَى فَرَكِبْتُ عَائِشَةَ عَلَى بَعِيرٍ  
حَفْصَةَ وَرَكِبْتُ حَفْصَةَ عَلَى بَعِيرٍ عَائِشَةَ  
فَعَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى  
حَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةَ فَسَلَّمَ ثُمَّ سَارَ  
مَعَهَا حَتَّى يَكُونُوا فَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَقَارَتْ فَلَمَّا  
تَرَاوَا حَفْصَةُ تَجْعَلُ رَجُلَهَا بَيْنَ الرَّاحِلَيْنِ وَتَقُولُ  
يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَشْرَهَا أَوْ حَيَّةً تَذْغُنِي  
رَسُولُكَ وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا \*

۱۵۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ  
قَعْنِبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ فَضِّلْ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضَّلَ الْغَرِيدَ  
عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ \*

۱۵۸۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَثَقَيْبَةُ وَابْنُ  
حَجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ ح  
وَحَدَّثَنَا ثَقَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ  
كَذَا هُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِي  
حَدِيثِهِمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ  
مَالِكٍ \*

چنانچہ ہم دونوں آپ کے ساتھ چلیں، اور آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم جس وقت رات کو سفر کرتے، تو حضرت عائشہ کے  
ساتھ باتیں کرتے ہوئے چلتے، حضرت حفصہ نے حضرت  
عائشہ سے کہا کہ آج کی رات تم میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ،  
اور میں تمہارے اونٹ پر سوار ہو جائی ہوں، تم دیکھو گی، اور  
میں بھی دیکھوں گی، حضرت عائشہ نے کہا اچھا، وہ حفصہ کے  
اونٹ پر سوار ہوئیں اور حفصہ ان کے اونٹ پر، رات کو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے اونٹ کی  
طرف تشریف لائے، دیکھا تو اس پر حفصہ ہیں، آپ نے سلام  
کیا، اور ان کے ساتھ ہی بیٹھ کر چل دیے، حتیٰ کہ منزل پر  
اترے، حضرت عائشہ نے (رات بھر) آپ کو نہ پایا، انہیں  
غیرت آئی، جب اتریں تو اپنا پیر لہو خرگھاس میں مارتیں اور  
کہتیں الہی مجھ پر سانپ یا بچھو مسلط کر، جو مجھے ڈس لے، وہ  
تیرے رسول ہیں انہیں کہنے کی کچھ مجال نہیں۔

۱۵۸۸- عبد اللہ بن مسلم بن قعنب، سلیمان بن بلال، عبد اللہ  
بن عبد الرحمن، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا،  
آپ فرما رہے تھے، عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے  
جیسا کہ گرید کھانے کی تمام کھانوں پر۔

۱۵۸۹- یحییٰ بن یحییٰ، ثقیبہ، ابن حجر، اسماعیل (دوسری سند)  
ثقیبہ بن عبد الرحمن، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، محمد اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، اور  
دونوں میں ”سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ کا لفظ  
نہیں ہے اور اسماعیل کی روایت میں ”سمعت انس بن مالک رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ کے لفظ ہیں۔



۱۵۹۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَنُفَعْلِيُّ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ قَالَتْ فَقُلْتُ وَعَنْهُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

۱۵۹۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الرحمن بن سلیمان، نفعلی بن عبید، زکریا، شعبہ، ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جبریل امین تم کو سلام کہتے ہیں، بیان کرتی ہیں کہ میں نے کہا، وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ

(قائدہ) حضرت خدیجہ و الکبریٰ کو پروردگار عالم اور جبریل امین دونوں نے سلام کہلویا، اور یہاں جبریل امین نے سلام کہلویا، اس سے معلوم ہوا کہ حضرت خدیجہ و الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مقام حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بلند ہے، اور مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں حادث من عروہ سے مرسل روایت موجود ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ خدیجہ عالم کی تمام عورتوں سے بہتر ہیں اور مریم علیہ السلام عالم کی تمام عورتوں سے بہتر ہیں، اور فاطمہ عالم کی تمام عورتوں سے بہتر ہیں، میری ناقص رائے میں تطبیق اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ ہر ایک اپنے اپنے وقت میں عالم کی تمام عورتوں سے بہتر ہے اور یہ امت سابقہ امتوں سے افضل اور بہتر ہے، لہذا افضلیت کلی اس بات میں یوں ہی کو حاصل ہے۔

۱۵۹۱۔ اسحاق بن ابراہیم، حماد بن زکریا بن ابی زائد، عامر، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور سابقہ روایت کی طرح حدیث مردی ہے۔

۱۵۹۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَلَانِيُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ سَمِعْتُ غَامِرًا يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا

۱۵۹۲۔ اسحاق بن ابراہیم، اسباط بن محمد، زکریا سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۵۹۲- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا اسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ هَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۵۹۳۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، ابو الیمان، شعبہ، زہری، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عائشہ یہ جبریل علیہ السلام ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں، بیان کرتی ہیں کہ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ اور آپ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھتی۔

۱۵۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ قَالَتْ فَقُلْتُ وَعَنْهُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى

۱۵۹۴۔ علی بن حجر سعدی، احمد بن حنبل، عیسیٰ بن یونس، ہشام بن عروہ، عبد اللہ بن عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۱۵۹۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كِلَاهُمَا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَهَشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

بَابُ حُجْرِ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
هَيْثَامُ بْنُ غُرُوةَ عَنْ أَحِبِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُرُوةَ  
عَنْ غُرُوةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَلَسَ إِحْدَى  
عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقِدْنَ أَنْ لَا يَكْتُمُنَّ  
مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتِ الْأُولَى زَوْجِي  
لَحْمٌ جَمَلٌ غَثٌ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ وَغَرٌّ لَا سَهْلَ  
فِي رَفْعِي وَلَا سَمِينٌ فَيَنْتَقِلُ قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي  
لَا أَيْتَ عَجْرَةٌ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذْرَهُ إِنْ أَذْكُرُهُ  
أَذْكُرُ عَجْرَةً وَيُحَرِّهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي  
الْعَشْتَقُ إِنْ أَنْطِقَ أَطْلُقُ وَإِنْ أَمْسَكَتُ أَعْلَقُ  
قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلِيلُ تِهَامَةٍ لَا حَرَّ وَلَا قُرْ  
وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَامَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي  
إِنْ دَخَلَ فَهَدَى وَإِنْ خَرَجَ أَسِيدٌ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا  
عِنْدَهُ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفٌّ وَإِنْ  
شَرِبَ اشْتَفَى وَإِنْ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُوَلِّجُ  
الْكُفَّ لِيَعْلَمَ الثَّابِتُ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي  
غَيَابَاءُ أَوْ عَيَابَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ مَحَلُّكَ  
أَوْ فَلَكَ أَوْ جَمَعَ كُلُّ ذَلِكَ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي  
الرِّيحُ رِيحُ زَوْجِي وَالْمَسُّ مَسُّ أَرْثَبٍ قَالَتِ  
التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ النُّجَادِ  
عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِي قَالَتِ  
الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ  
مِنْ ذَلِكَ لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ  
الْمَسَارِحِ إِذَا سَمِعْتَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَتَقَنَّ أَنْتَهُنَّ  
هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ  
فَمَا أَبُو زَرْعٍ أَنَا مِنْ حُلِيِّ أُذُنِي وَمَنَا مِنْ  
شَعْمِ عَضْدِي وَبَجَحْنِي فَبَجَحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي  
وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غَنِيمَةٍ بِشِقِّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ

بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ گیارہ عورتیں یہ معاہدہ کر کے  
بیٹھیں کہ اپنے اپنے خاوند کا پورا پورا حال سچا سچا بیان کر دیں کچھ  
چھپائیں نہیں، ایک عورت ان میں سے بولی کہ میرا خاوند ناکارہ،  
دبے اونٹ کی طرح ہے اور گوشت بھی سخت و شور گزرا پہاڑ کی  
پہاڑی پر رکھا ہوا ہو کہ نہ پہاڑ کا راستہ سہل ہے، جس کی وجہ سے  
وہاں چڑھنا ممکن ہو، اور نہ ہی وہ گوشت ہی ایسا ہے کہ اس کی وجہ  
سے وقت اٹھا کر اس کے اتارنے کی کوشش ہی کی جائے اور اس  
کو اختیار کیا جائے، دوسری بولی میں اپنے خاوند کی بات کہوں تو  
کیا کہوں، مجھے ڈر ہے کہ اگر اس کے عیوب کا ذکر کروں تو پھر  
خاتمہ کا ذکر نہیں، اور اگر کہوں تو ظاہری و باطنی سب ہی عیوب  
کہوں، تیسری بولی میرا خاوند لم ڈھینگ ہے اگر میں کسی بات  
میں بول پڑوں تو طلاق پورا کر چپہ ہوں تو اوہر میں لنگی ہوئی،  
چوتھی بولی میرا خاوند تھامہ کی رات کی طرح معتدل ہے، نہ گرم  
ہے نہ ٹھنڈا نہ اس سے کسی قسم کا خوف نہ ملال، پانچویں بولی میرا  
خاوند جب گھرا آتا ہے تو چیتا بن جاتا ہے اور جو کچھ گھر میں ہوتا  
ہے اس کی تحقیق نہیں کرتا، چھٹی بولی میرا خاوند اگر کھاتا ہے تو  
سب شہادیتا ہے اور جب پیتا ہے تو سب چڑھا جاتا ہے، جب لیتا  
ہے تو اکیلا ہی کپڑے میں لیٹ جاتا ہے، میری طرف ہاتھ بھی  
نہیں بڑھاتا کہ میری پراگندگی معلوم ہو، ساتویں بولی میرا شوہر  
صحبت سے عاجز، نامرد اور اتنا بیوقوف ہے کہ بات بھی نہیں  
کر سکا، دنیا میں جو کوئی بیماری کسی میں ہوگی وہ اس میں موجود  
ہے، اخلاق ایسا کہ میرا سر پھوڑے یا بدن زخمی کر دے یا دونوں  
ہی کر گزرے، آٹھویں بولی میرا خاوند چھوٹے میں خرگوش کی  
طرح نرم ہے اور خوشبو میں زعفران کی طرح مہلکا ہے، نویں  
بولی میرا خاوند رفیع الشان، بڑا ہی مہمان نواز، بڑی نیام والا اور اتنا  
قد ہے، اس کا مکان مجلس اور دار المشورہ کے قریب ہے، دسویں  
بولی میرا شوہر مالک ہے مالک کا کیا حال بیان کروں، بہت ہی زیادہ  
قابل تعریف ہے، اس کے اونٹ بکثرت ہیں، جو اکثر مکان کے



صَهْلٍ وَأَطْبَطٍ وَذَائِسٍ وَمَنْقٍ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَمَّا  
أَقْبَحُ وَأَرْقَدُ فَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ فَأَتَفَتَّحُ أُمُّ أَبِي  
زَرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عَاكِمُهَا رَدَّاحٌ وَبَيْنُهَا  
فَسَّاحٌ ابْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ  
مَضْجَعُهُ كَمَسَلٌ شَطْبِيٌّ وَشَبْعُهُ ذِرَاعُ الْحَقِيرَةِ  
بَنَتْ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بَنَتْ أَبِي زَرْعٍ طَوْعٌ أَبِهَا  
وَطَوْعٌ أُمُّهَا وَبِلْدٌ كِسَائِيهَا وَغَيْظٌ جَارِيهَا  
جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ لَا بَنَتْ  
خَدِيشًا تَبِيثًا وَلَا تَنْقَتْ مِيرَقًا تَنْقِيثًا وَلَا تَعْنًا  
بَنَتْ نَفْثِيَّتًا قَالَتْ خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ  
نَمَحَضُ فَلَقِي امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا  
كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ حَصْرُهَا بَرْمَانَتَيْنِ  
فَصَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا  
رَكِبَ شَرِبًا وَأَخَذَ عَطِيًّا وَأَرَّاحَ عَلَيَّ نَعْمًا  
ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا قَالَ كَلِمِي  
أُمُّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلُكَ فَلَوْ حَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ  
أَعْطَانِي مَا بَلَغَ أَصْغَرَ أَفْتِيَةِ أَبِي زَرْعٍ قَالَتْ  
عَائِشَةُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكَ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ \*

قریب بٹھائے جاتے ہیں، چہ آگاہ میں کم چہرتے ہیں، دوادنت جب  
باجے کی آواز سنتے ہیں تو سمجھ جاتے ہیں کہ ہلاکت کا وقت  
قریب آگیا، گیدہویں عورت ہم زرع بولی میرا شوہر ابو زرع  
ہے، ابو زرع کی کیا تعریف کروں، زیوروں سے میرے کان جھکا  
دیئے، پور چہلی سے میرے ہاڑ پر کر دیئے، مجھے ایسا خوش رکھا  
کہ میں خود پسندی میں اپنے آپ کو بھولنے لگی، مجھے اس نے ایک  
غریب گھرانہ میں پایا تھا جو تنگی میں بکریوں پر گزار کرتے، اور  
ایسے خوشحال خاندان میں لے آیا جہاں گھوڑے، اونٹ، کھیتی  
کے نمل اور کسان موجود تھے، میری کسی بات پر مجھے برا نہیں  
کہتا تھا، میں دن چڑھے تک سوئی پور کوئی مجھے جگا نہیں سکتا تھا،  
کھانے پینے میں ایسی وسعت کہ میں سیر ہو کر چھوڑ دیتی، ابو  
زرع کی ماں بھلا اس کی کیا تعریف کروں، اس کے بڑے بڑے  
برتن ہمیشہ بھر پور رہتے، اس کا مکان نہایت وسیع تھا، ابو زرع کا  
بیٹا بھلا اس کا کیا کہنا، وہ بھی پور علی نور ایسا ہلا پتلا چہرے بدن  
کا کہ اس کے سونے کا حصہ سنی ہوئی نہی یا گھوڑ کی طرح باریک،  
بکری کے بچے کا ایک دست اس کا پیٹ بھرنے کو کافی، ابو زرع  
کی بیٹی اس کا کیا کہنا، ماں کی تابعدار، باپ کی فرمانبردار، مولیٰ  
مازی سوکن کی چلن تھی، ابو زرع کی ہاندی کا حال بھی کیا بیان  
کروں، گھر کی بات کبھی باہر جا کر نہیں کہتی تھی، کھانے کی چیز  
بھی بے اجازت خرچ نہ کرتی تھی، گھر میں کوڑا کہا نہ ہونے  
دیتی تھی اور صاف رکھتی تھی، ایک دن صبح کے وقت جبکہ دودھ  
کے برتن بوائے جا رہے تھے، ابو زرع گھر سے نکلا راستہ میں پڑی  
ہوئی ایک عورت اسے ملی جس کی کمر کے نیچے چھتے جیسے دو بچے  
دو ہاروں (پستانوں) سے کھیل رہے تھے، پس وہ اسے کچھ ایسا  
پسند آئی کہ مجھے طلاق دیدی اور اس سے نکاح کر لیا، میں نے  
بھی ایک اور سردار شریف سے نکاح کر لیا جو شہسوار ہے اور سہ  
گرم ہے، اس نے مجھے بڑی نعمتیں دیں اور ہر قسم کے چاندیوں  
میں سے ایک ایک جوڑا مجھے دیا، اور یہ بھی کہا کہ ام زرع خود

بھی کھا اور اپنے منہ میں جو چاہے بھیج دے، لیکن بات یہ ہے کہ اگر میں اس کی ساری عطاؤں کو بھی جمع کروں تب بھی ابو زرع کی چھوٹی سے چھوٹی عطاء کے برابر نہیں ہو سکتی، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ حضور نے یہ واقعہ سنا کر مجھ سے فرمایا، میں بھی تیرے لئے ایسا ہی ہوں جیسا کہ ابو زرع ام زرع کے لئے، (ایک روایت میں یہ بھی ہے، مگر میں تجھے طلاق نہیں دیوں گا)۔

۱۵۹۵۔ حسن بن علی طہلانی، موسیٰ بن اسماعیل، سعید بن سلمہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے لیکن لفظوں کے معمولی سے تغیر کے ساتھ حدیث بیان کرتے ہیں۔

۱۵۹۵ - وَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّهُ لَوْنِي حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عَيَّيَاءُ طَبَاقًا وَلَمْ يَشْكُ وَقَالَ قَلِيلَاتُ الْعَسَارِجِ وَقَالَ وَصَبْرُ رَذَائِهَا وَغَيْرُ نَسَائِهَا وَغَفْرُ حَارَاتِهَا وَقَالَ وَلَا تَنْقُتْ مِيرَتَنَا تَنْقِيْنَا وَقَالَ وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ ذَابِحَةٍ زَوْجًا \*

(فائدہ) حضرت عائشہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے تین سال قبل، حضرت خدیجہ کے انتقال کے بعد مکہ مکرمہ میں شادی فرمائی اس وقت ان کی عمر چھ برس تھی اور انھیں یہ منور میں ۹ برس کی عمر میں ہوئی اور حضور کے انتقال کے وقت ان کی عمر اٹھارہ سال کی تھی، ۵۸ھ میں اس درقانی سے رحلت فرمائیں اور حکم فرمایا تھا کہ مجھے رات کو دفن کیا جائے، چنانچہ و تروا کے بعد بیعت قبرستان میں آپ کو سپرد خاک کیا گیا اور حضرت ابو ہریرہؓ نے نماز پڑھائی، عمر بن زبیرؓ، عبد اللہ بن زبیرؓ، محمد بن ابی بکرؓ، قاسم بن ابی بکرؓ، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکرؓ نے آپ کو قبر میں سپرد کر دیا (شرح ابی دسوسی، جلد ۶ صفحہ ۲۶۱)۔

باب (۲۳۳) حضرت فاطمہ زہراؓ بشت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل۔

۱۵۹۶۔ احمد بن عبد اللہ بن یونس، قتیبہ بن سعید، لیث، بن سعد، عبد اللہ بن حمید اللہ بن ابی حلیک، حضرت مسور بن خرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر فرما رہے تھے کہ ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اپنی بیٹی کا علی بن ابی طالبؓ سے نکاح کرنے کی اجازت طلب کی تو میں انہیں اجازت نہیں دوں گا، نہیں دوں گا، نہیں دوں گا، مگر یہ کہ علی میری بیٹی کو طلاق دینا پسند

(۲۳۳) بَابُ فَضَائِلِ فَاطِمَةَ بِنْتِ النَّبِيِّ عَلَيْهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ \*

۱۵۹۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ وَمُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ابْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ الْقُرَشِيُّ التَّبَعِيُّ أَنَّ الْمَسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ نَبِيَّ هِشَامِ بْنِ الْعُغَيْرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ



يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنَ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنَ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنَ لَهُمْ إِلَّا أَنْ يُجِيبَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطْلَقَ ابْنَتِي وَيُنْكَحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي يَرِثُنِي مَا رَأَيْتُهَا وَيُؤْثِرُنِي مَا آذَاهَا \*

کریں، اور ان کی بیٹی سے نکاح کریں، اس لئے کہ میری بیٹی میرا ایک حصہ ہے، مجھے شک میں ڈالتا ہے جو کہ اسے شک میں ڈالتا ہے اور ایذا پہنچاتی ہے مجھے وہ چیز جو اسے (۱) تکلیف دینا پہنچاتی ہے۔

(فائدہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر حال میں، خواہ کسی بھی سبب سے ہو، ایذا پہنچانا حرام ہے۔

۱۵۹۷ - حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ الْهَمْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَعْرُمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُؤْثِرُنِي مَا آذَاهَا \*

۱۵۹۷۔ ابو معمر، اسماعیل بن ابراہیم ہمدانی، سفیان، عمرو، ابن ابی ملیک، حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، فاطمہؑ میرا جز ہے مجھے تکلیف پہنچاتی ہے وہ چیز جس سے انہیں تکلیف ہوتی ہے۔

۱۵۹۸ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ابْنُ حَلْحَلَةَ الدُّرَلِيُّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْعَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقَتَلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَقِيَهُ الْمُسَوَّرُ بْنُ مَعْرُمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ لَا قَالَ لَهُ هَلْ أَنْتَ مُعْطِيٌّ سَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَإِنَّمَا اللَّهُ لَئِنْ أُعْطِيتَنِيهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِ أَبَدًا حَتَّى تَبْلُغَ نَفْسِي إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بَنَاتِ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ

۱۵۹۸۔ احمد بن حنبل، یعقوب بن ابراہیم، ابو الولید، بن کثیر، محمد بن عمرو بن حلالہ، الدرلی، ابن شہاب، حدیثہ، ابن الحسین، حدیثہ، انہیں جب مدینہ منورہ آئے تو ان سے مسور بن مخرمہؑ ملے، اور کہا اگر آپ کا کچھ کام ہو تو مجھ سے فرمائیے، بیان کرتے ہیں، کہ میں نے ان سے کہا کچھ نہیں، مسور بن مخرمہؑ نے کہا کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوار مجھے (حفاظت کے لئے) دیدیں گے، کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں لوگ زبردستی آپ سے اسے چھین نہ لیں، خدا کی قسم اگر وہ کھوار آپ مجھے دیدیں گے تو جب تک میری جان میں جاننا ہے کوئی اسے نہ لے سکے گا، اور حضرت علیؑ نے حضرت فاطمہؑ کی موجودگی میں ابو جہل کی بیٹی کو پیام دیا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ اپنے اس منبر پر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے اور ان دونوں میں جو ان ہو چکا تھا، آپ نے فرمایا فاطمہؑ میرے بدن کا ایک جز ہے اور مجھے ڈر ہے کہ ان کے دین

(۱) ابو جہل کی بیٹی سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح کرنا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے ایذا اور تکلیف کا باعث تھا اور حضرت فاطمہؑ کی تکلیف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی تھی اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ کو اس نکاح سے منع فرمادیا تاکہ حضرت علیؑ کو کوئی نقصان نہ ہو۔

عَلَى مَنَبَرِهِ هَذَا وَأَنَا بِرَأْسِهِ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ  
مِنِّي وَإِنِّي أَتَخَوَّفُ أَنْ تَقْتَنَ فِي دِينِهَا قَالَ ثُمَّ  
ذَكَرَ صَهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَتَتْهُ عَلَيْهِ  
فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي  
وَوَعَدَنِي فَأَوْفَى لِي وَإِنِّي لَمُسْتَأْخَرٌ حَلَالًا وَلَا  
أَجَلٌ حَرَامًا وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بَنْتُ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ مَكَانًا  
وَاحِدًا أَبَدًا \*

۱۵۹۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ الْمِسْوَرَ  
بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ  
حَطَبَ بَنْتَ أَبِي جَهْلٍ وَعِنْدَهُ فَاطِمَةُ بَنْتُ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَمِعَتْ  
بَذَلِكَ فَاطِمَةُ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَتْ لَهُ إِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ  
بَنَاتِكَ وَهَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي جَهْلٍ قَالَ  
الْمِسْوَرُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَسَمِعَتْهُ حِينَ تَشْهَدُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي  
أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ فَحَدَّثَنِي  
فَصَدَقَنِي وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَنْتَ مُحَمَّدٍ مَضْفَةٌ مِنِّي  
وَأَمَّا أَكْرَهُ أَنْ يَفْتَنُوهَا وَإِنَّمَا وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ  
بَنْتُ رَسُولِ اللَّهِ وَبَنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ عِنْدَ رَجُلٍ  
وَاحِدٍ أَبَدًا قَالَ فَتَرَكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ \*

۱۶۰۰- وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا  
وَهْبٌ يَعْنِي ابْنَ حَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ  
الْأَعْمَانَ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ \*

میں کوئی فتنہ نہ ڈالا جائے، پھر آپ نے اپنے ایک دلہا (عاص  
بن الربیع) کا جو عبد شمس کی اولاد میں سے تھا، ذکر فرمایا اور ان  
کی دلدادی کی خوب تعریف کی اور فرمایا کہ انہوں نے جو بات مجھ  
سے کہی وہ سچ کہی، اور جو وعدہ کیا پورا کیا، اور میں کسی حلال شے  
کو حرام نہیں کرتا اور نہ حرام کو حلال کرتا ہوں، لیکن خدا کی  
قسم! اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک جگہ ہر  
گز کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتیں۔

۱۵۹۹- عبد اللہ بن عبد الرحمن الدرمی، ابو الیمان، شعیب،  
زہری، علی بن حسین، حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنه بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے ابو جہل کی بیٹی کو پیام دیا،  
اور ان کے نکاح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
صاحبزادی حضرت فاطمہؑ تھیں، جب حضرت فاطمہؑ نے یہ سنا تو  
وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور عرض  
کیا کہ آپ کی قوم کہتی ہے کہ آپ اپنی صاحبزادیوں کے لئے  
غصہ نہیں ہوتے اور یہ علیؑ ہیں جو ابو جہل کی بیٹی سے نکاح  
کرنے والے ہیں، مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم (منبر) پر کھڑے ہوئے اور جب آپ نے  
تشہد پڑھا تو میں نے سنا، پھر آپ نے فرمایا، میں نے اپنی لڑکی  
(زینبؑ) کا نکاح ابو العاص بن ربیع سے کیا اس نے جو بات مجھ  
سے کہی سچ کہی، اور فاطمہؑ میرا جگر پارہ ہے اور میں ناپسند کرتا  
ہوں کہ لوگ اس کے دین پر کچھ آفت لائیں، اور بخدا اللہ کے  
رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی لڑکی ایک مرد کے پاس کبھی  
جمع نہ ہوں گی، یہ سن کر حضرت علیؑ نے پیام چھوڑ دیا۔

۱۶۰۰- ابو معن الرقاشی، وہب بن جریر، بواسطہ اپنے والد،  
زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔



۱۶۰۱- حَدَّثَنَا مُنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاهِمٍ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ  
عَائِشَةَ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ  
حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ  
عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ  
فَسَارَهَا فَبَكَتْ ثُمَّ سَارَهَا فَضَحِكَتْ فَقَالَتْ  
عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِفَاطِمَةَ مَا هَذَا الَّذِي سَارَكَ بِهِ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتْ ثُمَّ  
سَارَكَ فَضَحِكَتْ قَالَتْ سَارَنِي فَأَخْبَرَنِي بِمَوْتِهِ  
فَبَكَتْ ثُمَّ سَارَنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ مَنْ يَتَّبِعُهُ  
مِنْ أَهْلِهِ فَضَحِكَتْ \*

۱۶۰۲- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْحَحْدَرِيُّ فَضِيلُ بْنُ  
حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ  
مُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرَاجِعُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ لَمْ يُعَادِرْ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً  
فَأَقْبَلْتُ فَاطِمَةَ تَمْشِي مَا تُحْطِي بِمِشْيَتِهَا مِنْ  
مِشْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَابًا فَلَمَّا  
رَأَاهَا رَحِبَ بِهَا فَقَالَ مَرَحِبًا بِأَيْتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا  
عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ سَارَهَا فَبَكَتْ بُكَاءً  
شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى جَزَعَهَا سَارَهَا الثَّانِيَةَ  
فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ لَهَا خُصِّلِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَيْنِ نِسَائِهِ بِالسَّرَارِ ثُمَّ أُنْصَرَفَ  
تَبْكِينَ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَأَلْتُهَا مَا قَالَ لِلرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كُنْتُ أَفْهِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَّةً قَالَتْ فَلَمَّا تَوَفَّيَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ عَزَمْتُ

۱۶۰۱- منصور بن ابی مزاحم، ابراہیم بن عبد اللہ، عروہ بن زہیر، یعقوب بن ابراہیم، ابواسطہ اپنے والد، عروہ، حضرت عائشہ (دوسری سند) زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم، ابواسطہ اپنے والد، عروہ بن الزہیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کو بلایا اور کان میں ان سے کوئی بات کہی، وہ روئیں، پھر کان میں ان سے کچھ فرمایا، وہ ہنسیں، میں نے حضرت فاطمہؓ سے پوچھا کہ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کان میں کیا فرمایا جس پر تم روئیں، پھر کچھ فرمایا تو تم ہنسیں، وہ بولیں پہلے آپ نے فرمایا تم میری موت قریب ہے اس لئے میں روئی، پھر آپ نے فرمایا تو سب سے پہلے میرے الی بیت سے میرا ساتھ دے گی تو میں ہنسی۔

۱۶۰۲- ابو کامل جحدری، ابو حویشہ، فراس، عامر، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم سب ازواج نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھیں، کوئی ان میں سے باقی نہیں تھا، اتنے میں حضرت فاطمہؓ آئیں اور ان کا چلنا بالکل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے کی طرح تھا، جب آپ نے انہیں دیکھا تو مر حیا کہا، پور فرمایا مر حیا میری بیٹی، پھر آپ نے انہیں اپنی دائیں یا بائیں طرف بٹھالیا اور ان کے کان میں چپکے سے کچھ فرمایا، وہ خوب روئیں، جب آپ نے ان کا یہ حال دیکھا تو دوبارہ ان کے کان میں کچھ فرمایا، وہ ہنسیں، میں نے ان سے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے علیحدہ تم سے خاص راز کی باتیں کیں، پھر تم روئیں، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کیا باتیں کیں؟ وہ بولیں میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش نہیں کروں گی، تو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے تو میں نے انہیں اس حق کی قسم دی، جو میرا ان پر تھا،

اور کہا کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے فرمایا وہ بیان کرو، وہ بولیں حتیٰ ہاں اب بیان کروں گی، پہلی مرتبہ آپ نے میرے کان میں فرمایا کہ جبریل امین ہر سال میں مجھ سے ایک یا دو مرتبہ قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے، اور اس سال انہوں نے دو مرتبہ دور کیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ میرا وقت قریب آگیا ہے تو اللہ سے ڈرتی رہ، اور صبر کرو، میں تیرا بہت اچھا پیش خیمہ ہوں، یہ سن کر میں رونے لگی، جیسا کہ تم نے دیکھا، جب آپ نے میرا دوا دیکھا تو آپ نے دوبارہ مجھ سے مرگوشی کی، اور فرمایا اے فاطمہؓ تو اس بات سے راضی نہیں ہے کہ مومنین کی عورتوں، یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو، یہ سن کر میں غمی، جیسا کہ آپ نے دیکھا تھا۔

۱۶۰۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، زکریا (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، زکریا، فراس، عامر، مسروق، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج جمع ہوئیں، ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہی، پھر حضرت فاطمہؓ تشریف لائیں ان کی چال بالکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح تھی، آپ نے فرمایا، مرحبا میری بیٹی پھر آپ نے انہیں اپنی دائیں جانب یا بائیں جانب بٹھالیا، آپ نے ان کے کان میں کوئی بات فرمائی، حضرت فاطمہؓ رونے لگیں، پھر ایک اور بات فرمائی تو وہ ہنسنے لگیں، میں نے کہا آپ کیوں روتی ہیں، وہ بولیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش کرنے والی نہیں ہوں، میں نے کہا، میں نے تو آج کی طرح کبھی ایسی خوشی نہیں دیکھی جو رنج سے اس قدر قریب ہو، جب وہ روئیں تو میں نے کہا کہ حضور نے تمہیں اس بات سے ہمیں چھوڑ کر خاص کیا ہے، اور تم روتی ہو، اور میں نے پوچھا حضور نے کیا فرمایا، وہ بولیں کہ میں آپ کا راز فاش کرنے والی نہیں، پھر آپ کی جب رحلت ہو گئی تو میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا، حضور نے فرمایا تھا کہ جبریل ہر سال

عَلَيْكَ بِمَا لِي عَنِكَ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا حَدَّثْتَنِي مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ أَمَّا حِينَ سَأَلْتَنِي فِي الْعَرَّةِ الْأُولَى فَأَعْبَرْتَنِي أَنَّ جَبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ وَإِنَّهُ عَارِضُهُ الْآنَ مَرَّتَيْنِ وَإِنِّي لَا أَرَى الْمَاجِلَ إِلَّا قَدْ اقْتَرَبَ فَاتَّبَعِي اللَّهَ وَاصْبِرِي فَإِنَّهُ نَعَمْ السَّلَفُ أَنَا لَكَ قَالَتْ فَبَكَتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتُ فَلَمَّا رَأَى خَزْعِي سَأَلَنِي الثَّانِيَةَ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَالَتْ فَضَحِكْتُ ضَحِكِي الَّذِي رَأَيْتُ \*

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَأَةً فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا يَا بِنْتِي فَأَخْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ إِنَّهُ أَسْرَأَ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتُ فَاطِمَةُ ثُمَّ إِنَّهُ سَأَرَهَا فَضَحِكْتُ أَيْضًا فَقُلْتُ لَهَا مَا يُبْكِبُكَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأَنْفُسِي سِرًّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَقُلْتُ لَهَا حِينَ بَكَتُ أَحْصَلْتُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَلْوِيهِ دُونَنَا ثُمَّ تَبَكَّيْنِ وَسَأَلْتَهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأَنْفُسِي سِرًّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا قُبِضَ



سَأَلْتُهَا فَقَالَتْ إِنَّهُ كَانَ حَدَّثَنِي أَنَّ جَبْرِيلَ  
كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارِضُهُ  
بِهِ فِي الْعَامِ مَرَّتَيْنِ وَلَمَّا أَرَانِي بِأَلَا قَدْ خَضِرَ أَهْلِي  
وَأَنْتَ أَوَّلُ أَهْلِي لِحُوقِي بِي وَنِعْمَ السُّلَفُ أَنَا لَكَ  
فَكَيْتُ بِإِنِّكَ ثُمَّ إِنَّهُ سَارَنِي فَقَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ  
تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ  
النَّامَةِ فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ \*

مجھ سے ایک مرتبہ قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے پھر اس سال دو مرتبہ کیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ میرے انتقال کا وقت اب قریب آ گیا ہے پھر تو سب سے پہلے مجھ سے ملے گی، اور میں تیرا اچھا پیش خیمہ ہوں، یہ سن کر میں روئی، پھر آپ نے فرمایا تو اس بات سے خوش نہیں ہوتی کہ تو مومنین کی عورتوں کی سردار ہو، یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو، یہ سن کر میں ہنس پڑی۔

(فائدہ)۔ پہلی روایت میں ایک مرتبہ یاد و مرتبہ دور کرنا جو شک کے ساتھ مذکور ہے، یہ راوی کا وہم ہے، صحیح یہی ہے جو اس روایت میں مذکور ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت خدیجہ بنت الکربری سے چار صاحبزادیاں حضرت زینبؓ حضرت ام کلثومؓ، حضرت رقیہؓ اور حضرت فاطمہؓ تولد ہوئیں، ان سب میں حضرت فاطمہؓ سب سے چھوٹی تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے بعد حضرت علیؓ سے ان کی شادی کر دی اس وقت حضرت فاطمہؓ کی عمر ۱۵ سال سرٹھی پانچ ماہ کی تھی، اور حضرت علیؓ کی عمر ۲۱ سال کی تھی، آپ کے دو صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں ام کلثومؓ اور زینبؓ تولد ہوئیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے آٹھ یا پچھپن ماہ بعد علیؓ شہید ہوئے، اہل قوال انتقال فرما گئیں، اور حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ اور افضل بن عباسؓ نے قبر میں اتنا روضہ اللہ تعالیٰ سنہا، علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں تمام حور قوٰں میں سب سے افضل مریم علیہ السلام اور حضرت فاطمہؓ ہیں اور ازواج مطہرات میں سب سے افضل حضرت خدیجہؓ اور حضرت عائشہؓ ہیں، ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ فضیلت کے بارے میں دلائل مختلف ہیں اس لئے سکوت اولیٰ ہے، ہذا قال النووی (مرقاۃ جلد ۵ و نوذی جلد ۲)۔

(۲۳۴) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ  
الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا \*

١٦٠٤ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ  
وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ كِثَابَهُمَا عَنْ  
الْمُعْتَمِرِ قَالَ ابْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ  
سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ  
عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ لَا تَكُونَنَّ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَوَّلَ  
مَنْ يَدْخُلُ السُّوقَ وَلَا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا  
فَإِنَّهَا مَغْرَكَةُ الشَّيْطَانِ وَبِهَا يَنْصِيبُ رَأْيُهُ قَالَ  
وَأَنْشَيْتُ أَنَّ حَبِيبَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أُمِّي نَبِيَّ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ قَالَ  
فَحَقَّقَ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

باب (۲۳۴)۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل؛

۱۶۰۳۔ عبدالاعلیٰ بن حماد، محمد بن عبدالاعلیٰ قیسی، معمر بن سلیمان، اپنے والد ابو عثمان، سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگر تجھ سے ہو سکے تو سب سے پہلے بازار میں مت جا اور نہ سب کے بعد وہاں سے نکل، کیونکہ بازار شیطان کا معرکہ ہے اور وہیں اس کا جھنڈا نصب ہوتا ہے، انہوں نے بیان کیا کہ جبریل امین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور آپ کے پاس حضرت ام سلمہ تھیں، حضرت جبریل آپ سے باتیں کرنے لگے، پھر کہنے ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا یہ کون تھے؟ انہوں نے کہا جبریل تھے، ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ خدا کی

قسم ہم تو انہیں وجہ کلمی سمجھے، یہاں تک کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا، آپ ہماری خیران سے بیان کر رہے تھے، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو عثمان سے دریافت کیا کہ تم نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا حضرت اسامہ بن زید سے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ مَنِ هَذَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَتْ هَذَا دِرْحِمَةٌ قَالَ فَقَالَتْ أُمِّ سَلَمَةَ أَيْمُ اللَّهِ مَا حَبِيبُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتَّى سَمِعْتُ حُطْبَةَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ خَيْرَنَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ وَمَنْ سَمِعْتَ هَذَا قَالَ مِنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ \*

(فائدہ) جبریل امین اکثر وجہ کلمی کی شکل میں تشریف لایا کرتے تھے، اس روایت میں حضرت ام سلمہ کی بڑی عظیم الشان فضیلت موجود ہے کہ انہوں نے جبریل امین کو دیکھا، حضرت ام سلمہ کے شوہر جب غزوہ احد میں شہید ہو گئے تو ان کی عدت گزرنے کے بعد حضور نے ان سے شادی کر لی، زمانہ خلافت یزید بن معاویہ میں انہوں نے انتقال فرمایا، حضرت ابو ہریرہؓ نے نماز پڑھائی، اور بیعت میں مد فون ہوئیں (شرح ابی و سنوی جلد ۶ صفحہ ۸۵)۔

باب (۲۳۵) ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل۔

(۲۳۵) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ زَيْنَبَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا \*

۱۶۰۵۔ محمود بن غیلان، فضل بن موسیٰ، طلحہ بن یحییٰ بن طلحہ، عائشہ بنت طلحہ، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی ازواج مطہرات سے) فرمایا تم سب میں سے پہلے مجھ سے وہ ملے گی جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں (بہت نخی ہے) تو سب ازواج مطہرات نے اپنے اپنے ہاتھ ناپے تاکہ معلوم ہو کس کے ہاتھ لمبے ہیں؟ بیان کرتی ہیں کہ ہم سب میں زینب کے ہاتھ زیادہ لمبے تھے کیونکہ وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرتیں اور صدقہ دیتیں۔

۱۶۰۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السَّيَّانِيُّ أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعُكُمْ لِحَاقًا بِي أَطْوَلُكُمْ يَدًا قَالَتْ فَكُنْ يَطْلَوْنَ أَتَيْهِنَّ أَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ \*

(فائدہ) لمبے ہاتھ سے حضور کی مراد سخاوت تھی، اور سہولت حضرت زینبؓ میں سب سے زیادہ تھی، ورنہ حقیقتاً تو لمبے ہاتھ حضرت سودہ کے تھے، مگر حضرت زینبؓ نے ہی سب سے پہلے ۲۰ھ میں حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں انتقال فرمایا (لوری جلد شرح ابی جلد ۶)۔

باب (۲۳۶) حضرت ام ایمن (۱) رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل۔

(۲۳۶) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا \*

(۱) حضرت ام ایمن کا نام برکتہ بنت شلبہ ہے، حبشہ سے تعلق تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد جناب عبد اللہ کی باعدی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بچپن میں کھلایا تھا اور آپؐ کی پرورش کی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا اس وقت آپؐ نے حضرت ام ایمن کو آزاد کر دیا۔ بعد میں حضرت ام ایمن سے حضرت زید بن حارثہؓ نے نکاح کر لیا تھا اور حضرت اسامہؓ انہیں سے پیدا ہوئے۔



اللہ عنہا \*

عنہا کے فضائل۔

۱۶۰۶ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ نَاسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَمْ أَيْمَنَ فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ فَأَوْدَلْتُهُ إِنَاءً فِيهِ شَرَابٌ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَصَادَفْتُهُ صَائِمًا أَوْ لَمْ يَوْمِدْهُ فَجَعَلْتُ نَصِيبَ عَفِيٍّ وَقَدَّمْتُ عَلَيْهِ \*

۱۶۰۶۔ ابو کریب، ابواسامہ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام ایمن کے پاس تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے ساتھ گیا، وہ ایک برتن میں شربت لائیں، میں نہیں جانتا کہ آپ روزہ سے تھے یا آپ نے (ویسے) دواہیں کر دیا وہ چلانے لگیں اور آپ پر غصہ کرنے لگیں۔

(قائد) کیونکہ ام ایمن نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچپن میں کھلایا تھا اور پردہ پوش کی تھی اور آپ کو اپنی والدہ کی میراث میں ملی تھیں، اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ ام ایمن میری والدہ کے بعد میری دوسری والدہ ہیں، رضی اللہ عنہا (نودی جلد ۲ شرح ابی دینار جلد ۶)۔

۱۶۰۷ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ عَاصِمٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ نَاسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَيَّ أَمْ أَيْمَنَ نَزُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُكْسِبُكَ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا أَكْبَى أَنْ لَا أَكُونَ أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ أَكْبَى أَنَّ الْوَحْيَ قَدْ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهِيَ حَتُّهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَتَكَيَّانِ مَعَهَا \*

۱۶۰۷۔ زہیر بن حرب، عمرو بن عاصم، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا ہمارے ساتھ ام ایمن کی ملاقات کے لئے چلو، ہم ان سے ملیں گے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملنے کے لئے تشریف لے جینا کرتے تھے، جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں، ان دونوں نے کہا آپ کیوں روتی ہیں؟ اللہ کے پاس جو سامان ہے اس کے رسول کے لئے وہ بہتر ہے، وہ بولیں میں اس لئے نہیں روتی کہ یہ نہیں جانتی کہ اللہ کے رسول کے لئے جو سامان اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے، بلکہ اس لئے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی آنا بند ہو گئی، ان کے اس کہنے سے ان دونوں کو بھی رونا آ گیا، یہ دونوں حضرات بھی ان کے ساتھ رونے لگیں۔

باب (۲۳۷) حضرت انسؓ کی والدہ ام سلیم اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فضائل۔

(۲۳۷) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أُمِّ سَلِيمٍ أُمِّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَبِلَالِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا \*

۱۶۰۸۔ حسن طوائی، عمرو بن عاصم، ہمام، اسحاق بن عبد اللہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت

۱۶۰۸ - حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُدْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِمْتَحَقٍ بْنِ عَبْدِ

اللَّهُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِ إِلَّا أُمُّ سُلَيْمٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَعَبِلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي أَرْحَمُهَا قَبْلَ أُخُوها مَعِي \*

(تاکہ وہ) ام کو ہی فرماتے ہیں کہ ام سلیم اور ام حرام دونوں آپ کی رسانی یا نسبی خالہ تھیں۔

۱۶۰۹ - وَحَدَّثَنَا أَبُو أُبَيْدٍ عُمَرُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ نَائِبٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ حَشَّةً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذِهِ الْغَمِيصَاءُ بَنَتْ مِلْحَانَ أُمُّ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ \*

۱۶۱۰ - حَدَّثَنِي أَبُو حَنْظَلَةَ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ امْرَأَةً أُمِّي طَلْحَةَ ثُمَّ سَمِعْتُ حَشَّةً أُمَامِي فَأَذَا بِلَالٌ \*

۱۶۱۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ نَاسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَاتَ أَبُو لَإِي طَلْحَةَ مِنْ أُمِّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ لِأَهْلِهَا لَا تَحْدُثُوا أَبَا طَلْحَةَ بَابِهِ حَتَّى أَكُونَ أَنَا أُحَدِّثُهُ قَالَ فَجَاءَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ عَشَاءً فَأَكَلَ وَشَرِبَ فَقَالَ لَمْ تَصْنَعْ لَهُ أَحْسَنَ مَا كَانَ تَصْنَعُ قَبْلَ ذَلِكَ فَوَقَعَ بِهَا فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّهُ قَدْ شَبِعَ وَأَصَابَ مَبْنَاهَا قَالَتْ يَا أَبَا طَلْحَةَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ قَوْمًا أَعَارُوا عَارِيَتَهُمْ أَهْلًا يَشْتَرِ فَطَلَبُوا عَارِيَتَهُمُ اللَّهُمَّ أَنْ يَمْنَعُوهُمْ قَالَ لَا

صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات اور ام سلیم کے گھر کے علاوہ کسی عورت کے گھر پر نہیں جایا کرتے تھے، آپ ام سلیم کے پاس جایا کرتے تھے، صحابہ کرام نے اس کی وجہ پوچھی، آپ نے فرمایا، مجھے ان پر بہت رحم آتا ہے ان کا بھائی میرے ساتھ مارا گیا۔

۱۶۰۹ - ابن ابی عمر، بشر بن ابی عمر، حماد بن سلمہ، ثابت۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، میں جنت میں گیا، وہاں میں نے کسی کے چلنے کی آہٹ پائی، میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ وہاں والوں نے کہا انس بن مالک کی والدہ غمیصہ بنت ملحان ہیں۔

۱۶۱۰ - ابو جعفر، زید بن حباب، عبد العزیز بن ابی سلمہ، محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے وہاں ابو طلحہ کی بیوی ام سلیم (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو دیکھا، پھر میں نے اپنے آگے چلنے کی آواز سنی، دیکھا تو بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

۱۶۱۱ - محمد بن حاتم بن میمون، بنہر، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہ کا ایک لڑکا جو ام سلیم سے تھا، انتقال کر گیا، انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ ابو طلحہ کو ان کے بیٹے کی بناؤ تکیہ میں خود نہ کہوں خبر نہ کرنا، آخر ابو طلحہ آئے، ام سلیم شام کا کھانا سامنے لائیں، انہوں نے کھایا اور پیابور پھر ام سلیم نے ان کے لئے اچھی طرح بناؤ سٹھار کیا، حتیٰ کہ انہوں نے ہم بستری کی، جب ام سلیم نے دیکھا کہ وہ میرے ہوئے اور ان کے ساتھ صحبت بھی کر لی، تب انہوں نے کہا اے ابو طلحہ اگر کچھ لوگ کسی گھرانے کو کوئی چیز عاریتہ دیں پھر وہ اپنی چیز مانگیں تو کیا گھر والے روک



قَالَتْ فَأَحْسِبِ ابْنَكَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ  
 تَرَكْنِي حَتَّى تَلْصَقَتْ ثُمَّ أَخْبَرْتَنِي بِأَمْرِي  
 فَأَتَلَقَ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارَكَ اللَّهُ لَكُمَا فِي غَابِرِ  
 أَيْتِكُمَا قَالَ فَحَمَلَتْ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَهِيَ مَعَهُ  
 وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
 أَتَى الْمَدِينَةَ مِنْ سَفَرٍ لَا يَطْرُقُهَا طَرُوقًا فَلَدَتْ  
 مِنَ الْعَبْدَةِ فَضَرَبَهَا الْمُخَاضُ فَأَحْبَسَ عَلَيْهَا  
 أَبُو طَلْحَةَ وَأَتَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبُّ  
 إِنَّهُ يُعْجِبُنِي أَنْ أُخْرَجَ مَعَ رَسُولِكَ إِذَا خَرَجَ  
 وَأَدْخَلَ مَعَهُ إِذَا دَخَلَ وَقَدْ أَحْبَبْتُ بَعْدَ نَرَى  
 قَالَ تَقُولُ أُمُّ سَلِيمٍ يَا أَبَا طَلْحَةَ مَا أَحَدٌ الَّذِي  
 كُنْتُ أَحَدُ أَنْتَلِقُ فَأَنْتَلِقُنَا قَالَ وَضَرَبَهَا  
 الْمُخَاضُ حِينَ قَدِمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ لِي  
 أُمِّي يَا أَنَسُ لَا يُرْضِعُهُ أَحَدٌ حَتَّى تَعُدُّوا بِهِ  
 عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا  
 أَصْبَحَ احْتَمَلَتْهُ فَأَتَلَقَتْ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَادَفَتْهُ وَمَعَهُ  
 مَيْسَمٌ فَلَمَّا رَأَى قَالَ لَعَلَّ أُمَّ سَلِيمٍ وَلَدَتْ قُلْتُ  
 نَعَمْ فَوَضَعَ الْمَيْسَمَ قَالَ وَجِئْتُ بِهِ فَوَضَعْتُهُ فِي  
 حَجَرِهِ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بِعَجْوَةَ مِنَ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ فَلَاكَهَا فِي يَدِهِ حَتَّى  
 ذَابَتْ ثُمَّ قَلَفَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ  
 يَتَلَمَّظُهَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ انظُرُوا إِلَيَّ حُبُّ الْأَنْصَارِ الثَّمَرُ قَالَ فَمَسَحَ

سکتے ہیں، ابو طلحہ بولے نہیں، ام سلمہ بولیں، تو میں تجھے تیرے  
 لڑکے کے انتقال کی خبر دیتی ہوں، یہ سن کر ابو طلحہ غصے ہوئے  
 اور بولے تو نے مجھے خبر نہیں کی، حتیٰ کہ میں آلودہ ہوا اب  
 مجھے خبر کی، وہ چلے حتیٰ کہ حضور کے پاس آئے اور آپ کو  
 صورت حال کی اطلاع دی، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں  
 تمہاری گزری ہوئی رات میں برکت عطا کرے، ام سلمہ حاملہ  
 ہو گئیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے اور ام سلمہ  
 بھی آپ کے ساتھ تھیں، اور جب سفر سے مدینہ منورہ میں  
 تشریف لاتے تو رات کو مدینہ کے اندر داخل نہیں ہوتے تھے،  
 جب لوگ مدینہ کے قریب پہنچے تو ام سلمہ کو دردِ ذہ شروع ہوا،  
 ابو طلحہ ان کے پاس ٹھہرے، اور حضور چل دیئے، ابو طلحہ کہنے  
 لگے اے پردہ نگار تو جانتا ہے کہ مجھے تیرے رسول کے ساتھ  
 لکنا پسند ہے جب وہ نکلیں، اور جانا پسند ہیں جب وہ جائیں، لیکن  
 تو جانتا ہے کہ، جس کی وجہ سے میں رک گیا ہوں، ام سلمہ  
 بولیں ابو طلحہ اب میرے ویسا ورد نہیں ہے جیسا کہ پہلے تھا، چلو  
 ہم بھی چلیں، جب دونوں مدینہ آئے تو پھر ام سلمہ کو دردِ ذہ  
 شروع ہوا اور ایک لڑکا پیدا ہوا، انس بیان کرتے ہیں کہ میری  
 والدہ نے کہا، اے انس اسے کوئی دودھ نہ پلائے حتیٰ کہ تو صبح کو  
 اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جائے،  
 جب صبح ہوئی تو میں نے بچہ کو اٹھایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا، میں نے دیکھا تو آپ کے  
 ہاتھ میں اونٹوں کو داغ دینے کا آلہ ہے، آپ نے جب مجھے  
 دیکھا تو فرمایا شاید ام سلمہ نے یہ لڑکا جنا ہے، میں نے عرض کیا  
 جی ہاں، آپ نے وہ آلہ دست مبارک سے رکھ دیا، میں نے بچہ  
 لے کر آپ کی گود میں رکھ دیا، آپ نے مدینہ منورہ کی بجوہ  
 کھجور منگوائی اور اپنے منہ میں چبائی، جب وہ گھل گئی تو بچہ کے  
 منہ میں ڈالی، بچہ اسے چوسنے لگا، آپ نے فرمایا دیکھو انصار کو  
 کھجور سے کس قدر محبت ہے پھر آپ نے اس کے منہ پر ہاتھ

بِحَبْثِهِ وَسَمَاعِ عَبْدِ اللَّهِ \*

پھر اس کا نام عبد اللہ رکھا۔

۱۶۱۲۔ احمد بن حسن خرائش، عمرو بن عاصم، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ کا ایک لڑکا انتقال کر گیا، اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۶۱۳۔ عبید بن جعیش، محمد بن العلاء، ابو اسامہ، ابو حیان (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، یواسطہ اپنے والد، ابو حیان تمکی، یحییٰ بن سعید، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بالائے بال سے فرمایا، اے بالی صبح کی نماز پڑھ اور مجھ سے وہ عمل بیان کر جو تو نے اسلام میں کیا ہے، اور جس کے فائدہ کی تجھے زیادہ امید ہے، کیونکہ میں نے آج رات جنت میں اپنے سامنے تیرے جو توں کی آواز سنی ہے، حضرت بالی نے جواب دیا میں نے اسلام میں کوئی عمل جس کے نفع کی مجھے زیادہ امید ہو، اس سے زیادہ نہیں کیا کہ جب رات یادنا میں وضو کرتا ہوں تو اس وضو سے جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں لکھا ہوتا ہے، نماز پڑھ لیتا ہوں۔

۱۶۱۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عِرَاقٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ مَاتَ ابْنُ لَآبِي طَلْحَةَ وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثُ بِعَنْبَلِهِ \*

۱۶۱۳ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ جَعِيشٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَعْبَرَ وَالْمُقَطَّعُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرَّعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيلَانُ عَبْدُ صَدَاقَةِ الْعَدَاةِ يَا بَلَالُ حَدَّثَنِي بَارِحَةُ عَمَلٌ غَمِيئُهُ عِنْدَكَ فِي الْإِسْلَامِ مَنْفَعَةٌ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ حَشَفَ نَعْلَيْكَ تَيْنَ يَدَيَّ فِي الْخَنَةِ قَالَ بَلَالُ مَا عَمِلْتُ غَمَلًا فِي الْإِسْلَامِ أُرْجَى جَنْبِي مَنْفَعَةٌ مِنْ أَنِّي لَا أَظْهَرُ طَهُورًا نَامًا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارًا إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطَّهُورِ مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي أَنْ أَصَلِّيَ \*

(۲۳۸) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأُمِّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا \*

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ وَسَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ الْحَضْرَمِيُّ وَمُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ شَجَاعٍ قَالُوا سَهْلٌ وَمِنْجَابُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا عَفِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَنَقَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ (لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا

بَاب (۲۳۸) حضرت عبد اللہ بن مسعود اور ان کی والدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب۔

۱۶۱۴۔ منجاب بن حارث، سہل بن عثمان، عبد اللہ بن عامر بن زرارہ، مؤید بن سعید، ولید بن شجاع، علی بن مسہر، اعمش، علقمہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت یہ آیت لیس علی الذین آمنوا و عملوا الصالحات نازل ہوئی یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے، اور نیک اعمال کئے ان پر گناہ نہیں ہے، اس چیز کا جو وہ کھا چکے ہیں، جبکہ انہوں نے پرہیزگاری اختیار کی اور ایمان (آخر تک) تو آنحضرت



وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحَ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا بِإِنِّي أَخْرِجُ الْآيَةَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِلَ لِي أَنْتَ مِنْهُمْ \*

۱۶۱۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَكُنَّا حِينَا وَمَا نَرَى ابْنَ مَسْعُودٍ وَأُمُّهُ إِنَّا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَثْرَةِ دُخُولِهِمْ وَتُرُوجِهِمْ لَهُ \*

۱۶۱۶ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ أَنَّهُ سَمِعَ الْأَسْوَدَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ لَقَدْ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَذَكَرَ بَيْتَهُ \*

۱۶۱۷ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَرَى أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ أَوْ مَا ذَكَرَ مِنْ نَحْوِ هَذَا \*

۱۶۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ قَالَ شَهِدْتُ أَبَا مُوسَى وَأَبَا مَسْعُودٍ حِينَ مَاتَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَخَذَهُمَا لِصَاحِبِهِ أَتْرَاهُ تَرَكْنَا بَعْدَهُ مَثَلَهُ فَقَالَ إِنَّا

صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تو ان ہی لوگوں میں سے ہے۔

۱۶۱۵۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم و ابن ابی زائدہ، بواسطہ اپنے والد، ابو اسحاق، اسود بن یزید، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں اور میرا بھائی دونوں یمن سے آئے، تو ایک زمانہ تک ہم حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدہ کو رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے سمجھتے رہے، کیونکہ وہ آپ کے پاس بہت ہی جلیا کرتے تھے، اور ہمیشہ آپ کے ساتھ رہتے تھے۔

۱۶۱۶۔ محمد بن حاتم، اسحاق بن منصور، ابراہیم بن یوسف، بواسطہ اپنے والد، ابو اسحاق، اسود، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے، بقیہ روایت حسب سابق مروی ہے۔

۱۶۱۷۔ زہیر بن حرب، محمد بن ثنی، ابن بشار، عبدالرحمن، سفیان، ابو اسحاق، اسود، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو میں حضرت عبداللہ بن مسعود کو آپ کے اہل بیت میں سے سمجھتا تھا، بقیہ روایت اسی کے قریب ذکر کی ہے۔

۱۶۱۸۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق، ابو الاحوص بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو میں ابو موسیٰ اور ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھا، تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا، کیا تم سمجھتے ہو کہ عبداللہ بن مسعود جیسا اب کوئی باقی ہے، دوسرے بولے تم یہ کہتے ہو، ان کی تو یہ شان تھی کہ ہم دربار

قُلْتُ ذَاكَ إِنْ كَانَ لِكِبْرُودَ لَهُ إِذَا حُجِبْنَا  
وَرِيشُهُ إِذَا غُبْنَا \*

(فائدہ) یعنی زندگی میں بھی کوئی ان کے برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 ۱۶۱۹ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ  
 حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا قُطَيْبَةُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ  
 الْعَزِيزِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ  
 عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ قَالَ كُنَّا فِي دَارِ أَبِي مُوسَى  
 مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُمْ يَنْتَظِرُونَ  
 فِي مُحَضَّضٍ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو مُسْعُودٍ  
 مَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ  
 بَعْدَهُ أَحَدًا بَعْدَ أَنْزَلِ اللَّهُ مِنْ هَذَا الْقَائِمِ فَقَالَ  
 أَبُو مُوسَى أَمَا لَيْسَ قُلْتَ ذَلِكَ لَقَدْ كَانَ يَشْهَدُ  
 إِذَا غَيَّبْنَا وَيُؤْذَنُ لَهُ إِذَا حُجِّبْنَا \*

١٦٢ - وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَاءَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ  
عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنْحَارِثٍ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ  
أَتَيْتُ أَبَا مُوسَى فَوَحَّدْتُ عَبْدَ اللَّهِ وَأَبَا مُوسَى  
ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي  
عَبْدَةَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ  
وَهْبٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ حَذِيفَةَ وَأَبِي مُوسَى  
وَسَاقُ الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ قُطَيْبَةَ أَمُّ وَأَكْثَرُ \*

١٦٢١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ  
أَخْبَرَنَا عِيَاذُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ  
شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ ( وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ  
بِمَا غُلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ) ثُمَّ قَالَ عَلَى قِرَاعَةٍ مِنْ  
تَأْمُرُونِي أَنْ أَقْرَأَ فَقَدْ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضًا وَسَبْعِينَ سُورَةً  
وَلَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

نبوی سے روکے جاتے، اور ان کو اجازت دی جاتی، اور ہم  
مناصب رہتے اور وہ حاضر رہتے۔

سلم کا مقرب نہیں تھا، تو اب ان کے بعد کون ان کا مثل ہو سکتا ہے۔  
۱۶۱۹۔ ابو کریب، یحییٰ بن آدم، قطبہ، اعمش، مالک بن حارث،  
ابوالاخوص میان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابو موسیٰ کے مکان  
میں حضرت عبداللہ بن مسعود کے چند ساتھیوں کے ساتھ  
موجود تھے، اور وہ سب ایک قرآن کریم دیکھ رہے تھے، اسے  
میں عبداللہ بن مسعود بولے میں نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد قرآن کریم کا جاننے والا اس شخص  
سے زیادہ جو کھڑا ہے، کوئی پھوڑا ہو، ابو موسیٰ بولے اگر تم یہ  
کہتے ہو تو درست ہے، مگر ان کی شانِ نبویہ تھی کہ یہ حاضر رہتے  
جب ہم عتاب ہوتے اور انہیں (حاضری) کی اجازت ملتی، جب  
ہم روک دیئے جاتے۔

۱۶۴۰۔ قاسم بن زکریا، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان، اعلمش، مالک بن حارث، ابوالاحوص بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو موسیٰؓ کے پاس آیا تو میں نے عبید اللہ اور ابو موسیٰؓ کو پایا، (دوسری سند) ابو کریب، محمد بن ابی عبیدہ، بواسطہ اپنے والد، اعلمش، زید بن وہب بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت حدیثہؓ پر ابو موسیٰؓ کے ساتھ بیٹھا تھا اور بقیہ روایت بیان کی، مگر قطبہ کی روایت کامل ہے۔

۱۶۲۱۔ اسحاق بن ابراہیم، عبدہ بن سلیمان، اعلمش و عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا اور جو شخص کوئی چیز چھپائے گا، وہ قیامت کے دن لے کر حاضر ہو گا۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ کس شخص کی قرأت کے مطابق تم مجھے قرآن پڑھنے کا حکم دیتے ہو، میں نے تو حضور کے سامنے ستر سے زیادہ سورتیں پڑھیں اور آپ کے اصحابؓ یہ جانتے ہیں کہ میں ان سب میں اللہ کی کتاب کو زیادہ جانتا ہوں، اور اگر میں جانتا کہ اللہ کی کتاب کوئی مجھ سے زیادہ



جانتا ہے تو میں اس کے پاس چلا جاتا، شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں حضور کے اصحاب کے حلقوں میں بیٹھا، میں نے کسی سے نہیں سنا کہ کسی نے عبد اللہ بن مسعود کی اس بات کی تردید کی یا ان پر نکیر کی ہو۔

وَسَلَّمَ أَنِّي أَعْلَمُهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمُ مِنِّي لَرَحَلْتُ إِلَيْهِ قَالَ شَقِيقٌ فَجَلَسْتُ فِي حَلْقِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرُدُّ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَلَا يَعْيبُهُ \*

(فائدہ) حضرت عبد اللہ بن مسعود کے مصنف میں بعض مقامات پر جمہور کے مصاحف کے خلاف قرأت تھی اور اس کے اصحاب کے مصاحف بھی انہی کے مصنف کی طرح تھے، لوگوں نے اس بات پر انکار کیا اور حضرت عبد اللہ کے مصنف کو جلا دیئے اور انہیں جمہور کی قرأت کے مطابق قرآن پڑھنے کا حکم دیا، تب حضرت عبد اللہ نے یہ فرمایا۔

۱۶۲۲۔ ابو کریب، یحییٰ بن آدم، قطیب، اعمش، مسروق، حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ کی کتاب میں کوئی سورت ایسی نہیں، مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کہلا اتری اور کوئی ایسی آیت نہیں مگر جانتا ہوں کہ کس باب میں نازل ہوئی، اور اگر میں کسی کو جانتا کہ وہ کتاب اللہ کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے اور اس تک اونٹ پہنچ سکتے ہیں تو میں ضرور سوار ہو جاتا۔

۱۶۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا قُطَيْبٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ سُورَةٌ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ حَيْثُ نَزَلَتْ وَمَا مِنْ آيَةٍ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيمَا أَنْزَلْتُ وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا هُوَ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللَّهِ مِنِّي تَبَنُّهُ الْإِبِلُ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ \*

۱۶۲۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نسر، وکیع، اعمش، شقیق، مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر کے پاس جاتے اور ان سے باتیں کرتے، ایک دن ہم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ کیا، وہ بولے کہ تم نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا ہے کہ جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے تم چار آدمیوں سے قرآن کریم سیکھو، ابن ام عیث (عبد اللہ بن مسعود) پہلے ان کا نام لی، حاذ بن حلیل، ابی بن کعب اور سالم مولیٰ ابی حذیفہ۔

۱۶۲۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نَعِيمٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا نَأْتِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو فَتُحَدَّثُ إِلَيْهِ وَقَالَ إِنْ نَعِمَ عِنْدَهُ فَلَا تَكْرَنَا يَوْمًا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَقَدْ ذَكَرْتُمْ رَجُلًا لَا أَرَأَى أَحَدًا بَعْدَ شَيْءٍ مَنِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ قَيْدًا بِهِ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبِي بَنْ كَعْبٍ وَسَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ \*

۱۶۲۴۔ قتیبہ بن سعید، زہیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابو داؤد، مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر کے پاس تھے تو ہم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود

۱۶۲۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعثمانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا حَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ

كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَذَكَرْنَا حَدِيثًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ إِنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ لَا أَرَاهُ أَحَبُّهُ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ اقْرَأُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ مِنْ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ قَيْسٍ بَنٍ وَمِنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ وَمِنْ سَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ وَمِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَخَرُفٌ لَمْ يَذْكُرْهُ رُحْبَرٌ قَوْلُهُ يَقُولُهُ \*

۱۶۲۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كَرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادٍ خَرِيرٍ وَوَكِيمٍ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَدَّمَ مُعَاذًا قَبْلَ أَبِي وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كَرَيْبٍ أَبِي قَبْلَ مُعَاذٍ \*

۱۶۲۶- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِمَا وَاخْتَلَفَا عَنْ شُعْبَةَ فِي تَسْبِيحِ الْأَرْبَعَةِ \*

۱۶۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوفٍ قَالَ ذَكَرُوا ابْنَ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَلِكَ رَجُلٌ لَا أَرَاهُ أَحَبُّهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اسْتَقْرُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ وَأَبِي بَنِي كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ \*

۱۶۲۸- حَدَّثَنَا عُمَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ لَدَا

کی ایک حدیث اللہ کے سامنے بیان کی، وہ بولے کہ جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث ان کے بارے میں سنی ہے، میں برابر ان سے محبت کرتا ہوں، میں نے سنا آپ فرما رہے تھے کہ قرآن چار آدمیوں سے پڑھو، ابن ام عبد (عبد اللہ بن مسعود کا نام یہ) ابی بن کعب، سالم مولیٰ ابی حذیفہ اور معاذ بن جبل، زہری نے روایت میں "یقولہ" کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

۱۶۲۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، ابو معاویہ، اعلمش سے جریر اور وکیع کی سند کے ساتھ حدیث مروی ہے ہاتھی ابو بکر کی روایت میں "حدیثا" کے بجائے "عن ابی معاویہ" ہے، اور ابی بن کعب سے معاذ بن جبل کا نام پہلے ذکر کیا ہے اور ابو کریم کی روایت میں اس کا الٹ ہے۔

۱۶۲۶- ابن ثنی، ابن بشار، ابن ابی عدی (دوسری سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، اعلمش سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، مگر شعبہ سے چاروں حضرات کی ترتیب میں دونوں راوی مختلف ہیں۔

۱۶۲۷- محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرو، ابراہیم، مسروق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر کے پاس حضرت ابن مسعود کا ذکر کیا گیا وہ بولے یہ ایسے شخص ہیں، کہ جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے، برابر ان سے محبت کرتا ہوں، آپ نے فرمایا چار حضرات سے قرآن کریم سیکھو، حضرت ابن مسعود، حضرت سالم مولیٰ ابی حذیفہ، حضرت ابی بن کعب اور حضرت معاذ بن جبل۔

۱۶۲۸- عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، شعبہ نے کہا اولاً آپ نے ان



يَهْدِيَنَا لَنَا أَذْرِي بِأَيْهَمَا بَدَأَ \*

(۲۳۹) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي كَعْبٍ  
وَجَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُمْ \*

۱۶۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْثَرِ حَدَّثَنَا أَبُو  
دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا  
يَقُولُ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ كُنْتُهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ مُعَاذُ  
بْنُ حَبَلٍ وَأَبِي بَنْ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو  
زَيْدٍ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ مَنْ أَبُو زَيْدٍ قَالَ  
أَحَدُ عُمُو مَنِي \*

۱۶۲۹۔ نوں کا نام لیا، باقی میں نہیں جانتا کہ پہلے کس کا لیا۔  
باب (۲۳۹) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ  
عنه اور انصار کی ایک جماعت کے فضائل۔

۱۶۲۹۔ محمد بن منثری، ابو داؤد، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک  
رضی اللہ تعالیٰ عنه بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے زمانہ میں (میرے علم میں) چار حضرات نے قرآن  
کریم کو جمع کیا اور دو چاروں انصار کی تھی، معاذ بن جبل، ابی بن  
کعب، زید بن ثابت، ابو زید، قتادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے  
حضرت انس سے پوچھا، ابو زید کون ہیں؟ ابو لے میرے چچاؤں  
میں سے تھے۔

(فائدہ) اس روایت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ صرف چار ہی حضرات قرآن کریم کو جمع کرنے والے تھے اور کوئی ان کے ساتھ شریک نہیں  
تھا، کیونکہ جنگ یرامہ جو حضور کے انتقال کے قریب ہوئی، اس میں قرآن کریم کے جمع کرنے والوں میں سے ستر صحابہ کرام شہید ہو گئے  
تھے، اب ناظرین خوری اس بات کا اندازہ لگائیں، کہ جمع کرنے والے کتنے ہوں گے، اور پھر قرآن کریم کی حفاظت جمع پر ہی موقوف نہیں  
ہے بلکہ اس کی حفاظت کا وہ خود القدر ب العزت نے لیا ہے، لہذا اس کے قوا میں اشکال پیدا کرنے والوں کا دعائی توازن درست نہیں،  
واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۶۳۰۔ ابو داؤد، عمرو بن عاصم، قتادہ، بیان کرتے ہیں کہ  
میں نے انس بن مالک سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
زمانے میں کس نے قرآن کریم کو جمع کیا، انہوں نے کہا کہ انصار  
میں سے چار آدمیوں نے، ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن  
ثابت اور ایک انصاری شخص جسے ابو زید کہتے تھے۔

۱۶۳۰ - حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ مُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ  
حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ غَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا  
قَتَادَةُ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ بَيْنَ مَا لَكَ مِنْ جَمَعَ  
الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ كُنْتُهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ أَبِي بَنْ  
كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ حَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرَجُلٌ  
مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا زَيْدٍ \*

۱۶۳۱۔ باب بن خالد، قتادہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنه بیان  
کرتے ہیں کہ حضور نے ابی بن کعب سے فرمایا، اللہ نے مجھے تم  
کو قرآن سنانے کا حکم دیا ہے، ابی نے اسے اچھا اللہ نے آپ سے  
میرا نام لیا ہے، آپ نے فرمایا ہاں، اللہ نے مجھ سے تیرا نام لیا  
ہے لہذا یہ سن کر (خوشی سے) اردنے لگے۔

۱۶۳۱ - حَدَّثَنَا هَذَابُ بْنُ حَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ  
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ بَيْنَ مَا لَكَ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَنَسٍ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ  
وَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ قَالَ اللَّهُ سَمَّيَنِي  
لَكَ قَالَ اللَّهُ سَمَّاكَ لِي قَالَ فَجَعَلَ أَنَسِي يَسْكِي \*

۱۶۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ  
قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ  
سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَرْ  
كَنْبٍ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لِمَ يَكُنِ  
الَّذِينَ كَفَرُوا قَالُوا وَسَعْيَانِي قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَكَى \*

۱۶۲۳- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا  
خَالِدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَرْكَنْبٍ \*

(۲۴۰) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ \*

۱۶۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ  
أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ  
مُعَاذٍ بَيْنَ أُبْدِيِّهِمْ اهْتَرَّتْ لَهَا عَرِشُ الرَّحْمَنِ \*

(فائدہ) یعنی ان کی آمد کی خوشی میں، ممکن ہے کہ عرش میں ادراک اور تمیز ہو کیونکہ قدرت الہی سے یہ امر بعید نہیں ان اللہ علی کل شئی  
قدیر، یہ عرش سے مراد اہل عرش یعنی ملائکہ کا جھومنا مراد ہو (نووی جلد ۲)

۱۶۲۵- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الشَّافِعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
إِبْرَاهِيمَ الْأَوْدِيُّ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ  
عَنْ جَابِرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اهْتَرَّتْ عَرِشُ الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ \*

۱۶۲۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزَّاقِيُّ  
حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ بْنُ عَطَاءٍ الْحَقَّافُ عَنْ  
سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَخَنَازَةُ

۱۶۲۲- محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ،  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے فرمایا کہ اللہ  
تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تم کو ”لم یکن الذین کفروا“ سناؤں،  
ابی بکر نے اللہ تعالیٰ نے میرا نام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، جی ہاں!  
یہ سن کر ابی بکر رونے لگے۔

۱۶۲۳- یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، شعبہ، قتادہ، حضرت  
انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے فرمایا، اور حسب سابق  
روایت مروی ہے۔

باب (۲۴۰) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ کے مناقب۔

۱۶۲۴- عبد بن حمید، عبد الرزاق، ابن جریر، ابو الزبیر،  
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور حضرت سعد  
بن معاذ کا جنازہ سامنے رکھا ہوا تھا کہ اس کے سننے پر دروگاہ عالم  
کا عرش جھوم گیا۔

(فائدہ) یعنی ان کی آمد کی خوشی میں، ممکن ہے کہ عرش میں ادراک اور تمیز ہو کیونکہ قدرت الہی سے یہ امر بعید نہیں ان اللہ علی کل شئی  
قدیر، یہ عرش سے مراد اہل عرش یعنی ملائکہ کا جھومنا مراد ہو (نووی جلد ۲)

۱۶۲۵- عمرو بن شافع، عبد اللہ بن اودیس، الاعمش، ابو سفیان،  
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ کا عرش  
سعد بن معاذ کی موت کی خوشی میں جھوم گیا۔

۱۶۲۶- محمد بن عبد اللہ الرزاق، عبد الوہاب بن عطاء، الخفاف،  
سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے  
ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کا جنازہ رکھا ہوا تھا، آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے لئے پروردگار عالم کا عرش



جہوم کیا۔

۱۶۳۷۔ محمد بن قس، ابن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ میں آیا، آپ کے اصحاب اسے چھوٹے لگے اور اس کی نرمی سے تعجب کرنے لگے، آپ نے فرمایا تم اس کی نرمی سے تعجب کرتے ہو، سعد بن معاذ کے رد مال جنت میں اس سے بہتر اور اس سے زیادہ ملائم ہیں۔

۱۶۳۸۔ احمد بن عبدہ نعیمی، ابو داؤد، شعبہ، ابو یحییٰ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی رد مال پیش کیا گیا، پھر بقیہ حدیث حسب سابق بیان کی، باقی اس روایت میں ابن عبدہ نے سند حدیث اس طرح بیان کی ہے "اخبرنا ابو داؤد حدیث شعبہ حدیث عن قتادہ عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اسی طرح یا اس جیسی)۔"

۱۶۳۹۔ محمد بن عمرو بن جبلة، امیہ بن خالد، شعبہ سے یہی حدیث دونوں سندوں کے ساتھ ابو داؤد کی روایت کی طرح مروی ہے۔

۱۶۴۰۔ زبیر بن حرب، یونس بن محمد، شعبان، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سندس کا ایک جبہ تحفہ میں آیا اور آپ حریر کے پٹے سے منع فرماتے تھے، صحابہ نے اس سے تعجب کیا، آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، سعد بن معاذ کے رد مال جنت میں اس سے بہت زیادہ بہتر ہیں۔

مَوْضُوعَةٌ بَعْنِي سَعْدًا اَهْتَرَتْ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمَنِ \*  
۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ اُهِدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُتَّةٌ حَرِيرٌ فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَلْبِسُونَهَا وَيَعْجِبُونَ مِنْ لِينِهَا فَقَالَ الْمُعْجِبُونَ مِنْ لِينِ هَذِهِ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَاللَّيْنُ \*

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنِّي سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ اُهِدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ حَرِيرٌ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَوْرِ هَذَا أَوْ بِمِثْلِهِ \*

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهِذَا الْحَدِيثِ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا كَرَوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ \*

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ اُهِدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُتَّةٌ مِنْ مَنَسَلٍ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ مَنَادِيْلَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا \*

(فتاویٰ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ کے جنت میں مرتبہ بلند ہونے کی خبر دی ہے، کیونکہ رد مال سب سے اعلیٰ کپڑا شمار ہوتا ہے، جب اس کی یہ حالت ہے تو اور کپڑوں کا کیا حال ہوگا۔

۱۶۴۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
سَالِمُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَمِيرٍ عَنْ قَنَادَةَ  
عَنِ أَنَسٍ أَنَّ أُنْكَبِيرَ دُومَةٍ الْجَنْدَلِ أَهْدَى  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً فَذَكَرَ  
نَعْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ \*

(۲۴۱) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي دُجَانَةَ  
سِمَاكُ بْنُ خَرِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ \*

۱۶۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو يَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ  
أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَخَذَ سَيْفًا يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ مَنْ يَأْخُذُ مِنِّي هَذَا  
فَيَسْطُلُوا أَيْدِيَهُمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُولُ أَنَا  
قَالَ فَمَنْ يَأْخُذُهُ بِحَقِّهِ قَالَ فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ  
سِمَاكُ بْنُ خَرِشَةَ أَبُو دُجَانَةَ أَنَا أَخْذُهُ بِحَقِّهِ  
قَالَ فَأَخْذَهُ فَفَلَقَ بِهِ هَامَ الْمُشْرِكِينَ \*

(۲۴۲) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَمْرٍو بْنِ حَرَامٍ وَالِدِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهُمَا \*

۱۶۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ  
وَعَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عَبْدُ  
اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ  
الْمُنْكَبِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
يَقُولُ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جَاءَ بِأَبِي مُسْعَى  
وَفَذَّ مِثْلَ بِهِ قَالَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْفَعَ الثَّوْبَ  
فَنَهَانِي قَوْمِي ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ أَرْفَعَ الثَّوْبَ  
فَنَهَانِي قَوْمِي فَرَفَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَوْ أَمَرَ بِهِ فَرَفَعَ فَسَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ أَوْ

۱۶۴۱- محمد بن بشار، سالم بن نوح، عمر بن عامر، قنادہ، انس بن  
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انکبیر دومت الجندل  
کے بادشاہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
ایک جوڑا تھم بھیجا، بقیہ روایت حسب سابق ہے، ہاں اس میں  
یہ نہیں ہے کہ آپ حرم سے منع فرماتے تھے۔

باب (۲۴۱) حضرت ابو دجانہ سماک بن خریشہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب۔

۱۶۴۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت  
انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن ایک ٹکڑی اور فرمایا یہ مجھ  
سے کون لیتا ہے؟ تو سب نے ہاتھ پھیلا دیے، ہر ایک ان میں  
سے کہتا تھا کہ میں لیتا ہوں، آپ نے فرمایا اس کا حق ادا کرنے  
کے ساتھ کون لیتا ہے؟ یہ سنتے ہی سب پیچھے ہٹ گئے، ابو دجانہ  
نے عرض کیا، میں لے کر اس کا حق ادا کروں گا، انہوں نے یہ  
ٹکڑی لے لی، اور مشرکین کے سر اس سے چیر ڈالے۔

باب (۲۴۲) حضرت جابر کے والد حضرت  
عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے  
مناقب۔

۱۶۴۳- عبید اللہ بن عمر قواریری، عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ،  
ابن منذر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
غزوہ احد کے دن (جنگ کے بعد) میرے والد لائے گئے، اور  
ان پر کپڑا ڈھک رکھا تھا، اور ان کے ٹاک، کان، ہاتھ، پاؤں  
کانے گئے تھے، میں نے کپڑا اٹھایا چاہا تو لوگوں نے مجھے منع کر  
دیا، پھر ارادہ کیا اور لوگوں نے منع کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اس کپڑے کو اٹھایا، یا آپ کے حکم سے وہ کپڑا اٹھایا گیا،  
آپ نے ایک رونے والی یا چلانے والی آواز سنی، تو پوچھا یہ کس  
کی آواز ہے؟ صحابہ نے عرض کیا عمرو کی بیٹی یا ان کی بہن ہے،



صَدِيقَةً فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقَالُوا بِنْتُ عُمَرُو أُرِ  
أُحْتُ عُمَرُو فَقَالَ وَلِمَ تُبَكِّي قَمَا زَالَتْ  
الْمَدَائِكَةُ تَقِيلُهُ بِأَجْنَحَيْهَا حَتَّى رُفِعَ \*

۱۶۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ  
بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَصِيبَ أَبِي يَوْمَ أُحُدٍ  
فَجَعَلْتُ أَكْشِفُ الثُّوبَ عَنْ وَجْهِهِ وَأُبَكِّي  
وَجَعَلُوا يَنْهَوْنَنِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا يَنْهَانِي قَالَ رَجَعْتُ فَاطِمَةُ بِنْتُ عُمَرُو  
تُبَكِّيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تُبَكِّيهِ أَوْ لَا تَبَكِّيهِ مَا زَالَتْ الْمَدَائِكَةُ تَقِيلُهُ  
بِأَجْنَحَيْهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ \*

۱۶۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ  
بْنُ عُيَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنَا  
إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا خُذُّ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا  
مَعْمَرٌ كِنَانَةً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ  
جَابِرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ لَيْسَ  
فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ الْمَدَائِكَةِ وَبَكَاءُ الْبَاكِيَةِ \*

۱۶۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي  
حَنْظَلَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي عَذْبَةَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ  
اللَّهُ بْنُ عُمَرُو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جِيءَ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ  
مُجَدَّعًا فَوَضِعَ بَيْنَ يَدَيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ \*

(۲۴۳) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ جُلَيْبِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ \*

۱۶۴۷ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عُمَرُو بْنِ سَلِيطٍ

آپ نے فرمایا کیوں روتی ہو، ان کے اٹھائے جانے تک فرشتے  
ان پر برابر سایہ کئے رہے۔

۱۶۴۴ - محمد بن ثنی، وہب بن جریر، شعبہ، محمد بن منذر،  
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
میرے والد احد کے دن شہید ہو گئے، تو میں ان کے چہرے پر  
سے کپڑا اٹھاتا اور روتا، صحابہ کرام مجھے منع کرتے لیکن  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نہیں روکتے تھے اور (میری  
پھوپھی) فاطمہ بنت عمرو بھی ان پر روتی تھیں، آپ نے  
فرمایا تم رو دیا نہ روتو، جب تک تم نے انہیں اٹھایا، فرشتے برابر  
ان پر اپنے پروں کا سایہ کئے رہے۔

۱۶۴۵ - عبد بن حمید، روح بن عباد، ابن جریر۔  
(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، معمر، محمد بن  
منذر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی روایت نقل کرتے  
ہیں، باقی ابن جریر کی روایت میں فرشتوں کے سایہ کرنے اور  
رونے والی کا ذکر نہیں ہے۔

۱۶۴۶ - محمد بن احمد بن ابی حنفہ، زکریا بن عدی، عبید اللہ بن  
عمرو، عبد الکریم، محمد بن المنذر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ میرے والد کو احد کے دن لایا گیا، ان کے  
ٹاک کان کٹے ہوئے تھے، پھر انہیں حضور کے سامنے رکھا گیا،  
بقیہ روایت حسب سابق ہے۔

باب (۲۴۳) حضرت جلیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کے فضائل۔

۱۶۴۷ - اسحاق بن عمر بن سلیمان، حماد بن سلمہ، ثابت، کنان بن

خَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَابِطٍ عَنْ كِنَانَةَ  
بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ أَبِي يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ فِي مَغْرَى لَهُ فَأَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ  
لِأَصْحَابِهِ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فَلَانَا  
وَقَدَانَا وَقُلَانَا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ  
قَالُوا نَعَمْ فَلَانَا وَقَدَانَا وَقُلَانَا ثُمَّ قَالَ هَلْ  
تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا لَا قَالَ لَكُنِّي أَفَقِدُ  
جَلِييبًا فَاطْلُبُوهُ فَطَلَبَ فِي الْقَتْلِ فَوَجَدُوهُ بِأَيِّ  
جَنْبٍ سَبَعَةٍ قَدْ قَتَلَهُمْ ثُمَّ قَتَلُوهُ فَأَتَى النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ قَتَلَ  
سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوهُ هَذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ هَذَا مِنِّي وَأَنَا  
مِنْهُ قَالُوا فَوَضَعَهُ عَلَى سَاعِدَيْهِ لَيْسَ لَهُ إِلَّا  
سَاعِدَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحُفِرَ  
لَهُ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسًّا \*

نعم، ابو یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم ایک جہاد میں تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو مال  
دیا، آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم میں سے کوئی غائب تو  
نہیں ہے، حاضرین نے کہا جی ہاں، فلاں، اور فلاں غائب  
ہیں، پھر آپ نے فرمایا کوئی گم تو نہیں ہے، صحابہ نے کہا جی  
نہیں، آپ نے فرمایا میں نے جلییب کو نہیں دیکھا، لوگوں نے  
انہیں مقتولین کی لاشوں میں تلاش کیا، تو ان کی لاش ان سات  
آدمیوں کے پاس پائی گئی جنہیں جلییب نے قتل کیا، پھر وہ  
مارے گئے، حضور ان کی لاش کے پاس آئے اور کھڑے ہو کر  
فرمایا اس نے سات آدمیوں کو مارا، اس کے بعد مارا گیا، یہ میرا  
ہے، میں اس کا ہوں، یہ میرا ہے میں اس کا ہوں، پھر آپ نے  
انہیں اپنے دونوں ہاتھوں پر رکھا اور صرف آپ نے ہی اٹھایا،  
پھر ان کے لئے قبر کھدوائی گئی اور انہیں ان کی قبر میں رکھ دیا گیا  
اور راوی نے غسل دینے کا ذکر نہیں کیا ہے۔

(فائدہ) اللہ نے اپنے نبی کو جلییب کے متعلق خبر کر دی کہ انہوں نے سات آدمیوں کو مارا ہے، تو آپ نے فرمایا میں جلییب کو نہیں پاتا  
کیونکہ ان کا نہ ہونا ایک امر عظیم ہے، اسی بنا پر آپ نے ان کی اس قدر تکریم کی (شرح ابی داؤد سنو سی جلد صفحہ ۳۰۰)۔

(۲۴۴) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ \*

بَابُ (۲۴۴) حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے  
مناقب۔

۱۶۵۸ - حَدَّثَنَا هِذَابُ بْنُ حَالِدٍ الْأَزْدِيُّ  
خَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ  
هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ أَبُو  
ذَرٍّ خَرَجْنَا مِنْ قَوْمِنَا غِفَارَ وَكَانُوا يُجِلُّونَ  
الشَّهْرَ الْحَرَامَ فَخَرَجْتُ أَنَا وَأَخِي أَنِيسٌ وَأَمْنَا  
فَنَزَلْنَا عَلَى حَالٍ لَنَا فَامْكُرْنَا حَالَنَا وَأَحْسَنَ  
إِلَيْنَا فَحَسَدْنَا قَوْمَهُ فَقَالُوا إِنَّكَ إِذَا خَرَجْتَ  
عَنْ أَهْلِكَ خَالَفَ إِلَيْهِمْ أَنِيسٌ فَجَاءَ حَالَنَا فَتَنَّا  
عَيْنَنَا الَّذِي قَبْلَ لَهُ فَقُلْتُ أَمَّا مَا مَضَى مِنِّي

۱۶۵۸۔ ہداب بن خالد ازدی، سلیمان بن المغیرہ، حمید بن ہلال،  
حضرت عبد اللہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں  
کہ ابو ذر نے کہا، ہم اپنی قوم غفار سے نکلے اور وہ حرام مہینے کو  
بھی حلال سمجھتے تھے، میں اور میرا بھائی انیس اور میری والدہ  
تینوں نکلے، اور ایک ہمارا ماموں تھا، اس کے پاس اترے، اس  
نے ہماری خاطر کی اور ہمارے ساتھ نیکی کی، مگر اس قوم نے ہم  
سے حسد کیا، اور کہنے لگی کہ جب تو اپنے گھر سے باہر جاتا ہے تو  
انیس تیری بیوی سے زنا کرتا ہے، چنانچہ ہمارا ماموں آیا اور اس  
سے جو کہا گیا تھا وہ الزام اس نے ہم پر لگا دیا، میں نے کہا تو نے جو



مَعْرُوفِكَ فَقَدْ كَدَّرْتَهُ وَنَا حَمَاعَ لَكَ فِيمَا بَعْدَ  
فَقَرَّبْنَا صِرْمَتَنَا فَاحْتَمَلْنَا عَلَيْهَا وَتَغَطَّى خَالَتَنَا  
نَوْبَهُ فَجَعَلَ يَبْكِي فَانْطَلَقْنَا حَتَّى تَزَلْنَا بِحَضْرَةِ  
مَكَّةَ فَنَافَرَ أَنَسٌ عَنْ صِرْمَتِنَا وَعَنْ مِثْلِهَا فَاتَيْنَا  
الْكَاهِنَ فَخَبَّرَ أَنَسًا فَأَتَانَا أَنَسٌ بِصِرْمَتِنَا  
وَمِثْلِهَا مَعَهَا قَالَ وَقَدْ صَلَّيْتُ يَا ابْنَ أَخِي قِيلَ  
أَنْ أَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَنَامُ سَبْعِينَ قُلْتُ لِمَنْ قَالَ لِلَّهِ قُلْتُ فَأَيْنَ  
تَوَجَّهَ قَالَ اتَّوَجَّهْتُ حَيْثُ يُوجَّهُنِي رَبِّي أَصْلَى  
عِشَاءً حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَتَيْتُ  
كَأَنِّي خِفَاءً حَتَّى تَغْلُوَنِي الشَّمْسُ فَقَالَ أَنَسٌ  
إِنْ لِي حَاجَةٌ بِمَكَّةَ فَارْكَبْنِي فَانْطَلَقَ أَنَسٌ  
حَتَّى أَتَى مَكَّةَ فَرَأَتْ عَلِيٌّ ثُمَّ حَاءَ فَقُلْتُ مَا  
عَصَيْتُ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا بِمَكَّةَ عَلَى دِينِكَ  
يَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ قُلْتُ فَمَا يَقُولُ النَّاسُ قَالَ  
يَقُولُونَ سَاعِرٌ كَاهِنٌ سَاحِرٌ وَكَانَ أَنَسٌ أَحَدَ  
الشُّعْرَاءِ قَالَ أَنَسٌ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَاهِنَةِ  
فَمَا هُوَ بِقَوْلِهِمْ وَلَقَدْ رَضَعْتُ قَوْلَهُ عَلَى أَقْرَاءِ  
الشُّعْرَاءِ فَمَا يَلْتَمِمْ عَلَى لِسَانِ أَحَدٍ بَعْدِي أَنَّهُ  
جَعَرَ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَصَادِقٌ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ قَالَ  
قُلْتُ فَارْكَبْنِي حَتَّى أَذْهَبَ فَانْظُرْ قَالَ فَأَتَيْتُ  
مَكَّةَ فَتَضَعْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَقُلْتُ أَيْنَ هَذَا  
الَّذِي تَدْعُونَهُ الصَّابِيَّ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَقَالَ الصَّابِيُّ  
فَمَاذَا عَلَيَّ أَهْلُ الْوَادِي بِكُلِّ مَدْرَةٍ وَعَظَمٍ  
حَتَّى عَجَزْتُ مَغْشِيًّا عَلَيَّ قَالَ فَارْتَفَعْتُ حِينَ  
ارْتَفَعْتُ كَأَنِّي نَصُبٌ أَحْمَرُ قَالَ فَأَتَيْتُ زَمْزَمَ  
فَغَسَلْتُ غَنِي الدَّمَاءَ وَشَرِبْتُ مِنْ مَائِهَا وَلَقَدْ  
لَبِثْتُ يَا ابْنَ أَخِي ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثَلَاثِينَ يَوْمًا مَا كَانَ

احسان کیا وہ بھی برہاد کر دیا اب ہم تیرے ساتھ نہیں رہ سکتے،  
ہم اپنے اونٹوں کے پاس آئے ان پر اپنا اسباب لادنا ہمارے  
ماملوں نے اپنا کپڑا اوڑھ کر دو تا شروع کر دیا، ہم چلے حتیٰ کہ مکہ  
کے سامنے اترے، انیس نے ان اونٹوں پر جو ہمارے ساتھ تھے  
اور اسٹنے ہی اور پر ایک باری لگا دی، انیس اور وہ شخص اس کے  
پاس گئے، کابن نے انیس کو جوتا دیا، انیس ہمارے اونٹ اور اسٹنے  
ہی اور اونٹ لے کر آیا، ابوذر نے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے  
میں حضور کی ملاقات سے تین سال قبل سے نماز پڑھتا تھا، میں  
نے کہا نماز کس کی پڑھتے تھے؟ بولے خدا کی، میں نے کہا کس  
طرف رخ کرتے تھے؟ بولے جس طرف اللہ رخ کرادے،  
میں عشاء کی نماز پڑھتا جب رات کا آخر ہوتا تو میں پڑھتا تھا  
کہ سورج میرے اوپر آجاتا، انیس نے کہا مجھے مکہ میں کام ہے تم  
یہاں رہو، میں جاتا ہوں وہ گیا اور اس نے دیر کی، پھر آیا میں  
نے پوچھا اتنی دیر کیوں کی؟ وہ بولا میں مکہ میں ایک شخص سے ملا  
جو تیرے دین پر ہے اور کہتا ہے کہ اللہ نے اسے بھیجا ہے، میں  
نے کہا لوگ اسے کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا لوگ اسے  
شاعر، کابن اور جادو گر کہتے ہیں، انیس خود بھی شاعر تھا، اس  
نے کہا میں نے کابنوں کی بات سنی، لیکن جو کلام یہ شخص پڑھتا  
ہے وہ کابنوں کا کلام نہیں ہے، اور اس شخص کے کلام کو  
شاعروں کے اقوال سے بھی موازنہ کیا، مگر کسی شخص کی زبان  
پر ایسے شعر موزوں نہیں ہو سکتے، خدا کی قسم وہ سچا ہے، اور  
لوگ جھوٹے ہیں، میں نے کہا تم یہیں رہو میں اسے جا کر دیکھتا  
ہوں، پھر میں مکہ آیا، اور ایک ناتواں شخص کو مکہ والوں میں سے  
منتخب کیا، اور اس سے پوچھا وہ شخص کہاں ہے؟ جسے تم صابی  
کہتے ہو، اس نے میری طرف اشارہ کر کے کہا یہ صابی آگیا یہ  
سن کر تمام وادی والے ڈھیلے اور ہڈیاں لے کر مجھ پر پل پڑے،  
حتیٰ کہ میں بے ہوش ہو کر گر پڑا، جب مجھے ہوش آیا اور کھڑا ہوا  
تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں (خون کی وجہ سے) لال بت ہوں، میں

بِی طَعَامٍ اِنَّا مَاءٌ زَمَزَمٌ فَسَمِعْتُ حَتَّى تَكْثُرَتْ  
عُنْکُ بَصْنِی وَمَا وَحَدْتُ عَلٰی کِبْدِی مُخَفَّةٌ  
جُوعٌ قَالَ فَبَيْنَا اَهْلُ مَكَّةَ فِی لَيْلَةِ قَمَرَاءَ  
بِضَحِيَّانٍ اِذْ ضَرَبَ عَلٰی اَسْمَعِيْنِمْ قَعًا  
يَطْلُوفُ بِالْيَيْتِ اَحَدُ رَاثَرَاتِنِ مِنْهُنَّ تَدْعُوْنَ  
اِسَافًا وَنَائِيَةً قَالَ فَاَتَيْنَا عَلٰی فِی طَوَافِهِمَا فَقُلْتُ  
اَتَكِيْمَا اَحَدَهُمَا اِلَّا اُخْرٰی قَالَ فَمَا تَنَاهٰنَا عَنْ  
فَوَافِهِمَا قَالَ فَاَتَيْنَا عَلٰی فَقُلْتُ هُنَّ مِثْلُ الْحَشَةِ  
غَيْرَ اَنِّیْ لَآ اُكْبِيْ فَاِنْطَقْنَا تَوَلَّوْنَا وَنَقُولَانِ لَوْ  
كَانَ هَاهُنَا اَحَدٌ مِنْ اَنْفَارِنَا قَالَ فَاَسْتَقْبَلَهُمَا  
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ وَابُو بَكْرٍ  
وَهُمَا هَاطِلَانِ قَالَ مَا لَكُمَا قَالَتَا الصَّابِيُ بَيْنَ  
الْكُعْبَةِ وَاسْتَارَهَا قَالَ مَا قَالِ نَكُمَا قَالَتَا بَنُو  
قَالِ لَنَا كَلِمَةٌ تَعْلَمُ الْقَمَ وَحَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ  
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ حَتَّى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ  
وَخَافَ بِالْيَيْتِ هُوَ وَصَاحِبُهُ ثُمَّ صَنَى فَلَمَّا  
قَضٰی صَلَاتَهُ قَالَ اَبُو ذَرٍّ فَكُنْتُ اَنَا اَوَّلَ مَنْ  
حَبَّاهُ بِحِجَّةِ الْاِسْلَامِ قَالَ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا  
رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ  
مَنْ اَنْتَ قَالَ قُلْتُ مِنْ غِفَارٍ قَالَ فَاهْوٰی بِیْدِهِ  
فَوَضَعَ صَاحِبُهُ عَلٰی سَیْئَرِهِ فَقُلْتُ فِیْ نَفْسِی  
كِرًا اَنْ تَتَّبِعْتُ اِلٰی غِفَارٍ فَذَهَبْتُ اَتَّخِذُ بَیْدِهِ  
فَقَضَعْنِیْ صَاحِبُهُ وَكَانَ اَعْلَمَ بِدِیْنِیْ ثُمَّ رَفَعَ  
رَاسَهُ ثُمَّ قَالَ مَنِّیْ كُنْتُ هَاهُنَا قَالَ قُلْتُ قَدْ  
كُنْتُ هَاهُنَا مِنْذُ ثَلَاثِیْنِ بَیْنِ لَیْلَةٍ وَیَوْمٍ قَالَ  
فَمَنْ كَانَ یُطْعِمُكَ قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ لِیْ طَعَامٌ  
اِنَّا مَاءٌ زَمَزَمٌ فَسَمِعْتُ حَتَّى تَكْثُرَتْ عُنْکُ  
بَصْنِی وَمَا اَحَدٌ عَلٰی کِبْدِی مُخَفَّةٌ جُوعٌ قَالَ

زمزم کے پاس آیا اور خون دھویا اور اس سے پانی پیا، اے میرے  
بھتیجے میں وہاں تمہیں راتیں یا تمہارا دن رہا، اور زمزم کے علاوہ  
کوئی کھانا میرے پاس نہیں تھا، چنانچہ میں اتنا مونا ہو گیا کہ  
میرے پیٹ کی بنیں جھک گئیں اور میں نے اپنے کلیجے میں  
بھوک کی ناقولانی محسوس کی، ایک بار مکہ والے چاندلی رات میں سو  
گئے اور اس وقت بیت اللہ کا کوئی طواف نہیں کر رہا تھا، صرف وہ  
عورتیں اساف اور نائکہ (بت) کو پکار رہی تھیں، وہ طواف  
کرتے کرتے میرے سامنے آئیں، میں نے کہا کہ ایک کا نکاح  
دوسرے سے کر دو، یہ سن کر بھی وہ اپنی بات سے باز نہ آئیں،  
جب وہ پھر میرے سامنے آئیں تو میں نے کہا اندام مخصوص  
میں لکڑی، اور مجھے یہ کتابیہ نہیں آتا (اس لئے ان باتوں کو صاف  
گالی دی) یہ سن کر وہ دونوں عورتیں چلائی اور کہتی ہوئی چلیں  
کا ش اس وقت کوئی ہمارے لوگوں میں سے ہوتا، راستے میں ان  
لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ ملے اور  
وہ پہلے سے اتر رہے تھے، انہوں نے ان عورتوں سے پوچھا کیا  
ہوا، وہ بولیں ایک صابی آیا ہے جو کعبہ کے پردوں میں پھنسا ہوا  
ہے، انہوں نے کہا وہ صابی کیا بولا، وہ بولیں ایسی بات ہو لا جس  
سے منہ بھر جاتا ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف  
لائے، حتیٰ کہ حجر ہسود کو بوسہ دیا، اور اپنے صاحب کے ساتھ  
طواف کیا اور نماز پڑھی، جب آپ نماز پڑھ چکے تو ابو ذرؓ کہتے ہیں  
کہ میں نے اول سلام کی سنت ادا کی، اور کہا السلام علیک یا رسول  
اللہ آپ نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے کہا غفار کا ایک شخص  
ہوں، آپ نے ہاتھ جھکایا اور اپنی انگلیاں پیشانی پر رکھیں، میں  
نے اپنے دلی میں کہا کہ شاید آپ کو یہ کہنا کہ میں غفار میں سے  
ہوں ناگوار گزارا، میں آپ کا ہاتھ پکڑنے کو لپکا، مگر آپ کے  
صاحب جو مجھ سے زیادہ آپ کا حال جانتے تھے، انہوں نے مجھے  
روکا، پھر آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا، تم یہاں کب سے آئے ہو؟  
میں نے عرض کیا میں یہاں تمہیں رات یا تمہیں دن سے ہوں،



إِنَّمَا مَبَارَكَةٌ إِنَّمَا طَعَامُ طَعَمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَذُنُّ لِي فِي طَعَامِهِ اللَّيْلَةَ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَانْطَلَقَتْ مَعَهُمَا فَفَتَحَ أَبُو بَكْرٍ بَابًا فَجَعَلَ يَخْبِضُ لَنَا مِنْ زَيْبِ الْمَطَائِبِ وَكَانَ ذَلِكَ أَوَّلَ صَعَامٍ أَكْنَسْتُ بِهَا ثُمَّ غَبَرْتُ مَا غَبَرْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ وَجَّهْتُ لِي أَرْضَ ذَاتِ نَخْلٍ لَا أَرَاهَا إِلَّا يَتَرَبَّ فَهَلْ أَنْتَ مُبْلَغٌ عَنِّي قَوْمُكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَأْجُرَكَ فِيهِمْ فَأَتَيْتُ أَنَسًا فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتَ صَنَعْتُ أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَنَعْتُ قَالَ مَا بِي رَغْبَةً عَنْ دِينِكَ فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَنَعْتُ فَأَتَيْنَا أُمَّا فَقَالَتْ مَا بِي رَغْبَةً عَنْ دِينِكُمَا فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَنَعْتُ فَأَحْمَلْنَا حَتَّى أَتَيْنَا قَوْمَنَا غِفَارًا فَأَسْلَمَ بَصْفُهُمْ وَكَانَ يَوْمُهُمْ آيَاءُ بَيْنَ رَحْصَةِ الْغِفَارِيِّ وَكَانَ سَبْذُهُمْ وَقَالَ بَصْفُهُمْ إِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَسْلَمْنَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَسْلَمْنَا بَصْفُهُمْ الْبَاقِي وَجَاءَتْ أَسْمُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِخْوَانُنَا نَسْلِمُ عَلَى الذِّي أَسْلَمُوا عَلَيْهِ فَأَسْلَمُوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمَ مَا أَمَهَا اللَّهُ\*

آپ نے فرمایا تمہیں کھانا کون کھلاتا ہے؟ میں نے کہا از مرز کے پانی کے علاوہ کھانا وغیرہ کچھ نہیں اور میں موٹا بھی ہو گیا ہوں، یہاں تک کہ میرے پیٹ کے بٹ مڑ گئے اور میں اپنے کلیجے میں بھوک کی ناتوانی بھی نہیں پاتا، آپ نے فرمایا از مرز کا پانی برکت والا ہے اور کھانا بھی ہے، کھانے کی طرح پیٹ بھر دیتا ہے، حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آج کی رات مجھے اس کو کھانے کی اجازت دیجئے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ چلے، میں بھی ان کے ساتھ چلا، ابو بکرؓ نے ایک دروازہ کھولا، اور اس میں سے طائف کے سوکھے انگور نکالنے لگے، یہ پسینا کھانا تھا جو میں نے مکہ میں کھایا، پھر میں رہا جب تک کہ رہا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا مجھے ایک زمین کھجور والی دکھائی گئی، میں سمجھتا ہوں کہ وہ شرب (مدینہ) کے علاوہ کوئی نہیں، لہذا تم (جا کر) میری طرف سے اپنی قوم کو دین اسلام کی دعوت دو، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں تمہاری بنا پر نفع پہنچائے اور تم کو ثواب دے، میں انہیں کے پاس آیا، اس نے کہا تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا میں مسلمان ہو گیا، اور آپ کی نبوت کی تصدیق کی، وہ بولا تمہارے دین سے مجھے بھی نفرت نہیں، میں بھی اسلام لایا اور میں نے بھی تصدیق کی، پھر ہم اپنی والدہ کے پاس آئے وہ بولیں مجھے بھی تمہارے دین سے نفرت نہیں، میں بھی اسلام لائی اور تصدیق کی، ہم نے اپنے اونٹوں پر مسلمان لادے اور اپنی قوم غفار میں پہنچے، آدھی قوم مسلمان ہو گئی، ان کی قیادت ایماء بن رخصہ کیا کرتا تھا، اور وہ ان کا سردار تھا، اور آدھی قوم نے یہ کہا کہ جب حضور مدینہ تشریف لائیں گے تب ہم مسلمان ہوں گے، چنانچہ حضور جب مدینہ تشریف لائے، تو بقایا آدھی قوم بھی مسلمان ہو گئی، اور قبیلہ اسلم کے لوگ آئے انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہم بھی اپنے بھائی غفاریوں کے طرح مسلمان ہوتے ہیں، وہ بھی مسلمان ہو گئے، آپ نے فرمایا غفار کو

اللہ تعالیٰ نے بخش دیا اور قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ کر لیا۔

۱۶۴۹۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، نصر بن شمیل، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ جب میں مکہ کی طرف آنے لگا تو انہیں نے کہا اچھا جا، لیکن اللہ مکہ سے بچے رہنا، وہ اس شخص کے دشمن ہیں اور اس سے اپنا منہ ہٹاتے ہیں۔

۱۶۵۰۔ محمد بن عثمان، ابن ابی عدی، ابن عون، حمید بن ہلال، حضرت عبد اللہ بن صامت بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے میرے بھتیجے، میں نے آپ کی نبوت سے دو سال قبل نماز پڑھی، بقیہ روایت سلیمان بن مغیرہ کی روایت کی طرح ہے، مگر اس میں اتنی زیادتی ہے کہ دونوں ایک کا من کے پاس گئے، انہیں نے اس کا من کی تعریف کی، یہاں تک کہ اس پر غالب آ گیا، اور ہم نے اس کے ادب بھی لے کر اپنے اونٹوں میں ملا لئے، اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی، چنانچہ میں آپ کے پاس آیا اور میں سب سے پہلا وہ شخص ہوں جس نے آپ کو اسلامی سلام کیا، میں نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا وعلیک السلام ورحمتہ اللہ، اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ نے مجھ سے عرض کیا، پندرو دن سے یہاں ہوں اور یہ بھی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا، آج رات مجھے ان کی مہمان نوازی کرنے دیجئے۔

۱۶۵۱۔ ابراہیم بن محمد بن عرعرة السامی، محمد بن حاتم، عبد الرحمن بن مہدی، ثنی بن سعید، ابو جمرہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوذر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں مبعوث ہونے کی

۱۶۴۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَحْبَرَنَا النَّصْرُ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِنَالٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ قُلْتُ فَأَكْفَيْتَنِي حَتَّى أَذْهَبَ فَأَنْظُرَ قَالَ نَعَمْ وَكُنْ عَلَى حَذَرٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَإِنَّهُمْ قَدْ شَفَعُوا لَهُ وَتَجَهَّمُوا \*

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ أُنَبِّئُكَ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِنَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا ابْنَ أُخِي صَلَّيْتُ سَتَيْنِ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ فَأَيْنَ كُنْتَ تَوَجَّهْتَ قَالَ حَيْثُ وَجَّهَنِي اللَّهُ رَاقِصُ الْحَدِيثِ بَنَحُو حَدِيثَ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَتَنَافَرَا إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْكُفَّانِ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ أُخِي أَنِّي سَئِدُهُ حَتَّى غَلَبَهُ قَالَ فَأَعَذَّنَا صِرْمَتَهُ فَضَمَمْنَاهَا إِلَى صِرْمَتِنَا وَقَالَ أَيْضًا فِي حَدِيثِهِ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ حَلَفَ الْمَقَامَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَإِنِّي ذَاوُلُ النَّاسِ حَيَّاهُ بِتَجْبِيَةِ الْإِسْلَامِ قَالَ قُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَنْ أَنْتَ رَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا فَقَالَ مِنْذُ كَمْ أَنْتَ حَامِنَا قَالَ قُلْتُ مِنْذُ خَمْسِ عَشْرَةَ رَفِيَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتَجَفَّنِي بِضِيَاغَتِهِ اللَّيْلَةَ \*

۱۶۵۱۔ وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَرَعَرَةَ السَّامِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَتَقَارَبَا فِي سِيَاقِ الْحَدِيثِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ



سَعِيدٌ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ لِأَتْبِعِهِ أَرْكَبُ إِلَى هَذَا الْوَادِي فَأَعْلَمَ لِي عِلْمَ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَرْغَبُ أَنَّهُ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ فَاسْمَعُ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ انْتَبَيْ فَاَنْطَلَقَ الْآخِرُ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْمَعُ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَعْقَابِ وَكَلَامًا مَا هُوَ بِالشَّعْرِ فَقَالَ مَا مَنَعْتَنِي فِيمَا أُرَدْتُ فَتَرَوُدَّ وَحَمَلُ شَيْءٍ لَهُ فِيهَا مَاءٌ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلًا يَعْرِفُهُ وَكَرِهَ أَنْ يُسْأَلَ عَنْهُ حَتَّى أُذِرَكَهُ يَعْنِي اللَّيْلَ فَاضْطَجَعَ فَرَأَاهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ فَلَمَّا رَأَاهُ تَبِعَهُ فَلَمَّ بِسَأَلِ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قُرْبَنَهُ وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَظَلَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَمْسَى فَقَادَ إِلَى مَضْجَعِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ مَا أَتَى لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنَزَلَهُ فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ وَلَا يُسْأَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّلَاثِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ فَأَقَامَهُ عَلِيٌّ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ هَذَا الْبَلَدَ قَالَ إِنْ أُعْطِيتُنِي عَهْدًا وَمِيقَاتًا لَتَرْتَبِدُنِي فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَأَخْبِرُهُ فَقَالَ فَإِنَّهُ حَقٌّ وَهُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِي فَإِنِّي إِن رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ فَمَتَّ كَأَنِّي أَرِيقُ الْمَاءَ فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِي حَتَّى تَدْخُلَ مَدْجَنِي فَفَعَلَ فَاَنْطَلَقَ يَقْفُوهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى

اطلاع ملی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ اس وادی میں سوار ہو کر جا، اور اس شخص کو دیکھ کر آجو کہتا ہے کہ میرے پاس آسمان سے دئی آتی ہے، ان کی بات سن کر پھر میرے پاس آ، وہ روانہ ہوئے حتیٰ کہ مکہ آئے، اور آپ کا کلام سنا پھر ابوذر کے پاس لوٹ کر آئے، اور کہا کہ میں نے اس شخص کو دیکھا وہ خصال حمیدہ کا حکم کرتا ہے، اور ایک کلام سنا ہے جو شعر نہیں ہے، ابوذر بولے اس سے مجھے تسکین نہیں ہوئی، پھر انہوں نے توشہ لیا اور ایک پانی کا مشکیزہ لیا، حتیٰ کہ مکہ آئے، اور مسجد حرام میں داخل ہوئے وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا اور حضور کو پہچانتے بھی نہیں تھے، اور پوچھنا بھی مناسب نہیں سمجھا، یہاں تک کہ رات ہو گئی اور لیٹ گئے، حضرت علیؑ نے انہیں دیکھا اور پہچانا کہ کوئی مسافر ہے، چنانچہ ان کے ساتھ گئے، لیکن کسی نے دوسرے سے بات نہیں کی، یہاں تک صبح ہو گئی، پھر وہ اپنا توشہ اور مشکیزہ مسجد میں اٹھالائے اور سارا دن وہاں رہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شام تک نہیں دیکھا، پھر وہ اپنے سونے کی جگہ پر آگئے، وہاں سے حضرت علیؑ کا گزر ہوا بولے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اس شخص کو اپنا ٹھکانا معلوم ہو، پھر انہیں کھڑا کیا، اور ابوذر ان کے ساتھ گئے، مگر کسی نے ایک دوسرے سے بات نہیں کی، حتیٰ کہ قیام ادن ہوا اور اس دن بھی ایسا ہی ہوا، چنانچہ حضرت علیؑ نے پھر انہیں اٹھایا اور کہا کہ تم مجھ سے کیوں نہیں بیان کرتے جس کام کے لئے تم اس شہر میں آئے ہو؟ ابوذر بولے اگر تم مجھ سے عبد وہبان کرو، کہ میری راہبری کرو گے تو میں بتاؤں، انہوں نے اقرار کیا، ابوذر نے سارا محل بیان کیا، حضرت علیؑ بولے وہ سچے ہیں اور بے شک اللہ کے رسول ہیں تم صبح کو میرے ساتھ چلو، اگر میں کوئی خوف کی بات دیکھوں گا جس میں تمہاری جان کا خدشہ ہو تو میں کھڑا ہو جاؤں گا، جیسے کوئی پانی بہاتا ہے، اور اگر میں چلا جاؤں تو تم بھی میرے پیچھے چلے آنا، جہاں میں گھسوں

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَمْسَلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتَّى يَأْتِيَكَ أَمْرِي فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَاتِهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَثَارَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوهُ حَتَّى أَضْمَعُوهُ فَأَتَى الْعَبَّاسُ فَأَكْبَ عَلَيْهِ فَقَالَ وَيْلَكُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غُفَارٍ وَأَنَّ طَرِيقَ تَجَارِكُمْ إِلَى الشَّامِ عَلَيْهِمْ فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ بِمَنْبِلِهَا وَثَارُوا إِلَيْهِ فَضَرَبُوهُ فَأَكْبَ عَلَيْهِ الْعَبَّاسُ فَأَنْقَذَهُ \*

تم بھی وہاں آجاء، ابوذر نے ایسا ہی کیا، ان کے پیچھے چلے حتی کہ حضور کے پاس پہنچے، ابوذر بھی ساتھ ہی پہنچے، پھر ابوذر نے آپ کی باتیں سنیں اور اسی جگہ مسلمان ہو گئے، حضور نے فرمایا اپنی قوم کے پاس جاؤ اور انہیں دین کی تبلیغ کرو جو تمہیکہ میرا حکم تمہارے پاس پہنچے، ابوذر نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں تو یہ بات مکہ والوں کو بھی الا اعلان شاؤں گا، پھر ابوذر لگے اور مسجد میں آئے اور پکار کر کہا اشہد ان لا اله الا الله وان محمد ار رسول الله، لوگوں نے ان پر حملہ کیا اور مارتے مارتے لٹا دیا، حضرت عباسؓ وہاں آئے اور ابوذر پر جھک گئے اور کہا تمہاری خرابی ہو، تم نہیں جانتے کہ یہ قبیلہ غفار کا ہے، اور تمہارا ملک شام میں تجارت کا راستہ ان کے ملک پر سے ہے، پھر ابوذر کو ان سے چھڑا لیا، دوسرے روز ابوذر نے پھر ایسا ہی کیا، لوگ دوڑے اور انہیں مارا، حضرت عباسؓ پھر آئے اور انہیں چھڑا لیا۔

باب (۲۴۵) حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب۔

۱۶۵۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، بیان، قیس بن ابی حازم، جریر بن عبد اللہ، (دوسری سند) عبد الحمید بن بیان، خالد، بیان، قیس بن ابی حازم، حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں اسلام لایا، کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اندر آنے سے نہیں روکا، اور کبھی بھی آپ نے مجھے نہیں دیکھا، مگر یہ کہ آپ مجھے۔

۱۶۵۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ابو اسامہ، اسماعیل (دوسری سند) ابن نمیر، عبد اللہ بن اوریس، اسماعیل، قیس، حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں اسلام لایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اندر آنے سے نہیں

(۲۴۵) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ \*

۱۶۵۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بَيَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ بَيَانَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانَ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ يَقُولُ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَا حَقَّقَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا ضَجَكَ \*

۱۶۵۳ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسِ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ مَا



روکا اور مجھے کبھی نہیں دیکھا، مگر یہ کہ آپ کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی، ابن نمیر نے اپنا ردا یت میں یہ زیادتی بیان کی کہ جریر کہتے ہیں میں نے آپ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر نہیں جمتا، آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور فرمایا اللہ اسے جمدے، اور اسے ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنادے۔

۱۶۵۴۔ عبد الحمید بن بیان، خالد، بیان، قیس، حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں ایک بت خانہ تھا جسے ذوالخلصہ کہتے تھے اور کعبہ یمانی یا کعبہ شامی بھی اسی کا نام تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے جریر تو مجھے ذوالخلصہ اور کعبہ یمانی و شامی کی طرف سے بے فکر کرتا ہے، چنانچہ میں ایک سو پچاس آدمی احس قبیلہ کے اپنے ساتھ لے کر گیا اور ذوالخلصہ کو توڑا، اور جتنے آدمیوں کو وہاں پایا، قتل کیا، پھر میں لوٹ آیا، اور آپ سے بیان کیا تو آپ نے ہمارے لئے اور قبیلہ احس کے لئے دعا کی۔

۱۶۵۵۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، اسامیل بن ابی خالد، قیس، بن حازم، حضرت جریر بن عبد اللہ بنکلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اے جریر تو مجھے ذوالخلصہ بت خانہ سے آرام نہیں دیتا، اور اس بت خانہ سے کہ جسے کعبہ یمانی بھی کہتے تھے، جریر بیان کرتے ہیں کہ میں ڈیڑھ سو سو اور وہاں لے کر گیا اور میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا تھا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا، اور فرمایا اللہ اسے جمدے اور اسے روک دیکھانے والا اور راہ یافتہ کر دے، چنانچہ جریر گئے اور ذوالخلصہ کو آگ سے جلا دیا، اس کے بعد ایک شخص جس کا نام ابو ارطاة تھا، خوشخبری کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ردا یت کیا، وہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ہم ذوالخلصہ کو خارش اوٹ کی طرح چھوڑ آئے ہیں،

حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ أُسْلِمْتُ وَأَنَا رَأْيِي إِلَّا تَسْتَمُ فِي وَجْهِ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ ابْنِ إِدْرِيسٍ وَلَقَدْ شَكَّوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَتَّبِعُ عَلَى الْخَيْلِ فَضْرَبَ يَدَهُ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا \*

۱۶۵۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَتَتْ مُرَجِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَّةِ وَالشَّامِيَّةِ فَتَفَرَّتْ إِلَيْهِ فِي مِائَةِ وَخَمْسِينَ مِنْ أَمْسٍ فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْنَهُ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَدَعَا لَنَا وَإِلَى أَحْمَسَ \*

۱۶۵۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَحْلِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَرِيرُ أَلَا تَرَى بَيْنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ بَيْتٌ لِحَتِّهِمْ كَانَ يُدْعَى كَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةِ قَالَ فَتَفَرَّتْ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ وَكُنْتُ لَا أَتَّبِعُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهُ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا قَالَ فَانْطَلَقَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ ثُمَّ بَعَثَ جَرِيرًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحُلًا يَشْمُرُهُ يُكْنَى أَبَا أَرْصَادَةَ مِمَّا قَاتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْنَاهَا

كَانَهَا حَمَلٌ أَجْرَبُ قَبْرِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا حَمْسَ مَرَّاتٍ \*

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ احمس کے گھوڑوں اور مردوں کے لئے پانچ مرتبہ برکت کی دعا کی۔

۱۶۵۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعُ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيُّ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ هَذَا الْأَسَدِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ مَرْوَانَ فَجَاءَ بِشِيرٍ حَرِيرٍ أَبُو أَرْطَاةَ حُصَيْنُ بْنُ زَبِيغَةَ يُشَرُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

۱۶۵۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع۔

(دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) محمد بن عباد، سفیان۔

(چوتھی سند) ابن ابی عمر، مروان۔

(پانچویں سند) محمد بن رافع، ابواسامہ، اسامیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی مرویات کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جریر کا خوشخبری دینے والا ابوارطاة، حصین بن زبید، حضور کو خوشخبری دینے آیا۔

(۲۴۶) بَابُ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا \*

باب (۲۴۶) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب۔

۱۶۵۷ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ الْيَشْكُرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّى الْعَلَاءَ فَوَضَعَتْ لَهُ رَضُوًا قَلَمًا عَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هَذَا فِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ قَالُوا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قُلْتُ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اللَّهُمَّ فَتَحْهُ \*

۱۶۵۷۔ زہیر بن حرب، ابو بکر بن النضر، ہاشم بن القاسم، ورقاء بن عمر الیشکری، عبید اللہ بن ابی یزید، حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے شریف لے گئے، میں نے آپ کے لئے وضو کا پانی رکھا، جب آپ آئے تو پوچھا یہ پانی کس نے رکھا ہے؟ (زہیر کی روایت میں ہے) کہ میں نے کہا، ابن عباس نے، آپ نے فرمایا اللہ العالمین اسے دینا میں سمجھ عطا فرما۔

(۲۴۷) بَابُ فَتَحَهُ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا \*

باب (۲۴۷) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب۔

۱۶۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَحَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْحَضْرِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ

۱۶۵۸۔ ابو الربیع العتکی، خلف بن ہشام، ابو کمال الحضری، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ساتھ استبرق کا ایک ٹکڑا ہے، لوہر میں جنت کے جس مکان میں جانا چاہتا ہوں



فِي الْمَنَامِ كَانَ فِي يَدِي قِطْعَةٌ بِمِثْقَالِ شَيْءٍ وَكَانَ أُرِيدُ مِنَ الْجَنَّةِ إِنَّا طَارَتْ إِلَيْهِ قَالَ فَقَصَصْتُهُ عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَصْتُ حَفْصَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى عَبْدَ اللَّهِ رَجُلًا صَالِحًا \*

(قائد) امام نووی فرماتے ہیں کہ صالح وہ ہے جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو کما حقہ پوری کوشش کے ساتھ ادا کرتا ہو، جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں ہر ایک دنیا کی طرف مائل ہو گیا مگر حضرت عمر اور ابن کے صاحبزادے ابن عمر اس سے علیحدہ رہے، اور مہران فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر سے زیادہ متقی اور پرہیزگار، اور ابن عباس سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا (نووی جلد ۲) شرح ابی جلد ۶۔

۱۶۵۹ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّبَتْ أَنْ أَرَى رُؤْيَا أَقْصَاهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَنتُ غَنَامًا شَابًا عَوِيًّا وَكَنتُ أَنَا فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَ يَأْخُذُنِي فَذَهَبَ بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَلِي الْبُخْرَ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيْ الْبُخْرِ وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ قَالَ فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ فَقَالَ لِي لَمْ تَرَخْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ نَعْدَ ذَلِكَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِنَّا قَلِيلًا \*

۱۶۵۹ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، سالم، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جب کوئی خواب دیکھتا تھا تو آپ سے بیان کرتا تھا، مجھے بھی آرزو تھی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کروں، بیان کرتے ہیں کہ میں نوجوان مجروح تھا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد میں سویا کرتا تھا، میں نے خواب میں دیکھا، جیسے مجھے وہ فرشتوں نے پکڑا اور جہنم کی طرف لے گئے، دیکھا تو وہ کنویں کی طرح پیچ در پیچ گہری ہے اور اس پر دو گھڑیاں ہیں جیسے کنویں پر ہوتی ہیں، اور اس میں کچھ لوگ ہیں کہ جنہیں میں نے پہچانا، میں نے کہنا شروع کیا، اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ، اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ، اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ، اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ، پھر ایک اور فرشتہ ملا اور بولا تجھے کسی قسم کا خوف نہیں، میں نے یہ خواب حضرت حفصہ سے بیان کیا، اور حضرت حفصہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، کیا آپ نے ارشاد فرمایا عبد اللہ اچھا آدمی ہے، اگر رات کو تہجد پڑھا کرے، سالم بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ اس کے بعد سے رات کو بس تھوڑی سی دیر سوتے تھے (اور تہجد پڑھتے رہتے)۔

۱۶۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَالِيَةَ خَتَنُ الْقُرْبَابِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَمْ يَكُنْ لِي أَهْلٌ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّمَا انْطَلَقَ بِي إِلَى بَنِي فَذَكَرْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ \*

(۲۴۸) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ \*

۱۶۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُمِّ سَلِيمٍ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَادِمُكَ أَنَسٌ أَوْعَى اللَّهُ لَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أُعْطِيَتْهُ \*

۱۶۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَتْ أُمُّ سَلِيمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَادِمُكَ أَنَسٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ \*

۱۶۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ \*

۱۶۶۴ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي وَأُمُّ حَرَامٍ

۱۶۶۰ - عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، موسیٰ بن خالد، ابو اسحق فزاری، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں مسجد میں سویا کرتا تھا اور میرے اہل و عیال نہیں تھے، میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے ایک کنویں کی طرف لے گئے تو میں نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا، اور بقیہ روایت زہری عن سالم عن ابیہ کی طرح مروی ہے۔

باب (۲۴۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب۔

۱۶۶۱ - محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انسؓ، ام سلیم بیان کرتی ہیں، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ انس آپ کا خادم ہے، اللہ سے اس کے لئے دعا فرمائیے، آپ نے فرمایا، الہی اسے بہت مال اور بہت اولاد عطا کر، اور جو تودے اس میں برکت عطا فرما۔

۱۶۶۲ - محمد بن ثنی، ابو داؤد، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام سلیم نے عرض کیا یا رسول اللہ انس آپ کا خادم ہے، بقیہ روایت حسب سابق ہے۔

۱۶۶۳ - محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ہشام بن زید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۶۶۴ - زہیر بن حرب، ہاشم بن قاسم، سلیمان، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے اور اس وقت گھر میں میرے، میری والدہ، اور میری خالہ ام حرام کے علاوہ کوئی



خَاتَمِي فَقَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ خَوِّدِي مَتَى  
ادْعُ اللَّهَ لَهُ قَالَ قَدْ عَا لِي بِكُلِّ خَيْرٍ وَكَانَ فِي  
آخِرِ مَا دَعَا لِي بِهِ أَنْ قَالَ اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ  
وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ \*

۱۶۶۵ - حَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ بُرَيْسٍ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ  
حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ جَاءَتْ بِي أُمِّي أُمُّ أَنَسٍ إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَرَزْتَنِي  
بِنَصْفِ خِمَارِهَا وَرَدَّتْنِي بِنَصْفِهِ فَقَالَتْ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ هَذَا ابْنِي أَتَيْتُكَ بِهِ يَخْدُمُكَ  
فَادْعُ اللَّهَ لَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ قَالَ  
أَنَسٌ فَوَاللَّهِ إِنَّ مَالِي لَكَثِيرٌ وَإِنَّ وَلَدِي وَوَلَدَ  
وَلَدِي لَيَتَعَادُونَ عَلَى نَحْوِ الْجَائَةِ الْيَوْمَ \*

۱۶۶۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ  
بِغْيَانِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلِيمٍ  
صَوْتَهُ فَقَالَتْ يَا أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ  
فَدَعَا لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَأَيْتُ مِنْهَا اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا  
وَأَنَا أَرْجُو الثَّلَاثَةَ فِي الْآخِرَةِ \*

نہیں تھا، میری والدہ نے کہا یا رسول اللہ آپ کا چھوٹا خادم  
(انس) ہے، اس کے لئے اللہ سے دعا فرمائیے، آپ نے  
میرے لئے ہر خیر کی دعا کی، اور آخر میں فرمایا اللہ اس کا مال اور  
اولاد بہت کرے، اور اس میں برکت دے۔

۱۶۶۵۔ ابو معن الرقاشی، عمر بن یونس، عکرمہ، اسحاق، حضرت  
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میری والدہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئیں، اور  
اپنی اور صحنی پھاڑ کر آدھی اس میں سے میری ازہر اور آدھی کی  
چادر بنادی، اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ چھوٹا سا انس میری نرکا  
ہے، میں آپ کی خدمت کے لئے اسے لائی ہوں، اللہ سے اس  
کے لئے دعا فرمائیے، آپ نے فرمایا اللہ اس کا مال اور اولاد بہت  
کردے، انس کہتے ہیں، بخدا میرا مالی بہت زیادہ ہے، اور میرے  
بیٹے اور پوتے سو سے زیادہ ہیں۔

۱۶۶۶۔ قتیبہ بن سعید، جعفر، جعد ابی عثمان، حضرت انس رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
گزرے تو میری والدہ ام سلیم نے آپ کی آواز سنی اور کہا یا  
رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ چھوٹا سا انس  
(جو آپ کا خادم) ہے (انس کے لئے دعا فرمائیے)، آپ نے  
میرے لئے تین دعائیں فرمائیں، دو تو میں اس دنیا میں پا چکا، اور  
تیسری کی آخرت میں امید رکھتا ہوں۔

(فائدہ) اور صحیح بخاری میں حضرت انس سے مروی ہے کہ حجاج بن یوسف کے والد بننے سے پہلے حضرت انس اپنی اولاد سے ایک سو بیس کو  
پہرہ خاک کر چکے تھے (نووی جلد ۲ صفحہ ۲۹۹)، اور امام بخاری فرماتے ہیں کہ حضرت انس کے مال کی کثرت کا یہ عالم تھا کہ پھرہ میں ان کے  
بغات تھے اور وہ سال میں دو مرتبہ پھل دیا کرتے تھے، اور ان کے پھلوں کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح تھی۔

۱۶۶۷۔ ابو بکر بن نافع، بہزہ، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
میرے پاس آئے اور میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، آپ  
نے ہمیں سلام کیا پھر مجھے کسی کام کے لئے بھیجا، میں اپنی والدہ

۱۶۶۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا بِهِزُ  
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَنِي  
عَلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا  
أَلْعَبُ مَعَ الْغُلَامِ قَالَ فَسَلَّمْ عَلَيْنَا فَبَغَيْتَنِي إِلَى

حَاجَةٍ فَأَبْطَأْتُ عَلَى أُمِّي فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ مَا  
خَبَرُكَ قُلْتُ بَغْتَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ قَالَتْ مَا حَاجَتُهُ قُلْتُ إِنِّي سِرُّ  
قَالَتْ لَا تُخَدِّثُنِي بِسِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا قَالَ أَنَسُ وَاللَّهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهِ  
أَحَدًا لَخَدِّثْتُكَ يَا قَابِتُ \*

۱۶۶۸- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا  
عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُعْشَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ  
سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ  
أَسْرُّ إِلَيَّ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا  
فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدُ وَلَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْهُ أُمُّ  
سُلَيْمٍ فَمَا أَخْبَرْتُهَا بِهِ \*

(۲۴۹) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ \*

۱۶۶۹- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ  
بْنُ عِيسَى حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ  
عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ مَا سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَيٍّ  
يَعْنِي إِنَّهُ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ \*

۱۶۷۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْزِيُّ  
حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَبْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ  
كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فِي نَاسٍ فِيهِمْ بَعْضُ أَصْحَابِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فِي  
وَجْهِهِ أَثَرٌ مِنْ خُشُوعٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هَذَا  
رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ  
فَصَلَّى رَكَعَيْنِ يَتَحَوَّزُ فِيهِمَا ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ

کے پاس دیر سے گیا، جب میں گیا تو میری والدہ نے کہا تو نے  
کیوں دیر کی، میں نے کہا کہ حضور نے مجھے ایک کام کے لئے  
بھیجا تھا، وہ بولیں آپ کا کیا کام تھا، میں نے کہا وہ راز ہے، انہوں  
نے کہا کہ حضور کا راز کسی سے بیان نہ کرنا، اس نے فرمایا بخدا  
اگر وہ راز میں کسی سے کہتا، تو اے ثابت تجھ سے بیان کرتا۔

۱۶۶۸- حجاج بن الشاعر، عارم بن فضل، معتمر بن سلیمان،  
بواسطہ اپنے والد حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک راز کی بات مجھ سے  
بیان کی، اس کے بعد میں نے کسی سے وہ بیان نہیں کی، حتیٰ کہ  
میری والدہ ام سلیم نے بھی پوچھی، تو میں نے ان سے بھی  
بیان نہیں کی۔

باب (۲۴۹) حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کے مناقب۔

۱۶۶۹- زہیر بن حرب، اسحاق بن عیسیٰ، مالک، ابو النضر، عامر  
بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں  
نے عبد اللہ بن سلام کے علاوہ کسی زندقہ شخص کے متعلق جو کہ  
چلتا پھرتا ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا کہ وہ  
جنت میں ہے۔

۱۶۷۰- محمد بن عثمان غزالی، معاذ بن معاذ، عبد اللہ بن عون، محمد  
بن سیرین، قیس بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
میں مدینہ میں کچھ لوگوں میں تھا، جس میں بعض آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی بھی تھے، ایک شخص آیا اس کے  
چہرے پر خدا کے خوف کا اثر تھا، بعض لوگ کہنے لگے کہ یہ جنتی  
ہیں، یہ جنتی ہیں، انہوں نے دو رکعت پڑھیں، پھر چلے، میں  
بھی ان کے پیچھے گیا، وہ اپنے مکان میں گیا، میں بھی ان کے  
ساتھ اندر گیا اور باتیں کیں، جب دل لگ گیا تو میں نے اس



فَدَخَلَ مَنْرَةً وَدَخَلَتْ فَتَحَدَّثْنَا فَلَمَّا اسْتَأْنَسَ قُلْتُ لَهُ إِنَّكَ لَمَّا دَخَلْتَ قَبْلُ قَالَ رَجُلٌ كَذًا وَكَذًا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِأَخِيذٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ وَنَسَاحِدُكَ بِمَا ذَاكَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَنِّي عَهْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ رَأَيْتُنِي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ سَعْتَهَا وَعُشْبَتُهَا وَعَصْفَرُهَا وَوَسْطُ الرِّوْضَةِ عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي ارْقُ قُلْتُ لَهُ لَا أَسْتَطِيعُ فَجَاءَنِي مُنْصَفٌ قَالَ إِنَّ عَوْنَ وَالْمُنْصَفُ الْخَادِمُ فَقَالَ بِشَائِي مِنْ حَلْفِي وَصَفَ أَنَّهُ رَفَعَهُ مِنْ حَنْفِهِ بِيَدِهِ فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَى الْعَمُودِ فَأَعْدَدْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيلَ لِي اسْتَمْسِكْ فَلَقَدْ اسْتَقْفَظْتُ وَإِنِّي لَفِي يَدِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَلِكَ الرِّوْضَةُ الْإِسْلَامُ وَذَلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى وَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ قَالَ وَالرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ \*

۱۶۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ عُبَادٍ بْنُ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ كُنْتُ فِي حَقِيقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ فَعَرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْحَنَةِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ قَالُوا كَذًا وَكَذًا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ إِنَّمَا رَأَيْتُ كَذًا عَمُودًا وَضِعَ فِي

سے کہا کہ جب آپ مسجد میں آئے تھے، تو ایک شخص نے ایسا ایسا کہا تھا (کہ آپ جنتی ہیں) وہ بولے سبحان اللہ، کسی کو وہ بات نہیں کہنی چاہئے جس کو وہ نہیں جانتا، اور میں تم سے بیان کرتا ہوں کہ لوگ کیوں ایسا کہتے ہیں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک خواب دیکھا، وہ میں نے آپ سے بیان کیا، کہ میں بارغ میں ہوں جس کی وسعت، سبزی اور پیداوار کا حال انہوں نے بیان کیا، اس بارغ کے درمیان میں لوہے کا ایک ستون ہے، جو نیچے تو زمین کے اندر ہے اور اوپر آسمان تک اس کی بلندی پر ایک حلقہ ہے، مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھ، میں نے کہا میں نہیں چڑھ سکتا، پھر ایک خدمت گار آیا، اس نے میرے کپڑے پیچھے سے اٹھائے، اور بیان کیا کہ اس نے اپنے ہاتھ سے مجھے پیچھے سے اٹھایا، میں چڑھ گیا، یہاں تک اس ستون کی بلندی تک پہنچ گیا، اور حلقہ کو میں نے تھام لیا، مجھ سے کہا گیا کہ اسے تھام رکھو، پھر میں بیدار ہوا تو وہ حلقہ اس وقت بھی میرے ہاتھوں میں تھا، میں نے حضور سے یہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا بارغ اسلام ہے اور ستون اسلام کا ستون ہے، اور وہ حلقہ دین کا مضبوط حلقہ ہے، اور تو مرنے تک اسلام پر قائم رہے گا، قیس کہتے ہیں وہ آدمی عبداللہ بن سلام تھے۔

۱۶۷۱- محمد بن عمرو بن عباد، حرمی بن عمارہ، قرہ بن خالد، محمد بن سیرین، قیس بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک جماعت میں تھا، جس میں سعد بن مالک اور عبد اللہ بن عمر بھی موجود تھے، اسنے میں عبد اللہ بن سلام نکلے اور لوگوں نے کہا یہ جنتی ہیں، میں کھڑا ہوا، اور ان سے کہا کہ تمہارے متعلق لوگ ایسا ایسا کہتے ہیں، انہوں نے کہا سبحان اللہ! انہیں وہ بات نہ کہنی چاہئے جسے وہ نہیں جانتے، میں نے خواب میں ایک ستون دیکھا جو ایک سبز بارغ کے درمیان رکھا گیا، اس کے سر پر ایک حلقہ لگا ہوا تھا، اور اس کے نیچے ایک خدمت گار کھڑا تھا،

رَوْحَةَ خَضِرَاءَ فَصَبَّ فِيهَا وَفِي رَأْسِهَا عُرْوَةٌ  
وَفِي أَسْفَلِهَا مِصْفٌ وَالْمِصْفُ الْوَصِيفُ  
فَقِيلَ لِي أَرْقُ فَرَقِيتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ  
فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِمَوْتِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ آخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى \*

۱۶۷۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ  
إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُرْشَةَ بْنِ  
الْحُرِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي حَلْقَةٍ فِي مَسْجِدِ  
الْمَدِينَةِ قَالَ فِيهَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَهُوَ عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ سَنَامٍ قَالَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ حَدِيثًا حَسَنًا  
قَالَ فَلَمَّا قَامَ قَالَ الْقَوْمُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى  
رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْحَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا قَالَ  
فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا تَبْعُهُ فَلَا أَعْلَمَنَّ مَكَانَ بَيْتِهِ قَالَ  
فَتَبِعْتُهُ فَاَنْطَلَقَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَدِينَةِ  
ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ قَالَ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَأَذِنَ لِي  
فَقَالَ مَا حَاجَتُكَ يَا ابْنَ أُعْيَى قَالَ فَقُلْتُ لَهُ  
سَمِعْتُ الْقَوْمَ يَقُولُونَ لَكَ لَمَّا قُمْتَ مَنْ سَرَّهُ  
أَنْ يَنْظُرَ إِلَيَّ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْحَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى  
هَذَا فَأَعْجِبْنِي أَنْ أَكُونَ مَعَكَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ  
بَأَهْلِ الْحَنَّةِ وَسَأُحَدِّثُكَ مِنْ قَالُوا ذَلِكَ إِنِّي  
بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ لِي قُمْ  
فَأَخَذَ بِيَدِي فَاَنْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ فَإِذَا أَنَا بِجَوَادٍ  
عَنْ شِمَالِي قَالَ فَأَخَذْتُ بِأَخْذٍ فِيهَا فَقَالَ لِي  
لَا تَأْخُذْ فِيهَا فَإِنَّهَا طَرْتُ أَصْحَابَ السُّعْمَالِ  
قَالَ فَإِذَا جَوَادٌ مِنْهُجٌ عَلَى بَعْجِي فَقَالَ لِي خُذْ  
هَاهُنَا فَأَنِّي بِهِ جَلَاءٌ فَقَالَ لِي اصْبَعْهُ قَالَ

مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھو، میں چڑھا، یہاں تک کہ میں نے  
اس حلقہ کو تھام لیا، میں نے یہ خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ  
و سلم سے بیان کیا، آپ نے فرمایا عبد اللہ اسی عروہ دھکی  
(مضبوط حلقہ) کو تھامے ہوئے انتقال کرے گا۔

۱۶۷۲- قتیبہ بن سعید، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، سلیمان  
بن مسمر، عرشہ بن حر بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ کی مسجد میں  
ایک حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا، اس میں ایک بوڑھے تھے نہایت  
خوبصورت اور وہ عبد اللہ بن سلام تھے، وہ لوگوں سے بہت ہی  
اچھی اچھی باتیں کر رہے ہیں، جب وہ کھڑے ہوئے تو  
حاضرین نے کہا جو جنتی دیکھنا چاہے وہ انہیں دیکھ لے، میں نے  
کہا بخدا میں ان کے ساتھ جاؤں گا، اور ان کا گھر دیکھوں گا، پھر  
میں ان کے پیچھے ہولیا، حتیٰ کہ وہ شہر سے باہر جانے کے قریب  
ہو گئے، پھر اپنے مکان میں گئے، میں نے اندر آنے کی اجازت  
چاہی تو انہوں نے دے دی، پھر پوچھا اے میرے بھتیجے تیرا کیا  
کام ہے؟ میں نے کہا لوگوں سے میں نے سنا، جب آپ کھڑے  
ہوئے تو کہنے لگے کہ جو جنتی کو دیکھنا چاہے وہ انہیں دیکھ لے،  
مجھے آپ کے ساتھ رہنا چھٹا معلوم ہوا، وہ بولے جنت والوں کو  
تو اللہ ہی جانتا ہے اور میں تجھ سے ان کے اس کہنے کی وجہ بیان  
کر رہا ہوں، میں ایک مرتبہ سو رہا تھا خواب میں ایک شخص آیا  
میں نے کہا کھڑا ہو، اس نے میرا ہاتھ پکڑا میں اس کے ساتھ  
چلا، مجھے بائیں طرف کچھ راہیں ملیں، میں نے دن میں جانا چاہا،  
وہ بولا ان میں نہ جاؤ یہ بائیں طرف والوں (کافروں کی راہیں)  
ہیں، پھر دائیں طرف کی راہیں ملیں وہ شخص بولا ان راہوں میں  
جاؤ، پھر ایک پہاڑ ملا وہ بولا اس پر چڑھ، میں نے جو چڑھنا چاہا تو  
سریسوں کے مل گر پڑا، کئی مرتبہ میں نے چڑھنے کا قصد کیا مگر  
ہر مرتبہ گر پڑا پھر وہ مجھے لے چلا یہاں تک کہ ایک ستون ملا جس



فَجَعَلْتُ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَصْعَدَ عَرَرْتُ عَلَى  
اسْتَبِي قَالَ حَتَّى فَعَلْتُ ذَلِكَ مِرَارًا قَالَ ثُمَّ  
انْصَلِقْ بِي حَتَّى أَتَى بِي عُمُودًا رَأْسُهُ فِي السَّمَاءِ  
وَأَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ فِي أَعْلَاهُ خَلْقَةٌ فَقَالَ لِي  
أَصْعَدُ فَوْقَ هَذَا قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْعَدُ هَذَا  
وَرَأْسُهُ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَرَجَلُ بِي  
قَالَ فَإِذَا أَنَا مُتَعَلِّقٌ بِالْخَلْقَةِ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ الْعُمُودَ  
فَحَرَّ قَالَ وَتَقَبَّلْتُ مُتَعَلِّقًا بِالْخَلْقَةِ حَتَّى أَصْبَحْتُ  
قَالَ فَاتَّبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا  
عَلَيْهِ فَقَالَ أَمَّا الطَّرُقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ  
فَهِيَ طَّرُقُ أَصْحَابِ الشَّمَالِ قَالَ وَأَمَّا الطَّرُقُ  
الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَمِينِكَ فَهِيَ طَّرُقُ أَصْحَابِ  
الْيَمِينِ وَأَمَّا الْحَبْلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَلَنْ تَنَالَهُ  
وَأَمَّا الْعُمُودُ فَهُوَ عُمُودُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ  
عُرْوَةُ الْإِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ مُتَمَسِّكًا بِهَا حَتَّى  
تَمُوتَ \*

(۲۵۰) بَابُ فَضَائِلِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ \*

۱۶۷۳ - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ الْوَلِيدِ وَإِسْحَاقُ بْنُ  
إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كُنْهُمْ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ  
عُمَرُو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ مَرَّ حَسَّانَ وَهُوَ  
يُنْشِدُ الشُّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ  
كَانَتْ أُنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ انْتَفَتَ  
إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أُنْشِدْكَ الْبَنَةَ أَمْجَعْتَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَجِبْ  
عَنِي اللَّهُمَّ آيَةُ رُوحِ الْقُدُسِ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ \*

کی چوٹی آسمان میں اور تہہ زمین میں تھی اور اس کے اوپر ایک  
حلقہ لگا ہوا تھا، مجھ سے کہا گیا کہ اس ستون پر چڑھ جاؤ، میں نے  
کہا میں اس پر کس طرح چڑھوں، اس کا سر اتنا آسمان میں ہے،  
آخر اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اچھال دیا، میں جو دیکھتا  
ہوں تو اس حلقہ کو پکڑے ہوئے لنگ رہا ہوں، پھر اس شخص  
نے ستون کو مارا وہ گر پڑا اور میں صبح تک اسی حلقہ میں لگا رہا،  
جب میں بیدار ہوا تو حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ  
سے یہ خواب بیان کیا، آپ نے فرمایا جو راہیں تو نے بائیں  
طرف دیکھیں وہ اصحاب الشمال کی راہیں ہیں، اور جو راہیں تو  
نے دائیں طرف دیکھیں وہ اصحاب الیمین کی راہیں ہیں، اور پہاڑ  
وہ شہداء کا مقام ہے تو وہاں تک نہ پہنچ سکے گا، اور ستون اسلام کا  
ستون ہے، اور دو حلقہ اسلام کا حلقہ ہے، اور تو مرتے دم تک  
مضبوطی کے ساتھ اسلام پر قائم رہے گا۔

باب (۲۵۰) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کے فضائل۔

۱۶۷۳ - عمرو بن المقداد، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان بن  
عمیہ، زہری، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ حضرت عمر کا گزر حسان بن ثابت پر ہوا، وہ مسجد  
میں اشعار پڑھ رہے تھے، حضرت عمر نے ان کی طرف دیکھا،  
حسان بن ثابت نے کہا میں تو مسجد میں اس وقت اشعار پڑھتا  
تھا جب مسجد میں تم سے بہتر (یعنی حضور) موجود تھے، پھر  
ابو ہریرہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا میں تمہیں خدا کی قسم  
دے کر پوچھتا ہوں کہ تم نے حضور سے سنا ہے فرما رہے تھے،  
اے حسان میری طرف سے جواب دے، اے العالمین اس کی

روح القدس سے امداد فرما، ابو ہریرہؓ بولے جی ہاں، واللہ میں نے سنا ہے۔

(فائدہ) حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگرد اور مشرکین میں سے جو بد بخت آپ کی بھوکرما، حضرت حسینؑ اس کا جواب دیتے تھے۔

۱۶۷۴۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عہد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابن مسیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسانؑ نے ایک جماعت میں کہا جس میں ابو ہریرہؓ بھی تھے کہ ابو ہریرہؓ میں تمہیں خدا کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں اور بقیہ روایت حسب سابق ہے۔

۱۶۷۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَسَّانَ قَالَ فِي خَلْقِهِ فِيهِمْ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَشِدُكَ اللَّهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ \*

۱۶۷۵۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، ابوالیمان، شعیب، زہری، ابو سلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حسان بن ثابت سے سنا کہ ابو ہریرہؓ کو گواہ کر رہے تھے کہ میں تم کو قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ تم نے حضور سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے اے حسانؑ اللہ کے رسول کی طرف سے جواب دے، الہی حسانؑ کی روح القدس کے ساتھ مدد فرما، حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا جی ہاں میں نے سنا ہے۔

۱۶۷۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيَّ يَمَسْتَشْهَدُ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَشِدُكَ اللَّهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ لِحَسَّانَ بْنُ بَرُوحٍ الْفُلَسِّيِّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ \*

۱۶۷۶۔ عہد اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعیب، عہدی، حضرت براد بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ حسان بن ثابت سے فرما رہے تھے کہ کافروں کی بھوکر، اور جبریل امین تیرے ساتھ ہیں۔

۱۶۷۶ - حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَدِيِّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ اهْجُجْهُمْ أَوْ هَاجِجْهُمْ وَجَبْرِيلَ مَعَكَ \*

۱۶۷۷۔ زہیر بن حرب، عبد الرحمن (دوسری سند) ابو بکر بن نافع، غندر (تیسری سند) ابن یسار، محمد بن جعفر، عبد الرحمن، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

۱۶۷۷ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ يَسَارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ كُلُّهُمْ عَنْ شُعَيْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ \*



۱۶۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كَرِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ حَسَانَ بْنَ نَابِتٍ كَانَ مِنْ كَثَرِ عَنِّي عَائِشَةَ فَسَبَّيْتُه فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي دَعُوْهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِعُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

۱۶۷۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

۱۶۸۰- حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخِيرَنَا مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الصُّخْرِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَانُ بْنُ نَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُسْتَنْبَأُ بِأَثْبَاتِهِ فَقَالَ

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَوِّجُ بِرِيَّةٍ  
وَتُصْبِغُ غَرَّتِي مِنْ لُحُومِ الْغَوَاقِلِ  
فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ لَكِنَّكَ لَسْتَ كَذَلِكَ قَالَ  
مَسْرُوقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَأْذِيْنِ لَهُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ  
وَقَدْ قَالَ اللَّهُ ( وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ  
عَذَابٌ عَظِيمٌ ) فَقَالَتْ فَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنْ  
الْعَمَى إِنَّهُ كَانَ يُنَافِعُ أَوْ يُهَاجِي عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

۱۶۷۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، حضرت عروہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسان نے حضرت عائشہؓ سے متعلق بہت باتیں کیں، میں نے انہیں برا کہا، وہ بولیں اے میرے بھانجے جانے دے، کیونکہ حسان (کافروں کو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیتے تھے۔

۱۶۷۹- عثمان بن ابی شیبہ، عابد، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۶۸۰- بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، ابو الصخر، مسروق بیان کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ کے پاس گیا، اس وقت ان کے پاس حسان بیٹھے ہوئے ایک شعر اپنا ابیات میں سے سنارہے تھے، جوانہوں نے کہے تھے

”پاک ہیں اور عقل والی ہیں ان پر کسی قسم کی تہمت نہیں ہے، صبح کو غافلوں کے گوشت سے بھوکی اٹھتی ہیں“  
حضرت عائشہؓ نے (مزاحاً) حضرت حسان سے کہا، تم ایسے نہیں ہو، مسروق کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا تم حسان کو اپنے پاس کیوں آنے دیتے ہو جبکہ اللہ نے فرمایا جس نے ان میں سے بری بات کا بیڑا اٹھایا، اس کے لئے بڑا عذاب ہے، حضرت عائشہؓ نے فرمایا اس سے سخت عذاب کیا ہو گا کہ وہ اندھا ہو گا اور فرمایا حسان تو کافروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دے، یا بھوکا کرتے تھے۔

(فائدہ) ابن عبد البر نے نقل کیا ہے کہ حضرت حسانؓ حضرت عائشہؓ کے اکہ کے معاملہ میں شریک نہیں تھے، حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا نے خود ان کی برائت بیان کی ہے اور اس آیت سے حضرت حسانؓ مراد نہیں ہیں، جیسا کہ حدیث اکہ میں کھل بیان آجائے گا بلکہ عبد اللہ بن ابی منافق مراد ہے، اور حضرت حسانؓ کو حضرت عائشہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے سامنے برا کہتا بھی گوارا نہیں کرتی تھیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۶۸۱- ابن شعیبہ، ابن ابی عدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، لیکن اس میں ”یذهب عن رسول اللہ صلی

۱۶۸۱- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ قَالَتْ

كَانَ يَذُبُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ حَصَانُ رِزَانٌ \*

۱۶۸۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ حَسَّانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفُذُّ لِي فِي أَبِي سُفْيَانَ قَالَ كَيْفَ بَضْرَائِي مِنْهُ قَالَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَأَسْتَفْتِكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةَ مِنَ الْخَبِيرِ فَقَالَ حَسَّانُ وَإِنَّ هَاشِمَ الْفَجْدِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ يَتَوَيْسِتُ مَحْزُومٌ وَوَالِدُكَ الْعَبْدُ قَصِيدَتُهُ هَذِهِ \*

۱۶۸۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا سُفْيَانَ وَقَالَ يَذُلُّ الْخَبِيرُ الْعَجِينُ \*

۱۶۸۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ أَبِي النَّبْرِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَهْجُوا فَرِيضًا فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالنَّبْلِ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ ابْنُ رَوَاحَةَ فَقَالَ أَهْجُهُمْ فَمَحَاهُمْ فَلَمْ يُرْضَ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيَّ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ حَسَّانُ قَدْ آذَنَّا لَكُمْ أَنْ تُرْسِلُوا إِلَيَّ هَذَا الْأَسَدَ الضَّارِبَ بِذَنَبِهِ ثُمَّ

اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں اور "حصان رزان" کے الفاظ مذکور نہیں ہیں۔

۱۶۸۲- یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن زکریا، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت حسان نے کہا یا رسول اللہ مجھے ابو سفیان کی ہجو کرنے کی اجازت دیجئے، آپ نے فرمایا اس سے میری رشتہ داری بھی تو ہے، حضرت حسان نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت دی ہے میں آپ کو ان سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح بال خیر میں سے نکال لیا جاتا ہے، یعنی بزرگی اور شرافت آل ہاشم میں بہت محزوم کی اولاد کو ہے، اور حیر اباب تو غلام تھا، ان کا یہ قصیدہ ہے۔

۱۶۸۳- عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اس میں یہ ہے کہ حضرت حسان نے حضور سے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت چاہی، بآی اس روایت میں ابو سفیان کا ذکر نہیں ہے اور "خیر" کے بجائے "عجین" کا لفظ ہے، ترجمہ ایک تکیا ہے۔

۱۶۸۴- عبد الملک، شعیب، لیث، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، عمارہ بن غزیہ، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کفار کی ہجو کرو کیونکہ ان کے لئے اپنی ہجو تیردوں کی بوجھاڑ سے زیادہ شاق ہے، پھر آپ نے ایک شخص کو ابن رواد کے پاس بھیجا اور فرمایا قریش کی ہجو کرو، انہوں نے ہجو کی مگر آپ کو پسند نہ آئی، پھر آپ نے کعب بن مالک کے پاس بھیجا اور پھر حسان بن ثابت کے پاس بھیجا، جب حسان آپ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ وہ وقت آگیا ہے کہ آپ نے اس شیر کو بلا بھیجا ہے، جو اپنی دم سے مارتا ہے، پھر اپنی زبان باہر نکالی اور اسے ہلانے لگے، اور عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے، میں کافروں کو



أَدْلَعَ لِسَانَهُ فَجَعَلَ يُحَرِّكُهُ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثْتُ  
بِالْحَقِّ نَأْفِرُ بِهِمْ بِلِسَانِي فَرَمَى الْأَدِيمَ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْمَلُ  
فِيهِ إِلَّا بِكُرٍّ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا وَإِنَّ لِي  
فِيهِمْ نَسَبًا حَتَّى يُلْغِصَ لَكَ نَسَبِي فَأَنَاهُ  
حَسَنًا ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ  
لَغِصَ لِي نَسَبُكَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ  
لَأَسُنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشُّعْرَةَ مِنَ الْعَجِينِ  
قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَسَنٍ إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا  
يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ  
وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ هَجَاهُمْ حَسَنًا فَشَفِي وَاشْتَفَى  
قَالَ حَسَنًا

- (۱) هَجَوْتُ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ  
وَعِنْدَ اللَّهِ فِي ذَلِكَ الْجَزَاءُ
- (۲) هَجَوْتُ مُحَمَّدًا نَبِيًّا خَلِيفَةً  
رَسُولَ اللَّهِ خَلِيفَتُهُ الْوَفَاءُ
- (۳) فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَغَيْرَ هَؤُلَاءِ  
بِعَرَضٍ مُعَمَّدٍ مِنْكُمْ وَفَاءُ  
تَكَلَّمْتُ بِنَسَبِي إِنْ لَمْ تَرَوْهَا  
نَشِيرُ النَّعْمِ مِنْ كَتَفِي كَذَابُ
- (۴) يُنَارِينَ الْأَعْنَةَ مُصْعِدَاتٍ  
عَلَى اكْتِفَافِهَا الْأَسْلُ الْظَّمَاءُ
- (۵) تَقْطُرُ حَيَادَنَا مُتَمَطِّرَاتٍ  
تَلْصِقُنَّ بِالْحُمْرِ النَّسَاءُ
- (۶) فَإِنَّ أَعْرَضْتُمْ عَنَّا اعْتَمَرْنَا  
وَكَانَ الْفَتْحُ وَانْكَشَفَ الْبُغَاءُ

ایہا زبان سے اس طرح پھاڑا کہ جیسا کہ چمڑے کو پھاڑتے  
ہیں، حضور نے فرمایا اے حسن جلدی مت کرو کیونکہ ابو بکرؓ  
قریش کے نسب کو بخوبی جانتے ہیں، اور میرا نسب بھی قریش ہی  
سے ہے تاؤ تھیکہ دو میرا نسب تجھے علیحدہ کر کے نہ بتا دیں، پھر  
حسن ابو بکرؓ کے پاس آئے، اس کے بعد لوٹے اور عرض کیا یا  
رسول اللہ، ابو بکرؓ نے آپ کا نسب مجھ سے بیان کر دیا، قسم ہے  
اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں آپ کو  
قریش سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح بال آنے سے نکال  
لیا جاتا ہے، عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضور سے سنا، آپ حسنؓ  
سے فرما رہے تھے، روح مقدس میری مدد کرتا رہے گا جب تک  
اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے جواب دیتا رہے گا اور آپ  
نے فرمایا حسن نے قریش کی بھوک کے مومنین کے قلوب کو  
تسکین عطا کر دی اور کافروں کی عزت کو تباہ کر دیا، چنانچہ حسنؓ  
نے فرمایا

تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برائی کی، میں نے اس کا جواب  
دیا، اور اللہ تعالیٰ ہی اس کا بدلہ دے گا  
تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو تکبیریں، متکی و پرہیزگار ہیں  
اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، وفاداری ان کی خصلت ہے، بھوک ہے  
میرے ماں باپ اور میری آبرو، سب آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کی عزت بچانے کے لئے قربان ہیں۔  
میں اپنے آپ کو گریہ کر دوں (مر جاؤں) اگر تم گھوڑوں کو مقام  
کدار کے دونوں طرف غبار اڑاتے نہ دیکھو۔  
وہ گھوڑے جو تمہاری طرف دوڑتے جاتے ہیں اور نگاہوں سے سر ہٹا  
کرتے جاتے ہیں اور ان کے شاؤں پر سارے گھدار نیزے رکھے ہیں۔  
پھر ہمارے گھوڑے دوڑتے ہوئے آئیں گے ان کے مونہوں  
کو غور میں اپنی اوڑھنوں سے صاف کرتی ہوں گی۔  
اگر تم ہم سے روگردانی کرو گے تو ہم عمرہ کر لیں گے اور فتح ہو  
جائے گی اور پردہ ہٹ جائے گا۔

(۸) وَإِلَّا فَاصْبِرُوا لَظِرَابِ يَوْمٍ

يُعِزُّ اللَّهُ فِيهِ مَنْ يَشَاءُ

(۹) وَقَالَ اللَّهُ فَمَا أَرْسَلْتُ عَبْدًا

يَقُولُ الْحَقُّ لَيْسَ بِهِ خِفَاءٌ

(۱۰) وَقَالَ اللَّهُ قَدْ بَسَرْتُ جُنْدًا

هُمْ الْأَنْصَارُ عَرَضْتُهَا لِلْقَاءِ

(۱۱) لَنَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنْ مَعَدٍّ

سَيِّئٍ أَوْ قِتَالٍ أَوْ مِحْنَةٍ

(۱۲) فَمَنْ يَهْجُو رَسُولَ اللَّهِ مِنْكُمْ

وَيَمْدَحْهُ وَيَنْصُرْهُ سَوَاءٌ

(۱۳) وَجِبْرِيلُ رَسُولُ اللَّهِ فِينَا

وَرُوحُ الْقُدُسِ لَيْسَ لَهُ كِفَاءٌ \*

(۲۵۱) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي هُرَيْرَةَ

الدُّوسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ \*

۱۶۸۵ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ

يُونُسَ الْبَغَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ

أَبِي كَثِيرٍ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي أَبُو

هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ أَدْعُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ وَهِيَ

مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَأَسْمَعَنِي فِي رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَسْكُرُهُ فَأَتَيْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَدْعُو أُمِّي إِلَى

الْإِسْلَامِ فَتَأْتِي عَلَيَّ فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَأَسْمَعَنِي

فَبَلَغَ مَا أَسْكُرُهُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ أَبِي

هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللَّهُمَّ اهْدِ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَخَرَجَتْ مُسْتَبْشِرًا

بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا

دور اس دن کے مقابلہ کا انتظار کرو جس میں خدا تعالیٰ جسے چاہے گاعزت عطا کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے ایک بندہ کو رسول بنا کر بھیجا ہے جو یہی بات کہتا ہے جس میں کوئی پوشیدگی نہیں۔

خدا تعالیٰ نے یہ بھی فرمادیا ہے کہ میں نے ایک لشکر تیار کر دیا ہے جس کا مقصد صرف دشمن کا مقابلہ کرنا ہے۔

ہم تو روزانہ ایک تیاری میں ہیں کافروں سے گالی گلوچ ہے یا لڑائی ہے، یا کافروں کی ہجو ہے۔

تم میں سے کوئی اللہ کے رسول کی ہجو کرے یا مدح اور امداد کرے سب برابر ہے۔

کیونکہ خدا کے پیامبر جبریل ہم میں موجود ہیں اور وہ روح القدس ہیں جن کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔

باب (۲۵۱) فضائل حضرت ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۶۸۵ - عمرو بن القاسم، عمرو بن یونس، عکرمہ بن عمار، ابو کثیر،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دیتا تھا وہ مشرکہ تھی، ایک دن میں نے

اس سے مسلمان ہونے کے لئے کہا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں وہ بات سنائی جو مجھے ناگوار گزری، میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روٹا ہوا آیا، اور عرض کیا رسول اللہ میں اپنی ماں کو اسلام کی طرف بلاتا ہوں اور وہ نہیں مانتی

تھی، آج اس نے آپ کے حق میں وہ بات مجھے سنائی جو مجھے ناگوار ہے، تو آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ ابو ہریرہؓ کی ماں

کو ہدایت دے، حضور نے فرمایا اللہ ابو ہریرہؓ کی ماں کو ہدایت عطا کرے، میں آپ کی دعا سے خوش ہو کر نکلا، جب گھر آیا اور دروازہ پر پہنچا تو وہ بند تھا، میری ماں نے میرے پاؤں کی آواز سنی اور بولی،

ذرا ٹھہر، میں نے پانی گرنے کی آواز سنی، غرض میری



جئت فصررت إلى الباب فإذا هو مُحَافٌ  
فَسَمِعْتُ أُمِّي خُشْفٌ قَدَمِي فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا  
أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ قَالَ  
فَاغْتَسَلْتُ وَابْسَلْتُ دِرْعَهَا وَغَجَلْتُ عَنْ  
جَمَارِهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ  
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا  
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَأَنَا أَبْكِي مِنَ  
الْفَرَحِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَشِيرُ قَدْ  
اسْتَجَابَ اللَّهُ دَعْوَتَكَ وَهَدَى أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ  
فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَتَيْتُ عَلَيْهِ وَقَالَ خَيْرًا قَالَ قُلْتُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ اذْغُ اللَّهُ أَنْ يُحِبِّيَنِي أَنَا وَأُمِّي إِلَى  
عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ وَبِحَبِيبِهِمُ إِلَيْنَا قَالَ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهْمُ حَبِيبُ  
عَبِيدِكَ هَذَا يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ وَأُمَّهُ إِلَى عِبَادَةِ  
الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِيبُ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ فَمَا خَلِيقُ  
مُؤْمِنٍ يَسْمَعُ مِنِّي وَلَا يَرَانِي إِلَّا أَحَبَّنِي \*

۱۶۸۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ  
أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَخَمِيسُ عَنْ سُفْيَانَ  
قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّكُمْ  
تَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْخَلِيفَةَ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ  
كُنْتُ رَجُلًا مِسْكِينًا أَهْلًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلءِ بَطْنِي وَكَانَ  
الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفَقُ بِالنَّسَوَاقِ وَكَانَتِ  
النَّصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَنْسُطْ

ماں نے غسل کیا اور اپنا کرتہ پہنا اور جلدی سے اوڑھنی اوڑھ لی،  
پھر دروازہ کھولا اور بولی اسے ابو ہریرہؓ میں گواہی دیجیے ہوں کہ  
اللہ وحدہ لا شریک کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، اور میں  
گواہی دیجی ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور  
رسول ہیں، حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خوشی سے دوڑتا ہوا آیا، بیان کرتے  
ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ خوش ہو چاہیے، اللہ  
تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی، اور ابو ہریرہؓ کی ماں کو ہدایت  
عطا کی، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائیاں کی اور کلمہ خیر فرمایا،  
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میری  
اور میری ماں کی محبت مسلمانوں کے دلوں میں ڈال دے اور ان  
کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے، چنانچہ آپ نے یہ دعا  
فرمائی الہی اپنے اس بندے (ابو ہریرہؓ) اور اس کی ماں کو  
مسلمانوں کا محبوب بنا دے اور انہیں ایمانداروں کی محبت  
نصیب کر چنانچہ (اس دعا کی برکت سے) پھر کوئی مسلمان ایسا  
پیدا نہیں ہوا جو کہ میرا ذکر نہ کرے اور مجھے دیکھ کر محبت نہ کرے،  
(الہی مترجم کو اس محبت سے حمد عنایت کر، آمین)۔

۱۶۸۶ - قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب،  
سفیان بن عیینہ، زہری، اعرج، حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے  
ہیں کہ تم سمجھتے ہو کہ ابو ہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے بہت احادیث بیان کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ تو حساب نیلے والا  
ہے، میں تو ایک مسکین شخص تھا، پیٹ بھرنے پر آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا اور مہاجرین کو بازاروں  
میں معاملہ کرنے سے فرصت نہ تھی اور انصار اپنے مالوں کی  
حفاظت اور خدمت میں مصروف رہتے تھے، آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا بچھا دے، وہ مجھ سے جو  
سے گاوہ بھولے گا نہیں، چنانچہ میں نے اپنا کپڑا بچھا دیا، یہاں  
تک کہ آپ حدیث بیان کر چکے، پھر میں نے اس کپڑے کو

ثَوْبَةُ فَلَمَّا بَلَغَ ثَوْبَةُ سَمِعَتْ مِنْهُ فَبَسَطَتْ  
ثَوْبِي حَتَّى قَطَعَتْ حَدِيثَهُ ثُمَّ ضَمَمَتْهُ إِلَيَّ فَمَا  
نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ \*

۱۶۸۷- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ يَحْيَى  
بْنِ عَالِدٍ أَخْبَرَنَا عَنْ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ كَثَّابٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ الْأَعْرَجِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ مَالِكًَا  
انْتَهَى حَدِيثُهُ عِنْدَ انْقِضَاءِ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ  
يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ الرَّوَاةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَبْسُطُ ثَوْبَهُ إِلَى آخِرِهِ \*

۱۶۸۸- وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ  
أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بِنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَتْ أَنَّ عَائِشَةَ  
قَالَتْ أَلَا يُعْجَبُكَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَتَّى فَجَلَسَ إِلَى  
جَنْبِ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْمِعُنِي ذَلِكَ وَكُنْتُ أَسْمَعُ فَقَامَ  
قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحِي وَتَوَّأْتُ لِرَدِّدَتِ  
عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ  
يَكُنْ يَسْرُءُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ قَالَ ابْنُ  
شِهَابٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ  
يَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ أَكْثَرَ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ  
وَيَقُولُونَ مَا بَالُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا  
يَتَحَدَّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ وَمَا أَخْبَرَكُمْ عَنْ ذَلِكَ  
إِنَّ إِخْوَانِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانُوا يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ  
أَرْضِيهِمْ وَإِنَّ إِخْوَانِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانُوا  
يَشْغَلُهُمُ الصَّفَقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكُنْتُ أَلْزِمُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِثْلِ بَطْنِي

اپنے سینہ سے لگا لیا چنانچہ (بھر) کوئی بات نہیں بھولا، جو آپ  
سے سنی تھی۔

۱۶۸۷- عبد اللہ بن جعفر، معمر، مالک، (دوسری سند) عبد بن  
حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی مالک کی  
روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول پر ختم ہو گئی  
اور اپنی روایت میں یہ بیان نہیں کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کون اپنا کپڑا پھیلاتا ہے۔

۱۶۸۸- حرمہ بن یحییٰ تحیبی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب،  
عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت  
عائشہؓ نے فرمایا تم ابو ہریرہؓ پر تعجب کرتے ہو، وہ آئے اور  
میرے حجرے کے ایک طرف بیٹھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کی احادیث بیان کرنے لگے، میں سن رہی تھی لیکن میں  
تشیع پڑھ رہی تھی، وہ میرے فارغ ہونے سے پہلے چل دیے،  
اگر میں انہیں پاتی تو ان پر نکیر کرتی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم اس طرح جلدی جلدی بات نہیں کرتے تھے، جیسا  
کہ تم کرتے ہو، ابن شہاب بواسطہ ابن مسیب، حضرت  
ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا، لوگ تو کہتے  
ہیں کہ ابو ہریرہؓ نے بہت احادیث بیان کیں اور اللہ تعالیٰ کو  
حساب لینے والا ہے، اور یہ بھی کہتے ہیں کہ مہاجرین و انصار  
ابو ہریرہؓ کی طرح حدیثیں بیان نہیں کرتے اور میں تم سے اس  
کا سبب بیان کرتا ہوں، میرے انصار کی بھائی تو اپنی زمینوں کی  
دیکھ بھال میں مصروف رہتے تھے اور جو مہاجرین تھے وہ بازار  
کے معاملات میں مشغول رہتے، اور میں اپنا پیٹ بھر کر  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہتا، میں حاضر رہتا اور



فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا وَأَحْفَظُ إِذَا نَسُوا وَلَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا أَتَيْكُمْ تَسْطُ نُورُهُ فَيَأْخُذُ مِنْ حَدِيثِي هَذَا ثُمَّ يَجْمَعُهُ إِلَى صَنْدَرِهِ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْسَ شَيْئًا سَمِعَهُ فَبَسَطْتُ بُرْدَةً عَلَيَّ حَتَّى قَرَعُ مِنْ حَدِيثِهِ ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَنْدَرِي فَمَا نَسِيتُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ وَلَوْ أَنَّ آتَانَ أَنْزَلَهُمَا اللَّهُ فِي كِتَابِهِ مَا حَدَّثْتُ شَيْئًا أَبَدًا (إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى) إِلَى أَنْ جَرَّ النَّاتِبِيُّ \* ۱۶۸۹ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الرَّهَرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنْ كُنْتُمْ تَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَوَرِ حَدِيثِهِمْ \*

(۲۵۲) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَهْلِ بَدْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَقِصَّةِ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ \*

۱۶۹۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْتَحْقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو أَبِي عَمْرٍو وَالْقَاسِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ اسْتَحْقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ وَهُوَ كَاتِبُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ عِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَهُوَ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ فَقَالَ اتَّبُوا رَوْضَةَ خَاسِحٍ فَإِنَّ فِيهَا طَلْعَةً مِنْهَا كِتَابٌ فَخَذَرُوهُ مِنْهَا

عائب ہوتے، میں یاد رکھتا ہوں بھول جاتے، ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون تم میں سے اپنا کپڑا بچھاتا ہے اور میری احادیث سنتا ہے اور پھر اسے اپنے سینہ سے لگا لے، پھر جو بات سنے گا وہ نہیں بھولے گا، میں نے اپنی چادر بچھا دی، حتیٰ کہ آپ بیان حدیث سے غور ہوئے، پھر میں نے اپنا اس چادر کو اپنے سینہ سے لگایا، اس دن سے میں کسی بات کو جو آپ نے بیان کی، نہیں بھولتا، اور اگر یہ وہ آیات جو قرآن مجید میں نازل ہوئی ہیں، نہ ہوتیں تو میں کبھی کوئی بیات نہ کرتا، ان الذين يكتمون ما انزلنا من البينات والهدى الى آخره - تین۔

۱۶۸۹۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، ابوالیمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا تم کہتے ہو کہ ابو ہریرہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت احادیث بیان کرتے ہیں، اور حسب سابق روایت مردی ہے۔

باب (۲۵۲) فضائل اصحاب بدر و حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

۱۶۹۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، عمرو، حسن بن محمد، عبید اللہ بن ابی رافع کاتب حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت زبیرؓ اور حضرت مقدادؓ کو بھیجا اور فرمایا کہ یسٹان خاسح کو جاؤ وہاں تم کو ایک شتر سوار عورت ملے گی، اس کے پاس ایک خط ہو گا وہ خط اس سے لے لینا، حسب الحکم ہم گھوڑے دوڑاتے ہوئے چلے آئے وہ عورت ملی، میں نے کہا خط نکال دے، وہ بولی میرے

فَانْطَلَقْنَا تَعَادِي بَنَا عَيْلَنَا قَادًا نَحْنُ بِالْمَرْأَةِ فَقُلْنَا  
 اَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِيَ كِتَابٌ فَقُلْنَا  
 لَتُخْرِجِنَا الْكِتَابَ اَوْ لَتُغْلِبَنَّ الشَّيْبَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ  
 عِقَاصِهَا فَاتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَاِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَنْتَعَةَ اِلَى نَاسٍ  
 مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا قَالَ  
 لَا تَعْمَلُ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنِّي كُنْتُ اَمْرًا  
 مُنْصَقًّا فِي قُرَيْشٍ قَالَ سَفِيَانُ كَانَ حَلِيفًا لَهُمْ  
 وَلَمْ يَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهَا اُكَاثًا مَعَهُ كَانَ مَعَهُ مِنَ  
 الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا اَهْلِيهِمْ  
 فَاحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ اَنْفُسِهِمْ فِيهِمْ اَنْ  
 اتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَلَمْ اَفْعَلْهُ  
 كُفْرًا وَنَا اِرْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكَفْرِ  
 بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 صَدَقَ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ اَضْرِبْ  
 عَنْقَ هَذَا الْخَوَافِقِ فَقَالَ اِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بِنُورٍ وَمَا  
 يُدْرِيكَ نَعْلَ اللَّهِ اَطْلَعَ عَلَيَّ اَهْلُ بَدْرٍ فَقَالَ  
 اَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَاَنْزَلَ اللَّهُ  
 عَزَّ وَجَلَّ ( يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا  
 عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ ) وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ  
 أَبِي بَكْرٍ وَرِزْهَيْرٍ ذِكْرُ الْاَيَةِ وَجَعَلَهَا اِسْحَقُ فِي  
 رَوَايَتِهِ مِنْ تِلَاوَةِ سَفِيَانُ \*

۱۶۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۱۶۹۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل۔

پاس کوئی خط نہیں ہے، ہم نے کہا خط نکال کر دیتی ہے تو دے  
 ورنہ کپڑے اتار، اس نے اپنے چوڑے سے خط نکال کر دے  
 دیا، ہم وہ خط لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
 میں حاضر ہوئے، اس خط میں حاطب بن ابی بلجہ نے مشرکین  
 مکہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض (خفیہ) امور کی  
 اطلاع دی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب سے  
 فرمایا، حاطب یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ میرے  
 متعلق جلدی نہ فرمائیے، میں قریش کا حلیف تھا اور حضور کے  
 ساتھ مہاجرین ہیں، ان کی قریش کے ساتھ رشتہ داریاں ہیں،  
 اور میری ان سے کوئی قرابت نہیں جن کی بنا پر قریش میرے  
 متعلقین کی عیبداشت کرتے، لہذا میں نے چاہا کہ ان پر کوئی ایسا  
 اسباب کروں جس کی وجہ سے وہ میرے متعلقین کی حفاظت  
 کریں، یہ فعل (معاذ اللہ) میں نے کفر اور ارتداد کی بنا پر نہیں  
 کیا، اور نہ اسلام لانے کے بعد کفر کو پسند کرتا ہوں، آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا ہے، حضرت عمرؓ نے  
 عرض کیا، یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی  
 گردن مار دوں، آپ نے فرمایا یہ بدر میں حاضر تھے، اور تمہیں  
 کیا معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے حالات سے مطلع  
 ہوتے ہوئے فرمایا ہے جو چاہو سو کرو (۱)، بے شک میں نے  
 تمہیں بخش دیا ہے، اس پر اللہ رب العزت نے یہ آیت یا ایہا  
 الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء الخ  
 اتاری، ابو بکرؓ اور زہیرؓ کی روایت میں آیت کا تذکرہ نہیں ہے  
 اور اسحاق نے اپنی روایت میں سفیان سے آیت کی تلاوت نقل  
 کی ہے۔

(۱) "اعملوا ما شئتم" کر دو تم جو چاہو۔ اس میں اہل بدر کے لئے اس بات کی خوشخبری ہے کہ آئندہ مستقبل میں انہیں اعمال صالحہ کی  
 توفیق دی جائے گی اور یہ لوگ اعمال صالحہ ہی کریں گے اگر کبھی کوئی خطا سرزد بھی ہو گئی تو اس پر توبہ کر لیں گے۔ یہ مراد نہیں ہے کہ ان  
 کے لئے گناہوں کا کرنا بھی جائز قرار دے دیا گیا۔



مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ ح وَ حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ  
الْهَيْثَمِ الْوَأَسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
كُلُّهُمْ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيُّا مَرْثِدَ الْغَتَوِيِّ  
وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْغَوَّامِ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى  
تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاجٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ  
مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبٍ إِلَى الْعُشْرَكِيِّنَ فَذَكَرَ  
بِمَعْنَى حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ \*  
۱۶۹۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ  
ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عُبَيْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُكَ  
حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَدْخُلُنَّ حَاطِبَ  
النَّارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بِذُرٍّ وَالْحَدِيثِيَّةُ \*  
(۲۵۳) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ

أَهْلِ بَيْعَةِ الرُّضْوَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ \*

۱۶۹۳ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ حُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي  
أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ  
أَخْبَرَنِي أُمُّ مَيْمُونَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ حَفْصَةَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ  
إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدُ الَّذِينَ  
بَايَعُوا تَحْتَهَا قَالَتْ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَانْتَهَرَهَا  
فَقَالَتْ حَفْصَةُ ( وَإِنَّ مِنْكُمْ إِلَا وَارِدُهَا ) فَقَالَ

(دوسری سند) سحاق بن ابراہیم، عبد اللہ بن ادریس۔

(تیسری سند) رفاعہ بن ہشام واسطی، خالد بن عبد اللہ حصین،  
سعد بن عبیدہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور ابو مرثد غنوی اور  
زبیرؓ کو بھیجا اور ہم سب شہسوار تھے کہ بتان خانہ پر جائیں اس  
لئے کہ وہاں مشرکین کی ایک عورت ہے اس کے پاس حاطب  
بن ابی بلعہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا مشرکین کے نام خط ہے،  
بقیہ روایت عبد اللہ بن ابی رافع عن علی کی طرح مروی ہے۔

۱۶۹۲ - قتیبہ بن سعید، لیث۔

(دوسری سند) محمد بن رافع، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حاطب کا ایک غلام ان کی  
شکایت کرتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور  
عرض کیا یا رسول اللہ حاطب ضرور دوزخ میں جائے گا، آپ  
نے فرمایا تو جھوٹا ہے، حاطب دوزخ میں نہ جائے گا، وہ بدر و نور  
حدیبیہ میں شریک تھا۔

باب (۲۵۳) اصحاب شجرہ یعنی بیعت رضوان  
والوں کے مناقب و فضائل۔

۱۶۹۳ - ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابن جریر، ابوالزبیر،  
حضرت جابر بن عبد اللہ، ام مبشر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی  
ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ  
ام المومنین حضرت حفصہ کے پاس فرما رہے تھے کہ انشاء اللہ  
تعالیٰ اصحاب شجرہ میں سے جنہوں نے اس درخت کے نیچے  
بیعت کی ہے کوئی جہنم میں نہ جائے گا، حضرت بولیں، یا رسول  
اللہ کیوں نہیں جائیں گے، آپ نے انہیں جھڑکا، حضرت  
حفصہ بولیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو جہنم

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ  
وَجَلَّ ( ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ  
فِيهَا جِثًا ) \*

پر نہ جائے، آپ نے فرمایا اس کے بعد یہ بھی تو ہے کہ ثُمَّ نُنَجِّي  
الَّذِينَ اتَّقَوْا، پھر ہم پر مہیز گاروں کو نجات دیں گے اور  
ظالموں کو ان کے گھٹنوں کے بل اسی میں چھوڑ دیں گے۔

(فائدہ) اصحاب بیعت رضوان کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نقد رَضِيَ اللَّهُ عَنْ الْمُسْلِمِينَ إِذْ يَبَايَعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَرَضِيَ  
قَوْلُكَ الْمَطْلُوقُ أَنَّ تَعْدَادَ مَعْدُودٍ ۶۰۰ ہے اور ورود جہنم ہر ایک کے لئے ہو گا کیونکہ ہر صراط جہنم پر چھنم سے اور ورود سے دخول جہنم  
ضروری نہیں ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا۔

(۲۵۴) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي مُوسَى  
وَأَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا \*  
۱۶۹۴ - حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ  
جَمِيعًا عَنْ أَبِي أَسَامَةَ قَالَ أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو  
أَسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي  
مُوسَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجَعْفَرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ  
وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَا تُنَجِّرُنِي يَا مُحَمَّدُ مَا  
وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَمِعَ أَبِيرٌ فَقَالَ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ  
أَبِيرٍ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى أَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضَبَانِ فَقَالَ إِذَا  
هَذَا قَدْ رَدَّ الشَّرَّيَ فَأَقْبَلَا أَنْتُمَا فَقَالَ قَبِلْنَا يَا  
رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجَّهَهُ فِيهِ  
وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرَغَا عَلَى  
وُجُوهِكُمَا وَنَحْوَرِكُمَا وَأَبْشِرَا فَأَخَذَا الْقَدَحَ  
فَفَعَلَا مَا أَمَرَهُمَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَتَدَاهُمَا ثُمَّ سَلَّمَ مِنْ وَرَاءِ السُّرِّ أَفْضَلًا  
لَأَمْكُمَا مِمَّا فِي إِبَائِكُمَا فَأَفْضَلًا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةٌ \*

باب (۲۵۴) حضرت ابو موسیٰ اشعری اور  
ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب۔  
۱۶۹۴۔ ابو عامر اشعری، ابو کریب، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ،  
حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ مقام جعراند  
میں مکہ اور مدینہ کے درمیان اترے تھے اور حضرت بلالؓ بھی  
آپ کے ساتھ تھے، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس ایک بدوی آیا، اور بولا یا رسول اللہ آپ اپنا وعدہ پورا  
نہیں کرتے، آپ نے فرمایا خوش ہو جاؤ وہ بولا آپ خوش ہو جا  
بہت فرماتے ہیں، پھر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصہ  
کی حالت میں ابو موسیٰ اور بلالؓ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا  
اس نے تو بشارت اور خوشی کو لوٹا دیا تم قبول کرو، ہم دونوں نے  
کہا ہم نے قبول کیا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا  
ایک پیالہ منگوایا اور دونوں ہاتھ اور چہرہ و نور اس میں دھویا، اور  
اس میں تھوکا، پھر آپ نے فرمایا اس پانی کو پی لو، اور اپنے منہ اور  
سنے پر ڈالو، اور خوش ہو جاؤ، ان دونوں نے پیالہ لے کر جیسا کہ  
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تھا ویسے ہی  
کیا، ہم المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پردے  
کے پیچھے سے آواز دی کہ اپنی ماں کے لئے کچھ بچا ہو پانی لاؤ،  
انہوں نے ان کو بھی کچھ بچا ہو پانی دے دیا۔



الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ  
وَاللَّفْظُ لِأَبِي عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ  
بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَتِّينَ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ  
عَلَى حَتِّينَ إِلَى أُوطَاسٍ فَفَقِيَ دُرَيْدُ بْنُ الصَّسَدِ  
فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَهَرَمَ اللَّهُ أَصْحَابَهُ فَقَالَ أَبُو  
مُوسَى وَتَفَتَّيْ مَعَ أَبِي عَامِرٍ قَالَ غَرُمِي أَبُو  
عَامِرٍ فِي رُكْنَيْهِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي جُشَمٍ  
بِسَهْمٍ فَأَنَّتْهُ فِي رُكْنَيْهِ فَأَتَتْهُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا  
عَمُّ مَنْ ذَاكَ فَأَشَارَ أَبُو عَامِرٍ إِلَى أَبِي مُوسَى  
فَقَالَ إِنَّ ذَاكَ قَاتِلِي فَرَأَاهُ ذَلِكَ الَّذِي رَمَانِي  
قَالَ أَبُو مُوسَى فَقَصَدْتُ لَهُ فَأَعْتَمَدْتُ فَلَمَجَقْتُهُ  
قَلَمًا رَأَيْتِي وَلَّى عَنِّي ذَاهِبًا فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ  
أَقُولُ لَهُ أَنَا تَسْتَحْيِي أَلَسْتُ عَرَبِيًّا أَنَا تَنَبَّأْتُ  
فَكَفَرْتَ فَأَتَيْتُ أَنَا وَهُوَ فَاحْتَلَفْنَا أَنَا وَهُوَ  
ضَرْبَتَيْنِ فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ رَجَعْتُ  
إِلَى أَبِي عَامِرٍ فَقُلْتُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ قَتَلَ صَاحِبِيكَ  
قَالَ فَأَنْزِعْ هَذَا السَّهْمَ فَزَرَعْنَاهُ فَنَزَا بِهِ الْمَاءُ  
فَقَالَ يَا أَبْنُ أَخِي انْطَلِقْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ  
يَقُولُ لَنْتَ أَبُو عَامِرٍ اسْتَغْفِرُ لِي قَالَ  
وَاسْتَغْفِرْ لِي أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ وَتَمَكَّتْ  
بَسِيرًا ثُمَّ إِنَّهُ مَاتَ قَلَمًا رَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي  
بَيْتٍ عَلَى سَرِيرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ قِرَاشٌ وَقَدْ أَتَرَ  
رَمَالُ السَّرِيرِ بَظُهُرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَجَنَّتِي فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ أَبِي عَامِرٍ

برودہ حضرت موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ خندق سے فارغ ہوئے  
تو ابو عامرؓ کو لشکر دے کر اوطاس کی جانب روانہ کیا، ان کا مقابلہ  
درید بن صمد نے کیا، مگر درید بن صمد مارا گیا، اور اللہ تعالیٰ نے  
اس کے لوگوں کو شکست دی، ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی ابو عامرؓ کے ساتھ  
بھیجا تھا، ابو عامرؓ کے گھٹنے میں تیر لگا، وہ تیر بنی جشم کے ایک  
آدمی نے مارا تھا، وہ ان کے گھٹنے میں جم گیا تھا، میں ان کے پاس  
گیا اور پوچھا اے چچا، یہ تیر تمہارے کس نے مارا ہے؟ ابو عامرؓ  
نے اشارہ سے ابو موسیٰؓ کو بتایا کہ اس شخص نے مارا اور یہی میرا  
قاتل ہے، میں اس شخص کو مارنے کے ارادہ سے چل دیا اور  
راستہ میں اس پر چاہنچا، وہ مجھے دیکھ کر پشت پھیر کر بھاگا، میں  
نے اس کا تعاقب کیا اور کہا، کیا تجھے شرم نہیں آتی، کیا تو عرب  
نہیں ہے، ٹھہر تو سکی، وہ رک گیا، میرا اور اس کا مقابلہ ہو گا،  
اس نے وار کیا اور میں نے بھی اس پر وار کیا، آخر میں نے اسے  
لکوار سے مار ڈالا، پھر لوٹ کر ابو عامرؓ کے پاس آیا، اور ان سے  
کہا اللہ تعالیٰ نے تمہارے قاتل کو مار ڈالا ہے، ابو عامرؓ نے کہا  
اب یہ تیر نکال لے، میں نے اس تیر کو نکالا تو تیر کی جگہ سے پانی  
نکلا، ابو عامرؓ بولے اے بھتیجے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں جا کر میرا سلام کہنا، اور عرض کرنا، ابو عامرؓ کہتے  
ہیں حضور میرے لئے دعائے مغفرت کریں، اور ابو عامرؓ نے  
مجھے لوگوں کا سردار کیا اور کچھ دیر زندہ رہ کر انتقال فرما گئے۔  
جب میں لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو  
آپ کی خدمت میں گیا، آپ ایک کوٹھڑی میں بانوں کے چنگ  
پر لیٹے ہوئے تھے جس پر بستر نہیں تھا، اور بانوں کا نشان آپ  
کی پیشہ اور پسلیوں پر پڑ گیا تھا، میں نے یہ واقعہ بیان کیا اور ابو  
عامرؓ کا حال بھی بیان کیا، اور عرض کیا کہ ابو عامرؓ درخواست کر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا، وضو کیا اور دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے عبیدہ ابوعامر کی مغفرت فرما، حتیٰ کہ میں نے آپ کی دونوں ہاتھوں کی سفیدی دیکھی، پھر فرمایا اللہ ابوعامر کو قیامت کے دن اپنی مخلوقات میں سے یا لوگوں میں سے بہتوں کا سردار بنانا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے بھی دعا فرمائیے، آپ نے فرمایا اللہ ابوعامر بن قیس (ابو موسیٰ) کے گناہ بخش دے، اور قیامت کے دن اسے عزت کے مقام میں داخل فرما، ابوبردہ کہتے ہیں کہ ایک دعا ابوعامر کے لئے ہے اور ایک دعا ابوموسیٰ کے لئے۔

باب (۲۵۵) اشعری لوگوں کے مناقب۔

۱۶۹۶۔ ابو کریب، ابواسامہ، برید، ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اشعریوں کے قرآن پڑھنے کی آواز بچوں لیتا ہوں جبکہ وہ رات کو آتے ہیں، اور رات کو ان کی آواز سے ان کا ٹھکانا بھی پہچان لیتا ہوں، اگرچہ دن میں ان کا ٹھکانا دیکھا ہو جبکہ وہ دن میں اترے ہوں، اور ان ہی لوگوں میں سے ایک شخص حکیم ہے، جب وہ سواروں سے ملتا ہے یا فرمایا کہ دشمن سے ملتا ہے تو کہتا ہے کہ میرے ساتھی تمہیں حکم کرتے ہیں، کہ تم ان کا انتظار کرو۔

۱۶۹۷۔ ابوعامر اشعری، ابو کریب، ابواسامہ، برید، ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اشعری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اشعری لوگ جب جہاد میں نکلے ہوتے ہیں اور مدینہ میں ان کے ہال بچوں کا کھانا بھی کم ہو جاتا ہے تو جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے اسے ایک کپڑے میں ایک جگہ جمع اور اکٹھا کر لیتے ہیں، پھر ایک برتن سے آپس میں برابر برابر تقسیم کر لیتے ہیں، وہ مجھ سے ہیں اور میں

إِلَى صَلَواتِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَاءٍ قَتَوْنَا مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبِيدِ أَبِي عَامِرٍ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِيهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ أَوْ مِنْ النَّاسِ فَقُلْتُ وَيْلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَأَذْخِجْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيمًا قَالَ أَبُو بُرْدَةَ إِحْدَاهُمَا نَبِيُّ عَامِرٍ وَالْآخَرَى نَبِيُّ مُوسَى \*

(۲۵۵) بَاب مِنْ فَضَائِلِ الْأَشْعَرِيِّينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ \*

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفَقَةِ الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرِ مَنَازِلَهُمْ حِينَ تَزْكُوا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ أَوْ قَالَ الْغَدُوَّ قَالَ لَهُمْ إِنَّ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكُمْ أَنْ تَنْظُرُوا هُمْ \*

۱۶۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَشْعَرِيِّينَ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْعَزْوِ أَوْ قُلَّ طَعَامُ عِبَادِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا كَانَ عَنْدهُمْ فِي



بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ \*

(فائدہ) یعنی میں ان سے راضی ہوں اور ان کے اس اتفاق کو پسند کرتا ہوں، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

(۲۵۶) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ \*

۱۶۹۸ - حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زَمِيلٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ لَا يَنْظُرُونَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ وَلَا يُقَاعِدُونَهُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ثَلَاثُ أَعْطَيْتَنَّهُمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ عِنْدِي أَحْسَنُ الْغَرَبِ وَأَجْمَلُهُ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ أَرْوَجُكُمَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَغَاوِيَةٌ تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَتَوْمَرِي حَتَّى أَقَاتِلَ الْكُفَّارَ كَمَا كُنْتَ أَقَاتِلُ الْمُسْلِمِينَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو زَمِيلٍ وَلَوْ لَا أَنَّهُ طَلَبَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْطَاهُ ذَلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا قَالَ نَعَمْ \*

(فائدہ) ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے دن ۸ھ میں مشرف ہوا سلام ہوئے اور ام حبیبہ سے آپ نے ۶۷ھ یا ۷۰ھ میں مدینہ یا حبشہ میں نکاح کر لیا تھا تو اس وقت ابوسفیان کی غرض تجدید نکاح ہو گیا وہ سمجھتے ہوں گے کہ باپ کی رضامندی کے بغیر نکاح درست نہیں ہو سکتا ہے یہ روایت کا وہم ہو۔

(۲۵۷) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ وَأَهْلِ سَفِينَتِهِمْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ \*

۱۶۹۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَنَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو

بَابُ (۲۵۶) حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب۔

۱۶۹۸۔ عباس بن عبد العظیم عنبری، احمد بن جعفر المعقري قالا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مسلمان ابوسفیان کی طرف نہیں دیکھتے تھے، اور نہ ان کے ساتھ نشست و برخاست کرتے تھے، اس لئے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میری تین باتیں قبول فرمائیے، آپ نے فرمایا، اچھا، ابوسفیان نے کہا میری بی بی ام حبیبہ تمام عرب عورتوں سے زیادہ حسین و جمیل ہے میں اس کا نکاح حضور سے کرتا ہوں، آپ نے فرمایا اچھا، ابوسفیان نے کہا معاویہ کو اپنا کاتب و جی بنا لیجئے، آپ نے فرمایا اچھا، ابوسفیان نے کہا مجھے سپہ سالار بنا دیجئے، جس طرح مسلمانوں سے لڑتا تھا اسی طرح اب کافروں سے لڑوں، آپ نے فرمایا اچھا، ابوسفیان کہتے ہیں کہ اگر ابوسفیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خود ان باتوں کی استدعا کرتے تو آپ منظور نہ فرماتے، مگر آپ کی تو عادت ہی یہ تھی کہ ہر ایک درخواست پر اچھا فرمادیجئے۔

(فائدہ) ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے دن ۸ھ میں مشرف ہوا سلام ہوئے اور ام حبیبہ سے آپ نے ۶۷ھ یا ۷۰ھ میں مدینہ یا حبشہ میں نکاح کر لیا تھا تو اس وقت ابوسفیان کی غرض تجدید نکاح ہو گیا وہ سمجھتے ہوں گے کہ باپ کی رضامندی کے بغیر نکاح درست نہیں ہو سکتا ہے یہ روایت کا وہم ہو۔

بَابُ (۲۵۷) حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی کشتی والوں کی فضیلت۔

۱۶۹۹۔ عبد اللہ بن برادر اشعری، محمد بن العطاء، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، حضرت ابوموسیٰ، اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

أَسَامَةُ حَدَّثَنِي يُرِيدُ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي  
مُوسَى قَالَ بَلَّغْنَا مَخْرَجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مَهَاجِرِينَ  
إِلَيْهِ أَنَا وَأَنْحَوَانُ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمَا أَخِلَّهُمَا أَبُو  
بُرَيْدَةَ وَالْأَخَرُ أَبُو رُفَيْمٍ إِنَّمَا قَالَ بَضْعًا وَإِنَّمَا قَانَ  
ثَلَاثَةً وَخَمْسِينَ أَوْ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ  
قَوْمِي قَالَ فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَأَلْقَيْنَا سَفِينَتَنَا إِلَى  
التَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي  
طَالِبٍ وَأَصْحَابُهُ عِنْدَهُ فَقَالَ جَعْفَرُ إِنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا هَاهُنَا وَأَمَرَنَا  
بِالْإِقَامَةِ فَأَقِيمُوا مَعَنَا فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا  
جَمِيعًا قَالَ فَوَافَقَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حِينَ انْفَتَحَ خَيْرٌ قَاسْتِهِمْ لَنَا أَوْ قَالَ  
أَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابٍ عَنْ قَتَحٍ  
خَيْرٌ مِنْهَا شَيْئًا إِنَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ إِنَّا  
لِأَصْحَابِ سَفِينَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ قَسَمَ  
لَهُمْ مَعَهُمْ قَالَ وَكَانَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ  
لَنَا يَعْني بِأَهْلِ الشَّقِيَّةِ نَحْنُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهَجْرَةِ  
قَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَهِيَ مَعُنْ  
قَدِمَ مَعَنَا عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى  
التَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى  
حَفْصَةَ وَأَسْمَاءُ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأَى  
أَسْمَاءَ مَنْ هَذِهِ قَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ  
عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هَذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هَذِهِ فَقَالَتْ أَسْمَاءُ  
نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهَجْرَةِ فَتَحْنُ أَحَقُّ  
بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ  
فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَلِمَةً كَذِبَتْ يَا عُمَرُ كَلَّا

کرتے ہیں کہ ہم یمن میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے خروج کی ہمیں اطلاع ملی اور میرے دونوں بھائی ابو بردہ اور  
ابو ہرثمہ اپنی قوم کے ۵۳ یا ۵۲ آدمیوں کے ساتھ ترک وطن  
کر کے نکل کھڑے ہوئے اور میں دونوں بھائیوں میں سے  
چھوٹا تھا، جا کر کشتی میں سوار ہوئے، مگر کشتی نے ہمیں حبش  
میں یا نجاشی کے پاس جا پہنچا، وہاں جعفر بن ابی طالب اور ان  
کے ساتھیوں سے ملاقات ہوئی، حضرت جعفرؓ نے کہا ہمیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں بھیجا ہے اور ہمیں  
ٹھہرنے کا حکم دیا ہے، تم بھی ہمارے ساتھ بیٹھا رہو، ہم ان  
کے ساتھ رہنے لگے، پھر سب جمع ہو کر واپس آئے اور حضور  
کی خدمت میں اس وقت پہنچے جب کہ خیبر فتح ہو گیا تھا، حضور  
نے خیبر والوں کے مال میں ہمارا بھی حصہ مقرر فرمایا، ہمیں  
بھی اس مال میں سے دیا، اور حضور نے صرف انہی لوگوں کا  
حصہ مقرر فرمایا تھا جو آپ کے ساتھ خیبر میں حاضر تھے، غیر  
حاضر لوگوں کا حصہ آپ نے نہیں دیا، مگر حضرت جعفرؓ اور ان  
کے ساتھی کشتی والے جس قدر تھے، سب کو آپ نے حصہ دیا،  
بعض لوگ ہم سے یعنی کشتی والوں سے کہنے لگے کہ ہم ہجرت  
میں تم سے سابق ہیں، اسماء بنت عمیسؓ جو مہاجرین کے ساتھ  
ہجرت کر کے نجاشی کے پاس گئی تھیں اور ہمارے ساتھ وہاں  
سے آئی تھیں، حضرت حفصہؓ کی ملاقات کے لئے گئیں،  
حضرت عمران کو دیکھ کر بولے یہ کون ہے؟ حضرت حفصہؓ نے  
کہا، اسماء بنت عمیسؓ، حضرت عمرؓ بولے یہ حبشہ اور بحریہ،  
حضرت اسماء بولیں جی ہاں! حضرت عمرؓ بولے ہم ہجرت میں تم  
سے سابق ہیں، اس لئے ہم یہ نسبت تمہارے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کے زیادہ حق دار ہیں، حضرت اسماء کو یہ سن کر غصہ  
آگیا، دو بولیں، عمرؓ تم نے غلط کہا، ہرگز ایسا نہیں ہے، خدا کی  
قسم! تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، تم میں  
سے جو بھوکا ہوتا آپ اسے کھانا کھلاتے اور جو نادان واقف ہوتا





لِشَيْخٍ قُرَيْشٍ وَمِنْهُمْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَاتَاهُمُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ يَا إِسْحَاقُ أَغْضَبْتُكُمْ قَالُوا لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَحْبَبِي \*

اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو اس چیز کی اطلاع دی، آپ نے فرمایا ابو بکر شاید تم نے ان کو ناراض کر دیا، اگر تم نے انہیں ناراض کیا تو اپنے رب کو ناراض کیا، یہ سن کر ابو بکر ان کے پاس آئے اور کہنے لگے، بھائیو! میں نے تمہیں ناراض کیا، وہ بولے نہیں، اے ہمارے بھائی اللہ آپ کو بخشے۔

(فائدہ)۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب کہ ابوسفیان کافر تھے، پورے مسلمانوں میں صلح کر کے آئے تھے، اس روایت میں ان تینوں حضرات کی فضیلت کا بیان ہے اور ضعفاء اور دینداروں کے ساتھ خاطر داری کرنے اور ان کی دلجوئی کرنے کا حکم ہے۔

باب (۲۵۹) انصار کے فضائل۔

(۲۵۹) بَابُ مِنَ فَضَائِلِ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ \*

۱۷۰۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَالْأَفْطُحِيُّ لِيُحْسِنَ قَالَا أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فِينَا نَزَلَتْ (إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْتَنَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا) بَنُو سَلِيمَةَ وَبَنُو حَارِثَةَ وَمَا نَحِبُ أَنَهَا لَمْ تَنْزِلْ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا) \*

۱۷۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْثَرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِلْأَنْبَاءِ الْأَنْصَارِ وَأَنْبَاءِ الْأَنْبَاءِ الْأَنْصَارِ \*

۱۷۰۳ - وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا حَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

۱۷۰۴ - حَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ

۱۷۰۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُ

۱۷۰۶ - حَدَّثَنَا عُمَرُ

۱۷۰۷ - حَدَّثَنَا عُمَرُ



بْنُ بُرْسٍ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفَرَ لِلْأَنْصَارِ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَيَذَرَارِي الْأَنْصَارِ وَلِمَوَالِي الْأَنْصَارِ لَا أَشْكُ فِيهِ \*

۱۷۰۵ - حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُثَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِبُزْهَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صَبِيًّا وَنِسَاءً مُغْنِيَيْنَ مِنْ عَرَسِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَمِلًا فَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ يَعْنِي الْأَنْصَارَ \*

۱۷۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ عُثْمَانَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ جَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَخَلَا بَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ \*

۱۷۰۷ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

۱۷۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ

بن عبد اللہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے انصار کے اور انصار کی اولاد کے لئے اور انصار کے غلاموں کے لئے دعائے مغفرت فرمائی تھی۔

۱۷۰۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن عدیہ، اسماعیل، عبد العزیز، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ بچوں اور کچھ عورتوں کو ایک شادی میں آتے ہوئے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے کھڑے ہو گئے، اور ارشاد فرمایا اے انصار! خدا کی قسم تم میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو، خدا کی قسم! تم میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔

۱۷۰۶۔ محمد بن عقی، ابن بشار، غندر، شعبہ، ہشام بن زید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ اس کی باتیں سننے کے لئے علیحدہ ہو گئے، اور تین مرتبہ ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تم لوگ میرے نزدیک محبوب ترین لوگوں میں سے ہو۔

۱۷۰۷۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث۔ (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، ابن ادریس، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۷۰۸۔ محمد بن عقی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، انصار میرے

معتد اور مخصوص لوگ ہیں اور لوگ تو بڑھتے جائیں گے، مگر یہ کم ہوتے جائیں گے، لہذا ان کی نیکیوں کو قبول کرو اور ان کے قصور سے درگزر کرو۔

۱۷۰۹۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالکؓ حضرت ابواسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، انصار میں بہترین گھرانہ بنی نجار کا ہے، اور پھر بنی عبدالمطلب کا، پھر بنی حارث، بنی خزرج کا، اور پھر بنی ساعدہ کا، اور انصار کے تمام گھرانوں میں خیر ہے، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ میرے خیال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر دوسرے لوگوں کو فضیلت عطا فرمائی ہے تو ان سے کہا گیا کہ تمہیں بھی تو بہت فضیلت دی گئی ہے۔

۱۷۱۰۔ محمد بن ثنی، ابوداؤد، شعبہ، قتادہ، حضرت انس، حضرت ابواسید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۷۱۱۔ قتیبہ، ابن ریح، لیث بن سعد۔

(دوسری سند) قتیبہ، عبدالحزیز۔

(تیسری سند) ابن ثنی، ابن ابی عمر، عبد الوہاب ثقفی، یحییٰ بن سعید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے مگر روایت میں حضرت سعد کا قول مذکور نہیں ہے۔

۱۷۱۲۔ محمد بن عباد، محمد بن مہران رازی، حاتم، عبد الرحمن بن حمید، ایراقم بن محمد بن طلحہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابواسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرمایا ہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ

يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْأَنْصَارَ كُرْشِي وَعَيْتِي وَإِنَّ النَّاسَ سَبَكُورُونَ وَيَقْبُلُونَ فَأَقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَأَعْفَوْا عَنْ مُسِيئِهِمْ \*

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللُّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِيِّ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا قَبِيلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ \*

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ \*

۱۷۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمَيْحٍ عَنْ الثَّيْبِيِّ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ النَّفْعِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَ سَعْدٍ \*

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَاللُّفْظُ لِابْنِ عَبْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا



أَسِيدَ حَظِيظًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّخَعِ وَدَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ وَدَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْحَزْرَجِ وَدَارُ بَنِي سَاعِدَةَ وَاللَّهُ لَوْ كُنْتُ مُؤَيَّرًا بِهَا أَحَدًا لَأَمَرْتُ بِهَا عَشِيرَتِي \*

۱۷۱۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ شَهِدْتُ أَبُو سَلَمَةَ نَسِيعَ أَبَا أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ يَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّخَعِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْحَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَنَّهُمْ أَنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ كَاذِبًا لَبَدَأْتُ بِقَوْمِي بَنِي سَاعِدَةَ وَبَلَغَ ذَلِكَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَوَجَدَ فِي نَفْسِهِ وَقَالَ خَلَفْنَا فَكُنَّا آخِرَ الْأَرْبَعِ أَمْرُجُوا بَنِي حِمَارِي أَبِي رَسُولٍ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْمَةُ ابْنُ أُجَيْدٍ سَهْلٌ فَقَالَ أَتَنْهَبُ لِتُرَدَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمُ أَوْ لَيْسَ خَسْبُكَ أَنْ تَكُونَ رَابِعَ أَرْبَعٍ فَرَجَعَ وَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ وَأَمَرَ بِحِمَارِهِ فَحُلِيَ عَنْهُ \*

۱۷۱۴ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ الْأَنْصَارِ أَوْ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ فِي ذِكْرِ الدُّوَرِ وَلَمْ يَذْكُرْ

انصار یوں میں سے بہترین گھرانہ بنی نخع کا ہے۔ اور بنی عبد الاشہل، اور بنی حارث بن خزرج اور بنی ساعدہ کا ہے اور خدا کی قسم! اگر میں انصار پر کسی کو ترجیح دیتا تو اپنے خاندان کو دیتا (لیکن میں ان پر کسی کو ترجیح نہیں دیتا)۔

۱۷۱۳۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، مغیرہ بن عبد الرحمن، ابو الزناد، ابو سلمہ، حضرت ابو اسید انصاریؓ شہادت دے کر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انصار یوں میں بہترین گھرانہ بنی نخع کا ہے، پھر بنی عبد الاشہل کا، اور پھر بنی حارث بن خزرج کا، اور پھر بنی ساعدہ کا، باقی انصار کے تمام گھرانوں میں خیر اور بھلائی ہے، ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، کیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غلط بات کی نسبت کر سکتا ہوں، اگر میں جھوٹا ہوتا تو پہلے اپنی قوم بنی ساعدہ کا نام لیتا، چنانچہ یہ خبر حضرت سعد بن عبادہ کو پہنچی، انہیں افسوس ہوا، کہنے لگے ہم چاروں گھرانوں کے اخیر میں ہوئے، میرے گدھے پر زین کسو، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤں گا، سہل کے پیچھے نے ان سے کہا کہ تم حضور کی بات رد کرنے کے لئے جاتے ہو، حالانکہ آپ تو زیادہ جانتے ہیں، کیا تمہیں یہ فخر کافی نہیں ہے کہ چاروں میں سے چوتھے تم ہو یہ سن کر حضرت سعد لوٹے اور فرمایا اللہ ورسولہ اعلم، اور گدھے کی زین کھولنے کا حکم دیا۔

۱۷۱۴۔ عمرو بن علی، ابو داؤد، حرب بن شداد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، حضرت ابو اسید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ بہترین انصار یا انصار کا بہترین گھرانہ بنی نخع کا ہے، باقی اس میں حضرت سعد بن عبادہ کا واقعہ مذکور نہیں ہے۔

فَصْنَةُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ \*

۱۷۱۵ - وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِسْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَمَةَ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَجْنَسٍ عَظِيمٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَحَدُكُمْ بِحَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ بَنُو النَّجَّارِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ بَنُو الْحَزْرَجِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ فِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ حَيْرٌ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مُغَضَّبًا فَقَالَ أَلَا نَحْنُ آخِرُ الْأَرْبَعِ حِينَ سَمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارَهُمْ فَأَرَادَ كَلَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ أَفَئِنَّ أَلَا تَرْضَى أَنْ سَمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارَكُمْ فِي الْأَرْبَعِ الثُّورِ الَّتِي سَمَى قَوْمٌ تَرَكُوا قَوْمَ يَسْمَ أَكْثَرُ مِمَّنْ سَمَى فَأَتَتْهُي سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۱۶ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عَرَفَةَ وَاللَّفْظُ لِلْجَهْظِيِّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ تَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَرَجْتُ

۱۷۱۵۔ عمرو ناقد، عبد بن حمید، یعقوب بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، ابو سلمہ، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا تمہیں انصار کا بہترین گھرانہ بتلاؤں، لوگوں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا بنی عبد الاشہل، صحابہ نے عرض کیا پھر کون سا گھرانہ؟ آپ نے فرمایا بنی نجار، صحابہ نے عرض کیا پھر کون سا گھرانہ؟ آپ نے فرمایا بنی حارث بن خزرج، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا بنی ساعدہ کا گھرانہ، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا انصار کے ہر ایک گھر میں بھلائی ہے، یہ سن کر حضرت سعد بن عبادہ غصہ میں کھڑے ہوئے اور بولے کیا ہم چاروں کے اخیر میں ہیں، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انہوں نے فرمان سنا تو آپ کی بات پر اعتراض کرنا چاہا، ان کی قوم کے لوگوں نے ان سے کہا میٹھ جاؤ، کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارا گھرانہ ان بیان کردہ چاروں گھرانوں میں رکھا ہے، اور جن گھرانوں کو آپ نے بیان نہیں کیا، وہ تو بہت ہیں، چنانچہ حضرت سعد بن عبادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے سے رک گئے۔

۱۷۱۶۔ نصر بن علی جہضمی، محمد بن ثنی، ابن بشار، ابن عمر، شعبہ، یونس بن عبید، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں جریر بن عبد اللہ بکلی کے ساتھ سفر میں نکلا، وہ میری خدمت کرتے تھے تو میں نے کہا تم میری خدمت نہ کرو (تم بڑے ہو)،



مَعَ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَحْلِيِّ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يُحَدِّثُنِي فَقُلْتُ لَهُ لَا تَقْعُرْ فَقَالَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ نَصَحَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا أَتَيْتُ أَنْ لَا أَصْحَبَ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا خَدَمْتُهُ زَادَ ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِمَا وَكَانَ جَرِيرٌ أَكْبَرَ مِنْ أَنَسٍ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ أَنَسٌ مِنْ أَنَسٍ \*

(۲۶۰) بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ غِفَّارٍ وَأَسْلَمَ وَجُهَيْنَةَ وَأَشْجَعَ وَمُزَيْنَةَ وَكَمِيمٍ وَدَوْسٍ وَطَيْيٍ \*

۱۷۱۷ - حَدَّثَنَا هَذَابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِنَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَّارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمَ سَأَلَهَا اللَّهُ \*

۱۷۱۸ - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْخَوَزَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ قَوْمُكَ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمَ سَأَلَهَا اللَّهُ وَغِفَّارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا \*

۱۷۱۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ \*

۱۷۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ

انہوں نے کہا میں نے انصار کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو کام (خدمت) کرتے ہوئے دیکھا، تو میں نے قسم کھائی ہے کہ جب کسی انصاری کے ساتھ ہوں گا تو اس کی خدمت کروں گا۔ ابن ثنی اور ابن بشار نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ، حضرت انسؓ سے بڑے تھے۔

باب (۲۶۰) قبیلہ غفار، اسلم، جہینہ، اشجع، مزینہ، تمیم، دوس اور طئے رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے مناقب۔

۱۷۱۷۔ ہداب بن خالد، سلیمان بن المغیرہ، حمید بن ہنال، عبد اللہ بن صامت، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غفار کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی اور اسلم کو بھی لیا۔

۱۷۱۸۔ حمید اللہ بن عمر القواریری، محمد بن شعیبہ، ابن بشار، ابن مہدی، شعبہ، ابو عمران جوئی، حضرت عبد اللہ بن صامت، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اپنی قوم کے پاس جاؤ اور ان سے کہو، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ (قبیلہ) اسلم کو خدا نے سالم رکھا، اور غفار (قبیلہ) کی اللہ نے مغفرت فرمائی۔

۱۷۱۹۔ محمد بن شعیبہ، ابو داؤد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۷۲۰۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، سدید بن سعید، ابن ابی عمر،

عبد الوہاب، ثقفی، ایوب، محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) محمد بن منکب، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ۔

محمد بن زیاد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(چوتھی سند) محمد بن رافع، شباب، ورقار، ابو الزناد، اعرج،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(پانچویں سند) یحییٰ بن حبیب، روح بن عباد۔

(چھٹی سند) محمد بن عبد اللہ، عبد بن حمید، ابو نعیم، ابن جریر،

ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(ساتویں سند) سلمہ بن عبید، حسن بن امین، معقل،

ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا

اسلم کو اللہ تعالیٰ نے بچا لیا، اور غفار کی خدا تعالیٰ نے مغفرت

فرمائی (سب راوی یکجا بیان کرتے ہیں)

۱۷۶۱۔ حسین بن حریش، فضل بن موسیٰ، خثیم بن عراک

بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،

اسلم کو خدا نے سالم رکھا اور غفار کی اللہ نے مغفرت فرمائی، یہ

میں نہیں کہہ رہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسی طرح فرمایا۔

۱۷۶۲۔ ابو الظاہر، ابن وہب، لیث، عمران بن ابی انس، حقلہ

بن علی، خفاف بن ایہام، انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک نماز میں

فرمایا اے اللہ لعنت فرمائی ایمان پر، رعل پر، ذکوان پر، اور

عصیہ پر، انہوں نے خدا اور رسولؐ کی نافرمانی کی ہے اور اللہ

تعالیٰ نے غفار کو بخش دیا اور اسلم کو بچا لیا۔

۱۷۶۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسمعیل بن

وسوید بن سبیر، ابن ابی عمر قالوا حدَّثنا عبد

الوہاب الثقفی عن ابیوب عن محمد عن ابی

ہریرۃ ح و حدَّثنا عبید اللہ بن معاذ حدَّثنا ابی

ح و حدَّثنا محمد بن المثنی حدَّثنا عبد

الرحمن بن مہدی قال حدَّثنا شعبۃ عن محمد

بن زیاد عن ابی ہریرۃ ح و حدَّثنا محمد بن

رافع حدَّثنا شبابہ حدَّثنا ورقاء عن ابی الزناد

عن الأعرج عن ابی ہریرۃ ح و حدَّثنا یحییٰ بن

حبیب حدَّثنا روح بن عبادۃ ح و حدَّثنا محمد

بن عبد اللہ بن نمیر وعبد بن حمید عن ابی

عاصم کناہما عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن

جابر ح و حدَّثنا سلمۃ بن شبيب حدَّثنا

الحسن بن أعین حدَّثنا معقل عن ابی الزبیر عن

جابر کلہم قال عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال أسلم سألہا اللہ وغفار غفر اللہ لہا \*

۱۷۶۱۔ وحدَّثنا حسین بن خریص حدَّثنا

الفضل بن موسیٰ عن خثیم بن عراک عن ابیہ

عن ابی ہریرۃ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم قال أسلم سألہا اللہ وغفار غفر اللہ

لہا أما إني لم أقلہا ولكن قالہا اللہ عز وجل \*

۱۷۶۲۔ حدَّثنا أبو الطاہر حدَّثنا ابن وہب

عن الليث عن عمران بن ابی انس عن

حنظلۃ بن علی عن خفاف بن ایہام الغفاری

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی

صلوة اللہم العن بی لیمان و رعل و ذکوان

وعصیۃ غصوا اللہ و رسولہ غفار غفر اللہ لہا

وأسلم سألہا اللہ \*

۱۷۶۳۔ حدَّثنا یحییٰ بن یحییٰ و یحییٰ بن



أَيُّوبَ وَقَتِيْبَةَ وَأَبْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَخْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمَ سَأَلَهَا اللَّهُ وَعَصْبَةُ عَصَتْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ \*

۱۷۲۴- حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا غَفَرُ بْنُ سُوَادٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلِّهِمْ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْلِهِ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَأَسَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ عَلَى الْعَمَلِ \*

۱۷۲۵- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّبْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو سَلْعَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَ حَدِيثِ هَؤُلَاءِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ \*

۱۷۲۶- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ وَمَرْيَتُهُ وَجَهَنَّةُ وَغِفَارُ وَأَشْجَعُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ هَوَالِي دُونَ النَّاسِ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوْتَاهُمْ \*

جعفر، عبداللہ بن وینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا غفار کی خدا نے مغفرت فرمائی اور اسلم کو بچالیا اور عصبہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

۱۷۲۴- ابن عثیم، عبدالوہاب، عبید اللہ، (دوسری سند) عمرو بن سواد، ابن وہب، اسامہ (تیسری سند) زہیر بن حرب، حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے باقی صالح اور اسامہ کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد منبر پر فرمایا ہے۔

۱۷۲۵- حجاج بن الشاعر، ابو داؤد الطبرانی، حرب بن شداد، یحییٰ، ابو سلمہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۷۲۶- زہیر بن حرب، یزید، ابو مالک اشجعی، موسیٰ بن طلحہ، حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا انصار، مریئہ اور جہنہ اور غفار اور اشجع اور جو عبد اللہ کی اولاد ہے یہ دوسرے لوگوں کے سوا میرے مددگار ہیں اور اللہ اور اس کا رسول ان سب کا مددگار ہے۔

(فائدہ) یہ چھ شخصیں سچے مومن اور محب رسول کی تھیں اور عبد اللہ کی اولاد سے جو عبد العزیز مراد ہیں جو غطفان کی شاخ ہیں، آپ نے ان کا نام عبد اللہ رکھا اور عرب انہیں محولہ کہنے لگے کیونکہ ان کے باپ کا نام بدل گیا۔

۱۷۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرَةَ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَأَسْلَمٌ وَغِفَارٌ وَأَشَجَعُ مُوَالِيٌّ لَيْسَ لَهُمْ مُوَلَّى ذُوهُنَ إِلَهُ وَرَسُولُهُ \*

۱۷۲۸ - حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي الْحَدِيثِ قَالَ سَعْدٌ فِي بَعْضِ هَذَا فِيمَا أَعْلَمُ \*

۱۷۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَسْلَمٌ وَغِفَارٌ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تميمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَالْخَلِيفَتَيْنِ أَسَدَ وَغَطَفَانَ \*

۱۷۳۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ يَحْيَى الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ الْقَاسِمِ وَحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ الْأَعْرَجُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ صَالِحٍ عَنْ الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَغِفَارٌ وَأَسْلَمٌ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ قَالَ جُهَيْنَةَ

۱۷۲۷ - محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابوہریرہ بن ہریرہ الاعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قریش اور انصار، مزینہ، اور جہینہ، اسلم اور غفار اور اشجع میرے دوست ہیں اور ان کا مددگار اور حمایتی اللہ اور اس کے رسول کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔

۱۷۲۸ - عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، سعد بن ابراہیم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

۱۷۲۹ - محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سعد بن ابراہیم، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ، بنی تميم اور بنی عامر اور دونوں خلیفوں اسد اور غطفان سے بہتر ہیں۔

۱۷۳۰ - قتیبہ بن سعید، مخیر، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا (دوسری سند) عمروناقد، حسن طراوی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے غفار اور اسلم اور مزینہ اور جہینہ قیامت کے دن خدا کے نزدیک اسد اور طحی اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔



وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
مِنْ أَسَدٍ وَطَيْئٍ وَغَطَفَانٍ \*

۱۷۲۱- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ  
الذُّوْرَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُثَيْمَةَ  
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْلَمُ وَغِفَارُ  
وَشَيْبَةُ مِنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ أَوْ شَيْبَةُ مِنْ جُهَيْنَةَ  
وَمُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
مِنْ أَسَدٍ وَغَطَفَانٍ وَهُوَ أَرْزَنُ وَنُجِيبٌ \*

۱۷۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
عَنْدَرُ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَتَنِ  
وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ سَمِعْتُ عِنْدَ  
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْأَفْرَعَ  
بْنَ حَابِسٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا بَايَعْتُكَ سُرَّاقُ الْحَاجِبِجِ مِنْ أَسْلَمَ  
وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةَ وَأَحْسِبُ جُهَيْنَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِي  
سَمِعْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَأَحْسِبُ  
جُهَيْنَةَ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَعِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ  
وَغَطَفَانٍ أَتَعَابُوا وَخَسِرُوا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ قَوْلَ الَّذِي  
نَفْسِي بِيَدِهِ (إِنَّهُمْ لَأَخِيرُ مِنْهُمْ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ  
أَبْنِ أَبِي شَيْبَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِي سَمِعْتُ \*

۱۷۲۳- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي سَيِّدُ بَنِي تَعِيمٍ  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ الصَّبِيِّ بِهَذَا  
الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ وَجُهَيْنَةَ وَلَمْ يَقُلْ أَحْسِبُ \*

۱۷۲۴- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ

۱۷۲۱- زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، اسماعیل بن عثیمہ،  
محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں  
کہ، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا، اسلم اور غفار اور کچھ مزینہ اور جہینہ یا جہینہ اور  
مزینہ والے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسد، اور  
غطفان اور ہوازن اور تمیم سے بہتر ہوں گے۔

۱۷۲۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ۔  
(دوسری سند) محمد بن عثیمہ، ابن بشار، محمد جعفر، شعبہ، محمد بن  
ابی یعقوب، عبد الرحمن بن ابی بکر، حضرت ابو بکر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ اقرع  
بن حابس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت  
میں حاضر ہو کر بیان کیا کہ آپ کی بیعت قبائل اسلم و غفار اور  
مزینہ (اور راوی کو جہینہ کے بیان میں شک ہے) کے ان لوگوں  
نے کی ہے جو حاجیوں کا مال چرانے والے ہیں، آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ  
والے بنی تمیم اور بنی عامر، اسد اور غطفان سے بہتر ہوں تو کیا  
یہ نقصان اور گھائے میں رہیں گے، اقرع نے کہا بے شک،  
آپ نے فرمایا تو قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت  
میں میری جان ہے بے شک وہ لوگ (اسلم و غفار وغیرہ) ان  
لوگوں سے بہتر ہیں۔

۱۷۲۳- ہارون بن عبد اللہ، عبد الصمد، شعبہ، محمد بن عبد اللہ  
بن ابی یعقوب قسمی سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت  
مروی ہے اور اس میں جہینہ کا بغیر شک کے تذکرہ ہے۔

۱۷۲۴- نصر بن علی جمہمی، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، ابو یوسف

عبدالرحمن بن ابی بکرہ، حضرت ابو بکرہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ، بنی تمیم اور بنی عامر اور دونوں حلیفوں یعنی بنی اسد اور غطفان سے بہتر ہیں۔

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ بَنِي أَسَدٍ وَغُطَفَانَ \*

۱۷۳۵۔ محمد بن یحییٰ، ہارون بن عبد اللہ، عبد الصمد (دوسری سند) عمرو ناقد، شہاب بن سوار، شعبہ، ابو بشر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مردی ہے۔

۱۷۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ح وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا شُهَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

۱۷۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیع، سفیان، عبد الملک بن عمیر، عبدالرحمن بن ابی بکرہ، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر جہینہ اور اسلم اور غفار، بنی تمیم اور غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے بہتر ہوں (تو کیا یہ گھائے میں ہوں گے) حضور نے یہ الفاظ بلند آواز سے فرمائے، عرض کیا یہ نقصان اور گھائے میں رہیں گے، آپ نے فرمایا، واقعہ یہ (اسلم وغیرہ) بہتر ہیں اور ایک روایت میں جہینہ اور غفار کے ساتھ مزینہ کا بھی ذکر ہے۔

۱۷۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَالنُّعْمَانُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَلَاحِ عَنْ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُطَفَانَ وَعَامِرُ بْنُ صَعَصَعَةَ وَمَنْدَبُهَا صَوْنُهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ فَإِنَّهُمْ خَيْرٌ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ \*

۱۷۳۷۔ زبیر بن حرب، احمد بن اسحاق، ابو عوانہ، عامر، حضرت عدی بن حاتم، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا سب سے پہلا صدقہ کا مال جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور اور صحابہ کرام کے پیروں کو روشن کر دیا تھا وہ بنی طیہ کے صدقہ کا مال تھا جسے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدمت میں لے کر آیا تھا۔

۱۷۳۷۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُعْبِدَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِي إِذَا أَوَّلَ صَدَقَةٍ تَبَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُجُوهُ أَصْحَابِهِ صَدَقَةُ طَيِّبٍ حَبَّتْ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

۱۷۳۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مغیرہ بن عبدالرحمن، ابو الزبیر، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ طفیل

۱۷۳۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا مُعْبِدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ



الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ قَدِيمُ الطُّفِيلِ وَأَصْحَابُهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ دَوْسًا قَدْ كَفَرَتْ وَأَبَتْ فَأَذْغَ اللَّهُ عَلَيْهَا قُضِيلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأَبْتَ بِهِمْ \*

۱۷۳۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُعِيقَةَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا أَرَاكَ أَحَبُّ إِلَيَّ تَمِيمٍ مِنْ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هُمْ أَشَدُّ أُمْنِي عَلَى الدُّجَالِ قَالَ وَجَاءَتْ صِدْقَاتُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ صِدَقَاتُ قَوْمِنَا قَالَ وَكَانَتْ سَبِيَّةً مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْيِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ \*

۱۷۴۰- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا أَرَاكَ أَحَبُّ إِلَيَّ تَمِيمٍ يَغْذُ ثَلَاثَ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا فِيهِمْ فَذَكَرَ مِثْلَهُ \*

۱۷۴۱- وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمَةُ بْنُ عُلْفَةَ الْحَارِثِيُّ إِمَامٌ مُسْتَجِدٌ دَاوُدُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلَاثُ عَصَا سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَبِيِّ تَمِيمٍ لَا أَرَاكَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ يَغْذُ وَسَاقِ الْخَبَرِ بِهَذَا الْمَعْنَى غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ هُمْ أَشَدُّ النَّاسِ فِتْنًا فِي الْمَلَا حِمٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الدُّجَالَ \*

(۲۶۱) بَابُ خِيَارِ النَّاسِ \*

۱۷۴۲- حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ

اور عقیل کے ساتھیوں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ قبیلہ دوس نے کفر کیا اور اسلام کا انکار کیا، آپ ان کے لئے بد دعا کیجئے، کسی نے کہا، دوس ہلاک ہو گئے، آپ نے فرمایا الکی انہیں بدایت دے اور میرے پاس بھیج دے۔

۱۷۳۹- تھیہ بن سعید، جریر، معیقہ، حارث، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تین باتیں بنی تمیم کے بارے میں سنی ہیں اس وقت سے مجھے ان سے محبت ہو گئی ہے، حضور نے فرمایا، یہ لوگ دجال پر میری تمام امت سے سخت ہوں گے، (ایک مرتبہ) بنی تمیم کی زکوٰۃ کاہل آیا تو حضور نے فرمایا یہ ہماری قوم کے صدقہ کاہل ہے، حضرت عائشہ کی بنی تمیم میں ایک باندی تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو آزاد کر دو، یہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔

۱۷۴۰- زہیر بن حرب، جریر، عمارہ، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بنی تمیم کے بارے میں تین باتیں سنی ہیں میں برابر ان سے محبت کرنے لگا۔

۱۷۴۱- حامد بن عمر البکراوی، مسلمہ بن علفہ، داؤد، شعبی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ تین باتیں جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بنی تمیم کے بارے میں سنی ہیں، میں برابر ان سے محبت کرتا ہوں اور حسب سابق روایت مروی ہے، لیکن دجال کا ذکر نہیں، باقی یہ ہے کہ بنی تمیم معرکوں میں سب سے زیادہ دلیری سے لڑنے والے ہیں۔

باب (۲۶۱) بہترین حضرات۔

۱۷۴۲- حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید

وَقَدْ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي  
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحْدُثُونَ النَّاسَ  
مَعَادِنَ فَيَجَارُهُمْ فِي الْغَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي  
الْإِسْلَامِ إِذَا فَهِمُوا وَتَحْدُثُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي  
هَذَا الْأَمْرِ أَكْثَرُهُمْ لَهُ قَبْلُ أَنْ يَقَعَ فِيهِ  
وَتَحْدُثُونَ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ ذَا الرَّغَبَيْنِ الَّذِي  
يَأْتِي هَوْنًا بَوَاحٍ وَهَوْنًا بَوَاحٍ \*

۱۷۴۳ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَ  
حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تَحْدُثُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ بِعَيْنِ حَدِيثِ  
الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ وَالْأَعْرَجِ  
تَحْدُثُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هَذَا الْمَشْأَةِ أَشَدَّهُمْ لَهُ  
كَرَاهِيَةً حَتَّى يَقَعَ فِيهِ \*

(۲۶۲) بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ نِسَاءِ قُرَيْشٍ \*  
۱۷۴۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ  
عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
ح وَ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ  
رَكِبْنَ الْإِبِلَ قَالَ أَخَذَهُمَا صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ وَ  
قَالَ الْآخَرُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى تَيْسِيمٍ فِي

بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم  
لوگوں کا حال بھی کانوں کی طرح پاؤ گے جو لوگ جاہلیت  
میں برگزیدہ تھے وہ اسلام کے زمانہ میں بھی برگزیدہ ہوں گے،  
جبکہ دین میں سمجھ رکھتے ہوں اور اسلام میں بہتر تم اسی کو پاؤ  
گے جو اسلام لانے سے پہلے اس سے زیادہ نفرت رکھتا ہو (۱)،  
اور شر پر ترین آدمی اسے پاؤ گے جو دور خواہو گا جو ان کے پاس  
ایک رخ لے کر آتا ہے اور ان کے پاس دوسرا رخ۔

۱۷۴۳ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔  
جریر، عمارہ، ابو زرعة، حضرت

(دوسری سند) قتیبہ بن سعید، مغیرہ بن عبد الرحمن، ابو الزناد،  
اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے  
ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے ارشاد فرمایا اور معمولی سے الفاظ کے تغیر و تبدل کے  
ساتھ زہری کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

### باب (۲۶۲) قریش کی عورتوں کے فضائل۔

۱۷۴۳ - ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے  
بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔  
بہترین عورتوں میں سے جو اونٹوں پر سوار ہوتی ہیں، قریش کی  
نیک بخت عورتیں ہیں، جو اپنے چھوٹے بچوں پر سب سے زیادہ  
مہربان ہیں اور اپنے شوہروں کے مال کی زیادہ نگہبان ہیں۔

(۱) مراد یہ ہے کہ جو شخص جاہلیت کے زمانے میں اسلام کو زیادہ ناپسند کرتا تھا اسلام لانے کے بعد اسلام کے معاملے میں بھی وہ سب سے  
بڑھا ہوا ہوتا ہے جیسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ۔ یہ حضرات زمانہ جاہلیت میں دوسروں سے زیادہ  
اسلام کو ناپسند سمجھنے والے تھے جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کی توفیق بخشی تو ان کا اسلام بھی دوسروں سے بہتر تھا بلکہ دین اسلام میں دوسروں  
کے ذمہ ہے۔



صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى رَوْحٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ \*

۱۷۴۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَنْبَغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ يَنْبَغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَرْعَاهُ عَلَى وَلَدِهِ فِي صِغَرِهِ وَلَمْ يَقُلْ يَتِيمٌ \*

۱۷۴۶ - حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرٌ نِسَاءَ رَجُلَيْنِ الْيَابِسِ أَحْنَاهُ عَلَى حِفْلٍ وَأَرْعَاهُ عَلَى رَوْحٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ قَالَ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى ابْنِ ذَلِكْ وَلَمْ تَرَ كَبُ مَرِيَمَ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيرًا قَطْ \*

۱۷۴۵ - عمرو بن ناقد، سفیان، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ابن طاووس، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے اور اس میں ”یتیم“ کا لفظ موجود نہیں ہے۔

۱۷۴۶ - حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، قریش کی عورتیں اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے اچھی ہیں وہ بچوں پر سب سے زیادہ مہربان اور شوہروں کے مال کی نگہبان ہیں، حضرت ابو ہریرہؓ اس حدیث کے بعد فرماتے ہیں کہ حضرت مریم علیہا السلام اونٹ پر کبھی سوار نہیں ہوئی۔

(فائدہ) حضرت ابو ہریرہؓ نے اس توہم کا ازالہ کر دیا کہ کوئی نساء عرب کو حضرت مریم علیہا السلام پر فضیلت نہ دے، نیز مضمون ہو کہ عورتوں میں دو فصلیں بہت پسندیدہ ہیں ایک اولاد پر مہربان ہونا اور دوسرے خاوند کے مال کی حفاظت کرنا، میں کہتا ہوں حقیقت میں یہ دونوں فصلیں دلیل اور اصل اصول ہیں عورت کے پاک دامن اور عفت نامی ہونے کی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۷۴۷ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَظَبَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ كَبُرْتُ وَلِي عِيَالٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَجُلَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدِهِ فِي صِغَرِهِ \*

۱۷۴۷ - محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ام ہانیؓ بنت ابی طالب کو پیغام نکاح بھیجا، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بوڑھی ہو چکی ہوں، اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ بہترین عورتیں جو سوار ہوں، اور بقیہ روایت یونس کی روایت کی طرح ہے باقی اس میں ”ارعاه“ کے بجائے ”احناه“ کا لفظ ہے، ترجمہ ایک ہی ہے۔

۱۷۴۸ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَقَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا

۱۷۴۸ - محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر ابن طاووس بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَخَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَبِيرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءٍ قُرَيْشٍ  
أَخْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صُغْرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي  
ذَاتِ يَدِهِ \*

۱۷۴۹ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ  
الْأَوْدِيِّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ (يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ) حَدَّثَنِي  
سُلَيْمَانُ (وَهُوَ وَابْنُ بِلَالٍ) حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ هَذَا سَوَاءً \*

(۲۶۳) يَاب مُوَاعِظَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ \*

۱۷۵۰ - حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ  
عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَخَى بَيْنَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَبَيْنَ أَبِي  
طَلْحَةَ \*

۱۷۵۱ - حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ  
حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ  
قَالَ قِيلَ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَلَغَكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ  
فَقَالَ أَنَسٌ قَدْ خَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِهِ \*

(قائد) پہلے قسم کھا کر، ایک دوسرے کا وارث اور بھائی بن جاتا تھا، لیکن قرآن کریم سے یہ طریقہ منسوخ ہو گیا اور حکم نازل ہوا کہ وارث  
بننے والے ہی ہوں گے۔ اسی کو حلف بولتے تھے، باقی محبت اور دین کی تقویت اور مدد کے لئے یہ حلف اب بھی باقی ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۷۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

(دوسری سند) معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا، اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب  
سے زیادہ بہترین عورتیں قریش کی عورتیں ہیں جو چھوٹے  
بچوں پر بہت زیادہ شفقت کرنے والی اور شوہر کے مال کی بہت  
زیادہ نگہبان ہیں۔

۱۷۴۹ - احمد بن عثمان بن حکیم، خالد بن مخلد، سلیمان بن  
بلال، سہیل بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معمر روایت کی سند  
سے اسی طریقے سے حدیث مروی ہے۔

باب (۲۶۳) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا  
صحابہ کرام کے درمیان بھائی چارہ کرانا۔

۱۷۵۰ - حجاج بن الشاعر، عبد الصمد، حماد، ثابت، حضرت انس  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح اور حضرت ابو طلحہ  
کے درمیان بھائی چارہ کر دیا تھا۔

۱۷۵۱ - ابو جعفر محمد بن الصباح، حفص بن غیاث، عاصم احول  
بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے دریافت کیا گیا کہ تم نے سنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام میں حلف نہیں ہے، انس نے کہا کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنے مکان میں  
قریش اور انصار کے درمیان برادری کرائی تھی۔

۱۷۵۲ - ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، عبد اللہ بن



وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي حَارِهِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ \*

۱۷۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَأَيُّمَا حَنْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً \*

(۲۶۴) بَابُ بَيَانِ أَنَّ بَقَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَانٌ لِأَصْحَابِهِ وَبَقَاءَ أَصْحَابِهِ أَمَانٌ لِلْأُمَّةِ \*

۱۷۵۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنُ أَبَانَ كُلُّهُمْ عَنْ حُسَيْنٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْنَا لَوْ جَلَسْنَا حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ قَالَ فَجَلَسْنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا زِلْتُمْ هَاهُنَا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيْنَا مَعَكَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ قُلْنَا نَجْلِسُ حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَكَ الْعِشَاءَ قَالَ أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ السُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلْسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ السُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا يُوعَدُ وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا

سلیمان، عاصم، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ میں میرے مکان میں قریش اور انصار کے درمیان بھائی چارہ کر لیا تھا۔

۵۳۷ - ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، ابواسامہ، زکریا، سعد بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میراث کا وارث بنانے والی قسم کا اسلام میں کوئی اعتبار نہیں اور جو قسم زندہ جاویدت میں نیکی کے لئے تھی، وہ اسلام میں اور مضبوط ہو گئی۔

باب (۳۶۴) حضور صحابہ کرامؓ کے لئے باعث امن و برکت تھے اور صحابہ کرام امت کے لئے باعث امن ہیں۔

۵۴۷ - ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، عبد اللہ بن عمر بن ابان، حسین بن علیؓ، مجع بن یحییٰ، سعید بن ابی بردہ، ابو بردہ، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے مغرب کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پڑھی، پھر ہم نے کہا کہ اگر ہم آپ کے پاس بیٹھے رہیں اور عشاء بھی آپ کے ساتھ پڑھیں تو زیادہ بہتر ہوگا، پھر ہم بیٹھے رہے اور آپ باہر تشریف لائے، آپ نے فرمایا تم یہیں بیٹھے ہو، ہم نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ ہم نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی، پھر ہم نے کہا کہ اگر ہم یہیں بیٹھے رہیں اور آپ کے ساتھ عشاء کی بھی نماز پڑھیں تو بہتر ہوگا، آپ نے فرمایا تم نے اچھا کیا اور ٹھیک کیا، پھر آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور اکثر آپ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے پھر فرمایا ستارے آسمان کے نئے اماں ہیں، جب ستاروں کا ٹکڑا بند ہو جائے گا تو آسمان پر بھی وہی (قیامت) آجائے گی، جس کا خوف

ذَهَبَتْ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ وَأَصْحَابِي  
أَمَدًا لَأُمْتِي فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمْتِي مَا  
يُوعَدُونَ \*

دلایا گیا ہے اور میں اپنے صحابہ کے لئے امان ہوں، جب میں چلا  
جاؤں گا تو میرے صحابہ پر وہ (فتنے) آجائیں گے جن سے ڈرایا  
گیا ہے اور میرے صحابہ میری امت کے لئے امان ہیں جب  
صحابہ چلے جائیں گے تو ان پر وہ (فتنے) آ پڑیں گے جن سے  
ڈرایا جاتا ہے۔

(قاعدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اصحاب کے نہ ہونے سے بدعتوں کا ظہور ہو اور یہی فتنوں سے مراد ہے۔ واللہ اعلم۔

باب (۲۶۵) صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین  
رضوان اللہ علیہم اجمعین کی فضیلت۔

(۲۶۵) بَاب فَضْلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ  
يَعُونَهُمْ \*

۱۷۵۵ - حَدَّثَنَا أَبُو حَبِشَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ  
وَأَحْمَدُ بْنُ عَدَةَ الضَّبِّيُّ وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ عُثَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عَمْرُوَ خَابِرًا  
يُخْبِرُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ  
يَغْزُو فِتَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ فَيَكُفُّ مَنْ رَأَى  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ  
فَيَفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِتَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ  
فَيَكُفُّ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ  
يَغْزُو فِتَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ هَلْ فَيَكُفُّ مَنْ  
رَأَى مِنْ صَحِيبٍ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَفْتَحُ لَهُمْ \*

۱۷۵۵۔ ابو حبیثہ، زہیر بن حرب، احمد بن عبدہ ضعی، سفیان بن  
عیثہ، عمرو، حضرت جابر، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ  
عنه آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں  
کہ آپ نے فرمایا کہ ایک زمانہ لوگوں پر آیا آئے گا کہ جب کچھ  
جماعتیں جہاد کے لئے جائیں گی تو ان سے پوچھا جائے گا کہ  
تمہارے اندر کوئی ایسا بھی ہے کہ جس نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے وہ کہیں گے ہاں ہے، چنانچہ انہیں فتح  
حاصل ہوگی، پھر ایک زمانہ آئے گا جس میں لوگ جہاد کریں  
گے تو ان سے پوچھا جائے گا تم میں کوئی ایسا بھی ہے کہ جس نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی کو دیکھا  
ہو وہ کہیں گے ہاں ہے، تو انہیں بھی فتح حاصل ہوگی، پھر ایک  
زمانہ آئے گا جس میں کچھ لوگ جہاد میں جائیں گے تو ان سے کہا  
جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جس نے صحابی کے ساتھی کو  
دیکھا ہے وہ کہیں گے ہاں ہے انہیں بھی فتح حاصل ہوگی۔

۱۷۵۶ - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي  
الزُّبَيْرِ عَنْ خَابِرٍ قَالَ رَأَى أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۵۶۔ سعید بن یحییٰ بن سعید اموی، بواسطہ اپنے والد، ابن  
جریر، ابوالزہیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنه، حضرت ابو سعید خدری  
رضی اللہ تعالیٰ عنه بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں ایک



يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمْ الْبُعْثُ  
فَيَقُولُونَ انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيكُمْ أَحَدًا مِنْ  
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوجَدُ  
الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبُعْثُ الثَّانِي  
فَيَقُولُونَ هَلْ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ  
الْبُعْثُ الثَّلَاثُ فَيَقَالُ انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ  
مَنْ رَأَى مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَكُونُ الْبُعْثُ الرَّابِعُ فَيَقَالُ  
انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ أَحَدًا رَأَى مَنْ رَأَى  
أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ \*

۱۷۵۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَنَادُ بْنُ  
السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّعْمَانِيِّ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي الْغُرَرُ الَّذِينَ يَلُونِي ثُمَّ الَّذِينَ  
يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَحْيَى قَوْمٌ تَسْبِقُ  
شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَوْمَئِذٍ وَتَعِينُهُ شَهَادَتُهُ لَمْ يَذْكُرْ  
هَنَادُ الثَّوْرَنَ فِي حَدِيثِهِ وَ قَالَ قُتَيْبَةُ ثُمَّ يَحْيَى  
أَقْوَامٌ \*

دستہ جہاد پر روانہ کیا جائے گا لوگ کہیں گے کہ دیکھو تم میں کوئی  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحابی بھی ہے؟ چنانچہ ایک  
صحابی مل جائے گا، اس کی برکت سے فتح حاصل ہوگی کچھ زمانہ  
کے بعد ایک دوسرا جہادی دستہ روانہ کیا جائے گا تو لوگ اس سے  
کہیں گے کیا تم میں کوئی ایسا بھی ہے جس نے صحابہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے چنانچہ انہیں (ان کی برکت  
سے) فتح ہو جائے گی، پھر ایک زمانہ میں تیسرا دستہ روانہ کیا  
جائے گا تو ان سے کہا جائے گا کہ دیکھو تم میں کوئی تابعی کا دیکھنے  
والا بھی ہے پھر ایک زمانہ میں چوتھا دستہ روانہ کیا جائے گا، اور ان  
سے کہا جائے گا کہ تلاش کرو، کہ تم میں سے تابعوں کے دیکھنے  
والے کا دیکھنے والا بھی موجود ہے۔ چنانچہ ایک ایسا شخص بھی مل  
جائے گا اور انہیں بھی فتح حاصل ہوگی۔

۱۷۵۷۔ قتیبہ بن سعید، ہمام بن السری، ابوالاحوص، منصور،  
ابراہیم بن زید، عبیدہ سلمانی، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کے بہترین لوگ اس زمانہ  
کے ہوں گے جو مجھ سے متصل آئیں گے، پھر وہ لوگ جو ان  
کے بعد آئیں گے، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر  
ایسی قوم آئے گی جس کی کوئی قسم سے پہلے اور قسم کو اس سے  
پہلے ہوگی، یہاں نے زمانہ کا ذکر نہیں کیا اور قتیبہ نے ”قوم“ کے  
 بجائے ”اقوام“ کہا ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں جمہور علمائے کرام کے نزدیک جس مسلمان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اگرچہ ایک ساعت بھی  
دیکھا ہو وہ صحابی ہے، اور حدیث میں تفصیل قرن سے مجموعی طور پر قرن کی دوسرے قرن پر تفصیل مراد ہے، فراموشی فراوانی تفصیل مراد  
نہیں، بقی قرن کے معنی میں اختلاف ہے، مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ آپ کا قرن آپ کے اصحاب ہیں ان کے بعد کا قرن ان کی اولاد، ابوران  
کے بعد کا قرن ان کے بیٹے، اور شہر بیان کرتے ہیں کہ آپ کا قرن اس وقت تک ہے جب کوئی آپ کا دیکھنے والا باقی ہے، پھر دوسرا قرن اس  
وقت تک ہے جب تک کوئی صحابی کا دیکھنے والا باقی رہا، پھر تیسرا قرن جب تک کوئی تابعی کا دیکھنے والا باقی ہو اور قرن بعض کے نزدیک ساٹھ  
سال کا اور بعض کے نزدیک سو سال کا ہے، غرض پہلا قرن صحابہ کرام کا ایک سو بیس برس تک رہا، سب سے آخری صحابی ابو الطفیل ہیں  
جن کا ۱۲۰ھ میں انتقال ہوا اور تابعین کا زمانہ ۷۰ھ پر پورا ہوا اور تابعی کا زمانہ ۲۲۰ھ تک رہا۔

۱۷۵۸- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ يَبْدُرُ شَهَادَةُ أَخِيهِمْ بَيْنَهُ وَتَبْدُرُ بَيْنَهُ شَهَادَتُهُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ كَانُوا يَنْهَوْنَنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ عَنْ الْعَهْدِ وَالشَّهَادَةِ \*

۱۷۵۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِ أَبِي الْأَخْوَصِ وَجَرِيرٍ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا سُبُلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

۱۷۶۰- وَحَدَّثَنِي الْخَمْسِيُّ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدِ السَّعْمَانِ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ فَلَا أَذْرِي فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ ثُمَّ يَخْتَلَفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلَفَ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَخِيهِمْ بَيْنَهُ وَتَبْعِيئُهُ شَهَادَتُهُ \*

۱۷۶۱- حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشْرٍ ح وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

۱۷۵۸- عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم الحنظلی، جریر، منصور، ابراہیم، عبیدہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سے لوگ بہتر ہیں؟ آپؐ نے فرمایا میرے زمانہ کے لوگ اور پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے اور پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر ایک ایسی قوم آئے گی جس میں سے بعض کی گواہی قسم سے پہلے اور قسم گواہی سے پہلے ہوگی۔

۱۷۵۹- محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ۔

(دوسری سند) محمد بن ثنی، ابن بشار، عبدالرحمن، سفیان، منصور سے ابوالاخوص اور جریر کی سند اور روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے باقی ان دونوں روایتوں میں یہ نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔

۱۷۶۰- حسن بن علی الخلوانی، ازہر بن سعد السمان، ابن عون، ابراہیم، عبیدہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر وہ جو ان کے بعد ہوں گے میں نہیں کہہ سکتا کہ حضورؐ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ میں فرمایا کہ پھر ان کے بعد ایسے لوگ ہوں گے جن میں سے بعض کی گواہی قسم سے پہلے اور قسم گواہی سے پہلے ہوگی۔

۱۷۶۱- یعقوب بن ابراہیم، ہشیم، ابی بشر (دوسری سند) اسماعیل بن سالم، ہشیم، ابوبشر، عبداللہ بن شقیق، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت میں بہترین لوگ اس



زمانہ کے ہیں جس میں میں مجبوت ہوا ہوں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے، واللہ اعلم حضورؐ نے تیسرے نمبر کا ذکر کیا، یہ نہیں، بہر حال فرمایا، پھر ایسے لوگ رہ جائیں گے جو فریبی اور موٹاپے پر مریں گے اور بغیر طلب گواہی کے گواہی دیں گے۔  
۶۲۷ھ۔ محمد بن بشار محمد بن جعفر۔

(دوسری سند) ابو بکر بن مالک، غندر، شعبہ۔

(تیسری سند) حجاج بن الشاعر، ابو الولید، ابو عوانہ، ابو بشر سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی شعبہ کی روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول ہے کہ معلوم نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسرے نمبر پر یہ فرمایا تیسرے پر۔

۶۲۸ھ۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن قتیبا، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو حمزہ، زہد، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں بہترین آدمی میرے زمانہ کے ہیں، پھر وہ لوگ ہیں جو ان سے متصل ہوں گے پھر وہ لوگ ہیں جو ان سے متصل ہوں گے، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے زمانہ کے آدمیوں کے بعد دو نمبر ذکر کئے یا تین پھر فرمایا کہ ان کے بعد ایسی قوم آئے گی جو بغیر طلب شہادت کے گواہی دے گی، خیانت کرے گی، اسے دیانتدار نہیں سمجھا جائے گا، تذریں مانے گی لیکن انہیں پورا نہیں کرے گی اور ان میں فریبی اور موٹاپا نمایاں ہوگا۔

۶۲۹ھ۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، (دوسری سند) عبد الرحمن بن بشر، ہنزہ، (تیسری سند) محمد بن رافع، شیبہ، شعبہ، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور ان سب روایتوں میں ہے کہ میں نہیں جانتا، آپ نے اپنے زمانہ کے بعد دو زمانہ ذکر کئے یا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر امتی القرن الذین نبشت فیہم ثم الذین یلونہم واللہ اعلم اذکر الثالث ام لا قال ثم یختلف قوم یجیون السمانہ یشہدون قبل ان یشہدوا \*

۱۷۶۲۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر و حدثني أبو بكر بن رافع حدثنا غندر عن شعبة ح و حدثني حجاج بن الشاعر حدثنا أبو الوليد حدثنا أبو عوانة كلاهما عن أبي بشر بهذا الإسناد مثله غير أن في حديث شعبة قال أبو هريرة فلما أدري مرتين أو ثلاثة \*

۱۷۶۳۔ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ومحمد بن المثنى وابن بشار جميعا عن غندر قال ابن المثنى حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة سيعت أبا حمزة حدثني زهدهم بن مضرب سيعت عمران بن حصين يحدث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن خيركم قرتي ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم قال عمران فلما أدري أقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد قرية مرتين أو ثلاثة ثم يكون بعدهم قوم يشهدون ولا يشهدون ويخونون ولا يؤتمنون وينذرون ولا يوفون ويظهرون فيهم السمن \*

۱۷۶۴۔ حدثني محمد بن حاتم حدثنا يحيى بن سعيد ح و حدثنا عبد الرحمن بن بشر العندي حدثنا بهز ح و حدثني محمد بن رافع حدثنا شبابة كلهم عن شعبة بهذا الإسناد وفي

تین اور شہابہ کی روایت میں ہے کہ میں نے زہد م سے سنا اور وہ میرے پاس گھوڑے پر اپنی کسی حاجت سے آئے تھے، انہوں نے کہا میں نے عمران بن حصین سے سنا اور یحییٰ اور شہابہ کی روایت میں "لا یفون" کا لفظ ہے اور بہز کی روایت میں ابن جعفر کی روایت کی طرح "لا یوفون" ہے۔

حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مِثْلُ أَبِي هُرَيْرَةَ، لَمْ يَكُنْ يَفْهَمُ حَقَّ حَدِيثِي».

۱۷۶۵۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَمَوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي كُنَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ خَيْرٌ هَذِهِ الثَّامَةُ الْفَرْنَ الْذِينَ بُعِثَتْ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ بَلَّغَتْهُمْ زَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ وَاللَّهِ أَكْثَرُ أَذْكَرَ الثَّالِثِ أَمْ لَا بِجُلِّ حَدِيثِ زَهْدَمُ عَنْ عِمْرَانَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَبِحُضْرُونَ وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ \*

۱۷۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَشُعَاعُ بْنُ مُعَلَّبٍ وَالْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ هُوَيْرَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْبَسِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ الْفَرْنَ الَّذِي أَنَا فِيهِ ثُمَّ الثَّانِي ثُمَّ الثَّالِثُ \*

(۲۶۶) بَابُ بَيَانِ مَعْنَى قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِ سَنَةِ لَا يَبْقَى نَفْسٌ مَفْقُوسَةٌ مِمَّنْ هُوَ مَوْجُودٌ إِلَّا \*

۱۷۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ

۱۷۶۵۔ قتیبہ بن سعید، محمد بن عبد الملک اموی، ابو عونہ (دوسری سند) محمد بن یحییٰ، ابن بشار، معاذ بن ہشام، ابو اسحق اپنے والد، قتادہ زرارہ بن اوفی، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہیں روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اس امت کے بہترین آدمی اس زمانے کے ہیں جس میں میں مبعوث ہوا ہوں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے، ابو عونہ نے زہد م عن عمران کی روایت کی طرح یہ زیادتی بیان کی ہے کہ واللہ اعلم آپ نے تیسرے زمانہ کا بھی ذکر کیا یا نہیں، اور ہشام عن قتادہ کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ وہ قسمیں کھائیں گے، باوجودیکہ ان سے قسم طلب نہیں کی جائے گی۔

۱۷۶۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، شعاع بن مخلد، حسین، زائدہ، سدی، عبد اللہ بن یحییٰ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سے لوگ سب سے بہتر ہیں، آپ نے فرمایا اس زمانہ کے جس میں میں ہوں، پھر دوسرے زمانہ کے پھر تیسرے زمانے کے۔

باب (۲۶۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مبارک کہ جو اس وقت صحابی موجود ہیں سو سال کے بعد ان میں سے کوئی نہیں رہے گا۔

۱۷۶۷۔ محمد بن وافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری،



حُمَيْدٌ قَالَ مَحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَ قَالَ قَالَ عَبْدُ  
أَخْبَرَنَا عَنْ الرِّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ  
أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ  
سَلِيمَانَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى بِنَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ  
صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَقَامَ سَلَمٌ قَامَ  
فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ لَيْسَكُمْ هَذِهِ فَإِنَّ عَنِّي رَأْسُ مِائَةِ  
سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَنْقُي مِثْنُ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ  
أَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَوْلَهُ النَّاسُ فِي مَقَالَةٍ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَدٌ فِيمَا  
يَتَحَدَّثُونَ مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ  
وَأَمَّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا  
يَنْقُي مِثْنُ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ  
يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يَنْحَرِمَ ذَلِكَ الْقُرْآنُ \*

(قائد) یہ حکم فرشتوں اور جنات کو شامل نہیں ہے اور ایسے ہی خطر علیہ السلام بھی اس سے مستثنیٰ ہیں، اور پھر ان کا شمار دریا والوں میں ہے،  
چنانچہ ایسا ہی ہوا، جیسے کہ میں قرن اول کے اختتام کی تاریخ پہلے لکھ چکا اور یہ روایت عام خاص مذاہب بعض کے قبیل سے ہے۔

۶۲۸ھ۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، ابو الیمان، شعیب،  
لیث، عبد الرحمن بن خالد بن مسافر، زہری سے معمر کی سند اور  
اس کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں (۱)۔

۱۷۶۸ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ وَرَوَاهُ  
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدٍ بْنِ مُسَافِرٍ  
كَتَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ مَعْمَرٌ كَمِثْلِ حَدِيثِهِ  
۱۷۶۹ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
وَحُجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ  
مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ  
أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ

۶۲۹ھ۔ ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن الشاعر، حجاج بن محمد، ابن  
جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
اپنی وفات سے ایک سال قبل فرما رہے تھے کہ تم مجھ سے  
قیامت کے متعلق پوچھتے ہو، مگر اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اسی طرح پورا ہوا اور صحابہ کرام میں سے سب سے آخر میں وفات پانے والے صحابی حضرت ابو طفیل  
رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کی وفات کب ہوئی اس بارے میں مختلف اقوال ہیں، ۱۰۰ھ میں ۱۱۰ھ، آخری قول بھی لیا جائے تو بھی سو سال سے  
زیادہ عرصہ نہیں گزر تا اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اپنی آخر حیات میں ارشاد فرمائی تھی۔

ہے، اس میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانہ میں زمین (عرب) پر کوئی جاندار انسان ایسا نہیں کہ اس پر سو سال گزر جائیں، اور پھر بھی وہ زندہ ہو۔

۱۷۷۰۔ محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریر سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں انتقال سے ایک ماہ قبل کا ذکر نہیں ہے۔

۱۷۷۱۔ یحییٰ بن حبیب، محمد بن عبد الاعلیٰ، معتز بن سلیمان، بواسطہ اپنے والد، ابو نصرہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے قریب ایک ماہ قبل فرمایا تھا، اس وقت تک کوئی جاندار انسان ایسا نہیں ہے کہ ایک صدی گزر جانے کے بعد بھی وہ زندہ رہے۔ عبد الرحمن صاحب سقاہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح سے یہ روایت نقل کرتے ہیں اور حضرت عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ عمریں بہت کم ہو جائیں گی۔

۱۷۷۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، سلیمان بنی نے دونوں سندوں کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۱۷۷۳۔ ابن نمیر، ابو خالد، داؤد (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، سلیمان بن حیوان، داؤد، ابو نصرہ، حضرت ابو سعید خدری بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوک سے واپس تشریف لائے، تو لوگوں نے آپ سے قیامت کے متعلق دریافت کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو جاندار (انسان) اس وقت روئے زمین (عرب) پر موجود ہیں، سو سال ان میں سے کسی پر نہ گزریں گے۔

۱۷۷۴۔ اسحاق بن منصور، ابو الولید، ابو عوانہ، حصین، سالم، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

يَمُوتُ بِشَهْرٍ فَسَأَلُونِي عَنِ السَّاعَةِ وَإِنَّمَا عَلِمَهَا عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْسِمُ بِاللَّهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنفُوسَةٍ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ \*

۱۷۷۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ \*

۱۷۷۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى كَمَا هُمَا عَنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ابْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنفُوسَةٍ الْيَوْمَ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ صَاحِبِ السَّقَايَةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذَلِكَ وَقَسَرَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ نَقَصَ الْعُمُرَ \*

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَهُ \*

۱۷۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ وَانْفُظُ لَهُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حِيَّانَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بُبُوكَ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَاعْلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنفُوسَةٌ الْيَوْمَ \*

۱۷۷۴۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ



آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس زمانہ کا، کوئی انسان ایسا نہیں کہ اس وقت سے سو سال کو پہنچ جائے۔ سالم بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اس چیز کا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے تذکرہ کیا۔ تو (وہ بولے) مراد وہ انسان ہیں جو اس دن پیدا ہو چکے تھے۔

باب (۲۶۷) صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کرنا حرام ہے۔

۵۷۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن العلاء، ابو معاویہ اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے صحابہ کو برا مت کہو، میرے صحابہ کو برا مت کہو، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا راہ خدا میں دے گا، تو صحابہ کے ایک۔ (سیر بھر غلہ) کو زمین پہنچے گا، بلکہ نصف مد کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

۵۷۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں کچھ جھگڑا ہو گیا۔ خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبدالرحمن کو برا کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے اصحاب میں سے کسی کو برا مت کہو، اس لئے کہ اگر کوئی تم میں سے احد پہاڑ کے برابر سونا بھی صرف کرے، تو ان کے دو مد یا آدھے مد کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

۵۷۷۔ ابو سعید انصاری، ابو کریب، دکیج، اعمش۔

(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) ابن شثیبہ، ابن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ، اعمش سے حدیث مروی ہے، باقی شعبہ اور دکیج کی روایت میں خالد

سَالِمٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنُفُوسَةٍ تَلُغُ مِائَةَ سَنَةٍ فَقَالَ سَالِمٌ تَذَاكُرْنَا ذَلِكَ عِنْدَهُ إِنَّمَا هِيَ كُلُّ نَفْسٍ مَخْلُوقَةٍ يَوْمِيذٍ \*

(۲۶۷) بَابُ تَحْرِيمِ سَبِّ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ \*

۱۷۷۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ \*

۱۷۷۶ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَبَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ شَيْءٌ فَسَبَّهَ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ \*

۱۷۷۷ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ جَمِيعًا عَنْ

بن ولید اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تذکرہ نہیں ہے۔

باب (۲۶۸) حضرت اولیس قرنی رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

۱۷۷۸۔ زہیر بن حرب، ہاشم بن قاسم، سلیمان بن مغیرہ، سعید جریری، ابو نصرہ، امیر بن جابر بیان کرتے ہیں کہ اہل کوفہ وفد لے کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وفد میں ایک آدمی ایسا بھی تھا، جو حضرت اولیس قرنی سے مذاق کیا کرتا تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہاں کوئی قرنی ہے، وہی شخص حاضر ہوا، حضرت عمر نے فرمایا، حضور نے فرمایا تھا کہ یمن سے ایک آدمی تمہارے پاس آئے گا، جسے اولیس کہتے ہیں، وہ یمن میں صرف اپنی والدہ کو چھوڑ کر آئے گا۔ اسے برص کی بیماری ہوگی، اور وہ خدا تعالیٰ سے دعا کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ ان سے اس بیماری کو دور فرما دے گا۔ صرف دینار یا درہم کے برابر سفید جگہ رہ جائے گی۔ تم میں سے جو بھی انھیں ملے تو اپنے لئے دعا و مغفرت کرائے۔

۱۷۷۹۔ زہیر بن حرب، محمد بن عثمان، علفان بن مسلم، حماد، سعید جریری، حضرت عمر فاروق بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ ہم یمن میں سب سے بہترین ایک شخص ہو گا جس کو اولیس کہا جائے گا اس کی ایک ماں ہوگی، اور اس کے بدن پر سفیدی کا ایک نشان ہوگا، ہم ان سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کرنے کے لئے کہنا۔

(فائدہ) حضرت اولیس قرنی فرمان اللہ س خیر التابعین ہیں اور امام احمد بن حنبل سے جو منقول ہے کہ حضرت سعید بن المسیب افضل

۱۷۸۰۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن عثمان، محمد بن بشار، معاذ بن

شعبۃ عن النعمان بن النعمان بن حریز و ابی مغاوۃ بمثل حدیثہما و لیس فی حدیث شعبۃ و وکیع ذکر عبد الرحمن بن عوف و خالد بن الولید \*  
(۲۶۸) باب من فضائل أولیس القرنی رضی اللہ عنہ \*

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَقَفُوا إِلَى عُمَرَ وَفِيهِمْ رَجُلٌ مَعَهُ كَلْبٌ يَسْخَرُ بِأُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ هَٰذَا أَحَدٌ مِنَ الْقُرَنِيِّينَ فَجَاءَ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيَكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ لَا يَدْعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمَّ لَهُ قَدْ كَانَ بِهَ بَيَاضٌ فَدَعَا اللَّهَ فَأَذْهَبَهُ عَنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدُّنْيَارِ أَوْ الدَّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ

۱۷۷۹۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَمَّالُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حُمَادٌ وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ حَمِيرَ النَّابِغِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهَ بَيَاضٌ فَمَرَوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ \*

(فائدہ) حضرت اولیس قرنی فرمان اللہ س خیر التابعین ہیں اور امام احمد بن حنبل سے جو منقول ہے کہ حضرت سعید بن المسیب افضل

۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ



وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ  
 إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ حَدَّثَنَا وَاللَّفْظُ  
 لِابْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي  
 عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أُسَيْرِ بْنِ  
 خَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ  
 أَمْدَادُ أَهْلِ الْيَمَنِ سَأَلَهُمْ أَفِيكُمْ أُوَيْسُ بْنُ  
 عَامِرٍ حَتَّى أَتَى عَلَى أُوَيْسٍ فَقَالَ أَنْتَ أُوَيْسُ  
 بْنُ عَامِرٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرْنٍ  
 قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَ بَكَ بَرَصٌ فَبَرَأَتْ مِنْهُ إِلَّا  
 مَوْضِعَ دِرْهَمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَكَ وَالِدَةٌ قَالَ نَعَمْ  
 قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَقُولُ يَا أَيُّ غَنِيكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ  
 أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرْنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ  
 فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا يَرُ  
 لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَهُ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ  
 يَسْتَغْفِرَ لَكَ فافْعَلْ فَاسْتَغْفِرُ لِي فَاسْتَغْفَرَ لَهُ  
 فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ الْكُوفَةَ قَالَ أَلَا  
 أَكْتُبُ لَكَ إِلَى عَامِلِهَا قَالَ أَكُونُ فِي غَيْرِهَا  
 النَّاسُ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ  
 الْمُضْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ  
 فَسَأَلَهُ عَنْ أُوَيْسٍ قَالَ تَرَكْتُهُ رَثَ الثَّيْتِ قَبِيلِ  
 الْمَنَاعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا أَيُّ غَنِيكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ  
 أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرْنٍ كَانَ بِهِ  
 بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ  
 بِهَا يَرُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَهُ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ  
 أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فافْعَلْ فَأَتَى أُوَيْسًا فَقَالَ  
 اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ أَنْتَ أَخَذْتَ عَهْدًا بِسَفَرٍ

ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، زرارہ بن اوفی، حضرت اسیر بن  
 جابر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی  
 خدمت میں جب اہل یمن کی کمک آیا کرتی، تو آپ ان سے  
 دریافت کرتے کہ کیا تم میں کوئی شخص اولیس بن عامر ہے۔  
 بالآخر ایک مرتبہ حضرت اولیس آگئے۔ حضرت عمر رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا کہ آپ اولیس بن عامر ہیں؟ انہوں  
 نے کہا ہاں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا، آپ مراد  
 قبیلہ سے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں، پوچھا قرن سے ہو؟ بولے  
 جی ہاں، حضرت عمر نے فرمایا کیا آپ کو برص تھا اور اس سے  
 آپ اچھے ہو گئے، صرف درہم کے برابر جگہ رہ گئی ہے؟ اولیس  
 بولے ہاں، پوچھا کیا آپ کی والدہ ہے؟ بولے ہاں، حضرت  
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے حضور سے سنا تھا۔ فرما  
 رہے تھے تمہارے پاس اہل یمن کی کمک کے ساتھ اولیس بن عامر  
 قرنی مرادی آئیں گے۔ انہیں برص ہوگا۔ پھر اچھے ہو جائیں  
 گے۔ مگر درہم کی جگہ، ان کی والدہ ہوگی جس کے فرمانبردار  
 ہو گئے۔ اگر وہ خدا پر قسم کھا بیٹھیں، تو اللہ پوری کریگا، اگر  
 ہو سکے تو ان سے دعا مغفرت کرانا لے لے میرے لئے دعا  
 مغفرت کیجئے۔ انہوں نے حضرت عمر کے لئے دعا مغفرت کر  
 دی۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا اب کہاں کا ارادہ ہے؟  
 فرمایا کوفہ کا، عمر بولے میں وہاں کے حاکم کو لکھ دوں، بولے  
 مسکین لوگوں میں رہنا مجھے زیادہ پسند ہے۔ جب دوسرا سال ہوا  
 تو سرداران کوفہ میں سے ایک آدمی حج کے لئے آیا۔ عمر رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے اولیس کے متعلق پوچھا۔ کہنے لگا۔ میں  
 انہیں ایسی حالت میں چھوڑ آیا ہوں کہ ان کا گھر ٹکستہ اور سامان  
 بہت کم تھا۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے میں نے حضور سے سنا  
 فرماتے تھے کہ تمہارے پاس اہل یمن کی کمک کے ساتھ اولیس  
 بن عامر قرنی مرادی آئیں گے۔ انہیں برص ہوگا، جس سے  
 اچھے ہو جائیں گے، مگر درہم کی جگہ، ان کی والدہ ہوگی، جس

صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرُ لِي قَالَ اسْتَغْفِرُ لِي قَالَ أَنْتَ  
أَخَذْتَ عَهْدًا بِسَفَرِ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرُ لِي قَالَ  
لَقِيتُ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفِرُ لَهُ فَفَضَّلَ لَهُ  
النَّاسُ فَأَنْطَلَقَ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ أَسْبِرْ وَكَسَوْنَهُ  
بُرْدَةً فَكَانَ كَلِمًا رَأَى إِنْسَانٌ قَالَ مِنْ أَيْنَ  
يَا أُوتَيْبُ هَذِهِ الْبُرْدَةُ \*

کے وہ فرمانبردار ہو گئے۔ اگر وہ خدا پر قسم کھا بیٹھیں۔ تو اللہ  
تعالیٰ اس کو پورا کرے گا۔ اگر ہو سکے تو اس سے دعاء مغفرت  
کرانا۔ یہ شخص اولیس کے پاس پہنچے اور کہا میرے لئے دعاء  
مغفرت کیجئے، وہ بولے تم نیک سفر کر کے آرہے ہو، تم میرے  
لئے دعاء مغفرت کرو، اس نے پھر کہا میرے لئے دعاء مغفرت  
کیجئے کہنے لگے، تم نیک سفر سے آئے ہو، میرے لئے دعاء کرو،  
پھر فرمایا کیا تم عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے تھے، اس نے کہا  
ہاں، اولیس نے اس کیلئے دعاء مغفرت کر دی اس وقت لوگ  
اولیس کا مقام سمجھے۔ اس پر بیان کرتے ہیں کہ میں نے انہیں  
ایک چادر اوڑھادی تھی، جب کوئی شخص انہیں دیکھتا تھا، تو کہتا  
تھا کہ اولیس کے پاس یہ چادر کہاں سے آئی۔

باب (۲۶۹) اہل مصر کے متعلق آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کی وصیت۔

(۲۶۹) بَابُ وَصِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِأَهْلِ مِصْرَ \*

۱۷۸۱۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
أَخْبَرَنِي حَرْمَةُ ح وَ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ  
أَنَّا ابْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي حَرْمَةُ وَهُوَ ابْنُ  
عِمْرَانَ النَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ  
الْمَهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ أَرْضًا  
بُذِكُمْ فِيهَا الْغُرَاطُ فَاسْتَوْصُوا بِأَهْلِهَا خَيْرًا فَإِنَّ  
لَهُمْ دِمَةً وَرَحِمًا فَإِذَا رَأَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَفْتَلِمَانِ فِي  
مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ فَاحْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَعَمْرٌو بَرِيعةٌ وَعَبْدُ  
الرَّحْمَنِ ابْنُ شَرْحَبِيلٍ ابْنُ حَسَنَةَ يَتَنَازَعَانِ فِي  
مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ فَاحْرُجْ مِنْهَا \*

(فائدہ) ان روایات اور آئندہ روایات میں حضور نے پیش آنے والے واقعات کے متعلق پیشین گوئیاں فرمائی ہیں، سو بخد اللہ، جی ہوری  
ہیں اور ہوتی رہیں گی، یہ سب آپ کے معجزات باہر وہیں، جو قیامت تک اس دنیا میں روشن رہیں گے اور ہاں معرواؤں سے رشتہ داری تو  
حضرت باجرہ علیہا السلام ام العرب مصر کی تھیں اور اگلی روایت میں آ رہا ہے کہ ان سے دامادی کا بھی تعلق ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی والدہ ماریہ قبطیہ بھی مصری کی تھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔



۱۷۸۲ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ حَرَمَةَ الْأَنْصَرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شُبَّانَةَ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ وَهِيَ أَرْضٌ يُسَمَّى فِيهَا الْقَبْرِاطُ فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَأَخْسِنُوا إِلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا أَوْ قَالَ ذِمَّةً وَصِهْرًا فَإِذَا رَأَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيهَا فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ فَأَخْرِجْ مِنْهَا قَالَ فَرَأَيْتَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ شَرْحَبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ رِبْعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ فَخَرَجْتَ مِنْهَا \*

(۲۷۰) بَابُ فَضْلِ أَهْلِ عُمَانَ \*

۱۷۸۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي الْوَاظِعِ جَابِرِ بْنِ عَمْرٍو الرَّاسِبِيِّ سَمِعْتُ أَبَا بَرزَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا إِلَى خِيٍّ مِنْ أَهْلِ الْعَرَبِ فَمَسَّوهُ وَضَرَبُوهُ فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ عُمَانَ أَتَيْتَ مَا شَبَّكَ وَلَا ضَرَبَكَ \*

(۲۷۱) بَابُ ذِكْرِ كَذَابِ ثَقِيفٍ وَمُبِيرِهَا \*

۱۷۸۴ - حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَعْقُبٍ ابْنُ إِسْحَاقَ الْأَنْصَرِيَّ أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ أَبِي نَوْفَلٍ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الرَّبِيعِ عَلَى عُقْبَةِ الْمَدِينَةِ قَالَ فَجَعَلْتُ قُرَيْشَ تَعْرِثُ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ حَتَّى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ

۱۷۸۲ - زہیر بن حرب، عبید اللہ بن سعید، وہب بن جریر، حرمہ مصری، عبد الرحمن بن شبنانہ، ابو بصرہ، حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم غنقریب مصر کو فتح کرو گے وہ ایسی سرزمین ہے کہ جہاں لفظ قیراط بولا جاتا ہے، جب وہاں داخل ہو تو وہاں کے باشندوں کے ساتھ بھلائی کرنا، کیونکہ ان کا ذمہ بھی ہے اور قرابت بھی یا فرمایا کہ ان کا ذمہ بھی ہے اور دامادی کا رشتہ بھی اور جب دو آدمیوں کو وہاں ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے دیکھو تو وہاں سے چلے آنا، چنانچہ میں (حضرت ابو ذر) نے شرحبیل بن حسنہ کے دو بیٹوں عبد الرحمن اور اس کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے دیکھا تو میں مصر سے چلا آیا۔

بَابُ (۲۷۰) عُثْمَانَ وَالْوُلَّوْیِ کی فضیلت۔

۱۷۸۳ - سعید بن منصور، مہدی بن میمون، ابو الواظع، جابر بن عمرو، راسبی، حضرت ابو بزرہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو قبائل عرب میں سے کسی قبیلہ کے پاس بھیجا قبیلہ والوں نے اسے گالیاں دیں اور مارا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا اگر تو عثمان والوں کے پاس جاتا تو وہ تجھے نہ گالیاں دیتے اور نہ مارتے۔

بَابُ (۲۷۱) ثَقِيفِ كَاكْذَابِ اور ظالم۔

۱۷۸۴ - عقیبہ بن مکرم العمی، یعقوب بن یعقوب، اسود بن شیبان، ابو نوفل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ربیعہ کو (سولی پر لٹکا ہوا) مدینہ کی گھاٹی پر دیکھا، قریش اور تمام آدمی ادھر سے گزرتے تھے، حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بھی وہاں سے گزرتے تو کہتے ہو کر فرماتے تھے، السلام علیک اباھیب، السلام علیک ابا

اللہ ابنُ عمرَ فوقفَ علیہ فقالَ السَّلامُ عَلَیْكَ  
 اَبَا حَبِیْبِ السَّلامُ عَلَیْكَ اَبَا حَبِیْبِ السَّلامُ  
 عَلَیْكَ اَبَا حَبِیْبِ اَمَّا وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ  
 عَنْ هَذَا اَمَّا وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هَذَا  
 اَمَّا وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هَذَا اَمَّا وَاللَّهِ  
 اِنْ كُنْتُ مَا عَصَيْتُ صَوَامًا فَوَامًا وَصَوًّا  
 بِدَرَجَمٍ اَمَّا وَاللَّهِ لَأَمَّةٌ اَنْتَ اَمْرُهَا لَأَمَّةٌ خَيْرٌ ثُمَّ  
 نَفَذَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَبْلَ الْخُجَّاجِ مَوْقِفُ  
 عَبْدِ اللَّهِ وَقَوْلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأَنْزَلَ عَنْ حَدِّعِهِ  
 فَأَتَنِي فِي قُبُورِ الْيَهُودِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيَّ أُمِّي  
 أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ فَأَبَتْ أَنْ تَأْتِيَهُ فَأَعَاذَ  
 عَلَيْهَا الرَّسُولُ لَتَأْتِنِي أَوْ لَأُبْعَثَنَّ إِلَيْكَ مَنْ  
 يَسُحِّبُكَ بِقُرُونِكَ قَالَتْ فَأَبَتْ وَقَالَتْ وَاللَّهِ لَا  
 آتِيكَ حَتَّى تَبْعَثَ إِلَيَّ مَنْ يَسُحِّبُنِي بِقُرُونِي  
 قَالَ فَقَالَ أُرْوِي سِيبَتِي فَأَخَذَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ  
 يَتَوَذَّعُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ كَيْفَ رَأَيْتَنِي  
 صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللَّهِ قَالَتْ رَأَيْتُكَ أَفْسَدْتَ عَلَيْهِ  
 دُنْيَاهُ وَأَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ يَنْفَعُنِي أَنْكَ تَقُولُ  
 لَهُ يَا ابْنَ ذَاتِ النُّطَاقَيْنِ اَنَا وَاللَّهِ ذَاتُ النُّطَاقَيْنِ  
 أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكُنْتُ أَرْفَعُ بِهِ طَعَامَ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ أَبِي بَكْرٍ مِنْ  
 الدُّوَابِّ وَأَمَّا الْآخَرُ فَنُطَاقُ الْمَرْأَةِ الَّتِي لَا  
 تَسْتَغْفِرُ عَنْهُ أَمَّا إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّ فِي تَقْيِيفِ كَذِبًا وَمُبِيرًا فَأَمَّا  
 الْكَذِبُ فَرَأَيْنَاهُ وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا إِحْوَاطَ إِلَّا بِإِيَّاهُ  
 قَالَ فَقَامَ عَنْهَا وَلَمْ يُرَاجِعْهَا \*

غیب، السلام علیک ابا حبیب، خدا کی قسم میں تمہیں اس بات  
 (خلافت) سے پہلے ہی منع کرتا تھا، بخدا میں تمہیں اس بات  
 سے پہلے ہی منع کرتا تھا، بخدا میں تمہیں اس سے پہلے ہی منع  
 کرتا تھا، بخدا میں کسی کو تمہاری طرح روزہ دار، شب بیدار اور  
 کبر پرور نہیں جانتا، خدا کی قسم وہ گروہ جس کے (بزرگ و شمن)  
 برے تم ہو وہ بہتر گروہ ہے، اس کے بعد حضرت عبداللہ چلے  
 آئے، حجاج کو جب ابن عمر کے کلام کرنے اور وہاں کھڑے  
 ہونے کی اطلاع پہنچی تو اس نے حضرت عبداللہ بن زبیر کا جسم  
 درخت سے اتروا کر یہود کے قبرستان میں پھینکوا دیا۔ پھر  
 حضرت عبداللہ بن زبیر کی والدہ حضرت اسماء بنت ابی بکر کو  
 آدمی بھیج کر بلوایا، حضرت اسماء نے آنے سے انکار کر دیا، اس  
 نے دوبارہ قاصد بھیجا اور کہا اگر آتی ہے تو آ جاورنہ میں ایسے  
 آدمی کو بھیجوں گا جو تیرے بال پکڑ کر کھینچتا ہوا لے آئے گا۔  
 حضرت اسماء نے پھر انکار کر دیا اور فرمایا بخدا میں تیرے پاس  
 نہیں آؤں گی، چاہے تو کسی آدمی کو بھیجو کہ وہ بال پکڑ کر کھینچتا  
 ہوا لے جائے، آخر حجاج نے کہا کہ میری جوتیاں لاؤ، جوتیاں  
 پہن کر آکر تا ہوا حضرت اسماء کے پاس آیا اور بولا تم نے دیکھا،  
 بخدا میں نے اللہ کے دشمن کے ساتھ کیا کیا، اسماء بوئیں میں  
 نے دیکھا ہے کہ تم نے اس کی دنیا ہی خراب کی اور اور انہوں  
 نے تیری آخرت تباہ کر دی اور میں نے سنا ہے کہ تو نے ابن  
 زبیر کو (طہراً) دو کمر بند والی کا بیٹا کہا ہے، بخدا میں دو کمر بند والی  
 ہوں، ایک کمر بند سے تو میں نے حضور اور ابو بکرؓ کا کھانا (بوقت  
 ہجرت) سواری سے باندھا تھا اور دوسرا کمر بند وہی تھا جس کی  
 عورت کو حاجت ہوتی ہے، اور سن آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے ہم سے ایک حدیث بیان کی تھی، آپؐ نے فرمایا کہ  
 قبیلہ ثقیف میں ایک کذاب اور ایک ظالم ہوگا، کذاب تو (مختار  
 بن ابی عید ثقفی) کو ہم نے دیکھا اور ظالم تیرے سوا کسی کو  
 نہیں سمجھتی، یہ سن کر حجاج اٹھ کھڑا ہوا اور انہیں کوئی جواب



نہیں دیا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں یہ اتفاق علماء اہل سنت والجماعت حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مظلوم شہید کئے گئے۔ قبیلہ ثقیف کے پہلے کذاب حجاز ثقفی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور قسم قسم کے جھوٹ بتائے، آخر حضرت مصعب بن زبیرؓ کے مقابلہ میں مارا گیا، اور دوسرا ظالم حجاج بن یوسف ثقفی ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چشمن گوئی کما لفظ ہوئی۔

### باب (۲۷۲) فارس والوں کی فضیلت!

۱۷۸۵۔ محمد بن رافع، عبد بن حید، عبدالرزاق، معمر، جعفر جزری، یزید بن اصم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مگر دین ثریا پر ہوتا تب بھی اس کو فارس کا ایک آدمی لے جاتا، یا فرمایا کہ فارس کی اولاد میں سے ایک شخص اسے لے لیتا۔

### (۱۷۲) باب فضل فارس \*

۱۷۸۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ جَعْفَرِ الْخَزَرِيّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ الَّذِينَ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ فَارِسٍ أَوْ قَالَ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسٍ حَتَّى يَسْأَلَهُ \*

۱۷۸۶۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز، ثور، ابوالغیث، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں سورہ جمعہ آپؐ پر نازل ہوئی جب آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی، واخرین منهم انی، یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے عرب کی طرف اور دوسروں کی طرف پیغمبر بھیجا جو ابھی ان سے نہیں ملے تو ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ یہ عرب کے عزاوہ کون لوگ ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ اس نے ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا تین مرتبہ دریافت کیا اس وقت ہم میں حضرت سلمان فارسیؓ بھی بیٹھے تھے، آپؐ نے اپنا ہاتھ ان پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو بھی ان کی قوم میں سے کچھ لوگ اس تک پہنچ جاتے۔

۱۷۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قُرَأَ ( وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ) قَالَ رَجُلٌ مِنْ هَؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ وَقَيْنَا سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رَجُلٌ مِنْ هَؤُلَاءِ \*

(فائدہ) ان دونوں روایتوں میں صاف طور پر امام ابو حنیفہؒ کے ظاہر ہونے اور ان کے فضائل کی طرف اشارہ ہے۔

(۲۷۳) باب قولہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب (۲۷۳) انسانوں کی مثال اونٹوں کی طرح ہے

النَّاسُ كِبَابِلُ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً \*

۱۷۸۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَالثَّقَفِيُّ لِمُحَمَّدٍ قَالَ عَبْدُ أَحِبْرَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُونَ النَّاسَ كِبَابِلَ مِائَةٍ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيهَا رَاحِلَةً \*

کہ ۱۰۰ میں سے ایک بھی سوار کے قابل نہیں ملتا۔

۱۷۸۷۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم آدمیوں کو ایسا پاؤ گے، جیسے سوار تھ ہوں اور ان میں کوئی بھی عجیب قابل سوار ہونے کے ادنیٰ نہ ملے (۱)۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ

(۲۷۴) بَابُ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ وَأَنْهُمَا أَحَقُّ بِهِ \*

۱۷۸۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ طَرِيفٍ الشُّقْفِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أَبُوكَ وَفِي حَدِيثٍ قُتَيْبَةَ مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي وَلَمْ يَذْكُرِ النَّاسَ \*

باب (۲۷۴) والدین سے حسن سلوک کرنا اور ان کو اس میں مقدم رکھنا۔

۱۷۸۸۔ قتیبہ بن سعید، زہیر بن حرب، جریر، عمارہ بن قعقاع، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ مجھ پر اچھا سلوک کرنے کے لئے سب لوگوں میں کس کا زیادہ حق ہے؟ آپ نے فرمایا تیری ماں کا، اس نے عرض کیا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں کا، اس نے عرض کیا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں کا، اس نے عرض کیا، پھر کون؟ آپ نے فرمایا، تیرا باپ اور قتیبہ کی روایت میں لفظ "ناس" (انسان) نہیں ہے۔

۱۷۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

۱۷۸۹۔ ابو کریب، ابن فضیل، بواسطہ اپنے والد، عمارہ بن قعقاع، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ کا مقصود اس ارشاد سے لوگوں میں برابری بیان کرنا ہے۔

(۱) اس جملے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد کیا ہے؟ ایک تفسیر یہ ہے کہ آپ کا مقصود اس ارشاد سے لوگوں میں برابری بیان کرنا ہے۔ انسانیت اور اسلام کے اعتبار سے کسی کو کسی پر فضیلت نہیں ہے۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ آپ کا مقصود فضیلت والے لوگوں کی کمی بیان کرنا ہے کہ ویسے لوگ تو بہت ہیں مگر فضیلت والے بہت کم ہیں۔



کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حسن سلوک کا کونسا زیادہ حقدار ہے؟ آپ نے فرمایا تیری ماں، پھر تیری ماں، پھر تیری ماں، پھر تیرا باپ، پھر جو قریب ہو، پھر جو قریب ہو۔

۱۷۹۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، شریک، عمارہ، ابن شرمہ، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ اس نے کہا، اچھا آپ کے والد کی قسم آپ کو اطلاع مل جائے گی۔

۱۷۹۱۔ محمد بن حاتم، شہاب، محمد بن طلحہ (دوسری سند) احمد بن حنبل، حبان، وہیب، ابن شرمہ، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی وہیب کی روایت میں ”من ابیہ“ کا لفظ ہے، اور محمد بن طلحہ کی روایت میں ”ای الناس احق منی“ کا لفظ ہے، ترجمہ ایک ہی ہے، بقیہ روایت جریر کی روایت کی طرح مروی ہے۔

۱۷۹۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع، سفیان، حبیب، (دوسری سند) محمد بن شمس، یحییٰ، سفیان، شعبہ، حبیب، ابو العباس، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے جہاد میں شرکت کرنے کی اجازت طلب کی، آپ نے اس سے دریافت فرمایا، تیرے والدین زندہ ہیں، اس نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا، تو پھر ان ہی میں جہاد کر۔

۱۷۹۳۔ عبید اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حبیب، ابو العباس، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حسب سابق روایت بیان کرتے

عُمَارَةُ بْنُ الْفُقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ قَالَ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أَبُوكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ \*

۱۷۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيفٌ عَنْ عُمَارَةَ وَابْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ فَقَالَ نَعَمْ وَأَيْفَ لَتُبَيِّنَ \*

۱۷۹۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ح وَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَبَانٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ شُبْرُمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ وَهْبٍ مِنْ أَبِي وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ أَيُّ النَّاسِ أَحَقُّ مِنِّي بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ \*

۱۷۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعُثْمَانِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْقَطَّانِ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِيبٌ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَحْيٍ وَالْذَّكَ قَالَ نَعَمْ فَإِنْ فِيهِمَا فَجَاهِدْ \*

۱۷۹۳۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِمٌ أَبُو الْقَبَّاسِ اسْمُهُ  
السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخَ الْمَكِّيُّ \*

۱۷۹۴ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرِ  
عَنْ مُسْتَعْرِحٍ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ  
حَدَّثَنَا مُغَاوِرَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي اسْتَحْقَاقٍ وَ  
حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ  
عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ  
جَمِيعًا عَنْ حَبِيبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ \*

۱۷۹۵ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَيْدُ  
اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ  
يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ نَاعِمًا مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ  
حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ قَالَ  
أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ أَبَايَعُكَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَالْجِهَادِ أَتَبْغِي  
الْآخِرَ مِنَ اللَّهِ قَالَ قَهْلٌ مِّنَ الْبَذِيئِ أَحَدٌ حَيٌّ  
قَالَ نَعَمْ بَلْ كِلَاهُمَا قَالَ فَتَبْغِي الْآخِرَ مِنَ اللَّهِ  
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَارْجِعْ إِلَى الْبَذِيئِ فَأَحْسِنِ  
صُحْبَتَهُمَا \*

(فائدہ) ان روایات سے والدین کی خدمت کی بہت ہی فضیلت ثابت ہوئی اور خصوصیت کے ساتھ اس کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی۔  
امام نووی فرماتے ہیں سلوک کرنے میں رشتہ داروں کی یہ ترتیب ہے، پہلے میں، پھر باپ، پھر دادا، پھر دادا، دلدی، مانی، پھر بھائی، بہن، پھر  
اور محرم اور نزدیک، بعد پر مقدم ہے، اور حقیقی کو اخیانی اور علانی پر فوقیت ہے، پھر دور رشتہ دار جو محرم نہیں، پھر نکاحی رشتہ والے، اس کے  
بعد غلام، پھر برائے (نووی جلد ۲)

(۲۷۵) بَابُ تَقْلِيدِ بَرِّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى  
التَّطَوُّعِ بِالصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا \*

۱۷۹۶ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا  
سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغْبِرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ  
أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ جُرَيْجٌ  
يَتَّبِعُ فِي صَوْمَعَةٍ فَخَافَتْ أُمُّهُ قَالَ حُمَيْدُ

ہیں، امام مسلم فرماتے ہیں کہ ابو العباس کا نام سائب بن فروخ  
الکلی ہے۔

۱۷۹۳ - ابو کریم، ابن بشر، مسر۔

(دوسری سند) محمد بن حاتم، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق۔

(تیسری سند) قاسم بن زکریا، حسین بن علی، زائدہ،  
اعمش، حبیب اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی  
ہے۔

۱۷۹۵ - سعید بن منصور، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن الحارث،  
زید بن ابی حبیب، ناظم، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں  
آپ سے ہجرت اور جہاد پر بیعت کرنا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے  
اس کے ثواب کا طالب ہوں، آپ نے فرمایا، تیرے والدین  
میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے کہا ہاں، دونوں زندہ ہیں، آپ  
نے فرمایا تو اللہ سے ثواب کا طالب ہے؟ اس نے عرض کیا جی  
ہاں، فرمایا تو اپنے والدین کے پاس لوٹ جا، اور انہیں سے حسن  
سلوک کر۔

(فائدہ) ان روایات سے والدین کی خدمت کی بہت ہی فضیلت ثابت ہوئی اور خصوصیت کے ساتھ اس کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی۔  
امام نووی فرماتے ہیں سلوک کرنے میں رشتہ داروں کی یہ ترتیب ہے، پہلے میں، پھر باپ، پھر دادا، پھر دادا، دلدی، مانی، پھر بھائی، بہن، پھر  
اور محرم اور نزدیک، بعد پر مقدم ہے، اور حقیقی کو اخیانی اور علانی پر فوقیت ہے، پھر دور رشتہ دار جو محرم نہیں، پھر نکاحی رشتہ والے، اس کے  
بعد غلام، پھر برائے (نووی جلد ۲)

باب (۲۷۵) والدین کے ساتھ حسن سلوک نفل  
نماز سے مقدم ہے۔

۱۷۹۶ - شیبان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال،  
ابورافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
جریج اپنے عبادت خانہ میں عبادت کر رہا تھا، اسے میں اس کی  
ماں آئی، حمید کہتے ہیں کہ ابورافع نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ



فَوَصَّفَ لَنَا أَبُو رَافِعٍ صِفَةَ أَبِي هُرَيْرَةَ بِصِفَةٍ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّةٌ حِينَ  
دَعَتْهُ كَيْفَ جَعَلَتْ كَفَّهَا فَوْقَ حَاجِبِهَا ثُمَّ  
رَفَعَتْ رَأْسَهَا إِلَيْهِ تَدْعُوهُ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ أَنَا  
أُمُّكَ كَلِّمْنِي فَصَادَقْتُهُ يُصَلِّي فَقَالَ اللَّهُمَّ أُمِّي  
وَصَلَاتِي فَأَخْتَارَ صَلَاتَهُ فَرَجَعَتْ ثُمَّ عَادَتْ فِي  
الثَّانِيَةِ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ أَنَا أُمُّكَ فَكَلِّمْنِي قَالَ  
اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَخْتَارَ صَلَاتَهُ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ  
إِنَّ هَذَا جُرَيْجٌ وَهُوَ ابْنِي وَإِنِّي كُنْتُ فَاثِي أَنْ  
يُكَلِّمَنِي اللَّهُمَّ فَمَا تَعَبْتُهُ حَتَّى تَرِيَهُ الْمُؤَمِّنَاتِ  
قَالَ وَلَوْ دَعَتْ عَلَيْهِ أَنْ يُفْتَنَ لَفُتِنَ قَالَ وَكَانَ  
رَاعِي ضَانٍ يَأْوِي إِلَى دَيْرِهِ قَالَ فَخَرَجَتْ  
امْرَأَةٌ مِنَ الْقَرْيَةِ فَوَفَّعَ عَلَيْهَا الرَّاعِي فَحَمَلَتْ  
فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقِيلَ لَهَا مَا هَذَا قَالَتْ مِنْ  
صَاحِبِ هَذَا الدَّيْرِ قَالَ فَحَابُوا بِخُورٍ وَسِيحٍ  
وَمَسَاجِيهِمْ فَنَادَوْهُ فَصَادَقُوهُ يُصَلِّي فَلَمْ  
يُكَلِّمَهُمْ قَالَ فَأَعْدُوا يَهْدُمُونَ دَيْرَهُ فَلَمَّا رَأَى  
ذَلِكَ نَزَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُ سَلْ هَدِيَّةً قَالَ فَتَبَسَّمَ  
ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَ الصَّبِيِّ فَقَالَ مَنْ أَبُوكَ قَالَ أَبِي  
رَاعِي الضَّانِ فَلَمَّا سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْهُ قَالُوا نَبِيٌّ  
مَا هَذَا مِنْ دَيْرِكَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ قَالَ لَا  
وَلَكِنْ أَعْبَدُوهُ تَرَابًا كَمَا كَانَ ثُمَّ عَلَّمَهُ \*

عنه سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ نقشہ بیان کیا کہ  
جس طرح اس کی ماں نے اپنا ہاتھ ابرو پر رکھا اور جریج کو بلانے  
کے لئے سر اٹھایا اور بولی اے جریج میں تیری ماں ہوں، مجھ سے  
بات کر، جریج اس وقت نماز میں تھا، اس نے (دل میں) کہا الٹی  
میری ماں بلا رہی ہے اور میں نماز میں ہوں، عرض کیا وہ نماز ہی  
میں رہا، اس کی ماں لوٹ گئی اور پھر دوسرے دن آئی، اور بولی  
اے جریج میں تیری ماں ہوں، مجھ سے بات کر، وہ بولا اے  
رب میری ماں پکا رہی ہے، پھر میں نماز میں ہوں، آخر وہ نماز ہی  
میں رہا، وہ بولی، الٹی یہ جریج میرا بیٹا ہے، میں نے اس سے بات  
کی، مگر اس نے انکار کیا، اے اللہ اسے اس وقت تک موت نہ دینا  
جب تک یہ بدکار عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے، آپ نے فرمایا، مگر  
وہ دعا کرتی کہ جریج فتنہ میں پڑ جائے تو پڑ جائے، ایک بھیروں کا  
چرواہا تھا جو جریج کے عبادت خانہ کے پاس ٹھہرا کر تہ گڈاں سے  
ایک عورت باہر نکلی، اس چرواہے نے اس کے ساتھ بد فعلی کی،  
اسے حمل ٹھہر گیا، اس نے ایک لڑکا جتا، لوگوں نے اس سے  
پوچھا یہ لڑکا کہاں سے لائی ہے؟ وہ بولی اس عبادت خانہ میں جو  
رہتا ہے اس کا لڑکا ہے، یہ سن کر (پستی و لے) کدالیں اور  
بچہ بڑے لے کر آئے پور آور دی، وہ نماز میں تھا، اس نے بات  
نہ کی، لوگ اس کا عبادت خانہ گرانے لگے، جب اس نے یہ دیکھا  
تو اتر لوگوں نے اس سے کہا کہ اس عورت سے پوچھ کیا کہتی  
ہے، جریج ہنس اور اس نے لڑکے کے سر پر ہاتھ بچھرا، پھر پوچھا  
تیرا باپ کون ہے؟ وہ بولا میرا باپ بھیروں کا چرواہا ہے، جب  
انہوں نے یہ بات سنی تو کہنے لگے جتنا عبادت خانہ ہم نے تیرا  
گرایا وہ سونے اور چاندی کا بنادیتے ہیں اس نے کہا نہیں سنی ہی  
سے درست کر دو، جیسا کہ پہلے تھا اور اور چڑھ گیا۔

۹۷۷ھ میں بنو ہاشم، یزید بن ہارون، جریر بن حازم، ابن  
سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں بچوں

۱۷۹۱- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا  
حَمْدُ بْنُ سَبْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةً عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَكَانَ جُرَيْجٌ رَحُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيهَا فَاتَّةُ أُمِّهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبُّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَأَنْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ آتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبُّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَاتَّةُ النَّوْمِ لَا تُعِيَتْهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى وَجْهِهِ الْمُؤْمِنَاتِ فَتَذَكَّرَ بَنُو إِسْرَائِيلَ جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهُ وَكَانَتْ امْرَأَةٌ يَغِيثُ يُعْمَلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ إِنْ تَرَيْتُمْ لَأَقْبِسَنَّهُ لَكُمْ قَالَ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا فَآتَتْ رَاغِبًا كَانَ يَأْوِي إِلَى صَوْمَعَتِهِ فَأَمْسَكَتَهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَآتَوْهُ فَاسْتَرْزَلُوهُ وَهَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوا بِضَرْبُونِهِ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا زَيْنَتْ بِهِذِهِ الْبَغِيَّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ فَقَالَ ابْنُ الصَّبِيِّ فَجَاءُوا بِهِ فَقَالَ دَعُونِي حَتَّى أُصَلِّيَ فَصَلَّى فَلَمَّا أَنْصَرَفَ ابْنُ الصَّبِيِّ فَطَعَنَ فِي بَطْنِهِ وَقَالَ يَا غَدَامُ مَنْ أَبُوكَ قَالَ فَلَانُ الرَّاعِي قَالَ فَأَقْبِسُوا عَلَى جُرَيْجٍ يُعْبَلُونَهُ وَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ وَقَالُوا نَبِيٌّ لَكَ صَوْمَعَتُكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا أُعْبِلُوهَا مِنْ بِلِينٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوا وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ أُمِّهِ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى دَابَّةٍ فَارَاهُ وَشَارَاهُ حَسَنَةً فَقَالَتْ أُمُّهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ ابْنِي مِثْلَ هَذَا

کے علاوہ کوئی ہنگھوڑے میں نہیں بولا۔ ایک تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام، دوسرا صاحب جرج، اور اس کا واقعہ یہ ہے کہ وہ ایک عابد شخص تھا، اس نے ایک عبادت خانہ بنایا اس میں رہتا تھا اس کی ماں آئی اور وہ نماز پڑھ رہا تھا ماں نے پکارا جرج، وہ بولا، اے رب میری ماں پکارتی ہے، اور میں نماز میں ہوں، آخر وہ نماز ہی میں رہا، اس کی ماں نے کہا، الٹھا جب تک یہ بدکار عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے اس وقت تک اسے موت نہ دینا، اس کے بعد بنی اسرائیل نے جرج اور اس کی عبادت کا چرچہ کیا اور بنی اسرائیل میں ایک بدکار عورت تھی جس کی خوبصورتی ضرب المثل تھی، وہ بولی اگر تم کہوں تو میں جرج کو قند میں جتلا کر دوں پھر وہ عورت جرج کے سامنے گئی، مگر اس نے اس کی طرف توجہ نہ کی، آخر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی جو جرج کے عبادت خانہ کے قریب ٹھہرا کرتا تھا اور اس سے یہ فعلی کے لئے کہا، چنانچہ اس نے اس کے ساتھ بد فعل کی وہ حاملہ ہو گئی جب بچہ جتا تو بولی یہ بچہ جرج کا ہے، لوگ یہ سن کر جرج کے پاس گئے اور اس سے کہا اتر اور اس کا عبادت خانہ گرا دیا، اور اسے مارنے لگے اس نے کہا تمہیں کیا ہوا، لوگوں نے کہا کہ تو نے اس بدکار عورت سے زنا کیا ہے اور اس نے ایک بچہ بھی تجھ سے جنا ہے، جرج نے کہا کہ وہ بچہ کہاں ہے؟ لوگ اسے لائے، جرج نے کہا کہ ذرا مجھے نماز پڑھنے کی مہلت دو، پھر نماز پڑھی اور اس بچہ کے پاس آیا اور اس کے پیٹ میں ایک ٹھونکا دیا اور کہا اے بچے تیرا باپ کون ہے؟ وہ بولا فلاں چرواہا۔ یہ سن کر لوگ جرج کی طرف دوڑے اور اسے چومنے اور چاتے لگے اور کہنے لگے کہ تیرا عبادت خانہ ہم سونے سے بنا دیتے ہیں، وہ بولا نہیں جیسا پہلے تھا دیسا ہی مٹی سے پھر بنا دو، لوگوں نے بنا دیا تیسرا ایک بچہ تھا جو اپنی ماں کا دودھ پل رہا تھا اتنے میں ایک سوار عمدہ جانور پر ستھری پوشاک والا نکلا اس کی ماں نے کہا یا اللہ میرے اس بیٹے کو ایسا کرنا، بچہ نے یہ سن کر چھاتی چھوڑ دی اور



فَرَّكَ الثَّدْيَ وَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَغَطَّرَ إِلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى نَذِيهِ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْكِي أَرْضَاعَهُ بِإِصْبَعِهِ السَّبَابَةِ فِي فَمِهِ فَجَعَلَ يَمُصُّهَا قَالَ وَمَرُّوا بِحَارِثَةَ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَيْنَبُ سَرَقَتْ وَهِيَ تَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَتْ أُمُّهُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ إِنِّي مِثْلَهَا فَفَرَّكَ الرِّضَاعَ وَتَغَطَّرَ إِلَيْهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَبَيْنَاكَ نَرَا حَاجَا الْحَدِيثَ فَقَالَتْ حَلَقَى مَرُّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ إِنِّي مِثْلَهُ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَمَرُّوا بِهَذِهِ الْأَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَيْنَبُ سَرَقَتْ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ إِنِّي مِثْلَهَا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا قَالَ إِنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ كَانَ حَيَّارًا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَإِنَّ هَذِهِ يَقُولُونَ لَهَا زَيْنَبُ وَلَمْ تَزْنِ وَسَرَقَتْ وَلَمْ تُسْرِقْ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا \*

اس سوار کی طرف دیکھ کر کہا، الہی مجھے ایسا نہ کرنا، پھر چھاتی کی طرف جھکا، اور دودھ پینے لگا، ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں گویا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں اور وہ اس بچہ کے دودھ پینے کا نقشہ کلمہ کی انگلی اپنے منہ میں ڈال کر بیان کر رہے ہیں، حضورؐ نے فرمایا پھر لوگ ایک باندی کو لے کر اٹھے، جسے مارتے جاتے تھے اور کہتے تھے تو نے زنا کر لیا، اور چوری کی، وہ کہتی تھی اللہ تعالیٰ میری کفایت کرے اور وہی میرا وکیل ہے، بچہ کی ماں بولی، الہی میرے بچہ کو اس لونڈی کی طرح مت کرنا، یہ سن کر بچہ نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اس لونڈی کی طرف دیکھ کر کہا، الہی مجھے اس کی طرح کرنا، اس وقت ماں اور بیٹے میں گفتگو ہوئی، ماں بولی، اے سر منڈے، جب ایک شخص اچھی حالت میں نکلا اور میں نے کہا الہی میرے لڑکے کو اس جیسا کرنا تو تو نے کہا، الہی مجھے اس جیسا نہ کرنا، اور اس لونڈی کو لوگ مارتے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو نے زنا کیا، چوری کی ہے، میں نے کہا، یا اللہ میرے بچہ کو اس جیسا نہ کرنا، تو نے کہا مجھے اس جیسا کرنا، بچہ بولا وہ سوار ایک ظالم آدمی تھا، تو میں نے دعا کی الہی مجھے اس طرح نہ کرنا اور اس باندی پر لوگ تہمت لگاتے ہیں تو نے زنا کیا، حالانکہ اس نے زنا نہیں کیا اور چوری کی تہمت لگاتے ہیں مگر اس نے چوری نہیں کی، تو میں نے دعا کی کہ اللہ العالمین مجھے اس جیسا کر نہ

(فائدہ) جن بچوں نے بذریعہ دعا الہی بات کی وہ تمنا میں درجہ طغولیت کے زمانہ میں سات بچوں نے بات کی ہے، ایک ترویج سف غایہ السلام کا شاہد، اور ایک بچہ نے فرعون کے زمانہ میں، اور ایک بچہ نے اصحاب اخذہ کے واقعہ میں اور ساتویں حضرت یحییٰ علیہ السلام ہیں کہ انہوں نے زمانہ طغولیت میں بات کی ہے، یعنی باب بدوا لظن۔

۹۸-۱- شیبان بن فروخ، ابو عوانہ، سمیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، پھر خاک آلود ہو، پھر خوب ہی خاک آلود ہو جو اپنے والدین میں سے ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے میں پائے

۱۷۹۸- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ

كِلَيْهِمَا ثُمَّ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ \*

۱۷۹۹ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ \*

پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہو۔

۱۷۹۹۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص کی ناک، خاک آلود ہو اور پھر خاک آلود ہو، اور خوب عیا خاک آلود ہو، کہا گیا یا رسول اللہ کس کی؟ فرمایا جس نے اپنے والدین میں سے ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور پھر بھی جنت میں داخل نہ ہو۔

۱۸۰۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، خالد بن مخلد، سلمان بن بلال، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، تین مرتبہ یہی فرمایا، اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۸۰۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُيَمَانَ بْنِ ثَمَالٍ حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُهُ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ \*

باب (۲۷۶) والدین کے دوستوں سے حسن سلوک کی فضیلت۔

(۲۷۶) بَابُ فَضْلِ صِلَةِ أَصْدِقَاءِ الْأَبِ وَالْأُمِّ وَنَحْوِهِمَا \*

۱۸۰۱ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ سَرٍّ - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ ثَقِيَّةً بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ وَحَمَلَهُ عَلَى جِمَارٍ كَانَ يَرْكَبُهُ وَاعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ ابْنُ دِينَارٍ فَقُلْنَا لَهُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ إِنَّهُمْ الْأَعْرَابُ وَ إِنَّهُمْ يَرْضَوْنَ بِالْيَسِيرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ أَبَا هَذَا كَانَ وَدَّاعِمَرِ بْنِ الْخَطَّابِ وَ إِنِّي سَجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَمْرَ الْبَرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ أَهْلٍ وَ ذَايِهِ \*

۱۸۰۱۔ احمد بن عمرو السمرج، عبد اللہ بن وہب، سعید بن ابی ایوب، ولید بن ابی الولید، عبد اللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مکہ کے راستہ میں ایک دیہاتی ملا تو حضرت عبد اللہ نے سلام کیا اور جس گدھے پر خود سوار ہوتے تھے اسے سوار کیا، اور اپنے سر کا عمامہ لے دیا، ابن دینار کہتے ہیں ہم نے ان سے کہا، اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ نیکی کرے یہ دیہاتی ہیں اور یہ تھوڑی سی چیز پر بھی راضی ہو جاتے ہیں تو حضرت عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ اس کا باپ حضرت عمر فاروق کلا دست تھا، اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے کہ سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرے۔

۱۸۰۲۔ ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، حیو بن شریح، ابن الہادی،

۱۸۰۲ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ



بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي خِثْوَةُ بْنُ شَرِيحٍ عَنْ ابْنِ  
الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمْرُ  
الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ وَدَّ أَبِيهِ \*

۱۸۰۳ - حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَانِيُّ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي  
وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ أَسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا عَرَّجَ إِلَى مَكَّةَ كَانَ لَهُ  
جِمَارٌ يَتَرَوَّحُ عَلَيْهِ إِذَا مَلَ رُكُوبَ الرَّاحِلَةِ  
وَعِمَامَةٌ يَشُدُّ بِهَا رَأْسَهُ فَبَيْنَا هُوَ يَوْمًا عَلَى  
ذَلِكَ الْجِمَارِ إِذْ مَرَّ بِهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَسْتَ  
ابْنَ فُلَانٍ بَنِ فُلَانٍ قَالَ بَلَى فَأَعْطَاهُ الْجِمَارَ  
وَقَالَ ارْكَبْ هَذَا وَالْعِمَامَةَ قَالَ اشْدُدْ بِهَا  
رَأْسَكَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ  
أَعْطَيْتَ هَذَا الْأَعْرَابِيَّ جِمَارًا كُنْتَ تَتَرَوَّحُ  
عَلَيْهِ وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ إِنِّي  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَمْرِ الْبِرِّ صَلَةَ الرَّجُلِ أَهْلًا وَدَّ أَبِيهِ  
بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ وَإِنْ أَبَاهُ كَانَ صَدِيقًا يَغْفِرُ \*

(۲۷۷) بَابُ تَفْسِيرِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ \*

۱۸۰۴ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ  
حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْبِرِّ  
وَالْإِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَالَكَ  
فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطْلُعَ عَلَيْهِ النَّاسُ \*

عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بڑی نیکی یہ ہے کہ لڑکا اپنے باپ  
کے دوستوں سے نیکی کرے۔

۱۸۰۳۔ حسن بن علی الخلوانی، یعقوب بن ابراہیم بن سعد  
بواسطہ اپنے والد، لیث بن سعد، یزید بن عبد اللہ، ابن دینار  
بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
جب مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے تو گدھا اپنے ساتھ آرام کے  
لئے رکھتے، جب اونٹ کی سواری سے تھک جاتے تو اس پر سوار  
ہو جاتے، ایک عمامہ رکھتے جو سر پر باندھتے، ایک دن وہ مدھے  
پر جا رہے تھے اسے میں ایک دیہاتی آیا، عبداللہ نے کہا کہ فلاں  
کا بیٹا اور فلاں کا پوتا ہے، وہ بولا ہاں، حضرت عبداللہ نے اسے  
اپنا گدھا دے دیا اور فرمایا اس پر سوار ہو جا اور اپنا عمامہ دیا کہ اسے  
اپنے سر پر باندھ لے، عبداللہ کے بعض ساتھی بولے کہ تم نے  
اپنے آرام کا گدھا دے دیا اور عمامہ بھی دے دیا، جو اپنے سر پر  
باندھتے تھے، اللہ تمہاری مغفرت فرمائے، عبداللہ نے کہا میں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ بڑی نیکی یہ ہے  
کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ باپ کے انتقال کر  
جانے کے بعد حسن سلوک کرے اور اس بدوی کا باپ حضرت  
عمر کا دوست تھا۔

باب (۲۷۷) بھلائی اور برائی کے معنی۔

۱۸۰۴۔ محمد بن حاتم بن میمون، ابن مہدی، معاویہ بن صالح،  
عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت نواس  
بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلائی اور برائی کے متعلق  
پوچھا، آپ نے فرمایا، بھلائی حسن خلق کا نام ہے، اور گناہ وہ ہے  
جو تیرے دل میں کھٹک پیدا کرے، اور تجھے برا معلوم ہو، کہ  
لوگ اس پر مطلع ہو جائیں۔

(فائدہ) حسن خلق ایسا جامع اور عام لفظ ہے کہ برائی اور بھلائی کے تمام شعبے اس کے ماتحت آئیں، خلوہ واطاعات سے ہوں، یا لطف و نرمی اور حسن معاشرت سے تعلق رکھتے ہوں۔

۱۸۰۵ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نُوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ أَقْبَسْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ سَنَةً مَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْهَجْرَةِ إِلَّا الْمَسْأَلَةُ كَانَ أَحَدُنَا إِذَا هَاجَرَ لَمْ يَسْأَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ الْبِرِّ وَالْإِيمَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِيمَانُ مَا خَالَكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطْلُبَ عَلَيْهِ النَّاسُ \*

(۲۷۸) بَابُ صَلََةِ الرَّجِيمِ وَتَحْرِيمِ قَطِيعَتِهَا \*

۱۸۰۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ابْنُ جَعْبِلٍ ابْنُ طَرِيفٍ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَادٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي مُزَرَّدٍ مَوْلَى نَبِيِّ هَاشِمٍ حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو الْحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فَرَّغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّجِيمُ فَقَالَتْ هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مِنْ وَصْلِكَ وَأَقْطَعَ مِنْ قَطْعِكَ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَذَاكَ لَكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْرَعُوا إِنْ شِئْتُمْ (فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ

۱۸۰۵۔ ہارون بن سعید انبلی، عبد اللہ بن وہب، معاویہ بن صالح، عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت نواس بن سمعان بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سال تک رہا اور میں نے صرف آپ سے مسائل پوچھنے کی وجہ ہی سے ہجرت نہیں کی تا کہ مسافروں کے حکم میں رہوں کیونکہ جب کوئی ہم میں سے ہجرت کر لیتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہ پوچھتا، چنانچہ میں نے آپ سے بھلائی اور برائی کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا، بھلائی حسن خلق کا نام ہے، اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور لوگوں کی اس پر اطلاع کو اچھا نہ سمجھے۔

باب (۲۷۸) صلہ رحمی کا حکم اور قطع رحمی کی حرمت۔

۱۸۰۶۔ قتیبہ بن سعید، محمد بن عباد، حاتم، معاویہ، ابو الحباب، سعید بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا، جب اس سے فراغت ہوئی تو رحم (رشتہ داری) نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ یہ مقام قطع رحمی سے بہا مانگنے والے کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اچھا کیا، تو اس بات سے راضی نہیں ہے کہ جو تجھے ملائے رکھے گا، میں اسے ملاؤں گا، اور جو تجھے قطع کرے گا، میں بھی اس سے قطع تعلق کر لوں گا، رحم نے کہا، کیوں نہیں (میں راضی ہوں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا، بس یہ تیرا حق ہے، پھر حضور نے فرمایا، اگر اس کی تصدیق چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو فہل عسیتم ان یعنی اگر تمہیں حکمرانی مل جائے، تو تم زمین میں فساد پھیلاؤ، اور قطع رحمی کرو، یہ وہ لوگ



أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا \*

۱۸۰۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالثَّلَّثُ بِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُرَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرَضِ يَقُولُ مَنْ وَصَنِيَّ وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ \*

۱۸۰۸- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ مُطْعَمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْحَنَّةَ قَاطِعٌ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سُفْيَانٌ يَعْنِي قَاطِعُ رَجِمَ \*

۱۸۰۹- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ الصَّبْعِيِّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ حَبِيبٍ عَنْ مُطْعَمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْحَنَّةَ قَاطِعٌ رَجِمَ \*

۱۸۱۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

۱۸۱۱- حَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى التَّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُسْطَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ أَوْ يُنْسَأَ فِي أَثَرِهِ

ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی، ان کو بہرہ کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا، کیا قرآن میں غور نہیں کرتے یا ان کے قلوب پر قفل پڑے ہیں۔

۱۸۰۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع، معاویہ بن ابی مرر، یزید بن رومان، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رحم عرش الہی سے لٹکا ہوا تھا اور کہہ رہا تھا، جو مجھے ملائے گا، اسے خدا تعالیٰ ملائے گا اور جو مجھے قطع کرے گا، اللہ تعالیٰ اس سے قطع تعلق کرے گا۔

۱۸۰۸- زہیر بن حرب، ابن ابی عمرو، سفیان، زہری، محمد بن حبیب بن مطعم، حضرت حبیب بن مطعم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جنت میں قاطع رحم، داخل نہیں ہوگا۔ ابن ابی عمر بیان کرتے ہیں کہ سفیان نے فرمایا، یعنی رحم قطع کرنے والا۔

۱۸۰۹- عبد اللہ بن محمد بن اسماء الصبغی، جویریہ مالک، زہری، محمد بن حبیب بن مطعم، حضرت حبیب بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رشتہ داری قطع کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

۱۸۱۰- محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں "أَنَّ" کے بجائے سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

۱۸۱۱- حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی روزی فراخ اور عمر دراز ہو تو وہ اپنے رشتہ داروں کو ملائے۔

فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ \*

۱۸۱۲ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ  
الْمَلِكِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عَقِيلُ  
بْنُ عَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ  
بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسْطَلَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ  
فِي آثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ \*

۱۸۱۲۔ عبد الملک بن شعیب بن لیث، شعیب، لیث، عقیل بن  
خالد ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے یہ  
محبوب ہو کہ اس کی روزی فراخ اور عمر میں ترقی ہو، وہ صلہ  
رحمی کرے۔

۱۸۱۳ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ  
بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ  
الْعَنَاءَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي  
قَرَابَةً أَصِيبُهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ  
وَيَسِيئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَنُونَ عَلَيَّ  
فَقَالَ نَبِيُّ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمْ  
أَعْمَلٌ وَلَا يَزَالُ مِنْكَ مِنَ اللَّهِ ظَهْرٌ عَلَيْهِمْ مَا  
دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ \*

۱۸۱۳۔ محمد بن یحییٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمار بن  
عبد الرحمن بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ  
میرے کچھ رشتہ دار ہیں۔ میں ان سے باتا ملاتا ہوں اور وہ  
توڑتے ہیں، میں ان سے احسان کرتا ہوں اور وہ برائی کرتے  
ہیں، میں بردباری کرتا ہوں اور وہ جہالت کے ساتھ پیش آتے  
ہیں، آپ نے فرمایا، اگر حقیقت میں تو ایسا ہی کرتا ہے تو ان کے  
منہ پر جلتی ہوئی راکھ ڈالتا ہے۔ جب تک تو اس حالت پر قائم  
رہے گا خدا کی طرف سے ایک مددگار ان کے مقابلہ میں تیرے  
ساتھ رہے گا۔

(۲۷۹) بَابُ تَحْرِيمِ التَّحَاسُدِ وَالتَّبَاغُضِ  
وَالْتَدَابُرِ \*

۱۸۱۴ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ  
عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا  
تَبَاغُضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابُرُوا وَكُونُوا  
عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ  
أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ \*

۱۸۱۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ارشاد فرمایا، باہم حسد نہ کرو، بغض نہ کرو، اور ایک  
دوسرے کی طرف پشت پھیر کر نہ بیٹھو بلکہ خدا کے بندے  
بھائی بھائی ہو جاؤ کسی مسلمان کے لئے اپنے بھائی کو تین شب  
سے زیادہ چھوڑے رکھنا جائز نہیں ہے۔

۱۸۱۵ - حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ  
الزُّبَيْدِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ

۱۸۱۵۔ حاجب بن ولید، محمد بن حرب، محمد بن ولید، زہری،  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم۔

باب (۲۷۹) حسد بغض اور دشمنی کی حرمت۔



رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ح وَ  
 حَدَّثَنِيهِ حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ  
 أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَثَلِ حَدِيثِ مَالِكٍ \*  
 ۱۸۱۶ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ  
 وَعُمَرُو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
 بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَلَا تَقَاطَعُوا \*

۱۸۱۷ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي  
 ابْنَ زُرَيْعٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ  
 ُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ  
 مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا رِوَايَةُ يَزِيدَ  
 عَنْهُ فَكَرَوَاتِيهِ سَفِيانٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ يَذْكُرُ  
 الْخِصَالِ الْأَرْبَعَةَ جَمِيعًا وَأَمَّا حَدِيثُ عَبْدِ  
 الرَّزَّاقِ وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَذَابِرُوا \*  
 ۱۸۱۸ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو  
 ذَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحَاسَدُوا وَلَا  
 تَبَاغَضُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ  
 إِخْوَانًا \*

(دوسری سند) حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب،  
 حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۸۱۶۔ زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، عمر و ناقد، ابن عیینہ، زہری  
 سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی ابن عیینہ کی  
 روایت میں ہے کہ باہم قطع تعلقات مت کرو۔  
 ۱۸۱۷۔ ابو کامل، یزید بن زریع۔

(دوسری سند) محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر،  
 زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی یزید کی  
 روایت سفیان بن زہری کی روایت کی طرح ہے۔ اس میں  
 خصالی اربعہ کا تذکرہ ہے، لیکن عبد الرزاق کی روایت میں ہے  
 کہ باہم حسد نہ کرو (۱) اور نہ قطع تعلقات کرو، اور نہ ایک  
 دوسرے کی طرف پشت کر کے بیٹھو۔

۱۸۱۸۔ محمد بن ثنی، ابو داؤد، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا۔ باہم حسد نہ کرو، باہم بغض نہ کرو، اور ایک  
 دوسرے سے قطع تعلقات نہ کرو، اور خدا کے بندے بھائی  
 بھائی ہو جاؤ۔

(فائدہ) حسد دوسرے کی نعمت کے زوال کی تمنا کرنے کو کہتے ہیں، یہ سخت ترین حرام ہے اور بہت بڑی بلا ہے۔ حاسد کبھی خوش نہیں ہوتا،  
 حسد ایدھن کی طرح اس کو جلا دیتا ہے۔

(۱) حسد کے چار مرتبے ہیں (۱) کسی کے پاس موجود نعمت کے اس سے ختم ہونے کو پسند کرنا اگرچہ حسد کرنے والے کو وہ نہ ملے۔ (۲) کسی  
 کے پاس نعمت دیکھ کر یہ چاہنا کہ اس کے پاس نہ رہے مجھے مل جائے۔ (۳) نعمت دیکھ کر یہ پسند کرنا کہ اس کے پاس بھی رہے مجھے بھی اس  
 جیسی نعمت حاصل ہو جائے۔ اگر مجھے حاصل نہیں ہوتی تو اس کے پاس بھی نہ رہے۔ (۴) دوسرے کے پاس جیسی نعمت ہے لیکن مجھے  
 حاصل ہو جائے اس کے پاس سے بھی ختم نہ ہو۔ یہ چوتھی صورت جائز ہے اور اسے غبطہ اور اردو میں رشک کہا جاتا ہے۔ پھر حسد کی بنا پر  
 ناجائز کام شروع کر دے جیسے اس کی نفیبت، اس کو گالیاں دینا یا اس کے پاس جو نعمت ہے اس کے زائل ہونے کی دعا کرنا اور اس کی کوشش  
 کرنا تو ایسا حسد بالاتفاق حرام ہے۔ اور اگر دل میں حسد تو ہے مگر اس کا اثر ظاہری اعمال میں نظر نہیں آتا تو ایسا حسد ممتنا ہے یا نہیں اس  
 بارے میں علماء کے دونوں قول ہیں۔

۱۸۱۹۔ علی بن نصر الجہضمی، وہب بن جریر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔ اتنی زیادتی ہے جیسا کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

باب (۲۸۰) تین دن سے زیادہ تعلق منقطع کرنے کی حرمت۔

۱۸۲۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عطاء بن یزید لشی، ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی مسلمان کو حلال نہیں ہے کہ اپنے بھائی کو تین شب سے زیادہ چھوڑے رہے، دونوں یا ہم ملتے ہوں، تو ایک اور مرتبہ پھیر لے اور دوسرا دوسرا مرتبہ کر لے اور ان میں سے بہتر وہ ہے جو ابتداءً بالسلام کرے۔

۱۸۲۱۔ قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب سفیان۔

(دوسری سند) حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس۔

(تیسری سند) حاجب بن ولید، محمد بن حرب، زبیدی۔

(چوتھی سند) اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر زہری سے مالک کی سند اور اس کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، صرف ایک لفظ میں فرق ہے، کہ مالک کے علاوہ سب "یعرض" کا لفظ بولتے ہیں اور مالک "یصد"۔

۱۸۲۲۔ محمد بن رافع، محمد بن ابی فدیك، ضحاک، نافع حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی مومن کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ تعلقات ترک کرے۔

۱۸۱۹۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ كَمَا أَمَرَ كُمْ اللَّهُ \*

(۲۸۰) بَابُ تَحْرِيمِ الْهَجْرِ فَوْقَ ثَلَاثِ بِلَا عَذْرٍ شَرْعِيَّةٍ \*

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا يَجِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَتَّقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ \*

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ الزُّبَيْدِيِّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ مِثْلِكَ وَمِثْلَ حَدِيثِهِ إِلَّا قَوْلَهُ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا فَإِنَّهُمْ جَمِيعًا قَالُوا فِي حَدِيثِهِمْ غَيْرَ مِثْلِكَ فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا \*

۱۸۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي فَدْيَكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا يَجِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ \*



۱۸۲۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هَجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثٍ \*

(۲۸۱) بَابُ تَحْرِيمِ الظَّنِّ وَالتَّحَسُّسِ وَالتَّنَافُسِ وَالتَّجَاسُّسِ وَنَحْوِهَا \*

۱۸۲۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَغَسَّسُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابُرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا \*

۱۸۲۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَهَجَرُوا وَلَا تَدَابُرُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا \*

۱۸۲۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَغَسَّسُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا \*

۱۸۲۷ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُحَلَّبِيُّ

۱۸۲۳ - قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَلَاءُ، ابْنُ أَبِي الْعَزِيزِ، مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ابْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هَجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثٍ \*  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین شب سے زیادہ ترکہ تعلقات جائز نہیں ہے۔

باب (۲۸۱) بدگمانی، جاسوسی اور حرص و طمع حرام ہے۔

۱۸۲۴ - یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابو الزناد، الاعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدگمانی سے بچو، کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور کسی کی بات پر کان مت لگاؤ اور نہ جاسوسی کرو، باہم ایک دوسرے پر حرص نہ کرو، بغض نہ رکھو، ایک دوسرے کی طرف پیٹھ پھیر کر نہ بیٹھو، بلکہ خدا کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔

۱۸۲۵ - قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَلَاءُ، ابْنُ أَبِي الْعَزِيزِ، مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ابْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَهَجَرُوا وَلَا تَدَابُرُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا \*  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ترک تعلقات مت کرو، اور ایک دوسرے کی طرف پیٹھ نہ کرو، چھپ کر کسی کی باتیں نہ سنو اور کوئی کسی کے سودے پر سودا نہ کرے۔ اور خدا کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔

۱۸۲۶ - إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَرِيرٌ، الْأَعْمَشُ، أَبُو صَالِحٍ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باہم حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، کسی کی جاسوسی نہ کرو اور چھپ کر کسی کی باتیں نہ سنو اور بیچ بچش نہ کرو، بلکہ سب اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔

۱۸۲۷ - الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُحَلَّبِيُّ، اس جگہ دیکھ لیا جائے۔  
۱۸۲۷ - حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُحَلَّبِيُّ، عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ خُصَيْمٍ، وَهَبُ بْنُ

جریر، شعبہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے کہ قطع تعلق نہ کرو ایک دوسرے کی طرف پیٹھ نہ کرو، بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو، بلکہ جس طرح تم کو اللہ نے حکم دیا ہے بھائی بھائی ہو جاؤ۔

۱۸۲۸۔ احمد بن سعید دارمی، حبان و حبیب، کتب، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا آپس میں بغض نہ رکھو، نہ کسی کی طرف پشت کر کے بیٹھو اور حرصا حریصی بھی نہ کرو، بلکہ خدا کے بند و بھائی بھائی ہو جاؤ۔

باب (۲۸۲) مسلمان پر ظلم کرنا اور اسے ذلیل کرنا اور حقیر سمجھنا حرام ہے۔

۱۸۲۹۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعنب، داؤد، ابو سعید مولی عامر بن کریر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور بیچ بچش نہ کرو اور کسی سے بغض نہ رکھو، اور نہ کسی کی طرف پشت کر کے بیٹھو اور نہ کسی کی بیچ پر بیچ کرو، بلکہ اللہ کے بندے سب بھائی بھائی ہو جاؤ، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرے، نہ اس کو ذلیل کرے اور نہ اسے حقیر جانے، تقویٰ اور پرہیزگاری اس جگہ ہے اور آپؐ نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے بتایا آدمی کے لئے یہ برائی کافی ہے۔ کہ وہ اپنے بھائی کو حقیر سمجھے، مسلمان کی ہر ایک چیز اس کا خون، مال اور عزت و آبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

۱۸۳۰۔ ابو الظاہر، ابن وہب، اسامہ، ابو سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور داؤد کی روایت کی طرح کچھ کمی اور زیادتی کے ساتھ حدیث مروی ہے، زیادتی یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں

وَعَلَيْ بَن نَصْرَ الْجَهَنَّمِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ لَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَذَابِرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَكُونُوا إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمُ اللَّهُ \*

۱۸۲۸۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَانٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا سُهِيلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَذَابِرُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا \*

(۲۸۲) بَابُ تَحْرِيمِ ظُلْمِ الْمُسْلِمِ وَخَذْلِهِ وَاحْتِقَارِهِ وَدَمِهِ وَعَرَضِهِ وَمَالِهِ \*

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَذَابِرُوا وَلَا يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوَى هَاهُنَا وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسَبِ امْرَأٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعَرَضُهُ \*

۱۸۳۰۔ حَدَّثَنِي أَبُو الصَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرْحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ



حَدِيثُ دَاوُدَ وَزَادَ وَنَقَصَ وَمِمَّا زَادَ فِيهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَحْسَادِكُمْ وَلَا إِلَى صُورِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ إِلَى صَدْرِهِ \*

۱۸۳۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ الْقَافِلَةِ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ \*

(۲۸۲) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الشَّحْنَاءِ وَالتَّهَاجُرِ \*

۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيَقَالُ أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا \*

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ خَرْبٍ حَدَّثَنَا خَرْبُ بْنُ وَحٍّ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ الضُّبِّيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمَدَائِنِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ بِإِسْنَادٍ مَالِكٍ نَحْوُ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الْمَدَائِنِيِّ إِلَّا الْمُتَهَاجِرَيْنِ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّادَةَ وَ قَالَ قُتَيْبَةُ إِلَّا الْمُتَهَاجِرَيْنِ \*

اور تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا، بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے، اور آپؐ نے اپنی انگلی سے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کیا۔

۱۸۳۱۔ عمر و ناقد، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، یزید بن اصم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تمہاری صورتوں اور تمہارے اموال کو نہیں دیکھتا، بلکہ تمہارے قلوب اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔

باب (۲۸۳) کینہ اور دشمنی رکھنے کی ممانعت۔

۱۸۳۲۔ قتیبہ بن سعید، مالک، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں، پھر ہر اس بندہ کی مغفرت کیا جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے، مگر وہ شخص کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان عداوت ہو، کہا جاتا ہے کہ ان کو دیکھتے رہو، حتیٰ کہ ان میں صلح ہو جائے، ان کو دیکھتے رہو، یہاں تک کہ ان کا آپس میں میل ہو جائے دیکھتے رہو، کہ یہ دونوں آپس میں مل جائیں۔

۱۸۳۳۔ زہیر بن حرب، جریر (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، احمد بن عبادہ فضی، عبدالعزیز المدائنی، سہیل اپنے والد سے مالک کی سند اور ان کی روایت کے ہم معنی روایت نقل کرتے ہیں، مگر دروردی کی روایت سے ”الا المتہاجرین“ اور قتیبہ کی روایت سے ”الا المتہجرین“ کا لفظ ہے یعنی دو کی مغفرت نہیں ہوتی، جنہوں نے آپس میں ترک تعلقات کر رکھا ہو۔

۱۸۳۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْثَمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَرَّةً قَالَ تَغْرَضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ يَوْمٍ خَمِيسٍ وَاثْنَيْنِ فَيَغْفِرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ أَمْرٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا أَمْرًا كَانَ تَبَتُّهُ وَبَيْنَ أَعْيِهِ شَحْنَاءُ فَيَقَالُ أَرْكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا أَرْكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا \*

۱۸۳۵- حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَعُمَرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْثَمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَغْرَضُ أَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ إِلَّا عَبْدًا يَتَّبِعُهُ وَبَيْنَ أَعْيِهِ شَحْنَاءُ فَيَقَالُ أَرْكُوا أَوْ أَرْكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَفْتِنَا \*

(۲۸۴) بَاب فِي فَضْلِ الْحُبِّ فِي اللَّهِ \*

۱۸۳۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي الْحُبَابِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِحَدَائِي الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ نَا ظِلُّ إِلَّا ظِلِّي \*

۱۸۳۷- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَنَمَةَ عَنْ قَابِشَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ

۱۸۳۴- ابن ابی عمر، سفیان، مسلم بن ابی مرثم، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہر ایک کے جمعرات اور پیر کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس دن میں ہر اس شخص کی مغفرت فرماتا ہے، جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، البتہ اس آدمی کی مغفرت نہیں ہوتی، جس کا اپنے بھائی سے کینہ اور عداوت ہو، بلکہ کہا جاتا ہے کہ ان کو مہلت دو، یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کر لیں، ان کو مہلت دو، یہاں تک کہ دونوں صلح کر لیں۔

۱۸۳۵- ابو الطاہر، عمرو بن سواد، ابن وہب، مالک بن انس، مسلم بن ابی مرثم، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، ہر ہفتہ میں دو مرتبہ پیر اور جمعرات کے دن لوگوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور ہر ایماندار بندہ کی مغفرت کر دی جاتی ہے، ہاں اس بندہ کو نہیں بخشا جاتا، جس کا اپنے بھائی کے ساتھ کینہ ہو، بلکہ کہا جاتا ہے، انہیں چھوڑ دو، یا انہیں مہلت دو، تا وقتیکہ یہ رجوع کر لیں۔

باب (۲۸۴) اللہ تعالیٰ کیلئے محبت کرنے کی فضیلت کا بیان۔

۱۸۳۶- قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن معمر، ابو الحباب سعید بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا، کہاں ہیں وہ لوگ جو میری بزرگی اور اطاعت کیلئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے، آج کے دن میں انہیں اپنا سایہ عطا کروں گا، اور آج کے دن میرے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہیں۔

۱۸۳۷- عبد الاعلیٰ بن حماد، حماد بن سلمہ، ثابت، ابو رافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ایک شخص اپنے بھائی کی



رَجُلًا زَارَ أَعْمَاهُ فِي فَرْنِيَةِ أُخْرَى فَأَرْصَدَ اللَّهُ لَهُ عَلَى مَذْرَجَتِهِ مَلَكًا فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ أُرِيدُ أَعْمَاهُ لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تُرَبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتُهُ فِيهِ \*

۱۸۳۸- قَالَ الشَّيْخُ أَبُو أَحْمَدَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجَوِيَّةَ الْقَشِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْنَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ حَمَوَهُ \*

(۲۸۵) بَابُ فَضْلِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ \*

۱۸۳۹- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِيَانِ ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ عَائِدُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرَفَةِ الْحَنَةِ حَتَّى يَرْجِعَ \*

۱۸۴۰- حَدَّثَنَا يَعْقُبُ بْنُ يَعْقُبَ النَّجَاشِيُّ أَخْبَرَنَا هُثَيْبٌ عَنْ عَالِدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي حُرْفَةِ الْحَنَةِ حَتَّى يَرْجِعَ \*

۱۸۴۱- حَدَّثَنَا يَعْقُبُ بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ

ملاقات کو ایک دوسری آبادی میں گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ کو اس کے انتظار میں بھیج دیا، جب اس کا اس فرشتے سے گزر ہوا، تو فرشتہ نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا اس آبادی میں اپنے بھائی کے پاس جانا چاہتا ہوں، فرشتہ نے کہا، کیا تو نے اس پر کچھ احسان کیا ہے جس کی تکمیل مقصود ہے، اس نے کہا نہیں، اس کے علاوہ کوئی بات نہیں کہ مجھے اس سے اللہ کے لئے محبت ہے۔ فرشتہ نے کہا حق میں تیرے پاس اللہ کا قاصد ہوں کہ جس طرح تو اس سے خدا کی وجہ سے محبت کرتا ہے اللہ بھی تجھ سے محبت کرتا ہے۔

۱۸۳۸- ابوالاحمد، ابو بکر محمد بن قشیری، عبد الاعلیٰ بن حماد، حماد بن سلمہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۲۸۵) مریض کی عیادت کرنے کی فضیلت۔

۱۸۳۹- سعید بن منصور، ابو الربیع زہرانی، حماد، ایوب، ابو قلابہ، ابواسماء، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بیمار کی مزاج پرسی کرنے والا جنت کے میوہ زار میں ہوتا ہے تاوقتیکہ واپس نہیں آتا۔

۱۸۴۰- یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، حشیم، خالد، ابو قلابہ، ابواسماء، ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص بیمار کی مزاج پرسی کرتا ہے، اس وقت سے واپسی تک جنت کے میوہ زار میں رہتا ہے۔

۱۸۴۱- یحییٰ بن حبیب حارثی، یزید بن زریع، خالد، ابو قلابہ، ابو

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَالِدٌ عَنْ أَبِي قَتَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي حَرْقَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ \*

۱۸۴۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ وَاللَّفْظُ لِيَزْهَيْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ أَبُو قَتَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي حَرْقَةِ الْجَنَّةِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حَرْقَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَاهَا \*

۱۸۴۳ - حَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَالُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

۱۸۴۴ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرَضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُوذُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فَلَانًا مَرَضَ فَنُمِ تَعُدُّهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطَعْتَنكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي قَالَ

اسمار حبیبی، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے، تو اس وقت سے واپسی تک جنت کے میوہزار میں رہتا ہے۔

۱۸۴۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، عاصم احوول، عبد اللہ بن زید، ابو اشعث صنعانی، ابو اسماء، رحبی، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص بیمار کی عیادت پر سی (۱) کرتا ہے، وہ برابر جنت کے خرقہ میں ہوتا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! جنت کا خرقہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کے باغات۔

۱۸۴۳۔ سوید بن سعید، مروان بن معاویہ، عاصم احوال سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۸۴۴۔ محمد بن حاتم، بہز، حماد بن سلمہ، ثابت، ابو رافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا، اے ابن آدم میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہیں کی، بندہ عرض کرے گا اے رب میں تیری عیادت کیسے کرتا، تو رب العالمین ہے، اللہ فرمائے گا کیا تو نہیں جانتا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا۔ اور تو نے اس کی عیادت نہیں کی کیا تجھے علم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا، ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا، مگر تو نے کھانا نہیں دیا، بندہ

(۱) بیمار کی عیادت کرنا بلاشبہ بڑی فضیلت والا عمل ہے لیکن اس کے کچھ آداب ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ بیمار کے آرام کے وقت یا اس کے اہل خانہ کے آرام کے وقت عیادت کے لئے نہ جائے تاکہ انہیں تکلیف نہ ہو۔ ایک ادب یہ ہے کہ مریض کے پاس اتنی دیر نہ بیٹھے کہ جس سے وہ تنگ ہونے لگے۔



يَا رَبِّ وَكَيْفَ أَطْعَمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ  
قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فَلَنَ فَلَمْ  
تُطْعِمَهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ  
ذَلِكَ عِنْدِي يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتَكَ فَلَمْ تَسْقِنِي  
قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اسْقَيْتَكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ  
قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فَلَنَ فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا إِنَّكَ  
لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي \*

عرض کریگا، پروردگار میں تجھے کھانا کیسے کھاتا، تو رب العالمین  
ہے، اللہ فرمائے گا کیا تو واقف نہیں کہ میرے فلاں بندہ نے  
تجھ سے کھانا مانگا تھا مگر تو نے اسے کھانا نہیں دیا کیا تجھے معلوم  
نہیں کہ اگر تو اسے کھانا دیتا، تو اسے میرے پاس پاتا، اے ابن  
آدم میں نے تجھ سے پانی مانگا، مگر تو نے مجھے پانی نہیں دیا، بندہ  
عرض کریگا پروردگار میں تجھے کیسے پانی پلاتا تو تو رب العالمین  
ہے، اللہ فرمائے گا تو واقف نہیں میرے فلاں بندہ نے تجھ سے  
پانی مانگا، تو تو نے نہیں دیا، مگر تو اسے پانی پلا دیتا تو اسے  
میرے پاس پاتا۔

باب (۲۸۶) مومن کو بیماری یا غم اور پریشانی  
لاحق ہونے پر ثواب ملتا ہے۔

(۲۸۶) بَابُ ثَوَابِ الْمُؤْمِنِ فِيمَا يُصِيبُهُ  
مِنْ مَرَضٍ أَوْ حُزْنٍ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ \*

۱۸۴۵۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش،  
ابو وائل، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے  
روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ و سلم کے مرض سے بڑھ کر تکلیف دینے والا  
مرض، میں نے کسی کا نہیں دیکھا ہے۔

۱۸۴۵ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ  
بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ  
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ  
مُسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَشَدَّ  
عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَفِي رَوَايَةِ عُثْمَانَ مَكَانَ الْوَجَعِ وَجَعًا \*

۱۸۳۶۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد۔

(دوسری سند) ابن ثنی، ابن بشر، ابن ابی عدی۔

(تیسری سند) بشر بن خالد، محمد، شعبہ، اعمش۔

(چوتھی سند) ابو بکر بن نافع، عبد الرحمن۔

(پانچویں سند) ابن نمیر، مصعب بن مقدم، سفیان اعمش سے  
جریر کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے۔

۱۸۴۶ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ أَخْبَرَنِي أَبِي  
ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ  
أَبِي عَدِي ح وَ حَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ عَالِبٍ أَخْبَرَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ جَعْفَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ  
الْأَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا  
مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ كِلَاهُمَا عَنْ سَفْيَانَ عَنِ  
الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادٍ جَرِيرٍ مِثْلَ حَدِيثِهِ \*

۱۸۴۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم،  
جریر، اعمش، ابراہیم حمکی، حارث بن سید، حضرت عبد اللہ

۱۸۴۷ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ  
بْنُ حَرْبٍ وَ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ

أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَرِيرٌ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ  
سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَعَلْتُ عَنِّْي رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعِظُ  
فَمَسِيحَتُهُ بِيَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ  
لَتُوعِظُ وَعَنَّا شَيْدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْلَى إِنِّي أُوْعِظُ كَمَا يُوعِظُ  
رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذَلِكَ أَنَّ لَكَ أَخْرَيْنِ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْلَى  
ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا  
مِنْ مُسْلِمٍ بُصِيبُهُ أَذَى مِنْ مَرَضٍ فَمَا مَيَّوَاهُ إِلَّا  
حَطَّ اللَّهُ بِوَسْبَتَائِهِ كَمَا نَحْطُ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا  
وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ فَمَسِيحَتُهُ بِيَدِي \*

۱۸۴۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو  
كَرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنِي  
مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ  
يُونُسَ وَبَحْثِيُّ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَةَ كُلُّهُمَا  
عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادٍ جَرِيرٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَزَادَ فِي  
حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ  
مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ \*

۱۸۴۹ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ حَرْبٍ وَابْنُ  
إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ  
دَخَلَ شَبَابٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ  
بِجَنَى وَهُمْ يَضْحَكُونَ فَقَالَتْ مَا يَضْحَكُكُمْ  
قَالُوا فَلَانِ عَرَّ عَلَى طَنْبٍ فُسْطَاطٍ فَكَادَتْ  
عُنُقَهُ أَوْ عَيْنُهُ أَنْ تَلْمَبَ فَقَالَتْ لَا تَضْحَكُوا

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، حضور کو اس وقت بخار تھا،  
میں نے ہاتھ رکھ کر دیکھا اور عرض کیا، یا رسول اللہ، حضور کو  
بہت سخت بخار ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا، ہاں مجھے تم میں سے دو  
 آدمیوں کے برابر بخار ہوتا ہے میں نے عرض کیا، کیا اس کی  
 وجہ یہ ہے کہ آپ کے لئے دہرا ثواب ہے، آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ہاں، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا کہ جس مسلمان پر بیماری وغیرہ کی کوئی تکلیف آتی  
ہے تو اللہ تعالیٰ اس تکلیف کے عوض میں اس سے اس طرح  
(صغیرہ) گناہ معاف کر دیتا ہے جیسے کہ (موسم خزاں) میں  
ورفت سے پتے ہل جاتے ہیں، اور زہیر کی روایت میں ہاتھ  
لگا کر دیکھنے کا ذکر نہیں ہے۔

۱۸۴۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، ابو معاویہ۔

(دوسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، سفیان

(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، یحییٰ بن  
عبدالملک، اعمش سے تمام روایتیں جریر کی سند اور اس کی  
روایت کے ہم معنی مروی ہیں۔ باقی ابو معاویہ کی روایت  
میں ہے کہ حضور نے فرمایا، ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے  
قبضہ میں میری جان ہے کہ زمین پر کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ  
اسے بیماری کی کوئی تکلیف آئے (آخر تک)

۱۸۴۹۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، اسود  
بیان کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنها مقام منیٰ میں تھیں کچھ قریشی نوجوان ان کے پاس گئے اس  
وقت وہ ہنس رہے تھے؟ حضرت عائشہ نے فرمایا کس بات سے  
ہنس رہے ہو؟ قریشی جوانوں نے عرض کیا کہ فلاں شخص خیر  
کی رسی پر گر پڑا اس کی گردن یا آنکھ جاتے جاتے ہی نیگی۔ فرمایا  
ہنسومت اس لئے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے



سنا ہے آپؐ نے فرمایا کہ مسلمان کے اگر کوئی کانٹا یا کانٹے سے چھوٹی کوئی چیز لگ گئی ہے تو اس کے عوض اسی کے لئے ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور ایک گناہ اس کا منادیا جاتا ہے۔

۱۸۵۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، (دوسری سند) اسحاق الحقلی، ابو معاویہ، اعلمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو کانٹا لگتا ہے یا اس سے بھی کوئی چھوٹی تکلیف پہنچتی ہیں تو خدا تعالیٰ اس کے عوض اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے یا ایک گناہ اس کا کم کر دیتا ہے۔

۱۸۵۱۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن بشر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو اگر کسی کانٹے یا اس سے بھی چھوٹی چیز سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کا ایک گناہ منادیا ہے۔

۱۸۵۲۔ ابو کریب، ابو معاویہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۸۵۳۔ ابو الطاہر، ابن وہب، مالک بن انس، یونس بن یزید، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان پر جو بھی مصیبت آتی ہے تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ کر دی جاتی ہے، یہاں تک کہ کانٹا بھی اگر اس کے چھتا ہے۔

۱۸۵۴۔ ابو الطاہر، ابن وہب، مالک بن انس، یزید بن خصیف، عروہ بن زبیر، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن پر جو مصیبت آتی ہے حتیٰ کہ اگر کانٹا بھی اس کے لگتا ہے تو اس کے

فَرَأَىٰ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَنُجِيتْ عَنْهُ بِهَا عَظِيمَةٌ \* ۱۸۵۰ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا عَظِيمَةٌ \* ۱۸۵۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا قَصَّ اللَّهُ بِهَا مِنْ عَظِيمَتِهِ \* ۱۸۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \* ۱۸۵۳ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُصِيبَةٍ يُصَابُ بِهَا الْمُسْلِمُ إِلَّا كُفِّرَ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا \* ۱۸۵۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَصِيفَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ مُصِيبَةٍ

۱۸۵۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا عَظِيمَةٌ \* ۱۸۵۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا قَصَّ اللَّهُ بِهَا مِنْ عَظِيمَتِهِ \* ۱۸۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \* ۱۸۵۳ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُصِيبَةٍ يُصَابُ بِهَا الْمُسْلِمُ إِلَّا كُفِّرَ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا \* ۱۸۵۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَصِيفَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ مُصِيبَةٍ

۱۸۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \* ۱۸۵۳ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُصِيبَةٍ يُصَابُ بِهَا الْمُسْلِمُ إِلَّا كُفِّرَ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا \* ۱۸۵۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَصِيفَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ مُصِيبَةٍ

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَصِيفَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ مُصِيبَةٍ

حَتَّى الشُّوْكَهَ إِنَّا قُصَّ بِهَا مِنْ عَطَايَاهُ أَوْ كَفَرُ  
بِهَا مِنْ عَطَايَاهُ لَا يَدْرِي يَزِيدُ أَيْتُهُمَا قَالَ  
عُرْوَةُ \*

۱۸۵۵- حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ  
الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ  
حَتَّى الشُّوْكَهَ تُصِيبُهُ إِلَّا كُتِبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا  
حَسَنَةٌ أَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا حَاطِيَةٌ \*

۱۸۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو  
كَرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ  
يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا  
يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَلَا نَصَبٍ وَلَا سَقَمٍ  
وَلَا حَزَنٍ حَتَّى يَكُنَّ يَوْمَهُ إِلَّا كَفَرُ بِهِ مِنْ سَبَابِهِ \*

(نکاد) میں پہلے ہی کئی مرتبہ لکھ چکا ہوں کہ گناہوں کی معافی سے خدا کی معافی مراد ہے۔

۱۸۵۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ  
أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَالْأَلْفِظُ بِقُتَيْبَةَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ مُحَيْصِينَ شَيْخٍ مِنْ  
قُرَيْشٍ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسٍ مِنْ مَخْرَمَةَ  
يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ( مَنْ  
يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ ) بَلَغَتْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ  
مِثْلًا مُنْدَبِدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَارِبُوا وَسَدِّدُوا فَبَقِيَ كُلُّ مَا يُصَابُ بِهِ  
الْمُسْلِمُ كَفَّارَةٌ حَتَّى النُّكْبَةُ يُنْكَبُهَا أَوْ الشُّوْكَهَ  
يُشَاكُهَا قَالَ مُسْلِمٌ هُوَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عمر بن اس کے گناہ کم ہو جاتے ہیں، یا اس کے گناہوں کا کفارہ  
کر دیا جاتا ہے، یزید یقین کے ساتھ نہیں بیان کر سکتے کہ عروہ  
نے کوئی لفظ بولا ہے۔

۱۸۵۵- حرملہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، حیوہ، ابن ہاد، ابو بکر  
بن حزم، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں  
کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا  
جس چیز سے مسلمان کو تکلیف پہنچتی ہے یہاں تک کہ اگر اس  
کے کانٹا بھی لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس تکلیف کے بدلہ میں اس  
کے لئے ایک نیکی لکھ دیتا ہے یا کوئی گناہ اس کا ساقط کر دیا جاتا  
ہے۔

۱۸۵۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابواسامہ، ولید بن کثیر،  
محمد بن عمرو بن عطاء، عطاء بن یسار، حضرت ابو سعید اور ابو  
ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے ارشاد فرمایا کہ  
مومن کو جب کوئی تکلیف یا ایذا یا بیماری یا رنج یہاں تک کہ فکر  
ہی ہو تو اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیا جاتا ہے۔

۱۸۵۷- قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن عیینہ، ابن  
خمیس، محمد بن قیس بن خرمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنه سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت  
یہ آیت نازل ہوئی کہ جو کوئی برائی کرے گا، اسے اس کا بدلہ  
ملے گا، مسلمانوں کو اس سے بہت فکر ہوئی، آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا مہلتہ روی اور استقامت کو اختیار کرو،  
مسلمان پر جو بھی تکلیف آتی ہے وہ اس کے گناہوں کا کفارہ  
ہوتی ہے یہاں تک کہ جو ٹھوکر لگتی ہے یا کاٹا بھی چبھتا ہے وہ  
بھی اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے، امام مسلم فرماتے ہیں،  
ابن خمیس، عمر بن عبد الرحمن بن عیسیٰ کہہ کے رہنے والے



تھے۔

۱۸۵۸۔ عبد اللہ بن عمر قناری، یزید بن زریع، حجت صواف، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ام سائبہ ام مسیب کے پاس تشریف لائے اور فرمایا ام سائبہ یا ان مسیب کیا ہوا تم کانپ رہی ہو، ام سائبہ نے عرض کیا، حضور یہ بخدا ہے، اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ کرے، آپ نے فرمایا، بخدا وہ برکت کہو، اس لئے کہ یہ آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسا کہ بھی لوہے کی سیل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

۱۸۵۹۔ عبد اللہ بن عمر قناری، یحییٰ بن سعید و بشر بن فضال، عمران ابو بکر، عطاء بن ابی ریان بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں تمہیں ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں، میں نے کہا کہ ضرور، فرمایا یہ سیاہ قام عورت، حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے مرگئی کا دورہ ہو گیا ہے اور میرا ستر کھل جاتا ہے، اللہ سے دعا فرمائیے، آپ نے فرمایا، اگر تیری مرضی ہو تو صبر کر تجھے جنت ملے گی، اور اگر تو چاہے تو اس دعا آروں، اللہ تجھے صحت دیدے، عورت بولی میں صبر کرتی ہوں، عمر میرا ستر کھل جاتا ہے، حضور دعا فرمائیں میرا ستر نہ کھلے، آپ نے اس کے لئے دعا فرمادی۔

باب (۲۸۷) ظلم کی حرمت۔

۱۸۶۰۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن بہرام، مروان، سعید بن عبد العزیز، ربیعہ بن یزید، ابو اورئیس خولانی، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اسے میرے بندو، میں نے ظلم کو اپنے اوپر بھی حرام کیا ہے اور تم پر بھی حرام کیا ہے، لہذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو، اسے

بِ مَخِصْنٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ \*

۱۸۵۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الْمِصْوَاقُ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ أَوْ أُمِّ الْمُسَيْبِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أُمُّ السَّائِبِ أَوْ يَا أُمُّ الْمُسَيْبِ تَرْفُزِينَ قَالَتْ الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيهَا فَقَالَ لَا تَسْبِي الْحُمَّى فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَظَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يَذْهَبُ الْكَبِيرُ حَتَّى الْخَلِيدِ \*

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَبَشَرُ بْنُ الْمُعْتَمَلِ قَالَا حَدَّثَنَا عِمْرَانُ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا أُرِيدُ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَسْتُ بَلِي قَالَ هَذِهِ امْرَأَةُ السَّوْدَاءِ أَنْتِ النَّبِيَّةُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنِّي أَصْرَعٌ وَإِنِّي أَتَكْشِفُ قَادُغُ اللَّهِ لِي قَالَ إِنَّ شَيْئَ صَبْرَتِ وَلَكَ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَايِدَكَ قَالَتْ أَصْبِرُ قَالَتْ فَإِنِّي أَتَكْشِفُ قَادُغُ اللَّهِ أَنْ لَا أَتَكْشِفُ فَدَعَا لَهَا \*

(۲۸۷) بَابُ تَحْرِيمِ الظُّلْمِ \*

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَهْرَامٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّمَشْقِيَّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْعَوَّلَانِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا رَوَى عَنْ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِي

إِنِّي حَرَمْتُ الظُّلُمَ عَلَى نَفْسِي وَخَفَعْتُ بَيْنَكُمْ  
مَحَرَّمًا فَلَا تَغَالَمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا  
مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْتَدُونِي أَهْدِيَكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ  
جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعَمُونِي أَطْعِمْنَكُمْ يَا  
عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي  
أَكْسِكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ  
وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ  
يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضُرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ  
تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ  
وَأَخِيرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجَنَّتُمْ كَانُوا عَلَى أَتَقَى  
قَلْبَ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي  
شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَأَخِيرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ  
وَجَنَّتُمْ كَانُوا عَلَى أَفَحَرَ قَلْبَ رَجُلٍ وَاحِدٍ مَا  
نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ  
أَوَّلَكُمْ وَأَخِيرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجَنَّتُمْ قَامُوا فِي  
صُعُوبٍ وَاحِدٍ فَمَسْأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ  
مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ  
الْمَخِيطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ  
أَعْمَالُكُمْ أَحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أَرْفِقْكُمْ بِهَا فَمَنْ  
رَجَدَ خَيْرٌ أَفَتُحَمَّدُ اللَّهُ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا  
يَلُومَنَّ إِنَّا نَفْسَهُ قَالَ سَعِيدٌ كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ  
الْحَوْثَانِيُّ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ جَثًّا عَلَى  
رُكْبَتَيْهِ \*

میرے بندو تم سب گمراہ ہو، مگر جسے میں راہ بتاؤں لہذا مجھ سے  
راہ مانگو، میں تم کو راہ بتاؤں گا، اے میرے بندو تم سب بھوکے  
ہو، مگر جسے میں کھلاؤں، لہذا مجھ سے کھانا مانگو، میں تمہیں  
کھلاؤں گا، اے میرے بندو تم سب تنگے ہو، مگر جسے میں  
پہناؤں، سو لباس مجھ ہی سے مانگو، میں لباس عطا کروں گا، اے  
میرے بندو تم شب و روز گمناہ کرتے ہو اور میں گناہوں کو بخشتا  
ہوں، لہذا مجھ سے بخشش چاہو میں تمہیں معاف کروں گا، اے  
میرے بندو تم نہ میرا نقصان کر سکتے ہو اور نہ مجھے فائدہ پہنچا  
سکتے ہو، اے میرے بندو، اگر تمہارے سب اگلے اور پچھلے جن  
اور انس اس ایک آدمی کے قلب کی طرح ہو جائیں جو سب  
سے زیادہ مقلی ہے تب بھی میری سلطنت میں کوئی اضافہ نہیں  
کر سکتے، اور اگر سب اگلے اور پچھلے انسان اور جنات اس ایک  
آدمی کے قلب کی طرح ہو جائیں جو تم میں سب سے زیادہ  
بدکار ہے، تب بھی میری سلطنت میں کسی قسم کی کمی نہیں  
ہو سکتی، اے میرے بندو، اگر تمہارے اگلے اور پچھلے آدمی اور  
جنات ایک ہموار میدان میں کھڑے ہو کر مانگنا شروع کریں اور  
میں ہر ایک کو جو مانگے وہ دیدوں، تب بھی میرے خزانوں میں  
اتنی کمی نہ ہوگی، جتنی سمندر میں سوئی ڈال کر نکالنے سے، اے  
میرے بندو، یہ تمہارے اعمال ہیں جنہیں میں جمع کر رہا ہوں،  
ان کی جزا میں پوری پوری دوں گا جو بہتر بدلہ پائے تو وہ اللہ کی  
 حمد و ثناء کرے اور جسے بہتر بدلہ نہ ملے تو وہ اپنے نفس ہی کو  
عذاب مت کرے، سعید بیان کرتے ہیں کہ ابو ادريس خولانی جس  
وقت یہ حدیث بیان کرتے تو گھٹنوں کے تل جھک جاتے۔

(فائدہ) کلام اللہ شریف میں آیہ الکرمی اور احادیث میں یہ حدیث قدسی اللہ رب العزت کے چاروں جلال اور عظمت و کبریا کی بیان میں  
بے مثل ہے، اس حدیث شریف سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت کی ہادشاہی بندوں جیسی ہادشاہی نہیں ہے بلکہ خداوند کریم  
سب سے بے نیاز فعلی لما یرید ہے، کوئی کینہا ہی مقبول اور برگزیدہ بندہ ہو، مگر اس کی پارگاہ میں سوائے آدہ زاری اور عاجزی کرنے کے  
اور سچہ نہیں کر سکتا، سب بندے اسی کے غلام ہیں، وہ ملک الملوک ہے، سب کو وہی کھلاتا پالتا اور اولاد دیتا ہے۔ اور آخرت میں بھی وہی  
جسے چاہے نجات عطا کرے، ملاحظہ اللہ، اللہ تعالیٰ پر کسی کا زور نہیں ہے اور نہ کوئی اس کے کاموں میں دخل ہونے کا مجاز ہے، کسی کی مخالفت



اور موافقت کیا اسے رتی بھر بھی پرولہ نہیں، بالقرض و القدر میرا تمام انبیاء کرام اور تمام ملائکہ اور تمام اولیاء خدا کے خلاف ہو جائیں (اور وہ ایسا کریں نہیں سکتے) تو ایک رتی بھر بھی اس کی سلطنت میں کچھ فتور نہیں کر سکتے، وہ سب کو آفاقاً کالہم کر سکتا ہے چہ جائیکہ وہ خرافات جو عوام نے اولیاء کی طرف منسوب کر رکھی ہیں کہ جن سے ایمان کی سلامتی ہی مشکل ہے۔ (معاذ اللہ اللہم احفظنا) تعالیٰ اللہ عن ذلک عنوا کبیراً

۱۸۶۱۔ ابو بکر بن اسحاق، ابو مسر، سعید بن عبد العزیز سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی مردان کی روایت ان روایتوں میں کامل ہے، ابو اسحاق بیان کرتے ہیں کہ ہم سے یہ حدیث حسن بن بشیر اور حسین اور محمد بن یحییٰ نے ابو مسر سے مفصل بیان کی ہے۔

۱۸۶۲۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن عقی، عبد الصمد بن عبد الوارث، ہمام، قتادہ، ابو قلابہ، ابو اسلم، حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ کا فرمان مبارک روایت کیا ہے کہ میں نے اپنے آپ پر اور اپنے بندوں پر قلم کو حرام کیا ہے، اس لئے آپ میں قلم مست کرو، اور یقیناً روایت حسب سابق بیان کی ہے مگر ابو اور یس کی روایت اس سے کامل ہے۔

۱۸۶۳۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، داؤد، عبید اللہ بن معصم، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قلم سے بچو، اس لئے کہ قلم قیامت کے دن تار یکیاں ہیں، اور بخلی سے بچو، اس لئے کہ بخلی نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا ہے، بخلی ہی کی وجہ سے انہوں نے لوگوں کے خون کئے، اور حرام کو حلال کیا۔

۱۸۶۴۔ محمد بن حاتم، شبابہ، عبد العزیز مشون، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قلم قیامت کے

۱۸۶۱۔ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ مَرْوَانَ أَنَّهُمَا حَدِيثًا قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَا بَشَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ فَذَكَرُوا الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ \*

۱۸۶۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْنَاءَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرُوي عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنِّي حَرَّمْتُ عَلَى نَفْسِي الظُّلْمَ وَعَلَى عِبَادِي فَلَا تُظَالَمُوا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَحَدِيثَ أَبِي ذَرٍّ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ آمَمٌ مِنْ هَذَا \*

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَعْبٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَغْنِي ابْنُ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ \*

۱۸۶۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجَشُونُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

دن ہر قیام ہوں گی۔

۱۸۶۵۔ قتیبہ بن سعید، لیث، عقیل، زہری، سالم، حضرت  
عہد اللہ بنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یسئلان کرتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے نہ اس  
پر ظلم کرے نہ کسی جوابی میں ذالے جو اپنے بھائی کی حاجت رہی  
کرے گا تو اللہ اس کی حاجت پوری کرے گا اور جو مسلمان سے  
کوئی مصیبت دور کرے گا اللہ قیامت کی مصیبتوں سے ایک  
مصیبت اس کی دور کرے گا اور جو مسلمان کی ستر پوشی کرے گا  
اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی ستر پوشی کرے گا۔

۱۸۶۶۔ قتیبہ بن سعید، علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، عہد  
بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے  
ہو کہ مجلس کون ہے؟ حشر میں ہے یہاں ہمیں مجلس وہ ہے  
جس کے پاس مال و اسباب نہ ہو، آپ نے فرمایا، میری امت  
میں قیامت کے دن وہ مجلس ہوگا جو نماز، روزہ، زکوٰۃ، سب چیز  
سے کر آئے گا لیکن اس نے دنیا میں کسی کوٹان دی ہوئی،  
دوسرے کو بدکاری کی تہمت لگائی ہوئی اور جس مال یا ہوگا اور  
اس کا خون کیا ہوگا، اور کسی کو مارا ہوگا، چنانچہ ان لوگوں کو اس کی  
نیکیاں مل جائیں گی اور اگر اس کی نیکیاں ان کے حقوق کی  
بابت سے پہلے ختم ہو جائیں گی تو ان لوگوں کی برائیاں اس پر  
ذاتی رہیں گی اور وہ جہنم رسید کر دیا جائے گا۔

۱۸۶۷۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عہد  
بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت  
کے دن تم سے حقداروں کے حقوق ادا کرائے جائیں گے حتیٰ  
کہ بے سینگ والی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لے لیا  
جائے گا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الظُّلَمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ \*

۱۸۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ  
عَنْ عَقِيلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ  
عَدُوُّ مُسْلِمٍ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلَمُهُ مَنِ كَانَ فِي  
حَاجَةٍ إِلَى أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ  
عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ  
كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَبَّ مُسْلِمًا سَبَّ سِتْرَ اللَّهِ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ \*

۱۸۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُقَيْلٌ  
حُجْرٌ قَالَا حَدَّثَنَا بِسْمَعِيلُ وَهُوَ أَمْرٌ جَعْفَرٍ عَنْ  
أَعْيَانٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْمُتَكَبِّرُ  
قَالُوا الْمُتَكَبِّرُ هَذَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ رَأَى مَتَاعَ  
فَقَالَ إِنَّ الْمُتَكَبِّرَ مَنْ أُمِّي بَنَانِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
عَصَاةٌ وَجَنَامٌ وَزُكَاةٌ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا  
وَقَذَفَ هَذَا وَأَسْلَمَ هَذَا هَذَا وَسَفَّكَ دَمَ هَذَا  
وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا  
مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ قَبِلَ مِنْ حَسَنَاتِهِ قَبِلَ أَنْ يُقْضَى  
مَا عَشِيَ أَخَذَ مِنْ خَصَائِرِهِمْ فَطَرَحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ  
صُرِّحَ فِي النَّارِ \*

۱۸۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ قُتَيْبَةَ وَأَبِي  
حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا بِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ  
عَنْ أَعْيَانٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَوَدَّنَّ الْحُقُوفُ  
إِنِّي أَهْلُهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَقَادَ لِلشَّاةِ  
لِلْحَمْدَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْفَرَنَاءِ \*



۱۸۶۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُثَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ أَبِي بُرَّةٍ عَنْ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ غَزَا وَجَلَّ يُمْلِي بِاللُّغْطِ إِذَا أَحَدُهُ نَمَّ يُقْلِتُهُ ثُمَّ قَرَأَ (وَكَذَلِكَ تَأْخُذُ رَبُّنَا إِذَا أَتَى الْقَوْمَ مِنْ هِجْرَةٍ تَأْخُذُ بِهِمْ لُحْمَهُمْ إِنَّ أَحَدَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ) \*

(۲۸۸) باب نصر النّاح ظالمًا أو مظلومًا \*

۱۸۶۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْتَلَ عُلَآمَانُ عَدَاءَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَعَدَاءَ مِنَ الْأَنْصَارِ فَادَّى الْمُهَاجِرُ أَوْ الْمُهَاجِرُونَ بَا لِمُهِاجِرِينَ وَتَادَى الْأَنْصَارِيُّ بَا لِمُأَنْصَارٍ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا دَعَوَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَنْزَلْنَا عُلَآمِينَ أَقْتَلْنَا فَكَسَعْنَا أَعْدَاهُمَا الْآخِرُ قَالَ فَمَا بَأْسٌ وَلَيْتُصِرَ الرَّجُلُ أَسَاحَةً ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا إِنَّ كَانَ ظَالِمًا فَلَيْتَهُ فَإِنَّ لَهُ نَصْرًا وَإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَلْيَنْصُرْهُ \*

۱۸۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرٌ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّضْبِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللُّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عُمَرَوُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ

۱۸۶۸ - محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو معاویہ، یزید بن ابی ہریرہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے پھر جب اسے پکڑتا ہے تو نہیں چھوڑتا، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) اور اسی طرح تیرے رب کی پکڑ ہے، جب وہ ظالموں کی بستیوں کو پکڑتا ہے بیشک اس کی پکڑ سخت دردناک ہے۔

باب (۲۸۸) اپنے بھائی کی خواہ ظالم ہو یا مظلوم، مدد کرنا چاہئے۔

۱۸۶۹ - احمد بن عبد اللہ بن یونس، زہیر، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو لڑکوں میں باہم جھگڑا ہوا ایک مہاجرین سے تھا اور دوسرا انصار سے، چنانچہ مہاجر نے مہاجرین کو پکارا، اور انصاری نے انصار کو بلایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا جاہلیت کا دعویٰ ہے حاضرین نے عرض کیا، یا رسول اللہ یہ دونوں آپس میں لڑے ایک نے دوسرے کی سرین پر مارا، آپ نے فرمایا خیر کچھ ڈر نہیں، آدمی کو اپنے بھائی کی مدد کرنا چاہئے، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم اگر ظالم ہے تو اس کی مدد یہ ہے کہ اسے ظلم سے روکے اور اگر مظلوم ہے تو اس کی مدد کرے۔

۱۸۷۰ - ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، احمد بن عبد اللہ، ابن ابی عمر، سفیان، عمرو، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد میں تھے تو ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر مارا، انصاری نے آواز دی، انصار دوڑا، اور مہاجر نے کہا مہاجرین مدد کریں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جاہلیت کے دعوے کیسے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ

فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا  
لَلْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَا بَالُ دَعْوَى السَّاهِلِيَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ  
الْأَنْصَارِ فَقَالَ دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْبِتَةٌ فَسَمِعَهَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ أَبِي قَحْطَانَ قَدْ فَعَلُوهَا وَاللَّهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى  
الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ قَالَ عُمَرُ  
دَعْنِي أَضْرِبُ عُقْبَى هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ دَعْنِي لِمَا  
يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ \*

۱۸۷۱- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَرَافِعُ بْنُ  
مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ  
حَدَّثَنَا وَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ  
الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ الْغُرَدَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْبِتَةٌ قَالَ ابْنُ  
مَنْصُورٍ فِي رِوَايَةِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا \*

(۲۸۹) بَابُ تَرَاحُمِ الْمُؤْمِنِينَ وَتَعَاظِفِهِمْ  
وَتَعَاظُدِهِمْ \*

۱۸۷۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو  
عَامِرُ الْأَشْجَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ  
وَأَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو  
كَرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو  
أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي  
مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبَيْتَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُمَا بَعْضًا \*

ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر مارا، آپ نے فرمایا اس  
بات کو چھوڑ دو، یہ نازیبا بات ہے، عبد اللہ بن ابی منافق کو یہ  
اطلاع ملی تو وہ بولا مہاجرین نے ایسا کیا، خدا کی قسم اگر ہم مدینہ  
لوٹیں گے تو ہم میں سے عزت والا شخص (معاذ اللہ) ذلیل کو  
وہاں سے نکال دے گا، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ  
مجھے اس منافق کی گردن مارنے دیجئے، آپ نے فرمایا جانے دو،  
لوگ یہ نہ مشہور کریں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے  
اصحاب کو قتل کرتے ہیں۔

۱۸۷۱- اسحاق بن ابراہیم، اسحاق بن منصور، محمد بن رافع،  
عبدالرزاق، معمر، ایوب، عمرو بن دینار، حضرت جابر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ  
مہاجرین میں سے ایک شخص نے ایک انصاری کے سرین پر مار  
دیا، انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر  
ہوا اور آپ سے قصاص کی درخواست کی، آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا، چھوڑ دو یہ نازیبا بات ہے، ابن منصور بیان  
کرتے ہیں کہ عمرؓ کی روایت میں "سمعت جابرًا" کے لفظ ہیں۔

باب (۲۸۹) مؤمنین کو باہم متحد اور ایک  
دوسرے کا معین و مددگار ہونا چاہئے۔

۱۸۷۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو عامر، عبد اللہ بن لاریس،  
ابو اسامہ۔

(دوسری سند) محمد بن العلاء ابو کریم، ابن مبارک و ابن  
ادریس، ابو اسامہ، یزید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ بیان کرتے  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن، مؤمن  
کے لئے عمارت کی طرح ہے، جیسے ایک اینٹ دوسری اینٹ کو  
تھامے رکھتی ہے۔



۱۸۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادُّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْحَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَى \*

۱۸۷۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْحِمْزِيِّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُصَدِّقٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحَوهُ \*

۱۸۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنْ اشْتَكَى رَأْسُهُ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَى \*

۱۸۷۶- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَيْثَمَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنْ اشْتَكَى عَيْنُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ وَإِنْ اشْتَكَى رَأْسُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ \*

۱۸۷۷- حَدَّثَنَا أَبُو نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ \*

(۲۹۰) بَابُ النَّهْيِ عَنِ السَّبَابِ \*

۱۸۷۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

۱۸۷۳- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد زکریا، شعبی، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنین کی مثال انسان کی دوستی اور اتحاد اور شفقت میں بدن کی طرح ہے۔ بدن میں سے جب کسی عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا بدن ہلنے نہ آنے اور بخار چڑھ جانے میں اس کا شریک ہوتا ہے۔

۱۸۷۴- اسحاق بن حنظل، جریر، مطرف، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۸۷۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو سعید اشج، وکیع، اعمش شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومنین ایک آدمی کی طرح ہیں اگر اس کا سر دکھتا ہے تو باقی اعضاء بدن، بخار اور بیماری میں اس کے شریک ہوتے ہیں۔

۱۸۷۶- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، حمید بن عبد الرحمن، اعمش، حیم، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام مسلمان ایک آدمی کی طرح ہیں اگر اس کی آنکھ دکھتی ہے تو اس کا سارا بدن بیکار ہو جاتا ہے اور اگر سر دکھتا ہے تو سب بدن کو تکلیف ہوتی ہے۔

۱۸۷۷- ابن نمیر، حمید بن عبد الرحمن، اعمش، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

باب (۲۹۰) گالی گلوچ کی حرمت۔

۱۸۷۸- یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء، بواسطہ والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو شخص

آپس میں گالی گلوچ کریں تو گنہ ابتداء کرنے والے پر ہی ہوگا، ماد قتیکہ مظلوم زیادتی نہ کرے۔

باب (۲۹۱) عقو اور تواضع کی فضیلت۔

۱۸۷۹۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء، اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، صدقہ دینے سے مال میں کمی نہیں ہوتی، اور جو بندہ درگزر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھاتا ہے اور جو بندہ اللہ کے لئے عاجزی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے۔

باب (۲۹۲) غیبت کی حرمت۔

۱۸۸۰۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل، علاء، بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا، اللہ و رسول اعلم، آپ نے فرمایا غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کا (پس پشت) وہ ذکر کرو جو اسے ناگوار ہو، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ ذکر ہمارے بھائی میں وہ عیب موجود ہو، فرمایا تب ہی تو غیبت ہے، ورنہ تو بہتان ہے۔

(قائد) تمام اخلاقی احکام سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے قول و عمل سے مسلمانوں کے عیوب کی پرورداری نہ کرنا چاہئے، اور ان طریقوں میں سے سب سے زیادہ جس طریقہ سے مسلمانوں کے عیوب کی پرورداری ہوتی ہے وہ غیبت ہے، اہم غرضی فرماتے ہیں کہ تعریض، تصریح، رجز و اشارات، تحریر و کتابت ہر ایک طریقہ سے دوسروں کے عیوب بیان کئے جاسکتے ہیں، اور ہر ایک شخص کے نسب، اخلاق، دین و دنیا، جسم اور لباس، غرض ہر ایک چیز میں عیب نکالا جاسکتا ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے نہایت پرزور طریقہ سے اس کی ممانعت کی ہے، اور اس کو خود اپنے مردہ بھائی کے گوشت کھانے سے تشبیہ دی ہے جس میں بلاغت کے بہت سے نکتے نکلتے ہیں۔

باب (۲۹۳) جس بندہ کی اللہ تعالیٰ نے دنیا میں

پردہ پوشی کی اس کی آخرت میں بھی کرے گا۔

۱۸۸۱۔ امیہ بن بسطام عیشی، یزید بن زریج، روح، سہیل،

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الْمُسْتَبَاحُ مَا قَالَا فَعَلِي السَّادِي مَا لَهُ يَغْتَدِرُ الْمَظْلُومُ \*

(۲۹۱) بَابِ اسْتِحْبَابِ الْعَفْوِ وَالتَّوَاضُّعِ \*

۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ \*

(۲۹۲) بَابُ تَحْرِيمِ الْغَيْبَةِ \*

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتْلُوهَا مَا الْغَيْبَةُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ أَحَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي الْخَبَرِ مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَابْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَغَيْتَهُ \*

(۲۹۳) بَابُ بَشَارَةِ مَنْ سَتَرَ اللَّهُ تَعَالَى

عَيْبَهُ فِي الدُّنْيَا بِأَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ فِي الْآخِرَةِ \*

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنِي أُمِّيَةُ بْنُ بَسْطَامٍ الْعَيْشِيُّ



بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس بندہ کی اللہ تعالیٰ دنیا میں عیب پوشی کرتا ہے، اس کی آخرت میں بھی عیب پوشی کرے گا۔

۱۸۸۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عثمان، وویب، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو بندہ دنیا میں کسی بندہ کی عیب پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی عیب پوشی کرے گا۔

باب (۲۹۳) جس سے برائی کا اندیشہ ہو اس سے مدارات کرنا۔

۱۸۸۳۔ قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن نمیر، سفیان بن عیینہ، ابن المنکدر، عروہ بن زہیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باریابی کی اجازت طلب کی، آپ نے فرمایا اسے اجازت دے دو (مگر) یہ اپنے قبیلہ میں برا آدمی ہے، یا قبیلہ کا برا آدمی ہے، جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نے اس سے نرم گفتگو کی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلے تو آپ نے اس کے متعلق وہ قول فرمایا تھا، پھر اس سے نرم گفتگو کی، آپ نے فرمایا، اے عائشہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک مرتبہ میں سب سے برا آدمی وہ ہوگا جس کی بدزبانی سے بچنے کے لئے لوگ اسے چھوڑ دیں۔

۱۸۸۴۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، ابن المنکدر سے اسی سند کے ساتھ اسی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے، صرف ایک لفظ کا فرق ہے ترجمہ حسب سابق ہے۔

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بَعْبِي ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رُوْحٌ عَنْ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتُرُ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا إِلَّا يَسْتُرْهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ \*

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهَّابٌ حَدَّثَنَا سَهْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا يَسْتُرْهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ \*

(۲۹۴) بَابُ مُدَارَاةٍ مَنْ يُتَّقَى فُحْشُهُ \*

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعُمَرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ كُتُبُهُمْ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَالْفَقْطُ لِزُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْنُوا لَهُ فَلَبِثَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بَشَرٌ رَجُلٌ ابْنُ الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ أَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ لَهُ أَلَيْسَ قُلْتُ ثُمَّ أَكُنْتُ لَهُ الْقَوْلَ قَالَتْ يَا عَائِشَةُ إِنَّ مَثَلَ النَّاسِ مَثَلُ مَنْزِلَةِ عَبْدِ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَدَّعَهُ أَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ الْقَاءَ فُحْشِهِ \*

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بَشَرٌ أَوْ الْقَوْمُ وَابْنُ الْعَشِيرَةِ \*

## (۲۹۵) بَابُ فَضْلِ الرَّفْقِ \*

۱۸۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ نَعِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُحَرِّمِ الرَّفْقَ يُحَرِّمِ الْخَيْرَ \*

۱۸۸۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ غِيَاثٍ كُنْهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَالنَّفْطُ لَهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ نَعِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ الْقَسْبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يُحَرِّمِ الرَّفْقَ يُحَرِّمِ الْخَيْرَ \*

۱۸۸۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَرَّمَ الرَّفْقَ حَرَّمَ الْخَيْرَ أَوْ مَنْ يُحَرِّمِ الرَّفْقَ يُحَرِّمِ الْخَيْرَ \*

۱۸۸۸- حَدَّثَنَا حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَبُوةٌ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ

## بَابُ (۲۹۵) رَفْقِ اور نرمی کی فضیلت۔

۱۸۸۵- محمد بن یحییٰ، یحییٰ بن سعید، سفیان، منصور، نعیم، عبد الرحمن بن ہلال، حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص نرمی سے محروم رہا وہ خیر اور بھلائی سے محروم رہا۔

۱۸۸۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو سعید لہج، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، وکیع۔

(دوسری سند) ابو کریب، ابو معاویہ۔

(تیسری سند) ابو سعید لہج، حفص بن غیاث، اعمش۔

(چوتھی سند) زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، نعیم، عبد الرحمن بن ہلال، حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جو رفقہ د نرمی سے محروم رہا وہ خیر اور بھلائی سے محروم رہا۔

۱۸۸۷- یحییٰ بن یحییٰ، عبد الواحد بن زیاد، محمد بن ابی اسماعیل، عبد الرحمن بن ہلال بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جریر بن عبد اللہ سے سنا، فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص نرم کلام سے محروم رہا وہ خیر سے محروم رہا۔

۱۸۸۸- حرملہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، حیوہ ابن الہاد، ابو بکر بن حزم، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے عائشہ اللہ تعالیٰ رفقہ ہے، رفقہ اور نرمی کو پسند کرتا ہے۔



اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ  
اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا  
يُعْطِي عَلَى الْعَنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ \*  
۱۸۸۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ  
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْمُقَدَّمِ وَهُوَ ابْنُ  
شُرَيْحٍ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي  
شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ \*

۱۸۹۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ  
الْمُقَدَّمِ بْنَ شُرَيْحٍ بْنَ هَانِئٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ  
فِي الْمَحَلِّ رَكِبَتْ عَائِشَةُ بَعِيرًا فَكَانَتْ فِيهِ  
صُعُوبَةٌ فَجَعَلَتْ تُرَدِّدُهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بِالرِّفْقِ ثُمَّ ذَكَرَ بِحَدِّهِ \*

(۲۹۶) بَابُ النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الذَّوَابِّ  
وغيرها \*

۱۸۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ  
حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُثَيْمٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ثَوْبٌ عَنْ أَبِي قَبَابَةَ  
عَنْ أَبِي الْمُثَنَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ خُصَيْبٍ قَالَ  
يَسْمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ  
أَسْفَارِهِ وَأَمْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ فَصَحَرَتْ  
فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ خَذُوا مَا عَلَيْهَا وَادْعُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ  
قَالَ عِمْرَانُ فَكَأَنِّي أَرَاهَا الْآنَ تَمْشِي فِي النَّاسِ  
مَا يَعْزُضُ لَهَا أَحَدٌ \*

اور نرمی پر وہ کچھ دیتا ہے جو کہ نہ سختی پر دیتا ہے اور نہ اس کے سوا  
کسی اور چیز پر عطا کرتا ہے۔

۱۸۸۹۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ،  
مقدم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے روایت کرتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا نرمی جس چیز میں ہوتی  
ہے اسے رحمت عطا کرتی ہے اور جس چیز سے نکال لی جاتی ہے  
اسے عیب دار بناتی ہے۔

۱۸۹۰۔ محمد بن عثمان، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، مقدم بن  
شریح بن ہانی سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔ باقی  
حدیث میں اتنی زیادتی ہے کہ حضرت عائشہؓ کسی لونٹ پر سوار  
ہوئیں اور وہ سرکش تھا، حضرت عائشہؓ اسے چکر دینے لگیں،  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا عائشہؓ نرمی کرو۔

باب (۲۹۶) جانوروں پر لعنت کرنے کی ممانعت۔

۱۸۹۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن علیہ، اسماعیل  
بن ابراہیم، ایوب، ابو قلابہ، ابو الہلب، حضرت عمران بن  
حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں بیٹھے اور ایک انصاری عورت ایک  
اونٹنی پر تھی، وہ بڑی، انصاری عورت نے اس پر لعنت کی تو  
حضورؐ نے سن لیا، آپؐ نے فرمایا، اونٹنی پر جو سامان ہے وہ لے  
لو، اور اسے چھوڑ دو کیونکہ یہ ملعون ہے، عمران بیان کرتے ہیں  
کہ اب تک میری نظر میں وہ سماں ہے کہ اونٹنی لوگوں میں  
پونہ پھر رہی تھی اور اس سے کوئی تعرض نہیں کر رہا۔

١٨٩٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو الرَّيْعِ  
قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا  
ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ يَكْلَاهُمَا عَنْ أَبِي  
يُاسُنَادٍ إِسْمَاعِيلَ نَحْوَ حَدِيثِهِ إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ  
حَمَّادٍ قَالَ عِمْرَانُ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهَا قَائِمَةً  
وَرُقَاءً وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ فَقَالَ حَدَّثُوا مَا  
عَلَيْهَا وَأَعْرَوْهَا قَرَاتَهَا مُعْنُونَةٌ \*

١٨٩٣ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْحَذَرِيُّ قُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بَعْنِي ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبِيُّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ يَسَمَا حَارِبَةً عَلَى نَاقَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَنَاعِ الْقَوْمِ إِذْ بَصُرْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَضَافِقَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَتْ حَلِّ الْمُهَمِّ الْعَنْهَا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصَاحِبَا نَاقَةَ عَلَيْهَا نَعْتُهُ \*

١٨٩٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ح وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْتِادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ الْمُعْتَمِرِ لَا أَيْمُ اللَّهُ لَا تُصَاحِبُنَا وَاجِلَةً عَلَيْهَا لَعْنَةُ مِنَ اللَّهِ أَوْ كَمَا قَالَ

١٨٩٥ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَقْلَبِيُّ حَدَّثَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ يَدَالٍ عَنْ  
أَنْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَا يَنْجِي لَصِدِّيقٍ أَنْ يَكُونَ لَعَانًا \*

(فائدہ) حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ایک مرتبہ اپنے غلام پر لعنت

١٨٩٦ - حَدَّثَنِيهِ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ

۱۸۹۴۔ قتیبہ بن سعید، ابوالریج، حماد (دوسری سند) ابن ابی عمر، ثقفی، ایوب سے اسناد مل کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے، حماد کی روایت میں ہے کہ عمران سنے کہا گویا میں اس خاکستری اونٹنی کو دیکھ رہا ہوں اور ثقفی کی روایت میں ہے، آپؐ نے فرمایا جو سامان اس اونٹنی پر ہے وہ سارے لو اور برہنہ پشت کر کے اسے چھوڑ دو، کیونکہ یہ ملعون ہے۔

۱۸۹۳۔ ابو کاتل، فضیل بن حسین، یزید بن زریج، تمیمی، ابو عثمان، ابو ہریرہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایکہ باندی ایک اونٹنی پر سوار تھی لوگوں کا کچھ سامان بھی اونٹنی پر لدا ہوا تھا، اچانک اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور راستہ میں پہاڑ کی راہ چھوڑ دی، اس باندی نے کہا چل (اور گھبرا کر) بولی، اے اللہ اس پر لعنت کر، تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے ساتھ لعنت والی اونٹنی نہ رہے۔

۱۸۹۴۔ محمد بن عبد اللہ غلی، معتمر (دوسری سند) عبید اللہ بن سعید، یحییٰ، سلیمان ابی جکی سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی معتمر کی روایت میں ہے کہ خدا کی قسم ہمارے ساتھ وہ ہو خوش نہ رہے جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت ہے، او کمال قال۔

۱۸۹۵- ہارون بن سعید ایللی، ابن وہب، سفیان، غلام بن عبد الرحمن، ہواطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدیق (اکبر) لعنت کنندہ ہونا زیبا نہیں ہے۔

بِآپِ نئے یہ ارشاد فرمایا۔

۱۸۹۶۔ ابو کریب، خالد بن مقلد، محمد بن شعفر، علاء بن



عبدالرحمن سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

۱۸۹۷۔ سید بن سعید، حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، عبدالملک بن مروان نے حضرت ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے پاس سے کچھ آسائش خانگی کا سامان بھیجا، جب رات ہوئی تو رات سے اٹھ کر عبدالملک نے اپنے خادم کو آواز دی، شاید خادم کو دیر ہو گئی، عبدالملک نے اس پر لعنت کی، صبح ہوئی تو ام الدرداء نے عبدالملک سے کہا میں نے رات سنا تھا کہ تم نے اپنے خادم کو بلائے کے وقت اس پر لعنت کی، میں نے ابو الدرداء سے سنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن تہ شفع ہوں گے اور نہ گواہ۔

۱۸۹۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو عسان سمی، عاصم بن تھریعی، معتمر بن سلیمان، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ حفص بن میسرہ کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے۔

۱۸۹۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، معاویہ بن ہشام، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، ابو حازم، حضرت ام الدرداء، حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ گواہ ہوں گے اور نہ شفع۔

۱۹۰۰۔ محمد بن عباد، ابن ابی عمر، مروان، زید، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ! مشرکین کے لئے بدعا کیجئے، آپ نے

مُحَمَّدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ \*

۱۸۹۷۔ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ عَائِدَةَ الْأُمَيْيَّةَ بِنَ مَرْوَانَ بَعَثَتْ إِلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ بِأَنْجِيَاءٍ مِنْ عِبَادٍ فَلَمَّا أَنَّ كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَامَ عَبْدُ الْأُمَيْيَّةِ مِنَ الْمَيْمَنِ فَلَمَّا خَادِمَةٌ فَكَانَتْهُ أَيْطَأُ عَلَيْهِ فَلَعَنَهُ فَمَتَا أَصْبَحَ قَالَتْ لَهُ أُمُّ الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُكَ اللَّيْلَةَ لَعَنْتَ خَادِمَكَ حِينَ دَعَوْتَهُ فَقَالَتْ سَمِعْتُ أَنَّ الدَّرْدَاءَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُونُ اللَّعَّانُونَ شَفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ \*

۱۸۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو عَسَانَ الْمُسْتَمْعِيُّ وَغَاصِمُ بْنُ النُّضْرِ النَّبَسِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَلَّا هَذَا عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ \*

۱۸۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ وَابْنِ حَازِمٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّعَّانِينَ لَا يَكُونُونَ شُهَدَاءَ وَلَا شَفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ \*

۱۹۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدَاةٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ أَبِي الْفَزَارِيِّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ عَلَيَّ

الْمُشْرِكِينَ قَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ لَعْنًا وَإِنَّمَا  
يَبْعَثُ رَحْمَةً \*

(۲۹۷) بَاب مَنْ لَعَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ سَبَّهُ أَوْ دَعَا عَلَيْهِ وَلَيْسَ  
هُوَ أَهْلًا لِذَلِكَ كَانَ لَهُ زَكَاةٌ وَأَجْرًا  
وَرَحْمَةٌ \*

۱۹۰۱ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَكَلَّمَاهُ بَشْيَاءَ لَأَ  
أَذْرِي مَا هُوَ فَأَغْضَبَاهُ فَلَعَنَهُمَا وَسَبَّهُمَا فَلَمَّا  
خَرَجَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَصَابَ مِنَ  
الْخَيْرِ شَيْئًا مَا أَصَابَهُ هَذَانِ قَالَ وَمَا ذَلِكَ قَالَتْ  
قُلْتُ لَعَنْتُهُمَا وَسَبَبْتُهُمَا قَالَ أَوْ مَا عَلِمْتَ مَا  
شَارَطْتُ عَلَيْهِ رَبِّي قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ  
فَأَيُّ الْمُسْلِمِينَ لَعَنْتُ أَوْ سَبَبْتُ فَأَجْعَلْهُ لَهُ زَكَاةً  
وَأَجْرًا \*

فرمایا، مجھے لعنت کنندہ بنا کر نہیں بھیجا گیا، بلکہ رحمت بنا کر بھیجا  
گیا ہے۔

باب (۲۹۷) جس کسی پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ  
و سلم نے لعنت کی یا اس کے لئے بددعا وغیرہ کی  
اور وہ اس کا اہل نہ تھا تو یہ اس کے لئے اجر اور  
رحمت کا باعث ہو گا۔

۱۹۰۱۔ زہیر بن حرب، جریر، ابو الضحی، مسروق، حضرت عائشہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ شخص آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے معلوم نہیں کہ آپ  
سے کیا باتیں کیں، بالآخر انہوں نے حضور کو غصہ والا دیا، حضور  
نے ان پر لعنت کی اور برا کہا، جب وہ دونوں نکل کر چلے گئے تو  
میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ان دونوں کے علاوہ اور کون  
تو خیر پہنچ گئی باقی انہیں خیر نہیں پہنچے گی، آپ نے فرمایا، کیوں،  
میں نے کہا اس لئے کہ آپ نے ان پر لعنت کی ہے، آپ نے  
فرمایا تجھے معلوم نہیں کہ میں نے اپنے پروردگار سے جو شرط کی  
ہے میں نے عرض کیا، اے میرے مالک میں آدمی ہوں لہذا  
جس پر میں لعنت کروں یا برا کہوں تو یہ لعنت وغیرہ اس کے لئے  
پاکی اور اجر بنادے۔

(فائدہ) روایت میں خود زبانِ اقدس سے صاف طور پر بشریت رسولِ مکی، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ جو خواص اور لوازم بشری ہیں وہ  
آپ میں بھی موجود تھے۔ واللہ اعلم۔

۱۹۰۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو  
كَرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا  
عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السُّعْدِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ  
كَانَهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ  
حَدِيثِ جَرِيرٍ وَ قَالَ فِي حَدِيثِ عِيسَى فَحَلَّوْا  
بِهِ نُسَبَّهُمَا وَلَعَنَهُمَا وَأَخْرَجَهُمَا \*

۱۹۰۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، ابو معاویہ، (دوسری سند)  
علی بن حجر سعدی، اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن  
یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ جریر کی روایت کی طرح  
حدیث مروی ہے، باقی عیسیٰ کی روایت میں ہے کہ انہوں نے  
آپ کے ساتھ خلوت کی، آپ نے انہیں برا کہا اور ان پر  
لعنت بھیجی اور انہیں نکلوا دیا۔



۱۹۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَعْمَانَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَتِمَّا رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِثْلَهُ أَوْ لَعْنَهُ أَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً \*

۱۹۰۴ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نَعْمَانَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّ فِيهِ زَكَاةً وَأَجْرًا \*

۱۹۰۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كَرِيمٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَعْمَانَ مِثْلَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عِيسَى جَعَلَ وَأَجْرًا فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَعَلَ وَرَحْمَةً فِي حَدِيثِ جَابِرٍ \*

۱۹۰۶ - حَدَّثَنَا فَتِيَّةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغْبِرَةُ بَعْثِي ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَتُخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ آذَنَتْهُ شَمَتُهُ لَعْنَتُهُ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَزَكَاةً وَقُرْبَةً تَقَرَّبَهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ \*

۱۹۰۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَوْ جَلَدْتُهُ قَالَ أَبُو الزِّنَادِ وَهِيَ لَعْنَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا هِيَ جَلَدْتُهُ \*

۱۹۰۳۔ محمد بن عبد اللہ بن نعیمان، بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، الہی میں آدمی ہوں تو جس مسلمان کو میں برا کہوں یا لعنت کروں یا اسے سزا دوں تو یہ اس کے لئے باعث پاکی اور رحمت بنادے۔

۱۹۰۴۔ ابن نعیمان، بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابو صالح، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں رحمت کے بجائے اجر اٹھا کر ہے۔

۱۹۰۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، ابو معاویہ (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ، اعمش ابن نعیمان کے ساتھ ان کی روایت کے ہم معنی روایت بیان کی ہے۔ باقی عیسیٰ بن یونس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں اجر اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں رحمت کا لفظ بولا ہے۔

۱۹۰۶۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الہی میں تیرے ساتھ عہد کرتا ہوں کہ جس کا تو خلاف نہیں کرے گا، میں آدمی ہوں، تو مومنین میں سے جسے میں ایذا دوں، برا کہوں یا لعنت کروں، ماروں تو یہ اس کے لئے باعث رحمت اور پاکی کرنا اور اسکی نزدیکی عطا کر کہ جس سے وہ قیامت کے دن تیرا قرب حاصل کرے۔

۱۹۰۷۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابو الزناد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے مگر یہ کہ اس میں او جلد دیا میں اسے ماروں، ابو الزناد کہتے ہیں، یہ حضرت ابو ہریرہ کی لعنت ہے، ورنہ جلدت ہے۔

۱۹۰۸ - حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَفَّاذُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثِهِ \*

۱۹۰۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ سَالِمٍ مَوْلَى النَّصْرِيِّينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّمَا مُحَمَّدٌ بَشَرٌ يَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ وَإِنِّي قَدْ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تَخْلُقَنِيهِ فَايُّمًا مُؤْمِنٍ أَوْ كَافِرًا أَوْ مَسِيئًا أَوْ جَاهِلًا لَهُ كَفَّارَةٌ وَقُرْبَةٌ تَقَرِّبُهُ بِنَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ \*

۱۹۱۰ - حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ فَايُّمًا عَبْدٌ مُؤْمِنٍ سَتَبْتُهُ فَاجْعَلْ ذَلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ \*

۱۹۱۱ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تَخْلُقَنِيهِ فَايُّمًا مُؤْمِنٍ أَوْ كَافِرًا أَوْ مَسِيئًا فَاجْعَلْ ذَلِكَ كَفَّارَةً لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ \*

۱۹۱۲ - حَدَّثَنِي هَارُوتُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحُجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ

۱۹۰۸ - سليمان بن معبد، سليمان بن حرب، حماد بن زيد، أيوب، عبد الرحمن الأعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۹۰۹ - سعید بن ابی سعید، سالم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے۔ الہی میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) انسان ہوں، غصہ آجاتا ہے، جیسا کہ انسان کو غصہ آتا ہے اور میں تجھ سے ایک عہد کرتا ہوں، جس کا تو خلاف نہیں کریگا کہ جس مومن کو میں ایذا دوں، یا برا کہوں یا سزا دوں، تو یہ اس کے گناہ کا کفارہ کر دے، اور اسے قرب عطا فرما کہ جس سے وہ تجھ سے قیامت کے دن تقرب حاصل کرے۔

۱۹۱۰ - حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ اے اللہ! جس مسلمان بندہ کو میں برا کہوں، تو یہ چیز اس کے لئے قیامت کے دن اپنی نزدیکی کا سبب بن دے۔

۱۹۱۱ - زہیر بن حرب، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، ابن ابی شہاب، حضرت سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے، الہی میں تجھ سے وعدہ لیتا ہوں، جس کے خلاف نہ کیجوں، کہ جس کسی ایماندار کو میں برا کہوں یا کوڑے لگاؤں، تو اس فعل کو قیامت کے دن اس کے گناہوں کا کفارہ کر دینا۔

۱۹۱۲ - ہاروت بن عبد اللہ، حجاج بن الشاعر، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابو الزہیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ



سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، میں بھی انسان ہوں اور میں نے اپنے پروردگار سے شرط کر لی ہے کہ جس مسلمان بندہ کو میں برا بھلا کہوں یا گال دوں، تو یہ چیز اس کے گناہوں کی طہارت اور باعث اجر ہو جائے۔

۱۹۱۳۔ ابن ابی خلف، روح (دوسری سند) عبد بن حمید، ابو عاصم، ابن جریر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۹۱۳۔ زہیر بن حرب اور ابو معن القاشی، عمر بن یونس، عکرمہ بن عمار، اسحاق بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی، جسے ام انس کہتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کو دیکھا تو فرمایا، تو ہی وہ لڑکی ہے، تو تو بڑی ہو گئی، خدا کرے تیری عمر بڑی نہ ہو، وہ لڑکی یہ سن کر ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس روٹی آئی، ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا، بیٹی تجھے کیا ہوا، وہ بولی میرے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا کی ہے، کہ میری عمر بڑی نہ ہو، اب میں کبھی بڑی نہ ہوں گی، یا یہ فرمایا کہ تیری ہجولی بڑی نہ ہو، یہ سن کر ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا جلدی سے اپنی اوڑھنی اوڑھتی ہوئی نکلیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر ملیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، اے ام سلیم کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا اے نبی اللہ! آپ نے میری یتیم لڑکی کے لئے بددعا کی ہے۔ آپ نے فرمایا کیا بددعا، ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بولیں، وہ کہتی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اس کی یا اس کی ہجولی کی عمر دراز نہ ہو۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے، اور فرمایا اے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو نہیں جانتی ہے کہ میں نے اپنے پروردگار سے شرط کر لی ہے۔ میری شرط یہ ہے کہ میں نے بارگاہ النبی میں

ابن جریر بن العسبر بنی ابو الزبیر کہ سمیع جابر بن عبد اللہ یقولوا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما انا بشر وانی اشتراطت علی ربی عز وجل انی غفیر من المسلمین سبقتہ او سکتہ ان ینکون ذلک لہ زکاة واجرًا \*

۱۹۱۳۔ حدیث ابن ابی خلف حدیثنا روح ح و حدیثنا عبد بن حمید حدیثنا ابو عاصم جمیعاً عن ابن جریر بنی بهذا الإسناد مثله \*

۱۹۱۴۔ حدیثی زہیر بن حرب و ابو معن القاشی و الفضل بن زہیر قال حدیثنا عمر بن یونس حدیثنا عکرمہ بن عمار حدیثنا اسحق بن ابی طلحہ حدیثی انس بن مالک قال کانت عند ام سلمہ یتیم وھي ام انس فرأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیتیم فقال انت حیة لقد کبرت لا کبر سبت فرجعت الیتیم بلی ام سلمہ تبکی فقالت ام سلمہ ما لک یا نبی قالت الحارۃ دعا عنی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا ینکبر سنی قالان لا ینکبر سنی ابدا او قالت قرنی فخرجت ام سلمہ مستعجۃ تلوت جمارھا حتی لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لک یا ام سلمہ فقالت یا نبی اللہ ادعوت علی یتیمی قال وما ذلک یا ام سلمہ قالت زعمت انک دعوت ان لا ینکبر سنی و لا ینکبر قرنیھا قال فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال یا ام سلمہ اما تعلمین ان شرطی علی ربی انی اشتراطت عنی ربی فقلت انما انا

بَشَرٌ أَرْضَنِي كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ وَأَغْضَبُ كَمَا  
يَغْضَبُ الْبَشَرُ فَأَيُّمَا أَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَيْهِ مِنْ  
أُمَّتِي بِدَعْوَةٍ لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٌ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهُ  
صَبْرًا وَزَكَاةً وَقَرْبَةً يُقَرَّبُ بِهَا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
وَقَالَ أَبُو مَعْنٍ يُتِمُّهُ بِالتَّصْغِيرِ فِي الْمَوَاضِعِ  
الثَّلَاثَةِ مِنَ الْحَدِيثِ \*

عرض کیا ہے کہ میں ایک انسان ہوں، خوش ہوتا ہوں، جیسے  
آدمی خوش ہوتا ہے اور غصہ کرتا ہوں، جیسا کہ آدمی غصہ کرتا  
ہے، اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو بد و عادات، اور وہ اس  
بد و عادات کا وارث ہو، تو یہ چیز اس کے لئے طہارت اور پاکیزگی کا  
سبب کر دیتا اور ایسی قربت کر دیتا کہ جس سے وہ قیامت کے  
دن تجھ سے تقرب حاصل کرے، ابو معن نے تینوں مقام پر  
”یتیمہ“ تصغیر کے ساتھ کہا ہے۔

(فائدہ) عقل مند انسان کے لئے صرف اشارہ کافی ہے، باقی جس کے دماغ میں جہالت اور بغض و عناد بھرا ہوا ہو، وہ اشارہ تو کچا سورت دیکھ  
کر اس کا بھی منکر ہو جاتا ہے، بہر حال ان تمام روایات سے روز روشن کی طرح بشریت رسول اور خصوصیت کے ساتھ اس روایت سے  
عدم حضور و ظہور اور عدم علم غیب ثابت ہو گیا۔

۱۹۱۵۔ محمد بن ثنیٰ عنزی (دوسری سند) ابن ہشام، امیہ بن  
خالد، شعبہ، ابو حمزہ قصاب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوھر سے تشریف لائے، میں دروازہ کے  
پیچھے چھپ گیا۔ آپ نے آکر میرے دونوں شانوں کے  
درمیان تھپکا، اور فرمایا جا کر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میرے  
پاس بلا لاؤ، میں گیا اور (آکر) کہا، وہ کھانا کھا رہے ہیں، تھوڑی  
دیر کے بعد پھر فرمایا، جا کر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میرے  
پاس بلا لاؤ، میں گیا (اور آکر) کہا، وہ ابھی تک کھانا کھاتے ہیں۔  
آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کا پیٹ نہ بھرے، ابن ثنیٰ کہتے ہیں  
کہ میں نے امیہ سے ”کھانی“ کے معنی پوچھے۔ انہوں نے کہا،  
ہاتھ سے تھپکی دینا۔

۱۹۱۶۔ اسحاق بن منصور، نصر بن شعیب، ابو حمزہ، حضرت  
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ میں بچوں  
کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف  
لائے تو میں چھپ گیا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۹۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْزِيُّ ح  
و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ وَالتَّنْفُذُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا  
حَدَّثَنَا أُمِّيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي  
حَمْزَةَ الْقَصَّابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ  
الْعَبْدُ مَعَ الصَّبِيَّانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ قَالَ فَجَاءَ  
فَحَطَّأَنِي حَطَّاءُ وَقَالَ اذْهَبْ وَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ  
قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَا أَكُلُ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي  
اذْهَبْ فَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ  
يَا أَكُلُ فَقَالَ لَا أَشْبِعُ اللَّهَ بَطْنَهُ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى  
قُلْتُ يَا أُمِّيَّةُ مَا حَطَّأَنِي قَالَ فَقَدَنِي قَدَّةُ \*

۱۹۱۶ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا  
النَّضَرُ بْنُ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا أَبُو  
حَمْزَةَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنْتُ الْعَبْدُ  
مَعَ الصَّبِيَّانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَأَحْبَبَاتُ مِنْهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ \*

باب (۲۹۸) دورے آدمی کی خدمت اور اس کے

(۲۹۸) بَاب ذِمَّ ذِي الْوَجْهَيْنِ وَتَحْرِيمِ



## افعال کی حرمت۔

۱۹۱۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بدترین لوگوں میں سے دور کا شخص ہے، جو ایک رخ لے کر اس کے پاس جاتا ہے اور دوسرا رخ لے کر اس کے پاس جاتا ہے۔

۱۹۱۸۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، یزید بن ابی حمیب، عراق بن مالک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، وہاں فرما، نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، لوگوں میں سے بدترین دور کا شخص وہ ہے، جو ایک رخ لے کر ان کے پاس جاتا ہے اور دوسرا رخ لے کر ان کے پاس جاتا ہے۔

۱۹۱۹۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس و ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) امیر بن حرب، جریر، عمارہ، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم لوگوں میں سے بدترین دورے انسان کو پاؤ گے، جو ایک رخ لے کر ان کے پاس آتا ہے اور دوسرا رخ لے کر ان کے پاس جاتا ہے۔

باب (۲۹۹) جھوٹ کی حرمت اور اس کے جواز کی صورتیں۔

۱۹۲۰۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس و ابن شہاب، حمید بن عبد الرحمن نے اپنی والدہ ام کلثوم سے سنا، جو مہاجرات اول میں سے تھیں اور جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، انہوں نے کہا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپؐ نے فرمایا، جھوٹا وہ نہیں ہے، جو لوگوں

## فِعْلِهِ \*

۱۹۱۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءَ بِوَجْهِهِ وَهَؤُلَاءَ بِوَجْهِهِ \*

۱۹۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكٍ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ رَسُولٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءَ بِوَجْهِهِ وَهَؤُلَاءَ بِوَجْهِهِ \*

۱۹۱۹۔ حَدَّثَنِي حُرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْدُونَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءَ بِوَجْهِهِ وَهَؤُلَاءَ بِوَجْهِهِ \*

(۲۹۹) بَابُ تَحْرِيمِ الْكَذِبِ وَبَيَانِ الْمُبَاحِ مِنْهُ \*

۱۹۲۰۔ حَدَّثَنِي حُرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أُمَّهُ أُمَّ كَلثُومَ بِنْتَ عَفْفَةَ بِنْتِ أَبِي مُعَيْطٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَى اللَّاتِي تَابَعْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْرًا وَيَنْجِي خَيْرًا قَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَلَمْ أَسْمَعْ يُرْخَصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ كَذِبًا إِلَّا فِي ثَلَاثٍ الْحَرْبِ وَالْبَصْلِخِ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيثِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَحَدِيثِ امْرَأَتِهَا أَزَوْجَهَا \*

میں صلح کرائے، یا کوئی اچھائی کی بات (لڑائی کے دفع کے لئے) خلاف واقعہ کہے یا لگائے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ تین مقامات کے علاوہ میں نے کسی جھوٹ کی اجازت نہیں سنی (ایک) لڑائی میں (دوسرے) لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے وقت (تیسرے) شوہر کو بیوی سے اور بیوی کو شوہر سے بات چیت کرنے میں۔

(فائدہ) زوجین بغرض ازدیاد محبت ایسا کریں، تو یہ درست ہے بشرطیکہ کسی کا نقصان نہ ہو، اور اگر نکر و فریب کی غرض سے ایسا کریں، جس سے کسی کی حق تلفی ہو، تو وہ بالاجمال حرام ہے، مگر اسے قلیل جھوٹ کہہ دیا ہے۔ درندہ یہ تعریفیں اور تو یہ ہے، جھوٹ بولنا کسی بھی حالت میں درست نہیں، علامہ طبری وغیرہ کی یہی رائے ہے، باقی قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ مذکورہ بالا صورتوں میں بغرض مصلحت شرعی جھوٹ بولنا بالاتفاق جائز ہے۔

۱۹۲۱۔ عروناقد، یعقوب بن ابراہیم بن سعد بن ابی اسحق، صلیح، محمد بن مسلم، بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے، باقی صلیح کی روایت میں، ان تینوں امروں میں رخصت یونس کی روایت کی طرح ابن شہاب کے بجائے ام کلثوم سے مروی ہے۔

۱۹۲۱ - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ الْقَافِدِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَقَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعْهُ يُرْخَصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ بَعِثَ مَا جَعَلَهُ يُونُسُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ شَهَابٍ \*

۱۹۲۲۔ عروناقد، اسماعیل بن ابراہیم، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ، یہاں تک روایت مروی ہے کہ وہ خیر کی بات لگائے، باقی روایت کا اگلا حصہ مذکور نہیں ہے۔

۱۹۲۲ - وَحَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ الْقَافِدِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَنَسِيَ خَيْرًا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا نَعْنِدُ \*

باب (۳۰۰) چغلی کی حرمت!

(۳۰۰) بَابُ تَحْرِيمِ النَّمِيمَةِ \* ۱۹۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَصَةُ هِيَ النَّمِيمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ وَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى

۱۹۲۳۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابوالاسحاق، ابوالاحوص، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں تمہیں بتلاؤں کہ بہتان قبیح کیا چیز ہے۔ وہ چغلی ہے جو لوگوں میں عداوت اور دشمنی پھیلائے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی سچ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ خدا کے ہاں سچا



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ حَتَّى  
يُكْتَبَ صِدْقًا وَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ كَذِبًا \*

(۳۰۱) بَابُ قُبْحِ الْكَذِبِ وَحُسْنِ الصِّدْقِ  
وَفَضِيلِهِ \*

۱۹۲۴ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ  
أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا  
وَقَالَ النَّحْوَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي  
وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ  
يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى  
يُكْتَبَ صِدْقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ  
وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ  
حَتَّى يُكْتَبَ كَذِبًا \*

۱۹۲۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَادُ  
بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ  
مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ  
الصَّدْقَ بَرٌّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ  
الْعَبْدَ لَيَسْحَرِي الصَّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ  
صِدْقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ فُجُورٌ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي  
إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَسْحَرِي الْكَذِبَ حَتَّى  
يُكْتَبَ كَذِبًا قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَةِ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

۱۹۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَعِيرٍ  
حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ  
ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ  
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ

لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ خدا کے ہاں  
جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

باب (۳۰۱) جھوٹ کی برائی اور سچ کی اچھائی اور  
اس کی فضیلت۔

۱۹۲۴۔ زہیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم،  
جریر، منصور، ابو داؤد، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا، سچ نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی  
ہے، اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ خدا کے ہاں سچا لکھ  
دیا جاتا ہے۔ اور جھوٹ برائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور  
برائی دوزخ میں لے جاتی ہے، اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے،  
یہاں تک کہ خدا کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

۱۹۲۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ہناد بن السری، ابو الاحوص، منصور،  
ابو داؤد، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سچائی  
نیکی کاری ہے اور نیکی کاری جنت میں لے جاتی ہے اور بندہ سچ  
بولنے کی کوشش میں رہتا ہے یہاں تک کہ خدا کے ہاں اسے  
صدیق لکھ دیا جاتا ہے، اور جھوٹ برائی ہے اور برائی دوزخ میں  
لے جاتی ہے، اور بندہ جھوٹ کا متلاشی رہتا ہے یہاں تک کہ  
خدا کے ہاں اسے کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔ ابن ابی شیبہ نے اپنی  
روایت میں عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظ بولا ہے۔

۱۹۲۶۔ محمد بن عبداللہ بن نعیر، ابو معاویہ، وکیع، اعمش،  
(دوسری سند) ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حضرت  
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم سچ بولنے کا التزام  
رکھو، سچ نیکی کاری کا راستہ بتاتا ہے، اور نیکی کاری جنت میں لے

بِالصَّدَقِ فَإِنَّ الصَّدَقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ  
يَهْدِي إِلَى الْخَيْرِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ  
وَيَتَحَرَّى الصَّدَقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا  
وَأَيًّا كُفٍّ وَالْكَذِبُ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى  
الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ  
الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ  
عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا \*

جاتی ہے اور آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے، اور سچ بولنے کا مستلاشی  
رہتا ہے یہاں تک کہ خدا کے ہاں اسے صدق لکھ دیا جاتا ہے  
اور جھوٹ سے پرہیز کر دے، اس لئے جھوٹ برائی کا راستہ بتاتا ہے  
اور برائی و وزخ میں لے جاتی ہے، اور انسان برابر جھوٹ بولتا  
رہتا ہے، اور جھوٹ کا مستلاشی رہتا ہے، یہاں تک کہ دربار الہی  
میں کذاب (جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔

(فائدہ) انسان کے تمام اخلاق و عیہ میں سب سے بری اور مذموم عادت جھوٹ کی ہے۔ یہ جھوٹ خواہ زبان سے بولا جائے، یا عمل سے اس  
کا اظہار کیا جائے اس لئے کہ ہمارے تمام اعمال کی بنیاد اس پر ہے کہ وہ واقعہ کے مطابق ہوں، اور جھوٹ کلی طور پر اس کی ضد ہے اس لئے  
یہ برائی ہر ایک قسم کی قوی و عملی برائیوں کی جڑ ہے، انسان کے دل کی بات خدا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ اس کے اظہار کی صرف ایک ہی  
صورت ہے کہ آدمی خود اس کا اظہار کرے، اب اگر وہ اندرونی طور پر صحیح بات چہن بوجھ کر ظاہر نہیں کرتا، بلکہ اس کے خلاف بیان کرتا ہے،  
تو دوسری دنیا کو فریب دے رہا ہے، ایسے شخص میں جتنی بھی برائیاں ہوں، وہ کم ہیں کیونکہ اس نے تو آئینہ حقیقت کی کوپش پائش کر دیا ہے۔

۱۹۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ  
أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ  
الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ  
عِيسَى وَيَتَحَرَّى الصَّدَقَ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ وَفِي  
حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ حَتَّى يُكْتَبَ اللَّهُ \*

۱۹۲۷ - منجاب بن حارث تمیمی، ابن مسہر (دوسری سند) اسحاق  
بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ  
روایت مروی ہے، باقی عیسیٰ کی روایت میں سچ اور جھوٹ کے  
مستلاشی رہنے کا تذکرہ نہیں ہے۔ اور ابن مسہر کی روایت میں یہ  
الفاظ ہیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے (سچا یا جھوٹا) لکھ لیتا  
ہے۔

(۳۰۲) بَابُ فَضْلِ مَنْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ  
الْغَضَبِ وَبِأَيِّ شَيْءٍ يَذْهَبُ الْغَضَبُ \*

باب (۳۰۲) غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو پانے  
کی فضیلت اور کس چیز سے غصہ جاتا رہتا ہے۔

۱۹۲۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَغُثَّانُ بْنُ  
أَبِي مُنِيَّةٍ وَالْأَعْمَشُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ  
سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعْدُونَ  
الرَّقُوبَ فِيكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِي لَا يُؤْتِدُ لَهُ قَالَ  
لَيْسَ ذَلِكَ بِالرَّقُوبِ وَلَكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ  
يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهِ شَيْئًا قَالَ فَمَا تَعْدُونَ الصُّرْعَةَ

۱۹۲۸ - قتیبہ بن سعید، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابراہیم  
تمیمی، حارث بن سدید، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا تم رقبہ کسے کہتے ہو؟ ہم نے عرض کیا کہ جس کے اولاد  
نہ ہوتی ہو، (یعنی زندہ نہ رہے) آپ نے فرمایا رقبہ یہ نہیں  
ہے۔ بلکہ رقبہ وہ ہے کہ جس نے پہلے سے اپنی اولاد میں سے  
کسی کو آگے نہ بھیجا ہو، پھر آپ نے فرمایا تم زبردست پہلوان  
کے کہتے ہو؟ ہم نے عرض کیا، زبردست پہلوان وہ شخص ہے،



فِيكُمْ قَالَ فَلَمَّا الَّذِي لَا بَصَرَهُ الرَّحَالُ قَالَ  
لَيْسَ بِذَلِكَ وَلَكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ  
الْغَضَبِ \*

۱۹۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو  
كَرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا  
إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ  
كَتَابَهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ \*

۱۹۳۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَبْدُ الْأَعْلَى  
بْنُ حَمَّادٍ قَالَا كِتَابَهُمَا قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ  
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي  
يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ \*

۱۹۳۱- حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ  
أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ قَالُوا فَالشَّدِيدُ أَيُّمُ هُوَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ \*

۱۹۳۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ  
حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ ح وَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَهْرَامٍ أَخْبَرَنَا  
أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ كَثَّابٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ \*

۱۹۳۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ  
الْعَلَاءِ قَالَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ  
حَدَّثَنَا ...

جسے لوگ پچھا نہ سکیں آپؐ نے فرمایا زبردست پہنوان یہ  
نہیں ہے بلکہ وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھ  
سکے۔

۱۹۲۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ (دوسری سند)  
اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے اسی سند کے  
ساتھ اسی کے ہم معنی روایت مروی ہے۔

۱۹۳۰- یحییٰ بن یحییٰ، عبدالاعلیٰ بن حماد، ابن شہاب، سعید بن  
المسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، پہنوان یہ  
نہیں ہے، جو کشتی میں پچھاڑ دے، بلکہ طاقتور (تو) وہی شخص  
ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھ سکتا ہو۔

۱۹۳۱- حاجب بن ولید، محمد بن حرب، زبیدی، زہری، حمید بن  
عبدالرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے  
ہیں، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا ہے  
تھے طاقتور پہنوان نہیں ہوتا، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ  
پھر طاقتور اور کون ہے؟ فرمایا جو شخص غصہ کے وقت اپنے آپ  
کو قابو میں رکھ سکتا ہو۔

۱۹۳۲- محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر (دوسری  
سند) عبداللہ بن عبدالرحمن بن بہرام، ابو الیمان، شعیب،  
زہری، حمید بن عبدالرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت  
مروی ہے۔

۱۹۳۳- یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن العلاء، ابو معاویہ، اعمش، عدنی بن  
ثابت، حضرت سیمان بن صرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے  
ہے۔

ثَابِتٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا يَحْمَرُّ عَيْنَاهُ وَتَنْفِخُ أُودَاجَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي نَأْغُرُفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي بَعْدَ أُعُودٍ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ الرَّجُلُ وَهَلْ تَرَى بِي مِنْ جُنُونٍ قَالَ أَهْنِ الْعَنَاءَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَى وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّجُلُ \*

۱۹۳۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا يَغْضِبُ وَيَحْمَرُّ وَجْهَهُ فَظَنَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ دَا عَنهُ أُعُودٌ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَامَ إِلَى الرَّجُلِ رَجُلٌ مِمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَذَرِي مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ دَا عَنهُ أُعُودٌ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ أَمْ جُنُونًا تَرَانِي \*

۱۹۳۵ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَقِصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

(۳۰۳) بَابُ خَلْقِ الْإِنْسَانِ حَقِيقًا لَا يَتِمُّ إِلَيْكَ \*

۱۹۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

میں باہم گالی گلوچ ہوئی، ان میں سے ایک کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور گردن کی رگیں پھوٹ گئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ شخص وہ کہہ دے، تو جو حالت اس کی ہو رہی ہے، وہ جاتی رہے، یعنی اعود باللہ من الشیطان الرجیم، وہ شخص بولا کیا آپ مجھ میں کچھ جنون سمجھتے ہیں؟ بنی علاء کی روایت میں اس آدمی کا ذکر نہیں ہے۔

۱۹۳۴ - نصر بن علی جہضمی، ابو اسامہ، اعمش، عدی بن ثابت حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں میں باہم گالی گلوچ ہوئی، ایک کا غصہ کی وجہ سے چہرہ سرخ ہو گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی حالت ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ مجھے ایک ایسا لفظ معلوم ہے کہ اگر یہ آدمی وہ لفظ کہہ دے تو اس کی یہ حالت جاتی رہے گی۔ وہ لفظ یہ ہے، اعود باللہ من الشیطان الرجیم، ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سن کر اسے جا کر کہہ کیا تو پتا ہے کہ حضور نے ابھی کیا فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا ہے کہ میں ایک کلمہ جانتا ہوں، جس سے اس کا غصہ جاتا رہے اعود باللہ من الشیطان الرجیم، اس آدمی نے کہا، کیا تو مجھے دیوانہ سمجھتا ہے۔

۱۹۳۵ - ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

باب (۳۰۳) انسان کی تخلیق بے قابو ہونے ہی پر ہے۔

۱۹۳۶ - ابو بکر بن ابی شیبہ، یونس بن محمد، حماد بن سلمہ، ثابت



صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اللہ نے جنت میں آدم کا پتلا بنایا تو جتنی مدت چاہا، جنت میں رکھا، ابلیس اس کے چاروں طرف گھومتا اور دیکھتا یہ کیا ہے، جب اندر سے کھوکھلا دیکھا، تو بولا خدا نے اسے ایسی مخلوق بنایا ہے جو اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے گا۔

۱۹۳۷۔ ابو بکر بن نافع، بہرہ حماد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

باب (۳۰۴) چہرے پر مارنے کی ممانعت۔

۱۹۳۸۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، مغیرہ، ابو الزناد، اخرج حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو چہرے پر مارنے سے بچے۔

۱۹۳۹۔ عمرو بن قنبر، زبیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں ہے کہ جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو مارے۔

۱۹۴۰۔ شیبان بن فروخ، ابو عوانہ، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، اگر تم میں سے کسی کی اپنے بھائی سے لڑائی ہو، تو چہرہ پر مارنے سے بچو۔

۱۹۴۱۔ عبید اللہ بن معاذ عمری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ قتادہ، ابو ایوب، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اگر کسی کی اپنے بھائی سے لڑائی ہو تو، چہرے پر ہرگز طمانچہ نہ مارے۔

۱۹۴۲۔ نصر بن علی، بواسطہ اپنے والد، ثنی، (دوسری سند) محمد بن حاتم، عبدالرحمن بن مہدی، ثنی بن سعید، قتادہ، ابو ایوب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ

تَابَتْ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللَّهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتْرُكَهُ فَجَعَلَ إِبْلِيسُ يُطِيفُ بِهِ يَنْظُرُ مَا هُوَ قَلَمًا رَأَاهُ أَجْوَفَ عَرَفَ أَنَّهُ خَلَقَ خَلْقًا لَا يَمْنَالُكَ \*

۱۹۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ \*

(۳۰۴) بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْوَجْهِ \*

۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ أَبِي الْحَزَامِيِّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَحْتَسِبِ الْوَجْهَ \*

۱۹۳۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَرُ بْنُ النَّاقِدِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ \*

۱۹۴۰۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ حَدَّثَنَا أَبُو غَوَاثَةَ عَنْ سَهْبِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَنْتِ الْوَجْهَ \*

۱۹۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعُمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلَا يَنْطِمْ الْوَجْهَ \*

۱۹۴۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَيْنٍ الْهَضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْمُشَنَّى ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ

انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب تم میں سے کسی کا اپنے بھائی سے لڑائی ہو، تو مزہ سے بچا رہے، کیونکہ اللہ رب العزت نے آدمی کو اپنی صورت پر بنایا ہے (۱)۔

۱۹۳۳۔ محمد بن عثمان، عبدالصمد، دھام، قتادہ، یحییٰ بن مالک المراءغی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا اپنے بھائی سے لڑائی ہو تو چہرے پر مارنے سے بچو۔

باب (۳۰۵) انسانوں کو ناحق عذاب دینے پر سخت وعید کا بیان۔

۱۹۳۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد، ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام میں چند لوگوں پر سے گزرے، جن کو دھوپ میں کھڑا کر دیا گیا تھا۔ اور ان کے سروں پر دوغن لپیٹا گیا تھا، ہشام نے پوچھا، ان کی یہ حالت کیوں ہے؟ لوگوں نے کہا وصول خراج کے لئے انہیں عذاب دیا جا رہا ہے۔ فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اللہ ان لوگوں کو عذاب دے گا، جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔

۱۹۳۵۔ ابو کریب، ابواسامہ، ہشام اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ہشام بن حکیم بن حزام کا ملک شام میں چند قطعی لوگوں سے گزر ہوا جنہیں دھوپ میں کھڑا کر دیا گیا تھا، فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے، لوگوں نے کہا کہ وصول جزیہ کے لئے

الْمُثْنَىٰ بِنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ حَنَابٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَحَدًا فَلْيَحْتَبِ الْوَجْهَ فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ \*  
۱۹۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ مَالِكٍ الْمَرَاغِيِّ وَهُوَ أَبُو أَيُّوبَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَحَدًا فَلْيَحْتَبِ الْوَجْهَ \*

۱۹۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمٍ بْنِ حِزَامٍ قَالَ مَرَّ بِالشَّامِ عَلَى أَنَاسٍ وَقَدْ أَقْبَسُوا فِي الشَّمْسِ وَصَبَّ عَنِي رُءُوسُهُمُ الزَّيْتُ فَقَالَ مَا هَذَا فَيَلُّوْا يُعَذِّبُونَ فِي الْحَرَّاجِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ فِي الدُّنْيَا \*

(۳۰۵) بَابُ الْوَعِيدِ الشَّدِيدِ لِمَنْ عَذَّبَ النَّاسَ بِغَيْرِ حَقٍّ \*

۱۹۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَّ هِشَامُ بْنُ حَكِيمٍ بْنِ حِزَامٍ عَلَى أَنَاسٍ مِنَ الْأَنْبَاطِ بِالشَّامِ قَدْ أَقْبَسُوا فِي الشَّمْسِ فَقَالَ مَا شَأْنُهُمْ قَالُوا

(۱) اس کا ایک مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی صورت اپنی مشیت اور حکمت کے مطابق بنائی ہے کسی کے لئے جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی صورت میں مداخلت کرے۔ ویسے تو سارے ہی اعضاء اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائے ہیں چہرے کی خصوصیت کی وجہ یہ ہے کہ چہرہ انسان کا وہ عضو ہے جس کے ذریعے ایک انسان دوسرے انسانوں سے ممتاز ہوتا ہے۔

(۱) اس کا ایک مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی صورت اپنی مشیت اور حکمت کے مطابق بنائی ہے کسی کے لئے جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی صورت میں مداخلت کرے۔ ویسے تو سارے ہی اعضاء اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائے ہیں چہرے کی خصوصیت کی وجہ یہ ہے کہ چہرہ انسان کا وہ عضو ہے جس کے ذریعے ایک انسان دوسرے انسانوں سے ممتاز ہوتا ہے۔



حَبَسُوا فِي الْحِزْبِ فَقَالَ هِشَامٌ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا \*

۱۹۴۶- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَاءِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ وَأَمَرُهُمْ يَوْمَئِذٍ عُمَيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَلَى فَلَسْطِينَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَحَدَّثَهُ فَأَمَرَ بِهِمْ فَخَلُّوا \*

۱۹۴۷- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ وَحَدَّ رَجُلًا وَهُوَ عَلَى جَمْعٍ يُشَمْسِي نَامًا مِنَ النَّبْطِ فِي أَدَاءِ الْحِزْبِ فَقَالَ مَا هَذَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا \*

(۳۰۶) بَابُ أَمْرِ مَنْ مَرَّ بِسِلَاحٍ فِي مَسْجِدٍ أَوْ سَوْقٍ أَوْ غَيْرِهِمَا مِنَ الْمَوَاضِعِ الْجَامِعَةِ لِلنَّاسِ أَنْ يُحْسِبَكَ بِنَصَالِهَا \*

۱۹۴۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ جَابِرًا يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بِسِلَاحٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بِنَصَالِهَا \*

۱۹۴۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا وَ قَالَ يَحْيَى وَالْقُفْطُ لَهُ

انہیں حوالات کیا گیا۔ فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور سے سنا فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دیگا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔

۱۹۴۶- ابو کرب، وکیع، ابو معاویہ (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی جریر کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ کے گورنر اس زمانے میں عمیر بن سعد تھے، ہشام ان کے پاس گئے اور حدیث سنائی، عمیر نے حکم دے کر لوگوں کو رہا کرادیا۔

۱۹۴۷- ابو الطاہر، ابونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ہشام بن حکیم نے دیکھا کہ جمہور کے حاکم نے کچھ غلطی لوگوں کو ادائے جزیہ کے لئے دھوپ میں کھڑا کر رکھا ہے، فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے جو آدمی دنیا میں عذاب دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دے گا۔

باب (۳۰۶) جو شخص مسجد یا بازار وغیرہ اور لوگوں کے مجمع میں تیر لے کر نکلے، تو اسے اس کی بوریاں (پھل) پکڑ لینی چاہئیں!

۱۹۴۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، سفیان بن عیینہ، عروہ، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کچھ تیر لے کر مسجد کے اندر سے گزرا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تیروں کی بوریاں (پھل) پکڑ لو۔

۱۹۴۹- یحییٰ بن یحییٰ، ابو الربیع، حماد بن زید، عروہ بن زبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے

ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص کچھ تیر لے کر مسجد کے اندر سے گزرا اور تیروں کی بوریاں کھلی ہوئی تھیں، آپ نے فرمایا، اس کی پچاس پکڑ لو تاکہ کسی مسلمان کے چہ نہ جائیں۔

۱۹۵۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک شخص کو حکم دیا، جو مسجد میں تیر بانٹا تھا کہ جب تو تیر لے کر نکلے، تو ان کی پچاس تھام لیا کر۔

۱۹۵۱۔ ہدیب بن خالد، حماد بن سلمہ، ثابت، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم میں سے جب کوئی ہاتھ میں تیر لے کر کسی مجلس یا بازار میں سے گزرے تو تیروں کی بوریاں پکڑ لے تیروں کی بوریاں پکڑ لے، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، خدا کی قسم ہم اس وقت تک نہیں مرے، جب تک تیروں کو ایک دوسرے کے چہروں پر نہیں نکالیا۔

(غائد) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان کا یہ مطلب ہے، کہ حضور تو بلا قصد و ارادہ اگر کسی کو تکلیف پہنچ جائے، اس سے بھی احتیاط پر مشتبہ فرما رہے ہیں اور ہماری حال ہے کہ ہم نے ایک دوسرے پر تیر برسا ہے، یہ حکم تیروں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر ایک تکلیف دہ چیز کا یہی حکم ہے۔

۱۹۵۲۔ عبد اللہ بن براد اشعری، محمد بن العلاء، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم میں سے کوئی تیر ساتھ لے کر ہماری مسجد یا بازار میں سے گزرے تو ہاتھ سے ان کی بوریاں پکڑ لے، تاکہ کسی مسلمان کو ان سے کچھ تکلیف اور ضرر نہ پہنچے۔

أَعْبَرْنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِأَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ قَدْ أَبْدَى نَصُولَهَا فَأَمَرَ أَنْ يَأْخُذَ بِنَصُولِهَا كَيْ لَا يَخْدِشَ مُسْلِمًا \*

۱۹۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَعْبَرْنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَنْصَدِّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يَسُرَّ بِهَا إِنَّا وَهُوَ آخِذٌ بِنَصُولِهَا وَ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ كَانَ يَنْصَدِّقُ بِالنَّبْلِ \*

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا هُدَيْبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَعْدَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَجْلِسٍ أَوْ سُوقٍ وَبِيَدِهِ نَبْلٌ فَلْيَأْخُذْ بِنَصْلِهَا ثُمَّ لْيَأْخُذْ بِنَصْلِهَا ثُمَّ لْيَأْخُذْ بِنَصْلِهَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى وَاللَّهِ مَا مَتْنَا حَتَّى سَدَّ نَاهَا يَعْضُنَا فِي وَجْهِهِ بَعْضُ \*

۱۹۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَالْقَلْفُطُ لِعَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدٍ أَوْ فِي سُوقٍ أَوْ فِي مَقْدٍ نَبْلٍ فَلْيَسْلِكْ عَنِّي نَصْلَهَا يَكْفِهِ أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا شَيْءٌ أَوْ قَالَ لْيَقْبِضْ عَنِّي نَصْلَهَا \*



(۳۰۷) بَابُ النُّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِالسَّاحِ إِلَى مُسْلِمٍ \*

۱۹۵۳- حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ النَّافِذِ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ عُمَرُو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي يُوْبَ عَنْ أَبِي سَبْرَةَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَسَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَبِيدَةٍ فَإِنَّ الْعَلَانِيَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّى يَذْعَهُ وَإِنْ كَانَ أَحَدَهُ لَأَيِّهِ وَأُمِّهِ \*

۱۹۵۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنِهِ \* ۱۹۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ بِالسَّاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَخْرُجُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ \*

(۳۰۸) بَابُ فَضْلِ إِزَالَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ \*

۱۹۵۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْعَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ عُصْنًا شَوْكًا عَلَى الطَّرِيقِ فَأَحْرَقَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَفَقَّرَ لَهُ \*

۱۹۵۷- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

باب (۳۰۷) مسلمان کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنے کی ممانعت۔

۱۹۵۳- عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ابوبکر بن عیینہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرتا ہے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں، خود وہ اس کا حقیقی بھائی ہو تا دقتیکہ ہتھیار سے اشارہ کرنا چھوڑ دے۔

۱۹۵۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ابن عوف، محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۹۵۵- محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منہ ان مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ حضور نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے، معلوم نہیں کہ شیطان اس کے ہاتھ سے ہتھیار نکلوا دے اور نتیجہ یہ ہو کہ دوزخ کے گڑھے میں گر پڑے۔

باب (۳۰۸) راستہ سے تکلیف دہ چیز کے ہٹانے کی فضیلت۔

۱۹۵۶- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، سہی، ابوصالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ایک شخص چار ہاتھ راستہ میں اسے ایک خاردار شاخ ملی اس نے راستہ سے اس شاخ کو ہٹا دیا اللہ تعالیٰ نے اس کی قدر دانی کی، اور اسے معاف فرمادیا۔

۱۹۵۷- زہیر بن حرب، سہیل، ابواسطہ اپنے والد حضرت

خَرِيرٌ عَنْ مُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ فَقَالَ وَاللَّهِ لَأَنْحِثَنَّ هَذَا عَنْ الْمُسْلِمِينَ لَأُؤْذِيَهُمْ فَأَذْجَلَ الْحَنَّةَ \*

۱۹۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْحَنَةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَأَنَّهُ يُؤْذِي النَّاسَ \*

۱۹۵۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَابٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي زَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ شَجَرَةً كَانَتْ تُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا فَدَخَلَ الْحَنَّةَ \*

۱۹۶۰۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ حَدَّثَنِي أَبُو الزَّوَّارِ حَدَّثَنِي أَبُو بَرَزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَسَيْتَنِي شَيْئًا أَنْتَفِعَ بِهِ قَالَ اعْزِلِ الْآذَى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ \*

۱۹۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ شُعَيْبٍ تَابِ الْحَبَابِ عَنْ أَبِي الزَّوَّارِ الرَّاسِبِيِّ عَنْ أَبِي بَرَزَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ أَبَا بَرَزَةَ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأُذْرى لِعَنِي أَنْ تَمْضِي وَابْقَى بَعْدَكَ فَرَوَدْنِي شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْعَلْ كَذَا أَفْعَلْ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ایک شخص نے راستہ میں کانٹوں کی ڈال دی، دیکھی وہ کہنے لگا خدا کی قسم میں اسے مسلمانوں کے راستہ سے ہٹا دوں گا کہ انہیں تکلیف نہ پہنچے، تو وہ جنت میں داخل کر دیا گیا۔

۱۹۵۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبید اللہ، شیبان، الأعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں نے ایک شخص کو جنت میں مزے اڑاتے دیکھا جس نے راستہ سے ایک درخت کو کاٹا تھا جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی تھی۔

۱۹۵۹۔ محمد بن حاتم، بہزہ، حماد بن سلمہ، ثابت، ابو زافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک درخت مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا ایک شخص آیا اور اس نے وہ درخت کاٹ ڈالا، چنانچہ وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

۱۹۶۰۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، ابان بن صمد، ابو الزوارع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ مجھے کوئی ایسی بات بتلائیے جس سے میں فائدہ حاصل کروں، آپ نے فرمایا، مسلمانوں کے راستہ سے ایذا دینے والی چیز کو علیحدہ کر دیا کرو۔

۱۹۶۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن شعیب، ابو الزوارع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ معلوم نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ (دنیا سے) تشریف لے جائیں اور میں آپ کے بعد رہ جاؤں، لہذا توش آخرت کے لئے مجھے کوئی ایسی چیز عنایت فرما دیجئے جو مجھے فائدہ عطا فرمائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کیا کرو، یہ



كَذَا أَبُو بَكْرٍ نَسِيَهُ وَأَمْرٌ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ \*

(۳۰۹) بَابُ تَحْرِيمِ تَعْذِيبِ الْهَرَّةِ

وَتَحْوِهَا مِنَ الْحَيَوَانِ الَّذِي لَا يُؤْذِي \*

۱۹۶۲- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ

أَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدِ الصُّبُعِيِّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ يَعْنِي

ابْنَ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَذِّبْتُ امْرَأَةً

فِي هَرَّةٍ سَجَنَتَهَا حَتَّى مَاتَتْ فَذَخَلْتُ فِيهَا

النَّارَ لَا هِيَ أَطْعَمَتَهَا وَسَقَتَهَا إِذْ هِيَ حَيَّةٌ

وَلَا هِيَ تَرَكَتَهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَائِشِ الْأَرْضِ \*

۱۹۶۳- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ

بْنُ جَعْفَرٍ ابْنِ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ جَمِيعًا عَنْ مَعْنٍ

بْنِ عَيْسَى عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ

عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى

خَدِثَ جُوَيْرِيَةَ \*

۱۹۶۴- وَحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَفْصِيُّ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَذِّبْتُ امْرَأَةً فِي هَرَّةٍ أَوْ ثَقَّتْهَا فَلَمْ تُطْعَمْهَا

وَلَمْ تُسْقِهَا وَلَمْ تُدْعِهَا تَأْكُلْ مِنْ خَشَائِشِ

الْأَرْضِ \*

۱۹۶۵- وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَفْصِيُّ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِمِثْلِهِ \*

۱۹۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عُبْدُ

الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ

کیا کرو اور ایذا رسالہ چیز راستہ سے غنیمتہ کر دیا کرو۔

باب (۳۰۹) ہڈی وغیرہ اور ایسے ہی جو جانور ایذا نہ

پہنچائیں ان کو ستانے کی حرمت۔

۱۹۶۲- عبد اللہ بن محمد بن اسماء بن عبیدہ ضعیفی، جویریہ بن اسماء،

نافع، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت پر ہڈی کی

وجہ سے عذاب ہوا، عورت نے ہڈی کو ہاتھ رکھا تھا، یہاں تک

کہ ہڈی مر گئی، نہ اس عورت نے اسے کھانے پینے کی چیز لے لی

اور نہ ہی اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی۔

۱۹۶۳- ہارون بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن جعفر بن یحییٰ، معن

بن عیسیٰ، مالک بن انس، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جویریہ کی روایت کی

طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۹۶۴- نصر بن علی جھضمی، عبد الاعلیٰ، عبید اللہ بن عمر، نافع،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک عورت کو

ہڈی کی وجہ سے عذاب دیا گیا جس کو اس نے ہاتھ سے رکھا، نہ

اسے کھانے کو دیتی اور نہ پینے کو، اور نہ ہی اسے چھوڑی تھی کہ

وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی۔

۱۹۶۵- نصر بن علی جھضمی، عبد الاعلیٰ، عبید اللہ بن سعید

مقبری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۹۶۶- محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان

مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک عورت اپنی بلی کی کال وجہ سے دوزخ میں داخل ہو گئی کہ بلی کو اس نے باندھ رکھا تھا تو کھانے ہی کو دیتی تھی اور نہ چھوڑتی تھی تھی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی چبا لیتی یہاں تک کہ وہ مر گئی۔

باب (۳۱۰) کبر و غرور کی حرمت۔

۱۹۶۷۔ احمد بن یوسف، عمر بن حفص بن غیاث بواسطہ اپنے والد، اعظمی، ابواسحاق، ابومسلم الاغر، حضرت ابوسعید خدری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عزت پروردگار کی لڑا ہے، اور بزرگی اس کی چادر ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی یہ دونوں صفتیں اختیار کرے گا میں اسے عذاب دوں گا۔

(فقہاء) امام نووی فرماتے ہیں، اس حدیث میں غرور و کبر کے متعلق سخت وعید ہے اور یہ ثابت ہوا کہ غرور حرام ہے کیونکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی خاص صفات ہیں۔

باب (۳۱۱) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کسی کو ناامید کرنا حرام ہے۔

۱۹۶۸۔ سوید بن سعید، معمر بن سلیمان، بواسطہ اپنے والد، ابو عمران الجونی، حضرت جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک شخص بولا، خدا کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں کی مغفرت نہیں فرمائے گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون ہے وہ جو قسم کھاتا ہے کہ فلاں کو نہیں بخشوں گا، میں نے فلاں کی مغفرت کر دی، اور تیرے اعمال جہٹ کر دیئے۔ ادا کا قال۔

باب (۳۱۲) ضعفاء اور خاکساروں کی فضیلت۔

۱۹۶۹۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، علاء بن عبد الرحمن۔

هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ مِنْ خَرَاءِ هِرَّةٍ لَهَا أَوْ هِرٍّ رَبَطَتْهَا فَنَّا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَرْمِزُ مِنْ حَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ هَزْلًا \*

(۳۱۰) بَابُ تَحْرِيمِ الْكِبَرِ \*

۱۹۶۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَوْسُفَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَغَرِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِزُّ إِزَارَةٌ وَالْكَِبَرُ يَأْ رِدَاؤُهُ فَمَنْ يَنْازِعُنِي عَذْبُهُ \*

(۳۱۱) بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَقْيِيطِ الْإِنْسَانِ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى \*

۱۹۶۸۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُعْمَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْخَوَنَسِيُّ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لِفُلَانٍ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي يَقَالِي عَنِّي أَنْ لَا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَأَحْبَبْتُ عَمَلَكَ أَوْ كَمَا قَالَ \*

(۳۱۲) بَابُ فَضْلِ الضُّعَفَاءِ وَالْخَامِلِينَ \*

۱۹۶۹۔ حَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي



حَفْصُ بْنُ مِيسْرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَبُّ أَشْنَعَتْ مَنفُوعٍ  
بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَفْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَأَ \*

بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے لوگ پریشان بال غبار آلودہ دروازوں پر سے دھکیلے ہوئے ایسے ہیں کہ اگر وہ خدا کے اہتمام پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو سچا کر دے (۱)۔

(فائدہ) خاکساری سے دینی خاکساری مراد ہے جو شریعت اور اجتہاد کے دائرہ میں ہو، یہ خاکساری نہیں ہے کہ شرفی، جواری، بھٹک، یا مدک پینے والے فقیروں کو جہاں کی طرح قلب زہاں نور دلی سمجھ لیا جائے اور ان کا گرویدہ بن جائے۔ واللہ اعلم۔

(۳۱۳) بَابُ التَّنْهِي عَنْ قَوْلِ هَلْكَ النَّاسُ \*  
یَاب (۳۱۳) ”لوگ تباہ ہو گئے“ کا جملہ استعمال کرنے کی ممانعت۔

۱۹۷۰۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعنب، حماد بن سلمہ، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص (بظور حقارت) یہ کہے کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ خود سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔ ابو اسحاق بیان کرتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ ”اهلکھم“ لام کے زیر کے ساتھ ہے یا پیش سے۔

۱۹۷۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، روح بن قاسم۔ (دوسری سند) احمد بن عثمان بن حکیم، خالد بن قلد، سلیمان بن بلال، سہیل سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۹۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلْكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ لَا أَذْرِي أَهْلَكُهُمْ بِالنَّصْبِ أَوْ أَهْلَكُهُمْ بِالرَّفْعِ \*

۱۹۷۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ ح وَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ جَمِيعًا عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ \*

(۳۱۴) بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالْحَارِ وَالْإِحْسَانِ  
یَاب (۳۱۴) ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک اور

(۱) اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا مقام یہ ہوتا ہے کہ اگر وہ کسی چیز کے واقع ہونے پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کا اعزاز کرتے ہوئے اس چیز کو اسی طرح واقع فرمادیتے ہیں تاکہ وہ اللہ کے بند سے اپنی قسم میں حاشہ نہ ہو جائیں۔

إِلَيْهِ \*

بھلائی کرتا۔

۱۹۷۲۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس۔

(دوسری سند) قتیبہ، محمد بن ریح، لیث بن سعد۔

(تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید۔

(چوتھی سند) محمد بن یحییٰ، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید، ابو بکر، عمرو، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام برابر مجھے ہمسائے کے متعلق اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ میں سمجھا بے شک وہ ہمسایہ کو وارث بنا دیا گئے۔

۱۹۷۳۔ عمرو بن قنقلہ، عبد الحزیز بن ابی حازم، ہشام بن عمرو، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۹۷۴۔ عبید اللہ بن عمر قناری، یزید بن زریق، عمرو بن محمد، بواسطہ اپنے والد، حضرت امین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جبریل امین برابر مجھے ہمسایہ کے متعلق حسن سلوک کی وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ میں سمجھا وہ اسے وارث بنا دیا گئے۔

۱۹۷۵۔ ابو کمال جحدری، اسحاق بن ابراہیم، عبد الحزیز بن عبد الصمد، ابو عمران، عبید اللہ بن صامت، حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب تو گوشت پکائے تو شور باہت زیادہ کر لے اور اپنے ہمسایوں کا دھیان رکھ (کہ انہیں بھی دے)

۱۹۷۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ وَبَرِيدُ بْنُ هَارُونَ كُنْهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ اللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يُعْنِي الثَّقَفِيَّ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرٍو بْنُ حَزْمٍ أَنَّ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْخَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ كَيُورِثُنِي \*

۱۹۷۳۔ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ الْقَوَّادِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ \*

۱۹۷۴۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَّارِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْخَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِثُنِي \*

۱۹۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ اللَّفْظُ لِإِسْحَقَ قَالَ أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا وَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّامِدِ الْعُمِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْخَوَزَنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْبِرْ مَا مَعَهَا وَ تَغَاهَدْ جِوَارَكَ \*



۱۹۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ  
حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ  
الْحَوَنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ  
قَالَ إِنَّ خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِي إِذَا  
طَلَبْتَ مَرْقًا فَأَكْثِرْ مَاءَهُ ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتِهِ مِنْ  
حَيْثُ أَتَيْتَ فَأَصْبِهِمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ \*

(۳۱۵) بَابُ اسْتِحْبَابِ طَلَاقِ الْوَجْهِ  
عِنْدَ اللَّقَاءِ \*

۱۹۷۷- حَدَّثَنِي أَبُو عَسَاةَ الْمُسَمْعِيُّ حَدَّثَنَا  
عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يُعْنِي الْخَزَّازُ  
عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْحَوَنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا  
وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلُقَ \*

(۳۱۶) بَابُ اسْتِحْبَابِ الشَّفَاعَةِ فِيمَا  
لَيْسَ بِحَرَامٍ \*

۱۹۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُرَيْدٍ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي يَزْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاهُ  
طَالِبٌ حَاجَةً أَقْبَلَ عَلَى جُلُوسَاتِهِ فَقَالَ اشْفَعُوا  
فَلْتُجَرَّوْا وَلْيَقْضِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّ مَا  
أَحَبَّ \*

۱۹۷۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن اور لیس، شعبہ، ابو عمران جوئی، عبد اللہ بن  
صامت، حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ  
جب تو گوشت پکائے تو شور یا بہت زیادہ کر اور پھر اپنے مہمایہ  
کے گھروالوں کو دیکھ اور انہیں اس میں سے بھیج (۱)۔

باب (۳۱۵) ملاقات کے وقت خوش روئی سے  
پیش آنے کا استحباب۔

۱۹۷۷- ابو عثمان مسمعی، عثمان بن عمر، ابو عامر، ابو عمران  
جوئی، عبد اللہ بن صامت، حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے  
ارشاد فرمایا کہ احسان اور نیکی میں سے کسی چیز کو کہ نہ سمجھو اور یہ  
بھی ایک احسان ہے، کہ تو اپنے بھائی سے کشادہ پیشانی کے  
ساتھ ملاقات کرے۔

باب (۳۱۶) امور جائزہ میں شفاعت کا استحباب۔

۱۹۷۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسمر، حفص بن غیاث،  
مرید بن عبد اللہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی اپنی  
حاجت لے کر آتا تو آپ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوتے  
اور فرماتے، سفارش کرو، تمہیں ثواب ملے گا، اور اللہ تبارک و  
تعالیٰ اپنے پیغمبر کی زبان پر تو دعایں حکم کرے گا جو اس کو پسند  
ہوگا۔

(۱) پڑوس کی حد کیا ہے؟ اس بارے میں اقوال مختلف ہیں (۱) حضرت علی کا قول یہ ہے جہاں تک اذان سنائی دے وہ پڑوس ہے۔ (۲) جو لوگ  
صبح کی نماز مسجد میں تیرے ساتھ ہوا کریں وہ پڑوسی ہیں۔ (۳) حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ہر جانب چالیس گھروں تک پڑوسی ہے۔  
(۴) ہر جانب دس دس گھروں تک پڑوسی ہے۔

(فائدہ) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے تو بذریعہ وحی حکم صادر ہو گا جو اللہ تعالیٰ ازل سے فیعلہ فرما چکے ہیں یعنی عطا کیا حرام، پائی تم سفارش کر کے ثواب حاصل کر لو۔

### (۳۱۷) بَابُ اسْتِحْبَابِ مُحَالَسَةِ

النَّصَالِحِينَ وَمُحَافَاةِ قُرْنَاءِ السُّوءِ \*

۱۹۷۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُبَّانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ الْخَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْخَلِيسِ السُّوءِ كَمَثَلِ الْمِسْلِكِ وَنَافِعِ الْكَبِيرِ فَخَامِلِي الْمِسْلِكُ إِمَّا أَنْ يُخْلِيكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِعُ الْكَبِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ نِيَابَتَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً \*

### باب (۳۱۷) صلحاء کی صحبت اختیار کرنے اور

بروں کی صحبت سے بچنے کا استحباب۔

۱۹۷۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، برید بن عبد اللہ بواسطہ جدا مجہد، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) محمد بن علاء، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا جلیس صالح اور برے ساتھی کی مثال مشک فروخت کرنے والے اور بھٹی و موٹکنے والے کی طرح ہے، مشک والا یا تو تجھے بو نہیں مشک دے دے گا یا تو اس سے خرید لے گا اور یا کم از کم پاکیزہ خوشبو ہی سونگھ لے گا اور بھٹی پھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلادے گا یا بری بو تجھے سونگھنی ہی پڑے گی۔

(فائدہ) یعنی نیک شخص کی صحبت سے عالم ہو یا درویش فائدہ ضرور حاصل ہو گا اور بد کی صحبت میں نقصان یعنی ہے اگر کوئی اور نقصان نہ ہو تو اتنا ضرور ہے کہ عبادت الہی سے بے التفاتی ہو جاتی ہے اور یہ کونسا کم نقصان ہے، نیز معلوم ہو کہ مشک پاک ہے اور اسی پر اجماع امت ہے۔

### باب (۳۱۸) لڑکیوں کے ساتھ احسان کرنے کی

فضیلت۔

### (۳۱۸) بَابُ فَضْلِ الْإِحْسَانِ إِلَى

الْبَنَاتِ \*

۱۹۸۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَهْزَادَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي شَهَابٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَهْرَامٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ وَاللَّفْظُ لَهَا قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عُرْوَةَ بِنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَتْ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ

۱۹۸۰۔ محمد بن عبد اللہ بن قہزاذ، سلمہ بن سلیمان، عبد اللہ، معمر، ابن شہاب، عبد اللہ بن ابی بکر، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (دوسری سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن، ابو بکر بن اسحاق، ابو الیمان، شعیب، زہری، عبد اللہ بن ابی بکر، عروہ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی اس کی دو لڑکیاں اس کے ساتھ تھیں اس نے مجھ سے سوال کیا میرے پاس کچھ نہیں تھا ایک بھجور تھی، وہی اسے دے دی، اس نے وہ بھجور لے کر دو



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ جَاءَنِي امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَانِ لَهَا فَسَأَلَتْنِي فَلَمْ تَحْذِ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا بِهَا مَا فَأَعْذَتْهَا فَقَسَتْهَا بَيْنَ ابْنَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْنَاهَا فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنِي حَدِيثَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِرًّا مِنَ النَّارِ \*

۱۹۸۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ ابْنِ الْهَادِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَبِي زَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ عَنْ عِرَالٍ بْنِ مَالِكٍ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَنِي مِسْكِينَةٌ تَحْمِلُ ابْنَيْنِ لَهَا فَأَعْطَيْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلَى فِيهَا تَمْرَةً لِنَأْكُلَهَا فَاسْتَطَعَتْهَا ابْنَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا فَأَعْجَبَنِي شَأْنُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْحَنَّةَ أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ \*

۱۹۸۲- حَدَّثَنِي عُمَرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَالَ جَارَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ وَضُمَّ أَصَابِعُهُ \*

(۳۱۹) بَابُ فَضْلِ مَنْ يَمُوتُ لَهُ وَلَدٌ فَيَحْتَسِبُهُ \*

کھڑے کئے اور ایک ایک حصہ دونوں لڑکیوں کو دیا اور آپ کچھ نہیں کھایا، پھر انھی اور چل دی، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میں نے اس عورت کا حال آپ سے بیان کیا، آپ نے فرمایا جو لڑکیوں میں مبتلا ہو (یعنی اس کے لڑکیاں ہوں) اور پھر وہ ان کے ساتھ نکلی کرے (دین کے راستہ پر ڈالے اور حسن سلوک کرے) تو وہ قیامت کے دن جہنم سے اس کی آڑ ہوں گی۔

۱۹۸۱- قتیبہ بن سعید، بکر بن معمر، ابن الہادی، زیاد بن ابی زیاد، عراق بن مالک، عمر بن عبدالعزیز، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک فقیرنی میرے پاس اپنا دونوں بیٹیوں کو لئے ہوئے آئی میں نے اسے تین کھجوریں دیں اس نے ہر ایک بیٹی کو ایک ایک کھجور دی اور تیسری کھجور کھانے کے لئے منہ سے لٹائی، اتنے میں اس کی لڑکیوں نے وہ کھجور بھی اس سے مانگی، چنانچہ اس نے اس کھجور کے جسے خود کھانا چاہتی تھی وہ کھڑے کئے، مجھے یہ دیکھ کر تعجب ہوا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کا بیان کیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس سبب سے اس کے لئے جنت واجب کر دی، یا فرمایا دوزخ سے اسے آزاد کر دیا۔

۱۹۸۲- عمروناقد، ابواحمد زبیری، محمد بن عبدالعزیز، عبید اللہ بن ابی بکر، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو لڑکیوں کو جو ان ہونے تک پالے تو قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح آئیں گے اور آپ نے اپنی انگلیوں کو ملا کر دکھایا۔

بَابُ (۳۱۹) بچوں کے انتقال پر صبر کرنے کی فضیلت۔

۱۹۸۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ إِلَّا أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةَ مِائَةِ أَلْفٍ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا فَجَلَةً الْقَسَمُ \*

۱۹۸۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس مسلمان کے تین بچے مر جائیں گے اسے آگ میں نہیں کرے گی مگر صرف قسم پوری کرنے کے لئے۔

(فائدہ) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وان منکم الا وارد ہا کان علی رتک حتما مقضیا سے دوزخ پر سے گزر ضرور ہوگا

۱۹۸۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغَمْرُو النَّاقِلُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَابْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ مَالِكٍ وَبِمَعْنَى حَدِيثِهِ إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ قِيلَ النَّارُ إِلَّا فَجَلَةً الْقَسَمُ \*

۱۹۸۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقلہ، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ۔ (دوسری سند) عبد بن حمید، ابن رافع، عبد الرزاق، معمر، زہری سے مالک کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے مگر سفیان کی روایت میں مس مار کے بجائے دخول نہ رکالفظ ہے۔

۱۹۸۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَسُوْفُ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا يَمُوتُ إِلَّا أَحَدًا كُنْ ثَلَاثَةً مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُهُ إِلَّا دَخَلَتْ الْجَنَّةَ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ أَوْ اثْنَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَوْ اثْنَيْنِ \*

۱۹۸۵۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز، سہیل، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری عورتوں سے فرمایا کہ تم میں سے جس کے تین بچے مر جائیں اور وہ بامید ثواب مہر کرے تو وہ جنت میں جائے گی ایک عورت نے ان سے عرض کیا یا رسول اللہ اگر دو مر جائیں، آپ نے فرمایا اگرچہ دو ہی مر جائیں۔

۱۹۸۶ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْحَذْرِيُّ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو غَوَاثَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَغَانِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْحَذْرِيِّ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ نَعْلَمُ مَا جَعَلَ اللَّهُ قَالَ اجْتَمِعْنَ يَوْمَ كُنَّا وَكُنَّا فَاجْتَمِعْنَ فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلِمَهُنَّ مِمَّا

۱۹۸۶۔ ابو کامل، حذری، ابو غواثہ، عبد الرحمن بن اصہبان، ابو صالح، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ مرد تو آپ کی حدیثیں سن جاتے ہیں، ہمارے لئے بھی اپنی طرف سے ایک دن مقرر فرمادیجئے، کہ ہم اس دن حاضر ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ نے جو علم آپ کو دیا ہے اس میں سے کچھ ہمیں بھی سکھا دیا کریں، آپ نے فرمایا فلاں دن تم جمع ہو جانا وہ سب جمع ہوئیں، آپ ان کے پاس آئے اور جو علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا تھا۔ اس میں



عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ امْرَأَةٍ تَقْدُمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةَ اِلَّا كَانُوا لَهَا جَحَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ \*

۱۹۸۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا غَيْثُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِجَلِّ مَعْنَاهُ وَزَادَا جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَمْ يَلْغُوا الْجَنَّةَ \*

۱۹۸۸ - حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي السَّيْلِ عَنْ أَبِي حَسَّانَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّهُ قَدْ مَاتَ لِي ابْنَانِ فَمَا أَتَتْ مُحَدَّثِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ تُطِيبُ بِهِ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْنَانَا قَالَ قَالَ نَعَمْ صِبَاؤُهُمْ دَعَائِمُ الْجَنَّةِ يَنْتَقِي أَحَدُهُمْ أَبَاهُ أَوْ قَالَ أَبَوَيْهِ فَبِأَحَدٍ بَنُوهُ أَوْ قَالَ بَنُوهُ كَمَا أَخَذْتُ أَنَا بِصَنِيفَةِ ثَوْبِكَ هَذَا فَلَا يَتَنَاهَى أَوْ قَالَ فَلَا يَنْتَهِي حَتَّى يَدْخُلَهُ اللَّهُ وَأَبَاهُ الْجَنَّةَ وَفِي رِوَايَةٍ سُؤَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو السَّيْلِ \*

۱۹۸۹ - وَحَدَّثَنِي غَيْثُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا تُطِيبُ بِهِ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْنَانَا

سے کچھ عورتوں کو تعلیم فرمایا، پھر فرمایا تم میں سے جو عورت اپنے مرنے سے پہلے تین بچے روک کر دے گی تو وہ بچے اس کے لئے دوزخ سے پردہ بن جائیں گے۔ ایک عورت نے عرض کیا اور (اگر) دو ہوں، دو، دو، حضور نے فرمایا اگرچہ دو ہوں، اور دو، دو۔

۱۹۸۷۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، (دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عبد الرحمن بن اسمہالی، ابو حازم، سے اسی سند کے ساتھ اور اسی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے، باقی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اتنی زیادتی کے ساتھ روایت ہے کہ تین بچے جو بالآخر ہوئے ہوں۔

۱۹۸۸۔ سوید بن سعید، محمد بن عبد الاعلیٰ، معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابو السلیل، ابو حسان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا میرے دو لڑکے مر گئے ہیں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی حدیث بیان نہیں کرتے جسے سن کر مردوں کی طرف سے ہماری طبیعت خوش ہو جائے، فرمایا اچھا بیان کرتا ہوں، چھوٹے بچے جنت کے کیزے ہیں یعنی جنت سے جدا نہ ہوں گے، ان میں سے کسی کی ملاقات اپنے والد یا والدین سے ہوگی تو اس کا کپڑا پکڑ لے گا جس طرح میں تمہارے کپڑے کا دامن پکڑتا ہوں، جب تک اپنے والد کو جنت میں نہ لے جائے گا نہ مانے گا، ایک روایت میں عن ابی السلیل کے بجائے حدیث ابو السلیل ہے۔

۱۹۸۹۔ عبید اللہ بن سعید، یحییٰ بن سعید، حمی، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور کہا، کیا تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی بات سنی ہے جس سے ہمارے نفس مردوں کی طرف سے خوش ہو جائیں، فرمایا ہاں۔





أَحَبُّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَقَالَ إِنِّي أَحِبُّ فَلَانًا  
فَأَحَبَّهُ قَالَ فَبَحِجُّهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ  
فَيَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فَلَانًا فَأَجْوُهُ فَبَحِجُّهُ أَهْلُ  
السَّمَاءِ قَالَ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبْرُ فِي الْأَرْضِ  
وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَيَقُولُ إِنِّي أَبْغَضُ  
فَلَانًا فَأَبْغِضُهُ قَالَ فَبِغِضُهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي  
أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ فَلَانًا فَأَبْغِضُوهُ قَالَ  
فَبِغِضُوهُ ثُمَّ تُوضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ \*

جبریل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا  
ہوں تم بھی اس سے محبت کرو، تو جبریل بھی اس سے محبت  
کرنے لگتے ہیں پھر جبریل آسمان میں ندا دے کر کہتے ہیں کہ اللہ  
تعالیٰ فلاں سے محبت کرتے ہیں تم بھی اس سے محبت کرو تو  
آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور پھر زمین پر  
اس کی قبولیت قائم کی جاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی سے نفرت  
فرماتے ہیں تو جبریل سے کہتے ہیں کہ مجھے فلاں بندہ سے نفرت  
ہے، تم اس سے نفرت کرو، جبریل بھی اس سے نفرت کرنے  
لگتے ہیں، پھر آسمان والوں میں ندا دے کر کہتے ہیں کہ اللہ فلاں  
سے نفرت کرتا ہے تم بھی اس سے نفرت کرو، آسمان والے بھی  
اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں اور پھر زمین پر اس کی نفرت قائم  
کردی جاتی ہے۔

۱۹۹۳۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن القاری،  
عبد العزیز الدراوردی، (دوسری سند) سعید بن عمرو اشعری،  
عمیر، علاء بن مسیب، (تیسری سند) ہارون بن سعید ایلی، ابن  
وہب، مالک انس، سہیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی  
ہے، سوائے اس کے کہ علاء بن مسیب کی روایت میں بغض کا  
تذکرہ نہیں ہے (یعنی حدیث کا آخری حصہ نہیں ہے)

۱۹۹۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ  
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ  
بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَرِيُّ أَخْبَرَنَا عَثِمٌ عَنْ عَلَاءِ بْنِ  
الْمُسَيَّبِ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ  
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ أَنَسٍ  
كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ  
الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْبَغْضِ \*

۱۹۹۳۔ عمرو ناقد، یزید بن ہارون، عبد العزیز بن عبد اللہ بن  
ابو سلمہ، سہیل بن ابی صالح بیان کرتے ہیں کہ ہم عرفہ میں  
تھے تو حضرت عمرو بن عبد العزیز گزرے اور وہ اس زمانہ میں  
امیر حج تھے، لوگ کھڑے ہو کر انہیں دیکھنے لگے، میں نے اپنے  
والد سے کہا، ابا معلوم دوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو حضرت عمر بن  
عبد العزیز سے محبت ہے، وہ بولے کیسے؟ میں نے کہا اس لئے  
کہ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت ہے، بولے تو نے حضرت  
ابو ہریرہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے

۱۹۹۴ - حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ  
هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
سَلَمَةَ الْعَمَّاسِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ  
كُنَّا بِعَرَفَةَ فَمَرَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ عَلَى  
الْمَوَاسِمِ فَقَامَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا  
أَبَتِ إِنِّي أَرَى اللَّهَ يُحِبُّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
قَالَ وَمَا ذَلِكَ قُلْتُ لِمَا لَهُ مِنَ الْحُبِّ فِي قُلُوبِ  
النَّاسِ فَقَالَ بِأَيْدِكَ أَنْتَ سَمِعْتَ أُمًّا هُرَيْرَةَ

يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ بِحَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ سُهَيْلٍ \*

(۳۲۱) بَابُ الْأَرْوَاحِ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ \*

۱۹۹۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا اتَّخَفَ وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ \*

۱۹۹۶ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِحَدِيثٍ يَرْفَعُهُ قَالَ النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الْفِصَّةِ وَالذَّهَبِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَّهُوا وَالْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا اتَّخَفَ وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ \*

(۳۲۲) بَابُ الْمَرْءِ مَعَ مَنْ أَحَبَّ \*

۱۹۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قُتَيْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ حُبُّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ \*

۱۹۹۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَالْقَاسِمُ بْنُ زُهَيْرٍ قَالُوا

سنا ہوگا، بقیہ روایت جریر عن سہیل کی روایت کی طرح ہے۔

باب (۳۲۱) ارواحیں اجتماعی صورت میں تھیں۔

۱۹۹۵۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز بن محمد سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام ارواحیں مجتمع جماعتیں تھیں اب جس کا دوسرے سے تعارف ہو گیا اس میں محبت ہوگی اور جس کا تعارف نہ ہو اس میں اختلاف رہا۔

۱۹۹۶۔ زہیر بن حرب، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، یزید بن اسلم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا لوگوں کی بھی چاندی سونے کی کانوں کی طرح کانیں ہیں، زمانہ جاہلیت میں جو لوگ بہتر تھے، اسلام میں بھی وہ بہتر ہیں، بشرطیکہ دینی و افش رکھتے ہوں اور وہیں مجتمع جماعتیں تھیں جس کا دوسرے سے تعارف ہو گیا اسے اس سے محبت ہوگئی، اور جس نے نہ پہچانا اس کا باہم اختلاف رہا۔

باب (۳۲۲) آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔

۱۹۹۷۔ عبد اللہ بن مسلمہ، ابن قنبل، مالک، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا قیامت کب ہوگی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تو نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ وہ بولا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت، فرمایا تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہے۔

۱۹۹۸۔ ابو بکر بن شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، سفیان، زہری، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ



حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ  
رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَا  
أَعْدَدْتُ لَهَا فَلَمْ يَذْكُرْ كَبِيرًا قَالَ وَلَكِنِّي  
أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أُحِبُّهُ؟

قیامت کب آئے گی؟ فرمایا تو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے  
اس شخص نے زیادہ باتیں نہیں کیں، صرف اتنا عرض کیا کہ  
میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں، فرمایا تجھے  
جس سے محبت ہے اسی کے ساتھ ہوگا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی محبت یہ ہے کہ ان کی پوری پوری اطاعت کی جائے اور شریعت کے خلاف کوئی  
فعل سرزد نہ ہو، اور صالحین کی محبت میں ان کے برابر عمل ضروری نہیں۔

لعل الله يرزقني صلاحاً

احب للصالحين وليست منهم

۱۹۹۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ  
حُمَيْدٍ قَالَ عَيْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَيْدٌ  
الرِّزَاقِيُّ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَنَسُ  
بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مَا  
أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَبِيرٍ أَحْمَدُ عَلَيْهِ نَفْسِي

۱۹۹۹۔ محمد بن رافع، عبد اللہ بن حمید، عبد الرزاق، معمر،  
زہری، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں  
انہوں نے بیان کیا کہ ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں حاضر ہوا اور حسب سابق روایت مروی ہے،  
باقی اتنی زیادتی ہے کہ اس اعرابی نے کہا کہ میں نے اتنی بڑی  
تیاری نہیں کی کہ اپنی تعریف خود کروں۔

۲۰۰۰ - حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا  
حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ  
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى  
السَّاعَةُ قَالَ وَمَا أَعْدَدْتُ لِلْسَّاعَةِ قَالَ حُبُّ  
اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أُحِبُّهُ قَالَ  
أَنَسٌ فَمَا فَرَحْنَا بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحًا أَشَدَّ مِنْ  
قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْتَ مَعَ مَنْ  
أُحِبُّهُ قَالَ أَنَسٌ فَأَنَا أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَأَيُّ  
يَكْرُ وَعَمَرَ فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ وَإِنْ لَمْ  
أَعْمَلْ بِأَعْمَالِهِمْ

۲۰۰۰۔ ابو الربیع، حماد، ثابت بنانی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس آیا اور عرض کیا، یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی؟ آپؐ  
نے فرمایا تو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کہا، اللہ  
تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی محبت، فرمایا جس سے تجھے محبت ہے  
تو اسی کے ساتھ ہوگا، انس کہتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد  
ہمیں کسی بات سے اس سے بڑھ کر خوشی نہیں ہوئی جتنی حضورؐ  
کے اس فرمان سے ہوئی کہ تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے  
محبت ہے، انس کہتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ اور  
ابو بکرؓ اور عمرؓ سے محبت رکھتا ہوں اور امید ہے کہ ان کے ساتھ  
ہوں گا اگرچہ ان جیسے اعمال نہیں کئے۔

۲۰۰۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا  
جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ  
بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ  
يَذْكُرْ قَوْلَ أَنَسٍ فَأَنَا أُحِبُّ وَمَا بَعْدَهُ

۲۰۰۱۔ محمد بن عبید الغبری، جعفر بن سلیمان، ثابت بنانی،  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی حضرت  
انس کا قول مذکور نہیں ہے۔

۲۰۰۲۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، سالم بن ابی الجعد، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکل رہے تھے کہ مسجد کی دہلیز پر ایک آدمی ملا اور عرض کیا، یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی؟ آپ نے ارشاد فرمایا تو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ یہ من کر وہ آدمی خاموش سا ہو گیا اور پھر عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اس کے لئے زیادہ نماز روزے اور زکوٰۃ تو تیار نہیں کر رکھی باقی میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا بس جس سے تجھے محبت ہے تو اسی کے ساتھ ہوگا۔

۲۰۰۳۔ محمد بن یحییٰ بن عبد العزیز یطبری، عبد اللہ بن عثمان بن جبہ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عمرو بن مرہ، سالم بن ابی الجعد، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۰۰۴۔ قتیبہ، ابو عوانہ، قتادہ، حضرت انس۔

(دوسری سند) ابن شیبہ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس۔

(تیسری سند) ابو عثمان، مسعمی، محمد بن شیبہ، معاذ، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۰۰۵۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعثم، ابو داؤد، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی شخص کسی قوم سے محبت رکھے اور اس سے عمل نہ کرے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ

۲۰۰۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ يَتِمُّنَا أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجِينَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِينَا رَجُلًا عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُعْذِّتُ لَهَا قَالَ فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أُعْذِّتُ لَهَا كَبِيرُ صُلَافٍ وَلَا صَبِيحٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَكِنِّي أَجِبُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَجَبْتَ؟

۲۰۰۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ النَّيْشَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَوْبِهِ

۲۰۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ الْمِصْنَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ

۲۰۰۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي



رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ \*  
 ۲۰۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنِي بَشْرُ بْنُ عَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَابِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قُرْمٍ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ \*  
 ۲۰۰۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُسَيْدٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَذَكَرَ بِبِئْسَ حَدِيثٍ جَرِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ \*

(۳۲۳) بَابُ إِذَا أَتَى عَلَى الصَّالِحِ فَهِيَ بُشْرَى وَلَا تَضُرُّهُ \*

۲۰۰۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّخَعِيُّ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ فَضْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْخَوَزَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْعَمِيرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ بَلَى عَمَلٌ يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنَ \*

و مسلم اور شہاد فرمایا، آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے اسے محبت ہے۔

۲۰۰۶ - محمد بن عثمان، ابن بشار، ابن ابی عدی، (دوسری سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، (تیسری سند) ابن نمیر، ابوالجواب، سلیمان بن قرم، سلیمان، ابوداؤد، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۰۰۷ - ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابو معاویہ، (دوسری سند) ابن نمیر، ابو معاویہ، محمد بن عبید، اعمش، شقیق، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور جرے عن اعمش کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب (۳۲۳) نیک آدمی کی تعریف اس کے لئے فوری بشارت ہے۔

۲۰۰۸ - یحییٰ بن یحییٰ، ابوالربیع، ابوکامل، حماد بن زید، ابوعمران جوئی، عبداللہ بن صامت، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو اعمال صالحہ کرتا ہو اور لوگ اس کی تعریف کریں، آپ نے فرمایا یہ اس کے لئے فوری بشارت ہے (۱)۔

(۱) نیک عمل اگر اس لئے کیا جائے کہ لوگ تعریف کریں تو یہ ریا ہے جو کہ حرام ہے اور اگر نیک عمل خالص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا جائے اور بغیر چاہت کے لوگ اس کی تعریف کریں تو یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کی علامت ہے۔ ایسی تعریف سے وہ عمل کرنے والا خود پسندی میں مبتلا نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دی اور اس کے محبوب کو ان سے چھپا لیا۔

۲۰۰۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، وکیع۔

(دوسری سند) محمد بن بشر، محمد بن جعفر۔

(تیسری سند) محمد بن شقی، عبد الصمد۔

(چوتھی سند) اسحاق، جعفر، شعبہ، ابو عمر ان سے حماد کی سند کے ساتھ اس کی روایت کے ہم معنی حدیث مروی ہے، باقی عبد الصمد کی روایت کے علاوہ شعبہ سے سب لوگوں کے محبت کرنے کا ذکر کرتے ہیں، اور عبد الصمد، حماد کی روایت کی طرح لوگوں کی تعریف کرنے کا ذکر کرتے ہیں (الفاظ میں تغیر و تبدل ہے)

۲۰۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكِيعٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْخَوَزَنِيِّ يَأْتِنَاهُ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرَ عَبْدِ الصَّمَدِ وَتُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ كَمَا قَالَ حَمَادُ \*

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب القدر

باب (۳۲۳) شکم مادر میں آدمی کی تخلیق کی کیفیت اور اس کی موت و رزق اور سعادت و شقاوت کا لکھا جانا۔

۲۰۱۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابی، بواسطہ اپنے والد، ابو معاویہ، وکیع، اعش، زید بن وہب، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صادق و مصدق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر ایک آدمی کا نطفہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک رہتا ہے پھر اسے عی دن میں خون بستہ ہو جاتا ہے، پھر اتنی عی مدت میں لو تھرا ہو جاتا ہے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اس میں روح پھونکتا ہے اور اسے چار باتیں لکھنے کا حکم ہوتا ہے، اس کا رزق، زندگی اور عمل اور شقی یا سعید، قسم ہے اس خدا کے وحد لا شریک کی کہ تم میں سے بعض

(۳۲۴) بَابُ كَيْفِيَّةِ خَلْقِ الْآدَمِيِّ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَكِتَابَةِ رِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَشَقَاوَتِهِ وَسَعَادَتِهِ \*

۲۰۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ وَالْفُفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ قَالُوا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ عِلْقَةٌ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ مُضْغَةٌ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ وَيُؤَمَّرُ بِأَرْبَعِ



آدمی جنت والوں کے سے عمل کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ ان کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن تقدیر کا لکھا سبقت کرتا ہے اور وہ دوزخیوں جیسے عمل کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے اور بعض آدمی دوزخیوں کے سے اعمال کرتے ہیں یہاں تک کہ ان کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے اس وقت تقدیر کا لکھا سبقت کرتا ہے اور اہل جنت جیسے اعمال کرنے لگتا ہے اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

(ظاہر) موت کا کوئی اعتبار نہیں لہذا ہادی اور جہالت کی بناء پر کسی لمحہ بھی یا الٹی سے اور عبادت الٹی سے غافل نہ رہنا چاہئے، معلوم نہیں کہ کس وقت موت آجائے۔

۲۰۱۱۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر بن عبد الحمید۔  
(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس۔  
(تیسری سند) ابو سعید خدری، دکیج۔

(چوتھی سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ بن الحجاج، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی دکیج کی روایت میں ہے تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس رات تک ہوتی ہے اور معاذ عن شعبہ کی روایت میں چالیس راتیں یا چالیس دن کا ذکر ہے، اور جریر اور عیسیٰ کی روایت میں چالیس دن کا ذکر ہے۔

كَلِمَاتٍ بِكُتُبِ رِزْقِهِ وَآجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَشَقِيٍّ أَوْ سَعِيدٍ فَوَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلٍ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّىٰ مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلٍ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلٍ أَهْلِ النَّارِ حَتَّىٰ مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلٍ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا \*

۲۰۱۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ كُلُّهُمْ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ فِي حَدِيثٍ وَكِيعٍ إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَ قَالَ فِي حَدِيثٍ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَأَمَّا فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَعِيسَى أَرْبَعِينَ يَوْمًا \*

۲۰۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْقَاسِمُ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ يَتْلُو بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى النَّفْثَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ فِي الرَّحِمِ بِأَرْبَعِينَ أَوْ خَمْسَةِ وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَشَقِيٍّ أَوْ

۲۰۱۲۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار، ابو الطفیل، حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جب نطفہ رحم مادر میں چالیس یا پچاس شب ٹھہرا رہتا ہے تو اس کے بعد فرشتہ آتا ہے اور عرض کرتا ہے پروردگار یہ شقی ہے یا سعید چنانچہ دونوں باتیں لکھ دی جاتی ہیں، پھر فرشتہ عرض کرتا ہے پروردگار یہ نر ہے یا مادہ، چنانچہ یہ

دو توں باتیں بھی لکھ دی جاتی ہیں، نیز اس کے اعمال، افعال اور موت و رزق کو بھی لکھ دیا جاتا ہے، اس کے بعد صحیفہ لپیٹ لیا جاتا ہے پھر اس میں کوئی کی نشی نہیں کی جاتی۔

۲۰۱۳۔ ابو الطاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابو الزبیر، عامر بن واہلہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شقی وہی ہے جو ماں کے پیٹ کے اندر شقی ہو چکا، سعید وہ ہے جو دوسروں کی حالت سے نصیحت قبول کرے، یہ سن کر عامر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی جنہیں حذیفہ بن اسید کہتے تھے، آئے اور ان سے یہ حدیث بیان کر کے کہا کہ بغیر عمل کے آدمی کیسے بد بخت ہوتا ہے؟ حضرت حذیفہ بولے تم اس سے تعجب کرتے ہو، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، جب نطفہ پر بیالیس راتیں گزر جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ کو بھیجتا ہے، جو اس کی صورت اور کان، آنکھ، کھال، گوشت، اور ہڈیاں بناتا ہے پھر عرض کرتا ہے اے پروردگار یہ مرد ہے یا عورت، پھر جو مرضی الہی ہوتی ہے وہ حکم فرماتا ہے فرشتہ لکھ دیتا ہے، پھر عرض کرتا ہے اے پروردگار اس کی عمر کیا ہے؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے حکم فرماتا ہے، اور فرشتہ وہ لکھ دیتا ہے، پھر عرض کرتا ہے اے پروردگار اس کی روزی کیا ہے؟ چنانچہ پروردگار جو چاہتا ہے وہ حکم فرمادیتا ہے اور فرشتہ لکھ دیتا ہے، پھر فرشتہ وہ کتاب اپنے ہاتھ میں لئے باہر نکلتا ہے جس میں کسی بات کی نہ کی ہوتی ہے اور نہ زیادتی۔

سَعِيدٌ فَيُكْتَبَانِ فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ أَذْكَرُ أَوْ أَتْسَى فَيُكْتَبَانِ وَيُكْتَبُ عَمَلُهُ وَأَثَرُهُ وَأَجَلُهُ وَرِزْقُهُ ثُمَّ نَطْوَى الصُّحُفُ فَلَا يُزَادُ فِيهَا وَلَا يُنْقَصُ \*

۲۰۱۴۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ أَنَّ عَامِرَ بْنَ وَاهِلَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَالسَّعِيدُ مَنْ وَعِظَ بِغَيْرِهِ فَإِنِّي رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ حَدِيقَةُ بْنُ أَبِيهِ الْغِفَارِيُّ فَحَدَّثَهُ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ وَكَيْفَ يَشَقِي رَجُلٌ بِغَيْرِ عَمَلٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ أَتَعْجَبُ مِنْ ذَلِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ نِثَانٌ وَأَرْبَعُونَ لَيْلَةً بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجَلَدَهَا وَلَحْمَهَا وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ أَذْكَرُ أَمْ أَتْسَى فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيُكْتَبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ أَجَلُهُ فَيَقُولُ رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيُكْتَبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ رِزْقُهُ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيُكْتَبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصُّحُفِ فِي يَدِهِ فَلَا يَزِيدُ عَلَى مَا أُمِرَ وَلَا يُنْقَصُ \*

۲۰۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ النُّوْفَلِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو غَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا الطَّغْلِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ وَمِثْلُ الْحَدِيثِ بِجُلِّ حَدِيثِ عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ \*

۲۰۱۶۔ احمد بن عثمان، ابو عاصم، ابن جریج، ابو الزبیر، ابو الطہیل بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرماتے تھے، اور بقیہ حدیث حسب سابق عمرو بن حارث کی حدیث کی طرح بیان کرتے ہیں۔



۲۰۱۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي حَنْفٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي يُكَيْبٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ أَبُو حَيْثَمَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ أَنَّ عِكْرَمَةَ بْنَ خَالِدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ حَدَّثَهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي سَرِيحَةَ حَدِيقَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَذُنِي هَاتَيْنِ يَقُولُ إِنَّ النُّطْفَةَ تَقَعُ فِي الرَّحِمِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ يَتَصَوَّرُ عَلَيْهَا الْمَلَكُ قَالَ زُهَيْرٌ حَسِبْتُهُ قَالَ الَّذِي يَخْلُقُهَا فَيَقُولُ يَا رَبُّ أَذَكَرٌ أَوْ أُنْثَى فَيَجْعَلُهُ اللَّهُ ذَكَرًا أَوْ أُنْثَى ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبُّ أَسَوِيٌّ أَوْ غَيْرُ سَوِيٍّ فَيَجْعَلُهُ اللَّهُ سَوِيًّا أَوْ غَيْرُ سَوِيٍّ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبُّ مَا رِزْقُهُ مَا أَجَلُهُ مَا خَلْقُهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ اللَّهُ شَفِيقًا أَوْ مَعِيدًا \*

۲۰۱۵- محمد بن احمد ابی حنفہ، یحییٰ بن ابی بکر، زہیر بن ابی بکر، عبد اللہ بن عطاء، عکرمہ بن خالد، ابو الطوفیل، حضرت حدیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے دونوں کانوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ چالیس رات تک نطفہ رحم میں پڑا رہتا ہے پھر بنانے والا فرشتہ اس کی صورت نکالتا ہے پھر عرض کرتا ہے، پروردگار یہ نر ہے یا مادہ؟ اللہ تعالیٰ اسے نر یا مادہ کہہ دیتا ہے، پھر فرشتہ عرض کرتا ہے اے پروردگار اس کے اعضاء پورے اور ہموار ہوں یا بالہ حورے؟ اللہ تبارک و تعالیٰ اسے پورا یا اوھور کر دیتا ہے، پھر فرشتہ عرض کرتا ہے، اے پروردگار اس کا رزق کیا ہے؟ اس کی عمر کیا ہے؟ اس کے خصائل و عادات کیا ہیں؟ پھر اللہ تعالیٰ اسے شفیق (بد بخت) یا سعید (نیک بخت) کر دیتا ہے۔

۲۰۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ كَلْثُومٍ حَدَّثَنِي أَبِي كَلْثُومٌ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حَدِيقَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَلَكًا مَوْكَلًا بِالرَّحِمِ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا يَأْذَنُ اللَّهُ لِيُضْمَعَ وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ \*

۲۰۱۶- عبد الوارث، عبد الصمد، ربیعہ بن کلثوم، ابی کلثوم، ابو الطوفیل، حضرت حدیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرفوعا روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک فرشتہ رحم میں مقرر ہے، جب اللہ رب العزت کچھ اور چالیس راتیں گزرنے کے بعد کچھ پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے، بقیہ حدیث حسب سابق بیان کرتے ہیں۔

۲۰۱۷- حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْحَجْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَكْرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَرَفَعَ الْحَدِيثَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ نُطْفَةٍ أَيُّ رَبِّ عَنَقَةٍ أَيُّ رَبِّ مُضْغَةٍ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقًا قَالَ قَالَ الْمَلَكُ أَيُّ رَبِّ ذَكَرٌ أَوْ أُنْثَى

۲۰۱۷- ابو کامل، حماد بن زید، عبید اللہ بن ابی بکر، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرفوعا روایت نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس فرشتہ کو رحم پر موکل کر رکھا ہے وہ عرض کرتا ہے اے پروردگار ابھی نطفہ ہے، ابھی خون بستہ ہے، پروردگار اب گوشت کی بوٹی ہے، پھر جب اللہ تعالیٰ اس کی بناوٹ کی تکمیل کرنا چاہتا ہے، فرشتہ عرض کرتا ہے پروردگار یہ مرد ہے یا عورت؟ شفیق ہے یا سعید؟ اس کی روزی کیا ہے؟ عمر

شَقِيٍّ أَوْ سَعِيدٍ فَمَا الرُّزْقُ فَمَا الْأَجَلُ فَبُكِّتَ  
كَذَلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ \*

۲۰۱۸ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ  
بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ  
قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْأَخْرَاقُ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي  
بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَأَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَفَقَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ  
فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ مَا  
بِكُمْ مِنْ أَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنفُوسَةٍ بِنَا وَقَدْ  
كَتَبَ اللَّهُ مَكَانَهَا مِنَ الْحَنَّةِ وَالنَّارِ وَإِنَّا وَقَدْ  
كُتِبَتْ شَقِيَّةٌ أَوْ سَعِيدَةٌ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَمُكِّتُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدْعُ  
الْعَمَلَ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ  
فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلٍ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ  
أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلٍ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ  
فَقَالَ اعْمَلُوا فِكُلُّ مُيَسَّرٍ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ  
فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلٍ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ  
الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلٍ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ  
( فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى  
فَسُيِّرَهُ إِلَى يَسْرَى وَأَمَّا مَنْ يَبْخُلْ وَاسْتَغْنَى  
وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسُيِّرَهُ إِلَى عُسْرَى ) \*

کیا ہے؟ غرضیکہ (سب امور) ماں کے پیٹ میں لکھ دیئے  
جاتے ہیں۔

۲۰۱۸ - عثمان بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم،  
جریر، منصور، سعد بن عبیدہ، ابو عبد الرحمن، حضرت علی رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک جنازہ کے ساتھ بقیع  
غرقہ میں تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے  
ساتھ تشریف لا کر بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھ گئے،  
حضور کے پاس ایک چھتری تھی، آپ نے سر نیچے جھکا لیا اور  
نکڑی سے زمین کر پٹی شروع کی، پھر آپ نے فرمایا، تم میں  
سے کوئی ایسا نہیں، کوئی جان ایسی نہیں، جس کی جگہ اللہ تعالیٰ  
نے جنت یا دوزخ میں نہ لکھ دی ہو اور یہ نہ لکھ دیا ہو کہ وہ شقی  
ہے یا سعید، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر ہم اپنے  
لکھے پر بھروسہ کیوں نہ کریں اور عمل چھوڑ دیں، آپ نے فرمایا  
جو سعید طبقہ میں سے ہوگا، وہ ان جیسے اعمال کی طرف سبقت  
کرے گا، اور جو بدکاروں میں سے ہوگا وہ ان جیسے کاموں میں  
سبقت کرے گا، پھر ارشاد فرمایا، عمل کئے جاؤ، ہر ایک کو توفیق  
دی جاتی ہے لیکن نیکوں کو نیک اعمال کرنا آسان کر دیا جاتا ہے  
اور بدوں کو بد اعمال کرنا آسان کر دیا جاتا ہے، اس کے بعد آپ  
نے یہ آیت تلاوت فرمائی، فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى  
الْحُجَّ جِس نے خیرات کی اور اللہ سے ڈرا اور بہترین دین کی  
تصدیق کی سو اس پر ہم نیکوں کو آسان کر دیں گے اور جس نے  
نکل کیا اور لا پرواہی کی اور بہتر دین کی تکذیب کی تو ہم اس پر  
کفر کی سخت راہ آسان کر دیں گے۔

(قائد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھا دیا کہ اعمال تقدیر کے منافی نہیں بلکہ تقدیر ہی کے ساتھ ان کا تعلق اور رابطہ ہے، جیسا کہ  
آئندہ، یہ نیک اور کان شہوائی کا سبب ہے، اسی طرح اعمال صالحہ جنت اور اعمال سیئہ دوزخ کا سبب ہیں۔

۲۰۱۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَادُ  
بْنُ الشَّرِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ  
مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَاهُ وَقَالَ فَأَخَذَ

۲۰۱۹ - ابو بکر بن ابی شیبہ، ہناد بن سري، ابو الاخوص، منصور  
سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت مروی ہے اور  
کہا کہ آپ نے ایک چھتری پکڑی اور سر نیچے جھکانے کا ذکر



عُودًا وَلَمْ يَقُلْ مَحْضَرَةً وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
فِي خَزِينِهِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

۲۰۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ  
حَرْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَ  
حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ح وَ  
حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَالنُّفْطُؤِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ  
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا وَفِي يَدِهِ  
عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ  
نَفْسٍ إِلَّا وَقَدْ عَلِمَ مَنْزِلَهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ قَالُوا يَا  
رَسُولَ اللَّهِ قَلِمَ نَعْمَلُ أَقْلًا تَنْكِيلُ قَالَ لَا أَعْمَلُوا  
فَكُلُّكُمْ مُسِيرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ ( فَأَمَّا مَنْ أُعْطِيَ  
وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ) إِلَى قَوْلِهِ ( فَسَنَسِرُهُ  
إِلَى عُسْرَى ) \*

۲۰۲۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ يَسَّارَ  
قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ أَنَّهُمَا سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ  
يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ  
عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ \*

۲۰۲۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ  
حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى  
أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ  
قَالَ جَاءَ سَرَّافَةُ بْنُ مَالِكٍ بَيْنَ جُدْعَشِمَ قَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ بَيْنَ لَنَا دِينُنَا كَمَا خُلِقْنَا الْآنَ فِيمَا  
أَعْمَلُ الْيَوْمَ أَفِيمَا جَعَلْتَ بِهِ الْأَقْلَامَ وَجَعَلْتَ بِهِ  
الْمُقَادِيرَ أَمْ فِيمَا نَسْتَقْبِلُ قَالَ لَا بَلْ فِيمَا

نعمیں کیا ہے اور ابن ابی شیبہ نے اپنی حدیث میں ابو الاحوص  
سے "قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لفظ روایت کئے  
تھے۔

۲۰۲۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابو سعید انج، وکیع،  
(دوسری سند) ابو نمیر، ابو اسطہ اپنے والد، اعمش، (تیسری سند)  
ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، سعید بن عبیدہ، ابو عبد الرحمن  
سلمی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز بیٹھے ہوئے تھے، دست  
مبارک میں ایک لکڑی تھی جس سے زمین کرید رہے تھے  
تھوڑی دیر کے بعد سر اٹھا کر فرمایا، تم میں سے ہر ایک شخص کا  
دورخ میں یا جنت میں مقام معلوم ہے، حاضرین نے عرض کیا یا  
رسول اللہ پھر ہم عمل کیوں کریں، پھر وہ ہی پر کیوں نہ رہیں،  
آپ نے فرمایا، نہیں عمل کئے جاؤ، کیونکہ جو جس کام کے لئے  
بہرہ کیا گیا ہے اسے اسی کی توفیق دی جاتی ہے، پھر آپ نے قاما  
من اعطی و اتقی و اتقى بالحقنى تلاوت فرمائی۔

۲۰۲۱۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور،  
اعمش، سعد بن عبیدہ، ابو عبد الرحمن سلمی، حضرت علی اکرم  
اللہ تعالیٰ وجہہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب  
سابق حدیث بیان کرتے ہیں۔

۲۰۲۲۔ احمد بن یونس، زہیر، ابو الزہیر (دوسری سند) یحییٰ بن  
یحییٰ، ابو حنیفہ، ابو الزہیر، حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں  
کہ سرافہ بن مالک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے دین کو ہمارے سامنے آ  
کر بیان فرمادیجئے، گویا ہم تو آج ہی پیدا ہوئے ہیں آج ہم جو عمل  
کرتے ہیں تو کیا اسی مقصد کے لئے کرتے ہیں جسے لکھ کر قلم  
خُشک ہو گئے، اور تقدیر الہی جاری ہو چکی یا اس مقصد کے لئے جو

جَعَلْتُ بِهِ الْأَقْدَامَ وَحَرَّتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ قَالَ فَفِيمَ الْعَمَلِ قَالَ زُهَيْرٌ ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبُو الزُّبَيْرِ بِشَيْءٍ لَمْ أَفْهَمُهُ فَسَأَلْتُ مَا قَالَ فَقَالَ اْعْمَلُوا فَكُلُّ مُيَسَّرٌ\*

آگے آنے والا ہے، آپؐ نے فرمایا، نہیں عمل اسی کے مطابق ہیں جسے قلم لکھ کر خشک ہو گئے، پھر تقدیر الہی جاری ہو چکی، مراقبہ نے کہا کہ پھر عمل کیوں ہے؟ زہیر کہتے ہیں کہ ابوالزہیرؓ نے اس کے بعد کچھ کہا جسے میں نہیں سمجھا، میں نے پھر پوچھا، انہوں نے کہا عمل کے لئے جاؤ، ہر شخص کو توفیق دی جاتی ہے۔

۲۰۲۳ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْمَعْنَى وَقِيلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَامِلٍ مُيَسَّرٌ بِعَمَلِهِ\*

۲۰۲۳۔ ابو الطاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابو الزہیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں باقی اتنی زیادتی ہے کہ آپؐ نے فرمایا ہر ایک عمل کرنے والے کو اس کے عمل کے مطابق توفیق دی جاتی ہے۔

۲۰۲۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ الصُّبُعِيِّ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْلِمَ أَهْلُ الْخَنَةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ قِيلَ فَبِمَا يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ كُلُّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ\*

۲۰۲۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن زید، یزید صُبُعِی، مطرف، عمران بن حصین، بیان کرتے ہیں کہ عرض کیا یا رسول اللہ کیا اہل جنت اور اہل دوزخ کا علم ہو گیا ہے؟ فرمایا ہاں، کہہ گیا پھر عمل کرنے والے کیوں عمل کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ہر شخص کے لئے وہی کام آسان کیا گیا جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا۔

۲۰۲۵ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ ابْنُ نَعْمَانَ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ يَزِيدَ الرَّشَكِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادٍ وَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ\*

۲۰۲۵۔ شیبان بن فروخ، عبد الوارث، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابن نعمان، ابن عیینہ، ابن یحییٰ، جعفر بن سلیمان، (چوتھی سند) یحییٰ بن یحییٰ، جعفر بن سلیمان، (چوتھی سند) ابن عثی، محمد بن جعفر، شعبہ، یزید رشک سے حماد کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے باقی عبد الوارث کی روایت میں ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ۔

۲۰۲۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ

۲۰۲۶۔ اسحاق بن ابراہیم، عثمان بن عمر، عزرو بن ثابت، یحییٰ بن عقیل، یحییٰ بن جعفر، ابو الاسود دلی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عمران بن حصینؓ نے کہا آج لوگ جس چیز کے لئے عمل



أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّيْلِيِّ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ  
الْحُصَيْنِ أَرَأَيْتَ مَا يَفْعَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ  
وَيَكْذَحُونَ فِيهِ أَشْيَاءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى  
عَلَيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ مَا سَبَقَ أَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ  
مِمَّا آتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَتَبَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ  
فَقُلْتُ بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى عَلَيْهِمْ  
قَالَ فَقَالَ أَفَلَا يَكُونُ ظُلْمًا قَالَ فَفَرَعْتُ مِنْ  
ذَلِكَ فَرَعًا مَبْدِيًا وَقُلْتُ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَ اللَّهُ  
وَمِنْهُ يَدُهُ فَمَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ  
فَقَالَ لِي يَرْحَمُكَ اللَّهُ إِنِّي لَمْ أَرِدْ بِمَا سَأَلْتُكَ  
إِلَّا لِأَخْزَرَ عَقْلَكَ إِنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ أَتَا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَا يَفْعَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ  
وَيَكْذَحُونَ فِيهِ أَشْيَاءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى  
فِيهِمْ مِنْ قَدَرٍ قَدْ سَبَقَ أَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ  
مِمَّا آتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَتَبَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ  
فَقَالَ لَا بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ  
وَتَصَدِّقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَنَفْسٍ  
وَمَا سَوَّاهَا فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا) \*

کرتے ہیں کیا یہ کوئی ایسا چیز ہے جس کا حکم ہو چکا ہے اور تقدیر  
الہی اس پر جاری ہو چکی، یا جو احکام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
لے کر آئے، اور ان پر حجت قائم ہو چکی، ان پر عمل ہوتا ہے؟  
میں نے کہا، نہیں بلکہ جو کچھ حکم ہو چکا اور جو تقدیر الہی میں آچکا  
عمل اس کے مطابق ہوتا ہے، عمران نے کہا تو کیا پھر یہ ظلم  
نہیں ہو رہا میں یہ سن کر بہت سخت گھبرا گیا اور عرض کیا ہر  
ایک چیز خدا کی پیدا کی ہوئی ہے اور اسی کے دست قدرت کی  
مملوک ہے، خدا سے باز پرس نہیں کی جاسکتی ہے اور لوگوں سے  
ہو سکتی ہے، عمران نے مجھ سے کہا خدا تم پر رحم کرے، سوائے  
کرنے پر میرا مقصد تمہاری عقل کی آزمائش کرنا تھا، قبیلہ  
مزینہ کے دو آدمیوں نے حضور سے آکر پوچھا یا رسول اللہ  
فرمائیے، آج دنیا ایسے اعمال میں جو کچھ جدوجہد کر رہی ہے کیا  
یہ سب کچھ ان کی تقدیر میں پہلے سے طے شدہ تھا یا جب انبیاء  
کرام تشریف لا کر خدائی حجت ان پر پوری کر دیتے ہیں تو اس  
کے بعد لوگ اعمال کا سلسلہ بغیر کسی تقدیر کے خود شروع  
کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، یوں نہیں بلکہ ان کی تمام جدوجہد  
طے شدہ تقدیر کے تحت ہوتی ہے چنانچہ اس کی تصدیق قرآن  
مجید میں ہے (ترجمہ) قسم ہے نفس انسان کی اور اس کی جس نے  
اسے درست کیا، اور نیکی اور بدی کا الہام فرمایا۔

(فائدہ) حدیث کا ماحصل یہی ہے کہ اس عالم میں جو کچھ نظر آ رہا ہے یہ سب عالم تقدیر کی کار فرمایاں ہیں، حضرت شاہ ولی اللہ صاحب  
محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ آیت فَاَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا میں، الہام سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نفس میں تقویٰ اور فجور کی صورت  
پیدا فرماتا ہے جیسے کہ آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ حکم مادر ہی میں سعادت و شقاوت لکھ دی جاتی ہے، اس کا خلاصہ بھی یہی ہے، اور الہام  
اصل میں اس صورت علمیہ کو کہتے ہیں جس کی بنا پر کسی کو عالم کہا جاتا ہے اس کے بعد ہر دو صورت اجمالیہ جو آئندہ ظہور آثار کے لئے مبداء  
نظاہر، الہام کے نام سے موسوم ہو جاتی ہے، اگرچہ اس پر عالم کا اطلاق نہ کیا جاتا ہو، اس جگہ الہام سے یہی معنی مراد ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۰۲۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ

۲۰۲۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ

دوزخیوں کے اعمال پر ہوتا ہے اور آدمی مدت دراز تک دوزخیوں کے اعمال کرتا رہتا ہے، لیکن اس کے اعمال کا خاتمہ الہی جنت کے اعمال پر ہوتا ہے۔

۲۰۲۸۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی لوگوں کے ظاہر میں جنت والوں کے اعمال کرتا ہے، حالانکہ وہ دوزخیوں میں سے ہو رہا ہے اور آدمی لوگوں کے دیکھنے میں دوزخیوں کے اعمال کرتا ہے، حالانکہ وہ الہی جنت میں سے ہوتا ہے۔

باب (۳۲۵) حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کا مباحثہ۔

۲۰۲۹۔ محمد بن حاتم، ابراہیم بن دینار، ابن ابی عمر، احمد بن عبدہ نعیمی، ابن حبیبہ، عمرو، طاؤس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کا منظر دہرایا حضرت موسیٰ نے کہا، آدم آپ ہمارے باپ ہیں، آپ نے ہمیں محروم کیا، اور جنت سے نکلوا، حضرت آدم نے کہا، موسیٰ تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے ساتھ خاص کیا اور تورات تمہارے لئے اپنے دست قدرت سے لکھی، تم مجھے ایسے فعل پر طعنہ دیتے ہو جو میرے پیدا کرنے سے چالیس سال قبل مقرر فرمادیا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بالآخر آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے، حضرت آدم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے۔

يَعْمَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ \* ۲۰۲۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلُ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَتَذَوُّ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلُ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَتَذَوُّ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ \*

(۳۲۵) بَاب حِجَاجِ آدَمَ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَام \*

۲۰۲۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَمَكِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّغِيِّ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْفُضْطُ لِبَابِ حَاتِمٍ وَابْنِ دِينَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمُخْتَجِ آدَمَ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى يَا آدَمُ أَنْتَ أَبَوُنَا حَبِيبُنَا وَأَعَزُّنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ وَعَظَّمَ لَكَ يَدَيْهِ أَتَلُوْنِي عَلَى أَمْرِ قَدْرَةِ اللَّهِ عَنِّي قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَجَّ آدَمَ مُوسَى فَخَجَّ آدَمَ مُوسَى وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَحَدُهُمَا حَطَّ وَقَالَ الْآخَرُ كَتَبَ لَكَ التَّوْرَةَ بِيَدِهِ \*

(فائدہ) تقدیر تواریخ ہے اس امر کا لکھا جاتا ہے تورات میں ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چالیس سال قبل اللہ تعالیٰ نے



تورات اپنے دست قدرت سے لکھ کر اس میں یہ واقعہ بھی تحریر فرمادیا تھا اور جیسا کہ حدیث معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام انبیاء سے ملاقات ثابت ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی ملاقات کردادی، واللہ اعلم بالصواب۔

۲۰۳۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيَمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَنْتَ الَّذِي أَعَزَّيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ آدَمُ أَنْتَ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَأَصْطَفَاهُ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَلَوْنِي عَلَى أَمْرِ قَدِيرٍ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ \*

۲۰۳۰۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ابو الزناد، اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے مباحثہ کیا تو آدم، موسیٰ پر غالب آگئے، موسیٰ بولے تم وہی آدم ہو جنہوں نے لوگوں کو تماراد کر دیا اور انہیں جنت سے نکلوا دیا، آدم بولے تم وہی موسیٰ ہو جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا علم دیا اور لوگوں پر اپنا رسول بنا کر بزرگی عطا کی، موسیٰ نے کہا ہاں، آدم بولے تو مجھے ایسے کام پر ملامت کرتے ہو جو میری پیدائش (۱) سے پہلے مقرر ہو چکا۔

۲۰۳۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ أَبِي ذَبَابٍ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ الرَّحْمَنُ الْأَعْرَجُ قَالَ سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى غَنِيَهُمَا السَّلَامُ عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى قَالَ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَأَسْكَنْتَ فِي جَنَّتِهِ ثُمَّ أَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَصِيَّتِكَ إِلَى الْأَرْضِ فَقَالَ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي أَصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ وَأَعْطَاكَ

۲۰۳۱۔ اسحاق بن موسیٰ، عبد اللہ بن یزید، انصاری، حارث بن ابی ذباب، یزید بن ہریرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے اپنے پروردگار کے سامنے مباحثہ کیا، سو آدم موسیٰ پر غالب آگئے، حضرت موسیٰ نے فرمایا تم وہی آدم ہو، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا، اور تم میں اپنی روح پھونکی اور تمہیں فرشتوں سے سجدہ کرایا، اور تمہیں جنت میں رہنے کے لئے جگہ دی، پھر تم نے اپنی لغزش کی بناء پر لوگوں کو زمین پر اتارا، آدم بولے تم وہی موسیٰ ہو کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور کلام کے ساتھ تولد کیا اور تمہیں اللہ تعالیٰ نے تورات کی تختیاں دیں، جن میں ہر ایک چیز کا بیان ہے اور تمہیں سرگوشی کے لئے اپنا

(۱) تقدیر کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے (۱) اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے پیدا کرنے سے پہلے ہی اس کی تقدیر مقرر فرمادی ہے اور اس تقدیر کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ (۲) اس مقرر شدہ تقدیر سے بندہ کسی کام کے کرنے پر یا اس کے چھوڑنے پر مجبور محض نہیں ہے۔ (۳) ہر مقلد بندے کو اللہ تعالیٰ نے ظاہری طور پر اختیار دے رکھا ہے جس کے ذریعے وہ افعال کے کرنے یا نہ کرنے پر قادر ہے (۴) بندے کے اپنے اختیاری فعل پر ثواب یا سزا کا ترہب ہوتا ہے۔ (۵) اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں پر ظلم کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔

مقرب بنایا، تم کیا سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تورات کو میری پیدائش سے کتنے سال پہلے لکھا؟ موسیٰ نے فرمایا، چالیس سال قبل، آدم نے کہا تم نے تورات میں نہیں دیکھا؟ عیسیٰ آدم پر بغوی ہوئے؟ بولے ہاں، آدم نے کہا، پھر تم مجھے ایسے فعل پر ملامت کرتے ہو، جس کا کرنا اللہ نے میری پیدائش سے چالیس سال قبل مجھ پر لازم کر دیا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخر حضرت آدم حضرت موسیٰ سے جیت گئے۔

۲۰۳۲۔ زہیر بن حرب، ابن ابی حاتم، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، ابن شہاب، حمید بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسیٰ نے تقریر کی، موسیٰ نے فرمایا تم وہی آدم ہو، جو لغزش سرزد ہونے کی وجہ سے جنت سے نکلے، آدم نے کہا، تم وہی موسیٰ ہو جنہیں اللہ نے اپنی رسالت اور کلام سے منتخب فرمایا، پھر تم مجھے ایسی بات پر ملامت کرتے ہو جو میری پیدائش سے قبل مجھ پر مقدر ہو چکا تھا۔ چنانچہ آدم، موسیٰ پر غالب آگئے۔

۲۰۳۳۔ عمرو بن قتادہ، ایوب، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) ابن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابو ہریرہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۰۳۴۔ محمد بن منہال، یزید بن زریع، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

الْأَوَّاحِ فِيهَا تَبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَيْتَ نَجِيًّا فَبِكُمْ وَجَدْتُ اللَّهَ كَتَبَ التَّوْرَةَ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ قَالَ مُوسَىٰ بَارِئِينَ عَمَّا قَالَ آدَمُ فَهَلْ وَجَدْتُ فِيهَا (وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ) قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَلَوْنِي عَلَىٰ أَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ أَنْ أَعْمَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَجَّ آدَمُ مُوسَىٰ \*

۲۰۳۲۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَىٰ فَقَالَ لَهُ مُوسَىٰ أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجْتِكَ خَطِيئَتِكَ مِنَ الْعَنَةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ مُوسَىٰ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ ثُمَّ تَلَوْنِي عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ فَخَجَّ آدَمُ مُوسَىٰ \*

۲۰۳۳۔ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ النَّاقِذِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ النَّجَّارِ السَّامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ \*

۲۰۳۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ \*



۲۰۳۵- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَيْجٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي  
أَبُو هَانِيٍّ الْخَوَزَنَانِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَيْلِيِّ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَتَبَ  
اللَّهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ  
وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهُ عَلَى  
الْمَاءِ \*

۲۰۳۵- ابو الطاہر، ابن وہب، ابویہانی، ابو عبد الرحمن، حبلی،  
حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا،  
آپؐ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا  
کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے لوگوں کی تقدیریں لکھ دی  
تھیں اور فرمایا کہ اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا۔

(قاعدہ) امام نووی فرماتے ہیں یہ کتابت تقدیر کا زمانہ ہے، اور نہ تقدیر تو ازلی ہے جس کی کوئی ابتداء نہیں (نووی جلد ۳) حضرت شاہ ولی اللہ  
نے حجتہ اللہ البالغہ میں تقدیر کے پانچ مراتب بیان فرمائے ہیں، پہلا نمبر ارادہ ازلیہ ہے جو تمام کائنات کا اصل مبداء و منشاء ہے، دوسرا مرتبہ  
اس روایت میں مذکور ہے، تیسرا مرتبہ جب اس نے حضرت آدم کو پیدا فرمایا اور نئی نوع انسان کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو ان کی تمام اولاد کو ان  
سے نکالا اور ان میں مطیع و عاصی کی تقسیم فرمائی، چوتھا نمبر وہ کتابت ہے جو شجرہٴ بادر میں ہوتی ہے، اور پانچواں مرتبہ اذہان انسان سے بالاتر  
ہے، حافظ ابن قیم نے اس چیز کو ایک اور انداز میں بیان فرمایا ہے وہ پہلے تین نمبر گناتے کے بعد فرماتے ہیں چوتھا مرتبہ حولی ہے جو شب قدر  
میں لکھا جاتا ہے اور پانچواں مرتبہ یومی ہے جو روزمرہ لکھا جاتا ہے، کتاب یومہ ہو فی شأن، واللہ اعلم۔

۲۰۳۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الْمُقَرِّيُّ  
حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ سَهْلٍ  
التَّبَسِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْثُومٍ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ يَعْنِي  
ابْنَ يَزِيدَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي هَانِيٍّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ  
غَيْرَ أَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ \*

۲۰۳۶- ابن ابی عمر، مقری، حبیب، ابی ہانی، نافع، ابی ہانی سے وہی سند کے ساتھ روایت  
تھی، ابن ابی مرثوم، نافع، ابویہانی سے وہی سند کے ساتھ روایت  
مردی ہے باقی دونوں سندوں میں عرشی الہی کا پانی پر ہونا مذکور  
نہیں ہے۔

(۳۲۶) بَابُ تَصْرِيفِ اللَّهِ تَعَالَى الْقُلُوبَ  
كَيْفَ شَاءَ \*

باب (۳۲۶) اللہ تعالیٰ جس طرح چاہے قلوب کو  
پھیر دیتا ہے۔

۲۰۳۷- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبْنُ نُمَيْرٍ  
كِلَاهُمَا عَنْ الْمُقَرِّيِّ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ سَهْلٍ أَخْبَرَنِي أَبُو  
هَانِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَيْلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ أَنَّهُ سَمِعَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ قُلُوبَ  
بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ

۲۰۳۷- زہیر بن حرب، ابن نمیر، حبیب، ابو ہانی، ابو  
عبد الرحمن حبلی، حضرت عبد اللہ بن عمرو ابن العاص رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا فرمان  
روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا تمام انسانوں کے دل  
اللہ رب العزت کی دو انگلیوں کے درمیان ایک دل کی طرح  
ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے، انہیں پھیر دیتا ہے، اس کے بعد  
رسالتکاب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ،

كَقَلْبٍ وَاحِدٍ مُّصْرَفُهُ حَيْثُ يَشَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ  
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ مُصْرَفُ الْقُلُوبِ  
صَرَفْ قُلُوبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ \*

(قائدہ) حق تعالیٰ کی مصلیٰ الاطلاق قدرت اور بندہ کی انتہائی بے چارگی کا نقشہ اس سے زیادہ موثر اور مختصر انداز میں ادا نہیں کیا جاسکتا، اس  
اعتقاد کے بعد بندہ کی زبان پر بے ساختہ جو کلمات جاری ہوئے چاہئیں۔ وہ یہی ہیں کہ الہ العالمین ہمارے دلوں کو اپنی تابعداری مصلیٰ کی  
طرف جھکائے رکھ۔

باب (۳۳۷) قضاء و قدر کے احاطہ سے کوئی چیز  
باہر نہیں ہے۔

(۳۲۷) بَاب كُلِّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ \*

۲۰۳۸۔ عبد اللہ بن علی بن حماد، مالک بن انس (دوسری سند) قصہ  
بن سعید، مالک، زیاد بن سعد، عمرو بن مسلم، طاؤس بیان کرتے  
ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب کو  
پایا، وہ فرماتے تھے، ہر ایک چیز تقدیر سے ہے، اور میں نے  
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا وہ فرما رہے  
تھے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب کچھ تقدیر  
میں لکھا جا چکا ہے، یہاں تک کہ انسان کی در ماندگی اور  
ہوشیاری بھی، یا ہوشیاری اور در ماندگی بھی۔

۲۰۳۸ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمَادٍ قَالَ  
قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ رَجُلًا وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ  
سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ فِيْمَا قَرَأَ عَلَيْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ  
سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ قَالَ  
أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ  
وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى  
الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ أَوْ الْكَيْسُ وَالْعَجْزُ \*

۲۰۳۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیع، سفیان، زیاد بن  
السعلی، محمد بن عباد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ مشرکین قریش تقدیر کے بارے میں جھگڑتے  
ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، تب یہ  
آیت نازل ہوئی جس دن اوندھے منہ جہنم میں گھسے جائیں  
گے، چکھو جہنم کا حرہ، بے شک ہم نے ہر ایک چیز کو تقدیر کے  
ساتھ پیدا کیا ہے۔

۲۰۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو  
كَرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ  
إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَادٍ بْنِ جَعْفَرٍ  
السَّخْرُومِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُو  
قُرَيْشٍ يُخَاصِمُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي الْقَدَرِ قَزَلَتْ (يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ  
عَنِي وَجُوهُهُمْ دُوقُوا مِنْ سَعَرٍ إِنَّا كُلُّ شَيْءٍ  
حَقَّقْنَاهُ بِقَدَرٍ) \*

باب (۳۲۸) ابن آدم پر زنا وغیرہ کا حصہ بھی  
مقرر ہے۔

(۳۲۸) بَاب قُدْرَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظُّهُ  
مِنَ الزَّانَا وَغَيْرِهِ \*



۲۰۴۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَاقَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حِفْظَهُ مِنَ الزَّنا أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَرْنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظْرُ وَزْنَا اللِّسَانَ النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَعْنَى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدَّقُ ذَلِكَ أَوْ يُكْذَبُ قَالَ عَبْدُ فِي رِوَايَتِهِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ \*

۲۰۴۰ - اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، ابن طاووس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ لَمَم کے معنی وہ ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کئے ہیں، آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کی تقدیر میں اس کے زنا کرنے کا حصہ بھی لکھ دیا ہے جو لامحالہ اسے ملے گا آنکھوں کا زنا تو دیکھنا ہے، اور زبان کا زنا باتیں کرنا ہے، اور نفس تمنا اور خواہش کرتا ہے، اور شر مگاہ اس کی تکذیب یا تصدیق کرتی ہے، عبد بن حمید نے، ابن طاووس کی روایت کی سند اسی طرح بیان کی ہے، عن ابیہ سمعت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۲۰۴۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيْبَهُ مِنَ الزَّنا مُدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَالْعَيْنَانِ زَنَاهُمَا النَّظْرُ وَالْأُذُنَانِ زَنَاهُمَا الْإِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زَنَاؤُهُ الْكَلَامُ وَالْبَدَنُ زَنَاؤُهُ الْبَطْشُ وَالرَّجُلُ زَنَاؤُهُ الْخُطَا وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ وَيُكْذِبُهُ \*

۲۰۴۱ - اسحاق بن منصور، ابو ہشام مخزومی، وہیب، سہیل بن ابی صالح، عن ابیہ عن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے انسان میں زنا کا بھی کچھ حصہ لکھ دیا گیا ہے، جو لامحالہ اسے پہنچے گا، آنکھوں کا زنا تو دیکھنا ہے اور کانوں کا زنا سننا ہے اور زبان کا زنا کلام کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا گرفت کرنا ہے۔ اور پاؤں کا زنا (برے مقامات کی طرف) چلنا ہے۔ اور دل خواہش و تمنا کرتا ہے اور شر مگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

(۳۲۹) بَابُ مَعْنَى كُلِّ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَحُكْمِ مَوْتِ أَطْفَالِ الْكُفَّارِ وَأَطْفَالِ الْمُسْلِمِينَ \*

باب (۳۲۹) ہر ایک مولود فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے اور کفار اور مسلمانوں کے بچوں کا حکم۔

۲۰۴۲ - حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَبِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۰۴۲ - حاجب بن الولید، محمد بن حرب، زبیدی، زہری، سعید بن المسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی اور

عیسائی اور مجوسی بنالیتے ہیں، جس طرح چوپایہ کے کمال  
الاعضاء چوپایہ پیدا ہوتا ہے، کیا ان میں کوئی بریدہ اعضا  
محسوس ہوتا ہے؟ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے تھے، تمہاری طبیعت چاہے تو یہ آیت بھی پڑھ لو ”فطرۃ  
اللہ الی فطر الناس علیہا لا تبدل لخلق اللہ الایۃ۔“

۲۰۴۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الاغلی (دوسری سند) عبد بن  
حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت  
لقل کرتے ہیں، اور اس میں جانور کے ناقص الخلق ہونے کا  
تذکرہ نہیں ہے۔

۲۰۴۴۔ ابو الطاہر، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، یونس بن یزید،  
ابن شہاب، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا، ہر ایک بچہ فطرت (اسلام) ہی پر پیدا ہوتا ہے، پھر آپ  
نے ارشاد فرمایا یہ آیت پڑھ لو، فطرۃ اللہ الی فطر الناس  
علیہا لا تبدل لخلق اللہ ذلک الذین القیم الایۃ۔

۲۰۴۵۔ زہیر بن حرب، جریر، اعمش، ابو صالح، حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر ایک بچہ کی پیدائش فطرت  
عی پر ہوتی ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی اور عیسائی اور  
مشرک بنالیتے ہیں، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر بچہ  
اس سے پہلے ہی مر جائے، تو پھر کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا، اللہ ہی  
زیادہ جانتے والا ہے، کہ وہ کیا عمل کرتے۔

وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ  
فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجْسِنَانِهِ كَمَا تُنْتَجِ  
الْبَهِيمَةُ بِهَيْمَةٍ جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ  
جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَقْرَعُوا إِنَّ فِطْمَتِ  
(فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ  
يُخَصِّنُ اللَّهُ) الْآيَةِ \*

۲۰۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْأَعْلَى ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا  
الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَمَا تُنْتَجِ الْبَهِيمَةُ بِهَيْمَةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ  
جَمْعَاءَ \*

۲۰۴۴۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ  
عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ  
بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا  
يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ يَقُولُ اقْرَعُوا (فِطْرَةَ اللَّهِ  
الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ  
ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ) \*

۲۰۴۵۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا  
مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ  
وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجْسِنَانِهِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَرَأَيْتَ لَوْ مَاتَ قَبْلَ ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا  
كَانُوا عَامِلِينَ \*

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، مسلمانوں کے جو بچے بلوغ سے پہلے مر جائیں، تو وہ بالاتفاق جنتی ہیں، لیکن کفار کے بچوں کے متعلق علماء  
میں اختلاف ہے، صحیح مذہب جس پر متفقین ہیں، وہ ان کے جنتی ہونے کا ہے اور اس روایت میں ان کے دوزخ میں جانے کا ذکر نہیں ہے،



والقدر علم بالصواب۔

۲۰۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي يَكْنَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا وَهُوَ عَلَى الْعِلَّةِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ إِلَّا عَلَى هَذِهِ الْعِلَّةِ حَتَّى يُبَيِّنَ عَنْهُ لِسَانُهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ لَيْسَ مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا عَلَى هَذِهِ الْفِطْرَةِ حَتَّى يُعَبِّرَ عَنْهُ لِسَانُهُ \*

۲۰۴۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَذَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُولَدُ يُولَدُ عَلَى هَذِهِ الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يَهُودَانِهِ وَيَنْصَرَانِهِ كَمَا تَنْتَحُونَ الْبَابَ فَهَلْ تَحْدَرُونَ فِيهَا جَدَعَاءَ حَتَّى تَكُونُوا أَنْتُمْ تَحْدَعُونَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ صَغِيرًا قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ \*

۲۰۴۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ الْعَنْاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ إِنْسَانٍ تَلِدُهُ أُمُّهُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَأَبَوَاهُ يَهُودَانِهِ وَيَنْصَرَانِهِ وَيَسُجَّسَانِهِ فَإِنْ كَانَا مُسْلِمَيْنِ فَمُسْلِمٌ كُلُّ إِنْسَانٍ تَلِدُهُ أُمُّهُ يَلُكُّهُ الشَّيْطَانُ فِي حَضَنِهِ إِلَّا مَرِيئًا وَابْنَهَا \*

۲۰۴۶ - ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مردی ہے۔ ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ ہر ایک بچہ طہت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے اور ابو بکر عن معاویہ کی روایت میں ہے کہ اس طہت پر پیدا ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کی زبان اس سے اس چیز کا اظہار نہ کر دے اور ابو کریب عن ابن معاویہ کی روایت میں ہے کہ ہر ایک بچہ اسی فطرت پر پیدا ہوتا ہے، یہاں تک کہ اس کی زبان اس چیز کے متعلق گویا نہ ہو جائے۔

۲۰۴۷ - محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ چند روایات میں سے روایت کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر ایک بچہ اسی فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی یا عیسائی بنالیتے ہیں۔ جیسا کہ اونٹ بچے جتنا ہے، کیا ان میں کوئی کان کنا ہوتا ہے بلکہ تم ان کے کان کاٹتے ہو، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ جو بچہ جن میں مر جائے، اس کا کیا ہوگا، فرمایا اللہ زیادہ جانتا ہے کہ ایسے بچے کیا کرتے۔

۲۰۴۸ - قتیبہ بن سعید، عبد العزیز، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہر انسان کو اس کی ماں فطرت ہی پر جفتی ہے، بعد کو اس کے والدین اسے یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنالیتے ہیں، اگر اس کے والدین مسلمان ہوتے، تو یہ بھی مسلمان رہتا، ہر ایک انسان کے دونوں پہلوؤں میں (جب اس کی ماں جنتی ہے) تو شیطان ٹھونس دیتا ہے مگر حضرت مریم اور ان کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو۔

۲۰۴۹۔ ابو الطاہر، ابن وہب، ابن ابی ذئب، یونس، ابن شہاب، عطاء بن یزید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے وہ کیا کرتے۔

۲۰۵۰۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر۔

(دوسری سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن، ابو الیمان، شعیب۔

(تیسری سند) سلمہ بن شعیب، حسن بن اعین، معقل زہری سے یونس اور ابن ابی ذئب کی سند کے ساتھ ان کی روایت کے ہم معنی حدیث مروی ہے، باقی شعیب اور معقل کی روایت میں ”اولاد“ کے بجائے ”ذرائع المشرکین“ کا لفظ ہے، ترجمہ ایک ہی ہے۔

۲۰۵۱۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کے بچوں کے متعلق دریافت کیا گیا جو کہ بچپن ہی میں مر جائیں آپ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ ہی کو خوب علم ہے کہ وہ کیا کرتے۔

۲۰۵۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو عونہ، ابو بشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کے بچوں کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے ارشاد فرمایا خدا کو ان کے پیدا کرنے کے وقت بخوبی علم تھا کہ وہ کیا کریں گے۔

۲۰۵۳۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، معمر بن سلیمان، بواسطہ اپنے والد، رقبہ، ابواسحاق، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ لڑکا جس کو خضر نے قتل کر دیا تھا، وہ جب شکم مادر میں جاتا تھا،

۲۰۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ وَيُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ \*

۲۰۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَهُوَّامَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ وَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَةُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَغْوَيْنٍ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ كُلُّهُمُ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ وَابْنِ أَبِي ذَيْبٍ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَمَعْقِلٍ سُئِلَ عَنْ ذُرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ \*

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ مَنْ يَمُوتُ مِنْهُمْ صَغِيرًا فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ \*

۲۰۵۲۔ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ إِذْ خَلَقَهُمْ \*

۲۰۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَعْبٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَسْقَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ



الْعَدَامَ الَّذِي قَتَلَهُ الْعَصِيرُ طَبَعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ  
ذَارَهُنَّ أَبُو بِيٍّ طَغِيَانًا وَكَفَرًا \*  
اس کی تقدیر میں کافر ہی لکھا گیا تھا، اگر وہ زندہ رہتا، تو اپنے  
والدین کو سرکشی اور کفر میں مبتلا کر دیتا۔

(فائدہ) آپ پہلے پڑھ چکے کہ شکوت و سعادت شکم مادر ہی میں لکھ دی جاتی ہے اور اس کتابت کے ماتحت وہ مولود ایسا مسخر ہوتا ہے کہ  
بڑے ہو کر وہی افعال کرتا ہے، گو کرتا اپنے اختیار ہی سے ہے اور والدین کی حفاظت بھی مقصود ہے تو اس کے طغیان سے پہلے اسے  
والدین سے جدا کر لیا جاتا ہے۔ ظاہر اتو والدین پر ظلم معلوم ہوتا ہے مگر تقدیر کہتی ہے کہ بہت بہتر ہوا، کیونکہ اگر یہ زندگی پر لطف گزر  
جاتی، تو آخر وہی زندگی برباد ہو جاتی، اب اگر یہ رو نہیں کھول دیا جاتا، تو اس بچہ پر مہر میں والدین کے لئے کیا بات رہ جاتی، و خفاء تقدیر کے  
ساتھ جب وہ مہر کرتے ہیں تو انہیں رضا بالقضاء کا تمغہ بھی حاصل ہو جاتا ہے، حالانکہ ان کا مہر بھی قضاء الہی کے ماتحت رہتا ہے مگر عام  
اسباب میں یہ تمام چیزیں مستور رہتی ہیں اور اس عالم ظاہر کے اختیار ہی پر یہ جزا و سزا مرتب ہو جاتی ہے اگر عالم غیب کا اظہار ہو جائے، تو  
جزا و سزائے لئے اس دنیا کو اتنی تفصیل دینے کی حاجت نہیں، واللہ اعلم بالصواب۔

۲۰۵۴ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ فَضِيلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ  
عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ  
تُوفِّيَ صَبِيٌّ فَقُلْتُ طُوبَى لَهُ عُصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ  
الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ  
لَا تَدْرِينَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ  
لِهَذِهِ أَهْلًا وَلِهَذِهِ أَهْلًا \*  
۲۰۵۳ - زہیر بن حرب، جریر، عطاء، فضیل بن عمرو، عائشہ  
بنت طلحہ، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان  
کرتی ہیں کہ ایک بچہ مر گیا، میں نے کہا، اس کے لئے خوشی ہو،  
یہ تو جنت کی چیزوں میں سے ایک چیز ہو گا، آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ  
نے جنت اور دوزخ بنائی ہے، اور کچھ لوگوں کو اس کیلئے بنایا ہے  
اور کچھ کو اس کے لئے۔

۲۰۵۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
وَكَيْعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ  
بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ  
فُتِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى  
جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
طُوبَى لِهَذَا عُصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ لَمْ  
يَعْمَلِ السُّوءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ قَالَ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ يَا  
عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا  
وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَهْلًا  
خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ \*  
۲۰۵۴ - ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، طلحہ بن یحیی، عائشہ بنت طلحہ،  
ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک انصاری بچہ کے جنازہ کی  
شرکت کے لئے بلایا گیا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ اس  
کے لئے خوشی ہو، وہ تو جنت کی چیزوں میں سے ایک چیز یا تھی،  
کوئی گناہ اس نے نہیں کیا اور نہ گناہ کرنے کے زمانہ تک وہ پہنچا،  
آپ نے فرمایا، عائشہ اور کچھ کہتی ہے، اللہ نے جنت کا اہل بعض  
لوگوں کو بنایا اور انہیں بنایا ہی جنت کے لئے، حالانکہ وہ اس  
وقت اپنے باپ کی پشت میں تھے اور بعض کو دوزخ کا اہل بنایا اور  
انہیں دوزخ ہی کے لئے بنایا حالانکہ اس وقت اپنے باپ کی  
پشت میں تھے۔

۲۰۵۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا  
۲۰۵۵ - محمد بن الصباح، اسمعیل بن زکریا، طلحہ بن یحیی،

(دوسری سند) سلیمان بن معبد، حسین بن حفص (تیسری سند) اسحاق بن منصور، محمد بن یوسف، سفیان ثوری، طلحہ بن یحییٰ سے وکیع کی سند کے ساتھ اس کی روایت کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب (۳۳۰) مقدر شدہ عمر اور روزی اور رزق میں زیادتی اور کمی نہیں ہو سکتی۔

إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ح وَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ ح وَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بِإِسْنَادٍ وَكَيْفٍ نَحْوِ حَدِيثِهِ \*  
(۳۳۰) بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْأَجَالَ وَالرِّزْقَ وَغَيْرَهُمَا لَا تَزِيدُ وَلَا تَنْقُصُ عَمَّا سَبَقَ بِهِ الْقَدَرُ \*

۲۰۵۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیع، مسعر، علقمہ بن مرثد، مغیرہ بن عبد اللہ، معمر بن حفص، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ یہ دعا مانگی کہ اے العالمین میرے شوہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے والد ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور میرے بھائی معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سایہ مدت دراز تک مجھ پر قائم رکھنا یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اللہ تعالیٰ سے دعا تو کی مگر ایسی مدتوں کے لئے جو پہلے سے متعین ہیں، ان کے ایام زندگی سب شمار کئے جا چکے ہیں، ان کے رزق بھی سب تقسیم شدہ ہیں، اللہ تعالیٰ وقت سے پہلے ان میں سے کسی چیز کو مقدم نہیں کریگا اور وقت کے بعد اسے مؤخر کرے گا، کاش اگر تم دوزخ کے عذاب یا قبر کے عذاب سے بچنا چاہو تو زیادہ بہتر یا افضل رہنا، رلوی کہتے ہیں کہ کسی نے اس وقت بندروں کا ذکر چھیڑ دیا کہ کیا وہ مسخ شدہ قوم ہے، مسعر بیان کرتے کہ میرا گمان ہے کہ خزیروں کے متعلق بھی ذکر آیا، اس پر آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی مسخ شدہ قوم کی نسل جاری نہیں کی اور نہ وقت مقررہ کے بعد ان میں سے کسی کو باقی رکھا ہے۔ آخر بندہ اور سوران سے پہلے بھی تو ہوا کرتے تھے۔

۲۰۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كَرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الشَّكْرِيِّ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أُمَّ بَنِي بَرٍّ زَوْجِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَنِي أَبِي سُفْيَانَ وَبَنِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَأَلْتَ اللَّهَ بِالْأَجَالِ مَضْرُوبَةٍ وَأَيَّامٍ مُعْدُودَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَنْ يُغَيِّرَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ أَوْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ وَلَوْ كُنْتَ سَأَلْتِ اللَّهَ أَنْ يُعِيدَكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ أَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا وَأَفْضَلَ قَالَ وَذُكِرَتْ عَنْهُ الْقِرْدَةُ قَالَ مِسْعَرٌ وَأَرَاهُ قَالَ وَالْحَنَازِيرُ مِنْ مَسْخٍ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ لِمَسْخٍ نَسْلًا وَلَا عَقِبًا وَقَدْ كَانَتْ الْقِرْدَةُ وَالْحَنَازِيرُ قَبْلَ ذَلِكَ \*



۲۰۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشْرٍ عَنْ مُسْنَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنْ فِي حَدِيثِهِ عَنْ ابْنِ بَشْرٍ وَرَوَيْتُ جَمِيعًا مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ \*

۲۰۵۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَالْأَلْفَطِيُّ حَجَّاجٌ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ الصَّخْوَرَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ مَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْعُودٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ حَيْسَةَ اللَّهُمَّ مَنِّعِي بَرَّوَجِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَابِي أَبِي سَعْيَانَ وَبَاخِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ سَأَلْتِ اللَّهَ لِحَالٍ مُضْرُوبَةٍ وَأَثَارِ مَوْطُوعَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَا يُعْجَلُ شَيْءٌ مِنْهَا قَبْلَ حِلِّهِ وَلَا يُؤَخَّرُ مِنْهَا شَيْءٌ بَعْدَ حِلِّهِ وَلَوْ سَأَلْتِ اللَّهَ أَنْ يُعَاقِبَكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ لَكَانَ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْفِرْدَةُ وَالْحَنْزَارُ هِيَ مَعًا مُسِيخٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَهْلِكْ قَوْمًا أَوْ يُعَذِّبْ قَوْمًا فَيُجْعَلَ لَهُمْ نَسْلًا وَإِنَّ الْفِرْدَةَ وَالْحَنْزَارَ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ \*

۲۰۶۰ - حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَأَثَارِ مَبْلُوغَةٍ قَالَ ابْنُ مَعْبُدٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ قَبْلَ حِلِّهِ أَيْ نَزُولِهِ \*

(۳۳۱) بَابُ الْإِيمَانِ بِالْقَدْرِ وَالْإِذْعَانِ لَهُ \*

۲۰۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ

۲۰۵۸ - ابو کریب، ابن بشر، مسر سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی ان کی حدیث میں من عذاب فی النار و عذاب فی القبر کے الفاظ ہیں۔

۲۰۵۹ - اسحاق بن ابراہیم حنظلی، حجاج بن الشاعر، عبد الرزاق، ثوری، علقمہ بن مرثد، مغیرہ بن عبد الرحمن، یشکری، معرور بن سوید، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا، اے العالمین! مجھے میرے شوہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے والد ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور میرے بھائی معاد یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فائدہ اٹھانے دینا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، کہ تو نے اللہ تعالیٰ سے ان باتوں کے لئے کہا جن کی میعادیں مقرر ہیں، اور قدم تک جو چلیں وہ لکھے ہوئے ہیں اور روزیاں تقسیم شدہ ہیں، ان میں سے اللہ تعالیٰ کسی چیز کو وقت سے مقدم اور موخر نہیں کرے گا۔ تو اگر اللہ تعالیٰ سے یہ مانگی کہ اللہ تعالیٰ جہنم کے عذاب اور عذاب قبر سے نجات دے تو بہتر ہوتا، ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا بندہ اور سورہن بنی لوگوں کی اولاد ہیں کہ جنہیں مسخ کر دیا گیا تھا، آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ جس قوم کو ہلاک کر دیتا ہے یا جس قوم پر عذاب نازل فرماتا ہے، ان کی نسل کو باقی نہیں رکھتا ہے اور بندہ اور سورہن تو اس سے پہلے بھی موجود تھے۔

۲۰۶۰ - حسین بن حفص، سفیان سے اسی سند کے ساتھ معمول الفاظ کے تفسیر کے ساتھ روایت مروی ہے۔

باب (۳۳۱) تقدیر پر ایمان اور یقین ضروری ہے۔

۲۰۶۱ - ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، عبد اللہ بن اورس، ربیعہ

نُسِرَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ رِبْعَةَ  
بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ  
الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ  
وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي  
كُلِّ خَيْرٍ آخِرُ صِرَافٍ مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَجِبْ بِاللَّهِ  
وَلَا تَعْجِزْ وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي  
فَعَلْتُ كَذَا كَذَا وَكَذًا وَلَكِنْ قُلْ قَدَرُ اللَّهِ وَمَا  
شَاءَ فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ \*

بن عثمان، محمد بن یحییٰ بن حبان، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا، مضبوط مومن کمزور سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب اور  
پیارا ہوتا ہے اور یوں تو ہر ایک ہی بہتر ہے اور جو چیز تمہیں نفع  
رساں ہو، اس کے لئے حریص بنے رہنا اور اس میں اللہ سے مدد  
مانگنا اور درماندہ ہو کر نہ بیٹھ جانا، اور اگر کبھی کوئی نقصان ہو  
جائے تو یہ مت کہنا کہ اگر میں ایسا کرتا، تو ایسا ہو جاتا، بلکہ یوں  
کہنا کہ اللہ نے یونہی مقدر فرمادیا تھا اور اس نے جو چاہا ہو گیا،  
کیونکہ اس ”اگر“ کے کلمہ سے آئندہ ایک شیطانی عقیدہ کا  
دروازہ کھلتا ہے۔

(فائدہ) شرعی نظر میں تقدیر کی اہمیت کا اندازہ کرنے کے لئے یہ کافی ہے کہ اس نے ایمان باللہ اور ایمان بالرسول کی طرح ایمان باللہ کو  
بھی اسلام کا ایک رکن لازم قرار دے دیا ہے۔ گویا کہ جو شخص تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر بھی ایمان نہیں  
رکھتا، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں، تقدیر کے جس معنی کے سمجھنے کی توفیق صرف افس حق کے حصہ میں آتی ہے، دوسرے  
کہ تقدیر کے آگے تمام عالم مجبور ہے، کوئی ذرہ اس کے خلاف جنبش نہیں کر سکتا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، نظام  
توحید ایمان باللہ پر داند ہے جو شخص ایمان لائے، اور تقدیر کا انکار کرے، اس نے توحید کو بھی باطل کر دیا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کِتَابُ الْعِلْمِ

باب (۳۳۲) متشابہات قرآن مجید کی اتباع  
ممنوع ہے اور قرآن کریم میں اختلاف کرنے کی  
ممانعت اور اس پر وعید۔

۲۰۶۲۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، یزید بن ابراہیم، عبد اللہ  
بن ابی ملیکہ، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیتیں  
تلاوت فرمائیں، ہُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ الَّذِي فِيهِ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ  
ہے، جس نے تم پر کتاب نازل کی اس میں بعض آیات محکم ہیں

(۳۳۲) بَابُ النُّهْيِ عَنْ اتِّبَاعِ مُتَشَابِهِ  
الْقُرْآنِ وَالتَّحْذِيرِ مِنْ مُتَّبِعِيهِ وَالنُّهْيِ عَنْ  
الِاخْتِلَافِ فِي الْقُرْآنِ \*

۲۰۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ  
قَعْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّسْتَرِيُّ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ



مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ  
مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ  
مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا  
يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ  
 يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ  
إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ (قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا  
تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ مَسَى اللَّهُ  
فَأَحْذَرُوهُمْ \*

جو کتاب کی اصل ہیں اور بعض متشابہ، سو جن کے دلوں میں  
کھوٹ ہے، وہ متشابہ آیات کا کھوج کرتے ہیں، جس سے فتنہ  
پختے ہیں اور اس کا مطلب چاہتے ہیں حالانکہ ان کا مطلب اللہ  
تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور جو پختہ علم والے ہیں، وہ  
کہتے ہیں، ہم اس پر ایمان لائے، سب آیات ہمارے رب کی  
طرف سے ہیں اور نصیحت تو عقل واسطے ہی حاصل کرتے ہیں،  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم ان لوگوں کو  
دیکھو جو آیات متشابہات کے درپے ہوتے ہیں، تو یہ وہی لوگ  
ہیں جن کا ایمان اللہ تعالیٰ نے کر دیا ہے۔ ان سے بچو۔

(فائدہ) متشابہ کے معنی میں علماء کے مختلف اقوال ہیں، سلف کا صحیح ترین قول یہی ہے کہ متشابہ ان حرفوں کا نام ہے، جو کہ اوائل سور ہیں،  
یسے، لم، حم، وغیرہ ان کا علم، اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کو نہیں ہے، امام غزالی فرماتے ہیں، کہ وہ آیات صفات کہ جن کے ظاہری معنی سے  
جہت تفسیر نکلتی ہے اور تادل کی محتاج ہیں، آیات متشابہات ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۲۰۶۲ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ  
الْحِمْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو  
عُمَرَ ابْنُ الْحَوَّارِيِّ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رِبَاعٍ  
الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ هَجَرْتُ  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ  
فَسَمِعَ أَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ فَخَرَجَ  
عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَرِّفُ فِي  
وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكْتُ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ  
بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ \*

۲۰۶۳ - ابوکامل فضیل بن حسین حمدری، حماد بن زید،  
ابو عمران جوئی، عبد اللہ بن ربیع الانصاری، حضرت عبد اللہ بن  
عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن  
میں علی الصباح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
گیا، آپ نے دو شخصوں کی آواز سنی جو ایک آیت میں جھگڑ  
رہے تھے۔ آپ باہر تشریف لائے چہرہ انور پر غصہ کے آثار  
 نمودار تھے، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ اللہ  
تعالیٰ کی کتاب ہی میں جھگڑا کرنے کی بنا پر ہلاک اور برباد ہو  
گئے۔

۲۰۶۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو  
قُدَامَةَ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ  
جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجَحَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقرءوا القرآن ما اتفقت  
عليه فلو بكم فإذا اختلفتم فيه فقوموا \*

۲۰۶۳ - یحییٰ بن یحییٰ، ابو قدامہ، ابو عمران، جندب بن عبد اللہ  
جہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کو جب تک تمہارے دل زبان سے  
موافقت کرتے رہیں پڑھتے رہو اور جب تمہارے دل اور  
زبان میں اختلاف ہوئے لگے تو اٹھ جاؤ۔

(فائدہ) یعنی جب تک دل لگا ہے تلاوت کرتے رہو اور جب دل نہ لگے تو اس وقت تک زبان سے پڑھنا خطرہ سے خالی نہیں کہ کہیں زبان  
سے نکلے کلمات نہ نکل جائیں، اس لئے رہتے ہیں۔

(فائدہ) یعنی جب تک دل لگا رہے عبادت کرتے رہو اور جب دل نہ لگے تو اس وقت خالی زبان سے پڑھنا خطرہ سے خالی نہیں کہ کہیں زبان سے غلط کلمات نہ نکل جائیں، اس لئے رہنے دیں۔

۲۰۶۵۔ اسحاق بن منصور، عبد الصمد، ہمام، ابو عمران جوئی، حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قرآن پڑھتے رہو، جب تک تمہارے دل زبان کے موافق رہیں اور جب تمہارے دل اور زبان میں اختلاف ہونے لگے تو اٹھ جاؤ۔

۲۰۶۶۔ احمد بن سعید بن مسعود الدارمی، حبان، ابان، ابو عمران سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم کوفہ میں پہنچے تھے کہ حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان روایت کیا کہ قرآن پڑھو، بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۲۰۶۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ابن جریر، ابن ابی ملیک، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے نزدیک سب سے مفوض ترین انسان، سخت جھگڑالو اور جھگڑے کا ماہر ہے۔

۲۰۶۸۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم گزشتہ اقوام کے طریقوں پر بالشت بالشت اور ہاتھ ہاتھ پر چلو گے، اگر وہ گدھے کے سوراخ میں داخل ہوئے، تو تم بھی ان ہی کی اتباع میں داخل ہوں گے، ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ اعلیٰ امتوں سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں، آپ نے فرمایا اور کون ہیں۔

۲۰۶۹۔ سعید بن ابی مریم، ابو غسان، زید بن اسلم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۰۷۰۔ ابو اسحاق ابراہیم بن محمد، محمد بن یحییٰ، ابن ابی مریم، ابو غسان، زید بن اسلم، عطاء بن یسار سے حسب سابق روایت

۲۰۶۵۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْخَوَزَنِيُّ عَنْ جُنْدَبٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا اتَّفَقَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اختلفتم فقوموا \*

۲۰۶۶۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانٌ حَدَّثَنَا أَبَانٌ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ قَالَ قَالَ لَنَا جُنْدَبٌ وَنَحْنُ غُلَمَانٌ بِالْكُوفَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ بِحُثْلٍ حَدِيثِهِمَا \*

۲۰۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَبْغَضَ الرَّجُلُ إِلَى اللَّهِ الْإِسْلَامَ الْحَصِيمَ \*

۲۰۶۸۔ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعَنَّ سَنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ شَبْرًا بِشَبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا فِي جُحْرٍ ضَبَّ لَاتَّبَعْتُمُوهُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى قَالَ قَعْنُ \*

۲۰۶۹۔ وَحَدَّثَنَا عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ \*

۲۰۷۰۔ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ



مردی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو عَسَاةٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ  
عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ \*

۲۰۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
حَقَفُ بْنُ غِيَاثٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ  
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ  
الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْكَ الْمُشْتَطِعُونَ قَالَهَا ثَلَاثًا \*

(۳۲۳) بَابُ رَفْعِ الْعِلْمِ وَقَبْضِهِ وَظُهُورِ  
الْجَهْلِ وَالْفِتَنِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ \*

۲۰۷۲- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ  
مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ  
وَيُؤْتِ الْجَهْلُ وَيَشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزُّنَا \*

۲۰۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ يَسَّارٍ  
قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ  
أَلْ أَحَدُكُمْ حَدَّثَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي  
سَمِعَهُ مِنْهُ إِنْ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ  
الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُو الزُّنَا وَيَشْرَبَ  
الْخَمْرُ وَيَنْحَبِ الرِّجَالُ وَتَبْقَى النِّسَاءُ حَتَّى  
يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيْمٌ وَاحِدٌ \*

۲۰۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۲۰۷۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، یحییٰ بن سعید، ابن جریر، سلیمان بن عتیق، طلق بن حبیب، اخنف بن قیس، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا یاں کی کھال نکالنے والے ہلاک ہو گئے۔

باب (۳۲۳) آخر زمانہ میں علم کا ختم ہو جانا، جہالت اور فتنوں کا ظاہر ہونا۔

۲۰۷۲- شیبان بن فروخ، عبدالوارث، ابو التیاح، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، علم کا اٹھ جانا، جہالت کا پھیل جانا، شراب کا پیا جانا، زنا کا (علی الاعلان) ہونا، قیامت کی علامات میں سے ہے۔

۲۰۷۳- محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کیا میں تم سے ایک حدیث بیان نہ کروں، جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میرے بعد کوئی تم سے یہ حدیث بیان نہیں کرے گا، جس نے اسے آپ سے سنا ہو، آپ فرماتے تھے قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھ جائیگا، جہالت پھیل جائیگی، زنا عام ہوگا، شراب پی جائیگی، مرد کم ہو جائیں گے، حتیٰ کہ پچاس عورتوں کے لئے ایک مرد (۱) ہوگا، جو ان کی خبر گیری کرے گا۔

۲۰۷۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، (دوسری سند)

(۱) پچاس عورتوں کے لئے ایک مرد ہونے کا ایک مفہوم یہ ہے کہ پچاس عورتوں کا نگران، سربراہ اور کفالت کرنے والا ایک مرد ہوگا۔ اور دوسرا مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ ایسے آنے والے زمانے کی طرف اشارہ ہے جس زمانے میں شریعت زیادہ ہوگا اور جہالت کی انتہا کی بنا پر ایک شخص پچاس پچاس عورتوں سے نکاح کرے گا۔

ابو کریب، عہدہ، ابو اسامہ، سعید بن ابی حروب، قتادہ، حضرت انس بن مالک، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے اور ابن بشر اور عہدہ کی روایت میں ہے کہ میرے بعد کوئی تم سے یہ حدیث بیان نہیں کرے گا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۷۵۰۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، وکیع، اعمش، (دوسری سند) ابو سعید اشج، وکیع، اعمش، ابو داؤد اکل بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ دونوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، قیامت سے پہلے کچھ دن ایسے ہوں گے، جن میں علم اٹھ جائے گا، جہالت پھیل جائے گی اور کشت و خون بہت ہوگا۔

۷۶۰۔ ابو بکر بن النضر، عبد اللہ الاثعنی، سفیان، اعمش، ابو داؤد اکل، حضرت عبد اللہ و حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ (دوسری سند) قاسم بن زکریا، حسین بھی، زائدہ، سلیمان، شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں فرمانے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور وکیع اور ابن نمیر کی طرح حدیث مروی ہے۔

۷۷۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن نمیر، اسحاق حنظلی، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَأَبُو أَسَامَةَ كُلُّهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَشْرٍ وَعَبْدَةُ لَا يُحَدِّثُكُمْوهُ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَدْ كَرِهْتُ بِمِثْلِهِ \*

۲۰۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَعْتِرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَالْفُضْلُ لَهُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ أَبِي مُوسَى فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَيْنَ يَدَيِ انْسَاءَةِ آيَامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ \*

۲۰۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا حَبِيبُ اللَّهِ الْأَشَجِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ ابْنُ زَكْرِيَاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجَعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ أَبِي مُوسَى وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَابْنِ نَعْتِرٍ \*

۲۰۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نَعْتِرٍ وَإِسْحَاقُ الْحَنْظَلِيُّ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ \*



۲۰۷۸ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا  
خَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ إِنِّي  
لَجَالِسٌ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى وَهُمَا  
يُحَدِّثَانِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ \*

۲۰۷۹ - حَدَّثَنِي حُرْمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي  
حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا  
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَقْصُرُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ  
الْفِتَنُ وَيُلْفَى الشُّعُ وَيَكْثُرُ الْهَرَجُ قَالُوا وَمَا  
الْهَرَجُ قَالَ الْقَتْلُ \*

۲۰۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
الزُّهْرِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَقْصُرُ  
الْعِلْمُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ \*

۲۰۸۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَقْصُرُ الْعِلْمُ ثُمَّ ذَكَرَ  
مِثْلَ حَدِيثِهِمَا \*

۲۰۸۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ  
حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ  
الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ  
نُعْمَانَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَعَمْرُو بْنُ النَّافِذِ قَالُوا حَدَّثَنَا  
إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي

۲۰۷۸ - اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابو وائل بیان کرتے  
ہیں کہ میں حضرت عبداللہ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ  
عنه کے پاس بیٹھا تھا اور وہ باتیں کر رہے تھے تو ابو موسیٰ نے کہا  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور حسب سابق  
روایت ہے۔

۲۰۷۹ - حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمید بن  
عبدالرحمن بن عوف، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت) کا  
زمانہ قریب ہو جائیگا، علم اٹھالیا جائیگا، فتنے ظاہر ہوں گے،  
دلوں میں بھٹی ڈال دی جائے گی، اور ہرج بکشت ہوگا، صحابہ  
نے عرض کیا، یا رسول اللہ ہرج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، کشت و  
خون۔

۲۰۸۰ - عبداللہ بن عبدالرحمن الدارمی، ابو الیمان، شعیب،  
زہری، حمید بن عبدالرحمن الزہری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا، قیامت کا زمانہ قریب آ جائے گا اور علم اٹھالیا جائے  
گا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۰۸۱ - ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ، زہری، سعید، حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، قیامت کا زمانہ قریب آ  
جائے گا اور علم کم ہو جائے گا اور حسب سابق روایت مروی  
ہے۔

۲۰۸۲ - یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل، علاء، بواسطہ  
اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔  
(دوسری سند) ابن نمیر، ابو کریب، عمرو ناقد، اسحاق بن  
سلیمان، حنظلہ، سالم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔  
(تیسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منہ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(چوتھی سند) ابو الطاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابو یونس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تمام راویوں سے زہری عن حمید عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی کسی نے بخلی کے پھینے کا ذکر نہیں کیا۔

۲۰۸۳۔ قتیبہ بن سعید، جریر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور کو فرماتے سنا کہ اللہ اس طرح علم دین کو نہیں اٹھائیگا کہ ان کے دلوں سے چھین لے بلکہ ہوں ہوگا کہ علماء اٹھائے جائیں گے جب کوئی عالم باقی نہ رہے گا، تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے ان سے مسائل پوچھے جائیں گے، وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

۲۰۸۴۔ ابو الریح، العنکی، حماد بن زید۔

(دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، عباد بن عباد، ابو معاویہ۔

(تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع۔

(چوتھی سند) ابو کریب، ابن اورئیس، ابو اسامہ، ابن نمیر، عہد۔

(پانچویں سند) ابن ابی عمر، سفیان۔

(چھٹی سند) محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید۔

(ساتویں سند) ابو بکر بن نافع، عمر بن علی۔

(آٹھویں سند) عبد بن حمید، یزید بن ہارون، شعبہ بن حجاج،

ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبداللہ بن عمرو سے

جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی عمرو بن علی کی

روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ پھر میں سال کے ختم پر حضرت

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا، تو انہوں نے اسی

طرح ہم سے حدیث بیان کی۔

ہریرۃ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كُلُّهُمْ قَالَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا وَيُلْفِي الشَّعْخُ \*

۲۰۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَتْرَعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بَقْبِضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَالًا فَسَبُّوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا \*

۲۰۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّيْحِ الْعَنْكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بَغْيِي ابْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عِبَادُ بْنُ عَبَّادٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَغِلْدَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَحَّاجِ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ



فِي حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ فَسَأَلْتُهُ قَرَدًا عَلَيْنَا الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثْتَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ \*

۲۰۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمُرَانَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبِي جَعْفَرٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ \*

۲۰۸۶- حَدَّثَنَا حُرْمَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو شَرِيحٍ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ يَا ابْنَ أُخْتِي بَلَّغْنِي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ مَارَ بِنَا إِلَى الْحَجِّ فَالْقَهُ فَسَأَلْتُهُ فَإِنَّهُ قَدْ حَمَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِلْمًا كَثِيرًا قَالَ فَلَقِيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ أَشْيَاءَ يَذْكُرُهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرْوَةُ فَكَانَ فِيمَا ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْتَزِعُ الْعِلْمَ مِنَ النَّاسِ انْتِزَاعًا وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ فَيَرْفَعُ الْعِلْمَ مَعَهُمْ وَيُنْقِصُ فِي النَّاسِ رُؤُوسًا جُهَالًا يُفْتَوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيُضِلُّوْنَ وَيُضِلُّوْنَ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا حَدَّثْتُ عَائِشَةَ بِذَلِكَ أَعْظَمَتْ ذَلِكَ وَأَتَكَرَّهُ قَالَتْ أُحَدِّثُكَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا قَالَ عُرْوَةُ حَتَّى إِذَا كَانَ قَابِلٌ قَالَتْ لَهُ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدْ قَدِمَ فَالْقَهُ ثُمَّ فَاتَحَهُ حَتَّى تَسْأَلَهُ عَنِ الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرَهُ لَكَ فِي الْعِلْمِ قَالَ فَلَقِيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَذَكَرَهُ لِي

۲۰۸۵- محمد بن عثمان، عبد اللہ بن حران، عبد الحمید بن جعفر، ابو جعفر، عمر بن الحکم، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ یارک وسلم سے ہشام بن عروہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۰۸۶- حرملہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، ابو شریح، ابو الاسود، عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، بھانجے مجھے اطلاع ملی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری طرف سے گزر کر حج کو جائیں گے، تم ان سے مل کر مسائل دریافت کرنا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت علم حاصل کیا، چنانچہ میں ان سے ملا اور بہت سی حدیثیں جو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے، ان سے دریافت کیں، عروہ کہتے ہیں، منجملہ دیگر احادیث کے انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ حضور نے فرمایا علم لوگوں کے سینہ سے نہیں کھینچا جائے گا بلکہ علماء انتقال کر جائیں گے اور علماء کے ساتھ علم بھی اٹھایا جائے گا، لوگوں کے سردار صرف جہال ہی رہ جائیں گے جو انہیں بغیر علم کے فتویٰ دیں گے، نتیجہ یہ ہوگا کہ خود بھی گمراہ ہو سکتے، اور انہیں بھی گمراہ کریں گے، عروہ کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کی، تو انہیں تعجب ہوا اور اس کا انکار کرنے لگیں اور فرماتے لگیں کہ کیا تم سے انہوں نے یہ کہا تھا کہ میں نے خود حضور سے سنا ہے، عروہ کہتے ہیں جب دوسرا سال آیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے کہا، ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے ہیں، ان سے مل کر سلسلہ

نَحْنُو مَا حَدَّثَنِي بِهِ فِي مَرْثِيهِ الْأُولَى قَالَ عُرْوَةُ  
قَلَمَا أَخْبَرْتُهَا بِذَلِكَ قَالَتْ مَا أَحْسَبُهُ إِلَّا قَدْ  
صَدَقَ أَرَاهُ لَمْ يَزِدْ فِيهِ شَيْئًا وَلَمْ يَنْقُصْ \*

کلام شروع کرنے کے بعد وہی حدیث پوچھو، جو علم کے بارے  
میں انہوں نے تم سے بیان کی تھی، میں ان سے ملا اور پوچھا تو  
انہوں نے پہلی مرتبہ کی طرح حدیث بیان کر دی، عروہ کہتے  
ہیں جب میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس چیز کی  
خبر دی، تو انہوں نے کہا، میں ان کو سچا جانتی ہوں، اور انہوں  
نے اس میں کسی چیز کی کمی بیشی نہیں کی۔

(۳۳۴) بَابُ مَنْ سَنَّ سُنَّةَ حَسَنَةٍ أَوْ  
سَيِّئَةٍ وَمَنْ دَعَا إِلَى هُدًى أَوْ ضَلَالَةٍ \*

باب (۳۳۴) جو اسلام میں اچھایا بر ا طریقہ جاری  
کرے یا بدایت یا گمراہی کی دعوت دے۔

۲۰۸۷ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ  
مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي الضَّحَى عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ الْقَسْبِيِّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ  
الْصُّوفُ فَرَأَى سُوءَ خَالِهِمْ قَدْ أَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ  
فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَبْطَلُوا عَنْهُ حَتَّى  
رُمِيَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ  
الْأَنْصَارِ جَاءَ بِصُرَّةٍ مِنْ وَرَقٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ ثُمَّ  
تَتَابَعُوا حَتَّى عُرِفَ الْمُرُورُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي  
الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ  
مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَمْ يَنْقُصْ مِنْ أَجُورِهِمْ  
شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَمِلَ  
بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا  
وَلَمْ يَنْقُصْ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ \*

۴۰۸۷۔ جریر بن حرب، جریر بن عبد الحمید، اعمش، موسیٰ بن  
عبد اللہ، ابوالفتحی، عبد الرحمن بن ہلال بن عیسیٰ، حضرت جریر بن  
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ دیہاتی بالوں  
کا لباس پہنے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
حاضر ہوئے، آپ نے ان کی شکستہ حالت دیکھ کر ان کی محتاجی  
معلوم کر لی اور لوگوں کو خیرات کرنے کی ترغیب دی۔ لوگوں  
نے دیر کی، اس سے چہرہ انور پر کچھ آثار نمودار ہو گئے۔ کچھ دیر  
کے بعد ایک انصاری درہموں کی قھیلی لے کر آئے اور پھر  
ایک اور آدمی لے کر آئے یہاں تک کہ تاننا بندھ گیا اس  
وقت چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار ظاہر ہوئے، پھر  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص اسلام  
میں اچھا طریقہ نکالے پھر لوگ اس کے بعد اس طریقہ پر عمل  
کریں، تو اس کے لئے ان سب لوگوں کے ثواب کے برابر اجر  
لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کسی قسم کی کمی  
نہ ہوگی اور جو اسلام میں بری بات (بدعت) نکالے، اور لوگ  
اس کے بعد اس پر عمل کریں، تو تمام عمل کرنے والوں کے  
برابر اس پر گناہ لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں  
کچھ کمی نہ ہوگی۔

(فائدہ) یعنی جس چیز کی شریعت معطوبہ میں فضیلت اور خوبی ثابت ہے، اسے اگر کوئی رواج دے گا تو اس کے ثواب کا یہ عالم ہوگا امام



نوئی فرماتے ہیں، خواہ یہ کام اس سے پہلے کسی اور نے کیا ہو، یا نہ کیا ہو، جیسا کہ قطیم علم دین یا صدقہ و خیرات وغیرہ، اور خولہ لوگ اس پر اس کی زندگی میں عمل کریں یہ مرنے کے بعد ہر صورت میں اسے ثواب ملے گا، واللہ تعالیٰ اعلم

۲۰۸۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، ابو معاویہ، اعمش، مسلم، عبدالرحمن بن ہلال، حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور لوگوں کو صدقہ دینے کی ترغیب دی اور جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۰۸۹۔ محمد بن یشار، یحییٰ، محمد بن ابی اسامہ، عبدالرحمن بن ہلال عیسیٰ، حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کوئی ایسا اچھا طریقہ ایجاد نہیں کرتا، جس پر اس کے بعد عمل کیا جائے، بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۲۰۹۰۔ عبید اللہ بن عمر القوادیری، ابو کامل، محمد بن عبد الملک اموی، ابو عوانہ، عبد الملک بن عمیر، منذر بن جریر، بواسطہ اپنے والد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔  
(دوسری سند) محمد بن عثی، محمد بن جعفر۔  
(تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ۔

(چوتھی سند) عبید اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عون بن ابی حمزہ، منذر بن جریر، حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔

۲۰۹۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسمعیل، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ہدایت کی طرف بلائے اسے ہدایت پر چلنے والوں کا بھی

۲۰۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ خُصِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَثَّ عَنِي الصَّدَقَةَ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ \*

۲۰۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هِلَالٍ الْعَبْسِيُّ قَالَ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسُنُّ عَبْدٌ سُنَّةَ صَالِحَةٍ يُعْمَلُ بِهَا بَعْدَهُ ثُمَّ ذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ \*

۲۰۹۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَكِيمِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْمُثَنِّ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ الْمُثَنِّ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ \*

۲۰۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَدْنَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

ثواب ملے گا اور چلنے والوں کے ثواب میں کسی قسم کی کمی نہیں کی جائے گی اور جو شخص گمراہی کی طرف بلائے، اس کو گمراہی پر چلنے والوں کا بھی گناہ ہوگا، اور ان چلنے والوں کے گناہ میں بھی کسی قسم کی کمی نہیں کی جائے گی۔

دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْآخِرِ مِثْلُ مَا أُجُورُ  
مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا  
وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ  
آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا \*

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کِتَابُ الذِّكْرِ وَالِدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ

باب (۳۳۵) ذکر الہی کی ترغیب کا بیان۔

۲۰۹۲۔ قتیبہ بن سعید، زہیر بن حرب، جریر، اعمش، ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوں۔ اور میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں، جب وہ مجھے یاد کرتا ہے، اگر وہ اپنے دل میں مجھے یاد کرتا ہے، تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اپنی جماعت میں یاد کرتا ہوں، جو اس کی جماعت سے بہتر ہے اور اگر وہ ایک بانشت مجھ سے قریب ہو، تو میں ایک ہاتھ اس سے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں ایک بار (دونوں ہاتھ کے بھلر اس سے نزدیک ہوتا ہوں اور جب میرے پاس وہ چل کر آتا ہے تو میں دوڑتا ہوں اس کی طرف آتا ہوں۔

۲۰۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ جملہ نہیں کہ اگر وہ ایک ہاتھ مجھ سے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس سے قریب ہو جاتا ہوں۔

(۳۳۵) بَابُ الْحَثِّ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى

۲۰۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي إِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأَ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأَ هُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شَيْئًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَسْتَشِينِي أَتَيْتُهُ هَرَوَلَةً \*

۲۰۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا \*

(فائدہ) مطلب یہ ہے کہ بندہ جس قدر اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کی کوشش کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے دو چند رفتوں سے اسے نوازتا ہے اور کرم فرماتا ہے۔



۲۰۹۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ إِذَا تَلَقَّائِي عَبْدِي بِشَبِيرٍ تَلَقَّيْتُهُ بِبِرَّاءٍ وَإِذَا تَلَقَّائِي بِبِرَّاءٍ تَلَقَّيْتُهُ بِبِئْسَ وَإِذَا تَلَقَّيْتُهُ بِبِئْسَ بَأْسَرَعُ \*

۲۰۹۴ - محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان روایات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، جب کوئی بندہ میری طرف ایک پالشت بڑھتا ہے، تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں اور اگر وہ ہاتھ بھرتا ہے، تو میں دو ہاتھ اس کے پاس جاتا ہوں اور جب وہ دو ہاتھ میری طرف آتا ہے تو میں اس سے بھی تیز اس کے پاس جاتا ہوں۔

۲۰۹۵ - حَدَّثَنَا أُمِّيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلَى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جُمُحْدَانُ فَقَالَ سِيرُوا هَذَا جُمُحْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّقُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفَرِّقُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ \*

۲۰۹۵ - امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح بن قاسم، علماء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے راستہ میں جا رہے تھے کہ ایک پہاڑ سے جسے حمدان کہتے ہیں گزر ہوا، فرمایا چلے چلو، یہ حمدان ہے، مفرد لوگ آگے بڑھ گئے، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ مفرد کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرنے والے مرد، اور بہت یاد کرنے والی عورتیں۔

(۳۳۶) بَابُ فِي أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَفَضْلِ مَنْ أَحْصَاهَا \*

باب (۳۳۶) اللہ تعالیٰ کے نام اور ان کے یاد رکھنے کی فضیلت۔

۲۰۹۶ - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ النَّاقِدِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ حَمِيصًا عَنْ سُفْيَانَ وَاللَّفْظُ لِعُمَرُو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلَّهِ تِسْعَةٌ وَتَسْعُونَ اسْمًا مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَإِنَّ اللَّهَ وَتَرَّ يُحِبُّ الْوِتْرَ وَفِي رِوَايَةٍ ابْنُ أَبِي عُمَرَ مَنْ أَحْصَاهَا \*

۲۰۹۶ - عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، حمصی، سفیان، الحارث، اخرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جو ان کو یاد رکھے گا، جنت میں داخل ہوگا، اور بے شک اللہ تعالیٰ وتر ہے، وتر ہی کو پسند کرتا ہے، ابن ابی عمر کی روایت میں ہے، جو انہیں یاد کرے گا۔

۲۰۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۲۰۹۷ - محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ایوب، ابن سیرین،

الرِّزَاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي سَبْرٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ  
تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا  
دَخَلَ الْجَنَّةَ وَزَادَ هَمَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ وَتُرُ يُحِبُّ التَّوْبَةَ \*

(قاومہ) بظاہر ملائے کرام اس حدیث میں اسماء الہی کا ذکر نہیں ہے، بلکہ ان کے علاوہ اور بھی اسماء ہیں، مقصود یہ ہے کہ ان ننانوے اسماء کو  
جو یاد کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۳۳۷) بَابُ الْعَزْمِ بِالذُّعَاءِ وَلَا يَقُلْ إِنْ  
شِئْتَ \*

۲۰۹۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ  
حَرْبٍ حَمِيصًا عَنْ ابْنِ عُثَيْبٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ  
أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعَزِّمْ فِي الدُّعَاءِ وَلَا يَقُلْ اللَّهُمَّ  
إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُسْتَكْرَهَ لَهُ \*

(قاومہ) یعنی آروزاری سے قطعی طور پر دعا مانگے، مستغنا اور لا پرواہی کا ظہور نہ ہونا چاہئے، شیخ سنوی فرماتے ہیں کہ قبولیت کے متعلق اللہ  
تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن رکھتے ہوئے دعا کرے۔

۲۰۹۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ  
حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ  
الْعَدَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَقَدْ  
يَقُلْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ وَلَكِنْ لِيَعَزِّمْ  
الْمُسْأَلَةَ وَيُعَظِّمَ الرِّغْبَةَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَتَعَاطَمُهُ شَيْءٌ  
أَعْطَاهُ \*

۲۱۰۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ  
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ وَهُوَ

ابو ہریرہ، ہمام بن منہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ  
نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو، جو  
شخص ان کا احاطہ کر لے گا، وہ جنت میں داخل ہوگا، ہمام بن منہ  
نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ زیادتی بھی ذکر  
کی ہے کہ اللہ تعالیٰ وتر ہے، اور وتر ہی کو پسند کرتا ہے۔

بلکہ ان کے علاوہ اور بھی اسماء ہیں، مقصود یہ ہے کہ ان ننانوے اسماء کو

باب (۳۳۷) پختگی سے دعا مانگے، مشیت الہی پر  
معلق نہ کرے۔

۲۰۹۸ - ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن علیہ،  
عبد العزیز بن حبیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص دعا مانگے تو پختگی سے دعا  
مانگے، یہ نہ کہے کہ الہی اگر تو چاہے تو مجھ عطا کر دے کیونکہ خدا  
تعالیٰ کسی چیز سے مجبور نہیں ہے۔

(قاومہ) یعنی آروزاری سے قطعی طور پر دعا مانگے، مستغنا اور لا پرواہی کا ظہور نہ ہونا چاہئے، شیخ سنوی فرماتے ہیں کہ قبولیت کے متعلق اللہ  
تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن رکھتے ہوئے دعا کرے۔

۲۰۹۹ - یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل، علاء، یوسف  
اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی دعا کرے تو  
یہ نہ کہے کہ الہی اگر تو چاہے تو مجھ بخش دے، بلکہ پختگی کے  
ساتھ مطلب حاصل ہونے کا یقین رکھ کر مانگے کیونکہ خدا  
کے نزدیک کسی کو کوئی چیز دینا مشکل نہیں ہے۔

۲۱۰۰ - اسحاق بن موسیٰ الانصاری، انس بن عیاض، حارث بن  
عبد الرحمن بن ابی ذباب، عطاء بن یمن، حضرت ابو ہریرہ رضی



ابن عبد الرحمن بن ابی ذباب عن عطاء بن  
میتاء عن ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم لا یقولن أحدکم اللہم اغفر لی  
إن شئت اللہم ارحمنی إن شئت لیعز من فی  
الدعاء فإن اللہ صانع ما شاء لا مکرہ لہ \*

(۳۳۸) باب کراهۃ تمنی الموت لضرر

نزل بہ \*

۲۱۰۱- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُثَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ  
أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لِيُضْرَ نَزَلَ بِهِ  
فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنَّيًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ أَحْنِي مَا  
كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتْ  
الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي \*

۲۱۰۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ حَدَّثَنَا زَوْجُ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ كَذَا هُمَا عَنْ  
ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَعْنِيهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ ضُرِّ أَصَابَةٍ \*

۲۱۰۳- حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ وَأَنَسٍ  
يَوْمَئِذٍ حَيٌّ قَالَ أَنَسٌ لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ  
لَتَمَنَّيْتُهُ \*

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اگر دین کی آفت ہو یا فتنہ میں پڑ جانے کا ڈر ہو، تو اس وقت تمنائے موت جائز ہے، لیکن افضل صبر کرنا

۲۱۰۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

اللہ تعالیٰ عند بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے، کہ الہی اگر تو چاہے تو  
میری مغفرت فرما، الہی اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما، بلکہ صاف  
بطور سے بلا شرط و عامائے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے سو  
کرتا ہے، کوئی اس پر زور ڈالنے والا نہیں ہے۔

باب (۳۳۸) مصیبت کے آنے پر موت کی تمنا  
نہ کرے۔

۲۱۰۱- زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، عبد العزیز، حضرت  
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کسی مصیبت کے آنے پر کوئی تم میں سے  
موت کی تمنا نہ کرے اور اگر بغیر تمنا نہ رہا جائے تو یوں کہے الہی  
جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہے، مجھے زندہ رکھ اور اگر  
موت میرے لئے بہتر ہو، تو موت عطا کر دے۔

۲۱۰۲- ابن ابی خلف، روح، شعبہ (دوسری سند) زہیر بن  
حرب، عفان، حماد ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی  
ہے، صرف اس میں "نزل" کے بجائے "اصاب" ہے۔

۲۱۰۳- حامد بن عمر، عبد الواحد، عاصم، ثعلب بن انس رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں، اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ اس وقت زندہ تھے، انہوں نے کہا کہ اگر حضور نے موت  
کی آرزو سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی آرزو کرتا۔

۲۱۰۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن ادریس، اسماعیل بن ابی

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ  
عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى  
خَبَّابٍ وَقَدْ اِكْتَوَى سِتْرَ كِبَاثٍ فِي بَطْنِهِ فَقَالَ  
لَوْ مَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَهَانَا أَنْ نَدْعُو بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ \*

۲۱۰۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا  
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَحَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَوَكَيْعُ  
ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا  
عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا  
مُثَنَّبُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو  
إِسْمَاعِيلَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

۲۱۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّزَاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ  
هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْعَمُ  
أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ  
إِنَّهُ إِذَا مَاتَ أُحْدِثَكُمْ انْقِطَعَ عَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَا يَزِيدُ  
الْمُؤْمِنَ عُمُرُهُ إِلَّا خَيْرًا \*

(۳۳۹) بَابُ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ  
اللَّهُ لِقَاءَهُ \*

۲۱۰۷ - حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ  
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ  
الصَّامِتِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ  
كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ \*

۲۱۰۸ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ

خالد، قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت خباب  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے، ان کے پیٹ پر سات داغ  
لگائے گئے تھے، فرمانے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے موت مانگنے سے ہم کو منع نہ کیا ہوتا، تو میں موت کی دعا  
کر رہا

۲۱۰۵۔ اسحاق بن ابراہیم، سفیان بن عیینہ، جریر بن عبد الحمید،  
وکیع۔

(دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) عبید اللہ بن معاذ، یحییٰ بن حبیب، معتمر۔

(چوتھی سند) محمد بن رافع، ابو اسامہ، اسماعیل سے اسی سند کے  
ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۱۰۶۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان روایات  
میں سے نقل کرتے ہیں، جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں،  
چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے، پھر  
نہ موت آنے سے پہلے اس کی دعا کرے، کیونکہ جب کوئی تم  
میں سے مر جاتا ہے۔ تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے۔ اور مومن کی  
عمر زیادہ ہونے سے خیر ہی زیادہ ہوتی ہے۔

باب (۳۳۹) جو اللہ سے ملاقات کا خواہشمند ہو،  
اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے

۲۱۰۷۔ ہدّاب بن خالد، ہمام، قتادہ، انس بن مالک، حضرت  
عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ سے ملنا پسند  
کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا  
ناپسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنا پسند نہیں فرماتا۔

۲۱۰۸۔ محمد بن عثمان، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ حضرت



بِشَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَتَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ \*

۲۱۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزَّازِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهَجِيمِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَكْرَاهِيَةُ الْمَوْتِ فَكُنَّا نَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَ لَيْسَ كَذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ فَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ \*

۲۱۱۰ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَامِ \*

۲۱۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ شَرِيحِ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَالْمَوْتَ قَبْلَ لِقَاءِ اللَّهِ \*

۲۱۱۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَحْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرِ حَدَّثَنَا شَرِيحُ بْنُ هَانِيٍّ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِثْلَهُ \*

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۱۰۹ - محمد بن عبد اللہ، خالد بن حارث، سعید، زرارہ، سعد بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند فرماتا ہے، اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں فرماتا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا موت سے ملنا پسند یا یہ مروی ہے؟ موت تو ہم میں سے کوئی بھی پسند نہیں کرتا، فرمایا یہ مطلب نہیں بلکہ مومن جب اللہ کی رحمت، اس کی رضامندی اور جنت کی خوشخبری دیا جاتا ہے، تو اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ بھی اسے ملنا پسند فرماتا ہے، اور کافر کو جب اللہ کے عذاب اور اس کے غصہ کی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملنا پسند نہیں کرتا، تو اللہ بھی اس سے ملنا گوارا نہیں فرماتا۔

۲۱۱۰ - محمد بن بشار، محمد بن بکر، سعید، قتادہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۱۱۱ - ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، زکریا، شعبی، شرح بن ہانی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے ملنا محبوب رکھتا ہے۔ اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے۔ اور جو اللہ کی ملاقات کو پسند نہیں کرتا، تو اللہ بھی اس سے ملنا گوارا نہیں کرتا، اور موت تو اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے پہلے ہوتی ہے۔

۲۱۱۲ - اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، زکریا، عامر، شرح بن ہانی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۱۱۳- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَرِيُّ  
أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ شُرَيْحِ  
بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ  
أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ  
لِقَاءَهُ قَالَ فَأَثَبْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ  
سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا إِنْ كَانَ كَذَلِكَ فَقَدْ  
هَنَكْنَا فَقَالَتْ إِنْ أَهْلَكَ مَنْ هَنَكَ بِقَوْلِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَلِكَ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ  
أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ  
اللَّهُ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَلَيْسَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ  
يَكْرَهُ الصَّوْتِ فَقَالَتْ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ بِالَّذِي تَذْهَبُ إِلَيْهِ  
وَلَكِنْ إِذَا شَغَصَ الْبَصَرُ وَخَشَرَجَ الصَّدْرُ  
وَأَفْشَرَ الْجِلْدُ وَتَشَنَّجَتِ الْأَصَابِعُ فَعِنْدَ ذَلِكَ  
مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ  
لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ \*

۲۱۱۴- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنِي جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ بِهَذَا  
الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عُبَيْدٍ \*

۲۱۱۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو  
عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَابُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو  
أَسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ  
لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ  
كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ \*

۲۱۱۳- سعید بن عمرو اشعری، مطرف، عامر، شریح بن ہانی،  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے  
ملنا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند فرماتا ہے۔ اور جو  
اللہ تعالیٰ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا گوارا  
نہیں کرتا، شریح کہتے ہیں کہ میں یہ حدیث ابو ہریرہ سے سن  
کر حضرت عائشہ کے پاس گیا اور عرض کیا ام المؤمنین میں نے  
ابو ہریرہ سے حضور کی ایک حدیث سنی ہے اگر وہ ٹھیک ہے تو ہم  
تجاہ ہو گئے، انہوں نے فرمایا حضور کے فرمانے سے جو ہلاک ہوا  
وہ حقیقت میں ہلاک ہوا، کہو وہ کیا ہے میں نے کہا کہ حضور کا  
ارشاد ہے جو اللہ سے ملنا چاہے، اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا  
ہے، اور جو اللہ سے ملنے کو پسند نہ کرے، اللہ بھی اس سے ملنا  
گوارا نہیں فرماتا، اور ہم میں سے تو کوئی ایسا نہیں جو موت کو برا  
نہ سمجھتا ہو، حضرت عائشہ نے کہا بیشک حضور نے ایسا ہی فرمایا  
لیکن یہ مطلب نہیں جو تو سمجھا ہے، بلکہ جس وقت آنکھیں پھر  
جائیں اور سینہ میں دم رک جائے، بدن کے رونگٹے کھڑے  
ہو جائیں اور انگلیاں ٹیڑھی ہو جائیں اس وقت جو اللہ سے ملنا  
پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند فرماتا ہے اور جو اللہ سے ملنا  
ناپسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا گوارا نہیں فرماتا۔

۲۱۱۴- اسحاق بن ابراہیم حنظلی، جریر، مطرف سے اسی سند کے  
ساتھ عبید کی روایت طرح حدیث مر دی ہے۔

۲۱۱۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو عامر الاشعری، ابو کریب، ابو  
اسامہ، برید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے  
فرمایا جو اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا  
ہے اور جو اللہ کی ملاقات کو پسند نہیں کرتا اللہ بھی اس سے ملنا  
گوارا نہیں کرتا۔



(۳۴۰) بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ وَالِدُعَاءِ  
وَالْتَقَرُّبِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى \*

۲۱۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ أَنَا عَبْدُ خُنْ عِبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي \*

۲۱۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بْنُ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ وَأَبْنُ أَبِي عَدَى عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ النِّجَمِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِي مِنِّي شَبِيرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا أَوْ بُوْعًا وَإِذَا أَتَانِي بِعَشِيٍّ أَتَيْتُهُ هَرَوَلَةً \*

۲۱۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْلَى الْقُتَيْبِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ إِذَا أَتَانِي بِعَشِيٍّ أَتَيْتُهُ هَرَوَلَةً \*

۲۱۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عَبْدُ خُنْ عِبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأَ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ حَبِيرٍ مِنْهُ وَإِنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شَبِيرًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ

باب (۳۴۰) ذکر و دعا اور اللہ تعالیٰ سے تقرب حاصل کرنے کی فضیلت۔

۲۱۱۶۔ ابو کریب محمد بن القلاء، وکیع، جعفر بن برقان، یزید بن اسلم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں، اور جس وقت وہ مجھے پکارے میں اس کے ساتھ ہوں۔

۲۱۱۷۔ محمد بن بشیر، یحییٰ بن سعید، ابن ابی عدی، سلیمان، انس بن مالک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب کوئی بندہ ایک ہالشت بھر میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ بھر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہے تو میں اس سے ایک گز کے بقدر قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کے پاس جاتا ہوں۔

۲۱۱۸۔ محمد بن عبد اللہ علی قیس، معتمر، اپنے والد سے اسی سند کے ساتھ روایت مردی ہے باقی ”جب وہ چل کر میرے پاس آتا ہے گاؤں نہیں ہے۔“

۲۱۱۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، معاویہ، اعمش، ابی صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوں، اگر مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس جماعت سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ مجھ سے ایک ہالشت تقرب حاصل کرتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس سے قریب ہوتا

يَا عَا وَ اِنْ اَتَانِي يَمْشِي اَتَيْتُهُ هَرَوَلَةً \*

ہوں اور جو ایک ہاتھ نزدیک ہو میں اس سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کے پاس جاتا ہوں۔

۲۱۲۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، اعمش، معمر بن سوید، حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو ایک نیکی کرے میں اس کی دس نیکیاں لکھتا ہوں اور زیادہ اور جو برائی کرے اس کی ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے، یا معاف کر دیتا ہوں اور جو مجھ سے ایک بالشت نزدیک ہوتا ہے میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو مجھ سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہے میں اس سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جو میرے پاس چل کر آتا ہے میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں اور جو مجھے زمین بھر کر گناہوں سے ملے مگر میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بناتا ہو تو میں اتنی ہی مغفرت اسے دوں گا، ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ حسن بن بشر نے وکیع سے ہی حدیث بیان کی ہے۔

۲۱۲۱۔ ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے باقی اس میں ہے کہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہوں یا زیادہ۔

باب (۳۴۱) آخرت کے بدلے دنیا ہی میں نزول عذاب کی دعا ممنوع ہے۔

۲۱۲۲۔ ابو الخطاب، محمد بن ابی عدی، حمید، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت کی، جو بیماری سے چوڑی طرح ہو گیا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تو خدا تعالیٰ سے کسی چیز کی دعا کیا کرتا تھا، یا اس سے کچھ مانگتا تھا، وہ بولا جی ہاں میں یہ کہا کرتا تھا کہ اے العالمین جو کچھ تو مجھ کو آخرت میں عذاب کرنے والا ہے وہ دنیا میں کر

۲۱۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمَعْمُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْفُؤُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أََمْثَالِهَا وَأَزِيدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَحَزَّازَةٌ سَيِّئَةٌ بِمِثْلِهَا أَوْ تُغْفَرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شَيْئًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ تَمَاشِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرَوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ عَصِيَّةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَقِيَنِي بِمِثْلِهَا مُغْفِرَةً قَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ \*

۲۱۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَهُ عَشْرُ أََمْثَالِهَا أَوْ أَزِيدُ \*

(۳۴۱) بَاب كَرَاهَةِ الدُّعَاءِ بِتَعْجِيلِ الْعُقُوبَةِ فِي الدُّنْيَا \*

۲۱۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَنَاتِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ خَفَتْ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كُنْتَ تَدْعُو بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ زِيَادَةً قَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَقُولُ اللَّهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهِ فِي



الْآخِرَةِ فَنَجَّاهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ لَا تَطِيقُهُ أَوْ لَا تَسْتَطِيعُهُ أَفَنَا قُلْتَ اللَّهُمَّ (أَتَنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ) قَالَ فَدَعَا إِلَهُ لَهُ فَشَفَّاهُ \*

۲۱۲۳- حَدَّثَنَا عَصَابُ بْنُ النُّضَرِ النِّعَمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ (وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ) وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ \*

۲۱۲۴- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حُمَادُ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يَتَوَدَّدُ وَقَدْ صَارَ كَالْفَرَّخِ بِمَعْنَى حَدِيثِ حُمَيْدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَا طَاقَةَ لَكَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَدَعَا إِلَهُ لَهُ فَشَفَّاهُ \*

۲۱۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ الْغَطَّارُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ \*

(۳۴۲) يَابَ فَضْلُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ \*

۲۱۲۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا بَهْرٌ حَدَّثَنَا وَهَّابٌ حَدَّثَنَا سُهِيلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِلَهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَائِكَةُ سَيَّارَةٍ فَضَلَا يَنْتَبِعُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَوَازَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا مَعَهُمْ وَخَفَّ بَعْضُهُمْ

نے (۱)، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سبحان اللہ تجھ میں اللہ تعالیٰ کے عذاب برداشت کرنے پور اٹھانے کی طاقت اور ہمت کہاں ہے تو نے یہ کیوں دعا نہیں کی اللہم اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار پھر آپ نے اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے دعا کی، اللہ نے اسے اچھا کر دیا۔

۲۱۲۳- عاصم بن نضر تمیمی، خالد بن حارث، حمید سے اسی سند کے ساتھ ”وقنا عذاب النار“ تک روایت مروی ہے اور اس سے بعد کا حصہ مذکور نہیں ہے۔

۲۱۲۴- زہیر بن حرب، عفان، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، بقیہ روایت حمید کی روایت کی طرح ہے اور اس میں حضور کے دعا فرمانے اور اس کے صحت یاب ہو جانے کا ذکر نہیں ہے۔

۲۱۲۵- محمد بن یحییٰ، ابن بشار، سالم بن نوح، سعید بن ابی مرزوب، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت نقل کرتے ہیں۔

باب (۳۴۲) مجالس ذکر کی فضیلت۔

۲۱۲۶- محمد بن حاتم، بہر، وہیب، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جنہیں میر اور گشت کے علاوہ اور کوئی کام نہیں وہ ذکر الہی کی مجلسوں کو تلاش کرتے ہیں پھر جب کسی مجلس کو پاتے ہیں جس میں ذکر الہی ہو رہا ہے تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور

(۱) اس حدیث سے یہ تعلیم ملتی ہے کہ کسی بندے کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے لئے آزمائش یا مصیبت مانگے اس لئے کہ انسان کمزور ہے نامعلوم اس آزمائش اور مصیبت کو برداشت بھی کر سکے گا یا نہیں۔ یہ بھی خطرہ ہے کہ مصیبت کی بنا پر ناشکری اور اللہ تعالیٰ کا شکر اور شکریت کرنے لگے۔

تَعْصَا بِأُحْبَبِهِمْ حَتَّى يَمْلُكُوا مَا تَشَاءُ وَتَبِينَ  
السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَإِذَا خَضَعُوا غُرُجُوا وَصَبَّحُوا إِلَى  
السَّمَاءِ قَالُوا فَيَسْأَلُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ  
بِهِمْ مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُولُونَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِ  
لَكَ فِي الْأَرْضِ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ  
وَيُهَلِّلُونَكَ وَيُحَمِّدُونَكَ وَيَسْأَلُونَكَ قَالُوا وَمَاذَا  
يَسْأَلُونِي قَالُوا يَسْأَلُونَكَ جَنَّتِكَ قَالُوا وَهَلْ رَأَوْا  
جَنِّي قَالُوا لَا أَيْ رَبِّ قَالُوا فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا  
جَنِّي قَالُوا وَيَسْتَجِيرُونَكَ قَالُوا وَمِمَّ  
يَسْتَجِيرُونَ نَبِي قَالُوا مِنْ نَارِكَ يَا رَبِّ قَالُوا وَهَلْ  
رَأَوْا نَارِي قَالُوا لَا قَالُوا فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي  
قَالُوا وَيَسْتَغْفِرُونَكَ قَالُوا فَيَقُولُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ  
فَاعْطِبْتُهُمْ مَا سَأَلُوا وَأَجْرْتُهُمْ بِمَا اسْتَجَارُوا  
قَالُوا فَيَقُولُونَ رَبِّ فِيهِمْ فَلَانْ عَيْدُ خَطَاةٍ إِنَّمَا  
مَرٌّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالُوا فَيَقُولُ وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ  
الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ \*

اپنے پردوں سے ایک دوسرے کو چھپا لیتے ہیں، یہاں تک کہ  
زمین سے لے کر آسمان تک کی جگہ بھر جاتی ہے جب لوگ اس  
مجلس سے منتشر ہوتے ہیں تو فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں اور  
آسمان پر جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ علامہ  
الغیوب ہے، تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں تیرے  
بندوں کے پاس سے زمین میں ہو کر آئے ہیں وہ تیری تسبیح و  
تکبیر، تہلیل و تحمید کر رہے تھے، اور تجھ سے مانگتے تھے،  
پروردگار فرماتا ہے وہ مجھ سے کیا مانگتے تھے؟ فرشتے کہتے ہیں وہ  
تجھ سے جنت مانگتے ہیں، پروردگار فرماتا ہے کیا انہوں نے  
میری جنت کو دیکھا ہے؟ وہ کہتے ہیں نہیں اے رب، اللہ فرماتا  
ہے پھر اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟  
فرشتے کہتے ہیں، اور وہ تیری پناہ مانگتے ہیں اللہ فرماتا ہے کس چیز  
سے پناہ مانگتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں اے رب تیری آگ سے، اللہ  
فرماتا ہے کیا انہوں نے میری آگ کو دیکھا ہے؟ وہ کہتے ہیں  
نہیں، اللہ فرماتا ہے اگر وہ میری آگ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال  
ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے مغفرت مانگتے تھے، اللہ  
فرماتا ہے میں نے انہیں بخش دیا اور جو مانگتے ہیں وہ دیا اور جس  
سے پناہ چاہتے ہیں اس سے پناہ دی، فرشتے کہتے ہیں اے  
پروردگار ان میں ایک فلاں گناہگار بندہ بھی تھا جو ادھر سے نکلا  
اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اسے بھی  
بخش دیا، یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا محروم  
نہیں کیا جاتا۔

باب (۳۴۳) حضور اکثر کون سی دعائیں مانگا کرتے  
تھے۔

۲۱۲۷۔ زہیر بن حرب، اسماعیل، عبد العزیز بیان کرتے ہیں  
کہ قتادہ نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کون سی دعائیں مانگا کرتے تھے؟ حضرت انسؓ نے  
فرمایا، اکثر یہ دعائیں (ترجمہ) اے اللہ ہمیں دنیا میں بھی نیک

(۳۴۳) بَابْ أَكْثَرِ دُعَائِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ \*

۲۱۲۷۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ  
إِسْمَاعِيلَ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ  
ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلَ قَتَادَةَ أَنَسًا أَيُّ دَعْوَةٍ  
كَانَ يَدْعُو بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



أَكْثَرَ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا يَقُولُ  
اللَّهُمَّ ( إِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ  
حَسَنَةٌ وَقَدْ عَذَابُ النَّارِ ) قَالَ وَكَانَ أَنَسُ إِذَا  
أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ يَدْعُوَ دَعَاءَ بِهَا إِذَا أَرَادَ أَنْ  
يَدْعُوَ يَدْعَاءَ دَعَاءَ بِهَا فِيهِ \*

۲۱۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَابِطٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ( رَبَّنَا  
إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ  
عَذَابُ النَّارِ ) \*

(فائدہ) یہ دعا باوجود اپنے اختصار کے دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کو جامع ہے۔

(۳۴۴) بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ  
وَالدُّعَاءِ \*

۲۱۲۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ  
عَلَى مَالِكٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
لَهُ الْعِلْكُ وَلَهُ الْمَحْمَدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ  
قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةٌ مَرَّةً كَانَتْ لَهُ عِزٌّ عَشْرُ  
رُقَامٍ وَكُنِيتُ لَهُ مِائَةٌ حَسَنَةٍ وَمُحِبَّتُ عَنْهُ  
مِائَةٌ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ  
ذَلِكَ حَتَّى يُمَسِّيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ أَفْضَلَ بِمَا  
حَدَّثَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ وَمَنْ قَالَ  
سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةٌ مَرَّةً حُطَّتْ  
عَنْهُ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ \*

۲۱۳۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ  
الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُحَنَّرِ عَنْ

دے اور آخرت میں بھی نیکی دے، اور ہمیں آگ کے عذاب  
سے بچا، حضرت انسؓ بھی جس وقت دعا کرتے تو یہی دعا کرتے  
اور اگر کوئی دوسری دعا کرنا چاہتے تو اسی میں شامل کر لیتے۔

۲۱۲۸ - عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، ثابت،  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے، ربنا اتنا فی الدنیا حسنة  
و فی الآخرة حسنة وقد عذاب النار۔

باب (۳۴۴) لا اله الا الله، سبحان الله اور دعا کی  
فضیلت۔

۲۱۲۹ - یحییٰ بن یحییٰ، مالک، یحییٰ، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہؓ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دن میں سو مرتبہ ”لا اله الا الله  
وحده لا شریک له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير“  
پڑھتا ہے اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے اور  
سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور سو خطائیں معاف کی جاتی ہیں اور  
دن بھر شام تک یہ کلمات اس کے لئے شیطان سے بچنے کا ذریعہ  
بنتے ہیں اور کوئی شخص اس کے فعل سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں  
کر سکتا، ہاں جو آدمی اس سے زیادہ عمل کرے اور جو شخص دن  
میں سو بار سبحان الله و بھمده، پڑھتا ہے تو اس کی خطائیں ساقط کر  
دی جاتی ہیں، اگرچہ سمندر کے جھاگ کے بقدر ہوں۔

۲۱۳۰ - محمد بن عبد الملك اموي، عبد العزيز، سہیل، یحییٰ،  
ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں

مُسْتَبَل عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمَسِي  
سُبْحَانَ اللَّهِ وَيَحْمَدُهُ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلٍ مِمَّا حَاءَ بِهِ إِلَّا أُخِذَ قَالِدُ  
مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ \*

۲۱۳۱ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُثَيْدٍ اللَّهُ أَبُو أَيُّوبَ  
الْعُقَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْعُقَيْلِيُّ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ  
عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ قَالَ لَنَا يَا أَبَا اللَّهِ  
وَحَنُودُ يَا شَرِيفَ لَهَ الْفُلْكَ وَلَهَ الْحَمْدُ وَهُوَ  
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرُ مِرَارٍ كَانَ كَقَوْلِ أَهْلِ  
أَرْبَعَةِ أَنْفُسٍ مِنْ وَلَدٍ إِسْمَاعِيلَ وَ قَالَ سُلَيْمَانُ  
حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
أَبِي السَّفَرِ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ بِعَثَلٍ  
ذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لِلرَّيْعِ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنْ  
عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ فَأَنْتَ عُمَرُو بْنُ مَيْمُونٍ  
فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنْ أَبِي لَيْلَى قَالَ  
فَأَنْتَ أَبُو لَيْلَى فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنْ  
أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

۲۱۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ  
وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ  
صَرِيحٍ الْجَلِّيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ  
بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ  
خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ  
إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ

ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی  
صبح و شام سو مرتبہ ”سبحان اللہ و بحمدہ“ پڑھتا ہے اس سے بڑھ کر  
قیامت کے دن کوئی شخص عمل نہیں لائے گا، ہاں وہ شخص جس  
نے اس کے برابر یا اس سے زیادہ بار اسے پڑھا ہوگا۔

۲۱۳۱ - سلیمان بن عبید اللہ، ابو عامر، عمر، ابو اسحاق، عمرو بن  
میمون، سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جس شخص نے  
دس بار ”لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و هو  
علی کل شیء قدیر“ سو مرتبہ پڑھا وہ اس آدمی کی طرح ہے جس  
نے حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کئے ہوں،  
سلیمان بواسطہ ابو عامر، عمر، عبد اللہ بن ابی اسفر، شعبی، ربیع بن  
خثیم سے یہی روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے ربیع سے  
دریافت کیا کہ تم نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ انہوں نے  
کہا عمرو بن میمون سے، چنانچہ میں عمرو بن میمون کے پاس آیا  
اور ان سے دریافت کیا کہ یہ حدیث تم نے کس سے سنی؟  
انہوں نے کہا ابن ابی لیلیٰ سے، میں ابن ابی لیلیٰ کے پاس آیا اور  
پوچھا آپ نے یہ حدیث کس سے سنی؟ انہوں نے کہا ابو ایوب  
انصاری سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
کرتے تھے۔

۲۱۳۲ - محمد بن عبد اللہ بن نمیر، زہیر بن حرب، ابو کریم، محمد  
بن طریف بخلی، ابن فضیل، عمارہ بن قعقاع، ابو ذر، حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے  
بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو کلمے  
زبان پر ہلکے ہیں مگر میزان میں بھاری ہیں، اور اللہ تعالیٰ کو بہت  
محبوب ہیں اور وہ کلمات یہ ہیں، سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ  
العظیم۔



الْعَظِيمُ \*

۲۱۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ \*

۲۱۳۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَابْنُ نَعْمَانَ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَالْأَلْفَظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ عَنْ مُصْقَبِ بْنِ مَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ أَخْرَاجِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَّمَنِي كَذَامًا أَقُولُهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ قَالَ فَبُذِلَ لِي فَمَا لِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي قَالَ مُوسَى أَمَا عَافَيْتَنِي فَأَنَا أَتَوَهُمُ وَمَا أَذْرِي وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي حَبِيثِهِ قَوْلَ مُوسَى \*

۲۱۳۵ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَالِفٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ مَنْ أَسْنَمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي \*

۲۱۳۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَزْهَرَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ الرَّحْلُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ

۲۱۳۳ - ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر، پڑھنا، مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ پیارا ہے جن پر آفتاب طلوع ہوتا ہے۔

۲۱۳۴ - ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسیر، ابن نمیر، موسیٰ جہنی، (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، یواسف اسعہ والد، موسیٰ جہنی، مصعب بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا مجھے کچھ کلام سکھائیے جس کو میں پڑھا کروں، آپؐ نے فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ ولا شریک لہ اللہ اکبر کبیر اوالحمد للہ کثیر، سبحان اللہ رب العالمین، الاحول والا قوۃ لا الہ الا اللہ العزیز الحکیم، اس نے کہا یہ تو میرے پروردگار کے لئے ہے میرے لئے کیا ہے؟ فرمایا اللہم اغفر لی و ارحمی و اہدنی و ارزقنی پڑھا کرو، موسیٰ کہتے ہیں کہ مجھے "عافی" کا بھی خیال ہے، پر یاد نہیں، ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں موسیٰ کا قول ذکر نہیں کیا۔

۲۱۳۵ - ابو کامل جحدری، عبد الواحد، ابو مالک اشجعی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جو آدمی مسلمان ہوتا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے یہ پڑھنے کی تعلیم دیتے تھے (ترجمہ) اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت دے اور رزق دے۔

۲۱۳۶ - سعید بن ازہر واسطی، ابو معاویہ، ابو مالک اشجعی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تھا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے نماز سکھاتے تھے، پھر ان

کلمات کے ساتھ دعا کرنے کا حکم دیتے، واللہ اعلم بالصواب اور رحمہ  
واہدنی وعافنی وارزقنی۔

۲۱۳۷۔ زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، ابو مالک اپنے والد  
سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے سنا کہ خدمت گرامی میں ایک شخص نے آکر عرض کیا  
یا رسول اللہ! میں اپنے پروردگار سے دعا کرتے وقت کیا کہا  
کروں؟ آپ نے فرمایا یہ کہا کرو، اللہم اغفر لی وارحمنی وعافنی  
وارزقنی اور اپنی انگلیاں سوائے ابهام کے جمع کر لیتے، یہ الفاظ  
تمہاری دنیا و آخرت کے لئے جامع ہیں۔

۲۱۳۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، مروان، علی ابن مسیر، موسیٰ بن  
(دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد موسیٰ  
جہنی، مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت  
کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے،  
آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ہر روز ہزار نیکیاں کمانے سے  
عاجز ہے، حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا، ہزار  
نیکیاں کمانے کی کیا صورت ہے۔ آپ نے فرمایا سو بار سبحان  
اللہ پڑھ لیا کرو، اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ یا  
ہزار خطائیں مٹا دی جائیں گی۔

باب (۳۴۵) درس قرآن اور ذکر الہی کے لئے  
جمع ہونے کی فضیلت۔

۲۱۳۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عطاء، ابو معاویہ،  
احمد بن حنبل، حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص مومن کی کوئی  
دنیاوی مشکل دور کرے، اللہ تعالیٰ قیامت کی غیبتوں میں سے  
اس پر سے ایک سختی دور کرے گا، اور جو شخص کسی سنگدست پر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَدْعُوَ  
بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي  
وَأَهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي \*

۲۱۳۷۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ رَجُلٌ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقُولُ حِينَ أَسْأَلُ رَبِّي قَالَ  
قُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي  
وَيَجْمَعُ أَصَابِعَهُ إِلَّا الْإِبْهَامَ فَإِنَّ هَؤُلَاءِ تَجْمَعُ  
لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ \*

۲۱۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
مَرْوَانُ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ح وَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَالْفَلْفَظُ لَهُ  
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ عَنْ مُصْعَبِ  
بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيَعْجزُ أَحَدُكُمْ أَنْ  
يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ  
جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ  
يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيَكْتُبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ  
يُحِطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ \*

(۳۴۵) بَابُ فَضْلِ الْجَمْعِ عَلَى تِلَاوَةِ  
الْقُرْآنِ وَعَلَى الذِّكْرِ \*

۲۱۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّخَعِيُّ  
وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ  
الْهَمْدَانِيُّ وَالْفَلْفَظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَ  
قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ  
عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ



سہولت کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس پر سہولت کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی عیب پوشی کرے گا، جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد میں رہتا ہے، جو شخص طلب علم کی راہ میں چلتا ہے، خدا اس کی وجہ سے اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور جو لوگ جب کبھی کسی خانہ خدا میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کریں اور اس کے درس و تدریس میں مشغول ہوں، تو ان پر خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ اور رحمت الہی انہیں گھیر لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس دلوں میں ان کا ذکر کرتا ہے اور جس کے اعمال اسے پیچھے کر دیں، اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھانے گا۔

(فقہ) قاضی میاض فرماتے ہیں کہ حدیث میں درس و تدریس کے اجتماع کے لئے بیان کیا گیا ہے۔

۲۱۳۰۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) نصر بن علی، ابواسامہ، وعمش، ابن نمیر، ابوصالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور ابو معاویہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔ سوائے اس کے کہ ابواسامہ کی روایت میں محکم دست کے ساتھ آسانی کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

۲۱۳۱۔ محمد بن حنفی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، اعرابی مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوسعید خدریؓ پر گواہی دیتا ہوں ان دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دی ہے کہ آپؐ نے فرمایا جو قوم باہم بیٹھ کر خدا کو یاد کرتی ہے انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور مسکبت و طہیمان قلبی ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں

اللہ صَنَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ مِنْ نَفْسٍ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفْسَ اللہِ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسْرَ عَلَیْ مُغْسِرٍ يَسْرَ اللہُ عَلَیْہِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْتِمًا سَتَرَهُ اللہُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللہُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أُخْبِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللہُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللہِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللہِ وَيَتَذَكَّرُونَ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَخَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللہُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ تَطَلَّاهُ غَمٌّ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ \*

۲۱۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللہِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي رَحِمَهُمَا حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَخَبَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَمَلٍ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ أَبِي أُسَامَةَ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ التَّبَسُّرِ عَلَى الْمُغْسِرِ \*

۲۱۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا بِشَعْقٍ يُحَدِّثُ عَنْ الْأَعْرَابِيِّ مُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَغْفِدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللہَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا خَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ

میں ان کا ذکر کرتا ہے۔

الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ \*

۲۱۴۲۔ زبیر بن حرب، عبد الرحمن، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۱۴۲ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ \*

۲۱۴۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، مرحوم بن عبد العزیز، ابو نعیم، سعدی ابو عثمان، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ مسجد میں حلقہ بنائے بیٹھے تھے،

۲۱۴۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ان پر گزر ہوا، بولے کیوں بیٹھے ہو؟ حلقہ والوں نے کہا، خدا کا ذکر کرنے کیلئے بیٹھے ہیں،

خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ قَالَ اللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ قَالُوا وَاللَّهِ مَا أَجْلَسْنَا إِلَّا

ہمارے بیٹھنے کی یہی وجہ ہے۔ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، میں نے تم سے قسم کسی تہمت وغیرہ کی بتاؤ نہیں لی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں جو میرا رشتہ تھا، اتنا

ذَلِكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْيِفْكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْلٌ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي وَإِنْ

مرتبہ والا کوئی آدمی اتنی کم احادیث بیان کرنے والا نہیں جتنا کہ میں ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ایک حلقہ پر سے گزرے۔ تو فرمایا، کیوں بیٹھے ہو؟ وہ بولے ہم

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَقِيقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنُحَمِّدُهُ عَلَى مَا عَدَدْنَا

ہیجہ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کر رہے ہیں اور اس کی اس بات پر حمد و ثنا کر رہے ہیں کہ ہمیں اسلام کی ہدایت دی اور ہم پر احسان فرمایا، آپؐ نے فرمایا بخدا تمہارے بیٹھنے کا یہی سبب ہے؟ وہ بولے

لَمْ أَسْتَحْيِفْكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ \*

بخدا یہی وجہ ہے، فرمایا میں نے تم سے قسم اس لئے نہیں لی، کہ تم پر تہمت لگائی ہو، بلکہ میرے پاس جبریل آئے اور بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔

(۳۴۶) بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاسْتِغْفَارِ وَالْاسْتِكْثَارِ مِنْهُ \*

باب (۳۴۶) استغفار کی فضیلت اور اس کی کثرت رکھنا۔

۲۱۴۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَنْكَبِيُّ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي

۲۱۴۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید، ابو الربیع عنکبی، حماد بن زید، ابوبکر، ابو بکر، حضرت اغرمرز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں (اور وہ صحابی تھے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ



بُرُودَةً عَنْ النَّاعِمِ الْمُزَنِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ لَيَغْفِرُ  
عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ \*

و مسلم نے ارشاد فرمایا۔ میرے دل پر (کبھی کبھی انوار سے) پردہ  
سا ہو جاتا ہے۔ اس لئے میں دن میں خدا سے سو مرتبہ استغفار  
کرتا ہوں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ آپ ہر وقت یہ الٰہی میں مصروف رہتے تھے۔ اور بسا اوقات امت کی فرائد و جہاد وغیرہ کی طرف آپ کا  
قلب متوجہ ہو جاتا۔ اگرچہ یہ بھی عبادتیں ہیں، مگر آپ کے مقدم عبودیت سے ان کا مرتبہ ذرا کم ہے، اس لئے آپ استغفار میں مصروف  
ہو جاتے۔

### (۳۴۷) باب التَّوْبَةِ \*

۲۱۵۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ  
قَالَ سَمِعْتُ النَّاعِمَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ  
تَوُوبُوا إِلَى اللَّهِ فَإِنِّي أَتُوبُ فِي الْيَوْمِ إِلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ \*

### باب (۳۴۷) توبہ کا بیان۔

۲۱۵۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، شعبہ، عمرو بن مرثہ، ابو بردہ،  
حضرت اعمر (جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں  
سے تھے) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگو خدا کی  
طرف توبہ کرو، میں بھی دن میں سو مرتبہ اس کی طرف توبہ  
کرتا ہوں۔

(فائدہ) مخفی بیان کرتے ہیں کہ انبیائے کرام عذاب الٰہی سے امن میں ہوتے ہیں، باقی ان کا خوف عظمت الٰہی کا تھا، یہ ہوتا ہے (نووی  
جلد ۲) واللہ تعالیٰ اعلم

۲۱۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبِي  
ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَعَبَّادُ  
ابْنُ رَحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا  
الْبَابِ مَسْنَدٌ \*

۲۱۵۶۔ عبید اللہ بن معاویہ، ابو اسد، اپنے والد (دوسری سند) ابن  
عثمان، ابو داؤد، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ سے اسی سند کے  
ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۱۵۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد۔

(دوسری سند) ابن نمیر، ابو معاویہ۔

(تیسری سند) ابو سعید اشج، حفص، ہشام۔

(چوتھی سند) ابو خثیمہ، زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم،  
ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا کہ مغرب سے آفتاب طلوع ہونے سے قبل جو  
حفص توبہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔

۲۱۵۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو  
خَالِدٍ يَعْني سُلَيْمَانَ بْنَ حَبَّانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ  
حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ  
حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ غِيَاثٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ ح  
وَ حَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ  
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ  
تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ \*

(ظاہر) امام نووی فرماتے ہیں تو یہ کی تین شرطیں ہیں، اولاً تو گناہ سے باز آئے، دوسرے اس پر نادم ہو، تیسرے اس بات کا مہم کرے کہ پھر وہ گناہ نہیں کرے گا اور اگر گناہ حقوق العباد سے متعلق ہو، تو چوتھی شرط یہ ہے کہ اس بندہ کا حق ادا کرے یا اس سے معاف کرائے۔

باب (۳۴۸) ذکر الہی آہستہ آواز سے کرنا چاہئے، مگر جہاں شریعت نے اجازت دی ہے!

(۳۴۸) بَابِ اسْتِحْبَابِ خَفْضِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ إِلَّا فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِي رَزَا الشَّرْعُ بِرَفْعِهِ \*

۲۱۴۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، ابو معاویہ، عاصم، ابو عثمان، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، لوگوں نے بلند آواز سے تکبیر کہنی شروع کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں! اپنی جانوں پر ترس کھاؤ، تم نہ کسی بہرے کو پکار رہے ہو، اور نہ کسی غائب کو پکار رہے ہو، بلکہ اس ذات کو پکار رہے ہو، جو سننے والی ہے، اور تمہارے قریب اور ساتھ ہے، اس وقت میں حضور کے پیچھے کھڑا ہوا، لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھ رہا تھا، آپ نے فرمایا، عبد اللہ بن قیس کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں، میں نے عرض کیا، کیوں نہیں یا رسول اللہ، فرمایا، لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

۲۱۴۹۔ ابن نمیر، اسحاق بن ابراہیم، ابو سعید الخدری، حفص بن غیاث، عاصم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۱۵۰۔ ابو کمال فضیل بن حسین، یزید بن زریج، تمیمی، ابو عثمان حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پہاڑی پر چڑھ رہے تھے۔ ایک شخص جب کسی پہاڑی پر چڑھتا، تو بلند آواز سے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہتا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نہ کسی بہرے کو پکار رہے ہو، اور نہ غائب کو، پھر فرمایا۔ اے ابو موسیٰ یا اے عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ

۲۱۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَكَبَّرُونَ بِالتَّكْبِيرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا النَّاسُ ارْبِعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَنْكُمْ لَيْسَ تَدْعُونَ أَصَمًّا وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ قَالَ وَأَنَا خَلْفُهُ وَأَنَا أَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بِنِ قَيْسٍ أَلَا أَدْنُكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ \*

۲۱۴۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاسْتَحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ \*

۲۱۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عُمَرَ ابْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَصْعَدُونَ فِي تَبَعَةٍ قَالَ فَجَعَلَ رَجُلٌ كَلِمًا عَلَا نَبِيَّةً تَادِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ



أَصْنَمٌ وَلَئِنَّا غَائِبٌ قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَرَأَيْتَ  
عِنْدَ اللَّهِ بَيْنَ قَبَسٍ أَوْ أَدْنٰكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ  
كَنْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا  
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ \*

۲۱۵۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْلَى  
حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ  
أَبِي مُوسَى قَالَ يَتَّبِعَانِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ \*

۲۱۵۲- حَدَّثَنَا حَلْفٌ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَا  
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ  
عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَصِمٍ \*

۲۱۵۳- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا  
الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ  
عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ  
فِيهِ وَالَّذِي تَدْعُونَهُ أَقْرَبُ إِلَيَّ أُخَذِكُمْ مِنْ  
عُنُقِ رَأْسِهِ أُخَذِكُمْ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ لَا  
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ \*

عند کیا میں تجھے ایک کلمہ جنت کے خزانہ کا نہ بتاؤں۔ میں نے  
عرض کیا، یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، وہ کلمہ یہ ہے  
”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“۔

۲۱۵۱- محمد بن عبد اللہ علی، معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابو عثمان  
حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسالت مآب صلی اللہ علیہ  
وآلہ وہارک وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۱۵۲- خلف بن ہشام، ابو الربیع، حماد بن زید، ایوب ابو عثمان،  
حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر  
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور عاصم  
کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۱۵۳- اسحاق بن ابراہیم، ثقفی، خالد حذاء، ابو عثمان، حضرت  
ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ  
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور حسب  
سابق روایت مروی ہے، ہاں اس میں یہ ہے کہ جسے تم پکار  
رہے ہو، وہ تمہاری کونٹنی کی گردن سے بھی تمہارے زیادہ  
قریب ہے اور اس میں ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ کا ذکر نہیں  
ہے۔

(نائد) ہم خودی فرماتے ہیں، یہ مجاز ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”نحن اقرب الیہ من حبل النور“ یہ مطلب یہ ہے کہ وہ سچا و علیم  
ہے، اللہ بلند پکارنے کی ضرورت نہیں ہے۔

۲۱۵۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا  
النَّضَرُ بْنُ شُعْبَلٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَهُوَ ابْنُ غِيَاثٍ  
حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ  
قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَلَا أَدْنٰكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ أَرَأَيْتَ  
عَلَى كَنْزٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ لَا  
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ \*

۲۱۵۴- اسحاق بن ابراہیم، نصر بن شمیل، عثمان بن غیاث، ابو  
عثمان، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے  
ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کیا میں  
تمہیں ایک کلمہ جنت کے خزانوں میں سے یا ایک خزانہ جنت  
کے خزانوں میں سے نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں  
فرمائیے، ارشاد فرمایا، لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

## (۳۴۹) بَاب الدَّعَوَاتِ وَالتَّعَوُّذِ \*

۲۱۵۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ  
ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنِي دُعَاءَ ادْعُو  
بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي  
ظُلْمًا كَبِيرًا وَقَالَ قُتَيْبَةُ كَبِيرًا وَلَنَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ  
إِلَّا أَنْتَ فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي  
بِكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ \*

۲۱۵۶- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ  
أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ بَنَّا  
أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَلَّمَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ دُعَاءَ ادْعُو بِهِ فِي  
صَلَاتِي وَفِي بَيْتِي ثُمَّ ذَكَرَ بِعَلِّ حَدِيثَ اللَّيْثِ  
غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ظُلْمًا كَبِيرًا \*

۲۱۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو  
كَرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ  
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهَذِهِ  
الدَّعَوَاتِ اللَّهُمَّ قَاتِلِي أَعْوَدُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ  
وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ  
شَرِّ بَنَةِ الْغَنَى وَمِنْ شَرِّ بَنَةِ الْفَقْرِ وَأَعْوَدُ بِكَ  
مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْمِلْ  
خَطَايَايَ بِمَاءِ الْوَلَجِ وَالْبَرْدِ وَتَقِ قَلْبِي مِنَ  
الْخَطَايَا كَمَا تَقِيَتِ الثُّوبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ

## باب (۳۴۹) دعوات اور تعوذ۔

۱۵۵- قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رُمح، ایث،  
یزید بن ابی حبیب، ابو الخیر، عبد اللہ بن عمرو، حضرت ابو بکر  
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جو میں اپنی نماز  
میں مانگا کروں، آپ نے ارشاد فرمایا یہ پڑھا کرو، اللّٰهُمَّ اِنِّی  
ظَلَمْتُ نَفْسِی ظُلْمًا کَبِیْرًا وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ  
فَاعْفِرْ لِی مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِی اَنْتَ الْغَفُوْرُ  
الرَّحِیْمُ، قتیبہ نے کبیر کے بجائے کثیر کہا ہے۔

۲۱۵۶- ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، یزید بن  
ابی حبیب، ابو الخیر، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا  
رسول اللہ مجھے کوئی دعا سکھا دیجئے، جسے میں اپنی نماز اور گھر میں  
پڑھا کروں، بقیہ روایت ایث کی روایت کی طرح ہے، لیکن اس  
میں ”ظلماً کثیراً“ کے الفاظ ہیں۔

۲۱۵۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، ابن نمیر، ہشام بواسطہ  
اپنے والد، ہم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان  
کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعائیں کیا کرتے  
تھے (ترجمہ) امی میں تیری پناہ مانگتا ہوں، جہنم کے فتنہ سے اور  
جہنم کے عذاب سے اور قبر کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب  
سے اور امیری کے فتنہ سے اور فقری کے فتنہ سے اور قبر  
کے عذاب سے اور امیری کے فتنہ کے شر سے تیری پناہ مانگتا  
ہوں، امی میرے گناہوں کو برف اور ایلے کے پانی سے دھو  
دے، اور میرا قلب گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جیسا  
کہ تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک کر دیا، اور میرے



گناہوں کو مجھ سے اس قدر دور کر دے، جیسے تو نے مشرق کو مغرب سے دور کیا، اچھی تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے اور گناہ اور قرضہ ادا سے۔

۲۱۵۸۔ ابو کریم، ابو معاویہ، وکیع، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۱۵۹۔ یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، سلیمان بنی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے (ترجمہ) اے العالمین میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور سستی اور تامل اور ایسے بڑھاپے سے جس میں عقل دھوش جاتا رہے اور بخیلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں، قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنہ سے (۱)۔

۲۱۶۰۔ ابو کامل، یزید بن زریع (دوسری سند) محمد بن عبد الاعلیٰ، معمر، یحییٰ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی ایسے کی روایت میں موت اور زندگی کے فتنہ کا ذکر نہیں ہے۔

۲۱۶۱۔ ابو کریم، ابن مبارک، سلیمان بنی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی چیزوں سے پناہ مانگنا نقل کرتے ہیں، جن میں بخیلی بھی ہے۔

۲۱۶۲۔ ابو بکر بن نافع، ہبیر بن اسد، ہارون بن اعور، شعیب بن حجاب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،

وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ عَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ الْكَسَالِ وَالْهَرَمِ وَالْمَنَامِ وَالْمَغْرَمِ \*

۲۱۵۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

۲۱۵۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي أُيُوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَالِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُعْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ \*

۲۱۶۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ كَذَاهُمَا عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ يَزِيدَ لَبَسَ فِي حَلِيئِهِ قَوْلَهُ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ \*

۲۱۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ مِبْرَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَعَوَّذَ مِنْ أَشْبَاءَ ذَكَرَهَا وَالْبُعْلُ \*

۲۱۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ الْأَعْوَرِ حَدَّثَنَا

(۱) اس حدیث میں جن چیزوں سے پناہ مانگی گئی ہے ان کی وضاحت یہ ہے۔ العجز سے مراد یہ ہے کہ عارض کی وجہ سے کام کرنے پر قدرت اوانامہ لکھنے سے مراد یہ ہے کہ طبیعت کا مصالح و مفید یا مضر کرنے پر بوجھ محسوس کرنا اور اس بوجھ کی وجہ سے وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے سے رک جائے۔ الجبن یہ پہلا ریکی کی ضد بڑی ہے۔ البعل سے مراد یہ ہے کہ جہاں خرچ کرنا فرض، واجب یا بہتر ہو وہاں خرچ کرنے سے رک جانا۔ الہرم سے مراد شعیبا جتنا ہے کہ کبھی عمر کی طرف لوٹ جانا اس لئے کہ ایسی عمر میں عقل اور حواس میں خلل پیدا ہو جاتا ہے اور عبادات کی ادائیگی سے عاجز آجاتا ہے۔ فتنۃ المحیات سے مراد یہ ہے کہ زندگی میں دنیوی سامان، خواہشات نفسانیہ وغیرہ کسی چیز کی بنا پر فتنہ میں پڑ جاتا اور فتنۃ الممات سے مراد موت کے وقت کا فتنہ یا قبر کا فتنہ ہے۔

انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم یہ دعائیں مانگا کرتے تھے۔ اللہم انی اعوذ بک من البخل والکسل وارذل العمر و عذاب القبر و فتنۃ المحیاء والممات۔

۲۱۶۳۔ عمرو ماقہ، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، کی، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تھے تقدیر کی خرابی سے اور بد بختی میں پڑنے سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے اور سخت قحط سے، عمرو کی روایت میں سفیان کا قول مروی ہے، کہ مجھے شک ہے کہ میں نے دعا میں ایک لفظ زائد کر دیا ہے۔

۲۱۶۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، یزید بن ابی حبیب، حارث بن یعقوب، یعقوب بن عبد اللہ، بسر بن سعید، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، جو شخص کسی منزل پر اترے، پھر یہ دعا پڑھے، اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق، وہ جب تک اس جگہ سے کوئی کرے گا، کوئی چیز اسے نقصان نہ دے گی۔

۲۱۶۵۔ ہارون بن معروف، ابو الطاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، یزید بن ابی حبیب، حارث بن یعقوب، یعقوب بن عبد اللہ، بسر بن سعید، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، کہ تم میں سے کوئی جب کسی پرانے اترے تو یہ کلمات کہے، میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے

شُعَيْبُ بْنُ الْحَبَّابِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَأَرْذَلِ الْأَعْمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ \*

۲۱۶۳۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي سَعْيٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْعُودُ مِنْ شَرِّ الْقَضَاءِ وَمِنْ ذَرَكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شِمَاتِ الْأَعْدَاءِ وَمِنْ حَتَمِ الْبَلَاءِ قَالَ عَمْرُو فِي حَدِيثِهِ قَالَ سُفْيَانُ أَشْكُ أَنِّي زِدْتُ وَاحِدَةً مِنْهَا \*

۲۱۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَالْأَفْطُ لَهُ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ حَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ أَنَّ يَعْقُوبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَزَلَ مِنْ بَلَدٍ أَوْ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنَازِلِهِ ذَلِكَ \*

۲۱۶۵۔ وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَأَبُو الطَّاهِرِ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ وَهْبٍ وَالْأَفْطُ لِهَارُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنَا عَمْرُو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ وَالْحَارِثُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَاهُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةِ



ساتھ اس کی مخلوق کے شر سے پناہ مانگا ہوں، تو وہاں سے کوچ کرنے تک کوئی چیز اسے ضرر نہیں پہنچا سکے گی۔

۲۱۶۶۔ یعقوب، قعقبا بن حکیم، ذکوان ابو صالح۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! رات مجھ کو بچھو نے کاٹ لیا، اور بہت تکلیف ہوئی، آپ نے فرمایا، اگر تم شام کو اعوذ بکلمات اللہ اللمات من شر ما خلق پڑھ لیتے، تو بچھو نہیں ضرر پہنچاتا۔

۲۱۶۷۔ عیسیٰ بن حماد، لیث، یزید بن ابی حبیب، جعفر، یعقوب، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بچھو نے کاٹ لیا، اور اپنی وہب کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

باب (۳۵۰) سوتے وقت دعا۔

۲۱۶۸۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور سعد بن عبادہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب تم خوابگاہ میں جانے کا ارادہ کرو، تو نماز کی طرح وضو کر سکتے دائیں کمر پر لیٹ کر پڑھو (ترجمہ) اور اللہ تعالیٰ میں نے اپنا منہ تیرے لئے رکھ دیا اور اپنا کام تیرے سپرد کر دیا اور تجھ پر تیرے ثواب کی خاطر اور تیرے عذاب کے ڈر سے بھروسہ کیا، تیرے علاوہ اور کوئی ٹھکانا اور جائے پناہ نہیں، ایمان لایا میں تیری کتاب پر جو تو نے نازل کی اور تیرے نبی پر جس کو تو نے بھیجا اور اخیر بات یہی دعا ہو، اب اگر تم اس رات میں مر جاؤ گے، تو اسلام پر مرو گے، براہ کہتے ہیں کہ میں نے ان کلمات کو یاد کرنے کے لئے دوبارہ پڑھا، تو ٹھیک کے بجائے

”يٰۤاَيُّهَا مَنِيعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا نَزَلْنَا اَحَدَكُمْ مَنْرًا فْلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَاِنَّهٗ نَا بَعْرٌ مِّنِّي“ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْهُ“

۲۱۶۶۔ قَالَ يَعْقُوْبُ وَقَالَ الْقُقْفَاعُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ ذِكْوَانَ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا ابْنِ عَبَّاسٍ صَدَّقَ الْمَاءَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَفَيْتُ مِنْ عَقْرِبٍ لَّدَعْنِي الْبَارِحَةَ قَالَ اَمَّا لَوْ قُلْتَ جِئْتُ اَمْسَيْتُ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرْكُ \* ۲۱۶۷۔ وَحَدَّثَنِي عِيْسَى بْنُ خَمَادٍ الْعَصْرِيُّ الْخُبَرِيُّ السَّيِّدُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ ابْنِ حَبِيْبٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ يَعْقُوْبٍ اَنَّهُ ذَكَرَ لَهٗ اَنَّ اَبَا صَالِحٍ مَوَّيَّ عَصْفَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَدَعْنِي عَقْرِبٌ بَعَثَنِي خَلِيْتُ ابْنِي وَهَبٌ \*

(۳۵۰) بَاب مَا يَقُوْلُ عِنْدَ النَّوْمِ \*

۲۱۶۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَالْقُفْطُ لِعُثْمَانَ قَالَ اسْحَقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِي الرَّاءِيُّ بْنُ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَمْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَالتَّحَاتُّ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْنَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْعَأَ وَلَا مَنَجَا مِنْكَ اِذَا اِلَيْكَ اَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ اَخِرِ كَلَامِكَ فَاِنَّ مِنْ اَمْرِ لَّيْسَ لَكَ وَاَنْتَ عَلٰی الْفِطْرَةِ قَالَ فَرَدَّدْتُهُنَّ

يَأْتُكَ كِرْهُنَ فَقُلْتُ آمَنْتُ بِرَسُولِكَ الَّذِي  
أَرْسَلْتَ قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ \*

(فائدہ) دعائیں وہی کلمات کہنا چاہئے جو کہ مروی ہوں اور چونکہ بذریعہ وحی اس دعا کا آپ کو علم ہوا تو آپ نے معمولی سا بدل بھی اس میں مناسب نہیں فرمایا واللہ اعلم۔

۲۱۶۹۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، عبد اللہ بن ادریس، حصین، سعد بن عبیدہ، حضرت برہہ بن عازب، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت مروی ہے، باقی منصور کی مندرجہ بالا روایت مفصل ہے اور حصین کی روایت میں صرف اتنی زیادتی ہے کہ آپ نے فرمایا اگر تو صبح کرے گا تو خیر حاصل ہوگی۔

۲۱۶۹ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنًا عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ مَنْصُورًا أَنَّهُ حَدَّثَنَا وَزَادَ فِي حَدِيثِهِ حُصَيْنٍ وَبَنَ أَصْبَحَ أَصَابَ خَيْرًا \*

۲۱۷۰۔ محمد بن یحییٰ، ابو داؤد، شعبہ، عمرو بن مرہ، سعد بن عبیدہ، حضرت برہہ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ رات کو جب خواب گاہ میں جائے تو یہ دعا پڑھے، اللھم اسلمت نفسی الیک، ووجھت وجهی الیک والحنات ظہری الیک وفوضت امری الیک رغبة ورہبۃ الیک لا ملجأ ولا منجأ منك الا الیک، امست بکتابک الذی انزلت و برسولک الذی ارسلت، اب اگر اسی شب میں انتقال ہو جائے گا، تو فطرت اسلام پر ہو گا، ابن بشار نے اپنی روایت میں رات کا ذکر نہیں کیا۔

۲۱۷۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَالْحَنَاتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مَاتَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ مِنَ اللَّيْلِ \*

۲۱۷۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو الاحوص، ابو اسحاق، حضرت برہہ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا اے فلاں، جس وقت بستر پر جایا کرو، تو یہ دعا پڑھو، اس روایت میں "برسولک" کے بجائے "نبیک" ہے، اور آخر میں اتنا زیادہ ہے، اگر صبح کرو گے

۲۱۷۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ يَا فَلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلَيَّ فَرَأَيْتَكَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَبِنَبِيِّكَ



تو خیر پاؤ گئے۔

۲۱۷۲۔ ابن شنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابوالاسحاق حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ نہیں ہے کہ اگر صحیح کرو گے، تو خیر پاؤ گئے۔

۲۱۷۳۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عبید اللہ بن ابی الاسفر، ابو بکر بن موسیٰ، حضرت برراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اپنے بستر پر تشریف لے جاتے، تو فرماتے ”اللہم ہاسمک احیا، وہاسمک اموت، اور جب بیدار ہوتے، تو یہ فرماتے ”الحمد لله الذی احیانا بعد ما لعانا والیہ النشور“۔

۲۱۷۴۔ عقبہ بن مکرم، ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ، خالد، عبید اللہ بن حارث، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ جب بستر پر جایا کرو، تو یہ پڑھا کرو (ترجمہ) ”اللہ العالیین تو نے میری جان کو پیدا کیا۔ اور تو ہی موت دے گا، اور تیرے ہی لئے جہنم اور مرنا ہے، اگر تو اس کو جلا دے، تو اپنی حفاظت میں رکھ لو، اگر اسے موت دے، تو اس کی مغفرت فرما، الہی تجھ سے عافیت چاہتا ہوں، ایک شخص نے ان سے کہا کہ تم نے یہ دعا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنی، انہوں نے کہا، اس سے سنی جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر تھے، یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابن نافع نے اپنی روایت میں عن عبید اللہ بن حارث کہا ہے، صحیح کالفاظ نہیں کہا۔

۲۱۷۵۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل بیان کرتے ہیں کہ ابو صالح ہمیں حکم دیا کرتے، کہ جب ہم میں سے کوئی سونے کا

لذی ارسلت فلان مت من لیلتک مت علی الفطرة وإن أصبحت أصبت خیرا \*

۲۱۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَتَ خَيْرًا \*

۲۱۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْمُسَفَّرِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ وَإِذَا اسْتَبْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ \*

۲۱۷۴۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَالْعَمِيُّ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ اللَّهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَأَحْفَظْهَا وَإِنْ أَمَاتَهَا فَاعْفُ عَنْهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ عُمَرَ فَقَالَ مِنْ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ فِي رَوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ \*

۲۱۷۵۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ كَانَ أَبُو صَالِحٍ يَأْمُرُنَا

إِذَا أَرَادَ اخْتِدَا أَنْ يَنَامَ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى شِقِيهِ  
الْأَيْمَنِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ  
الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ  
شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى وَمُنْزِلَ النُّورِ  
وَالْإِنجِيلِ وَالْفُرْقَانِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ  
شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ  
فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ  
شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ  
الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ  
وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ وَكَانَ يَرْوِي ذَلِكَ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

۲۱۷۶- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ يَبَانَ  
الْوَأْبِصِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحْطَاحَ عَنْ  
سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا  
أَخَذْنَا مَضْجَعَنَا أَنْ نَقُولَ بِعَثَلٍ حَدِيثُ جَرِيرٍ  
وَقَالَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا \*

(فائدہ) حدیث نمبر ۲۱۷۵ میں جو آخر کا لفظ ہے، ابو بکر ہاتھائی فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ ازل میں اپنی صفات علم و قدرت کے ساتھ تھا، اسی طرح ہمیشہ رہے گا۔

۲۱۷۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُعَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ  
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ج وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي  
شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ  
حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَنْتَ فَاطِمَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا قُولِي اللَّهُمَّ  
رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ بِعَثَلٍ حَدِيثُ سُهَيْلٍ عَنْ  
أَبِيهِ \*

۲۱۷۸- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى

ارادہ کرے، تو دائینی کردش پر لیٹ کر یہ دعا پڑھے (ترجمہ)  
الہی مالک آسمانوں کے اور مالک زمین کے، اور مالک بڑے عرش  
کے، اور مالک ہمارے اور مالک ہر چیز کے، دانے اور گٹھلی کو  
چیرنے والے، تورات، انجیل اور قرآن کے نازل کرنے  
والے، میں تیری ہر ایک چیز کے شر سے جس کی پیشانی تیرے  
ہتھکڑے میں ہے، پناہ مانگتا ہوں، تو اول ہے، تجھ سے پہلے کوئی  
نہیں، تو ہی آخر ہے، تیرے بعد کوئی نہیں، تو ظاہر ہے و تیرے  
اوپر کوئی شئی نہیں۔ تو باطن ہے تجھ سے پرے کوئی شئی نہیں،  
ہم سے قرض لیا کرادے، اور محتاجی دور کر کے ہمیں غنی کر  
دے، ابو صالح اس دعا کو بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۲۱۷۶- عبد الحمید بن بیان واسطی، خالد، سہیل، بواسطہ اپنے  
والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے جریر کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں،  
باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ میں تیری ہر ایک جانور کے شر  
سے پناہ مانگتا ہوں، جس کی پیشانی تو تھامے ہوئے ہے۔ (یعنی تو  
اس کا مالک ہے)۔

(فائدہ) حدیث نمبر ۲۱۷۵ میں جو آخر کا لفظ ہے، ابو بکر ہاتھائی فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ ازل میں اپنی صفات علم و قدرت کے ساتھ تھا، اسی طرح ہمیشہ رہے گا۔

۲۱۷۷- ابو کریم محمد بن العلاء، ابو اسامہ، (دوسری سند)  
ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم ابن ابی عیینہ، بواسطہ اپنے والد،  
اعمش، ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں ایک خادم کا سوال کرنے کو آئی آپ نے انہیں دعا  
مذکورہ پڑھنے کا حکم دیا، بقیہ روایت سہیل عن ابیہ کی طرح  
ہے۔

۲۱۷۸- اسحاق بن موسیٰ الانصاری، انس بن عیاض، عبید اللہ



أَلْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ نَبِيضٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَأْخُذْ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ فَلْيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ وَلْيَسْمُ اللَّهَ فَإِنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا خَلْفَهُ بَعْدَهُ عَلَى فِرَاشِهِ فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يَضْطَجِعَ فَلْيَضْطَجِعْ عَنِّي شِقَهِ الْأَيْمَنِ وَثِقْلُ سَبْعَاتِكَ اللَّهُمَّ رَبِّي بَكَ وَضَعْتُ جَنِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنَّ أَعْيُنَكَ نَفْسِي فَاعْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرَسْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ \*

۲۱۷۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ثُمَّ نَقُلُ بِإِسْنَادٍ رَبِّي وَضَعْتُ جَنِي فَإِنْ أَحْيَيْتَ نَفْسِي فَارْحَمَهَا \*

۲۱۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَضْعَفَنَا وَسَقَانَا وَكَفَّفَنَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِي \*

### (۳۵۱) بَابُ فِي الدَّعِيَةِ \*

۲۱۸۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا حَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِثَالٍ عَنْ قُرَّةَ بِنْتِ نَوْفَلٍ الْأَشْجَعِيَّةِ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِ اللَّهُ قَالَتْ كَانَ يَقُولُ

سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ مَقْبُرِيُّ، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کوئی بستر پر جاتا چاہے تو نہ بند کا کنارہ پکڑ کر بسم اللہ کہہ کے بستر کو اس سے جھاڑے، یہ نہ کہ مظلوم نہیں ہے اس کے بعد بستر پر کون (جانور) اس کا جائنشین ہو گیا ہے، اس کے بعد جب لیٹنا چاہے تو دائیں کروٹ پر لیٹ کر یہ دعا پڑھے (ترجمہ) پاک ہے تو اسے پروردگار تیرا ہمراہ کرے میں دشمن پر کروٹ رکھتا ہوں اور تیرے ہی نام سے اٹھاؤں گا، اگر تو میری جان روک لے تو اس کی مغفرت فرما، اور اگر چھوڑ دے تو اس کی حفاظت فرما، جس سے اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔

۲۱۷۹- ابو کریب، عبیدہ، حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں، باسمک ربی وضعت جنی فان احییت نفسی فارحمها۔

۲۱۸۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر تشریف لے جاتے تو فرماتے (ترجمہ) تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور کافی ہوا ہمارے لئے اور ہمیں ٹھکانا دیا، کتنے لوگ ایسے ہیں کہ جن کے لئے نہ کوئی کافی ہے اور نہ کوئی ٹھکانہ ہے۔

### بَابُ (۳۵۱) دَعَاؤُكَ الْبَيَانِ۔

۲۱۸۱- یحییٰ بن یحییٰ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، ہلال، فردہ بن نوفل اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا دعا کرتے تھے، فرمایا یہ دعا کرتے تھے، اللھم انی اعوذ بک الخ یعنی اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کام کی برائی سے

جو میں نے کیا ہے اور جو میں نے نہیں کیا۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ \*

۲۱۸۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ \*

۲۱۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ حَبْلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كِذَا هُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِتِلْكَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ \*

۲۱۸۴- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَزْهَرِيِّ عَنْ عَدْلَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ هِلَالٍ بْنِ يَسَافٍ عَنْ فَرْوَةَ ابْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ \*

۲۱۸۵- حَدَّثَنِي حَنَافُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّبِّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنِي ابْنُ يُرَيْمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أُنِيتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا

۲۱۸۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، عبد اللہ بن ادريس، حصین، ہلال، فروہ بن نوفل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے کیا دعا کرتے تھے؟ فرمایا یہ دعا کرتے تھے، اللہم انی اعوذ بک من شر ما عملت وشر ما لم اعمل۔

۲۱۸۳- محمد بن قتی، ابن بشار، ابن عدی (دوسری سند) محمد بن عمرو بن حبلہ، محمد بن جعفر، شعبہ، حصین اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی محمد بن جعفر کی روایت میں ”و من شر ما لم اعمل“ کے لفظ ہیں (ترجمہ ایک ہی ہے)

۲۱۸۴- عبد اللہ بن ہاشم، وکیع، ازہری، عبدہ بن ابی لہب، ہلال بن یساف، فروہ بن نوفل حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے اللہم انی اعوذ بک من شر ما عملت وشر ما لم اعمل۔

۲۱۸۵- حجاج بن الشاعر، ابو معمر، عبد الوارث، حصین، ابن بکر، یحییٰ بن عمر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ میں تیرا فرمانبردار ہو گیا، تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری مدد سے دشمنوں سے لڑا، اے میرے مالک میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں (تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے) اس بات سے کہ تو مجھے بے رولہ کر دے تو ہی جی لایسوت ہے اور جن دافنس سب مر



جائیں گے۔

۲۱۸۶۔ ابو الظاہر، عبد اللہ بن وہب، سلیمان بن بلال، سہیل بن ابی صالح، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں صبح ہوتی تو فرماتے تھے والے نے اللہ کی حمد اور اس کی حسن بلاء کو سن لیا، اے ہمارے پروردگار، ہمارے ساتھ رہو اور ہم پر فضل فرما، میں اللہ تعالیٰ سے ہر جہنم سے پناہ مانگا ہوں۔

۲۱۸۷۔ عبید اللہ بن معاذ عمری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، ابو اسحاق، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے، اے اللہ میری چوک اور میری نادانی کی مغفرت فرما، اور میری اس زیادتی کو جو مجھے اپنے حال میں ہوئی اور اس چیز کو بخش دے جسے تو مجھ سے زیادہ جانتے والا ہے، انہی میرے ارادہ کے گناہ اور ہنسی کے گناہ اور میری بھول چوک اور قصد کو معاف فرما، اور یہ سب میری جانب سے ہے اے میرے مالک میرے اگلے اور پچھلے اور پوشیدہ اور ظاہر گناہ معاف فرما جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتے والا ہے تو ہی مقدم اور مؤخر ہے اور ہر ایک چیز پر قادر ہے۔

۲۱۸۸۔ محمد بن بشار، عبد الملک بن الصباح، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۱۸۹۔ ابراہیم بن دینار، ابو قطن، عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ، قدامہ بن موسیٰ، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے العالمین میرے دین کو سنو اور دے دو جو میری آخرت کے کام کا محافظ اور تمہارا ہے اور میری دنیا کو درست کرنے جس میں میری روزی اور زندگی ہے اور میری آخرت

یَمُوتُ وَالْجَنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ \*

۲۱۸۶۔ حَدَّثَنِي أَبُو الظَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ وَأَسْحَرَ يَقُولُ سُبْحَانَ سَامِعٍ بِحَمْدِ اللَّهِ وَحُسْنِ بِلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبِنَا وَأَفْضَلِ عَلَيْنَا غَاثًا بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ \*

۲۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعُمَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي يُرْقَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَذْخَرُ بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي غَطِيَّتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي حَدِيثِي وَهَزْلِي وَخَطِيئِي وَغَمْلِي وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ \*

۲۱۸۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْمُسْتَمْعِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ \*

۲۱۸۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنِ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ الْقُطَيْبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْعَاجِشُونَ عَنْ قَدَامَةَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي

هُوَ جَسَمُهُ أَمَرْتِي وَأَصْلَحَ لِي دُنْيَايَ الْبَنِي فِيهَا  
مَعَاشِي وَأَصْلَحَ لِي آخِرَتِي الْبَنِي فِيهَا مَعَادِي  
وَأَجَلُ الْحَيَاةِ زِيَادَةٌ لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَأَجَلُ  
الْمَوْتِ رَاحَةٌ لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ \*

۲۱۹۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ  
بِشَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتَّقَى وَالْعَفَافَ  
وَالْعَنَى \*

۲۱۹۱ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي  
إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ الْمُثَنَّى  
قَالَ فِي رَوَاتِهِ وَالْعَفَّةَ \*

۲۱۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ  
نُمَيْرٍ وَالثَّقَفِيُّ لَازِمٌ نُمَيْرٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ  
قَالَ الْأَحْمَرُ أَنَّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَعَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ  
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ نَا أَقُولُ لَكُمْ إِنَّا كُنَّا  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ  
وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُعْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ  
اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكَّاهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ  
زَكَّاهَا أَنْتَ وَبَيْهَا وَمَوْلَاهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ  
بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَحْشَعُ وَمِنْ  
نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا \*

۲۱۹۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

کو سنوار دے جس میں میری بازگشت ہے اور زندگی کو میرے  
لئے ہر ایک خیر میں زیادتی کا سبب بنادے اور موت کو میرے  
لئے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب کر دے۔

۲۱۹۰ - محمد بن قتی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق،  
ابوالاحوص، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے، اللہم انی  
اسئلك الهدى والتقى والعفاف والعنى۔

۲۱۹۱ - ابن قتی، ابن بشار، عبد الرحمن، سفیان، ابواسحاق سے  
اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی ابن شیبہ کے علاوہ  
سب نے والعفاف کے بجائے والعفة کہا ہے۔

۲۱۹۲ - ابوبکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن عبداللہ  
بن نمیر، ابو معاویہ، عاصم، عبداللہ بن حارث، ابوعثمان نہدی،  
حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں  
تم سے دیکھا میں کروں گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا  
کرتے تھے (ترجمہ) اللہ العالمین میں عاجزی اور سستی اور  
نامردی اور بخل اور بڑھاپے اور عذاب قبر سے تیری پناہ کا  
طالب ہوں، اللہ العالمین میرے نفس کو متقی بنادے اور اسے  
پاک کر دے تو ہی اس کا بہترین پاک کرنے والا ہے تو ہی اس کا  
آقا اور مولا ہے، اے اللہ میں اس علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں  
جو فائدہ نہ دے اور اس دل سے جو تجھ سے نہ ڈرے، اور اس  
نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔

۲۱۹۳ - قتیبہ بن سعید، عبدالواحد بن زبیر، حسن بن عبید اللہ



ابراہیم بن سوید، عبد الرحمن بن یزید، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب شام ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہم نے شام کی اور خدا کے ملک نے شام کی، تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، یزید نے ابراہیم سے اس جگہ یہ کلمات نقل کئے ہیں۔ الملک ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدیر، انہی میں تھہ سے اس رات کی بہتری مانگتا ہوں اور اس رات کے بعد کی اور اس رات کی برائی اور اس کے بعد والی رات کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں، الہی میں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اے اللہ میں تجھ سے جہنم اور عذاب قبر سے پناہ مانگتا ہوں۔

ابراہیم بن سوید عن یزید عن عبد الرحمن بن یزید عن عبد اللہ بن مسعود قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا أمسى قال أمسینا و أمسى الملک لله و الحمد لله لا إله إلا الله و حده لا شریک له قال الحسن فحدثنی الزبید أنہ حفظ عن ابراہیم فی هذا لہ الملک و لہ الحمد و هو علی کل شیء قدیر اللهم أسألك خیر ما فیئذ النبی و أعوذ بك من شر هذه الذیلة و شر ما بعدها اللهم إنی أعوذ بك من الکسل و سوء الکبر اللهم إنی أعوذ بك من عذاب فی النار و عذاب فی القبر \*

۲۱۹۴۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، حسن بن عبد اللہ، ابراہیم بن سوید، عبد الرحمن بن یزید، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب شام ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے امسینا و أمسى الملک لله لا إله إلا الله و حده لا شریک له، لہ الملک ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدیر، رب اسئلک خیر ما فی هذه الذیلة و خیر ما بعدها، و أعوذ بك من شر ما فی هذه الذیلة و شر ما بعدها رب أعوذ بك من الکسل و سوء الکبر رب أعوذ بك من عذاب فی النار و عذاب فی القبر اور جب صبح ہوتی تو یہ دعا پڑھتے اور امسینا کے بجائے "اصبحنا و اصبح الملک لله" فرماتے تھے (ترجمہ ادھر بیان ہو چکا)۔

۲۱۹۵۔ حدثنا عثمان بن أبی شیبہ حدثنا جریر عن الحسن بن عبید اللہ عن ابراہیم بن سوید عن عبد الرحمن بن یزید عن عبد اللہ بن مسعود قال کان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا أمسى قال أمسینا و أمسى الملک لله و الحمد لله لا إله إلا الله و حده لا شریک له قال أراد أن یسأل ربہ الملک و لہ الحمد و هو علی کل شیء قدیر رب أسألك خیر ما فی هذه الذیلة و خیر ما یعدھا و أعوذ بك من شر ما فی هذه الذیلة و شر ما یعدھا رب أعوذ بك من الکسل و سوء الکبر رب أعوذ بك من عذاب فی النار و عذاب فی القبر و إذا أصبح قال ذلک ایضاً أصبحنا و أصبح الملک لله \*

۲۱۹۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، حسن بن عبید اللہ، ابراہیم بن سوید، عبد الرحمن بن یزید، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے

۲۱۹۵۔ حدثنا ابو بکر بن أبی شیبہ حدثنا حسین بن علی عن زائدہ عن الحسن بن عبید اللہ عن ابراہیم بن سوید عن عبد الرحمن بن

بیان کیا کہ جب شام ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے اَمْسِیْنَا وَ اَمْسِی الْمَلِکُ اللَّهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیکَ لَهُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ هَذِهِ اللَّیْلَةِ وَ خَیْرِ مَا فِیْهَا وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِیْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَ الْهَرَمِ وَ سُوءِ الْکِبَرِ وَ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُبَیْدٍ اَللّٰهُ وَ زَادَنِیْ فِیْهِ زَیْدٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سُوَیْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ یَزِیْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَفَعَهُ اَنَّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیکَ لَهُ لَهُ الْعُلُکُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

۲۱۹۶۔ قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ وحدہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اس نے اپنے لشکر کو عزت دی اور اپنے بندہ کی مدد کی، اس نے تنہا کافروں کو مغلوب کیا اس کے بعد کوئی شے نہیں ہے۔

۲۱۹۷۔ ابو کریب، ابن ادریس، عاصم بن کلیب، ابو ہریرہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اَللّٰهُمَّ اِهْدِنِیْ وَ سَدِّدِنِیْ پڑھا کرو، اور "اِہْدِیْ" کہنے کے وقت راستہ کی ہدایت کا خیال اور "سَدِّدِنِیْ" کہنے کے وقت حیر کی راہگاہی کا خیال کرو۔

۲۱۹۸۔ ابن نمیر، عبد اللہ بن ابی ہریرہ، عاصم بن کلیب، سے اسی سند کے ساتھ روایت مردی ہے باقی اس میں "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْهَدٰی وَالسَّدَادَ" کے الفاظ ہیں۔

یَزِیْدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْعُلُكُ لِيهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیکَ لَهُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ هَذِهِ اللَّیْلَةِ وَ خَیْرِ مَا فِیْهَا وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِیْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَ الْهَرَمِ وَ سُوءِ الْکِبَرِ وَ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُبَیْدٍ اَللّٰهُ وَ زَادَنِیْ فِیْهِ زَیْدٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سُوَیْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ یَزِیْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَفَعَهُ اَنَّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیکَ لَهُ لَهُ الْعُلُکُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

۲۱۹۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَعَزُّ جُنْدُهُ وَ نَصْرَ عِبْدِهِ وَ غَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ۔

۲۱۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْأَعْلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كَلْبٍ عَنْ أَبِي يَزِيدَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اَللّٰهُمَّ اِهْدِنِيْ وَ سَدِّدِنِيْ وَ اَذْكُرْ بِالْهَدٰی هِدَايَتَكَ الطَّرِيقَ وَ السَّدَادَ سَدَادَ السَّهْمِ۔

۲۱۹۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ كَلْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْهَدٰی وَ السَّدَادَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ۔



(۳۵۲) بَابُ التَّسْبِيحِ أَوَّلَ النَّهَارِ وَعِنْدَ النَّوْمِ \*

۲۱۹۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُوهُ انْقَادُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى ابْنِ صُلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ مَا زِلْتُ عَلَى الْحَالِ النَّبِيُّ فَارْتَفَكَ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَدْتُ قَدْتُ بَعْدَكَ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ زِلْتُ بِمَا قُلْتُ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنْتُهُنَّ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ \*

۲۲۰۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَرٍ عَنْ مِسْقَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ رِشْدِينَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ مَرَّ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْغَدَاةِ أَوْ بَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ \*

۲۲۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ

بَاب (۳۵۲) عَلَى الصُّبْحِ أَوْ سَوْتِ وَقْتُ تَسْبِيحِ پڑھنا۔

۲۱۹۹- کشیدہ، عمرو ثاقبہ، ابن ابی عمر، سفیان، محمد بن عبد الرحمن، کریم، ابن عباس، حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد ترکے ہی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے باہر تشریف لے گئے، میں اپنی مسجد میں بیٹھی رہی، دن چڑھے آپ تشریف لائے تب بھی میں اپنی مسجد میں بیٹھی تھی، آپ نے فرمایا جس وقت سے میں چھوڑ کر گیا ہوں اس وقت سے اب تک تم اسی حالت میں بیٹھی ہو، میں نے عرض کیا، جی ہاں، آپ نے فرمایا میں نے تمہارے بعد چار کلمات تین مرتبہ کہے تم نے شروع دن سے اس وقت تک جو کچھ پڑھا ہے ان کلمات کو اس پڑھے ہوئے میں تو لا جائے تو ان کلمات کا پلہ جھک جائے گا، سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضا نفسہ وزینۃ عرشہ ومداد کلماتہ۔

۲۲۰۰ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، اسحاق، محمد بن بشر، مسقر، محمد بن عبد الرحمن، ابو رشیدین، ابن عباس، حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے بقیہ روایت حسب سابق ہے، باقی اس میں دعاء اس طرح مروی ہے، سبحان اللہ عدد خلقہ، سبحان اللہ رضا نفسہ سبحان اللہ زینۃ عرشہ سبحان اللہ مداد کلماتہ۔

۲۲۰۱- محمد بن ثقی، محمد بن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، ابن ابی لیلی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جی پینے کی وجہ سے حضرت فاطمہ زہرا کے ہاتھ میں نشان پڑے

أَبِي لَيْثٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ فَاطِمَةَ الشُّكْتِ مَا تَلَقَّى  
مِنْ الرَّحَى فِي بَيْعِهَا وَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ سَبِيًّا فَأَنْطَلَقَتْ فَنِمَتْ تَحْدَهُ وَلَقِبَتْ غَائِثَةً  
فَأَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا حَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَخْبَرَتْهُ غَائِثَةً بِمَعْجِيءِ فَاطِمَةَ إِلَيْهَا فَحَاءَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا  
فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى مَكَانِكُمَا فَفَعَدَّ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَلْبِهِ  
عَلَى صَدْرِي ثُمَّ قَالَ أَلَا أَعْلَمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا  
سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا أَنْ تُكَبِّرَا اللَّهَ  
أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَتُسَبِّحَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُحَمِّدَاهُ  
ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ \*

۲۲۰۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو يَكْرُبُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
وَكْبَعُ بْنُ حَزْمٍ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي  
حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ  
كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ مُعَاذٍ  
أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا مِنَ اللَّيْلِ \*

۲۲۰۳ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ  
عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْثٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ  
أَبِي صَالِحٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
نَعِيرٍ وَعَبِيدُ بْنُ يَعِيشَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِيَاحٍ  
عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْثٍ عَنْ غُنَيْمٍ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ  
الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْثٍ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ  
قَالَ عَلِيُّ مَا تَرَكْتُهُ مِنْذُ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى

تھے اور اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں کچھ قیدی بھی آئے ہوئے تھے، حضرت فاطمہؑ انہیں مگر  
حضورؐ نہیں ملے حضرت عائشہؓ سے مل کر واقعہ بیان کر دیا جب  
حضورؐ تشریف لائے، حضرت عائشہؓ نے حضرت فاطمہؑ کے  
آنے کی اطلاع دی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے  
پاس آئے اور ہم بستروں پر بیٹھ چکے تھے، ہم کھڑے ہونے لگے  
آپؐ نے فرمایا اپنی جگہ ہی پر رہو، یہ فرما کر آپؐ ہمارے  
درمیان آکر بیٹھ گئے، حضورؐ کے قدموں کی خشکی مجھے اپنے سینہ  
پر محسوس ہونے لگی، پھر فرمایا، میں تمہیں اس چیز سے بہتر جس  
کی تم نے درخواست کی تھی سکھاتا ہوں جب تم دونوں اپنی  
خواب گاہ میں جاؤ تو ۳۳ بار اللہ اکبر اور ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور  
۳۳ مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو، یہ تمہارے لئے ایک خادم سے  
بہتر ہے۔

۲۲۰۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، دیکھ۔

(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) ابن ثنیٰ ابن ابی عدی، شعبہ سے اسی سند کے  
ساتھ روایت مروی ہے باقی معاذ کی روایت میں مضحکہ کما  
کالفاظ ہے۔

۲۲۰۳۔ زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، عبید اللہ بن ابی یزید،  
مجاہد، ابن ابی لیلیٰ، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ  
عنه، (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، عبید بن یعیش،  
عبد اللہ بن نمیر، عبد الملک، عطاء، مجاہد، ابن ابی لیلیٰ، حضرت  
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم  
عن ابن ابی لیلیٰ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے باقی اتنی  
زیادتی ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا جب سے میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا بھی اس کا پڑھنا ترک  
نہیں کیا، ان سے دریافت کیا کیا نہ صفین کی رات میں، فرمایا اور  
۳ صفین کی رات میں اور عطاء کی روایت میں بواسطہ مجاہد، ابن



اپنی جگہ کا قول مروی ہے کہ میں نے دریافت کیا۔

لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ وَنَا لَيْلَةَ صَفِينٍ قَالَ وَنَا  
لَيْلَةَ صَفِينٍ وَفِي حَدِيثٍ غَطَاءٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ  
أَبِي لَيْلَى قَالَ قُلْتُ لَهُ وَنَا لَيْلَةَ صَفِينٍ \*

۲۲۰۴ - حَدَّثَنِي أُمِّيَّةُ بِنْتُ بَسْطَامٍ الْغَنَشِيَّةُ  
حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ  
ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ قَاضِمَةَ أُمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَسْأَلُهُ خَادِمًا وَتَشْكُو الْعَمَلَ فَقَالَ مَا أَفْقَيْتِهِ  
عَيْنًا قَالَ أَلَا أَذْكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ  
خَادِمٍ تُسَبِّحِينَ ثَلَاثًا وَتُتَابِعِينَ وَتُحَمِّدِينَ ثَلَاثًا  
وَتُتَابِعِينَ وَتُكَبِّرِينَ أَرْبَعًا وَتُتَابِعِينَ حِينَ تَأْخُذِينَ  
مَضْجَعَكَ \*

۲۲۰۵ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ النَّارَظِيُّ  
حَدَّثَنَا حَبَّالٌ حَدَّثَنَا وَهَّابٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ بِهَذَا  
الْإِسْنَادِ \*

(۳۵۳) بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ عِنْدَ صِيَاخِ  
الدُّيُكِ \*

۲۲۰۶ - حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ  
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدَةَ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا  
سَمِعْتُمْ صِيَاخَ الدُّيُكَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ  
فَإِنَّهَا رَأَتْ مِنْكُمْ وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَ الْجَمَارِ  
فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا \*

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں اس وقت دعا مانگنے کا مطلب یہ ہے کہ فرشتے آمین کہیں، اور تفرغ و اخلاص کی گواہی دیں، نیز معلوم ہوا  
کہ منافقین کے حضور میں دعا مستحب ہے۔ (نووی جلد ۳)

(۳۵۴) بَابُ دُعَاءِ الْكَرْبِ \*

۲۲۰۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعُتْبَى وَابْنُ بَشَّارٍ

۲۲۰۴ - امیہ بن بسطام غنشی، یزید، روح، سہیل، بواسطہ اپنے  
والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک خادمہ مانگنے کے لئے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور  
کام کاج کی شکایت کی، آپ نے فرمایا، خادمہ تو تمہیں ہمارے  
پاس نہیں ملے گا باقی میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں جو خادم  
سے تمہارے لئے بہتر ہے، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ  
الحمد للہ، اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر خواب گاہ میں جانے کے وقت  
پڑھ لیا کرو۔

۲۲۰۵ - احمد بن سعید، حبان، وہیب، سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۳۵۳) مرغ کے اذان دینے کے وقت دعا  
کا استحباب۔

۲۲۰۶ - قتیبہ بن سعید، لیث، جعفر بن زید، امرئ، حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ سے اس  
کے فضل کی درخواست کرو کیونکہ وہ اس وقت فرشتہ کو دیکھتا  
ہے اور گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے خدا کی پناہ مانگو کیونکہ  
وہ اس وقت شیطان کو دیکھتا ہے۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں اس وقت دعا مانگنے کا مطلب یہ ہے کہ فرشتے آمین کہیں، اور تفرغ و اخلاص کی گواہی دیں، نیز معلوم ہوا  
کہ منافقین کے حضور میں دعا مستحب ہے۔ (نووی جلد ۳)

باب (۳۵۴) مصیبت کے وقت دعا۔

۲۲۰۷ - محمد بن عثی، ابن ابی شامہ، عبید اللہ بن سعید، معاذ بن

وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ وَالْقَطِطُ لِابْنِ سَعِيدٍ قَالُوا  
 حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ  
 عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَكِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ  
 الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ  
 وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ \*

۲۲۰۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
 وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَحَدِيثُ مُعَاذِ  
 بْنِ هِشَامٍ أَثَمٌ \*

۲۲۰۹ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ  
 بْنُ بَشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ  
 قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا الْعَالِيَةِ الرَّيَّاحِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ ابْنِ  
 عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
 يَدْعُو بِهِمْ وَيَقُولُهُمْ عِنْدَ الْكَرْبِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ  
 حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ غَيْرَ أَنَّهُ  
 قَالَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ \*

۲۲۱۰ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَهُوَّ  
 حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ  
 اللَّهِ بْنِ الْخَارِثِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ  
 قَالَ قَدْ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذِ عَنْ أَبِيهِ وَزَادَ  
 مَعَهُنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ \*

(۳۵۵) بَابُ فَضْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ \*

۲۲۱۱ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ  
 بْنُ هَبَالٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْحَرِيرِيُّ  
 عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَرِيِّ عَنْ ابْنِ الصَّامِتِ  
 عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، ابو العالیہ، حضرت ابن عباس  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا  
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مصیبت کے وقت فرمایا کرتے  
 تھے، کوئی معبود نہیں، مگر اللہ بزرگ، کوئی معبود نہیں،  
 مگر اللہ، جو عرش عظیم کا رب ہے کوئی معبود نہیں مگر اللہ جو  
 آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عرش کریم کا مالک ہے۔

۲۲۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ہشام سے اسی سند کے ساتھ  
 روایت مروی ہے، باقی معاذ بن ہشام کی روایت کامل ہے۔

۲۲۰۹۔ عبد بن حمید، محمد بن بشر، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ،  
 ابو العالیہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت  
 کرتے ہیں کہ ان الفاظ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم دعا کیا کرتے تھے اور مصیبت کے وقت انہیں کہا کرتے  
 تھے، یقینہ روایت معاذ بن ہشام عن ابیہ کی روایت کی طرح  
 ہے، باقی اس میں رب السموات والارض ہے۔

۲۲۱۰۔ محمد بن حاتم، یزید، حماد بن سلمہ، یوسف بن عبید اللہ،  
 ابو العالیہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے  
 ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی بڑا کام پیش آتا  
 تو یہی دعا پڑھا کرتے، اور یقینہ روایت معاذ عن ابیہ کی روایت  
 کی طرح ہے، مگر اس میں لا الہ الا انت رب العرش کریم زائد  
 ہے۔

باب (۳۵۵) ”سبحان اللہ وبحمدہ“ کی فضیلت۔

۲۲۱۱۔ زہیر بن حرب، حبان بن ہلال، وہیب، سعید جریری، ابو  
 عبد اللہ، ابن الصامت، حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
 کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، کون  
 سا کلام سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے



وَسَمِعْتُ سُبُلَ بْنَ أَبِي الْكَثَامِ أَفْضَلَ قَالَ مَا صُنِّفِي  
اللَّهُ بِمَنَابِكْتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ \*

۲۲۱۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
يَعْقُبُ بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْحُرَيْرِيِّ  
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْعَمَرِيِّ مِنْ غَنَزَةَ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُخْبَرَكَ بِأَحَبِّ  
لِكَلَامٍ إِلَيَّ اللَّهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُخْبِرْنِي  
بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَيَّ اللَّهُ فَقَالَ إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ  
إِلَيَّ اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ \*

(۳۵۶) بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ لِلْمُسْلِمِينَ  
بِظَهْرِ الْغَيْبِ \*

۲۲۱۳ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ  
الْوَكِيلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ  
صَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَرِيمٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ  
أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِأَعْيُنِهِ بِظَهْرِ  
الْغَيْبِ إِنْ قَالَ أَلَمْتُ وَلَكَ بِعَمَلٍ \*

(قائد) کیونکہ یہ اخلاص کی دلیل ہے، اور اخلاص کا ثواب بے حد ہے، سلف صالحین کا یہی معمول تھا، اولاً تو وہ مسلمان بھائیوں کے لئے دعا کرتے اور پھر اپنے نفس کے لئے (نودی جلد ۳)۔

۲۲۱۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النُّضْرُ  
بْنُ شُعْبَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُرْوَانَ الْمُعَمَّمُ حَدَّثَنِي  
صَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَرِيمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ  
الدَّرْدَاءِ قَالَتْ حَدَّثَنِي سَيْدِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ دَعَا لِأَخِيهِ بِظَهْرِ  
الْغَيْبِ قَالَ لِمَلِكٍ الْمَوْكَلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِعَمَلٍ \*

۲۲۱۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا  
عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي

بُیْنِ فَرِشْتُوں یا بندوں کے لئے منتخب کیا ہے، یعنی سبحان اللہ وغیرہ۔

۲۲۱۴ - ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن ابی کثیر، شعبہ، جریر بن ابو عبد اللہ جری، عنزہ، حضرت عبد اللہ بن الصامت حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں تمہیں ایسا کلام نہ بتاؤں، جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیارا ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا کلام (ضروری) بتائیے، جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ فرمایا، خدا تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیارا کلام سبحان اللہ وغیرہ ہے۔

باب (۳۵۶) مسلمانوں کیلئے پس پشت دعا کرنے کی تفصیلات۔

۲۲۱۳ - احمد بن عمر بن حفص، محمد بن فضیل، ابواسطہ اپنے والد، طلحہ بن عبید اللہ، ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان بندہ ایسا نہیں ہے جو اپنے بھائی کے لئے پس پشت دعا کرے، مگر فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی اتنا ہی ہو۔

(قائد) کیونکہ یہ اخلاص کی دلیل ہے، اور اخلاص کا ثواب بے حد ہے، سلف صالحین کا یہی معمول تھا، اولاً تو وہ مسلمان بھائیوں کے لئے دعا کرتے اور پھر اپنے نفس کے لئے (نودی جلد ۳)۔

۲۲۱۴ - اسحاق بن ابراہیم، نضر بن شمل، موسیٰ بن مردان، طلحہ بن عبید اللہ، ام الدرداء، حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے بھائی کے لئے اس کی پس پشت دعا کرتا ہے، تو موكل فرشتہ آمین کہتا ہے، اور کہتا ہے اس کی بھی تیرے لئے بھی۔

۲۲۱۵ - اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، عبد الملک بن ابی سلیمان، ابو الزبیر، صفوان بن عبد اللہ سے روایت ہے اور ان

سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ صَفْوَانَ وَهُوَ ابْنُ عَثَبٍ أَنَّ اللَّهَ بَنَ صَفْوَانَ وَكَانَتْ تَحْتَهُ الدَّرْدَاءُ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَأَتَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي مَنْزِلِهِ فَلَمَّا أَجَدَهُ وَوَجَدْتُهُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ أَتُرِيدُ الْحَقَّ الْعَامَّ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَأَذِخْ اللَّهَ لَنَا بِخَيْرِ قَوْلٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَحَابَةٌ عِنْدَ رَبِّهِ مَلِكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلِكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلِ قَالَ فَعَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ فَلَقَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ بِي مِثْلَ ذَلِكَ تَرَوِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

۲۲۱۶ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عَثَبِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَثَنَهُ وَقَالَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَثَبٍ أَنَّ اللَّهَ بَنَ صَفْوَانَ \*

(۳۵۷) بَابُ اسْتِحْبَابِ حَمْدِ اللَّهِ تَعَالَى بَعْدَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ \*

۲۲۱۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَالْفَضْلُ بْنُ أَبِي سُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيُحَمِّدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرِبَ الشَّرْبَةَ فَيُحَمِّدَهُ عَلَيْهَا \*

۲۲۱۸ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ هَذَا الْإِسْنَادِ \*

کے نکاح میں ام الدرداء تھیں، بیان کرتے ہیں کہ میں ملک شام گیا تو حضرت ابو الدرداء کے پاس ان کے مکان پر بھی گیا۔ مگر ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود نہ تھے۔ ام الدرداء نے ہمیں کہہ لگیں کیا اس سال حج کا ارادہ کیا ہے؟ میں نے کہا ہاں یوں تو ہمارے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے خیر کی دعا مانگنا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مسلمان آدمی کی دعا اپنے بھائی کے لئے اس کے پس پشت قبول ہوتی ہے، جب مسلمان اپنے بھائی کے لئے دعا کرے گا تو وہ منوکل فرشتہ جو اس کے سر کے پاس کھڑا ہوتا ہے، آمین کہتا ہے۔ اور کہتا ہے خیر کے لئے بھی اتنا ہی ہے، میں وہاں سے بازار کو چل دیا تو ابو الدرداء سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے سننے بھی حضور سے یہی بیان کیا۔

۲۲۱۶ - ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، عبد الملک بن سلیمان سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۳۵۷) کھانے پینے کے بعد شکر الہی کا استحباب۔

۲۲۱۷ - ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابو اسامہ، محمد بن بشر، زکریا بن ابی زائدہ، سعید بن ابی بردہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ اپنے بندہ سے راضی ہوتا ہے جب وہ کھانا کھا کر اس کا شکر کرے، یا پانی کر اس کا شکر کرے۔

۲۲۱۸ - زہیر بن حرب، اسحاق بن یوسف، زکریا سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔



(۳۵۸) بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ يُسْتَجَابُ لِلدَّاعِي مَا لَمْ يَعْجَلْ \*

۲۲۱۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى أَبِي أَرْهَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولْ قَدْ دَعَوْتُ فَلَا أَوْ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي \*

۲۲۲۰ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ أَبِي حَظْفَرٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَكَانَ مِنَ الْقُرَرَاءِ وَأَهْلِ الْبَقْعَةِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولْ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّي فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي \*

۲۲۲۱ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ (وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ) عَنْ زَيْدَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي إِثْرِيسَ الْخَوَلَّانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَرَأَى يُسْتَجَابُ لِعَبْدٍ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِسْمِهِ أَوْ فِطْرَةِ رَجُلٍ مَا لَمْ يُسْتَعِجَلْ قَبْلَ يَأْ رُسُولِ اللَّهِ مَا إِلَّا سَتَعَجَلُ قَالَ يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَمَنْ أَرَى يُسْتَجَابُ لِي فَيَسْتَحْبِرُ بَعْدَ ذَلِكَ وَيَدْعُ الدُّعَاءَ \*

باب (۳۵۸) جب تک کہ جلدی میں اظہار شکایت نہ کرے دعا قبول ہوتی ہے۔

۲۲۱۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، ابو عبیدہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ جلدی کر کے یوں نہ کہے میں نے دعا کی پر قبول نہ ہوئی۔

۲۲۲۰۔ عبد الملک بن شعیب بن ایوب، شعیب، ایوب، عقیل بن خالد، ابن شہاب، ابو عبیدہ فقیہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ جلدی کر کے یوں نہ کہے کہ میں نے اپنے پروردگار سے دعا کی تھی، مگر اس نے قبول نہیں فرمائی (۱)۔

۲۲۲۱۔ ابو الطاہر، ابن وہب، معاویہ، زیدہ، ابو ادریس خولانی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بندہ کی دعا پر اگر قبول ہوتی ہے بشرطیکہ گناہ اور قطع رحم کی دعا نہ کرے اور جلدی بھی نہ کرے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ جلدی کرنے کا کیا مطلب، فرمایا یہ کہنے لگے میں نے دعا کی تھی، میں نے دعا کی تھی، مگر معلوم ہوتا ہے کہ قبول نہیں ہوئی، پھر ناامید ہو جائے اور دعا چھوڑ دے۔

(۱) دعا کے آداب یہ ہیں (۱) قبولیت کے اوقات میں دعا کرنا زیادہ بہتر ہے جیسے فرض نمازوں کے بعد اذان کے وقت وغیرہ۔ (۲) دعا سے پہلے وضو کیا جائے۔ (۳) درود رکعت تلاپڑھی جائے۔ (۴) قبلہ رخ ہو کر بیٹھے۔ (۵) ہاتھوں کو اٹھایا جائے۔ (۶) پہلے اپنے گناہوں کا قرار کر کے صدق دل سے ان پر توبہ کیا جائے۔ (۷) دعا کا آغاز حمد و ثناء اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے سے کیا جائے۔ (۸) اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی کے ساتھ دعا کی جائے۔

(۳۵۹) بَابُ أَكْثَرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْفُقَرَاءُ  
وَأَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ النِّسَاءُ \*

۲۲۲۲- حَدَّثَنَا هِشَابُ بْنُ عَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَنَعَةَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ الْغُبَرِيُّ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ غُنْدَلٍ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُفْتَعِرُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا حَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي شُعْمَانَ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَتُّ عَنِّي بَابُ الْجَنَّةِ فَإِذَا غَمَامَةٌ مِّنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَإِذَا أَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْمُوسُونَ يَا أَصْحَابَ النَّارِ فَقَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَفَمَتُّ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا غَمَامَةٌ مِّنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ \*

۲۲۲۳- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي رَحَاءٍ الْغَطَارِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَأَطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ \*

(فائدہ) فقراء سے آج کل کے فقراء مراد نہیں ہیں بلکہ یہ تو دوزخ کے کیزے ہیں، فقراء سے اصحاب صفہ اور ابو ذر کے نقش قدم پر چلنے والے ہی مراد ہیں۔ واللہ اعلم۔

۲۲۲۴- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا التَّقْفِيُّ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

۲۲۲۵- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ حَدَّثَنَا أَبُو رَحَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ

بَاب (۳۵۹) اکثر اہل جنت فقراء ہوں گے، اور دوزخ میں زیادہ عورتیں داخل ہونگی۔

۲۲۲۲- باب بن خالد، حماد بن سلمہ، (دوسری سند) زہیر بن حرب، معاذ بن معاذ (تیسری سند) محمد بن عبد الاعلیٰ، معتمر (چوتھی سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، سلیمان تمیمی۔ (پانچویں سند) ابو کامل، یزید بن زریع، تمیمی ابو عثمان حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوا، تو میں نے دیکھا کہ جنت میں داخل ہونے والے عموماً مسکین ہیں اور مالداروں کو جنت میں جانے سے روک دیا گیا، مگر دوزخیوں کو دوزخ میں بھیج دینے کا حکم ہو گیا اور میں دوزخ کے دروازہ پر کھڑا ہوا، تو دیکھا اس میں داخل ہونے والی عموماً عورتیں تھیں۔

۲۲۲۳- زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، ابو رحاء عطار دی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو اکثر جنتی لوگ وہی تھے جو نادار تھے اور دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو اکثر دوزخی عورتیں تھیں۔

(فائدہ) فقراء سے آج کل کے فقراء مراد نہیں ہیں بلکہ یہ تو دوزخ کے کیزے ہیں، فقراء سے اصحاب صفہ اور ابو ذر کے نقش قدم پر چلنے والے ہی مراد ہیں۔ واللہ اعلم۔

۲۲۲۴- اسحاق بن ابراہیم، تقفی، ایوب سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۲۲۵- شیبان بن فروخ، ابو الاشہب، ابو رحاء حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی



أُتِيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُطْلُعَ فِي النَّارِ  
فَذَكَرَ بِمَثَلِ حَدِيثِ أَيُّوبَ \*

۲۲۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَدُوْبَةَ مَنِيعِ ابْنِ رَجَاءٍ عَنْ  
بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمَثَلِهِ \*

۲۲۲۷ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي النُّجَّاحِ قَالَ كَانَ لِمُطَرِّفِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ مَرَّتَانِ فَجَاءَ مِنْ عِنْدِ إِحْدَاهُمَا  
فَقَالَتْ الْآخَرَى جِئْتُ مِنْ عِنْدِ فَلَانَةَ فَقَالَ  
جِئْتُ مِنْ عِنْدِ عَمْرَأَةَ بْنِ حُصَيْنٍ فَحَدَّثَنَا أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَقْلَ  
سَاكِنِي الْجَنَّةِ النِّسَاءُ \*

۲۲۲۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَيْدِ  
الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ أَبِي النُّجَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ أَنَّهُ  
كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ بِمَعْنَى حَدِيثِ مُعَاذٍ \*

۲۲۲۹ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ الْكَرِيمِ أَبُو  
زُرْعَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ  
الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُثُمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ  
دِينَارٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي  
أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ  
وَفُجَاءَةِ بَقْعَتِكَ وَاجْمِيعِ سَخَطِكَ \*

۲۲۳۰ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ  
وَمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ النَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي  
عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكْتُ

اللہ علیہ وسلم نے آگ میں جھانکا اور ایوب کی روایت کی طرح  
حدیث مروی ہے۔

۲۲۲۶ - ابو کریب، ابو اسامہ، سعید بن ابی عدوْبہ، ابو رجاء،  
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور حسب سابق روایت  
مروی ہے۔

۲۲۲۷ - عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، ابو النجیاح  
بیان کرتے ہیں کہ مطرب بن عبد اللہ کی دو بیویاں تھیں، وہ  
ایک کے پاس سے آئے، دوسری بول تم فلاں کے پاس سے  
آئے ہو، مطرب بولے، میں تو عمر الان بن حصین کے پاس سے  
آیا ہوں۔ انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے رہنے والوں میں عورتیں بہت  
کم ہیں۔

۲۲۲۸ - محمد بن الولید، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو النجیاح بیان  
کرتے ہیں کہ میں نے مطرف سے سنا بیان کرتے تھے کہ ان کی  
دو بیویاں تھیں اور معاذ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۲۲۹ - عبید اللہ بن عبد الکرم ابو زرعہ، ابن کبیر، یعقوب بن  
عبد الرحمن، موسیٰ بن عقبہ، عبد اللہ بن دینار، حضرت عبد اللہ  
بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کی دعا میں سے (ایک یہ بھی) تھی، اے العالمین  
میں تیری نعمت کے زوال سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری عطا کردہ  
عافیت اور صحت کے پلٹ جانے سے، اور تیرے اپنا تک فدا اب  
سے اور تیرے تمام غم اور غضب سے۔

۲۲۳۰ - سعید بن منصور، سفیان، معتمر، سلیمان الحمی، ابو عثمان  
نہدی، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے اپنے  
بعد کوئی فتنہ کی چیز ایسی نہیں چھوڑی جو مردوں کے لئے

عورتوں سے زیادہ ضرر رساں ہو۔

۲۲۳۱۔ عبید اللہ بن سحاذہ، سوید بن سعید، محمد بن عبد اللہ علی، معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابو عثمان، حضرت اسامہ بن زید اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، میں نے اپنے پیچھے کوئی فتنہ کی چیز ایسی نہیں چھوڑی ہے، جو مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ ضرر رساں اور نقصان دینے والی ہو۔

۲۲۳۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابو خالد، احمر۔ (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم۔

(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، سلیمان تمیمی سے ہی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۲۳۳۔ محمد بن ثنی، محمد بن یسار، محمد بن جعفر، شعبہ ابو مسلم، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا دنیا بھری بھری بوہ شیریں ہے، اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں حاکم بنانے والا ہے، تاکہ وہ دیکھ لے تم کس طرح عمل کرتے ہو، دنیا سے بچو اور عورتوں سے ڈرتے رہو، کیونکہ بنی اسرائیل کاسب سے پہلا فتنہ عورتوں سے شروع ہوا تھا (۱)۔

بَعْدِي فِتْنَةٌ هِيَ أَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ \*  
۲۲۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاذٍ الْعُمَرِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى جَمِيعًا عَنْ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ابْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ خَارِثَةَ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ غَمْرٍو ابْنِ نُفَيْلٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ فِتْنَةٌ أَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ \*

۲۲۳۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ \*

۲۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ يَسَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُسْلِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا خُلُوةٌ حَضْرَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَحْفِظُكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النَّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةٍ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ كَانَتْ فِي النَّسَاءِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ يَسَارٍ يَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ \*

(فائدہ) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مشرق سے مغرب تک حاکم بنادیا، مگر اپنے برے اعمال کی وجہ سے سلطنت الہیہ چھین لی گئی، اب ساری دنیا میں ذلیل و خوار ہیں۔

(۱) یہ حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں پیش آنے والے ایک واقعے کی طرف اشارہ ہے جب بلعام نے اپنا قوم کو یہ مشورہ دیا تھا کہ تم اپنی عورتیں بنی اسرائیل کے لشکر میں بھیج دو انہوں نے اپنی عورتیں بھیج دیں تو بنی اسرائیل میں سے بعض لوگوں نے ان کے ساتھ زنا کیا جس کی وجہ سے بنی اسرائیل طاعون میں مبتلا کر دیئے گئے۔



(۳۶۰) بَابُ قِصَّةِ أَصْحَابِ الْغَارِ الثَّلَاثَةِ  
وَالْتَّوَسُّلِ بِصَالِحِ الْأَعْمَالِ \*

۲۲۳۴- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ  
حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ أَنَا ضَعْرَةَ عَنْ  
مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ  
قَالَ يَتِمُّ ثَلَاثَةٌ تَفَرُّ يَمُشُونَ أَحْلَهُمُ الْمَطَرُ  
فَأَوُّوا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِمْ  
غَارُهُمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ  
فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَلْنَا عَمَلًا سَوِيًّا  
صَالِحَةً لِلَّهِ فَادْعُوا اللَّهَ تَعَالَى بِهَا لَعَلَّ اللَّهَ  
يَفْرُجُهَا عَنْكُمْ فَقَالَ أَحْلَهُمُ اللَّهُ إِنَّهُ كَانَ  
لِي وَالِدَانِ شَبِيحَانِ كَبِيرَانِ وَأُمْرَأَتِي وَلِي صَبِيَّةٌ  
صِغَارٌ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا أَرَحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ  
فَبَدَأْتُ بِوَالِدَيْهِ فَسَقَيْتُهُمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَأَنَّهُ نَأَى  
بِي ذَاتَ يَوْمٍ الشَّجَرُ فَلَمْ أَتِ حَتَّى أُمْسَيْتُ  
فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَبَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ  
فَحَمَمْتُ بِالْجَلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ  
أَنْ أَوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِي  
النَّصِيَّةَ قَبْلَهُمَا وَالنَّصِيَّةُ يَتَضَاغَرُونَ عِنْدَ قَدَمِي  
فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ ذَائِبِي وَذَائِبُهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ  
فَإِنْ كُنْتُ نَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ اتِّعَاءً وَجْهَكَ  
فَأَفْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَقَرَّجَ  
اللَّهُ مِنْهَا فُرْجَةً فَرَأَوْا مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الْآخَرُ  
اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةٌ عَمُّ أَحْبَبْتُهَا كَأَشَدِّ مَا  
يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ وَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا  
فَأَبَتْ حَتَّى آتَيْتُهَا بِعَائَةِ دِينَارٍ فَتَبِعْتُ حَتَّى  
حَمَمْتُ بِأَتَةِ دِينَارٍ فَجِئْتُهَا بِهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ

بَاب (۳۶۰) اصحاب غار کا واقعہ اور اعمال صالحہ  
کے ساتھ توسل۔

۲۲۳۴۔ محمد بن اسحاق، انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، نافع،  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، تین آدمی  
چارہ تھے، اتنے میں ہارٹا آگئی، تو سب پہاڑ کے ایک غار میں  
پناہ گزین ہو گئے، اتنے میں غار کے دہانہ پر پتھر کی ایک چٹان  
آگری، اور یہ لوگ بند ہو گئے، آپس میں ایک دوسرے سے  
کہنے لگے، دیکھو جو نیک اعمال تم نے خدا کے لئے کئے ہوں، ان  
کا واسطہ پکڑ کر اللہ سے دعا کرو، شاید خدا دروازہ کھول دے، ایک  
شخص بولا، الہی میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میری بیوی  
بھی تھی اور چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے، میں مولیشی چڑھ گیا کرتا  
تھا اور شام کو جانور واپس لا کر دودھ دھو کر اپنے بچوں سے بھی  
پہلے والدین کو پلاتا، ایک دن مجھے درختوں نے دور ڈال دیا،  
رات کو گھر آیا، تو والدین سو چکے تھے، حسب معمول میں دودھ  
دھو کر پہلا بھر کر ان کے سر ہانے کھڑا ہو گیا، نیند سے انہیں  
بیدار کرنا مناسب نہیں سمجھا اور ان سے پہلے بچوں کو پلانا بھی  
ٹھیک نہیں تھا، بچے میرے قدموں میں بیٹھ رہے تھے، میری  
اور میرے والدین کی یہ حالت صبح تک رہی، یہاں تک کہ فجر  
طلوع ہو گئی، الہ العالمین اگر میرے علم میں میرا یہ فعل محض  
تیری رضا جوئی کے لئے تھا، تو ہمارے لئے کشائش پیدا کر دے،  
کہ ہمیں آسمان نظر آجائے، فوراً اللہ تعالیٰ نے اتنی کشائش پیدا  
کر دی کہ انہیں آسمان نظر آنے لگا، دوسرا بولا الہی میرے ایک  
بیچا کی بیٹی تھی، مجھے اس سے اتنا عشق تھا، جتنا کہ مردوں کو  
عورتوں سے ہونا چاہئے، میں نے اس سے وصل کی درخواست  
کی، مگر اس نے انکار کر دیا، اور سو دینار لینے کی شرط لگائی، میں  
نے بڑی کوشش کے ساتھ سو دینار جمع کئے اور لے کر اس کے  
پاس پہنچا، جب اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا، تو اس

رَجُلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ وَنَا تَفْتَحْ  
لِحَدَّثَنَا إِنْ يَخْفَى فَخُفَّتْ غَنِيهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ  
أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ لِنِغَاءٍ وَجْهِكَ فَأَفْرُجْ لَنَا مِنْهَا  
فَرَجَةً فَفَرَجَ لَنَا وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ  
سُتَاخِرْتُ خَيْرًا بَفَرَقَ أُرْزُقْ قَلَمًا قَضَى عَمَلَهُ  
قَالَ أُعْطِيَنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَفَهُ فَرَجِبَ  
عَنْهُ قَلَمًا أُرْزُقْ أَرْزَعُهُ حَتَّى خَفَعْتُ مِنْهُ بَقْرًا  
وَرَعَايَا فَخَذَّائِي فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَقْلُبْنِي  
حَقِّي قُلْتُ أَذْهَبُ إِنِّي بِلَكَ الْبَقَرِ وَرَعَايَا  
فَخَذَّهَا فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ  
إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ خَذَّ ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرَعَايَا  
فَأَخَذَهُ فَتَنَبَّأَ بِهِ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ  
ذَلِكَ لِنِغَاءٍ وَجْهِكَ فَأَفْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ  
اللَّهُ مَا بَقِيَ \*

۲۲۳۵ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ بْنُ  
حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي خُرَيْبٍ  
أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ح وَحَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ  
سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَ  
حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَحْلِيُّ  
قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَرَفِئَةُ بْنُ مَسْقَلَةَ  
ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ  
وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنُونَ ابْنَ  
بِرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ  
كَيْسَانَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي صَمْرَةَ  
عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَزَادُوا فِي حَدِيثِهِمْ  
وَأَخْرَجُوا يَتِمَّاشُونَ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ يَتِمَّاشُونَ

نے کہا، ہندو خدا خدا سے ڈر اور نا جائز طور پر مہر کو نہ کھول، میں  
یہ سنتے ہی فوراً اٹھ کھڑا ہوا، الٰہی اگر تیرے علم میں میرا یہ فعل  
تیری رضا کے لئے تھا، تو ہمارے لئے کچھ کشائش پیدا کر، خدا  
نے ان کے لئے کسی قدر کشائش پیدا کر دی تیسرے نے کہا الہ  
العالمین میں نے ایک فرق (پیمانہ) چاول کی اجرت پر ایک  
مزدور رکھا تھا، جب وہ اپنا کام کر چکا، تو مجھ سے کہنے لگا، میرا حق  
دو، میں نے فرق مقررہ اسے دیا، مگر وہ منہ پھیر کر چل دیا، میں  
ان چاولوں سے کاشت کرتا رہا حتیٰ کہ میں نے اسی ماں سے  
گائے، بٹل چرواہے جمع کر لئے، پھر وہ مزدور میرے پاس آیا،  
اور بولا اللہ سے ڈرو اور میرا حق مت دبا، میں نے کہا، جا کر وہ  
بٹل اور چرواہے لے لے، وہ بولا خدا سے ڈر اور مجھ سے مذاق نہ  
کر، میں نے کہا، میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا، تو وہ بٹل اور  
چرواہے لے لے، چنانچہ وہ لے کر چل دیا، الٰہی اگر تیرے علم میں  
میرا یہ فعل تیری رضا جوئی کے لئے تھا، تو ہمارے لئے باقی ماندہ  
حصہ کو کھول دے، اللہ نے باقی ماندہ حصہ کو بھی کھول دیا۔

۲۲۳۵ - اسحاق بن منصور، عبد بن حمید، ابو عاصم طبرانی، جریر،  
موسیٰ بن عقبہ۔

(دوسری سند) سوید بن سعید، علی بن مسہر، عبید اللہ۔  
(تیسری سند) ابو کریم، محمد بن طریف بکلی، ابن فضیل،  
بواسطہ اپنے والد اور ورقہ بن مسقلہ۔

(چوتھی سند) زہیر بن حرب، حسن حلوانی، عبد بن حمید،  
یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح بن کيسان، نافع، حضرت ابن  
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حمزہ  
عن موسیٰ بن عقبہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے،  
صرف اتنی زیادتی ہے کہ وہ غار سے نکل کر چل دیئے، اور صالح  
کی حدیث میں ”خروجوا“ کے بجائے ”یتماشون“ کے لفظ ہیں  
(ترجمہ ایک ہی ہے)۔



إِلَّا غُبَيْدُ اللَّهِ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ وَخَرَجُوا وَلَمْ يَذْكُرْ  
بَعْدَهَا شَيْئًا\*

۲۲۳۶- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ  
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَهْرَامَ وَأَبُو بَكْرِ  
بْنُ إِسْحَقَ قَالَ ابْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ  
أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ  
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ انْطَلِقْ ثَلَاثَةَ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى  
أَوَاهُمُ الْمَبِيتُ إِلَى غَارٍ وَأَقْنَصُ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى  
حَدِيثِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ  
مِنْهُمْ لِيهِمْ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ  
فَكَتُّ لِي أَتَّبِعُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا وَقَالَ  
فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَمْتُ بِهَا سَنَةً مِنَ السَّنِينَ  
فَجَاءَنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ وَقَالَ  
فَتَمَرَّتْ أَجْرُهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ  
فَارْتَعَجَتْ وَقَالَ فَخَرَجُوا مِنَ الْغَارِ يَمْشُونَ\*

(ناکہ) اس حدیث میں بہت سے فوائد ہیں، مجملہ ان کے تحت مصیبت اور پریشانی کے عالم میں اپنے اعمال صالحہ کو وسیلہ بنا کر دعا مانگنے سے  
اللہ تعالیٰ نجات عطا فرمائے گا، دوسرے یہ کہ والدین کا حق اپنے جان و مال، اولاد اور بیوی وغیرہ سب پر مقدم ہے، اور بڑی نیکیوں میں اس کا  
شمار ہے، تیسرے یہ کہ قادر ہونے کے باوجود محض خوف خداوندی سے گناہ سے بچتا اور اپنے نفس کو دہانا، یہ کاملین کی خصلت ہے اور عند  
اللہ بہت ہی محبوب ہے۔ (تواریک جلد ۲ ص ۳۵۲)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## كِتَابُ التَّوْبَةِ

۲۲۳۷- حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
حَفْصُ بْنُ مِسْرَةَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ  
أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

۲۲۳۷- حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
حَفْصُ بْنُ مِسْرَةَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ  
أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

ہے، میں اپنے بندہ کے گمراہی کے ساتھ ہوں، جہاں بھی وہ مجھے  
یاد کرے، اور یقیناً اللہ اپنے بندہ کی توبہ سے ایسا خوش ہوتا ہے  
جیسا کہ تم میں سے کوئی چھیل میدان میں اپنا گمشدہ جانور پائے۔  
اور جو میری طرف ایک بالشت آتا ہے، میں اس سے ایک ہاتھ  
قریب ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہے میں دو ہاتھ  
اس سے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ چل کر میری طرف آتا  
ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہوں۔

۲۲۳۸۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قنبل، مغیرہ، ابو الزناد، اعرج،  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جتنا تم میں سے  
کوئی اپنے گم شدہ جانور کو پا کر خوش ہوتا ہے، اس سے زیادہ اللہ  
تبارک و تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ سے خوش ہوتا ہے۔

۲۲۳۹۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہ، حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۲۴۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعثم،  
عمارہ بن عمیر، حارث بن سواد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے  
ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ان کی  
عیادت کے لئے گیا، وہ بیمار تھے، انہوں نے ہم سے دو حدیثیں  
بیان کیں، ایک اپنی طرف سے اور ایک آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی طرف سے بیان کی، کہ میں نے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندہ  
کی توبہ سے اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے، جو سنان،  
ہلاکت خیر پیابان میں اپنی اونٹنی کھانے اور پانی سے لدی ہوئی  
چھوڑ کر سو گیا، بیدار ہو کر دیکھا کہ وہ اونٹنی کہاں چلی گئی، پھر یہ  
اسے تلاش کرے، اور پیاس لگنے لگے، پھر کہے کہ اب میں اسی  
جگہ جا کر سو جاتا ہوں، حتیٰ کہ مر جاؤں، یہ سوچ کر آکر اپنے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ  
وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حَيْثُ  
يَذْكُرُنِي وَاللّٰهُ تَلَهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ  
أَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهُ بِالْعِلَاقَةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ  
شَيْئًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا  
تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِذَا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَعْشِي أَقْبَلْتُ  
إِلَيْهِ أَهْرُولُ \*

۲۲۳۸ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ  
قَنْبَلٍ الْقَنْبَلِيُّ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ  
أَحَدِكُمْ بِضَائِقَةٍ إِذَا وَجَدَهَا \*

۲۲۳۹ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ \*

۲۲۴۰ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ  
بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللُّقْطُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا  
وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ  
عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ  
دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ أَعُوذُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ  
فَحَدَّثَنَا بِحَدِيثَيْنِ حَدِيثًا عَنْ نَفْسِهِ وَحَدِيثًا عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَلَهُ  
أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ فِي  
أَرْضٍ ذَرِيَّةٍ مَهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ  
وَشَرَابُهُ فَنَامَ فَاسْتَبَقَطَ وَقَدْ ذَهَبَتْ قَطْلِبُهَا حَتَّى  
أَذْرَكَهُ الْعَطَشُ ثُمَّ قَالَ أَرْجِعْ إِلَى مَكَانِي



الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَأَنَامُ حَتَّى أُمُوتَ فَوَضَعَ  
رَأْسَهُ عَلَيَّ سَاعِدِيهِ يَمُوتُ فَاسْتَبَقَظَ وَعِنْدَهُ  
رَاجِلَتُهُ وَعَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ قَالَ اللَّهُ أَشَدُّ  
فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هَذَا بِرَاجِلَتِهِ  
وَزَادِهِ \*

۲۲۴۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو يَكْرُبُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ أَدَمَ عَنْ قُصَّةِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ  
الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ مِنْ رَجُلٍ بِدَاوِيَّةٍ مِنَ  
الْأَرْضِ \*

۲۲۴۲- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو  
أَسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ شُعْبَةَ  
قَالَ سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ  
اللَّهِ حَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ  
عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ بِعَتَلٍ حَدِيثِ جَرِيرٍ \*

۲۲۴۳- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ  
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَنْ سِمَاكِ قَالَ  
عَطَبَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ فَقَالَ لِلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا  
بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ حَمَلَ زَادَهُ وَمَزَادَهُ عَلَى  
بَعِيرٍ ثُمَّ سَارَ حَتَّى كَانَ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ  
فَأَذْرَكَهُ الْقَابِلَةُ فَتَزَلَّ فَقَالَ تَحْتَ شَجَرَةٍ  
فَعَلِبَنَهُ عَيْنُهُ وَانْسَلَّ بَعِيرُهُ فَاسْتَبَقَظَ فَسَعَى شَرْفًا  
فَلَمْ يَرِ شَيْئًا ثُمَّ سَعَى شَرْفًا ثَانِيًا فَلَمْ يَرِ شَيْئًا  
ثُمَّ سَعَى شَرْفًا ثَالِثًا فَلَمْ يَرِ شَيْئًا فَأَقْبَلَ حَتَّى  
أَتَى مَكَانَهُ الَّذِي قَالَ فِيهِ فَبَيَّنَمَا هُوَ قَاعِدٌ إِذْ  
جَاءَهُ بَعِيرُهُ يَمْشِي حَتَّى وَضَعَ خِطَامَهُ فِي يَدِهِ  
فَلَلَهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ مِنْ هَذَا حِينَ وَحَدَّثَ

بازو پر سر رکھ کر مرنے کے ارادہ سے لیٹ جائے اور بیدار ہو  
کر دیکھے، کہ اس کی کوئی توشہ اور کھانے پینے سے لہی ہوئی  
موجود ہے، جتنی اس شخص کو اپنی اونٹنی اور توشہ کے مل جانے  
کی خوشی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کو اپنے بندہ مؤمن کی توبہ سے اس  
سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے۔

۲۲۴۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن آدم، قطیبہ بن عبد العزیز،  
اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۲۴۲- اسحاق بن منصور، ابواسامہ، اعمش، عمارہ بن عمیر  
حارث بن سوید بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبداللہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو حدیثیں بیان کیں، ایک تو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور ایک اپنی طرف سے اور  
بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ  
اپنے بندہ مؤمن کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے  
اور جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۲۴۳- عبید اللہ بن معاذ عنبری بواسطہ اپنے والد ابویونس،  
سماک بیان کرتے ہیں کہ حضرت نعمان بن بشیر نے خطبہ میں  
کہا کہ خدا تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ  
خوش ہوتا ہے، جو اونٹ پر اپنا توشہ اور مشکیزہ لاد کر چلا ہو، چلتے  
چلتے جب چٹیل میدان میں پہنچی، تو قیلولہ کا وقت آ گیا، وہ اتر کر  
ایک درخت کے سایہ میں لیٹ گیا، اور غیند سے مغلوب ہو کر  
سو گیا، اور اونٹ کسی طرف کو سرک گیا، جب یہ بیدار ہو تو دوڑ  
کر ایک ٹیلہ پر جا کر دیکھے، نظر نہ آئے، تو دوسرے ٹیلے پر دوڑ  
کر چائے اور دیکھے، جب کچھ نظر نہ آئے تو تیسرے ٹیلے پر جا کر  
دیکھے بالآخر اسی جگہ چلا آئے، جہاں قیلولہ کیا تھا، اور وہ بیٹھا ہی  
ہو کہ اچانک اونٹ چلتا چلا آ جائے، اور اپنی ٹخمل لاکر اس کے  
باتھ میں دیدے جتنی خوشی اس شخص کو ایسی حالت میں اونٹ

ملنے سے ہوتی ہے، اس سے زیادہ خوشی خدا تعالیٰ کو اپنے بندہ کی توبہ سے ہوتی ہے، سماک کہتے ہیں، شعسی نے بیان کیا کہ نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کو مرفوعاً بیان کیا ہے، لیکن میں نے نہیں سنا۔

۲۲۳۴- یحییٰ بن یحییٰ، جعفر بن حمید، عبید اللہ بن زیاد، یزید، حضرت برادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص کی خوشی کے بارے میں کیا کہتے ہو، جس کی لونٹنی سنسان زمین میں رہ جائے، جہاں نہ کھانا ہو، اور نہ پانی اور اونٹنی پر اس کا کھانا اور پانی لدا ہو، اور اونٹنی اپنی ٹکیل کی رسی کھینچتی ہوئی وہاں پھر نے لگے۔ یہ شخص اس کی تلاش کرے حتیٰ کہ تک آجائے، اتفاق سے اونٹنی کسی درخت کے تنہ سے گزرے اور ٹکیل کی رسی اس میں الجھ جائے اور یہ شخص رسی تنہ میں الجھی ہوئی پائے (تو یہ کتنا خوش ہوگا)، ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ، بہت زیادہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، خدا کی قسم اللہ تعالیٰ کو اپنے بندہ کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے، جعفر نے عبید اللہ بن زیاد عن ابیہ کہا ہے۔

بَعِيرُهُ عَلَى حَالِهِ قَالَ مِمَّاكَ فَرَّغَمَ الشَّعْبِيُّ أَنَّ التُّعْمَانَ رَفَعَ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا أَنَا فَلَمْ أَسْمَعْهُ \*

۲۲۴۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَجَعْفَرُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ جَعْفَرُ حَدَّثَنَا وَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَقُولُونَ بِفَرَحِ رَجُلٍ انْفَلَتَ مِنْهُ رَاحِلَتُهُ نَجَرَ زَمَانَهَا بِأَرْضٍ قَفَرٍ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ وَعَلَيْهَا لَهُ طَعَامٌ وَشَرَابٌ فَطَلَبَهَا حَتَّى شَقَّ عَلَيْهِ ثُمَّ مَرَّتْ بِجَذَلٍ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَ زَمَانُهَا فَوَجَدَهَا مُتَعَلِّقَةً بِهِ قُلْنَا شَدِيدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا وَاللَّهِ لَلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدٍ مِنْ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهِ قَالَ جَعْفَرُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ \*

۲۲۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُثْمُو بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَهُوَ عَمُّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدٍ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ فَاَنْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَأَيَسَ مِنْهَا فَأَتَى شَجَرَةً فَاصْطَلَحَ فِي ظِلِّهَا قَدْ أَيْسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا هُوَ بِهَا قَائِمَةٌ عِنْدَهُ فَاخَذَ بِعِطَافِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفُوحِ اللَّهُمَّ

۲۲۳۵- محمد بن صباح، زہیر بن حرب، عمر بن یونس، عکرمہ بن عمار، اسحاق بن عبد اللہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو اپنے بندہ کی توبہ سے جب وہ توبہ کرتا ہے، تم میں سے اس شخص سے بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے، جو کہ سنسان بیابان میں اپنی لونٹنی پر سوار ہو، اور اسی پر اس شخص کا کھانا پانی لدا ہو اور اونٹنی چھوٹ جائے، اور وہ آدمی ناامید ہو کر ایک درخت کے سایہ میں آکر لیٹ جائے اسی حالت میں اسے اونٹنی اپنے پاس کھڑی مل جائے، وہ فوراً اس کی ٹکیل پکڑے اور اچھائی خوشی کے عالم میں کہنے لگے، پروردگار تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں زیادہ خوشی کی وجہ سے اس کی



زبان سے یہ غلطی ہو جائے۔

۲۲۳۶۔ ہدیب بن خالد، ہمام، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کو اپنے بندہ کی توبہ سے تم میں سے اس شخص سے زیادہ خوش ہو تا ہے، جو بیدار ہوتے ہی اپنا اونٹ پائے جو کہ سنسان بیابان میں گم ہو گیا ہو۔

۲۲۳۷۔ احمد دارمی، حبان، ہمام، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

باب (۳۶۱) استغفار کی فضیلت۔

۲۲۳۸۔ قتیبہ بن سعید، لیث، محمد بن قیس، ابو صرمد، حضرت ابو ایوب انصاری کے جب انتقال کا وقت قریب ہوا، تو انہوں نے فرمایا، میں نے ایک حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی، جو تم سے چھپا رکھی تھی، (اب بیان کرتا ہوں) میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے، اگر تم لوگ گناہ نہ کرتے، تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا کر دیتا، جو گناہ کرتی اور پھر اس کی مغفرت فرما دیتا۔

۲۲۳۹۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عیاض، ایراءیم بن عبید، محمد بن کعب، ابو صرمد، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، اگر خدا کے بخشے کے لئے نہارے گناہ نہ ہوتے، تب بھی اللہ تعالیٰ ایک ایسی گناہ کرنے والی قوم پیدا کرتا، جس کے گناہ ہوتے (اور پھر وہ مغفرت چاہتے) تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرما دیتا۔

۲۲۵۰۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، جعفر جزری، یزید بن اعم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی

أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ أَخْطَا مِنْ مَلِيَّةِ الْفَرَحِ \*  
۲۲۴۶۔ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ إِذَا اسْتَبْقَطَ عَنِّي بَعِيرَهُ فَلَمْ يُضِلَّهُ بِأَرْضٍ فَلَاذِ \*

۲۲۴۷۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثِهِ \*  
(۳۶۱) بَابُ فَضِيلَةِ الْإِسْتِغْفَارِ \*

۲۲۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ قَالَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ كُنْتُ كُنْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ لَا أَنْتُمْ تَذُوبُونَ لَخَلَقَ اللَّهُ خَلْقًا يَذُوبُونَ يَغْفِرُ لَهُمْ \*

۲۲۴۹۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عِيَّاضٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْفَهْرِيُّ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْدٍ عَنْ رِفَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ أَنْتُمْ لَمْ تَكُنْ لَكُمْ ذُنُوبٌ يَغْفِرُهَا اللَّهُ لَكُم لَجَاءَ اللَّهُ بِقَوْمٍ لَهُمْ ذُنُوبٌ يَغْفِرُهَا لَهُمْ \*

۲۲۵۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ جَعْفَرِ الْحَزْرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بَیْدهِ  
لَوْ لَمْ تُذْیِبُوا لَلَّحَبَّ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَحَاءَ بِقَوْمٍ  
یُذْیِبُونَ فَبَسْتَغْفِرُونَ اللّٰهُ فَبَسْتَغْفِرُ لَهُمْ

جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، اگر تم گناہ نہ  
کرتے، تو اللہ تعالیٰ تم کو لے جاتا اور ایسی قوم لے آتا، جو گناہ  
کرتی اور پھر خدا سے مغفرت کی خواہاں ہوتی، اللہ تعالیٰ ان کی  
مغفرت فرماتا۔

(۳۶۲) بَابُ فَضْلِ دَوَامِ الذِّكْرِ وَالْفِكْرِ  
فِي أُمُورِ الْآخِرَةِ \*

بَاب (۳۶۲) دوام ذکر اور امور آخرت کے  
متعلق فکر کرنے کی فضیلت۔

۲۲۵۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّخَعِيُّ  
وَقُطَيْبُ بْنُ نُسَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى أَحْمَرًا جَعْفَرُ  
بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ الْحَرَبِيِّ عَنْ  
أَبِي عُمَرَ النَّهْدِيِّ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ  
رَأَيْتُ مِنْ كُتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا  
حَنْظَلَةُ قَالَ قُلْتُ نَافِقٌ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ  
مَا تَقُولُ قَالَ قُلْتُ نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ  
حَتَّى كَأَنَّا رَأَيْنَا عَيْنَ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَافَسْنَا  
الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ فَتَسِينَا كَثِيرًا قَالَ  
أَبُو بَكْرٍ قَوْلَ اللَّهِ إِنَّا نَلْقَى مِنْ هَذَا فَاذْكُرُونَا أَنَا  
وَأَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَافِقٌ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَمَا ذَاكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَكُونُ عِنْدَكَ  
نُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتَّى كَأَنَّا رَأَيْنَا عَيْنَ فَإِذَا  
خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ خَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ  
وَالضَّيْعَاتِ فَتَسِينَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بَیْدهِ إِنْ لَوْ

۲۲۵۱۔ یحییٰ بن یحییٰ ممکی اور قطن بن یسار، جعفر بن سلیمان،  
سعید بن لیاں جریری، ابو عثمان نهدی، حضرت حنظلہ اسیدی  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
و سلم کے کاتبوں میں سے تھے کہ میری ملاقات حضرت ابو بکر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی، تو انہوں نے فرمایا، حنظلہ کیا حال  
ہے؟ میں نے کہا حنظلہ منافق ہو گیا، انہوں نے فرمایا، سبحان اللہ  
کیا کہہ رہے ہو، میں نے عرض کیا، جب ہم آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں اور آپ ہمیں جنت اور دوزخ کی  
یاد دلاتے ہیں، تو آنکھوں کے سامنے جنت اور دوزخ آ جاتی  
ہے، پھر جب حضور کے پاس سے نکل کر بیوی بچوں اور کاروبار  
میں مشغول ہو جاتے ہیں تو بہت کچھ بھول جاتے ہیں، حضرت  
ابو بکر نے فرمایا، خدا کی قسم یہ بات تو ہم کو بھی پیش آتی ہے،  
اس کے بعد میں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور  
میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ حنظلہ منافق ہو گیا، آپ نے  
فرمایا کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ جب ہم  
حضور کے پاس ہوتے ہیں اور آپ ہمیں جنت اور دوزخ کی یاد  
دلاتے ہیں تو گویا ہمیں آنکھوں کے سامنے نظر آنے لگتی ہے،  
لیکن جب آپ کے پاس سے نکل جاتے ہیں اور اہل و عیال اور  
کاروبار میں مصروف ہوتے ہیں، تو بہت کچھ بھول جاتے ہیں،  
آپ نے فرمایا اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر



تَدُومُونَ عَلَىٰ مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ  
لُصَافِحَتِكُمْ الْمَلَائِكَةُ عَلَىٰ فُرُشِكُمْ وَفِي  
طَرَفِكُمْ وَلَكُمْ يَا حَفْظَةَ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ  
مَرَّاتٍ \*

تم اسی حالت پر رہو جو تمہاری میرے پاس ہوتی ہے اور یاد الہی  
میں معرّف رہو تو بستروں پر اور راستوں پر تم سے فرشتے  
مصافحہ کرتے لیکن اسے حفظہ ایک ساعت کا وہ پار کے لئے اور  
دوسری ساعت یاد پروردگار کیلئے تین بار یہی فرمایا۔

(قائد) آپ نے اس چیز کا اظہار فرمادیا کہ یہ نفع نہیں ہے اگر ہر دم حضوری میں رہے، تو دنیا کا سارا نظام درہم برہم ہو جائے، غفلت  
انہما اگر نبوے، از عروے ہر نبوے۔

۲۲۵۲- اسحاق بن منصور، عبد الصمد، بواسطہ اپنے والد سعید  
جریری، ابو عثمان تہدی، حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے،  
حضور نے ہمیں نصیحت فرمائی اور دوزخ کی یاد دلائی اس کے بعد  
میں گھر آیا اور ہال بچوں سے فہمی مذاق کیا، باہر نکل کر آیا، تو  
حضرت ابو بکر سے ملا، میں نے ان سے اس بات کا ذکر کیا، فرمایا  
جو تم بیان کر رہے ہو، مجھے بھی یہی معاملہ پیش آتا ہے۔ غرض  
ہم دونوں ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
پہنچے۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ حنظلہ متافق ہو گیا، فرمایا  
کیا کہتے ہو، میں نے واقعہ بیان کیا، حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ  
عندہ بولے، جیسا انہوں نے کیا ہے ویسا ہی میں نے بھی کیا۔  
آپ نے فرمایا، حنظلہ یہ کیفیت کبھی کبھی ہوتی ہے، اگر تمہارے  
داروں کی وہی حالت باقی رہے جو کہ نصیحت کے وقت ہوتی ہے،  
تو فرشتے تم سے مصافحہ کرنے لگیں، اور راستوں میں تمہیں  
سلام کریں۔

۲۲۵۳- زہیر بن حرب، فضل بن دکین، سفیان، سعید  
جریری، ابو عثمان تہدی، حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ تعالیٰ  
عندہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پاس تھے، تو آپ نے ہمیں جنت اور دوزخ کے متعلق نصیحت  
فرمائی اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۲۵۲- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ الصَّمَدِ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ  
الْجَرِيرِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ التَّهْدِيٍّ عَنْ حَفْظَةَ  
قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَوَعَضْنَا فَذَكَرَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ حَنَّتْ إِلَى الْبَيْتِ  
فَصَاحَكُنَّ الصَّبِيَّانَ وَلَاعَبَتِ الْمَرْأَةُ قَالَ  
فَضَرَجَتْ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ  
فَقَالَ وَأَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا تَذَكَّرُ فَلَقِينَا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ نَافَقَ حَفْظَةُ فَقَالَ مَهْ فَحَدَّثْتُهُ  
بِالْحَدِيثِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا  
فَعَلَ فَقَالَ يَا حَفْظَةَ سَاعَةً وَسَاعَةً وَلَوْ كَانَتْ  
تَكُونُ قُلُوبُكُمْ كَمَا تَكُونُ عِنْدَ الذِّكْرِ  
لُصَافِحَتِكُمُ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُسَلِّمَ عَلَيْكُمْ فِي  
النَّطْرِ \*

۲۲۵۳- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
الْفَضْلُ بْنُ دَكِينٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ  
الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ التَّهْدِيٍّ عَنْ حَفْظَةَ  
التَّعِيميِّ الْأَسَدِيِّ الْكَاتِبِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ  
فَذَكَرَ فَحَوَّ حَدِيثَهُمَا \*

وَأَنَّهَا سَبَقَتْ غَضَبَهُ \*

سے بہت ہی زیادہ ہے۔

۲۲۵۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ  
يَعْنِي الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ  
عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي \*

۲۲۵۳ - قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اپنی  
کتاب میں لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے  
اور یہ لکھا ہوا اس کے پاس عرش پر موجود ہے۔

۲۲۵۵ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ اللَّهُ غَزَّ وَخَلَّ سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي \*

۲۲۵۵ - زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعرج،  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری رحمت  
میرے غصہ پر غالب ہے۔

۲۲۵۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو  
ضَمْرَةَ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
عَطَاءِ بْنِ مَيْتَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللَّهُ  
الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ عَلَى نَفْسِهِ فَهُوَ  
مَوْضُوعٌ عِنْدَهُ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي \*

۲۲۵۶ - علی بن حشرم، ابو ضمیر، حارث بن عبد الرحمن، عطاء  
بن میناء، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو  
پیدا کر چکا تو اس نے اپنی کتاب میں اپنے اوپر اس بات کو لکھ لیا  
کہ میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہے اور وہ کتاب اس کے  
پاس موجود ہے۔

۲۲۵۷ - حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ  
أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
يَجْعَلُ اللَّهُ الرَّحْمَةَ بَائَةً حُزْرًا فَأَمْسَلَتْ عِنْدَهُ نِسْفَةُ  
وَبُسْعِينَ وَأُنْزِلَ فِي الْأَرْضِ حُزْرًا وَاحِدًا فَمِنْ  
ذَلِكَ الْحُزْرَاءُ تَرَاحِمُ الْخَطَايَا حَتَّى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ  
حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا حَشْبَةً أَنْ تُصَيِّتَ \*

۲۲۵۷ - حرملة بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید  
بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں  
کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے  
اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے بنائے ننانوے حصے تو اپنے پاس  
روک لئے اور ایک حصہ زمین پر اتارا، اس ایک حصہ ہی سے  
تمام مخلوق باہم رحم کرتی ہے، یہاں تک کہ چوپایہ اپنے بچے پر  
سے اپنا پاؤں اٹھا لیتا ہے تاکہ اس کو تکلیف نہ ہو۔

۲۲۵۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ  
حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ  
عَنِ الْعَنَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

۲۲۵۸ - یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل علاء، یواسطہ  
اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ نے



اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهِ وَحَبَابًا عِنْدَهُ مِائَةَ يَوْمٍ وَاحِدَةٍ \*

۲۲۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَعِيمٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بَيْنَ مِائَةِ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فِيهَا يَتَعَاطَفُونَ فِيهَا يَتَرَاحِمُونَ وَفِيهَا تَعَطِفُ الْوُحُوشُ عَلَى وَلَدِهَا وَأُخْرُ اللّٰهُ تَسْعَا وَتَسْعَيْنَ رَحْمَةً يَرَحِمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ \*

۲۲۶۰- حَدَّثَنِي الْعُكَيْمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّبِعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ التَّهْدِيُّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ بِهَا يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ بَيْنَهُمْ وَتَسْعَا وَتَسْعُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ \*

۲۲۶۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

۲۲۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِائَةَ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ صِبَاغٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجَعَلَ مِنْهَا فِي الْأَرْضِ رَحْمَةً فِيهَا تَعَطِفُ الْوَالِدَةُ عَلَى وَلَدِهَا وَالْوَحْشُ وَالصَّيْرُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْمَلَهَا بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ \*

۲۲۶۳- حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَانِيُّ

سورہ حمّٰس ہائیں ایک رحمت تو مخلوق میں باہم قائم کر دی اور ایک کم سو (یعنی ننانوے) اپنے نزدیک رکھ لیں (قیامت کے دن کے لئے)

۲۲۵۹- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبد الملک، عطاء، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا خدا کی سورہ حمّٰس ہیں ایک تو ان میں سے جن و انس، مویشی اور کھڑے کھڑوں کے لئے اتار دی جس کی بناء پر وہ ایک دوسرے پر مہربان اور باہم رحم کرتے ہیں اور وحشی جانور اپنے بچوں کو پیار کرتے ہیں اور ننانوے رحمتیں آخرت کے لئے بچا رکھیں، قیامت کے دن وہ اپنے بندوں پر یہ رحمتیں مبذول فرمائے گا۔

۲۲۶۰- حکم بن موسیٰ، معاذ بن معاذ، سلیمان تمیمی، ابو عثمان تہدی، حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ کی سورہ حمّٰس ہیں ایک رحمت کی وجہ سے تو مخلوق ایک دوسرے سے رحم کرتی ہے اور ننانوے قیامت کے دن کے لئے ہیں۔

۲۲۶۱- محمد بن عبد الاعلیٰ، معتمر، اپنے والد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۲۶۲- ابن نمیر، ابو معاویہ، داؤد بن ابی ہند، ابو عثمان، حضرت سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زمین و آسمان جس روز خدا نے پیدا کئے اسی روز سورہ حمّٰس پیدا فرمائیں، ہر رحمت اتنی بڑی ہے جتنا کہ زمین و آسمان کے درمیان خلا ہے، پھر ان میں سے ایک رحمت زمین پر اتاری جس کے ذریعہ سے والد اپنے بچہ پر اور درندے، چرندے اور پرندے باہم مہربانی کرتے ہیں لیکن قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں کو مکمل فرماوے گا۔

۲۲۶۳- حسن بن علی خلوانی، محمد بن سہل تمیمی، ابن ابی مریم،

وَمُعَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَالْفَقْطُ بِحَسَنِ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَيِّئَةٍ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ النِّسَاءِ تَبْغِي إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي النِّسَاءِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِطُغْيَاهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَرُونَ هَذِهِ الْمَرْأَةَ طَارِحَةً وَتَذَاهَا فِي النَّارِ فَلَنَا يَا وَاللَّهِ وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَيَّ أَنْ لَا نَطْرَحَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ أَرْحَمُ بَعِيدَةٍ مِنْ هَذِهِ بَوْلَدِهَا \*

۲۲۶۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَنَا أَبُو أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَطَعَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ \*

۲۲۶۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ بِنِ بَنِي مَهْدِيٍّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِأَهْلِهِ إِذَا مَاتَ فَحَرَقُوهُ ثُمَّ أَذْرُوا بِصَفْهِ فِي النَّارِ وَبِصَفْهِ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَنْ يَنْقُذَ اللَّهُ عَنِّي لِكَبَدَتِهِ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللَّهُ النَّارَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَمْ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ مِنْ عَشِيَّتِكَ يَا رَبِّ

ابو غسان، زید بن اسلم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنحضرت قیدی آئے قیدیوں میں سے ایک عورت کسی کو تلاش کر رہی تھی اچانک قیدیوں میں سے اسے ایک بچہ مل گیا ان نے فوراً بچہ کو پیٹ سے چمٹا لیا اور دودھ پلانے لگی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے خیال میں یہ عورت اپنے اس بچہ کو آپ میں پھینک دے گی؟ ہم نے عرض کیا خدا کی قسم جہاں تک اس سے ہو سکے گا یہ نہیں چھینے گی، آپ نے فرمایا یہ عورت جس طرح اپنے بچہ پر مہربان ہے اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔

۲۲۶۳- یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن حجر، اسماعیل بن جعفر، علماء بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر ایماندار کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا پورا علم ہو جاتا تو پھر اس کی جنت کی تمنا کوئی نہ کرتا اور اگر کافر کو اللہ کی رحمت کا پورا علم ہو جاتا تو پھر اس کی جنت سے کوئی ناامید نہ ہوتا۔

۲۲۶۵- محمد بن مرزوق، روح مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی، مرنے کے وقت اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ مجھے جلا کر نصف خاک فضلی میں اور نصف سمندر میں اڑا دینا، کیونکہ خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ مجھے پالے گا تو ایسا عذاب دے گا جو تمام عالم میں کسی کو بھی نہ دے گا، اگر غرض جب وہ مر گیا تو گھر والوں نے ایسا ہی کیا، اللہ نے زمین کو حکم دیا اس نے سب راکھ جمع کر دی، سمندر کو حکم دیا اس نے بھی جمع کر دی اللہ نے اس سے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا، اس نے عرض کیا، پروردگار تیرے خوف



وَأَنْتَ تَعْلَمُ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ \*

(تاکید) اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی قدرت میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں تھا، شخص اپنی جہالت اور لاعلمی کی بنا پر اس نے ایسا کیا تھا، اللہ تعالیٰ اعلم یا صواب۔

۲۲۶۶۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، حمید بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ایک شخص نے حد سے زیادہ گناہ کئے تھے، جب مرنے کا وقت آیا تو میوں سے وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میری لاش جلا کر خاک کر کے سمندر کے اندر ہو میں اترتا ہوں، خدا کی قسم اگر میرا پروردگار میرے لئے عذاب مقدر فرمائے گا تو ایسا عذاب دے گا کہ کسی کو نہیں دے گا، بیٹوں نے اس کی وصیت کے مطابق ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے زمین کو ختم دیا کہ جو کچھ تو نے لیا ہے وہ دیدے، فوراً وہ شخص مجسم کھڑا ہو گیا، اللہ نے اس سے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا، اُمّی تیرے خوف کی وجہ سے، اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا، زہری بواسطہ اپنے والد، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری روایت حضرت ابو ہریرہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ایک عورت بلی کی وجہ سے دوزخ میں گئی بلی کو اس نے باندھ رکھا تھا نہ کھانے کو دیتی اور نہ ہی چھوڑتی تھی کہ وہ زمین کے کیزے ٹکڑے ہی کھا لیتی یہاں تک کہ دولا غری کی وجہ سے مر گئی، امام زہری فرماتے ہیں کہ ان دونوں روایتوں سے اس چیز کی تعلیم ہوتی ہے کہ انسان کو اپنے نیک اعمال پر مغرور نہ ہو ناچا ہے اور شرابیوں کی بات پر مایوس۔

۲۲۶۷۔ ابو الریح، سلیمان بن داؤد، محمد بن حرب، زبیدی، زہری، حمید بن عبد الرحمن بن عوف، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرماتے تھے کہ ایک آدمی نے اپنی جان پر زیادتی کی اور معمر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی

۲۲۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي حَبْشَةَ أَخْبَرَنَا رَافِعُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ أَبِي الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرْتُكَ بِحَدِيثَيْنِ عَجِيبَيْنِ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشْرَفَ رَجُلٍ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بَنِيهِ فَقَالَ إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ اذْرُونِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ فَوَلَّيَهُ لَبَنٌ فَذَرَّ عَلَيَّ رَبِّي لِيَعَذِّبَنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ بِهِ أَحَدًا قَالَ فَفَعَلُوا ذَلِكَ بِهِ فَقَالَ يَنْتَازِعُ الَّذِي مَا أَخَذْتَ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَبُّ أَوْ قَالَ مَخَافَتُكَ فَغَفَرَ لَهُ بِذَلِكَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَمَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ عَشَائِرِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ هَرَّةً قَالَ الزُّهْرِيُّ ذَلِكَ لَنَا بِتَكْلِ رَجُلٍ وَلَا يَنَاسُ رَجُلٌ \*

۲۲۶۷۔ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَشْرَفَ عَبْدٌ عَلَى

اس روایت میں لٹی کا واقعہ مذکور نہیں ہے، اور زبیدی کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ اللہ رب العزت نے ہر ایک چیز سے فرمایا کہ تو نے اس کی راکھ کا حصہ لیا ہے وہ ہوا کر۔

۲۲۶۸۔ عیید اللہ بن معاذ غبرنی، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، قنارہ، حقیقہ بن عبد الغافر، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، پچھلے لوگوں میں سے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد عطا کی تھی، اس نے اپنی اولاد سے کہا تم وہ کرنا جس کا میں حکم دیتا ہوں، ورنہ میں اپنے مال کا وارث کسی اور کو بنا دوں گا جب میں مر جاؤ تو مجھے جلا کر خاکستر کر کے ہوا میں اڑا دینا، کیونکہ میں نے خدا کے لئے کوئی بھی نیکی نہیں کی اور اللہ تعالیٰ مجھے عذاب دینے پر قادر ہے اور پھر اس نے اپنی اولاد سے اس بات کا اقرار لیا تو انہوں نے دیا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے یہ فعل کس وجہ سے کیا؟ اس نے عرض کیا تیرے خوف سے اللہ تعالیٰ نے اسے کچھ عذاب نہیں دیا۔

۲۲۶۹۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، معتمر حارثی، معتمر بن سلیمان، بواسطہ اپنے والد، قنارہ۔

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، حسن بن موسیٰ، شیبان بن عبد الرحمن۔

(تیسری سند) ابن ثنی، ابو الولید، ابو عوانہ، قنارہ سے سب شعبہ کی سند اور اس کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں اور شیبان اور ابو عوانہ کی روایت میں ہے کہ ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد عطا کی تھی اور جمعی کی روایت میں ہے کہ اس نے اللہ کے لئے کوئی نیکی نہیں کی تھی، قنارہ بیان کرتے ہیں، مطلب یہ کہ اس نے اپنے لئے کوئی نیکی خدا کے ہاں جمع نہیں کی تھی، بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

نَفْسِهِ يَنْحَوِّرُ حَدِيثُ مُعْمَرٍ إِلَى قَوْلِهِ فَقَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ الْمَرْأَةِ فِي قِصَّةِ الْهَوْرَةِ وَفِي حَدِيثِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِكُلِّ شَيْءٍ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا أَدَّ مَا أَخَذَتْ مِنْهُ \*

۲۲۶۸۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَأَتْهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا فَقَالَ بُولَدِهِ لَتَفْعَلَنَّ مَا أَمْرُكُمْ بِهِ أَوْ لَأَوَلِّينَ مِوَالِي غَيْرِكُمْ إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَخْبَرُونِي وَأَكْثَرُ عَلَيَّ أَنَّهُ قَالَ لَمْ أَشْحَرْنِي وَأَذْرُونِي فِي الرِّيحِ فَإِنِّي لَمْ أَبْهَرُ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَإِنَّ اللَّهَ يَقْدِرُ عَلَيَّ أَنْ يُعَذِّبَنِي قَالَ فَأَعِزَّهُمْ مِيثَاقًا فَفَعَلُوا ذَلِكَ بِهِ وَرَبِّي فَقَالَ اللَّهُ مَا حَمَلْتُكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ فَقَالَ مَخَافَتِكَ قَالَ فَمَا تَنَافَاهُ غَيْرُهَا \*

۲۲۶۹۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ لِي أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عُثَيْبٍ الرَّحْمَنِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ ذَكَرُوا جَمِيعًا بِإِسْنَادِ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ وَأَبِي عَوَانَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ النَّاسِ رَغِمَتْهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا وَفِي حَدِيثِ التَّبَعِيِّ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْتَبِرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا قَالَ فَسَرَّهَا قَتَادَةُ لَمْ يَذْخِرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا ابْتَارَ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ مَا امْتَارَ بِالْمَجِيمِ \*



(۳۶۴) بَابُ قَبُولِ التَّوْبَةِ مِنَ الذُّنُوبِ  
وَإِنْ تَكَرَّرَتِ الذُّنُوبُ وَالتَّوْبَةُ \*

۲۲۷۰- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ مَنَعَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيمًا  
يُحْكِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَذْنِبَ عَبْدٌ ذَنْبًا  
فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى  
أَذْنِبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ  
وَيَأْخُذُ بِالذُّنُوبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنِبَ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ  
اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَبْدِي أَذْنِبَ  
ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ وَيَأْخُذُ بِالذُّنُوبِ  
ثُمَّ عَادَ فَأَذْنِبَ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي  
فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَذْنِبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ  
رَبًّا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ وَيَأْخُذُ بِالذُّنُوبِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ  
فَقَدْ غُفِرَتْ لَكَ قَالَ عَبْدُ الْمَعْلَى لِمَا أَذْرِي أَقَالَ  
فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ لِعَمَلٍ مَا شِئْتَ \*

۲۲۷۱- قَالَ أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ  
زُجَيْوَةَ الْقُرَشِيُّ الْقُشَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَعْلَى  
بْنُ حَمَّادٍ التَّرْسِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

۲۲۷۲- حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي أَبُو  
الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
أَبِي طَلْحَةَ قَالَ كَانَ بِالْعَدِينَةِ قَاصٌّ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ  
سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا عَبْدٌ أَذْنِبَ ذَنْبًا  
يَمَعْنِي حَدِيثُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَذَكَرَ ثَلَاثَ

باب (۳۶۴) توبہ قبول ہوتی رہتی ہے، جب تک  
کہ گناہ کے بعد توبہ بھی ہوتی رہے

۲۲۷۰- عبد المعالی بن حماد، حماد بن سلمہ، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی  
طلحہ، عبد الرحمن بن ابی عمرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ  
عند سے نقل کیا ہے میرے ایک بندہ نے گناہ کیا پھر عرض کیا  
اے میرا گناہ معاف کر دے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندہ نے  
گناہ کیا، پھر جان لیا کہ اس کا پروردگار ہے جو کہ گناہوں کو  
معاف بھی کرتا ہے اور گرفت بھی کرتا ہے، بندہ نے پھر دوبارہ  
گناہ کیا اور عرض کیا اے العالمین میرا گناہ بخش دے، خدا تعالیٰ  
نے فرمایا، میرے بندہ نے گناہ کیا اور پھر اسے معلوم ہوا کہ اس  
کا کوئی رب ہے، جو گناہوں کو معاف کرتا ہے اور گرفت بھی  
کرتا ہے اس بندہ نے پھر گناہ کیا اور کہا اے رب میرا گناہ بخش  
دے، اللہ نے فرمایا میرے بندہ نے گناہ کیا اور اسے علم ہے کہ  
میرا رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گرفت بھی کرتا ہے،  
اے بندے تو جو چاہے عمل کر میں نے تجھے بخش دیا ہے،  
عبد المعالی کہتے ہیں مجھے یاد نہیں کہ تیسری یا چوتھی مرتبہ کہے  
بعد یہ فرمایا۔

۲۲۷۱- ابو احمد، محمد بن زنجویہ قرشی القشیری، عبد المعالی بن  
حماد سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۲۷۲- عبد بن حمید، ابو الولید، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی  
طلحہ، عبد الرحمن بن ابی عمرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ  
عند سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ ایک  
آدمی نے گناہ کیا اور حماد بن سلمہ کی روایت کی طرح حدیث  
نقل کرتے ہیں، اس میں ہے کہ تیسری مرتبہ میں اللہ تعالیٰ نے  
فرمایا میں نے اپنے بندہ کو بخش دیا وہ چاہے سو کرے۔

مَرَاتٍ أَذْنَبَ ذَنْبًا وَفِي الذَّائِلَةِ قَدْ غَفَرْتُ لِعِبْدِي  
فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ \*

(تفاسیر) یعنی جب تک تو گناہ کے بعد توبہ کرنا چاہے گا میں بخشنا جاؤں گا اب اگر سو مرتبہ یا ہزار مرتبہ گناہ کرے اور پھر بھی توبہ کرے تو توبہ قبول اور گناہ معاف ہیں۔

۲۲۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرُو بْنِ  
مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي  
مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ  
اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ  
النَّهَارِ وَيَنْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ  
اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا \*

۲۲۷۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو  
دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ \*

(۳۶۵) بَابُ غَيْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَتَحْرِيمِ  
الْفَوَاحِشِ \*

۲۲۷۵- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ  
بْنُ بَرَزَيْهِمٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ  
حَدَّثَنَا حَزِيمٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ الْمَذْحُجِ مِنَ اللَّهِ  
مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ مَذْحُجُ نَفْسِهِ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرُ  
مِنَ اللَّهِ مِنْ أَحَلِّ ذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشِ \*

۲۲۷۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ  
وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا  
أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ  
شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

۲۲۷۳- محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرہ بن مرہ، ابو عبیدہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، مغرب سے آفتاب کے طلوع ہونے کے زمانہ تک اللہ رب العزت ہر رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرے اور دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے کہ رات کا گنہگار توبہ کرے۔

۲۲۷۴- محمد بن بشار، ابو داؤد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۳۶۵) اللہ تعالیٰ کی غیرت اور تحریم فواحش۔

۲۲۷۵- عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابو وائل، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو اپنی تعریف پسند نہیں، اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے خود اپنی تعریف فرمائی ہے اور خدا تعالیٰ سے زیادہ کوئی باغیرت نہیں ہے، اسی لئے اس نے ظاہر اور پوشیدہ فواحش باتیں حرام کر دی ہیں۔

۲۲۷۶- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو کریم، ابو معاویہ، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں اسی بنا پر اس نے



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَحَدٌ أُغْبِرَ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ  
حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا  
أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَذْحُ مِنْ اللَّهِ \*

۲۲۷۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ  
قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَقْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ  
سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قُلْتُ لَهُ أَنْتَ  
سَمِعْتَهُ مِنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَزَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ لَا  
أَحَدٌ أُغْبِرَ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا  
ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَذْحُ  
مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ مَذَحَ نَفْسَهُ \*

۲۲۷۸ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ  
حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ  
قَالَ أَنَا أَخْبَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ  
مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَذْحُ مِنْ  
اللَّهِ غَرٌّ وَأَجَلٌ مِنْ أَجَلِ ذَلِكَ مَذَحَ نَفْسَهُ وَلَيْسَ  
أَحَدٌ أُغْبِرَ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجَلِ ذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ  
وَلَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْغُذْرُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجَلِ  
ذَلِكَ تَوَلَّى الْكِتَابَ وَارْسَلُ الرُّسُلَ \*

۲۲۷۹ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ  
بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنُ خُلَيْفَةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي  
عُثْمَانَ قَالَ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَغَارُ وَإِنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَغَارُونَ وَغَيْرُهُ  
لِلَّهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنِينَ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ قَالَ يَحْيَى  
وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ

ظاہر اور پوشیدہ تمام فحش باتیں حرام کر دیں۔ اور نہ کسی کو اللہ  
تعالیٰ سے زیادہ اپنی تعریف پسند ہے۔

۲۲۷۷۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن  
مرہ، ابو داؤد، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا، اللہ رب العزت سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں  
ہے اسی بناء پر اس نے تمام ظاہر اور پوشیدہ فحش باتوں کو حرام کر  
دیا ہے اور خدا تعالیٰ سے زیادہ کسی کو اپنی تعریف پسند نہیں اسی  
لئے اس نے خود اپنی تعریف کی ہے۔

۲۲۷۸۔ عثمان بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم،  
جریر، اعمش، مالک حارث، عبداللہ بن یزید، حضرت عبداللہ  
بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنی  
تعریف پسند نہیں ہے اسی لئے اس نے اپنی تعریف خود کی ہے  
اور کوئی اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند نہیں، اسی بناء پر اس نے  
تمام ظاہر اور پوشیدہ فحش باتوں کو حرام کیا ہے اور نہ کسی کو خدا  
تعالیٰ سے زیادہ غر خواہی پسند ہے اسی وجہ سے اس نے کتاب  
نازل فرمائی اور رسول کو بھیجا۔

۲۲۷۹۔ عمرو بن قاسم، اسماعیل بن ابراہیم، حجاج بن ابی عثمان،  
ابو سلمہ، حضرت ابو جریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو بھی غیرت  
آتی ہے اور مومن کو بھی غیرت آتی ہے اور اللہ کو اس میں  
غیرت آتی ہے کہ مومن وہ کام کرے جو اللہ نے اس پر حرام  
کیا ہے، یحییٰ بواسطہ ابو سلمہ، عروہ بن زہیر، حضرت اسماء رضی  
اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا میں نے

أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ شَيْءٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ \*

۲۲۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِثَلٍ رَوَايَةٍ حَاجَّ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ خَاصَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ أَسْمَاءَ \*

۲۲۸۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا شَيْءٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ \*

۲۲۸۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَاللَّهُ أَشَدُّ غَيْرًا \*

۲۲۸۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

(۳۶۶) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى (إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ) \*

۲۲۸۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ قُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا، کوئی شے اللہ سے زیادہ باغیرت نہیں ہے۔

۲۲۸۰- محمد بن قسطلی، ابوداؤد، ابان بن یزید، حرب بن شداد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حجاج کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے باقی اس میں اسماء کی حدیث کا ذکر نہیں ہے۔

۲۲۸۱- محمد بن ابی بکر مقدسی، بشر بن مفضل، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، عروہ، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کوئی شے اللہ عزوجل سے زیادہ غیرت والی نہیں ہے۔

۲۲۸۲- قتیبہ بن سعید، عبد العزیز، علاء، ابواسلمہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن، مومن کے لئے غیرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ غیرت ہے۔

۲۲۸۳- محمد بن قسطلی، محمد بن جعفر، شعبہ، علاء اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

باب (۳۶۶) فرمان الہی ”إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ“

۲۲۸۴- قتیبہ بن سعید، ابوکامل، یزید بن زریع، یحییٰ، ابو عثمان، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شے اللہ عزوجل سے زیادہ باغیرت نہیں ہے۔



مَسْعُودٌ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ قَالَ  
فَنَزَلَتْ ( أَوْفِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزَمْعًا مِنْ  
الَّذِي إِنْ الْحَسَنَاتِ يُنْهِنُ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ  
ذِكْرِي لِلَّذِينَ كُفِرُوا ) قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ إِلَيَّ هَلِ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِمَنْ عَجَلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي \*

وسلم کی خدمت میں آکر اس چیز کا تذکرہ کیا تو اس وقت یہ  
آیت نازل ہوئی (ترجمہ) یعنی نماز کو دن کے دونوں حصوں  
میں قائم کرو، اور ات کی ایک ساعت میں، بیشک نیکیاں  
برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں، یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے  
لئے ہے ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ کیا یہ صرف اسی  
لئے ہے، فرمایا میری امت میں سے جو بھی اس پر عمل کرے،  
سب کیلئے ہے۔

(فائدہ) اس آیت میں نیکیوں سے مراد نمازیں ہیں، امن جریہ وغیرہ۔ نے اسی چیز کو اختیار کیا ہے اور ابو نعیم نے علیہ میں حضرت انس سے  
ایک روایت نقل کی ہے جس سے اس کی تائید ہوتی ہے اور مجاہد بیان کرتے ہیں کہ اس آیت میں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا  
کہنا مراد ہے۔

۲۲۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا  
الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ  
مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَذَكَرَ أَنَّهُ أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ إِمَّا قُبْلَةً أَوْ مَسًّا يَدٍ  
أَوْ شَيْئًا كَانَ يَسْأَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بَرِيدٍ \*

۲۲۸۵- محمد بن عبد الاعلیٰ، معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابو عثمان،  
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں  
کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
حاضر ہوا اور ذکر کیا کہ اس نے کسی عورت کا بوسہ لیا، یا اسے  
ہاتھ لگایا اور کچھ کیا، اور اس کا کفارہ آپ سے دریافت کیا، جب  
اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

۲۲۸۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ  
أَصَابَ رَجُلٌ مِنْ امْرَأَةٍ شَيْئًا دُونَ الْقَاجَشَةِ  
فَأَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَعِظَّمَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَى أَبَا  
بَكْرٍ فَعِظَّمَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بَرِيدٍ وَالْمُعْتَمِرِ \*

۲۲۸۶- عثمان بن ابی شیبہ، جریر، سلیمان تمیمی، سے اسی سند کے  
ساتھ روایت مروی ہے۔ باقی اس میں یہ ہے کہ ایک شخص  
نے کسی عورت سے زنا کے علاوہ اور کوئی حرکت کی، پھر  
حضرت عمرؓ کے پاس آیا انہیں اس کا یہ فعل بہت برا معلوم ہوا،  
پھر حضرت ابو بکرؓ کے پاس آیا، انہیں بھی یہ حرکت بری معلوم  
ہوئی، اس کے بعد وہ حضورؐ کے پاس آیا، باقی روایت برید اور  
معتمر کی روایت کی طرح ہے۔

۲۲۸۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ  
سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى  
قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو  
الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ  
وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَيَّ

۲۲۸۷- یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو الاحوص،  
سماک، ابراہیم، علقمہ، اسود، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا، یا رسول اللہ، مدینہ  
کے کنارے میرا ایک عورت سے واسطہ پڑ گیا اور میں اسکی

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَالِجْتُ امْرَأَةً فِي أَفْصَى الْمَدِينَةِ وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمْسُهَا فَإِنَّا هَذَا فَاغْضِي فِي مَا مَنَعَتْ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكِ اللَّهُ لَوْ سَتَرْتَ نَفْسَكَ قَالَ فَلَمْ يَرُودَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَاَنْطَلَقَ فَاتَّبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلًا دَعَاؤُ وَكُنَّا عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ ( أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبُ السَّيِّئَاتِ ذَلِكِ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ ) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذَا لَهُ عَصَاةٌ قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَةٌ ۲۲۸۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَالِيهِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ مُعَاذُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا بِهَذَا عَصَاةٌ أَوْ لَنَا عَامَّةٌ قَالَ بَلْ لَكُمْ عَامَّةٌ \*

۲۲۸۹ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَاتِلْ هَلْ حَضَرَتْ مَعَنَا الصَّلَاةُ قَالَ

حرکت کر بیٹھا جو زمانے کم درجہ کی ہے، اب میں حاضر ہوں، آپ جو چاہیں، میرے متعلق فیصدہ فرمائیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا، خدا نے تیری عیب پوشی کر لی تھی، اگر تو خود بھی بیٹھا عیب پوشی کر لیتا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کی جواب نہیں دیا۔ وہ شخص انھد کر چل دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پیچھے ایک آدمی بھیج کر اسے بلوایا اور اس کے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی، اقم الصلوة طرفی النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكري للذاكرين، حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ کیا یہ صرف اسی کے لئے ہے، آپ نے فرمایا نہیں سب کے لئے ہے۔

۲۲۸۸۔ محمد بن ثنی، ابوالنعمان، شعبہ، سہک بن حرب، ابراہیم، خالد اسود، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انوع کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں ہے کہ حضرت معاذ نے عرض کیا، یا رسول اللہ کیا یہ حکم اسی کے لئے خاص ہے، یا ہمارے لئے بھی ہے، آپ نے فرمایا، نہیں بلکہ تم سب کے لئے عام ہے۔

۲۲۸۹۔ حسن بن علی حنونی، عمرو بن عاصم، ہمام، اسحاق بن عبد اللہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر عرض کیا، یا رسول اللہ مجھ سے قابل حد قصور ہو گیا ہے، مجھے شرعی سزا دیجئے، اتنے میں نماز تیار ہو گئی، اس نے حضور کے ساتھ نماز ادا کی، نماز سے فارغ ہوا تو پھر عرض کیا، یا رسول اللہ مجھ سے قابل حد قصور ہو گیا ہے مجھے قرآن کے مطابق سزا دیجئے، آپ نے فرمایا کیا تم ہمارے ساتھ نماز میں موجود تھے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا تو تمہارا قصور معاف



نَعَمْ قَالَ قَدْ غُفِرَ لَكَ \*

ہو گیا۔

(فائدہ) ان سے معجزہ گناہ سرزد ہو گیا تھا، جس کو کبیرہ سمجھ رہے تھے، اور معاذ کے لئے نماز کفارہ ہے نہ کہ کہاڑ کے لئے، اور اگر کوئی قائل حد گناہ ہو تو آپ ضرور حد قائم کرتے۔

۲۲۹۰ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِيُزْهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَارٍ حَدَّثَنَا شَدَّادُ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ قَالَ يَسِّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَتَحَنُّ قَعُودَ مَعَا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ وَأَقْبَعَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَاتَّبَعَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ انْصَرَفَ وَاتَّبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظَرُ مَا يَرُدُّ عَلَى الرَّجُلِ فَلَمَجَزَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ حِينَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ الْبَيْسَ قَدْ تَوَضَّأْتَ فَأَحْسَنْتَ التَّوَضُّعَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلَاةَ مَعَنَا فَقَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ خِلْفَكَ أَوْ قَالَ ذَنْبَكَ \*

۲۲۹۰ - نصر بن جھظی، زہیر بن حرب، عمر بن یونس، نکرہ، ابن عمار، شداد، حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے، ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے قائل حد تصور ہو گیا ہے، مجھے شرعی سزا دیجئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے، اس شخص نے دوبارہ عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے قائل حد تصور ہو گیا ہے مجھے شرعی سزا دیجئے، آپ پھر بھی خاموش رہے، اس شخص نے سہ بارہ عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے قائل حد تصور ہو گیا مجھ پر حد قائم کیجئے، اتنے میں نماز کی اقامت ہو گئی جب حضور نماز سے فارغ ہوئے ابو امامہ بیان کرتے ہیں وہ آپ کے پیچھے پڑا، میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہولیا، تاکہ معلوم ہو جائے، آپ اسے کیا جواب دیتے ہیں، عرض وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے قائل حد تصور ہو گیا مجھے شرعی سزا دیجئے، ابو امامہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم اپنے گھر سے نکلے تو کیا تم نے اچھی طرح کمال کے ساتھ وضو نہیں کیا تھا اس نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ کیا تھا، آپ نے فرمایا پھر تم ہمارے ساتھ نماز میں موجود تھے، اس شخص نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ تو اللہ تعالیٰ نے تمہاری حد یا گناہ معاف فرمادیا۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ اس روایت سے اس قول کی تائید ہو گئی کہ حسنات سے عباد نمازیں ہیں، اور معلوم ہو گیا کہ صلوات نفس صغائر کے لئے کفارہ ہیں اور یہاں تو اصل چیز عبادت ہی اس درجہ کا ہے کہ اس کا بیان ہی نہیں کیا جاسکتا، اور پھر اس کے ساتھ حسنات کا اضافہ ہو گیا، لہذا اس صغیرہ کی معافی میں کوئی شائبہ نہیں رہا۔

(۳۶۷) بَابُ قُبُولِ تَوْبَةِ الْقَاتِلِ وَإِنْ كَثُرَ قَتْلُهُ \*

باب (۳۶۷) قاتل کی توبہ قبول ہے اگرچہ بہت قتل کئے ہوں۔

۲۲۹۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ يَشَارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الصَّدِّيقِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَاهِبٍ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَتَتَنَّهُ فَاكْمُلْ بِهِ مِائَةً ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ انْطَلِقْ إِلَى أَرْضٍ كَذًا وَكُذًا فَإِنَّ بِهَا أَنْاسًا يَعْبُدُونَ اللَّهَ فاعْبُدِ اللَّهَ مَعَهُمْ وَكَأَنَّ تَرْجِعَ إِلَى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سُوءٍ فَانْطَلِقْ حَتَّى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ فَانْتَصَعَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ حَيَّاهُ نَائِيًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللَّهِ وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ إِنَّهُ لَمْ يَفْعَلْ خَيْرًا فَطُفُّ فَاثَمَهُمْ مَلَكٌ فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ فَحَفَعُوهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قَبِسُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا كَانَ أَذْنِي فَهُوَ لَهُ فَقَاسُوهُ فَوَجَدُوهُ أَذْنِي إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ فَنَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ ذَكَرَ لَنَا أَنَّهُ لَمَّا أَتَاهُ الْمَوْتُ نَأَى بِصَدْرِهِ \*

۲۲۹۱- محمد بن ثنی، محمد بن یشار، معاذ بن ہشام، ابو الصدیق، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گزشتہ اقوام میں سے کسی نے ننانوے آدمیوں کا خون کیا تھا، اس کے بعد دریافت کیا کہ زمین والوں میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ ایک راہب کا پتہ دیا گیا، اس نے راہب سے جا کر کہا، میں نے ننانوے خون کئے ہیں، کیا میرے لئے توبہ ہے؟ راہب نے کہا نہیں، اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا اور سو کی تعداد پوری کر دی، اس کے بعد دریافت کیا، کہ زمین والوں میں بڑا عالم کون ہے؟ ایک عالم کا پتہ دیا گیا، اس نے عالم سے جا کر کہا، میں سو خون کر چکا ہوں، کیا میری توبہ ہے؟ عالم نے کہا ہاں، توبہ قبول ہونے سے کیا چیز مانع ہے، تم فلاں جگہ جاؤ، وہاں کچھ آدمی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں، تم بھی ان کے ساتھ جا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا، اور اپنے ملک کو واپس نہ آنا، وہ بری سر زمین ہے، وہ شخص چل دیا، جب نصف راستہ پر پہنچا، تو موت آگئی، ملائکہ رحمت اور عذاب میں جھگڑا ہوا، ملائکہ رحمت بولے، یہ اپنے دل سے توبہ کر کے خدا کی طرف قلب متوجہ کر کے آیا تھا، عذاب کے فرشتے کہنے لگے، اس نے تو کبھی کوئی نیکی ہی نہیں کی تھی، ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں ان کے پاس آیا، سب نے اس کو ٹھیکل ہٹالیا، اس فرشتہ نے کہا، دونوں (طرف کی) زمین کو ٹاپو، جس زمین کی طرف اس کا قرب ہوگا، وہی اس کا حکم ہے، زمین کو ٹاپا، تو اس زمین سے قرب معلوم ہوا، جہاں جانے کا اس نے ارادہ کیا تھا، لہذا ملائکہ رحمت نے اس پر قبضہ کر لیا۔ قنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، حسن نے فرمایا، ہم سے بیان کیا گیا، کہ جب اسے موت آئی تو



وہ سینہ کے بقدر اس زمین سے دور ہو گیا، جہاں سے چلا تھا۔

۲۲۹۲۔ عبید اللہ بن محاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، قتادہ ابو الصدیق ناجی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نالوے آدمیوں کو مارا پھر پوچھنے لگا کہ میری توبہ صحیح ہو سکتی ہے، آخر ایک راہب کے پاس آیا، اس سے دریافت کیا، وہ بولا تیری توبہ صحیح نہیں۔ اس نے راہب کو بھی مار ڈالا، اور پھر پوچھنا شروع کیا، آخر ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں جہاں نیک لوگ رہتے تھے گیا، راستہ ہی میں اسے موت آئی، اس نے اپنا سینہ آگے بڑھایا، اور مر گیا، پھر اس کے پاس میں رحمت اور عذاب کے فرشتوں نے آپس میں جھگڑا کیا، لیکن وہ نیک لوگوں کی ہستی کے ایک بالشت قریب نکلا، اور اسی ہستی والوں میں اس کا شمار ہو گیا۔

۲۲۹۲ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الصَّدْيُقِ النَّاجِيَّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نِسْفَةً وَتَسْعِينَ نَفْسًا فَجَعَلَ يَسْأَلُ هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَيْسَتْ لَكَ تَوْبَةٌ فَقَتَلَ الرَّاهِبَ ثُمَّ جَعَلَ يَسْأَلُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ فِيهَا قَوْمٌ صَالِحُونَ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ أَذْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَادَى بِصَدْرِهِ ثُمَّ مَاتَ فَاحْتَضَمَتْ فِيهِ مَذَائِكُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ مِنْهَا بِشِيرٍ فَجُعِلَ مِنْ أَهْلِهَا \*

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ عہد اخون کرنے والے کی توبہ مقبول ہے البتہ اگر قتل کو حلال سمجھ کر ایسا کرے، توبہ شک جزوہ جنم خالد انبیہا کا مصداق ہے، بلکہ مترجم کے نزدیک حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فرمان کا یہی مطلب معلوم ہوتا ہے، نیز حدیث سے معلوم ہوا کہ گنہگاروں کی صحبت چھوڑ دینا، اور نیکوں کی صحبت اختیار کرنا مستحب ہے اور یہ کہ فرشتوں کو بھی علم غیب نہیں ہے، عالم الغیب صرف اللہ رب العزت ہی ہے۔

۲۲۹۳۔ محمد بن بشار، ابن عدی، شعبہ، قتادہ سے اس سند کے ساتھ معاذ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، صرف اتنی زیادتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمین سے کہا، تو دور ہو جا، اور اس سے فرمایا تو قریب ہو جا۔

۲۲۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ وَزَادَ فِيهِ فَأَوْحَى إِلَهُ إِلَيَّ هَذِهِ أَنْ تَبَاغِدِي وَإِلَيَّ هَذِهِ أَنْ تَقْرَبِي \*

(فائدہ) توبہ کے معنی رجوع کرنے اور بعد سے قرب کی طرف آنے کے ہیں، مگر اس کے لئے بھی ایک ابتداء اور ایک انتہا ہے، ابتداء تو قلب پر معرفت کی شعاعیں پھیل جانا ہے، اور اس مضمون کی پوری آگاہی حاصل ہو جاتا ہے، کہ گناہ تباہ و برباد کر دینے والی چیز ہے، اور پھر خوف و محاسن پیدا کر کے گناہ کی حلالتی کرنے کی پٹی اور خالص رغبت اس قدر پیدا ہو جائے، کہ اس گناہ کو فوراً ترک کر دے، اور آئندہ نہ کرنے کے لئے مضبوط ارادہ کرے، اور گزشتہ تقصیرات کا تدارک کرے، جب گزرے ہوئے زمانہ سے لے کر آنے والے زمانے تک توبہ کا یہ ثمر مرتب ہو جائے گا، تو یہی اس کا کمال ہے، اور اسی کا نام توبہ کی انتہا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳۶۸) بَابُ فِي سَبْعَةِ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى الْمُؤْمِنِينَ وَفِدَاءِ كُلِّ مُسْلِمٍ بِكَافِرَيْنِ النَّارِ \*

باب (۳۶۸) مؤمنین پر اللہ کی وسعت رحمت اور دوزخ سے خلاصی کیلئے ہر ایک مسلمان کے

عوض کا فرکانہ یہ میں دیا جاتا۔

۲۲۹۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، طلحہ بن یحییٰ، ابو بردہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا، تو اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی دے گا، اور فرمائے گا: یہ تیرا جہنم سے چھٹکارا ہے۔

۲۲۹۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان بن مسلم، ہمام، قتادہ بیان کرتے ہیں کہ عون اور سعید بھی اس وقت موجود تھے، جب ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عمر بن عبد العزیز کے سامنے حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی مسلمان مرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ایک یہودی یا نصرانی کو جہنم میں داخل کرے گا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے ابو بردہ کو تمنا مرتبہ اس ذات کی قسم دے کر جس کے سوا کوئی معبود نہیں دریافت کیا کہ تمہارے والد نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، چنانچہ ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم کھائی، قتادہ کہتے ہیں کہ سعید نے مجھ سے قسم لینے کا ذکر نہیں کیا، اور عون نے اس پر کوئی نکیر نہیں کی۔

۲۲۹۶۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن عثمان، عبد الصمد بن عبد الوارث، ہمام، قتادہ سے اسی سند کے ساتھ عفان کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۲۹۷۔ محمد بن عمرو بن عباد، حر بن عثمان، شہاب بن غیلان بن جریر، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: قیامت کے دن مسلمانوں میں سے کچھ لوگ پہاڑوں کے برابر گناہ لے کر آئیں گے، اللہ ان کی مغفرت فرمائے گا، اور ان

۲۲۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دَفَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيَّ كُلَّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُولُ هَذَا فِكَائِكَ مِنَ النَّارِ \*

۲۲۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَوْنٍ وَسَعِيدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ حَدَّثَنَا أَنَّهُمَا شَهِدَا أَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِنَّا أَدْخَلُ اللَّهُ مَكَانَهُ النَّارَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا قَالَ فَاسْتَحْلَفَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَلَفَ لَهُ قَالَ فَلَمْ يُحَدِّثْنِي سَعِيدٌ أَنَّهُ اسْتَحْلَفَهُ وَلَمْ يُنْكِرْ عَنِّي عَوْنٌ قَوْلَهُ \*

۲۲۹۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عُفَّانَ وَقَالَ عَوْنُ بْنُ عُبَيْدَةَ \*

۲۲۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّادٍ عَنْ جَبْرِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شَذَادُ أَبُو طَلْحَةَ الرَّاسِبِيُّ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْيَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاسٌ



گناہوں کو یہود و نصاریٰ پر ڈال دینگا (جہاں تک میرا اختیار ہے) ابو روح بیان کرتے ہیں، کہ مجھے معلوم نہیں ہو سکا کہ شک کسے ہے، ابو بروہہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبد العزیز سے بیان کی۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہارے والد نے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نقل کی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔

۲۲۹۸۔ زبیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ہشام و ستوائی قتادہ صفوان بن محرز بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کے متعلق کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے آپ سے سنا، آپ فرما رہے تھے، مومن قیامت کے دن اپنے مالک کے پاس لایا جائے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی معافی کا پردہ اس پر رکھ دے گا، اور اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروائے گا اور فرمائے گا۔ کیا تو اپنے گناہوں کو پہچانتا ہے؟ وہ عرض کریگا، اے پروردگار میں پہچانتا ہوں، اللہ فرمائے گا، تو میں نے ان گناہوں کو تجھ پر دینے میں چھپا دیا، اور اب میں انہیں آج کے دن تیرے لئے بخش دیتا ہوں، پھر اسے اس کی حسنت کی کتاب دی جائیگی اور کافر اور منافقوں کے لئے تمام مخلوقات کے سامنے منادی ہوگی کہ یہ وہ لوگ ہیں، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی تکذیب کی۔

باب (۳۶۹) کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھیوں کی توبہ کا بیان۔

۲۲۹۹۔ ابو الطاہر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کیا، اور آپ کا ارادہ روح کا تھا، اور عرب کے نصاریٰ کو شام میں دھمکانے کا، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب نے بیان کیا اور ان سے عبد اللہ بن کعب نے بیان کیا اور وہ کعب بن مالک کے قاصد تھے، جب کہ وہ مایہا ہو گئے تھے کہ

مِنَ الْمُسْتَسْتَعِينَ بِذُنُوبِهِ امْتَالِ الْجِبَالَ فَيَغْفِرُهَا اللَّهُ لَهُمْ وَتَضَعُهَا عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فِيمَا أَحْسَبُ أَنَا قَالَ أَبُو رُوْحٍ لَنَا أَذْرِي مَعْنَى الشَّنْثُ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَحَدَّثْتُ يُوْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ أَبُوكَ حَدَّثَكَ هَذَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ \*

۲۲۹۸۔ حَدَّثَنَا زُبَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ وَاسْتَوَائِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مَحْرُزٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِأَبِي عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بُدْنِي الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَفَّهُ فَيَقْرَأُ بِذُنُوبِهِ فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَعْرِفُ قَالَ فَإِنِّي قَدْ سَمِعْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَإِنِّي أُغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيَعْطَى صَحِيفَةً حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيُنَادَى بِهِمْ عَلَى رُءُوسِ الْعُلَاثِقِ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ \*

(۳۶۹) بَابُ حَدِيثِ تَوْبَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبِيهِ \*

۲۲۹۹۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ مَرْحُومٍ مَوْلَى ابْنِي أُمِّهِ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ تَمَّ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ وَهُوَ يُرِيدُ الرُّومَ وَالنَّصَارَى لَعَرَبَ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ كَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ  
حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ  
يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ  
كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ لَمْ أَتَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ غَزَاةٍ قَطُّ إِلَّا  
فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي قَدْ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ  
بَسْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهُ إِلَّا مَا خَرَجَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ  
يُرِيدُونَ غَيْرَ قَرِيشٍ حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ  
عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ وَتَقَدَّ شَهِدْتُ مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ  
حِينَ تَوَاقَفْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا نَحِبُّ أَنْ لِي بِهَا  
مَشْهَدٌ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرُ فِي النَّاسِ  
بَيْنَهَا وَكَانَ مِنْ خَبَرِي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ  
تَبُوكَ أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي  
حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللَّهُ مَا  
جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاجِلَيْنِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي  
تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَغَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي حَرٍّْ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَخْرًا بَعِيدًا  
وَمَغَارًا وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيرًا فَجَاءَ لِلْمُسْلِمِينَ  
أَمْرُهُمْ يَتَأَخَّرُونَ أَهْلَهُ غَزْوَهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ  
بَوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرٌ وَكَأَيُّ جَمْعِهِمْ  
كِتَابُ خَافِظٍ يُرِيدُ بِذَلِكَ الدِّيُونَ قَالَ كَعْبُ  
فَقُلْ رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَنْغِيبَ يَظُنُّ أَنَّ ذَلِكَ

میں نے کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لانا کے غزوہ  
تبوک سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ سنا کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ سوائے غزوہ تبوک کے پور کسی جہاد سے میں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ نہیں رہا، البتہ غزوہ بدر  
سے پیچھے رہ گیا تھا اور غزوہ بدر میں شریک نہ ہونے والوں پر  
عقاب بھی نازل نہیں ہوئی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
صرف قریش کے قافلہ کے ارادہ سے تشریف لے گئے تھے، اور  
بغیر لڑائی کے ارادہ کے خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کا دشمن سے  
مقابلہ کرا دیا، شبہ عقبہ میں، میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ساتھ موجود تھا، غزوہ ہاں میں نے اسلام پر قائم رہنے کا  
عہد و پیمان کیا تھا، میں جنگ بدر کی حاضری کو شبہ عقبہ کی  
حاضری کے عوض لینا پسند نہیں کرتا، اگرچہ جنگ بدر کی شہرت  
لوگوں میں زیادہ ہے، غزوہ تبوک پر نہ جانے کا میرا واقعہ یہ  
ہے کہ اس جہاد کے زمانہ میں جتنا میں طاقت ور اور مالدار تھا، اتنا  
میں کسی جہاد کے موقع پر نہیں ہوا تھا، خدا کی قسم اس جہاد کے  
موقع پر میرے پاس دو اونٹنیاں بھی تھیں، اور اس سے قبل کسی  
جہاد میں دو سواریاں نہیں ہوئی تھیں، اور آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم جب کسی جنگ پر جانے کا ارادہ فرماتے، تو دوسری لڑائی  
کا ذکر کر کے اس خاص مهم پر جانے کو چھپاتے، لیکن جب تبوک  
کا زمانہ آیا، تو سخت گرمی کا زمانہ تھا، پور ایک لمبا سفر تھا، بے آب و  
گیاہ، یہاں طے کرنا تھا، پور کثیر دشمنوں کا مقابلہ کرنا تھا، اس لئے  
آپ نے مسلمانوں کے سامنے کھول کر بیان کر دیا، تاکہ جنگ  
کے لئے تیاری کر لیں پور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے  
ارادہ سے مسلمانوں کو مطلع کر دیا، مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ  
تھی، پور کوئی رجسٹر ایسا نہیں تھا، جس میں سب کے ناموں کا  
اندراج ہو سکے، کعب فرماتے ہیں کہ جو شخص جنگ میں شریک  
نہ ہونا چاہتا تھا، وہ سمجھ لیتا تھا، کہ جب تک میرے متعلق وحی  
نازل نہیں ہوگی، میری حالت پوشیدہ رہے گی، آنحضرت صلی



سَبَّحَنِي لَهُ مَا لَمْ يَغْزِلْ فِيهِ وَخَيُّ مِنَ اللَّهِ عَزَّ  
وَجَلَّ وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِلَيْكَةِ الْغَزْوَةِ حِينَ طَابَتْ الشَّعَارُ وَالظَّلَالُ فَأَنَا  
بِلَيْهَا أَصْعَرُ فَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَطَفِئَتْ أُغْدُو لَيْكِي  
أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا وَأَقُولُ  
فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ عَلَى ذَلِكَ إِذَا أَرَدْتُ فَلَمْ  
يَزَلْ ذَلِكَ يَتِمَّادِي بِي حَتَّى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ  
الْحَدُّ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
غَادِيًا وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جِهَازِي  
شَيْئًا لَمْ أَغْدُوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ  
يَزَلْ ذَلِكَ يَتِمَّادِي بِي حَتَّى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ  
الْغَزْوُ فَهَمَمْتُ أَنَّا أَرْتَجِلَ فَأَذَرَكُهُمْ فَيَا لَيْبِي  
فَعَسْتُ ثُمَّ لَمْ يُقَدِّرْ ذَلِكَ لِي فَطَفِئْتُ إِذَا  
عَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْزِنُنِي أَنِّي لَا أَرَى لِي  
أُمُورَةً إِلَّا رَحَلًا مَغْمُورًا عَلَيْهِ فِي التَّفَاقُ أَوْ  
رَحَلًا مِنْ عَذَرِ اللَّهِ مِنَ الضُّعْفَاءِ وَلَمْ  
يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ  
تَبُوكَ مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَجُلٌ مِنْ  
بَنِي سُلَيْمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ  
فِي عَصْفِيهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بَنِي جَبَلٍ بَشَ مَا  
قُلْتَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا  
خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ رَأَى رَجُلًا مُبِصًّا  
يَزُولُ بِالسَّرَّابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ أَبَا حَبِئَةَ فَإِذَا هُوَ أَبُو حَبِئَةَ

اللہ علیہ وسلم نے اس جہاد کا اس وقت ارادہ فرمایا، جب کہ مید  
جہاد پختہ ہو گئے تھے، اور درختوں کے سائے کافی ہو چکے تھے،  
اور مجھے ان کی طرف میلان تھا، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم اور سب مسلمانوں نے جنگ کی تیاری کی، اور میں بھی  
مسلمان درست کرنے کے لئے صبح کے وقت ان کے ساتھ چلا  
کر ہاتھ، مگر کسی کام کی تمکین کئے بغیر واپس چلا آیا کرتا تھا، میں  
اپنے دل میں خیال کرتا، میں یہ کام پھر کر لوں گا، اور اسی اہستہ و  
لعل میں مدت گزر گئی اور مسلمانوں نے کوشش کر کے سلمان  
سفر تیار کر لیا، بالآخر ایک صبح کو حضور مسلمانوں کو ساتھ لے کر  
چل دیئے، مگر میں اپنے سلمان کی کوئی بھی درست نہیں کر سکا،  
پھر بغیر کچھ کئے چلا آیا، مدت تک مہری یکنی نال رسول رہی،  
مجاہدین آگے بڑھ گئے، اور میں یہی سمجھتا رہا کہ تنہا کوچ کر کے  
ان سے جا کر مل جاؤں گا، کاش میں ایسا ہی کر لیتا، مگر یہ مقدمہ میں  
نہیں تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے کے بعد اب  
جو میں لوگوں میں چلتا پھرتا، تو مجھے یہ دیکھ کر رنج ہوتا کہ  
سوائے ان لوگوں کے جن کے منافق ہونے کا خیال تھا اور علاوہ  
ان ضعیف اشخاص کے جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے معذور تھے  
اور کوئی مجھے اپنے جیسا نظر نہیں آتا تھا، حضور نے تبوک پہنچنے  
تک مجھے یاد نہیں فرمایا، ایک روز تبوک میں لوگوں کے ساتھ  
آپ تشریف فرما تھے، آپ نے فرمایا، کعب بن مالک کا کیا ہوا؟  
میں سلمہ کے ایک شخص نے کہا، یا رسول اللہ اسے اس کی دو  
چادروں نے اور اپنے دونوں پہلوؤں کو دیکھنے نے روک لیا ہے،  
معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے تم نے یہ بات اچھی نہیں  
کہی یا رسول اللہ ہم تو سوائے خیر کے ان کے اندر نور کچھ نہیں  
جانتے، حضور خاموش رہے اتنے میں ایک سفید پوش آدمی دور  
سے ریگستان میں آتا نظر آیا، حضور نے فرمایا، ابو عثیمہ ہو گا  
اور واقعی وہ ابو عثیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انصاری تھے پھر یہ وہی  
تھے کہ جس وقت منافقوں نے انہیں فقیر سمجھا تھا، تو انہوں

الْأَنْصَارِيُّ وَقَوْمُ الذِّكْرِ تَصَدَّقَ بِصَاعِ الشُّعْرِ  
 حِينَ لَمَزَهُ الْمُتَأَنِّقُونَ فَقَالَ كَعْبٌ بْنُ مَالِكٍ  
 فَلَمَّا بَغَيْبِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَدْ تَوَجَّهَ قَائِلًا مِنْ تَبُوكَ حَضَرَنِي نَتْنِي  
 فَطَفِئْتُ أَنْذَكُرُ الْكُذِبَ وَأَقُولُ بِمِ الْأَخْرَجُ مِنْ  
 سَخَطِهِ عَذَابًا وَأَسْتَعِينُ عَلَى ذَلِكَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ  
 مِنْ أَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ لِي إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَّ قَائِمًا رَاحَ عَنِّي  
 الْبَاطِلُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أُنْجُو مِنْهُ بِشَيْءٍ  
 أَبَدًا فَاجْتَمَعْتُ صِدْقَهُ وَصَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا قِيمَ مِنْ مَقَرِّ  
 بَدَا بِالْمَسْجِدِ فَرَكِعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ  
 لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ فَطَلَبُوا  
 بَعَثِيرُونَ إِلَيْهِ وَتَحَلُّفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضَعْفِ  
 وَتَعَابِينَ رَجُلًا فَقِيلَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِلَّائِيَّتُهُمْ وَتَابِعَهُمْ وَاسْتَغْفِرَ  
 لَهُمْ وَوَكَّلَ سَرَايَرَهُمْ إِلَى اللَّهِ حَتَّى جِئْتُ  
 فَلَمَّا سَلَّمْتُ نَبَسْتُ نَبَسَهُ الْمُغْضَبُ ثُمَّ قَالَ  
 نَعَالَ فَجِئْتُ أُمَشِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ  
 فَقَالَ لِي مَا خَلَقَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدْ ابْتَعْتَ ضَهْرَكَ  
 قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ  
 عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنِّي مَأْخُورُ  
 مِنْ سَخَطِهِ بِعَذْرٍ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدًّا وَلَكِنِّي  
 وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَيْنَ حَدِيثِكَ الْيَوْمَ حَدِيثٌ  
 كَذِبٌ تَرْضَى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ  
 يُسَخِّطَكَ عَلَيَّ وَلَكِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ  
 تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَأَرْحُو فِيهِ عَقْبِي اللَّهِ وَاللَّهِ  
 مَا كَانَ لِي عَذْرٌ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا

نے ایک صاع چھوہرے خیرات کئے تھے، کعب بیان کرتے  
 ہیں، غرضیکہ جب مجھے اطلاع ملی کہ حضور نبوک سے واپس آ  
 رہے ہیں، تو اندر دنی رنج و اہم اور زیادہ ہو گیا اور میں کوئی بات  
 بتانے کی فکر کرنے لگا، اور ایسی بات سوچنے لگا کہ جس سے  
 حضور کی ہر افسکی سے نجات مل جائے، مگر وہاں میں سے جو  
 لوگ اہل انرائے تھے، ان سے بھی مدد کا خواستگار ہوں، پھر مجھے  
 اطلاع ملی کہ حضور عنقریب ہی آنے والے ہیں، مجھے کسی حیلہ  
 سے اس معاملہ سے اپنی نجات کی کوئی سبیل نظر نہیں آئی تو  
 سب دروغ بندی کا خیال جاتا رہا، اور سچ بولنے کا میں نے پختہ  
 ارادہ کر لیا، صبح کو حضور تشریف لے آئے، آپ کا قاعدہ یہ تھا  
 کہ آپ جب کبھی سفر سے واپس آتے، تو پہلے مسجد میں ہکر دو  
 رکعت نماز پڑھتے، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھتے، حسب  
 معمول حضور نے ایسا ہی کیا، تو جو لوگ نبوک جانے سے رہ گئے  
 تھے، انہوں نے عذر خواہی کرنا شروع کی، اور قسمیں کھانے  
 لگے، یہ سب آدمی کچھ لو پر اسی تھے، حضور نے سب کی ظاہری  
 حالت دیکھ کر عذر قبول فرمایا، ان سے بیعت کی، اور ان کے  
 لئے دعاء مغفرت کی اور باطن کو خدا کے سپرد کر دیا، بالآخر میں  
 حاضر ہوا اور سلام کیا، آپ نے تبسم فرمایا لیکن آپ غصہ میں  
 تھے اور فرمایا تمہارے رہ جانے کی کیا وجہ ہے؟ کیا تم نے سواری  
 نہیں خریدی تھی؟ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ اگر میں کسی  
 دنیا دار آدمی کے پاس بیٹھا ہوتا اور مجھے معلوم ہوتا کہ کوئی عذر  
 کر کے اس کی ناراضگی سے نجات مل سکتی ہے، تو مجھے قوت  
 گویائی حاصل ہے، لیکن بخدا میں خوب جانتا ہوں کہ اگر میں  
 آپ سے جھوٹ بولوں گا، اور آپ راضی بھی ہو جائیں گے،  
 جب بھی عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ پر غضبناک کر دینگا، اور اگر  
 سچ بولوں گا اور آپ ناراض بھی ہو جائیں گے تو بھی اللہ تعالیٰ  
 سے اچھے انجام کی امید ہے، بخدا کوئی عذر نہیں تھا، خدا کی  
 قسم اس جہاد سے بڑھ کر میں کبھی : اور خوش حال نہیں تھا،



أَيُّسَرُ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَّقَ فَقَمُ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ فَقَمْتُ وَفَارَ رَجُلَانِ مِنْ بَنِي سَيْمَةَ فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْنَاكَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا لَقَدْ عَجَزْتَ فِي أَذْنَابِكَ لَكُنْوَ اعْتَذَرْتَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اعْتَذَارِهِ إِلَيْهِ الْمُخَلَّفُونَ فَقَدْ كَانَ كَافِيكَ ذَنْبِكَ اسْتَغْفَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا زَالُوا يُؤْتُونَنِي حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُكَذِّبَ نَفْسِي قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِيتُ هَذَا مَعِيَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ لَقِيتُ مَعَكَ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقَبِلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قَبِلَ لَكَ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوا مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعَةِ الْغَامِرِيُّ وَهَلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَأَقِفِيُّ قَالَ فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بِذُرٍّ فِيهِمَا أَسْوَةٌ قَالَ فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوا هُمَا لِي قَالَ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَذَائِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ قَالَ فَاجْتَنِبْنَا النَّاسُ وَقَالَ تَغَيَّرُوا لَنَا حَتَّى تَنَكَّرْتُ لِي فِي نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا هِيَ بِالْأَرْضِ الَّتِي أَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكْنَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَتَكَيَّانِ وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَسْبَأُ الْقَوْمَ وَأَجْلِدُهُمْ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّدَاقَةَ وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ وَآتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ

آپ نے فرمایا اب اس شخص نے حج کہہ دیا، اٹھ جاؤ تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ تمہارے متعلق خود کوئی فیصلہ نہ فرمادے، قبیلہ بنی سہم کے لوگ بھی اٹھ کر میرے پیچھے آئے، اور کہنے لگے، بخدا اس سے قبل ہماری دانست میں تم نے کوئی قصور نہیں کیا، پھر اب تم کیوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح عذر پیش نہ کر سکتے، جیسا کہ دوسرے رہ جانے والوں نے عذر پیش کئے ہیں تمہارے قصور کے لئے حضور کی دعاء مغفرت کافی ہو جاتی، ان لوگوں نے مجھے اتنی ملامت کی کہ میرا ارادہ ہو گیا کہ حضور کے پاس جا کر اپنے پہلے کلام کی تکذیب کر دوں، مگر میں نے ان سے کہا کیا یہ میرے جیسا معاملہ میرے علاوہ دوسرے کو بھی پیش آیا ہے، ان لوگوں نے کہا ہاں، دو آدمی اور بھی ہیں، انہوں نے وہی بات کہی ہے، جو تم نے کہی، اور ان سے بھی حضور نے وہی فرمایا ہے، جو تم سے فرمایا ہے، میں نے کہا، وہ دونوں کون ہیں؟ ان لوگوں نے کہا ایک مراد بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عامری اور دوسرے ہلال بن امیہ واقفی جب انہوں نے ایسے نیک آدمیوں کا نام لیا، جو جنگ بدر میں شریک تھے، اور بہت خوبیوں والے تھے، تو میں اپنے پہلے خیال پر قائم رہا، حضور نے دوسرے غیر حاضرین کو چھوڑ کر صرف ہم تینوں سے مسلمانوں کو گفتگو کرنے کی ممانعت فرمادی، مسلمان ہم سے بچنے لگے، اور ہماری لئے بالکل بیگانے ہو گئے، اور میرے لئے تو گویا زمین ہی بدل گئی اور (مدینہ) جان پہچان کی سر زمین ہی معنوم نہ ہوتی تھی، پچاس روز تک یہی حالت رہی، میرے دوسرے دونوں ساتھی، توخت نشین ہو گئے، اور گھروں میں روتے رہے، مگر میں نوجوان تھا، اور طاقتور بھی، باہر نکلا کرتا، اور نمازوں میں مسلمانوں کے ساتھ شریک ہوتا، بازاروں میں چکر لگاتا، مگر کوئی مجھ سے بات نہیں کرتا تھا، میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوتا اور نماز کے بعد جب آپ اپنی جگہ پر تشریف فرما ہوتے تو میں سلام کرتا اور دل میں کہتا معنوم نہیں سلام کے

حَرَكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ ثُمَّ لَا ثُمَّ أَصْلَى قَرِيبًا  
بَيْنَهُ وَأَسَارَفَهُ النَّظَرَ فَلَمَّا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي  
نَظَرَ إِلَيَّ وَإِذَا انْتَفَتُ فُجُوءَ أَعْرَضَ عَنِّي حَتَّى  
إِذَا طَالَ ذَلِكَ عَلَيَّ مِنْ جُفُوءِ الْمُسْلِمِينَ  
مَسَبْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ  
وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ  
عَلَيْهِ قَوْلًا مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا  
قَتَادَةَ أَتَشُدُّكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَنَّ إِلَيَّ أَحَبُّ إِلَهُ  
وَرَسُولُهُ قَالَ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاسَدْتُهُ فَسَكَتَ  
فَعُدْتُ فَنَاسَدْتُهُ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ  
فَقَاضَيْتُ عَمِّي وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ  
الْجِدَارَ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا  
نَبْطِيٌّ مِنْ نَبْطِ أَهْلِ الشَّامِ مَعْنٍ قَدِيمٍ بِالطَّعَامِ  
يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ يَذُلُّ عَلَيَّ كَعْبِ بْنِ  
مَالِكٍ قَالَ فَطَلَقَتِ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ إِلَيَّ حَتَّى  
جَاءَنِي فَلَمَّحَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مِلْكِ غَسَّانَ  
وَكُنْتُ كَاتِبًا فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ  
بَلَغَنَا أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَحْفَظْكَ اللَّهُ  
بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا مَضِيعَةٍ فَالْحَقُّ بِنَا نَوَاسِيكَ قَالَ  
فَقُلْتُ حِينَ قَرَأْتَهَا وَهَذِهِ أَيْضًا مِنَ الْبُيَاقِ  
فَتَبَايَعْتُ بِهَا التُّنُورَ فَسَجَرْتُهَا بِهَا حَتَّى إِذَا  
مَضَتْ أَرْجَعُونَ مِنَ الْحَمْسِينَ وَامْتَلَأْتُ الْوَحْيُ  
إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَأْتِينِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزَلَ أَمْرًا لَكَ قَالَ فَقُلْتُ  
أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا يَلِيَّ اعْتَزَلْتُهَا فَمَا  
تَعَزَّلْتُهَا قَالَ فَأَرْسَلْ إِلَيَّ صَاحِبِي بِعِثَلٍ ذَلِكَ  
قَالَ فَقُلْتُ لِأَمْرَائِي الْحَقِّي بِأَهْلِكَ فَكُونِي

جواب کے لئے حضورؐ نے لب مبارک ہلائے یا نہیں، پھر میں  
حضورؐ کے قریب ہی نماز پڑھنا شروع کرنا اور نظریں چرا کر دیکھتا  
کہ جب میں نماز میں مشغول ہوتا ہوں تو آپؐ میری طرف دیکھ  
لیتے ہیں اور جب میں آپؐ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تو آپؐ اپنا  
رہ پھیر لیتے ہیں، القرظ مسلمانوں کی یہ ترش روئی زیادہ بڑھ  
گئی تو میں ایک روز جا کر ابو قتادہؓ کی دیوار کے اوپر چڑھ گیا وہ  
میرے چچا زاد بھائی اور سب سے زیادہ دوست تھے میں نے  
انہیں سلام کیا، مگر بھلا انہوں نے سلام کا جواب نہیں دیا میں  
نے کہا، ابو قتادہؓ میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا  
تمہیں اس بات کا علم نہیں کہ مجھے اللہ اور اس کے رسولؐ سے  
محبت ہے، لیکن انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا میں نے دوبارہ  
قسم دی پھر بھی خاموش رہے، جب سہ بارہ قسم دی تو بولے اللہ و  
رسولہ اعلم میرے آسوجاری ہو گئے، میں دیوار پر چڑھا اور لوٹ  
آیا، ایک دن میں مدینہ کے بازار میں پھر رہا تھا کہ شام کا رہنے والا  
نبطی جو مدینہ میں غلہ فروخت کرنے لایا تھا لوگوں سے پوچھ رہا  
تھا کہ کوئی شخص مجھے کعب بن مالک کا پتہ بتا دے۔ لوگوں نے  
میری طرف اشارہ کر دیا وہ میرے پاس آیا اور شاہ غسان کا ایک  
خط میرے نام کا لا کر مجھے دیا میں چونکہ غشی تھا، اس لئے اسے  
پڑھا جس کا مضمون یہ تھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے  
ساتھی (حضورؐ) نے تم پر ظلم کیا ہے اور خدا نے تمہیں ذلت کی  
جگہ اور حق تلفی کے مقام میں رہنے کے لئے پیدا نہیں کیا، تم  
ہمارے پاس چلے آؤ، ہم تمہاری دلجوئی کریں گے، خط پڑھ کر میں  
نے کہا یہ بھی میرا امتحان ہے، اور میں نے اسے تنور میں جھونک  
دیا، جب پچاس دن میں سے ایک چلہ گزر گیا اور بقیہ دس روز  
میں کوئی حکم ہزل نہیں ہوا تو ایک روز حضورؐ کا قاصد میرے  
پاس آیا اور کہا کہ حضورؐ نے تمہیں اپنی بیوی سے علیحدہ رہنے کا  
حکم دیا ہے، میں نے کہا طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ قاصد نے  
کہا نہیں تم اس سے علیحدہ رہو اور قربت نہ کرو، حضورؐ نے



عَنْدَهُمْ حَتَّى يَنْقُضِيَ اللَّهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَالَ  
فَحَدَّثَتْ امْرَأَةٌ هَذَا بِنِ امِيَّةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ  
هَذَا بِنِ امِيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ عِزٌّ فَهَلْ  
تَكْرَهُ أَنْ أَعْدِمَهُ قَالَ لَا وَلَكِنْ لَا يَفْرِيَنَّكَ  
فَقَالَتْ إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا بِهِ حَرَسَكَةَ إِلَى شَيْءٍ وَ  
وَاللَّهِ مَا زَالَ يَتَكَبَّرُ مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِ مَا كَانَ  
إِلَى يَوْمِهِ هَذَا قَالَ فَقَالَ بِنِ بَعْضُ أَهْلِي لَوْ  
اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
امْرَأَتِكَ فَقَدْ أُذِنَ لِبِامْرَأَةِ هَذَا بِنِ امِيَّةَ أَنْ  
تَخْدُمَهُ قَالَ فَقُلْتُ لَا اسْتَأْذِنْ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيَنِي مَاذَا يَقُولُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَتْهُ  
فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ قَالَ فَلَبِثْتُ بِذَلِكَ عَشْرَ  
لَيَالٍ فَكَمُلْتُ لَنَا خَمْسُونَ لَبْلَةً مِنْ حِينَ نَهَيْ  
عَنْ كَلَامِنَا قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ  
خَمْسِينَ لَبْلَةً عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا فَبَيْنَا  
أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
مِنَا قَدْ ضَاعَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَضَاعَتْ عَلَيَّ  
الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَوِغَتْ صَوْتُ صَارِخٍ  
أَوْفَى عَلَيَّ سَلَمٌ يَقُولُ يَا عَلِيُّ صَوِّبْ يَا كَعْبُ  
بِنِ مَالِكٍ أَبْشِرْ قَالَ فَحَوَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ  
أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ قَالَ فَأَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِبُيُوتِهِ اللَّهُ عَلَيْنَا حِينَ  
صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا  
فَذَهَبَ قَبْلَ صَاحِبِي مُبَشِّرُونَ وَكَضَى رَجُلٌ  
إِلَيَّ قَرْمًا وَسَمِعْتُ سَاعَ مِنْ أَسْطَمَ قَبْلِي وَأَوْفَى  
الْحَبَلُ فَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا

میرے دونوں بھائیوں کو بھی یہی حکم پہنچا دیا، میں نے اپنی  
بیوی سے کہا کہ اپنے میکے چلی جاؤ، اور اس وقت تک وہیں رہو  
جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس معاملہ میں کوئی فیصلہ نہ فرمادیں۔ ہلال  
بن امیہ کی بیوی نے حضورؐ سے آکر عرض کیا کہ ہلال بن امیہ  
بہت بوزھ ہو چکے ہیں اور اپنا کام خود نہیں کر سکتے اور نہ ہی ان  
کے پاس کوئی خادم ہے اگر میں ان کی خدمت کروں تو کیا یہ  
حضورؐ کی مرضی کے خلاف ہو گا، فرمایا نہیں، مگر دو تم سے قربت  
نہ کریں، انہوں نے کہا، بخدا انہیں تو اس چیز کی رغبت ہی نہیں  
اور خدا کی قسم جس دن سے ان کا یہ واقعہ ہوا ہے وہ برابر رو رہے  
ہیں، میرے گھر والوں نے مجھ سے کہا کہ اگر تم بھی حضورؐ سے  
اپنی بیوی کے لئے اجازت لے لو جس طرح ہلال کی بیوی نے لی  
ہے تو تمہاری بیوی تمہاری خدمت کر دیا کرے گی، میں نے کہا  
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کی استدعا نہیں  
کروں گا، معلوم نہیں آپ کیا جواب دیں اور پھر میں جو ان آدمی  
بھی ہوں، اس طرح دس راتیں اور گزر گئیں جس وقت سے  
مجھے کلام کرنے کی ممانعت ہوئی تھی اس وقت سے جب پچاس  
راتیں پوری ہو گئیں اور پچاسویں رات کی صبح کو میں اپنے گھر ہی  
میں صبح کی نماز پڑھ کر اس حالت میں بیٹھا تھا جس کا خدا نے  
ہمارے حق میں تذکرہ کیا ہے، میری طبیعت بے چین تھی اور  
زمین باوجود کشادگی کے مجبور تھک تھی، اچانک مجھے ایک منادی  
کی آواز سنائی دی جو کہ کوہ سلع پر انتہائی بلند آواز میں کہہ رہا تھا کہ  
اے کعب بن مالک خوش ہو جاؤ میں سجدہ میں گر پڑا ہوں سمجھ گیا  
کہ کشائش کی صورت پیدا ہو گئی ہے نماز فجر کے بعد آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو ہماری توبہ قبول ہو جانے کی  
اطلاع دے دی تھی اور لوگ ہمیں خوشخبری دینے کے لئے چل  
دیئے تھے اور کچھ لوگ میرے دونوں ساتھیوں کو خوشخبری  
دینے کے لئے آئے تھے اور ایک آدمی گھوڑے کو اڑائی لگا کر میری  
طرف چل دیا تھا نیز قبیلہ اسلم کا ایک شخص دوڑ کر پہاڑ پر چڑھ گیا

جَاءَنِي النَّبِيُّ سَبْعَ مَرَّاتٍ صَوْتُهُ يُشْتَرِي قَنْزَ ثَمَرٍ  
لَهُ تَوْبَتِي فَكَسَوْنَهُمَا بِأَيَّاهُ يَبْشَارَتِهِ وَاللَّهُ مَا  
أَعْلَمُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعْرَضْتُ تَوْبَتِي  
فَلَبَسْتُهُمَا فَانْطَلَقْتُ أَتَاثُمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَقَانِي النَّاسُ قَوْجًا قَوْجًا  
يُهَنِّوْنِي بِالتَّوْبَةِ وَيَقُولُونَ لَتَهْتَنِكَ تَوْبَةُ اللَّهِ  
عَنَيْكَ حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ  
وَحَوْنَةُ النَّاسِ فَقَامَ طَنْحَةُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ يُهْرَوِلُ  
حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَانِي وَاللَّهُ مَا قَامَ رَجُلٌ مِنْ  
الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ قَالَ فَكَانَ كَعَبٍّ لَا يَنْسَاهَا  
يَطْنَحُهُ قَالَ كَعَبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَرُوقُ  
وَجْهَهُ مِنَ السُّرُورِ وَيَقُولُ أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَوْءٍ  
عَنَيْكَ مُنْذُ وَلَدْتُكَ أُمُّكَ قَالَ فَقُلْتُ أَمِنْ عَنَيْكَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَا بَلْ مِنْ  
عِنْدِ اللَّهِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهَهُ كَأَنَّ رَجُلًا قَطَعَهُ  
فَمَرَّ قَالَ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا جَلَسْتُ  
بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ  
أَنْجِلَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ  
لَكَ قَالَ فَقُلْتُ فَإِنِّي أَمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي  
بِخَيْرٍ قَالَ وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ إِنَّمَا  
أَنْجَانِي بِالصَّدَقِ وَإِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحْدِثَ  
إِلَّا حَبْلًا مَا بَقِيَتْ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ أَنْ  
أُحْدِثَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللَّهُ فِي صَدَقِ

اور گھوڑا سوار کے پہنچنے سے پہلے مجھے آواز آگئی تھی، غرض جب  
وہ شخص میرے پاس آیا جس کی بشارت کی آواز میں نے سنی تھی  
تو میں نے اپنے دونوں کپڑے اتار کر اسے پہنا دیئے، پھر اس  
روز میرے پاس ان دونوں کپڑوں کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہیں تھا  
اور خود عاریتاً ملگ کر دو کپڑے پہن لئے اور خدمت گرائی میں  
حاضری کے ارہوہ سے چل دیا (راستہ میں) گروہ در گروہ آدی مجھے  
ملتے اور توبہ قبول ہونے کی مبارکباد دیتے اور کہتے مبارک ہو محمد  
تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول فرمائی، بالآخر میں مسجد میں داخل  
ہوا، حضور انورؐ مسجد میں تشریف فرما تھے اور صحابہ کرامؓ حلقہ  
بنائے بیٹھے تھے، طلحہ بن عبید اللہ اٹھ کر ایک آئے اور مجھ سے  
مصافحہ کیا، اور مبارکباد دی، خدا کی قسم طلحہؓ کے علاوہ اور کوئی  
مہاجر نہیں اٹھا، کعبؓ طلحہؓ کے اس فعل کو کبھی فراموش نہ  
کر سکے، کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے حضورؐ کو سلام کیا  
تو چہرہ مبارک خوشی سے چمک رہا تھا، فرمایا روز پیدائش سے لے  
کر آج تک جو دن تم پر گزرے ہیں ان میں سب سے بہترین دن  
کی بشارت ہو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حضورؐ کی طرف  
سے یہ "معانی" ہے یا اللہ تعالیٰ کی جانب سے؟ فرمایا نہیں بلکہ اللہ  
تعالیٰ کی جانب سے ہے اور حضورؐ کی عادت تھی کہ خوشی کے  
وقت چہرہ انور چمک اٹھتا تھا، گویا کہ چاند کا ٹکڑا ہے اسی سے ہم  
آپؐ کی مسرت معلوم کر لیتے تھے، الغرض جب میں حضورؐ کے  
سامنے جا کر بیٹھا تو عرض کیا یا رسول اللہ میری توبہ کی تکمیل یہ  
ہے کہ اپنے کل مال سے دست بردار ہو جاؤں اور خدا اور اس  
کے رسولؐ کی خدمت میں بطور صدقہ پیش کر دوں، نبی اکرمؐ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ مال اپنے پاس روکے رکھو، یہی  
تمہارے لئے بہتر ہے، میں نے عرض کیا میں اپنا وہ حصہ روکے  
لیتا ہوں جو خیر میں ہے، اس کے بعد میں نے عرض کیا یا رسول  
اللہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سچائی کی بدولت نجات دی ہے اب میری  
توبہ کی تکمیل یہ ہے کہ جب تک زندگی رہے کچھ بولتا رہوں،



الْحَدِيثُ مِنْهُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا أَحْسَنَ مِمَّا  
 أُبَدِّلُنِي اللَّهُ بِهِ وَاللَّهُ مَا تَعَمَّدَتْ كَذِبَهُ مِنْهُ قُلْتُ  
 ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى  
 يَوْمِي هَذَا وَبَنِي نَارُ جَوْ أَنْ يَحْفَظَنِي اللَّهُ فِيمَا  
 بَقِيَ قَالَ فَأَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ( لَقَدْ تَابَ اللَّهُ  
 عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ  
 فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ  
 فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ  
 رَحِيمٌ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّى إِذَا  
 ضَاغَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ  
 عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ ) حَتَّى بَلَغَ ( يَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
 آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ) قَالَ  
 كَعْبٌ وَاللَّهِ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ  
 بَعْدَ إِذْ هَدَانِي اللَّهُ إِلَى اسْتِثْمَانِ أَغْظَمَ فِي نَفْسِي  
 مِنْ صِدْقِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَنْ لَا أَكُونَ كَاذِبُهُ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ  
 كَذَبُوا إِنَّ اللَّهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أَنْزَلَ  
 الْوَحْيَ شَرٌّ مَا قَالَ لِأَحَدٍ وَقَالَ اللَّهُ ( سَيَحْلِفُونَ  
 بِاللَّهِ أَنْكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لَنُعْرَضُوا  
 عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رَجَسٌ وَمَا وَاعَدُ  
 جَهَنَّمَ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ يَحْلِفُونَ لَكُمْ  
 يُعْرَضُوا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرَضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا  
 يَرْضَى عَنْ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ) قَالَ كَعْبٌ كُنَّا  
 حَلَفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أَوْلِيكَ الَّذِينَ قَبْلَ  
 مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ  
 حَلَفُوا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْحَأَ رَسُولُ  
 اللَّهِ عَنِّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْنَا حَتَّى قَضَى

حضرت کعب بیان کرتے ہیں بخدا جب میں نے یہ بات حضور  
 سے عرض کی، میری دانست میں سچائی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے  
 کسی مسلمان کی ایسی آزمائش نہیں کی جیسی کہ میری کی اور بخدا  
 اس وقت سے لے کر آج تک میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا،  
 پھر آئندہ کے لئے بھی امید ہے کہ اللہ مجھے جھوٹ سے محفوظ  
 رکھے گا، اسی واقعہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے (سورہ توبہ کی) یہ  
 آیتیں نازل فرمائی، لہذا تائب اللہ ارے، اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم اور  
 مہاجرین و انصار کے حال پر توجہ فرمائی جنہوں نے تنگی کی حالت  
 میں پیغمبر کا ساتھ دیا تھا۔ آخر آیت رونک و حیم تک، اور ان تین  
 مخصوص کے حال پر بھی توجہ فرمائی جن کا معاملہ ملوثی چھوڑ دیا  
 گیا تھا، یہاں تک کہ ان کی پریشانی کی یہ نوبت پہنچی، کہ زمین  
 باوجود اپنی فراخی کے ان پر تنگی کرنے لگی، آخر آیت یا ایہا  
 الذین آمنوا اتقوا اللہ وكونوا مع الصادقین تک، کعب بیان  
 کرتے ہیں خدا کی قسم جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی  
 دولت سے نوازا آج تک کوئی نعمت بھی اس سچائی سے بڑھ کر  
 ثابت نہیں ہوئی، اگر میں بھی جھوٹ بول دیتا، تو جس طرح اور  
 جھوٹ بولنے والے تباہ و برباد ہوئے میں بھی ہو جاتا، نزول وحی  
 کے وقت اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولنے والوں کی بہت مذمت  
 فرمائی، چنانچہ ارشاد ہے، سحلفون باللہ ارے یعنی ہاں اب وہ  
 تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھائیں گے (کہ ہم معذور  
 تھے) جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے تاکہ تم انہیں ان کی  
 حالت پر چھوڑ دو، سو تم ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دو، وہ لوگ  
 بالکل گمراہ ہیں اور ان کا تھکانا دوزخ ہے، ان کاموں کے بدلہ  
 میں جو وہ کیا کرتے تھے، یہ اس لئے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم  
 ان سے راضی ہو جاؤ، تو تم اگر ان سے راضی بھی ہو جاؤ تو اللہ  
 تعالیٰ ایسے لوگوں سے راضی نہیں ہو گا، کعب بیان کرتے ہیں کہ  
 ہم تین آدمیوں کا معاملہ ان لوگوں سے پیچیدہ رہ گیا تھا جنہوں  
 نے دربار رسالت میں قسمیں کھا کر عذر خواہی کی تھی اور

فِيهِ فَبَذَلَتْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ( وَ عَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَفُوا ) وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مَعًا خَلَفًا نَخْلَفْنَا عَنِ الْغَزْوِ وَإِنَّمَا هُوَ تَحْلِيفُهُ إِيَّانَا وَإِنْ جَاؤُهُ أَمَرْنَا عَمَّنْ خَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ \*

حضور نے ان کی معذرت بھی قبول فرما کر ان سے بیعت لی تھی اور ان کے لئے دعا مغفرت بھی فرمائی تھی اور ہمارے معاملہ میں حضور نے کوئی فیصلہ نہیں دیا تھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے خود فیصلہ فرمادیا۔ و علی الثلثة الذین خفوا اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم جہاد سے پیچھے رہ گئے تھے بلکہ پیچھے رہ جانے کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے معاملہ کو بن لوگوں کے بعد میں رکھا جنہوں نے قسمیں کھا کھا کر حضور کے سامنے معذرت پیش کی پھر آپ نے ان کی معذرت کو قبول فرمایا۔

(تاکدہ) اس روایت سے بہت سے فوائد حاصل ہوئے مثلاً اہل بدر اور اہل عقبہ کی فضیلت مسلمانان کی بحیثیت کوئی کرے تو اس کی تردید کرنا، سفر سے آتے وقت مسجد میں جا کر دو رکعت پڑھنا، اہل بدعت سے ملاقات اور سلام و کلام کا ترک کر دینا، خوشخبری کا انتخاب، خوشخبری دینے والے کے ساتھ حسن سلوک کرنا، ملاقات کے وقت مصافحہ کا انتخاب، اصحاب فضل کے لئے کھڑا ہونا، خوشی کے مقامات میں صدقہ و خیرات کرنا، مبارک پار کا انتخاب، نیز معلوم ہوا کہ اطاعت اللہ اور اطاعت الرسول عزیز داری پر مقدم ہے اور یہ کہ صحابہ کرام اور خود جناب نبی اکرمؐ اس بات کا اعتقاد رکھتے تھے کہ عالم الغیب صرف ذات خداوندی ہی ہے اس کے علاوہ اس حدیث میں اور بہت فوائد ہیں جو امام نووی نے شرح نووی میں نقل کئے ہیں۔

۲۳۰۰۔ محمد بن رافع، عیسیٰ بن عقیل، عقیل، ابن شہاب سے یونس عن الزہری کی سند کے ساتھ حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۳۰۱۔ عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، محمد بن عبد اللہ بن مسلم، زہری، عبد الرحمن بن عبد اللہ، عبید اللہ بن کعب بن مالک بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب بن مالکؓ سے ان کا واقعہ سنا جب کہ وہ جنگ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہ گئے تھے اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی یونس کی روایت سے اس روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جہاد پر تشریف لے جاتے تو اکثر تو یہ فرماتے، لیکن اس غزوہ میں آپؐ نے صاف صاف بیان فرمایا تھا، اور محمد بن عبد اللہ بن مسلم کی روایت میں ابو خثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں ہے اور نہ ہی ان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات مذکور ہے۔

۲۳۰۰۔ وَ حَدَّثَنِي مُعَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا جُعَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ مَوَاضِعُ \*  
۲۳۰۱۔ وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْلٍ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا مُعَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ ابْنُ أَحِبِّي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُيَيْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَصَافَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ عَلَى يُونُسَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَمًا يُرِيدُ غَزْوَةَ إِلَّا وَرَى بِغَيْرِهَا حَتَّى



كَانَتْ بِلَاكَ الْغَزْوَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ ابْنِ  
أَحْبَسِ الرَّهْزَرِيِّ أَبَا عُبَيْدَةَ وَلِحُوقَهُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

۲۳۰۲ - وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا  
الْحُسَيْنُ بْنُ أُغَيْنٍ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ  
عَنِ الرَّهْزَرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ كَعْبٍ بَنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ  
وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ أُصِيبَ بِصَرِّهِ وَكَانَ  
أَعْلَمَ قَوْمِهِ وَأَوْفَاهُمْ بِأَحَادِيثِ أَصْحَابِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي  
كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ نَبَّأَ  
عَنْهُمْ يُحَدِّثُ أَنَّهُ لَمْ يَتَحَفَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ  
غَزْوَتَيْهِ وَمَا قَالَ الْحَدِيثُ وَقَالَ فِيهِ وَغَزَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَاسٍ كَثِيرَ يَزِيدُونَ  
عَلَى عَشْرَةِ أَلْفٍ وَلَمْ يَجْمَعُهُمْ دِيْوَانٌ حَافِظٌ \*

۲۳۰۲ - سلمہ بن شیبہ، حسن بن اسلم، معقل، زہری،  
عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب، حضرت عبید اللہ بن کعب بن  
مالک سے روایت ہے اور وہ کعب بن مالک کے (ان کے چچا) سے  
ہو جانے کے بعد) قائد تھے، اور وہ اپنی قوم میں سب سے زیادہ  
علم رکھتے تھے اور سب سے زیادہ انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کی احادیث یاد تھیں، کعب بن مالک ان تین حضرات میں  
سے تھے جن کی اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول فرمائی، کعب بیان  
کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف دو  
جہادوں کے علاوہ اور کسی جہاد میں پیچھے نہیں رہے اور بقیہ  
روایت بیان کی باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ حضور نے بہت  
سے مسلمانوں کے ساتھ جہاد کیا جن کی تعداد دس ہزار سے  
زیادہ تھی اور کسی غشی کا دفتر ان کا شمار نہیں کر سکتا تھا۔

(فقہ) ابو زرہ رازی فرماتے ہیں کہ ستر ہزار صحابہ کرام تھے اور ان احقاق بیان کرتے ہیں کہ تیس ہزار کی تعداد تھی، باقی ٹھیک ٹھیک  
مقدار معلوم نہیں ہے اور ان دونوں اقوال میں علمائے کرام نے تطبیق پائی صورت بیان کی ہے کہ امام رازی نے مجاہدین اور ان کے ساتھ  
رہنے والوں سب کا شمار کیا ہے اور ابن اسحاق نے صرف مجاہدین ہی کا شمار کیا ہے، امام نووی نے فرمایا ہے کہ زیادہ مشہور قول ابن اسحاق کا ہے  
اوسکی صحیح ہے۔

(۳۷۰) بَابُ فِي حَدِيثِ الْإِفْكِ وَقَبُولِ  
تَوْبَةِ الْقَاضِي \*

۲۳۰۳ - حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْمَالِطِيُّ ح  
وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ  
بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَ  
قَالَ الْمَاجَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ  
وَالسَّيْفِيُّ حَدِيثُ مَعْمَرٍ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ وَابْنِ

بَاب (۳۷۰) حَدِيثِ الْإِفْكِ وَتَوْبَةِ الْقَاضِي  
وَالْوَلِیُّ كِتَابُ الْقَبُولِ هُوَ -

۲۳۰۳ - حبان بن موسیٰ، عبد اللہ بن مبارک، یونس بن یزید  
المی (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد بن  
حمید، عبد الرزاق، معمر، سعید بن مسیب، اور عروہ وعلقمہ اور  
عبید اللہ بن عبد اللہ سب حضرت عائشہ کی روایت نقل کرتے  
ہیں کہ جب ان پر تہمت لگانے والوں نے تہمت لگائی اور جو  
کچھ کہنا تھا سو کہا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی اس تہمت سے پاکی

رابع قال يونس ومعمّر جميعاً عن الزهري  
 أخبرني سعيد بن المسيّب وعروة بن الزبير  
 وعلقمة بن وقاص وعبيد الله بن عبد الله بن  
 عثمان بن مسعود عن حديث عائشة زوج النبي  
 صلى الله عليه وسلم حين قال لها أهل الباقية  
 ما قالوا فبرأها الله مما قالوا وكلهم حديثي  
 صائفة من حديثها وبعضهم كان أوعى  
 لحديثها من بعض وأثبت اقتصاصاً وقد وعيت  
 عن كل واحد منهم الحديث الذي حدثني  
 وبعض حديثهم يصدق بعضها ذكرنا أن عائشة  
 زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أراد أن  
 يخرج سفرًا أفرغ بين نسائه فأيّهن خرج  
 سهمها خرج بها رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم معه قالت عائشة فأفرغ بيننا في غزوة  
 غزاه فخرج فيها مني فخرجت مع رسول  
 الله صلى الله عليه وسلم وذلك بعد ما أنزل  
 الحجاب فانا أحمل في هودجي وأنزل فيه  
 مسبرنا حتى إذا فرغ رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم من غزوه وقفل ودنونا من المدينة  
 أذن لبلّة بالرحيل فقمّت حين أذنوا بالرحيل  
 فمسيّت حتى جاوزت الحيش فلما قضيت  
 من شأني أقبلت إلى الرحل فمسيّت صدري  
 فإذا عقدي من جرح ظنار قد انقطع فرجعت  
 فالتصت عقدي فحبسني تغاوة وأقبل الرحط  
 الذين كانوا يرحلون لي فحملوا هودجي  
 فرحلوه على بعيري الذي كنت أركب وهم  
 يحسبون أنني فيه قالت وكانت النساء إذ ذاك

بیان فرمائی، زہری بیان کرتے ہیں کہ ان سب حضرات نے اس  
 حدیث کا ایک ایک ٹکڑا بیان کیا اور بعض بعض سے زیادہ یاد  
 رکھنے والے اور عمدہ بیان کرنے والے تھے اور میں نے ہر ایک  
 سے حدیث سنی اور بعض کی حدیث بعض کی تصدیق کرنے وال  
 تھی، چنانچہ حضرت عائشہ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان  
 کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر پر  
 تشریف لے جاتا چاہتے تو اپنی بیویوں میں قرعہ ڈالتے جس کا نام  
 نکل آتا اسے ساتھ لے جاتے (ایک مرتبہ) جہاد کو تشریف  
 لے گئے اور قرعہ میں میرا نام نکل آیا میں آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے ساتھ چل دی، یہ واقعہ پردہ کا حکم نازل ہونے  
 سے بعد کا ہے چنانچہ میں محمل میں سوار ہو کر چلتی تھی اور جہاں  
 کہیں پڑاؤ ہوتا تھا میرا محمل اٹھا لیا جاتا تھا، غرض ہم چل دیے  
 جہاد سے فارغ ہو کر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس  
 ہوئے اور مدینہ کے قریب ہم سب پہنچ گئے تو ایک رات کو  
 حضور نے کوچ کا اعلان کر دیا، اعلان سنتے ہی میں بھی اٹھی اور  
 بیویاں جا کر لشکر سے نکل کر قضاء حاجت سے فارغ ہو کر منزل  
 پر آئی، سینہ ٹول کر دیکھا تو ظنار کی پوتھ کا پار (جو میں پہنے  
 ہوئے تھی) نہ معلوم کہیں ٹوٹ کر گر گیا، فوراً میں اس کی تلاش  
 کے لئے ٹولی، لیکن تلاش کرنے میں دیر لگ گئی جو گروہ میرا  
 کچاہہ کستا تھا اس نے میرے محمل کو اٹھا کر اسی اونٹ پر رکھ دیا  
 جس پر میں سوار ہوتی تھی کیونکہ ان لوگوں کا خیال تھا کہ میں  
 محمل کے اندر ہوں گی اس زمانہ میں عورتیں ہلکی پھلکی ہوتی  
 تھیں، فرہہ اندام اور بھاری بھر کم نہ ہوتی تھیں، کھانا تھوڑا کھانا  
 کرتی تھیں اور میں تو ویسے بھی نوخیز لڑکی تھی، اس لئے جن  
 لوگوں نے محمل اٹھا کر رکھا ان کو محمل کی گرانی کا امتیاز نہ ہو رہا اور  
 اونٹ اٹھا کر وہ لوگ چل دیے اور لشکر کے چلے جانے کے بعد  
 مجھے ہار مل گیا، میں پڑاؤ پر پھر آئی اور خیال کیا کہ جب میں  
 لوگوں کو نہ ملوں گی تو یہیں لوٹ کر آئیں گے، میں اپنی جگہ



خِفَافًا لَمْ يُهَيِّئُوا وَلَمْ يَغْتَسِبُوا اللَّحْمُ إِنَّمَا يَأْكُلُونَ  
الْعُثْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَكْبِرِ الْقَوْمُ ثِقَلُ  
الْهُودَجِ حِينَ رَحَلُوهُ وَرَفَعُوهُ وَكَانَتْ جَذَارِيَّةَ  
حَدِيثَةِ الْمَسْنِ فَبَغَوْا الْحِمْلَ وَسَارُوا وَوَجَدْتُ  
عَقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْحَيْشُ فَجَنْتُ مَنَازِلَهُمْ  
وَلَيْسَ بِهَا ذَاغٌ وَلَا مُحْبِبٌ فَتَيَمَّمْتُ مَنَزِلِي  
الَّذِي كُنْتُ فِيهِ وَظَنَنْتُ أَنَّ الْقَوْمَ سَيَقْبِذُونِي  
فَمَرَجَعُونَ إِلَيَّ فَبَيَّنَّا أَنَا جَانِسَةٌ فِي مَنَزِلِي عَلَى بَنِي  
عَيْنِي فَيَمَّتْ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعْظَلِ السُّلَمِيُّ  
نَا الذُّكُونِي قَدْ عَرِمَ مِنْ وَرَاءِ الْحَيْشِ فَادْلَجَ  
فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنَزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ  
فَأَتَانِي فَعَرَفَنِي حِينَ رَأَيْتُ وَقَدْ كَانَ يَرَانِي قَبْلَ  
أَنْ يُضْرَبَ الْحِجَابُ عَلَيَّ فَاسْتَبَقْتُ  
بِاسْتِرْحَاجِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَخَصَمْتُ وَجْهِي  
بِحِجَابِي وَاللَّهُ مَا يُكْمِنُنِي كَلِمَةً وَلَا مَجْعَةً  
مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْحَاجِهِ حَتَّى أَتَا حِجَّتَهُ  
فَوَطِئَ عَلَيَّ يَدَهَا فَرَكِبْتُهَا فَأَنْطَلَقَ يَقُودُ بِي  
الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الْحَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُوْغِرِينَ  
فِي نَحْرِ الظُّهَيْرَةِ فَهَلَلْتُ مِنْ هَلَلِكُ فِي شَأْنِي  
وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى كَثْرَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ  
سُؤْلُ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاسْتَكْنَيْتُ حِينَ قَدِمْنَا  
الْمَدِينَةَ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَهْلِ  
الْبَاقِ وَلَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ بِرَيْبِي  
فِي وَجْهِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ  
حِينَ أَشْتَكِي بِتَعَايُنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُنِي ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ تَبْكُمُ فَلَاكَ  
بِرَيْبِي وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتَّى عَرَجْتُ بَعْدَ مَا

میں بیٹھی ہوئی تھی کہ آنکھوں میں نیند کا جوش آیا اور میں سو  
گئی، صفوان بن معطل سلمیٰ ذکوانی لشکر کے پیچھے آخر شب میں  
سو گیا تھا چھٹی رات کو چل کر صبح کو میرے پر اوپر پہنچا اور  
سوئے ہوئے آدمی کا ایک بٹہ اسے نظر آیا، پاس آیا تو اس نے  
مجھے پہچان لیا کیونکہ پردہ کے حکم سے پہلے اس نے مجھے دیکھا ہوا  
تھا، دیکھ کر اس نے انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا، میں اس کی آواز  
سے بیدار ہو گئی اور اوڑھتی سے منہ چھپا لیا خدا کی قسم اس نے  
مجھ سے کوئی بات نہیں کی اور سوائے انا اللہ وانا الیہ راجعون کے  
میں نے اس سے کوئی بات نہیں سنی، غرض اس نے اپنی اونٹنی  
بٹھادی، میں اس کے ہاتھ کے سہارے سوار ہو گئی اور وہ اونٹنی  
کی مہار پکڑے چل دیے یہاں تک کہ لشکر میں پہنچ گئے، لشکر  
والے ٹھیک دویہر میں سخت گرمی کے وقت ایک جگہ اتر پڑے  
تھے، میرے اس واقعہ میں (بدگمانی کر کے) ہلاک ہونے والے  
ہلاک ہو گئے اور سب سے بڑی افسرانہندی کا زمرہ اور عبد اللہ بن  
ابی منافق تھا، مدینہ میں پہنچ کر میں ایک مہینہ تک بیمار رہی،  
لوگ بہتان تراشوں کے قول پر غور و خوض کرتے رہے مگر  
مجھے اس کا کوئی احساس نہ تھا، ہاں بیماری کے زمانہ میں اس بات  
سے ضرور شک ہوتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری  
بیماری کے زمانہ میں جو مہربانیاں فرمایا کرتے تھے وہ اس بیماری  
کے زمانہ میں مجھے نظر نہیں آئیں، اتنی بات ضرور تھی کہ  
حضور شریف لانے کے بعد فرمایا کرتے تھے، تمہارا کیا حال  
ہے، اس سے مجھے شک ہوتا تھا، مگر کسی برائی کا مجھے شعور بھی نہ  
تھا، بالآخر میں لا غری اور کمزوری کی حالت میں باہر نکلی، اور  
میرے ساتھ ام مسلمہ بھی تھیں، اور مناصح کی طرف چل دی  
مناصح اس زمانہ میں بہار بیت الخلا تھا اور ہم راتوں رات وہاں  
جاتے تھے، اس وقت ہماری حالت بالکل ابتدائی عربوں کی  
طرح تھی کہ گھروں میں بیت الخلا بنانے سے ہمیں تکلیف  
ہوتی تھی، ام سلمہ ابورہم بن مطلب بن مناف کی بیٹی تھی اور

نَفَعْتُ وَخَرَجْتُ مَعِيَ أَمْ مِسْطَحٌ قَبْلَ الْمَنَاصِبِ  
وَهُوَ مُتَبَرِّزُنَا وَلَا تَخْرُجُ إِلَّا نِيْلًا إِلَى نِيْلٍ وَذَلِكَ  
قَبْلَ أَنْ تَتَجَدَّ الْكَتِفَ قَرِيبًا مِنْ بَيْوتِنَا وَأَمَرْنَا أَمْرُ  
الْعَرَبِ الْأَوَّلِ فِي التَّزْوِ وَكُنَّا تَنَادِي بِالْكَتِفِ أَنْ  
تَتَجَدَّهَا عِنْدَ بَيْوتِنَا فَأَنْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ  
رَهْمِي بِنْتُ أَبِي رَهْمٍ بِنِ الْمُطَّلِبِ بِنِ عَبْدِ مَنَافٍ  
وَأُمُّهَا ابْنَةُ صَخْرٍ بِنِ عَامِرٍ حَالَةَ أَبِي بَكْرٍ  
الْمُصَدِّقِ وَابْنُهَا مِسْطَحٌ بِنِ أُمِّ ثَامَةَ بِنِ عَبَّادٍ بِنِ  
الْمُطَّلِبِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَبِنْتُ أَبِي رَهْمٍ قَبْلَ بَنِي  
حِمْيَرَ فَرَحْنَا مِنْ شَأْنِنَا فَعَثَرْتُ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي  
مِرْطَبِهَا فَقَالَتْ تَعَسَّ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بَنَسَ مَا  
قُلْتَ أَتَسْبِيْنِ رَجُلًا قَدْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ أَيْ  
هَتَاذَ أَوْ لَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ قُلْتُ وَمَاذَا قَالَ  
قَالَتْ فَأَخْبَرْتَنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْلَاقِ فَأَزْدَدْتُ  
مَرَضًا إِلَى مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَنِي قَدْخَلِ  
عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ  
قَالَ كَيْفَ بَيْكُم قُلْتُ أَتَأْذُنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ  
قَالَتْ وَأَنَا حَبِيطٌ أُرِيدُ أَنْ أَتَيَقِّنَ الْخَبَرَ مِنْ  
قَبْلِهِمَا فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ يَا أُمِّي يَا أُمَّتَاهُ مَا  
يُحَدِّثُ النَّاسُ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هُوَنِي عَنَيْكُمُ  
فَوَاللَّهِ لَقَنَّمَا كَانَتْ امْرَأَةٌ قَطُ وَضِيعَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ  
يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ إِنَّا كَثُرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ قُلْتُ  
مُسْحَانُ اللَّهِ وَقَدْ تُحَدِّثُ النَّاسُ بِهِذَا قَالَتْ  
فَبَكَيْتُ بِلَيْلِكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرُقُّ لِي  
دَمْعٌ وَلَا أَكْتَجِلُ بَنُومٌ ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَبْكِي وَدَعَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي  
طَالِبٍ وَأَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبِثْتُ الْوَسْطَى

اس کی ماں صخر بن عامر کی بیٹی تھی جو حضرت ابو بکر کی خالہ  
تھیں، ام مسطح کے شوہر کا نام اثاثہ بن عباد بن مطلب تھا،  
غرض ضرورت سے فارغ ہو کر میں اور ام مسطح گھر کو آئے،  
راستے میں ام مسطح اپنی بوڑھی مٹی میں الجھ کر گریں اور بولیں کہ  
مسطح ہلاک ہو، میں نے کہا تم نے برا کہا، کیا تو ایسے آدمی کو  
کوستی ہے جو بدر میں شریک تھا، کہنے لگی، بھولی عورت کیا تم نے  
اس کا قول نہیں سنا؟ میں نے کہا، اس کا کیا قول ہے، ام مسطح  
نے تہمت تراشوں کا قول بیان کیا، یہ سن کر میری بیماری میں  
اس سے اور اضافہ ہو گیا، گھر میں واپس آئی، آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور سلام علیک کے بعد فرمایا، تمہارا  
کیا حال ہے، میں نے کہا، کیا آپ کی طرف سے اجازت ہے کہ  
میں اپنے والدین کے ہاں چلی جاؤں، اس گزارش کی وجہ یہ تھی  
کہ میں اپنے والدین سے اس خبر کی تصدیق کرنا چاہتی تھی،  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی، میں اپنے  
والدین کے مکان پر چلی آئی، اور والدہ سے دریافت کیا، لوگ  
کیا چہ میگوئیاں کر رہے ہیں، والدہ نے کہا، بیٹی تو رنج نہ کر،  
کیونکہ خدا کی قسم اگر کوئی چمکیلی عورت ہو اور اس کی سونکیں  
بھی ہوں اور اس کا شوہر اسے چاہتا بھی ہو تو سونکیں اس پر بڑی  
بڑی باتیں رکھ دیتی ہیں، میں نے کہا سبحان اللہ لوگ کیا چہ  
میگوئیاں کر رہے ہیں، الغرض میں اس رات روتی ہی رہی صبح  
ہوئی تب بھی میرے آنسو نہ تھمے، اور نہ خیمہ آئی، صبح کو درہی  
تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا بیوی کو طلاق  
دینے کے معاملہ میں مشورہ کرنے کے لئے علیؑ اور اسامہؓ کو  
طلب فرمایا کیونکہ وحی میں توقف ہو گیا تھا، اسامہؓ نے وہی  
مشورہ دیا جو انہیں معلوم تھا کہ ان کی بیوی پاک و امین ہے اور  
رسول اللہؐ کو اپنی بیویوں سے محبت ہے اور عرض کیا، یا رسول  
اللہؐ وہ آپ کی بیوی میں مجھے کو تو کسی بدی کا علم نہیں ہے مگر  
حضرت علیؑ نے فرمایا یا رسول اللہؐ خدا نے آپ کے لئے عقلی



يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ قَالَتْ فَأَمَّا أَسَمَةُ بْنُ  
زَيْدٍ فَأَمَّارٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَبِالَّذِي يَعْلَمُ  
فِي نَفْسِهِ لَهُمْ مِنَ الْوُدِّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُمُ  
أَهْلُكَ وَلَا تَعْلَمُ إِلَّا عَجَبًا وَأَمَّا عِنِّي بِنُ أَيْ  
طَالِبٍ فَقَالَ لَمْ يُصْبِقِ اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ  
مِوَاهَا كَبِيرٌ وَإِنْ تَسْأَلِ الْجَارِيَةَ تَصَدِّقُكَ قَالَتْ  
فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَبْرَةَ  
فَقَالَ أَيْ رَبْرَةُ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِثُكَ مِنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ رَبْرَةُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ  
رَأَيْتِ عَنْهَا أَمْرًا قَطُّ أَغْيَضَهُ عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ  
أَنَّمَا جَارِيَةُ حَدِيثُ السَّنِ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا  
فَتَأْتِي الدَّاحِجُ فَتَأْكُذُّهُ قَالَتْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنِيرِ فَاسْتَعْلَزَ مِنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلُولٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْجَنْبِ يَا  
مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْتَبِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَ  
أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي  
إِلَّا عَجَبًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا  
عَجَبًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي فَقَامَ  
سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ أَنَا أَعْلَزُكَ مِنْهُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ وَإِنْ  
كَانَ مِنَ الْخِزْرَانِ الْعِزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ  
قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْعِزْرَجِ  
وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا وَلَكِنْ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ  
فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ لَا تَقْتُلُهُ  
وَلَا تَقْبِرُ عَلَى قَتْلِهِ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ  
ابْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ

نہیں رکھی ہے اس کے علاوہ عورتیں بہت ہیں، اگر آپ خادمہ  
کو بلا کر دریافت کریں گے تو وہ آپ کو سچ بتا دے گی، حضور  
نے بربرہ کو بلایا اور فرمایا بربرہ، تم کو عائشہ کی طرف سے کوئی  
شک کی بات (کبھی) نظر آئی، بربرہ نے جواب دیا قسم ہے اس  
خدا کی جس نے آپ کو برحق رسول بنا کر بھیجا ہے میں نے  
حضرت عائشہ میں کوئی بات نکتہ چینی کے قابل نہیں دیکھی،  
صرف اتنی بات ہے کہ وہ کس لڑکی ہے مگر گوندھلا ہوا آٹا چھوڑ  
کر سو جاتی ہے، اور بکری کا بچہ اس کو آکر کھا جاتا ہے، اس کے  
بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر  
عبداللہ بن ابی بن سلول سے جواب طلب کیا اور ارشاد فرمایا کہ  
اے گروہ مسلماناں ایسے شخص کی طرف سے کون جواب دے  
سکتا ہے جس کی جانب سے مجھے اپنے گھر والوں سے متعلق  
اذیت پہنچی ہے، خدا کی قسم مجھے تو اپنی بیوی میں کوئی برائی نظر  
آئی اور لوگوں نے جس آدمی کا میرے سامنے نام لیا ہے اس  
میں میری دانست میں بدی نہیں ہے (مغویں) وہ تو میرے گھر  
کے اندر صرف میرے ساتھ چلنا کرتا تھا یہ سن کر حضرت سعد  
بن معاذ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں جواب دیتا  
ہوں، اگر وہ شخص لوگ میں سے ہو گا تو ہم اس کی گردن ماریں  
گے اور اگر ہمارے خزر جی بھائیوں میں سے ہو گا تو آپ ہم کو  
جو حکم دیں، ہم اس کی تعمیل کریں گے، سعد بن معاذ کا قول سن  
کر بعد بن عبادہ سردار خزر جی اٹھے، یہ آدمی تو نیک تھے مگر اس  
وقت ان کو کچھ جاہلانہ حمیت آگئی، سعد بن معاذ سے کہنے لگے،  
خدا کی قسم تم اس کو قتل نہ کرو گے اور نہ کر سکو گے اوپر سے  
سعد بن معاذ کے چچا ابوبھائی اسید بن حفیر نے سعد بن عبادہ کو  
جواب دیا تم جھوٹ کہتے ہو، خدا کی قسم ہم اس کو قتل کر دیں گے  
تم منافق ہو کہ منافق کی طرف سے لڑتے ہو، غرض اس اور  
خزر جی دونوں قبیلوں کو جوش آگیا، اور باہم لڑائی کی تیاری ہو گئی  
اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے

كَذَبْتُ نَعْمَرُ اللَّهُ لَتَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ نَجَادِلُ  
عَنِ الْمُنَافِقِينَ فَذَارَ الْحَبَانَ الْأَوْسُ وَالْحَزْرَجُ  
حَتَّى ضَمُّوا أَنْ يَقْتُلُوا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْجَنُورِ فَلَمَّ يَزَلُ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى  
سَكَنُوا وَسَكَتَ قَالَتْ رَبِّكِتُ يَوْمِي ذَلِكَ لَا  
يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَنَا أَكْثَجُلُ بَنُوْمُ ثُمَّ تَكَبَّتْ لِيَلْبِي  
الْمُقْبِلَةَ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَنَا أَكْثَجُلُ بَنُوْمُ وَأَبُوَايَ  
يُظَنُّانِ أَنَّ الْبِكَاةَ قَالَتْ كَيْدِي فَبَسَمًا مِمَّا  
جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا تَبَكِّي اسْتَأْذَنْتُ عَلَى امْرَأَةٍ  
مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذْنَتْ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبَكِّي قَالَتْ  
فَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ  
وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مِنْهُ قِيلَ لِي مَا قِيلَ وَقَدْ  
لَبِثْتُ شَهْرًا لَا يُوحَى إِلَيَّ فِي شَأْنِي بِشَيْءٍ قَالَتْ  
فَتَشْهَدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ  
جَلَسَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي  
عَنْكَ كَذًا وَكُذًا فَإِنْ كُنْتَ بِرَبِّكَ فَسَيَّرْتُكَ اللَّهُ  
وَإِنْ كُنْتَ أَلْعَمْتَ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ  
وَتُوبِي إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبٍ ثُمَّ تَابَ  
تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَتْ قَلَمًا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَاتِلَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى  
مَا أَحْسُ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ لِأَبِي أَحِبُّ عَنِّي  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ فَقَالَ  
يَا اللَّهُ مَا أَذْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِأُمِّي أَحِبِّي عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَذْرِي مَا  
أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

آپ نے ان کے جوش کو کم کیا، بالآخر سب خاموش ہو گئے میں  
اس روز دن بھر روتی رہی، آنسو نہ رکھے، آئندہ رات کو بھی  
روتی رہی رات بھر آنسو نہیں تھے، نہ تینہ آئی، والدین کہنے  
لگے کہ روتے روتے تمہارا جگر پھٹ جائے گا میں روتی تھی اور  
دو میرے پاس بیٹھتے تھے، اتنی میں ایک انصاری عورت نے اندر  
آنے کی اجازت چاہی میں نے اجازت دے دی اور وہ آ کر  
میرے پاس بیٹھ کر رو سنے لگی ہم سب اس حال میں تھے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، سلام بیک کی،  
اور بیٹھ گئے جب سے یہ بات ہوئی تھی، اس وقت سے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس نہیں بیٹھے تھے ایک  
مہینہ ہو گیا تھا، مگر میرے اس واقعہ کے متعلق کسی قسم کی دُجی  
بھی نہیں آئی تھی، والغرض بیٹھنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے تشہد پڑھ کر فرمایا، عائشہ مجھے تمہارے متعلق ایسی  
ایسی خبر ملی ہے، اب اگر تم اس الزام سے پاک ہو تو خدا تعالیٰ  
تمہاری پاکی بیان کر دے گا، اور اگر گناہ میں (اتفاقاً) مبتلا ہو گئی ہو  
تو خدا تعالیٰ سے معافی کی درخواست کرو، جب بندہ اپنے قصور کا  
اعتراف کر کے توبہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما  
لیتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنا کلام ختم کر چکے تو  
میرے آنسو خشک ہو گئے، پھر ایک قطرہ بھی نکلتا معلوم نہ ہوا  
میں نے اپنے باپ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
میری طرف سے جواب دو، تو انہوں نے کہا خدا کی قسم میں  
نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں،  
پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
میری طرف سے جواب دو، انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ  
میں نہیں جانتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب  
دوں، میں اس زمانہ میں کسمن لڑکی تھی زیادہ قرآن بھی نہ پڑھا  
تھا مگر میں نے کہا، خدا کی قسم میں جانتی ہوں کہ تم لوگوں نے یہ  
بات من لیا ہے اور تمہارے دلوں میں جم گئی ہے اور تم اس کو سچا



وَأَنَا حَذَارِيَّةٌ حَذِيرَةٌ السُّنُّ لَنَا أَقْرَبُ كَثِيرًا مِنْ  
النُّزُلِ إِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّكُمْ قَدْ سَجَعْتُمْ  
بِهَذَا حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي نَفْسِكُمْ وَصَلْتُمْ بِهِ فَإِنْ  
قُلْتُمْ لَكُمْ إِنِّي بَرِيَّةٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيَّةٌ لَّا  
تُصَدِّقُونِي بِذَلِكَ وَلَئِنْ اعْتَرَفْتَ لَكُمْ بِأَمْرِ وَاللَّهُ  
يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيَّةٌ لَتُصَدِّقُونَنِي وَإِنِّي وَاللَّهُ مَا أَحَدُ  
بِي وَلَكُمْ مَثَلًا بَلَا كَمَا قَالَ أَبُو يُوسُفَ ( فَصَبْرٌ  
جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ ) قَالَتْ  
ثُمَّ نَحَوَلْتُ فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي قَالَتْ وَأَنَا  
وَاللَّهُ جَبِيئَةٌ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيَّةٌ وَأَنَّ اللَّهَ مُبَرِّئِي  
بِرَأْعَتِي وَلَكِنْ وَاللَّهُ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنْ يُنْزَلَ فِي  
شَأْنِي وَخَيُّ يُتَنَّى وَلَشَأْنِي كَانَ أَحَقَّ فِي  
نَفْسِي مِنْ أَنْ يَنْكَلِمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ بِأَمْرِ  
يُتَنَّى وَلَكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يَبْرئُنِي اللَّهُ  
بِهَا قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ  
أَحَدٌ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ  
الْبَرَحَاءِ عِنْدَ الْوَحْيِ حَتَّى إِنَّهُ لَيَسْجُدُ مِنْهُ وَمِنْ  
الْحُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي مِنْ ثَقُلِ  
الْقَوْلِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا سُرِّي عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ  
فَكَانَ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ أَنَبِيرِي يَا  
عَائِشَةُ أَمَا اللَّهُ فَقَدْ بَرَأَكَ فَقَالَتْ لِي أُمِّي قَوْمِي  
إِنِّي فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَّا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللَّهَ  
هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ بِرَأْعَتِي قَالَتْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ  
وَجَلَّ ( إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْبَغْيِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ )

چلتے ہو، اب اگر میں کہوں کہ میں اس سے پاک ہوں اور خدا  
شاید ہے کہ میں اس سے پاک ہوں، تو تم مجھے سچا نہ جانو گے اور  
اگر کسی بات کا اقرار کر لوں، اور خدا شاید ہے کہ میں اس میں  
بری ہوں، تو تم میری تصدیق کر دو گے، اس لئے مجھے کوئی اور  
صورت نظر نہیں آتی، سوائے اس کے کہ جیسا حضرت یوسف  
کے باپ نے کہا تھا، قصہ جمیل واللہ المسبحان، میں بھی وہی  
کہتی ہوں، اور یہ کہنے کے بعد میں منہ لوٹا کر لیٹ گئی، خدا کی قسم  
اس وقت میں بخوبی واقف تھی کہ میں اس الزام سے پاک ہوں  
اور خدا تعالیٰ مجھے اس سے بری کرے گا مگر اپنی دانست میں  
میری حالت چونکہ بہت حقیر تھی اس لئے یہ خیال بھی نہ تھا کہ  
میرے معاملہ میں خدا تعالیٰ وحی نازل فرمائے گا، مجھے یہ امید  
تھی کہ خدا تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی خواب  
دیکھا دے گا جس سے میری بریت ثابت ہو جائے گی، مگر خدا کی  
قسم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے ہٹے بھی نہ  
تھے اور نہ گھر والوں میں سے کوئی باہر گیا تھا کہ خدا تعالیٰ نے  
اپنے رسول پر وحی بھیج دی اور وحی کے نازل ہونے کے وقت  
جو سخت ہوتی تھی وہ حضور پر ہوئی وحی کے نازل ہونے کے  
وقت سخت سردی کے دنوں میں بھی وحی کے بار سے عرق  
مبارک کے قطرے چاندی کے موتیوں کی طرح ٹپک پڑتے  
تھے، جب وحی کی وہ کیفیت رفع ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے مسکراتے ہوئے سب سے پہلے یہ بات کہا کہ عائشہ  
مبارک ہو، خدا تعالیٰ نے تمہاری برأت کر دی، مجھ سے میری  
والدہ نے کہا کہ اللہ کر حضور کا شکر یہ ادا کرو میں نے کہا خدا کی  
قسم میں نہیں اٹھوں گی اور سوائے خدا تعالیٰ کے کسی کا شکر یہ ادا  
نہ کروں گی، اسی نے میری برأت کا حکم نازل فرمایا ہے، اللہ  
رب العزت نے میری بریت میں دس آیات نازل فرمائی  
تھیں، ان الذین جاء اباہم عصبہ منکم آخر آیت تک،  
حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ صلیح کی ناداری

عَشْرَ آيَاتٍ فَأَنزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ  
بِرَأْيِي قَالَتْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى  
مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقَرَهُ وَاللَّهُ نَا أَنْفِقُ عَلَيْهِ  
شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ فَأَنزَلَ اللَّهُ عَزَّ  
وَجَلَّ (وَنَا يَأْتِي أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ  
يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى) إِلَى قَوْلِهِ (أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ  
يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ) قَالَ حَبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ قَالَ عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ هَذِهِ أَرْجَى آيَةٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ  
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي  
فَرَجَعَ إِلَيَّ مِسْطَحٌ الْفَقْرَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ  
وَقَالَ نَا أَنْزَعُهَا مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ زَيْنَبَ  
بِنْتُ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْ أَمْرِي مَا عَلِمْتُ أَوْ مَا رَأَيْتُ فَقَالَتْ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ أَحْبَبِي مَنْعِي وَبَصْرِي وَاللَّهِ مَا  
عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ  
تَسَامِيْنِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِالْوَرَعِ وَطَلَفَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ بِنْتُ  
جَحْشٍ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ قَالَ  
الزُّهْرِيُّ فَهَذَا مَا انْتَهَى إِلَيْنَا مِنْ أَمْرِ هَؤُلَاءِ الرَّعْطِ  
وَقَالَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ اخْتَلَعَتْ الْحَبِيبَةُ \*

اور اس کی رشتہ داری کی بنا پر اسے کھانے پینے کو دیا کرتے تھے  
انہوں نے کہا خدا کی قسم اس نے عائشہ کے بارے میں یہ بات  
کہی ہے اب میں اس کو کبھی کھانے پینے کے لئے نہیں دوں گا،  
اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَلَا يَأْتِيَنَّ أُولُوا الْفَضْلِ  
مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى الْمَقْرَبِي الْمَقْرَبِي الْمَقْرَبِي الْمَقْرَبِي  
ان یغفر اللہ لکم، تک حبان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ  
عبداللہ بن مبارک نے فرمایا کہ اللہ کی کتاب میں سب سے زیادہ  
بہت دلائے والی یہی آیت ہے یہ آیت سن کر حضرت ابو بکر  
فرمانے لگے خدا کی قسم میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری  
مغفرت فرمائے، اب میں اس کا نفقہ کبھی بند نہیں کروں گا  
چنانچہ مسطح کو جو خرچ پہلے دیتے تھے وہ پھر جاری کر دیا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیوی زینب بنت جحش سے میرے  
واقعہ کے متعلق دریافت کیا تھا، اس نے کہا یا رسول اللہ میں بن  
دیکھے اور بن سے کوئی بات نہیں کہوں گی، خدا کی قسم مجھے تو اس  
میں کوئی برائی نظر نہیں آتی، عائشہ بیان کرتی ہیں کہ زینب ہی  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں میری ہم  
پہ تھی مگر ان کی پرہیزگاری کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے انہیں تہمت  
تراشی سے محفوظ رکھا البتہ ان کی بہن حمہ بنت جحش ان سے  
لڑیں اور دیگر جاہ کاروں کے ساتھ جھگڑیں، زہری کہتے ہیں  
یہی ہے وہ خبر جو ہمیں اس گروہ کے بارے میں پہنچی ہے اور یونس  
کی روایت میں ہے کہ اسے اس پر حمیت (۱) نے آمادہ کیا تھا۔

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس واقعہ سے محدثین کرام اور فقہاء نظام نے بہت سے فوائد اور مسائل مستنبط فرمائے ہیں ان  
میں چند یہ ہیں (۱) عورت کے لئے اجنبی مردوں سے خدمت لینا جائز ہے بشرطیکہ پردہ کی رعایت کی جائے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا کا ہودج اجنبی مرد اٹھایا کرتے تھے۔ (۲) عورت کے لئے زیور پہن کر سفر کرنا جائز ہے۔ (۳) لشکر والوں میں سے بعض حضرات  
کے لئے کسی ضرورت کی بنا پر باقی ساتھیوں سے پیچھے رہنا جائز ہے۔ (۴) مردوں کے لئے لوب یہ ہے کہ اجنبی عورتوں کے ساتھ لمبی  
”مُتَلَوْنِہ“ کریں بس بقدر ضرورت پر اکتفا کریں۔ (۵) کسی مجبوری کی حالت میں جب کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ ستر کرے تو بہتر یہ  
ہے کہ مرد آگے ہو اور عورت پیچھے ہو۔ (۶) عورتوں کو چاہئے کہ اجنبی مردوں کی نگاہوں سے حفاظت کے لئے اپنے چہرے کو ڈھانپ کر  
رکھیں اگرچہ عورت کشتی عن نیک ہو جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا تھا۔



۲۳۰۴ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا  
فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ  
الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ ابْنِ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ  
بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ  
كَيْسَانَ كِلَاهُمَا عَنْ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ  
يُونُسَ وَمَعْمَرٍ بِإِسْنَادِهِمَا وَفِي حَدِيثِ فُلَيْحٍ  
اجْتَهَلْتُهُ الْحَمِيَّةُ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ وَفِي حَدِيثِ  
صَالِحٍ اجْتَهَلْتُهُ الْحَمِيَّةُ كَقَوْلِ يُونُسَ وَزَادَ فِي  
حَدِيثِ صَالِحٍ قَالَ عُرْوَةُ كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ  
أَنْ يُسَبَّ عَنْدهَا حَسَنٌ وَتَقُولُ فَإِنَّهُ قَالَ

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِزُّهُ

لِعِزِّهِ مُحَمَّدٌ مِنْكُمْ وَقَالَ

وَزَادَ أَيُّضًا قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللَّهِ إِنْ  
الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ مَا قِيلَ لَيَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ  
فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا كَشَفْتُ عَنْ كَتِفِ  
أَنِّي قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ قِيلَ بَعْدَ ذَلِكَ شَهِيدًا فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي حَدِيثِ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ  
مُؤَبَّرِينَ فِي نَحْرِ الظُّهْرِ وَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
مُؤَبَّرِينَ قَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ  
مَا قَوْلُهُ مُؤَبَّرِينَ قَالَ الْوَعْرَةُ شِدَّةُ الْحَرِّ \*

۲۳۰۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ  
هَشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا  
ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ فَمَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطْبِيًّا  
فَتَشْهَدُ فَحَبِذَ اللَّهُ وَأَتْنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ  
قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي أَتَانِي أَبْنَاءُ أَهْلِي  
بِأَيْمِ اللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ قَطُّ

۲۳۰۴ - ابوالربیع عتکی، فلح، بن سلیمان، (دوسری سند) حسن  
بن علی حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد،  
بواسطہ اپنے والد، صالح بن کيسان، زہری سے یونس اور معمر کی  
روایت کی طرح اسی سند کے ساتھ حدیث مروی ہے، باقی فلح  
کی روایت میں معمر کی روایت کی طرح اجتہلتہ الحمیة اور  
صالح کی روایت میں یونس کی روایت کی طرح اجتہلتہ  
الحمیة کا لفظ ہے (ترجمہ وہی ہے) اور صالح کی روایت میں اتنی  
زیادتی ہے کہ عروہ بیان کرتے ہیں حضرت عائشہ حضرت حسانہ  
کی بددلی بیان کرنے کو برا چانتی تھیں اور فرماتی تھیں یہ شعر  
حضرت حسان کا ہے۔

میرے باپ اور ماں، اور میری آبرو یہ سب

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بچاؤ ہے

عروہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں خدا کی قسم  
جس آدمی سے تہمت لگائی وہ کہتا تھا، سبحان اللہ قسم ہے اس  
ذات کی جس کی دست قدرت میں میری جان ہے میں نے تو  
کسی عورت کا پردہ بھی نہیں کھولا، اور پھر اسے رلہ خدا میں  
شہادت نصیب ہوئی اور یعقوب بن ابراہیم کی روایت میں  
"مؤبرین" اور عبدالرزاق کی روایت میں "مؤبرین" ہے عبد  
بن حمید بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرزاق سے دریافت  
کیا کہ مؤبرین کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا بہت سخت گرمی۔

۲۳۰۵ - ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن علاء، ابوسامہ، ہشام بن  
عروہ بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ جب  
لوگوں سے میری نسبت جو کچھ بیان کرنا تھا وہ بیان کیا تو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے  
ہوئے اور تشہد پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و شاکر جو اس کے شایان  
شان تھی، پھر فرمایا، اما بعد، مجھے ان لوگوں کے بارے میں  
مشورہ دو جنہوں نے میرے گھر والی پر تہمت لگائی ہے، خدا کی  
قسم میں نے تو اپنی گھر والی میں کوئی بددلی نہیں دیکھی اور جس

وَأَبْنَاهُمْ بِمَنْ وَاللَّهُ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ  
قَطُّ وَإِنْ دَخَلْتُ بَيْنِي قَطُّ إِيَّاهُ وَأَنَا حَاضِرٌ وَإِنْ  
غَبْتُ فِي مَنْزِلٍ إِيَّاهُ غَابَ مَعِيَ وَمَنَاقِي الْحَدِيثِ  
بِقِصَّتِهِ وَفِيهِ وَلَقَدْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي فَسَأَلَ حَارِثِي فَقَالَتْ وَاللَّهِ  
مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِيَّاهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَرْفُقُ  
حَتَّى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَأْكُلَ عَجِينَهَا أَوْ قَالَتْ  
خَمِيرَهَا شَتَّ هَشَامٌ فَاتَّهَرَهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ  
فَقَالَ اصْدُقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَتَّى اسْقُطُوا لَهَا بِهِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ  
مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِيَّاهُ مَا يَعْلَمُ الصَّابِغُ عَنِّي بَرِّ  
الدُّنْيَا الْأَحْمَرُ وَقَدْ بَغَى الْأَمْرُ ذَلِكَ الرَّجُلَ  
الَّذِي قِيلَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ مَا  
كُفِّتُ عَنْ كَتْمِ أَنْتَى قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ  
وَقَتْلُ شَهِيدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِيهِ أَيْضًا مِنْ  
الزِّيَادَةِ وَكَانَ الَّذِينَ تَكَلَّمُوا بِهِ يَسْتَطِيعُ وَحُسنَةً  
وَخُسَانٌ وَأَمَّا الْمُتَّفِقُ عِنْدَ اللَّهِ بَيْنَ أَبِي فَهُوَ  
الَّذِي كَانَ يَسْتَوْشِيهِ وَيَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى  
كِبَرُهُ وَخَمْنُهُ \*

مخلص سے انہوں نے تہمت لگائی ہے اس کی بھی بروائی کبھی  
نہیں سنی، اور نہ وہ میری عدم موجودگی میں میرے گھر میں آیا  
ہے اور جب میں سفر میں گیا، وہ بھی سفر میں میرے ساتھ ہی  
رہا، بقیہ حدیث حسب سابق ہے باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے اور  
میرنی باتہ دی سے پوچھا، وہ بولی بخدا میں نے تو حضرت عائشہ کا  
کوئی عیب کبھی نہیں دیکھا، اتنی بات تو ہے کہ وہ سو جاتی ہیں اور  
پھر بکری پتی ہے اور ان کا آٹا یا خمیر کھا لیتی ہے، آپ کے بعض  
اسحاب نے اسے جھڑکا اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے کچھ بیان کر یہاں تک کہ اس نے اس کے متعلق صاف  
کہہ دیا وہ بولی سبحان اللہ، خدا کی قسم میں تو حضرت عائشہ کو اپنا  
جانتی ہوں جیسا کہ جوہری خاتم سرخ سونے کی ڈلی کو (بے  
عیب) جانتا ہے یہ خبر انہیں پہنچی جن کے ساتھ تہمت لگائی  
تھی تو وہ بولے، خدا کی قسم میں نے تو کبھی کسی عورت کا کپڑا  
تک نہیں کھولا، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ وہ صحابی رہا خدا  
میں شہید ہوئے، اس روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ تہمت  
لگانے والوں میں مسطح، حمزہ اور حسان تھے اور عبد اللہ بن ابی  
منافق وہ تو کرید کرید کر اس بات کو نکالتا اور جمع کر کے ہمیشہ تا  
تھا اور وہی ہائی مہائی تھا اور حمزہ بنت جحش تھیں۔

(فائدہ) یہ اقل کا واقعہ ۲ ہجری میں پیش آیا اور اس میں سب سے بڑا طوفان اٹھانے والا، عبد اللہ بن ابی منافق تھا، غیرت کا مقام ہے، اسی  
کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے صاف اور ارشاد فرمایا: بَاقِيَ اللَّهِ رَبِّ الْعِزَّةِ كَامِ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ اور تمام امت پر  
بھی ایک عظیم الشان انعام ہے، کہ آئندہ کے لئے اگر کوئی کسی صالح اور نیک شخص کی بی بی پر وسوسہ قائم کرے، تو فوراً اس کا منہ توڑ دیا  
جائے، قرآن کریم نے اس پر بڑی وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی ہے، شائقین تفاسیر کا بھی مطالعہ فرمائیں، واللہ اعلم۔

باب (۳۷۱) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے حرم کی برأت اور عصمت۔

(۳۷۱) بَابُ بَرَاءَةِ حَرَمِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرِّيَّةِ \*

۲۳۰۶ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَعْدَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ  
أَنَسٍ أَنَّ رَحْلًا كَانَ يَتَّبِعُهُ بِأَمْرٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ

۲۳۰۶ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَعْدَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ  
أَنَسٍ أَنَّ رَحْلًا كَانَ يَتَّبِعُهُ بِأَمْرٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَذْهَبَ فَأَضْرِبْ عَقْبَهُ  
فَإِنَّهُ عَلِيٌّ فَإِذَا هُوَ فِي رَكْبِي يَتَبَرَّدُ فِيهَا فَقَالَ  
لَهُ عَلِيٌّ أَخْرِجْ فَنَازِلُهُ بِذِهِ فَأَخْرَجَهُ فَإِذَا هُوَ  
مَحْجُوبٌ لَيْسَ لَهُ ذِكْرٌ فَكَفَّ عَلِيٌّ عَنْهُ ثُمَّ أَتَى  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنَّهُ لَمَحْجُوبٌ مَا لَهُ ذِكْرٌ \*

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، جاؤ اس کی گردن مار دو،  
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے پاس گئے، دیکھا، تو وہ  
ٹھنڈک کے لئے ایک کنویں میں غسل کر رہا تھا۔ حضرت علی  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا نکل، اس نے اپنا ہاتھ حضرت  
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں دیا، انہوں نے اسے باہر  
نکالا، دیکھا، تو اس کا عضو بے عمل کٹا ہوا ہے۔ حضرت علی رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے قتل نہیں کیا، پھر حضور کی خدمت میں  
آئے پھر کہایا رسول اللہ وہ تو محبوب ہے، اس کا ذکر ہی نہیں۔

(فائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی اس چیز کا علم ہو گیا کہ وہ محبوب ہے، پھر اسے قتل نہیں کیا جائے گا، آپ نے قتل کا  
حکم دیا، تاکہ اس کا حال لوگوں پر مشکف ہو جائے، اور وہ اپنی باتوں پر تادم ہوں، اور ان کا جھوٹ روز روشن کی طرح واضح ہو جائے (شرح  
ابن جلد ۷ و نووی جلد ۲)۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کِتَابُ صِفَاتِ الْمُنَافِقِينَ وَ أَحْكَامِهِمْ

۲۳۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسن بن موسیٰ، زبیر بن معاویہ،  
ابو اسحق حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے  
ہیں، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر پر  
نکلے، جس میں لوگوں کو بہت تکلیف ہوئی، عبداللہ بن ابی  
منافق نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم ان لوگوں کو جو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہیں کچھ مت دو، حتیٰ کہ  
وہ آپ کے پاس سے بھاگ جائیں (زبیر کہتے ہیں، یہی قرأت  
ہے جنہوں نے من حوالہ پڑھا ہے اور یہی قرأت مشہور ہے)  
اور عبداللہ بن ابی نے کہا اگر ہم مدینہ کو لوٹیں گے تو عزت  
والادب والے کو نکال دے گا، میں یہ سن کر آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور آپ سے بیان کیا آپ نے  
عبداللہ کے پاس کھلا بھیجا اور اس سے دریافت کر لیا، اس نے  
حکم کھائی کہ میں نے ایسا نہیں کیا اور بولا کہ زید نے حضور سے

۲۳۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا  
أَبُو إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ يَقُولُ عَزَّوَجَلَّ  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ  
أَصَابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي  
بِأَصْحَابِهِ (لَا تَنْفِقُوا عَلَيَّ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ  
حَتَّى يَنْفَضُوا) مِنْ حَوْلِهِ قَالَ زُهَيْرٌ وَهِيَ قِرَاءَةُ  
مَنْ حَفِظَ حَوْلَهُ وَقَالَ (لَنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ  
لِيُخْرِجُنَا زَاغَرُ مِنْهَا الْأَذَى) قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَأَرْسَلَنِي إِلَى  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فُسَّالَةَ فَأَجْتَهَدَ يَمِينَهُ مَا فَعَلَ  
فَقَالَ كَذَبَ زَيْدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَإِنْ فَرَّقَ فِي نَفْسِي مِمَّا قَالُوهُ شِدَّةٌ حَتَّى

جھوٹ کہا ہے اس سے مجھے بہت رنج ہوا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ منافقون نازل فرما کر میری سچائی بیان کر دی، پھر آپ نے انہیں بلوایا مگر انہوں نے سر پھیر لئے اور اللہ نے ان کے حق میں فرمایا کہ وہ دیوار سے لگائی ہوئی لکڑیاں ہیں، زید بیان کرتے ہیں کہ یہ لوگ ظاہر میں خوب اور اچھے معلوم ہوتے تھے۔

(فائدہ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جب ان کی ظاہری حالت اچھی معلوم ہو تو اور کچھ سمجھنا چاہئے بلکہ وہ لکڑیوں کی مانند ہیں کہ ان میں ذرا برابر بھی عقل و شعور اور ایمان نہیں ہے (لوہی جلد ۲ - شرح ابی جلد ۶)

۲۳۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زبیر بن حرب، احمد بن عبدہ، سفیان بن عیینہ، عمرو، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، عبد اللہ بن ابی منافق کی قبر پر تشریف لائے اور اسے قبر سے نکالا اور اس کو اپنے گھٹنوں پر رکھا، اور اپنا لب مبارک اس پر ڈالا اور اپنا کرتہ بھی اسے پہنایا، پس اللہ تبارک و تعالیٰ خوب جانتے ہیں۔

۲۳۰۹۔ احمد بن یوسف ازدی، عبد الرزاق، ابن جریر، عمرو بن دینار، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، عبد اللہ بن ابی کی طرف آئے اور وہ قبر میں رکھا جا چکا تھا اور سفیان کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۳۱۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن ابی منافق سر گیا، تو اس کا بیٹا عبد اللہ بن عبد اللہ (جو سچے مسلمان تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ سے آپ کا کرتہ مانگا، آپ نے دے دیا، پھر انہوں نے نماز پڑھنے کے لئے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے، حضرت عمرؓ نے آپ کا کپڑا پکڑ لیا، اور عرض کیا رسول اللہ آپ اس کی نماز پڑھتے

أَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقِي (إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ) قَالَ ثُمَّ دَغَاظَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ فَلَوْ رَأَوْهُمْ وَقَوْلُهُ (كَأَنَّهُمْ خُشْبٌ مُسْنَدٌ) وَقَالَ كَانُوا رِجَالًا أَحْمَلُ شَيْءًا \*

۲۳۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ الصُّبَّيْهِ وَالْمَلْفُظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ابْنُ عُبَيْدَةَ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَأَعْرَجَهُ مِنْ قَبْرِهِ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَالْبَسَهُ قَمِيصَهُ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ \*

۲۳۰۹۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَوْسُفَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَذَكَرَ بِمَثَلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ \*

۲۳۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا تَوَفَّى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلُولٍ جَاءَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ يُكْفِنُ فِيهِ أَبَاهُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عَمْرُو فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللَّهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَيْرِي اللَّهُ فَقَالَ (مُسْتَغْفِرُ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً وَسَأَرِيَهُ عَلَى سَبْعِينَ قَالَ إِنَّهُ مُتَافِقٌ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تُصَلُّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ) \*

تین اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کی نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے اور فرمایا ہے، اگر آپ ان کے لئے ستر مرتبہ بھی استغفار کریں تب بھی اللہ تعالیٰ ان کو معاف نہیں کرگا، لہذا میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ استغفار کروں گا، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ منافق تھا، آپ نے اس کی نماز پڑھی، تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ان میں سے کسی کی بھی جب وہ مر جائے نماز نہ پڑھیے اور نہ ان کی قبر پر جائے۔

(فائدہ) یہ واقعہ بھی سوافیات حضرت عمرؓ میں سے ہے ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ رحمت کا تقاضا یہی تھا، امام نووی فرماتے ہیں کہ آپؐ جانتے تھے کہ وہ منافق ہے مگر اس کے لڑکے حضرت عبداللہ کی دل جوئی کے لئے ایسا کیا، اور اس منافق نے غزوہ بدر میں حضرت عباسؓ کو کمر دیا تھا اس لئے آپؐ نے اسے اپنا کمرہ دے دیا تاکہ منافق کا احسان نہ رہے، لہذا اقبال الکرمانی (نوی جلد ۲)

۲۳۱۱۔ محمد بن شعیب، سعید بن سعید، یحییٰ القطان، سعید اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ حضورؐ نے منافقوں پر نماز پڑھنا ترک کر دیا۔

۲۳۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَغَيْبُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ غَيْبِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ \*

۲۳۱۲۔ محمد بن ابی عمر کی، سفیان، منصور، مجاہد، ابو معمر، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بیت اللہ کے پاس تین آدمی جمع ہوئے، ان میں سے دو قریش سے تھے اور ایک ثقیف کا، یاد و ثقیف کے تھے اور ایک قریش کا، ان کے قلوب میں کچھ کم اور چوٹوں میں جہل زیادہ تھی، ایک شخص نے ان میں سے کہا، کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم جو کہتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سنتا ہے۔ دوسرا بولا اگر ہم پکاریں گے تو سنے گا اور اگر آہستہ سے کہیں گے تو نہیں سنے گا، تیسرا بولا اگر وہ ہمارے زور سے کہنے کو سنتا ہے تو وہ آہستہ کو بھی سنے گا، شب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی "وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَمِعُونَ إِنْ يَشْهَدُ عَلَيْكُمْ وَلَا ابْصَارُكُمْ وَلَا حُلُودُكُمْ الْآيَةُ۔

۲۳۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْحَمَكِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَثَقِيفِيٌّ أَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ قَبِيلُ بَقْعَةَ قُلُوبِهِمْ كَثِيرٌ شَحْمٌ يُعَلُّونَهُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَتُرَوْنَ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ وَقَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَهَوَ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَمِعُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا حُلُودُكُمْ) الْآيَةُ \*

(فائدہ) بلکہ نعوذ باللہ تم نے یہ سمجھ لیا تھا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا، امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد بن الحسن کے علاوہ کبھی بھی کسی مولے انسان کو عاقل نہیں دیکھا۔ (شرح ابی جلد ۷)

۲۳۱۳- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ النَّبَاهِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ رِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مَنصُورٌ عَنْ مُعَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَرٍ \*

۲۳۱۴- حَدَّثَنَا حَبِيبُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أَحَدٍ فَرَجَعَ نَاسٌ مِنْهُمْ كَانَ مَعَهُ فَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ فِرَقَتَيْنِ قَالَ بَعْضُهُمْ نَقَلْتَهُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا فَتَرَكْتُ (فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةٍ) \*

۲۳۱۵- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُذَرٌ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ \*

۲۳۱۶- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيٍّ التَّمِيمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي فَرَاتٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْنَمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُنَافِقِينَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوا عَنْهُ وَفَرَحُوا بِمُفْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَذَرُوا إِلَيْهِ وَخَلَفُوا وَأَحْبُوا أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَتَرَكْتُ (لَا تَحْسِبَنَّ

۲۳۱۳- ابو بکر بن خلد بالی، یحییٰ، سفیان، سلیمان، عمارہ بن عمیر، وہب، ابن ربیعہ، عبد اللہ، (دوسری سند) یحییٰ، سفیان، منصور، مجاہد، ابو معمر، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۳۱۴- عبید اللہ بن بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حدیث، عبد اللہ بن یزید، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احد کے لئے نکلے، اور چند آدمی آپ کی ہمراہی سے لوٹ آئے، آپ کے صحابہ کی ان کے بارے میں دو جماعتیں ہو گئیں، بعض بولے ہم انہیں قتل کریں گے اور بعض نے کہا نہیں، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، کہ تمہیں کیا ہوا کہ منافقین کے بارے میں تمہاری دو جماعتیں ہو گئیں۔

۲۳۱۵- زبیر بن حرب، یحییٰ بن سعید (دوسری سند) ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۳۱۶- حسن بن علی طلوئی، محمد بن مہل حمی، ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ منافقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایسے تھے کہ جب آپ جہاد کے لئے تشریف لے جاتے تو وہ پیچھے رہ جاتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف گھر بیٹھے سے خوش ہوتے، جب آپ جہاد سے واپس تشریف لاتے تو آپ سے عذر کرتے اور قسمیں کھاتے، اور یہ چاہتے کہ لوگ ان کے ان کاموں پر جو انہوں نے کئے ہیں ان کی تعریفیں کریں، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، ان لوگوں کو جو اپنے افعال پر خوش ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کے کئے ہوئے کاموں پر



الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُجِبُونَ أَنَّ يُحْمَلُوا  
بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسِبْنَهُمْ بِمَعَارِفٍ مِنْ  
الْعَذَابِ (۲۳۱۷)

۲۳۱۷- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَارُونُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّفْظُ لِرُحْمِ بْنِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ  
مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ أَبِي مُلَيْكَةَ  
أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ  
أَنَّ مَرْوَانَ قَالَ أَذْهَبَ يَا رَافِعُ لِبَوَّابِهِ إِلَى ابْنِ  
عَبَّاسٍ فَقَالَ لَبَنُ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ مِنَّا فَرَحَ بِمَا  
أَتَى وَأَخْبَ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذِّبًا  
لِلْعَذِيبِ أَحْمَقُونَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَكُمْ  
وَبِهَذِهِ الْآيَةِ إِنَّمَا أَنْزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ فِي أَهْلِ  
الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ ( وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ  
مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا  
تَكْفُرُونَهُ ) هَذِهِ الْآيَةُ وَتَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ ( لَا تَحْسِبَنَّ  
الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُجِبُونَ أَنَّ يُحْمَلُوا بِمَا  
لَمْ يَفْعَلُوا ) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَأَلْتُهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكُفُّوا بِآيَةٍ وَأَخْبَرُوهُ  
بَعِيرُهُ فَخَرَجُوا قَدْ أَرَوْهُ أَنَّ قَدْ أَخْبَرُوهُ بِمَا  
سَأَلْتُهُمْ عَنْهُ وَاسْتَحْمَلُوا بِذَلِكَ إِلَيْهِ وَفَرَحُوا بِمَا  
أَتَوْا مِنْ كِبَرَانِهِمْ بِآيَةٍ مَا سَأَلْتُهُمْ عَنْهُ \*

(فائدہ) اصل بات کے چھپانے پر اللہ تعالیٰ نے ان ہی کے لئے یہ وعید فرمائی ہے۔

۲۳۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
أُسُودُ بْنُ غَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ  
قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ قَيْسِ قَالَ قُلْتُ لِعُمَارِ  
أَرَأَيْتُمْ صَنِيعَتَكُمْ هَذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ فِي أَمْرِ  
عَبْنِي أَرَأَيْتُمْ رَأَيْتُمْ أَوْ شَيْئًا عَمِدَهُ إِلَيْكُمْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَمِدَ

ان کی تعریف کی جائے، ان کے متعلق یہ نہ سمجھیں کہ وہ  
عذاب سے نجات پائیں گے۔

۲۳۱۷- زبیر بن حرب، ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابن  
جریر، ابن ابی ملیکہ، حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ  
مرہ بن نے اپنے درہان مافق سے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی  
اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس جا کر عرض کرو کہ اگر ہم میں سے ہر ایک  
اس شخص کو جو اپنے کئے پر خوش ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ  
اس کی اس بات پر جو اس نے نہیں کی اس کی تعریف کریں، اس  
پر عذاب ہو تو پھر ہم سب کو عذاب ہوگا، حضرت ابن عباس نے  
فرمایا، تمہیں اس سے کیا واسطہ، یہ آیت تو اہل کتاب کے بارے  
میں نازل ہوئی اس کے بعد انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی،  
وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا  
تَكْفُرُونَهُ، اور یہ آیت لا تحسبن الذين يفرحون بما اتوا  
وَيُجِبُونَ أَنَّهُمْ يُحْمَلُونَ بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا، حضرت ابن عباس نے  
فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کتاب سے کوئی  
بات دریافت کی تو انہوں نے آپ سے اس بات کو چھپایا اور اس  
کے بجائے دوسری بات بتادی، پھر اس زعم میں نکلے اور آپ کو  
یہ سمجھایا کہ گویا ہم نے آپ کو وہ بات جو آپ نے دریافت کی  
تھی، بتادی ہے، اور آپ سے اپنی تعریف کے خواستگار ہوئے  
اور دل میں اپنے کئے پر خوش ہوئے۔

۲۳۱۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، اسود بن عامر، شعبہ، قتادہ، ابو نضرہ  
قیس بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار بن یاسر سے  
دریافت کیا کہ تم نے حضرت علی کے مقدمہ میں جو ان کا ساتھ  
دیا یہ تمہاری رائے ہے، یا تم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اس بارے میں کچھ فرمایا تھا، عمار بن یاسر نے فرمایا کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کوئی بات ایسی نہیں

فرمائی جو اور لوگوں سے نہ فرمائی ہو لیکن حضرت حذیفہؓ نے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی ہے کہ میرے اصحاب میں سے بارہ منافق ہیں جن میں سے آٹھ تو (کسی حال میں بھی) جنت میں نہ جائیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے تانے میں سے نہ گزر جائے اور آٹھ کو ان میں سے دہلیہ کنایت کر جائے گا اور چار کے بارے میں اسود کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ شعبہؓ نے ان کے متعلق کیا کہا۔

۲۳۱۹۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ ابو نعمرہ، قیس بن عباد بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عمار بن یاسر سے کہا کہ تمہاری لڑائی میں (حضرت علیؓ کا ساتھ دینا) یہ تمہارے رائے ہے، کیونکہ درست بھی اور غیر درست بھی ہو جایا کرتی ہے یا کوئی عہد ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے لیا ہے حضرت عمارؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کوئی عہد نہیں لیا جو دوسرے لوگوں سے نہ لیا ہو، اور بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور شعبہؓ کی روایت میں حضرت حذیفہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واسطہ بھی مذکور ہے کہ میری امت میں بارہ منافق ہوں گے جو جنت میں داخل نہیں ہوں گے اور نہ اس کی خوشیوں سے لگے ہوں گے، یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے سوراخ میں نہ داخل ہو جائے آٹھ کو ان میں سے دہلیہ (ایک قسم کا پھوڑا ہے) تمام کر ڈالے گا یعنی ایک آگ کا چراغ ان کے کندھوں میں پیدا ہوگا، یہاں تک کہ ان کی چھاتیاں توڑ کر نکل جائے گا۔

۲۳۲۰۔ زہیر بن حرب، ابو احمد کوئی، ولید بن جیح، ابو الطفیل بیان کرتے ہیں کہ عقبہ کے لوگوں میں سے ایک شخص اور حضرت حذیفہؓ کے درمیان جھگڑا ہو گیا تھا، جیسا کہ لوگوں میں ہوا کرتا ہے وہ بولا میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ اصحاب عقبہ کتنے تھے، لوگوں نے حضرت حذیفہؓ سے کہا جب وہ پوچھتا

إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَلَكِنْ حَذِيفَةُ أَخْبَرَنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَصْحَابِي إِنَّا عَشَرٌ مُنَافِقًا فِيهِمْ ثَمَانِيَةٌ (لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ) ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكُهُمُ الدُّبِيلَةُ وَأَرْبَعَةٌ لَمْ أَحْفَظْ مَا قَالَ شُعْبَةُ فِيهِمْ \*

۲۳۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِلَّيْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ قَبِيصِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ قُلْنَا لِعَمَارٍ أَرَأَيْتَ قِتَالَكُمْ أَرَأَبَا رَأَيْتُمُوهُ فَإِنَّ الرَّأْيَ يُحْطَى وَيُصِيبُ أَوْ عَهْدًا عَهْدُهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَهْدُ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي أُمَّتِي قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ حَدَّثَنِي حَذِيفَةُ وَقَالَ غُنْدَرٌ أَرَاهُ قَالَ فِي أُمَّتِي إِنَّا عَشَرٌ مُنَافِقًا (لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ) وَلَا يَدْخُلُونَ رِيثَهَا (حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ) ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكُهُمُ الدُّبِيلَةُ سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ يَطْفَأُ فِي أَكْفَانِهِمْ حَتَّى يَنْجُمَ مِنْ صُدُورِهِمْ \*

۲۳۲۰۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْعَقْبَةِ وَبَيْنَ حَذِيفَةَ بَعْضُ مَا يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ أَنْشُدْكَ بِاللَّهِ كَمْ كَانَ أَصْحَابُ الْعَقْبَةِ قَالَ



فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ أَخْبِرُوا إِذْ سَأَلْتُمْ قَالَ كُنَّا نَحْبِرُ  
أَنَّهُمْ أَرْبَعَةٌ خَشَرْنَا أَنَّا كُنْتُ مِنْهُمْ فَقَدْ كَانَ  
الْقَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَأَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنِّي عَشَرٌ  
مِنْهُمْ خَرِبْتُ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا  
وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ وَعَذَرْتُ ثَلَاثَةً قَالُوا مَا مَعْنَا  
مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا  
عَلِمْنَا بِمَا أَرَادَ الْقَوْمُ وَقَدْ كَانَ فِي حَرَّةٍ  
فَمَشَى فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ قَلِيلٌ فَمَا يَسْفِينِي إِلَيْهِ  
أَحَدٌ فَوَجَدَ قَوْمًا قَدْ سَبَقُوهُ فَلَعَنَهُمْ يَوْمَئِذٍ \*

ہے تو اسے بتا دو، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ ہمیں خبر دی گئی  
ہے کہ وہ چودہ تھے اور اگر تو بھی ان میں سے ہے تو پھر پندرہ تھے  
(یعنی تو بھی ان میں سے ہے) اور میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر  
بیان کرتا ہوں کہ بارہ تو ان میں سے خدا اور اس کے رسول کے  
دنیا و آخرت میں دشمن ہیں، باقی تینوں نے یہ عذر کیا کہ ہم نے  
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی کی آواز بھی نہیں سنی،  
اور نہ ہمیں قوم کے ارادہ کی خبر ہے اور اس وقت حضورؐ سنگھار  
میں تھے، پھر آپؐ چلے اور فرمایا (اگلے پڑاؤ میں) پانی بہت کم ہے  
تو مجھ سے پہلے کوئی آوی پانی پر نہ پہنچے، تو ایک قوم کو پاء جو وہاں  
پہنچ چکی تھی، آپؐ نے اس دن ان پر لعنت فرمائی۔

(تعداد) اہل عقبہ منافقین کی ایک جماعت تھی، جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ تبوک سے لوٹنے کے وقت اس بات کا  
ارادہ کیا تھا کہ آپؐ پر حملہ کریں اور آپؐ کو عقبہ میں گرا دیں، امام بیہقی نے دلائل ملوث میں حضرت حذیفہؓ سے اس واقعہ کے متعلق مفصل  
روایت بیان کی ہے، فرماتے ہیں کہ جب ہم گھاتی پر پہنچے تو دیکھا گیا دیکھتے ہیں کہ بارہ اشخاص ہوتوں پر سوار سامنے سے آرہے تھے، میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی آمد کی اطلاع دی، آپؐ نے انہیں زور سے آواز دی، وہ پشت پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے، آپؐ نے  
فرمایا، حذیفہؓ تم نے انہیں پہچانا، حضرت حذیفہؓ نے جواب دیا جی نہیں، البتہ ان کے ہوتوں کو پہچان لیا ہے اور اپنے منہ انہوں نے چھپا رکھے  
تھے، آپؐ نے ارشاد فرمایا، یہ منافقین ہیں اور ہمیشہ منافق ہی رہیں گے، اس کے بعد آپؐ نے ان کے ارادے سے مطلع فرمایا اور حضرت  
حذیفہؓ کو ان بارہ منافقین کے نام بتا دیے، چنانچہ طبرانی نے مسند حذیفہؓ میں یہ نام نقل کئے ہیں، غرضیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ان کے لئے بدرعا فرمائی جیسا کہ سابقہ روایات میں آرہا ہے۔ واضح رہے کہ جن روایات میں منافقین کی تعداد بارہ آرہی ہے وہ صرف اس  
واقعہ میں شریک ہونے والے منافق تھے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۳۶۱۔ عبید اللہ بن معاذ غمری، بواسطہ اپنے والد، قرہ بن  
خاند، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون  
شخص مراد کی گھاتی پر چڑھتا ہے اس کے گناہ ایسے معاف ہوں  
گے جیسا کہ بنی امیہ اہل کے ہوئے تھے، قومب سے پہلے اس  
گھاتی پر ہمارے یعنی قبیلہ خزرج کے گھوڑے چڑھے، اس کے  
بعد تو لوگوں کا ماننا بند ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا، تم میں سے ہر ایک کی مغفرت ہو گئی، مگر لالہ اذنت  
والے کی، ہم اس کے پاس آئے اور کہا اہل آنحضرت صلی اللہ

۲۳۶۱ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَمَرِيُّ  
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَصْعَدُ الثَّيْبَةَ ثَيْبَةً  
الْمَرَارِ فَإِنَّهُ يُحْطُ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِي  
إِسْرَائِيلَ قَالَ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ صَجَلَهَا حَبِشْنَا  
حَبِشُ بَنِي الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَبَّاهُ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُلُّكُمْ مَغْفُورٌ لَهُ  
إِلَّا صَاحِبَ الْخَمَلِ الْأَحْمَرِ فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا لَهُ

تَعَالَى يَسْتَغْفِرُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَأَنْ أَعِذَ ضَالَّتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي صَاحِبُكُمْ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ يَنْشُدُ صَلَاةَ لَهُ \*

(قائدہ) یہ شخص منافق تھا اس کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی ہو چکا تھا۔

۲۳۶۲- وَحَدَّثَنَا يَعْقَبُ بْنُ حَبِيبٍ الْخَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْخَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَصْعَدُ نَبِيَّةَ الْمُرَارِ أَوْ الْمُرَارِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُغَاذٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَإِذَا هُوَ أَعْرَابِيٌّ جَاءَ يُنْشُدُ صَلَاةَ لَهُ \*

۲۳۶۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو النُّضْرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مِنَّا رَجُلٌ مِنْ بَنِي النُّجَارِ قَدْ قَرَأَ الْبَقْرَةَ وَالْإِنْشِرَاقَ وَكَانَ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْطَلَقَ هَارِبًا حَتَّى لَحِقَ بِأَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ فَرَفَعُوهُ قَالُوا هَذَا قَدْ كَانَ يَكْتُبُ لِمُحَمَّدٍ فَأَعْجَبُوا بِهِ فَمَا لَبْتَ أَدَّ قَصَمَ اللَّهُ عُنُقَهُ فَبِهِمْ فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوا فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا فَتَرَكَوهُ مَبْنُودًا \*

۲۳۶۴- حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْغَدَّاءِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِيمٌ مِنْ سَمَرٍ فَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ

علیہ وسلم تیرے لئے دعا مغفرت فرمائیں وہ بولا خدا کی قسم میں اپنی گم شدہ چیز پالوں، تو یہ میرے لئے تمہارے صاحب کی دعا سے بہتر ہے، جاڑ بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنی گم شدہ چیز تلاش کر رہا تھا۔

۲۳۶۲- یحییٰ بن حبیب خاری، خالد بن حارث، قرہ، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کون شخص مرار (یا مرار) کی گھاٹی پر چڑھتا ہے اور معاذ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ وہ ایک دیہاتی تھا جو اپنی گمشدہ چیز تلاش کر رہا تھا۔

۲۳۶۳- محمد بن رافع، ابو النضر، سلیمان، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ہماری قوم بنی نجار میں سے تھا اس نے سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھی تھی اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لکھا بھی کرتا تھا اس کے بعد بھاگ گیا، اور جا کر اہل کتاب سے مل گیا، انہوں نے اس چیز کو اٹھایا اور کہنے لگے یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا غشی تھا وہ اس کے مل جانے سے بہت خوش ہوئے، کچھ دنوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسے ہلاک کر دیا، انہوں نے اس کے لئے قبر کھودی اور گاڑ دیا، صبح کو جو دیکھا تو اس کی لاش باہر پڑی تھی، پھر انہوں نے گڑھا کھودا اور گاڑ دیا صبح دیکھا تو پھر اس کی لاش کو زمین سے باہر پھینک دیا، پھر انہوں نے کھودا اور گاڑ دیا، اس کے بعد پھر صبح کو دیکھا تو اس کی لاش باہر پڑی ہے بالآخر اس کو اسی طرح چھوڑ دیا گیا۔

۲۳۶۴- ابو کریب محمد بن الغداء، حفص، الأعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے تشریف لارہے تھے، جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو اتنی شدت کے ساتھ ہوا چلی کہ



سوار زمین میں دبے کے قریب ہو گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ ہوا منافقین میں سے کسی منافق کے مرنے کے لئے چلی ہے پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے پہنچے تو منافقین میں سے ایک بڑا منافق مر چکا تھا۔

۲۳۲۵۔ عباس بن عبد العظیم، ابو محمد، عکرمہ، ایاس، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک حب زدہ شخص کی عیادت کی، میں نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا تو کہا خدا کی قسم بخدا میں اتنا جتا ہوا شخص جتنا آج میں نے دیکھا ہے اتنا کبھی نہیں دیکھا، آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ شخص نہ بتاؤں جو روز محشر اس سے بھی زیادہ جتا ہوا ہوگا، پھر آپ نے اپنے ہمراہیوں میں سے دو شخصوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ وہ یہ دو منافق ہیں جو اپنے گھوڑوں پر سوار ہیں، اور اپنے منہ پھیرے کھڑے ہیں۔

۲۳۲۶۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، عبید اللہ، (تیسری سند) محمد بن شعث، عبد الوہاب، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو دو گلوں کے درمیان ماری ماری پھرتی ہے کبھی اس گلہ میں جاتی ہے اور کبھی اس میں۔

هَاجَتْ رِيحٌ صَدِيدَةٌ تَكَادُ أَنْ تَذْفِقَ الرَّأْسَ فَرَعَمَ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثَ هَذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا مُنَافِقٌ عَظِيمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَدْ مَاتَ \*

۲۳۲۵۔ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ نَعْدَنِي حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ النَّضَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى التَّمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَوْعُوكًا قَالَ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ فَقُتِلَ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلًا أَشَدَّ حَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشَدِّ حَرًّا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ الرَّأْسَيْنِ الْمُقْفَيْنِ لِرَجُلَيْنِ حِينَئِذٍ أَحْصَاهُ \*

۲۳۲۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَعِيمٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يُعْنِي النَّفْعِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ نَعِيرُ إِبِلٍ هَذِهِ مَرَّةٌ وَإِلَى هَذِهِ مَرَّةٌ \*

(نآمدہ) یعنی منافق دو طرفہ کی طرح ہے، نہ گھبرا اور نہ ڈھٹا۔

۲۳۲۷۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں ہے کہ کبھی اس گلے میں گھس جاتی ہے اور کبھی اس گلے میں۔

۲۳۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ الرَّحْمَنِيُّ الْقَارِي عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ تَكْبُرُ فِي هَذِهِ مَرَّةٍ وَفِي هَذِهِ مَرَّةٍ \*

## (۳۷۲) بَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالْحَنَّةِ وَالنَّارِ\*

## بَاب (۳۷۲) قیامت اور جنت و دوزخ کے احوال۔

۲۳۲۸ - حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ كُنَّا بَيْنَ الرَّجُلِ الْعَظِيمِ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزُنُّ عِنْدَ اللَّهِ حَنَاحٌ بَعُوضَةٍ أَقْرَعُوا ( فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ) \*

۲۳۲۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ أَبِي عِيَّاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَوْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُعْبِسُ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى إِبْصَاعٍ وَاتَّارِضِينَ عَلَى إِبْصَاعٍ وَالْجِبَالِ وَالشَّجَرِ عَلَى إِبْصَاعٍ وَالْمَاءِ وَالْثَرَى عَلَى إِبْصَاعٍ وَسَائِرُ الْخَلْقِ عَلَى إِبْصَاعٍ ثُمَّ يَهْزُهُمْ قَبْضُ الْمَلِكِ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَضْجَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْجَبًا مِمَّا قَالَ الْحَبْرُ فَصَدِّقًا لَهُ ثُمَّ قَرَأَ ( وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ) \*

۲۳۳۰ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى

۲۳۲۸۔ ابو بکر بن اسحاق، یحییٰ بن بکیر، مغیرہ، ابو الزناد، اعرج، عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا قیامت کے دن ایک بڑا موع (مالدار) آدمی آئے گا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک پتھر کے پر کے برابر بھی وقعت رکھتا ہوگا، یہ آیت بھی (اس کی تائید میں پڑھ لو) اَفْلَا تَقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَزْنَ۔

۲۳۲۹۔ احمد بن عبد اللہ بن یونس، فضیل، منصور، ابراہیم، عبیدہ سلمانی، حضرت عبد اللہ بن بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، اے محمد یا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر اٹھائے گا اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر، اور پانی اور نمناک زمین کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوق کو ایک انگلی پر اور پھر انہیں ہلا دے گا اور فرمائے گا میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعجب فرما کر فرمے اور اس عالم کے کلام کی تصدیق فرمائی، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی یعنی انہوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں کی، جیسا کہ اس کی قدر کرنا چاہئے تھی اور تمام روئے زمین قیامت کے دن اس کی ایک منجھی ہے اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہیں، پاک ہے وہ اور مشرک کے شرک سے بلند ہے۔

۲۳۳۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور سے فضیل کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، ہاتی اس میں ہلا دینے کا ذکر نہیں ہے اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ



رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثِ  
حَدِيثِ فَضِيلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ يَهْزُهُنَّ وَقَالَ  
فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَحِيحًا حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ  
نَصْدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ (وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ) وَتِلَا الْآيَةِ \*

(فائدہ) احادیث صفات کے بارے میں بارہا میں اسلاف کا عقیدہ بیان کر چکا ہوں اب اسی طرف رجوع کر لیا جائے تاکہ صحیح عقیدہ کا علم ہو جائے۔

۲۳۳۱- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ  
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ  
إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ  
اللَّهِ حَاءَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ  
إِنَّ اللَّهَ يُشَبِّهُ السَّمَاوَاتِ عَلَى إَصْبَعٍ  
وَالْأَرْضِينَ عَلَى إَصْبَعٍ وَالشَّجَرَ وَالْثَرَى عَلَى  
إَصْبَعٍ وَالْحَفَائِقَ عَلَى إَصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا  
الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيحًا حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ ثُمَّ فَرَأَى  
(وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ) \*

۲۳۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو  
كَرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ  
بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى  
بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ  
غَيْرَ أَنَّهُ فِي حَدِيثِهِمْ خَمِيسًا وَالشَّجَرَ عَلَى إَصْبَعٍ  
وَالْثَرَى عَلَى إَصْبَعٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ  
وَالْحَفَائِقَ عَلَى إَصْبَعٍ وَلَكِنْ فِي حَدِيثِهِ وَالْجِبَالَ  
عَنْهُ إَصْبَعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ نَصْدِيقًا لَهُ

تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اس کی بات پر تعجب فرما کر اور اس کی بات کی تصدیق کرتے ہوئے مسکرائے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی وما قدروا اللہ حق قدرہ، آخر تک۔

۲۳۳۱- عمر بن حفص بن غیاث، بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل کتاب میں سے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، اور عرض کرنے لگا، اے ابو القاسم اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور رخت اور نمناک زمین کو ایک انگلی پر، اور تمام مخلوق کو ایک انگلی پر اٹھالے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں، عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مسکرائے، یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے اور اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وما قدروا اللہ حق قدرہ۔

۲۳۳۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ۔

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، علی بن حشرم، عیسیٰ بن یونس۔

(تیسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی ان تمام روایتوں میں ہے کہ درخت ایک انگلی پر، اور نمناک زمین ایک انگلی پر اور جریر کی روایت میں مخلوق کا ذکر نہیں باقی اس میں ہے کہ پہاڑ ایک انگلی پر اور مزید اس میں حضور کے تعجب اور آپ کے تصدیق فرمانے کا ذکر ہے۔

تَعَجُّبًا لِّمَا قَالُوا \*

٢٣٣٣ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي  
ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللَّهُ تَبَارَكَ  
وَتَعَالَى الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَصْطَوِي السَّمَاءَ بِسَيْتِهِ  
ثُمَّ يَقُولُ إِنَّا الْمَلِكُ ابْنُ مُلُوكِ الْأَرْضِ \*

٢٣٣٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَافَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ  
اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللَّهُ عَرْزَ وَجَلِّ  
السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ يَلِيهِ الْيَمْنَى  
ثُمَّ يَقُولُ أَأَنَا الْمَيْتُ أَيْنَ الْحَيَّارُونَ أَيْنَ الْمُكْبَرُونَ  
ثُمَّ يَطْوِي الْأَرْضِينَ بِشِمَالِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَأَنَا الْمَيْتُ  
أَيْنَ الْحَيَّارُونَ أَيْنَ الْمُكْبَرُونَ \*

٢٣٣٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي أَبُو  
حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كَيْفَ يَحْكِي رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
سَمَوَاتِهِ وَأَرْضِيهِ بَيْنَهُمَا فَيَقُولُ أَنَا اللَّهُ وَيَقْبِضُ  
أَصَابِعَهُ وَيَتَمَسَّكُهَا أَنَا السَّبْتُ حَتَّى تَنْظُرْتُ إِلَيْهِ  
تَجِبُّ بِتَحَرُّكِ مِنْ أَسْفَلِ عَنِّي مِنْهُ حَتَّى إِذَا  
زَاوَرْتُ أَتَقَطُّ هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ

۲۳۳۳۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو اپنے دہنے ہاتھوں میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا میں ہی پادشاہ ہوں، زمین کے پادشاہ کہاں ہیں۔

۲۳۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، عمر بن قزہ، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کو قیامت کے دن لپیٹ دے گا، پھر انہیں اپنے ہاتھ میں لے لے گا پھر فرمائے گا میں ہی بادشاہ ہوں جو رو قلم کرنے والے کہاں ہیں؟ تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟ پھر اپنے اپنے ہاتھ میں زمین کو لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں، زور والے کہاں ہیں؟ بڑائی والے کہاں ہیں؟

۲۳۳۵۔ سعید بن منصور، یعقوب، ابو حازم، عبید اللہ بن مقسم  
 نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ وہ  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کی کس طرح نقل  
 کرتے ہیں، چنانچہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ اپنے آسمانوں اور زمینوں کو  
 اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لے گا، اور فرمائے گا میں اللہ ہوں  
 اور اپنی ایک انگلی کو بند کر کے اور کھول کر بتاتے تھے اور فرمائے  
 گا میں بادشاہ ہوں، عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے منبر کو دیکھا وہ  
 نیچے سے مل رہا تھا میں سمجھا کہ شاید وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کو لے کر گر پڑے گا۔

(فائدہ) حضور کا بیان کرنا، یہ مخلوقات کے قبض و بسط کی تمثیل ہے، اس قبض و بسط کی تمثیل نہیں ہے جو اللہ رب العزت کی صفت ہے کیونکہ صفات خداوندی مخلوقات میں سے کسی کے مشابہ نہیں ہے اور نہ مخلوقات میں سے کوئی بھی ذرہ برابر ان میں شریک ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم



۲۳۳۶- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعِثْرِ وَهُوَ يَقُولُ يَا عَبْدُ الْحَبِيزِ عَزَّ وَجَلَّ مَسَاوِيهِ وَأَرْضِيهِ بِذِيهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثٍ يَعْقُوبُ \*

۲۳۳۷- حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَهَارُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ حُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي بِشُعَيْبِ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيَّ فَقَالَ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ التُّرْبَةَ يَوْمَ النَّسَبِ وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الثَّانِي وَخَلَقَ الْمَكْرُودَ يَوْمَ الثَّلَاثِ وَخَلَقَ السُّورَ يَوْمَ الْآرْبَعَاءِ وَبَثَّ فِيهَا الدُّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَخَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي آخِرِ الْخَلْقِ فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ فَبَعَا يَمِينَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ \*

۲۳۳۶- سعید بن منصور، عبد العزیز بن ابی حازم، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ بن مقسم، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور آپ فرما رہے تھے، جبار و قہار جل جلالہ اپنے آسمانوں اور زمینوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لے گا، بقیہ روایت یعقوب کی روایت کی طرح ہے۔

۲۳۳۷- سرتج بن یونس، ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابن جریر، اسماعیل بن امیہ، ایوب بن خالد، عبید اللہ بن راشد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے و انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے مٹی (زمین) کو ہفتہ کے دن پیدا کیا اور اتوار کے دن اس میں پہاڑوں کو پیدا کیا اور درخت پیر کے دن پیدا کئے اور کام کاج کی اشیاء منگل کے روز پیدا کئیں اور نورہ روشنی کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جمعرات کے دن زمین میں جانوروں کو پھیلایا اور حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام جمعہ کے دن عصر کے بعد، تھو قات میں سب سے بعد، جمعہ کی سب سے آخری ساعت میں، عصر سے لے کر رات تک پیدا فرمایا۔

(فائدہ) میں کہتا ہوں اس روایت سے حنفیہ کے قول کی تردید ہونے سے کہ جمعہ کے دن جو ساعت مقبول ہے وہ عصر کے بعد ہی ہے، کیونکہ یہ وقت مستجاب اور مبارک اس روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ پانچ بجے تمام انبیاء کرام کی خلقت اور ان کی بعثت کا وہ اللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۳۳۸- ابراہیم، بسطامی، سہل بن عمار، اور ابراہیم بن یونس، حنفی، حجاج سے اسی سند کے ساتھ روایت مردی ہے۔

۲۳۳۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، خالد بن مخلد، محمد بن جعفر بن ابی شیبہ، ابو حازم بن دینار، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن انسان سفید زمین میں جو سرخی مائل ہوگی، تنق

۲۳۳۸- قَالَ اِبْرَاهِيْمُ حَدَّثَنَا الْبُسْطَامِيُّ وَهُوَ ابْنُ حُسَيْنٍ بْنُ عِمْسَى وَسَهْلُ بْنُ عَمَّارٍ وَابْرَاهِيْمُ ابْنُ بَشْتٍ حَفْصٌ وَغَيْرُهُمْ عَنْ حُجَّاجٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ \*

۲۳۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کئے جائیں گے جیسا کہ میدہ کی روٹی ہوتی ہے اور اس میں کسی (عمارت وغیرہ) کا نشان باقی نہ رہے گا۔

۲۳۴۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، داؤد، شعبی، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس دن زمین اس زمین کے علاوہ بدل دی جائے گی اور آسمان بھی بدل دیئے جائیں گے، یا رسول اللہ تو اس وقت آدمی کہاں ہوں گے؟ فرمایا صراط پر۔

۲۳۴۱۔ عبد الملک، شعیب، لیث، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابو سعید، خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی اللہ رب العزت اسے اپنے ہاتھ سے الٹ پلٹ کر دے گا (جیسا کہ کوئی تم میں سے سفر میں اپنی روٹی کو الٹتا ہے) جنتیوں کی مہمانی کے لئے، پھر ایک یہودی آیا اور کہا، ابو القاسم اللہ تعالیٰ تم پر برکتیں نازل فرمائے کہ میں آپؐ کو قیامت کے دن اہل جنت کا کھانا ملاؤں، آپؐ نے فرمایا ضرور ملا، وہ بولا کہ زمین تو ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی، جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا، اور مسکرائے یہاں تک کہ آپؐ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔ وہ بولا میں آپؐ کو اس کا سالن ملاؤں، آپؐ نے فرمایا، تیار وہ بولا ان کا سالن بالام اور نون ہو گا، صحابہ نے پوچھا بالام اور نون کیا ہے؟ وہ بولا نون اور مچھلی جن کے کلیجہ کے ٹکڑوں سے ستر آدمی کھالیں گے۔

۲۳۴۲۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن عارث، قرہ، محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر دس یہودی (عالم) میری

یُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَفَرُصَةِ النَّبِيِّ لَيْسَ فِيهَا عِلْمٌ لِأَحَدٍ \*

۲۳۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ) قَائِلِينَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ عَلَى الصِّرَاطِ \*

۲۳۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُبْرَةً وَاحِدَةً يَكْفُوها الْحَبَارُ يَبْدُو كَمَا يَكْفُو أَحَدُكُمْ حُبْرَتُهُ فِي السَّفَرِ نَزَلًا بِأَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَأَتَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ أَبَا الْقَاسِمِ أَلَا أُخْبِرُكَ بِنَزْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ بَلَى قَالَ تَكُونُ الْأَرْضُ حُبْرَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَنْظُرُ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَجَّتْ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِإِذَا مِثْمُ قَالَ بَلَى قَالَ إِذَا مِثْمُ بَالَامُ وَتَوْنُ قَالُوا وَمَا هَذَا قَالَ تَوْنُ وَتَوْنُ يَأْكُلُ مِنْ رَابِئَةٍ كَبِدِهِمَا سَبْعُونَ أَلْفًا \*

۲۳۴۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَاتَعَنِي عَشْرَةٌ مِنَ الْيَهُودِ لَمْ يَتَّقَ عَلَيَّ ظَهْرَهَا يَهُودِيٍّ إِلَّا أَسْلَمَ \*

۲۳۴۳- حَدَّثَنَا عُفْرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَتِمُّنَا أَنَا أَعْمَشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّتٍ وَهُوَ مُتَكَبِّئٌ عَلَى غَسْبِ إِذْ مَرَّ بِمَنْزِلٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالُوا مَا رَأَيْنَاكُمْ إِلَيْهِ لَّا يَسْتَفِيدُكُمْ بِشَيْءٍ فَكَرِهْتُمُوهُ فَقَالُوا سَلُوهُ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُهُمْ فَسَأَلَهُ عَنِ الرُّوحِ قَالَ فَاسْكُتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحِي إِلَيْهِ قَالِ فَقَعْتُ مَكَانِي فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا) \*

(فائدہ) روح کے متعلق میں پہلے لکھ چکا ہوں، باقی جمہور علماء کرام کے نزدیک روح کا علم ہے اور اس کی کیفیات میں علماء کرام کے مختلف اقوال ہیں۔ جیسے کہ میں پہلے لکھ چکا۔

۲۳۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ حُشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِفَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أَعْمَشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّتٍ بِالْمَدِينَةِ يَمْحُو حَدِيثَ حَفْصِ بْنِ غَزْوَانَ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ (وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا) وَفِي حَدِيثِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَمَا أُوتُوا مِنَ رِوَايَةِ ابْنِ حُشْرَمٍ \*

۲۳۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ قَالَ مَعِعْتُ

استماع کر لیں تو روئے زمین میں کوئی یہودی باقی نہ رہے، مگر مسلمان ہو جائے۔

۲۳۴۳- عمر بن حفص بن غیاث، بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مرتبہ ایک کھیت میں جا رہا تھا، آپ ایک لکڑی پر ٹکا دیئے ہوئے تھے، اتنے میں چند یہودی ملے، ان میں سے ایک نے دوسرے نے کہا ان سے روح کے متعلق دریافت کرو، دوسرے نے کہا تمہیں کیا شبہ ہے جو پوچھتے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں وہ ایسی بات کہہ دیں جو تمہیں بری معلوم ہو، انہوں نے کہا نہیں پوچھو، بالآخر ان میں سے کچھ لوگ آپ کی طرف اٹھ کر آئے اور دریافت کیا روح کیا ہے؟ آپ خاموش رہے، کوئی جواب نہیں دیا، میں سمجھ گیا کہ آپ پروجی آرہی ہے، میں اسی جگہ کھڑا ہو گیا جب وحی نازل ہو گئی تو آپ نے یہ آیت پڑھی، "وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي"۔

(فائدہ) روح کے متعلق میں پہلے لکھ چکا ہوں، باقی جمہور علماء کرام کے نزدیک روح کا علم ہے اور اس کی کیفیات میں علماء کرام کے مختلف اقوال ہیں۔ جیسے کہ میں پہلے لکھ چکا۔

۲۳۴۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو سعید اشجعی، وکیع، اسحاق بن ابراہیم، علی بن حشرم، عیسیٰ بن یونس، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں جا رہا تھا اور حفص بن غزوانہ کی روایت کی طرح روایت نقل کرتے ہیں، باقی وکیع کی روایت میں "وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا" ہے اور عیسیٰ بن یونس کی روایت میں "وَمَا أُوتُوا مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا" ہے (مطلب دونوں کا ایک ہی ہے)

۲۳۴۵- ابو سعید اشجعی، عبداللہ بن ادریس، اعمش، عبداللہ بن

مرقا، مسروق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجوروں کے ایک بدخ میں ایک تبا سے فیک لگائے ہوئے تھے اور حسب سابق اعمش کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، اور اس میں ”وما لو تیتم من العلم الا قلیلا“ ہے۔

۲۳۴۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن سعید الدمشقی، وکیع، اعمش، ابو النضر، مسروق، حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا قرض عاص بن وائل پر تھا میں اس سے تقاضا کے لئے گیا اور وہ بولا میں تجھے کبھی نہیں دوں گا تا وقتیکہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کرے، میں نے کہا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت تک نہیں پھروں گا کہ تو مر کر پھر زندہ ہو، وہ بولا میں مرنے کے بعد پھر زندہ ہوں گا، تو میرا قرض ہوا کر دوں گا، جب مجھے میرا مال ملے گا اور اولاد ملے گی، وکیع بیان کرتے ہیں، اسی طرح اعمش نے بیان کیا ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہنے لگا کہ مجھے مال اور اولاد ملے گی، کیا وہ غیب کی بات جانتا ہے یا اس نے اللہ تعالیٰ سے کوئی اقرار لیا ہے۔

۲۳۴۷۔ ابو کریب، ابو معاویہ، (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، (چوتھی سند) ابن ابی عمر، سفیان، اعمش سے وکیع کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے باقی جریر کی روایت میں ہے کہ حضرت خباب نے بیان کیا کہ میں زمانہ جاہلیت میں لوہار کا کام کرتا تھا میں نے عاص بن وائل کا کچھ کام کیا اور پھر اپنا مزدوری کے لئے اس سے تقاضا کیا۔

۲۳۴۸۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عبدالحمید زبیدی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

عبداللہ ابن ابی شیبہ، یحییٰ بن یزید، عن عبداللہ بن مرثد عن مسروق عن عبداللہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نخل یتوکنا علی غیبہ ثم ذکر نحو حدیثہم عن الأعمش وقال فی روایتہ (وما أوتیتہم من العلم الا قلیلا) \*

۲۳۴۶۔ حدثنا أبو یکر بن ابی شیبہ وعبداللہ بن سعید الأشج واللفظ لعبد اللہ قال حدثنا وکیع حدثنا الأعمش عن ابی النضر عن مسروق عن خباب قال کان لی علی العاص بن وائل ذین فأتیتہ أتقاضاہ فقال لی لن أقضیک حتی تکفر بمحمد قال فقلت لہ إني لن أكفر بمحمد حتی تموت ثم تبعنا قال وانی لمبعوث من بعد الموت فسوف أقضیک إذا رجعت إلی مال وولید قال وکیع کذا قال الأعمش قال فترلت هذه الآية (أفرايت الذي كفر بآياتنا وقال لأوتين مالا وولدا) إلی قوله (ویأتینا فردا) \*

۲۳۴۷۔ حدثنا أبو کریب حدثنا أبو معاویہ ح و حدثنا ابن نمیر حدثنا ابی ح و حدثنا إسحاق بن ابراہیم أخبرنا جریر ح و حدثنا ابن ابی عمر حدثنا سفیان کتھم عن الأعمش بهذا الإسناد نحو حدیث وکیع وفی حدیث جریر قال کنت قینا فی الجاہلیۃ فبعیت للعاص بن وائل عملا فأتیتہ أتقاضاہ \*

۲۳۴۸۔ حدثنا عبید اللہ بن معاذ العنبري حدثنا ابی حدثنا شعبہ عن عبد الحمید



الزِّيَادِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو جَهْلٍ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوْ اثْنَا بِعَذَابٍ إِلَيْهِمْ فَتَزَلَّتْ ( وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يُصَلُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ \*

۲۳۴۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي نَعِيمُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ هَلْ يُغْفَرُ مُحَمَّدٌ وَجَنَّتْ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقِيلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى لَئِنْ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ لَأَطْلُغَنَّ عَلَى رَقَبَتِهِ أَوْ لَأَعْقِرَنَّ وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ قَالَ فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي زَعَمَ لِبَطْنٍ عَلَى رَقَبَتِهِ قَالَ فَمَا فَجَنَّهُمْ مِنْهُ إِنَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلَى عَقَبَتِهِ وَيَتَّقِي بَيْتِيهِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ مَا لَكَ فَقَالَ إِنْ تَنَبَّيْتُ وَبَيْتُهُ لَخُذْتُهَا مِنْ نَارٍ وَهَوَّلًا وَأُجْبَحَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّي لَأَخْطَفْتُهُ الْمَنَائِكَةُ غَضُّوا غَضًّا قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا نَذَرِي فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ شَيْءَ بَنَغَةٍ ( كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ الْأَلْفَاظِي أَنْ رَأَاهُ اسْتَعْصَى إِنَّ إِلَى رَبِّكَ الرُّجْعَى أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى عَبْدًا إِذَا صَلَّى أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَى أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَى أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَبَ وَتَوَلَّى ) يَعْنِي أَبَا جَهْلٍ ( أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةً

ہیں کہ ابو جہل نے کہا: اے اللہ اگر یہ قرآن تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر یا کوئی دردناک عذاب بھیج، تب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دینے والا نہیں ہے، جب تک کہ آپ ان میں موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نہیں کرے گا جب تک وہ استغفار کرتے رہیں گے اور کیا ہے جو اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نازل نہ کرے، وہ تو مسجد حرام میں آنے سے بھی روکتے ہیں۔

۲۳۴۹- عبید اللہ بن معاذ، محمد بن عبد اللہ علی، معتمر، بواسطہ اپنے والد، نعیم بن ابی ہند، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو جہل نے کہا کیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے سامنے اپنا چہرہ زمین پر رکھتے ہیں؟ لوگوں نے کہا ہاں، ابو جہل بولا قسم ہے لات و عزیٰ کی اگر میں انہیں اس حال میں دیکھوں گا تو میں ان کی گردن روٹ دوں گا، یا (عیاذ باللہ) منہ پر مٹی لگاؤں گا، چنانچہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس ارادہ سے آیا کہ آپ کی گردن روٹ دے، اور آپ نماز پڑھ رہے تھے، لوگوں نے دیکھا کہ ابو جہل پیچھے ہٹ رہا ہے اور ہاتھ سے کسی چیز سے پھٹا ہے، لوگوں نے پوچھا، تجھے کیا ہوا، وہ بولا کہ میں نے دیکھا کہ میرے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے درمیان آگ کی ایک خندق ہے اور ہول ہیں، اور بازو ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر وہ میرے قریب آتا تو فرشتے اس کی بوٹی بوٹی اور عضو عضو توڑ لیتے، تب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ہمیں معلوم نہیں کہ یہ حضرت ابو ہریرہ کی روایت میں ہے یا کسی اور طریقہ سے اس جزو کا علم ہوا ہے (ترجمہ) ہرگز نہیں انسان سرکش ہو جاتا ہے جب اپنے کو امیر سمجھتا ہے، تیرے رب کا طرف جانا ہے کیا تو نے اسے دیکھا جو بندہ کو نماز پڑھنے سے روکتا ہے آپ کا کیا خیال ہے۔ اگر یہ ہدایت پر ہو تویا اچھی بات کا حکم کرے، آپ کیا سمجھتے ہیں اگر اس نے تکذیب کی اور پیٹھ پھیری یہ نہیں جانتا کہ اللہ دیکھ

كَاذِبَةٌ خَاصَّةٌ فَلْيَذْغُ نَادِيَهُ سَدَّغُ الزَّبَانِيَةِ كُلًّا  
لَا تُطْعَمُ ( زَادَ عَبْدُ اللَّهِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَأَمْرُهُ  
بِمَا أَمَرَهُ بِهِ وَزَادَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ( فَلْيَذْغُ  
نَادِيَهُ ) يَعْنِي قَوْمَهُ \*

رہا ہے، ہرگز نہیں اگر یہ باز نہ آیا تو ہم اسے ماتھے کے بل  
گھسیٹیں گے جو ماتھا جھوننا گنہگار ہے، ہاں وہ اپنی قوم کو بلا لے،  
عنقریب ہم بھی فرشتوں کو بلا لیں گے، ہرگز آپ اس کا کہنا نہ  
ماتھے، عبید اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد سجدہ کا حکم فرمایا،  
ابن عبد اللہ علی کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ ”نادیہ“ سے  
مراد قوم ہے۔

۲۳۵۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا  
جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ  
مُسْرُوفٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ جُلُوسًا وَهُوَ  
مُضْطَجِعٌ بَيْنَا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ إِنَّ قَاصًّا عِنْدَ أَبْوَابِ كِنْدَةَ يَقْصُ  
وَيَزْعُمُ أَنَّ آيَةَ الدُّخَانِ تَجِيءُ فَتَأْخُذُ بِأَنْفَاسِ  
الْكُفَّارِ وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَّامِ  
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَحَلَسَ وَهُوَ غَضَبَانُ يَا أَيُّهَا  
النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِمَا  
يَعْلَمُ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ  
بِأَخْبَارِكُمْ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ  
اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
( قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ  
الْمُتَكَلِّفِينَ ) إِذْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِذْبَارًا فَقَالَ اللَّهُمَّ  
سَبِّحْ كَسْبِيعَ يُوسُفَ قَالَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ  
خَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْعَبْنَةَ  
مِنَ الْجُوعِ وَنَظَرُوا إِلَى السَّمَاءِ أَخْلَجَتْهُمْ فَيَرَى

۲۳۵۰۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابو الضحی، مسروق  
بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ ہم لوگوں میں لیٹے  
ہوئے تھے، اتنے میں ایک شخص آیا اور کہا ابو عبد الرحمن ایک  
بیان کرنے والا کندہ کے دروازہ پر بیان کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ  
قرآن کریم میں جو دھوکے کی آیت ہے، یہ دھواں آنے والا  
ہے (۱) اور کفار کا سانس روک دے گا، مسلمانوں کو اس سے  
زکام کی کیفیت پیدا ہوگی، یہ سن کر عبد اللہ بن مسعود غصہ میں  
بیٹھ گئے اور فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو تم میں سے جو کوئی  
بات جانتا ہو تو بیان کرے، اور اگر نہیں جانتا تو کہہ دے، اللہ  
تعالیٰ زیادہ جانتا ہے کیونکہ علم کی یہی دلیل ہے کہ جو بات تم  
میں سے کوئی نہ جانتا ہوں تو اللہ اعلم کہے، اللہ تبارک و تعالیٰ  
نے اپنے ہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے کہ اے  
پیغمبر آپ فرما دیجئے کہ تم سے کسی اجر و غیرہ کا طالب نہیں  
ہوں اور نہ میں تمہیں تکلیف میں ڈالتا ہوں، آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں کی (دین سے) روگردانی دیکھی  
تو فرمایا، اے العالمین ان پر سات سالہ قحط نازل فرما، جیسا کہ  
حضرت یوسفؑ کے وقت ہوا تھا، آخر قریش پر ایسا قحط پڑا جو ہر

(۱) قرآن کریم میں ہے فاروق بن ابی العاص بن ہاشم، اس میں دخان سے کیا مراد ہے؟ اور کونسا دخان مراد ہے؟ اس بارے  
میں سلف سے نئی تفسیریں منقول ہیں (۱) یہ نشان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پائی جاتھی ہے۔ ایک مرتبہ کفار شدید قحط میں مبتلا  
ہوئے تو شدید بھوک کا بھاپا انہیں اپنی آنکھوں کے آگے دھواں معلوم ہوتا تھا۔ (۲) قحط کہہ دالے دن کثرت سے گھوڑوں کے چلنے اور  
دوڑنے کی وجہ سے غبار اڑی وہ مراد ہے۔ (۳) قیامت کے قریب دھواں ہوگا جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔



كَهَيْبَةَ الدُّخَانِ فَاتَّاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ جِئْتَ نَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللَّهِ وَبِصَلَاةِ الرَّحِمِ وَإِنْ فُؤْمَكَ فُذِّ هَلَكُوا فَادْعِ اللَّهَ لَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ( فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ) إِلَى قَوْلِهِ ( إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ) قَالَ أَفَوَيْكَ تُكْشَفُ عَذَابُ الْآخِرَةِ ( يَوْمَ تَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ ) فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ يَذُرُ وَقَدْ مَضَتْ آيَةُ الدُّخَانِ وَالْبَطْشَةُ وَالْزَّلَامُ وَآيَةُ الرُّومِ \*

شے کو کھا گیا، یہاں تک کہ انہوں نے بھوک کے مارے کھالوں اور مردار کو بھی کھایا، اور ایک شخص ان میں سے آسمان کی طرف دیکھتا تھا تو اسے دھوئیں کی طرح معلوم ہوتا تھا، پھر ابو سفیان حضورؐ کے پاس آیا، اور کہا اے محمدؐ تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور ناسمجھانے کا حکم کرتے ہو، تمہاری قوم تو جاہل ہو گئی، اللہ سے ان کے لئے دعا کرو، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اس دن کا انتظار کرو، جب آسمان سے کھلم کھلا دھواں اٹھے گا جو لوگوں کو ڈھاک لے گا یہ دردناک عذاب ہے (الی قول) انکم مائدون، اگر اس آیت میں آخرت کا عذاب مراد ہوتا تو یہ کہیں موقوف ہو سکتا تھا، پھر فرمایا، جس دن ہم زبردست پکڑیں گے، ہم بدلہ لیں گے تو اس پکڑنے سے مراد بدر کی پکڑ ہے اور یہ نشانیاں یعنی دھواں اور پکڑ اور خرام اور روم کی نشانیاں تو گزر چکیں۔

(فائدہ) اس واقعہ کی جہالت تھی، جو دھواں کو آنے والی نشانی سمجھا، اور ”فسوف یکون لزاماً“ میں لزام سے مراد وہی قتل اور قید ہے جو بدر کے دن ہوا اور یہی بطش کبریٰ ہے اور روم کی نشانی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گزر چکی تھی جبکہ روم کے نصاریٰ مغلوب اور پاری غالب ہوئے تھے، مسلمانوں کو اس سے رنج اور تکلیف پہنچی، پھر اللہ تعالیٰ نے روم کے نصاریٰ کو ایمان پر غالب کر دیا، جس سے مسلمانوں کو بہت خوشی ہوئی، سورہ روم میں اللہ تعالیٰ نے اس کا بیان فرمایا ہے، واللہ اعلم۔

۲۳۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَكَعْبٌ -

(دوسری سند) ابوسعید قرظی، وکعب۔

(تیسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، جریر، واعمش۔

(چوتھی سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو کریب، ابو معاویہ، واعمش، مسلم بن صبیح، مسروق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ میں مسجد میں ایک آدمی کو چھوڑ کر آیا ہوں جو اپنی رائے سے قرآن کریم کی تفسیر کرتا ہے اور یوم تالی السلاہ بدخان مبین کی یہ تفسیر بیان کرتا ہے کہ لوگوں کو قیامت کے دن ایک دھواں پکڑ لے گا، جس سے ان کی زکام کی سی کیفیت ہو جائے گی تو حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا جو شخص کسی بات کا غم رکھتا

أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ وَالنُّفْطُ لِيَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ مُسْلِمِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ مَسْرُوفٍ قَالَ جَاءَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ فَقَالَ تَرَكْتُ فِي الْمَسْجِدِ رَجُلًا يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ يُفَسِّرُ هَذِهِ الْآيَةَ ( يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ ) قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دُخَانٌ فَيَأْخُذُ بِأَنْفُسِهِمْ

حَتَّىٰ بِأُخَذَهُمْ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَّامِ فَقَالَ عَبْدُ  
اللَّهِ مَنْ عَلِمَ عِلْمًا قَلِيلًا بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ  
قَلِيلًا اللَّهُ أَعْلَمُ مِنْ فَقْرِ الرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ لِمَا نَا  
عَلِمَ لَهُ بِهِ اللَّهُ أَعْلَمُ إِنَّمَا كَانَ هَذَا أَنْ قُرِئْنَا  
لَمَّا اسْتَعْصَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِتِينَ كَسِينِي يُوسُفَ  
فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ  
إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ  
الْجَهْدِ وَحَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرِ اللَّهَ  
لِمُضَرِّ قَبَائِلِهِمْ قَدْ هَلَكُوا فَقَالَ لِمُضَرِّ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ  
قَالَ فَدَعَا اللَّهُ لَهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ( إِنَّا  
كَاشِفُوا الْعَذَابَ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ) قَالَ  
فَسُطِرُوا فَلَمَّا أَصَابَتْهُمْ الرَّقَابُ قَالُوا هَذَا إِلَهُ مَا  
كَانُوا عَلَيْهِ قَالُوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ( فَارْتَقِبْ  
يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا  
عَذَابٌ أَلِيمٌ ) ( يَوْمَ تَبْطِشُ الْبَطْشَةُ الْكُبْرَى إِنَّا  
مُنْتَفِضُونَ ) قَالَ يَعْنِي يَوْمَ يَذُرُ \*

۲۳۵۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَمَسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانُ  
وَاللَّزَامُ وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ \*

۲۳۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا  
وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ \*

۲۳۵۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ  
بِشَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ  
حَدَّثَنَا عُثْمَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ

ہو تو اسے تو وہ بات کہہ دینی چاہئے اور جو نہ جانتا ہوں تو اسے  
اللہ اعلم کہہ دینا چاہئے، یہ انسان کی دہائی کی دلیل ہے کہ جس  
بات کو نہیں جانتا تو کہہ دے، اسے اللہ خوب جانتا ہے، بات یہ  
ہے کہ قریش نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی  
کی تو آپؐ نے ان پر ایسے قحط کی بددعا کی جیسے کہ حضرت یوسف  
علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا، آخر وہ قحط اور تنگی میں مبتلا  
ہوئے، یہاں تک کہ آدمی آسمان کی طرف دیکھتا تو اسے ایسا  
معلوم ہوتا کہ اس کے اور آسمان کے درمیان دھواں سا بھرا  
ہے، حتیٰ کہ انہوں نے ہڈیوں تک کو بھی کھا لیا، پھر ایک آدمی  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور  
عرض کیا، یا رسول اللہ! معمر کے لئے دعا فرمائیے، وہ تباہ ہو گئے،  
پھر آپؐ نے ان کے لئے دعا فرمائی، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت  
نازل فرمائی کہ ہم تھوڑے دنوں کے لئے عذاب موقوف  
کر دیں گے تم پھر وہی کام کرو گے۔ ربوہ بیان کرتے ہیں کہ  
ان پر پانی برسنا جب ذرا چھین ہوا تو پھر وہ اپنی اصلی حالت پر  
لوٹ آئے، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، فار تَقِيبُ  
يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ "آخر آیت تک، یعنی ہم بدر کے  
دن بدلہ لیں گے۔

۲۳۵۲ - قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش، ابو الضحی، مسروق،  
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں  
کہ پانچ نشانیاں تو گزر چکی ہیں دُخان اور لزام، روم، اور بطشہ اور  
القمر۔

۲۳۵۳ - ابو سعید، وکیع، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی  
طرح روایت مروی ہے۔

۲۳۵۴ - محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ،  
(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ، قتادہ، عزیرہ،  
حسن عرقی، یحییٰ بن جریج، عبد الرحمن بن ابی لیلی، حضرت ابی  
بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ رب العزت کے فرمان



”ولندیفنہم من العذاب الاذنی دون العذاب الاکبر“  
کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے دنیا کے مصائب، روم،  
بطحہ اور دخان (دھواں) مراد ہیں، شعبہ (راوی) کو بطحہ اور  
دخان میں شک ہے (کہ کون سا لفظ فرمایا)

الْحَمَّانِ الْغَرْنَبِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَزَّارِ عَنْ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي بَنِی كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ  
عَزَّ وَجَلَّ ( وَلَنَذِيقَنَّ هُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَذْنَىٰ ذُوْنَ  
الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ ) قَالَ مَصْنُوبُ الدُّنْيَا وَالرُّومُ  
وَالْبَطْحَةُ أَوْ الدُّخَانُ شُعْبَةُ الْمَشَاكِكِ فِي الْبَطْحَةِ أَوْ  
الدُّخَانِ \*

### (۳۷۳) بَابُ انْتِشَاقِ الْقَمَرِ \*

۲۳۵۵- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ النَّاقِدِ وَزُهَيْرُ بْنُ  
حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي  
نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ انْتَشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِقَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا \*

۲۳۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو  
كَرَيْبٍ وَاسْتَحَقُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَمِيصًا عَنْ أَبِي  
مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَرُ بْنُ حَفْصٍ ابْنُ غِيَاثٍ  
حَدَّثَنَا أَبِي كُثَّابًا عَنْ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا  
مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا  
ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي  
مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَى إِذَا  
انْفَلَقَ الْقَمَرُ فِلْقَتَيْنِ فَكَانَتْ فِلْقَةً وَرَاءَ الْجَبَلِ  
وَفِلْقَةً دُونَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اشْهَدُوا \*

۲۳۵۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُبَرِيُّ  
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ  
مُسْعُودٍ قَالَ انْتَشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ

### باب (۳۷۳) چاند کا پھٹ جانا۔

۲۳۵۵- عمر دناقد، زبیر بن ربیع، سفیان بن عیینہ، ابن ابی نجیح،  
مجاہد، ابو معمر، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے زمانہ میں چاند کے ٹپ ہو کر دو ٹکڑے ہو گئے تو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے ارشاد فرمایا کہ گواہ ہو جاؤ۔

۲۳۵۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم،  
ابو معاویہ۔

(دوسری سند) عمر بن حفص، ابن غیاث، بواسطہ اپنے والد،  
اعمش۔

(تیسری سند) منجاب بن حارث تمیمی، ابن مسر، اعمش،  
ابراہیم، ابو معمر، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
مقام منیٰ میں تھے کہ چاند کے پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گئے، ایک  
ٹکڑا تو پہاڑ کے اس طرف رہا اور ایک اس طرف چلا گیا، آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا کہ گواہ ہو جاؤ۔

۲۳۵۷- عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، اعمش،  
ابراہیم، ابو معمر، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند کے پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گئے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقْتَيْنِ فَسَرَّ الْجَبَلُ فَلَقَةً  
وَكَانَتْ فَلَقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ \*

۲۳۵۸ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي  
عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ \*  
۲۳۵۹ - وَحَدَّثَنِيهِ بِشَرُّ بْنُ عَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُو  
اَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِاسْنَادِ اَبِي مُعَاذٍ  
عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِ غَيْرَ اَنْ فِي حَلِيفَتِ اَبِي  
اَبِي عَدِيٍّ فَقَالَ اشْهَدُوا اشْهَدُوا \*

۲۳۶۰ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ  
حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ  
سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ  
يُرِيَهُمْ آيَةً فَاَرَاهُمُ انْشِقَافَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ \*

۲۳۶۱ - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بِمَعْنَى  
حَدِيثِ شَيْبَانَ \*

۲۳۶۲ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابُو دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو  
بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ  
وَابُو دَاوُدَ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ  
قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَيْنِ وَفِي حَلِيفَةِ اَبِي دَاوُدَ  
انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ \*

۲۳۶۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قُرَيْشٍ التَّمِيمِيُّ  
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرٍّ حَدَّثَنِي اَبِي

ایک ٹکڑے نے تو پہاڑ کو ڈھاٹک لیا اور ایک پہاڑ کے اوپر رہا،  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تو گواہ رہ۔

۲۳۵۸۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد شعبہ، الأعمش،  
مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۳۵۹۔ بشر بن خالد، محمد بن جعفر، (دوسری سند) محمد بن  
بشار ابن ابی عدی، شعبہ سے ابن معاذ عن شعبہ کی سند اور اس  
کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی ابن ابی عدی کی  
روایت میں دوسری آپ کا یہ فرمان مروی ہے گواہ ہو جاؤ،  
گواہ ہو جاؤ۔

۲۳۶۰۔ زہیر بن حرب، عبد بن حمید، یونس بن محمد، شیبان،  
قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ  
والوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشانی دیکھنی  
چاہی تو آپ نے ان کو چاند کے دو ٹکڑے ہونا دکھائیے۔

۲۳۶۱۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، قتادہ، حضرت انس  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیبان کی روایت کی طرح حدیث مروی  
ہے۔

۲۳۶۲۔ محمد بن عثمان، محمد بن جعفر، ابو داؤد۔  
(دوسری سند) ابن بشار، یحییٰ بن سعید، محمد بن جعفر، ابو داؤد،  
شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے  
ہیں کہ چاند کے پھٹ جانے سے دو ٹکڑے ہو گئے اور ابو داؤد کی  
روایت میں اس کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
زبان کا بھی ذکر ہے۔

۲۳۶۳۔ موسیٰ بن قریش تمیمی، اسحاق بن بکر بن مضر، بواسطہ  
اپنے والد، جعفر بن ربیعہ، عراق بن مالک، عبید اللہ بن



حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَيْعَةَ عَنْ عِرَاكِ ابْنِ مَالِكٍ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ  
عَنْ ابْنِ عَسَامٍ قَالَ إِنَّ الْقَمَرَ انشَقَّ عَلَى رَمَانَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ چاند  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پھٹ گیا۔

(فائدہ) قرب قیامت کی ایک نشانی یہ بھی تھی کہ چاند کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے۔ یہ نشانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست  
سبارک پر پوری ہوئی، اور قرآن نے اعلان فرمایا، الْقَمَرُ انشَقَّ وَالْقَمَرُ انشَقَّ وَالْقَمَرُ انشَقَّ وَالْقَمَرُ انشَقَّ وَالْقَمَرُ انشَقَّ  
قرم کا واقعہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، مستدرک حاکم، دلائل بیہقی، اور دلائل ابو نعیم میں یہ تصریح  
تمام موجود ہے، صحابہ میں سے حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت انس بن مالک،  
حضرت جابر بن مطعم، حضرت علی ابن ابی طالب، حضرت حذیفہ بن الیمان نے اس واقعہ کو روایت کیا ہے ان میں سب سے صحیح اور مستند  
روایت حضرت عبداللہ بن مسعود کی ہے جو بخاری و مسلم میں مروی ہے اور وہ خود اس واقعہ کے وقت موجود تھے اور انہوں نے اس معجزہ کو  
اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے جیسا کہ روایات بالا میں یہ چیز مذکور ہو چکی ہے۔

جامع ترمذی اور مستدرک امام احمد بن حنبل کی روایات میں ہے کہ قریش نے اس معجزہ کو دیکھ کر کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہم پر  
جاد کر دیا ہے، دوسرے بولے اگر ہم پر کر دیا ہے تو تمام انسانوں پر تو نہیں کر دیا، مسند طحاوی اور بیہقی میں اتنی زیادتی اور ہے کہ مسافروں کو  
اور مقامات سے آنے دو، دیکھو وہ کیا کرتے ہیں، چنانچہ جب لڑھکھڑا ہر سے مسافر آئے اور ان سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے بھی اپنا اپنی  
مشاہدہ بیان کیا، بہر حال یہ معجزہ رات کے وقت مکہ میں بہ مقام منی ہوا، اب جو حضرات جس جگہ بھی چاند دیکھ رہے تھے انہوں نے اس  
معجزہ کو دیکھ لیا، ورنہ بغیر کسی خاص مقصد کے چاند کو کون دیکھتا رہتا ہے، آدمی اپنے مشاغل میں مصروف رہتے ہیں اور پھر یہ کہ مطالعہ کا بہت  
بڑا اختلاف ہے جس کی بناء پر ایک وقت سب جگہ چاند نظر نہیں آ سکتا، اور نیز یہ کہ اس معجزہ کا مطالعہ کفار مکہ ہی نے کیا تھا، ان کو دکھا دیا گیا  
اور ان کے وسیلہ سے جو بھی آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا اس نے یہ معجزہ دیکھ لیا، لہذا ملاحظہ کا اظہار قابل قبول نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

### باب (۳۷۴) کفار کا بیان۔

### (۳۷۴) بَابُ فِي الْكُفَّارِ \*

۲۳۶۴ - حَدَّثَنَا أَبُو يَكْرُبُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
أَبُو مُعَاوِيَةَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ  
بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ  
أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَخَذَ أَصْبَرُ عَلَى أَدَى يَسْمَعُهُ  
مِنْ عَالَمِهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّهُ يُشْرِكُ بِهِ وَيُجْعَلُ لَهُ  
الْوَلَدُ ثُمَّ هُوَ يُعَاقِبُهُمْ وَيَرْزُقُهُمْ \*

۲۳۶۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، ابو اسامہ، الاعمش، سعید  
بن جبیر، ابو عبد الرحمن، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ  
تبارک و تعالیٰ سے زیادہ تکلیف دہ باتیں سننے پر کوئی عبرت نہیں  
کر سکتا۔ اس کے ساتھ شرک کیا جاتا ہے اور اس کی اولاد قرار  
دی جاتی ہے، پھر وہ انہیں تندرستی عطا کرتا ہے اور رزق دیتا  
ہے۔

۲۳۶۵۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابو سعید خدری، دحیح، اعمش،  
سعید بن جبیر، ابو عبد الرحمن، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ

۲۳۶۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ  
وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا

عندہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ اللہ رب العزت کے لئے اولاد قرار دی جاتی ہے۔

الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَّا قَوْلَهُ وَيَجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ \*

۲۳۶۶۔ عبید اللہ بن سعید، ابواسامہ، اعمش، سعید بن جبیر، ابو عبد الرحمن سلمی، حضرت عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدا تعالیٰ سے زیادہ تکلیف دہ بات سننے پر کوئی صبر نہیں کر سکتا لوگ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں اس کی اولاد قرار دیتے ہیں مگر پھر بھی وہ انہیں رزق دیتا ہے، تندرستی عطا کرتا ہے اور (دیگر اشیاء) دیتا ہے۔

۲۳۶۶۔ وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاءَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَمِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى أَدَى يَسْمَعُهُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى بِأَنَّهُمْ يَجْعَلُونَ لَهُ وَلَدًا وَيَجْعَلُونَ لَهُ وَلَدًا وَهَذَا مَعَ ذَلِكَ يَرْزُقُهُمْ وَيُعَافِيهِمْ وَيُعْطِيهِمْ \*

۲۳۶۷۔ عبید اللہ بن معلق، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، ابو عمران جوئی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا قیامت کے دن جس دوزخی پر سب سے زیادہ خفیف عذاب ہوگا اس سے خدا تعالیٰ فرمائے گا اگر تیرے پاس دنیا اور دنیا کی سب چیزیں ہوں تو اس عذاب سے چھوٹنے کے لئے دے دے گا، عرض کرے گا ہاں اللہ فرمائے گا جب تو آدم کی پشت میں تھا، اس وقت میں نے اس سے بھی آسمان کام کا تجھے حکم دیا تھا، کہا تھا کہ شرک نہ کرنا میں تجھے دوزخ میں داخل نہ کروں گا مگر تو نے شرک کے علاوہ کوئی بات نہ مانی۔

۲۳۶۷۔ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا هَؤُلَاءِ أَهْلَ النَّارِ عَذَابًا لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ لَكُمُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا أَكُنْتُمْ مُفْتَدِينَ بِهَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ قَدْ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَاؤَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صَنْبٍ أَدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ أَحْسِبُهُ قَالَ وَكَأَ أُدْخِلُكَ النَّارَ فَأَنْتَ إِلَّا الشُّرَكَ \*

۲۳۶۸۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ نہیں ہے کہ میں تجھے دوزخ میں داخل نہیں کروں گا۔

۲۳۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَّا قَوْلَهُ وَلَا أُدْخِلُكَ النَّارَ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ \*

۲۳۶۹۔ عبید اللہ بن عمر قولہ یری، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن عثمان، ابن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت

۲۳۶۹۔ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَاسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ



يُسَارِقُ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْإِسْرُؤِيلُ حَدَّثَنَا  
مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ  
بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقَالُ لِلْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَرَأَيْتَ  
لَوْ كَانَ لَكَ بَدَأُ الْأَرْضِ فَهَبًا أَكُنْتَ تَعْتَدِي بِهِ  
فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ قَدْ سُبِلَتْ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ \*

۲۳۷۰ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رُوَيْحُ بْنُ  
عَبَادَةَ ح وَحَدَّثَنِي عُثْمَرُ بْنُ زَادَةَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ (يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ) كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيدِ  
بْنِ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ  
قَالَ فَيُقَالُ لَهُ كَذَبْتَ قَدْ سُبِلَتْ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ  
ذَلِكَ \*

۲۳۷۱ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ  
حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِرُحْبَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ  
رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ  
عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَلَيْسَ الَّذِي أُمِنَّا  
عَلَى رَجُلِيهِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُعْشِبَهُ عَلَى  
وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلَى وَعِزَّةُ رَبَّنَا \*

۲۳۷۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَرُ بْنُ الْقَافِلِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ  
هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ  
الْكِنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا  
مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ  
صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ  
هَلْ مَرَّ بِكَ نَجِيمٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ  
وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ

انسان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن کافر سے کہا جائے گا  
اگر زمین بھر تیرے پاس سونا ہوتا تو کیا تو اس عذاب سے  
چھوٹنے کے لئے دیتا، کافر کہے گا جی ہاں، ارشاد ہو گا کہ میں  
نے تو اس سے آسان بات کا تجھ سے سوال کیا تھا۔

۲۳۷۰ - عبد بن حمید، روح بن عبادہ، (دوسری سند) عمر بن  
زمرہ، عبد الوہاب، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، حضرت انس بن  
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
حسب سابق روایت مروی ہے، صرف اتنا زیادہ ہے کہ اس  
سے کہا جائے گا تو جھوٹا ہے تجھ سے تو اس سے آسان بات کا  
مطالبہ کیا گیا تھا۔

۲۳۷۱ - زہیر بن حرب، عبد بن حمید، یونس بن محمد، شیبان،  
قتادہ، حضرت انس مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ قیامت کے دن کافر کا منہ  
کے بل کیسے حشر ہو گا؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا کہ جس خدا نے دنیا میں پاؤں سے چلایا، کیا وہ قیامت  
کے دن منہ کے بل چلانے پر قادر نہیں ہے، قتادہ نے یہ حدیث  
سن کر فرمایا کیوں نہیں ہمارے پروردگار کی عزت کی قسم۔

۲۳۷۲ - عمرو ناقد، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت بن ثعلبی،  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا والوں میں جو سب  
سے زیادہ راحت میں ہو گا، قیامت کے دن اسے آگ میں  
صرف ایک غوطہ دے کر دریافت کیا جائے گا کہ اسے ابن آدم  
کیا تو نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہے؟ کبھی تم پر کوئی راحت  
گزری ہے؟ وہ عرض کرے گا واللہ اسے میرے پروردگار کبھی  
نہیں، پھر اس جنتی کو بلایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ

الْحَنَّةُ فَيَصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْحَنَّةِ فَيَقَالُ لَهُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ نُؤْمًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُونَ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِي نُؤْمٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ \*

تکلیف میں تھا اور بہشت میں اسے صرف ایک غوطہ دے کر دریافت کیا جائے گا اے ابن آدم تو نے کبھی تکلیف دیکھی ہے؟ کبھی تجھ پر کوئی سختی گزری ہے؟ عرض کرے گا اس پروردگار واللہ میں نے کبھی کوئی سختی نہیں دیکھی، اور نہ مجھ پر کوئی تکلیف گزری ہے۔

باب (۳۷۵) مومن کو نیکیوں کا بدلہ دنیا اور آخرت میں اور کافر کو صرف دنیا میں ہی ملے گا۔

(۳۷۵) بَابُ جَزَاءِ الْمُؤْمِنِ بِحَسَنَاتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَتَعْجِيلِ حَسَنَاتِ الْكَافِرِ فِي الدُّنْيَا \*

۲۳۷۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هُمَامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَطْلُبُ مَوْلِيًا حَسَنَةً يُعْطِي بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُعْجِلُ بِهَا فِي الْآخِرَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتٍ مَا عَمِلَ بِهَا لِنَفْسِهِ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا أَقْضَى إِلَى الْآخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةً يُعْجِلُ بِهَا \*

۳۷۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، ہمام بن یحییٰ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مومن کی بھی ایک نیکی کے اوپر حق تلفی نہ کرے گا، اس کا بدلہ اسے دنیا میں بھی دے گا اور آخرت میں بھی دے گا، اور کافر کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیا جاتا ہے، حتیٰ کہ جب آخرت ہوگی تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ ہوگی جس کا اسے بدلہ دیا جائے۔

(قائد) : جہاں علمائے کرام کافر کو آخرت میں اس کی نیکیوں کا بدلہ نہیں ملے گا اور نیکیوں سے وہ مراد ہیں جن میں نیت کی احتیاج نہیں ہے

جیسا کہ حسن سنو کہ وغیرہ، واللہ اعلم بالصواب۔

۲۳۷۴ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ النِّسَبِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَافِرَ إِذَا عَمِلَ حَسَنَةً أَطْعِمَ بِهَا صُفْمَةً مِنَ الدُّنْيَا وَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَإِنَّ اللَّهَ يَدْخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْآخِرَةِ وَيُعْجِلُ بِهَا رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلَى طَاعَتِهِ \*

۳۷۴۔ عاصم بن نصر، معتمر بن نصر، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کافر دنیا میں جو نیکی کرتا ہے اس کے عوض اسے دنیا ہی میں لقمہ دے دیا جاتا ہے اور مومن کی نیکیاں اللہ تعالیٰ آخرت کے لئے جمع رکھتا ہے اور اطاعت الہی کے سلسلہ میں اسے دنیا میں رزق عطا فرماتا ہے۔

۳۷۵۔ محمد بن عبد اللہ الرزکی، عبد الوہاب ابن عطاء، سعید، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کافر دنیا میں جو نیکی کرتا ہے اس کے عوض اسے دنیا ہی میں لقمہ دے دیا جاتا ہے اور مومن کی نیکیاں اللہ تعالیٰ آخرت کے لئے جمع رکھتا ہے اور اطاعت الہی کے سلسلہ میں اسے دنیا میں رزق عطا فرماتا ہے۔

۲۳۷۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزِّيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِصَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ



وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِمَعْنَى حَدِيثِهِمَا \*

باب (۳۷۶) مومن اور کافر کی مثال۔

(۳۷۶) بَابُ مَثَلِ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلِ الْكَافِرِ \*

۲۳۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ الْأَعْلَى عَنْ مُعَمَّرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ  
الرِّيحُ تُبِيلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصْبِيهِ الْبَلَاءُ  
وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزِ لَا تَهْتَرُ حَتَّى  
تُسْتَحْصَدَ \*

(نوٹ: صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہے حرکت نہیں کرتا نیز ہوا اور آندھی کے وقت جڑ سے اکڑ جاتا ہے اور مومن کو دنیا میں تکلیف آتی  
رہتی ہیں جس سے اس کے گناہ جھڑتے رہتے ہیں اور کافر یا منافق صحیح سالم قیامت میں مع اپنے تمام گناہوں کے آئے گا نیز نیک دنیا میں کی  
کے بجائے زیادتی ہی ہوتی ہے۔

۲۳۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ  
حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عَبْدِ  
الرَّزَّاقِ مَكَانَ قَوْلِهِ تُبِيلُهُ نُفَيْتُهُ \*

۲۳۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا  
زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدٍ بْنِ إِسْرَافِيلَ  
حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ  
الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْحَمَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيْتُهَا الرِّيحُ  
نَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى حَتَّى نَهْجَ وَمَثَلُ  
الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ الْمُحْضَرَّةِ عَلَى أَصْلِهَا لَا  
يُفَيْتُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ انْجَعَفَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً \*

۲۳۷۹۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا بَشْرُ  
بْنُ السَّرِيِّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا

۲۳۷۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، محمد بشر، زکریا  
بن ابی زائدہ، سعید بن ابراہیم، ابن کعب بن مالک، حضرت  
کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کا فرمان روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، مومن کی مثال  
ایسی ہے جیسا کہ کھیتی کا ایک شعا کہ ہوا سے جھونکے دیتی رہتی  
ہے، کبھی گرا دیتی ہے اور کبھی کھڑا کر دیتی ہے، اسی طرح اخیر  
میں دو خشک ہو جاتا ہے اور کافر کی مثال صنوبر کی درخت کی  
طرح ہے جو اپنی جڑ پر قائم رہتا ہے کوئی چیز اسے ادھر ادھر  
نہیں جھکا سکتی۔ بالآخر وہ جڑ ہی سے اکڑ جاتا ہے۔

۲۳۷۹۔ زہیر بن حرب، بشر بن السری، عبد الرحمن بن  
مہدی، سفیان، سعد بن ابراہیم، عبد الرحمن بن کعب بن مالک

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْحَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تَغِيثُهَا الرِّيحُ تَصْرِغُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا مِثْلَ يَأْتِيَةِ أَجَلُهُ وَمِثْلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ النَّارِزَةِ الْمُعَذِّبَةِ الَّتِي لَا تُصِيبُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً \*

۲۳۸۰- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَا حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَنَّ مَحْمُودًا قَالَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ بَشَرٍ وَمِثْلُ الْكَافِرِ كَمِثْلِ النَّارِزَةِ وَأَمَّا ابْنُ حَاتِمٍ فَقَالَ مِثْلُ الْمُنَافِقِ كَمَا قَالَ زُهَيْرٌ \*

۲۳۸۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْفَضْلَانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ابْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ وَ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحُوا حَدِيثَهُمْ وَقَالَا جَمِيعًا فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ يَحْيَى وَمِثْلُ الْكَافِرِ مِثْلُ النَّارِزَةِ \*

(۳۷۷) بَابُ مِثْلِ الْمُؤْمِنِ مِثْلُ النَّحْلَةِ \*

۲۳۸۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَالْفَقْطُ يَحْيَى قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن کی مثال کھیتی کے ایک مٹھے جیسی ہے کہ ہوا اسے جھونکے دیتی رہتی ہے، کبھی گرا دیتی ہے اور کبھی سیدھا کر دیتی ہے، اسی طرح اخیر میں وہ خشک ہو جاتا ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے جو اپنی جڑ پر قائم رہتا ہے، کوئی چیز اسے ادھر ادھر جھکا نہیں سکتی۔ بالآخر اچانک جڑ سے اکڑ جاتا ہے۔

۲۳۸۰- محمد بن حاتم اور محمود بن غیلان، بشر بن السری، سفیان سعد بن ابراہیم، عبد اللہ بن کعب بن مالک، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، باقی محمود نے اپنی روایت میں بشر سے کافر کا لفظ نقل کیا ہے، اور ابن حاتم نے زبیر کی طرح منافق کا لفظ روایت کیا ہے۔

۲۳۸۱- محمد بن بشار، عبد اللہ بن ہاشم، یحییٰ قطان، سفیان، سعد بن ابراہیم، عبد اللہ بن کعب بن مالک، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں باقی ان دونوں روایتوں میں یحییٰ سے، مثل الکافر مثل النارزۃ کے لفظ علی روایت کئے ہیں۔

باب (۳۷۷) مومن کی مثال کھجور کے درخت کی طرح ہے۔

۲۳۸۲- یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، علی بن حجر، اسماعیل، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور وہ



يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ  
مِنْ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَإِنَّهَا مِثْلُ  
الْمُسْلِمِ فَحَدَّثُونِي مَا هِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي  
شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي  
أَنَّهَا النُّحْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوا حَدَّثْنَا مَا هِيَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ هِيَ النُّحْلَةُ قَالَ  
فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُمَرَ قَالَ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتُ هِيَ  
النُّحْلَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا \*

مسلمان کی طرح ہے، مجھے بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟ لوگوں  
کے خیالات جنگل کے درختوں کی طرف چلے گئے، حضرت  
عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے دل میں آیا کہ کھجور کا  
درخت ہے مگر عرض کرنے سے شرم آئی، بالآخر صحابہ کرام  
نے عرض کیا (۱)، یا رسول اللہ آپ فرمائیے کہ وہ کون سا  
درخت ہے؟ آپ نے فرمایا کھجور کا، حضرت ابن عمر بیان  
کرتے ہیں کہ میں نے اس واقعہ کا حضرت عمرؓ سے ذکر کیا،  
انہوں نے فرمایا، اگر تو کہہ دیج کہ وہ کھجور کا درخت ہے تو  
میرے نزدیک یہ فلاں فلاں چیز سے بھی بہتر ہوتا۔

(فائدہ) دوسری روایتوں میں ہے کہ تمہارا یہ کہہ دینا میرے نزدیک سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہوتا۔

۲۳۸۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَيْنٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الْحَبِيبِ  
الضَّبْعِيِّ عَنْ مُعَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَا لِأَصْحَابِهِ  
أَخْبَرُونِي عَنْ شَجَرَةٍ مِثْلَهَا مِثْلُ الْمُؤْمِنِ فَجَعَلَ  
الْقَوْمُ يَذْكُرُونَ شَجَرًا مِنْ شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ ابْنُ  
عُمَرَ وَالَّتِي فِي نَفْسِي أَوْ رُوِيَ أَنَّهَا النُّحْلَةُ  
فَجَعَلْتُ أُرِيدُ أَنْ أَقُولَهَا فَإِذَا أَسْنَانُ الْقَوْمِ فَأَمَّا  
أَنْ أَتَكَلَّمَ فَلَمَّا سَكَتُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النُّحْلَةُ \*

۲۳۸۳- محمد بن عبید الغفیری، حماد بن زید، ایوب،  
ابو الحکیل، مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے اصحاب  
سے فرمایا کہ مجھ سے وہ درخت بیان کرو جس کی مثال مومن کی  
طرح ہے، صحابہ کرام جنگل کے درختوں میں سے ذکر کرنے  
لگے، حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ میرے دل میں یہ چیز  
ڈالی گئی کہ وہ کھجور کا درخت ہے، میں نے عرض کرنے کا ارادہ  
کیا، مگر وہاں بڑی عمروالے تشریف فرما تھے، اس لئے مجھے یہ  
بیان کرنے میں خوف طاری ہوا، جب سب خاموش ہو گئے تو  
آپ نے ارشاد فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ یزوں کے سامنے ادب اور خاموشی کے ساتھ بیٹھنا چاہئے، بڑائی اسی کا نام ہے۔

۲۳۸۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ  
أَبِي عَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ  
أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُعَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ  
إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا

۲۳۸۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، سفیان، ابن ابی نجیح،  
مجاہد بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ تک حضرت ابن عمر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ رہا لیکن انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث بیان نہیں فرمائی، صرف  
ایک حدیث بیان کی کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اس فعل سے چھوٹوں کے لئے یہ ادب معلوم ہوا کہ جب بڑے خاموش بیٹھے ہوں تو  
چھوٹے کو گفتگو کرنے میں اور جواب دینے میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔

قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ  
بِحُمَارٍ فَذَكَرَ بَنَعُو حَدِيثَهُمَا \*

۲۳۸۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا  
سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ  
عُمَرَ يَقُولُ أُمِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِحُمَارٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ \*

۲۳۸۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ  
عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُنْعِرُونِي بِشَعْرَةِ شَيْءٍ أَوْ  
كَأَلِ الْجُلِيِّ الْمُسْلِمِ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقَهَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ  
لَعَنَ مُسْلِمًا قَالَ وَتَوَنَّى أَكَلَهَا وَكَذًا وَحَدَّثَ  
عَنْ غَيْرِي أَيْضًا وَلَا تَوَنَّى أَكَلَهَا كُلُّ حِينٍ  
قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النُّخْلَةُ  
وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ فَكُرِهْتُ أَنْ  
أَتَكَلَّمَ أَوْ أَقُولَ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ لَأَنْ تَكُونَ  
قُلَّتْهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا \*

پاس موجود تھے، خدمت اقدس میں کھجور کا گودا لایا گیا، بقیہ  
حسب سابق ہے۔

۲۳۸۵- ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان، ابن ابی شیبہ و مجاہد،  
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجور کا گودا لایا گیا اور  
حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۳۸۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عبید اللہ بن عمر، نافع،  
حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ  
ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے،  
آپ نے فرمایا مجھے اس درخت کے بارے میں بتاؤ جو مسلمان  
کی طرح ہے اور اس کے پتے نہیں جھڑتے، ابراہیم بیان کرتے  
ہیں کہ لام مسلم نے میرے خیال و توتلی اگلیا (کہ وہ ہر وقت  
پھل دیتا ہے) فرمایا ہے (مگر میں نے اپنے علاوہ دوسروں کی  
روایت میں "وللا توتی" دیکھا ہے) ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ  
میرے دل میں خیال آیا کہ بیان کردوں وہ کھجور کا درخت ہے  
مگر میں نے حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ کو خاموش دیکھا تو مجھے یوں لایا  
کچھ کہنا برا معلوم ہوا، پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر تم بیان کر  
دیتے تو مجھے فلاں فلاں چیز سے بھی پیارا ہوتا۔

(نکد) بخاری شریف کی روایت میں بھی "ولا توتی اگلیا" ہے اب اس صورت میں لفظ "لا" کا محذوف ماننا پڑے گا، ورنہ مطلب غلط  
اور مقصد کے خلاف ہو جائے گا، اس لئے ترجمہ یہ ہو گا کہ اس درخت کو کوئی آفت نہیں پہنچتی اور وہ اپنا میوہ ہر وقت دیتا ہے اور جیسے کہ کھجور  
کے درخت میں خیر ہی خیر ہے اور ہر ایک چیز اس کی کام آتی ہے اسی طرح مومن کی ذات سے دوسروں کو سراسر فائدہ ہی فائدہ ہے اور ہر  
حال میں اس کے لئے بہترین ہی ہے جیسا کہ ارشاد ہے "ان اصابتہ ضرار صبر فہو خیر لہ" و ان اصابتہ سرور شکر فہو خیر لہ،  
بشرطیکہ مومن کامل ہو۔

باب (۳۷۸) شیطان کا برا بیچنے کرنا اور لوگوں کو  
فتنہ و فساد میں مبتلا کرنے کے لئے اپنے لشکر کا  
روانہ کرنا۔

۳۸۷- عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، عمار،  
ابو سفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

(۳۷۸) بَابُ تَحْرِيشِ الشَّيْطَانِ وَبَعَثِهِ  
سَرِيَاةً لِفِتْنَةِ النَّاسِ \*

۲۳۸۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ  
بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ



حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ آيَسَ أَنْ يَغْبِطَهُ الْمُصَلُّونَ فِي حَزْبِهِ الْعَرَبِ وَلَكِنَّ فِي التَّخْرِيشِ بَيْنَهُمْ

(فائدہ) ابن ملک فرماتے ہیں یعنی مومنین حضرات، کیونکہ یہودی سے انسان کے ایمان کو کفر کا امتیاز ہوتا ہے۔

۲۳۸۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِنَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

۲۳۸۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ فَيَنْتَعِ سَرَايَاهُ فَيَقْبِضُونَ النَّاسَ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً \*

(فائدہ) یعنی شیطان کا سرگزستہ دریا ہے اور وہیں سے زمین کے گوشوں میں اپنے دستے روانہ کرتا ہے۔

۲۳۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَالْأَلْفُظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَنْتَعِ سَرَايَاهُ فَأَذْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْرَةٌ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَحْيِيءُ أَحَدَهُمْ فَيَقُولُ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَحْيِيءُ أَحَدَهُمْ فَيَقُولُ مَا تَرَكْتَهُ حَتَّى فَرَقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ قَالَ فَيَذِيرُهُ مِنْهُ وَيَقُولُ نَعَمْ أَنْتَ قَالَ الْأَعْمَشُ أَرَاهُ قَالَ فَيَلْتَرِمُهُ \*

۲۳۹۱- حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ شیطان اس سے ناامید ہو چکا ہے کہ نمازی حضرات جزیرہ عرب میں اس کی پرستش کریں گے لیکن ان کے درمیان (فساد) پھیلانے کے لئے انہیں بھڑکائے گا۔

۲۳۸۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، (دوسری سند) ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۳۸۹- عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا فرما رہے تھے شیطان کا تخت سمندر پر ہوتا ہے وہاں بیٹھ کر اپنے دستے روانہ کرتا ہے تاکہ لوگوں میں فتنہ پھیلا سکے اور شیطان کے نزدیک سب سے بڑے مرتبہ والا وہی ہے جو سب سے بڑا فتنہ انداز ہوتا ہے۔

۲۳۹۰- ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابلیس اپنا تخت پہلی پر رکھ کر اپنی جماعتوں کو بھیجتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ انداز ہوتا ہے وہی ابلیس کا سب سے بڑا مقرب ہوتا ہے، ان میں سے ایک آکر کہتا ہے میں نے ایسا ایسا کیا، ابلیس کہتا ہے تو نے کچھ نہیں کیا، پھر دوسرا آکر کہتا ہے میں نے فلاں شخص کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہیں کرادی، ابلیس اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے کہ تو بہت ہی اچھا ہے، اعمش بیان کرتے ہیں کہ اسے چمنا لیتا ہے۔

۲۳۹۱- سلمہ بن شیبہ، حسن ابن عیین، معقل، ابوالزیر،

لَحْسَنُ بْنُ أُعَيْنٍ حَدَّثَنَا مُعَقِّلٌ عَنْ أَبِي الزَّيْنَبِ  
عَنْ جَابِرِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ يَغْتَابُ الشَّيْطَانُ مَرَايَاهُ فَيَقْبَلُونَ النَّاسَ  
فَأَعْظَمُهُمْ عَذَابُهُ مَنْزِلَةُ أَكْظَمُهُمْ قِتْنَةً \*

۲۳۹۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ  
بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ  
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي  
الْجَعْدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ  
مَنْ أَحْدَبَ إِلًا وَقَدْ وَكَّلَ بِهِ قَرِينَهُ مِنَ الْجِنِّ قَالُوا  
وَبَيِّنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَبَيِّنَا إِلَّا أَنْ اللَّهَ  
أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِخَيْرٍ \*

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
نقل کرتے ہیں کہ شیطان اپنی جماعت کو بھیجتا ہے وہ جا کر  
لوگوں میں فتنہ اندازی کرتی ہیں جو سب سے بڑا فتنہ انداز ہو  
ہے اسی کا مرتبہ شیطان کے نزدیک سب سے بڑا ہو گا ہے۔

۲۳۹۲ - عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور،  
سالم بن ابی الجعد، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبداللہ بن مسعود  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک پر اللہ تعالیٰ نے اس کا ہمراہ  
جن موکل کر دیا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر  
بھی، آپ نے فرمایا اور مجھ پر بھی، مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے  
مقابلہ میں میری مدد کی، اس لئے وہ تا بعد از او گیا ہے اب کسی  
کے علاوہ وہ کسی بات کا مشورہ نہیں دیتا۔

(فائدہ) مترجم چاہے کہ اس روایت سے صاف طور پر شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ہے نیز امام نووی شرح صحیح مسلم میں  
فرماتے ہیں کہ: جمیع امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دل اور زبان سے شیطان کے شر سے محفوظ و معصوم ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۳۹۳ - ابن مثنیٰ، ابن یسار، عبدالرحمن، سفیان۔

(دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن آدم، عمار، ابن  
رزق، منصور سے جریر کی سند اور اس کی روایت کی طرح  
حدیث مروی ہے، باقی سفیان کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ  
ہر ایک شخص کے لئے خدا تعالیٰ نے اس کا ایک ہمراہ جن اور  
ایک ہمراہ فرشتہ مقرر فرما دیا ہے۔

۲۳۹۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْثَرِ وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَا  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ  
مُفَضَّلٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ عَمَارِ بْنِ رَزِيقٍ كِلَاهُمَا عَنْ  
مَنْصُورٍ بِإِسْنَادٍ جَرِيرٍ مِثْلَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي  
حَدِيثِ سَفْيَانَ وَقَدْ وَكَّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ  
وَقَرِينُهُ مِنَ السَّلَاطِكَةِ \*

۲۳۹۴ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ  
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ ابْنِ  
قُسَيْطٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا  
لَيْلًا قَالَتْ فَغِيرَتْ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَأَى مَا أَصْنَعُ  
فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَائِشَةُ أَغِيرْتِ فَقُلْتُ وَمَا لِي لَا

۲۳۹۳ - ہارون بن سعید الی، ابن وہب، ابو صخر، ابن قسیط،  
عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ  
ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے باہر  
آئے مجھے رشک ہوا، آپ آئے اور ملاحظہ فرمایا کہ میں کیا کرتی  
ہوں، ارشاد فرمایا، عائشہ کیا تمہیں رشک ہوا؟ میں نے کہا مجھے  
کیا ہے کہ مجھ جیسی بی بی کو آپ پر رشک نہ ہو، آپ نے فرمایا،



يَغَارُ مِثْلِي عَنِّي مِثْلَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَدْ جَاءَكَ شَيْطَانُكَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ مَعِيَ شَيْطَانٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَنْ كُلُّ إِنْسَانٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَلَكِنْ رَأَيْتُ أَعَانِي عَلَيْهِ حَتَّى أَسْلَمَ \*

کیا تمہارا شیطان تمہارے پاس آیا تھا، حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میرے ساتھ بھی شیطان ہوتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپؐ کے ساتھ بھی ہے؟ فرمایا، ہاں مگر میرے پروردگار نے اس کے خلاف میری مدد کی حتیٰ کہ وہ مسلمان ہو گیا۔

(قائد) مترجم کہتا ہے کہ یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام انسانوں پر ایک زبردست فضیلت ہے اور باعقاب امت آپؐ نبوت کے بعد صفائے بھی معصوم تھے، جیسا کہ پہلے تحریر ہو چکا۔

(۳۷۹) بَابُ لَنْ يَدْخُلَ أَحَدُ الْجَنَّةِ بِعَمَلِهِ بَلْ بِرَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى \*

۲۳۹۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ لُكَيْمٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَنْ يُنْجِيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ قَالَ رَجُلٌ وَلَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا إِلَّا بِإِثْنَيْنِ إِلَّا أَنْ يَتَّخِذَ بَيْنَهُمَا اللَّهُ مِنْهُ رَحْمَةً وَلَكِنْ سِدِّدُوا \*

باب (۳۷۹) جنت میں بغیر رحمت خداوندی کے کوئی اپنے عمل کی وجہ سے داخل نہیں ہوگا۔

۲۳۹۵۔ قتیبہ بن سعید، لیث، بکر، بسر بن سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کو اس کے عمل کی وجہ سے نجات حاصل نہیں ہو سکتی ایک شخص نے عرض کیا کہ نہ آپؐ کو یا رسول اللہ، فرمایا نہ مجھے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں چھپالے، مگر میانہ روی اختیار کرو۔

(غائد) یعنی عمل کرنے میں شریعت کی اجازت کے پابند رہو، اپنے طور پر جاہلیت کی سرزمین ایجاد کر کے اور پھر انہیں دین سمجھ کر قرآن نقل کو ترک کر کے ان پر عمل نہ کرو، یہ سراسر گمراہی ہے، نیز آپؐ کے فرمان سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی نبی اور کسی ولی کے اختیار میں کوئی چیز نہیں ہے اور ظہرین اس سے خود اندازہ لگائیں کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جب اس چیز کا سورہ کہف میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمادیا کہ بغیر انشاء اللہ کے کل کے متعلق کچھ نہ کہو، کہ میں کل یہ کروں گا، تو ولی اور قطب کی پوچھ کیا ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف اولاد دلا دے یا اس کی حاجت روا کی کر دے۔

۲۳۹۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ لُكَيْمٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَنْ يُنْجِيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ قَالَ رَجُلٌ وَلَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا إِلَّا بِإِثْنَيْنِ إِلَّا أَنْ يَتَّخِذَ بَيْنَهُمَا اللَّهُ مِنْهُ رَحْمَةً وَلَكِنْ سِدِّدُوا \*

۲۳۹۶۔ یونس بن عبد الاعلیٰ، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکر بن انجہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مردی ہے باقی اس میں رحمت اور فضل کا ذکر ہے اور حدیث کا آخری جملہ "وَلَكِنْ سِدِّدُوا" مذکور نہیں ہے۔

۲۳۹۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي

۲۳۹۷۔ قتیبہ بن سعید، حماد، ایوب، محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل

کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کسی شخص کو اس کے اعمال جنت میں داخل نہیں کرائیں گے دریافت کیا گیا اور نہ آپؐ کو یا رسول اللہؐ، ارشاد فرمایا اور نہ مجھے ہاں اگر میرا پروردگار مجھے اپنی رحمت سے چھپالے۔

۲۳۹۸۔ محمد بن غثی، ابن ابی عدی، ابن عوف، محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کسی شخص کو اس کے اعمال جنت میں داخل نہیں کرائیں گے، صحابہ نے عرض کیا اور نہ آپؐ کو یا رسول اللہؐ، آپؐ نے فرمایا اور نہ مجھے، مگر یہ کہ میرا پروردگار مجھے اپنی رحمت میں چھپالے اور ابن عوف نے اس طرح اپنے ہاتھ سے اپنے سر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اور نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی مغفرت اور رحمت میں چھپالے۔

(فائدہ) اہم نووی فرماتے ہیں اہل سنت والجماعت کا یہ مسلک ہے کہ عقل سے نہ ثواب ثابت ہوتا ہے اور نہ عذاب اور نہ وجوب اور نہ حرمت بلکہ ہر ایک تکلیف شرع سے ثابت ہوتی ہے، اور نیز خدا تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہیں ہے، سارے عالم اس کی ملک ہے، دنیا و آخرت میں اس کی بادشاہت ہے، وہ جو چاہے سو کرے، اگر نیک اور بد ہر ایک کو جہنم میں داخل کرے تو بھی عین عدل ہے، اور چاہے تو ہر ایک کو جنت میں لے جائے یہ بھی فضل ہے، باقی کفار کو جنت میں داخل نہیں کرے گا، اس لئے کہ اس نے اس چیز کی خبر دے دیا ہے اور وہ خبر حق ہے اور بے شک اعمال صالحہ دخول جنت کے لئے سبب ہیں لیکن ان اعمال کی توفیق اور قبولیت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہے۔ لہذا دخول جنت کے لئے صرف اعمال سبب نہ ہوئے۔ واللہ اعلم

۲۳۹۹۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ کسی کو اس کے اعمال نجات نہیں دلوائیں گے، صحابہ نے عرض کیا اور نہ آپؐ کو یا رسول اللہؐ، فرمایا اور نہ مجھے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں لے لے۔

۲۴۰۰۔ محمد بن حاتم، ابو عیاد، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، ابو عبیدہ مولیٰ، عبد الرحمن بن عوف، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے

هُرَيْرَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يُدْخِلُهُ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ فَقِيلَ وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي رَبِّي بِرَحْمَةٍ \*

۲۳۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَشِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ يَدُلُّ هَكَذَا وَأَشَارَ عَلَى رَأْسِهِ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ \*

۲۳۹۹۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ خَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ \*

۲۴۰۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَيَّادٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ



رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَدْخُلَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ \*

۲۴۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوا وَسَدُّوا وَاعْتَمُوا أَنَّهُ لَنْ يَنْجُو أَحَدٌ مِنْكُمْ بِعَمَلِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْتَ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ \*

۲۴۰۲- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سَعْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ \*

۲۴۰۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا كَرَوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ \*

۲۴۰۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَأَبْشَرُوا \*

۲۴۰۵- حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَرَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيرُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ \*

۲۴۰۶- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا

کا، صحابہ نے عرض کیا کہ اور نہ آپ گویا رسول اللہ آپ نے ارشاد فرمایا اور نہ مجھے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لیے اپنے فضل اور رحمت میں چھپالے (یعنی صرف اعمال پر بھروسہ نہ کرنا چاہئے۔

۲۴۰۱- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میانہ روی اور اعتدال اختیار کرو (اگر یہ نہ ہو سکے) تو اس کے قریب ہی ہو جاؤ، اور جان لو کہ تم میں نے کسی کو اس کے اعمال کی وجہ سے نجات نہیں مل سکتی، صحابہ نے عرض کیا اور نہ آپ گویا رسول اللہ، فرمایا اور نہ مجھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے مجھے ڈھانپ لے۔

۲۴۰۲- ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابو سفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۴۰۳- اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش سے دونوں سندوں کے ساتھ ابن نمیر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۴۰۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے باقی اتنی زیادتی ہے کہ بشارت حاصل کرو۔

۲۴۰۵- سلمہ بن شیبہ، حسن بن امین، معقل، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں لے جائے گا، اور نہ دوزخ سے بچائے گا، یہاں تک کہ مجھے بھی مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے۔

۲۴۰۶- اسحاق بن ابراہیم، عبد العزیز بن محمد، موسیٰ بن عقبہ،

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ  
ج وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ  
حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ  
عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الْوَحْشَنِ  
بْنَ غَوْفٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلِّدُوا وَقَارِبُوا  
وَأَبْشِرُوا فَإِنَّهُ لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ أَحَدًا عَمَلُهُ قَالُوا  
وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَكُنَا أَنَا إِلَى أَنْ  
تَغْمِذَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَاعْلَمُوا أَنَّ أَحَبَّ  
الْعَمَلِ إِلَى اللَّهِ أَذْوَمُهُ وَإِنْ قُلَّ \*

۲۴۰۷ - وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ  
يُنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ  
وَلَمْ يَذْكُرْ وَأَبْشِرُوا \*

(۳۸۰) بَابُ إِكْتَارِ الْأَعْمَالِ وَالْإِجْتِهَادِ  
فِي الْعِبَادَةِ \*

۲۴۰۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو  
غَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِثَانَ عَنْ الْمُعْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى حَتَّى  
انْتَفَحَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ أَتُكَلِّفُ هَذَا وَقَدْ غَفَرَ  
اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ  
أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا \*

(فائدہ) آپ کی عبادت گناہوں سے معافی کے لئے نہ تھی، بلکہ اللہ تعالیٰ نے جن فضل اور انعامات کے ساتھ آپ کو خاص فرمایا تھا اس کے  
شکریہ کے لئے تھی، کہ اے اقلہ العیشی والنودی۔

۲۴۰۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو  
نُعْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِثَانَ  
سَمِعَ الْمُعْبِرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى

(دوسری سند) محمد بن حاتم، یزید، وہیب، موسیٰ بن عقبہ،  
ابو سلمہ بن عبدالرحمن، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان  
کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرا  
روی اختیار کرو اور اگر یہ نہ ہو سکے تو اس کے قریب ہو جاؤ، اور  
خوش رہو، اس لئے کہ کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں  
کرے گا، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ نہ آپ کو، فرمایا، اور  
نہ مجھے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے اور  
یاد رکھو خدا کے نزدیک سب سے بڑا دودھ عمل ہے جس کا سلسلہ  
ہمیشہ جاری رہے، اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔

۲۴۰۷ - حسن حلوانی، یعقوب، بن ابراہیم بن سعد، عبدالعزیز  
بن مطلب، موسیٰ بن عقبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت  
نقل کرتے ہیں کہ اور اس میں "ابشروا" کا لفظ موجود نہیں  
ہے۔

باب (۳۸۰) اعمال کی کثرت اور عبادت میں  
کوشش کی ترغیب۔

۲۴۰۸ - قتیبہ بن سعید، ابو حوانہ، زیاد بن علق، حضرت مغیرہ  
بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے اتنی نمازیں پڑھیں کہ قدم مبارک ورم کر  
آئے، عرض کیا گیا، آپ اس قدر تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں،  
آپ کی تو تمام اگلی کھچلی غلطیاں اللہ نے معاف فرمادیں، آپ  
نے فرمایا تو کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

(فائدہ) آپ کی عبادت گناہوں سے معافی کے لئے نہ تھی، بلکہ اللہ تعالیٰ نے جن فضل اور انعامات کے ساتھ آپ کو خاص فرمایا تھا اس کے  
شکریہ کے لئے تھی، کہ اقلہ العیشی والنودی۔

۲۴۰۹ - ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، سفیان، زیاد بن علق،  
حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں اتنا قیام فرمایا کہ قدم



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى وَرَسَتْ قَدَمَاهُ قَالُوا قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَتُكُونُ عَبْدًا شَكُورًا \*

۲۴۱۰ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى قَامَ حَتَّى يَقْطُرَ رَحْلَاهُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَصْنَعُ هَذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَفَلَا أَتُكُونُ عَبْدًا شَكُورًا \*

(۳۸۱) بَابُ الْاِقْتِصَادِ فِي الْمَوْعِظَةِ \*

۲۴۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَابْنُ مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ قَالٍ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ بَابِ عَبْدِ اللَّهِ نَنْتَظِرُهُ فَمَرَّ بِنَا يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيُّ فَقُلْنَا أَعْلَمَهُ بِمَكَانِنَا فَلَدَخَلَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ إِنِّي أَخْبَرْتُ بِمَكَانِكُمْ فَمَا يَمْنَعُنِي أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ إِلَّا كَرَاهِيَةً أَنْ أُمْلِكَكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَحَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ مَخَافَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا \*

۲۴۱۲ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ح وَ حَدَّثَنَا مَنجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْنُ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى

مبارک ورم کر آئے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی اور پچھلی سب غلطیاں معاف فرمادیں، آپ نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ ہوں۔

۲۴۱۰ - ابن معروف، ہارون بن سعید الی، ابن وہب، ابو صخر، ابن قسیط، عروہ بن الزبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اتنا قیام فرماتے کہ قدم مبارک و رک کر آتے، حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ایسا کرتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تمام اگلی اور پچھلی غلطیاں معاف فرمادی ہیں، آپ نے فرمایا اے عائشہ کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ ہوتا جاؤں۔

باب (۳۸۱) وعظ و نصیحت میں اعتدال کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔

۲۴۱۱ - ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ابو معاویہ، (دوسری سند) ابن نمیر، ابو معاویہ، اعمش، شقیق بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتظار میں ان کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے تو ہمارے پاس سے یزید بن معاویہ نخعی کا گزر ہوا، ہم نے کہا کہ حضرت عبد اللہ کو ہمارے پاس آنے کی اطلاع کر دینا، یزید اندر آگئے، حضرت عبد اللہ فوراً تشریف لائے اور فرمایا، تمہاری موجودگی کی مجھے اطلاع مل گئی تھی لیکن باہر آنے سے صرف یہ بات منع تھی کہ میں نے تمہیں تنگ دل کرنا مناسب نہیں سمجھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی وعظ اور نصیحت کو بعض دن مانعہ کر دیتے تھے تاکہ ہم آلائہ نہ جائیں۔

۲۴۱۲ - ابو سعید انصاری، ابن ادريس۔

(دوسری سند) منجاب بن حارث، ابن مسهر۔

(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس۔

بْنُ يُوسُفَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ  
وَزَادَ مِنْ حَابٍ فِي رَوَاتِهِ عَنْ ابْنِ مُسْهِرٍ قَالَ  
الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ مَرْثَةَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ \*

۲۴۱۳ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا  
حَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ  
وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ  
عَنْ شَقِيقِ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُذَكِّرُنَا  
كُلَّ يَوْمٍ حَمِيسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ إِنَّا نَحِبُّ حَدِيثَكَ وَنَشْتَهِيهِ وَتَوَدِدُنَا  
أَنْتَ حَدَّثَنَا كُلَّ يَوْمٍ فَقَالَ مَا يَمْنَعُنِي أَنْ  
أُحَدِّثَكُمْ إِنَّا كَرَاهِيَةٌ أَنْ أَمْلِكُكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَحَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ  
فِي الْيَوْمِ كَرَاهِيَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا \*

(جو بھی سند) ابن ابی عمر، سفیان، اعمش سے اسی سند کے  
ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی منجانب نے اپنی روایت  
میں ابن مسمر سے یہ زیادتی نقل کی ہے کہ اعمش بیان کرتے  
ہیں کہ مجھ سے عمرو بن مرہ نے بواسطہ شقیق، حضرت عبد اللہ  
سے حسب سابق روایت کی ہے۔

۲۴۱۳۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، (دوسری سند) ابن  
ابی عمر، فضیل، ابن عیاض، منصور، شقیق، ابوداؤد بیان کرتے  
ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم کو ہر  
جمعرات کو وعظ سنایا کرتے تھے، ایک شخص نے عرض کیا، ابو  
عبدالرحمن ہم تو آپ کی باتوں کو پسند کرتے ہیں اور دل سے  
چاہتے ہیں اور ہماری خواہش ہے کہ آپ روزانہ ہمیں حدیثیں  
سنایا کریں، فرمایا (روزانہ) احادیث بیان کرنے سے مجھے صرف  
یہ بات ملنے ہے کہ میں تمہیں تک دل کرنا نہیں چاہتا،  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بعض ایام میں وعظ کا تادمہ فرما  
دیا کرتے، کیونکہ آپ ہمیں تک دل کرنا مناسب نہ جانتے  
تھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کِتَابُ الْجَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيمِهَا وَأَهْلِهَا

۲۴۱۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ  
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ وَحَمِيدٍ عَنْ  
أَنْسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُقِّقَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُقِّقَتِ النَّارُ  
بِالشَّهَوَاتِ \*

۲۴۱۴۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، حماد بن سلمہ، ثابت،  
حمید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جنت کلایف  
سے گھری ہوئی ہے اور دوزخ خواہشات نفسانی سے گھری ہوئی  
ہے۔

(فائدہ) یعنی یہ دونوں اشیاء دخول جنت اور نار کے لئے حجاب اور پردہ ہیں جو کوئی ان تجاہات کو انشاء سے گادہ ان میں داخل ہو جائے گا، صحیح  
مناوی فرماتے ہیں کہ شہوات میں وہ تمام اشیاء داخل ہیں جن کی نفس کو رغبت اور خواہش ہو اور نفس ان کو پسند کرے۔



۲۴۱۵۔ زبیر بن حرب، شہابہ، ورقاء، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۴۱۶۔ سعید بن عمرو رضی اللہ عنہ، زبیر بن حرب، سفیان، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں ان کا خیال آیا ہے اور اس کی تصدیق اللہ تبارک و تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے "فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ"۔

۲۴۱۷۔ ہارون بن سعید اہلی، ابن وہب، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، اللہ رب العزت نے فرمایا کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سنیں، نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا، یہ نعمتیں میں نے ان کے لئے جمع کر رکھی ہیں، ان نعمتوں کا ذکر چھوڑ دو جن کی اطلاع اللہ نے تمہیں دے رکھی ہے۔

۲۴۱۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، ابو معاویہ، (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، اعش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سنیں، اور نہ کبھی کسی انسان کے دل میں ان کا وسوسہ گزرا، یہ نعمتیں میں نے ان کے لئے جمع کر رکھی ہیں ان نعمتوں کا ذکر چھوڑ دو، جن کی اطلاع تمہیں اللہ تعالیٰ

۲۴۱۵۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثِهِ \*

۲۴۱۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْجَعِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَقَالَ سَعِيدٌ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعَدَدْتُ لِبِعَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ مِّصْدَاقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ ( فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ) \*

۲۴۱۷۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعَدَدْتُ لِبِعَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلَاءُ مَا أَطَّلَعَكُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ \*

۲۴۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعَدَدْتُ لِبِعَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلَاءُ مَا أَطَّلَعَكُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَ ( فَلَا تَعْلَمُ

نَفْسٍ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ ) \*

نے دے دی ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے یہ آیت پڑی، فلا  
تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ۔

۲۴۱۹۔ ہارون بن معروف، ہارون بن سعید ایللی، ابن وہب،  
ابو صخر، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ  
عندہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
ایک مجلس میں حاضر تھا، حضورؐ نے اس مجلس میں جنت کی بہت  
تعریف بیان کی یہاں تک کہ آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا، جنت کے اندر ایسی چیزیں ہیں جن کو نہ کسی  
آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا، اور نہ کسی انسان کے دل  
میں ان کا خیال گزرا، پھر اس کے بعد آپؐ نے یہ آیت تلاوت  
فرمائی (ترجمہ) ان کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں اپنے  
رب کو اس کے عذاب کے ڈر اور اس کے ثواب کے طمع سے  
پکارتے ہیں اور جو ہم نے انہیں دیا، اس سے خرچ کرتے ہیں،  
کوئی نہیں جانتا جو ان کی آنکھوں میں ٹھنڈک ان کے لئے چھپا  
رکھی ہے، یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔

۲۴۲۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید المقبری،  
بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ  
نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو برس  
برس تک چلتا رہے گا۔

۲۴۲۱۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب  
سابق روایت نقل کرتے ہیں باقی اتنی زیادتی ہے کہ سو برس  
تک سو برس چل کر اسے طے نہیں کر سکتا۔

۲۴۲۲۔ اسحاق بن ابراہیم حنظل، مخزومی، وہیب، ابی حازم،  
حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا جنت  
میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو برس سو برس چل

۲۴۱۹۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ  
بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي  
أَبُو صَخْرٍ أَنَّ أَبَا حَازِمٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ  
سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُولُ شَهِدْتُ مِنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا  
وَصَفَّ فِيهِ الْحَنَّةَ حَتَّى انْتَهَى ثُمَّ قَالَ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ  
رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ  
بَشَرٍ ثُمَّ افْتَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ (تَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنْ  
الْمُضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا  
رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ  
مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءُ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) \*

۲۴۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فِي الْحَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ  
الرَّكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ \*

۲۴۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ  
بَعْنِي ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ  
عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَحْيِهِ وَزَادَ لَا يَقْطَعُهَا \*

۲۴۲۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ  
أَخْبَرَنَا الْمُعْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ  
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْحَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ



کر بھی اسے طے نہیں کر سکتا۔

۲۴۲۳۔ ابو حازم، نعمان بن ابی عیاش، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، جنت میں ایک درخت ہے جس کے نیچے عود، سبک سیر گھوڑے کا سوار سو برس تک بھی چل کر اسے طے نہیں کر سکتا۔

۲۴۲۴۔ محمد بن عبدالرحمن، عبداللہ بن مبارک، مالک بن انس (دوسری سند) ہارون بن سعید ایللی، عبداللہ بن وہب، مالک بن انس، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ جنت والوں سے فرمائے گا، اے اہل جنت، جنتی جواب دیں گے، لیکر رہتا وسعہ یک والخیر فی یدیک، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم راضی ہو گئے؟ جنتی عرض کریں گے ہم راضی اور خوش کیونکر نہ ہوں گے تو نے جو نعمتیں ہمیں عنایت فرمائی ہیں، وہ کسی مخلوق کو عطا نہیں فرمائیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، کیا اس سے بھی بڑھ کر اور افضل میں تمہیں نہ دوں؟ جنتی عرض کریں گے، پروردگار اس سے بڑھ کر اور کیا چیز ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، میں تم پر اپنی خوشنودی نازل کرتا ہوں، اس کے بعد میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔

الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا \*

۲۴۲۳۔ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عِيَّاشٍ الزُّرَقِيُّ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ الْحَوَازِ الْمُصَمَّرَ السَّرِيعَ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا \*

۲۴۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِهْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَبَّارِ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح وَ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَالْفَقْهُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَيْسَ رَبُّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبُّ وَقَدْ أُعْطِينَا مَا لَمْ نُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَلَا أُعْطِيَكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبُّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أُسْحَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا \*

۲۴۲۵۔ حمید بن سعید، یعقوب، ابو حازم، حضرت اسلم بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت، جنت میں اس طرح ایک دوسرے کے بالا خانے دیکھیں گے جس طرح تم ہاہم آسمان پر تاروں کو دیکھتے ہو، میں نے اس روایت کو نعمان بن ابی عیاش سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرما رہے تھے، جس طرح تم جھگڑاتے ستارے شرقی اور غربی کنارے میں دیکھتے ہو۔

۲۴۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْعُرْفَةَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عِيَّاشٍ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِي يَقُولُ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي الْأَفْقِ الشَّرْقِيِّ أَوْ الْغَرْبِيِّ \*

۲۴۲۶- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا  
الْمَعْرُومِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَبِي حَارِمٍ  
بِإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا فَخَوَّ حَدِيثَ يَعْقُوبَ \*

۲۴۲۷- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ يَحْيَى  
بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَ  
حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَمَلِيُّ وَالْفَقْطُ لَهُ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ  
أَنَسٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْحَنَّةِ لَيَتَرَاوْنَ  
أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاوْنَ الْكُوكَبُ  
الدَّرَجِيِّ الْغَابِرِ مِنَ الْآفَاقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوْ  
الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَمْ يَتْلُغَهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلَى  
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللَّهِ وَصَلَّقُوا  
الْمُرْسَلِينَ \*

۲۴۲۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ (يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ) عَنْ سُهِبٍ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ أَشَدِّ أَمْتِي إِلَيَّ  
حُبًّا نَاسٌ يُكُونُونَ بَعْدِي يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَأَى  
بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ \*

۲۴۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ  
الْجَبَّارِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ  
ثَابِتِ الْبَنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْحَنَّةِ  
لَسُوقًا يَأْتُونَهَا كُلُّ حُمُوءٍ فَتَهْبُ رِيحُ الشَّمَالِ  
فَتَحْتَوِي فِي وَجْهِهِمْ وَرِجَالِهِمْ فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا

۲۴۲۶- اسحاق بن ابراہیم، مخرومی، وہیب، ابو حارم سے  
دونوں سندوں کے ساتھ یعقوب کی روایت کے ہم معنی  
حدیث مروی ہے۔

۲۴۲۷- عبد اللہ بن جعفر بن یحییٰ بن مالک،  
(دوسری سند) ہارون بن سعید املی، عبد اللہ بن وہب، مالک  
بن انس، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، حضرت ابو سعید  
خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے  
بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت  
والے اپنے لوہے والا خانہ والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس  
طرح تم شرقی یا مغربی افق میں دور چمکتے ستاروں کو دیکھتے ہو،  
اس کی وجہ یہ ہوگی کہ لیل جنت کے منازل میں باہم تفاوت  
ہوگا، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا وہ انبیاء کے درجات  
ہوں گے جن پر اور کوئی نہیں پہنچ سکے گا، فرمایا کیوں نہیں، قسم  
ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، وہ لوگ  
بھی ان درجات پر فائز ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور انبیاء  
کی تصدیق کی۔

۲۴۲۸- قتیبہ بن سعید، یعقوب، سہیل، بواسطہ اپنے والد،  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے وہ لوگ سب سے  
زیادہ پیارے ہوں گے، جو میرے بعد آئیں گے لیکن ان کی  
آرزو ہوگی کہ اپنے ہاں بچے اور مال دے کر میرا دیدار کریں۔

۲۴۲۹- ابو عثمان سعید بن عبد الجبار، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی،  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک بازار ہے  
جس میں جنتی لوگ ہر جمعہ کو جمع ہوا کریں گے پھر شمالی ہوا چلے  
گی جو وہاں کا گرد و غبار (جو کہ مشک و زعفران ہے) ان کے  
چہروں اور کپڑوں پر اڑا کر ڈالے گی۔ اس سے ان کے حسن



وَجَمَالًا فَيَرْجِعُونَ إِلَىٰ أَهْلِهِمْ وَقَدْ أَزْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُهُمْ وَاللَّهُ لَقَدْ أَزْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُونَ وَأَنْتُمْ وَاللَّهُ لَقَدْ أَزْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا \*

۲۴۳۰ - حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ النَّاقِدِ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّدَوِيُّ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُثَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثَيْبٍ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ إِمَّا تَفَاخَرُوا وَإِمَّا تَذَكَّرُوا الرِّجَالُ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ أَمِ النِّسَاءُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ لَمْ يَقُلْ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَىٰ صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالنَّبِيُّ قَلْبُهَا عَلَىٰ أَضْوَاءِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّعَاءِ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرَىٰ مَخْ سَوْفَهُمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ أَغْزَبُ \*

۲۴۳۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ اخْتَصَمَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ لَهُمْ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ فَسَأَلُوا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْبٍ \*

۲۴۳۲ - وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَىٰ صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

جمال میں اور اضافہ ہو جائے گا، پھر اپنے متعلقین کے پاس آئیں گے تو متعلقین کہیں گے خدا کی قسم ہمارے بعد تو تمہارے حسن و جمال میں اور اضافہ ہو گیا، دو کہیں گے بخدا تمہارے حسن و جمال میں بھی تو ہمارے بعد اور اضافہ ہو گیا۔

۲۴۳۰ - عمرو ناقد، یعقوب بن ابراہیم، ابن ابی نعیم، ابوب، محمد، بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے فخر کیا سیاف کر کیا کہ جنت میں مرد زیادہ ہوں گے یا عورتیں زیادہ ہوں گی، حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ جنت میں جو گروہ سب سے پہلے داخل ہو گا ان کی صورتیں چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گی، اور جو گروہ ان کے بعد جائے گا ان کی صورتیں جگمگاتے ہوئے ستاروں کی طرح روشن ہوں گی، ہر جنتی کی دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا مغز گوشت کے اندر چمکے گا اور جنت میں کوئی آدمی بھی بغیر بیوی کے نہ ہوگا۔

۲۴۳۱ - ابن ابی عمر، سفیان، ابوب، ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ مرد اور عورت باہم جھگڑے کہ جنت میں کون زیادہ ہوں گے؟ چنانچہ سب نے حضرت ابو ہریرہ سے دریافت کیا انہوں نے ابن ابی نعیم کی روایت کی طرح حدیث بیان کی ہے۔

۲۴۳۲ - قتیبہ بن سعید، عبد الواحد، عمارہ بن قحطاف، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پہلے جو جنت میں داخل ہوگا۔ (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، زہیر بن حرب، جریر، عمارہ، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گی، اور ان کے بعد جو لوگ جنت میں داخل ہوں گے ان کی صورتیں اجنبائی جگمگاتے ستاروں کی

طرح ہوں گی، جتنی نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ، نہ تھوکیں گے، نہ ناک صاف کریں گے۔ ان کی انگلیٹھیوں میں عود سلگنا ہوگا، ان کی بیویاں بڑی بڑی تفلانی آنکھوں والی حوریں ہوں گی، سب کے عادات ایک سے ہوں گے اور سب اپنے باپ آدم کی شکل پر ہوں گے اور قد ۸۰ ہاتھ ہوگا۔

۲۳۳۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا سب سے پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا ان کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگی اور اس کے بعد والے لوگوں کی شکل انتہائی چمکیلے ستاروں کی طرح ہوگی، اس کے بعد تدریجاً مرتبے ہوں گے، جتنی نہ پاخانہ کریں گے، نہ پیشاب، نہ ناک صاف کریں گے اور نہ تھوکیں گے، ان کی کنگھیاں سونے کی اور انگلیٹھیوں میں عود ہندی کی خوشبو ہوگی۔ ان کا پسینہ مشک کی طرح ہوگا، سب کے عادات ایک جیسے ہوں گے، قد میں اپنے باپ آدم کی طرح ساٹھ ہاتھ ہوں گے، ابن ابی شیبہ کی روایت میں ”علی خلق رجل“ اور ابو کریب کی روایت میں ”علی خلق رجل“ اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں طوی کے بجائے ”صورة اہم“ ہے۔

۲۳۳۴۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان چند روایات سے جو انہوں نے بواسطہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا، ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گی، جنت میں نہ وہ تھوکیں گے اور نہ ناک صاف کریں گے اور نہ پاخانہ کی انہیں ضرورت ہوگی، ان کے برتن اور کنگھیاں سونے چاندی کی ہوں گی، اور

وَالَّذِينَ يَلْبَسُونَ عَلَىٰ أَشَدِّ كَوْنِهِمْ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً لِّمَا يَتَوَلَّوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَحِطُونَ وَلَا يَتَفَلَّوْنَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْآلُوهُ وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ أَخْلَقَهُمْ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ آدَمَ سِتُونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ \* ۲۴۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَبْلَقَةُ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلْبَسُونَ عَلَى أَشَدِّ نَجَمٍ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً ثُمَّ هُمْ بَعْدَ ذَلِكَ مَنَازِلُ لَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَتَوَلَّوْنَ وَلَا يَمْتَحِطُونَ وَلَا يَتَفَلَّوْنَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَالْآلُوهُ وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ أَخْلَقَهُمْ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى طُولِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُونَ ذِرَاعًا قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ وَ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ \*

۲۴۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلْجُ الْجَنَّةَ صُورُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَبْلَقَةُ الْبَدْرِ لَا يَتَغَوَّطُونَ فِيهَا وَلَا يَمْتَحِطُونَ وَلَا يَتَفَلَّوْنَ يَبْهَأُ آيَتُهُمْ وَأَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ



انگلیشیوں میں عود ہندی سگتی ہوگی ان کا پسینہ مشک کی طرح ہوگا، ہر ایک شخص کے واسطے دو بیویاں ہوں گی جن کی پندلیوں کا مغز خوبصورتی کی وجہ سے گوشت کے اندر سے نظر آئے گا، اہل جنت کا آپس میں اختلاف اور بغض نہیں ہوگا سب کے دل ایک دل کی طرح ہوں گے صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کریں گے۔

۲۴۳۵۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے، جنتی کھائیں گے، پئیں گے، مگر نہ تھوکیں گے نہ ٹاک صاف کریں گے نہ پاخانہ کریں گے اور نہ پیشاب کریں گے، صحابہ نے عرض کیا پھر کھانا کہاں جائے گا، آپ نے ارشاد فرمایا، ڈکار اور پسینہ اور پسینہ مشک کی طرح (خوشبودار) ہوگا انہیں تسبیح (سبحان اللہ) اور تحمید (الحمد للہ) کا الہام ہوگا جیسا کہ سانس کا الہام ہوتا ہے۔

(فائدہ) اہم نووی فرماتے ہیں، اہل سنت والجماعت اور عامۃ المسلمین کا یہ مسلک ہے کہ جنتی کھائیں گے اور پئیں گے اور یہ قسم کی لذت اٹھائیں گے اور یہ نعمتیں ابدی ہوں گی، جو صرف اسماء اور ناموں میں دنیاوی نعمتوں کے مشابہ ہوں گی، قرآن کریم اور احادیث شریفہ کے دلائل اس پر شاہد ہیں، ملاحظہ کے علاوہ کوئی اس چیز کا منکر نہیں ہے (نووی جلد ۲ ص ۹۷، شرح سنن ابی داؤد جلد ۷ ص ۲۱۳)

۲۴۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعش، سے اسی سند کے ساتھ ”ان کا پسینہ مشک کی طرح ہوگا“ تک حدیث مروی ہے۔

۲۴۳۷۔ حسن بن علی طوالی، حجاج بن الشاعر، ابو نعیم، ابن جریر، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنتی جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے لیکن نہ پاخانہ کریں گے اور نہ ٹاک صاف کریں گے، نہ پیشاب کریں گے اور ان کا نماز ڈکار کی شکل میں تحلیل ہو جائے گا جس سے خوشبودار کی طرح آئے گی، انہیں تسبیح اور تحمید اس طرح سکھائی جائے گی جس

وَالْفِضَّةُ وَمَجَارِهُمُ مِنَ الثَّوَابِ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَالْكَفُّ وَاحِدٌ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى مَخِ سَابِقَهُمَا مِنْ وَرَاءِ النَّحْمِ مِنَ الْحَمِي لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا \*

۲۴۳۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَفْطِرُونَ وَلَا يَتَوَلَّوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَحِطُونَ قَالُوا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُسَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشِحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفْسَ \*

(فائدہ) اہم نووی فرماتے ہیں، اہل سنت والجماعت اور عامۃ المسلمین کا یہ مسلک ہے کہ جنتی کھائیں گے اور پئیں گے اور یہ قسم کی لذت اٹھائیں گے اور یہ نعمتیں ابدی ہوں گی، جو صرف اسماء اور ناموں میں دنیاوی نعمتوں کے مشابہ ہوں گی، قرآن کریم اور احادیث شریفہ کے دلائل اس پر شاہد ہیں، ملاحظہ کے علاوہ کوئی اس چیز کا منکر نہیں ہے (نووی جلد ۲ ص ۹۷، شرح سنن ابی داؤد جلد ۷ ص ۲۱۳)

۲۴۳۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ كَرَشِحِ الْمِسْكِ \*

۲۴۳۷۔ وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ حَسَنٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَفْطِرُونَ وَلَا يَمْتَحِطُونَ وَلَا يَتَوَلَّوْنَ وَلَكِنْ طَعَامُهُمْ ذَلِكَ

طرح تمہیں سانس لینا سکھایا گیا ہے، حجاج کی روایت میں  
”طعامہم ذلک کے لفظ ہیں۔“

۲۴۳۸۔ سعید بن یحییٰ اموی بواسطہ اپنے والد، ابن جریج،  
ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے باقی اس میں  
تحمید (الحمد للہ) کے بجائے تکبیر اللہ اکبر، سکھائے جانے کا ذکر  
ہے۔

۲۴۳۹۔ زہیر بن حرب، عبدالرحمن بن مہدی، حماد بن سلمہ،  
ثابت، ابو رافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا جو جنت  
میں چلا جائے گا وہ نعمتوں میں ہو جائے گا، پھر اسے کوئی تکلیف  
نہ ہوگی، اس کے کپڑے پرانے نہ ہوں گے اور اس کا شباب نہ  
نہ ہوگا۔

۲۴۴۰۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، ثوری،  
ابو اسحاق، اغر، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ایک منادی ندا  
دے گا (اے الٰہی جنت) تمہارے لئے یہ مقرر ہو چکا کہ تم  
تندرست رہو گے، کبھی بیمار نہ ہو گے، زندہ رہو گے، کبھی  
موت نہیں آئے گی، جو ان رہو گے، کبھی بوزخ نہیں ہو  
گے، راحت میں رہو گے، کبھی تکلیف نہ آئے گی، یہ ہی مطلب  
ہے، اللہ کے اس فرمان کا کہ جنتی عباد دیئے جائیں گے کہ  
تمہاری جنت ہے جس کے تم اس وجہ سے وارث ہوئے ہو کہ  
تم اعمال صالحہ کرتے تھے۔

۲۴۴۱۔ سعید بن منصور، ابو قتادہ، ابو عمران جوئی، ابو بکر بن  
عبد اللہ بن قیس، حضرت عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ

جُشَاءَ كَرَسَجِ الْمِسْلِكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ  
وَالْحَمْدَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفْسَ قَالَ وَفِي حَدِيثِهِ  
حَجَّاجٌ طَعَامُهُمْ ذَلِكَ \*

۲۴۳۸۔ وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ  
حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو  
الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَيُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ  
وَالْتَّكْبِيرَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفْسَ \*

۲۴۳۹۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ  
ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ  
يَنْعَمُ لَا يَأْسُ لَا تَبْلَى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ \*

۲۴۴۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ  
حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَاقَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
قَالَ قَالَ الثَّوْرِيُّ فَحَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ أَنَّ الْأَعْمَشَ  
حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِي  
مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصْبَحُوا فَلَا تَسْقُمُوا أَبَدًا وَإِنْ  
لَكُمْ أَنْ تَمُوتُوا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنْ لَكُمْ أَنْ  
تَسِيْبُوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنْ لَكُمْ أَنْ تَعْمُوا فَلَا  
تَبْأَسُوا أَبَدًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ( وَتُوفُوا أَنْ  
تِلْكُمْ الْجَنَّةَ أَوْ تَمُوتُوا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ) \*

۲۴۴۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي  
قُدَامَةَ وَهُوَ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ  
الْحَوَظِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ



عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ  
لِلْمُؤْمِنِينَ فِي الْجَنَّةِ لَحَبَّةً مِنْ لَوْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ  
مُخَوِّفَةٌ طُولُهَا سِتُونَ مِيلًا لِلْمُؤْمِنِينَ فِيهَا أَهْلُونَ  
يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ فَلَا يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا \*

۲۴۴۲ - وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْجِسْمِيُّ  
حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ  
الْحَوَازِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ  
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ فِي الْجَنَّةِ عِبَّةٌ مِنْ لَوْلُؤَةٍ مُخَوِّفَةٌ عَرْضُهَا  
سِتُونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ  
الْآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ \*

۲۴۴۳ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ  
الْحَوَازِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى بْنِ قَيْسٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
الْحَبَّةُ دُرَّةٌ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ سِتُونَ مِيلًا فِي  
كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ لِلْمُؤْمِنِينَ لَا يَرَاهُمُ الْآخَرُونَ \*

۲۴۴۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو  
أَسَامَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ  
شَيْبَةَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ  
اللَّهُ عَنْ خُثَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ  
عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْحَانَ وَجْهِكَ وَالْقَوَاتُ وَالنَّيْلُ  
كُلٌّ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ \*

نے فرمایا جنت میں مومن کے لئے ایک کھوکھلی موتی کا خیمہ  
ہوگا جس کا طول ساٹھ میل ہوگا، ایماندار کے متعلقین اس میں  
رہیں گے، مومن اس کا چکر لگائے گا اور کوئی ایک دوسرے کو  
دیکھ نہیں سکے گا۔

۲۴۴۲۔ ابو غسان، مسلم، ابو عبد الصمد، ابو عمران جوئی، ابو بکر  
بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں  
ایک خولدار موتی کا خیمہ ہوگا اس کا عرض ساٹھ میل ہوگا اس  
کے ہر ایک کونے میں لوگ ہوں گے جو دوسرے کو نہ دیکھ سکیں  
کو نہیں دیکھتے ہوں گے، ایماندار ان پر دورہ کریں گے۔

۲۴۴۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، امام، ابو عمران  
جوئی، ابو بکر بن ابو موسیٰ، حضرت ابو موسیٰ حضرت قیس رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے  
ہیں کہ آپ نے فرمایا، خیمہ ایک موتی ہوگا جس کا طول بلندی  
ساٹھ میل کا ہوگا، اس کے ہر ایک کونے میں مومن کی بیویاں  
ہوں گی، جن کو دوسرے لوگ نہ دیکھ سکیں گے۔

۲۴۴۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، عبد اللہ بن نمیر، علی بن  
مسعر، عبید اللہ بن عمر۔

(دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن بشر، عبید اللہ،  
خثیب بن عبد الرحمن، حفص بن عاصم، حضرت ابو ہریرہ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، سبحان اور جہان،  
فراست اور نیل سب جنت کی نہروں میں سے ہیں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ سبحان اور جہان، سکون اور جھون کے علاوہ دو نہریں ہیں، یہ سبحان اور جہان بلادِ مومن میں ہیں، جہان  
محصیہ کی اور سبحان اذن کی بہت بڑی نہریں ہیں، اور حقیقت یہی ہے کہ جنت میں ان نہروں کا علاوہ موجود ہے، اس لئے کہ جنت پیدا ہو چکی  
ہے اور موجود ہے، اہل سنت والجماعت کا یہی مسلک ہے اور یہی حق ہے، جیسے کہ اس کتاب الایمان میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں۔ (نووی)

جلد ۲ ص ۸۰ شرح سنن ابی داؤد جلد ۷ ص ۲۱۵

۲۴۴۵ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ اللَّيْثِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّيْرِ \*

۲۴۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ طُولُهُ سِتُونَ ذِرَاعًا قَلَمًا خَلَقَهُ قَالَ أَذْهَبُ فَسَلَّمُ عَلَى أَرْبَعِ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ فَاسْتَمِعَ مَا يُحْيِيُونَكَ فَإِنَّهَا تَحْيِيكَ وَتَحْيِي ذُرِّيَّتَكَ قَالَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَ فَرَأَوْهُ وَرَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ وَطُولُهُ سِتُونَ ذِرَاعًا قَلَمٌ يَزَالُ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهُ حَتَّى الْآنَ \*

۲۴۴۵ - حجاج بن الشاعر، ابو النضر، ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں کچھ قومیں (ایسی) جائیں گی جن کے دل (نری اور نوکل میں) پرندوں کے مانند ہوں گے۔

۲۴۴۶ - محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان چند روایات میں سے جو انہوں نے بواسطہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ رب العزت نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر بنایا، ان کا قد ساٹھ ہاتھ لمبا تھا، جب بٹا چکا تو فرمایا، جاؤ اور ان فرشتوں کی جماعت کو سلام کرو، اور وہاں کئی فرشتے بیٹھے تھے اور سنو وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں، جو وہ جواب دیں وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا، حضرت آدم گئے اور کہا السلام علیکم، فرشتوں نے جواب دیا السلام علیک ورحمتہ اللہ، ورحمتہ اللہ بڑھایا تو جو کوئی بہشت میں جائے گا وہ آدم کی شکل میں ساٹھ ہاتھ ہوگا، آدم کے بعد جو لوگ آئے ان کے قد کم ہوتے رہے حتیٰ کہ یہ زمانہ آگیا۔

(فائدہ) یعنی جس صورت کے ساتھ حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا، اسی صورت کے ساتھ انہیں بنایا، ضمیر آدم علیہ السلام کی طرف عائد ہوتی ہے۔

باب (۳۸۲) جہنم کا بیان، اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے

پناہ دے۔

۲۴۴۷ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ، بِوَاسِطَةِ أَبِيهِ وَالِدِ، عَلَاءِ بْنِ خَالِدٍ، شَقِيقٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَعْدٌ رَوَيْتُ كَرْتِے هِیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ

۲۴۴۷ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ خَالِدٍ الْكَاهِلِيِّ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَنكَبٍ يَحْرُوقُهَا \*

۲۴۴۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هَذِهِ الَّتِي يُوقَدُ ابْنُ آدَمَ حَزْرَةً مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ حَزْرَتِهِمْ قَالُوا وَاللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَكَايِفَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّهَا فَضُلْتُ عَلَيْهَا بِسَبْعَةِ وَبِشِينَ جُزْءًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرْهَا \*

۲۴۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُتَبِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرْهَا \*

۲۴۵۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ وَحْبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذَرُونَ مَا هَذَا قَالَ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هَذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مِنْ سَبْعِينَ حَرِيفًا فَهُوَ يَهْوِي فِي النَّارِ الْمَآنَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَعْرِهَا \*

۲۴۵۱ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ هَذَا وَقَعَ فِي أَسْفَلِهَا فَسَمِعْنَاهُ وَحْبَتَهَا \*

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس روز جہنم کی ستر ہزار لگائیں ہوں گی اور ہر ایک لگام کو ستر ہزار فرشتے پکڑے کھینچے ہوں گے۔

۲۴۴۸ - قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمہاری یہ آگ جسے ابن آدم روشن کرتا ہے اس میں گرمی کا ایک حصہ ہے، جہنم کی آگ میں اس سے ستر حصے گرمی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا، خدا کی قسم یہ رسول اللہ بھی آگ بہت کالی ہے، آپ نے فرمایا اس سے ۶۹ حصے تو اس میں گرمی زیادہ ہے، ہر حصہ میں اتنی ہی گرمی ہے۔

۲۴۴۹ - محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ابوالزناد کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، باقی اس میں ”کُلُّهَا“ کی بجائے ”کُلُّهُنَّ“ ہے۔

۲۴۵۰ - یحییٰ بن ایوب، خلف بن خلیفہ، یزید بن کیسان، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو ایک آواز گڑ گڑاہٹ کی سنائی دی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلد سے ہو یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا، اللہ و رسول اعلم، آپ نے فرمایا، یہ ایک پتھر ہے جو دوزخ کے اندر ستر سال پہلے پھینکا گیا تھا اور وہ برابر دوزخ میں گر رہا تھا یہاں تک کہ اس وقت اس کے قعر میں پہنچ گیا۔

۲۴۵۱ - محمد بن عباد، ابن ابی عمر، مروان، یزید بن کیسان، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی اس میں یہ ہے کہ اس وقت وہ اپنی تہ میں پہنچ گیا جس کی تم نے آواز سنی۔

۲۴۵۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ قَتَادَةُ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى حُجْرَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى عُنُقِهِ \*

۲۴۵۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى رُكْبَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى حُجْرَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى فَرْقَتِهِ \*

۲۴۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَجَعَلَ مَكَانَ حُجْرَتِهِ حَقْوَتِهِ \*

۲۴۵۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَنَبُوا النَّارَ وَالْجَنَّةَ فَقَالَتْ هَذِهِ يَدْخُلُنِي الْحَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ وَقَالَتْ هَذِهِ يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهَذِهِ أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ وَرَبِّعَا قَالَ أَصِيبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ وَقَالَ لِهَذِهِ أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحِمُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مَلُومًا \*

۲۴۵۶- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا

۲۴۵۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، یونس بن محمد، شیبان بن عبد الرحمن، قتادہ، ابو نضرہ، حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ بعض دوزخیوں کو آگ ان کے گھٹنوں تک پکڑے گی اور ان میں سے بعض کو ان کے گھٹنوں تک اور بعض کو ان کی کمر تک پکڑے گی اور بعض کو ان کی گردن تک پکڑے گی۔

۲۴۵۳- عمرو بن زرارہ، عبد الوہاب، سعید، قتادہ، ابو نضرہ، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بعض دوزخیوں کو آگ ان کے گھٹنوں تک پکڑے گی اور بعض دوزخیوں کو ان کے گھٹنوں تک پکڑے گی اور بعض کو ان سے کمر تک آگ پکڑے گی اور بعض کو ان سے ان کی ہنسی تک آگ پکڑے گی۔

۲۴۵۴- محمد بن ثنی، محمد بن یسار، روح، سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، یاتی اس میں ”حجریہ“ کی بجائے ”حقویہ“ ہے (یعنی ازار بندھنے کی جگہ تک)

۲۴۵۵- ابن ابی عمر، سفیان، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا دوزخ اور جنت کا جھگڑا ہوا، دوزخ نے کہا میرے اندر بڑے بڑے ظالم اور مغرور لوگ داخل ہوں گے اور جنت نے کہا کہ میرے اندر کمزور اور مسکین داخل ہوں گے، اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے، تیرے ذریعہ جس کو میں چاہوں گا عذاب دوں گا اور اس (جنت) سے فرمایا تو میری رحمت ہے جس پر میں رحمت کرنا چاہوں گا تیرے ذریعہ رحمت کروں گا، لیکن تم میں سے ہر ایک کا بھرتا ضروری ہے۔

۲۴۵۶- محمد بن رافع، شیبہ، درقاہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت



مِثَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ  
الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَاجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتِ  
النَّارُ أُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَحَبِّرِينَ وَقَالَتِ  
الْجَنَّةُ فَمَا لِي لَا يَدْخُلَنِي إِلَّا ضَعْفَاءُ النَّاسِ  
وَمُسْقَطُهُمْ وَعَجَزُهُمْ فَقَالَ اللَّهُ لِلْجَنَّةِ أَنْتِ  
رَحِمَتِي أَرْحَمُ بِكُمْ مِنْ أَمْنَاءِ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ  
لِلنَّارِ أَنْتِ عَنَائِي أَعْدَبُ بِكُمْ مِنْ أَمْنَاءِ مِنْ  
عِبَادِي وَلِكُلٍّ وَاحِدَةٌ مِنْكُمْ يَلُوقُهَا ذَاتُ النَّارِ  
فَمَا تَمْتَلِي فَيَضَعُ قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ  
فَهَذَا لَكَ تَمْتَلِي رِزْوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ \*

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا دوزخ اور جنت میں جھگڑا  
ہو اور دوزخ بولی مجھے مغرور اور جبار اشخاص کی بہانہ پر فضیلت دی  
گئی ہے اور جنت بولی کہ پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ میرے اندر  
کمزور اور حقیر اور ضعیف لوگ ہی داخل ہوں گے، اللہ نے  
جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے جس بندہ پر میں رحم کرنا  
چاہوں گا تو تیرے ذریعہ سے کروں گا اور دوزخ سے فرمایا تو  
میرا عذاب ہے، اپنے بندوں سے میں جس کو میں عذاب دینا  
چاہوں گا تیرے ذریعہ سے دوں گا اور تم میں سے ہر ایک کی  
بھرت ضروری ہے، دوزخ پر نہیں ہوگی تو اللہ تعالیٰ اپنا قدم  
اس پر رکھے گا، تب کہے گی بس بس اور اسی وقت پر ہو جائے گی،  
اس کا ایک حصہ دوسرے کی طرف سمت جائے گا۔

(فائدہ) یہ حدیث احادیث مقامات میں سے ہے جس کے بارے میں بارہا میں سلف صالحین کا مسلک لکھ چکا ہوں نیز امام نووی فرماتے ہیں کہ  
حدیث اپنے ظاہر پر ہے واللہ تبارک و تعالیٰ نے دوزخ اور جنت کو اس چیز کی تمیز عطا فرمائی ہے کہ وہ یا ہم اس چیز پر جھگڑا کریں، واللہ اعلم۔

۲۴۵۷۔ عبد اللہ بن عون الہمدانی، ابوسفیان، معمر، ایوب، ابن  
سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ نے  
آپس میں جھگڑا کیا اور ابو الزہری کی روایت کی طرح حدیث  
مردی ہے۔

۲۴۵۸۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منہ، ان  
مرویات سے نقل کرتے ہیں جو کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
روایت کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت اور دوزخ میں  
جھگڑا ہوا اور دوزخ نے کہا کہ مجھے متکبرین اور ظالمین کی وجہ سے  
ترجیح حاصل ہے، جنت نے کہا تو پھر مجھے کیا میرے اندر تو  
صرف کمزور خستہ حال اور بھولے بھالے اشخاص داخل ہوں  
گے، اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے، تیرے

۲۴۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَفْيَانَ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ حُمَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ  
أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ  
وَأَقْصَرَ الْحَدِيثَ يَعْنِي حَدِيثَ أَبِي الزِّنَادِ \*

۲۴۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ  
هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ  
الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ  
وَالْمُتَحَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِي لَا يَدْخُلَنِي  
إِلَّا ضَعْفَاءُ النَّاسِ وَمُسْقَطُهُمْ وَغَيْرَتُهُمْ قَالَ اللَّهُ  
لِلْجَنَّةِ إِنَّمَا أَنْتِ رَحِمَتِي أَرْحَمُ بِكُمْ مِنْ أَمْنَاءِ

مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِي  
أُعَذِّبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ  
مِنْكُمْ مِلْؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِي حَتَّى يَضَعَ  
اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رِجْلَهُ قَطُّ قَطُّ  
فَهُنَالِكَ تَمْتَلِي وَيُزَوَّى بِغُضِّهَا إِلَى بَعْضٍ وَإِنَّا  
نُظْلِمُ اللَّهُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَأَمَّا الْجِنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ  
يُنشِئُ لَهَا خَلْقًا \*

ذریعہ میں اپنے جس بندہ پر رحم کرنا چاہوں گا کروں گا، اور  
دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں اپنے جس بندہ کو عذاب  
کرنا چاہوں گا تیرے ذریعہ سے کروں گا اور تم دونوں کا بھرتا  
ضروری ہے، جب دوزخ پر نہ ہوگی تو اللہ تعالیٰ اپنا پاؤں اس پر  
رکھ دے گا، دوزخ کہے گی، بس بس، اور فوراً بھر جائے گی اور  
ایک حصہ سمٹ کر دوسرے سے مل جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی  
قلوب میں سے کسی پر بھی ظلم نہیں کرے گا اور جنت کے لئے  
اللہ تعالیٰ دوسری قلوب پیدا کر دے گا۔

(قائد) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس روایت میں اہل سنت والجماعت کی دلیل موجود ہے کہ ثواب اعمال پر منحصر نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ  
پیدا ہوتے ہی جنت میں داخل ہو جائیں گے اور یہی حکم بچوں کا بھی ہے اور اس روایت سے جنت کا بہت زیادہ وسیع ہونا بھی ثابت ہوتا ہے  
کیونکہ حدیث صحیح میں ہے کہ ایک شخص کو جنت میں اس دنیا کے برابر جگہ ملے گی، جیسا کہ کتاب الایمان میں اس کے متعلق روایت گزار  
تھی، اور اس کے باوجود اس میں جگہ خالی رہے گی، نووی جلد ۲ ص ۳۸۲) واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۴۵۹۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابو صالح، حضرت  
ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور  
دوزخ نے جھگڑا کیا اور حضرت ابو ہریرہ کی روایت کی طرح  
یہاں تک کہ تم دونوں کا بھرتا مجھ پر ضروری ہے، یہ حدیث  
مروی ہے۔

۲۴۵۹ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
حَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي  
سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَنَحْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَذَكَرْتُ نَحْوَ  
حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَى قَوْلِهِ وَلِكُلِّكُمْ مِلْؤُهَا  
مِلْؤُهَا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنَ الزِّيَادَةِ \*

۲۴۶۰۔ عبد بن حمید، یونس بن محمد، شیبان، قتادہ، حضرت انس  
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دوزخ برابر ہی کہتی رہے گی کہ کچھ  
اور بھی ہے، یہاں تک کہ جب اللہ رب العزت اس میں اپنا قدم  
رکھ دے گا تو اس وقت دوزخ کہے گی قسم ہے تیری عزت کی بس  
بس اور اس کا ایک حصہ سمٹ کر دوسرے سے مل جائے گا۔

۲۴۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ  
مُعَمِّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ  
مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا  
تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَرْبِدٍ حَتَّى يَضَعَ فِيهَا  
رَبُّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ  
وَيُزَوَّى بِغُضِّهَا إِلَى بَعْضٍ \*

۲۴۶۱۔ زہیر بن حرب، عبد الصمد بن عبد الوارث، ابان بن  
یزید عطار، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے شیبان کی روایت کی طرح حدیث مروی  
ہے۔

۲۴۶۱ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ  
يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ شَيْبَانَ \*



۲۵۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأَتْ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ) فَأَخْبَرَنَا عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمَ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَيَنْزِلُ فِي بَعْضِهَا إِلَى بَعْضٍ وَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَنَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتَّى يُنْشِئَ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ \*

۲۵۶۳ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَقَى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتَقَى ثُمَّ يُنْشِئُ اللَّهُ تَعَالَى لَهَا خَلْقًا مِمَّا يَشَاءُ \*

۲۵۶۴ - حَدَّثَنَا أَبُو يَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كَرِيمٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ كَبْشٌ أَمْلَحُ زَادَ أَبُو كَرِيمٍ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاتَّفَقَا فِي بَاقِي الْحَدِيثِ فَيَقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيَشْرِيُونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ قَالَ وَيُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا قَالَ فَيَشْرِيُونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ قَالَ فَيَوْمَرُ بِهِ فَيَذْبَحُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ حُلُودٌ فَنَّا مَوْتٌ وَيَا أَهْلَ النَّارِ حُلُودٌ فَلَا مَوْتَ قَالَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ

۲۳۶۲ - محمد بن عبد اللہ الرزی، عبد الوہاب بن عطاء، اللہ تعالیٰ کے فرمان "یوم نقول لجهنم هل امتلأت وتقول هل من مزيد" کی تفسیر میں سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ میں برابر لوگ ڈالے جائیں گے اور وہ کہتی رہے گی کہ کیا کچھ اور بھی ہے، بالآخر رب العزت اس میں اپنا قدم رکھے گا، دوزخ فوراً سکڑ جائے گی اور کہے گی تیری عزت اور کرم کی قسم بس بس اور جنت میں برابر حصہ خالی رہے گا اس کے لئے اللہ تعالیٰ دوسری مخلوق پیدا فرمائے گا اور اسے جنت کے باقی حصہ میں سکونت پذیر کر دے گا۔

۲۳۶۳ - زہیر بن حرب، عفان، حماد، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جنت کا جتنا حصہ اللہ تعالیٰ باقی رکھنا چاہے گا اتنا باقی رہ جائے گا، پھر اس کے لئے اللہ تعالیٰ جس مخلوق کو چاہے گا پیدا فرما دے گا۔

۲۳۶۴ - ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن موت کو تملین رنگ کے سینڈھے کی شکل میں لا کر جنت و دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جنت والو! اسے پہچانتے ہو، وہ گردنیں اٹھا کر اسے دیکھیں گے اور عرض کریں گے ہاں یہ موت ہے، پھر فرمان ہوگا، اے دوزخ والو! اسے پہچانتے ہو، دوزخی گردنیں اٹھا کر دیکھیں گے اور عرض کریں گے کہ ہاں یہ موت ہے، اس کے بعد حکم کے مطابق اسے ذبح کر دیا جائے گا، اور پھر فرمان صادر ہوگا جنت والو! اب ہمیشہ رہنا ہے، موت نہیں ہے، دوزخ والو! ہمیشہ رہنا ہے، اب موت نہیں ہے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے دنیا کی طرف اشارہ کرتے

ہوئے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) اور انہیں حسرت کے دن سے ڈرا، جب کام کا فیصلہ ہو جائے گا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ( وَأَنْذَرَهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ) وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الدُّنْيَا \*

(کا مکہ) امام قرطبی نے بعض صوفیہ سے نقل کیا ہے کہ موت کو حسرت ملے گی علیہ السلام حضور کی موجودگی میں دوزخ کریں گے اور کہا گیا ہے کہ جبریل علیہ السلام جنت کے دروازے پر دوزخ کریں گے، امام بخاری فرماتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک موت عرصہ ہے اور غلو ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے یہ جسم حلا کر دے گا، لہذا فی النور والنعی، واللہ اعلم۔

۲۴۶۵۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابو صاریح، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اہل جنت، جنت میں اور اہل دوزخ دوزخ میں داخل کر دیئے جائیں گے تو کہا جائے گا، اے اہل جنت، اور بقیہ روایت ابو مسعود کی روایت کی طرح ہے باقی اس میں "فذلک قولہ عزوجل" کے الفاظ ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آیت تلاوت کرنے اور ہاتھ سے اشارہ کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

۲۴۶۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُدْخِلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ قِيلَ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَكَمْ يَقُولُ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمْ يَذْكُرُ أَيْضًا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الدُّنْيَا \*

۲۴۶۶۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُدْخِلُ اللَّهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَيُدْخِلُ أَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُومُ مُوَدَّنٌ بَيْنَهُمْ فَيَقُولُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَبِأَهْلِ النَّارِ لَا مَوْتَ كُلُّ حَالِدٍ فِيمَا هُوَ فِيهِ \*

۲۴۶۶۔ زبیر بن حرب، حسن بن علی حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح، نافع، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں داخل کرے گا اور اہل دوزخ کو دوزخ میں داخل فرمائے گا، تو پھر ایک پکارنے والا کھڑا ہو کر پکارے گا کہ اے اہل جنت، اب موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو اب موت نہیں ہے، جو جس حالت میں ہے اس میں ہمیشہ رہے گا۔

۲۴۶۷۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَارَ

۲۴۶۷۔ ہارون بن سعید ایللی، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، عمر بن محمد بن زید بن زید بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت والے جنت کی طرف، اور دوزخ والے دوزخ کی طرف چلے جائیں گے، تو



موت کو لایا جائے گا اور اسے جنت اور دوزخ کے درمیان کر کے ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ایک منادی ندا دے گا جنت والو! اب موت نہیں ہے، اور دوزخیوں! اب موت نہیں ہے تو جنت والوں کی خوشی میں اضافہ ہو جائے گا اور دوزخیوں کے غم میں اور زیادتی ہو جائے گی۔

۲۳۶۸۔ سرج بن یوسف، حمید بن عبد الرحمن، حسن بن صالح، ہارون بن سعد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کافر کی دائرہ یا کافر کا دامت اہد پہاڑ کے برابر ہو گا اور اس کی کھال کی موٹائی تین شب کی مسافت کے برابر ہو گی۔

۲۳۶۹۔ ابو کریب، احمد بن عمر، ابن فضیل بواسطہ اپنے والد، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی روایت کرتے ہیں کہ دوزخ میں کافر کے دونوں کندھوں کی درمیانی مسافت تیز رفتار سوار کی تین دن کی مسافت کے برابر ہو گی، احمد بن عمر نے دوزخ کا لفظ نہیں بولا۔

۲۳۷۰۔ عبید اللہ بن معاذ غیری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، معید بن خالد، حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ کیا میں تم کو نہ بتاؤں کہ جنتی لوگ کون ہوں گے؟ صحابہ نے عرض کیا ضرور بتائیے، فرمایا ہر وہ کمزور شخص جسے کمزور سمجھا جاتا ہے اگر وہ خدا پر ہمتا کر کے قسم کھا بیٹھے تو خدا اس کی قسم پوری کر دے، پھر فرمایا کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ دوزخی کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں، فرمایا ہر چال، اکھڑ، سرکش، مشکبہ۔

۲۳۷۱۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، ہاتی اس میں ”الا اخبرکم“ کے بجائے ”الا ادنکم“ ہے، ترجمہ وہی ہے۔

أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَصَارَ أَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ أَنبَى بِالْمَوْتِ حَتَّى يُحَقَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَبِأَهْلِ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزِدُّ أَهْلَ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزِدُّ أَهْلَ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ \*

۲۳۶۸۔ حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرْبُ الْكَافِرِ أَوْ نَابُ الْكَافِرِ مِثْلُ أَحَدٍ وَغَلَطَ جَلْدُهُ مَسِيرَةَ ثَلَاثِ \*

۲۳۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْوَكِيلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ مَا بَيْنَ مَنْكَبِي الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَكِيلِيُّ فِي النَّارِ \*

۲۳۷۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي مَعْقِدُ بْنُ عَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا بَلَى قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَأَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ قَالُوا بَلَى قَالَ كُلُّ عَثَلٍ جَوَافِلٍ مُسْتَكْبِرٍ \*

۲۳۷۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِعَلِيلٍ غَيْرِ أَنَّهُ قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ \*

۲۴۷۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ عَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ رَهْبٍ الْخَزَاعِمِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَأَهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلِّ جَوَاطِلٍ زَنِيمٍ مُنْكَبِرٍ \*

۲۴۷۳- حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَبُّ أَشْعَثَ مَذْفُوعٌ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَأَهُ \*

۲۴۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ حَطَبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ النَّاقَةَ وَذَكَرَ الَّذِي عَقَرَهَا فَقَالَ ( إِذْ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا ) انْبَعَثَ بِهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ مَبِيعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ فَوَعِظَ فِيهِنَّ ثُمَّ قَالَ إِلَّامَ يَحْلِلُ أَحَدُكُمْ امْرَأَتَهُ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ جَلَدَ الْأَمَةَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ جَلَدَ الْعَبْدَ وَلَعَلَّهُ يُضَاجَعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ ثُمَّ وَعِظَهُمْ فِي ضَعْفِهِمْ مِنَ الضَّرُوطَةِ فَقَالَ إِلَّامَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ \*

۲۴۷۵- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَرِيرٌ عَنْ مِهْهَبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ

۲۴۷۲- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، وکیع، سفیان، معبد بن خالد، حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں جنت والے نہ بتا دوں، ہر ایک کمزور شخص جسے کمزور سمجھا جاتا ہو، اگر وہ خدا کے اعتماد پر قسم کھا بیٹھے، تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا کر دے، کیا میں تمہیں دوزخ والے نہ بتا دوں، ہر مغرور، سرکش، بدنام، تکبر کرنے والا۔

۲۴۷۳- سدید بن سعید، حفص بن میسرہ، علاء بن عبد الرحمن، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بہت سے پرانگندہ محل جن کو دروازوں پر دھکے دیئے جاتے ہیں ایسے ہیں کہ اگر خدا کے اعتماد پر قسم کھالیں تو خدا اسے پورا کر دے۔

۲۴۷۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن نمیر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبد اللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا، آپ نے (حضرت صالح کی) اونٹنی اور اس کی کوچیوں کا سننے والے کا ذکر کرتے ہوئے، آیت ازلہ بحث اشقاہا کی تفسیر کی اور فرمایا اسے ذبح کرنے کے لئے ایک باعزت، مفید، شریعہ اٹھا جو اپنی قوم میں مضبوط اور دلیہ تھا، جیسا ابو زمعہ، اس کے بعد عورتوں کے متعلق نصیحت فرمائی، اور فرمایا تم میں سے بعض لوگ کیوں اپنی عورتوں کو مارتے ہیں، جیسا کہ غلام یا لونڈی کو مارا جاتا ہے جس سے دن کے اخیر حصہ میں پھر بھستری کرتے ہیں، ہوا کے خارج ہونے سے جو لوگ ہنستے تھے، اس کے متعلق ارشاد فرمایا اسکی بات پر کیوں ہنستا ہے جسے خود بھی کرتا ہے۔

۲۴۷۵- زہیر بن حرب، حریر، مہہب، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عمرو بن لُحی بن



عَمْرُو بْنُ لُحَيٍّ بْنِ قَتَعَةَ بْنِ حَنْدَلَفِ بْنِ أَبِي  
كَفِيرٍ هَؤُلَاءِ يَحْرُقُ قَصَبُهُ فِي النَّارِ \*

۲۴۷۶- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْقَافِذِ وَحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ  
وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَيْدُ أَحْمَرُ بْنُ رِزْقٍ قَالَ الْأَخْرَاقُ  
حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا  
أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ  
سَعِيدَ بْنَ الْمُسَبِّبِ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّةَ الَّتِي يُنْعَمُ  
ذُرُّهَا لِلطُّلُوعِ فَلَا يَحُلِيهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَأَمَّا  
السَّائِيَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِإِلَهَتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ  
عَلَيْهَا شَيْءٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَبِّبِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ  
عَمْرُو بْنَ عَامِرٍ الْخَزَائِمِيَّ يَحْرُقُ قَصَبَهُ فِي النَّارِ  
وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَبَّ السُّيُوبَ \*

۲۴۷۷- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنْ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ  
مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ مَسَاكُ  
كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَالنَّسَاءُ  
كَأَسْيَابِ عَارِيَاتٍ مُبِيلَاتٍ مَائِلَاتٍ رُءُوسُهُنَّ  
كَأَسْنَمَةِ الْبُحْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا  
يُحْدِثْنَ رِبْحَهَا وَإِنَّ رِبْحَهَا لَيُوحَدُّ مِنْ مَسِيرَةٍ  
كَذَا وَكَذَا \*

گمراہ کو دیکھا کہ وہ دوزخ کے اندر اپنی انتڑیاں گھسیٹتا پھر رہا ہے۔

۲۴۷۶- عمرو بن القاذی، حسن الحلوانی، عبد بن حمید، یعقوب، بواسطہ  
اپنے والد، صالح، ابن شہاب، حضرت سعید بن مسیب، بیان  
کرتے ہیں کہ بحیرہ وہ جانور ہے جس کا دودھ دھنا ہوتوں کے  
لئے موقوف کیا جائے، چنانچہ کوئی آدمی اس کا دودھ نہیں دودھ  
سکھا اور سائبہ وہ ہے جسے اپنے معبودوں کے نام پر چھوڑ دیتے  
تھے، اس پر کوئی بوجھ نہ لادتے تھے، ابن مسیب بیان کرتے ہیں  
کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا کہ آپؐ نے فرمایا میں نے عمرو بن  
عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی انتڑیاں جہنم میں گھسیٹتا پھر رہا ہے اور  
اسی سب سے پہلے جانوروں کو سافدہ بتایا تھا۔

۲۴۷۷- جریر بن حرب، سہل، بواسطہ اپنے والد،  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دوزخیوں کی دو  
جماعتیں ایسی ہیں جنہیں میں نے نہیں دیکھا ہے ایک تو وہ قوم  
ہے جس کے پاس گایوں کی دھموں کی طرح کوڑے ہوں گے  
اور وہ لوگوں کو ان کوڑوں سے ماریں گے اور دوسری جماعت  
عورتوں کی ہے جو لباس پہننے کے باوجود نکلی ہوں گی، دوسروں  
کو مائل کریں گی اور خود مائل ہوں گی، ان کے سر سختی اونٹوں  
کی گوبان کی طرح ایک طرف جھکے ہوں گے، یہ عورتیں جنت  
میں نہ جائیں گی نہ اس کی خوشبو پائیں گی، حالانکہ اس کی خوشبو  
اتنی اتنی مسافت سے آتی ہوگی۔

(قائد) حدیث کا صحیح مصداق اس زندہ کی نبی تعلیم یافتہ عورتیں ہیں جو کہ ترقی کر رہی ہیں، اور اپنے خیال میں ترقی پسند ہیں، جو لباس پہننے  
کے باوجود نکلی ہیں، اللہم احفظنا۔

۲۴۷۸- حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنٍ حَدَّثَنَا زَيْدٌ يَعْنِي  
ابْنَ حَبَابٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَيْدُ

۲۴۷۸- ابن نمیر، زید، اللخ، ابن سعید، عبد اللہ بن رافع،  
مولیٰ ام سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

اللہ بن رافع مولى أم سلمة قال سمعت أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤمنك إن طالت بك مدة أن ترى قوماً في أيديهم مثل أذناب البقر يغدون في غضب الله ويروحون في سحق الله \*

۲۴۷۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ طَالَتْ بِكَ مَدَّةٌ أَوْ شَكُتَ أَنْ تَرَى قَوْمًا يَغْلَوْنَ فِي سَخَطِ اللَّهِ وَيُروحُونَ فِي لَعْنِهِ فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ \*

(۳۸۳) بَابُ فَنَاءِ الدُّنْيَا وَبَيَانِ الْحَشْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ \*

۲۴۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَجَبٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَالْفُفْطُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ مُسْتَوْدًا أَخَا يَنِي قَهْرٌ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَحْمَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ هَذِهِ وَأَمَّا يَحْيَى بِالسَّبَابَةِ فِي النَّيْمِ فَلْيَنْظُرْ بِمِ تَرَجِعُ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا غَيْرُ

ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم زندہ رہے تو ایسے لوگوں کو دیکھ لو گے جن کے ہاتھوں میں تل کی دم کی طرح (کوڑے) ہوں گے، وہ اللہ تبارک تعالیٰ کے غضب میں صبح کریں گے اور شام اللہ تعالیٰ کے قہر میں بسر کریں گے۔

۲۴۷۹- عبید اللہ بن سعید، ابو بکر بن نافع، عبد بن حمید، ابو عامر عقدی، احم بن سعید، عبد اللہ بن رافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ اگر تمہاری زندگی دراز ہوئی تو ممکن ہے کہ تم ایک ایسی قوم کو دیکھ لو جو صبح اللہ تعالیٰ کے غضب میں اور شام اللہ تعالیٰ کی لعنت میں کریں گے ان کے ہاتھ میں تل کی دم کی طرح کوڑے ہوں گے۔

باب (۳۸۳) دنیا کے فنا ہونے اور روز حشر کا بیان۔

۲۴۸۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبید اللہ بن اور لیس۔  
(دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، محمد بن بشر۔  
(تیسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، موسیٰ بن اسمٰعیل۔  
(چوتھی سند) محمد بن رافع، ابو اسامہ، اسماعیل بن ابی خالد۔  
(پانچویں سند) محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، اسماعیل، قیس، مستور و رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خدا کی قسم دنیا، آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسا کہ تم میں سے کوئی دریا میں اپنی یہ انگشت ڈال دے اور یحییٰ نے شہادت کی انگشت کی طرف اشارہ کیا اور پھر اسے نکال کر دیکھے کہ اس میں کیا لگتا ہے، یحییٰ کی روایت کے علاوہ، ہاتھ سپ رواۃوں میں سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقول ذلک کے الفاظ مروی ہیں اور اسماعیل کی روایت



يَحْيَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ مَدَائِدٍ أَنِّي فِيهِ وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا قَالَ وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ إِلَيْهِمَا \*

۲۴۸۱ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ حَدَّثَنِي أَبُو أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرُلًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ النَّسَاءُ وَالرِّجَالُ جَمِيعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ \*

۲۴۸۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَيْمَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَالِيَةَ الْأَحْمَرُ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ غُرُلًا \*

۲۴۸۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّكُمْ مُلَاقُوا اللَّهِ مُشَاةً حُفَاةً عُرَاةً غُرُلًا وَلَمْ يَذْكُرْ زُهَيْرٌ فِي حَدِيثِهِ يَخْطُبُ \*

۲۴۸۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي كُنَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا

ابن ابی بکر کے ساتھ اشارہ کرنا مروی ہے۔

۲۴۸۱۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، حاتم بن ابی صغیرہ، ابن ابی ملیکہ، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ قیامت کے دن لوگوں کا حشر برہنہ پا، برہنہ بدن، اور بغیر خفہ کے ہوگا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! مرد اور عورتیں اکٹھی ہوں گی تو ایک دوسرے کو دیکھیں گے، فرمایا اے عائشہ! معاملہ اس سے بہت سخت ہوگا کہ کوئی کسی کی طرف دیکھے۔

۲۴۸۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابو خالد، حاتم بن صغیرہ، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں ”غرل“ کا لفظ نہیں ہے۔

۲۴۸۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، عمرو، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے یہاں کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوران تقریر میں سنا، آپ فرما رہے تھے کہ تم خدا سے برہنہ پا، برہنہ بدن، اور بغیر خفہ کی حالت کے ملاقات کرو گے۔

۲۴۸۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع

(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد شعبہ۔

(تیسری سند) محمد بن قتی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ،

مغیرہ بن العلاء، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ  
النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَظِيئًا  
بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَحْشَرُونَ إِلَيَّ  
اللَّهُ حُفَاةٌ عُرَاةٌ غُرُلًا (كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نَعِيدُهُ  
وَعَدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ) أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ  
يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ (إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَلَا وَإِنَّهُ  
مُسَيَّعَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتُ  
الشَّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبُّ أَصْحَابِي فَقَالَ إِنَّكَ لَا  
تَذَرِي مَا أَخَذْتُوا بِعَذَابِكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ  
الصَّالِحُ (وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ  
فَلَمَّا نَوَيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ  
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِنَّ تَعَذُّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ  
وَإِنْ تَغْفِرَ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) قَالَ  
فَيَقَالُ لِي إِنَّهُمْ لَمْ يَرَأُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ  
مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ وَفِي حَدِيثٍ وَكِيعٍ وَمُعَاذٌ فَيَقَالُ  
إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَخَذْتُوا بِعَذَابِكَ

۲۴۸۵- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ  
حَازِمٍ حَدَّثَنَا يَهُزُّ قَالَ جَمِيعًا حَدَّثَنَا وَهَبٌ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نصیحت آموز تقریر فرمانے کے لئے ہم میں کھڑے ہوئے، تو  
ارشاد فرمایا، لوگو! تمہیں خدا کے سامنے برہنہ پاؤں، ننگے بدن، اور  
بغیر ختنہ کئے ہوئے لے جایا جائے گا (خدا فرماتا ہے) جیسے ہم  
نے پہلی مرتبہ پیدا کیا، اسی طرح دوبارہ پیدا کریں گے یہ ہمارا  
 وعدہ ہے جسے ہم کرنے والے ہیں، آگاہ ہو جاؤ کہ تمام مخلوق  
میں قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو لباس (۱)  
 پہنایا جائے گا اور سنو کہ میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں  
 گے، پھر انہیں بائیں طرف بٹا دیا جائے گا میں عرض کروں گا،  
 اے رب یہ تو میرے امتی ہیں، تو کہا جائے گا کہ آپ نہیں  
 جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا ایجادیں کیں، تو میں عبد  
 صالح یعنی حضرت عیسیٰ کی طرح کہوں گا کہ میں تو ان پر اس  
 وقت تک گواہ تھا جب تک میں ان میں رہا، جب تو نے مجھے انہما  
 لیا، تو تو ان پر نگہبان تھا، اور تو ہر چیز پر گواہ ہے، اگر تو انہیں  
 عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو ان کی مغفرت  
 فرمادے، فانت العزیز الحکیم، ارشاد ہو گا کہ جب سے تم نے ان  
 کو چھوڑا، یہ اس وقت سے لے کر برابر ایڑیوں پر پھرتے رہے۔  
 ۲۴۸۵- زہیر بن حرب، احمد بن اسحاق، (دوسری سند) محمد  
 بن حاتم، ہشام، وہیب، عبد اللہ بن طاووس، بواسطہ اپنے والد،  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، لوگوں کو تین  
 جماعتوں کی شکل میں جمع کیا جائے گا، بعض خوش ہوں گے اور

(۱) قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اسی لباس میں قبر مبارک  
 سے نکلیں گے جس میں آپ کا وصال ہوا۔ اس قول کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لباس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ باقی  
 تمام مخلوق سے پہلے ہو گا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ تمام سے پہلے لباس پہنایا جائے گا اس قول کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضور صلی  
 اللہ علیہ وسلم پر فضیلت جزی حاصل ہوگی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جو سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا اس کی وجہ یہ لکھی گئی ہے کہ  
 دنیا میں توحید کی آواز بلند کرنے پر ان کے کپڑے اتار کر انہیں آگ میں ڈالا گیا تھا۔ یا اس وجہ سے کہ دنیا میں شلووار پہننے کی سنت سب سے  
 پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جاری فرمائی۔



يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرِيقٍ رَافِعِينَ رَافِعِينَ  
وَأَتَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةُ عَلَى بَعِيرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلَى  
بَعِيرٍ وَعَشْرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَتَعَشَّرُ بَقِيَّتُهُمُ النَّارُ  
تَبَيَّتْ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتَقَبَّلَ مَعَهُمْ حَيْثُ  
قَالُوا وَتَصَبَّحَ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتَمَسَّى  
مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا \*

(قائد) یہ حشر قیامت سے پہلے ہو گا اور یہ علامات قیامت میں سے سب سے آخری نشانی ہو گی۔

(۳۸۴) بَابُ فِي صِفَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَعَانَا  
اللَّهُ عَلَى أَهْوَالِهَا \*

۲۴۸۶ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ  
الْمُنْثَرِيٍّ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى  
بَعْنُ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَحْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ( يَوْمَ  
يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ) قَالَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ  
فِي رَشَحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أَذُنَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ  
الْمُنْثَرِيٍّ قَالَ يَقُومُ النَّاسُ لَمْ يَذْكُرْ يَوْمَ \*

۲۴۸۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ  
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ عِيَّاضٍ ح وَحَدَّثَنِي سُؤَيْدُ  
بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ كِنَانَهُمَا عَنْ  
مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي  
شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ  
عَنْ ابْنِ عَوْنٍ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ  
بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكُ ح وَحَدَّثَنِي  
أَبُو نَصْرٍ الدِّمَارِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ  
ح وَحَدَّثَنَا الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُصَيْدٍ عَنْ  
يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ

بعض ڈرے ہوئے ہوں گے، دو ایک اونٹ پر ہوں گے، تین  
ایک اونٹ پر ہوں گے، چار ایک اونٹ پر ہوں گے، دس ایک  
اونٹ پر ہوں گے اور بقیہ لوگوں کو آگ جمع کرے گی، جب وہ  
رات کو ٹھہریں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی، جہاں وہ دوپہر  
کو رہیں گے، آگ بھی ان کے ساتھ دوپہر کو وہیں رہے گی،  
اور جہاں وہ صبح کو ہوں گے، آگ ان کے ساتھ ہوگی اور جہاں  
وہ شام کو ہوں گے، آگ بھی ان کے ساتھ وہیں شام کو ہوگی۔

سب سے آخری نشانی ہو گی۔

باب (۳۸۴) قیامت کے دن کی حالت اللہ تعالیٰ  
اس کے احوال میں ہماری امداد فرمائے۔

۲۴۸۶ - زہیر بن حرب، محمد بن ثنی، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ  
بن سعید، عبید اللہ بن نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ  
نے فرمایا، جس دن تمام انسان اللہ رب العالمین کے سامنے  
کھڑے ہوں گے تو ان میں سے بعض آدمی نصف کانوں تک  
پسینہ میں غرق ہوں گے، ابن مشنہ کی روایت میں یوم (دن) کا  
لفظ نہیں ہے۔

۲۴۸۷ - محمد بن اسحاق مسی، انس بن عیاض۔

(دوسری سند) سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن  
عقبہ۔

(تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد، احمر، عیسیٰ بن یونس،  
ابن عوانہ۔

(چوتھی سند) عبد اللہ بن جعفر، معن، مالک

(پانچویں سند) ابو نضر تمار، حماد بن سلمہ، ایوب۔

(چھٹی سند) حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، بن سعد،  
ابو اسلمہ اپنے والد صالح، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عبید اللہ عن نافع کی

صَالِح كُلِّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمرَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ عَبْدِ  
اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ  
وَصَالِحٍ حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى  
أَنْصَافِ أَذْنِهِ \*

۲۴۸۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْعَیْثِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَرَقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيَلْبَسُ فِي  
الْأَرْضِ سَبْعِينَ بَاعًا وَإِنَّهُ لَيَبْلُغُ إِلَى أَفْوَاهِ النَّاسِ أَوْ  
إِلَى أَذَانِهِمْ يَشْكُ ثَوْرٌ أَیْهُمَا قَالَ \*

۲۴۸۹ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ  
حَدَّثَنَا يَعْنِي ابْنَ حَمْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
جَابِرٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنِي الْعَقْدَادُ بْنُ  
الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ تَذْنِي الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ  
حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِثْلِ قَالَ سُلَيْمُ بْنُ  
عَامِرٍ قَوْلَهُ مَا أَذْرِي مَا يَعْنِي بِالْعَبْلِ أَمْسَافَةَ  
الْأَرْضِ أَمْ الْعَبْلُ الَّذِي تُكْتَحَلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ  
فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَى قَدَرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ  
فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ  
إِلَى رُكْبَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ  
مَنْ يُلْجَمُ الْعَرَقُ إِلْحَامًا قَالَ وَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدِهِ إِلَى فِيهِ \*

(۳۸۵) بَابُ الصِّفَاتِ الَّتِي يُعْرَفُ بِهَا

فِي الدُّنْيَا أَهْلُ الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ \*

۲۴۹۰ - حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسْتَمْعِيُّ

روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، باقی موسیٰ بن عقبہ،  
اور صالح کی روایت میں ہے یہاں تک کہ بعض اپنے پسینہ میں  
کانوں کے نصف تک ڈوب جائیں گے (یعنی اپنے اعمال کے  
مطابق)۔

۲۴۸۸ - قتیبہ بن سعید، عبد العزیز، ثور، ابو العیث، حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کا پسینہ قیامت کے دن زمین  
پر ستر گز تک پھیلا ہوا ہو گا اور پسینہ لوگوں کے منہ یا کانوں تک  
پہنچ جائے گا ثور ربوی کو شک ہے کہ ان دونوں میں سے کون سا  
لفظ فرمایا (منہ کہنا کان)

۲۴۸۹ - حکم بن موسیٰ، یحییٰ بن حمزہ، عبد الرحمن بن جابر، سلیم  
بن عامر، حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے  
ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے  
تھے، قیامت کے دن آفتاب لوگوں سے اتنا قریب ہو جائے گا  
کہ بقدر ایک میل کے رو جائے گا، سلیم بن عامر بیان کرتے ہیں  
کہ خدا کی قسم مجھے معلوم نہیں کہ اس حدیث میں میل سے کیا  
مراد ہے، آیا زمین کا میل مراد ہے یا سرمد لگانے کی سلائی (کہ  
اسے بھی عربی میں میل کہتے ہیں) مراد ہے بہر حال حضور نے  
فرمایا لوگ اپنے اپنے اعمال کے موجب پسینہ میں ہوں گے کسی  
کے نختوں تک پسینہ ہو گا کسی کے گھٹنوں تک، کسی کی کمر تک اور  
کسی کے منہ میں پسینہ کی لگام ہو گی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اپنے ہاتھ سے منہ کی طرف اشارہ کر کے بتلایا۔

باب (۳۸۵) کن صفات کے ذریعہ سے اہل جنت

اور اصحاب نار کو دنیا ہی میں پہچان لیا جاتا ہے۔

۲۴۹۰ - ابو غسان مسعمی، محمد بن ثنی، محمد بن بشار، معاذ بن



وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بْنُ  
عُثْمَانَ وَالْفَقْطُ يَا بِي عُثْمَانُ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا  
حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ  
عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّحِيرِ عَنْ  
عِيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي  
خُطْبَتِهِ إِنَّا إِنَّا رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أُعَلِّمَكُمْ مَا  
جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هَذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ  
عَبْدًا حَلَالًا وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي خُفَاءَ كُلِّهُمْ  
وَابْنَهُمْ أَنَّهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَنَبْتُهُمْ عَنْ دِينِهِمْ  
وَحَرَمْتُ عَلَيْهِمْ مَا أَحَلَلْتُ لَهُمْ وَأَمَرْتُهُمْ أَنْ  
يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أَنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا وَإِنَّ اللَّهَ  
نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَمَقَّتَهُمْ غَرَبَهُمْ  
وَعَحَمَهُمْ إِلَّا بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ إِنَّمَا  
بَعَثْتُ بِإِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَإِسْحَاقَ عَلَيْكَ  
كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرُؤُهُ نَائِمًا وَيَقْطَعُ وَإِنَّ  
اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أُحَرِّقَ قُرْبَنًا فَقُلْتُ رَبِّ إِذَا  
يَسْلُغُوا رَأْسِي فَيَدْعُوهُ خَبْرَةٌ قَالُوا اسْتَخْرِجْهُمْ  
كَمَا اسْتَخْرِجُواكَ وَاعْرِضْهُمْ نَعْرَكَ وَأَنْفَقَ  
فَسَتَّبِقَ غَلْبُكَ وَابْعَثْ حَيْثَا بَعَثْتَ خَمْسَةَ  
مِثْلَهُ وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مِنْ عَصَاكَ قَالَ وَأَهْلُ  
الْحَنَّةِ ثَلَاثَةٌ ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ  
وَرَجُلٌ رَجِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى  
وَمُسْتَبِيمٌ وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ قَالَ وَأَهْلُ  
النَّارِ خَمْسَةٌ الضَّعِيفُ الَّذِي لَا زُبْرَ لَهُ الَّذِينَ  
هُمْ فِيكُمْ تَبَعًا لَا يَتَّبِعُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا وَالْحَائِرُ  
الَّذِي لَا يَحْفَى لَهُ طَمَعٌ وَإِنْ دَقَّ إِلَا حَاثُهُ  
وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمَسِي إِلَّا وَهُوَ يُحَادِّثُكَ

ہشام بواسطہ اپنے والد، قتادہ، مطرف بن عبد اللہ بن فحیر،  
عیاض، مجاشعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز دوران خطبہ میں  
فرمایا، سنو! میرے پروردگار نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ جن باتوں  
سے تم باوقف ہو، مجھے میرے خدائے آج وہ بتادیں ہیں، میں  
بھی تم کو سکھا دوں، (اللہ نے فرمایا ہے) کہ جو مال میں نے اپنے  
بندے کو دے دیا ہے وہ اس کے لئے حلال ہے میں نے اپنے  
تمام بندوں کو حق کی طرف رجوع کرنے والا پیدا کیا ہے، مگر  
شیطان انہیں دین کی طرف سے بہکاتے ہیں اور جو چیزیں میں  
نے ان کے لئے حلال کی ہیں ان کو ان کے لئے حرام قرار دیتے  
ہیں، اور انہیں اسکی چیزوں کو میری ساتھ شریک کرنے کا حکم  
دیتے ہیں جس کی کوئی دلیل میں نے نازل نہیں کی، اور بیشک  
اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کو دیکھا اور تمام عرب و عجم سے  
نفرت کی، سو چند بقیہ الی کتاب کے، اللہ نے فرمایا کہ میں نے  
تمہیں اس لئے بھیجا ہے کہ تم کو آزمائشوں اور انہیں آزمائشوں جن  
کے پاس تجھے بھیجا ہے، میں نے تم پر ایسی کتاب اتھاری جسے پانی  
نہ دھو سکے گا، سوتے ہوئے جاگتے تم اسے پڑھو گے، اللہ نے مجھے  
حکم دیا کہ میں قریش کو جلا دوں، میں نے کہا پروردگار وہ تو میرا سر  
بھادیں گے، ارشاد ہوا کہ تم انہیں نکال دو، جیسے انہوں نے  
تمہیں نکالا ہے تم ان سے جہاد کرو، میں تمہاری مدد کروں گا، تم  
خرچ کرو تم کو بھی دیا جائے گا، تم لشکر بھیجو میں اس سے پانچ گنا  
لشکر بھیجوں گا، اپنے فرمانبرداروں کو ساتھ لے کر ان سے لڑو  
جو تمہاری نافرمانی کریں، حضورؐ نے فرمایا، جنتی تین شخص ہیں  
ایک تو وہ جو حکومت کے ساتھ انصاف کرنا چاہتا ہے، خیرات  
کرنے والا ہے، توفیق عطا کیا ہوا ہے، دوسرے دور حیم آدمی جو  
اپنے اقرباء اور ہر ایک مسلمان پر نرم دل ہو، تیسرے وہ  
پاکدامن پاکیزہ خلق جو کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتا ہو اور  
عیالدار ہو، حضورؐ نے فرمایا، دوزخی پانچ آدمی ہیں وہ کمزور جس

عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلُ أَوْ الْكَذِبُ  
وَالْمُنْظَرُ الْفَحَّاشُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو عَسَانَ فِي  
حَدِيثِهِ وَأَنْفَقَ فَسْتَنْفَقَ خَالِكٌ \*

کے پاس مال نہ ہو اور نہ تمیز ہو، دوسروں کا تابع ہو، اہل و مال کا  
طالب نہ ہو، دوسرے وہ خیانت کار آدمی جس کی طمع پوشیدہ  
نہیں رہ سکتی، خواہ ذرا اسی چیز ملے، وہ خیانت اور چوری کرے،  
تیسرے وہ مکار جو صبح و شام تم سے تمہارے گھر والوں اور مال  
کے بارے میں دھوکہ اور فریب کرتا ہو، اور حضورؐ نے بخیل یا  
جھوٹے اور بد خو اور فحش گالیاں بکنے والے کا بھی ذکر فرمایا،  
ابو عسان کی روایت میں یہ جملہ نہیں کہ تم خرچہ کرو تم پر خرچہ  
کیا جائے گا۔

۲۳۹۱۔ محمد بن ثنی، محمد بن ابی عبدی، سعید، قتادہ سے اسی سند  
کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں یہ نہیں ہے کہ  
جو مال بھی میں اپنے بندے کو دوں، وہ حلال ہے۔

۲۳۹۱ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ  
قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ كُلَّ  
مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ \*

۲۳۹۲۔ عبد الرحمن بن بشر عبدی، یحییٰ بن سعید، ہشام  
و ستوائی، قتادہ، مطرف، حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ  
عنه سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک  
روز خطبہ فرمایا، اور حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، باقی  
یحییٰ نے یہ سند اور طرح سے بیان کی ہے، قال یحییٰ قال شعبہ  
عن قتادہ قال سمعت مطرفاً فی ہذا الحدیث۔

۲۳۹۲ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرَ  
الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ  
صَاحِبِ الدُّسْتَوَائِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ  
عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ  
وَقَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ يَحْيَى قَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ  
قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا فِي هَذَا الْحَدِيثِ \*

۲۳۹۳۔ ابو عمار حسین بن حرث، فضل بن موسیٰ، حسین،  
مطرف، قتادہ، مطرف، عیاض بن حمار سے ہشام عن قتادہ کی  
روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔ باقی اتنی زیادتی ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے میرے پاس  
وحی بھیجی ہے کہ ہاں تو واضح کریں، کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور  
کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے اور اسی روایت میں ہے کہ وہ لوگ تم  
میں تابع رہیں نہ ان کو بیوی بچے چاہئے ہیں اور نہ مال، قتادہ  
بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا اے ابو عبد اللہ ایسا ہو گا، مطرف  
بن عبد اللہ نے کہا، خدا کی قسم! میں نے اس چیز کو چاہیت کے

۲۳۹۳ - وَحَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ حُسَيْنُ بْنُ حَرِثٍ  
حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ مُطَرِّفٍ  
حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّعْبِ  
عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ ذَاتَ يَوْمٍ  
خَطَبِيًّا فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِخَيْلٍ  
حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَزَادَ فِيهِ وَنَّ اللَّهَ أَوْحَى  
إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ  
وَلَا يَتَعَاضَدَ عَلَى أَحَدٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ وَهُمْ



فِيكُمْ تَبَعًا لَا يَتَّبِعُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا فَقُلْتُ فَبِكُونُ  
ذَلِكَ يَا أَبَا عُبَيْدٍ اللَّهُ قَالَ نَعَمْ وَاللَّهِ لَقَدْ أَدْرَسْتُهُمْ  
فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُوعَى عَلَى الْحَيِّ مَا يُو  
بِنَا وَلَيْدَتُهُمْ يَطْوُهَا \*

زمانہ میں دیکھ لیا ہے کہ ایک شخص کسی قبیلہ کی بکریاں چراتا ہے  
اور وہاں سے اسے گھردالوں کی لونڈی کے علاوہ اور کوئی نہ ملتا تو  
اسی سے ہمسری کرتا۔

(فائدہ) اخیر زمانہ جاہلیت مراد ہے، کیونکہ طرف کم سن تھے، انہوں نے بحالت بلوغ زمانہ جاہلیت نہیں دیکھا، گو اس وقت کچھ وار تھے۔

(۳۸۶) بَابُ عَرَضٍ مَقْعَدِ الْحَيِّ مِنَ  
الْجَنَّةِ أَوْ النَّارِ عَلَيْهِ وَبَيِّنَاتٍ عَذَابِ الْقَبْرِ  
وَالنَّعْوِ مِنْهُ \*

باب (۳۸۶) میت پر دوزخ یا جنت کا مقام پیش  
کیا جانا اور عذاب قبر اور اس سے پناہ مانگنے کا بیان۔

۲۴۹۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ  
عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا  
مَاتَ عَرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْفَنَاءِ وَالْعُشْبِيِّ  
كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ  
مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ يُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ  
حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ \*

۲۴۹۳ - یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جو آدمی مر جاتا ہے تو صبح و شام اسے اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا  
ہے، اگر جنتی ہوتا ہے تو اہل جنت کا مقام اور اگر دوزخیوں سے  
ہوتا ہے تو اہل دوزخ کا، اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ  
ہے، جب تک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اٹھا کر وہاں نہ پہنچا  
دے۔

۲۴۹۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
مَاتَ الرَّجُلُ عَرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْفَنَاءِ وَالْعُشْبِيِّ  
إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ  
النَّارِ فَالنَّارُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ الَّذِي تُبْعَثُ  
إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ \*

۲۴۹۵ - عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، سالم، حضرت  
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی مر جاتا ہے تو صبح و شام اسے  
اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے، اگر اہل جنت سے ہوتا ہے تو جنت اور  
اگر اہل نار سے ہوتا ہے تو نار اور کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ تیرا  
ٹھکانہ ہے جہاں قیامت کے دن تجھے اٹھا کر پہنچا دیا جائے گا۔

۲۴۹۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ  
أَيُّوبَ شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُثَيْبَةَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ  
حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبَةَ قَالَ وَأَخْبَرَنَا سَعِيدُ الْحَرَبِيُّ  
عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ  
زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَلَمْ أَشْهَدْهُ مِنْ

۲۴۹۶ - یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن علیہ، سعید  
جریری، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے نہیں سنی بلکہ زید بن ثابت سے سنی ہے، وہ بیان  
کرتے ہیں کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھر پر

سوار بنی نجر کے بارغ میں جا رہے تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے، اچانک ٹھہر بدک گیا، قریب تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے آجائیں، دیکھا تو وہاں چھ یا پانچ یا چار قبریں تھیں، حضور والا نے ارشاد فرمایا، ان قبر والوں کو کوئی جانتا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا میں جانتا ہوں، فرمایا یہ لوگ کب مرے ہیں؟ اس شخص نے عرض کیا، شرک کی حالت میں، آپ نے فرمایا، اس گروہ پر ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے، اگر یہ خیال نہ ہو تاکہ تم دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں خدا سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں قبر کا وہ عذاب سنا دے جو میں سن رہا ہوں، اس کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا، قبر کے عذاب سے خدا کی پناہ مانگو، صحابہ نے کہا ہم قبر کے عذاب سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں، آپ نے فرمایا ظاہری اور باطنی ہمہ قسم کے فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، صحابہ نے عرض کیا، ہم ظاہری اور باطنی ہمہ قسم کے فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں، آپ نے فرمایا دجال کے فتنہ سے خدا کی پناہ مانگو، صحابہ نے عرض کیا، ہم دجال کے فتنہ سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔

۲۴۹۷۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، اگر تم دفن کرنا نہ چھوڑ دیتے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں عذاب قبر سنا دے۔

۲۴۹۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع۔

(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) محمد بن یحییٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عون بن ابی حمزہ۔

(چوتھی سند) زبیر بن حرب، محمد بن یحییٰ، ابن بشار، یحییٰ القطان، یحییٰ بن سعید، شعبہ، عون بن ابی حمزہ، بواسطہ اپنے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ نَابِتٍ قَالَ تَسَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاطِطٍ لِبَنِي النُّعْجَارِ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ وَنَحْنُ مَعَهُ إِذْ خَاضَتْ بِهِ فَكَادَتْ تُلْقِيهِ وَإِذَا أَقْبَرُ مِثَّةً أَوْ حَمْسَةً أَوْ أَرْبَعَةً قَالَ كَذَا كَانَ يَقُولُ الْجُرَيْرِيُّ فَقَالَ مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هَذِهِ الْقُبُورِ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ فَمَتَى مَاتَ هَؤُلَاءِ قَالَ مَاتُوا فِي الْإِسْرَاءِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةُ تَهْتَلِي فِي قُبُورِهَا فَلَوْ أَنَّ لَنَا تَذَانُّوا لَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ تَعَوُّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ فَقَالَ تَعَوُّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ تَعَوُّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الْغَيْثِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْغَيْثِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالَ تَعَوُّذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ \*

۲۴۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ لَنَا تَذَانُّوا لَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ \*

۲۴۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كُلُّهُم عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جَحْفَةَ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ



يَحْيَى الْقَطَّانَ وَالْفَضْلَ يُزْهِرُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ عَزَّاجُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُو مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتَنَا فَقَالَ يَهْرُدُ تَعَذُّبُ فِي قُبُورِهَا \*

۲۴۹۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وَضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قُرْعَ بَعَالِهِمْ قَالَ يَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيَقْعِدَانِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّحْلِ قَالَ قَامًا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ قَالَ فَيَقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَهْلَكَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَرَأَهُمَا جَمِيعًا قَالَ قَتَادَةُ وَذَكَرْنَا أَنَّهُ يُفْسَخُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا وَبِمَلَأَ عَلَيْهِ حَضِيرًا إِلَى يَوْمِ يُنْعَثُونَ \*

۲۵۰۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضُّرَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ إِذَا وَضِعَ فِي قَبْرِهِ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ حَقَقَ بَعَالِهِمْ إِذَا انْصَرَفُوا \*

۲۵۰۱- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زُرَّارَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وَضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ

والد، براء، حضرت ابویوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورج کے غروب ہونے کے بعد باہر تشریف لے گئے، کچھ آواز سنی، فرمایا یہودیوں کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

۲۴۹۹- عبد بن حمید، یونس بن محمد، شیبان بن عبد الرحمن، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ کو قبر میں رکھ کر ساتھ والے منہ پھیر کر چلے آتے ہیں تو مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا کر کہتے ہیں، اس شخص (یعنی حضور کے متعلق) تو کیا کہتا تھا؟ مومن جواب دیتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، تو اس سے کہا جاتا ہے کہ اپنے دوزخ والے ٹھکانے کو ذرا دیکھ، اس کے حوض اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت میں جگہ دی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مردہ دونوں ٹھکانوں کو دیکھتا ہے، پھر اس کی قبر میں ستر ہاتھ کشادگی کر دی جاتی ہے اور روز قیامت تک کے لئے اس کی قبر کو راحتوں سے بھر دیا جاتا ہے۔

۲۵۰۰- محمد بن منہال، یزید بن زریع، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ کو قبر کے اندر رکھ کر جب لوگ واپس آتے ہیں تو مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔

۲۵۰۱- عمرو بن زرارہ، عبد الوہاب، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ہمراہی واپس ہو جاتے ہیں، پھر شیبان عن قتادہ کی

روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۵۰۲۔ محمد بن یسار، محمد بن جعفر، شعبہ، علقمہ بن مرجم، سعد بن عبیدہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ آیت ”يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ“ عذابِ قبر کے بارے میں نازل ہوئی ہے، مردہ سے کہا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے، اور میرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، اللہ تبارک و تعالیٰ کے فرمان ”يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ“ کا یہی مطلب ہے۔

۲۵۰۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عثمان، ابو بکر بن نافع، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، بواسطہ اپنے والد، خثیمہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آیت ”يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ“ کے ساتھ قول ثابت کے دنیا اور آخرت کی زندگی میں اللہ یہ عذابِ قبر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۲۵۰۴۔ عبید اللہ بن عمر قناری، حماد بن زید، بدیل، عبداللہ بن مسعود، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مومن کی روح نکلتی ہے، تو دو فرشتے اسے اوپر لے کر چڑھتے ہیں، آسمان والے کہتے ہیں، پاک روح زمین کی طرف سے آئی ہے، خدا تعالیٰ تجھ پر اور اس بدن پر جسے تو آباد رکھتی تھی رحمت نازل فرمائے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے سامنے اسے لے جایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اسے اخیر وقت کے لئے (سدرۃ المنتہی) لے جاؤ، اور کافر کی روح جب نکلتی ہے، تو آسمان والے کہتے ہیں، خبیث روح زمین کی طرف سے آئی ہے، اور حکم ہوتا ہے کہ اخیر وقت کے واسطے اسے (نہین) میں لے جاؤ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

أَصْحَابُهُ فَذَكَرَ بِعَثَلٍ حَلِيصٍ شَيْبَانٍ عَنْ قَنَادَةَ \*  
۲۵۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَارٍ بْنُ عُثْمَانَ  
الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ  
الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ ( يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ  
الثَّابِتِ ) قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ فَيَقَالُ لَهُ  
مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ وَنَبِيِّ مُحَمَّدٌ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ( يُثَبِّتُ  
اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ  
الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ) \*

۲۵۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ  
بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ خُبَيْمَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ( يُثَبِّتُ اللَّهُ  
الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي  
الْآخِرَةِ ) قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ \*

۲۵۰۴۔ حَدَّثَنِي حَبِيبُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ  
الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا بُدَيْلُ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا  
خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلْقَاهَا مَلَكَانِ  
يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طَيِّبٍ رِيحًا  
وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحُ  
طَيِّبَةٍ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ  
وَعَلَى حَسَنٍ كُنْتَ تَعْمُرُنِي فَيُطْلَقُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَقُولُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ  
قَالَ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ قَالَ حَمَّادٌ  
وَذَكَرَ مِنْ نَتِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ



رُوحٌ حَبِيبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ قَالَ فَيَقَالُ  
انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَرَدَّ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْطَةً كَانَتْ  
عَلَيْهِ عَلَى أَنْفِهِ هَكَذَا \*

۲۵۰۵ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْلِطٍ  
الْهَذَلِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ  
قَالَ قَالَ أَنَسُ كُنْتُ مَعَ عُمَرَ ح وَ حَدَّثَنَا  
شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ وَالْقَلْبُ نُهُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ  
الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا  
مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْعَدِينَةِ فَنَرَأَيْنَا الْهَذَا  
وَكُنْتُ رَجُلًا حَلِيدَ الْبَصَرِ فَرَأَيْتُهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ  
يُرَئِبُهُ أَنَّهُ رَأَى غَيْرِي قَالَ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ  
أَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ نَا يَرَاهُ قَالَ يَقُولُ عُمَرُ سَأَرَاهُ  
وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى فِرَاشِي ثُمَّ أَنشَأَ يُحَدِّثُنَا عَنْ  
أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ يُرِينَا مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِأَلْمَسِ  
يَقُولُ هَذَا مَصْرَعٌ فَلَانِ عَدَا إِنَّ شَاءَ اللَّهُ قَالَ  
فَقَالَ عُمَرُ قَوْلَ الَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَعْطَطُوا  
الْحُدُودَ النَّبِيُّ حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلُوا فِي بَرٍ يَفْضُهُمْ عَلَى بَعْضِ  
فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى  
انْتَهَى إِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فُذَانُ بْنُ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنُ  
فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا  
فَبَاتِي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللَّهُ حَقًّا قَالَ عُمَرُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَكَلَّمُ أَحْسَادًا لَا أَرْوَاحَ  
فِيهَا قَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ غَيْرُ  
أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ شَيْئًا \*

۲۵۰۶ - حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا

کرتے ہیں کہ کافر کی روح کی بدبو ظاہر کرنے کے لئے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر مہرک اپنی ناک پر اس  
طرح لگائی تھی۔

۲۵۰۵۔ اسحاق بن عمر، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ (دوسری سند) شیبان بن فروخ، سلیمان،  
ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے  
ہیں کہ ہم حضرت عمرؓ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے،  
تو ہم سب چاند دیکھنے لگے، میری نگاہ تیز تھی، میں نے چاند کو  
دیکھ لیا، اور میرے علاوہ کسی نے نہیں کہا کہ ہم نے چاند دیکھا  
ہے، میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنے لگا، تم چاند  
نہیں دیکھتے، دیکھو یہ چاند ہے، انہیں دکھائی نہیں دیا، وہ بولے  
مجھے تھوڑی دیر میں نظر آئے گا، اور میں اپنے بستر پر چیت لیٹا  
ہوا تھا، انہوں نے ہم سے بدروہوں کا واقعہ بیان کرنا شروع کیا،  
وہ بولے حضور ہمیں لڑائی سے ایک دن پہلے بدروہوں کے  
گرنے کے مقامات دکھانے لگے، آپ فرماتے جاتے، انشاء اللہ  
کل کے دن فلاں اس مقام پر گرے گا، حضرت عمر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو  
حق کے ساتھ بھیجا، آپ نے جو حدود متعین کر دیں، وہ وہاں  
سے نہ ہٹے، پھر وہ سب ایک کنویں میں ایک پر ایک ڈال دیے  
گئے، حضور ان کے پاس آئے اور فرمایا مجھ سے جو میرے رب  
نے وعدہ کیا تھا، میں نے تو اسے پالیا، کیا تم نے بھی وہ چیز پالی  
جس کا تم سے تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا؟ میں نے عرض  
کیا، یا رسول اللہ آپ جسم بے روح سے کیونکر بات کر رہے  
ہیں۔ فرمایا تم ان سے زیادہ میری بات کو سننے والے نہیں ہو،  
صرف اتنی بات ہے کہ وہ مجھے کوئی جواب نہیں دے سکتے۔

۲۵۰۶۔ ہر اب بن خالد، حماد بن سلمہ، ثابت بنالی، حضرت

حَمَّادُ بْنُ مَلْعَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ قَتْلِي بَدْرَ ثَلَاثًا ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَامَ عَلَيْهِمْ قَنَادَاهُ فَقَالَ يَا أَبَا جَهْلٍ يَا هِشَامُ يَا أُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ يَا عُثْبَةَ بْنُ رَبِيعَةَ يَا شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ أَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَسْمَعُوا وَأَمْنِي يُحْيِيوْا وَقَدْ حَقَّقُوا قَالَ وَالَّذِي تَقْسِي بِيَدِي مَا أَنتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ وَلَكِنَّهُمْ لَا يَقْدِرُونَ أَنْ يُحْيِيُوا ثُمَّ أَمَرَ بِهِمْ فَسُجِّبُوا فَأَلْقُوا فِي قَلْبِهِ بَذْرًا \*

۲۵۰۷ - حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ الْمُعَنِّي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَنَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَظَهَرَ عَلَيْهِمْ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِبِضْعَةِ وَعِشْرِينَ رَجُلًا وَفِي حَدِيثٍ رَوْحُ بِأَرْبَعَةِ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ فَأَلْقُوا فِي طَوِيٍّ مِنْ أَطْوَاهِ بَدْرٍ وَسَاقَ الْحَدِيثُ بِمَعْنَى حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ \*

۲۵۰۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْبَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَيَاناً كَرِهْتُمْ هِيَ كَمَا أَنَّهُ خَضِرَتْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَ تَمِنَ شَبَّ تَمَكَّ مَقُولِينَ بَدْرَ كَوَيْلِي جَوْدَ رَكَهَاتِ تَمِنَ شَبَّ كَمَا أَتَى اَنَ كَمَا تَشْرِيفَ لَانِ اَوْرُ كَهْرَ هُوَ كَرْدَاوِ كَرَفَرَايَا اِے اَبُو جَهْلُ بِنِ هِشَامُ اِے اُمِيه بِنِ خَلْفُ اِے عُثْبَةُ بِنِ رَبِيعَةَ اِے شَيْبَةُ بِنِ رَبِيعَةَ جُو مَجْهَ مِرَے پُروردگار نے وعدہ کیا تھا وہ میں نے واقعی پالیا کیا تم نے بھی وہ چیز واقعی پالی جس کا تمہارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے یا رسول اللہ یہ مرے ہو چکے اب کیونکہ سن سکتے ہیں اور کس طرح جواب دے سکتے ہیں؟ فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم میرے قوی کو ان سے زیادہ سننے والے نہیں لیکن وہ جواب نہیں دے سکتے اس کے بعد حسب الحکم انہیں کھینچ کر چاودہر میں ڈال دیا گیا۔

۲۵۰۷۔ یوسف بن حماد، عبدالاعلیٰ، سعید بن قنادہ، انس بن مالک، ابو طلحہ۔

(دوسری سند) محمد بن حاتم، روح بن عبادہ، سعید بن ابی عروبہ، قنادہ، حضرت انس بن مالک، حضرت ابو طلحہ بیان کرتے ہیں کہ جب بدر کا دن ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں پر غالب ہوئے، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دے کر کچھ اوپر ہیں اور روح کی روایت میں ہے، چوبیس سرداران قریش کو بدر کے کنوؤں میں سے ایک کنویں میں پھینکوا دیا اور بقیہ حدیث حسب سابق ثابت عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی طرح مروی ہے۔

۲۵۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن حجر، اسماعیل، ایوب بن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن جس کا حساب ہوگا، وہ عذاب میں پڑ گیا،



وَسَلَّمَ مَنْ حُوسِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابُ فَقُلْتُ  
أَتَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ( فَسَوْفَ يُحَامَبُ  
حِسَابًا نَسِيرًا ) فَقَالَ لَيْسَ ذَلِكَ الْحِسَابُ إِنَّمَا  
ذَلِكَ الْغَرَضُ مَنْ تَوَقَّشَ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
عَذَابُ \*

۲۵۰۹ - حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو  
كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ  
بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ \*

۲۵۱۰ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرَ بْنِ  
الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
الْقَطَّانِ حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ الْقَشِيرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو  
أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَامَبُ  
إِلَّا هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ  
(حِسَابًا نَسِيرًا) قَالَ ذَلِكَ الْغَرَضُ وَلَكِنْ مَنْ  
تَوَقَّشَ الْحِسَابَ هَلَكَ \*

۲۵۱۱ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرَ حَدَّثَنِي  
يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ  
أَبِي أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَقَّشَ الْحِسَابَ هَلَكَ ثُمَّ  
ذَكَرَ بِمَنْزِلِ حَدِيثِ أَبِي يُوسُفَ \*

(۳۸۷) بَابُ الْأَمْرِ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِاللَّهِ تَعَالَى  
عِنْدَ الْمَوْتِ \*

۲۵۱۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا  
يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ  
عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَبْلَ وَقَاتِهِ بِثَلَاثٍ يَقُولُ لَا يَمُوتُنَّ

میں نے عرض کیا، کیا اللہ رب العزت نے ہمیں فرمایا، "فسوف  
یحماب حسابا نسیرا" آپ نے ارشاد فرمایا، یہ حساب نہیں، یہ تو  
صرف پیشی ہے قیامت کے دن جس سے حساب طلب کر لیا  
گیا، وہ عذاب میں پڑ گیا۔

۲۵۰۹ - ابو الربیع عتکی، ابو کامل، حماد بن زید، ایوب سے اسی  
سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۵۱۰ - عبد الرحمن بن بشر، یحییٰ، ابو یونس، ابن ابی ملیک، قاسم،  
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کوئی بھی  
ایسا نہیں کہ جس سے حساب طلب کر لیا گیا، وہ ہلاک نہ ہو گیا،  
میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ، کیا اللہ تعالیٰ نے "حسابا نسیرا"  
ہمیں فرمایا، آپ نے فرمایا، یہ تو پیشی ہے، ہاں جس سے حساب  
طلب کر لیا گیا، وہ ہلاک ہو گیا۔

۲۵۱۱ - عبد الرحمن بن بشر، یحییٰ القطان، عثمان بن الاسود، ابن  
ابی ملیک، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جس  
سے حساب لیا گیا، وہ ہلاک ہو گیا، اور ابو یونس کی روایت کی  
طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب (۳۸۷) موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے  
حسن ظن رکھنے کا حکم!

۲۵۱۲ - یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن زکریا، الاعمش، ابوسفیان حضرت  
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی وفات سے تین دن پہلے سنا،  
فرمایا، کہ کوئی تم میں سے اس وقت تک نہ مرے، مگر یہ کہ وہ

أَخَذَكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ بِاللَّهِ الظَّنَّ \*

۲۵۱۳ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ س وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَابُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ \*

۲۵۱۴ - وَحَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ عَارِمٌ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهِ يَذَلُّوا بِأَيَّامٍ يَقُولُ لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ \*

۲۵۱۵ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَغُلَامَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُتَعَثُّ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ \*

۲۵۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ \*

۲۵۱۷ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ يُعْزَا عَلَى أَعْمَالِهِمْ \*

اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھتا ہو۔

۲۵۱۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر۔

(دوسری سند) ابو کریب، حدیثنا ابو معاویہ۔

(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۵۱۴۔ ابو داؤد، ابو النعمان، مہدی بن میمان، واصل، ابو الزبیر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ اپنی وفات سے تین روز قبل فرما رہے تھے تم میں سے اس وقت تک کوئی نہ مرے، جب تک اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن نہ رکھتا ہو۔

۲۵۱۵۔ قتیبہ بن سعید، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرمایا ہر بندہ اسی (نیت) پر اٹھایا جائے گا جس پر اس کا انتقال ہوا۔

۲۵۱۶۔ ابو بکر بن نافع، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں ”عن“ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں اور ”سمعت“ کا لفظ نہیں۔

۲۵۱۷۔ حرملة بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمزہ بن عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو عذاب دیتا ہے تو جو لوگ اس قوم میں ہوتے ہیں سب ہی پر عذاب نازل ہو ہے، مگر حشر اپنی اپنی نیت کے مطابق ہوگا۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کِتَابُ الْفِتَنِ وَأَشْرَاطِ السَّاعَةِ

۲۵۱۸- حَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ مِنْ نَوْمِهِ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَتِلْ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرْ قَدْ اقْتَرَبَ فَبَعَثَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمٍ يَأْجُوجَ وَمَاجُوجَ مِثْلُ هَلِيبٍ وَعَقَدَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ عَشْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ \*

۲۵۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَصَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْجَعِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادُوا فِي الْإِسْنَادِ عَنْ سُفْيَانٍ فَقَالُوا عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ \*

۲۵۲۰- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَرَعَا مُحْتَمِرًا وَجْهَهُ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَتِلْ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرْ قَدْ اقْتَرَبَ فَبَعَثَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمٍ

۲۵۱۸- عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، زہری، عروہ، زینب بنت ام سلمہ، ام حبیبہ، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قینہ سے بیدار ہوئے اور فرمایا لا الہ الا اللہ، عرب کی ہلاکت ہے، اس شر سے جو کہ قریب آگیا، آج یا جوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی اور سفیان راوی نے اپنے ہاتھ سے دس کاغذ دینا کر بتایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے یا وجودیکہ ہم میں نیک لوگ بھی موجود ہوں گے، آپ نے فرمایا ہاں جب فتن و فحور بڑھ جائے گا۔

۲۵۱۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، سعید بن عمرو، زبیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔ بانی سفیان کی سند میں اس طرح زیادتی ہے، حضرت زینب بنت ام سلمہ ام المومنین، حضرت ام حبیبہ، ام المومنین، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

۲۵۲۰- حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، زینب بنت ابی سلمہ، حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے نکلے اور آپ کا چہرہ انور سرخ تھا، یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لے گئے، لا الہ الا اللہ عرب کی اس شر سے جو کہ قریب آچکا ہے ہلاکت ہے، آج یا جوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی اور آپ نے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے

يَا جُوحَ وَمَا جُوحٌ مِثْلُ هَذِهِ وَحَلَقَ بِاصْبَعِهِ الْإِبْهَامَ  
وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَهَلِكُ  
وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْحَبَثُ \*

۲۵۲۱ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ  
النَّبِيِّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ  
خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ  
إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كَذَا هُمَا  
عَنِ ابْنِ شَهَابٍ بِعَثَلٍ حَدِيثُ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
بِإِسْنَادِهِ \*

۲۵۲۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ طَارُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوجَ  
وَمَا جُوحٌ مِثْلُ هَذِهِ وَعَقَدَ وَهَيْبٌ بِيَدِهِ تِسْعِينَ \*

۲۵۲۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ  
أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَالْأَلْفِظُ لِقُتَيْبَةَ  
قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْأَخْرَافُ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْغَزِيِّ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ  
ابْنِ الْأَفْيَظِيَّةِ قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ  
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ وَأَنَا مَعَهُمَا عَلَيَّ أُمَّ  
سَلَمَةَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ فَسَأَلَاهَا عَنِ الْحَبَثِ الَّذِي  
يُخَسَفُ بِهِ وَكَانَ ذَلِكَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ  
فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَعُودُ عَاكِدٌ بِالْبَيْتِ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِ بَعَثٌ فَإِذَا كَانُوا  
بَيْنَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خَسِفَ بِهِمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ فَكَيْفَ بَعَثٌ كَانَ كَارَهَا قَالَ يُخَسَفُ بِهِ  
مَعَهُمْ وَلَكِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نَبِيِّهِ وَقَالَ  
أَبُو حَفْصٍ هِيَ بَيْنَاءُ الْمَدِينَةِ \*

حلقہ بنا کر حلقہ دکھایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک  
ہو جائیں گے یا جو دیکہ ہم میں نیک لوگ بھی ہوں گے فرمایا۔  
ہاں جب فسق و فجور زیادہ ہو جائے گا۔

۲۵۲۱ - عبد الملک بن شعیب بن لیث، شعیب بن لیث، عقیل بن  
خالد، (دوسری سند) عمرو ناقد، یعقوب بن ابراہیم بن  
سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح ابن شہاب زہری سے یونس عن  
الزہری کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۵۲۲ - ابو بکر بن ابی شیبہ، احمد بن اسحاق، وہیب، عبد اللہ بن  
طارس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ،  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ  
نے ارشاد فرمایا، آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنی کشادگی ہو گئی  
اور وہیب نے نوے کی شکل بنا کر بتایا۔

۲۵۲۳ - قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم،  
جریر، عبد العزیز، عبد اللہ بن القہطیہ بیان کرتے ہیں کہ حدیث  
بن ربیعہ، اور عبد اللہ بن صفوان دونوں حضرت ام سلمہ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا،  
انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس لشکر  
کے متعلق پوچھا جو زمین میں دھنس جائے گا اور اس زمانہ کا ذکر  
ہے، جب کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ  
مکرمہ کے حاکم تھے، انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا، ایک پناہ پکڑنے والا بیت اللہ کی پناہ پکڑے گا،  
اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا، جب وہ لشکر ہموار میدان  
میں پہنچے گا، تو اسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا، میں نے عرض  
کیا، یا رسول اللہ جو بروستی اس لشکر کے ساتھ (لایا گیا) ہو،  
فرمایا، وہ بھی ان کے ساتھ دھنس جائے گا، لیکن قیامت کے  
دن اسے اس کی نیت کے مطابق اٹھایا جائے گا، ابو جعفر بیان



کرتے ہیں کہ ہموار میدان سے مراد بیدلہ مدینہ ہے۔

۲۵۲۴۔ احمد بن یونس، زہیر، عبد العزیز بن رفیع سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس روایت میں ہے کہ میں ابو جعفر سے ملا، اور میں نے کہا، ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو زمین کا ایک میدان کہتی ہیں، انہوں نے کہا ہرگز نہیں، خدا کی قسم وہ مدینہ منورہ کا میدان ہے۔

(تذکرہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ بعض علماء کا قول ہے، کہ حضرت ام سلمہؓ نے یزید بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں وفات پائی، اس صورت میں یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید بن معاویہ سے اختلاف کیا تھا، اور طبری اور ابن عبد البر نے احتیاج میں اسی کو ثابت کیا ہے اور امام نووی فرماتے ہیں، کہ ابو بکر بن خیر نے بھی اسی کا ذکر کیا ہے، (نووی جلد ۴، سنوکی جلد ۷)

۲۵۲۵۔ عمرو بن قنبل، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، امیہ بن صفوان، عبد اللہ بن صفوان، ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، اس گھروالوں سے لڑنے کے ارادہ سے ایک لشکر اس گھر کا ارادہ کرے گا، جب ہموار میدان میں پہنچے گا تو اس لشکر کا درمیان حصہ زمین میں دفن کر دیا جائے گا، اول حصہ دیکھ، پچھلے حصہ والوں کو پکاریں گے، بالآخر سب کے سب دھنسا دیئے جائیں گے، صرف وہ باقی رہ جائیگا، جو بھاگ کر ان کی کیفیت کی جا کر اطلاع دیکھ، ایک شخص یہ حدیث عبد اللہ بن صفوان سے سن کر بولا، میں گواہی دیتا ہوں، کہ تم نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر جھوٹ نہیں باندھا اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں باندھا۔

۲۵۲۶۔ محمد بن حاتم بن میمون، ولید بن صالح، عبد اللہ بن عمر، زید بن ابی اسید، عبد الملک عامری، یوسف بن مہذب، عبد اللہ بن صفوان، حضرت ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک قوم اس گھر یعنی بیت اللہ کی پناہ پکڑے گی، اس قوم کے پاس نہ تو

۲۵۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رَفِيعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِ قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ إِنَّهَا إِنَّمَا قَالَتْ بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ كَلَّا وَاللَّهِ إِنَّهَا بَيْدَاءُ الْعَدِيَّةِ \*

۲۵۲۵. حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ النَّافِذِ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعُمَرُو قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أُمِّهِ بْنِ صَفْوَانَ سَمِعَ حَدَّثَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ يَقُولُ أَخْبَرْتَنِي حَفْصَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيُؤْمِنَنَّ هَذَا النَّبِيُّ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ حَتَّى إِذَا كَانُوا بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخَسَفُ بِأَوْسَطِهِمْ وَيُنَادِي أَوْلَاهُمْ آخِرَهُمْ ثُمَّ يُخَسَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقَى إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ أَشْهَدُ عَلَيْكَ أَنْكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى حَفْصَةَ وَأَشْهَدُ عَلَى حَفْصَةَ أَنَّهَا لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

۲۵۲۶۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْغَامَرِيِّ عَنْ يَوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيُعَوِّذُ بِهَذَا الْبَيْتِ يَعْثِي  
الْكُفَّةَ قَوْمٌ لَبَسَتْ لَهُمْ مَنَعَةٌ وَلَا عُدَّةَ وَلَا عُدَّةَ  
يُنْعَثُ إِلَيْهِمْ حَتَّى إِذَا كَانُوا بَيْنَاءَ مِنَ  
الْأَرْضِ حَسِيفَ بِهِمْ قَالَ يُوسُفُ وَأَهْلُ الشَّامِ  
يَوْمَئِذٍ يَسِيرُونَ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ  
صَفْوَانَ أَمَا وَاللَّهِ مَا هُوَ بِهَذَا الْحَشِيشِ قَالَ زَيْدُ  
وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ الْقَامِرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ سَابِطٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ أُمِّ  
الْمُؤْمِنِينَ بِعَثَلٍ حَدِيثُ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ غَيْرَ  
أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْحَشِيشَ الَّذِي ذَكَرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
صَفْوَانَ \*

۲۵۲۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ  
الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ عَثَبَتْ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِهِ فَقُلْنَا يَا  
رَسُولَ اللَّهِ صَنَعْتَ شَيْئًا فِي مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ  
تَقْعَلُهُ فَقَالَ الْعَجَبُ إِنَّ نَاسًا مِنْ أُمَّتِي يُؤْمِنُونَ  
بِالْبَيْتِ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَجَأَ بِالْبَيْتِ حَتَّى  
إِذَا كَانُوا بِالْبَيْنَاءِ حَسِيفَ بِهِمْ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ إِنَّ الطَّرِيقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ فِيهِمُ  
الْمُسْتَبِيرُ وَالْمَحْجُورُ وَابْنُ السَّبِيلِ يَهْلِكُونَ  
مَهْنَكًا وَاجِدًا وَيَصْدُرُونَ مَصَادِرَ شَتَّى يَتَعَنَّهُمُ  
اللَّهُ عَلَى نِيَابِهِمْ \*

۲۵۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَحَمَرُو  
النَّاقِدُ وَابْنُ حَقٍّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ  
وَاللَّفْظُ لِأَبْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ

محفوظ رکھنے والی قوت ہوگی، نہ آدمیوں کی تعداد ہوگی، اور نہ  
سامان ہوگا، لیکن اس سے لڑنے کے لئے ایک لشکر کو بھیجا  
جائے گا، جب وہ لشکر ہوا میدان میں پہنچے گا، تو وہ زمین میں  
رہنسا دیا جائے گا، یوسف بیان کرتے ہیں کہ ان دنوں شام  
والے (حجاز کا لشکر) مکہ والوں (ابن زبیر) سے لڑنے کے لئے  
آ رہے تھے، عبد اللہ بن عثمان نے بیان کیا، خدا کی قسم یہ لشکر  
وہ نہیں، زید بیان کرتے ہیں کہ مجھے بواسطہ عبد الملک عامری،  
عبد الرحمن بن سابط، حارث بن ربیعہ نے ام المؤمنین رضی  
اللہ تعالیٰ عنہا یوسف بن مالک کی روایت کی طرح حدیث نقل  
کی ہے، باقی اس میں اس لشکر کا جس کا ذکر عبد اللہ بن عثمان  
نے کیا ہے، ذکر نہیں ہے۔

۲۵۲۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، یونس بن محمد، قاسم بن فضل، محمد  
بن زیاد، ابن زبیر، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے سوتے کی حالت میں اپنے ہاتھ پیر ہلائے، ہم نے عرض  
کیا، یا رسول اللہ خواب میں ایک حرکت آپ نے ایسی کی ہے،  
جو آپ پہلے نہیں کرتے تھے، فرمایا تعجب ہے، کچھ لوگ میری  
امت کے ایک شخص کے لئے کعبہ کا قصد کریں گے جو قریشی  
ہوگا اور وہ خانہ کعبہ کی پناہ لے گا، جب وہ میدان میں پہنچیں گے،  
تو زمین میں دھنس جائیں گے، ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ  
راستہ میں تو سب قسم کے لوگ چلتے ہیں، فرمایا ہاں، ان میں  
ایسے لوگ ہونگے، جو قعدا آئے ہونگے، اور جو مجبوری سے  
آئے ہوں گے اور مسافر بھی ہونگے، یہ سب یکبارگی ہلاک ہو  
جائیں گے، پھر مختلف طرح سے اللہ تعالیٰ انہیں ان کی نیت  
کے مطابق اٹھائے گا۔

۲۵۲۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، اسحاق بن ابراہیم، ابن  
ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری، عروہ، حضرت اسامہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ



قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ عَنْ شُرَّةَ عَنْ أَسَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفَ عَلَى أَطْعَمٍ مِنَ أَطْعَامِ  
الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي لَأَرَى  
مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِثَالًا يُبَوِّتُكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ \*

منورہ کے محلوں میں سے ایک محل پر چڑھے، پھر ارشاد فرمایا، جو  
مجھے نظر آ رہا ہے، وہ تمہیں بھی نظر آتا ہے مجھے تمہارے  
گھروں کے درمیان فتنوں کے نازل ہونے کے مقامات ایسے  
نظر آ رہے ہیں، جیسے کہ بارش کے گرنے کے مقامات ہوتے  
ہیں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس تشبیہ سے عموم اور کثرت مراد ہے، چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ واقعہ جمل، صفین، حرہ، شہادت حضرت عثمان  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شہادت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ پیش آئے، اس روایت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ظاہر ہے  
اور یہ تمام پیشین گوئیاں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہدیر مجہد وحی بتلا دیں اور یہی حال ان تمام روایات کا ہے جو آتے والی ہیں اور جو گزر گئی ہیں۔

۲۵۲۹- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ  
نَحْوَهُ \*

۲۵۲۹- عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند  
کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۵۳۰- حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِذُ وَالْحَسَنُ  
الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي وَ  
قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ  
بْنِ مَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَبِّبِ وَأَبُو سَلْعَةَ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتْنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا  
خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي  
وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ  
لَهَا تَشَتَّرَفَهُ وَمَنْ رَجَدَ فِيهَا مَلَحًا فَلْيَعُدْ يَوْمًا \*

۲۵۳۰- عمرو ناقد، حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب، بواسطہ  
اپنے والد، صالح، ابن شہاب، ابن مسیب، ابو سلمہ بن  
عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے ارشاد فرمایا، عنقریب فتنے ہوں گے، جن میں بیٹھا ہوا  
آدمی کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا، اور کھڑا ہونے والا  
اس میں چلنے والے سے بہتر ہوگا، اور چلنے والا اس میں دوڑنے  
والے سے بہتر ہوگا، جو شخص گردن اٹھا کر ان کی طرف دیکھے  
گا، اسے وہ ہلاک کر دیں گے، اگر کسی کو ان سے پناہ مل سکے، تو  
ضرور بچ جائے۔

(فائدہ) ایسے فتنوں کے ظہور کے وقت اکثر صحابہ کرام اور تابعین اور عام علماء کا یہ مسلک ہے کہ چاہے حق کے ظاہر ہو جائے کے بعد اس  
کی مدد کرنا چاہئے، واللہ اعلم۔

۲۵۳۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِذُ وَالْحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ  
وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي وَ قَالَ الْآخَرَانِ  
حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُطِيعٍ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ

۲۵۳۱- عمرو ناقد، حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب، بواسطہ  
اپنے والد، صالح، ابن شہاب، ابو بکر بن عبد الرحمن،  
عبد الرحمن بن مطیع، نوفل بن اسود سے حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں،  
باقی ابو بکر کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ نمازوں میں ایک نماز





بِأَنِّي أَحَدُ الصَّغِيرَيْنِ أَوْ إِحْدَى الْفَتَتَيْنِ فَضَرَبَنِي رَجُلٌ بِسَيْفِهِ أَوْ يَجِيءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِي قَالَ يَبُوءُ بِأَنَّهُ وَإِثْمُكَ وَتَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ

رسول اللہ اگر مجھے زبردستی پکڑ کر وہ مقولہ یاد و جماعتوں میں سے کسی ایک صف یا ایک جماعت میں شامل کر لیا اور کوئی شخص مجھے تلوار مار کر قتل کر دے، یا کوئی تیر میرے آکر لگ جائے، پھر میں مر جاؤں تو کیا ہوگا، فرمایا، وہ اپنا اور تیرا گناہ لے کر لوٹے گا۔

(فائدہ) اسی بناء پر ایسے حالات کے ظہور پر اکثر صحابہ کرام نے گورثہ شخصی اختیار کی اور باقی جن کے سامنے جو جماعت حق پر نظر آئی اس کا ساتھ دینے تمام روایات اطلاع علی الغیب پر مشتمل ہیں، جیسا کہ آپ بار بار خود فرما رہے ہیں کہ اے اللہ میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا، اس سے ظہور علم غیب کا ثبوت نہیں ہو سکتا، عالم الغیب و شہیدہ صرف ذات خداوندی ہی ہے، پھر کوئی نہیں ہو سکتا۔

۲۵۳۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، وکیع (دوسری سند) محمد بن شعیبہ، ابن ابی عدی، عثمان شحام سے ایسا سند سے ساتھ ابن ابی عدی کی روایت، حماد کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں، باقی وکیع کی روایت "ان استطاع النجاء" تک ہے اور بعد کا حصہ مذکور نہیں ہے۔

۲۵۳۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ نَحْوُ حَدِيثِ حَمَّادٍ إِلَى آخِرِهِ وَأَنْتَهَى حَدِيثُ وَكِيعٍ عِنْدَ قَوْلِهِ إِنْ اسْتَطَاعَ النِّجَاءَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ ۲۵۳۵- حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ هَذَا الرَّجُلَ فَلَقِينِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَحْنَفُ قَالَ قُلْتُ أُرِيدُ نَصْرَ ابْنِ عَمٍّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي عَلِيًّا قَالَ فَقَالَ لِي يَا أَحْنَفُ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا تَوَاحَاةَ الْمُسْلِمَانِ بَسِيفَتَهُمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالَ فَقُلْتُ أَوْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ \*

۲۵۳۵- ابو کامل فضیل بن حسین جحدری، حماد بن زید، ابوب، یونس حسن، احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس ارادہ سے نکلا کہ اس شخص یعنی حضرت علی کی مدد کروں گاراستہ میں مجھے ابو بکر ملے، وہ بولے، احنف تم کہا جا رہے ہو، میں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کو بھائی یعنی حضرت علی کی مدد کرنا چاہتا ہوں، ابو بکر بولے، احنف تم لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ ارشاد فرما رہے تھے کہ جب دو مسلمان تلوار لے کر باہم لڑائی کریں، تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں داخل ہوں گے، میں نے عرض کیا، یا کسی اور نے یا رسول اللہ، قاتل تو خیر، مگر مقتول کیوں جائے گا، آپؐ نے فرمایا، وہ بھی تو اپنے ساتھ کسی کے قتل کا ارادہ رکھتا تھا۔

(فائدہ) یعنی محض ذاتی عناد اور تعصب کا ہمارے جیسے بغیر کسی وجہ شرعی کے جب دو مسلمان ایسا کریں تو وہ دخول ہمارے مستحق ہیں اور صحابہ کرام کے درمیان جو مشاجرات ہوئے ہیں وہ اس وعید میں داخل نہیں، اس لئے کہ وہ مجتہد اور عادل تھے، ان کی نہیں سراسر خیر نہیں، دینا وغیرہ حاصل کرنے کا وہاں شائبہ تک بھی نہیں تھا۔ ہر ایک جماعت اپنے کو حق پر اور دوسرے کو باغی جان کر بحکم اللہ اس سے لڑنا واجب

بجھتی تھی، اور اہل سنت والجماعت کا یہی مسلک ہے، اور ان لڑائیوں میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق پر تھے اور جن صحابہ کے نزدیک کسی کی حمایت صحیح ظاہر نہ ہوئی، انہوں نے گوشہ نشینی اختیار کی اور جہد کو خطا کے صادر ہونے پر شریعت نے معذور سمجھ کر پھر بھی ثواب دیا ہے اور مصیب کو دہرا ثواب ہے لہذا صحابہ کرام کی شان اس سے بہتر اعلیٰ وارفع ہے کہ ان کے مشاجرات کے درمیان ہم جیسے عاکارہ منصف نہیں۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

۲۵۳۶۔ احمد بن عبدہ ضعی، ایوب اور یونس، مغلہ بن زیاد، حسن، اخف بن قیس، حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا، جب دو مسلمان ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھائیں تو قتل کرنے والا اور قتل کیا گیا دونوں آگ میں داخل ہوں گے۔

۲۵۳۷۔ حجاج بن الشاعر، عبدالرزاق، معمر، ایوب سے اسی سند کے ساتھ، ابو کاثل عن حماد کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں (آخر تک)

۲۵۳۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، خدر، شعبہ (دوسری سند) محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور، ربیع بن حراش، حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جب دو مسلمانوں میں سے ایک اپنے بھائی پر ہتھیار اٹھائے تو دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں، اب اگر ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے تو دونوں جہنم میں چلے جاتے ہیں۔

۲۵۳۹۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منہ، ان مرویات سے نقل کرتے ہیں جو انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک کہ دو بڑی جماعتوں کے درمیان زبردست لڑائی نہ ہو

۲۵۳۶۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ النَّضِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ وَالمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا التَّقِي الْمُسْلِمَانِ بِسَيفَيْهِمَا فَالتَقَا لُ وَانْمَقَّوْا فِي النَّارِ \*

۲۵۳۷۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ بْنُ كَيْتَابِهِ شَيْخُنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا إِسْنَادٍ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ عَنْ حَمَّادٍ بَلَى آخِرِهِ \*

۲۵۳۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاسٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَا أَحَدُهُمَا عَلَى أُخَيْرِ السَّلَاحِ فَهُمَا عَلَى حَرْفٍ جَهَنَّمَ فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ دَخَلَاهَا جَمِيعًا \*

۲۵۳۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلَ قَتْلَانِ عَظِيمَتَانِ وَتَكُونُ



بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ وَدَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ \*

جائے اور ان دونوں جماعتوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔

(فائدہ) یہ بھی آپ کے معجزات میں سے ہے، چنانچہ عمروں میں ایسا ہو چکا ہے، (نودی جلد ۲ سنو ۱ جلد ۱)

۲۵۴۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَقِيعُ بْنُ

يَعْنَى ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْهَرَجُ قَالُوا وَمَا الْهَرَجُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ \*

۲۵۴۱ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ

سَعِيدٍ يَكْنَانُهُمَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَاللَّفْظُ بِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مُشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُنْتَبِي سَيَلُجُ مَلِكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأَعْطَيْتُ الْكَثْرَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي يَا مُنَنِّي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بَسَنَةٌ عَامَةٌ وَأَنْ لَا يُسَلْطَ عَلَيْهِمْ غَدُوٌّ مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أُعْطِيكَ بِالْأَمْنِ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بَسَنَةٌ عَامَةٌ وَأَنْ لَا أُسَلْطَ عَلَيْهِمْ غَدُوٌّ مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بَأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ مِنْ بَيْنِ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا \*

۲۵۴۰۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک ہرج بہت زیادہ نہ ہو جائے گا، اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ ہرج سے کیا مراد ہے؟ فرمایا قتل و خونریزی۔

۲۵۴۱۔ ابو الربیع عتکی، قتیبہ بن سعید، محمد بن زید، ابویوب، ابو قتیبہ، ابواسامہ، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لئے سمیٹ لیا تھا، اور میں نے زمین کے مشرقی اور مغربی حصے دیکھ لئے، اور میری حکومت غمگین و ہاں تک پہنچ جائے گی، جہاں تک کہ زمین میرے لئے سمیٹ دی گئی تھی، اور مجھے سرخ اور سفید دو خزانے بھی دیئے گئے اور میں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ میری امت کو عام قحط سالی سے ہلاک نہ کر دینا اور نہ کسی ایسے دشمن کو ان پر مسلط کرنا جو ان کی جانوں کا خواستگار ہو، اور یکسر انہیں فنا کر دے اور ان کی جڑ ہی کاٹ دے، میرے پروردگار نے فرمایا، اے محمد جب میں کوئی فیصلہ کر دیتا ہوں، تو اسے کوئی لوٹانے والا نہیں، میں نے تمہاری امت کے لئے یہ بات کر دی ہے کہ انہیں عام قحط سالی سے عموماً ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ہی کسی ایسے دشمن کو مسلط کروں گا جو ان کا ہتھا توڑ دے، اور ان کی جڑ ہی کاٹ دے، اگرچہ اطراف زمین کے سب لوگ جمع ہو جائیں، ہاں وہ خود ہی ایک دوسرے کو ہلاک یا قید کریں گے۔

(فائدہ) چنانچہ ایسا ہی ہوا ہے اور آپ کی پیشین گوئی سچی ہوئی، چنانچہ مسلمانوں کی حکومت مشرق و مغرب میں پھیل گئی اور سرخ و سفید خزانے قیصر و کسری کے سامنے چاندی کے خزانے ہیں وہ آپ کے قدموں میں آکر پڑ چکے (شرح ابی جلد ۱ نووی جلد ۲)

۲۵۴۲۔ وحدانی زہیر بن حرسہ و اسحق بن زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن شعیب، ابن

بشار، معاذ بن بشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، ابو قلابہ، ابو اسامہ  
ابو جہی، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین سمیت دی یہاں تک کہ  
میں نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھ لیا اور مجھے سرخ اور  
سفید دو خزانے عطا کئے اور ایوب عن ابی قلابہ کی روایت کی  
طرح حدیث مروی ہے۔

۲۵۴۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر (دوسری سند)  
ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عثمان بن حکیم، عامر بن سعد،  
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان میاں کرتے  
ہیں کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام عالیہ سے  
تشریف لائے جب مسجد نبی محادیہ کی طرف سے گزرے تو  
اندر جا کر دو رکعت نماز پڑھی، ہم نے بھی حضور کے ساتھ  
نماز پڑھی، آپ نے اپنے پروردگار سے ایک طویل دعا مانگی، دعا  
سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ میں نے  
اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں، مگر اس نے دو دعائیں قبول  
کیں اور ایک نہیں کی، میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری  
امت کو قحط سالی کے ساتھ ہلاک نہ کرے، اس نے یہ دعا قبول  
فرمائی، میں نے دعا کی کہ میری امت کو غرق کر کے ہلاک نہ  
کرے، یہ دعا بھی قبول فرمائی، میں نے دعا کی مسلمان آپس میں  
نہ لڑیں، مگر یہ دعا قبول نہیں کی۔

۲۵۴۴۔ ابن ابی عمر، مروان بن معاویہ، عثمان بن حکیم، عامر  
بن سعد، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت کرتے ہیں کہ دو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ، آپ کے صحابہ کی ایک جماعت کے ہمراہ مسجد نبی  
محادیہ سے گزرے اور ابن نمیر کی روایت کی طرح حدیث  
مروی ہے۔

بْنِ إِسْرَٰهِيْمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُعْتَمِدِ وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَ  
إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ آخَرُونَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ  
جِيثَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ  
أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مُعَالِي زَوْجِي  
لِي الْأَرْضِ حَتَّى رَأَيْتُ مَسَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا  
وَأَعْطَانِي الْكَزْبَيْنِ الْأَخْمَرَ وَالْأَبْيَضَ ثُمَّ ذَكَرَ  
نَحْوَ حَدِيثِ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ \*

۲۵۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَعْمَانَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نَعْمَانَ وَ الْقَلْفُطُ  
نَهْ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ حَكِيمٍ  
أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ  
الْعَالِيَةِ حَتَّى إِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ  
فَرَكْعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ  
طَوِيلًا ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي ثَنَيْنِ وَمَنْعَنِي  
وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّنِي بِالسَّنَةِ  
فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّنِي بِالْعَرَفِ  
فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَيْنَهُمْ بَيْنَهُمْ  
فَمَنْعَنِيهَا \*

۲۵۴۴۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مُرْوَانُ  
بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيُّ  
أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَقْبَلَ مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ  
مِنْ أَصْحَابِهِ فَمَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ  
حَدِيثِ ابْنِ نَعْمَانَ \*



(فائدہ) عاقبول کر، اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، چاہے قبول نہ کرے اور چاہے تو قبول نہ کرے۔

۲۵۴۵- حَدَّثَنِي حُزَيْمَةُ بْنُ يَعْقَبَ النُّعَيْمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ الْعَوَّلَانِيَّ كَانَ يَقُولُ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْنَمُ النَّاسَ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ السَّاعَةِ وَمَا بِي إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَ إِلَيَّ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يُحَدِّثْهُ غَيْرِي وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَهْوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا أَنَا فِيهِ عَنِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَعُدُّ الْفِتَنَ مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ لَا يَكْدُنَ يَذُرُّ شَيْئًا وَمِنْهُنَّ فِتْنٌ كَرِيحٍ الصَّيْفِ مِنْهَا صَغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ قَالَ حُذَيْفَةُ فَتَغَيَّبَ أُولَئِكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي \*

۲۵۳۵- حرملہ بن کحجی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو ادريس خولانی سے روایت ہے: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے، خدا کی قسم میں تمام لوگوں سے زیادہ ہر اس فتنہ کو جانتے والا ہوں جو میرے دور قیامت کے درمیان ہونے والا ہے اور یہ بات نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی خاص بات مجھ سے چھپا کر بیان کی ہو، اور اوروں سے نہ کی ہو، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں فتنوں کا ذکر فرمایا، جس میں میں بھی تھا، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کا شمار کرتے ہوئے فرمایا، تمنا ان میں سے ایسے ہیں جو قریب قریب کسی چیز کو نہ چھوڑیں گے، اور بعض ان میں سے گرمیوں کی آمد ہی کی طرح ہیں، بعض ان میں بڑے ہیں اور بعض چھوٹے، حذیفہ بیان کرتے ہیں کہ اس مجلس کے سب شرکاء میرے علاوہ انتقال فرما گئے ہیں۔

۲۵۴۶- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا وَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَقِيقَةً مِنْ حَقِيقَةٍ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ فَمَا عَلِمَهُ أَصْحَابِي هَوْلَاءُ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيَهُ فَأَرَاهُ فَادْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَأَاهُ عَرَفَهُ \*

۲۵۳۶- عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، شقیق، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے کھڑے ہوئے اور قیامت تک جو چیزیں ہونے والی ہیں ان میں سے کسی کو بیان کئے بغیر نہیں چھوڑا، یاد رکھنے والوں نے اسے یاد رکھ لیا اور جو بھولنے والے تھے وہ بھول گئے، میرے ساتھی اسے جانتے ہیں اور بعض باتیں وہ بولتے ہیں جنہیں میں بھول گیا تھا، مگر دیکھ کر یاد آ جاتی ہیں، جیسے کوئی شخص اگر کسی کے سامنے سے غائب ہو جائے تو اسے بھول جاتا ہے مگر جب سامنے آتا ہے تو پہچان لیتا ہے۔

۲۵۴۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ \*

۲۵۳۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ جسے بھولنا تھا وہ بھول گیا تک روایت مردی ہے۔

۲۵۴۸۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، (دوسری سند) ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ، عدی بن ثابت، عبد اللہ بن یزید، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ قیامت تک جو باتیں ہونے والی تھیں وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتادیں اور کوئی بات ایسی نہیں رہی جسے میں نے آپ سے نہ پوچھا ہو، البتہ یہ نہیں پوچھا کہ کوئی بات مدینہ والوں کو مدینہ سے لکالے گی۔

۲۵۴۹۔ محمد بن ثنی، وہب بن جریر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

۲۵۵۰۔ یعقوب بن ابراہیم، حجاج بن الشاعر، ابو عاصم عروہ بن ثابت، عطاء بن دحر، حضرت ابو زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اس کے بعد آپ منبر پر تشریف لائے اور وعظ فرمانا شروع کیا، یہاں تک کہ ظہر کا وقت آگیا پھر آپ اتر آئے اور نماز پڑھی، پھر آپ منبر پر چڑھے اور ہمیں وعظ کہنا شروع کیا یہاں تک کہ عصر کا وقت آگیا، پھر اترے اور نماز پڑھی اور اس کے بعد منبر پر چڑھے، پھر ہمیں وعظ کہنا شروع کیا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا، آپ نے ہمیں وہ سب باتیں بتادیں جو ہونے والی تھیں اور ہو چکی تھیں، اور سب سے بڑا عالم ہم میں وہ ہے جس نے ان باتوں کو سب سے زیادہ یاد رکھا۔

۲۵۵۱۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن العلاء، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے فرمایا تم میں سے کسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فتوں کے بارے میں حدیث یاد ہے؟ میں نے کہا مجھے یاد ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا تم بڑے بہادر ہو، بیان کرو، میں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے،

۲۵۴۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِنِّي أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ إِنَّا قَدْ سَأَلْتُهُ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَسْأَلْهُ مَا يُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ \*

۲۵۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ \* ۲۵۵۰۔ وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الثَّوْرَقِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنَا عَلِيَاءُ بْنُ أَخْطَرٍ حَدَّثَنِي أَبُو زَيْدٍ يَعْنِي عَمْرُو بْنُ أَخْطَبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتْ الظُّهْرُ فَزَلَّ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتْ الْعَصْرُ ثُمَّ زَلَّ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ فَأَعْلَمْنَا أَحْقَقْنَا \*

۲۵۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَعِيرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَيْكُمْ يُحْفَظُ حَدِيثُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ كَمَا قَالَ قَالَ لَقُلْتُ إِنَّا قَالَ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ وَكَيْفَ قَالَ قَالَ



قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَخَارِهِ يُكْفَرُهَا الصَّبَامُ وَالصَّدَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ إِنَّمَا أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمُوجِ الْبَحْرِ قَالَ فَقُلْتُ مَا لَكَ وَلَهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا يَأْبَا مُغْلَقًا قَالَ أَفِيكَسَرُ الْبَابُ أَمْ يَفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذَلِكَ أُخْرَى أَنْ لَا يُغْلَقَ أَمَّا قَالَ فَقُلْنَا لِحَذِيفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مِنَ الْبَابِ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدِ اللَّيْلَةِ إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَخَالِيطِ قَالَ فَهَبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حَذِيفَةَ مِنَ الْبَابِ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ \*

کہ آدمی اپنی بیوی، مال، جان، اولاد اور مسابہ کی وجہ سے جس فتنہ میں جکڑا ہوتا ہے اس کا کفارہ، روزے اور نماز، صدقہ اور خیرات، امر بالمعروف، اور نہی عن المنکر سے ہو جاتا ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا، میرا مقصود یہ فتنہ نہیں ہے بلکہ میری مراد اس فتنہ سے ہے جو سمندر کی طرح موجزن ہوگا میں نے عرض کیا، امیر المؤمنین آپ کو اس سے کیا سروکار ہے، آپ کے اور اس کے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے، فرمایا دروازہ توڑ دیا جائے گا، یا کھول دیا جائے گا، میں نے کہا، جی بلکہ توڑ دیا جائے گا، حضرت عمرؓ نے فرمایا پھر تودہ کبھی بند نہیں ہوگا، شفیق کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت حذیفہؓ سے پوچھا کہ کیا حضرت عمرؓ دروازہ کو جانتے تھے؟ بولے ہاں، اس طرح جیسے کہ گل کے آنے سے پہلے رات کے آنے سے واقف تھے اور میں نے ان سے ایسی بات بیان کی جو غلط نہ تھی، شفیق کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت حذیفہؓ سے دروازہ کے متعلق پوچھتے ڈر معلوم ہوا، تو ہم نے مسروق سے کہا کہ تم پوچھو دروازہ سے کیا سرا ہے؟ مسروق نے دریافت کیا تو انہوں نے کہا، حضرت عمرؓ کی ذات مراد ہے۔

(فائدہ: دروازہ کا ٹوٹنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت سے کنا یہ ہے اس کے بعد فتنے ہر طرف سے موجھن مارنے لگے۔)

۲۵۵۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو سعید خدری، وکیع، (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، جریر، (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس (چوتھی سند) ابن ابی عمر، یحییٰ بن عیسیٰ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ ابو سعادیہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، اور عیسیٰ کی روایت میں سند اس طرح بیان کی ہے، اعمش، بواسطہ شفیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہؓ سے سنا فرماتے تھے۔

۲۵۵۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ حَذِيفَةَ يَقُولُ \*

۲۵۵۳۔ ابن ابی عمر، سفیان، جامع بن ابی راشد، اعمش، ابوداؤد، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا ہم کو فتنوں کے بارے میں کونسا بتاتا ہے؟

۲۵۵۳۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَافِدٍ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنْ

اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۵۵۳۔ محمد بن شعیب، محمد بن حاتم، معاذ بن معاذ، ابن عون، محمد سے روایت ہے کہ حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ واقعہ جرمہ کے دن میں نے آکر دیکھا تو ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا میں نے کہا کہ آج تو یہاں بہت سے خون بہائے جائیں گے، وہ شخص بولا ہرگز نہیں، خدا کی قسم خونریزی نہ ہوگی، میں نے کہا خدا کی قسم خونریزی ہوگی، وہ بولا خدا کی قسم ہرگز خونریزی نہ ہوگی اور میں نے اس باب میں حضور کی ایک حدیث سنی ہے، جو آپ نے مجھ سے بیان کی، میں نے کہا تو برا ہمنشین ہے، شروع سے میں تیری مخالفت کر رہا ہوں اور تو سن رہا ہے اور پھر حضور سے تو نے حدیث بھی سنی ہے مگر مجھے مخالفت سے نہیں روکنا، میں نے سوچا اس غصہ سے کیا فائدہ؟ اور ان کی جانب متوجہ ہو کر دریافت کیا تو وہ حضرت حذیفہ تھے۔

(فائدہ) جرمہ کوفہ میں ایک گاؤں ہے، جہاں کوفہ والے حضرت سعید بن عامر سے جنہیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوفہ کا حاکم بنا کے بھیجا تھا، لانے کے لئے جمع ہوئے تھے اور حضرت ابو موسیٰ اشعرىؓ کو اپنا حاکم بنا رہے تھے، چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی درخواست قبول کر کے حضرت ابو موسیٰ اشعرىؓ ہی کو ان کا حاکم مقرر کر دیا (شرح ابی جلد ۷ ص ۲۵۵ نوادی جلد ۲ ص ۳۹۱)

۲۵۵۵۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی، تا وقتیکہ فرات میں سے ایک سونے کا پہاڑ ظاہر نہ ہو جائے گا، جس پر لوگ مارے جائیں گے ننانوے فی صد قتل ہو جائیں گے اور ان میں سے ہر ایک شخص (اپنے دل میں) کہے گا شاید میں ہی نجات پا جاؤں، (اور مجھے یہ پہاڑ مل جائے)

۲۵۵۶۔ امیہ بن بسطام، یزید بن زریج، روح، سہیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی سہیل نے اپنے والد سے یہ زیادتی نقل کی ہے کہ اگر تو اس پہاڑ کو دیکھ لے تو اس کے قریب بھی نہ جانا۔

۲۵۵۷۔ ابو مسعود سہل بن عثمان، عتبہ بن خالد، عبید اللہ،

النَّبِيَّةُ وَأَقْصَى الْحَدِيثِ بَنَحُو حَدِيثَهُمْ \*  
۲۵۵۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ جَنْدَبٌ جِئْتُ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَإِذَا رَجُلٌ خَالِسٌ فَقُلْتُ لَيْهَرَقَنَ الْيَوْمَ هَاهُنَا دِمَاءٌ فَقَالَ ذَلِكَ الرَّجُلُ كَذًا وَاللَّهِ قُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ قَالَ كَذًا وَاللَّهِ قُلْتُ نَعَى وَاللَّهِ قَالَ كَذًا وَاللَّهِ إِنَّهُ لَحَدِيثُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي قُلْتُ بِمَنْ الْمُحْبِسُ لِي قُلْتُ مِنْذُ الْيَوْمِ تَسْمَعُنِي أَخْبَلْتُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ تَنْهَانِي ثُمَّ قُلْتُ مَا هَذَا الْغَضَبُ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ وَاسْأَلَهُ فَإِذَا الرَّجُلُ حَذِيفَةُ \*

۲۵۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَتَبَةَ بْنِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحْسِرَ الْفِرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتُلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيَقْتُلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَيَسْعُونَ وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَنْجُو \*

۲۵۵۶۔ وَحَدَّثَنِي أُمِّيَةُ بْنُ بَسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا رُوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فَقَالَ أَبِي إِنْ رَأَيْتَهُ فَلَا تَقْرَبْهُ \*

۲۵۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ



حَدَّثَنَا عَقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَقْبٍ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْفَرَاتُ أَنْ يَحْصِرَ عَنْ كَثَرٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلْيَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا \* ۲۵۵۸ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَثْمَانَ حَدَّثَنَا عَقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْفَرَاتُ أَنْ يَحْصِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلْيَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا \*

۲۵۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَابُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي مَعْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مَلِيعَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نُوْفَلٍ قَالَ كُنْتُ وَاقِفًا مَعَ أَبِي فِي كَعْبٍ فَقَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَةً أَعْنَاقُهُمْ فِي صَلْبِ الدُّنْيَا قُلْتُ أَمَلْتُ قَالَ إِيَّيْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُوشِكُ الْفَرَاتُ أَنْ يَحْصِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَإِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوا إِلَيْهِ فَيَقُولُ مَنْ عِنْدَهُ لَيْنٌ تَرَكْنَا النَّاسَ يَأْخُذُونَ مِنْهُ كَيْدُخَيْنَ بِهِ كُلُّهُ قَالَ فَيَقْتُلُونَ عَلَيْهِ فَيَقْتُلُ مِنْ كُلِّ مِائَةِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ قَالَ أَبُو كَامِلٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَقَعْتُ أَنَا وَأَبِي بْنُ كَعْبٍ فِي ظِلِّ أَجْمٍ حَسَنَانِ \*

۲۵۶۰ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعْنَى وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ مَوْلَى خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ

عَبِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَفْصُ بْنُ غَاصِمٍ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، عنقریب فرات سے سونے کا ایک خزانہ برآمد ہوگا، جو شخص وہاں موجود ہو تو اس خزانہ میں سے کچھ نہ لے۔

۲۵۵۸ - سہل بن عثمان، عقبہ بن خالد، عبید اللہ، ابو الزناد، عبد الرحمن الاعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، عنقریب فرات سے سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہوگا جو آدمی وہاں موجود ہو، تو اس پہاڑ میں سے کچھ نہ لے۔

۲۵۵۹ - ابو کامل فضیل بن حسین اور ابو معن الرقاشی، خالد بن حارث، عبد الحمید بن جعفر، بواسطہ اپنے والد، سلیمان بن یسار، عبد اللہ بن حارث بن نوفل رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابی بن کعبؓ کے ساتھ کھڑا ہوا تھا تو انہوں نے کہا لوگوں کی فکریں ہمیشہ طلب دنیا میں اختلاف کرتی رہیں گی، میں نے کہا جی ہاں! انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے، عنقریب فرات سے سونے کا پہاڑ برآمد ہوگا، لوگ جب یہ سنیں گے تو اس طرف آئیں گے، پہاڑ کے پاس والے لوگ کہیں گے اگر ہم نے انہیں یوں یہ لینے دیا تو سب لے جائیں گے اس قول کا نتیجہ یہ ہوگا کہ باہم کشت و خون ہوگا اور ہر ایک سو میں سے تین سو آدمی مارے جائیں گے، ابو کاملؓ نے اپنی روایت میں یہ زیادتی نقل کی ہے کہ عبد اللہ بن حارث اور حضرت ابی بن کعبؓ دونوں مسان کے قلعہ کے سایہ میں کھڑے تھے۔

۲۵۶۰ - عبید بن یحییٰ، اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن آدم، زہیر، اسمٰئل بن ابی صالح، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت

عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَفَقِيرَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مِثْلَهَا وَدِينَارَهَا وَمَنَعَتِ بَصْرُ إِزْدَبَهَا وَدِينَارَهَا وَعُدَّتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدَّتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدَّتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ شَهِدَ عَلَى ذَلِكَ لَحْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ \*

صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا، عراق اپنے درہم اور فقیر کو روک لے گا، شام اپنے مدی اور دینار کو روک لے گا اور تم جہاں سے شروع سے چلے تھے وہیں لوٹ آؤ گے، جہاں سے شروع سے چلے تھے وہیں لوٹ آؤ گے، جہاں سے شروع سے چلے تھے وہیں لوٹ آؤ گے، پھر حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ اس حدیث پر ابو ہریرہؓ کا گوشت اور خون گواہی دیتا ہے۔

(فائدہ) فقیر اور مدی نے کانام ہے، جس میں اناج توڑتے ہیں اور ادب ۶۴ سیر کا ہوتا ہے، امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ ان ملکوں کے لوگ مسلمان ہو جائیں گے اور جزیہ ساقط ہو جائے گا، سو یہ تو ہو چکا یا تم لوگ روم و خیر زمینہ میں ان ملکوں پر غالب آجائیں گے اور مسلمانوں کی حکومت وہاں سے چلی رہے گی۔

۲۵۶۱- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مَعْلَى بْنُ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا مَلِيحُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ يَدَاقِ فَيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ حَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا تَصَافَوْا قَالَتِ الرُّومُ خَلَوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَّوْا مِنَّا تَقَابَلَهُمْ فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لَا وَاللَّهِ لَا نُحِلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا فَيَقَابِلُونَهُمْ فَيُهْزَمُ ثَلَاثٌ لَا يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَيُقْتَلُ ثَلَاثُهُمْ أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ وَيَفْتَحُ الثَّلَاثُ لَا يُقْسُونَ أَبَدًا فَيَفْتَحُونَ قُسْطَنْطِينَ فَيُبْنِئُ عَنْهُمْ يَفْتَحُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَقُوا سُرُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَقَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ وَذَلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُعَدُّونَ لِلْقِتَالِ يُسَوِّرُونَ الصُّفُوفَ إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَنَزَلَ عِيسَى ابْنُ

۲۵۶۱- زہیر بن حرب، معلی بن منصور، سلیمان بن بابی، سہیل بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی تاوقتیکہ رومی اعماق یا دقاق میں نہ اتریں، پھر مدینہ سے ان کے مقابلہ کے لئے ایک لشکر جائے گا، یہ لشکر اس زمانہ میں روئے زمین کے برگزیدہ لوگوں کا ہوگا، جب دونوں لشکروں کی صف بندی ہو جائے گی تو رومی کہیں گے تم لوگ ہمارے اور ان لوگوں (مسلمانوں) کے درمیان نہ آؤ، جنہوں نے ہم سے قیدی بنائے، ہم ان سے لڑیں گے، مسلمان کہیں گے بخدا ہم اپنے بھائیوں کو تمہارے لئے تنہا نہ چھوڑیں گے، مسلمان ان سے لڑیں گے، تو ایک تہائی حصہ بھاگ جائے گا، جن کی توبہ اللہ کبھی قبول نہ کرے گا اور ایک تہائی حصہ شہید ہو جائے گا، جو اللہ کے نزدیک افضل الشہداء ہوگا اور تہائی حصہ فتح کر لے گا، جو کبھی فتنہ میں جہان نہ ہوگا، حتیٰ کہ یہ لوگ قسطنطنیہ فتح کر لیں گے اور چاکر تلواریں زیتون کے درخت سے نکادیں گے اور مال غنیمت کی تقسیم میں مشغول ہوں گے کہ شیطان آواز دے کر کہے گا کہ تمہارے ہاں بچوں میں مسیح دجال آ پڑا تو مسلمان وہاں سے نکلیں گے، حالانکہ یہ خبر غلط ہوگی جب ملک شام میں پہنچیں



مَرَّبَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَأَوْهُ  
عَدُوُّ اللَّهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْعِجْلُ فِي الْمَاءِ  
فَقَوْا تَرَكُوهُ نَائِذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللَّهُ  
بِيَدِهِ فَيُرِيهِمْ ذِمَّتَهُ فِي حَرَّتِهِ \*

جسے حب و جال لگے گا جب مسلمان لڑائی کے لئے مستعد ہو کر  
صفیں باندھتے ہوں گے، نماز کی تیاری ہوگی، اس وقت حضرت  
عیسیٰ اتریں گے اور امام بن کر نماز پڑھائیں گے جب بعد اللہ  
رجل حضرت عیسیٰ کو دیکھے گا تو اس طرح پچھلے گا جیسے نمک پانی  
میں پھلتا ہے اگر عیسیٰ اسے یونہی چھوڑ دیں تو بھی وہ پھل کر  
ہلاک ہو جائے گا لیکن اللہ اسے عیسیٰ کے ہاتھ سے قتل کرائے  
گا اور اس کا خون نیزہ پر لگا ہوا لوگوں کو دکھائے گا۔

۲۵۶۲- عبد الملک، شعیب، لیث، عبد اللہ بن وہب، لیث بن  
سعد، موکی بن علی، علی، حضرت مستور و قرشی نے حضرت  
عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کہا کہ میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ و سلم سے سنا فرما رہے تھے  
قیامت قائم ہوگی تو اس زمانہ میں رومیوں کی تعداد سب سے  
زیادہ ہوگی، حضرت عمر و نے کہا سوچ سمجھ کر بات کر، مستور و  
بولے جو سمجھ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ و سلم  
و سلم سے سنا وہی کہہ رہا ہوں، حضرت عمر و بولے اگر تم یہ کہتے  
ہو (تو سچ ہے کیونکہ) رومیوں میں چار خصائل ہیں وہ لوگ قہر  
کے وقت سب سے زیادہ تحمل مزاج ہیں، مصیبت کے بعد  
بہت جلد سکون پذیر ہو جاتے ہیں، بھاگنے کے بعد سب سے  
پہلے پھر حملہ کرتے ہیں، مسکینوں، یتیموں، کمزوروں کے واسطے  
سب سے اچھے ہیں، اور پانچویں ایک خصلت سب سے اچھی  
ہے کہ بادشاہوں کے ظلم کو بہت زیادہ روکنے والے ہیں۔

۲۵۶۳- حرملہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، ابو شریح،  
عبد الکریم بن حارث، حضرت مستور و قرشی رضی اللہ تعالیٰ  
عنه بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و  
بارک و سلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے قیامت اس وقت تک  
قائم نہ ہوگی جب تک کہ نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو  
جائیں گے یہ خبر حضرت عمر و بن العاص کو پہنچی، انہوں نے کہا  
کہ یہ کیسی احادیث ہیں جن کو لوگ سمجھتے ہیں کہ تم آنحضرت

۲۵۶۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ  
الْأَلْبِیْنِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي  
الْأَيْبُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ عَنْ  
أَبِيهِ قَالَ قَالَ الْمُشْتَوِرُ الْقُرَشِيُّ عَبْدَ عَمْرِو بْنِ  
الْعَاصِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ  
فَقَالَ لَهُ عَمْرُو أَبْصِرْ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ مَا  
سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَنْ قُلْتَ ذَلِكَ إِنْ فِيهِمْ لَخِصَالٌ أَرْبَعًا  
إِنَّهُمْ لَأَحْنَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَمْرُهُمْ بِإِفَاقَةٍ  
بَعْدَ مُصِيبَةٍ وَأَوْشَكُهُمْ كَوْنَهُ بَعْدَ فَرَةٍ وَخِيَرُهُمْ  
لِمُسْكِينٍ وَتَتِيمٍ وَضَعِيفٍ وَغَامِصَةٍ حَسَنَةٍ  
خَمِيلَةٍ وَأَمْنُهُمْ مِنْ ظُلْمِ الْمُلُوكِ \*

۲۵۶۳- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى النُّجَيبِيُّ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو شَرِيحٍ  
أَنَّ عَبْدَ الْكَرِيمِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ أَنَّ  
الْمُشْتَوِرَ الْقُرَشِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَقُومُ السَّاعَةُ  
وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ قَالَ قَبْلَ ذَلِكَ عَمْرُو بْنُ  
الْعَاصِ فَقَالَ مَا هَذِهِ الْإِحَادِيثُ الَّتِي تَذْكُرُ

عَنْكَ أَنْكَ تَقُولُهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ قُلْتُ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ عَمْرُو لَيْنٍ قُلْتُ ذَلِكَ إِنَّهُمْ لَأَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَجْبَرُ النَّاسِ عِنْدَ مُصِيبَةٍ وَخَيْرُ النَّاسِ لِمَسَاكِينِهِمْ وَضَعْفَانِهِمْ \*

۲۵۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ عُثَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ هَاجَتْ رِبْعُ حَمْرَاءَ بِالْكُوفَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ مِحْجَرِي إِلَّا يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ جَاءَتْ السَّاعَةُ قَالَ فَقَعْدُ وَكَانَ مُتَكَيِّفًا فَقَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى لَا يُقَسِّمَ مِيرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ ثُمَّ قَالَ يَبْدُو هَكَذَا وَنَحَاهَا نَحْوُ الشَّامِ فَقَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ قُلْتُ الرُّومُ تَغْنِي قَالَ نَعَمْ وَتَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمْ الْقِتَالِ رَدَّةً شَدِيدَةً فَيَشْرِطُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتُلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَقْبِي هَوَلَاءُ وَهَوَلَاءُ كُلُّ غَيْرٍ غَالِبٍ وَتَغْنِي الشَّرْطَةُ ثُمَّ يَشْرِطُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتُلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَقْبِي هَوَلَاءُ وَهَوَلَاءُ كُلُّ غَيْرٍ غَالِبٍ وَتَغْنِي الشَّرْطَةُ ثُمَّ يَشْرِطُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتُلُونَ حَتَّى يُمْسُوا فَيَقْبِي هَوَلَاءُ وَهَوَلَاءُ كُلُّ غَيْرٍ غَالِبٍ وَتَغْنِي الشَّرْطَةُ فَإِذَا

صلی اللہ علیہ وآلہ و ہارک و سلم سے بیان کرتے ہوئے مستورڈ بولے میں تو دہیں بیان کرتا ہوں جو حضورؐ سے سنا ہے، عمرو بن العاصؓ نے کہا اگر تم کہتے ہو، تو (ٹھیک ہے) کیونکہ نصاریٰ مصیبت کے وقت سب لوگوں سے زیادہ بردبار ہیں، اور مصیبت کے بعد سب لوگوں سے زیادہ جلدی درست ہوتے ہیں اور مسکینوں اور ضعیفوں کے حق میں بہت اچھے لوگ ہیں۔

۲۵۶۹ - ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن حجر، ابن عیینہ، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، حمید بن ہلال، ابو قتادہ، عدوی، یسیر بن جابر بیان کرتے ہیں کہ ایک بار کوفہ میں لال احمد ہی آئی، ایک شخص آیا جس کا حکم کلام یہی تھا، اے عبد اللہ بن مسعود، قیامت آگئی، یہ سن کر عبد اللہ بن مسعود بیٹھ گئے اور وہ حکم لگائے ہوئے تھے اور فرمایا، قیامت قائم ہونے سے پہلے میراث تقسیم نہ ہوگی اور نہ مال غنیمت ملنے کی خوشی ہوگی، اس کے بعد ہاتھ سے ملک شام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا (وہاں) اہل اسلام کے دشمن جمع ہوں گے اور مسلمان ان کے مقابلے کے لئے اکٹھے ہوں گے، میں نے کہا دشمن سے مراد آپ کی رومی ہیں، فرمایا ہاں، پھر اس قتال کے وقت سخت ارتداد ہو گا اور مسلمان لشکر کے آگے ایک فوجی دستہ مرنے کے لئے روانہ کریں گے، تاکہ وہ بغیر غالب ہوئے واپس نہ آئیں، مسلمان جا کر خوب لڑیں گے بالآخر رات کا پردہ حائل ہو جائے گا پھر ہر ایک فریق لوٹ آئے گا کسی کو غلبہ نہ ہو گا مگر وہ فوجی دستہ فنا ہو جائے گا، دوسرے دن مسلمان لشکر کے آگے ایک فوجی دستہ مرنے کے لئے پھر روانہ کریں گے تاکہ بغیر غالب ہوئے وہ لوٹ کر نہ آئے وہ جا کر لڑیں گے کوئی غالب نہ ہو گا اور شام ہو جائے گی تو ہر فریق لوٹ آئے گا مگر وہ فوجی دستہ فنا ہو جائے گا، پھر تیسرے دن مسلمان لشکر کے آگے ایک فوجی دستہ روانہ کریں گے تاکہ وہ مر جائے یا غالب ہو جائے، وہ لڑیں گے لیکن شام ہو جائے گی، تو یہ فریق لوٹ آئے گا، اور کوئی غالب نہ



كَانَ يَوْمَ الرَّابِعِ نَهَذَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ  
فَيَجْعَلُ اللَّهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتُلُونَ مَقْتَلَةً إِمَّا  
قَالَ نَا يُرَى مِثْلَهَا وَإِمَّا قَالَ لَمْ يَرِ مِثْلَهَا حَتَّى  
إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِحَنَابَتِهِمْ فَمَا يُخْلِفُهُمْ حَتَّى  
يَجْرُ مِثًا فَيَتَعَادُ بَنُو الْأَنْبَاءِ كَانُوا بِمَاءَةٍ فَلَا  
يَجِدُونَهُ بَقِيَّةً مِنْهُمْ إِلَّا الرَّحُلُ الْوَاحِدُ فَبَايَ  
عَنِيْمَةً يُفْرَحُ أَوْ أُنْثَى مِيرَاثٍ يُقَاسِمُ فَبَيْنَمَا هُمْ  
كَذَلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِبَاسٍ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ  
فَجَاءَهُمُ الصَّرِيحُ إِنَّ الدُّجَالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي  
ذُرَارِيهِمْ فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيَقْبَلُونَ  
فَيَبْغُونَ خُمْرَةَ فَوَارِسَ طَلِيعَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ  
وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَالْوَأَنَ خِيُولَهُمْ هُمْ خَيْرُ  
فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ أَوْ مِنْ خَيْرِ  
فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ قَالَ ابْنُ أَبِي  
شَيْبَةَ فِي رَوَاتِهِ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ \*

ہوگا، مگر یہ فوجی دستہ بھی فنا ہو جائے گا، جب چوتھا دن ہوگا، تو  
بقیہ مسلمان کافروں پر چڑھائی کر دیں گے، اس طرح اللہ تعالیٰ  
کافروں کو شکست دے گا اور ایسی لڑائی ہوگی کہ ایسی کوئی نہیں  
دیکھے گا، یا ایسی کسی نے نہ دیکھی ہوگی، یہاں تک کہ ہر ندے  
اور اوہر سے ہو کر گزریں گے، مگر آگے نہ بڑھ سکیں گے،  
مردہ ہو کر گر پڑیں گے، ایک باپ کی اولاد جن کی تعداد ایک سو  
ہوگی، ان میں سے ایک کے علاوہ کوئی باقی نہ رہے گا، ایسی  
حالت میں مال تقیمت سے کیا خوشی ہوگی، اور میراث کیا تقسیم  
ہوگی، مسلمان اسی حالت میں ہوں گے کہ ہر ایک اس سے بھی  
بڑھ کر ایک مصیبت کی آواز سنائی دے گی، ایک چیخ سنائی دے گی  
کہ مسلمانوں کی اولاد میں دجال قائم ہو گیا، فوراً مسلمان اپنے  
ہاتھوں کی چیزیں چھوڑ کر اوہر متوجہ ہو جائیں گے، لیکن پہلے  
اس سواروں کا دستہ بطور ہر اول کے بھیج دیں گے، حضورؐ نے  
فرمایا، میں ان سواروں کے اور ان کے بالوں کے نام جانتا ہوں،  
اور ان کے گھوڑوں کے رنگ بھی مجھے معلوم ہیں، وہ روئے  
زمین کے سواروں سے اس زمانہ میں بہتر ہوں گے، ابن ابی  
شیبہ نے اپنی روایت میں اسیر کی بجائے اسیر بن جابر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کہا ہے۔

۲۵۶۵۔ محمد بن عبید القعری، حماد بن زید، ابوب، حمید بن  
بلال، ابو قتادہ، حضرت اسیر بن جابر بیان کرتے ہیں کہ میں  
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا کہ  
سرخ آندھی چلی، بقیہ روایت حسب سابق ہے، ابی ابن علیہ  
کی روایت مفصل ہے۔

۲۵۶۶۔ سلیمان بن فروخ، سلیمان، حمید، ابو قتادہ، حضرت  
اسیر بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت  
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں تھا اور گھر  
بھرا ہوا تھا، بیان کرتے ہیں کہ پھر سرخ آندھی چلی اور یہ کوفہ  
کا واقعہ ہے اور بقیہ حدیث ابن علیہ کی روایت کی طرح مروی

۲۵۶۵ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعُزَيْرِ  
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي يُوْبَ عَنْ حَمِيدِ بْنِ  
هِلَالٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ  
كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَهَبَّتْ رِيحٌ حُمْرَاءُ وَسَاقِ  
الْحَبِثِ يَنْعُوهُ وَحَدَّثْتُ ابْنَ عَلِيَّةٍ أَنَّهُ وَأَشْبَعُ \*  
۲۵۶۶ - وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا  
سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْعُزَيْرِ حَدَّثَنَا حَمِيدُ يَعْنِي  
ابْنَ هِلَالٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ  
قَالَ كُنْتُ فِي بَيْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ  
وَالْبَيْتُ مَلآنٌ قَالَ فَهَاجَتْ رِيحٌ حُمْرَاءُ

بِالْكُوفَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حُلُوبِ بْنِ عُنَيْفَةَ \*

۲۵۶۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا خَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ خَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُنَيْفَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ قَالَ قَاتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ مِنْ قَبْلِ الْمَغْرِبِ عَلَيْهِمْ بَيَاضُ النُّصُوفِ قَوَّافِقُوهُ عِنْدَ أَكْمَةِ فَإِنَّهُمْ لَقِيَامٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ فَقَالَتْ لِي نَفْسِي إِنَّهُمْ لَفَقَمٌ يَشْتَهُمْ وَيَبِينُهُ لَأَيُفْتَالُونَهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَعَلَّهُ نَجِيٌّ مَعَهُمْ فَأَتَيْتُهُمْ فَقَمْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ قَالَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ أَعِذُّهُنَّ فِي يَدِي قَالَ تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَالَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ قَالَ فَقَالَ نَافِعٌ يَا خَابِرُ لَأَتَرَى الدَّجَالَ يُخْرِجُ حَتَّى تَفْتَحَ الرُّومُ \*

۲۵۶۷- قتیبہ بن سعید، جریر، عبد الملک بن عمیر، جابر بن سمرو، حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد میں تھے، تو حضور کی خدمت میں مغرب کی طرف سے کچھ لوگ ہاتھوں کا لباس پہنے ہوئے حاضر ہوئے اور نیل کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی، آپ اس وقت بیٹھے ہوئے تھے اور وہ لوگ کھڑے تھے، میرے دل نے کہا، تو بھی ان کے پاس چل اور درمیان میں جا کر کھڑا ہو جا، ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ قریب سے ان پر حملہ کر دیں، پھر میں نے خود ہی کہا ممکن ہے کہ آپ ان سے سرگوشی کر رہے ہوں، غرض میں وہاں چلا گیا، اور آپ کے اور ان کے درمیان جا کر کھڑا ہو گیا، چار باتیں مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد ہیں، جنہیں میں نے اگلیوں پر شمار کر لیا تھا، آپ نے فرمایا، تم جزیرہ عرب پر لڑو گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں پر است فتح کرے گا، پھر فارس سے لڑو گے، اللہ اسے بھی فتح کرے گا، پھر روم سے لڑو گے وہاں بھی اللہ فتح دے گا، اس کے بعد دجال سے لڑو گے، وہاں بھی اللہ فتح دے گا، نافع نے کہا اے جابر ہم سمجھتے ہیں کہ دجال ملک شام کے فتح ہونے کے بعد نکلے گا۔

۲۵۶۸- ابو غنیہ زبیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، قرات، ابو الطفیل، حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم باتیں کر رہے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اچانک ہمارے پاس تشریف لائے، آپ نے فرمایا، تم کیا باتیں کر رہے ہو؟ ہم نے کہا، ہم قیامت کا ذکر کر رہے تھے، آپ نے فرمایا، جب تک اس نشانیاں نہیں دیکھ لو گے، قیامت قائم نہ ہوگی، پھر آپ نے دھواں اور جال، اور دلیہ الارض، اور آفات کا مغرب سے طلوع ہونا، اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزل ہونا اور یا

۲۵۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ زُهَيْرٌ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِبْنُ أَبِي عُمَرَ الْمُكَلِّيُّ وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ قُرَاتٍ الْقَوَازِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ أَطْلَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ فَقَالَ مَا تَذَكَّرُونَ قَالُوا نَذَكَّرُ السَّاعَةَ قَالَ إِنَّهَا لَنَ تَقُومُ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالْجَالَ وَالذَّابَّةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ





ہاتھیں کر رہے تھے اور حسب سابق روایت مروی ہے، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ بھی کہا ہے کہ وہ آگ وہاں اترے گی، جہاں یہ لوگ اتریں گے، اور جہاں وہ لوگ دوپہر کو قیلولہ کریں گے، وہیں وہ آگ ٹھہرے گی، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے یہی روایت ایک شخص نے بواسطہ ابو الطفیل، ابو سریحہ سے نقل کی، مگر مرفوعاً نہیں بیان کی، باقی اس میں نزول عیسیٰ اور آمد عیسیٰ کا سمندر میں ڈھل دینا مذکور ہے۔

۲۵۷۱۔ محمد بن قتی، ابو النعمان حکم بن عبد اللہ عجل، شعبہ، فرات، ابو الطفیل، حضرت ابی سریحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم ہاتھیں کر رہے تھے کہ ہم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جھانکا اور حسب سابق معاذ اور ابن جعفر کی روایت کی طرح روایت نقل کرتے ہیں، ابن قتی بواسطہ ابو النعمان، حکم بن عبد اللہ، شعبہ، عبد العزیز بن رفیع، ابو الطفیل، ابو سریحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، اس میں دسویں نشانی نزول ابن مریم علیہ السلام بیان کی گئی ہے، باقی روایت مرفوعاً ذکر نہیں کی۔

۲۵۷۲۔ حرطہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) عبد الملک بن شعیب بن لیث، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، ابن مسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت میں قائم ہونے سے قبل ایک آگ سر زمین چھانڈے ایسی نکلے گی، جس سے بصرہ کے لونٹوں کی گردنیں چمک جائیں گی۔

سَرِيحَةُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غُرْفَةٍ وَتَحَنُّنُ تَحَنُّنَهَا فَتَحَدَّثَتْ وَمَا قَا الْحَدِيثُ بِمَعْنَاهُ قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبَيْهُ قَالَ تَنَزَّلُ مَعَهُمْ إِذَا نَزَلُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا قَالَ شُعْبَةُ وَخَدَّثَنِي رَجُلٌ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ وَلَمْ يَرْفَعَهُ قَالَ أَخَذُ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ نَزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ قَالَ الْأَخَرُ رُبَّعٌ تَلْقِيَهُمْ فِي الْبَحْرِ \*

۲۵۷۱۔ وَخَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَجَلِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قُرَاطٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كُنَّا تَحَدَّثُ فَأَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحْوِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ وَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ بَنَحْوِهِ قَالَ وَالْعَاشِرَةَ نَزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ قَالَ شُعْبَةُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ \*

۲۵۷۲۔ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ح وَخَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ ابْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُسْمِيهِ أَغْنَاقُ الْإِبِلِ يُبْصَرُ \*



(قاعدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں، یہ وہی آگ ہے، جو حشر کے لئے لوگوں کو لے جائے گی، ممکن ہے اس کی ابتدا یمن سے ہو، اور قوت ملک حجاز میں، اور اہم نووی فرماتے ہیں، اس حدیث سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ یہ حشر کی آگ ہے، بلکہ یہ قیامت کی نشانی ہے، اور یہ آگ ہمارے زمانے میں ۶۵۳ھ میں نکل چکی ہے اور یہ بہت جڑی آگ تھی، مدینہ کے مشرقی کنارے سے نکلی تھی اس کی مزید تفصیلات کتب حدیث دسیر میں درج ہیں، شافعیین علماء سے دریافت فرمائی، (نووی جلد ۲ ص ۳۹۳)

۲۵۷۳- عمرو بن قاعد، اسود بن عامر، زبیر، اسماعیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے قریب) مدینہ کے گھر اباب یا یباب تک پہنچ جائیں گے، زبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسماعیل سے دریافت کیا، یہ جگہ مدینہ سے کتنے فاصلہ پر ہے؟ تو انہوں نے کہا، اتنے اتنے میل پر۔

۲۵۷۴- قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن، اسماعیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قحط سالی یہ نہیں ہے کہ بارش نہ ہو، بلکہ بارش ہوگی اور خوب ہوگی لیکن زمین سے کچھ نہیں اگے گا۔

۲۵۷۵- قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور آپ مشرق کی طرف منہ کر کے فرما رہے تھے من لو فتنة یہاں ہوگا، من لو فتنة یہاں ہوگا، جہاں سے شیطان کا سینک طلوع ہوگا۔

۲۵۷۶- عبید اللہ بن عمر القواریری، محمد بن قتی، (دوسری سند) عبید اللہ بن سعید، یحییٰ القطان، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازے کے پاس کھڑے ہو کر مشرق کی طرف دست مبارک سے اشارہ کر کے فرما رہے تھے کہ فتنة اس طرف ہوگا، جہاں سے شیطان کا سینک طلوع ہوگا، آپ نے اسے دو مرتبہ یا

۲۵۷۳- حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ الْوَيْلِ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْنَعُ الْمَسَاكِينُ بِهَابٍ أَوْ يَهَابٍ قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ يَسْهَبُ فَكَمْ ذَلِكَ مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ كَذَا وَكَذَا مِيلًا \*

۲۵۷۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَتْ السَّنَةُ بِأَنْ لَا تُعْطَرُوا وَلَكِنَّ السَّنَةَ أَنْ تُعْطَرُوا وَتُعْطَرُوا وَأَنْ تَنْتَبِثُ الْأَرْضُ شَيْئًا \*

۲۵۷۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا النَّيْتُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يُطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ \*

۲۵۷۶- حَدَّثَنِي عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ح وَ حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمُ عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عِنْدَ بَابِ حَفْصَةَ فَقَالَ يَكُونُ نَعْوُ الْمَشْرِقِ الْفِتْنَةُ

هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ قَالَهَا  
مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ فِي  
رَوَاتِهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عِنْدَ بَابِ عَائِشَةَ \*

۲۵۷۷ - حَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ  
وَلِيدٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ هَا إِنْ  
الْفِتْنَةُ هَاهُنَا هَا إِنْ الْفِتْنَةُ هَاهُنَا هَا إِنْ الْفِتْنَةُ هَاهُنَا  
مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ \*

۲۵۷۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
وَكَيْعٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ  
عُمَرَ قَالَ عَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ رَأْسُ الْكُفْرِ مِنْ هَاهُنَا مِنْ  
حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ يَعْنِي الْمَشْرِقَ \*

۲۵۷۹ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ  
يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ  
سَالِمًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِيَدِهِ  
نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَقُولُ هَا إِنْ الْفِتْنَةُ هَاهُنَا هَا إِنْ  
الْفِتْنَةُ هَاهُنَا ثَلَاثًا حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ \*

۲۵۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي  
وَأَصْلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَأَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ  
الْوَكَيْعِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ قُصَيْبٍ  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
يَقُولُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ مَا أَسْأَلُكُمْ عَنِ الصَّغِيرَةِ

تین مرتبہ فرمایا، عبید اللہ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی  
روایت میں کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازے پر کھڑے  
تھے۔

۲۵۷۷۔ حزمہ بن یحییٰ، ابن شہاب، یونس، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کی طرف رخ کر  
کے فرمایا، ہوشیار ہو جاؤ، فتنہ ادھر سے ہوگا، ہوشیار ہو جاؤ،  
فتنہ ادھر سے ہوگا، ہوشیار ہو جاؤ، فتنہ ادھر سے ہوگا، جہاں  
سے شیطان کا سینک لگے گا۔

۲۵۷۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، عکرمہ بن عمار، سالم،  
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے مکان سے باہر  
تشریف لائے اور فرمایا کفر کی پوٹی ادھر سے یعنی مشرق سے  
نکلے گی، جہاں سے شیطان کا سینک برآمد ہوگا۔

۲۵۷۹۔ ابن نمیر، اسحاق بن سلیمان، حنظلہ، سالم، حضرت ابن  
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے  
بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ  
مشرق (۱) کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرما رہے تھے،  
آگاہ رہو، فتنہ ادھر ہوگا، آگاہ رہو، فتنہ ادھر ہوگا، آگاہ رہو،  
فتنہ ادھر ہوگا، جہاں سے شیطان کا سینک لگے گا۔

۲۵۸۰۔ عبد اللہ بن عمر بن ابان، واصل بن عبد الاعلیٰ، احمد بن  
عمر، ابن فضیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت سالم بن عبد اللہ  
فرماتے تھے، عراق والو، میں تم سے پھوٹے گناہ نہیں پوچھتا اور  
نہ اس سے پوچھتا ہوں جو کہ گناہ کبیرہ کرتا ہے، میں نے اپنے  
والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، وہ فرما

(۱) مشرق کی جہت سے کیا مراد ہے؟ ایک قول یہ ہے کہ حجاز مراد ہے، دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے نجد اور عراق کا علاقہ مراد ہے اور یہی



وَأَرْكَبَكُمْ لِلْكَبِيرَةِ سَمِعْتُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِيءُ مِنْ هَاهُنَا وَأَوْمًا بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قُرْنَا الشَّيْطَانِ وَأَنْتُمْ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَإِنَّمَا قَتَلَ مُوسَى الْأَبْيَ قَتْلًا مِنْ أَنْ يَفْرَعُونَ حُطًّا فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ (وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَتَحْبِثُكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا) قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ سَالِمٍ نَحْوُ سَمِعْتُ \*

۲۵۸۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ الْأَيَّامُ نِسَاءً دُونَ حَوْلِ ذِي الْخُلَصَةِ وَكَانَتْ صَمًّا تَعْبُدُهَا دُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَنِيَّةً \*

۲۵۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَأَبُو مَعْنٍ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّقَاشِيُّ وَالْأَلْفَظِيُّ لِأَبِي مَعْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ الْعَدَاءِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَنْتَعِبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى تَعْبُدَ اللَّائِي وَالْعُزَّى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ كُنْتُ لَأُظَنُّ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ (هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ) أَنْ ذَلِكَ تَامًا قَالَ إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَنْعَثُ اللَّهُ رِجْحًا طَيِّبَةً فَتَوَفَّى كُلُّ

رہے تھے، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، فتنہ اس طرف سے آئے گا، اور آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا، جہاں سے شیطان کے دونوں سینک نکلتے ہیں اور تم ایک دوسرے کی گردن مارتے ہو، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کی قوم کا جو ایک شخص مارا تھا، وہ خطا سے مارا تھا، اس پر اللہ رب العزت نے فرمایا کہ تو نے ایک خون کیا، پھر ہم نے تجھے غم سے نجات دی اور تجھے آزمایا، جس طرح کہ آزماتا تھا، احمد بن عمر نے اپنی روایت میں "سمعت" کا لفظ نہیں بولا۔

۴۵۸۱۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کے سرین بمقام تالہ ذی الخلصہ کے چاروں طرف طواف کرنے میں ملیں گے۔ ذی الخلصہ (مقام) تالہ میں ایک بت تھا، زمانہ جاہلیت میں دوس والے اس کی پرستش کرتے تھے۔

۲۵۸۲۔ ابو کمال جحدری اور ابو معین بن یزید الرقاشی، خالد بن حارث، عبد الحمید بن جعفر، اسود بن العلاء، ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میں نے سنا فرما رہے تھے، رات دن ختم نہ ہوں گے، جب تک لات و عزی (بتوں) کی پرستش نہ کی جائے گی، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ جب اللہ تعالیٰ نے آیت "هو الذي أرسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون" فرمایا تھی، تو میں سمجھتی تھی کہ اب دین مکمل ہو چکا (اب کفر و شرک نہ ہوگا) آپ نے فرمایا حسب مشیت الہی ایسا کچھ ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ ایک خوشبودار پاکیزہ ہوا بھیجے گا، جس سے ہر وہ شخص مر جائے گا، جس کے دل میں

مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ عَرُودٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَيَقْبَى  
مَنْ لَمْ يَخَيْرْ فِيهِ فَيَرْجِعُونَ إِلَى دِينِ آبَائِهِمْ \*

۲۵۸۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ الْحَقْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ  
حَقْفَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ \*

۲۵۸۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ  
أَنَسٍ فِيهَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ  
الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ  
الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولَ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ \*

۲۵۸۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ  
أَبَانَ بْنِ ضَالِحٍ وَ مُحَمَّدٌ بْنُ يَزِيدَ الْقَاسِمِيُّ  
(وَاللَّفْظُ لِأَبِي أَبَانَ) قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ قُضَيْبٍ عَنْ  
أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى  
يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّعُ عَلَيْهِ وَيَقُولَ يَا لَيْتَنِي  
كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ وَتَيْسَ بِهِ الدُّنْيَا  
إِلَّا الْبَلَاءَ \*

۲۵۸۶- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا  
مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي  
حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى  
النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ  
وَلَا يَدْرِي الْمَقْتُولُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ \*

۲۵۸۷- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ  
وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو گا اور ایسے لوگ باقی رہ جائیں  
گے جن میں کسی قسم کی بھلائی نہ ہوگی، بالآخر وہ اپنے باپ و ہوا  
کے دین پر لوٹ جائیں گے۔

۲۵۸۳- محمد بن قتیب، ابو بکر حنفی، عبد الحمید بن جعفر سے اسی  
سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۵۸۴- تحفہ بن سعید، مالک بن انس، ابو الزناد، اعرج  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی،  
یہاں تک کہ ایک شخص دوسرے کی قبر کی طرف سے گزرے  
گا، اور کہے گا کاش میں اس کی جگہ ہوتا۔

۲۵۸۵- عبد اللہ بن عمر بن محمد بن ابان بن صالح، محمد بن یزید،  
ابن فضیل، ابو اسماعیل، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی  
جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، دنیا فنا نہ ہوگی،  
یہاں تک کہ ایک شخص کسی قبر پر سے گزرے گا اور اس پر لوٹ  
لگے گا، اور کہے گا، کاش میں یہ قبر والا ہوتا اور مہصاب کے  
علاوہ دین کی بات سمجھ بھی نہ ہوگی۔

۲۵۸۶- ابن ابی عمر، مروان، یزید بن کيسان، ابو حازم، حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست  
قدرت میں میری جان ہے، لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ  
قاتل نہیں سمجھے گا کہ میں نے کیوں قتل کیا؟ اور مقتول نہیں  
جانتے گا کہ مجھے کیوں قتل کیا گیا؟

۲۵۸۷- عبد اللہ بن عمر بن ابان اور واصل بن عبد الاعلیٰ، محمد  
بن فضیل، ابو اسماعیل، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ



فَضِيلٌ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا  
حَتَّى يَأْتِي عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَذَرِي الْقَاتِلُ فِيهِ  
قَتْلَ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيهِ قَتْلَ فَقِيلَ كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ  
قَالَ الْهُوَجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ وَفِي رِوَايَةٍ  
ابْنُ أَبِي أَنَانَ قَالَ هُوَ يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي  
إِسْمَاعِيلَ لَمْ يَذْكُرِ الْأَسْلَمِيَّ \*

۲۵۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي  
عُمَرَ وَاللُّفْظُ يَأْتِي بِكَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ  
عُثَيْبَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ  
سَمْعٍ أَمَا هُرَيْرَةُ يَقُولُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُحْرَبُ الْكُفَّةُ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ \*

۲۵۸۹- وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ  
ابْنِ الْمُسَبِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَبُ الْكُفَّةُ ذُو  
السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ \*

۲۵۹۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ  
أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ  
الْحَبَشَةِ يُحْرَبُ بَيْتُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ \*

۲۵۹۱- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي  
الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ  
رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِغَضَاهُ \*

اتعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری  
جان ہے، دنیا اس وقت تک فنا نہ ہوگی، جب تک کہ لوگوں پر یہ  
دن نہ آجائے گا کہ قاتل کو اپنے قتل کرنے کی اور مقتول کو  
اپنے قتل ہونے کی یہ وجہ معلوم نہ ہوگی، عرض کیا گیا یہ کیوں  
ہوگا، فرمایا کشت و خون ہوگا، قاتل اور مقتول دونوں جہنمی  
ہیں۔

۲۵۸۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، سفیان، زیاد بن سعد،  
زہری، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے  
فرمایا کہ کعبہ شریف کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا جیشی ڈھائے گا۔

۲۵۸۹- حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن  
مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے  
ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا کہ کعبہ شریف کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا جیشی گرائے  
گا۔

۲۵۹۰- قتیبہ بن سعید، عبد العزیز دراوردی، ثور بن زید،  
ابو الغیث، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا، اللہ رب العزت کے گھر کو حبشیوں میں سے دو  
چھوٹی پنڈلیوں والا گرائے گا۔

۲۵۹۱- قتیبہ بن سعید، عبد العزیز بن محمد، ثور بن زید، ابو الغیث  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قیامت قائم نہ  
ہوگی، جب تک ایک قحطانی آدمی نکل کر لوگوں کو اپنی لاشی  
سہ نہ ہنگائے گا۔

۲۵۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَبِيرُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ أَبُو بَكْرٍ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْاَحْمَكِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَذْهَبُ الْاَيَّامُ وَالْاَيَّامُ حَتَّى يَمُوتَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْهَهِجَاءُ قَالَ مُسْلِمٌ هُمْ اَرْبَعَةُ اِخْوَةٍ شَرِيكَ وَعَبِيدُ الْمَلِكِ وَعُمَيْرُ وَعَبْدُ الْكَبِيرِ بَنُو عَبْدِ الْمَجِيدِ \*

۲۵۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَالْاَلْفِظُ لَابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ رُجُوحَهُمُ الْمَحَانُ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَغَالَهُمُ الشَّعْرُ \*

۲۵۹۴- وَ حَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ نَحْيٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلَكُمْ أُمَّةٌ يَنْتَعِلُونَ الشَّعْرَ وَرُجُوحَهُمْ مِثْلُ الْمَحَانِ الْمُطْرَقَةِ \*

۲۵۹۵- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَنْتَعِلُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَغَالَهُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ ذُلْفَ الْأَنْفِ \*

۲۵۹۲- محمد بن بشار العبدي، عبد الکبیر بن عبد المجید ابو بکر، عبد الحمید بن جعفر، عمر بن احم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، رات دن کا سلسلہ ختم نہ ہوگا، جب تک کہ ایک شخص جس کو حجابہ کہا جائے گا، بادشاہ نہ ہوگا، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، یہ چار بھائی ہوں گے، شریک، عبید اللہ، عمیر اور عبد الکبیر، جو کہ عبد الحمید کے بیٹے ہوں گے۔

۲۵۹۳- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، سفیان، زہری، سعید، حضرت ابو ہریرہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک کہ تم ایسے لوگوں سے لڑ چکو گے، جن کے منہ کوئی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے، اور قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک کہ تم ایسے لوگوں سے نہ لڑو گے، جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

۲۵۹۴- حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ تم سے ایسے لوگ لڑیں گے، جن کے جوتے بالوں کے اور منہ تہ بہ تہ ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔

۲۵۹۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، ابو الزہود، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی تا وقتیکہ تم ایسے لوگوں سے نہ لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں اور قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک کہ تم ایسے لوگوں سے نہ لڑو گے جن کی آنکھیں چھوٹی اور ناک موٹی اور چھنی ہوگی۔



۲۵۹۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ حَنْبَلٍ الرَّحْمَنُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الثَّرَكِ قَوْمًا وَجُوهُهُمْ كَالْمَحَانِ الْمُطْرَقَةِ يَبْسُوْنَ الشَّعْرَ وَيَمْشُونَ فِي الشَّعْرِ \*  
 ۲۵۹۷- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَابْنُ أَسَمَةَ عَنْ إِبْنِ سَمْعِيلَ بْنِ أَبِي عَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَاتِلُونَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَوْمًا بَعَالَهُمُ الشَّعْرُ كَأَنَّ وَجُوهَهُمُ الْمُحْجَانُ الْمُطْرَقَةُ حُمْرُ الْوُجُوهِ مِثْلُ خَارِ الْمَاءِ عَيْنِ \*

۲۵۹۶- قتیبہ بن سعید، یعقوب، سہیل، بویسط اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک مسلمانوں کی لڑائی ترکوں سے نہ ہو جائے گی، جن کے تاک کوئی ہوئی ڈھالوں کی طرح (چپے) ہوں گے۔

۲۵۹۷- ابو کریم، وکیع، ابواسامہ، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت سے قبل تمہاری لڑائی ایسی قوم سے ہوگی جن کی جوتیاں بالوں کی ہوں گی اور چہرے چھٹی ڈھالوں کی طرح اور سرخ ہوں گے اور آنکھیں مچھولی ہوں گی۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ چیزیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ہیں، ان تمام صفتوں کے ساتھ جو آپ نے بیان فرمائی ہیں، ہمارے زمانے میں ترکوں سے مسلمانوں کی بار بار لڑائی ہو چکی، و صلی اللہ علی رسولہ الہدی لا ینطق عن الہوی، ان ہو الا وحی بوخی۔

۲۵۹۸- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْنُ سَمْعِيلَ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ يُوشِكُ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنْ لَا يُحْبِيَ إِلَيْهِمْ قَبِيرٌ وَلَا دِرْهَمٌ فَلَنَا مِنْ أَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ قَبْلِ الْعَجَمِ يَنْعَمُونَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ يُوشِكُ أَهْلُ الشَّامِ أَنْ لَا يُحْبِيَ إِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا مُدٌّ فَلَنَا مِنْ أَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ قَبْلِ الرُّومِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيْئَةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي حَقِيقَةٌ يَحْبِي الْمَالَ حَتَّى لَا بَعْدَهُ عَدَدًا قَالَ قُلْتُ يَا أبا نَضْرَةَ وَابْنُ الْعَلَاءِ أَتَرَانِ أَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ لَا \*

۲۵۹۸- زہیر بن حرب، علی بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، جریری، ابو نصرہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے، انہوں نے فرمایا عنقریب اہل عراق کے پاس خراج میں نہ کوئی تقیر آئے گا اور نہ کوئی درہم، ہم نے کہا کہہیں سے نہیں آئے گا؟ فرمایا عجم کی طرف سے، عجم والے اسے روک لیں گے، پھر فرمایا، وقت قریب ہے کہ اہل شام کے پاس نہ کوئی دینار آئے گا اور نہ کوئی مدی، ہم نے کہا کہہیں سے؟ فرمایا روم کی طرف سے، پھر تھوڑی دیر خاموش رہے، اس کے بعد فرمایا کہ حضور نے فرمایا، کہ میری آخر امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو اپ بھر بھر کر مل دے گا، شمار نہیں کرے گا، جریر کہتے ہیں میں نے ابو نصرہ اور ابو العلاء سے پوچھا کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز ہیں؟ وہ بولنے نہیں۔

(فائدہ) حضرت ثمر بن عبد العزیز تو اہل امت میں سے گزرے ہیں اخیر امت میں حضرت مہدی علیہ السلام آئیں گے جو ان صفات کے ساتھ موصوف ہوں گے جیسا کہ جامع ترمذی اور سنن ابوداؤد کی روایت میں اس کی تصریح آگئی ہے (شرح ابی جلد ۷ ص ۳۵۳) واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۵۹۹۔ ابن شنی، عبد الوہاب، حضرت سعید جریزی، سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔  
۲۶۰۰۔ نصر بن علی، ابن فضال، (دوسری سند) علی بن حجر، اسماعیل بن ملیہ، سعید، ابونضر، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمہارے خلفاء میں سے ایک خلیفہ ایسا ہو گا جو بال کوپ بھر بھر کر دے گا اور شمار نہیں کرے گا۔

۲۶۰۱۔ زبیر بن حرب، عبدالصمد، بواسطہ اپنے والد، داؤد، ابونضر، حضرت ابو سعید اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اخیر زمانہ میں ایک خلیفہ ہو گا جو لوگوں کو بغیر شمار کرنے کے مال تقسیم کرے گا۔

۲۶۰۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، داؤد، ابونضر، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۶۰۳۔ محمد بن شنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابومسلم، ابونضر، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جو مجھ سے بہتر تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار بن یاسرؓ سے جس وقت خندق کھود رہے تھے ان کے سر پر ہاتھ پھیر کر ارشاد فرمایا، ابن سبیہ (سبیہ ان کی والدہ کا نام ہے) تجھ

۲۵۹۹۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا بِدُّ الْوُهَّابِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي الْحَرَوِيَّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ \*  
۲۶۰۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ كِتَابَهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي نَصْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُلَفَائِكُمْ خَلِيفَةٌ يَحْكُمُ الْمَالَ حَتَّى لَا يَعْلَمَ خَدَمُهُ وَقَبِي رَوَانِيَّةُ بْنُ حَجْرٍ يَحْكُمُ الْمَالَ \*  
۲۶۰۱۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَصْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعْلَمُهُ \*

۲۶۰۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي نَصْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ \*

۲۶۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَالْقَاسِمُ بْنُ الْغُبَرِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُسْلِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَصْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعِمَّارِ بْنِ جَعْلٍ يَحْفَرُ



الْحَدَّثُ وَتَحْفَلُ بِمَسْحِ رَأْسِهِ وَيَقُولُ يَا وَيْلَهُ  
سَمِعْتُ نَفْسًا قَالَتْ يَا وَيْلَهُ \*

(الحمد) مترجم ہوتا ہے: یہ روایت اس بات کی صاف دیکھتی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ برحق تھے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جگہ جگہ میں شہید ہوئے۔

۲۶۰۳۔ محمد بن معاذ بن عباد الحضرمی، ابراہیم بن عبد اللہ بن خالد بن حارث۔

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، اسحاق بن منصور، محمود بن غفران، محمد بن قدامہ، نصر بن عقیل، شعبہ، حضرت ابو مسلمہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے، باقی ابو نصر اور خالد کی روایت میں اس بہتر شخص کا نام، ابو قتادہ نہ ذکر ہے اور خالد کی روایت میں "بوس" کے بجائے "واہس" (یعنی) مصیبت کا لفظ کا ہے۔

۲۶۰۴۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ بْنُ عَبَّادٍ  
الْحَضْرَمِيُّ وَهَرِيمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا حَرْبُ  
بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ غِيثَانَ وَمُحَمَّدُ  
بْنُ قَدَامَةَ قَالُوا أَخْبَرَنَا النُّصَيْرُ بْنُ سُمَيْلٍ كِدَاغَمًا  
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي مُسْلَمَةَ يَهْدُ لَهُمْ سَبَدٌ نَحْوُهُ  
غَيْرُكَ فِي حَدِيثِ النُّصَيْرِ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ  
مَنْ أَبُو قَتَادَةَ وَفِي حَدِيثِ حَارِبِ بْنِ الْحَارِثِ  
قَالَ أَرَادَ يُعْنِي أَبَا قَتَادَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدِ  
وَيَقُولُ وَيْلَهُ أَوْ يَقُولُ يَا وَيْلَهُ سَمِعْتُ \*

۲۶۰۵۔ محمد بن عمرو بن جبلة، محمد بن جعفر، (دوسری سند) عقیقہ بن کرم، ابو بکر بن صالح، غندر، شعبہ، خالد بن الحسن، بواسطہ اپنے والد حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ تمہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

۲۶۰۵۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ جَبَلَةَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ  
مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ عَقَبَةُ  
حَدَّثَنَا وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرَنَا غَنْدَرٌ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدًا يُحَدِّثُ عَنْ مَعْبُدِ  
بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَغْفَارُ  
تَقَلُّبُ الْفِتْنَةِ الْبَاطِنَةِ \*

۲۶۰۶۔ اسحاق بن منصور، عبد الحمید بن عبد الوارث، شعبہ، خالد حزام، سعید بن ابی الحسن، بواسطہ اپنی والدہ اور حسن، بواسطہ اپنی والدہ، حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۶۰۶۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ الصَّامِرِ بْنُ عَبْدِ الْوَكِيلِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَاءِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ  
وَالْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِمَا عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنِهِ \*

۲۶۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن ابراہیم، ابن عون،

۲۶۰۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

حسن، بواسطہ اپنی والدہ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا امار کو باشی گردہ قتل کرے گا۔

۲۶۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، شعبہ، ابوالتیاح، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میری امت کو قریش کا یہ قبیلہ ہلاک کر دے گا، صحابہ نے عرض کیا، پھر حضور ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کاش لوگ ان سے علیحدہ رہیں۔

۲۶۰۹۔ احمد بن ابراہیم، احمد بن عثمان، ابو داؤد، شعبہ، سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت کرتے ہیں۔

۲۶۱۰۔ عمرو بن قنبلہ، ابن ابی عمر، سفیان، زہری، سعید بن المسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسریٰ مر گیا، اس کے بعد کسریٰ نہیں ہو گا، اور جب قیصر مر جائے گا تو اس کے بعد قیصر (۱) نہیں ہو گا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ان دونوں کے خزانے راہ خدا میں صرف کرو گے۔

(فائدہ) چنانچہ ایسا ہی ہوا یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ہے (نووی جلد ۲ ص ۳۹۵)

۲۶۱۱۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس (دوسری سند) ابن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، سفیان کی سند

۲۶۱۱۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنِي ابْنُ رَافِعٍ

(۱) اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ عراق میں کسریٰ نہیں رہے گا اور شام میں قیصر نہیں رہے گا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا۔ چنانچہ آپ کی یہ پیشین گوئی پوری ہوئی کہ ان علاقوں سے ان کی بادشاہت ختم ہو گئی اور کسریٰ کی بادشاہت تو بالکل ختم ہو گئی اور قیصر کی بادشاہت شام سے ختم ہو کر ویرانہ کے علاقوں میں رہ گئی۔ آپ نے یہ ارشاد مسلمانوں کی تسلی کے لئے فرمایا تھا کہ قریش تجارت کی غرض سے شام اور عراق جایا کرتے تھے۔ جب وہ مسلمان ہو گئے تو انہیں یہ فکر لاحق ہوئی کہ ہمارے اسلام لانے کی وجہ سے کہیں قیصر کسریٰ ہمارے شام اور عراق داخل ہو جائے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خوشخبری سنائی کہ ان علاقوں سے ان کی حکومتیں ختم ہو جائیں گی۔



وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مُعَمَّرٌ  
كَذَلِكَ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ سَقِيَانٍ وَمَعْنَى  
حَدِيثِهِ \*

۲۶۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَائِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ  
هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ  
كِسْرَى ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ وَفَيْصَرُ  
لَيْسَ بِكَسْرَى ثُمَّ لَا يَكُونُ فَيْصَرُ بَعْدَهُ وَلَتُفْسَمَنَّ  
كَنْزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ \*

۲۶۱۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَوَيْرُ  
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِ  
حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ سِوَاهُ \*

۲۶۱۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ  
الْجَحْظَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ سِمَاكِ  
بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
لَتَفْتَحَنَّ عَصَابَةُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَوْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ  
كَثَرُ آلِ كِسْرَى الَّذِي فِي الْأَبْصَحِيِّ قَالَ قُتَيْبَةُ  
مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَمْ يَشَأْ \*

۲۶۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَشَّارٍ  
قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ  
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي عَوَّانَةَ \*

اور اس کی روایت کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۶۱۲- محمد بن زافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ان  
مرویات سے نقل کرتے ہیں جو انہوں نے حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے روایت کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسری ہلاک ہو گیا،  
اس کے بعد اور کوئی کسری نہیں ہوگا اور فیسر بھی ہلاک  
ہو جائے گا پھر اس کے بعد اور کوئی فیسر نہیں ہوگا اور تم دونوں  
ان کے خزانے راہ خدا میں صرف کرو گے۔

۲۶۱۳- قتیبہ بن سعید، جریر، عبدالملک بن عمیر، حضرت جابر  
بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے  
بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسری  
ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کسری نہیں ہوگا اور ابو ہریرہ کی  
روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۶۱۴- قتیبہ بن سعید، ابو کمال، ابو عوانہ، سماک بن حرب،  
حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں  
کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا، آپ فرمادے تھے مسلمانوں یا مومنوں کی ایک جماعت  
کسری والوں کا وہ خزانہ فتح کرے گی جو قسریٰ میں ہوگا، قتیبہ  
نے بغیر شک کے مسلمانین کا لفظ بولا ہے۔

۲۶۱۵- محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک بن  
حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں  
کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور ابو عوانہ کی  
روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۶۱۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ  
الدَّيْلَمِيُّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةِ جَانِبِ  
مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبِ بَيْتِهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوا نَعَمْ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ  
مَتَّبِعُونَ النَّاسَ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ فَإِذَا جَاءُوهَا نَزَلُوا  
فَلَمْ يُقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ قَالُوا يَا إِبْرَاهِيمَ  
إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ ثَوْرٌ جَانِبِهَا قَالَ ثَوْرٌ  
لَا أَعْنَمُهُ إِيَّا قَالَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُولُوا الثَّانِيَةَ  
يَا إِبْرَاهِيمَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبِهَا الْأَخَرُ ثُمَّ  
يَقُولُوا الثَّلَاثَةَ يَا إِبْرَاهِيمَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيَفْرَجُ لَهُمْ  
فَيَدْخُلُوهَا فَيَغْتَمُوا فَيَسْمَا هُم بِفَتْسِيمُونَ الْمَغَانِمِ  
إِذْ حَاصَرَهُمُ الصَّرِيخُ فَقَالَ إِنَّ الدَّجَالَ قَدْ خَرَجَ  
فَيَنْزِعُونَ كُلُّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ \*

۲۶۱۷ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ  
بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بَدَالٍ حَدَّثَنَا  
ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ الدَّيْلَمِيُّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ  
۲۶۱۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُثَيْبُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ  
بَنِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَتَقَاتِلَنَّ الْيَهُودَ فَلَتَقْتُلَنَّهُمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا  
مُسْتَبْنِي هَذَا يَهُودِيٌّ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ \*

(فائدہ) حقیقی معنی پر محمول کرنے میں کسی قسم کا اشکال اور شائبہ نہیں ہے (ابن جلد ۷)

۲۶۱۹ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَحُثَيْبُ اللَّهِ  
بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثَيْبٍ اللَّهُ بِهِذَا  
الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَافِي  
۲۶۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۲۶۱۶ - قتیبہ بن سعید، عبد العزیز، ثور، ابو الغیث، حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے سنا ہے ایک شہر ہے جس کا ایک  
کنارہ خشکی میں اور ایک دریا میں ہے، صحابہ نے عرض کیا، جی  
ہاں، آپ نے فرمایا قیامت قائم ہونے سے پہلے اس پر ستر ہزار  
بنی اسحاق (عرب) جہاد کریں گے، وہاں جائیں گے، تو دیسے  
ہی اتریں گے نہ کسی ہتھیار سے لڑیں گے اور نہ تیر ماریں گے،  
بلکہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے، تو شہر کا ایک کنارہ گر پڑے  
گا، ثور، (راوی) بیان کرتے ہیں کہ میرے خیال میں اس کنارہ  
کے متعلق یہ فرمایا جو دریا پر ہے، پھر دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ  
اکبر کہیں گے تو کشاکش میں جائیں گے اور مسلمان اندر داخل  
ہو جائیں گے، مال غنیمت تقسیم کرتے ہوں گے تو ایک چوچ  
آئے گی کہ دجال نکل آیا مسلمان ہر چیز کو پھوڑ کر فوراً لوٹ  
پڑیں گے۔

۲۶۱۷ - محمد بن مرزوق، بشر بن عمر، سلیمان بن بدال، ثور بن  
سے یہی حدیث اسی سند کے ساتھ مروی ہے۔

۲۶۱۸ - ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، عبید اللہ، نافع، حضرت  
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تم یہود سے لڑو گے اور انہیں  
مارو گے، حتیٰ کہ پتھر کہے گا، اے مسلمان (میری آڑ میں) یہ  
یہودی ہے، اسے آکر قتل کر دے۔

(فائدہ) حقیقی معنی پر محمول کرنے میں کسی قسم کا اشکال اور شائبہ نہیں ہے (ابن جلد ۷)

۲۶۱۹ - محمد بن ثنی، عبد اللہ بن سعید، یحییٰ، عبید اللہ سے اسی سند  
کے ساتھ روایت مروی ہے، اس روایت میں ہے کہ پتھر کہے  
گا یہ یہودی میری آڑ میں ہے۔

۲۶۲۰ - ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، عمرو بن حمزہ، سالم،



أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
مَالِعًا يَقُولُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْتُلُونَ  
أَنْتُمْ وَيَهُودُ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا  
يَهُودِيٌّ وَرَأَيْتُ نَعَالَ قَاتِلَهُ \*

۲۶۲۱ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي  
مَالِئُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
تُقَاتِلُكُمْ الْيَهُودُ فَتَسْلُطُونَ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَقُولَ  
الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَيْتُ قَاتِلَهُ \*

۲۶۲۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ  
الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى  
يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ  
فَيَقُولُ الْحَجَرُ أَوْ الشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللَّهِ  
هَذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي فَتَعَالَ قَاتِلَهُ إِنَّا الْفَرَقْدُ فَإِنَّهُ  
مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ \*

۲۶۲۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ  
أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ  
حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ  
الْحَضْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو غَوَاثَةَ كِلَاهُمَا عَنْ مِمَّا  
عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ  
كَذَابَيْنِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ  
فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ  
انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،  
تمہاری اور یہودی کی لڑائی ہوگی یہاں تک کہ پتھر کہے گا، اے  
مسلمان یہ یہودی میرے پیچھے ہے، آکر اسے قتل کر دے۔

۲۶۲۱۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن  
عبد اللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے یہودی  
لڑیں گے مگر تم ان پر غالب آؤ گے حتیٰ کہ پتھر (بھی) کہے گا  
اے مسلمان یہ یہودی میرے پیچھے ہے آکر اسے قتل کر دے۔

۲۶۲۲۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب، سہیل، بواسطہ اپنے والد،  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی  
یہاں تک کہ مسلمانوں کی یہودیوں سے لڑائی نہ ہو جائے،  
مسلمان یہود کو قتل کریں گے، یہاں تک کہ یہودی پتھر یا  
درخت کی آڑ میں چھپیں گے مگر درخت اور پتھر کہے گا، اے  
مسلمان اے اللہ کے بندے میرے پیچھے یہ یہودی ہے اسے  
آکر قتل کر دے، ہاں درخت غرق نہ نہیں کہے گا کیونکہ یہ شجر  
یہودی ہے۔

۲۶۲۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو الاحوص، (دوسری  
سند) ابو کامل، ابو عوانہ، سناک، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ  
قیامت سے پہلے کئی کذاب ہیں، ابو الاحوص کی روایت میں یہ  
زیادتی ہے کہ میں نے جابر بن سمرہ سے پوچھا کہ کیا تم نے یہ  
حضور سے سنا وہ بولے ہاں۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ \*

۲۶۲۴ - وَحَدَّثَنِي ابْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ سِمَاكِ وَسَمِعْتُ أَخِي يَقُولُ قَالَ جَارٌّ فَأَحْذَرُوهُمْ \*

۲۶۲۵ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دُجَالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَمَانِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ \*

۲۶۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ يُبْعَثُ \*

(۳۸۸) بَابُ ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ \*

۲۶۲۷ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَالنُّفْطِيُّ عُثْمَانُ قَالَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَكَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِصَبِيَّانِ فِيهِمَا ابْنُ صَيَّادٍ فَفَرَّ الصَّبِيَّانِ وَجَلَسَ ابْنُ صَيَّادٍ فَكَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَبَّتَ يَذَاكَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ لَا بَلْ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ حَتَّى أَقِمَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ

۲۶۲۳ - ابن قتی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سناک سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، سناک بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی سے سنا، حضرت جابر نے کہا، ان سے بچو۔

۲۶۲۵ - زبیر بن حرب، اسحاق بن منصور، عبد الرحمن، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ آپ نے ارشاد فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دجال، کذاب تقریباً تیس ہزار ہو جائیں گے ہر ایک کا دعویٰ یہ ہوگا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔

۲۶۲۶ - محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، سوائے اس کے انہوں نے "یبعث" کہا ہے۔

باب (۳۸۸) ابن صیاد کا بیان۔

۲۶۲۷ - عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابوالاکل، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، تو بچوں پرستہ ہمارا گزر ہوا، ان میں ابن صیاد بھی تھا، سب لڑکے بھاگ گئے، لیکن ابن صیاد بیٹھ گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ناگوار گزری، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں، کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ وہ بولا نہیں، بلکہ تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اسے قتل کر دوں، آپ نے فرمایا، اگر یہ دعویٰ ہے، جو تمہیں



يَكُنِ الَّذِي تَرَى قَلْبًا تَسْتَطِيعُ قَتْلَهُ \*

۲۶۲۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَعِيرٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَالْقُطَيْبُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ أَتَيْتُ نَعِيرَ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْأَخْرَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَمُشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَبَرْتُكَ لَكَ عَجِينًا فَقَالَ دُخْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْسَبًا فَلَنْ نَعْدُو قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي فَأَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْنَهُ فَإِنْ يَكُنِ الَّذِي تَخَافُ لَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ \*

معلوم ہو رہا ہے، تو تم اسے قتل نہ کر سکو گے۔

۲۶۲۸۔ محمد بن عبد اللہ بن نعیر، اسحاق بن ابراہیم، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہے تھے، اسٹے میں ابن صیاد ملا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا، میں نے تیرے لئے اپنے دل میں ایک بات چھپائی ہے، ابن صیاد بولا، تمہارے دل میں دغ (دخان) ہے، حضورؐ نے فرمایا، چلے مردود تو اپنے اندازہ سے کبھی نہیں جڑھ سکے گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے تاکہ میں اس کی گردن مار دوں، آپؐ نے فرمایا، جانے دو! (دجال) ہے تو تم اسے مار نہ سکو گے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ ابن صیاد ابن صائد کا نام صاف ہے، علماء فرماتے ہیں کہ اس کا واقعہ مشتبہ ہے کہ یہ دغی دجال تھا، یا دجال الگ ہے، ظاہر احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے بارے میں آپؐ پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی، دجال کی صفیں آپؐ کو بذریعہ وحی معلوم ہوئی تھیں اور ابن صیاد میں آپؐ کو بعض صفات نظر آتی تھیں، اس لئے آپؐ کو شبہ تھا، یقین نہیں تھا، ہاں اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ ابن صیاد دجالوں میں سے ایک دجال تھا (نووی جلد ۲ شرح ابی داؤد سنوکی جلد ۲)۔

۲۶۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ عَنِ الْحُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي بَعْضِ صُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ هُوَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَمَا تَرَى قَالَ أَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْيَحْرِ وَمَا تَرَى قَالَ أَرَى صَادِقِينَ

۲۶۲۹۔ محمد بن عثی، سالم بن نوح، جریری، ابو نصرہ، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابن صیاد سے مدینہ منورہ کے بعض راستوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے، حضورؐ نے اس سے پوچھا، کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد بولا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو، کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ حضورؐ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ پر، اور اس کے فرشتوں پر اور اس کتابوں پر ایمان لایا، آپؐ نے فرمایا تجھے کیا نظر آتا ہے؟ ابن صیاد بولا، مجھے پانی پر تخت نظر آتا ہے، آپؐ نے فرمایا، تجھے ابلیس کا تخت پانی پر نظر آتا ہے اور کیا نظر آتا ہے؟ بولا مجھے دو بچے اور ایک جھوٹا یاد و جھوٹے اور ایک سچا

نظر آتا ہے، آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو، اس پر معاملہ مختصراً ہو گیا۔

۲۶۳۰۔ یحییٰ بن حبیب، محمد بن عبد الاعلیٰ، معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابو نضرہ، حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابن صائد سے ملے، اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے اور ابن صائد بچوں میں تھا اور جریری کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۶۳۱۔ سعید اللہ بن عمر القواریری، محمد بن مثنیٰ، عبد الاعلیٰ، داؤد، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابن صائد کے ساتھ مکہ مکرمہ تک گیا، وہ مجھے کہنے لگا کہ لوگ مجھے کیا کہتے ہیں، میں دجال ہوں، کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے، دجال کی اولاد نہیں ہوگی، اور میرے تو اولاد ہے، کیا تم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا، آپ فرماتے تھے، دجال مکہ اور مدینہ میں نہ آئے گا، میں نے کہا، ہاں سنا ہے، ابن صائد بولا، تو میں مدینہ میں پیدا ہوا ہوں، اور اب مکہ میں جا رہا ہوں، ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، آخر میں ابن صائد نے کہا خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ دجال کہاں پیدا ہوا ہے؟ اور اب وہ کہاں ہے؟ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس کی اس بات نے مجھے پھر شبہ میں ڈال دیا۔

(فائدہ) کہ اس کا دجال کے ساتھ تعلق ضرور ہے۔ اور یہ دلیلیں اس کی ناکافی ہیں، کیونکہ دجال کی یہ صفات حضور نے اس وقت بتائی ہیں، جب کہ وہ قہر کرنے کے لئے دنیا میں نکلے گا۔

۲۶۳۲۔ یحییٰ بن حبیب، محمد بن عبد الاعلیٰ، معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ابن صائد نے مجھ سے ایک بات کہی، جس سے مجھے شرم آگئی (کہ اسے کیا کہوں) بولا میں اور لوگوں کو تو معذور سمجھتا ہوں، مگر اے اصحاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

وَكَاذِبًا أَوْ كَاذِبِينَ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَيْهِ دَعْوَةٌ \*

۲۶۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَقِيَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ صَائِدٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ صَائِدٍ مَعَ الْبُلْعَمَانِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الْحَرِيرِيِّ \*

۲۶۳۱۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعُثْمِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَائِدٍ بِأَيِّ مَكَّةَ فَقَالَ لِي أَمَا قَدْ لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ بَزْعُمُونَ أَنِّي الدَّجَالُ أَلَسْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَا يُرْكَدُ لَهُ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَقَدْ وُلِدَ لِي أَوَّلَيْسَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَقَدْ وُلِدْتُ بِالْمَدِينَةِ وَهَذَا أَمَا أُرِيدُ مَكَّةَ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي فِي آخِرِ قَوْلِهِ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي نَأَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَأَيْنَ هُوَ قَالَ فَلَيْسَنِي \*

۲۶۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُعَذِّتُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ صَائِدٍ وَأَعَذَّتَنِي مِنْهُ ذِمَامَةُ هَذَا عَذَرْتُ النَّاسَ مَا لِي وَلَكُمْ يَا



أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ أَلَمْ يَقُلْ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ يَهُودِيٌّ وَقَدْ أَسْلَمْتُ قَالَ وَلَا يُؤَدُّ لَهُ وَقَدْ وَلَدَ لِي وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَيْهِ مَكَّةَ وَقَدْ حَضَعْتُ قَالَ فَمَا زَالَ حَتَّى كَذَبَ أَنْ يَأْخُذَ فِي قَوْلِهِ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَمَا وَاللَّهِ إِنْ لَأَعْلَمُ الْآنَ حَيْثُ هُوَ وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ وَقِيلَ لَهُ أَيْسُرُكَ أَنْتَ ذَلِكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ غَرَضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ \*

۲۶۲۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَشِيِّ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ أَخْبَرَنِي الْحَرَبِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا أَوْ عُمَرَاءَ وَمَعَنَا ابْنُ صَائِدٍ قَالَ فَتَوَلَّيْنَا مَنَزِلًا فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَبَقِيَ أَنَا وَهُوَ فَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ وَحَشَّةً شَدِيدَةً مِمَّا يُقَالُ عَلَيْهِ قَالَ وَجَاءَ بِمَتَانِيهِ فَوَضَعَهُ مَعَ مَتَاعِي فَقُلْتُ إِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ فَلَوْ وَضَعْتُهُ تَحْتَ تِلْكَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَفَعَلَ قَالَ فَرَفَعْتُ لَنَا عَنْقُومًا فَانْطَلَقَ فَجَاءَ بَعْضُ فَقَالَ اشْرَبْ يَا سَعِيدُ فَقُلْتُ إِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ وَاللَّيْنُ حَارٌّ مَا يَبِي إِلَا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَشْرَبَ عَنْ يَدِهِ أَوْ قَالَ أَخَذَ عَنْ يَدِهِ فَقَالَ أَنَا سَعِيدٌ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَخْذُ حَبْلًا فَأَعْنِفُهُ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ أَخْبِقُ مِمَّا يَقُولُ لِي النَّاسُ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيثُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَسْتُ مِنْ أَعْلَمِ النَّاسِ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ فَلَمْ

تمہیں میرے معاملے میں کیا ہو گیا ہے، کیا حضورؐ نے نہیں فرمایا کہ دجال یہودی ہوگا، اور میں تو مسلمان ہوں، اور آپؐ نے فرمایا: دجال کے اولاد نہ ہوگی اور میرے تو اولاد ہے، اور حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ نے دجال پر (دخول) مکہ کو حرام کر دیا ہے، اور میں نے تو حج کیا ہے، بیان کرتے ہیں کہ ابن صائد پر ایسی گفتگو کرتا رہا قریب تھا کہ میں اس سے متاثر ہو جاؤں، مگر وہ کہنے لگا بخدا میں جانم ہوں کہ وہ لب کہاں ہے اور میں اس کے والدین کو بھی جانتا ہوں۔ اس سے کہا گیا، کیا تجھے پسند ہے کہ تو دجال ہو، بولا میرے سامنے یہ بات پیش کر جائے تو میں ناپسند نہیں کروں گا۔

۲۶۲۳۔ محمد بن عثمان، سالم بن نوح، جریری، ابو نضر، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حج یا عمرہ کرنے کے لئے چلے، ابن صائد بھی ہمارے ساتھ تھا، ایک پڑاؤ پر اترے، اور ٹوگ تو منتشر ہو گئے، میں اور ابن صائد رہ گئے، مجھے اس سے سخت وحشت ہوئی، کیونکہ اس کے بارے میں (دجال) کہا گیا جاتا تھا ابن صائد اپنا سامان لے آیا اور اکر، میرے اسباب کے ساتھ ملا کر رکھ دیا، میں نے کہا گرمی سخت ہے، اگر تم اپنا سامان اس درخت کے نیچے رکھ دیتے، تو بہتر ہو تا، اس نے ایسا ہی کیا، اس کے بعد سامنے کچھ بکریاں نظر آئیں، ابن صائد جا کر دودھ کا پڑا پینالے آیا اور کہنے لگا، ابو سعید پیو، مجھے اس کے ہاتھ سے پینا گوارا نہیں تھا۔ اس لئے کہہ دیا کہ گرمی سخت ہے اور دودھ بھی گرم ہے، بولا ابو سعید میرا ارادہ ہوتا ہے کہ ایک رسی لے کر درخت سے لٹکا کر خود کو اپنی چھانسی لگا لوں، ان باتوں کی بنا پر جو لوگ میرے حق میں کہتے ہیں، اسے ابو سعید جن لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث معلوم نہیں ہے، ان کو تو معلوم نہیں۔ مگر اے گروہ انصار تم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مخفی نہیں ہے۔ ابو سعید کیا تم آنحضرت صلی اللہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ كَافِرٌ وَأَنَا مُسْلِمٌ أَوْلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَقِيمٌ لَا يُولَدُ لَهُ وَقَدْ تَرَكْتُ وَلَدِي بِالْمَدِينَةِ أَوْلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَأَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ فَإِنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْذَرَنِي حَتَّى كَذَبْتُ أَنْ أُعَذِّبَهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي نَافِرُهُ وَأَعْرِفُ مَوْبِدَّهُ وَأَيُّنَ هُوَ الْآنَ قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبَا لَكَ مَا تَزِيهِ الْيَوْمَ \*

۲۶۳۴ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهَنَّمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ مُقْصِفٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَائِنٍ صَائِدٍ مَا تُرَبِّئُ الْحَنَّةَ فَإِنْ ذُرْمَكَا يَبْغِضَا مِثْلُ بَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ صَدَقْتَ \*

۲۶۳۵ - وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ الْحُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَرْبِيَةِ الْحَنَّةِ فَقَالَ ذُرْمَكَا يَبْغِضَا مِثْلُ خَالِصٍ \*

۲۶۳۶ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ رَأَيْتُ جَاهِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَحْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ صَائِدٍ الذَّيْجَالُ فَقُلْتُ أَتَحْلِفُ بِاللَّهِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

علیہ وسلم کی حدیثوں کے سب سے بڑے عالم نہیں ہو، کیا آپ نے نہیں فرمایا کہ وہ یا نجھ ہوگا، اس کے اولاد نہیں ہوگی، اور میں مدینہ میں اپنی اولاد چھوڑ آیا ہوں، اور کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ وہ نہ مدینہ میں داخل ہوگا اور نہ مکہ میں، اور میں مدینہ سے آیا ہوں، اور مکہ کا ارادہ ہے، ابن صائد کی یہ گفتگو سن کر قریب تھا کہ میں اسے معذور سمجھنے لگوں، مگر اخیر میں وہ کہنے لگا، خدا کی قسم میں و جال کو پہچانتا ہوں، اس کی پیدائش کا مقام بھی جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ اس وقت کہاں ہے، میں نے کہا، تیرا سارا دن ہلاکت اور خرابی کے ساتھ گزرے۔

۲۶۳۴ - نصر بن علی تمیمی، بشر، ابو مسلمہ، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن صائد سے دریافت کیا جنت کی مٹی کیسی ہے؟ کہنے لگا، اے ابو القاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) ہر ایک سفید مشک کی طرح چمک دار، آپ نے فرمایا، تو نے سچ کہا۔

۲۶۳۵ - ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، جریری، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابن صائد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنت کی مٹی کے متعلق دریافت کیا، آپ نے فرمایا، ہر ایک سفید خالص مشک۔

۲۶۳۶ - عبد اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، سعید بن ابراہیم، محمد بن المنکدر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ کو ابن صائد کے متعلق قسم کھاتے ہوئے دیکھا کہ ابن صائد و جال ہے، میں نے کہا کیا آپ خدا کی قسم کھا رہے ہیں، بولے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی بات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھائی، مگر حضور نے اس پر انکار نہیں فرمایا۔



۲۶۳۷ حَدَّثَنِي حُرْمَةُ بْنُ بَحْثِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُرْمَةَ بْنِ عِمْرَانَ التَّحِيبِيِّ أَخْبَرَنِي أَنِّي وَفَسِبَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ قَبْلَ ابْنِ صَبَّادٍ حَتَّى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبْيَانِ عِنْدَ أُطَمٍ نَبِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَبَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي صَبَّادٍ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَظَنَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَبَّادٍ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَأَمِيرٌ فَقَالَ ابْنُ صَبَّادٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَرَفَضَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا تَرَى قَالَ ابْنُ صَبَّادٍ يَا نَبِي صَادِقٍ وَكَاذِبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَطَ غَبِيَّتُكَ الْأَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ حَبَّاتُ لَكَ حَبِيبًا فَقَالَ ابْنُ صَبَّادٍ هُوَ النَّاسُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتِنَا فَلَنْ تَعْدُو فَذَرِكْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرَبُ عُنُقَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلِّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ وَقَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ

۲۶۳۷۔ حرملہ بن بحثی، ابن یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چند اشخاص کے ساتھ شامل ہو کر ابن صباد کی طرف گئے، ابن صباد اس زمانے میں جوان ہونے کے قریب تھا اور حضور نے اسے بنی مغالہ کے پاس لاگوں کے ساتھ کھیلنے ہوئے دیکھا، ابن صباد کو اس وقت تک کچھ معلوم نہیں ہوا، جب تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پشت پر اپنے دست مبارک سے ضرب رسید نہ کر دی، اس کے بعد آپ نے اس سے فرمایا کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صباد نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ تم امیوں کے رسول ہو، پھر ابن صباد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے رسول ہونے سے انکار فرمایا اور آپ نے فرمایا، میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا، پھر حضور نے اس سے پوچھا، تجھے کیا نظر آتا ہے، ابن صباد بولا، میرے پاس کبھی سچا آتا ہے اور کبھی جھوٹا آتا ہے، حضور نے فرمایا، تیرا کام گڑبڑ ہو گیا، پھر آپ نے فرمایا، میں تجھ سے پوچھنے کے لئے ایک بات (آیت دھان) دل میں چھپاتا ہوں، ابن صباد بولا، وہ دھ (دھان) ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ذلیل و خوار ہو، اپنے درجہ سے کہیں بڑھ سکتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن مار دوں، آپ نے فرمایا، اگر یہ وہی (دھان) ہے، تو تو اسے نہ مار سکے گا اور اگر وہ نہیں ہے، تو اس کا مارنا تمہارے لئے کوئی بہتر نہیں، سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنبِيَاءُ بَنِي  
كَعْبِ الْأَنْصَارِيِّ إِلَى النَّحْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ  
صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّحْلَ طَفِقَ يَتَفَقَّحُ بِحُلُوعِ النَّحْلِ  
وَهُوَ يَحْتَلُّ أَنْ يَسْمَعَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ  
أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشٍ فِي  
قُطَيْفَةٍ لَهُ فِيهَا زَمْزَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَفَقَّحُ  
بِحُلُوعِ النَّحْلِ فَقَالَتْ يَا ابْنَ صَيَّادٍ يَا صَافٍ  
وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هَذَا مُحَمَّدٌ فَتَرَأَى ابْنُ صَيَّادٍ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ  
نَرَكُنَّ بَيْنَ قَالَ سَأَلْتُمْ فَإِنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ  
فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
النَّاسِ فَأَتَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ  
الدُّجَالَ فَقَالَ إِنِّي لَأَنْذِرُكُمْ مِمَّا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا  
وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوْحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنْ  
أَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَطْلُهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُوا  
أَنَّهُ مُخَوَّرٌ وَأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ  
قَالَ ابْنُ شِبْهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ  
الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ حَذَرَ النَّاسِ الدُّجَالَ  
إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُ مَنْ كَرِهَ  
عَمَلَهُ أَوْ يَقْرَأُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَقَالَ تَعْلَمُوا أَنَّهُ لَنْ  
يَرَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَمُوتَ\*

سنا کہ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابی  
بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بارغ میں گئے جہاں ابن صیاد  
رہتا تھا جب آپ بارغ میں گئے، تو کھجور کے درختوں کی آڑ میں  
چھپے گئے، آپ کا مقصد یہ تھا کہ چھپ کر ابن صیاد کی کچھ باتیں  
سنیں، اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھے۔ چنانچہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد کو دیکھا کہ وہ ایک  
پتھر کے پر ایک کھل اور رہے ہوئے لیٹا ہے، اور کچھ گنگنا رہا  
ہے۔ اس کی ماں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا اور  
آپ کھجور کے درختوں کی آڑ میں چھپ رہے تھے، اس نے  
ابن صیاد کو پکارا اے صاف، یہ نام تھا ابن صیاد کا، یہ محمد (صلی  
اللہ علیہ وسلم) آگئے، یہ سنتے ہی ابن صیاد اٹھ کھڑا ہوا، نبی اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے کاش تو اسے ایسا ہی رہتے  
دیتی کہ تو وہ کچھ بیان کر دیتا، سالم، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی جو اس کی  
شایان شان تھی، پھر دجال کا ذکر کیا، اور فرمایا، میں تم کو دجال  
سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا، جس نے اپنی قوم کو  
دجال سے نہ ڈرایا ہو، حتیٰ کہ حضرت نوح نے بھی اپنی قوم کو  
اس سے ڈرایا ہے، لیکن میں تمہیں ایسی بات بتائے دیتا ہوں،  
جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی، تم جان لو، کہ وہ کانا ہو گا اور  
اللہ تبارک و تعالیٰ کانا نہیں ہے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ،  
مجھ سے عمر بن ثابت انصاری نے چند اصحاب نبی اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ جس روز حضور نے دجال سے  
لوگوں کو ڈرایا، اس روز یہ بھی فرمایا کہ اس کی دونوں آنکھوں  
کے درمیان کافر لکھا ہو گا، جسے ہر وہ شخص جو اس کے کاموں کو  
برا جانے لگا، یا ہر ایک مومن پڑھ لے گا، اور آپ نے فرمایا، یہ  
جان لو، کہ کوئی تم میں سے مرنے سے پہلے اپنے رب کو نہیں  
دیکھے گا۔



۲۶۳۸- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَتَّى وَجَدَ ابْنَ صَبَّادٍ غُلَامًا قَدْ نَاهَزَ الْحُجُمَ يَنْعُبُ مَعَ الْعِلْمَانِ عِنْدَ أَطْمٍ بَنِي مُعَاوِيَةَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ إِلَى مُنْتَهَى حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ وَفِي الْحَدِيثِ عَنْ يَعْقُوبَ قَالَ قَالَ أَبِي يُعْنِي فِي قَوْلِهِ لَوْ تَرَكْتُهُ يَنْ قَالَ لَوْ تَرَكْتُهُ أُمَةٌ بَيْنَ أُمَرَةٍ\*

۲۶۳۹- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَسَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَبَّادٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَنْعُبُ مَعَ الْعِلْمَانِ عِنْدَ أَطْمٍ بَنِي مُعَاوِيَةَ غُلَامٌ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ وَصَالِحٍ غَيْرَ أَنَّ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ فِي انْطِلَاقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي بْنِ كَعْبٍ إِلَى النَّحْلِ\*

۲۶۴۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنَ عُمَرَ ابْنَ صَبَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَعْصَبَةً فَانْتَفَخَ حَتَّى مَلَأَ السُّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى حَقِصَةٍ وَقَدْ نَلَّغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَجِمَكَ اللَّهُ مَا أَرَدْتَ مِنْ ابْنِ

۲۶۳۸- حسن بن علی حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ جن میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے، چلے اور ابن صباد کو اس حال میں پایا کہ وہ جواننا ہونے کے قریب تھا اور بچوں کے ساتھ بنی معاویہ کے باغ میں کھیل رہا تھا اور حسب سابق یونس کی روایت کی طرح، عمر بن ثابت کی روایت تک حدیث نقل کرتے ہیں اور یعقوب کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کاش اس کی ماں اسے اپنے کام میں چھوڑ دیتی اور اس کا حال ظاہر ہو جاتا۔

۲۶۳۹- عبد بن حمید اور سلمہ بن شیبہ، عبد الرزاق، معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ، جن میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے، ابن صباد پر سے گزرے اور وہ بچوں کے ساتھ بنی مغالہ کے باغ میں کھیل رہا تھا اور وہ نو جوان تھا اور یونس اور صالح کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔ باقی عبد بن حمید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کھجور کے باغ میں جانے کا ذکر نہیں ہے۔

۲۶۴۰- عبد بن حمید، روح بن عبادہ، ہشام، ایوب، نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ابن صباد سے مدینہ کے کسی راستہ میں ملے، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کوئی بات ایسی کہی، جس سے ابن صباد کو غصہ آ گیا، وہ اتنا پھولا کہ راستہ بند ہو گیا، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت حصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے، انہیں اس کی اطلاع ہو

صَائِدٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنَ غَضَبِهِ يَغْضِبُنَهَا \*

۲۶۴۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَسَنِ بْنِ يَسَارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ نَافِعٌ يَقُولُ ابْنُ صَبَّادٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقِيتُهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ فَلَقِيتُهُ فَقُلْتُ لِبَعْضِهِمْ هَلْ تَحَدِّثُونَ أَنَّهُ هُوَ قَالَ لَا وَاللَّهِ قَالَ قُلْتُ كَذَبْتَنِي وَاللَّهِ لَقَدْ أُعْجِبَنِي بِغَضَبِكُمْ أَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ حَتَّى يَكُونَ أَكْثَرُكُمْ مَالًا وَوَلَدًا فَكَذَلِكَ هُوَ زَعَمُوا الْيَوْمَ قَالَ فَتَحَدَّثْنَا ثُمَّ فَارَقْتُهُ قَالَ فَلَقِيتُهُ لَقِيتُهُ أُخْرَى وَقَدْ لَقِيتُ عَيْنَهُ قَالَ فَقُلْتُ مَنِي فَعِنْتُ عَيْنُكَ مَا أَرَى قَالَ لَنَا أَذْرَى قَالَ قُلْتُ لَنَا تَذْرَى وَهِيَ فِي رَأْسِكَ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ حَلَقَهَا فِي عَصَاكَ هَذِهِ قَالَ فَتَحَرَّكَ كَأَنَّهُ نَحِيرُ حِمَارٍ سَمِعْتُ قَالَ فَرَعَمَ بَعْضُ أَصْحَابِي أَنِّي ضَرَبْتُهُ بِعَصَا كَانَتْ مَعِيَ حَتَّى تَكْسُرَتْ وَأَمَّا أَنَا فَأَوَّاهُ مَا شَعَرْتُ قَالَ وَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ عَنِّي أَمْ الْمُؤْمِنِينَ فَحَدَّثَنِي فَقَالَتْ مَا تُرِيدُ إِلَيْهِ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُ قَدْ قَالَ إِنْ أَوَّلَ مَا يَخْرُجُ عَنِ النَّاسِ غَضَبٌ يَغْضِبُهُ \*

(۳۸۹) بَابُ ذِكْرِ الدَّجَالِ \*

۲۶۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَعَلَى تَحِي، انہوں نے فرمایا، اللہ تم پر رحم کرے، تم نے ابن صباد کو کیوں چھیڑا، تمہیں معلوم نہیں کہ حضورؐ نے فرمایا ہے، وہ جال غصہ دلانے ہی کی وجہ سے نکلے گا۔

۳۶۴۱- محمد بن عثمان، حسین بن عون، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ابن صباد سے دو بار ملا، ایک بار ملا، تو میں نے لوگوں سے کہا، تم کہتے تھے، کہ ابن صباد جال ہے، انہوں نے کہا، میں خدا کی قسم میں نے کہا، تم نے مجھے جھوٹا کیا، تم میں سے بعض لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ نہیں مرے گا، یہاں تک کہ تم سب سے زیادہ مالدار اور صاحب اولاد ہوگا، چنانچہ وہ آج ایسا ہی ہے، پھر ابن صباد نے ام سے باتیں کیں، اس کے بعد میں اس سے جدا ہوا، دوبارہ پھر ملا، تو اس کی آنکھ پھولی ہوئی تھی میں نے کہا، حیر کی آنکھ کو کیا ہے، جو میں دیکھ رہا ہوں، وہ بولا، مجھے معلوم نہیں، میں نے کہا تیرے سر میں آنکھ ہے اور تجھے معلوم نہیں، کہنے لگا، اگر اللہ چاہے تو تیری اس لکڑی میں آنکھ پیدا کر دے، پھر ایسی آواز نکالی جیسے گدھا زور سے چیخا ہے اور میرے بعض اصحاب کا خیال ہے کہ میں نے اسے عصا سے مارا، حتیٰ کہ وہ ٹوٹ گیا اور مجھے معلوم نہیں ہوا، پھر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور ان سے واقعہ بیان کیا، انہوں نے فرمایا، تمہارا ابن صباد سے کیا کام، کیا تم نہیں جانتے کہ حضورؐ نے فرمایا، سب سے پہلی چیز جو دجال کو لوگوں پر بھیجے گی، وہ اس کا غصہ ہے۔

بَابُ (۳۸۹) مَسْجِدِ الدَّجَالِ كَايَانِ-

۳۶۴۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، محمد بن بشر، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (دوسری سند) ابن نمیر، محمد بن بشر، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ کا



نہیں ہے، اور خبردار ہو جاؤ کہ مسیح و جال کی وہابی آنکھ کافی ہے،  
گویا کہ اس کی آنکھ پھولے ہوئے انکور کی طرح ہے، (چونکہ  
رجال خدا کی کار عویدار ہو گا، اس لئے آپ نے یہ فرمایا)

۲۶۴۳۔ ابوالریح، ابو کمال، حماد، ایوب، (دوسری سند) محمد بن  
عباد، حاتم، موسیٰ بن عقبہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسب سابق  
روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۶۴۴۔ محمد بن قتی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ،  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی نبی ایسا نہیں گزرا،  
جس نے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے نہ ڈرایا ہو، خبردار ہو  
جاؤ، وہ کانہ ہے، اور تمہارا پروردگار کانہ نہیں ہے، اس کی دونوں  
آنکھوں کے درمیان میں ک، ف، ہ لکھا ہے۔

۲۶۴۵۔ ابن شنی، ابن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد،  
قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دجال کی دونوں  
آنکھوں کے درمیان ک، ف، ہ (کافر) لکھا ہے۔

۲۶۴۶۔ زہیر بن حرب، عفان، عبد الوارث، شعبہ، حضرت  
انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، دجال کی آنکھ اندھی ہے، اور  
اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہے، پھر آپ نے  
اس کے جے کے، ک، ف، ہ ہر ایک مسلمان اسے پڑھ لے گا۔

وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدَّجَالَ بَيْنَ ظَهْرَانِي النَّاسِ فَقَالَ إِنَّ  
اللَّهَ تَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ  
أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عَيْنَةُ طَائِفَةٍ \*

۲۶۴۳۔ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا  
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ح وَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ  
إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ \*

۲۶۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ  
بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا  
مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أُنْذِرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرُ الْكَذَّابُ أَلَا  
إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَمَكْتُوبٌ بَيْنَ  
عَيْنَيْهِ كَ ف ه ر \*

۲۶۴۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ  
وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ  
حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ  
أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَالُ  
مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَ ف ه ر أَيُّ كَافِرٍ \*

۲۶۴۶۔ وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
عَفَّانٌ حَدَّثَنَا عَدُوُّ الْوَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ  
النَّجَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالُ مَمْسُوحُ  
الْعَيْنِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ لَمْ تَهْتَفِ أَهْلًا كَ  
ف ه يَفْرُوهُ كُلُّ مُسْلِمٍ \*

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ ہر ایک مسلمان اسے پڑھ لے گا، خواہ پڑھا ہو یا نہ پڑھا ہو اور صحیح قول جس پر  
ملائے محققین ہیں، وہ یہی ہے کہ یہ حرف حقیقت میں اس کی پیشانی پر کتابت شدہ ہوں گے، اور یہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کے جھوٹ پر

ایک تثنائی قائم کی ہے جس کا اظہار ہر ایک مسلمان پر ہو جائے گا واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۶۴۷۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن العلاء، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دجال بائیں آنکھ سے کانٹا ہوگا، بہت گھنے بالوں والا ہوگا، اس کے ساتھ باغ اور آگ ہوگی سو اس کی آگ تو باغ ہے اور جنت (باغ) آگ (نار) ہے۔

۲۶۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إسماعيل أخبرنا و قَالَ الْأَخْرَاقُ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالُ أَغْوَرُ الْعَيْنِ الْيَسْرَى جُفَاءُ الشَّعْرِ مَعَهُ حَنَّةٌ وَنَارٌ فَتَارُهُ حَنَّةٌ وَجَنَّةٌ نَارٌ \*

(فائدہ) آنکھیں اس کی دونوں صیب در ہوں گی، ایک میں بالکل روشنی ہی نہ ہوگی جیسے کہ قطب بن ابی وائس نے کتاب الایمان میں پہلے تحریر کر چکا ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۲۶۴۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ابو مالک، شعبی، ربیع بن جراح، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ دجال کے ساتھ کیا ہوگا، اس کے ساتھ بہتی ہوئی، دو نہریں ہوں گی، ایک دیکھنے میں سفید پانی معلوم ہوگی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوئی آگ معلوم ہوگی، پھر اگر کوئی یہ وقت پاسے، تو وہ اس نہر میں چلا جائے، جو دیکھنے میں آگ معلوم ہوتی ہو اور اپنی آنکھ بند کرے اور سر جھکا کر اس میں سے پئے، تو وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور دجال کی ایک آنکھ (تو) بالکل ہی چٹ ہے، اس پر ایک موٹی پھلی ہوگی، اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا، جسے ہر مومن پڑھ لے گا، خواہ لکھنا جانتا ہو، یا نہ جانتا ہو۔

۲۶۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَالِ مِنْهُ مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ أَحَدُهُمَا رَأْيِي الْعَيْنُ مَاءٌ أَيْضُ وَالْآخَرُ رَأْيِي الْعَيْنُ نَارٌ تَأْجِجُ فَإِذَا أَذْرَكَ أَحَدٌ قَلِيَّاتِ النَّهْرِ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَكَيْفَ مَضَى ثُمَّ لِيَطْأَ طِيْرَ رَأْسِهِ فَيَشْرَبُ مِنْهُ فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَإِنَّ الدَّجَالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرُهُ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَفْرُوهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ \*

۲۶۴۹۔ عبید بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، عبد الملک بن عمیر، ربیع بن جراح، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، لیکن اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہے، اور پانی آگ ہے، سو تم اپنے کو ہلاک مت کرنا، ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بھی یہ حدیث حضور سے

۲۶۴۹۔ حَدَّثَنَا عُثَيْدُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الدَّجَالِ إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَتَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاؤُهُ نَارٌ فَتَاهِلُكُمُ قَالَ أَبُو مُسْعُودٍ وَأَنَا سَمِعْتُهُ



سنا ہے۔

۲۶۵۰۔ علی بن حجر، شعیب بن صفوان، عبد الملک بن عمیر، ربیع بن حراش عقبہ بن عمرو ابو مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے۔ عقبہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تم مجھ سے بیان کرو، جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دجال کے بارے میں سنا ہے، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا حضورؐ نے فرمایا دجال نکلے گا، اور اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، لہذا جو لوگوں کو پانی نظر آئے گا، وہ جلائے والی آگ ہوگی، اور جسے لوگ آگ دیکھیں گے، وہ سرد اور شیریں پانی ہوگا، لہذا اگر تم میں سے کسی کو یہ وقت آپہنچے تو اسے جو آگ معلوم ہو، اس میں گرنا چاہئے، اس لئے کہ وہ شیریں پاکیزہ پانی ہے، عقبہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصدیق کے لئے کہا میں نے بھی یہ حدیث سنا ہے۔

۲۶۵۱۔ علی بن حجر، اسحاق بن ابراہیم، جریر، مغیرہ، نعیم بن ابی بندر، ربیع بن حراش رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ اور ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں جمع ہوئے، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں تم سے زیادہ جانتا ہوں، جو دجال کے ساتھ ہوگا، اس کے ساتھ ایک نہر پانی کی، اور ایک آگ کی ہوگی، پھر جسے تم آگ دیکھو گے، وہ پانی ہوگا، اور جسے تم پانی دیکھو گے، وہ آگ ہے، جو کوئی تم میں سے یہ وقت پائے اور پانی پینا چاہے، تو اس نہر سے پئے، جو اسے آگ معلوم ہوتی ہے، تو اسے پانی پائے گا، حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا ہی فرماتے سنا ہے۔

۲۶۵۲۔ محمد بن رافع، حسین بن محمد، شیبان، یحییٰ، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں تم سے دجال کی

مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*  
۲۶۵۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَمْرِو أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَقَالَ لَهُ عَقْبَةُ حَدَّثَنِي مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدَّجَالِ قَالَ إِنَّ الدَّجَالَ يَخْرُجُ وَإِنَّ مَعَهُ مَاءٌ وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَإِنَّهُ نَارٌ وَالَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَهُوَ مَاءٌ عَذْبٌ فَمَنْ أَذْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَنُفِغَ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ فَقَالَ عَقْبَةُ وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ تَصَدِّيقًا لِحَذِيفَةَ \*

۲۶۵۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْمَغِيرَةِ عَنْ نَعِيمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حَذِيفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حَذِيفَةُ لَأَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَالِ أَعْلَمُ مِنْهُ إِنَّ مَعَهُ نَهْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا مِنْ نَارٍ فَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ نَارٌ مَاءٌ وَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ مَاءٌ نَارٌ فَمَنْ أَذْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَأَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَشْرَبِ مِنَ الَّذِي يَرَاهُ أَنَّهُ نَارٌ فَإِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَاءً قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ هَكَذَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ \*

۲۶۵۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَّا أُخْبِرُكُمْ  
عَنِ الدَّجَالِ حَدِيثًا مَا حَدَّثَهُ نَبِيٌّ قَوْمَهُ إِنَّهُ  
أَعْوَرُ وَإِنَّهُ يَخْجِي مَعَهُ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّذِي  
يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّي أَنْذَرْتُكُمْ بِهِ  
كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ \*

۲۶۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُو عِثْمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ  
حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ  
الطَّائِيُّ قَاضِي جَمْعٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
جَبْرِ عَنْ أَبِي جَبْرِ بْنِ نَفِيرٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ  
سَمِعَ النَّوَاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِنَانِيَّ ح وَحَدَّثَنِي  
مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَالْفَضْلُ لَهُ حَدَّثَنَا  
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ  
بْنِ جَابِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ جَبْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِي جَبْرِ ابْنِ  
نَفِيرٍ عَنْ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ  
فَحَفِضَ فِيهِ وَرَفَعَ حَتَّى ظَنَّنَاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ  
فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا فَقَالَ مَا  
شَأْنُكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتَ الدَّجَالَ  
غَدَاةٍ فَحَفِضْتَ فِيهِ وَرَفَعْتَ حَتَّى ظَنَّنَاهُ فِي  
طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ غَيْرُ الدَّجَالِ أَعْوَفُنِي  
عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجُ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا خَصِيحَتُهُ  
ذَوْنَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجُ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَأَمْرُو  
خَصِيحَتِهِ نَفْسِهِ وَاللَّهُ عَلِيمُنِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ  
إِنَّهُ شَابٌ قَطَطٌ عَلَيْهِ طَائِفَةٌ كَأَنِّي أُنْشِئُهُ بَعْدَ  
الْعَرِيِّ بْنِ قُصَيْنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ  
فَوَائِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ عَارِجُ حَلَّةٍ يَتِي

ایک ایسی بات نہ کہہ دوں، جو کسی نبی نے اپنی امت سے بیان  
نہیں کی، وہ کائنات ہو گا، اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ کی طرح  
دو چیزیں ہو گئی، اور جسے وہ جنت کہے گا، حقیقت میں وہ آگ  
ہو گی، اور میں نے تمہیں دجال سے ڈرایا جیسا کہ حضرت نوح  
نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا۔

۲۶۵۳ - ابو عیثمہ زہیر بن حرب، ولید بن مسلم، عبد الرحمن  
بن یزید بن جابر، یحییٰ بن جابر طائی قاضی قضا، عبد الرحمن بن  
جبر بواسطہ اپنے والد جبر بن نفیر، نواس بن سمعان رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ (دوسری سند) محمد بن مہران الرازی، ولید بن مسلم،  
عبد الرحمن بن یزید بن جابر، یحییٰ بن جابر طائی، عبد الرحمن بن  
جبر بن نفیر، بواسطہ اپنے والد، جبر بن نفیر، حضرت نواس  
بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن صبح کو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا، کبھی تو اسے  
بہت حقیر ظاہر کیا اور کبھی اس کے (نقشہ کو) بہت بڑا بیان کیا،  
یہاں تک کہ ہمارا گمان ہوا کہ دجال نخلستان کے حصہ میں  
موجود ہے۔ جب ہم حضور کے پاس شام کو گئے، تو آپ بھی  
آثار سے ہماری حالت پہچان گئے فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ ہم  
نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ نے دجال کا ذکر کیا، کبھی تو  
آپ نے اسے بہت حقیر ظاہر کیا اور کبھی اس کے (نقشہ کو)  
بہت بڑا ظاہر کیا، جس سے ہمارا خیال ہوا کہ شاید وہ نخلستان کے  
کسی حصہ میں اس وقت موجود ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا، مجھے دجال کے علاوہ تم پر اور باتوں کا زیادہ خوف ہے  
اگر دجال نکلا اور میں تم میں موجود ہوا، تو تم سے پہلے میں اسے  
الزام دوں گا، اور اگر وہ نکلا، اور میں تم میں موجود نہ ہوا، تو ہر  
مسلمان اپنی طرف سے اسے الزام دے گا، اور اللہ ہر ایک مسلمان  
پر میرا خلیفہ اور نگہبان ہے، دجال نوجوان گھونگریالے بالوں  
والا ہے اور اس کی آنکھ میں ٹینٹ ہے۔ میں عبد العزیز بن قطن  
مشرک کے ساتھ اس کی مشابہت دیتا ہوں، لہذا جو تم سے



النَّشَامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا  
عِبَادَ اللَّهِ فَاتَّبِعُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لَيْتُهُ فِي  
الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَهُ وَيَوْمٌ  
كَشَّهَرَهُ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ  
قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَهُ  
اتَّكُفِينَا فِيهِ صَنَاءُ يَوْمٍ قَالَ لَا أَقْسُرُوا لَهُ قَدْرَهُ  
قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ  
كَالْعَبَثِ اسْتَدْبَرْتُهُ الرِّيحُ فَأَيُّبِي عَلَى الْقَوْمِ  
فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ  
السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضُ فَتَنْبُتُ فَتَرْوَحُ عَلَيْهِمْ  
مَارْحَنَّهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًّا وَأَسْبَغَهُ  
ضُرُوعًا وَآمَدَهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ  
فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ  
فَيَصْبِحُونَ مُصْحَبِينَ لَيْسَ بَأْيَدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ  
أَمْوَالِهِمْ وَيَعْمُرُ بِالْحَرَبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي  
كَتُورَكَ فَتَتَّبِعُهُ كَتُورُهَا كَبَعَا سَيْبِ الْتَحُلِّ ثُمَّ  
يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا مَتَابَا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْبِ  
فَيَقْطَعُهُ جَزَلَتَيْنِ رَمِيَةً الْغَرَضُ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيَقْبَلُ  
وَيَتَهَلَّلُ وَجْهَهُ يَضْحَكُ فَيَتِمَّا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ  
بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ  
الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضْبَعًا  
كَفِّهِ عَنِّي أَحْبَبَ مَلَائِكَةٍ إِذَا طَاطَأَ رَأْسَهُ قَطُرٌ  
وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَلَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَجُلُ  
بِكَافِرٍ يَعْبُدُ رِيحَ نَفْسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفْسُهُ يَنْتَهِي  
حَيْثُ يَنْتَهِي طَرَفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يَذُرَكَ بِبَابِ  
لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ  
عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ  
وَيُحْدِثُ لَهُمْ بَدْرَجَاتِهِمْ فِي الْحَنَةِ فَيَتِمَّا هُوَ

دجال کو پائے، وہ سورہ کہف کی ابتدائی آیتیں اس پر پڑھے، وہ  
یقیناً شام اور عراق کے درمیان سے نکلے گا، اور اپنے دائیں  
بائیں فساد کریگا، خدا کے بند و ایمان پر قائم رہنا، ہم نے کہا، یا  
رسول اللہ وہ زمین میں کب تک رہے گا؟ فرمایا چالیس دن، ایک  
دن سال کے برابر، اور ایک دن ماہ کے برابر، اور ایک دن ہفتہ  
کے برابر، اور بقیہ دن یونہی جیسے یہ دن ہیں، ہم نے کہا، یا  
رسول اللہ جو دن ایک سال کے برابر ہوگا، اس میں ہمیں ایک  
ہی دن کی نماز کفایت کر جائیگی، فرمایا نہیں، تم اس کا اندازہ  
کر لینا، ہم نے کہا یا رسول اللہ اس کی رفتار زمین پر کتنی ہوگی؟  
آپ نے فرمایا اس بارش کی طرح جسے پیچھے سے ہوا ازار ہی ہو،  
وہ ایک قوم کے پاس آئے گا، تو انہیں دعوت دیگا، وہ اس پر ایمان  
لا نہیں گئے اور اس کی بات مانیں گے، آسمان کو حکم دے گا، وہ  
پانی برسائے گا، اور زمین کو حکم دے گا، تو وہ اٹھ اٹھ گئی، ان کے  
چہرے والے جانور شام کو واپس آئیں گے، تو پہلے سے زیادہ ان  
کے کوہان لمبے ہو گئے، اور تھن کشادہ ہو گئے، اور کو کھیں تنی  
ہو گئی، پھر دوسری قوم کی طرف آئے گا، انہیں بھی دعوت  
دے گا، وہ اس کی بات نہ مانیں گے، ان سے ہٹ جائیگا، ان پر قحط  
سالی اور خشکی ہوگی، ان کے ہاتھوں میں ان کے مالوں میں سے  
کچھ نہ رہے گا، دجال ویران زمین پر سے گزرے گا اور کہے گا اے  
زمین اپنے خزانے نکال اور مال نکل کر اس کے پاس جمع ہو  
جائے گا، جیسا کہ شہد کی مکھیاں اپنے سردار کے پاس جمع ہو جاتی  
ہیں، پھر دجال ایک جوان مرد کو بلائے گا، اور اسے تلوار سے مار  
کر اس کے دو ٹکڑے کر ڈالے گا، جیسا کہ نشانہ دو ٹوک ہوتا  
ہے، پھر دجال اسے زندہ کر کے پکارے گا، تو وہ جوان چہرہ دھمکتا  
ہوا اور ہنستا اس کے سامنے آئے گا، دجال اسی حال میں ہوگا کہ  
ناگہاں اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا، وہ شہر دمشق کے مشرق  
کی طرف زرد رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے، اپنے دونوں ہاتھ دو  
فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے سفید مینار کے پاس ہوں

كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ أَنْخُرْجَتْ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِفِتْنِهِمْ فَنُخْرِجُهُمْ عِبَادِي إِلَى الصُّورِ وَتَبَعَتْهُمُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَعْرِضُ أَوْبُلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبْرِئَةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَعْرِضُ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بَيْنَهُمْ مَرَّةٌ مَاءٌ وَيُحْضَرُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ النَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ يَأْخُذُكُمْ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّعْفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ قَرْمِي كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَمَا يَحْدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شَيْءٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهْمُهُمْ وَتَقَتُّهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَغْنَقِ الْأَخْتِ فَتَحْبِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُنْ مِنْهُ يَبْتُ مَدْرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتَوَسَّكَهَا كَالزَّلْفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْتِي تَمَرَّتْ وَوَدِّي بَرَكَتُكَ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعَصَاةُ مِنَ الرُّمَانَةِ وَتَسْتَظِلُّونَ بِمُحَقِّقِهَا وَيَتَارَكُ فِي الرُّسُلِ حَتَّى أَنْ اللَّقْحَةَ مِنَ الْبَابِلِ تَتَكْفِي الْقَتَامَ مِنَ النَّاسِ وَالنَّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ تَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ تَتَكْفِي الْقَحِذَ مِنَ النَّاسِ فَيَنْعَمُ هُمْ كَذَلِكَ إِذْ نَفَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ نَحْتُ آبَائِهِمْ فَتَقْبُضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَقْبِي بَرَارُ النَّاسِ يَتَهَارِعُونَ فِيهَا تَهَارُجُ الْخُسْرِ فَيَبْهَمُ تَقَرُّمُ السَّاعَةِ \*

مے جب حضرت عیسیٰ اپنا سر جھکائیں گے، تو پسینہ چپکے گا، اور جب سر اٹھائیں گے تو موتی کی طرح قطرے نچکیں گے، جس کا فر کو ان کی خوشبو پہنچے گی اسے زندہ رہنا حلال نہ ہو گا فوراً امر جائے گا، اور ان کی خوشبو وہاں تک پہنچے گی، جہاں تک ان کی نظر جائے گی، پھر حضرت عیسیٰ دجال کی تلاش کریں گے اور باب لہ پر پا کر اسے قتل کریں گے، پھر حضرت عیسیٰ ان لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو اللہ نے دجال سے محفوظ رکھا، حضرت عیسیٰ شفقت سے ان کے چہروں کو صاف کریں گے اور جنت میں ان کے جو درجات ہیں وہ بتلائیں گے، وہ اسی حال میں ہونگے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ کو وحی کریگا کہ میں نے اپنے کچھ بندوں کو برآمد کیا ہے جن سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں تم میرے ان بندوں کو بچا کر طور کی طرف لے جاؤ اور اللہ یاجوج، ماجوج کو بھیجے گا، اور وہ ہر ایک بلندی سے تیزی سے پھیلنے چلے آئیں گے، ان کی اگلی جماعتیں بحیرہ طبرستان پر سے گزریں گی، اور سب پانی پی جائیں گی، آخری جماعتیں آئیں گی، تو کہیں گی یہاں کبھی پانی نہیں تھا، حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی محصور ہو جائیں گے حتیٰ کہ تل کی ایک سری ان کو اس سے زیادہ اچھی معلوم ہوگی، جتنے آج کل تمہیں سو دیکھا اچھے معلوم ہوتے ہیں، خدا کے وغیرہ حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی دعا کریں گے نتیجہ یہ ہوگا کہ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں ایک کینا پیدا ہو جائے گا، جس کی وجہ سے صبح تک سب مر جائیں گے، پھر اللہ کے رسول حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی زمین پر اتریں گے، مگر زمین میں ایک بالشت بھر جگہ ان کی گندگی سے خالی نہ پائیں گے، حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی اللہ سے دعا کریں گے تو اللہ کچھ پرندے ایسے بھیج دے گا جیسا کہ سختی اونٹوں کی گردنیں، یہ پرندے ان لاشوں کو اٹھا کر جہاں حکم الہی ہوگا لے جا کر پھینک دیں گے، پھر اللہ بارش برمائے گا، جس سے ہر مکان خواہ وہ مٹی کا ہو یا بالوں کا، آئینہ کی



طرح صاف ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ زمین کو دھو کر مثل حوض کے صاف کر دے گا، پھر زمین کو حکم ہو گا، اپنی پید و ہر ظاہر کر، اور اپنی برکت واپس دے چنانچہ اس دن ایک اندر کو پوری جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکے کا ہنگ ساہنا کر اس کے سایہ میں بیٹھیں گے اور دودھ میں اتنی برکت ہو جائے گی کہ ایک دودھ دینے والی اونٹنی ایک بڑی جماعت کو کافی ہو جائے گی اور دودھ دینے والی گائے پورے خاندان کو کافی ہو جائے گی، اور دودھ دینے والی بکری پورے گھرانے کو کفایت کر جائے گی اس دوران میں اللہ تعالیٰ ایک نہایت پاکیزہ ہوا بھیجے گا، جو ان کی بظلوں کے نیچے لگے گی جس سے ہر مومن اور مسلم کی روح قبض ہو جائے گی۔ صرف بدترین لوگ رہ جائیں گے جو علی الاعلان گدھوں کی طرح جملع کریں گے اور ان ہی لوگوں پر قیامت قائم ہو جائے گی۔

(فائدہ) اہل سنت والجماعت اور تمام محدثین اور فقہاء کا یہ مذہب ہے کہ دجال موجود ہے اور اللہ تعالیٰ اسے بھیج کر اور اسے اس طرح کی طاقتیں دے کر اپنے بندوں کو آزمائے گا کہ کون اس کے شیعہوں میں آتا ہے اور کون بچتا ہے؟ قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ امام مسلم نے بعض احادیث بیان کی ہیں وہ تمام اہل سنت والجماعت کی دلیل ہیں۔ مترجم کہتا ہے دجال تو اتنے بڑے شیعہ دے دکھائے گا، تو اسے لوگ خدا مان لیں، تو کوئی بعید نہیں، جب کہ کوئی ذرا سا پیر فقیر، قبر پرست چھو متر اپنی دکھا دیتا ہے تو اسی کے ہو لیتے ہیں اور اس پیر فقیر پر تو سب تکلیف، شرعی ختم ہو جاتی ہے۔ کوئی حرام اس کے لئے حرام نہیں رہتا، یہ تمام مکاریاں اور شیعہ دے میں، اور ایسا کرنے والے سب دجال کے نائب ہیں۔

۲۶۵۳۔ علی بن حجر سعدی، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ولید بن مسلم، عبد الرحمن بن یزید، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ، اسی طرح سے حدیث نقل کرتے ہیں، باقی اتنی زیادتی ہے کہ یاجوج اور ماجوج چل کر وہ خرمک پہنچیں گے، کوہ خرمیت المقدس میں ایک پہاڑ ہے، وہاں پہنچ کر کہیں گے کہ زمین والوں کو تو ہم نے قتل کر دیا ہے تو اب آسمان والوں کو قتل کر دیں، چنانچہ یہ لوگ آسمان کی طرف اڑتے تھے گے، اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو خون سے رنگین کر کے واپس آ رہے گا، اور ابن حجر کی روایت میں ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے

۲۶۵۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ دَخَلَ حَدِيثَ أَخْبَاهُ فِي حَدِيثِ الْمَاجِرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ مَا ذَكَرْنَا وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةَ مَاءٌ ثُمَّ يَسْبِرُونَ حَتَّى يَنْتَهُوا إِلَى جَبَلٍ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ يَمِينِ الْمُقَدَّسِ يَقُولُونَ لَقَدْ قُتِلْنَا مِنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمُّ فَلَنَقْتُلَنَّ مَنْ فِي السَّمَاءِ قَيْرُمُونَ

گاہ میں نے اپنے ایسے بندوں کو اتارا ہے، جن سے کوئی لڑ نہیں سکتا۔

۲۶۵۵۔ عمرو بن قنعد، حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، عبد اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن دجال کے متعلق بہت طویل کلام فرمایا من جملہ اور کلام کے ایک بات یہ تھی کہ مدینہ کی گھاٹیوں میں داخل ہونا دجال کے لئے حرام ہے، ہاں مدینہ کے برابر والی بعض شور زمینوں تک پہنچ جائے گا، اس کے پاس ایک شخص نکل کر آئے گا، جو سب لوگوں میں بہتر ہو گا اور کہے گا، کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ تو دجالی دجال ہے، جس کا واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے پہلے ہی سے بیان فرما دیا تھا، دجال کہے گا، دیکھو، اگر میں اسے مار ڈالوں اور پھر زندہ کر دوں تو کیا پھر بھی تمہیں میرے معاملہ میں شبہ رہے گا، وہ کہیں گے نہیں، دجال اسے قتل کر کے پھر زندہ کرے گا، زندہ ہونے کے بعد وہ شخص کہے گا، خدا کی قسم! مجھے تیرے بارے میں پہلے اتنا یقین نہیں تھا، جتنا اب ہو گیا ہے، دجال انہیں پھر قتل کرنا چاہے گا، مگر اب اس کا قابو نہیں چلے گا، اب اسحاق بیان کرتے ہیں کہ کہا گیا ہے کہ یہ شخص حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوں گے۔

۲۶۵۶۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن، ابو الیمان، شعب، زہری، سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۶۵۷۔ محمد بن عبد اللہ بن قنعد، عبد اللہ بن عثمان، ابو حزو، قیس بن وہب، ابو الوداک، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

بَشَّاهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فَبَرَدُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِثْلَهُمْ مَحْضُوبَةً دَمًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ جَعْفَرٍ قُلْتُ قَدْ أَنْزَلْتُ عِبَادًا لِي لَمْ يَدَيُّ لِأَخِي بِقَالِهِمْ \*

۲۶۵۵۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ قَنْعَدٍ وَابْنُ الْحَسَنِ الْعُتُونِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَالْفَاظِلِيُّ مُنْقَارَةً وَالسِّيَاقُ لِعَبْدِ قَالَ حَدَّثَنِي وَ قَالَ الْأَخْرَافُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَالِ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا قَالَ يَا أَيُّهَا وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ بَقَابِ الْمَدِينَةِ فَيَنْتَهِي إِلَى بَعْضِ السَّبَاحِ الَّتِي تَنِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُولُ لَهُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قُتِلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ أَتَسْكُنُونَ فِي أَثَاْمِي فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَبَقِيَّتُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ فَيْكَ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْآنَ قَالَ فَبَرَدُ الدَّجَالِ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلِّطُ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ يُقَالُ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ \*

۲۶۵۶۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِوَسِيلِهِ \*

۲۶۵۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فَهْرٍ أَنَّ مِنْ أَهْلِ مَرْوَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي



الْوَدَّاعِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَالُ فَيَتَوَحَّهٖ قَبْلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَيَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ فَمَسَالِحُ الدَّجَالِ فَيَقُولُونَ لَهُ أَتَيْنَ تَعْبِدُ فَيَقُولُ أَعْبِدُ إِلَيَّ هَذَا الَّذِي خَرَجَ قَالَ فَيَقُولُونَ لَهُ أَوْ مَا تُوْمِنُ بِرَبِّنَا فَيَقُولُ مَا بِرَبِّنَا خِفَاءً فَيَقُولُونَ اقْتُلُوهُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا دُونَهُ قَالَ فَيَسْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدَّجَالِ فَإِذَا رَأَاهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَذَا الدَّجَالُ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَأْمُرُ الدَّجَالُ بِهِ فَيَسْجَعُ فَيَقُولُ خُذُوهُ وَشَحُّوهُ فَيُوسَعُ ظَهْرُهُ وَيَبْطِنُ صَرَبًا قَالَ فَيَقُولُ أَوْ مَا تُوْمِنُ بِهِ قَالَ فَيَقُولُ أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤَسَّرُ بِالْمِشَارِ مِنْ مَفْرَقِهِ حَتَّى يَفْرُقَ بَيْنَ رَجُلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَمَسِّي الدَّجَالُ بَيْنَ الْفِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ فَمَ فَيَسْتَوِي قَائِمًا قَالَ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ أَتُوْمِنُ بِهِ فَيَقُولُ مَا أَزِدُّكَ فِيكَ إِلَّا بَصِيرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَيَأْخُذُهُ الدَّجَالُ لِيَذْبَحَهُ فَيَعْقِلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلَى تَرَاقُوتِهِ نَحَامًا فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْدِفُ بِهِ فَيُحْسِبُ النَّاسُ أَنَّهَا قَذْفُهُ إِلَى النَّارِ وَإِنَّمَا أَلْقَى فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَكْثَرُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ \*

فرمایا، دجال نکلے گا، تو مسلمانوں میں سے ایک شخص اس کی طرف چلے گا، راست میں اسے دجال کے اتھار بند لوگ ملیں گے، وہ اس سے پوچھیں گے، تو کہاں جاتا ہے، وہ بوسے گار میں اس شخص کے پاس ہاتا ہوں جو نکلا ہے وہ کہیں گے، کیا تو ہمارے مالک پر ایمان نہیں لایا، وہ کہے گا، ہمارے رب میں کسی قسم کا خفا نہیں، دجال کے آدمی کہیں گے اسے مار ڈالو، پھر آپس میں کہیں گے، ہمارے مالک نے تو کسی کے مارنے سے منع کیا ہے جب تک کہ اس کے سامنے نہ لے جائیں، پھر اسے دجال کے پاس لے جائیں گے، وہ کہے گا، اے لوگو یہ تو دجال ہے، جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اطلاع دی تھی، دجال اپنے لوگوں کو حکم دے گا کہ اس کا سر پھوڑا جائے، اور کہے گا کہ اسے پکڑو، اور اس کا سر پھوڑو۔ اس کے پیٹ اور پیٹھ پر بھی مار پڑے گی، پھر دجال اس سے پوچھے گا، تو مجھ پر یقین نہیں کرتا، وہ کہے گا، تو دجال کذاب ہے، پھر دجال حکم دے گا اور اسے قارے سے سر سے لے کر پاؤں تک چیر دیا جائیگا، حتیٰ کہ اس کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے، پھر دجال ان دو ٹکڑوں کے درمیان سے جائے گا، اور کہے گا، کھڑا ہو چنہ، وہ شخص سیدھا کھڑا ہو جائے گا پھر اس سے پوچھے گا، اب تو میرے اوپر ایمان لے آیا، وہ کہے گا مجھے تو تمہارے دجال ہونے کا اور زیادہ یقین ہو گیا، پھر وہ لوگوں سے کہے گا اے لوگو اب دجال میرے علاوہ اور کسی کے ساتھ یہ کام نہیں کرے گا، پھر دجال اسے ذبح کرنے کے لئے پکڑے گا، دو ٹکڑے سے لے کر ہنسی تک تائب کا بن جائے گا اور دجال اسے ذبح نہ کر سکے گا پھر اس کے ہاتھ پاؤں پکڑ کر پھینک دے گا، لوگ سمجھیں گے اسے آگ میں پھینک دیا ہے، حالانکہ وہ جنت میں ڈالا جائے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اس شخص کا مرتبہ رب العالمین کے نزدیک شہادت میں سب لوگوں سے زیادہ اور بڑا ہو گا۔

قیس بن اہل حازم، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے زیادہ کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وجہل کا حال دریافت نہیں کیا، آپ نے فرمایا تو کیوں فکر کرتا ہے، وجہل تجھے نقصان نہیں پہنچائے گا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ کھانا اور نہریں ہوں گی، آپ نے فرمایا ہوں گی باقی وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

۲۶۵۹۔ سرج بن یونس، ہشیم، اسماعیل قیس، حضرت مغیرہ بن شعبہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وجہل کے بارے میں مجھ سے زیادہ کسی نے نہیں پوچھا، میں نے کہا، آپ نے کیا پوچھا؟ انہوں نے جواب دیا، میں نے پوچھا کہ کہتے ہیں، اس کے ساتھ روٹی اور گوشت کے پہاڑ اور پانی کی نہریں ہوں گی، آپ نے فرمایا، وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر اور ذلیل ہے۔

۲۶۶۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، وکیع۔

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر۔

(تیسری سند) ابن ابی عمر، سفیان۔

(چوتھی سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون۔

(پانچویں سند) محمد بن رافع، ابو اسامہ، اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ، ابراہیم بن حمید کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے اور یزید کی روایت میں ”انی بنی“ (میرے بیٹے) کے لفظ زائد ہیں۔

۲۶۶۱۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، نعمان بن سالم یعقوب بن عاصم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، ان کے پاس ایک شخص آیا، اور بولا یہ کیا حدیث ہے، جو تم بیان کرتے ہو کہ قیامت اتنی مدت میں آئے گی، انہوں نے سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ یا اس کے علاوہ اور کوئی کلمہ کہا، اور فرمایا، میرا ارادہ ہے کہ

ابراہیم بن حمید الرؤاسی عن اسمعيل بن أبي خالد عن قيس بن أبي حازم عن المغيرة بن شعبه قال ما سأل أحد النبي صلى الله عليه وسلم عن الدجال أكثر مما سألت قال وما يصببك منه إنه لا يضرک قال قلت يا رسول الله إنهم يقولون إن معه الطعام والآنهار قال هو أهون على الله من ذلك \*

۲۶۵۹۔ حدثنا سريج بن يونس حدثنا هشيم عن اسمعيل عن قيس عن المغيرة بن شعبه قال ما سأل أحد النبي صلى الله عليه وسلم عن الدجال أكثر مما سألت قال وما سألک قال قلت إنهم يقولون معه جبال من عذیر ولحم ونهر من ماء قال هو أهون على الله من ذلك \*

۲۶۶۰۔ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وابن نمير قالا حدثنا وكيع ج وحدثنا إسحاق بن إبراهيم أخبرنا جرير ج وحدثنا ابن أبي عمير حدثنا سفیان ج وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا يزيد بن هارون ج وحدثني محمد بن رافع حدثنا أبو أمامة كلهم عن اسمعيل بهذا الإسناد نحو حديث إبراهيم ابن حميد وزاد في حديث يزيد فقال لي أي بني \*

۲۶۶۱۔ حدثنا عبید اللہ بن معاذ عن شعبہ، نعمان بن سالم أبي حدثنا شعبه عن النعمان بن سالم قال سمعت يعقوب بن عاصم ابن عروة بن مسعود الثقفي يقول سمعت عبد الله بن عمرو وعمره وجاءه رجل فقال ما هذا الحديث الذي تحدث به تقول إن الساعة تقوم إلى



كَذًا وَكَذًا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَوْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 أَوْ كَلِمَةً نَحْوُهَا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَ  
 أَحَدًا شَيْئًا أَبَدًا إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّكُمْ مَسْرُوفُونَ بَعْدَ  
 فَنِيٍّ أَمْرًا عَظِيمًا يُحَرِّقُ النَّبِيَّ وَيَكُونُ وَيَكُونُ  
 ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَخْرُجُ الْمَلْجَأُ فِي أُمَّتِي فَيَمُوتُ أَرْبَعِينَ أَوْ  
 أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ  
 عَامًا فَيَبْقَى اللَّهُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةٌ  
 بَيْنَ مَسْعُودٍ فَيَقْطَعُهُ فَيُثَبِّتُكَ ثُمَّ يَمُوتُ النَّاسُ  
 مَبْعُوعِينَ مَبْنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ  
 اللَّهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قَلْبِ النَّشَامِ فَلَا يَبْقَى غَنِي  
 وَجْهَ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَبْرِهِ مِمَّنْ قَالَ خَرَجَ مِنْ حَبْرٍ  
 أَوْ يَمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ  
 فِي كَبَدٍ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عِنْدِي حَتَّى تَقْبِضَهُ قَالَ  
 سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ فَيَقْبِضُ ثَمَرَاتِ النَّاسِ فِي عِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ  
 السَّيَّاحِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا  
 فَيَمُوتُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ قِيْلُ إِلَّا تَسْتَحْيُونَ  
 فَيَقُولُونَ فَمَا تَأْمُرُنَا فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ  
 وَهُمْ فِي ذَلِكَ دَارُ رِزْقِهِمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ  
 يَنْفَخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْعَغِي لَيْتَا  
 وَرَفَعِي لَيْتَا قَالَ وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ  
 حَوْضَ إِبِلِهِ قَالَ فَيَصْغَقُ وَيَصْغَقُ النَّاسُ ثُمَّ  
 يُرْسِلُ اللَّهُ أَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللَّهُ مَطَرًا سَكَاةَ الطَّلُ  
 أَوْ الطَّلُ نُعْمَانُ الشَّالِكُ فَنَبَتْ مِنْهُ أَعْمَادُ  
 النَّاسِ ثُمَّ يَنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ  
 يَنْظُرُونَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هُمْ إِلَى رَبِّكُمْ  
 (وَقَمُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ) قَالَ ثُمَّ يُقَالُ

سب سے کوئی حدیث بیان نہیں کر دیا گا، میں نے تو یہ کہا  
 تھا کہ تم کچھ دنوں کے بعد ایک بڑا حادثہ دیکھو گے، جو گھر کو چلا  
 دے گا، اور وہ ضرور ہو گا، پھر کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا جہاں میری امت میں اٹھے گا، اور چاہیں تک رہے گا،  
 میں نہیں جانتا کہ چالیس دن فریاد، چالیس ہفتے یا چالیس سال،  
 پھر اللہ حضرت عیسیٰ السلام کو بھیجے گا، جو عروہ بن مسعود کے  
 مشابہ ہوئے، وہ وہاں کو تلاش کر کے اسے مارے گا، پھر  
 سات سال تک لوگ اسی طرح رہیں گے کہ وہ شخصوں میں  
 کوئی دشمنی نہیں ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک  
 ٹھنڈی ہوا بھیجے گا، تو زمین پر کوئی ایسا ہائی نہ رہے گا جس کے دل  
 میں رتی بھر ایمان ہو، مگر یہ ہوا اس کی جان نکال لے گی، حتیٰ  
 کہ اگر کوئی تم میں سے یہڑ کے کلبہ میں داخل ہو جائے، تو  
 وہاں بھی یہ ہوا پہنچ کر اس کی جان نکال لے گی، عبد اللہ رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ پھر برے لوگ دنیا میں  
 رہ جائیں گے، چڑیوں کی طرح جلد باز یا بے عقل اور درندوں  
 کی طرح ان کے اخلاق ہوں گے، نہ وہ اچھی بات کو اچھا  
 سمجھیں گے اور نہ بری بات کو برا، پھر شیطان ایسا شکل بنا کر  
 ان کے پاس آئے گا، اور کہے گا، تم شرم نہیں کرتے، وہ کہیں  
 گے، پھر تو ہمیں کیا حکم دیتا ہے، شیعان کہے گا، بت پرستی مرد  
 وہ بت پرستی کریں گے، اس کے باوجود ان کی روزی فراخ  
 ہوگی اور وہ مرے کے ساتھ زندگی بسر کریں گے، پھر صور  
 پھونکا جائے گا اور اسے کوئی نہ سنے گا، مگر ایک طرف گردن جھکا  
 دے گا، اور دوسری طرف سے اٹھالے گا، اور سب سے پہلے  
 صور دو سنے گا، جو اپنے اونٹوں کا حوض درست کرتا ہو گا، وہ  
 بیہوش ہو جائے گا، اور دوسرے لوگ بھی بیہوش ہو جائیں  
 گے، پھر اللہ تعالیٰ پانی برسائے گا جو نطفہ کی طرح ہو گا۔ اس  
 سے لوگوں کے بدن اگیں گے، پھر (دوبارہ) صور پھونکا جائے

گا اس سے تمام آدمی کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے، پھر ندا دی جائے گی اے لوگو! اپنے مالک کے پاس آؤ اور انہیں کھڑا کرو، ان سے سوال ہوگا، اس کے بعد کہا جائے گا، دوزخ کے لئے ایک لشکر نکالو، پوچھا جائے گا، کتنے لوگ؟ ارشاد ہوگا، ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے دوزخ کے لئے نکالو، آپؐ نے فرمایا یہی وہ دن ہے جو کہ بچوں کو بوڑھا کر دے گا، اور یہی یوم یکتشف عن ساق ہوگا۔

۲۶۶۲۔ محمد بن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، نعمان بن سالم، یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی سے سنا جو کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کر رہا تھا کہ آپؐ کہتے ہیں کہ قیامت اتنی مدت تک قائم ہوگی، انہوں نے جواب دیا کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ تم سے کوئی حدیث بیان نہ کروں، میں نے تو یہ کہا کہ تم تھوڑی مدت کے بعد ایک بہت بڑا واقعہ دیکھو گے، گویا کہ گھر جل گئے، شعبہ نے یہی کہا یا اسی کی طرح، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دجال میری امت میں نکلے گا، اور نسب سابق معاذ کی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں اور اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ جس کے دل میں ایک ذرہ بھر بھی ایمان ہوگا، اس (ہو) سے مر جائے گا، محمد بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ شعبہ نے بار بار یہ حدیث مجھے سنائی اور میں نے بھی ان کے سامنے یہ حدیث پڑھی۔

۲۶۶۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، ابو حیان، ابو زرعد، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث یاد رکھی ہے، جسے میں کبھی نہیں بھولوں گا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی کا ظہور یہ ہوگا، کہ مغرب کی طرف سے آفتاب کا

أُخْرِجُوا بَعَثَ النَّارَ فَيَقَالُ مِنْكُمْ فَيَقَالُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تَسَعٌ مِائَةً وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ قَالَ فَذَلِكَ يَوْمٌ (يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا) وَذَلِكَ (يَوْمٌ يَكْشِفُ عَنْ سَاقٍ) \*

۲۶۶۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمٍ بْنَ عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو إِنَّكَ تَقُولُ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُخَذِّثَكُمْ بِشَيْءٍ إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا فَكَانَ حَرِيقَ النَّبِيِّ قَالَ شُعْبَةُ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي أُمَّتِي وَمَسَاقِ الْحَدِيثِ بِعَثْنِي حَدِيثٌ مُعَادٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَمَا يَتَّقِي أَحَدٌ لِي قَلْبِي مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ إِنَّا قَبَضْنَاهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بِهَذَا الْحَدِيثِ مَرَّاتٍ وَعَرَضْتُهُ عَلَيْهِ \*

۲۶۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أُنْسُهُ بَعْدَ سَمْعَتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ



الشمس من مغربها وعروج الذابة على الناس  
ضحى وأيهما ما كانت قبل صاحبها  
قال آخرى على إثرها قريبا \*

۲۶۶۴ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ  
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ  
خَلَسَ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِالْمَدِينَةِ ثَلَاثَةَ  
أَنْفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَسَمِعُوهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ  
النَّبِيِّ أَنَّ أَوَّلَهَا خُرُوجًا الدَّجَالُ فَقَالَ عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو لَمْ يَقُلْ مَرْوَانُ مَتَى قَدْ حَفِظْتُ  
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا  
لَمْ أَسْمَعْ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ بَعْضُهُ \*

۲۶۶۵ - وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ  
حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ  
عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ تَذَاكُرُوا السَّاعَةَ عِنْدَ  
مَرْوَانَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمَثَلِ  
حَدِيثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ ضَحَى \*

(۳۹۰) بَابُ قِصَّةِ الْجَمَّاسَةِ \*

۲۶۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ  
بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَخُذَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ كِلَاهُمَا  
عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ عَبْدِ  
الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ  
ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَرِيْدَةَ حَدَّثَنِي غَابِرُ بْنُ  
شَرَّاحِبِيلٍ الشَّعْبِيُّ شَغَبُ هَمْلَانِ أَنَّهُ سَأَلَ  
فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أَعْتَبَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ  
وَكُنْتُ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَى فَقَالَ حَدَّثَنِي  
حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

طلوع اور چاشت کے وقت دابة الارض کا خروج ہوگا، ان  
دونوں میں سے جو کوئی بھی پہلے ہو دوسری فوراً اس کے بعد  
ہوگی۔

۲۶۶۳ - محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، ابو حیان، ابو  
زرعہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں مروان کے پاس تین  
مسلمان بیٹھے ہوئے تھے، اور تینوں نے مروان سے قیمت کی  
نشانی بیان کرتے ہوئے یہ سنا کہ سب سے پہلی نشانی، جال کا  
خروج ہے، عبد اللہ بن عمرو نے بیان کیا، کہ مروان نے کوئی  
خاص بات بیان نہیں کی، لیکن میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے ایک حدیث سنی ہے، جس کو آپ سے سننے کے بعد  
میں بھولا نہیں اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۶۶۵ - نصر بن علی جہضمی، ابو احمد، سفیان، ابو حیان، ابو زرہ  
سے روایت ہے کہ مروان کے سامنے قیمت کا تذکرہ ہوا، تو  
حضرت عبد اللہ بن عمرو نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے اور حسب سابق روایت  
مروی ہے، باقی اس میں چاشت کے وقت کا ذکر نہیں ہے۔

باب (۳۹۰) دجال کے جاسوس کا بیان۔

۲۶۶۶ - عبد الوارث بن عبد الصمد، حجاج بن الشاعر،  
عبد الصمد، عبد الوارث، بواسطہ اپنے والد، حسین بن ذکوان،  
ابن بریدہ، عامر بن شراحیل سے روایت ہے، انہوں نے فاطمہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت قیس، جو ضحاک بن قیس کی بہن اور  
مہاجرات اول میں سے تھیں، ان سے کہا کہ مجھ سے ایک حدیث  
بیان کرو، جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے  
اور اس میں کسی کا واسطہ نہ بیان کرنا، وہ بولیں اچھا، اگر تم یہ  
چاہتے ہو، تو میں بیان کروں گی، انہوں نے کہا ہاں بیان کرو،  
فاطمہ نے کہا، میرا کاج ابن مغیرہ سے ہوا تھا، اور وہ ان دنوں

وَسَمِعْتُ لَأُتَبَدِّيهِ إِلَى أَحَدٍ غَيْرِهِ فَقَالَتْ لَيْسَ  
 شَيْئٌ أَفْعَلُ فَقَالَ لَهَا أَحَلَّ حَدِيثِي فَقَالَتْ  
 نَكَحْتُ ابْنَ الْمُغِيرَةِ وَهُوَ مِنْ خِيَارِ شَبَابِ  
 قُرَيْشٍ يَوْمَنِي فَأَصِيبُ فِي أَوَّلِ الْجِهَادِ مَعَ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا تَأَيَّعْتُ  
 عَطِيتِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي نَفَرٍ مِنْ  
 أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَعَطِيتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَنِّي مَوْلَاهُ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَكُنْتُ قَدْ حَدَّثْتُ  
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ  
 أُحِبَّنِي فَجَبَّ أَسَامَةُ فَلَمَّا كَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَمْرِي بِيَدِكَ  
 فَأَنْكَحَنِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ اتَّقِلِي إِلَى أُمِّ  
 شَرِيكٍ وَأُمِّ شَرِيكٍ امْرَأَتَا غَنِيَّةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ  
 عَظِيمَةِ النُّفَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَنْزِلُ عَلَيْهَا  
 الصِّفَانُ فَكُنْتُ سَاقِلُ فَقَالَ لَأُفْعِلِي إِنْ أُمِّ  
 شَرِيكٍ امْرَأَتَا كَثِيرَةُ الصِّفَانِ قَرَّتِي أَكْرَهُ أَنْ  
 يَسْقُطَ عَنْكَ عِمَارُكَ أَوْ يَنْكَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ  
 سَاقِيكِ فَرَى الْقَوْمُ مِنْكَ بَعْضَ مَا تَكْرَهُينَ  
 وَلَكِنْ أَتَقِيتِي إِلَى ابْنِ عَمَّتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 عَمْرِو بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِهْرٍ  
 فِيهِ قُرَيْشٌ وَهُوَ مِنَ الْبَصَرِ الَّذِي هِيَ مِنْهُ  
 فَانْقَلْتُ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِي سَمِعْتُ بُدَاءَ  
 الْمُتَنَادِي مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ يُنَادِي الصُّفَاةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ إِلَى  
 الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ فِي صَفِّ النِّسَاءِ الَّتِي تَلِي  
 ظُهُورَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

قریش کے چنے ہوئے جوانوں میں سے تھے، مگر وہ پہلے ہی جہاد  
 میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کام آگئے، جب  
 میں بیوہ ہو گئی تو مجھ سے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ اور حضور کے کئی اصحاب نے نکاح کرنے کے لئے پیغام  
 بھیجا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے مولے  
 اسامہ بن زید کے لئے پیغام بھیجا اور میں یہ حدیث سن چکی تھی  
 کہ جو شخص مجھ سے محبت رکھے اسے چاہئے کہ اسامہ رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ سے بھی محبت رکھے، چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے اس بارے میں مجھ سے گفتگو کی، تو میں نے کہا،  
 میرے کام کا آپ کو اختیار ہے، آپ جس سے چاہیں نکاح کرا  
 دیں۔ آپ نے فرمایا، ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر جا  
 کر رہو، ام شریک ایک وہ لہند انصاریہ عورت تھیں، راہ خدا  
 میں خوب صرف کرتیں، مہمانان کے پاس اترے تھیں، سب سے  
 تھے میں نے کہا، بہت اچھا ایسا ہی کروں گی، پھر آپ نے فرمایا  
 نہیں تم ایسا نہ کرنا، ام شریک کے پاس مہمان بکثرت آتے ہیں،  
 میں مناسب نہیں سمجھتا کہ تمہاری اوزھنی (سر سے) گر جائے،  
 پانڈلیوں سے کپڑا ہٹ جائے، اور اجنبی لوگوں کی نظر پڑ جائے،  
 اور تمہیں ناگوار ہو تم اپنے چچا زاد بھائی عبداللہ بن عمرو بن ام  
 مکتوم کے پاس جا کر رہو، اور وہ بنی فہر میں تھے اور فہر قریش کی  
 ایک شاخ ہے، اور وہ اس قبیلہ میں سے تھے، جس سے فاطمہ  
 تھیں، حسب الحکم میں نے ابن ام مکتوم کے پاس جا کر زمانہ  
 عدت پورا کیا، جب عدت پوری ہو گئی تو حضور کے منادی کی  
 ایک روز آواز آئی ”الصلوة جامعة“ میں نکل کر مسجد کو چل دی  
 اور آپ کے ساتھ جا کر نماز پڑھی، اور میں عورتوں کی اس  
 صف میں شامل تھی، جو مردوں کی صف سے متصل تھی، جب  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے، تو مہر پر بیٹھ کر  
 مسکراتے ہوئے آپ نے فرمایا، ہر شخص اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا  
 رہے، پھر فرمایا، تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں روکا ہے؟



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتُهُ جَلَسَ عَلَى الْعَبْرِ وَهُوَ  
يُصَلِّي فَقَالَ لِيَلُومَ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ  
أَنْذِرُونِي لِمَ جَمَعْتُكُمْ فَأَلَوْا اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَعْلَمُ  
قَالَ إِنِّي وَاللَّهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ  
وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنْ تَسْمِعُوا الدَّارِيَّ كَأَنْ رَجُلًا  
نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ قِبَاعٌ وَأَسْلَمَ وَخَدَّيْنِي حَدِيثًا  
وَأَقْبَلَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مُسَبِّحِ الدَّجَالِ  
خَدَّيْنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بِخَرِيفَةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ  
رَجُلًا مِنْ لَحْمٍ وَخَدَامٍ فَلَقِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ  
شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ أُرْفِقُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي  
الْبَحْرِ حَتَّى مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَسَسُوا فِي أَقْرُبِ  
السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَهُمْ ذَابَّةٌ أَهْلَبُ  
كَثِيرِ الشَّعْرِ لَا يَذُرُونَ مَا قُبْلَهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ  
كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقَالُوا وَبِذَلِكَ مَا أَنْتَ فَضَلْتَ أَنَا  
لِحَسَّاسَةٍ قَالُوا وَمَا الْحَسَّاسَةُ قَالَتْ أَتَيْتُهَا الْقَوْمُ  
أَنْطَلَقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى  
خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمِعْتُ لَنَا رَجُلًا  
فَرَقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا  
مِرَاغًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَكْظَمُ إِنْسَانٍ  
رَأَيْنَاهُ قَطُّ حَقًّا وَأَسَدُهُ وَثَاقًا مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ  
إِلَى عُنُقِهِ مَا تَبَيَّنَ رُكُوتِهِ إِلَيَّ كَعُنُقِهِ بِالْخَنَازِيرِ  
فَلَمَّا وَبَيْتُ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُكُمْ عَلَى خَبَرِي  
فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ قَالُوا نَحْنُ أَنْاسٌ مِنَ الْغَرْبِ  
رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بِخَرِيفَةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِينَ  
أَعْلَمَ قَبِيلُ بَنِي الْمَوْجِ شَهْرًا ثُمَّ أُرْفِقْنَا إِلَى  
جَزِيرَتِكَ هَذِهِ فَجَسَسْنَا فِي أَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا  
الْجَزِيرَةَ فَلَقِينَا ذَابَّةً أَهْلَبُ كَثِيرِ الشَّعْرِ لَا  
يَذُرِي مَا قُبْلَهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقُلْنَا

صحابہ نے عرض کیا، اللہ و رسولہ اعلم، آپ نے فرمایا، خدا کی قسم  
میں نے تمہیں کسا چیز کی رغبت دلانے یا ڈرانے کے لئے جمع  
نہیں کیا، بلکہ اس لئے روکا ہے کہ تمہیں داری ایک نصرانی شخص  
تھا، اب آ کر انہوں نے مجھ سے بیعت کر لی، اور مشرف باسلام  
ہو گئے، اور انہوں نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا ہے، جو اس  
حدیث کے مطابق ہے جسے مسیح دجال کے متعلق میں نے تم  
سے بیان کیا تھا، تمہیں داری نے مجھ سے بیان کیا، کہ میں بنی لخم  
اور بنی جذام کے تیس آدمیوں کے ساتھ کشتی میں سوار ہوا،  
ایک مہینہ تک سمندر کے اندر موجیں ہم سے بازی کرتی  
رہیں، یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کے وقت ہم ایک  
جزیرہ میں جا گئے، یہ جزیرہ سمندر کے اندر تھا، سب چھوٹی  
کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرہ میں پہنچے، اتفاق سے وہاں ایک چنور ملا  
جس کے بال موٹے موٹے اور بہت لمبے تھے، بالوں کی کثرت  
سے اس کا آگ اور پیچھا معلوم نہ ہوتا تھا، ساتھیوں نے کہا اے  
کبیر! تو کون ہے؟ وہ بولا میں جسارہ (جاسوس) ہوں، لوگوں  
نے کہا کیسا جسارہ، کہنے لگا اس گرجا میں چلو، وہاں ایک آدمی  
ہے، جو تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے، جب اس نے آدمی کا نام  
لیا، تو ہم کو اس سے خوف ہونے لگا کہ کہیں یہ کوئی جن نہ ہو،  
ہم جلدی جلدی چل کر گرجا میں پہنچے، وہاں واقعی ایک بہت بڑا  
آدمی تھا، اتنا بڑا کہ مدت العمر میں اتنا بڑا آدمی ہم نے نہیں  
دیکھا، اس کے دونوں ہاتھ ملا کر گردن سے باندھ دیئے گئے  
تھے، اور رانوں سے لے کر ٹخنوں تک لوہے میں جکڑا ہوا تھا، ہم  
نے کہا، کبیر! تو کون ہے؟ وہ بولا میرا حال دریافت کرنے پر تم  
قادہ ہو ہی گئے ہو، تم مجھے یہ بتاؤ، کہ تم کون ہو؟ ہم نے کہا،  
عرب کے آدمی ہیں، کشتی میں سوار ہوئے تھے، سمندر میں اس  
زمانہ میں حد سے زیادہ جوش تھا، ایک مہینہ تک موجیں بازی  
کرتی رہیں، بالآخر ہم تمہارے جزیرہ میں پہنچ گئے، چھوٹی  
کشتیوں پر بیٹھ کر اس جزیرہ میں پہنچے، ایک چنور ملا، جس کے

وَبَلَّغَ مَا أَنْتَ فَقَاتَتْ أَنَا الْحَسَّاسَةُ قُنَّا وَمَا  
الْحَسَّاسَةُ قَالَتْ ااعْبُدُوا إِلَى هَذَا الرَّحْلِ فِي  
الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى عَيْبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ  
سِرَاعًا وَفَرَعْنَا مِنْهَا وَكُنَّا نَأْمَنُ أَنْ نَكُونَ  
مُسْطَافَةً فَقَالَ ااعْبُرُونِي عَنْ نَحْلِ نَيْسَانَ قُلْنَا  
عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَحْبِرُ قَالَ أَسْأَلُكُمْ عَنْ  
نَحْلِهَا هَلْ يُحْبِرُ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يُوشِكُ  
أَنْ لَا تُحْبِرَ قَالَ ااعْبُرُونِي عَنْ بُحْبِرَةِ الطَّبْرِ  
قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَحْبِرُ قَالَ هَلْ فِيهَا مَاءٌ  
قَالُوا هِيَ كَثِيرَةٌ الْمَاءُ قَالَ أَمَا إِنَّ مَاءَهَا  
يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ قَالَ ااعْبُرُونِي عَنْ عَيْنِ زَعْرَ  
قَالُوا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَحْبِرُ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ  
مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ  
هِيَ كَثِيرَةٌ الْمَاءُ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا قَالَ  
ااعْبُرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ قَالُوا قَدْ  
خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ أَقَاتَنُ الْعَرَبُ  
قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَحْبِرْتَاهُ أَنَّهُ قَدْ  
ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَبِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ قَالَ  
لَهُمْ قَدْ كَانَ ذَلِكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّ ذَلِكَ  
عَبْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُحْبِرُكُمْ عَنْهُ إِنِّي  
أَنَا السَّبِيحُ وَإِنِّي الْوَشِيكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي  
الْخُرُوجِ فَأَخْرَجَ فَأَسِيرُ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدْعُ  
قَرِيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ  
وَصَيْبَةَ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا  
أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا  
اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفَ صَلَّاتَا يَصُلُّنِي  
عَنْهَا وَإِنَّ عَلَيَّ كُلَّ نَجَسٍ مِنْهَا فَلَمَّا كُنَا  
يَحْرُسُونَهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

بالا سونے موٹے اور بکثرت تھے، ہالوں کی کثرت سے اس کا  
اگلا چھپا معلوم نہ ہوتا تھا، ہم نے کہا اسے تو کون ہے؟ بولا میں  
جسار ہوں، ہم نے کہا کیسا جسار، وہ بولا اس گرجا میں ایک  
فحص ہے، تم اس کے پاس جاؤ، وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہے، ہم  
تمہارے پاس جلدی جلدی آگئے، اور ڈرے کہیں وہ جنتی نہ ہو،  
وہ فحص بولا قریہ میسان کے نخلستان کی حالت تو بیان کرو، ہم  
نے کہا کیا کیفیت دریافت کرتے ہو، بولا میں اس کی کھجوروں  
کی حالت دریافت کرتا ہوں، کیا اس میں پھل آتے ہیں، ہم  
نے کہا ہاں، بولا سنو عنقریب اس میں پھل نہیں آئیں گے، پھر  
بولا مجھے بحیرہ طبریہ کی حالت بتاؤ، ہم نے کہا کیا حالت پوچھتے  
ہو، بولا کیا اس میں پانی ہے؟ ہم نے کہا ہاں اس میں بہت پانی  
ہے، بولا سنو عنقریب، اس کا پانی جاتا رہے گا، پھر بولا چشمہ زعر  
کی کیفیت تو بیان کرو، ہم نے کہا، اس کی کیا کیفیت پوچھتے ہو،  
بولا کیا اس میں پانی ہے؟ کیا وہاں کے لوگ اس چشمہ کے پانی  
سے کاشت کرتے ہیں، ہم نے کہا ہاں، اس میں بہت پانی ہے،  
اور وہاں کے باشندے اس کے پانی سے کاشت کرتے ہیں، پھر  
بولا مجھے امیوں کے نبی کی تو اطلاع دو، انہوں نے کہا، وہ مکہ سے  
ہجرت کر کے مدینہ آکر فروکش ہو گئے، بولا کیا عرب والے  
ان سے لڑے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں، بولا پھر کیا ہوا، ہم نے کہا، وہ  
اپنے ملحقہ حدود کے عربوں پر غالب آگئے، اور ان لوگوں نے  
ان کی اطاعت کر لی، بولا کیا ایسا ہو گیا، ہم نے کہا ہاں، وہ بولا  
سنو، یہ بات ان کے حق میں بہتر ہے کہ وہ پیغمبر کی اطاعت  
کریں، اب میں تم سے اپنا حال بیان کرتا ہوں کہ میں مسیح و جال  
ہوں، عنقریب مجھے نکلنے کی اجازت دی جائے گی، میں زمین پر  
پھروں گا اور چالیس رات میں مکہ اور مدینہ کے علاوہ ہر ایک  
مہستی پر جا کر اتروں گا، کیونکہ ان دونوں جگہ کا داخلہ مجھ پر حرام  
ہے، اگر میں ان دونوں میں کسی مقام پر داخل ہوتا چاہوں گا، تو  
فرشتہ برہنہ تلوار لے کر میرے سامنے آئے گا، پھر مجھے داخل



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمُحْصَرَّتِهِ فِي الْمَبْنَى هَذِهِ  
صَبِيَّةٌ هَذِهِ صَبِيَّةٌ هَذِهِ طَبِيبَةٌ يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَلَا هَلْ  
كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذَلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَإِنَّهُ  
أَتَعْنِي حَدِيثَ نَسِيمٍ أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ  
أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ أَنَا بَأَنَّهُ فِي  
بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْبَيْتِ لَا بَلَّ مِنْ قَبْلِ  
الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ  
قَبْلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَأَوْفَأَ بَيْنَهُ إِلَى الْمَشْرِقِ  
فَأَنْتَ فَحَفِظْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہونے سے روکے گا، اس کی ہر گھائی پر فرشتے پہرہ دار ہوں  
ہے، فاطمہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عصا  
مبارک کی بودی ممبر پر چھو کر فرمایا، یہ طیبہ ہے یہ طیبہ ہے، یہ  
طیبہ ہے، یعنی مدینہ، پھر فرمایا کیا میں نے تم سے پہلے یہ بیان نہ  
کر دیا تھا، صحابہ نے عرض کیا بیشک آپ نے بیان فرمایا تھا۔ پھر  
آپ نے فرمایا، مجھے نسیم کا قصہ پسند آیا، دجال اور مکہ و مدینہ کے  
متعلق جو چیز میں نے تم سے پہلے بیان کر دی تھی، یہ قصہ اس  
کے موافق ہے، خبردار ہو جاؤ، دجال، دریائے شام یا دریائے  
بحرین میں ہے؟ نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی  
طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے اور آپ نے مشرق کی  
طرف اشارہ کر کے فرمایا، فاطمہ کہتی ہیں میں نے یہ حدیث  
حضور سے یاد کر لی۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ مشرق بحر ہند ہے۔ ممکن ہے، دجال بحر ہند کے کسی جزیرہ میں ہو، اور اس کا یہاں ہونا قرین قیاس بھی ہے، نیز  
حیرت کا مضمون ہے کہ دجال مرد و تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دے اور اسے خیر اور بھلائی بتائے، اور آج کل کے زبان  
سے اسلام کا دعویٰ کرنے والے اور اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والے اس کے منکر ہوں (معاذ اللہ)۔

۲۶۶۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ  
حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهَجِيمِيُّ أَبُو عُثْمَانَ  
حَدَّثَنَا قُرَّةٌ حَدَّثَنَا سَيَّارُ أَبُو الْحَكَمِ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ  
قَالَ دَخَلْنَا عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قُبَيْسٍ فَأَتَتْحَفَنَا  
بِرُطَبٍ يُقَالُ لَهُ رُطَبُ ابْنِ طَابٍ وَأَمْتَقْنَا سَوْبَقَ  
سَلْبٍ فَسَأَلْتَهَا عَنِ الْمَطْلُوعَةِ ثَلَاثًا أَتَيْنَ نَعْتَهُ قَالَتْ  
طَلَّقَنِي بَعْلِي ثَلَاثًا فَأَذِنَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنْ أَعْتَدَ فِي أَهْلِي قَالَتْ فَتَوَدَّيَ فِي النَّاسِ  
إِنَّ الْعِصْلَاءَ جَامِعَةٌ قَالَتْ فَأَنْطَلَقْتُ فِيمَنْ انْطَلَقَ  
مِنَ النَّاسِ قَالَتْ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ مِنَ  
النِّسَاءِ وَهُوَ يَلِي الْمَوْخَرِ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ  
فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى  
الْعَبْرِ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ بَيْنِي عَمَّ لَتَسِيمِ الدَّارِي

۲۶۶۷- یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، ابو عثمان، قرہ، سیار ابو  
الحکم، شعبی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہا بنت قیس کے پاس گئے انہوں نے ہمیں تازہ کھجوریں دیں،  
جو ابن طاب کی کھجوروں کے نام سے مشہور تھیں، اور جو کاستو  
پلایا میں نے ان سے اس عورت کا حکم پوچھا، جسے تین طلاقیں  
دی گئی ہوں، اسے کہاں عدت گزارنی چاہئے، فرمایا مجھے میرے  
شوہر نے تین طلاقیں دے دی تھیں اور حضور نے مجھے گھر  
والوں میں عدت گزارنے کی اجازت دیدی تھی، (عدت کے  
بعد) ”المطلوۃ جلدۃ“ کی آواز آئی منجملہ دیگر لوگوں کے میں  
بھی نماز کو چل دی، اور عورتوں کی انگلی صنف میں جو مردوں کی  
پچھلی صنف سے متصل تھی نماز کے لئے کھڑی ہو گئی، بیان  
کرتی ہوں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور  
وہ ممبر پر خطبہ کے لئے شریف فرماتے تھے، آپ نے فرمایا کہ نسیم

داری کے چچازاد سمندر میں سوار ہوئے، بقیہ روایت حسب سابق ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ گویا میں حضور کو دیکھ رہی ہوں، آپ نے اپنی انگلی سے زمین کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا، یہ طیبہ ہے یعنی مدینہ۔

۲۶۶۸۔ حسن بن علی خلوانی، احمد بن عثمان، وہب بن جریر، بواسطہ اپنے والد، غیلان، شعبی، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ تمیم داری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر بیان کیا کہ میں سمندر میں سوار ہوا تھا، کشتی راستہ سے ہٹ گئی، میں جزیرہ میں جا پڑا، جزیرہ میں پانی تلاش کرنے کیلئے نکلا وہاں ایک آدمی سے ملاقات ہوئی جو لمبائی کی وجہ سے اپنے بالوں کو کھینچ رہا تھا، پھر سارا واقعہ بیان کیا اور اس میں یہ بھی بیان کیا کہ وہاں نے کہا، اُمّ مجھے نکلنے کی اجازت مل گئی، تو میں مدینہ کے علاوہ ہر ایک شہر کو پامال کر دوں گا، پھر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم داری کو لوگوں کے سامنے کھڑا کیا، انہوں نے سارا واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا، طیبہ یہی مدینہ ہے اور وہاں یہ ہی آدمی ہے۔

۲۶۶۹۔ ابو بکر بن اسحاق، یحییٰ بن کثیر، سفیر، ابو الزناد، شعبی حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہاجر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا، اے لوگو! مجھ سے تمیم داری نے بیان کیا ہے کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ سمندر میں ایک کشتی پر سوار تھے، وہ کشتی ٹوٹ گئی، ان میں سے بعض لوگ اسی کشتی کے ٹکڑوں پر بیٹھ کر ایک جزیرہ میں چلے گئے، جو کہ سمندر میں تھا، اور بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۲۶۷۰۔ علی بن حجر مہدی، ولید بن مسلم، ابو عمرو، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی ظہر، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رَكِبُوا فِي الْبَحْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثُ وَزَادَ فِيهِ قَالَتْ فَكُنَّا نَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاهْوَى بِمَحْضَرِهِ إِلَى الْأَرْضِ وَقَالَ هَذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِينَةَ \*

۲۶۶۸۔ وَحَدَّثَنَا أَحْسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّوْفَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ غِيلَانَ بْنَ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَدِمَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعِيمٌ الدَّارِيُّ فَأَخْبَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَكِبَ الْبَحْرَ فَتَأَقَّتْ بِهِ مَخِيتُهُ فَسَقَطَ إِلَى جَزِيرَةٍ فَخَرَجَ إِلَيْهَا يَلْتَمِسُ الْمَاءَ فَلَقِيَ بِنْتًا بِحَرٍّ شَعْرَةً وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثُ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَوْ قَدْ أَذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَدْ وَطِئْتُ الْبِلَادَ كُلَّهَا غَيْرَ ضِيَةٍ فَأَخْرَجَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّاسِ فَحَدَّثَهُمْ قَالَ هَذِهِ طَيْبَةُ وَذَلِكَ الْمَدِينَةُ \*

۲۶۶۹۔ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْجَزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَدَ عَلَى الْبَحْرِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ حَدَّثَنِي نَجِيمٌ الدَّارِيُّ أَنَّ أُنَاسًا مِنْ قَوْمِهِ كَانُوا فِي الْبَحْرِ فِي سَفِينَةٍ لَهُمْ فَأُكْسِرَتْ بِهِمْ فَرَكِبَ بَعْضُهُمْ عَلَى لَوْحٍ مِنَ الْأَوْحِ السَّفِينَةِ فَخَرَجُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثُ \*

۲۶۷۰۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو يَعْنِي



الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ  
خَدِيجِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَرٌ مِنْ بَنِي إِدْ قَالَ سَيَطُوهُ الدَّجَالُ إِلَّا  
مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَنَيْسَ نَقَبٌ مِنْ تَلْقَابِهَا إِلَّا خَلِيدُ  
الْمَعْدَنَةِ صَافِينَ تَحْرُسُهَا فَيَنْزِلُ بِالسَّبْحَةِ فَرَجُفُ  
الْمَدِينَةِ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ يَخْرُجُ إِلَيْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ  
وَمُنافِقٍ \*

۲۶۷۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ  
عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ  
أَنَسِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَبِأَيِّ سَبْحَةِ الْجُرُفِ  
فَيَضْرِبُ رِوَاغَهُ وَقَالَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ مُنافِقٍ  
وَمُنافِقَةٍ \*

(۳۹۱) بَاب فِي بَقِيَّةٍ مِنْ أَحَادِيثِ  
الدَّجَالِ \*

۲۶۷۲ - حَدَّثَنَا مَتَّصُورُ بْنُ أَبِي مُرَاجِمٍ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَّبِعُ الدَّجَالُ مِنَ يَهُودِ  
أَصْبَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الصَّالِسَةُ \*

۲۶۷۳ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
حُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي  
أَبُو الزَّيْبَرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ  
أَخْبَرْتَنِي أَنَّ شَرِيكَهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَقْرَأَنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَالِ  
فِي الْعِجَالِ قَالَتْ أُمُّ شَرِيكِ يَا رَسُولَ اللَّهِ

بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
مکہ اور مدینہ کے علاوہ کوئی شہر ایسا نہیں ہے، جہاں دجال نہ  
جائے، اور ان کے ہر راستہ پر فرشتے صف باتدھے کھڑے ہوں  
گے، اور حفاظت کریں گے، پھر وہاں اس سرزمین میں اترے  
گا، اور نہ یہ زمین مرتبہ کا پے گا اس سے جو اس میں کافر یا منافق  
ہوگا، وہ وہاں کے پاس چلا جائے گا۔

۴۶۱ - ابوبکر بن ابی شیبہ، یونس بن محمد، حماد بن سلمہ، اسحاق  
بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ  
عنه سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور حسب سابق روایت مروی ہے  
باقی اتنی زیادتی ہے کہ دجال اپنا خیمہ جرف کی شور زمین میں  
لگائے گا اور ہر ایک منافق مرد اور عورت اس کے پاس چلا جائے  
گا۔

باب (۳۹۱) دجال کے بیان کے متعلق بقیہ  
احادیث۔

۴۶۲ - منصور بن ابی مزاحم، یحییٰ بن حمزہ، اوزاعی، اسحاق بن  
عبد اللہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دجال کے  
ساتھ اصہبان کے ستر ہزار یہودی سید و چادریں اوڑھے ہوئے  
ساتھ ہو جائیں گے۔

۴۶۳ - ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج،  
ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت  
ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے  
کہ لوگ دجال سے پہاڑوں میں بھاگیں گے، ام شریک نے  
عرض کیا، یا رسول اللہ اس وقت عرب کے لوگ کہاں ہوں

کے؟ فرمایا عرب کے لوگ اس وقت بہت کم ہوں گے۔

۲۶۷۴۔ محمد بن بشر، عبد بن حمید، ابو عاصم، ابن جریر سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

فَأَمَّا الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَتْ هُمْ قَلِيلٌ \*

۲۶۷۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

۲۶۷۵۔ زبیر بن حرب، احمد بن اسحاق، عبد العزیز، ابوب حمید بن ہلال، ابو الدہماء اور ابو قتادہ وغیرہ چند حضرات سے روایت مروی ہے کہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ہشام بن عامر کے سامنے سے عمران بن حصین کے پاس جایا کرتے تھے ایک روز ہشام نے کہا، تم آگے بڑھ کر ایسے لوگوں کے پاس جایا کرتے ہو جو مجھ سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر نہیں ہوتے تھے اور نہ آپ کی احادیث کو مجھ سے زیادہ جانتے تھے، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ آدم علیہ السلام کے وقت سے لے کر قیامت تک کوئی مخلوق (فتنہ میں) جہاں سے بڑی نہیں ہے۔

۲۶۷۵۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْخَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ رَهْطٍ مِنْهُمْ أَبُو الدَّهْمَاءِ وَأَبُو قَتَادَةَ قَالُوا كُنَّا نَمُرُّ عَلَى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ نَأْتِي عِمْرَانَ ابْنَ حُصَيْنٍ فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ بِكُمْ لَتَجَاوِزُونِي إِلَى رَجُلٍ مَا كُنْتُمْ بِأَخْضَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي وَلَمَّا أَعْلَمَ بِحَدِيثِهِ مِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا يَبِينُ خَلْقَ آدَمَ إِلَى يَوْمِ السَّاعَةِ خَلْقَ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَالِ \*

۲۶۷۶۔ محمد بن حاتم، عبد اللہ بن جعفر، عبید اللہ بن عمرو، ابوب، حمید بن ہلال، کئی حضرات کی جماعت سے جن میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ہشام بن عامر سے گزر کر عمران بن حصین کے پاس جاتے تھے اور عبد العزیز بن مختار کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں ہے کہ کوئی معاملہ وہاں سے بڑا نہیں ہے۔

۲۶۷۶۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَمْرٍو عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَلَاثَةِ رَهْطٍ مِنْ قَوْمِهِ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالُوا كُنَّا نَمُرُّ عَلَى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ إِلَى عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُخْتَارٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَالِ \*

۲۶۷۷۔ یحییٰ بن ابوب، قتیبہ بن سعید، ابن عمر، اسمعیل، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چھ چیزوں کے ظہور سے پہلے نیک اعمال کی طرف سبقت کرو، آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا، دوسرے دھواں دھال، چوتھے دلبہ الارض، پانچویں موت، چھٹے قیامت۔

۲۶۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَتُونَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَبَا طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوِ الدُّخَانُ أَوِ الدَّجَالُ أَوِ الدَّابَّةُ أَوْ خَاصَّةٌ أَحَدِكُمْ أَوْ أَمْرٌ أَعَامَّةٌ \*



۲۶۷۸- حَدَّثَنَا أُمِّيَّةُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعَيْمِيُّ حَدَّثَنَا  
غَزِيْدُ بْنُ ذُوَيْمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحُسَيْنِ  
عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَّاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَبَا الدُّجَالِ  
وَالدُّخَانِ وَذَابَةِ الْأَرْضِ وَطُلُوعِ الشَّصْبِ مِنْ  
مَغْرِبِهَا وَأَمْرَ الْعَامَةِ وَخَوِيصَّةَ أَحَدِكُمْ \*

۲۶۷۹- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ  
الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ  
حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ \*

(۳۹۳) بَابُ فَضْلِ الْعِبَادَةِ فِي الْهَرَجِ \*

۲۶۸۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ  
بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ  
عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ  
عَنْ الْمُعَنَّى بْنِ زِيَادٍ رَدَّهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ رَدَّهُ  
إِلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرَجِ كَهَجْرَةِ الْيَمِّ \*

۲۶۸۱- وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ  
بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ \*

(۳۹۳) بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ \*

۲۶۸۲- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ بْنُ يَحْيَى ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْرَأُ

۲۶۷۸- امیہ بن سلیمان، یزید بن زریح، شعبہ، قتادہ، حسن،  
زیاد بن ریان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے  
ارشاد فرمایا، چھ چیزوں (۱) کے ظہور سے پہلے نیک اعمال کی  
طرف مہلت کرو، دجال، دھواں، واپس الارض، آفتاب کا  
مغرب سے طلوع ہونا، قیامت، موت۔

۲۶۷۹- زہیر بن حرب، محمد بن قس، عبدالصمد، ہمام، قتادہ  
سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے حدیث روایت کرتے  
ہیں۔

باب (۳۹۳) فتنہ و فساد کے زمانہ میں عبادت الہی  
کی فضیلت۔

۲۶۸۰- یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن زید، معقل بن زیاد، معاویہ بن  
قرہ، معقل بن یسار، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

(دوسری سند) قتیبہ بن سعید، حماد، معقل بن زیاد معاویہ بن  
قرہ، حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فتنے اور فساد کے  
زمانہ میں عبادت الہی کا ثواب میری طرف ہجرت کرنے کے  
برابر ہے۔

۲۶۸۱- ابو کامل، حماد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت  
مرد کیا ہے۔

باب (۳۹۳) قیامت کا قریب ہونا۔

۲۶۸۲- زہیر بن حرب، عبدالرحمن، شعبہ، علی بن اقمہ، ابو  
الاحوص، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا،  
قیامت قائم نہ ہوگی مگر بدترین لوگوں پر۔

(۱) مراد یہ ہے کہ ان علامات کے ظاہر ہونے سے پہلے اعمال صالحہ کر لو کیونکہ ان علامات کے ظاہر ہونے کے بعد اعمال صالحہ کا کرنا  
مشکل ہو گیا مقبول نہیں ہو گا۔

السَّاعَةُ إِنَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ \*

۲۶۸۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَالْفُظُّ لَهُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِإصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطَى وَهُوَ يَقُولُ يُعِثُّ أَنَا وَالسَّاعَةُ هَكَذَا \*

۲۶۸۳ - سعید بن منصور، یعقوب بن عبد الرحمن، عبد العزیز بن ابی حازم، ابو حازم، سہل بن سعد، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، (دوسری سند) قتیبہ، یعقوب، ابو حازم، سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ اس انگشت سے جو انگوٹھے اور درمیانی انگلی کے قریب ہے اشارہ کرتے ہوئے فرما رہے تھے کہ میں قیامت کے ساتھ اس طرح بھیجائیوں۔

(فائدہ) یعنی میرے بعد اور کوئی ہی نہیں آئے گا جس قیامت قائم ہو جائے گی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۶۸۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ نَشَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِثُّ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ فِي قِصَصِهِ كَقَضَلٍ إِسْتَدَاهُمَا عَنِّي الْآخَرَى فَلَا أُدْرِي أَذْكُرُهُ عَنْ أَنَسٍ أَوْ قَالَ قَتَادَةَ \*

۲۶۸۴ - محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے قتادہ سے سنا وہ اپنے قصہ میں کہتے تھے، جیسے ایک انگلی دوسری انگلی سے بڑی ہے۔ معلوم نہیں یہ چیز انہوں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ذکر کی یا اپنی رائے سے۔

۲۶۸۵ - وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ وَأَبَا التَّيَّاحِ يُحَدِّثَانِ أَنَّهُمَا سَجَعَا أَنَسًا يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعِثُّ أَنَا وَالسَّاعَةُ هَكَذَا وَفَرَنَ شُعْبَةُ يَمِينًا بِإصْبَعِهِ الْمُسَبَّحَةِ وَالْوُسْطَى بِحَكِيهِ \*

۲۶۸۵ - یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن خالد، شعبہ، قتادہ، ابو التیاح، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اور قیامت اس طرح مچوٹ کئے گئے ہیں، شعبہ نے اپنی شہادت اور درمیانی انگشت ملا کر بتایا۔

۲۶۸۶ - وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا \*

۲۶۸۶ - عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) محمد بن ولید، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو التیاح، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے۔



۲۶۸۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَمْزَةَ يَعْنِي الْمُضَيَّ وَأَبِي النَّجَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثِهِمْ \*

۲۶۸۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَعْبُدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ آتَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ وَضَمَّ السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى \*

۲۶۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كَرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الْأَعْرَابُ إِذَا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ مَنَى السَّاعَةَ فَتَنْظُرُ إِلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ فَقَالَ إِنْ يَعِشْ هَذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ قَامَتْ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ \*

۲۶۹۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَى تَقُومُ السَّاعَةُ وَعِنْدَهُ غَنَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَعِشْ هَذَا الْغَنَامُ فَعَسَى أَنْ لَا يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ \*

۲۶۹۱- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ خَرِيبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَمَرِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنَى تَقُومُ السَّاعَةُ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنْبَهُ ثُمَّ

۲۶۸۷- محمد بن بشار، ابن ابی عدی و شعبہ، حمزہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۶۸۸- ابو غسان، مسمر، بواسطہ اپنے والد، معبد، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت اس طرح مبعوث کئے گئے ہیں اور آپ نے شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا کر بتلایا۔

۲۶۸۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بدوی لوگ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوتے تو قیامت کے بارے میں دریافت کرتے تو آپ ان میں سے کم عمر کی طرف دیکھتے اور فرماتے، اگر یہ زندہ رہا، تو اس کے بوڑھے ہونے سے پہلے تمہاری قیامت (موت) قائم ہو جائے گی۔

۲۶۹۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، یونس بن محمد، حماد بن سلمہ، ثابت حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے دریافت کیا، قیامت کب آئے گی، اور اس وقت آپ کے پاس ایک انصاری لڑکا تھا، جسے محمد کہتے تھے، آپ نے فرمایا، اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو شاید بوڑھا نہ ہونے پاسے کہ قیامت قائم ہو جائے۔

۲۶۹۱- حجاج بن الشاعر، سلیمان بن حرب، حماد، معبد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی، آپ تھوڑی دیر خاموش رہے، پھر آپ نے از دشنوء کے لڑکے کی طرف دیکھا، جو آپ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا، آپ نے فرمایا، اگر یہ بچہ

زندہ رہا اور بوڑھا نہ ہوا، تو تیری قیامت قائم ہو جائے گی، ورنہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، یہ لڑکا ان دنوں میرے ہم  
عمروں میں سے تھا۔

۲۶۹۲۔ ہارون بن عبد اللہ، عفان بن مسلم، ہمام، قتادہ،  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مغیرہ بن  
عبید کا ایک لڑکا نکلا اور وہ میرے ساتھیوں میں سے تھا،  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر یہ زندہ رہا تو اس کے  
بوڑھا ہونے سے پہلے (ان لوگوں کی) قیامت (موت) آ  
جائے گی۔

۲۶۹۳۔ زبیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعرج  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت قائم ہو جائے گی، حالانکہ  
آدمی اپنی آدمی کا دودھ دھو رہا ہوگا، اس کے منہ تک اس کے  
دودھ کا برتن نہ پہنچا ہوگا، کہ قیامت قائم ہو جائے گی اور وہ  
آدمی کپڑا خرید و فروخت کر رہے ہوئے، ان کی بیچ پوری ہونے  
سے پہلے قیامت قائم ہو جائے گی، اور کوئی اپنا حوض درست کر  
رہا ہوگا اور ابھی ہٹانہ ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

باب (۳۹۴) دو نفلوں کے درمیان وقفہ۔

۲۶۹۴۔ ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو نفلوں کے درمیان چالیس کا  
فاصلہ ہوگا، لوگوں نے عرض کیا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
چالیس دن کا، انہوں نے کہا میں سمجھ نہیں کہہ سکتا، لوگوں نے  
کہا چالیس ماہ کا، انہوں نے کہا میں سمجھ نہیں کہہ سکتا، پھر  
حاضرین نے کہا، چالیس سال کا انہوں نے یہی جواب دیا، اس  
کے بعد آسمان سے پانی برسے گا، جس سے لوگ اس طرح آگیں  
گے، جیسے کہ ہنرہ اگتا ہے، انہوں نے کہا، انسان کے بدن میں  
ایک ہڈی کے علاوہ ہر چیز ٹھک جائے گی، اور وہ ہڈی ریڑھ کی ہے،

نَظَرُ إِلَى غُلَامٍ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ أَرْبَعِ شَوَاعِدَ فَقَالَ إِنَّ  
عُمَرَ هَذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْيَوْمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ قَالَ  
فَإِنْ أَنَسَ ذَلِكَ الْغُلَامُ مِنْ أَقْرَابِي يُؤْمِنُ

۲۶۹۲۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ  
أَنَسٍ قَالَ مَرَّ غُلَامٌ لِلْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَكَانَ مِنْ  
أَقْرَابِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ  
يُؤَخَّرُ هَذَا فَلَنْ يُدْرِكْهُ الْيَوْمُ حَتَّى تَقُومَ  
السَّاعَةُ

۲۶۹۳۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُلْقِي بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَحْلُبُ  
الْمَلْحَمَةَ فَمَا يَصِلُ الْإِنَاءُ إِلَى فِيهِ حَتَّى تَقُومَ  
وَالرَّجُلَانِ يَتَبَايَعَانِ الثُّوبَ فَمَا يَتَبَايَعَانِي حَتَّى  
تَقُومَ وَالرَّجُلُ يَلْطَفُ فِي حَوْضِهِ فَمَا يَصْلُو حَتَّى  
تَقُومَ

(۳۹۴) بَاب مَا بَيْنَ النَّفْعَتَيْنِ \*

۲۶۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ  
حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْعَتَيْنِ أَرْبَعُونَ قَالُوا يَا  
أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ أَيْتُ قَالُوا أَرْبَعُونَ  
شَهْرًا قَالَ أَيْتُ قَالُوا أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَيْتُ  
ثُمَّ يُنْزَلُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءٌ فَيُتْبَتُونَ كَمَا  
يُنْبِتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا  
يُنْبِي إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجَبُ الدُّنْيَا  
وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ \*



اسی سے قیامت کے دن لوگ پیدا ہوں گے۔

(فائدہ) انبیاء کرام اس سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اجزاء کو زمین پر حرام کر دیا ہے جیسا کہ متعدد احادیث میں اس کی تصریح موجود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۶۹۵- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
الْمُعْتَمِدُ يَعْنِي الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ  
الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُ التُّرَابَ  
إِنَّا عَجَبُ الدُّنْيَا مِنْهُ خَلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ \*

۲۶۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا  
مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْبَاشَرِ عَظْمًا  
لَا تَأْكُلُهُ الْأَرْضُ أَبَدًا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ  
قَالُوا أَيُّ عَظْمٍ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَجَبُ  
الدُّنْيَا \*

۲۶۹۵- قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ریزہ کی ہڈی کے علاوہ تمام انسان کے  
بدن کو زمین کھا جاتی ہے، اسی سے آدمی پہلے بنایا گیا ہے۔ اور  
اسی سے پھر جوڑا جائے گا۔

۲۶۹۶- محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، صحیفہ  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں سے روایت کرتے ہیں  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آدمی کے بدن میں  
ایک ہڈی ہے، جسے زمین کبھی نہیں کھاتی، اسی سے قیامت کے  
دن اسے جوڑا جائے گا، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا،  
یا رسول اللہ وہ کونسی ہڈی ہے؟ آپ نے فرمایا، ریزہ کی ہڈی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کِتَابُ الزُّهْدِ وَ الرِّقَائِقِ

۲۶۹۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَزِيُّ عَنْ الْعَنَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الدُّنْيَا مَبْعَثُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ \*

۲۶۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ  
قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُبَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ  
جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ

۲۶۹۷- قتیبہ بن سعید، عبد العزیز، عناء، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں  
انبیاء نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،  
دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے۔

۲۶۹۸- عبد اللہ بن مسلمہ، عیسان بن بلال، جعفر،  
بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں سے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالنُّسُوقِ  
 دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَنَفَتْهُ فَمَرَّ  
 بِحَذِي أَسْتِ مَيْتٍ فَتَنَّاوَلَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ  
 أَتَيْكُمْ يُحِبُّ أَنْ هَذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ فَقَالُوا مَا نَحِبُّ  
 أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِهِ قَالَ أَتَجِئُونَ أَنَّهُ  
 لَكُمْ قَالُوا وَاللَّهِ لَوْ كَانَ حَبًّا كَانَ عَيْبًا فِيهِ لِأَنَّهُ  
 أَسْتِ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيْتٌ فَقَالَ فَوَاللَّهِ لَللَّنْبَا  
 أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذَا عَلَيْكُمْ \*

۲۶۹۹- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ  
 وَابْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو السَّامِيُّ قَالَا  
 حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يُعْنِيَانِ الثَّقَفِيُّ عَنْ حُفَفَرٍ  
 عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ قَوْلُ  
 كَانَ حَبًّا كَانَ هَذَا الْمَكْنُوتُ بِهِ عَيْبًا \*

۲۷۰۰- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ  
 حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ أَنَّهَُا كُمْ التَّكَاثُرُ  
 قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا  
 ابْنَ آدَمَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَقْبَيْتُ أَوْ  
 لَبِيتُ فَأَبْلَيْتُ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ \*

(نہاں وہ) اور جو چھوڑ جاتا ہے وہ تیرا مل نہیں ہے، بلکہ تیرے وارثوں کا ہے۔

۲۷۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ  
 قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَقَالَا  
 جَمِيعًا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
 حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا  
 كُنْهٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

گزرے اور آپؐ غائب کے کسی حصہ کی طرف سے مدینہ منورہ آ  
 رہے تھے اور صحابہ آپؐ کے دونوں طرف یا ایک طرف تھے،  
 آپؐ نے ایک بھیڑ کو پیچھے چھوڑنے کا نواہر فرمایا اور آپؐ  
 نے اس کا کان پکڑ کر فرمایا، تم میں سے کون اسے ایک درہم میں  
 لیتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا، ہم اسے ایک درہم میں بھی  
 نہیں لیتے چاہتے، اور ہم اسے کیا کریں گے، فرمایا تم چاہتے ہو کہ یہ  
 یونہی مل جائے؟ حاضرین نے کہا، بخدا اگر یہ زندہ ہوتا، تب  
 بھی اس میں عیب ہے کہ اس کا ایک کان چھوٹا ہے دایہ تویہ مردہ  
 ہے، اسے کون لے گا، فرمایا بخدا اللہ کے نزدیک دنیا جیسا کہ یہ  
 تمہاری نظر میں ذلیل ہے، اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

۲۶۹۹- محمد بن ثنی، ابراہیم بن محمد، عبد الوہاب، حففر، بواسطہ  
 اپنے والد، حففر سے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، باقی  
 عبد الوہاب ثقفی کی روایت میں، قلو کان حیا کان هذا  
 انسکت بہ عیباً کالفاظ ہے (ترجمہ ایک ہی ہے)۔

۲۷۰۰- ہداب بن خالد، ہمام، قتادہ، مطرف اپنے والد سے  
 روایت کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
 آئے، آپؐ ”الہاکم الحکاثر“ پڑھ رہے تھے، آپؐ نے فرمایا، کہ  
 انسان میرا مال، میرا مال کرتا ہے، اے آدمی تیرا کیا مال ہے،  
 تیرا مال تو وہی ہے، جو تو نے کھایا اور فنا کیا، پہنا اور پرانا کیا،  
 صدقہ کیا، اور قضیہ ختم کیا۔

۲۷۰۱- محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابن ابی  
 عدی، سعید۔

(دوسری سند) ابن ثنی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد،  
 قتادہ، مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا اور ہمام کی



أَتَتْهُنَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ  
بِمَنْ خَذَلَتْهُنَّ

٢٧٠٢ - حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي  
حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ الْعَنْاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
يَكُونُ الْعَبْدُ مَالِي مَالِي إِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِي ثَلَاثُ مِائَةٍ  
شَكْلٍ فَاقْصُرْ أَوْ لَبَسْ فَأَبْلَى أَوْ أَنْعَضْ فَأَقْتَتَى وَمَا  
مَبْرُورٌ ذَلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكٌ لِلنَّاسِ \*

٢٧٠٣- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا  
ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي  
الْعَنَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مُثَلَّةً \*

٤٠٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُهَيْبَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيُرْجَعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ يَتَّبِعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيُرْجَعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ \*

٢٧٠٥ - حَدَّثَنِي حُرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
يَعْنِي ابْنَ حُرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التَّحِيَّيَّ أَخْبَرَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَيْبَانَ عَنْ عُرْوَةَ  
بِنِ الرُّبَيْعِ أَنَّ الْعِيسَى بْنَ مَحْمُودَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ  
بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَامِرٍ بِنِ لُؤْيٍ وَكَانَ  
شَهِيدًا بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ  
أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ بِأَمْرِ بَعْضِهَا  
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ  
صَالِحُ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَمَاءُ بِنِ

روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۷۰۲۔ سوید بن سعید، مفضل بن میسرہ، علاء بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بندہ میرا مال میرا مال کہتا ہے حالانکہ اس کے مال میں سے اس کی تین چیزیں ہیں جو کھایا اور ختم کیا، پہنا اور پرانا کیا اور جو راہ خدا میں خرچ کیا، وہ جمع کیا، اس کے سوا تو جانے والا اور لوگوں کے لئے چھوڑ جانے والا ہے۔

۷۰۳۔ ابو بکر بن اسحاق، ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، علاء بن عبد الرحمن سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۷۰۴۔ یحییٰ بن یحییٰ تميمی، زبیر بن حرب، ابن عیینہ، عبد اللہ بن ابی بکر، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، مردہ کے ساتھ عینا چیزیں جاتی ہیں، پھر دولٹ آتی ہیں اور ایک رو جاتی ہے، اس کے ساتھ اس کے گھروالے اور مال اور عین جاتا ہے تو گھروالے اور مال تو لوٹ آتے ہیں اور عمل رہ جاتا ہے۔

۷۰۵۔ حرملہ بن یحییٰ و ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، مسور بن مخزوم، عمرو بن عوف حلیف بنی عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور وہ جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ موجود تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو بحرین کی طرف وہاں کا جزیرہ لانے کے لئے روانہ کیا، اور آپؐ نے بحرین و ہلوں سے صلح کر لی تھی اور ان پر حضرت علاء بن حضرت کو حاکم بنا دیا تھا، پھر حضرت ابو عبیدہ بحرین سے وہ مال لے کر آئے، جب یہ خبر انصار کو ملی تو انہوں نے صبح کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ادا کی، جب آپؐ

۲۷۰۵۔ حرملہ بن یحییٰ و ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، مسور بن مخزوم، عمرو بن عوف حلیف بنی عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور وہ جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ موجود تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو بحرین کی طرف وہاں کا جزیہ لانے کے لئے روانہ کیا، اور آپؐ نے بحرین و ہلوں سے صلح کر لی تھی اور ان پر حضرت علاء بن حضرت کو حاکم بنا دیا تھا، پھر حضرت ابو عبیدہ بحرین سے وہ مال لے کر آئے، جب یہ خبر انصار کو ملی تو انہوں نے صبح کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ادا کی، جب آپؐ

لَحَضَرْتُمِي فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بَعَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ  
فَسَمِعَتْ أَنْصَارُ بَقْدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَقُوا صَلَاةَ  
الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا  
صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ  
فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَنَبَسَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حِينَ رَأَتْهُمْ ثُمَّ قَالَ أَضَلُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ ابْنَ  
عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا أَجَلُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَنْبِئُونِي وَأَمْلُوا مَا يَسْرُكُمُ فَإِنَّهُ  
مِنَ الْفَقْرِ أَحْسَنِي عَلَيْكُمْ وَلَكِنِّي أَحْسَنِي عَلَيْكُمْ  
أَنْ تُبَسِّطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا تُبَسِّطُ عَلَيَّ مَنْ  
كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوا كَمَا تَنَافَسُوا وَتَهْلِكُكُمْ  
كَمَا أَهْلَكْتَهُمْ

۲۷۰۶ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَنَظَلِيُّ  
وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ  
بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ  
أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كَمَا هُمَا عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ  
وَبِمِثْلِ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَتَهْلِكُكُمْ  
كَمَا أَهْلَكْتَهُمْ

۲۷۰۷ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْغَامِرِيُّ  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ  
الْحَارِثِ أَنَّ يَكْرُبَ بْنَ سَوَّادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ  
رَبَاحٍ هُوَ أَبُو فِرَاسٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
بْنِ الْغَاصِي حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ  
الْغَاصِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهُ قَالَ إِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّومُ أَيْ  
قَوْمُ أَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ نَحْنُ  
كَمَا أَمَرَنَا اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

نماز سے فارغ ہوئے تو انصار آپؐ کے سامنے ہوئے،  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھ کر قبم  
فرمایا پھر ارشاد فرمایا، میرا خیال ہے کہ تم نے سن لیا ہے، کہ  
ابو عبیدہ بحرین سے کچھ مال لے کر آئے ہیں، انہوں نے عرض  
کیا ہے شک یا رسول اللہؐ، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا، خوش ہو جاؤ اور امید رکھو اس چیز کی جو تمہیں  
میسر ہوگی، خدا کی قسم! مجھے تم پر فقیہی کا خوف نہیں ہے لیکن  
مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ تم دنیا تم پر کشادہ ہو جائے، جیسا کہ  
تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ ہوئی تھی، پھر ایک دوسرے سے  
حسد کرنے لگو، جیسے کہ تم سے پہلے لوگوں نے حسد کیا اور جیسے  
ان وہلاک کیا تھا، تم کو بھی ہلاک ویرا کر دے۔

۲۷۰۶ - حسن بن علی حنظلی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم،  
بواسطہ اپنے والد، صالح۔

(دوسری سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن، ابو الیمان شعیب،  
زہری سے یونس کی سند اور اس کی روایت کی طرح حدیث  
مردی ہے، باقی صالح کی روایت میں ہے کہ وہ تمہیں بھی غافل  
کر دے، جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں کو کیا۔

۲۷۰۷ - عمرو بن سواد، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکر  
بن سواد، یزید بن ربیع، حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت  
ہے، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے فرمایا، جب فارس اور روم فتح ہو جائیں گے، تو تمہارا کیا  
حال ہوگا، عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض  
کیا، ہم وہی کہیں گے، جس کا اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے  
(یعنی شمر اور حمد و شہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا اور کچھ نہیں کرو گے، ایک دوسرے سے رشک کرو گے،  
پھر باہم حسد کرو گے، پھر دوستوں سے لگاؤ پیدا کرو گے، اور پھر



وَسَمِعُوا أَوْ عَيَّرُوا ذَلِكُمْ تَنَافَسُونَ ثُمَّ تَنَحَّاسُونَ ثُمَّ تَتَذَكَّرُونَ ثُمَّ تَتَنَافَسُونَ أَوْ أَنْحُو ذَلِكُمْ ثُمَّ تَتَذَكَّرُونَ فِيهِ مَسَاكِينُ السُّهَاجِ بَيْنَ قَتْلِهِمْ وَتَحْيَاؤِهِمْ رَقَابِ نَعَصٍ \*

۲۶۹۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا قَتَلْنَا حَدَّثَنَا وَ قَالَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا فُطِرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مِنْ فَضْلٍ عَلَيْهِ فِي الثَّمَانِ وَالْخَمْسِ فَيَنْظُرُ إِلَى مَنْ هُوَ أَشَقُّ مِنْهُ مِنْ فَضْلٍ عَلَيْهِ \*

(نوع) تاکہ شکر خداوند کی کرے اور عموماً فضل و تقویٰ میں اپنے سے زیادہ کو دیکھنا چاہیے۔

۲۶۹۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ سَوَاءً \*

۲۶۹۰ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْفَضْلُ بْنُ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَحَدٌ أَنْ لَا تَزْعُمُوا نِعْمَةً اللَّهِ قَالِ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَلَيْهِمْ \*

۲۶۹۱ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا بِسَمْعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

و شکی کر دے، یا ایسا ہی تجھ اور شاہ فرما، پھر مساکین مہاجرین کے پاس جوڑے اور پھر ایک دوسرے کی گردن پر سوار کر دے (یعنی حاکم بنا دے)۔

۲۶۸۸ - یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید، معمر بن الزناد، عریق، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی دوسرے کو دیکھے، جو اس سے مال اور صورت میں بڑھ کر ہو، تو اسے بھی دیکھ لے، جو اس سے مال اور صورت میں کم ہو۔

۲۶۸۹ - محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو الزناد کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۶۹۰ - زبیر بن جرب، جریر۔  
(دوسری سند) ابو کریم، ابو معاویہ۔

(تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص کی طرف نظر نہ کرو، جو تم سے درجہ میں کم ہے، اس کی طرف نہ دیکھو، جو تم سے درجہ میں بلند ہے، کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں جو تم پر ہیں، انہیں حقیر نہ سمجھو گے۔

۲۶۹۱ - شیبان بن فروخ، ہمام، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، عبد الرحمن بن ابی عمر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے، کوڑھی، گنچا،

وَسَمِعَ يَقُولُ إِنَّ ثَلَاثَةً فِي نَجِي إِسْرَائِيلَ أَبْرَصَ  
وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى فَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَسْتَلِيَهُمْ فَبَغَتْ  
إِلَيْهِمْ مَلَكَ فَاتَى الْمَأْرُصَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ  
أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْ أَنَّ حَسَنَ وَجْهًا حَسَنًا  
وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِي قَدْ قَذَرَنِي النَّاسُ قَالَ  
فَمَسَحَهُ فَمَسَحَ عَنْهُ قَذَرَهُ وَأَعْطَانِي لَوْ أَنَّ حَسَنًا  
وَجْهًا حَسَنًا قَالَ فَاتَى الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ  
إِلَيَّ أَوْ قَالَ الْبَقْرُ شَكَتُ بِسَحْقٍ إِلَا أَنَّهُ الْمَأْرُصَ  
أَوْ الْأَقْرَعَ قَالَ أَخَذَهُمَا الْيَابِلُ وَقَالَ إِنَّا خَرُّ الْبَقْرُ  
قَالَ فَأَعْطَانِي نَاقَةً عَشْرَاءَ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ  
فِيهَا قَالَ فَاتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ  
إِلَيْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا الَّذِي  
قَدْ قَذَرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَمَسَحَ عَنْهُ  
وَأَعْطَانِي شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَاتَى الْمَالِ أَحَبُّ  
إِلَيْكَ قَالَ الْبَقْرُ فَأَعْطَانِي بَقْرَةً حَامِلًا فَقَالَ بَارَكَ  
اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَاتَى الْأَعْمَى فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ  
أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ أَنْ يَرُدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي  
فَأَبْصِرَ بِهِ النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ  
بَصَرَهُ قَالَ فَاتَى الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ  
فَأَعْطَانِي شَاةً وَإِلَادًا فَأَتَّبَعَ هَذَانِ وَوَلَدَ هَذَا قَالَ  
فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ مِنَ الْيَابِلِ وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْبَقْرِ  
وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْمَأْرُصَ  
فِي صُورِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مَسْكِينٌ قَدْ  
انْقَطَعَتْ جَبِي الْجَبَانُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِي  
الْيَوْمَ إِنْ بَالِغٌ ثُمَّ بَلَكَ أَسْأَلُكَ بِأَلَدِي أَنْعِظَاكَ  
الْمَوْتَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْعَمَالَ بَعِيرًا  
أَتَبْعُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ الْحَقُوقُ كَثِيرَةٌ  
فَقَالَ لَهُ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَفْزُوكَ

اندھا، اللہ تعالیٰ نے انہیں آزمانا چاہا، اس نے ایک فرشتہ بھیجا  
وہ کوڑھی کے پاس آیا، اور کہا، تجھے کوئی چیز زیادہ پیاری ہے؟  
اس نے کہا، اچھا رنگ، اچھی کھال، اور یہ بیماری چلی جائے، جس  
کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں، حضور نے فرمایا،  
فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا، تو اس کی گندمی دور ہوئی اور اسے  
اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی فرشتہ نے کہا، تجھے کونسا مال  
زیادہ پیارا ہے؟ اس نے کہا، اونٹ یا گائے، اسحاق ربوہ حدیث  
کو شک ہے، لیکن کوڑھی اور گنچے دونوں میں سے ایک نے  
اونٹ اور دوسرے نے گائے مانگی، چنانچہ اسے دس مہینہ کی  
گاہن اونٹنی دی، اس کے بعد فرشتہ نے کہا، اللہ تجھے اس میں  
برکت دے، حضور نے فرمایا، پھر فرشتہ گنچے کے پاس آیا اور کہا  
کہ کون سی چیز تجھے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا، تجھے بال اور یہ  
بیماری مجھ سے جاتی رہے، جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت  
کرتے ہیں، فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا، اس کی بیماری دور ہو  
گئی اور اچھے بال دیے گئے، فرشتہ نے کہا کونسا مال تجھے زیادہ پیارا  
ہے؟ اس نے کہا گائے، اسے گاہن گائے ملی، فرشتہ نے کہا، اللہ  
تجھے اس میں برکت دے، پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور کہا  
تجھے کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا، اللہ تعالیٰ مجھے روشنی دیدے،  
تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں، فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا اللہ  
نے اسے روشنی دیدی، فرشتہ بولنا، تجھے کونسا مال زیادہ پسند ہے؟  
وہ بولا بکری، تو اسے گاہن بکری ملی، چنانچہ اونٹنی، گائے اور  
بکری نے بچے دیے، اور ہوتے ہوتے کوڑھی کا اونٹوں سے  
جنگل بھر گیا اور گنچے کا گایوں سے، اور اندھے کا بکریوں سے،  
پھر مدت دراز کے بعد وہی فرشتہ اپنی پہلی صورت و شکل میں  
کوڑھی کے پاس آیا اور کہا محتاج آدمی ہوں اور سفر میں میرا تمام  
اسباب ختم ہو گیا اور آج منزل مقصود پر سوائے اللہ کی مدد اور  
تمہارے کرم کے چھٹا مشکل ہے، میں تجھ سے اس کے نام پر  
مانگتا ہوں جس نے تجھے اچھا رنگ، اچھی جلد، اور اونٹ کا مال دیا،



الْإِنْسَانُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ فَضْلًا إِنَّمَا وَرِثْتَ هَذَا  
الْمَالُ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا  
فَصَبِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ قَالٍ وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي  
صُورَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ  
مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَى هَذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا  
فَصَبِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ قَالٍ وَأَتَى الْأَعْمَى  
فِي صُورَتِهِ وَفَعَلَتْهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ  
سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بِي الْخِيَارُ فِي مَقَرِّي فَلَا بَلَاغَ  
لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بَكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ  
عَلَيْكَ بَصْرَكَ شَاءَ أَنْبَلُغَ بِنَا فِي مَقَرِّي فَقَالَ  
قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصْرِي فَخُذْ مَا  
شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللَّهِ لَأُحْيِيَنَّكَ الْيَوْمَ  
شَيْئًا أَخَذَتْهُ بِلَوٍ فَقَالَ أُمْسِكْ مَالِكَ فَإِنَّمَا  
أَجَلِيكُمْ فَقَدْ رَضِيَ عَنْكَ وَسُحِطَ عَلَى  
صَاحِبِكَ \*

صرف ایک اونٹ جو میرے سفر میں کام آئے، وہ بولا، حقوق  
بہت زیادہ ہیں، فرشتہ نے کہا میں تجھے پہچانتا ہوں، کیا تو محتاج  
کوڑھی نہیں تھا، لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے، پھر اللہ نے  
تجھے یہ مال دیا، وہ بولا میں نے تو یہ مال اپنے باپ دادا سے پایا ہے،  
فرشتہ نے کہا، اگر تو جھوٹا ہے، تو اللہ تجھے پہلے جیسا ہی کر دے،  
پھر فرشتہ منجے کے پاس اپنی سابقہ شکل و صورت میں آیا، پھر  
اس سے ویسا کہا، جو کوڑھی سے کہا تھا، اس نے بھی وہی جواب  
دیا، جو کوڑھی نے دیا تھا، فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہے، تو اللہ  
تجھے پہلے جیسا کر دے، پھر فرشتہ اندھے کے پاس اپنی سابقہ  
شکل و صورت میں آیا اور کہا محتاج مسافر ہوں، میرے سفر میں  
تمام وسائل منقطع ہو گئے، آج منزل پر پہنچنے سوائے اللہ کی مدد  
اور تیرے کرم کے مشکل ہے، میں تجھ سے اس خدا کے نام پر  
جس نے تجھے آنکھیں دی ہیں ایک بکری مانگتا ہوں، جو میرے  
سفر میں کام آئے، وہ بولا بیشک میں اندھا تھا، اللہ نے مجھے  
آنکھیں دیں، بخدا آج تو جو چیز راہ خدا میں لے گا، میں تیرا ہاتھ  
نہیں روکوں گا، فرشتہ نے کہا، تم اپنا مالی رہنے دو، تم تینوں آدمی  
آزمائے گئے، سو تم سے تو اللہ تعالیٰ راضی ہوا اور تمہارے  
دونوں ساتھیوں سے ناراض ہوا۔

(قائد) غنی سے نفس کا نفی ہوتا مراد ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے، غنی غنی، النفس، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۷۱۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبَّاسُ  
بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَالْأَلْفَطُ لِيَسْحَقُ قَالَ عَبَّاسُ  
حَدَّثَنَا وَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنْبَلِيُّ  
حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ حَدَّثَنِي عَدَامُ بْنُ سَعْدٍ  
قَالَ كَانَ مَعَهُ بَنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي إِيلِهِ فَجَاءَهُ  
أَيُّهُ عُمَرُ فَمَّا رَأَى مَعَهُ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ  
شَرِّ هَذَا الرَّأْسِ فَتَزَلَّ فَقَالَ لَهُ أُنْزِلْتَ فِي  
إِيَّتِكَ وَغَنَمِكَ وَتَرَكْتَ النَّاسَ يَتَنَازَعُونَ  
السُّلُوكَ بَيْنَهُمْ فَصَرَبَ مَعَهُ فِي صَدْرِهِ فَقَالَ

۱۲۷۴ - اسحاق بن ابراہیم، عباس بن عبد العظیم، ابو بکر حنفی،  
بکیر بن سمار، عامر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن  
ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اونٹوں میں آئے، اسٹن میں  
ان کا لڑکا عمر آیا، جب حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے  
دیکھا، تو فرمایا، میں اس سوار کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا  
ہوں جب وہ اترا تو کہنے لگا، تم اپنے اونٹوں اور بکریوں میں ہو،  
اور لوگوں کو چھوڑ دیا ہے، اور وہ سلطنت کے لئے بھگڑ رہے ہیں  
حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے سینے پر ہاتھ مارا،  
اور فرمایا، خاموش رہ، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سَكَتًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّجَنُّبِيَّ الْغَنِيِّ الْخَفِيِّ \*

۲۷۱۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْخَارِثِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَبِيصٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ جَوْحٍ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبْنُ بَشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَبِيصٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَقَدْ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلَّا وَرَقُ الْحَبْلَةِ وَهَذَا السَّمَرُ حَتَّى إِذَا أَحَدُنَا لَبِضَعَ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَرِّضُنِي عَلَى الدِّبِّ لَقَدْ عَيْتُ إِذَا وَضَعْتُ عَمِي وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ نُمَيْرٍ إِذَا \*

۲۷۱۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ حَتَّى إِذَا كَانَ أَحَدُنَا لَبِضَعَ كَمَا تَضَعُ الْغَنَى مَا يَحْبِطُهُ بَشِيءٌ \*

۲۷۱۵- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمِيرَةَ الْعَدَوِيِّ قَالَ خَطَبَنَا عُثْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنْتْ بِصَرْمٍ وَوَلَّتْ خَذَاءً وَلَمْ يَلْقَ مِنْهَا إِلَّا صَبَابَةً كَصَبَابَةِ الْيَأْنَاءِ فَنَصَابُهَا صَاجِبُهَا وَإِنِّكُمْ مُتَغَلِّبُونَ مِنْهَا إِلَى دَارِ لَا زَوَالَ لَهَا فَانْقَلِبُوا بِخَيْرٍ مَا يَحْضُرُكُمْ فَإِنَّهُ قَدْ ذَكَرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقَى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي

سے متفرق ہے تھے، اللہ تعالیٰ اپنے ان بندے کو دوست رکھتا ہے، جو پرہیزگار ہے، غنی ہے، اور ایسا کہ جس میں چھپا بیٹھا ہے۔

۲۷۱۳- یحییٰ بن حبیب، معتمر، اسماعیل، قیس، سعد، (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، یوحنا بن جوح، حدیثنا محمد بن عبد اللہ بن نمر، حدیثنا ابی و ابن بشر قالا حدیثنا اسماعیل عن قیس قال سمعت سعد بن ابی وقاص یقول واللہ انی لاول رجل من العرب رمی بسهم فی سبیل اللہ ولقد کنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لنا طعام نأکلہ الا ورق الحبلہ وهذا السمر حتی اذا احدنا لبضع کما تضع الشاة ثم اصبح بنو اسد تعرضننی علی الدب لقد عیت اذا وضعت عمی ولم یقل ابن نمیر اذا \*

۲۷۱۴- یحییٰ بن یحییٰ، وکیع، اسماعیل بن ابی خالد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں ہے حتی کہ ہم میں سے کوئی بکری کی طرح میٹنی کرنا تھا کہ اس میں کوئی چیز ملی ہوئی نہ ہوتی تھی۔

۲۷۱۵- شیبان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن بلال، خالد بن عمیر عدوی بیان کرتے ہیں کہ عتبہ بن غزوہ نے ہمیں خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی پھر فرمایا، اے بعد! آگاہ ہو جاؤ، دنیا نے اپنے ختم ہونے کی خبر دے دی، اور دنیا میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا، مگر جیسا کہ برتن میں کچھ بچا ہوا پانی رہ جاتا ہے، جسے اس کا صاحب چھوڑ دیتا ہے، تو دنیا سے ایسے گھر کی طرف جانے والے ہو، جسے پھر زوال نہیں، لہذا اپنے آگے اعمال صالحہ بھیج کر جاؤ، اس لئے کہ ہم سے بیان کیا گیا ہے، کہ پتھر جہنم کے ایک کنارے سے ان میں ڈالا جائے گا، اور ستر



فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا لَّا يُدْرِكُ لَهَا فَغَرًّا وَ وَاللَّهِ  
 لَنَمْلَأَنَّ اَفْجَعِيَّتَهُمْ وَلَقَدْ ذَكَرْنَا اَنْ مَّا بَيْنَ  
 مِصْرَائَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعَ الْحَبَةِ مَسِيرَةُ اَرْبَعِينَ  
 سَنَةً وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَقَطِيعٍ مِنَ  
 الزَّحَامِ وَلَقَدْ رَاْنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلٍ  
 اَللّٰهُ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ  
 الشَّجَرِ حَتّٰى فَرَحَتْ اَشْدَاقُنَا فَانْقَطَعَتْ بُرْدَةٌ  
 فَشَقَّقْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاتَّرَرْتُ  
 يَنْصُفُهَا وَاتَّرَرَ سَعْدٌ يَنْصُفُهَا فَمَا اَصْبَحَ الْيَوْمَ  
 مِنْ اَحَدٍ اِلَّا اَصْبَحَ اَمِيْرًا عَلٰى مِصْرَ مِنْ  
 الْاُمَصَارِ وَابْنِ اَعُوذٍ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ فِيْ نَفْسِيْ  
 غَضِيْبًا وَعِنْدَ اللّٰهِ صَغِيْرًا وَابْنَهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةً  
 قَطُّ اِلَّا تَنَاسَخَتْ حَتّٰى يَكُوْنَ آخِرُ عَاقِبَتِهَا  
 مُنْكَا فَسْتَخْبِرُوْنَ وَتُخْبَرُوْنَ اَلْاَمْرَاءُ بَعْدُنَا \*

۲۷۱۶ - وَحَدَّثَنِي اِسْحَقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيْبٍ  
 حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغْبِرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ  
 هِشَامٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمْرِوٍ وَقَدْ اُذِرَكَ الْحَاظِلِيَّةُ  
 قَالَ حُطْبُ عُنَيْةُ بْنُ غَزْوَانَ وَكَانَ اَمِيْرًا عَلٰى  
 الْبَصْرَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ شَيْبَانَ \*

۲۷۱۷ - وَحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْغَدَّاءِ  
 حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ قُرَّةِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ  
 هِشَامٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمْرِوٍ قَالَ سَمِعْتُ عُنَيْةَ بْنَ  
 غَزْوَانَ يَقُوْلُ لَقَدْ رَاْنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ  
 رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا طَعَامُنَا اِلَّا  
 وَرَقُ الْحَبَةِ حَتّٰى فَرَحَتْ اَشْدَاقُنَا \*

۲۷۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَمْرٍ حَدَّثَنَا  
 سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ

سال تک اس میں گر جا رہے گا، تب بھی اس کی نہ کوئی پہچان،  
 خدا کی قسم جہنم بھری جائے گی، کیا تم تعجب کرتے ہو، اور ہم  
 سے بیان کیا گیا کہ جنت کے ایک کنوئے سے دوسرے  
 کنوئے تک چالیس سال کی مسافت ہے، اور ایک دن ایسا آئے  
 گا، کہ جنت لوگوں کے هجوم سے بھری ہوئی اور تو نے دیکھا  
 ہوگا، میں ان سات میں سے ساتواں تھا، جو حضور کے ساتھ  
 تھا، ہمارا کھانا درختوں کے پتوں کے علاوہ اور کچھ نہ تھا، حتیٰ کہ  
 ہماری باجھیں زخمی ہو گئی تھیں۔ مجھے ایک چادر ملی، تو میں نے  
 اسے پھاڑ کر دو ٹکڑے کئے، ایک ٹکڑے کا میں نے تہ بند کیا اور  
 ایک کا سعد بن مالک نے اور آج ہم میں سے کوئی ایسا نہیں، جو  
 کسی شہر کا حاکم نہ ہو، اور میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں،  
 کہ اپنے کو بڑا سمجھوں اور خدا کے ہاں چھوٹا ہوں، اور یقیناً کسی  
 پیغمبر کی نبوت ہمیشہ نہیں رہی اور نبوت کا اثر بھی جاتا رہا اور  
 آخری انجام یہ ہوا کہ وہ سلطنت ہو گئی تم عنقریب ان امیروں  
 کا تجربہ کرو گے جو ہمارے بعد آئیں گے۔

۲۷۱۹ - اسحاق بن عمر بن سلیط، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن  
 ہلال، خالد بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور  
 انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا، کہ عقبہ بن غزوآن نے تقریر  
 کی اور وہ بصرہ کے حاکم تھے، بقیہ روایت شیبان کی روایت کی  
 طرح نقل کرتے ہیں۔

۲۷۲۰ - ابو کریب محمد بن العلاء، وکیع، قرہ بن خالد، حمید بن  
 ہلال، خالد بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے عقبہ بن غزوآن  
 سے سنا، دو فرما رہے تھے، مجھے کیا دکھائی دیتا ہے، میں ان سات  
 آدمیوں کا ساتواں تھا، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 ساتھ تھے اور ہمارا کھانا جلد درخت کے پتوں کے علاوہ کچھ  
 نہیں تھا۔

۲۷۲۱ - محمد بن ابی عمر، سفیان، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ  
 اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ تَرَى  
رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَا  
الشَّمْسِ فِي الظُّهْرِ لَيْسَتْ فِي مَنَاجِبَةٍ قَالُوا  
لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَا الْقَمَرِ لَيْسَتْ النَّجْمُ  
لَيْسَ فِي مَنَاجِبَةٍ قَالُوا لَا قَالَ قَوْلَانِي لِنَفْسِي  
بِنِدْبَةٍ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَا رَبِّكُمْ إِنَّا كَمَا  
تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَا أَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدُ  
فَيَقُولُ أَيُّ قُلُوبٍ أَكْرَمُكَ وَأَسْوَدُكَ وَأَزْوَاجُكَ  
وَأَسْحَرُكَ لَكَ الْخَيْلُ وَالْإِبِلُ وَأَذْرَكَ تَرَاسُ وَتَرْبَعُ  
فَيَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ أَفَطَلْتُ أَنْتَ مُلَاقِي  
فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي أَنَسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ  
يَلْقَى الثَّانِي فَيَقُولُ أَيُّ قُلُوبٍ أَكْرَمُكَ  
وَأَسْوَدُكَ وَأَزْوَاجُكَ وَأَسْحَرُكَ لَكَ الْخَيْلُ وَالْإِبِلُ  
وَأَذْرَكَ تَرَاسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ بَلَى أَيُّ رَبِّ  
فَيَقُولُ أَفَطَلْتُ أَنْتَ مُلَاقِي فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ  
فَوَيْ أَنَسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ  
فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَمْسَتْ بِلَكَ  
وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ  
وَتَصَلَّيْتُ وَبَيْتِي بِخَيْرِ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُولُ  
هَاهُنَا إِذَا قَالَ ثُمَّ يُخَالُ لَهُ الْآنَ نِعْتُ شَاهِدَنَا  
عَلَيْكَ وَتَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ  
عَلَيَّ فَيَحْتَمِلُ عَلَيَّ فِيهِ وَيُخَالُ لِفَجْدِهِ وَلَحْمِهِ  
وَعِظَامِهِ لَنُطْقِي فَتُطْلَقُ فَجِدُّهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ  
بِعَمَلِهِ وَذَلِكَ يُعْذَرُ مِنْ نَفْسِهِ وَذَلِكَ الْمُنَافِقُ  
وَذَلِكَ الَّذِي يَسْتَخْطُ اللَّهُ عَلَيْهِ \*

کہ صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ قیامت کے دن ہم اپنے  
رب کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا، کیا تمہیں آفتاب کو دوپہر  
کے وقت دیکھنے میں جب کہ بدلی نہ ہو، کچھ حجاب ہو تا ہے،  
صحابہ نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا کیا تمہیں چودھویں کا  
چاند دیکھنے میں جب کہ بدلی نہ ہو، کوئی رکاوٹ ہوتی ہے؟ صحابہ  
نے عرض کیا نہیں، فرمایا تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ  
میں میری جان ہے، کہ تمہیں اپنے رب کے دیدار میں کسی قسم  
کا حجاب نہ ہوگا، مگر جتنا کہ سورج اور چاند کے دیکھنے میں، اس  
کے بعد اللہ بندوں سے حساب لے گا اور فرمائے گا، اے فلاں  
کیا میں نے تجھے عزت نہیں دی اور سردار نہیں بنایا اور جوڑا  
نہیں دیا، اور گھوڑے اونٹ تیرے تابع نہیں کئے؟ وہ کہے گا  
ہاں، اللہ فرمائے گا کیا تجھے معلوم تھا کہ تجھے مجھ سے ملنا ہے؟ وہ  
کہے گا نہیں، اللہ فرمائے گا۔ تو اب ہم بھی تجھ کو بھول جاتے  
ہیں۔ جیسا تو نے ہمیں بھلا دیا، پھر دوسرے سے حساب لے گا  
اور فرمائے گا، اے فلاں کیا میں نے تجھے عزت نہیں دی،  
سردار نہیں بنایا، جوڑا نہیں دیا، اور گھوڑے اونٹ تیرے تابع  
نہیں کئے، اور تجھے چھوڑا اپنی قوم کی سرداری کرتا تھا، اور ان  
سے چوتھا حصہ لیتا تھا، وہ کہے گا ہاں، اللہ فرمائے گا، بھلا تجھے  
معلوم تھا کہ تو مجھے ملے گا؟ وہ کہے گا نہیں، اللہ فرمائے گا، اب  
میں تجھ کو بھلا دیتا ہوں، جیسا تو نے مجھے بھلایا، پھر تیسرے سے  
حساب لے گا، اور اسی طرح فرمائے گا، بتدو کہے گا، اے رب  
میں تیری کتاب پر، اور تیرے رسولوں پر ایمان الیا، میں نے  
نماز پڑھی اور روزہ رکھا، اور صدقہ دیا، اسی طرح اپنی تعریف  
کرے گا، جہاں تک ہو سکے گا، اس کے بعد فرمائے گا، دیکھ تیرا  
جھوٹ ابھی کھل جاتا ہے، آپ نے فرمایا پھر حکم ہو گا کہ ہم تجھ  
پر گواہ قائم کرتے ہیں، بندہ اپنے دل میں سوچے گا، مجھ پر کون  
گواہی دے گا؟ پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی، پھر اس کی  
ران، گوشت اور ہڈیوں کو حکم ہو گا کہ بولو، چنانچہ اس کی ران،



گوشت اور ہڈیاں اس کے اعمال کی گواہی دیں گی، اور یہ اس لئے ہو گا کہ اپنے نفس کی طرف سے کوئی عذر قائم نہ کر سکے، اور یہ منافق ہو گا اللہ تعالیٰ اس پر اپنے غصہ کا اظہار فرمائے گا۔

۲۷۱۹۔ ابو بکر بن النضر، ابو النضر، ہاشم بن قاسم، عبید اللہ الثعلبی، سفیان ثوری، عبید مکتب، فضیل، شعبی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے، اسٹن میں آپ بیٹے، آپ نے فرمایا، تم جانتے ہو، میں کس وجہ سے بندہ؟ ہم نے عرض کیا، اللہ و رسول اعظم، آپ نے فرمایا میں بندہ کی اس گفتگو سے جس رہا ہوں، جو وہ اپنے مالک سے کرتے گا، بندہ کہے گا، اے میرے مالک کیا تو مجھے ظلم سے پناہ نہیں دے چکا، اللہ فرمائے گا، ہاں، آپ نے فرمایا، پھر بندہ کہے گا کہ اپنے پر اپنی ذات کے علاوہ کسی کی گواہی جائز نہیں رکھتا، اللہ فرمائے گا، اچھا میری ہی ذات کی گواہی اور کراماتیں کی گواہی تجھ پر آج کے دن کفایت کرے گی، آپ نے فرمایا، پھر بندہ کے منہ پر صبر کر دی جائے گی اور اس کے ہاتھ پاؤں کو حکم ہو گا کہ بولو، وہ اس کے سارے اعمال بیان کر دیں گے، اس کے بعد بندہ کو بات کرنے کی اجازت دی جائے گی، تو بندہ اپنے ہاتھ پاؤں سے کہے گا، چھو دور ہو جاؤ، خدا کی ہر قسم پر ہو، میں تو تمہارے ہی لئے جھگڑا کرتا تھا۔

(فائدہ) یعنی درخ سے تہہ راہی بچانا منظور تھا، مگر اب تم خود اپنے گنہوں کا اعتراف کر بیٹھے۔

۲۷۲۰۔ زبیر بن حرب، محمد بن فضیل، بواسطہ اپنے والد، عمرو بن قعقاع، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دعا کی) اے العالمین محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اولاد کو بقدر کفاف روزی دے۔

۲۷۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زبیر بن حرب، وکیع، اعمش، عمارہ، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ

۲۷۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْأَشَجَعِيُّ عَنْ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمُكْتَبِ عَنْ فَضِيلٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكْتُ فَقَالَ هَلْ تَذَرُونَ مِمَّ أَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْنَمُ قَالَ مِمَّ مُحَاصِبَةُ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَقُولُ يَا رَبُّ أَلَمْ تُجَرِّبْنِي مِنَ الظُّلْمِ فَإِنْ يَقُولُ بَنِي قَالَ فَيَقُولُ فَإِنِّي لَا أُجِيرُ عَلَى نَفْسِي إِلَّا شَهِدًا مِنِّي قَالَ فَيَقُولُ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدًا وَالْكَرَامُ الْكَاتِبِينَ شُهُودًا قَالَ فَيَحْتَمُّ عَلَى فِيهِ فَيَقَارُ بِأَرْكَبِهِ أَنْطَبِي قَالَ فَتَعْلِقُ بِأَعْمَالِهِ قَالَ لِمَ يَحْتَمِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُنْكُهُمْ قَالَ فَيَقُولُ بَعْدًا لَكُمْ وَسُخْرًا فَعَنْكُمْ كُنْتُ أَنَا ضِلٌّ \*

۲۷۲۰۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قَوْنًا \*

۲۷۲۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعُمَرُو بْنُ الْفَيْدِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كَرِيمٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ

عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قَوَاتًا وَهِيَ رَوَايَةُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ \*  
۲۷۲۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَصْبَحِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ ذَكَرَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَهَذَا \*

(فائدہ) ضرورت کے موافق روزی دے تاکہ وہ تیری یاد سے غافل نہ ہوں۔

۲۷۲۳ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْتَحَقُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَدِيمِ الْمَدِينَةِ مِنْ طَعَامٍ يَرْثُلَا ثَلَاثَ لَيَالٍ تَبَاعًا حَتَّى قُبِضَ \*

(فائدہ) ہاوجودیکہ دین اور دنیا کی بادشاہت آپ کو حاصل تھی، اہلیم اردو قاجانہ و آئین۔

۲۷۲۴ - حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كَرَيْبٍ وَاسْتَحَقُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْأَخْوَانُ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تَبَاعًا مِنْ عَزْزٍ يَرْثُلُ حَتَّى مَضَى لَيْسَبِيهِ \*

۲۷۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَزْزٍ شَعِيرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

۲۷۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اللہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اولاد کو بقدر کفاف روزی دے، عمرو کی روایت میں "اللہم ارزق" ہے۔

۲۷۲۲ - ابو سعید بن ابراہیم، اعمش، عمارہ بن قعقاع سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں کفایا کا لفظ ہے۔

۲۷۲۳ - زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابراہیم، اسود، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سے آل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مدینہ منورہ آئے، کبھی بھی تین دن برابر گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے، یہاں تک کہ اس دارقالی سے رحلت فرما سکے۔

۲۷۲۴ - ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی بھی تین دن برابر گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے، یہاں تک کہ آپ یہاں سے رحلت فرما گئے۔

۲۷۲۵ - محمد بن شعیبہ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق، عبد الرحمن بن یزید، اسود، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی بھی دو دن برابر جو کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے، یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دارقالی سے رحلت فرما گئے۔

۲۷۲۶ - ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، عبد الرحمن بن



وَكَيْفَ عَنْ سَفِيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَبْرٍ بَرٍّ غَوِيٍّ ثَنَاتٍ \*

عائشہ، بواسطہ اپنے والد، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی بھی تمنا دن سے زیادہ برابر گئے ہوں کی ردی سے سیر نہیں ہوئے۔

۲۷۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا شَبِعَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَبْرٍ بَرٍّ غَوِيٍّ ثَنَاتٍ خَبِيٍّ مُضَيٍّ بِسَبِيهِه \*

۲۷۲۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمنا دن تک برابر ہوں کی ردی سے سیر نہیں ہوئے حتیٰ کہ آپ بھی رخصت فرما گئے۔

۲۷۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْفِيَنَّ مِنْ حَبْرٍ بَرٍّ إِذَا وَاحَدَهُمَا نَمْرٌ \*

۲۷۲۸- ابو کریب، مسعر، ہلال بن حمید، عروہ، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم دو دن تک یہوں کی ردی سے سیر نہیں ہوئے، مگر صرف ایک کھجور کھا ہوتی تھی۔

۲۷۲۹- حَدَّثَنَا عُسْرُو بْنُ الْقَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ وَيْحَيُّ بْنُ يَمَانَ حَدَّثَنَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ كُنَّا أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَمُكُّ مَتْرًا مَا نَسْتَوْفِدُ بَنَارَ إِنْ حَوَّ إِلَا الشَّعْرُ وَالْمَاءُ \*

۲۷۲۹- عمرو ناقد، عبدہ بن سلیمان، یحییٰ بن یمان، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ مہینہ مہینہ بھر تک آگ نہ سلاگاتے تھے، صرف کھجور اور پانی پر گزارہ کرتے۔

۲۷۳۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ وَأَبْنُ نَعْمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِنَّ كُنَّا لَنَمُكُّ وَنَمُّ بَذَكْرَ آلِ مُحَمَّدٍ وَزَادَ أَبُو كُرَيْبٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ ابْنِ نَعْمٍ إِنْ أَنْ يَأْتِيَنَا اللَّحِيمُ \*

۲۷۳۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو اسامہ، ابن نمیر، ہشام بن عروہ سے اس سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں آل محمد کا ذکر نہیں، باقی ابو کریب نے ابن نمیر سے اپنی روایت میں اتنی زیادتی نقل کی ہے، مگر یہ کہ کہیں سے نہ رے پاس گوشت آجاتا۔

۲۷۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغَلَاءِ عَنْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي رَفِيٍّ مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ فَوْ كَبِدَ إِبِلٍ شَطْرَ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ إِي فَانْكَلَتْ \*

۲۷۳۱- ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اور میرے برتن میں تھوڑے سے جو کے علاوہ اور کوئی چیز کھانے کے لئے کچھ نہیں تھی، بہت دنوں تک اسی میں سے کھاتی رہی ہیں نے

انہیں پایا تو وہ ختم ہو گئے۔

مِنْهُ حَتَّى طَلَّ عَلَيَّ فَكَلَّمَنِي فَقَتِي \*

(قائد) ہم اور نامعلوم اشیاء میں برکت زیادہ ہوتی ہے۔

۲۷۳۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ وَاللَّهِ يَا ابْنَ أُنْجَبَى ابْنِ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهَيْدَالِ ثُمَّ الْهَيْدَالِ ثُمَّ الْهَيْدَالِ ثَلَاثَةَ أَهْلٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُوْقِدَ فِي آيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ قَالَ قُلْتُ يَا عَالَةَ فَمَا كَانَ يُغِيْثُكُمْ قَالَتْ الْأَسْوَدَانِ السَّمُرُ وَالْمَاءُ لِأَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِوْرَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَانَتْ لَهُمْ مَنَاجِحُ فَكَانُوا يُرْسِلُونَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَتْبَانِهَا فَيَسْقِيْنَاهُ \*

۲۷۳۳ - حَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ أَحْمَدُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعَ مِنْ خَبَرٍ وَزَيْتٍ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ \*

۲۷۳۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَكِّيُّ الْعَطَّارُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَجَّابِيُّ عَنْ أُمِّ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوْفِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ شَبِعَ النَّاسُ مِنْ

۲۷۳۲ - یحییٰ بن یحییٰ، عبد العزیز بن ابی حازم، ابواسطہ اپنے والد، یزید بن رومان، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، خدا کی قسم اے میرے بھانجے، ہم ایک چاند دیکھتے، دوسرا دیکھتے، تیسرا دیکھتے، دو مہینے میں تین چاند دیکھ لیتے تھے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکانوں میں اس مدت تک آگ نہ جلتی میں نے عرض کیا، اے خالہ، پھر آپ کیا کھاتیں، انہوں نے فرمایا، کھجور اور پانی، البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ مسالے تھے، ان کے دودھ والے جانور تھے، تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دودھ بھیج دیتے، تو آپ ہمیں دودھ پلا دیتے۔

۲۷۳۳ - ابو القاسم احمد، ابو صخر، یزید بن عبد اللہ، ابن قسیط، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے اور آپ ایک دن میں دو مرتبہ روئی اور زیتون کے تیل تک سے بھی سیر نہیں ہوئے۔

۲۷۳۴ - یحییٰ بن یحییٰ، داؤد بن عبد الرحمن، منصور، اپنی والدہ سے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (دوسری سند) سعید بن منصور، داؤد بن عبد الرحمن منصور بن عبد الرحمن، صفیہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے اور لوگ اس وقت تک پانی اور کھجور ہی سے سیر ہوتے تھے۔



الْأَسْوَدَيْنِ النَّصْرَ وَالْمَاءَ \*

۲۷۳۵ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ الْمَاءَ وَالشَّيْبَ \*

۲۷۳۵۔ محمد بن مثنیٰ، عبد الرحمن، سفیان، منصور، صفیہ، ام المؤمنین، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے اور ہم اس وقت تک کھجور اور پانی پی سے سیر ہوتے تھے۔

۲۷۳۶ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الْأَشَجِيُّ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ كِتَابُهُمَا عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ فِي خِلَافِهِمَا عَنْ سُفْيَانَ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ \*

۲۷۳۶۔ ابو کریب، اشجعی (دوسری سند) نصر بن علی، ابواحمد، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی سفیان سے ان دونوں روایتوں میں ہے کہ ہم کھجور اور پانی سے بھی سیر نہیں ہوتے تھے۔

۲۷۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ عَمِيْنٍ الْفَزَارِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَ قَالَ ابْنُ عِبَادٍ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَبِي هُرَيْرَةَ مَا أَشْبَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بَدَاغًا مِنْ خَبَرٍ جَنْطَلَةٍ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا \*

۲۷۳۷۔ محمد بن عباد، ابن ابی عمر، مروان، یزید، ابو حازم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جان ہے اور ابن عباد نے والذی نفسی بیدہ ہریرہ کے لفظ روایت کئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھروالوں کو تین دن متواتر کھجور کی روٹی سے سیر نہیں کیا۔ حتیٰ کہ آپ اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔

۲۷۳۸ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُشِيرُ بِإصْبَعِهِ مِرَارًا يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا شَبِعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بَدَاغًا مِنْ خَبَرٍ جَنْطَلَةٍ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا \*

۲۷۳۸۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، یزید بن کيسان، ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا، وہ اپنی انگلیوں سے بار بار اشارہ کر کے فرماتے تھے، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جان ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے گھروالے کبھی تین دن پے در پے گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہو سکے، حتیٰ کہ آپ اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔

۲۷۳۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِبْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ السُّنْمُ فِي خَعَامٍ وَتَرَابٍ مَا شَبِعْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ فَيْتَكُمْ صَلَّى

۲۷۳۹۔ قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو الاحوص، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے، کیا تم کھاتے اور پیتے نہیں، جو کہ چاہتے ہو اور میں نے تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ انہیں

خراب کھجور بھی پیٹ بھر کر نہیں سہی تھی۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الذَّلَالِ مَا بَسْنَا بِهِ  
بَطْنَهُ وَفَقِيَّةٌ لَمْ يَذْكُرْ بِهِ \*

۲۷۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا بَحْثُ  
بْنِ إِدْمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ  
إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُطَّلِبِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ كَلَاهُمَا  
عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوَهُ وَرَأَاهُ فِي حَدِيثٍ  
زُهَيْرٍ وَمَا تَرُصُونَ ذُو الْأَوَانِ الثَّمَرِ وَالزُّبْدِ \*

۲۷۴۱ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ  
بَشَّارٍ وَالثَّلَافُظِيُّ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ  
قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَخْطُبُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ  
مَا أَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْيَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُفُ الْيَوْمَ  
يَلْبِسُ مَا يَجِدُ دَقْلًا يَمْنَاهُ بِهِ بَطْنُهُ \*

۲۷۴۲ - حَدَّثَنِي أَبُو الصَّاهِرِ أَخْبَدُ بْنُ عَمْرٍو  
بْنِ سَرِيحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ  
سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ  
فَقَالَ أَلَسْنَا مِنْ فَقَرَاءِ الْمُطَاهِرِينَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ  
اللَّهِ أَلَيْسَ امْرَأَةٌ تَأْوِي بِابْنَتِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَلَيْسَ  
مُسْكِنٌ نُسْكُنُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ  
قَالَ قَالَتْ بَنِي عَادِمٍ مَا قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْمُلُوكِ قَالَ  
أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَجَاءَ ثَلَاثَةٌ نَفَرٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ وَأَنَا عَنْدَهُ فَقَالُوا يَا أَبَا  
مُحَمَّدٍ إِنَّا وَاللَّهِ مَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ لَنَا نَفَقَةٌ  
وَلَا ذَاتَةٌ وَلَا مَتَاعٌ فَقَالَ لَهُمْ مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ  
رَجَعْتُمْ إِلَيْنَا فَأَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَشْرِي اللَّهُ لَكُمْ وَإِنْ  
شِئْتُمْ ذَكَرْنَا أَمْرَكُمْ بِالْمُسْلِمَانِ وَإِنْ شِئْتُمْ

۲۷۴۰ - محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، زہیر، (دوسری سند)  
اسحاق بن ابراہیم، طائی، اسرائیل، سناک سے اسی سند کے  
ساتھ روایت مروی ہے باقی اس میں یہ ہے کہ عمر انہیں قسمی  
کھجور اور مسک کے بغیر راضی نہیں ہوتے۔

۲۷۴۱ - محمد بن عقی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سناک بن  
عرب، نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ میں فرما رہے تھے کہ  
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لوگوں نے جو دنیا  
حاصل کر لی ہے اس کا ذکر کیا، پھر فرمایا کہ میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ سارا دن بھوک کی  
وجہ سے بیقرار رہتے تھے۔ آپ کو خراب کھجور تک نہ ملتی، جس  
سے سیر ہو چکے۔

۲۷۴۲ - ابو الظاہر، ابن وہب، ابو ہانی، ابو عبد الرحمن حبلی،  
حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک  
شخص نے پوچھا، کیا ہم فقراء المطاہرین میں سے نہیں، حضرت  
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تیری بیوی ہے۔ جس کے  
پاس تو رہتا ہے؟ وہ بولا ہاں، عبد اللہ نے فرمایا، تیرا گھر بھی ہے،  
جس میں تو رہتا ہے؟ اس نے کہا، جی ہاں، عبد اللہ نے فرمایا، پھر  
تو، تو امیروں میں سے ہے، وہ بولا میرا ایک خادم بھی ہے،  
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، پھر تو، تو بادشاہوں میں  
سے ہے، ابو عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ تین آدمی عبد اللہ  
بن عمرو بن العاص کے پاس آئے اور میں ان کے پاس موجود تھا،  
وہ بولے، اے ابو محمد خدا کی قسم ہمیں کوئی چیز میسر نہیں، نہ  
خرچ، نہ سواری اور نہ اسباب، عبد اللہ نے کہا، جو تم چاہو، سو  
کرو، اگر چاہتے ہو، تو ہمارے پاس چلے آؤ، ہم تمہیں دو دیں گے،  
یو اللہ تعالیٰ نے تو بڑی قدرت میں لکھ دیا ہے، اور اگر مرضی ہو، تو



صَبَرْتُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فَقْرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْخَنَةِ بَارْبَعِينَ خَرِيفًا قَالُوا فَإِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْأَلُ شَيْئًا \*

(۳۹۵) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الدُّخُولِ عَلَى أَهْلِ الْحِجْرِ إِلَّا مَنِ يَدْخُلُ بِإِذْنِهِ \*

۲۷۴۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي أَيُّوبَ وَفُتَيْهُ بْنُ سَعِيدٍ وَغُلَيْبُ بْنُ حُجْرٍ حَمِيصًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْحَضْرِيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ فَإِن رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذِّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بِأَكْبَرٍ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا فَأَكْبَرُ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ \*

۲۷۴۴ - حَدَّثَنِي خُرَّمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَهُوَ يَذْكُرُ الْحِجْرَ مَسَاكِينَ ثَمُودَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحِجْرِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بِأَكْبَرٍ حَذَرًا أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ ثُمَّ رَجَزَ فَأَسْرَعَ حَتَّى خَلَفَهَا \*

۲۷۴۵ - حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ زَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہم تمہارا ذکر بادشاہ سے کریں اور اگر چاہو، تو صبر کرو، اس لئے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے، نتائج مہاجرین مالداروں سے چالیس سال قبل (جنت میں) جائیں گے، وہ دیوالے ہم مہر کرتے ہیں، اور کچھ نہیں، نکلتے۔

باب (۳۸۵) قوم ثمود کے گھروں پر سے روتے ہوئے گزرنے کا بیان۔

۲۷۴۳ - یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، غلی بن جبر، اسماعیل، عبد اللہ بن دینار، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب حجر کے بارے میں ارشاد فرمایا، ان عذاب والے لوگوں (کے گھروں) پر سے نہ گزرو مگر روتے ہوئے، اور اگر روانہ آئے تو پھر وہاں سے نہ گزرو کیسی ایسا نہ ہو، کہ تم پر بھی وہ عذاب مسلط ہو جائے، جو ان پر مسلط ہوا تھا، (جس سے وہ ہلاک ہو گئے)۔

۲۷۴۴ - حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قوم ثمود کے مقام پر سے گزرے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا ظالموں کے مکانات سے روتے ہوئے گزرو اور اس سے بچو، کہ کہیں تمہیں بھی وہ عذاب نہ ہو، جو انہیں ہوا تھا، پھر آپ نے اپنی سواری کو ذات کر جلدی چلایا، یہاں تک کہ حجر پیچھے رہ گیا۔

۲۷۴۵ - حکم بن موسیٰ، شعیب بن اسحاق، عبید اللہ، زافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیا، ثمود پر اترے، انہوں نے وہاں کے کوؤں کا پیٹنے کے لئے پانی لیا، اور

وَسَبَّ عَلَى الْحِجْرِ أَرْضٍ ثَمُودَ فَاسْتَقُوا مِنْ  
آبَارِهَا وَغَضِبُوا بِهِ الْعَجِينَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُهْرِيقُوا مَا اسْتَقُوا  
وَيَغْلِفُوا الْبَابَ الْعَجِينَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوا مِنْ  
الْبُيْرِ الَّتِي كَانَتْ تَرُدُّهَا الْمُنَافَةُ \*

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، معلوم ہو کہ ظالمین کے دیار میں حضورؐ اور مراقبہ کے ساتھ چلنے اور جلد و بال سے نکل جانے اور دہاں کی کوئی چیز استعمال بھی نہ کرے (نووی جلد ۳ ص ۱۱۱)۔

٢٧٤٦- وَخَذْنَاهُ إِسْحَاقَ بْنِ مُوسَى  
الْأَنْصَارِيِّ خَدْنَاهُ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ خَدْنَاهُ عُبَيْدُ  
الْمَدِّ بِهَذَا الْإِسْمِ مِثْلَهُ غَيْرُ أَنَّهُ قَالَ فَاسْتَقُوا مِنِّي  
بِشَارَهَا وَاعْتَمَحُوا بِهِ \*

(٣٩٦) بَابُ الْإِحْسَانِ إِلَى النَّارِ مَلَّةٍ  
وَالْمُسْكِينِ وَالْيَتِيمِ \*

٢٧٤٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْنَمَةَ بْنِ  
قُتَيْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي  
الْمُعْتَبِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ  
وَالْمُسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَحْسَنُهُ  
قَالَ وَكَالْقَاتِمِ لَا يَفْتَرُ وَكَالضَّائِمِ لَا يَفْطُرُ \*

٢٧٤٨ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْغَيْثِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفِيلُ السُّيَمِ لَهُ أَوْ بَغِيرُهُ إِنَّمَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَأَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّجَّابَةِ وَالْوَسْطَى

(٣٩٧) بَابُ فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ \*

٢٧٤٩ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ

اس پانی سے آنا گونہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس پانی کے بہاؤ دینے کا، جو پینے کے لئے لیا تھا، حکم دیا اور یہ کہ آناؤتوں کو کھڑا دیا جائے، اور فرمایا کہ پانی اس کنویں سے لیں، جس پر حضرت صالحہ کی اونٹنی آئی تھی۔

۲۷۴۔ اسحاق بن موسیٰ، انس بن عیاض، عبید اللہ سے اسی  
سنہ کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے باقی اس میں یہ ہے  
کہ اس سے پانی پیا اور اس نے آنا بھی گوندھا۔

باب (۳۹۶) بیوہ، مسکین اور یتیم کے ساتھ احسان و سلوک کرنا۔

۷۷۲۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، مالک و ثور بن زید، ابو  
المنعیت، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا: یوزر حبوں  
اور مسکینوں پر کوشش کرنے والا مثل مجاہد فی سبیل اللہ کے  
ہے اور یہ بھی فرمایا: وہ اس قائم کی طرح ہے، جو نہ ٹھکے اور اس  
قائم کی طرح ہے جو اظہار نہ کرے۔

۸۷۷-۲۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن عیسیٰ، مالک، ثور بن زید، ابو الخیث، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، یتیم کا قرہی رشتہ دہرایا جنسی دیکھ بھال کرنے والا، میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے، مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہادت کی، نفلی اور درمیانی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا۔

باب (۲۹۷) مسجد بنانے کی فضیلت

۲۷۴۹۔ ہارون شاہ سعید، احمد بن علیؒ، ابن وہب، عمر و بن



وَأَحْمَدُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو وَهَبٍ أَخْبَرَنِي  
عُمَرُ بْنُ هُوَيْرٍ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ مُكَيَّةٍ حَدَّثَهُ أَنَّ  
عَصَبِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ  
اللَّهِ الْخَوْلَانِيَّ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ  
عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ قَدْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
مَنْ بَنَى مَسْجِدًا قَالَ يُكَبِّرُ حَبِيبٌ أَنَّهُ قَالَ يَنْتَفِي  
بِهِ وَحَدَّثَ اللَّهُ بَنِي اللَّهِ لَهُ مِثْلُهُ فِي الْجَنَّةِ وَفِي رِوَايَةٍ  
هَارُونَ بْنُ أَبِي اللَّهِ لَهُ يَتَا فِي الْجَنَّةِ \*

۲۷۷۵ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ  
الْمُنْشِي كِلَاهُمَا عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى  
حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَبِيدِ بْنُ  
جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ  
عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَّرَ النَّاسُ  
ذَلِكَ وَأَحْبَبُوا أَنْ يَذَّعُوهُ عَلَى هَيْبَتِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى  
مَسْجِدًا لِلَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ \*

۲۷۷۶ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
الْحَضَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَنْفِي وَعَبْدُ الْمَلِكِ  
بْنُ الصَّبَّاحِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْحَكِيمِ بْنِ  
جَعْفَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا بَنَى  
اللَّهُ لَهُ يَتَا فِي الْجَنَّةِ \*

(۳۹۸) بَابُ فَضْلِ الْإِنْفَاقِ عَلَى الْمَسَاكِينِ

وَأَبْنِ السَّبِيلِ \*

۲۷۷۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ  
بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ

حَارِثُ، بَكِيرُ، عَامِرُ بْنُ عَمِيرٍ، عَبْدِ اللَّهِ خَوْلَانِيٌّ بَيَانُ كَرْتِے ہیں کہ  
جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو توڑ کر بنایا، تو لوگوں نے ان کے  
حق میں باتیں کیں، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا،  
تم نے بہت باتیں بنائیں اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے کہ جو شخص ایک مسجد  
خالص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے بنادے، تو اللہ تعالیٰ اس  
کے لئے جنت میں اس جیسا ایک مکان بنائے گا، اور ہارون کی  
روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ جنت میں ایک مکان بنادے گا۔

۲۷۷۸ - زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، مُحَمَّدُ بْنُ ثَنِيٍّ، ضَحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ،  
عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، بِوَسْطِے اپنے والد، مُحَمَّدُ بْنُ لَبِيدٍ بَيَانُ كَرْتِے  
ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب  
مسجد نبویؐ بنانے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے اسے برا جانا اور اس  
بات کو پسند کیا کہ مسجد اسی حالت پر رہے، انہوں نے کہا میں  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے جو  
شخص اللہ تعالیٰ کے لئے ایک مسجد بنادے، اللہ تعالیٰ اس کے  
لئے جنت میں اس جیسا ایک گھر بنائے گا۔

۲۷۷۹ - إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَبُو بَكْرٍ بْنُ الْحَنْفِي، عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ صَبَّاحٍ  
عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے  
ہیں، باقی دونوں روایتوں میں ہے، کہ اللہ رب العزت، اس  
کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے۔

بَابُ (۳۹۸) مَسَاكِينِ اور مسافروں پر خرچ

کرنے کی فضیلت کا بیان!

۲۷۸۰ - أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ،  
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، وَهَبُ بْنُ كَيْسَانَ، عُمَيْرُ بْنُ لَيْثٍ،

بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُثَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَبَأَ رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْمُ حَدِيقَةٍ فَلَمَّا فَتَحَهَا ذَلِكَ السَّحَابُ فَاقْرَعَ مَاءَهُ فِي سَحْرَةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشَّرَاحِ قَدْ اسْتَوْعَبَتْ ذَلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَبِعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُخَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فَلَانٌ يَلَاسِمُ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنْ اسْمِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هَذَا مَأْوَاهُ يَقُولُ اسْمِي حَدِيقَةُ فَلَانٍ يَا سَمِيعُ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ آمَنَّا إِذْ قُلْتَ هَذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَيْ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثَلَاثِهِ وَأَكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثَلَاثًا وَأَرُدُّ فِيهَا ثَلَاثَةً\*

۲۷۵۳ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ الضُّبِّيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَأَجْعَلُ ثَنَّهُ فِي الْمَسَاكِينِ وَالسَّائِلِينَ وَآثِنِ السَّيْلِ\*

(۳۹۹) بَابُ تَحْرِيمِ الرِّبَاءِ \*

۲۷۵۴ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ایک مرتبہ جنگل میں ایک آدمی تھا، اس نے بادل میں سے ایک آواز سنی کہ فلاں کے باغ کو سیراب کر دے، چنانچہ بادل ایک طرف چلا، اور ایک پتھریلی زمین میں پانی برسایا، وہاں کی ٹالیوں میں سے ایک ٹالی پانی سے بالکل بھر گئی، وہ شخص برستے ہوئے پانی کے پیچھے پیچھے گیا، ناگاہ اس نے ایک آدمی دیکھا کہ وہ اپنے باغ میں کھڑا ہوا پانی کو اپنے پھونڈے سے ادھر ادھر کر رہا ہے، اس نے باغ والے سے کہا اے اللہ کے بندے تیرا کیا نام ہے؟ اس نے اپنا نام وہی بتایا، جو اس نے بادل میں سنا تھا، پھر باغ والے نے اس سے پوچھا اے اللہ کے بندے تو نے میرا نام کیوں پوچھا؟ وہ بولا، میں نے اس بادل میں ایک آواز سنی جس سے یہ پانی برسا ہے، کہ کوئی تیرا نام لے کر کہتا ہے کہ اس کے باغ کو سیراب کر دے، تو اس باغ میں خدا کے احسان کی کیا شکر گزاری کریگا۔ وہ بولا، تو نے یہ کہا، تو میں اس کی پیدا پر نظر رکھوں گا، ایک تہائی خیرات کر دوں گا اور ایک تہائی میں اور میرا اٹل کھاؤں گا اور بقیہ تہائی اسی میں لوٹا دوں گا۔

۵۳۷۳ - احمد بن عبد القیس، ابو داؤد، عبد العزیز بن ابی سلمہ، وہب بن کیسان سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں یہ ہے کہ ایک تہائی میں مسکینوں، سائلوں اور مسافروں پر خرچ و خیرات کر دوں گا۔

باب (۳۹۹) کریم اور نمائش کی حرمت۔

۵۳۷۴ - زبیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، روح بن قاسم، علاء بن عبد الرحمن، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں شریک کرنے والوں کے شرک سے بے نیاز ہوں، جو شخص



أَغْنَى الشُّرَكَاءَ عَنِ الشُّرْكَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا  
أَشْرَكَ فِيهِ مَعِيَ غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكُهُ \*

(قائد) یعنی میں اس کے اس عمل کو قبول نہیں کرتا، پورے دوسرے ہی کے لئے اسے چھوڑ دیتا ہوں (نودی جلد ۳)

۲۷۵۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ  
حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ مُسْلِمِ  
الْبَطْنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ  
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ سَمْعَ اللَّهِ بِهِ وَمَنْ رَأَى رَأْيَ اللَّهِ بِهِ \*

۲۷۵۵۔ عمر بن حفص بن غیاث، بنی غیاث، بواسطہ اپنے والد، اسما عیسیٰ  
بن اسماعیل، مسلم بطین، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا، جو لوگوں کو سنائے کے  
لئے کام کریگا، اللہ بھی اس کی ذات لوگوں کو سنائے گا، اور جو  
لوگوں کے دکھانے کے لئے کام کرے تو اللہ اسے دیکھاؤں کی  
مزدادے گا۔

(قائد) یعنی جس نے لوگوں کے دکھانے کے لئے کوئی عمل صالح کیا تاکہ لوگوں میں بڑائی ہو، تو اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اس کے تمام  
محبوب اور برائیاں حقوق پر ظاہر فرمادے گا۔

۲۷۵۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ قَالَ  
سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْعَلَقِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُسْمِعُ يُسْمِعِ اللَّهُ بِهِ  
وَمَنْ يُرَآئِي يُرَآئِي اللَّهُ بِهِ \*

۲۷۵۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، دکیع، سفیان، سلمہ بن کھیل،  
حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص لوگوں کو اپنی  
نیکی سنانا چاہے گا، اللہ تعالیٰ بھی اس کی ذات لوگوں کو سنا دے گا،  
اور جو دکھانے کے لئے نیکی کریگا، اللہ تعالیٰ بھی اس کی برائیاں  
دکھا دے گا۔

۲۷۵۷ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
الْمَلَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ وَلَمْ  
أَسْمَعْ أَحَدًا غَيْرَهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

۲۷۵۷۔ اسحاق بن ابراہیم، ملانی، سفیان سے اسی سند کے  
ساتھ روایت مروی ہے، اور اتنا زیادہ ہے کہ میں نے اس کے  
علاوہ کسی سے نہیں سنا، جو کہتا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ارشاد فرمایا۔

۲۷۵۸ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْجَعِيُّ  
أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَعِيدُ  
أَخْبَرَنِي قَالَ ابْنُ الْحَارِثِ بْنُ أَبِي مُوسَى قَالَ  
سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ كَهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا  
وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِ

۲۷۵۸۔ سعید بن عمرو اشجعی، سفیان، ولید بن حرب، ابن  
الحارث بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن کھیل  
سے سنا، اور انہوں نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے،  
اور میں نے حضرت جندب کے علاوہ کسی سے نہیں سنا، جو کہتا  
ہو کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ کہتے  
تھے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، فرما  
رہے تھے اور ثوری کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

حدیث الثوری \*

۲۷۵۹ - وَحَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مُفَبَّانُ  
 حَدَّثَنَا الصَّدُوقُ الْأَمِينُ الْوَلِيدُ بْنُ خُزَيْمٍ بِهَذَا  
 الْإِسْنَادِ \*

۲۷۵۹۔ ابن ابی عمر، سفیان، صدوق امین ولید بن خزیمہ سے  
 اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

(فائدہ) انسانی اعمال کی اصل حقیقت، ان کی غرض اور نیت پر مبنی ہے اور ریاء، یعنی نمائش کے لئے کام کرنا، اسی نیت، یعنی انسانی اعمال کی غرض و غایت کو کھوکھا کر دالتی ہے، اسی بناء پر اسلام نے ریاء کا نام شرک فحی رکھا ہے، واللہ اعلم۔

باب (۴۰۰) زبان کی حفاظت!

(۴۰۰) بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ \*

۲۷۶۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ  
 يَغْنَبِيٍّ ابْنُ مَوْصِرٍ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
 إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ صَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَقُولُ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِي  
 النَّارِ أَوْ يَنْزِلُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ \*

۲۷۶۰۔ قتیبہ بن سعید، بکر بن مضر، ابن ہاد، محمد بن  
 ابراہیم، عیسیٰ بن طلحہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
 روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا، بندہ ایسی بات کہہ جاتا ہے جس کی وجہ سے  
 دوزخ میں اتارا جاتا ہے کہ جتنا کہ مشرق سے مغرب تک کا  
 فاصلہ ہے۔

۲۷۶۱ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ  
 الْمَكِّيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ  
 بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ  
 صَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا  
 يَنْزِلُ مَا فِيهَا يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ أَوْ يَنْزِلُ مَا بَيْنَ  
 الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ \*

۲۷۶۱۔ محمد بن ابی عمر کی، عبدالعزیز، یزید بن الہاد، محمد بن  
 ابراہیم، عیسیٰ بن طلحہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
 روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بندہ ایسا کلمہ کہہ جاتا ہے  
 کہ اس کا نقصان نہیں سمجھتا اور اس کی بناء پر دوزخ میں اتنی دور  
 جاگرتا ہے جیسا کہ مشرق سے مغرب تک کا فاصلہ ہے۔

باب (۴۰۱) جو شخص دوسروں کو نصیحت کرے  
اور خود عمل نہ کرے اس کا عذاب۔

(۴۰۱) بَابُ عُقُوبَةِ مَنْ يَأْمُرُ بِالسَّعْرِ وَفِي  
 وَلَا يَفْعَلُهُ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَيَفْعَلُهُ \*

۲۷۶۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن  
 تمیم، اسحاق بن ابراہیم، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، شقیق،  
 حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ تم  
 حضرت عثمان کے پاس نہیں جاتے اور ان سے گفتگو نہیں  
 کرتے وہ بولے، کیا تم سمجھتے ہو کہ میں ان سے گفتگو نہیں کرتا،

۲۷۶۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ  
 أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ  
 وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي  
 كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَفَالَ  
 الْأَعْرُونَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ



عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قِيلَ لَهُ أَلَا تَدْخُلُ عَلَى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمُهُ فَقَالَ أَتَوَدُّ أَنْ أُنَاقِلَكَ كَلِمَتَهُ إِنَّا أَسْمِعُكُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ كَلَّمْتُهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ مَا دُونَ أَنْ أَصْبَحَ أَمْرًا لَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ قَطَعَهُ وَلَا أَقُولَ لِأَحَدٍ يَكُونُ عَلَيَّ أَمِيرًا إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَذِلُّ أَقْتَابُ بَطْنِهِ فَيَذُورُ بِهَا كَمَا يَذُورُ الْجِسَارُ بِالرَّحَى فَيَجْمَعُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ يَا قَلْبُ مَا لَكَ أَلَمْ تَكُنْ نَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ بَنِي قَدْ كُنْتُ أَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيَهُ وَانْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيَهُ \*

۲۷۶۳ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ رَجُلٌ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْخُلَ عَلَى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمَهُ فِيمَا يَصْنَعُ وَسَاقَ الْحَدِيثُ بِمِثْلِهِ \*

(۴۰۲) بَابُ النَّهْيِ عَنْ هَتِكِ الْإِنْسَانِ سِتْرَ نَفْسِهِ \*

۲۷۶۴ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ حَدَّثَنِي وَ قَالَ الْأَحْزَانُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَمْرِو قَالَ قَالَ سَالِمٌ

میں تمہیں سناؤ، خدا کی قسم میں ان سے باتیں کر چکا ہوں، جو مجھے اپنے اور ان کے متعلق کرنا تھیں اور میں یہ نہیں چاہتا کہ وہ بات کھولوں جس کا کھولنے والا پہلا میں ہی ہوں اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سننے کے بعد، کسی کو جو مجھ پر حاکم ہو یہ نہیں کہتا کہ یہ سب لوگوں سے بہتر ہے، آپ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن ایک شخص کو دیا جائے گا اور اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا، جس سے اس نے پیٹ کی آتش نکل پڑیں گی وہ آتشی کو لے کر اس طرح گھومے گا، جیسا گدھا چکی کو لیکر گھومتا ہے اہل ہر اس کے پاس جمع ہو کر کہیں گے، اے غلام تیرا کیا حالت ہے کیا تو نیکی کا حکم، اور برائی سے منع نہ کرتا تھا، وہ کہے گا ہاں میں لوگوں کو نیکی (۱) کا حکم کرتا تھا، مگر خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا، اور لوگوں کو برائی سے روکتا تھا، مگر خود اس کا ارتکاب کرتا تھا۔

۶۳۷ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، واعمش، ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے کہ ایک آدمی نے کہا، آپ حضرت عثمان سے دن کے پاس جا کر کیوں گفتگو نہیں کرتے اور حسب سابق روایت ہے۔

باب (۴۰۲) انسان کو اپنے گناہوں کے اظہار کی ممانعت۔

۶۳۷ زہیر بن حرب، محمد بن حاتم، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، ابن ابی شیبہ، ابن شہاب، سالم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ

(۱) اگر امر بالمعروف کرنے والے کو عین غالب ہو کہ اگر وہ امر بالمعروف کرے گا تو لوگ اسے قبول کریں گے اور برائی سے رک جائیں گے تو اس پر امر بالمعروف کرنا واجب ہے اور اگر اسے یہ ظن غالب ہو کہ ان کا وہی نقصان اور زیادہ ہو گا تو امر بالمعروف کا چھوڑنا افضل ہے اور اسی طرح اگر یہ اندیشہ ہو کہ وہ ماریں گے یا آپس میں عداوت شروع ہو جائے گی تو بھی چھوڑنا افضل ہے اور اگر یہ سمجھتا ہے کہ وہ اس کی بات قبول نہیں کریں گے اور نہ ہی ماریں گے تو پھر کرنے نہ کرنے دونوں صورتوں میں اسے اختیار ہے امر بالمعروف کرنا افضل ہے۔

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافَاةٌ إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ وَإِنَّ مِنَ الْإِجْهَارِ أَنْ يَعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ سَتَرَهُ رَبُّهُ فَيَقُولُ يَا قُلَانُ قَدْ غَمِمْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ يَأْتِ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ فَيَبِيتُ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ زُهَيْرٌ وَإِنَّ مِنَ الْإِجْهَارِ \*

میری تمام امت کے گناہ بخش دیے جائیں گے، مگر ان لوگوں کے جو اپنے گناہوں کو فاش کرتے ہیں وہ یہ کہ آدمی رات کو کوئی گناہ کرتا ہے اور صبح ہوتی ہے اور پروردگار نے اس کے گناہ کی پردہ پوشی کی، مگر وہ دوسرے سے کہے، اے فلاں میں نے گزشتہ رات کو ایسا ایسا کام کیا، اللہ تعالیٰ نے تو اسے چھپایا اور رات بھر پردہ پوشی کر رہا، مگر صبح ہوتے ہی اس نے پردہ فاش کر دیا۔

(فائدہ) اس میں گناہ پر جرأت اور بے پروائی ثابت ہوتی ہے اور صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا، لہذا یہ ایک ایسا جرم ہے کہ معافی کے لائق نہیں ہے۔

(۴۰۳) بَابُ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَكَرَاهَةِ الشَّارِبِ \*

باب (۴۰۳) چھینکنے والے کا جواب دینا اور جھانک لینے کی ممانعت۔

۲۷۶۵ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَعْمَانَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَهُوَ ابْنُ غِيَاثٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَشَمَّتْ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ عَطَسَ فَلَا فِشْمَتَهُ وَعَطَسْتُ أَنَا فَلَمْ تُشَمِّتْنِي قَالَ إِنَّ هَذَا حَمِيدُ اللَّهِ وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللَّهَ \*

۲۷۶۵۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، حفص بن غیاث، سلیمان بن جحش، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں نے چھینکا، آپ نے ایک کا جواب دیا اور دوسرے کا جواب نہیں دیا، جس کو جواب نہیں دیا، اس نے کہا کہ اس کو چھینک آئی، آپ نے اس کو جواب دیا لیکن میں نے چھینکا، تو آپ نے جواب نہیں دیا، آپ نے فرمایا کہ اس نے الحمد للہ کہا ہے، اور تو نے الحمد للہ نہیں کہا ہے۔

۲۷۶۶ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَالِدٍ يَعْنِي الْأَحْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ \*

۲۷۶۶۔ ابو کریب، ابو خالد، سلیمان بن جحش، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۷۶۷ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَعْمَانَ وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ فِي تَيْتٍ بِنْتِ الْفَضْلِ بْنِ عُبَيْسٍ فَعَطَسْتُ فَلَمْ

۲۷۶۷۔ زہیر بن حرب، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، قاسم بن مالک، عاصم بن کلیب، ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابو موسیٰ کے پاس گیا، وہ فضل بن عباس کی بیٹی کے گھر میں تھے، میں چھینکا تو ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب نہیں دیا، پھر وہ چھینکی، تو اس کا جواب دیا میں اپنی والدہ



يُسْمِعُنِي وَعَطَسْتُ فَشَمِعْتُهَا فَرَجَعْتُ إِلَى أُمِّي فَأَخْبَرْتُهَا فَلَمَّا حَاضَتْهَا قَالَتْ عَطَسَ عِنْدَكَ ابْنِي فَلَمْ تَشْمِئْهُ وَعَطَسْتُ فَشَمِعْتُهَا فَقَالَ إِنَّ ابْنَكَ عَطَسَ فَلَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ فَلَمْ أَشْمِئْهُ وَعَطَسْتُ فَحَمِدَتِ اللَّهَ فَشَمِعْتُهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدِ اللَّهَ فَشَمِئْهُ فَإِنَّ لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ فَلَا تُشَمِئْهُ \*

کے پاس گیا، اور ان سے یہ بیان کیا، وہ ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئیں، تو انہوں نے کہا، میرے لڑکے نے چھینکا، تو تم نے جواب نہیں دیا، اور اس نے چھینکا، تو اس کا جواب دیا، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، تمہارے لڑکے کو چھینک آئی تو اس نے الحمد للہ نہیں کہا، میں نے اس کا جواب نہیں دیا اور اسے چھینک آئی، تو اس نے الحمد للہ کہا، میں نے اس کا جواب دیا، کیونکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور دو الحمد للہ کہے، تو اس کا جواب دو اور اگر الحمد للہ نہ کہے، تو جواب نہ دو۔

۲۷۶۸۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، وکیع، عکرمہ بن عمار، یاسر بن سلمہ بن اکوع، بواسطہ اپنے والد، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابوالنضر، عکرمہ بن عمار، یاسر بن سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے چھینک آئی، آپ نے فرمایا، یرحمک اللہ، پھر دوسری بار اسے چھینک آئی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص کو زکام ہے۔

۲۷۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَارٍ عَنْ يَاسِرِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَالْمُقَطَّعُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَارٍ حَدَّثَنِي يَاسِرُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ ثُمَّ عَطَسَ أُخْرَى فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ مَرْكُومٌ \*

۲۷۶۹۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، علی بن حجر سعدی، اسماعیل، علماء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جہاں شیطان کی طرف سے ہے، لہذا جب تم میں سے کسی کو جہاں آئے، تو جہاں تک ہو سکے اسے روکے۔

۲۷۶۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّوَابُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَشَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ \*

۲۷۷۰۔ ابو عثمان مسمی، مالک بن عبد الواحد، بشر بن فضال، سمیل بن ابی صالح، ابن ابی سعید، حضرت ابو سعید خدری رضی

۲۷۷۰۔ حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ الْمَسْمُوعِيُّ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بَشَرُ بْنُ فَضَالٍ سَمِيلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ هَذِهِ أَبُو سَعِيدٍ خَدْرِيُّ رَضِيَ

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی تم میں سے جمائی لے تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ دے۔ اس لئے کہ شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے۔

۲۷۷۱۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز، سہیل، عبد الرحمن بن ابی سعید، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے، تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ دے، اس لئے کہ شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے۔

(غائد) بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ شیطان اس وقت ہنستا ہے، اور چھینک کا جواب دینا حنفیہ کے نزدیک واجب علی الکفایہ ہے، مالکیہ کے نزدیک فرض علی الکفایہ ہے، جیسا کہ پہلے کتاب السلام میں گزر چکا ہے، اور چھینک آنے سے چونکہ طبیعت ہلکی اور ہشاش بشاش ہو جاتی ہے اور اصول طب کے لحاظ سے بھی صحت و تندرستی کی علامت ہے، اس لئے اس پر الحمد للہ کہنا چاہئے اور جمائی چونکہ نحوست اور سستی کی علامت ہے، اس لئے اسے شیطان کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

۲۷۷۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، سہیل بن ابی صالح، ابن ابی سعید، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو نماز کے اندر جمائی آئے، تو حتیٰ اوسع اسے روکے، اس لئے کہ شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے۔

۲۷۷۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد، ابن ابی سعید، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بشر اور عبد العزیز کی روایت کی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۴۰۴) احادیث متفرقة۔

۲۷۷۴۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عروہ، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، فرشتے نور سے پیدا کئے گئے، اور جنت آگ کی لپٹ سے اور حضرت آدم علیہ السلام اس سے

سُهِيلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ سَعِيدَ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَقَاوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَمْسِكْ يَدَيْهِ عَلَى فِئِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ \*  
۲۷۷۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَقَاوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَمْسِكْ يَدَيْهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ \*

۲۷۷۲ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَقَاوَبَ أَحَدُكُمْ فِي النَّصَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ \*  
۲۷۷۳ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثْتُ خَلِيفَةً بِشَرٍّ وَعَبْدَ الْعَزِيزِ \*  
(۴۰۴) بَابُ فِي أَحَادِيثَ مُتَفَرِّقَةٍ \*

۲۷۷۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أُعْبَرْنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ

۲۷۷۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أُعْبَرْنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ

۲۷۷۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أُعْبَرْنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ

۲۷۷۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أُعْبَرْنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ

۲۷۷۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أُعْبَرْنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ



فَارْجَ مِنْ نَارٍ وَخَلِيقٍ أَذْمَ وَمَا وَصِفَ لَكُمْ \*

۲۷۷۵- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْخَزَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزِّيُّ جَمِيعًا عَنْ النَّفْثِيِّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّهْمَنِ حَدَّثَنَا حَالِدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَبْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْتُ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يَذَرُونِي مَا فَعَلْتُ وَلَا أَرَاهَا إِلَّا الْقَارِئُ أَلَّا تَرَوْنَهَا إِذَا وَضِعَ لَهَا الْبَابُ الْبَابُ لَمْ تَشْرِبْهُ وَإِذَا وَضِعَ لَهَا الْبَابُ الشَّاءُ شَرِبْتُهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ كَعَبًا فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذَلِكَ مَرَارًا قُلْتُ أَقْرَأُ التَّوْرَةَ وَ قَالَ إِسْحَقُ فِي رِوَايَتِهِ لَا يَذَرُونِي مَا فَعَلْتُ \*

جس کا قرآن میں بیان کیا گیا ہے (یعنی مٹی سے)۔

۲۷۷۵- اسحاق بن ابراہیم، محمد بن ثنی، محمد بن عبد اللہ ثقفی، عبد الوہاب و خالد، محمود بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا، معلوم نہ ہوا وہ کہاں گئے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں وہ گروہ (مسخ ہو کر) چوہے ہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب چوہوں کے لئے ڈونٹ کا دودھ رکھا جائے تو وہ نہیں پیتے اور جب بکری کا دودھ رکھو، تو وہ پی لیتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث کعب سے بیان کی، تو انہوں نے فرمایا کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ میں نے کہا جی نہیں، انہوں نے بار بار یہی دریافت کیا، تو میں نے کہا، کیا میں نے تو رات پڑھی ہے؟ اسحاق نے اپنی روایت میں ”لَا يَذَرُونِي مَا فَعَلْتُ“ کے لفظ بیان کئے ہیں۔

(فائدہ) یعنی میرا تو سارا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے سنا ہوا ہے کیونکہ بنی اسرائیل پر ڈونٹ کا گوشت اور دودھ دونوں حرام کئے گئے۔

۲۷۷۶- حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ الْقَارِئُ مَسُخٌ وَأَنَّهُ ذَلِكَ أَنَّهُ يَوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْخَمِ فَنَشْرِبُهُ وَيُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْإِبِلِ فَلَا تَذُوقُهُ فَقَالَ لَهُ كَعَبٌ أَسَمِعْتَنَا هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفَأَنْزَلْتَ عَنِّي التَّوْرَةَ \*

۲۷۷۶- ابو کریب محمد بن محمد بن العلاء، ابو اسامہ، ہشام، محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ چوہا مسخ شدہ آدمی ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ چوہے کے سامنے بکری کا دودھ رکھو تو پی لیتا ہے، اور ڈونٹ کا رکھو تو چھوٹا ہی نہیں، کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے کیا تم نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے تو کیا مجھ پر تو رات نازل ہوئی ہے؟

۲۷۷۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُلْذِقُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحَرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ \*

۲۷۷۸- وَحَدَّثَنِي أَبُو الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا هَرْمَلَةُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ

۲۷۷۸- ابو العلاء، ہرملة بن ابی ہریرہ، ابن مسیب، عقیل، زہری، ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈس سکتا۔

يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ ثَوْنِسَ ح وَ  
 حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا  
 حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
 شَهَابٍ عَنْ عَمِّهِ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي  
 هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ \*  
 ۲۷۷۹ - حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ  
 وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغْبِرَةِ  
 وَاللَّفْظُ لِشَيْبَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ  
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْثَى عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِأَمْرِ  
 الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا  
 لِمُؤْمِنٍ إِنْ أَصَابَتْهُ مَرَأءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ  
 وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَأٌ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ \*

(۴۰۵) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَدْحِ إِذَا  
 كَانَ فِيهِ إِفْرَاطٌ وَخِيفَ مِنْهُ فِتْنَةٌ عَلَى  
 السَّمْدُوحِ \*

۲۷۸۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
 بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
 بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا  
 عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ  
 وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ  
 صَاحِبِكَ مِرَارًا إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا  
 صَاحِبَهُ لَا مَخَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فَلَانَا وَاللَّهُ  
 حَسْبُهُ وَلَا أَرْكَبِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا أَحْسِبُهُ إِنْ  
 كَانَ يَعْلَمُ ذَلِكَ كَذًا وَكَذًا \*

۲۷۸۱ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عُبَادِ بْنِ  
 جَبَلَةَ عَنْ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ

(دوسری سند) زہیر بن حرب، محمد بن حاتم، یعقوب بن  
 ابراہیم، ابن ابی ابن شہاب، ابن شہاب ابن مسیب، حضرت  
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۷۷۹ - ہداب بن خالد، شیبان بن فروخ، سلیمان بن المغیرہ،  
 ثابت، عبد الرحمن بن ابی لیل، حضرت مسیب رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا بھی عجب حال ہے، ہر  
 حالت میں اس کے لئے خیر ہی خیر ہے۔ اور یہ بات کسی کو  
 حاصل نہیں، اگر اسے خوشی حاصل ہوئی اور شکر کیا تو اس میں  
 بھی ثواب ہے۔ اور اگر پریشانی و مصیبت لاحق ہوئی تو اس پر  
 صبر کیا تو اس میں بھی اس کے لئے خیر ہے۔

باب (۴۰۵) کسی کی اتنی زیادہ تعریف کرنے کی  
 کہ جس سے اس کے فتنہ میں پڑ جانے کا اندیشہ  
 ہو، ممانعت۔

۲۷۸۰ - یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، خالد بن الحذاء، عبد الرحمن  
 بن ابی بکر، حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
 کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے  
 دوسرے آدمی کی تعریف کرنے لگا، آپ نے فرمایا، افسوس تو  
 نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی، تو نے اپنے بھائی کی گردن  
 کاٹ دی، آپ نے کئی بار یہی فرمایا، جب کوئی تم میں سے اپنے  
 بھائی کی تعریف کرنا چاہے تو یوں کہے میں سمجھتا ہوں اور  
 اللہ خوب جانتا ہے، اور میں دل کا حال نہیں جانتا، عاقبت کا علم  
 اللہ کو ہے، کہ وہ ایسا ہی ہے۔

۲۷۸۱ - محمد بن عمرو بن عمار، محمد بن جعفر (دوسری سند)  
 ابو بکر بن نافع، محمد بن شعبہ، خالد بن عبد الرحمن بن ابی بکر،



حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ قَالَ شَعْبَةُ حَدَّثَنَا عَنْ عَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنِّي فِي كَلْبٍ وَكَذَّاءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَحَبُّكَ قَطَعْتَ عَنْكَ صَاحِبِكَ مِرَارًا يَقُولُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فَلَانَا إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذَلِكَ وَلَا أَرْكِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا \*

۲۷۸۲- وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْنُو حَدِيثَ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا فَقَالَ رَجُلٌ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنِّي \*

۲۷۸۳- حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُشْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي الْمَدْحَةِ فَقَالَ لَقَدْ أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهَرَ الرَّجُلِ \*

۲۷۸۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى جَمِيعًا عَنْ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ يُشْنِي عَلَى أَمِيرٍ مِنَ الْأَمْرَاءِ فَجَعَلَ الْمَقْدَادُ يَحْبِي

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کا ذکر آیا، ایک شخص بولا، یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ کے رسول کے بعد فلاں فلاں کام میں کوئی اس سے افضل نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا، افسوس تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی ہے، کئی مرتبہ آپ نے یہی فرمایا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی ضرور بالضرور اپنے بھائی کی تعریف کرنا چاہے، تو یوں کہے، میں خیال کرتا ہوں کہ وہ ایسا ہے اور اس پر بھی یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کسی کو اچھا نہیں کہتا۔

۸۲۷- عمروناقد، ہاشم بن قاسم، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، شہاب بن سوار، شعبہ سے اس سند کے ساتھ یزید بن زریع کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں ”ما من رجل بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل منه“ کا جملہ نہیں ہے۔

۸۳۷- ابو جعفر محمد بن الصباح، اسماعیل بن زکریا، برید بن عبد اللہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوسرے آدمی کی بہت ہی زیادہ تعریف کی، آپ نے فرمایا تو نے اسے ہلاک کر دیا، یا اس شخص کی پیٹھ کو کاٹ دیا۔

۸۳۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ثنی، ابن سہدی، عبد الرحمن، سفیان، حبیب، مجاہد، ابو معمر بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص امیروں میں سے کسی امیر کی تعریف کر رہا تھا، حضرت مقداد نے اس کے منہ پر مٹی ڈالنا شروع کر دی فرمایا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ہمیں حکم دیا

عَلَيْهِ التُّرَابُ وَقَالَ أَمَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْشِيَ فِي وَجْهِهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ \*

ہے کہ تعریف کرنے والے لوگوں کے چہروں پر ہم خاک جھونک دیں۔

(فائدہ) ان روایات سے ایسی تعریف کی ممانعت ثابت ہوتی ہے کہ جس سے تعریف کئے گئے آدمی میں تکبر اور غرور پیدا ہو جائے اور نہ روایات سے ایسی تعریف کا جن میں فتنہ نہ ہو جواز ثابت ہے۔

۲۷۸۵- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْقَافُ لِبْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ فَجَعَلَ الْمُقَدَّادُ فَجَعَلَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَجَعَلَ يَحْشُو فِي وَجْهِهِ انْحَصِيَاءً فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْشُوا فِي وَجْهِهِمُ التُّرَابَ \*

۲۷۸۵- محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور، ابراہیم، ہمام بن حارث سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عثمان کی تعریف کرتے لگا، تو حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھے اور وہ ایک مومن آدمی تھے اور اس کے منہ پر کتکریاں ڈالنے لگے، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اسے مقداد اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم کو کیا ہوا ہے؟ حضرت مقداد نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ پر خاک ڈال دو۔

(فائدہ) حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث کو ظاہری پر محمول کیا، اور ایک جماعت علماء کی اس کی قائل ہے۔ اور دیگر حضرات فرماتے ہیں کہ انہیں تعریف پر کوئی انعام وغیرہ مت دو، اور انہیں یاد دلانے کے لئے تم مٹی سے پیدا ہوئے ہو، اس لئے خاکساری اور تواضع اختیار کرو، قالہ المناوی والنووی۔

۲۷۸۶- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْأَشَجَعِيُّ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُثَيْبٍ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ عَنْ الْمُقَدَّادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ \*

۲۷۸۶- محمد بن ثنی، ابن بشار، عبد الرحمن، سفیان، منصور، (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، اشجعی، عبید اللہ بن عبد الرحمن، سفیان ثوری، اعمش، منصور، ابراہیم، ہمام، حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسب روایت مروی ہے۔

۲۷۸۷- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ فِي الْعَنَامِ أَتَسَوَّكَ بِسِوَاكَ فَحَدَّثَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاقَلْتُ السَّوَّالَةَ إِذَا صَغُرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ

۲۷۸۷- نصر بن علی جہضمی، بواسطہ اپنے والد، صخر، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں، تو دو شخصوں نے مجھے کھینچا، ان میں سے ایک بڑا تھا اور دوسرا چھوٹا میں نے چھوٹے کو مسواک دی، مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دو،



يُكْبَرُ فَدَفَعْنَاهُ إِلَى الْأَكْبَرِ \*

(۴۰۶) بَابُ التَّثْبُتِ فِي الْحَدِيثِ وَحُكْمِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ \*

۲۷۸۸- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا بِهِ سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ وَيَقُولُ اسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحَجَرَةِ اسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ وَعَابِشَةَ نَصْنِي فَلَمَّا فَضْتُ صَلَاتَهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ أَلَا تَسْمَعُ إِلَى هَذَا وَمَقَالَتِهِ إِنَّمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَذَّ الْعَادُّ لَأَخْصَاهُ \*

۲۷۸۹- حَدَّثَنَا هَذَابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَصَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا تَكْتَبُوا عَنِّي وَمَنْ كَتَبَ عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُوهُ وَحَدِّثُوا عَنِّي وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ قَالَ هَمَّامٌ أَحَبُّهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ \*

(فائدہ) یہ ابتدائی حکم ہے، تاکہ کتابت قرآن اور کتابت حدیث باہم ملجیس نہ ہو جائے، بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھنے کا حکم دے دیا، چنانچہ ابو شاہ کے لئے لکھنے کا حکم فرمایا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس لکھا ہوا صحیفہ موجود تھا اور اسی طرح حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ احادیث لکھا کرتے تھے اور میں نہیں لکھا تھا، ان تمام روایات سے جواز کتابت حدیث بلکہ حکم کتابت حدیث نکلا ہے، اور اسی پر اجماع قائم ہے۔

(۴۰۷) بَابُ قِصَّةِ أَصْحَابِ الْأَخْذُودِ

وَالسَّاحِرِ وَالرَّاهِبِ وَالْغُلَامِ \*

۲۷۹۰- حَدَّثَنَا هَذَابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

چنانچہ میں نے بڑے کو دیدی۔

باب (۴۰۶) حدیث کو سمجھ کر پڑھنا چاہئے اور کتابت علم کا حکم۔

۲۷۸۸- ہارون بن معروف، منیان بن عیینہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث بیان کرتے تھے اور فرماتے تھے سن اے حجرہ والی سن اے حجرہ دہلی! حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نماز پڑھ رہی تھیں، جب نماز پڑھ چکیں تو انہوں نے عروہ سے کہا، تم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیثیں سنی، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح احادیث بیان کرتے تھے کہ اگر کھٹنے والا انہیں، گنا چاہتا، تو انہیں گن لیتا۔

۲۷۸۹- ہذاب بن خالد، ہمام، زید بن اسلم، عطاء بن یسار حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرا کلام مت لکھو، اور جس نے مجھ سے سن کر قرآن کے علاوہ کچھ لکھا ہے، تو اسے مٹا دے البتہ میری احادیث بیان کرو، اس میں کوئی ہرج نہیں اور جو قصداً مجھ پر جھوٹ باندھے، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

(فائدہ) یہ ابتدائی حکم ہے، تاکہ کتابت قرآن اور کتابت حدیث باہم ملجیس نہ ہو جائے، بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھنے کا حکم دے دیا، چنانچہ ابو شاہ کے لئے لکھنے کا حکم فرمایا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس لکھا ہوا صحیفہ موجود تھا اور اسی طرح حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ احادیث لکھا کرتے تھے اور میں نہیں لکھا تھا، ان تمام روایات سے جواز کتابت حدیث بلکہ حکم کتابت حدیث نکلا ہے، اور اسی پر اجماع قائم ہے۔

باب (۴۰۷) اصحاب اخذود (خندق والے) اور

جادوگر اور راہب اور غلام کا واقعہ!

۲۷۹۰- ہذاب بن خالد، حماد بن سلمہ، ثابت، مصعب، روئی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

بْنِ أَبِي لَيْثَى عَنْ صُهَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ  
فَبَيْنَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبُرَ قَالَ لِمَلِكِي  
إِنِّي قَدْ كَبُرْتُ فَأَبْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا أَعْلَمُهُ  
السُّحْرَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَامًا يَعْلَمُهُ فَكَانَ فِي  
طَرِيقِهِ إِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ  
كَلَامَهُ فَأَعْجَبَهُ فَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ مَرَّ  
بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ إِلَيْهِ فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ  
فَشَكَكَ ذَلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا خَشِيتَ  
السَّاحِرَ فَقُلْ حَبْسَنِي أَهْلِي وَإِذَا خَشِيتَ  
أَهْلَكَ فَقُلْ حَبْسَنِي السَّاحِرَ فَبَيَّنَا هُوَ كَذَلِكَ  
إِذْ أَتَى عَلَى ذَاتِهِ عَظِيمَةً قَدْ حَبَسَتْ النَّاسَ  
فَقَالَ الْيَوْمَ أَعْلَمُ السَّاحِرَ أَفْضَلُ أَمْ الرَّاهِبُ  
أَفْضَلُ فَأَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِن كَانَ أَمْرُ  
الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ أَمْرِ السَّاحِرِ فَأَقْتُلْ  
هَذِهِ الدَّابَّةَ حَتَّى يَمُتِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا  
وَمُتِيَ النَّاسُ فَأَتَى الرَّاهِبَ فَأَعْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ  
الرَّاهِبُ أَيُّ بَنِي آدَمَ الْيَوْمَ أَفْضَلُ مِنِّي قَدْ بَلَغَ  
مِنْ أَمْرِكَ مَا أَرَى وَإِنَّكَ سَتُبْتَلَى فَإِنْ أَتَيْتَ  
فَلَا تَدُلَّنِي عَلَيَّ وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْأَكْمَةَ  
وَالنَّارِضَ وَيُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْأَدْوَاءِ  
فَسَمِعَ خَلِيسٌ لِمَلِكِهِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَأَتَاهُ  
بِهَذَانَا كَثِيرَةً فَقَالَ مَا هَؤُلَاءِ لَكَ أَجْمَعُ إِنْ  
أَنْتَ شَفَيْتَنِي فَقَالَ إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا  
يُشْفِي اللَّهُ فَإِنْ أَنْتَ آمَنْتَ بِاللَّهِ دَعَوْتُ اللَّهَ  
فَشَفَاكَ فَاثْمَنَ بِاللَّهِ فَشَفَاهُ اللَّهُ فَأَتَى الْمَلِكَ  
فَجَلَسَ إِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ  
مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصْرَكَ قَالَ رَبِّي قَالَ وَلَكَ رَبٌّ

و سلم نے فرمایا، گزشتہ اقوام میں ایک بادشاہ تھا، اس کے پاس  
ایک جادوگر تھا، جب وہ بوڑھا ہو گیا، تو اس نے بادشاہ سے کہا،  
اب میں تو بوڑھا ہو گیا ہوں، کسی لڑکے کو میرے پاس بھیج دیجئے گا  
کہ میں اسے سحر کی تعلیم دے دوں، بادشاہ نے ایک لڑکا سحر کی  
تعلیم کے لئے اس کے پاس بھیج دیا اور جاتے وقت اس لڑکے  
کے رستے میں ایک خدا پرست فقیر رہتا تھا، لڑکا اس کے پاس  
بیٹھ کر اس کی باتیں سنتا، جو اسے پسند آئیں، چنانچہ جب ساحر  
کے پاس جاتا اور فقیر کی طرف سے گزرتا، تو اس کے پاس بیٹھتا،  
لیکن ساحر کے پاس پہنچتا، تو ساحر تاخیر ہونے کی وجہ سے اسے  
مارتا، لڑکے نے راہب سے اس کی شکایت کی، راہب نے کہا،  
اگر تم کو ساحر سے اندیشہ ہو تو کہہ دیا کرو، کہ گھر والوں نے مجھے  
روک لیا اور اگر گھر والوں کا خوف ہو، تو کہہ دیا کرو۔ مجھے ساحر  
نے روک لیا تھا، ایک بار کسی بڑے درندہ نے لوگوں کا راستہ بند  
کر دیا، لڑکا بھی ادھر پہنچا، کہنے لگا، آج میں تجربہ کروں گا کہ ساحر  
افضل ہے یا راہب، اور ایک پتھر لیا اور کہا الہی اگر راہب کا معاملہ  
مجھے ساحر کے معاملہ سے زیادہ پسند ہے، تو اس درندہ کو مار دے،  
تاکہ لوگ آئیں جائیں اور پتھر اس جانور کے مارا، اور اسے قتل  
کر دیا، اور لوگ چلے گئے، لڑکا فقیر کے پاس آیا، اور واقعہ کی اطلاع  
دی، فقیر نے کہا، بیٹا آج تو مجھ سے افضل ہے، تیرا معاملہ اس حد  
تک پہنچ گیا کہ عنقریب تو مصیبت میں گرفتار ہو گا، جب  
مصیبت میں مبتلا ہو، تو میرا پتہ نہ دینا، یہ لڑکا مادر زاد اندھے اور  
کوڑھی کو بھی اچھا کر دیا، بلکہ تمام بیمار یوں کا علاج کرتا، بادشاہ کا  
ایک ہم نشین اندھا ہو گیا، لڑکے کی خبر من کر اس کے پاس بہت  
سے تحفے لایا، اور کہنے لگا اگر تم مجھے شفا دیدو گے، تو یہ تمام چیزیں  
جو یہاں ہیں تمہارے لئے حاضر ہیں، لڑکے نے کہا، میں تو کسی کو  
شفا نہیں دے سکتا، شفا تو خدا دیتا ہے، اگر تم خدا پر ایمان لے آؤ،  
تو میں اس سے دعا کروں گا، وہ تم کو شفا دے گا، وہ خدا پر ایمان لے  
آیا، خدا نے اس کو شفا دے دی، شفا پا کر وہ بادشاہ کی مضاجبت میں



غیري قَالَ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الْعَلَامِ فَجِيءَ بِالْعَلَامِ فَقَالَ لَهُ أَمَلَيْتُ أَيُّ نَبِيٍّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِئُ الْأَكْمَمَةَ وَالْأَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ إِنِّي لَا يَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللَّهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيءَ بِالرَّاهِبِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَوَضَعَ الْعِشَارَ فِي مَفْرَقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ حَتَّى وَقَعَ شِقَاؤُهُ ثُمَّ جِيءَ بِحَلِيسِ الْمَلِكِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَوَضَعَ الْعِشَارَ فِي مَفْرَقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتَّى وَقَعَ شِقَاؤُهُ ثُمَّ جِيءَ بِالْعَلَامِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ إِلَى جَبَلٍ كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَإِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاطْرَحُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفَيْهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا وَجَاءَ يَمُشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ أَمَلَيْتُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ قَالَ كَفَّيَهُمُ اللَّهُ فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَاصْهَبُوا فِي قُرُورٍ فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاقْبِضُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفَيْهِمْ بِمَا شِئْتَ فَانْكَفَّتْ بِهِمُ السَّقِينَةُ فَغَرِقُوا وَجَاءَ يَمُشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ أَمَلَيْتُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ قَالَ كَفَّيَهُمُ اللَّهُ فَقَالَ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمُرُكَ بِهِ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَتَصْلِيئِي عَلَى جَذَعٍ ثُمَّ عَذَّ

کیا، بادشاہ نے کہا، کس نے تیری نگاہ دوبارہ پیدا کر دی؟ اس نے کہا، میرے رب نے، بادشاہ نے کہا، میرے علاوہ تیرا کوئی اور رب بھی ہے؟ منشی نے کہا، میرا اور تیرا رب اللہ ہے، بادشاہ پکڑوا کر اسے تکلیف دینے لگا، اس نے لڑکے کا پتہ بتا دیا، لڑکے کو بلایا گیا، بادشاہ نے کہا، بینا اب تیری قوت کھر یہاں تک پہنچ گئی کہ تو اندھے اور میروں کو بھی اچھا کرتا ہے، اور ایسا ایسا کرتا ہے، لڑکے نے کہا، میں کسی کو شفا نہیں دیتا، بلکہ اللہ شفا دیتا ہے، بادشاہ نے اس کو بھی پکڑوا کر تکلیف دینا شروع کیں، آخر اس نے فقیر کا پتہ بتا دیا، فقیر کو بلوایا گیا، اور اس سے کہا گیا، اپنے مذہب کو ترک کر دو، فقیر نے انکار کیا، بادشاہ نے آرا منگو کر فقیر کے سر پر رکھا، کرچہ داکر دو ٹکڑے کرادیئے، اس کے بعد منشی کو طلب کیا گیا اور اس سے بھی کہا گیا، اپنے مذہب سے باز آؤ، اس نے بھی انکار کیا، بادشاہ نے اس کو بھی کرچہ داکر دو ٹکڑے کرادیئے، اس کے بعد لڑکے کو بلایا گیا اور اس سے کہہ گیا کہ تو اپنے مذہب سے باز آ، اس نے بھی انکار کیا، بادشاہ نے اس کو چند آدمیوں کے حوالے کر دیا اور حکم دیا کہ اس کو گلاں پہاڑ پر لے جاؤ اور چوٹی پر چڑھ جاؤ، اگر یہ اپنے مذہب سے باز نہ آئے، تو وہاں سے اسے پھینک دینا، لوگ اسے لے کر پہاڑ پر چڑھ گئے، لڑکے نے کہا، اے اللہ! جس طرح تو چاہے، مجھے ان سے بچائے، فوراً پہاڑ میں زلزلہ آیا، وہ سب لوگ گر گئے اور لڑکا پیدل چلا، بادشاہ کے پاس آگیا، بادشاہ نے کہا، تیرے ساتھی کیا ہوئے، وہ بولا مجھے خدا نے ان سے بچالیا، بادشاہ نے پھر اسے اپنے چند مصاحبوں کے حوالہ کر کے حکم دیا کہ اس کو لے جا کر چھوٹی کشتی میں سوہ کر دو، اور وسط سمندر میں پہنچ کر مذہب ترک نہ کرنے کی صورت میں اس کو سمندر میں بھینک دو، لوگ اس کو لے گئے، لڑکے نے کہا، اے اللہ! تو جس طرح چاہے، مجھ کو ان سے بچالے، فوراً کشتی ان آدمیوں سمیت اٹ گئی، سب ڈوب گئے اور لڑکا پیدل چل کر بادشاہ کے پاس آگیا، بادشاہ نے پوچھا تیرے ساتھی

سَهْمًا مِنْ كَيْفَاتِي ثُمَّ ضَعُ السَّهْمَ فِي كَيْدِ الْقَوْمِ ثُمَّ قُلْ بِاسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْعَلَامِ ثُمَّ ارْمِنِي فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ قَتَلْتَنِي فَجَمَعَ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَصَنَعُوا عَلَى جَذَعٍ ثُمَّ أَخَذَ سَهْمًا مِنْ كَيْفَاتِي ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَيْدِ الْقَوْمِ ثُمَّ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْعَلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِي صَدْغِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي صَدْغِهِ فِي مَوْضِعِ السَّهْمِ فَعَاتَ فَقَالَ النَّاسُ آمَنَّا بِرَبِّ الْعَلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْعَلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْعَلَامِ فَأَتَى الْمَلِكُ فَبَيَّنَ لَهُ أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللَّهِ نَزَلَ بِكَ حَذْرُكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ فَأَمَرَ بِالْأَعْدُوْدِ فِي أَفْوَاهِ السُّكُكِ فَخُذْتُ وَأَضْرَمَ الْمِيزَانَ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ فَأَحْمُوهُ فِيهَا أَوْ قَبْلُ لَهُ أَفْتَحِمُ فَفَعَلُوا حَتَّى جَاءَتْ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَنَاعَسَتْ أَنْ نَفَعَ فِيهَا فَقَالَ لَهَا الْعَلَامُ يَا أُمَّهُ اصْبِرِي فَإِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ \*

کیا ہوئے؟ لڑکے نے کہا، مجھے خدا نے ان سے بچالیا، اس کے بعد خود ہی بادشاہ سے کہنے لگا، تم ہرگز مجھے قتل نہ کر سکو گے، جب تک میرے کہنے پر عمل نہ کرو گے، بادشاہ نے کہا وہ کیا بات ہے؟ لڑکے نے کہا، ایک میدان میں سب لوگوں کو جمع کرو، اور مجھے سولی کے تختہ پر لٹکاؤ، پھر میرے ترکش سے ایک تیر لے کر تیر کو کمان کے چلہ میں رکھ کر کہو، اس خدا کے نام سے مارنا ہوں، جو اس لڑکے کا رب ہے، پھر مجھے تیر مارو، اگر ایسا کر دے، تو مجھے مار سکو گے، بادشاہ نے سب لوگوں کو جمع کیا، لڑکے کو ایک سولی کے تختہ پر لٹکا دیا اور اس کے ترکش سے ایک تیر لے کر کمان کے چلہ میں رکھ کر کہا، اس خدا کے نام سے مارنا ہوں، جو اس لڑکے کا پروردگار ہے، یہ کہہ کر تیر مارا، تیر لڑکے کی کٹھنی میں جا کر پچو ست ہو گیا، لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کٹھنی پر رکھ اور مر گیا، یہ دیکھ کر سب لوگ کہنے لگے، کہ ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، بادشاہ کو بھی یہ خبر پہنچ گئی، اور کہا گیا جس بات کا تم کو اندیشہ تھا، اب وہی بات آچینی، لوگ ایمان لائے آئے، بادشاہ نے گھوڑوں کے دبانے پر کچھ خندق کھدوانے کا حکم دیا، خندق کھود لئے گئے، اور ان میں آگ جلا دی گئی، بادشاہ نے کہا، جو شخص اپنے مذہب سے باز نہ آئے گا، میں اسے اس میں ڈال دوں گا، لوگ باز نہ آئے، پھر خندق میں داخل ہو گئے، آخر ایک عورت آئی، جس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا، اور خندق میں گرنے سے رکھی، بچہ نے اپنی ماں سے کہا، اماں تم صبر کرو، تم حق پر ہو۔

(تاکہ لاخود کے معنی خندق کے ہیں، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ان خندق والوں کا ذکر فرمایا ہے کُلُّ اصْحَابِ الْاُخْدُوْدِ وَالْاَیَةِ اور اس روایت میں سارا لفظ مذکور ہے۔

(۴۰۸) باب حَلِیْثِ جَابِرِ الطُّوَيْلِ وَوَقْصَةِ أَبِي الْبَسْرِ \*  
باب (۴۰۸) قصہ ابوالیسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث۔



٢٧٩١ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَادٍ وَتَقَارَبَا فِي لَفْظِ الْحَدِيثِ وَالسِّيَاقِ لِهَارُونٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مُخَاضٍ أَبِي حَزْرَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِي هَذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ قَبْلَ أَنْ يَهْلِكُوا فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقِينَا أَبَا الْيَسْرِ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ مَنَّةٌ ضِعَامَةٌ مِنْ صُحُفٍ وَعَنَى أَبِي الْيَسْرِ بُرْدَةٌ وَمَغَافِرِيٌّ وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدَةٌ وَمَغَافِرِيٌّ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا عَمَّ إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِكَ سَفْعَةً مِنْ غَضَبٍ قَالَ أَجَلُ كَانَ لِي عَلَى فُلَانِ ابْنِ فُلَانِ الْحَرَامِيِّ مَالٌ فَأَتَيْتُ أَهْلَهُ فَسَلَّمْتُ فَقُلْتُ تَهْ هُوَ قَالُوا لَا فَخَرَجَ عَلَيَّ ابْنُ لَهُ جَهْرٌ فَقُلْتُ لَهُ أَيْمَنُ أَبُوكَ قَالَ سَمِعَ صَوْتَكَ فَدَخَلَ أُرِيكَهُ أُمِّي فَقُلْتُ اخْرُجْ إِلَيَّ فَقَدْ عَلِمْتُ أَيْمَنُ أَنْتَ فَخَرَجَ فَقُلْتُ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ اْعْتِيَا مِنِّي قَالَ أَنَا وَاللَّهِ أُحَدِّثُكَ ثُمَّ لَا أَكْذِبُكَ حَسِبْتُ وَاللَّهِ أَنْ أُحَدِّثُكَ فَأَكْذِبُكَ وَأَنْ أَعِدَّكَ فَأُخْلِفَكَ وَكُنْتُ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ وَاللَّهِ مُغْسِرًا قَالِ قُلْتُ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ قُلْتُ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ قُلْتُ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَآتَى بِصَحِيفَتِهِ فَمَحَاهَا بِيَدِهِ فَقَالَ إِنْ وَحَدْتُ قَضَاءً فَاقْضِنِي وَإِلَّا أَنْتَ فِي حِلٍّ فَأَشْهَدُ بِصَرِّ عَيْنِي هَاتَيْنِ وَوَضَعُ إِصْبَعِيهِ عَلَى عَيْنَيْهِ وَسَمِعْتُ أُذُنِي هَاتَيْنِ وَوَعَاهُ قَلْبِي هَذَا وَأَشَارَ إِلَيَّ مَنَاطِ قَلْبِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ أَنْظَرَ مُغْسِرًا أَوْ

۹۱ء-۲ ہارون بن معروف، محمد بن عباد، حاتم بن اسماعیل، یعقوب بن ابی مجاہد، عبادہ بن ولید بن عباد بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار کا یہ خاندان تمام شدہ ہوا تھا کہ اس زمانہ میں، میں اور میرے والد طلب علم کے لئے ان کے پاس گئے، سب سے اول ابو الیسر صحابی سے ہماری ملاقات ہوئی، ابو الیسر کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا، جس کے پاس کاغذوں کا ایک بستہ تھا، ابو الیسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک چادر اوڑھتے ہوئے تھے اور مسافری کپڑا پہنتے تھے، غلام بھی اسی لباس میں تھا، میرے والد نے ان سے کہا چچا مجھے آپ کے چہرے پر کچھ غصہ کے آثار نظر آتے ہیں، کہنے لگے، ہاں فلاں بن فلاں حرامی پر میرا کچھ قرض تھا، میں اس کے گھر گیا، پور سلام کیا اور پوچھا، کیا وہ گھر میں ہیں؟ انہوں نے کہہ دیا نہیں، اتنے میں ابن جعفر باہر نکل آیا، میں نے کہا، تیرا باپ کہاں ہے؟ بولا تمہاری آواز سن کر میری والدہ کے چھپر کھٹ میں گھس گئے، میں نے کہا، اب نکل آؤ تم جہاں ہو، مجھے معلوم ہو گیا، وہ باہر آیا، میں نے کہا، تم مجھ سے کیوں پیچھے، وہ بولا بخدا میں آپ سے بیان کرتا ہوں، جھوٹ نہیں بولوں گا، خدا کی قسم آپ سے جھوٹ بولتے مجھے ڈر لگا، اور وعدہ کرنے کے بعد خلاف ورزی کرنے سے مجھے خوف معلوم ہوا، کیونکہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، بخدا میں تنگ دست ہوں، میں نے کہا، خدا کو گولہ کر کے کہتے ہو، بولا خدا گولہ ہے، میں نے اس کا کاغذ منگو کر اسی کے ہاتھ سے اس کو منگوایا، اور اس سے کہہ دیا، اگر تیرے پاس ہو، تو ادا کر دینا، ورنہ تم کو میری طرف سے معافی ہے، ابو الیسر نے یہ فرما کر اپنی آنکھوں اور کانوں اور سینہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا، کہ میں شہادت دیتا ہوں، کہ میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا، میرے ان کانوں نے سنا اور میرے اس دل نے یاد رکھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جو شخص محمد مست کو (ادائے قرض کی)

وَضَعَّ عَنْهُ أَظْلَمَ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَنَا  
يَا غَمُّ لَوْ أَنَّكَ أَخَذْتَ بُرْدَةَ غَلَامِكَ وَأَعْطَيْتَهُ  
مَغَافِرَتِكَ وَأَخَذْتَ مَغَافِرَتَهُ وَأَعْطَيْتَهُ بُرْدَتَكَ  
فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ فَمَسَحَ رَأْسِي  
وَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِ يَا ابْنَ أَخِي بَصْرُ عَيْنِي  
هَاتَيْنِ وَسَمِعْتُ أَدْنِي هَاتَيْنِ وَرَعَاهُ قَلْبِي هَذَا  
وَأَشَارَ إِلَيَّ مَنَاطِقُ قَلْبِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ  
وَالْبَسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَكَانَ أَنْ أُعْطِيْتَهُ مِنْ  
مَتَاعِ الدُّنْيَا أَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ  
حَسَنَاتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ مَضَيْنَا حَتَّى أَتَيْنَا جَابِرَ  
بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فِي مَسْجِدِهِ وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ  
وَاحِدٍ مُسْتَعِلاً بِهِ فَتَحَطَّطَتْ الْقَوْمُ حَتَّى  
حَسَبْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقَبِيلَةِ فَقُلْتُ يَوْحَمُكَ اللَّهُ  
أَتَصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَرَدَّؤُكَ إِلَى جَنَبِكَ  
قَالَ فَقَالَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي هَكَذَا وَفَرَّقَ بَيْنَ  
أَصَابِعِهِ وَقَوَّسَهَا أَرَدْتُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ  
الْأَحْمَقُ مِثْلَكَ فَيَرَانِي كَيْفَ أَصْنَعُ فَبَصْنَعُ مِثْلَهُ  
أَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
مَسْجِدِنَا هَذَا وَفِي يَدِهِ عُرْجُونُ ابْنِ طَابٍ  
فَرَأَى فِي قَبْلَةِ الْمَسْجِدِ نَحَامَةً فَحَكَّهَا  
بِالْعُرْجُونِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ  
يُغْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَحَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ  
يُحِبُّ أَنْ يُغْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَحَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ  
أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُغْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْنَا لَا أَتَيْنَا يَا  
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي  
فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَبْلَ وَجْهِهِ فَلَا يَتَصَقَّنُ  
قَبْلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَتَصَقَّقْ عَنْ يَسَارِهِ

مہلت دے، یا اس کو معاف کر دے، تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے  
سایہ میں جگہ دے گا، میں نے کہا بچا یہ تو بتائیے کہ اگر آپ  
اپنے غلام کی چادر لے لیتے اور مسافر کی لباس اس کو دے دیجئے،  
یا اس کا مسافر کی لباس لے لیتے اور اپنی چادر اس کو دے دیتے، تو  
آپ کا بھی پورا جوڑا ہو جاتا اور اس کا بھی، ابو الیسر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے میرے سر پر ہاتھ پھیر کر فرمایا، الیٰ الیٰ اس کو برکت  
عطا فرما، پھر فرمایا، بھتیجے میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا ہے  
اور ان دونوں کانوں نے سنا ہے اور اس دل نے یاد رکھا ہے کہ  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بن (غلاموں) کو  
وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو، اور وہی پہناؤ جو خود پہنتے ہو، اور دنیا کا  
سامان دیدینا میرے لئے اس سے زیادہ سہل ہے کہ قیامت کے  
دن یہ میری نیکیاں لے لے، ابو الیسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے  
پاس سے ہم جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ان کی  
مسجد میں گئے، وہ اس وقت صرف ایک کپڑا اوڑھے نماز پڑھ  
رہے تھے، میں لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر جا کر قبلہ کے اور  
ان کے درمیان حائل ہو کر بیٹھ گیا اور کہا خدا آپ پر رحمت  
کرے، آپ ایک کپڑا اوڑھ کر نماز پڑھ رہے ہیں، ہاں جو دیکھ  
آپ کی چادر بھی رکھی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت جابر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ہاتھ کی انگلیاں کھول کر قوس نما  
شکل بنا کر میرے سینہ پر ماریں اور فرمایا، یہ میں نے اس لئے کیا  
کہ تیری طرح کے احمق آدمی مجھے ایسا کرتے دیکھیں اور ایسا ہی  
کرنے لگیں، ایک روز اسی مسجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم تشریف لائے، دست مبارک میں ابن طاب کی لکڑی  
تھی، آپ نے مسجد کے قبلہ (دالی دیوار) پر کچھ ناک کی ریزش  
لگی دیکھی تو لکڑی سے اسے چھیل ڈالا، پھر ہماری طرف رخ کر  
کے فرمایا، تم میں سے کون پسند کرتا ہے، کہ خدا اس کی طرف  
سے روگردانی کرے، ہم ڈر گئے؟ حضورؐ نے پھر فرمایا تم میں سے  
کون چاہتا ہے کہ خدا اس کی طرف سے روگردانی کرے؟ ہم



تَحْتَ رَجُلٍ الْبُسْرَى فَإِنْ عَجَلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ  
فَلْيَقُلْ بِتَوْبِهِ هَكَذَا ثُمَّ طَوَى ثَوْبَهُ بَعْضُهُ عَلَى  
بَعْضٍ فَقَالَ أُرْوِنِي غَيْرًا فَقَامَ فَتَى مِنَ الْحَيِّ  
يَسْتَنْدُ إِلَى أَهْلِهِ فَجَاءَ بِخَلْقٍ فِي رَاسِهِ فَأَخَذَهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَهُ عَلَى  
رَأْسِ الْعُرْجُونَ ثُمَّ لَطَخَ بِهِ عَلَى آثَرِ النُّحَامَةِ  
فَقَالَ جَابِرٌ فَمِنْ هُنَاكَ جَعَلْتُمْ الْخَلْقَ فِي  
مَسَاجِدِكُمْ سِيرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَطْنِ بُرَاطٍ وَهُوَ يَطْلُبُ  
الْمَجْدِيَّ بْنَ عَمْرِو الْجُهَنِيِّ وَكَانَ النَّاضِيعُ  
يَعْقُبُهُ مِنَ الْخَمْسَةِ وَالسَّتَةِ وَالسَّبْعَةِ فَذَارَتْ  
عَقْبُهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاضِيعٍ لَهُ فَأَنَاحَهُ  
فَرَكِبَهُ ثُمَّ بَعَثَهُ فَنَلَدَنَ عَلَيْهِ يَعْصُ التَّلَدَنَ فَقَالَ  
لَهُ سَأَلَ لَعْنَتُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا الْفَاعِلُ بَعِيرُهُ قَالَ أَنَا يَا  
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنْزِلْ عَنْهُ فَلَا تَصْحَبْنَا بِمَنْعُونَ  
لَا تَدْعُوا عَلَيَّ أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَيَّ  
أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَيَّ أَمْوَالَكُمْ لَا تَوَافِقُوا  
مِنَ اللَّهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عِظَاءُ فَيَسْتَجِيبُ  
لَكُمْ سِيرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ غُمُشِيَّةٌ وَدَنَوْنَا مَاءً  
مِنْ مِيَاهِ الْعَرَبِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَجُلٌ يَتَقَدَّمُنَا فَيَمْدُرُ الْحَوْضَ  
فَيَشْرَبُ وَيَسْتَقِينَا قَالَ جَابِرٌ فَقَعْتُ فَقُلْتُ هَذَا  
رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ مَعَ جَابِرٍ فَقَامَ جَبَّارُ  
بْنُ صَخْرٍ فَانْطَلَقْنَا إِلَى الْبَيْرِ فَتَزَعَّنَا فِي  
الْحَوْضِ سَجْدًا أَوْ سَعْلَيْنِ ثُمَّ مَدَرْنَاهُ ثُمَّ نَزَعْنَا

پھر ڈر گئے، آپ نے پھر فرمایا، تم میں سے کون چاہتا ہے کہ خدا  
اس کی طرف سے منہ پھیر لے؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ  
ہم میں سے یہ کوئی بھی نہیں چاہتا فرمایا، جب کوئی نماز پڑھنے  
کھڑا ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے منہ کے سامنے ہوتا ہے، لہذا  
منہ کے سامنے نہ تھو کے، بلکہ بائیں طرف پاؤں کے نیچے  
تھو کے، اگر تھوک نہ رکے، تو کپڑے میں لے کر اس طرح  
کر لے اور آپ نے کپڑے کو پیچیدہ کر کے گل کے دکھایا، پھر  
فرمایا، کچھ خوشبو لاؤ، ایک جوان اٹھ کر دوڑتا اپنے گھر گیا اور  
ہاتھ میں کچھ خوشبو لایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو  
لکڑی کی ٹوک پر لگائی اور ریش کے مقام پر اس کو مل دیا،  
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، اسی وجہ سے تم لوگ  
اپنی مسجدوں میں خوشبو لگاتے ہو، حضرت جابر بیان کرتے ہیں  
کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بطن بوطہ کی  
لڑائی میں گئے اور آپؐ مجھ ہی بنی عمرو حمثی کی تلاش میں تھے اور  
ہم لوگوں کا یہ حال تھا کہ پانچ اور چھ ہزار سات آدمیوں میں ایک  
اونٹ تھا، جس پر ہاری باری سوار ہوتے تھے، ایک انصاری کے  
چڑھنے کی ہاری آئی، اس نے اونٹ کو بٹھایا اور چڑھا، پھر اسے  
اٹھایا، اس نے کچھ شوقی کی، انصاری نے کہا "شَاعَنْتُ لِلَّهِ"  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے؟ جو اپنے  
اونٹ پر لعنت کرتا ہے، انصاری بولا، میں ہوں، یا رسول اللہ،  
آپؐ نے فرمایا، اس اونٹ پر سے اتر جا اور ہمارے ساتھ لعنت  
کیا ہو، اونٹ نہ رہے، اپنی جانوں اور اپنی اولاد اور اپنے مالوں  
کے لئے ہر دعاست کیا کرو، ممکن ہے، کہ وہ بددعا ایسے وقت  
میں لگے، جب کہ خدا سے کچھ مانگنا ہو، اور وہ قبول فرمائے،  
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ہم  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے، جب شام ہوئی  
اور عرب کے ایک پانی سے قریب ہوئے، آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا، کون شخص ہم سے آگے جا کر حوض کو

فِيهِ حَتَّى أَفْهَقْتَهُ فَكَانَ أَوَّلَ طَالِعٍ عَلَيْنَا رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنَا ذَنَانٌ قُلْنَا  
 نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشْرَعَ نَاقَتُهُ فَشَرِبَتْ شَتَقَ  
 لَهَا فَشَحَحَتْ قِبَالَتْ ثُمَّ عَدَلَتْ بِهَا فَأَنَابَهَا ثُمَّ  
 جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى  
 الْحَوْضِ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ قُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ مِنْ  
 مُتَوَضَّأِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَذَهَبَ جَبَّارُ ابْنِ صَخْرٍ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَقَامَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ  
 وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ ذَهَبَتْ أَنَّ أُخَالِفَ بَيْنَ  
 حَرَقِيهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِي وَكَانَتْ لَهَا ذَبَابٌ  
 فَكَسَتْهَا ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا ثُمَّ تَوَاقَصْتُ  
 عَلَيْهَا ثُمَّ حُكْتُ حَتَّى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعَدَّ بِيَدِي فَأَذَارَنِي  
 حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ ابْنِ صَخْرٍ  
 فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْنَا جَمِيعًا فَدَفَعْنَا حَتَّى  
 أَقَامَنَا خَلْفَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ بِرُمُقَيْي وَأَنَا لَا أَشْعُرُ ثُمَّ فَطِنْتُ بِهِ فَقَالَ  
 هَكَذَا بِيَدِي يُعْزِي شِدَّ وَسَطُكَ فَلَمَّا فَرَغَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا جَابِرُ  
 قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا كَانَ وَاسِعًا  
 فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَإِذَا كَانَ ضَبْمًا فَاشْدُدْهُ  
 عَلَى حَقْوِكَ سِيرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَوْمٌ كُلُّ رَجُلٍ مِثْلِي كُلُّ  
 يَوْمٍ تَمْرَةٌ فَكَانَ يَمَصُّهَا ثُمَّ يَصْرُفُهَا فِي فَوْهِ  
 وَكُنَّا نَحْبِطُ بِقُسَيْنَا وَنَأْكُلُ حَتَّى قَرِحَتْ

درست کرے گا، کہ خود بھی پانی پئے ہو رہیں بھی پلائے؟ جابر  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا، اور عرض  
 کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے جائے گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا اور کون شخص جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ  
 جائے گا؟ تو جہار بن صخر اٹھے، عرض کہ ہم دونوں کنوئیں کی  
 طرف چلے اور حوض میں ایک یا دو ذول ڈالے، اور اس پر من  
 لگال، اس کے بعد اس میں پانی بھرنا شروع کیا، یہاں تک کہ وہ  
 لباب بھر گیا، سب سے پہلے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم نظر آئے، آپ نے فرمایا، تم دونوں (مجھے پانی پینے کی)  
 اجازت دیتے ہو، ہم نے عرض کیا، جی ہاں یا رسول اللہ، آپ  
 نے اپنی لوثفتی کو چھوڑا، اور اس نے پانی پیا، پھر آپ نے اس کی  
 باگ کھینچی، اس نے پانی پینا موقوف کیا اور پیشاب کیا، پھر آپ  
 اسے علیحدہ لے گئے اور بٹھا دیا۔ اس کے بعد آپ حوض کی  
 طرف آئے اور اس میں سے وضو کیا، میں بھی کھڑا ہوا، اور  
 جس جگہ سے آپ نے وضو کیا تھا میں نے بھی کیا اور جہار بن  
 صخر رفع حاجت کیلئے گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز  
 پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے، میرے بدن پر ایک چادر تھی  
 میں اس کے دونوں کناروں کو اٹھنے لگا وہ چھوٹی تھی، آخر میں  
 نے اسے اوندھا کیا، پھر اس کے دونوں کنارے اٹھے اور اسے  
 اپنی گردن سے باندھا، اس کے بعد میں آیا اور آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم کی ہائیں طرف کھڑا ہوا، آپ نے میرا ہاتھ پکڑا  
 اور گھما کر اپنی داہنی طرف کھڑا کیا، پھر جہار بن صخر آئے،  
 انہوں نے بھی وضو کیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 ہائیں طرف کھڑے ہو گئے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 ہم دونوں کے ہاتھ پکڑ کر پیچھے بٹایا اور اپنے پیچھے کھڑا کیا، پھر  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے گھورنا شروع کیا، جس کا  
 مجھے علم نہ ہوا، اس کے بعد مجھے خبر ہوئی، آپ نے اپنے ہاتھ  
 سے اشارہ کیا، کہ اپنا کمر باندھ لے (ناک ستر نہ کھلے) جب



أَشْدَاقَنَا فَأَقْسِمُ أُعْطِيَهَا رَجُلٌ مِنَّا يَوْمًا فَانْطَلَقْنَا  
بِهِ نَعَشُهُ فَشَهِدْنَا أَنَّهُ لَمْ يُعْطَهَا فَأَعْطِيَهَا فَقَامَ  
فَأَحْلَاهَا سِيرَتَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حَتَّى تَزَلْنَا وَادِيًا أَفْجَحَ فَذَهَبَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ  
فَاتَّبَعَهُ يَادَاوِقُ مِنْ مَاءٍ فَظَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزِ شَيْئًا يَسْتَبِيرُ بِهِ فَإِذَا  
شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنِ إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ  
بُغْصَنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ  
اللَّهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْعُشُوشِ الَّذِي  
يُصَانِعُ قَائِدَهُ حَتَّى أَتَى الشَّجَرَةَ الْآخَرَى فَأَخَذَ  
بُغْصَنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ  
اللَّهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَ  
بِالْمُنْصَفِ مَعًا بَيْنَهُمَا لَأَمْ بَيْنَهُمَا يَعْنِي  
جَمْعَهُمَا فَقَالَ التَّبَعَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللَّهِ فَالتَّامَتَا  
قَالَ جَابِرٌ فَخَرَجْتُ أُحْضِرُ مَخَافَةَ أَنْ يُحْسِنَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُرْبِي فَيَسْتَعِذُّ  
وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادٍ فَيَتَعَذُّ فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ  
نَفْسِي فَحَانَتْ مِنِّي لَفْظَةٌ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدْ  
افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَيَّ سَاقٍ  
فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ  
وَقَفَةً فَقَالَ بِرَأْسِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ أَبُو إِسْمَاعِيلَ  
بِرَأْسِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا ثُمَّ أَقْبَلَ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَيْنِ  
قَالَ يَا جَابِرُ هَلْ رَأَيْتَ مَقَامِي قُلْتُ نَعَمْ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَانْطَلِقْ إِلَى الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْ  
مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا فَأَقْبِلْ بِهِمَا حَتَّى

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے، تو  
آپؐ نے فرمایا: اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نے عرض کیا،  
حاضر ہوں یا رسول اللہ، آپؐ نے فرمایا، جب چادر کشادہ ہو، تو  
اس کے دونوں کنارے الٹ لے اور جب تنگ ہو، تو اسے کمر پر  
باندھ لے، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر چلے گئے کہ پھر ہم  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے اور ہم میں سے ہر  
ایک شخص کو پورے ایک کھجور ملتی تھی، وہ اسے چوس لیتا اور اسے  
اپنے دانتوں میں پھراتا رہتا، اور ہم اپنی کمانوں سے درخت کے  
پتے جھاڑتے اور انہیں کھاتے تھے کہ ہماری باجھیں زخمی ہو  
گئیں اور کھجور کا تقسیم کرنے والا ایک دن ہم میں سے ایک  
آدمی کو کھجور دینا بھول گیا، ہم اسے اٹھا کر لے گئے، اور گواہی  
دی کہ اسے کھجور نہیں ملی تقسیم کرنے والے نے اسے کھجور  
دی، اس نے کھڑے ہو کر کھجور لے لی، پھر ہم رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے، یہاں تک کہ ایک کشادہ وادی  
میں پہنچے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کے لئے  
تشریف لے چلے، میں ایک پانی کا ڈول لے کر آپؐ کے ساتھ  
ہوا، آپؐ نے کچھ آژنہ پانی دیکھا تو وادی کے کنارے پر دو  
درخت تھے، آپؐ ایک درخت کے پاس گئے اور اس کی ڈالی پکڑ  
کر فرمایا، خدا کے حکم سے میرے تابع ہو جا، چنانچہ وہ آپؐ کا  
تابع ہو گیا، جیسا کہ وہ اونٹ جس کی ناک میں گھیل پڑی ہو اور  
کھینچنے والے کا تابع رہتا ہے، یہاں تک کہ آپؐ دوسرے  
درخت کے پاس آئے اور اس کی بھی ایک ڈالی پکڑ لی، اور فرمایا،  
اللہ کے حکم سے میرا تابع رہ ہو جا، وہ بھی اسی طرح آپؐ کے  
ساتھ ہو گیا، حتیٰ کہ جب آپؐ دونوں درختوں کے درمیان  
میں پہنچے، تو دونوں کو ملا کر فرمایا، اللہ کے حکم سے جڑ جاؤ، جابر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس ڈر سے کہ کہیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھ نہ لیں، اور آپؐ اور دوسرے  
تشریف لے جائیں دوڑتا ہوا نکلا اور بیٹھا اپنے دل میں ہاتھیں

إِذَا قُمْتُ مَقَامِي فَأَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ بَيْمِينِكَ  
وَعُصْنًا عَنْ شِمَالِكَ قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ فَأَخَذْتُ  
خَجَرًا فَكَسَرْتُهُ وَخَسَرْتُهُ فَأَنْذَلْتُ لِي فَأَتَيْتُ  
الشَّجَرَتَيْنِ فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاجِلَةٍ مِنْهُمَا  
عُصْنًا ثُمَّ أَقْبَلْتُ أَجْرَهُمَا حَتَّى قُمْتُ مَقَامَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرْمِلْتُ  
عُصْنًا عَنْ بَيْمِينِي وَعُصْنًا عَنْ شِمَالِي ثُمَّ  
لَحِقْتُهُ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَمَّ ذَلِكَ  
قَالَ إِنِّي مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَأَحْبَبْتُ  
بِشَفَاعَتِي أَنْ يُرَخَّ عَنْهُمَا مَا دَامَ الْغُصْنَانِ  
رَطْبَيْنِ قَالَ فَأَتَيْنَا الْجَسَكِرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ نَادِ بِوَضُوءٍ  
فَقُلْتُ أَلَا وَضُوءٌ أَلَا وَضُوءٌ أَلَا وَضُوءٌ قَالَ  
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَحَدَّثَ فِي الرَّكْعَةِ مِنْ  
قَطْرَةٍ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُنَادِي بِرَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَاءُ فِي أَشْجَابِ  
لَهُ عَلَى حِمَارَةٍ مِنْ حَرِيدٍ قَالَ فَقَالَ لِي انْطَلِقْ  
إِلَى فَلَانِ ابْنِ فَلَانِ الْأَنْصَارِيِّ فَاَنْظُرْ هَلْ فِي  
أَشْجَابِهِ مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَأَنْطَلَقْتُ إِلَيْهِ فَتَنَظَّرْتُ  
فِيهَا فَلَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي عِزْلَاءِ شَجَرٍ  
مِنْهَا لَوْ أَنِّي أَفْرَعُهُ لَشَرِبْتُ يَابِسُهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنِّي لَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي عِزْلَاءِ شَجَرٍ  
مِنْهَا لَوْ أَنِّي أَفْرَعُهُ لَشَرِبْتُ يَابِسُهُ قَالَ أَذْهَبُ  
فَأَتِيَنِي بِوَقَاتِيَتِهِ يَوْمَ فَأَخَذْتُ يَدَهُ فَجَعَلَ يَنْكَلِمُ  
بِشَيْءٍ لَا أَفْهَمُ مَا هُوَ وَبَعِيزُهُ بِيَدَيْهِ ثُمَّ  
أَعْطَانِيهِ فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ بِحَفَنَةٍ فَقُلْتُ يَا  
حَفَنَةُ الرَّكْبِ فَأَتَيْتُ بِهَا فَتَحَمَلْتُ فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ

کرنے لگا، اچانک جو میری نظر پڑی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سامنے سے تشریف لارہے ہیں، اور وہ درخت ہدا ہو کر  
اپنی اپنی جگہ پر جا کر کھڑے ہو گئے ہیں، میں نے دیکھا کہ آپ  
تھوڑی دیر کھڑے ہوئے اور سر سے اسی طرح دائیں اور بائیں  
اشارہ کیا، پھر سامنے آئے، جب میرے پاس پہنچے تو فرمایا، اے  
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہاں میں کھڑا تھا، تم نے دیکھا، حضرت  
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، جی ہاں یا رسول اللہ!  
آپ نے فرمایا، ان دونوں درختوں کے پاس جا اور ہر ایک میں  
سے ایک ڈالی کاٹ کر لے آ، اور جب اس جگہ پہنچے جہاں میں  
کھڑا ہوا تھا، تو ایک ڈالی اپنی دائیں طرف، اور ایک اپنی بائیں  
طرف ڈال دے، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے  
ہیں کہ میں کھڑا ہوا، اور ایک پتھر لے کر توڑا، اسے تیز کیا، وہ  
تیز ہو گیا، پھر ان دونوں درختوں کے پاس آیا، اور ہر ایک میں  
سے ایک ایک ڈالی کاٹی، پھر میں ان ڈالیوں کو کھینچا ہوا، اس جگہ  
پر آیا، جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے، اور ایک  
ڈالی دائیں طرف اور دوسری بائیں طرف ڈال دی اور پھر جا کر  
آپ سے مل گیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ جو آپ نے فرمایا تھا،  
دونوں نے کر دیا، مگر اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا، میں نے  
دیکھا، وہاں دو قبریں ہیں (مجھے بذریعہ وحی معلوم ہوا) کہ  
ان قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے، تو میں نے چاہا کہ ان کی  
سفارش کروں، شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہو، جب تک  
کہ یہ شاخیں ہری رہیں (یہ آپ کی خصوصیت تھی) جابر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، پھر ہم لشکر میں آئے،  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے جابر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ لوگوں میں پکارو کہ وضو کریں، میں نے آواز دی، وضو  
کرو، وضو کرو، وضو کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قافلہ  
میں ایک قطرہ بھی پانی کا نہیں، اور ایک انصاری شخص تھا، جو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک پرانی مشک میں، جو



يَدِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَدِيهِ فِي الْحَفَنَةِ هَكَذَا فَبَسَطَهَا وَفَرَّقَ بَيْنَ  
أَصَابِعِهِ ثُمَّ وَضَعَهَا فِي فَعْرِ الْحَفَنَةِ وَقَالَ اخُذْ  
يَا جَابِرُ فَصَبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِاسْمِ اللَّهِ فَصَبَّتُ  
عَلَيْهِ وَقُلْتُ بِاسْمِ اللَّهِ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَصُورُ مِنْ  
بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ فَارَتْ الْحَفَنَةُ وَذَارَتْ حَتَّى امْتَلَأَتْ فَقَالَ يَا  
جَابِرُ نَادِ مَنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ بِمَاءٍ قَالَ فَاتَى  
النَّاسُ فَاسْتَقَمُوا حَتَّى رَوُّوا قَالَ فَقُلْتُ هَلْ بَقِيَ  
أَحَدٌ لَهُ حَاجَةٌ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَدَهُ مِنَ الْحَفَنَةِ وَهِيَ مَفَايَ وَشَكَكَ  
النَّاسُ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْجُوعَ فَقَالَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يُطْعِمَكُمْ فَاتَيْنَا  
سَيْفَ الْبَحْرِ فَرَحَرَ الْبَحْرُ زَحْرَةً فَالْقَى دَائِيَّةً  
فَأَوْرَيْنَا عَلَى شِقِّهَا النَّارَ فَاطْبَعْنَا وَاشْتَوَيْنَا  
وَأَكَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا قَالَ جَابِرٌ فَدَخَلْتُ أَنَا  
وَقَلَانٌ وَقَلَانٌ حَتَّى عَدْتُ عِمْسَةً فِي حِجَاجِ  
عَيْنِهَا مَا يَرَانَا أَحَدٌ حَتَّى خَرَجْنَا فَأَخَذْنَا ضِلْعًا  
مِنْ أَضْلَاجِهِ فَقَوَّسْنَاهُ ثُمَّ دَعَوْنَا بِأَعْظَمِ رَجُلٍ  
فِي الرِّكْبِ وَأَعْظَمِ جَمَلٍ فِي الرِّكْبِ وَأَعْظَمِ  
كَفَلٍ فِي الرِّكْبِ فَدَخَلَ تَحْتَهُ مَا يُطَاطَى  
رَأَيْتُهُ \*

نکڑی کی شاخوں پر لٹکی رہتی، پانی ٹھنڈا کیا کرتا تھا، آپؐ نے  
فرمایا، اس انصاری کے پاس جا کر دیکھو کہ مشک میں کچھ پانی ہے یا  
نہیں، میں گیا اور دیکھا، تو مشک میں پانی صرف ایک قطرہ اس  
کے منہ میں ہے، اگر میں اس سے اندیلوں، تو سوکھی مشک اس کو  
پانی جائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جا کر اس  
مشک کو میرے پاس لے آؤ، میں اس مشک کو لے آیا، آپؐ نے  
اسے اپنے ہاتھوں میں لیا، پھر آپؐ زبان مبارک سے کچھ  
فرمائے گئے، جسے میں نہیں سمجھ سکا اور مشک کو اپنے دست  
مبارک سے دہاتے جاتے اس کے بعد مشک کو میرے حوالہ کیا،  
پھر فرمایا، اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آواز دو، کہ کافلے کے  
پانی کا بڑا برتن لاؤ، میں نے آواز دی، وہ لایا گیا، لوگ اسے اٹھا کر  
لائے، میں نے اس کو آپؐ کے سامنے رکھ دیا، آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس میں پھر لیا، اس طرح سے پھیلا  
کر، اور انگلیوں کو کشادہ کیا، پھر اپنا ہاتھ اس کی تہ میں رکھ دیا اور  
ارشاد فرمایا، اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ مشک لے کر بسم اللہ  
کہہ کر میرے ہاتھ پر ڈال دے، میں نے بسم اللہ کہہ کر وہ پانی  
آپؐ کے ہاتھ پر ڈال دیا، پھر میں نے دیکھا، تو آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان سے پانی جوش مار رہا ہے  
یہاں تک کہ اس برتن نے جوش مارا اور گھوما اور بھر گیا، پھر  
آپؐ نے فرمایا، اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آواز دو، جسے پانی کی  
ضرورت ہو، وہ آئے، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ لوگ آئے اور پانی لیا، یہاں تک کہ سب سیر ہو  
گئے، میں نے کہا، کوئی ایسا بھی ہے، جسے پانی کی ضرورت ہو، پھر  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس برتن سے اٹھالیا  
اور وہ پانی سے بھرا ہوا تھا، اس کے بعد لوگوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی، آپؐ نے فرمایا،  
قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو کھلا دے، پھر ہم دریا (مسندر) کے  
کنارے پر آئے، دریا نے موج ماری اور ایک جانور باہر ڈالا، ہم

نے دریا کے کنارے آگ جلائی، اور اس کا گوشت پکایا اور بھونا، کھایا، سیر ہوئے، جاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں اور فلاں فلاں، پانچ آدمی اس کی آنکھ کے گوشے میں ٹھس گئے، اور ہمیں کوئی نہیں دیکھتا تھا، یہاں تک کہ ہم باہر نکلے پھر ہم نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی لی اور قافضہ میں جو سب سے بڑا آدمی تھا، اور سب سے بڑے اونٹ پر سوار تھا، اس کو باہا یا اور اس کے اونٹ پر سب سے بڑی زین تھی، وہ اس پسلی کے نیچے سے بغیر سر جھکائے چلا گیا۔

باب (۴۰۹) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کرنے کا واقعہ۔

(۴۰۹) بَاب فِي حَدِيثِ الْهَجْرَةِ وَيُقَالُ لَهُ حَدِيثُ الرَّحْلِ \*

۲۷۹۲- حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَصْبَغٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ فَأَشْرَى مِنْهُ رَحْلاً فَقَالَ لِعَازِبٍ ابْعَثْ مَعِيَ ابْنَكَ يَحْمِلُهُ مَعِيَ إِلَى مَنْزِلِي فَقَالَ لِي أَبِي اَحْمِلْهُ فَحَمَلْتُهُ وَخَرَجَ أَبِي مَعَهُ يَتَقَدُّ نَمْلُهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا لَيْلَةَ سَرَّيْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَمْرَيْنَا كَلِّتُنَا كُلَّهَا حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظُّهْرِ وَحَدَا الطَّرِيقَ فَلَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ حَتَّى رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ بَعْدُ فَزَرَّيْنَا عِنْدَهَا فَأَثَبْتُ الصَّخْرَةَ فَسَوَّيْتُ يَدَيَّ مَكَانًا يَنَامُ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظِلِّهَا ثُمَّ بَسَطْتُ عَلَيْهِ قَرُونَ ثُمَّ قُلْتُ نَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا أَنْقَضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْقَضُ مَا

۲۷۹۲- سلمہ بن شیبہ، حسن بن اسحاق، زہیر، ابو اسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے والد کے مکان پر آئے اور ان سے ایک کپڑہ خرید اور میرے والد سے کہا کہ تم اپنے لڑکے سے کہو کہ یہ کپڑہ اٹھا کر میرے مکان تک لے چلے، میرے والد نے مجھ سے کہا، یہ کپڑہ اٹھا لے، اور میرے والد بھی حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اس کی قیمت وصول کرنے کے لئے نکلے، میرے والد نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا مجھ سے میان کیجئے، جب رات تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مکہ سے مدینہ کی طرف) باہر نکلے، تو آپ نے کیا کیا؟ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، ہم ساری رات چلے، یہاں تک کہ دن ہو گیا، اور ٹھیک دوپہر کا وقت آگیا اور راستہ میں کوئی چلنے والا نہیں رہا، ہمیں سامنے ایک لمبا پتھر دکھائی دیا، اس کا سایہ زمین پر تھا اور ابھی وہاں دھوپ نہ آئی تھی، ہم اس کے پاس اترے، میں پتھر کے پاس گیا، اور ہاتھ سے جگہ صاف کی تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سایہ میں آرام فرمائیں وہاں میں نے کھلی



حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَأْسِي غَنَمٌ مُّقْبِلٌ بِغَنَمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا الَّذِي أَرَدْنَا فَلَقِيْتُهُ فَقُلْتُ بَعْنُ أَنْتَ يَا عَلَّامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُلْتُ أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفَتَحْلَبُ لِي قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ لَهُ انْقَضِ الصَّرَخُ مِنَ الشَّعْرِ وَالتُّرَابِ وَالْعَلَى قَالَ قَرَأْتُ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى الْأُخْرَى يَنْفُضُ فَحَلَبَ لِي فِي قَضَبٍ مَعَهُ كُتْبَةٌ مِنْ لَبَنٍ قَالَ وَمَعِيَ إِذَاؤُهُ أُرْتَوِي فِيهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْرَبَ مِنْهَا وَيَتَوَضَّأُ قَالَ فَأَنْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَرِهْتَ أَنْ أُوْقِظَهُ مِنْ نَوْمِهِ فَوَافَقْتُهُ اسْتَيْقَظَ فَصَبَّيْتُ عَلَى اللَّبَنِ مِنْ انْعَاءٍ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْرَبْ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ قَالَ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَأَرْتَحِلْنَا بَعْدَهَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعْنَا سُرَاقَةَ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ وَتَحَنُّنٌ فِي جَنْدٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْنَا فَقَالَ لَا تَحْزَنِي إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْتَضَمْتُ فَرَسَهُ إِلَى بَطْنِهَا أَرَى فَقَالَ بَنِي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ قَدْ دَعَوْتُمَا عَلِيَّ فَادْعُوهُ لِي قَالَ اللَّهُ لَكُمْ أَنْ أَرُدُّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا اللَّهُ فَتَجَا فَرَجَعَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا هَاهُنَا فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ قَالَ وَوَفَى لَنَا \*

بچھالی اور عرض کیا، یا رسول اللہ آپ یہاں آرام فرمائیے، پھر میں آپ کے ارد گرد سب طرف سے دشمن کا کھوج لگاتا ہوں، پھر میں نے بکریوں کا ایک چرواہا دیکھا، جو اپنی بکریاں لئے ہوئے اسی پتھر کی طرف آ رہا تھا، اور وہی چاہتا تھا، جو ہم نے چاہا، میں اسے علا، اور پوچھا، اے لڑکے تو کس کا غلام ہے؟ وہ بولا میں مدینہ والوں میں سے ایک شخص کا غلام ہوں، میں نے کہا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ وہ بولا جی ہاں، میں نے کہا، تو ہمیں دودھ دے گا؟ وہ بولا جی ہاں، پھر اس نے ایک بکری پکڑی، میں نے کہا اس کے تھن بالوں اور مٹی اور پکھرے سے صاف کر لے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء کو دیکھا، وہ ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مار کر دکھا رہے تھے، خیر اس لڑکے نے لکڑی کے ایک پیالہ میں تھوڑا دودھ دھویا، اور میرے ساتھ ایک ڈول تھا، جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیتے اور وضو کے لئے پانی رکھا تھا، ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مجھے آپ کو تیندے سے بیدار کرنا اچھا نہ معلوم ہوا، مگر میں نے دیکھا کہ آپ خود ہی بیدار ہو گئے ہیں، پھر میں نے دودھ پر پانی ڈالا، یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ اس کے بعد میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ دودھ پیجئے، آپ نے پیا حتیٰ کہ میں خوش ہو گیا، پھر آپ نے فرمایا، کیا ابھی کوچ کا وقت نہیں آیا، میں نے عرض کیا، نہیں، پھر ہم آفتاب ڈھلنے کے بعد چلے، اور سراقہ بن مالک نے ہمارا تعاقب کیا، ہم جس زمین پر تھے، وہ سخت تھی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں لو کافروں نے پالیا، آپ نے فرمایا فکر مت کرو، اللہ ہمارے ساتھ ہے، اس کے بعد آپ نے سراقہ کے لئے بددعا کی، اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنسن گیا، وہ بولا، میں جانتا ہوں کہ تم دونوں نے میرے لئے بددعا کی ہے، اب میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ آپ کی تلاش میں جو آئے گا، اسے واپس کر دوں گا، تم میرے

لئے دعا کرو، آپؐ نے دعا کی، وہ چھوٹ گیا، اور لوٹ گیا، جو کافر اسے ملتا، کہہ دیتا، لوہر میں سب دیکھ آیا، غرض جو سراقہ کو ملتا، اسے وہ پھیر دیتا، ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہاں کرتے ہیں کہ سراقہ نے اپنی بات پوری کی۔

۷۹۳ھ - ۲ - زہیر بن حرب، عثمان بن عمر (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، نصر بن عسمل، اسرائیل، ابو اسحاق، حضرت برہ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے والد سے ایک کپڑا تیرہ درہم میں خریدا، لاہ زہیر، ابی اسحاق کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی عثمان بن عمر کی روایت سے یہ زیادتی ہے کہ جب سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریب آیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے بددعا کی، اس کا گھوڑا پیٹ نکم زمین میں دھنک گیا، وہ اس پر سے کود گیا، اور بولا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں جانتا ہوں یہ آپ کا کام ہے، اللہ سے دعا کرو، کہ وہ مجھے اس آفت سے نجات دے، اور میں آپ سے اقرار کرتا ہوں کہ میں ان لوگوں سے جو میرے پیچھے آ رہے ہیں، آپ کا حال چھپاؤں گا، اور یہ میرا ترکش ہے، اس میں سے ایک تیر لیتے جائیے اور آپ کو فلاں فلاں مقام پر میرے بوت اور غلام ملیں گے، آپ کو جو حاجت ہو، ان میں سے لے لیں، آپؐ نے فرمایا، مجھے تیرے بوتوں کی حاجت نہیں ہے، ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، پھر رات کو ہم مدینہ منورہ پہنچے، لوگ جھگڑنے لگے کہ آپ کہاں اتریں، آپؐ نے فرمایا، میں بنی نجار کے پاس اتروں گا، وہ ابوالمطلب کی نخیال تھی، آپؐ نے ان کے پاس اتر کر انہیں عزت دی پھر مرد اور عورتیں گھروں پر چڑھے، اور لڑکے اور غلام راستوں میں پھیل گئے، پکارتے جاتے، یا محمد، یا رسول اللہ، یا محمد یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

۲۷۹۳ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَرَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَحِيلٍ كِنَاهُمَا عَنْ إِسْرَافِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ مِنْ أَبِي رَحْلًا بِلَاثَةِ عَشَرَ دِرْهَمًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ مِنْ رِوَايَةِ عُثْمَانَ بْنِ عُثْمَرَ فَلَمَّا دَنَا دَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاحَ فَرَسُهُ فِي الْأَرْضِ إِلَى بَطْنِهِ وَرَوَّيَ عَنْهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ هَذَا عَمَلُكَ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُخَلِّصَنِي مِمَّا أَنَا فِيهِ وَتَكْ عَلَيَّ لِأَعْمِيٍّ عَلَيَّ مَنْ وَرَائِي وَهَذِهِ كِنَاتِي فَخُذْ مِنْهَا مِنْهَا فَإِنَّكَ سَتَمُرُّ عَلَيَّ إِبِلِي وَغِلْمَانِي بِمَكَانٍ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِي إِبِلِكَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ لَيْلًا فَتَنَازَعُوا أَيُّهُمْ يَتْرُكُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْزِلْ عَلَيَّ نَبِيَّ النُّجَارِ أَسْوَالَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَكْرَمُهُمْ بِذَلِكَ فَصَعِدَ الرَّجُلُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْحَدَثُ فِي الطُّرُقِ يُنَادُونَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ \*



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کِتَابُ التَّفْسِيرِ

۲۷۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لِنَبِيِّ إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سَعِدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ يُغْفَرَ لَكُمْ حَطَايَاكُمْ فَبَلَّغُوا فَدَخَلُوا الْبَابَ يَرْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ \*

۲۷۹۳- محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، اپنے صحیفہ میں سے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا، "ادخلوا الباب سجداً" تم بیت المقدس کے دروازے میں رکوع کرتے ہوئے جاؤ اور "حطہ" (یعنی گناہوں سے بخشش) کہو، ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے، مگر بنی اسرائیل نے حکم کے خلاف کیا، پھر دروازے میں سرین کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور کہنے لگے، حبہ فی شعرة "یعنی دانہ ہالی میں۔"

۲۷۹۵- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ حَدَّثَنِي وَ قَالَ الْأَخْرَاقُ حَدَّثَنَا بِعَقْرِبُ يَعْنُونَ ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَعْقِدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ وَهُوَ ابْنُ كَبْشَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَابَعَ الْوَحْيَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتَّى تَوَفَّى وَأَكْثَرُ مَا كَانَ الْوَحْيُ يَوْمَ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

۲۷۹۵- عمرو بن محمد بن بکیر الناقد اور حسن بن علی حلوانی اور عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد بواسطہ اپنے والد، صالح بن کیسان، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ اللہ رب العزت نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر آپ کی وفات سے پہلے پے درپے وحی نازل فرمائی اور جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی، اس دن بہت ہی وحی نازل ہوئی۔

۲۷۹۶- حَدَّثَنِي أَبُو حَنِيمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعُتْبَى وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْعُتْبَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِعِمْرٍ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ آيَةَ لَوْ أَنزَلْتُ فِيْنَا لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا فَقَالَ

۲۷۹۶- زہیر بن حرب، محمد بن حنفیہ، عبد الرحمن، سفیان، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں کہ یہود نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا، کہ تم ایک آیت یعنی اليوم اكملت لكم دينكم للآیہ پڑھتے ہو، اگر وہ آیت ہم لوگوں پر اتری، تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں چاہتا ہوں یہ آیت جہیں اتری؟ اور

کس دن نازل ہوئی؟ اور جس وقت نازل ہوئی اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تھے؟ یہ آیت عرفات میں نازل ہوئی، اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی عرفات ہی میں ٹھہرے ہوئے تھے، سفیان ربیع بیان کرتے ہیں کہ مجھے جوہر میں شک ہے کہ اس دن جمعہ تھا یا نہیں (یعنی جس دن آیت الیوم اکملت لکم دینکم نازل ہوئی)۔

۲۷۹۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، عبد اللہ بن لہویرین بواسطہ اپنے والد، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں کہ یہود نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اگر ہم یہود پر یہ آیت (ترجمہ) آج کے دن میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت کا تم پر اتمام کر دیا، اور دین اسلام کو تمہارے لئے پسند کیا، نازل ہوئی، اور ہمیں اس کے نزول کا وقت معلوم ہوتا تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں اس دن کو بھی جانتا ہوں، جس دن یہ آیت نازل ہوئی اور اس وقت کو بھی اور یہ بھی جانتا ہوں کہ جس وقت یہ نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تھے، یہ آیت مزدلفہ کی رات میں نازل ہوئی، اور ہم اس وقت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عرفات میں موجود تھے۔

(فائدہ) یعنی ہر ایک طریقہ سے عید کا دن تھا جو بھی اور یوم عرفہ بھی، تو ہم نے عید منائی، باقی اس دن کو رسم قرار دے لینا یہ اسلام کا اصول نہیں ہے، یہ جہاں کا طریقہ ہے۔

۲۷۹۸۔ عبد بن حمید، جعفر بن عون، ابو عمیس، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی شخص حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا، اے امیر المؤمنین ایک آیت تمہاری کتاب میں ہے، جس کو تم پڑھتے ہو، اگر وہ ہم یہودیوں پر اترتی، تو ہم اس دن کو عید کر لیتے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا، وہ کون سی آیت ہے؟ اس نے کہا، الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت

عمر بنی لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی \*  
وَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَتْ أَنْزَلَتْ بِعَرَفَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَالَ سَفْيَانُ أَشْكُ كَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ أَمْ لَا يَعْنِي (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي) \*

۲۷۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَتِ الْيَهُودُ لِعُمَرَ لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ يَهُودَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا) نَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي أَنْزَلَتْ فِيهِ لَاتَعَدُّنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَقَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِي أَنْزَلَتْ فِيهِ وَالسَّاعَةَ وَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَتْ نَزَلَتْ لَيْلَةً جَمِيعٌ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ \*

۲۷۹۸ و حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَأُونَهَا لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ مَعْشَرَ الْيَهُودِ لَاتَعَدُّنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا قَالَ وَأَيُّ آيَةٍ قَالَ (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا) نَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي أَنْزَلَتْ فِيهِ لَاتَعَدُّنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا قَالَ عُمَرُ فَقَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِي أَنْزَلَتْ فِيهِ وَالسَّاعَةَ وَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَتْ نَزَلَتْ لَيْلَةً جَمِيعٌ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ \*



وَأَنَّمَتُ عَلَيْكُمْ بِنِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ( فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فِي يَوْمٍ حُمُفَةٍ \* )

۲۷۹۹- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَرْجٍ وَحَرَمَلَةُ بْنُ بَحْتِی التَّحِیْبِيُّ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا وَقَالَ حَرَمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ ( وَإِنْ عَجَفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَتًى وَقُلَاتِ وَرَبَاغٌ ) قَالَتْ يَا ابْنَ أُنْحَى هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجَرٍ وَلِهَا تَشَارِكَةٌ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَعَلَهَا فَبَرِيدٌ وَلِهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بَعِيرٌ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيَهَا غَيْرُهُ فَهُوَ أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَتَلَعَّوْا بِهِنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَأَمَرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ مِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ آيَةٍ فِيهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ( يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُغْنِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ ) قَالَتْ وَالَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّهُ ( يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ ) آيَةُ الْأُولَى الَّتِي قَالَ اللَّهُ فِيهَا ( وَإِنْ عَجَفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي

عليکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں اس دن کو جانتا ہوں، جس دن یہ آیت نازل ہوئی اور اس جگہ کو جہاں یہ آیت نازل ہوئی، یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عرفات میں جمعہ کے دن نازل ہوئی۔

۹۹۷- ابو الطاہر احمد بن عمرو بن السرح، حرمہ بن بحی تحبی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان والی عظیم الخ یعنی اگر تم کو اندیشہ ہو، کہ یتیموں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے، تو ان عورتوں سے نکاح کر لو، جو تم کو پسند ہیں، دو، دو یا تین تین یا چار چار سے، فرمایا اے بھانجے اس سے مراد وہ یتیم لڑکی ہے، جو اپنے ولی کے زیر سرپرستی ہو اور ولی اس کا مال اور جمال دیکھ کر اس سے نکاح کرتا چاہتا ہو، مگر مہر میں انصاف نہ کرے، اور اتنا مہر دینے پر راضی نہ ہو، جتنا اور لوگ دینے کے لئے تیار ہوں، تو اللہ تعالیٰ نے ایسی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کر دیا ہے، مگر اس صورت میں جب کہ انصاف سے کام لیں اور مہر پورا دیا کریں اور انہیں حکم دے دیا ہے، کہ وہ اور عورتوں سے جو انہیں پسند ہوں نکاح کریں، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ اس آیت کے بعد لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یتیم لڑکیوں کے بارے میں دریافت کیا، تب اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی، یسئفونک الخ یعنی (اے پیغمبر) تم سے عورتوں کے بارے میں استفسار کرتے ہیں، کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ان کے متعلق بتاتا ہے اور جو تم پر اللہ کی کتاب میں یتیم عورتوں کے متعلق پڑھا جاتا ہے، جن کو تم ان کا مقرر حق دینے کو تیار نہیں، اور ان سے نکاح کرنے کی رغبت رکھتے ہو، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس آیت میں کتاب پڑھے جانے سے وہی پہلی آیت

”وَأَنْ خِفْتُمْ إِلَّا تَقْسُطُوا فِي الْيَمِينِ فَأَنْتُمْ طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ“ مراد ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ دوسری آیت ”وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ“ سے یہ مراد ہے، کہ اگر تمہارے کسی کے زیر پرورش ہو اور وہ مال و جمال میں کم ہو، تو وہ اس کے ساتھ نکاح کرنے سے اعراض کرتا ہے، تو ان کو اس سے بھی ممانعت کر دی گئی ہے۔ کہ جن یتیم لڑکیوں کے مال اور جمال میں رغبت کرتے ہیں، کہ بغیر عدل و انصاف کے ان کے ساتھ نکاح نہ کریں۔

۲۸۰۰۔ حسن حلوانی اور عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، مرویہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ”وَأَنْ خِفْتُمْ إِلَّا تَقْسُطُوا فِي الْيَمِينِ“ کے بارے میں دریافت کیا، اور یونس عن الزہری کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی آخر میں اتنی زیادتی ہے کہ بوجہ حسن و جمال کی کمی کے ان کے نکاح سے اعراض کریں۔

۲۸۰۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ”وَأَنْ خِفْتُمْ إِلَّا تَقْسُطُوا فِي الْيَمِينِ“ اس شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جس کے پاس کوئی یتیم لڑکی ہو اور وہ اس کا دال اور وارث ہو، اور اس کے پاس مال بھی ہو، اور اس شخص کے علاوہ لڑکی کی طرف سے کوئی جھڑنے والا نہ ہو، تو وہ اس کے مال کی وجہ سے اس کا نکاح نہ کرے، اور اسے تکلیف دے اور برے طریقہ سے اس کے ساتھ پیش آئے، تو ارشاد باری ہے، ”وَأَنْ خِفْتُمْ إِلَّا تَقْسُطُوا فِي الْيَمِينِ“ فَاَنْتُمْ طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ“ یعنی جو عورتیں میں نے تمہارے لئے حلال کر دی ہیں اور اس لڑکی کو چھوڑ دو، جسے تکلیف دے رہے ہو۔

۲۸۰۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عیدہ بن سلیمان، ہشام بواسطہ اپنے

النِّسَاءِ فَأَنْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ ( قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللَّهِ فِي الْآيَةِ الْأُخْرَى ) وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ ( رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ عَنْ الْيَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَقَرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةُ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَتُهَوَّأُ أَنْ يُنْكِحُوهَا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ )

۲۸۰۰۔ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ ( وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ تَقْسُطُوا فِي الْيَمِينِ ) وَسَأَقِ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ فِي آخِرِهِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ إِذَا كُنَّ قَلِيلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ

۲۸۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ ( وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ تَقْسُطُوا فِي الْيَمِينِ ) قَالَتْ أَنْزَلَتْ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْيَتِيمَةُ وَهُوَ وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا وَلَهَا مَالٌ وَلَيْسَ لَهَا أَحَدٌ يُحَاصِمُ دُونَهَا فَلَا يُنْكِحُهَا لِمَالِهَا فَبُطِرَ بِهَا وَيُسِيءُ صُحْبَتُهَا فَقَالَ ( إِنْ خِفْتُمْ أَنْ تَقْسُطُوا فِي الْيَمِينِ ) فَأَنْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ ( يَقُولُ مَا أَحَلَّتْ لَكُمْ وَدَعِ هَذِهِ الَّتِي تَضُرُّ بِهَا )

۲۸۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا



عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ ( وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي بَنَاتِ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ ) قَالَتْ: أُنْزِلَتْ فِي الْيَتِيمَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَشْرِكُهُ فِي مَالِهِ فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يُزَوَّجَهَا غَيْرَهُ فَيَشْرِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْضِلُهَا فَلَا يَتَزَوَّجُهَا وَلَا يُزَوِّجُهَا غَيْرَهُ \*

۲۸۰۲- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ ( يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ ) الْآيَةَ قَالَتْ: هِيَ الْيَتِيمَةُ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَنَهَا أَنْ تَكُونَ قَدْ شَرِكْتُهُ فِي مَالِهِ حَتَّى فِي الْعَدَقِ فَيَرْغَبُ بِعَنِّي أَنْ يَنْكِحَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يَنْكِحَهَا رَجُلًا فَيَشْرِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْضِلُهَا \*

۲۸۰۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ ( وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ ) قَالَتْ: أُنْزِلَتْ فِي وَالِي مَالِ الْيَتِيمِ الَّذِي يَقُومُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُهُ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ \*

۲۸۰۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ( وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعِظْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ ) قَالَتْ: أُنْزِلَتْ فِي وَلِيِّ الْيَتِيمِ أَنْ يُعْصِبَ مِنْ مَالِهِ إِذَا كَانَ

والد، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آیت ”وما یُتلى علیکم فی الکتاب فی بنات النساء اللاتی لا تؤتونهن ما کُتِبَ لهن وترغبون ان تنکحوهن“ کے متعلق فرماتی ہیں، اس فقہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے، اور وہ اس شخص کے مال میں شریک ہو (ترکہ کی وجہ سے) تو وہ خود بھی اس سے نکاح نہ کرنا چاہے، اور دوسرے سے بھی نکاح نہ کرے، اس ڈر سے کہ وہ اس مال میں شریک ہو جائے گا، الغرض اس لڑکی کو یوں ہی اوپر میں لٹکائے نہ رکھے، نہ خود اس سے نکاح کرے اور نہ دوسرے کو کرنے دے۔

۲۸۰۳- ابو کریم، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اللہ تعالیٰ کے فرمان ”و یستفتونک فی النساء قل اللہ یتفیکم فیہن“ کے متعلق فرماتی ہیں، یہ اس فقہ کے باب میں نازل ہوئی، جو کسی شخص کے پاس ہو، اور وہ اس کے مال میں شریک ہو، یہاں تک کہ کھجور کے درختوں میں بھی، پھر وہ اس سے نکاح نہ کرنا چاہے، اور نہ یہ چاہے، کہ کسی اور سے اس کا نکاح کر دے، کہ وہ اس کے مال میں شریک ہو جائے لہذا یونہی اسے ڈال رکھے۔

۲۸۰۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، ام المؤمنین، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آیت ”ومن کان فقیرا فل یأکل بالمعروف“ سے یہ مراد ہے، کہ اگر یتیم کے مال کا ولی، جو اس کی مر پرستی کرتا ہو اور اس کے مال کی اصلاح بھی کرتا ہو، محتاج ہو، تو اس کے مال میں سے انصاف کے ساتھ کچھ کھا سکتا ہے۔

۲۸۰۵- ابو کریم، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اللہ تعالیٰ کے فرمان ”ومن کان غنیا فلیستعظف ومن کان فقیرا فل یأکل بالمعروف“ کے متعلق فرماتی ہیں کہ اگر یتیم کا ولی یتیم کے مال کا محتاج ہو، تو دستور کے مطابق اس کے حال میں سے لے



سکتا ہے۔

۲۸۰۶۔ ابو کریب، ابن نمیر، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۸۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبیدہ بن سلیمان، ہشام بواسطہ اپنے والد، ام المؤمنین، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اللہ رب العزت کے اس فرمان ”اذ جاء وکم من فوقکم ومن اسفل منکم واذ زاغت الابصار وبلغت القلوب الحناجر“ کے متعلق فرمایا کہ اس سے غروہ خندق کا منظر مراد ہے۔

(فائدہ) اس دن مسلمانوں پر بہت ہی سختی تھی کہ آنکھیں پھر گئی تھیں اور دل حلق تک آگئے، تو اللہ تعالیٰ نے اس دن کفار کو شکست دینے کے لئے ایک ایسا لشکر (یعنی لشکر ملائکہ) جس کو آنکھوں نے نہیں دیکھا، اور بڑے زور کی آندھی بھیجی تھی اور کفار بھاگ نکلے تھے۔

۲۸۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبیدہ بن سلیمان، ہشام بواسطہ اپنے والد، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آیت ”وان امرأة خافت من بعلها نشوزا او اعراضا“ اس عورت کے متعلق نازل ہوئی جو کسی شخص کے پاس ہو، اور مدت دراز تک اس کے پاس رہی ہو، اب خاوند اسے طلاق دینا چاہتا ہے، اور یہ کہتی ہے کہ مجھے طلاق مت دے، اور مجھے رہنے دے میں نے تجھے دوسری عورت کے پاس رہنے کی اجازت دی۔

(فائدہ) ”فلا جناح علیہما ان یصلح بینہما“ تو اس صلح کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۸۰۹۔ ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اللہ رب العزت کے فرمان ”وان امرأة خافت من بعلها نشوزا او اعراضا“ کے بارے میں فرماتی ہیں، کہ یہ آیت اس عورت کے متعلق نازل ہوئی ہے، جو کسی مرد کے پاس ہو، اور اس کے پاس نہ رہنا چاہے اور عورت کو اپنے خاوند سے اولاد اور محبت ہو، اور اسے چھوڑنا نہ چاہے، تو کہتی ہے کہ میں نے تجھے دوسری بیوی کے پاس رہنے کی اجازت دی۔

مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ \*

۲۸۰۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ \*

۲۸۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ( إِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ ) قَالَتْ كَانَ ذَلِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ \*

۲۸۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ ( وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا ) الْآيَةَ قَالَتْ أَنْزَلَتْ فِي الْمَرْأَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَطُولُ صُحْبَتُهَا فَيُرِيدُ طَلَاقَهَا فَتَقُولُ لَا تَطْلُقْنِي وَأَمْسِكْنِي وَأَنْتَ فِي حِلٍّ مِنِّي فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ \*

۲۸۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ( وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا ) قَالَتْ نَزَلَتْ فِي الْمَرْأَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَسْتَكْثِرَ مِنْهَا وَتَكُونُ لَهَا صُحْبَةً وَوَلَدٌ فَتَكْرَهُ أَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُولُ لَهُ أَنْتَ فِي حِلٍّ مِنْ شَأْنِي \*



۲۸۱۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے فرمایا، اے بھانجے لوگوں کو (قرآن کریم میں) حکم دیا گیا تھا، کہ حضور کے صحابہ کے لئے دعائے مغفرت کریں، مگر انہوں نے صحابہ کو برا کہا۔

(فائدہ) جیسا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مصر والوں نے برا کہا، اور ان کی شان میں گستاخیاں کیں، اور نوبت بانجار سید کہ انہیں شہید کر دیا گیا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۲۸۱۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ، اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۸۱۲۔ عبیدہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، مغیرہ بن نعمان، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کوفہ والوں نے اس آیت میں کہ ”جو کوئی کسی ایماندار کو قصداً قتل کر دے، تو اس کا بدلہ جہنم ہے“ اختلاف کیا، تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گیا اور ان سے دریافت کیا، انہوں نے فرمایا، یہ آیت آخر میں اتری ہے۔ اسے کسی اور آیت نے منسوخ نہیں کیا۔

۲۸۱۳۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، نصر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، اور ابن جعفر کی روایت میں ”نزلت فی آخرما انزل“ کے الفاظ ہیں اور نصر کی حدیث میں ”انہا لمن آخر انزلت“ کے الفاظ نقل ہوئے ہیں (اور ترجمہ دونوں کا ایک ہی ہے)۔

۲۸۱۴۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عبدالرحمن بن ابزی نے کہا کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان دو آیتوں کے بارے میں دریافت کروں، ومن یقتل یعنی جو کسی ایماندار کو قتل کر دے، اس کا بدلہ جہنم ہے، اس میں وہ ہمیشہ رہے گا، میں نے پوچھا، تو انہوں نے

۲۸۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ يَا ابْنَ أَخِي أَمِرُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبُّهُمْ\*

۲۸۱۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ\*

۲۸۱۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ ( وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ ) فَرَحَلْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ آخِرَ مَا أُنْزِلَ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ\*

۲۸۱۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ نَزَلَتْ فِي آخِرِ مَا أُنْزِلَ وَفِي حَدِيثِ النَّضْرِ إِنَّهَا لَمِنْ آخِرِ مَا أُنْزِلَتْ\*

۲۸۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِزَى أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ ( وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا ) فَسَأَلْتُهُ



نے فرمایا یہ آیت منسوخ نہیں ہے اور دوسری آیت والذین لا یذہبون یعنی وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی کو نہیں پکارتے اور جس جان کو اللہ نے حرام کیا ہے اسے بغیر حق کے مارنے نہیں، فرمایا یہ شرکیں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۲۸۱۵- ہارون بن عبد اللہ، ابو النضر، ابو معاویہ، منصور، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ آیت "والذین لا یذہبون مع اللہ الہا آخر سے مہما تک مکہ میں ہزل ہوئی، شرکیں بولے، تو پھر مسلمان ہونے میں ہمیں کیا فائدہ ہے، ہم نے تو اللہ کے ساتھ دوسرے کو شریک کیا، اور ناحق خون بھی کئے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے حرام کیا تھا، اور دوسرے برے کام بھی کئے، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتار دی، "الا من تاب وامن و عمل صالحا، آخر ایت تک (یعنی ایمان اور توبہ کے بعد برائیاں نیکیوں سے بدل دی جائیں گی) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جو آدمی مسلمان ہو جائے اور اسلام کے احکام کو سمجھ لے، اس کے بعد پھر ناحق خون کرے، تو اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔

۲۸۱۶- عبد اللہ بن ہاشم اور عبد الرحمن بن بشر العبیدی، یحییٰ بن سعید القطان، ابن جریج، قاسم بن ابی بردہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا، کہ جو کوئی مسلمان مسلمان کو قتل کر دے، کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے (۱)۔

(۱) جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دے، جمہور کے ہاں وہ مسلمان ہی رہتا ہے اور اس کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اگر صدق دل سے توبہ کرے گا تو اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے۔ آیت میں جو فرمایا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا حالانکہ ہمیشہ جہنم میں رہتا شرک اور کفر کی سزا ہے تو جمہور کی طرف سے اس کے متعدد جواب دیئے گئے ہیں (۱) یہ آیت منسوخ ہے۔ (۲) بطور تنبیہ اور زجر کے یہ فرمایا گیا ہے۔ (۳) اس شخص کے لئے ہے جو حلال سمجھ کر قتل کرے اور کسی مسلمان کے قتل کو حلال سمجھتا کفر ہے۔ (۴) اس کی اصل سزا کو بیان فرمایا ہے کہ اس جرم کی اصل سزا یہ ہے۔ (۵) یہ آیت ان کافروں کے بارے میں ہے جنہوں نے مسلمانوں کو قتل کیا اور کفر پر ہی ان کا خاتمہ ہو گیا۔

فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ هَذِهِ الْآيَةِ (وَالَّذِينَ لَا يَذْهَبُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ) قَالَ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ \*

۲۸۱۵- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو النُّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ اللَّشِّي حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْنِي شَيْبَانَ عَنْ مَنْصُورٍ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ بِمَكَّةَ (وَالَّذِينَ لَا يَذْهَبُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ) إِلَى قَوْلِهِ (مُهَانًا) فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ وَمَا يُغْنِي عَنَّا الْإِسْلَامُ وَقَدْ عَذَّبْنَا بِاللَّهِ وَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَآتَيْنَا الْقَوَاجِشَ فَأَنْزَلَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ غَامَا مَنْ دَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ وَعَقَلَهُ ثُمَّ قَتَلَ فَلَا تَوْبَةَ لَهُ \*

۲۸۱۶- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرَ الْعَبْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَلِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ



تَوْبَةٍ قَالَ لَا قَانَ فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ ( وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَكَانُوا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ هَذِهِ آيَةٌ مَكِّيَّةٌ نُسَخَتْهَا آيَةٌ مَدَنِيَّةٌ ( وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا ) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ هَاشِمٍ فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ ( إِلَّا مَنْ تَابَ ) \*

انہوں نے فرمایا نہیں، میں نے انہیں سورت فرقان کی آیت ”اور جو لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو نہیں پکارتے، اور اس جان کو بغیر حق کے قتل نہیں کرتے، جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے،“ آخر آیت (الامن تا ب) تک تلاوت کر کے سنائی، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، یہ آیت مکی ہے، اور اسے مدنی آیت ومن یقتل مؤمنا متعمداً فجزاؤہ جہنم خالداً فیہا نے منسوخ کر دیا ہے اور ابن ہاشم کی روایت میں ہے کہ میں نے ابن ہاشم سورت فرقان کی یہ آیت ”الامن تا ب“ پڑھی۔

۲۸۱۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو ہریرہ بن عبد اللہ اور عبد بن حمید، جعفر بن عون، ابو عمیس، عبد الجبار بن سہیل حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ قرآن کی سب سے آخری سورت جو ایک ہی مرتبہ نازل ہوئی ہے، تجھے معلوم ہے، وہ کون سی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں، لہذا اچانک لعل اللہ والصلح الایہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، تم نے سچ کہا ہے، ابن ابی شیبہ کی روایت میں ”آخر“ کا لفظ نہیں ہے۔

۲۸۱۸۔ اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، ابو عمیس سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور اس میں ”آخر سورۃ“ کے لفظ ہیں اور صرف عبد الجبار ہے، ابن سہیل کا لفظ نہیں ہے۔

۲۸۱۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، احمد بن عبدہ، سفیان، عمرو، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ کچھ مسلمانوں نے ایک شخص کو تھوڑی سی بکریوں میں دیکھا، تو اس نے کہا السلام علیکم، مسلمانوں نے اسے قتل کر دیا (کیونکہ وہ کافر تھا) اور اس کی بکریاں لے لیں، تب یہ آیت اتری کہ جب کوئی تم کو سلام

۲۸۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْأَخْرَاقُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الْمَحِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْلَمُ وَقَالَ هَارُونُ فَدُرِّيْ آخِرَ سُورَةٍ نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ نَزَلَتْ جَمِيعًا قُلْتُ نَعَمْ إِذَا حَاءَ نَصَرَ اللَّهُ وَالْفَتْحُ قَالَ صَلَفْتُ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ تَعْلَمُ أَيُّ سُورَةٍ وَلَمْ يَقُلْ آخِرٌ \*

۲۸۱۸۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ آخِرَ سُورَةٍ وَقَالَ عَبْدُ الْمَحِيدِ وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ سُهَيْلٍ \*

۲۸۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقُشَيْرِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْأَخْرَاقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَقِيَ نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَجَلَّأَ فِي غَنِيمَةٍ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ

فَأَخَذُوا فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا بِكَ الْغَنِيمةَ فَنَزَلَتْ  
رُؤَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَى إِلَيْكُمْ السَّلَامَ لَسْتُ  
مُؤْمِنًا ) وَفَرَأَاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ ( السَّلَامَ ) \*

۲۸۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
عُثْمَرُ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى  
وَأَبْنُ بِشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِأَبْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ  
الْبَرَاءَ يَقُولُ كَانَتْ الْأَنْصَارُ إِذَا حَجُّوا فَرَجَعُوا لَمْ  
يَدْخُلُوا الْبُيُوتَ إِلَّا مِنْ ظُهُورِهَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ  
مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ بَابِهِ فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ  
فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ( وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ  
مِنْ ظُهُورِهَا ) \*

۲۸۲۱ - حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى  
الضَّبْعِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي  
عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ  
عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ  
قَالَ مَا كَانَ بَيْنَ إِسْلَامِنَا وَبَيْنَ أَنْ عَاتَبَنَا اللَّهُ  
بِهَذِهِ الْآيَةِ ( أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ  
قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ ) إِلَّا أَرْبَعُ سِنِينَ \*

۲۸۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشَّارٍ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ  
نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عُثْمَرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ سَعِيدِ  
بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ الْحَرَامَةُ  
تَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَهِيَ عَرْمَانَةٌ فَتَقُولُ مَنْ يُعَذِّبُنِي  
بَطُونًا تَجْعَلُهُ عَلَيَّ فَرَجَهَا وَتَقُولُ

الْيَوْمَ يَشْرُ بَعْضُهُ أَوْ كُلُّهُ  
فَمَا بَدَأَ مِنْهُ فَلَا أُجِلُّهُ

کہے تو یہ مت کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے، حضرت ابن عباس  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت میں "سلم" کے بجائے "سلام"

پڑھا ہے۔  
۲۸۲۰ - ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ (دوسری سند) محمد بن  
عثمر، ابن بشیر، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، حضرت براء بن  
عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے  
بیان کیا کہ انصار جب حج کر کے واپس آئے، تو گھروں میں  
(دروازہ سے) نہ آتے، بلکہ پیچھے سے آتے، ایک انصاری آیا،  
اور دروازے سے گیا، لوگوں نے اس باب میں اس سے بات  
چیت کی، تب یہ آیت نازل ہوئی، لیس البر یعنی یہ کوئی نیکی کی  
بات نہیں ہے کہ گھروں میں پیچھے کی طرف سے آؤ۔

۲۸۲۱ - یونس بن عبدلا علی، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن  
حارث، سعید بن ہلال، عون، عبد اللہ، حضرت ابن مسعود  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا،  
کہ جب سے ہم اسلام لائے، اس وقت سے لے کر اس آیت  
"أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ" کے نازل  
ہونے تک، جس میں اللہ رب العزت نے ہم پر خطاب فرمایا  
ہے، چار سال کا عرصہ گزرا ہے۔

۲۸۲۲ - محمد بن بشیر، محمد بن جعفر،  
(دوسری سند) ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ، سلمہ بن کہیل،  
مسلم بن بطلین، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما بیان کرتے ہیں، کہ عورت (چاہلیت کے زمانہ میں) خانہ  
کعبہ کا نیچے ہو کر طواف کرتی تھی اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی  
کہتی جاتی کہ کون مجھے ایک کپڑا دیتا ہے، جسے میں اپنی شرمگاہ پر  
ڈال دیتی اور پھر کہتی کہ

آج کھل جائے گا سب یا کچھ، پھر جو کھل  
جائے گا، اسے کبھی حلال نہ کروں گی



فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ( خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ )

جب یہ آیت نازل ہوئی، "خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ" الآیہ۔

۲۸۲۳ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي (قائد) یہ وہی اور معصیت کی رسم تھی، اسلام نے اسے سو قوف کر دیا۔

۲۸۲۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، ابو معاویہ، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے

كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي مُقْبِلٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَنَسٍ ابْنُ سَلُولٍ يَقُولُ لِحَارِيَةِ لَهُ إِذْ هَبِي فَأَبِغِينَا شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تُكْرَهُوا قِتَابَتَكُمْ عَلَى الْبَغَاءِ إِنْ أَرَدْتُمْ تَحَصُّنًا لِنَبْتَلِي مَا تَكْتُمُونَ مِنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْمُنْ فَيَاؤُا اللَّهُ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِمْ) لَهُمْ (عَفْوٌ رَحِيمٌ) \*

ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق اپنی باندی سے کہتا، جابہ فطی کر کے ہمارے لئے خرچہ کیا کر لا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اپنی باندیوں کو اگر وہ زنا سے بچنا چاہیں، تو زنا کرنے پر مجبور مت کرو، تاکہ دنیا کا مال کماد اور جو کوئی باندیوں پر اس کام کے لئے زبردستی کرے تو اللہ تعالیٰ زبردستی کے بعد باندیوں کے لئے غفور رحیم ہے۔

۲۸۲۴ - وَ حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْحَضْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي مُقْبِلٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ حَارِيَةَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ سَأَلَتْهُ بِقَالَ لَهَا مُسْكَةً وَأُخْرَى بِقَالَ لَهَا أُمِّيَّةٌ فَكَانَ يُكْرِهُهُمَا عَلَى الزَّوْنِ فَشَكَّنا ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ (وَلَا تُكْرَهُوا قِتَابَتَكُمْ عَلَى الْبَغَاءِ) إِلَى قَوْلِهِ (عَفْوٌ رَحِيمٌ) \*

۲۸۲۴۔ ابو کامل جحدری، ابو عوانہ، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق کے دو باندیاں تھیں، ایک کا نام مسیکہ اور دوسری کا نام امیہ تھا اور وہ دونوں کو زنا پر مجبور کیا کرتا تھا، ان لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کی شکایت کی، تب اللہ تعالیٰ یہ آیت نازل فرمائی، "وَلَا تُكْرَهُوا قِتَابَتَكُمْ عَلَى الْبَغَاءِ" (الی قولہ) غفور رحیم۔

۲۸۲۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ -

۲۸۲۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن ادريس، اعمش، ابراہیم، ابو معمر، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

(قائد) ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ عبد اللہ بن ابی منافق کی چھ لونڈیاں تھیں اور یہ سب کو مجبور کرتا تھا، کہ بد فطی کرا کر کما کر لائیں، اور وہ اس بات سے سخت نفرت کرتی تھیں، لیکن مجبور ہونے کی وجہ سے یہ پیشہ کراتی تھیں، اسی بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، بہر حال زنا کرانے کی جو بھی صورت ہو، وہ سب حرام ہے، اور مجبور کو اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے۔

اللہ رب العزت کے فرمان "وَالَّذِينَ يَدْعُونَ يَدْعُونَ إِلَى رِبِّهِمْ الْوَسِيلَةَ إِلَيْهِمْ أَقْرَبُ" کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جنوں کی ایک جماعت جن کی پوجا کی جاتی تھی، وہ مسلمان ہو

عَنْ أَبِي مُعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَالَّذِينَ يَدْعُونَ يَدْعُونَ إِلَى رِبِّهِمْ الْوَسِيلَةَ إِلَيْهِمْ أَقْرَبُ) قَالَ كَانَ تَقَرُّقِينَ الْعَجَنَ

أَسْلَمُوا وَكَانُوا يُعْبِدُونَ فَبَقِيَ الَّذِينَ كَانُوا  
يَعْبُدُونَ عَلَىٰ عِبَادَتِهِمْ وَقَدْ أَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ  
الْحَنَ \*

٢٨٢٦ - حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَوْلِيكَ  
الَّذِينَ يَدْعُونَ يَتَّعُونَ إِلَى رَبِّهِمْ الْمَوِئِلَةَ قَالَ كَانَ  
نَفَرٌ مِنَ الْإِنْسِ يَحْبِثُونَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ فَأَسْلَمَ النَّفَرُ  
مِنَ الْجِنِّ وَاسْتَمْسَكَ الْإِنْسُ بِعِيَادَتِهِمْ فَتَرَكْتُ  
أَوْلِيكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَتَّعُونَ إِلَى رَبِّهِمْ الْمَوِئِلَةَ \*

٢٨٢٧ - وَخَذْتَنِي بِبَشْرٍ رَيْنَ خَالِدٍ أَتَجَرَّتَا مُحَمَّدٌ  
(يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ) عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بِهَذَا  
الْإِسْنَادِ \*

٢٨٢٨ - وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا  
حُسَيْنٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّمَانِيُّ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ  
(أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَتَّخِذُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ)  
قَالَ نَزَلَتْ فِي نَفَرٍ مِنَ الْعَرَبِ كَانُوا يَعْبُدُونَ نَفَرًا  
مِنَ الْجِنِّ فَاَسْلَمَ الْجِنِّيُّونَ وَالْإِنْسُ الَّذِينَ كَانُوا  
يَعْبُدُونَهُمْ لَّا يَشْعُرُونَ فَنَزَلَتْ ( أُولَئِكَ الَّذِينَ  
يَدْعُونَ يَتَّخِذُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ ) \*

٢٨٢٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُطِيعٍ حَدَّثَنَا  
هُسَيْنٌ عَنْ أَبِي يَشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَبِيرٍ قَالَ  
قُلْتُ لِأَبِي عَبَّاسٍ سُورَةُ التَّوْبَةِ قَالَ التَّوْبَةُ قَالَ  
بَلْ هِيَ الْغَاضِيَةُ مَا زَالَتْ تَنْزِلُ وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ  
حَتَّى ظَنُّوا أَنَّهُ لَا يَبْقَى مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا ذَكَرَ فِيهَا

مکھی اور پوچھا کرنے والے اسی طرح جن کی پوچھا کرتے رہے، اور وہ جماعت مسلمان ہو گئی، یہ آیت ان کے ہارے میں نازل ہوئی۔

۲۸۴۶۔ ابو بکر بن تافع عبیدی، عبدالرحمن، سفیان، اعمش،  
ابراہیم، ابو معمر، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے  
ہیں کہ آیت "اولئک الذین یدعون یتغونہ الہی ربہم  
الموسینہ" اس وقت نازل ہوئی کہ بعض آدمی جنوں کی پرستش  
کرتے تھے، وہ جن مشرف باسلام ہو گئے، اور ان کے پوجنے  
والوں کو خیر نہ ہوئی، اور وہ لوگ ان کو پوجتے ہی رہے، تب یہ  
آیت نازل ہوئی کہ وہ لوگ جن کو یہ پکارتے ہیں، اپنے  
پروردگار کے پاس وسیلہ کے محتاج ہیں۔

۲۸۲۔ بشر بن خالد، محمد بن شعبہ، سلیمان سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۸۴۸۔ حجاج بن الشاعر، عبد الصمد، عبد الوارث حسین، قتادہ،  
عبد اللہ بن محمد الزمّانی، عبد اللہ بن غتبہ، حضرت عبد اللہ بن  
مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے  
بیانا کیا کہ ”اولئک الذین یدعون یتغنون الی ربہم  
الومیلۃ ایہم اہرب“ عرب کی ایک جماعت کے بارے میں  
نازل ہوئی، جو جنوں کی ایک جماعت کی پرستش اور عبادت  
کرتے تھے، وہ جن تو مشرق باسلام ہو گئے اور لوگ اپنی لاعلمی  
اور جہالت میں ان جنوں کی عبادت اور پرستش کرتے رہے،  
تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اولئک الذین انزل فرمائی۔

۲۸۲۹۔ عبد اللہ بن مطیع ہشتم، ابو بشر، سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے کہا سورۃ قوہ، وہ بولے نہیں، بلکہ وہ سورت قو (کفار اور منافقین کو) رسوا کرنے والی اور ذلیل کرنے والی ہے، اس سورت میں برابر و منہم و منہم (بعض کا حال یہ ہے) نازل ہوتا رہا میں نے کہا سورۃ



قَالَ قُلْتُ سُورَةُ الْأَنْفَالِ قَالَ تِلْكَ سُورَةٌ بَدَرُ  
قَالَ قُلْتُ فَالْحَشْرُ قَالَ نَزَلَتْ فِي بَنِي النَّضِيرِ \*  
۲۸۳۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي حَبَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مَنِيرٍ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمِدَ اللَّهُ وَأَنَّى  
عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا وَإِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَتْ  
تَحْرِيمُهَا يَوْمَ نَزَلَتْ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ مِنَ  
الْجَنَظَةِ وَالشَّعِيرِ وَالشَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَالْعَسَلِ  
وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ وَدِدْتُ  
أَيُّهَا النَّاسُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ عَهْدَ إِلَيْنَا فِيهَا الْحَدُّ وَالْكَفَالَةُ  
وَأَبْوَابُ مِنَ أَبْوَابِ الرَّبِّ \*

۲۸۳۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ  
حَدَّثَنَا أَبُو حَبَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ  
سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى مَنِيرٍ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ  
فَرَانَهُ نَزَلَتْ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ مِنَ  
الْعَنْبِ وَالشَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْجَنَظَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ  
مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثُ أَشْيَاءَ النَّاسُ وَدِدْتُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهْدَ إِلَيْنَا  
فِيهِمْ عَهْدًا نَتَّهِى إِلَيْهِ الْحَدُّ وَالْكَفَالَةُ وَأَبْوَابُ مِنَ  
أَبْوَابِ الرَّبِّ \*

۲۸۳۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَبَّانَ  
بِهَذَا الْإِسْنَانِ بِعَثَلٍ حَدِيثُهُمَا غَيْرُ أَنَّ ابْنَ عَلِيٍّ فِي  
حَدِيثِهِ الْعَنْبِ كَمَا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ وَفِي حَدِيثِهِ

انفال، بولے، وہ سورت تو بدر کی لڑائی کے بارے میں ہے، میں  
نے کہا، سورہ حشر، بولے وہ سورت بنی النضیر کے بیان میں ہے۔  
۲۸۳۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، ابو حیان، شعبی،  
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت  
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
منبر پر خطبہ دیا، تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی پھر فرمایا اے اللہ، یاد رکھو  
کہ جب شراب حرام ہوئی، تو پانچ چیزوں سے تیار ہوا کرتی تھی،  
گندم سے، اور جو سے، اور کھجور سے، اور انگور سے اور شہد سے،  
اور شراب وہ ہے، جو عقل کو ذہانت لے، اور اس میں فتور ڈال  
دے، اور تین اشیاء ایسی ہیں، جن کے بارے میں، اسے لوگوں میں  
چاہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں ہم  
سے (مفصل) بیان فرمادیے، وہ اور کفالت کی میراث اور سود  
کے چند ابواب۔

۲۸۳۱۔ ابو کریم، ابن ابی حبان، ابو حیان، شعبی، حضرت ابن  
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر  
بن خطاب سے سنا، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر  
فرما رہے تھے، اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے شراب کی حرمت نازل  
فرمائی، اور وہ پانچ اشیاء سے تیار ہوتی ہے، انگور، کھجور، شہد،  
گیہوں، اور جو سے، اور خمر وہ ہے، جو عقل میں فتور ڈالے اور  
تین اشیاء لے لو گواہی ہیں کہ میری خواہش تھی کہ ان کے  
بارے میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے آخری  
بات بیان فرمادیے (ایک) دلو (اور دوسرے) کفالت کی میراث  
(اور تیسرے) سود کے چند ابواب۔

۲۸۳۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ (دوسری سند)  
اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، ابو حیان سے اسی سند کے  
ساتھ دونوں روایتوں کی طرح حدیث مروی ہے، باقی ابن  
عتبہ کی روایت میں ابن ابی حبان کی روایت کی طرح عتبہ  
(انگور) کا لفظ ہے اور عیسیٰ کی روایت میں ابن مسہر کی روایت

عِيسَى الرَّبِّيبِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُسْهَرٍ \*  
 ۲۸۳۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّاءَ حَدَّثَنَا  
 هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ  
 بْنِ عُبَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقْسِمُ قَسَمًا إِنَّ ( )  
 هَذَانِ عَصَمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رُبُوبِهِمْ ( ) إِنَّهَا  
 نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْرَةٌ وَعَلِيٌّ  
 وَعُثَيْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنَا رِبْعَةَ  
 وَالرُّبَيْدُ بْنُ عُتْبَةَ \*

۲۸۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
 وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ  
 الرَّحْمَنِ حَمِيصًا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ  
 أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ  
 يَقْسِمُ لِنَزَلَتْ ( هَذَانِ عَصَمَانِ ) بِعَثَلٍ حَدِيثًا  
 هُشَيْمٍ \*

کی طرح زبیب کا لفظ ہے (ترجمہ ایک ہی ہے)۔  
 ۲۸۳۳- عمرو بن زرارہ، ہشیم، ابو ہاشم، ابو مجلہ، قیس بن عباد  
 بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 سے سنا، وہ قسم کھا کر بیان کر رہے تھے، کہ آیت ہذین  
 عصمان اختصموا فی ربہم ان لوگوں کے متعلق ہزل  
 ہوئی جنہوں نے خزوہ بدر کے دن (میدان جنگ میں سبقت کی  
 (مسلمانوں کی طرف سے) حضرت حمزہ، حضرت علی، حضرت  
 عبیدہ (اور کفار کی طرف سے) عتبہ، شیبہ، ولید بن عتبہ۔

۲۸۳۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع (دوسری سند) محمد بن شعیبہ،  
 عبد الرحمن، سفیان، ابو ہاشم، ابو مجلہ، قیس بن عباد بیان کرتے  
 ہیں کہ میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ قسم  
 کھا کر بیان کرتے تھے، اور ہشیم کی روایت کی طرح اس آیت  
 کی تفسیر مروی ہے۔

(ظاہر) مذکورہ بالا قیوں میں کین یعنی عتبہ، شیبہ اور ولید بن عتبہ نے بدر کے دن میدان جنگ میں نکل کر اپنے حسب و نسب اور قوت پر  
 تکبر کیا اور مبارزت کا اظہار کیا تھا، ان کے مقابلہ کے لئے تین انصار لکھے، لیکن قریش کہنے لگے، ہم سے قریش ہمارے مقابلہ کو آئیں،  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشارہ سے قیوں انصار واپس چلے آئے، اور مذکورہ بالا قیوں صحابہ کرام یعنی حضرت حمزہ رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے مقابلہ کے لئے سامنے آ گئے۔

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّانِي مِنْ صَحِيحِ الْإِمَامِ مُسْلِمٍ وَبِهِ تَمَّ طَبْعُ الْكِتَابِ  
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ